

سری کرشن جی مہا ساج کی کرپسی



چھاپہ خانہ نشینی نول کشور مقام گھنوں چھپا

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ مسلسل دار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے خائفان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی اور ان پر اس کتاب کے ٹیبل پچ کے تین صفحہ جو سادے ہیں انہیں بعض کتب بخط فارسی زبان بھاگھا اور دو بیچ کرنے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب پر اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

فہرست	نام کتاب	فہرست	نام کتاب	فہرست	نام کتاب
۹۳	مصنفہ بنماور سنگھ کاغذ سفید۔		پریم ساگر منظوم - از منشی شکر دیال		کتب بخط فارسی زبان بھاگھا
۱	گوپال سہسرنام - اردو ناگری		فرحت -		واردو
۱	شمولہ ترمیم شدہ۔		گلدستہ حقیقت نظم - ترجمہ		دیوبی بھاگوت - کا پورا ترجمہ بارہون
۶	سری رام ہاتم - اردو ناگری۔		سری بھاگوت کا تمام کتاب ایک		اسکندہ سنی بھگوتی اتھاس مترجمہ
	مجموعہ نادر مسیحی بہ چودہ رتن -		قافیہ پر نادر الوجود ہر از سیتل سنگھ	۳۶	پڈت پیارے لال مرحوم۔
۱	اردو ناگری شمولہ		لکھنوی۔		گیش پوران - منظوم از منشی
	تلسی کرت رامائن بہار بالقبول		۴۶ بھاگوت منظوم - مسی بہ سننٹل		شکر دیال فرحت۔
	منظوم مولانا بابو بانکے بہاری لال		از منشی جگناتھ خوشتر۔		شیو پوران - منظوم خرد از منشی
۵	تخلص بہ بہار		۴۶ کچھاچتر گوپت - از منشی جگناتھ		شکر دیال فرحت۔
	سدان چتر منظوم - از منشی ہرزین		نوشتر۔		ترجمہ شیو پوران - نثرین مترجمہ
۹۶	اکبر آبادی۔		عاب رامائن بالیکلی - اردو بھاشا		شیو سنگھ اسپکٹر پولیس۔
	ایشور دیپکا - با ترجمہ اردو ناگری		ساتون کا نظم مع فہرست مطالب	۹۶	گیتا ہر سنگھ اوتار - مع ولادت کھیاجی
	ترجمہ سوامی گونبند آندھرسوئی جی		الو اب مترجمہ لال پریشری دیال		ترجمہ جوگ بشسٹ - کامل دردو
۲	جدید الطبع۔		نخار کاغذ سفید۔		جلد زبان بھاشا خط فارسی - مترجمہ
	تلسی کرت رامائن فرحت۔		۷۶ تلسی کرت رامائن - ساتون		لال سوامی دیال - کاغذ سفید۔
	اردو منظوم از منشی شکر دیال صاحب		کا نظم مع یکا سکھ دیو لال حرف برون		منظوم دلاویز - بخط فارسی یعنی ترجمہ
	لب باب ساتون کانڈ رامائن		نقل ناگری بخط فارسی زبان بھاگھا		اردو منظوم دسم اسکندہ سری بھاگوت
۹۷	تلسی کرت۔		عام نظم مرتبہ منشی سوامی دیال صاحب		مصنفہ منشی سردار سنگھ صاحب بھاگوت
	عاب تلسی کرت رامائن خوشتر - اردو		کاغذ سفید و حنائی۔	۱۰	سرگیشی کاغذ سفید۔
	منظوم از منشی جگناتھ خوشتر بہ انتخاب		رامائن بھاگھا تلسی کرت - بخط		پریم ساگر نثر - بانصورت ترجمہ دسم
	رامائن تلسی کرت ساتون کانڈ کا		فارسی بانصورت کاغذ سفید۔		اسکندہ سری بھاگوت - مترجمہ
۹۸	شاعرانہ کلام نہایت فصیح ہے۔		۸ بھگت بھو بھجن معروف نچہ زبجن		لال سوامی دیال۔

صفحہ	اسکندہ اوسیا	خلاصہ مضمون	صفحہ	اسکندہ اوسیا	خلاصہ مضمون
۶۴	۱۹	اور بدن چھوڑنا اپنا ساتھ جوگ اجھاس کے	۵۳	۱	شرنگی رکھتے اس رکھشور کارا جاگو
۶۵	۲	یو چھنا بد جی کا یہ بات میترے رکھیشور سے	۶	۳	معلوم ہونا راجا پچھت کو حال شباب دینے
۶۶	۳	کہ دنیا کی اہمیت کس طرح پر جوتی ہے	۷	۴	شرنگی رکھ کا اور راج پچھت کر جانا پچھت کا
۶۷	۴	برتن کرنا میترے کا اسنت اور برتاوی نیام سنگ	۸	۵	گنگا گاری اور اناسکد یو اور رکھیشور نکاشن
۶۸	۵	اسنت کرنا دیوتوں کا ناراین جی کی	۹	۶	برتن کرنا سنگد یو جی کا شرے مدھاکوت اور
۶۹	۶	گنا میترے رکھیشور کا اہمیت سب مرشت کی	۱۰	۷	حال اور تارو حارن کر سنے برہم بریشور کا۔
۷۰	۷	پیدا کرنا برہما جی کا دیوتا اور پانچون متوا اور برہم	۱۱	۸	دھیج دینا سنگد یو جی مہاراج کارا جا پچھت کو
۷۱	۸	آؤنگ کو ناراین جی کی کرپا سے	۱۲	۹	اور برتن کرنا اسنت شری مدھاکوت کی :-
۷۲	۹	پیدا کرنا برہما جی کا سنگ سنگدن سنان سنت مکارو	۱۳	۱۰	برتن کرنا سنگد یو جی کا یہ بات کہ بریشور نے اسنے
۷۳	۱۰	جو ناراین جی کے اوتار ہیں اور درو کو	۱۴	۱۱	مہملتون کیواسے جو اسنے نام برنگل من حاکر اٹھا
۷۴	۱۱	پیدا کرنا برہما جی کا ناردا اور شیشا اور اگرا اور کھنور	۱۵	۱۲	بھجن کرتے ہیں کھانے اور کھانے کا سب سالانہ ٹھیکہ
۷۵	۱۲	اور راجا سوہیچھو من اور ستار دیو کو	۱۶	۱۳	برتن کرنا سنگد یو جی مہاراج کا یہ حال کہ کس یوتا
۷۶	۱۳	پیدا کرنا برہما جی کا ناراین جی سے واسطے جگر رہنے	۱۷	۱۴	کی اور ادھنا کرنے سے کون پھل ملتا ہے
۷۷	۱۴	جیوؤن کے اور بارہ اوتار دھکر لانا پر خموی کا	۱۸	۱۵	پیدا کرنا راجا پچھت کا سنگد یو جی مہاراج سے
۷۸	۱۵	پر برہم بریشور کا پاتال سے	۱۹	۱۶	واسطے برتن کرنے کھنور شری مدھاکوت اور
۷۹	۱۶	گنا میترے رکھیشور کا بد جی سے یہ بات کہ کھنور	۲۰	۱۷	شرور کرنا سنگد یو جی کا کھنور شری مدھاکوت اور
۸۰	۱۷	دو دریاں یکٹھنے رت کے کھنور میں اگر کھنور میں کیا	۲۱	۱۸	سماں برہما اور ناردا کا
۸۱	۱۸	شباب دینا سنت مکار جی کا کھنور دو دریاں کا اور	۲۲	۱۹	گنا برہما جی کا حال برت روپ ناراین جی کا
۸۲	۱۹	آناؤن دو لون کا دت کے گرجھ میں	۲۳	۲۰	گنا برہما جی کا حال چو میسون اوتار ناراین جی کا
۸۳	۲۰	سنو ماکر ناراین جی کا اسنت مکار کا اور اسنت	۲۴	۲۱	یو چھنا راجا پچھت کا سنگد یو جی سے حال حرم
۸۴	۲۱	کرنا اسنت مکار کا ناراین جی کی	۲۵	۲۲	اور پیدا اور برتن اور جوگ اجھاس اوگ کا
۸۵	۲۲	جنم لینا ہریناکش اور ہرینہ کشتا کا دت کے	۲۶	۲۳	گنا سنگد یو جی کا حال پیدا ہونے برہما اور چار
۸۶	۲۳	پیشے سے اور جانا ہریناکش کا برتن دیوتا کے	۲۷	۲۴	اشلوک مول شری مدھاکوت کا جو ناراین جی نے کھنور
۸۷	۲۴	نارنا ہریناکش کو بارہ بھلو ان کا	۲۸	۲۵	طیار ہونا بدن گانچ تھو سے اور باس ہنا
۸۸	۲۵	اننا برہما جی کا دیوتاؤن سمیت بارہ بھلو ان کے	۲۹	۲۶	دیوتاؤن کا سب کے آگ پر۔
۸۹	۲۶	پاس اور اسنت کرنا انکی	۳۰	۲۷	ملنا برہما جی کا اور دھو مھکت سے راہ میں اور ملنا
۹۰	۲۷	گنا میترے رکھیشور کا برہما جی سے اپنتونیا کی	۳۱	۲۸	بدر جی کا میترے رکھیشور سے جھنا کنارے
۹۱	۲۸	ورشن دیگر برتان دینا ناراین جی کا سوہیچھو	۳۲	۲۹	اور کھنور جی اور کپیل دیوتا نارگی
۹۲	۲۹	من اور ست روپ اور کر دم رکھیشور کو	۳۳	۳۰	سجھانا شری کرشن جی اور دروگ کا در جو دت
۹۳	۳۰	یوہ کر دینا سوہیچھو کا دیو ہوتی ابھی لڑکی کا	۳۴	۳۱	کو واسطے ہانڈ دینے اور راجا جھنور کے
۹۴	۳۱	کر دم رکھیشور سے	۳۵	۳۲	اور نہ ماننا اسکا گنا کسی کا
۹۵	۳۲	اٹھ کرنا ایک بران کر دم جی کا بہت اچھا ہے جو	۳۶	۳۳	یو چھنا بد جی کا اور دھو مھکت سے حال ستیام
۹۶	۳۳	ایل سے اور اسی میں رکھنا ہر کرنا دیو ہوتی سے	۳۷	۳۴	اور دھو کا اسنت اور طبری کرنا ستیام سنگد یو
۹۷	۳۴	اور تار لینا کپیل دیو من کا دیو ہوتی کے بیٹ سے	۳۸	۳۵	برتن کرنا اور دھو کا ہر سے حال اسنت اور
۹۸	۳۵	اور چھو جانا کر دم رکھیشور کا جنگل میں تپ	۳۹	۳۶	ہو جوگ ستیام سنگد
۹۹	۳۶	ارنے کے واسطے	۴۰	۳۷	رخصت ہونا اور دھو کا بد سے اور جانا بدر کا شرمین

صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکندر ادھیاء	صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکندر ادھیاء
۱۰۹	نکل جانا دم دہشتہ راجا تان باد کا تپ کرنے کے واسطے جنگل میں۔	۹	۹۰	جانا کر دیو جی کا جنگل میں اور اپنا بدن چھوڑ دینا پریشور کے دھبان میں	۲۵
۱۱۲	درشن و مناشیام سندھ کا دم کو نالین و پتھر کے ملا سب کر لینا دم و جی گبر دیوتا سے اور اپنے بیٹے کو راجہ دیکر جانا جنگل میں تپ کرنے کے واسطے	۱۰	۹۲	سب جیو دن کا تن ملتا ہے	۲۶
۱۱۳	جانا دم و جی کا اپنی دونوں مانا سمیت دم و جی کو لین	۱۱	۹۳	گنا کیل دیو جی کا ساتھ جوگ کیاں دیو ہوتی سے	۲۷
۱۱۵	پیدا ہونا میں کارا ابا انک کے گھر دم و جی کے کل میں	۱۲	۹۵	گنا کیل دیو جی کا دیو ہوتی سے آیت آدمے کی جسدن سے گبر میں اگر چہ ہوتا ہے	۲۸
۱۱۶	پیشا اور جلدی پر میں کا اور منع کرنا ریشورون کو چھڑین کر سکتے۔	۱۳	۹۶	ایسا نا جم دوتون کا اور جی جین کو تہراج کے پاس	۲۹
۱۱۷	پیدا کرنا ریشورون کا اسکے دراپنے ہاتھ سے	۱۴	۹۸	گنا کیل دیو جی کا دیو ہوتی سے کہ سیاب کرنے سے مرنے کے بعد الیاد نڈ ملتا ہے۔	۳۰
۱۱۸	راجا پر تھ اور راجہ نام استری کو۔	۱۵	۹۹	گنا کیل دیو جی کا دیو ہوتی سے یہ بات کرنا کہ	۳۱
۱۱۹	بہا ہونا بھاؤن اور پتھون کا راجا پر تھ کی جنم کنڈلی کا چھل لکھنے۔	۱۶	۱۰۰	بھو گنے کے پیچھے جیہ کا کیا حال ہوتا ہے	۳۲
۱۲۰	کر دو مہ کرنا راجا پر تھ کا دم و جی پر پتھ کا بانی	۱۷	۱۰۱	کیاں سمجھنا کیل دیو جی کا دیو ہوتی کو تین طہر چہ	۳۳
۱۲۱	لکانا راجا سبناج اور اوکھ گنور و سپے پر تھو جی کو دیکر۔	۱۸	۱۰۲	جانا کیل دیو جی کا یورب دسا میں اور ملک ہونا	۳۴
۱۲۲	سواشو بیدہ جگ کرنا راجا پر تھ کا	۱۹	۱۰۳	دیو ہوتی کا سر سوتی کنار سے پٹھکھ	۳۵
۱۲۳	بلانا راجا پر تھ کا سب راجون کو اپنے مکان پر	۲۰	۱۰۴	تن تیاک کرناستی جی کا پر جاپت کی جلد میں اور	۳۶
۱۲۴	گنا راجا پر تھ کا سب راجون سے واسطے پیکار	۲۱	۱۰۵	جنم لینا پار تہی نام سے ہما چل پر بت کے بیان اور تھاد دم و جھگت اور راجا پر تھ کی	۳۷
۱۲۵	جھگوت جھن کے اپنے اپنے راجہ ہن	۲۲	۱۰۶	پیدا ہونا اور تپ کرنا اتر میں کا اور جنم لینا چندر ما اور دواتاز سے اور درنا سا رکھ کا	۳۸
۱۲۶	جانا راجا پر تھ کا تپ کرنے کے واسطے جنگل میں	۲۳	۱۰۷	اتر میں کے بیان۔	۳۹
۱۲۷	اگرچہ اپنی استری سمیت	۲۴	۱۰۸	دھچ پر جاپت کا بڑا مانا شری مہا دیو جی سے	۴۰
۱۲۸	ن تیاک کرنا راجا پر تھ کا ساتھ جوگ اچھا پاس کے اور تہی ہوتا ہے راجہ انکی استری کا۔	۲۵	۱۰۹	اور شاب دینا شری مہا دیو جی کو	۴۱
۱۲۹	استت کرنا دیوتاؤں کا راجا پر تھ کی اور راجہ کرنا جتا شوکا ساتھ دم و جی کے	۲۶	۱۱۰	جانا سب دیوتا اور گنہدھرب آوک کا اپنے اپنے یوانون پر چڑھنا دھچ پر جاپت کی جگ میں اور	۴۲
۱۳۰	سیاوشری مہا دیو جی اور پر جیتون کا	۲۷	۱۱۱	دیکھنا ستی جی کا کیلاں میں پر بت سے	۴۳
۱۳۱	بھینٹ کرنا راجہ جی کا پر جین بر لکھ جیتون کے باپ سے	۲۸	۱۱۲	جانا ستی جی کا اپنے پتا کے گھر اور تن تیاک کرنا اپنا اسی جگ میں	۴۴
۱۳۲	دیکھنا راجا پر جین بر لکھ کا سور پ جیون کا	۲۹	۱۱۳	کرنا اتر میں کا شری مہا دیو جی کے پاس اور گنا حال تن چھوڑنے سے تہی جی کا اور نکلانا سنون کا	۴۵
۱۳۳	جنگل مار کر جگ میں ہوم کیا تھا	۳۰	۱۱۴	جانا ہرگ آوک ریشور اور دیوتاؤں کا پر تھ جی کے پاس اور گنا حال پر جھد رکا	۴۶
۱۳۴	بواہ کر کے سکھ اور بلاس کرنا راجا پر تھ کا	۳۱	۱۱۵	جانا شری مہا دیو جی اور بر ہادک دیوتاؤں کا	۴۷
۱۳۵	اٹس استری سے	۳۲	۱۱۶	پتھ جگ شالا دھچ پر جاپت کے	۴۸
۱۳۶	جانا پر جہار کا اپنی فورج لیکر پر تھن کے ماوسنے کے واسطے	۳۳	۱۱۷	جنم لینا ستی جی کا ہا چھل کے بیان پار تہی نام سے اور بواہ ہونا اور نکلنا شری مہا دیو جی کے ساتھ	۴۹
۱۳۷	مرنا راجا بلیدی کا اور بھینٹ ہونا پر تھن کی	۳۴	۱۱۸		۵۰

صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکندریہ	اسکندریہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکندریہ	اسکندریہ
۳۷۹	گھنٹا کو پیون کا شری کرشن جی کو	۳۰	۱۰	۲۵۴	گھنٹا کو پیون کی -	۲۳	۹
۳۸۰	بلاپ کرنا کو پیون کا شری کرشن جی کے برہمن -	۳۱	"	"	پیدا ہونا راجا اگر سین اڈک کا -	۲۴	"
۳۸۱	چمک جونا شری کرشن جی کا گو پیون کے بیج میں -	۳۲	"	۲۵۶	ایلا اور گھنٹا شری کرشن اوتار کی	۱۰	"
۳۸۵	مہاراس کرنا شری کرشن جی کا گو پیون نے ساتھ -	۳۳	"	"	پوچھنا راجا پریمیت کا گھنٹا شری کرشن اوتار کی	۱	"
۳۸۹	اگر سانپ کا نڈ جی کی آدھی میں کھل جانا -	۳۴	"	۲۵۷	شکادیوی سے	"	"
۳۹۱	گھنٹا کو پیون کے برہمن -	۳۵	"	۲۶۲	اگر ہاس کرنا شری کرشن جی کا دیو کی ہی کہت ہیں -	۲	"
۳۹۸	مہاراس کرنا شری کرشن جی کا بڑا مہاراجہ جس کو -	۳۶	"	۲۶۴	گھنٹا شری کرشن اوتار ہر سٹھی کی -	۳	"
۳۹۹	مہاراس کرنا شری کرشن جی کا کوشی اور بیو ماسر دیت کو -	۳۷	"	"	چھوٹ جانا اسہار کی کا کنس کے ہاتھ سے	۴	"
۴۰۰	پوچھنا اگر خدا کا بندہ بن میں واسطے لیجانے شیام اور	۳۸	"	۲۶۶	شینیے وقت -	"	"
۴۰۹	ایلام کے -	۳۹	"	۲۶۸	اندھی کا شری کرشن جی کے جنم ہونے کا اتساہ کرنا -	۵	"
۴۱۲	جانا شیام اور بلرام کا اور کے ساتھ تھہر این -	۳۹	"	۲۷۱	جانا پوتار اچھی کا گو کل میں -	۶	"
۴۱۳	استت کرنا اور کا شری کرشن جی کے چتر چھی روپ	۴۰	"	"	بیو جاننس کا ترنا دت اڈک رہنچھون کو شیام	۷	"
۴۱۴	کی جتنا جل میں -	"	"	۲۷۳	سندر کے مارنے کے واسطے -	"	"
۴۲۱	پوچھنا اگر اور کا شیام اور بلرام ہیٹ تھہر این -	۴۱	"	"	نام رکھنا اگر ہمارے کا شیام اور بلرام کا اور گھنٹا	۸	"
۴۲۲	شیام سند کا عہد دیوی کا دھنکھ توڑنا -	۴۲	"	۲۷۶	بال چتر تر شری کرشن جی کی -	"	"
۴۲۸	گھنٹا شیام اور بلرام کا مارنا -	۴۳	"	۲۸۵	جانے جن جسو داکا شیام سند کو اوکل سے -	۹	"
۴۲۹	مہاراس کرنا شیام اور بلرام کا پانور اور شنگھ دگ پیو	۴۴	"	۲۸۸	اڈھار کرنا شیام سند کا نل کو براور سن کر گو کو	۱۰	"
۴۳۲	اور راجہ کنس کو -	"	"	۲۹۰	شہی کا گوکل چھوڑ کر بندہ بن میں بسنا -	۱۱	"
۴۳۶	شیام سند کا کر سین گو لدی پٹی بھالنا -	۴۵	"	۲۹۲	شری کرشن جی کا اگھاسر کو مارنا -	۱۲	"
۴۳۹	بھین شری کرشن کا اور دھو کو گو پیون کے لیان	۴۶	"	۲۹۹	برہما کا گوال بال اور بھٹون کو چرایجانا	۱۳	"
۴۴۰	اسکھلانے کے واسطے -	"	"	۳۰۳	استت کرنا برہمن کا شیام سند کی -	۱۴	"
۴۵۱	لیان اسکھلانے اور دھو کا گو پیون کو -	۴۷	"	۳۰۵	بلرام جی کا دھنکھ راجس کو مارنا -	۱۵	"
۴۵۲	مہاراس کرنا شیام سند کا پانور اور کرور کے گھر پو -	۴۸	"	۳۰۸	گھنٹا شری کرشن جی کا کالی ناگ کو مہنا جل سے	۱۶	"
۴۵۳	پوچھنا اگر اور کا ہستنا پور میں اور سما چارے آنا	۴۹	"	۳۱۶	گھنٹا کالی ناگ کے رنگ دیپ چھوڑنے کی -	۱۷	"
۴۵۴	پانور کا -	"	"	۳۲۱	مہاراس کرنا شیام سند کا پرب راجس کو -	۱۸	"
۴۵۵	چھوڑنا شیام سند اور راجا سندرم سے -	۵۰	"	۳۲۳	بیان کرنا اولوں کا مویج کے بن میں آگ لگنے سے	۱۹	"
۴۸۲	گھنٹا کالی جن میں اور راجا چنڈ کی -	۵۱	"	۳۲۶	استت برہمن میں کی -	۲۰	"
۴۸۷	بھالنا شیام اور بلرام کا جراتہ کے سامنے	۵۲	"	۳۳۰	برہمن کرنا پریت گو پیون کی -	۲۱	"
۴۸۸	سے اسکا منورہ پور کر کے واسطے -	"	"	"	لیلا چھوڑنے کی -	۲۲	"
۴۹۳	شیام سند کا دھنکھ کو پانور -	۵۳	"	۳۳۵	چھوڑنا مہاراجا لون کا تھہر کے جو ہون سے -	۲۳	"
۴۹۸	چھوڑنا جراتہ سندرم اور راجا کرگ اڈک کا شیام	۵۴	"	۳۰۹	شیام سند کا گو بر دھن بہار کی پوجا کرانا -	۲۴	"
۵۰۳	اور بلرام سے -	"	"	۳۴۳	شری کرشن جی کا گو بر دھن بہار اعلیٰ پراٹھانا	۲۵	"
۵۰۴	گھنٹا برہمن کے جنم کی -	۵۵	"	۳۴۶	استت کرنا برہمن گو پیون کا شیام سند کی -	۲۶	"
۵۰۶	پوہ کرنا شری کرشن جی کا جاموٹی اور ست پھانا	۵۶	"	۳۴۷	پانور اندر کا شری کرشن جی کی شری میں -	۲۷	"
۵۱۱	مہاراس کرنا شری کرشن جی کا برت لوگ میں -	۵۷	"	۳۵۰	جانا شری کرشن جی کا برت لوگ میں -	۲۸	"
	پوہ کرنا شیام سند کا کالندی اور ستیا	۵۸	"	۳۷۰	مہاراس کرنا شری کرشن جی کا -	۲۹	"

صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکندر ادھیان	صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکندر ادھیان
۶۲۰	لات مارنا بھگت رکھیشور کا کچھ بیت کی چھاتی پر	۸۹	۵۱۶	اور بھگت اور بھگت سے۔	
۶۲۳	کتھا تریبھون بیت کے سنتان کی۔	۹۰		مارنا شام سندر کا بھو ماسر کو اور بواہ کرنا اپنا	۵۹
۶۲۵	گیان سمجھانا ناروشن کا بسدیو جی کو۔	۱۱	۵۲۲	سولہ راز ایلیسور ان کینا سے۔	
	آکا دریا سا اور کھیشورون کا درکار کا مین۔		۵۲۵	پنسی کرنا شام سندر کا رہتی جی سے۔	۶۰
۶۲۶	گیان سکھانا ناروشن کا بسدیو جی کو	۳	۵۳۱	کتھا سری کرشن جی کے عش کی۔	۶۱
	گیان اپدیش کرنا مین جو کیشورون کا راجا	۳	۵۳۴	کتھا اتر دھرم اور کھیا کی۔	۶۲
۶۲۹	بنک کو۔		۵۴۰	لڑائی بلا شہر اور شام سندر کی۔	۶۳
۶۳۰	کتھا اوتارون کی۔	۴	۵۴۵	کتھا جانتک کی۔	۶۴
۶۳۲	گیان کھانا ٹھوین اور زمین جو کیشور کا۔	۵	۵۴۷	جانا بلرام جی کا برندا مین مین۔	۶۵
۶۳۴	آنا برہما دک دیوتون کا تر پکشن جی کے پاس۔	۶	۵۵۰	مارنا شری کرشن جی کا بھرتو ریکھ جھوٹے باسدیو کو۔	۶۶
۶۳۵	گیان کھانا شام سندر کا اودھو سے۔	۷	۵۵۳	مارنا بلرام جی کا دیو بندر کو۔	۶۷
۶۳۸	گیان کھانا تاترے کار اجا جید سے۔	۸	۵۵۴	بواہ ہونا لکھنا سے۔	۶۸
۶۴۰		۹		سندیہ کرنا ناروشن کا شری کرشن جی کے	۶۹
۶۴۲	گیان سکھانا شام سندر کا اودھو کو۔	۱۰	۵۵۸	سب محامون مین رہنے کا۔	
۶۴۳		۱۱	۵۶۲	کتھا شری منو کی کہ سویت کون کام کرتے تھے۔	۷۰
	ست سنگ کا مانا نام کھنا بیگنٹھ ناٹھ کا	۱۲	۵۶۴	جانا شری کرشن جی کا پاٹون کے مکان پر	۷۲
۶۴۵	اودھو سے		۵۶۷	جانا شری کرشن جی کا واسطے مانہ بھرا سندھ کے۔	۷۲
	گیان بتانا شام سندر کا اودھو کو	۱۳	۵۷۲	چھترانا شری کرشن جی کا مین سزار انھو سورا جو نلو	۷۳
	پوچھنا اودھو کا حال بید اور شاستر کا	۱۴	۵۷۴	آنا سب راجون کا جھڑپ کی جب مین۔	۷۴
۶۴۷	شری کرشن جی سے۔		۵۷۹	راجا جھڑپ کے شہان کی سوچھا کا برن۔	۷۵
	کتھا شری کرشن جی کا حال اشٹ سدھ کا	۱۵	۵۸۰	جھڑپ کرنا راجا شہان کا درکار کا مین۔	۷۶
۶۴۸	اودھو سے۔			آنا شری کرشن جی کا درکار کا مین اور مارنا راجا	۷۷
	کتھا شری کرشن جی کا کھ گیان بھگوت گیتا کا اودھو	۱۶	۵۸۲	شمال کو۔	
۶۵۰	سے۔			آنا راجا دنت بیکر اور پھر دوتھ دو لون بھائیون کا	۷۸
	کتھا شری کرشن جی کا حال پارون جگ کا اودھو	۱۷	۵۸۵	شام سندر سے لڑنے کے واسطے۔	
۶۵۱	سے۔		۵۸۸	مارنا بلرام جی کا بلول نام دیت بندر روپنا کو	۷۹
	کتھا شری کرشن جی کا دھرم بان پرستھ ادک کا	۱۸	۵۸۹	کتھا شدا مابرا مین کی۔	۸۰
۵۵۲	اودھو سے۔		۵۹۴	بید ہونا شدا مابرا مین کا شری کرشن جی سے۔	۸۱
	کتھا شام سندر کا چار طرح کے بھگت کی کتھا	۱۹		جانا شام سندر کا سورج گرہن انسان کرنے	۸۲
۶۵۳	اودھو سے۔		۵۹۸	کے واسطے کرچھتین۔	
۶۵۴	کتھا شام سندر کا مابھو سے کی تریب اور دھو سے۔	۲۰	۶۰۴	بات چیت کرنا لڈو ویدی اور گنتی ادک کا ایسین	۸۳
	بھگت بید ہونے کا گیان کھنا شام سندر کا	۲۱	۶۰۶	جگت کرنا بسدیو جی کا۔	۸۴
۶۵۵	اودھو سے۔		۶۰۹	استت کرنا بسدیو جی کا شام سندر کی۔	۸۵
۶۵۷	برن کرنا ہوتون کا مال شری کرشن جی کا۔	۲۲	۶۱۱	اشٹ لیکھانا لجن کا شہدر کو زبر دستی۔	۸۶
	برن کرنا شری کرشن جی کا اتھاس ایک برا مین کا	۲۳	۶۱۵	استت تریبھون بیت کی۔	۸۷
۶۵۸	اودھو سے۔		۶۱۸	کتھا بھسا شری دیت کی۔	۸۸

صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکندریہ ادبیات	صفحہ	خلاصہ مضمون	اسکندریہ ادبیات
۶۶۹	گنا شکر یوچی کا بچھن کلجک کے آرمیوں کا	۲	۶۵۶	گنا شکر یوچی کا حال آدھرش اور مایا کا۔	۲۴
۶۷۱	حال اپنا بچھن راجون کا شکر یوچی کا راجا پر بھکت سے	۳	"	برزن کرنا بچھن راجون اور ستون اور ستون کا	۲۵
۶۷۳	برزن کرنا شکر یوچی کا سال آگن اور جہل اور با یو	۴	۶۶۰	شری کرشن جی کا اودھو سے۔	"
۶۷۴	ادک کا۔ راجا پر بھکت سے۔	"	"	برزن کرنا شری کرشن جی کا وہ گیاں اودھو۔	۲۶
"	برزن کرنا شکر یوچی کا آست پر مشور کی پر بھکت سے	۵	۶۶۱	جورا جا پرور واکو گندھرب لوک میں ہوا تھا۔	"
۶۷۴	کاٹھا چھک سانپ کا راجا پر بھکت کو۔	۶	"	گنا شکر یوچی کرشن جی کا اودھو سے بدھ	۲۷
"	گنا سوت جی کا سولہ کا دک رکھن سور دن سے	۷	۶۶۲	پوجا آدک کی۔	"
۶۷۷	بھو اور اشہر کرہوں کا۔	"	"	برزن کرنا شری کرشن جی کا گیاں برکت ہونے کا	۲۸
"	گنا سوت جی کا آست پر مشور کی رکھن سور کی۔	۸	۶۶۳	اودھو سے۔	"
"	مہا پرے کا تماشہ دکھانا ناراین جی کا مار کڑ سے	۹	"	گیاں گنا شری کرشن جی کا سن روکنے کا	۲۹
۶۷۹	رکھن سور کو۔	"	۶۶۴	اودھو سے۔	"
۶۸۰	آنا شری مادیو اور پارہتی جی کا مار کڑ سے کے پاس	۱۰	"	ناش ہونا چھن سیموں کا آپس میں لڑ کر اور بان	۳۰
"	پوچھنا سونکا دک رکھن سور دکا حال سنگھ چکر گرام پر	۱۱	۶۶۶	مازاجر انام کوٹ کا شری کرشن جی کے پانڈن میں۔	"
۶۸۱	ادک کا سوت جی سے۔	"	"	جانا شام سندھ کا بیگنڈر وھام کو اور مرنا	۳۱
"	گنا سوت جی کا آست پر مشور کی گنا شکر یوچی مد بھا	۱۲	۶۶۷	لسر و ادک کا انکے سوچ میں۔	"
"	گوت کی۔	"	"	حال اپنا کلجک کے آرمیوں اور راجون کا اور	۱۲
۶۸۴	حال اٹھار ہویران کا۔	۱۳	"	گنا شکر یوچی کا راجا پر بھکت کو اور گنا ماد	"
"	چند روپا چو پانی از نشی۔ گھرو دیاں صاحب	"	۶۶۸	گنڈے رکھن سور کی۔	"
۶۸۶	مترجم فہری مد بھا گوت۔	"	"	برزن کرنا شکر یوچی کا راجا پر بھکت سے حال	۱
۶۸۷	التماس مزدوری از جانب ایضاً۔	"	"	کلجک کے راجون کا۔	"

گزشتہ

شری مد بھا گوت کے بارہون اسکندریہ کا پورا ترجمہ زبان بھاشا اور حرف نگاری میں سکھ تان نام یوچی جناب بیگنڈہ باسی رائے گنن لال صاحب کا شری باسی کی تصنیف سے اس مطبع میں چند مرتبہ طبع ہوئی اور بھکت جنون نے اس امرت زہدی لڑت سے وہ آئندہ یا گیا کہ جب ہزار با جا بدین طبع ہو میں ہاتھوں ہاتھ کیکن ری ایضاً صاحب بیگنڈہ باسی کی طرف سے اس یوچی کا حق تصنیف اس مطبع کو حاصل ہو رہا ہے صاحب مرحوم ایسی زندگی میں لفظ بلفظ خط فارسی میں ترجمہ چھپنے کے خواہشمند تھے اور آرزو تھی کہ جس طرح بر ناگری خط میں یہ پوچی چھپ کر بھکت جنون کی آتش شوق کو سکھین پہنچانے والی ہو وہی اس طرح فارسی خط میں بھی ترجمہ اسکے ان شائقوں کے لیے جو صرف اردو جانتے ہیں فیض بخش خدائے ہونچا پھر ہمیں زونگ لکھنؤ مالک مطبع اودھ اخبار لکھنؤ نے ولی آرزو بیگنڈہ باسی صاحب سے نفع سکھ ساگر کی پوری کرنے کی عرض سے منشی رگھو دیاں صاحب ساگر شہر لکھنؤ کو جو کہ بھاشا زبان کے کتب اور نہایت لائق ہیں اس خدمت پر نامور کیا اور منشی صاحب موصوف نے کمال جانفشانی دیاں کا ہی اور بڑے خورا ورفکر سے خط فارسی میں زبان بھاشا کو زینت دی اور منشی شیو پرشاد صاحب کا دستہ سکھینہ بنو اور دھ اخبار نے اپنے ولی شوق سے اس دلربا و دلگوا ایسا ہر صفت کیا کہ جسے دیکھا شادخاں ہوا۔ گو مدیہ ہاتھ بھاگوت کے ہونے اور شائقوں نے ملاحظہ کیے ہر جہے کیکن ایسا سہل اور سہل اور سہل پورا اشلوک کا ترجمہ مفصل نہیں ہوا بڑے بڑے بندوں نے اس ترجمہ کی مطابقت بوقیوں سے کی مگر ٹھیک ٹھیک پایا نہیں بیچہ خاص کو ششش اور تلاش معنی بیگنڈہ باسی کا تھا۔ چنانچہ پانچ مرتبہ یہ پوچی مطابقت اصل ترجمہ نگاری منشی سوامی دیال کا دستہ شری دستہ لکھنؤ کی تصحیح و تحریر سے تکمیل پا کر جناب منشی زونگ لکھنؤ صاحب مرحوم کی حیات میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اب ساتویں مرتبہ طبع سے پرآرا ہو کر پیشکش شائقان ہر جہے۔

شائقان ہر بھکت سے التجا ہو کہ ہانی ترجمہ اور کارکنان مطبع کو صلہ خوشنوی میں دیاں خیر سے یاد و نشا و فرمائیں۔
انجنا کساہ پر آگ نرائین مالک مطبع اودھ اخبار لکھنؤ

سری کرشن جی مہا ساج کی کرپسی



چھاپہ خانہ ہنستی نول کشور مقام لکھنؤ چھپا



دو

سوپر بھو دین دیال بہت سدا رہو انکو دل
بگھن نو ازن کیجیے اپنی او رہنار
بار بار بتو دن تنھے مانگون یہ بردان
اڑ دو پنج لکھنا چھون سب بہ لیا ابار

جاس چرت سب شکم کرن ہرن تاپ ترے نٹول
بدر ہر ہر جہو دھیا دہین جس گادت شرت چار
شری گر گپت مشار داجو پت کرہ پان
بھاگ چھوٹ اچھلا کم بڑ پر چم کے چرت ابار

۱۸۷
۲۳ اپریل
۳۷
۵ پم ۱۸۷

چھند گیت کا

دیو بانی تہہ پادن تاپ ترے بھو بھنجنی
جگت بہت ڈرہ بہت ماندھیو آس تہہ دھار کے
تاہ نے ات سہل جگ بہت ترچہ ہر چھو
گن ا جاگر روپ ناگر تہہ سمان نہ آئے
جگ بہت اور دہم دہم دہہ ادھار ہین زدھار کے
لکھیو اڑ دو پنج اٹھار اکھ اڑ شری ہر چرن
بہم اک دوی کاج ہوئی سوئی اڑ پنج دھار لے
شری شیا م شیا مان گاسے شش پرچہ نہتہ عام ہو جائے

شری کرشن کیرت بیاس گایو سنت ستر من رہنجی
سور آدک سنت جن بھاگھا پر بندہ بچار کے
سور ساگر پریم ساگر آدک ساگر کھیو
شیل اگر گیان ساگر ات سجان جو جانے
نشئی نو لکشور جی مالک ساودہ اخبار کے
رکھو دیال بھوک تہہ رچ سہل پنج بانی کرن
سیل من پرچہ آئبہ جونی بھول چوک سٹھار لے
گیان اچھہ شور چہہ کو سو د پڑہ سکھ پاسے

اک ہزار نو سو اڑھک کتھس کبرم سال
شہر لکھنؤ تہہ اتھار چو رسال

دو

اسکندہ کا ترجمہ کر سکون واسیلے آپ سب دیوتا اور کھیشور اور مہاتماؤں کے چرنون پر چکا نام اور لکھا ہے میرا پناہ و ہر کر ٹری اور دھینا کی سے
یہ بڑا ناگتا ہوں کہ آپ دیا کر کے یہ آشیر باد دیجیے کہ جس میں یہ پوتھی شری مدھگوت بیچ پوئی اردو کے جس طرح اس داس کی اچھا پوچھو ہوں ہو چکا
یہ چران سب بیرون کا سار واسطے پارا تار نے سب جیوؤں کے سنسار روپی سمد سے شری شکر لوجی نے اس مرت لوک میں جہاز
بنایا ہے بغیر پڑھے اور سننے اسکے جنم لینا اور جینا آدمی کا کہ جیتن چونا ہے سنسار میں اگا رتھ سمجھنا چاہیے کلجک باسیو کو سنساری مایا موہ
استری پتر درتہ اور سکھ میں پھنسنے رہنے سے کسی کو جیسا چاہیے ویسا سا دکاش نہیں رہتا جو من اپنا بیچ بچن اور اشمن پریشور کے
لگا دیں اور کلجک میں عمر آدمی کی بہت کم ہو کر مرنے کا ٹھکانا نہیں رہتا تیسری دن رات کمانے کھانے کی چٹنا میں رہ کر اپنے مرنے
اور پر لوک کا ڈر نہیں رکھتا اسلئے سکھ تن پاکر پہلے وہ کام کرنا چاہیے جس میں شری کرشن جی مہاراج تریبھون پت جھون نے اڑھی
اپنی مہاسے پیدا کیا ہے پرسن ہو دین اور اپنا پر لوک بنے سکھ تن پانے کا یہی پھل ہے کہ آٹھو پہر میں کسی وقت پریشور کو اپنے من
سے نہ بھلاوے آدمی کا چولا کلجک میں بہت اپردہ اور پاپوں سے بھرا ہو کر سواے بُرائی کے کوئی بھلائی اس سے جلدی نہیں ہوتی
اسوا اسطے پر برہم نارین نے بیدیا س جی کا اوتار لیکر پوتھی شری مدھگوت کو سب بیرون کا سار زمان کیا اور شری سنگد لوجی
مہاراج نے یہ امرت روپی کھتا سنساری جیوؤں کے باپ چوٹنے کے لیے اور بھوساگر پارا ترنے کے واسطے جگت میں پرکٹ کی جو
جس طرح امرت پنے سے جیو امر ہو کر نہیں مرنا اسی طرح جو کوئی اس کھتا کو پریت کے ساتھ سننے وہ آواگون سے چھوٹ کر گت پر دی پر
پوچھتا ہے اسلئے اس کھن لال نے ترجمہ اس پوتھی کا واسطے سمجھنے سب چھوٹے بڑوں کے بیچ پوئی اردو کے سمبت ۳۰-۱۹ کا شری ہی
میں لکھ کر سکھ ساگر نام رکھا اور کہیں کہیں دو ہا جو پانی سو رٹھ اور کبت بیچ بھاکھا کے جو بہت بھلا معلوم ہوتے ہیں جہاں جیسا اُجت دیکھا وہاں
ولیا لکھا اور کچھ کھتا بیچ بلاس کی جس میں رس بہا بہت ہے سواے کھتا شری مدھگوت کے اس پوتھی میں لکھی گئی اب تھوڑا سا سماچار
اپنا جس طرح بھگلو شری نارین جی کے چرن کل میں پریم آپن ہوا برن کرنا ہوں میں نے شری کاشی پُری میں جنم لیکر جاسنی بدیا پُری اور تیرسکی
عمر میں نشی برنڈا میں سر شرتہ دار عدالت فوجداری مرزا پور کے اُپکار سے جو میرے باپ کے ماتھے اُسی ضلع میں بعدہ عمری تھانہ
فوکر ہوا اوتیس برس کی عمر میں دارو فد ہو کر اُدھر تھانہ گوپی گنج پر گئے بعد وہی زمینداری شری مہاراج ادھراج ایشری پر شاد زین سنگھ
بہادر کاشی نریش کے جو چوہون گن ندھان میں بدل آیا بیستیس برس کی عمر تک کام کر وہ لکھ موہ سنساری جال میں ایسا پھنسا رہا
کہ گھر کھ بھی نہیں ہو گا گوپی گنج کاشی اور پریاگ کے سچ راستہ پر جو اسلئے بہت سے سادھو اور مہاتما جن تیرتھ جاتا کرنے کے لیے آسے آتے
سے آیا جایا کرتے ہیں سو مجھے اُن سنتوں اور مہاتماؤں کے چرنون کا درشن پانے اور ست سنگ سے یہ بھلا لکھا ہوئی کہ گھر کھ ہوتے جس سے
انت کالی سدھرے تب میں ایسا سوچ کر کاشی جی میں چلا آیا اور شری بابا جو اہر لال جی سار سوت برہمن جھتھون گن ندھان ساچھات ایشور و تاکا
سکھ ہوا سو اُن گردنارین نے مجھ کو بارہ اچھ کا نتر اپیش دیا جب اُس نتر کے بیچنا اور گرو کے آشیر باد سے میرا ہر دے سدھ ہو کر چرنون
میں پریم آپن ہوا تب میں نے پوتھی شری مدھگوت کا جو فیضی نے فارسی میں ترجمہ کیا تھا پڑھنا آئیم کیا جب اسکے پڑھنے سے میرا پریم بڑھا
بھگلو یہ اچھا ہوئی کہ اُسکو اُدھ بھلا کھا میں جسکو سب کوئی سمجھ سکے لکھوں سو میں نے پوتھی شری مدھگوت کو مہاراج پھنسنے اور جاری رہنے والے
گوپی گنج اور پنڈت گو بندر لہم اور دین موہن جی اُدھ کاشی باسی سے جو تھ شاستر اور اٹھارہ پران کے جاننے والے ہیں بلان کر کہ اُدھ میں ترجمہ کیا سو شام سندر
اور شونہا جی اور سب دیوتا کاشی باسی کی کہنا اور دیا سے ترجمہ سمپورن ہوا اور اس داس کو اس گرتھ کے لکھنے اور پڑھنے کا ابھیا س

رکھنے سے جیسا شکھلا اسکا حال کیا کہوں اندر لوگ کا بھی شکھست سنگ کے سامنے کچھ مال نہیں ہو جو آدمی اس امرت روپی کھٹا کو نت پڑھے اور شکر سے بے سکھ معلوم ہو گا کہ اس میں کیا گن اور لاج ہو جب تک آدمی اس کھٹا کو نہیں پڑھتا اور سنتا تب تک اسکا شکھ نہیں پاتا۔
 دو ہا ایک گھڑی آدمی گھڑی آدمی گھڑی کی آدھ تپسی سنگت سادھ کی ہرے کوٹ اپرادھ اور یہ داس کچھ سنکرت اور شاستر نہیں پڑھا ہو کہ جت اس ترجمہ میں کوئی بات بھول گئی ہو تو آپ لوگ دیا کر کے اپرادھ میرا چھا کرین بھول چوک میں مہانا لوگ سدا سے چھوٹو پوٹ دیا کر سنے آئے ہیں سیکت شری بھاکرت کھٹو ٹیری کچھ بوجھ پڑے نہیں ار تک کی رشی + بو جھے بنا نہیں پریم کچھ آئے بچے نہیں پرستی + پریت بنا نہیں کام سر سے بن کام سر سے نہ سر سے جگ نئی + باہی سے بو جھے ہیبت کہوں اردو میں خلاصہ کو بند گنتی + دو ہا بیاس رو شکھ لوگو کو جو کروں کر جو رہہ ہم بس اردو کرت ہوں چھوڑھٹھائی مور + اپنے چت کے چین کو اردو میں بنا سے + بھو ساگر اترن چھون گو بند کے گن گامے +

۲

ترجمہ چھ اوھیائے جسکو گو کرن ماہا تم کہتے ہیں

پہلا اوھیائے
 کھٹا بھگت اور گیان اور پیراگ کی

سونک آدک اٹھانی ہزار رکھیشورون نے پیچ استھان نیم شارنیہ کے سوت پورا تک شکھ میدیاس جی سے کہا کہ تم کوئی کھٹا اور لیلیا پریشور کی ایسی برن کرو جنہیں بھگت اور گیان اور پیراگ ادھک ہو اس گھور کلجگ میں گیان سنساری آدمیوں کا اچھس کے سمان ہو گیا ہے اسلئے کوئی شکھ سے نہ کر سب کسلیک ابا کر دو اور تو وہ اور تو بچہ آتین ہو اور کھٹوں پر اسی دکھ میں بیا گل رہتے ہیں کوئی ایسا چہرہ بھگوان کا برن کیجئے کہ کلجگ باسیوں کو بھگت اور پریت پیدا ہو کر شکھ ملے یہ بات سنکر سوت جی بولے کہ تم لوگوں نے بہت اچھی بات کلجگ باسیوں کے اودھار کرنے کے واسطے پوچھی جو کال روپی سانپ کے منہ میں پڑے ہیں سٹوہ لٹھاری بھاکرت ہو جو شکھ بوجی مدارج نے راجا پر بھیت سے کہی تھی جس سٹوہ راجا کو شہرنگی رکھ کے شاپ دینیکے اپرانت رکھیشورون اور نیشورون کی سبھا میں شکھ بوجی نے شری گنگا جی کے کنار سے اگر کھٹا شری بھاکرت سنا تاڑھو کیا اس سے دیوتاؤں نے امرت کا کلسہ مان لاکر شکھ بوجی سے کہا کہ ہمارا یہ امرت کا گھڑا آب لیجئے اور ہم لوگوں کو امرت روپی کھٹا پلائیے یہ بات سنکر شکھ بوجی بولے کہ تمہارا امرت ہمارے کام کا نہیں ہو اس امرت کے پینے سے عمر آدمی کی دیوتا کے برابر ہوتی ہو برہما جی کے اکٹن میں چودہ اندر بدل جاتے ہیں تمہارے امرت کا تم یہ کھٹا روپی امرت بھگوان کا چہرہ جی سبناہ سننے اور پڑھنے سے جو امر ہو کر کچھ نہیں مرنا اور کت پدی پر پھو چکا آد کوں سے جھوٹ جاتا ہو اسلئے راجا پر بھیت تمہارے امرت پینے کی اچھا نہ رکھ کر بھاکرت روپی امرت پیا جاتا ہے اتنی کھٹا سنا کر سوت جی نے کہا کہ نار دمن کو سنکے کہنے سے پتاہ پارین شری بھاکرت کا سنا کر اس کھٹا سننے کی بدھ بھی بتلائی ہو پریشکر سونک آدک رکھیشورون نے سوت جی سے پوچھا کہ نار دمن تو دو گھڑی سے زیادہ کہیں نہیں ٹھہرتے تھے وہ سات دن ایک گلہ کیسے رہے جو ٹھون نے پتاہ پارین سنا اور سنکا وک کا درشن بھی کیسیکو جلدی نہیں سنا وہ نار دمن کو کیسے ملے اور یہ پتاہ جگت کمان پر ہوا اسکا حال بتلائیے یہ بچن سنکر سوت جی بولے کہ ایک شکھ مندک سنا تن سنت کمار چارون بھجائی لگو متے ہوئے ہدر کا شرم میں آئے انھوں نے نار دمن کو پہلے سے وہاں آداس بیٹھے دیکھ کر پوچھا کہ اسے نار دمن آج تم میں سے روپ چھپتا میں کسوا سٹے بیٹھے ہو

۱

اور کون بات کا سوچ نکلو جو اردجی نے چاروں رکھیشو روں کو پر نام کر کے کہا کہ بھوکس بات کی چٹنا ہو سو سنیے مہنے سب ترنہ کا مٹی اور گو داوری اور گیا آدک میں جا کر دیکھا کہ ان ترنوں پر کلہاگ نے سب جیوون کو سنساری ایامین ایسا پھنسا رکھا ہے کہ ست اور تپ اور آچار اور دیا اور دان کلہاگ میں سب ہاتار ہا کیوں اپنے پیٹ پانے کی چٹنا میں سب آدمی بکل رہ کر جو ٹھ پوتے ہیں اور اچھاگی اور ریاکتہ می ہو کر اتا اور پناکی سیوا نہیں کرتے استری اور ستر اور سارے کی آگیا میں رہ کر در بیٹے کے لانچ سے اپنی بیٹی شیخ کل میں بیچتے ہیں جہاں دیکھو وہاں بیچھ اور شو در کی بڑھتی دیکھ بڑتی ہو برامہن اور چھری اپنے کرم اور دھرم سے رہت دیکھ بڑتے ہیں کسی کو اپنے دھرم پر استر نہ دیکھ کر جب میں چاروں طرف سے پھرنا ہوا شری متھرا تری میں جہاں کتا رسے پر پہنچا تب وہاں پر یہ آشچ کی بات بھوکو دیکھو پڑی کہ ایک استری جو ان بیچھی روتی ہو اور دو آدمی بوڑھے اُسکے پاس اچیت پڑے ہیں اور وہ استری چاروں طرف اس اچھا سے دیکھتی تھی کہ کوئی آدمی میری سہایتا کرنے والا اگر پراپت ہو جیسے اُس نے بھوکو وہاں پر دیکھا ویسے کھڑی ہو کر ٹوبی کہ ساراچ آپ ایک ساعت ٹھہر کر میرا دکھ سن لیجئے میرے بڑے بھاگ تھے جو آپ نے مجھ درشن دیا جب میں نے اس استری سے پوچھا کہ تو کون ہو اور یہ دونوں بڑش جو اچیت پڑے ہیں انکا حال بتا تب اُس نے کہا کہ میں بھگت ہوں اور یہ دونوں میرے بیٹے گیان اور برراگ ہیں اور ان پانچ سات استریوں کو جو یہاں بیچھی دیکھتے ہو سو سب گنگا اور جہنا اور سہول آدیریان استریوں کا روپ دھر کر میری مثل کرنے کے واسطے آئی ہیں میں نے در بڑدیش میں جنم لیا اور کرناک ولس میں سبانی ہو کر تھوڑے دن دھن میں رہی اور گجرات میں جا کر بوڑھی ہوئی تھی اب سری برزنا میں آنے سے جو ان ہو گئی ہوں پر میرے دونوں بیٹے کلہاگ باسیوں کے گھوڑ پاپ کرنے سے ایسے بوڑھے اور اچیت ہو کر پڑے ہیں کہ سامر تھ بولنے کی بھی نہیں رکھتے انکے دکھ سے میں بہت آداس رہتی ہوں یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ میرے بیٹے بوڑھے ہوں اور میں جو ان رہوں یہ حال دیکھ کر دنیا کے لوگ مہری نہیں کرتے ہیں اسکا کارن بتلائیے جب استری روپ بھگت نے مجھے یہ حال پوچھا تب میں نے اپنی بڑھ سے بچار کر کہا کہ اب کلہاگ کے آنے سے تیری اور گیان اور برراگ کی کچھ مر جا رہی ہیں کیوں برزنا میں آنے سے تو جو ان ہو گئی ہو مگر تیرے بیٹوں کو کلہاگ میں کوئی نہیں جانتا اسواسطے وہ جیون کے تیوں بوڑھے اور نزل بنے ہیں یہ بات سن کر اُس نے کہا کہ جو کلہاگ ایسا دشت ہو تو راجا پر بھیت نے کس واسطے دیا کر کے جان اُسکی چھوڑ دی جسہر دیا کر سننے سے سب لوگوں کا کرم اور دھرم جہا رہا اُسے کیوں نہیں مار ڈالا تب میں نے اُسکو جواب دیا کہ پر بھیت نے کلہاگ میں بڑا گن دیکھا اُسکو نہیں مارا کہ دوسرے جگہوں میں بڑا گن برین تک جگ اور تپ اور دان اور دھرم کرنے سے بھی پریشور کا درشن جلدی نہیں ملتا تھا سو کلہاگ میں کیوں بھجن اور کیرتن کرنے سے ناراین جی ترنت پر سن ہو کر درشن اپنا دتے ہیں پر کلہاگ باسیوں سے سچ بات بھی نہیں بن پڑتی اسلیے کلہاگ نے سب دمیوں کا دھرم اور کرم کھو دیا ترنہ پر برامہن لوگ دان لیکر اُسکا پر ایشیت نہیں کرتے اور سب کوئی کام کر دھ لوجھ اور اہتکار میں بھرے رہتے ہیں کلہاگ کا یہی دھرم ہے اس میں پریشور کا بھجن اور اسمرن اتم سمجھنا چاہیے یہ بات سن کر بھگت نے کہا کہ تم دھن ہو بڑے بھاگ سے تمہارا درشن بھوکو ملا آپ سب کسی کے دکھ چھڑانے کے جوگ ہیں کوئی تدبیر کر کے گیان اور برراگ کو جو ان کر دیتے حسین میرا دکھ چھوٹ جاے میں نکلو بار بار ڈنڈوت کرتی ہوں۔

ادھیانے دوسرا بودھ کرنا راجی کا بھگت کو اور واسطے چھڑانے دکھ بھگت کے ڈھونڈھنا کسی سادھو کو

ناراجی نے استری روپ بھگت سے کہا کہ اب تو اپنی چنتا چھوڑ کر تری کرشن جی کے چرلن میں دھیان لگا کر انکا اسمرن اور دھیان کرنے
بے لگ نیرا جھوٹ جا بجا جس سمر راہا ز جو دھن کی سمجھ میں دس سن نے درو پری کا پھر پھر سنگی کرنا چاہا تھا اس سمر درو پدی کے دھیان
کرنے سے ناراین جی نے چہر پڑھا کر اسکی لجا رکھی اور جب گجیندر کا پرگراہ نے پکڑا اور اسکا پران بچانے والا کوئی نریا بت ہاتھی کے
اسرن کرتے ہی نشن بھگوان نے پہونچ کر گجیندر کا پران گراہ سے بچا یا ہے بھگت تو سیکھتا تھا کہ پران سے بھی ارھک پیاری ہو وہ تیرے واسطے بیچ ڈیٹین
بھی جہان تیرا میں ہتا جو وہاں آکر اسکا اڈھار کر دیتے ہیں ست جگ تیرا اور دو اپر میں جن لوگ بہت ساتہ اور دان اور جگ اور درھم کرنے
سے مکت پانے تھے اور کلجگ میں تیری کر یا سے سب جیو دن کا اڈھار ہو جاتا ہے گیان اور بیراگ کو کوئی نہیں پوچھتا اسلیے تیرا دکھ چھڑانے
کے واسطے بہت اچھا آپا سے کر کے دنیا میں تیری مہا برکت کر دیتا ہوں جگے پر دے میں تیرا میں سیکھا وہ لوگ پانی ہونے پہی جبران کا کچھ
ڈرنہ رکھ کر تری دیا سے بکینتھ دھام کو چلے جائینگے پریشور کا درشن جگت تپ برت دان کرنے سے جلدی نہیں ہونا وہ بھگت کرنے سے
سچ میں ملتا ہے جنھوں نے ہزار دن برس ناراین جی کا تپ کیا تھا انھوں نے بھگت پائی ہے پریشور بہت پر سن ہونے سے اپنی بھگت دیتے
ہیں اسلیے سیکھتا تھا کہ میں نے سب باتوں پر بھگت کو سر شیمہ رکھا ہے یہ بات سنکر بھگت نے کہا کہ اے ناراجی تم دھن ہو جس طرح تمہے بھگو دھیرج
دیا ہو اسی طرح میرے بیٹوں کو بھی جو اچیت پڑے ہیں جگا و جب میرے اٹھانے اور نیکار نے سے گیان اور بیراگ نے انکھ بھی نہیں کھوئی تپ
میں نمید کا کچن اور گیتا کا پاتھ کرنا آجیہ کیا اسکے سننے سے انھوں نے اپنی انکھ کھول کر اٹھنے کے واسطے چاہا لیکن نہ ملتا سے بھرا اچیت ہو گئے
جب یہ حال دیکھ کر میں بہت ہنسا کرنے لگا لگیان اور بیراگ کسو واسطے انھیں اٹھتے تپ یہ کاش بانی ہوئی کہ اے ناراجی تم کیوں اتنا سوچ کرتے ہو یہ
بنائست سنگ کے نہ جا گینگے ابکی سنگت کرنے کے واسطے کسی سادھو کو ڈھونڈھو یہ بات سننے ہی میں وہاں سے سادھو ڈھونڈھتا ہوا آیا
بودیجا پر کلجگ ہونے سے کوئی سادھو اچھا کے موافق نہ ملا اسی چنتا میں بیٹھا تھا کہ آپکا درشن بلا سوا آپکے براہمن کے لڑکے بڑے ہوگی اور گیانی
سدا بال اوستھ میں رہ کر بول کھتا رہی دھن اپنے پاس رکھے ہو اور تجاری تپسیا کا بھیل کوئی برن نہیں کر سکتا کس واسطے کہ آپ نے
چرا کر ز جو سیکھتا تھا کہ ڈوارا لکون کو پر تھوی برگراہ یا ایسی سامتھ سواے آپ کے دوسرے میں نہیں ہے جس طرح آپ نے ذبا کر کے
منجھے اپنا درشن دیا اسی طرح بھگت اور گیان اور بیراگ کا دکھ چھڑا کر انکو سکھ دیتے حسین چارون برن کے آدمی تمھارا جس گادین اور
کلجگ باسیوں کا من شدھ اور پوڑ ہو جا سے یہ بات سنکر سنت کہا بوسے کہ اے ناراجی تم ادا س نہوا اور ہنتا نہ کرو جتنے شیا م سندر
کے داس ہیں ان سبھوں میں تم سر شیمہ ہو تھو بھگت کا دکھ چھڑانے کے واسطے نہ ہر کرنا اچیت ہے نہ بھلے وقت کے مہا تما
اور کینتھو زون نے گیان اور درھم کی بہت راہ سنساری اوسوں کو بکینتھ پونچنے کے واسطے بتائی لیکن اس کٹھن راہ کبری
سے چلا نہیں جانا اور وہ راہ بتلانے والا کو بھی جلدی نہیں ملتا اسلیے جو کوئی شری مدھاکوت سے من سے سننے اسکو وہ راہ
مل سکتی ہے جو لیتھا شکر لوجی نے راجا پرچیت کو سنائی ہو وہی کینتھ سننے سے بھگت اور گیان اور بیراگ کو بھی سامتھ ہو کر انکا دکھ چھوٹ جائگا
پریشور کے چرنوں میں پریم پڑھنے کے واسطے اس سے اتم کوئی دوسری راہ نہیں یہ بات سنکر ناراجی بوسے کہ اے مہا لاج
میں نے بیدا اور گیتا کا پاتھ کر کے گیان اور بیراگ کو بہت جگا یا پنا کو اٹھنے کی سامتھ نہیں ہوئی شری مدھاکوت کہنے سے

۲ بومہ
۲ گجنند

۳۲۸

اس طرح جاگنیے سنت کمار جی نے کہا کہ اور دوجی سب بیدون کا سار شری مدبھاگوت کو سمجھا چاہیے اس کے ایک ایک اشلوک اور پرمین میدھکا
 ارتھ اس طرح بھرا جس طرح دودھ میں گھی رہتا ہے جب تک اسکو تدبیر کے ساتھ دودھ سے باہر نہیں نکالے تب تک گھی کا سوا دودھ میں نہیں ملت
 اس طرح سب بید اور پُران کو بیاس جی نے سمجھا کہ انکا تو شری مدبھاگوت میں لکھا ہے اور ای نار دوجی تم جان لو جو جھکریوں ٹھولتے ہو چار
 اشلوک محل شری مدبھاگوت کے نار این جی نے برہما جی سے کہے اور تم نے اسے سنگریہ بیاس جی سے کہا بید بیاس جی نے انکو بتا
 پوریک لکھ کر شری مدبھاگوت پُران بنا یا وہی کھتا سب کسی کا دکھ بھڑانے اور سنسار روپی سحر سے پار آنارنے والی ہے یہ بات سنگر
 نار دوجی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ نے بڑی دیا کر کے یہ حال کہا اور ہمارے بڑے بھاگ تھے جو آپ کا درشن پایا ست سنگ بھرا بھاگ
 کے نہیں ملنا اب یہ بتلائیے کہ اس بھاگوت روپی گبان جگت کو کس طرح کہاں پر کرنا چاہیے اور کتنے دن میں یہ جگ پوری ہوتی ہے۔

ادھیاسے میسرا
 پُران کرنا سنت کمار جی کا پوجہ سیتاہ جگت شری مدبھاگوت کی اور جو پھل اُسکے سننے سے ملتا ہے

سنت کمار جی بولے کہ اور دمن تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہے درو میں لنگا کنار سے یہ جگ کو نہ کے واسطے اچھا استھان ہے وہاں پر خدمت
 سہا بھگنا ہو کر بہت سے رکھیشور اور منیشور گیان جگت کے چاہتے داسے رہتے ہیں اس جگت بھاری کھتا روپی جگت کرنے سے گیان
 اور پیراگ بھی جو ان ہو کر جاگ اٹھنے اور بھگت کا سب دکھ چھوٹا جا گیا یہ بات سنگر نار دوجی بولے کہ مہاراج بنا تمہارے چلے وہ
 جگت نہیں ہو سکتا اسلیے آپ بھی ہمارے ساتھ وہاں چلیے یہ بات سننے ہی سنکا دک چارون بھائی اور نار دوجی بدر کا شرم سے
 چل کر درو میں لنگا کنار سے آپہنچے انھوں نے رکھیشورون اور منیشورون سے جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم اس استھان پر بھاگوت
 روپی جگت کرتے ہیں جسکو کھتا روپی امرت پنا ہو وہ اگر سننے یہ حال سننے ہی بھیرگ اور ششٹھ اور پُران اور میدھارتھ اور گوتم اور پرشرا ام اور
 اور شتو امتر اور راکنڈے اور بید بیاس اور پاراشر اور جینے رکھیشور اور منیشور اس تیرتھ پر رہتے تھے سب وہاں آئے اور سوا سے
 رکھیشور اور منیشورون کے بید جو مورت والے ہیں اور لنگا جی اوک ٹریاں اور گنڈھرب اور کتر اور چیتھ اور ناگ اوک جو دھون بھون کے
 لوگ کھتا روپی امرت کے پینے کے واسطے اُس گیان جگت میں اگر لکھا ہوئے جب نار دوجی نے سب سیکو بڑے اور بھاو سے بھلایا
 تب منیشور اور پیرکیت اور مہا پرش لوگوں نے جو شہ اور شکم دھن کیا دیو نا لوگ اپنے اپنے بانوں پر چڑھ کر وہاں کھتا سننے کے لیے پہنچے
 اور گیان روپی جگت پر پھل برسانے لگے اور سب تیر و نا لوگ اس بجا میں جت رکھا کر بیٹھے کہ دیکھیں سنکا دک اور نار دوجی کون لپلا اور کھتا
 پریشور کی کہتے ہیں اس کو سنت کمار جی سے کہا کہ ہم تمکو وہ کھتا سناتے ہیں جو شکد یو جی نے راجا پر بھجت سے کمی مٹی وہ پُران
 اٹھا رہا ہوا اشلوک کا ہے اُسکے بڑے اور سننے سے کت سانسے کھڑی رہتی ہے شری مدبھاگوت سننے کے برابر دوسرے
 پُران کے سننے اور پُرانوں اشو جیدھ جگ اور با بھیمی جگت کرنے سے پھل نہیں لینا کاشی اور گیا اور پیراگ اور کرچیتھ اور شکر
 آو کسی تیرتھ کا انسان کھتا سننے کے برابر پھل نہیں رکھتا جب تک سنساری لوگ یہ کھتا نہیں سننے تب تک اُسکے بہت جنون
 کے پاپ گرتے ہیں پر امرت روپی بھاگوت کے سننے ہی اُسکے پاپ اس طرح چھوٹ کر بھاگ جاتے ہیں جس طرح سورج کے نکلنے سے
 کرا نہیں رہتا جو آدمی ہر روز ایک یا دو اشلوک بھاگوت کا پڑھا کرتا ہے اُسکی بھی گت ہو جاتی ہے اور جو لوگ نیت بھاگوت پڑھا اور دن
 سناتے ہیں اُسکے کروڑوں جنم کے پاپ چل کر راکھ ہو جاتے ہیں جو کوئی پو مٹی شری مدبھاگوت کی سونے کے سنگھاسن جو حرکت منیشور اور

۱ بھیرک

۲ بھارت مپ

۳ باجو پے

سار

سادھو کو دان دیتا ہے اسکو پریشور اپنی جوت میں ملا لیتے ہیں جسے آدمی کا تن پا کر بھاگوت کھتا نہیں مٹی سے دھو کر ہر چند ایل کے برابر سمجھنا چاہیے ایسا پوتہ بننے سے اسکی مانا نا بچ رہتی تو اچھا تھا کلجنگ میں جگت اور تپ اور دان اور دھرم آدمی سے کچھ نوکر میں اسکا ایک طرف نہیں لگتا اسلیے پرہم ناراین نے بعد بیاس جی کا انوتا رلیکریہ کھتا بنائی ہے جو کوئی سات دن تک چت لگا کر اس یران کا سپتاہ ہتھا ہا سکو تک اور اور برت اور دان سبکا بھیل ملکر تکت ہار تھ ملتا ہے جب اودھو جی نے ایکادش اسکندھ میں سب گیان شری کرشن ہمارج سے سنکر کلجنگ کا لچھن جانا تب شام سندھ کے جرنون کا دھیمان کر مڑی منور سے پوچھا کہ ای دینا تا تھ آپ تو سیکھتے دھام کو جاتے ہیں سنساری لوگون کا ادھار طرح ہو گا تب تر بھون بہت بوسے کہ ای اودھو تم بدر کاشرم میں جا کر تپ کر دھکاری تکت ہو جاگی ہمارے جانے کے پیچھے ایک بھاگوت روپی مورت ہماری دنیا میں تریگی جو آدمی سپتاہ بھاگوت پتھے من سے سنیکا اسکو ہمار اور شن مردے میں ہو جا گیا سنساری لوگون کا دکھ چھڑانے والا یہ پاران جگت سمجھنا چاہیے سواے اسکے اور کوئی دوسری چیز آدمی کو یا روپی حال سے چھوٹنے کے واسطے آتم نہیں ہوتی تھا سنکر سوت جی نے سونکا وک رکھیشور دن سے کہا کہ جب سنت کمار نے سپتاہ پاران شری مہاگوت کا سننا آرمیہ کیا اور سب کوئی سننے لگے تب اس امرت روپی کھتا کے پرتاپ سے وہ دونوں بوڑھے گیان اور بریراگ جو اچت پڑے تھے جو ان ہو کر اٹھ بیٹھے اور بھگت کا دکھ دور ہو گیا اور انکا درشن سب سمجھا وائے پا کر گو بند اور برہمی اور مراری کہنے لگے اور بھگت اور گیان اور بریراگ کا درشن سننے سے انکو بھگت ہو کر کلجنگ کا دکھ جاتا رہا اور سب کسی کا من سپتاہ کھتا سنکر شدھ اور ایک چت ہو گیا۔

چوتھا ادھیائے

درشن دینا ناراین جی کا سب آدمی سپتاہ سننے والوں کو اور اتھاس ایک برہمن کا جبلی شری بڑی کرک ساتھی

سوت جی نے سونکا وک سے کہا کہ جب سب بشن اور رکھیشور سپتاہ سنکر ایک چت ہو گئے تب شری برہمن ہماری سانوی صورت موتی مورت نے پتیا مبر اوڑھے اور کرہنی اور مکٹ اور کنڈل بڑاؤ بیٹے کی اور چندن کا گھوڑے پر لگائے اور دھواک کینڈہ باسی بھگتوں کو ساتھ لیا اسکیان جگ میں آکر سکو درشن دیا امرت روپی کھتا سنکر پہلے سے سادھو اور بشینو کے برہمی میں شام مورت دکھائی دینے لگی تھی شو برتج میں بھی سب کسی نے انکا درشن کر کے اپنا اپنا جنم سچیل جانا اور بکینڈہ تھ کو دیکھے ہی جتنے بشن اور رکھیشور اس سجا میں بیٹھے تھے جو جو بونا کر اٹھ کر ہوئے اور ملیا کر چندن اور بھولون کی برٹھا انبر کرنے لگے اور دھوپ دیپ نیدید سے پوجا کر کے سنکر ادک بیا کر شا شامک ڈنڈوت کی یہ سب آند دیکھ کر نار دمن بوسے کہ ای سنت کمار جی آپ نے جو سپتاہ جگ کیا اہمن جتنے جتنے یہ کھتا سنی وہ سب پوتر ہر کر تکت پد پوجی ہوئے اب اور کون کون لوگ یہ امرت روپی کھتا سنکر بھوسا کر بار پتر نیلے انکا حال برہن کھیے سنت کمار نے کہا کہ جو کلجنگ کے آدمی پڑے باپی اور ڈنڈت اور لاجی اور جھوٹے اور چنل خور اور کامی پیدا ہو کر اپنے کرودھ سے جلمرتے ہیں وہ لوگ بھی اس پتاہ جگ کے سننے سے پوتر ہو کر تکت پدوی پر پوجینے اور جو کوئی کلجنگ میں مانا اور پتا کی سیوا اور اپنے کم اور دھرم سے رہتا اور نوچ میں ڈوبار کھوٹھا اور چورا ڈھنگ ہو گا وہ بھی اس کھتا کے سننے سے بھوسا کر بار پتر جا گیا اب ہم ایک پرائی کھتا سے کہتے ہیں ہونو کہ میں تنگ بھدر نام ایٹھی ہے اسکے کنارے ایک نگڑن آتم دیونام برہمن بڑا پندت اور ترچ وان اور دھرا تار بہتا تھا اس برہمن کی اترتی دھندھلی نام بڑی کرکسادن رات سنساری مایا میں رکھ اپنے پت کو سب طرح کا دکھ دیتی تھی لیکن وہ برہمن گیانی پریشور کی اچھا اسی طرح سچ جگ اسی کے ساتھ اپنا دن کا شامعا جب اس برہمن کے کوئی لکنا نوکر ٹھہرا آیا تب اسنے سننتان ہونے کے واسطے برت اور نیم کرنا شروع کیا اور برت گو گو اور سونا براہمنوں کو دان دیا تھر

۹ مہاگوت

بھی اُسکی کا سنا پوری منوی تب وہ براہمن اپنے من میں بہت اُداس ہو کر گھر سے نکلا اور اپنے پرانے تیاگ کرنے کی اچھا کرنے کے بن میں
چلا گیا جب وہ پھر کو پیاس سے بہت بیا گل ہو کر ایک تالاب کنارے اسنان کر کے پانی پیا اور اسی جگہ بیٹھ کر سنستان ہونے کے لیے
بنتا کرنے لگا تب پریشور کی اچھا سے ایک سنیا سی مہاپریش اُس تالاب پر آہو پنا جب پر اہمن نے اُسکا تیج دیکھ کر بڑے اُدبھا و سے
اپنے پاس بٹھا لیا تب اُس مہاپریش نے پوچھا کہ اے براہمن یو تا تم اس بن میں کس وقت اُداس بیٹھے ہو اپنے سوچ کا حال مجھے کہو یہ بات سننے ہی
براہمن اُس وقت بھرا کر اچھو کر بولا کہ مہاراج میں نے پچھلے جنم میں بڑا پاپ کیا تھا اس سے میرے سنستان نہیں ہوئی بیٹا انہوں نے سے بڑا لوگ
نرک میں جاتے ہیں یہی دکھ سمجھ کر اپنی جان دینے کے واسطے یہاں آیا ہوں دنیا میں جسکے بیٹا انہوں کا جنم لینا اور دنیا کا رتھ چر اور اُسکے
دھن اور کل پر دھر کا رتھ چھٹا چاہیے اور میں ایسا ابھائی ہوں کہ میری پالی ہوئی گو دھنی باجھو رکھو میرا لگا ہوا اور نہت نہیں بھلتا جو پہلے ان راز
سے مول لانا ہوں وہ بھی سوچھ جاتا ہے جب وہ براہمن یہ سب بات اُس مہاپریش سے کہ کر بڑا بلا پ کرنے لگا تب وہ سنیا سی برہمن
کو بہت دیرج دیکر بولا کہ میں تیرے ہونے کے لیے بجا کر تا ہوں تو اُداس مت ہو پھر اُس مہاپریش نے براہمن کی کمر کھیا دیکھ کر کہا کہ اے
براہمن تیرے بھگ میں سنستان نہیں لکھی ہے اس سے سات جنم تک تیرے لڑکا پیدا نہو گا کیوں اتنا رو کر اپنی جان دیتا ہے سنساری
مایا سب جو تھی ہے دنیا میں سوائے دکھ کے سیکھ نہیں ملتا اور کھجنگ میں لڑکے سے کسکو سیکھ نہیں ملتا بیٹا مان باپ کی سبوا نہیں کرتا
اور اپنے سارے اور ستر اور عورت کی لگتا میں ریکرمان اور باپ کو دکھ دیا ہے عورت اور بیٹیا اور بھائی اُدک سب اپنے مطلب کے ساتھی
ہوتے ہیں تیرے بھی مایا کا ایسا حال ہے کہ آخر کو لوگ من اپنا عورت اور لڑکوں میں لگائے رکھ کر پریشور کا اسم نہیں کہتے اس لیے انکو نرک میں جا کر
دکھ بھوگنا پڑتا ہے اے براہمن تو لڑکے کی اچھا چھوڑ کر ہر چوں کا دھیان لگا اس میں بجا بڑا سیکھ لیگا یہ بات سنکر وہ براہمن بولا کہ اے مہاراج
مجھے لڑکا پیدا ہونے کے سوائے دھیان اور گیان کچھ نہیں سونچنا آپ کہ باکر کے چکوا ایک بیٹا دیکھیں تو تمھارے اوپر میں اپنی جان
دیتا ہوں جب سنیا سی نے براہمن کا یہ حال دیکھا تب پھر اُسکو سمجھا کر کہا کہ اے براہمن سنستان کے واسطے راجا چتر گپت نے اس پڑرائی سے
بواہ کیا تیرے بھی بیٹے کا سیکھ نہیں پایا اس طرح بہت سے راجا لوگ بیٹے کی چاہنا میں مر گئے اور منور تھ انکا پورا نہیں ہوا جو لوگ ابھائی میں لکھا
اودم ہی پھل ہوتا ہے اس لیے تو سنستان کی چھٹا چھوڑ دے یہ بات سنکر براہمن نے کہا کہ آپ جتنی بات گیان کی کہتے ہیں میرے جیت میں ایک
نہیں دھستی دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر کیجیے جس میں میرے بیٹا جو اس طرح ہٹ دیکھ کر سنیا سی نے ایک چل اُس براہمن کو دیکر کہا کہ تو یہ پھسل
لیجا کر اپنی عورت کو کھلا دے پریشور کی کر پائے تیرے بیٹا جو گا جب ہ مہاپریش چل کر کسی طرف چلا گیا تب آتم دیو دکھ ہو چکا وہ چل اپنی عورت
کو دیکر بولا کہ اسکے کھانے سے تیرے لڑکا جو گا یہ بات کہ کر براہمن دیو تا کہیں باہر چلے گئے اتنے میں ایک نکھی اُسکے پاس کی تب برہمن نے
اُس سے کہا کہ یہ چل میرے سوامی نے لڑکا پیدا ہونے کے لیے کہیں سے لا کر چکوا دیا ہے لیکن میں کچھ رہنے کے ڈر سے اسکو نہ کھاؤ گی گر چھوٹی
استری کا جی ملتا ہے اس سے بچو جنہیں کھا جا نا گر کچھ رہنے سے چکوا پنے پھر نے میں دکھ ہو گا گھر کے کبیر بھینا پڑا سکتی سہیلیوں سے ملنا چھو
جا سکا کا نہ جانے میں لکھی ہو گا پھر لڑکا چھنے میں بہت دکھ ہو گا اور جو لڑکا پیٹ میں ڈیرھا ہو جائیگا تو میری جان جانی رہیگی اور میرا بدن ٹاکم
ہو دکھ کیسے سہوگی اور جو نکش سے لڑکا بھی ہوا تو اُسکے پانے میں بڑا دکھ ہو گا کپڑے اور بچھنے کو مل موتر سے خراب کر دیتا
ہو اُس دُرگندہ میں مجھے کیسے راجا جیگا ان سب دکھوں کے لٹھانے سے باجھو اور بھرا اچھی ہوتی ہے جسکو گر بھکا دکھ اٹھانا
نہیں پڑتا ہے ایسی ایسی بہت سی باتیں اُس برہمن نے اپنی نکھی سے کہ کر اُس چل کو نہ کھا یا اٹھا کر کچھ چھوڑا اور اپنے خاوند سے

۲ بیت

۳ سنی

۳ نوبت

۴ بیت

۵ بیت

جھوٹے کمدیاہین نے پھل کھالیا تھوڑے دن پہچے اُس براہمنی کی بہن نے وہاں آکر پوچھا کہ اہم بن تم ان دنوں میں بہت دکھی اور اُداس
 معلوم ہوتی ہو اسکا کیا کارن ہے تب اُس نے اپنی بہن سے کہا کہ میرے سوامی نے ایک پھل لڑکا ہونے کے واسطے کمین سے لاکر مجھے دیا تھا سو
 میں نے گرچہ رہنے کے دکھ سے وہ پھل نہیں کھایا اور اپنے خاوند سے پھل کھانے کا حال جھوٹا کمدیا اور گرچہ میرے نہیں جو اس بات کا جواب کیا
 دوگی اس کارن میں اُداس رہتی ہوں یہ بات سنکر اُسکی بہن بولی کہ تو کچھ خینانت کر میرے ایک مہینہ کا گرچہ ہو سونو اپنے پتے سے کہہ دے
 کہ میرے گرچہ رہا ہے جب میرے لڑکا ہوگا تب میں وہ لڑکا تجھے دیکر اُسکو تیرا بیٹا پرکٹ کر کے دودھ پلایا کروگی اس بات کی خبر تیرے خاوند
 نہوگی اور جہل تیرا خاوند لایا ہے وہ پھل تو اپنی گوڈو کو کھلا دے یہ بات سنکر براہمنی نے خوش ہو کر وہ پھل گوڈو کو کھلا دیا اور اپنی بہن کو
 اتم دیو سے چھپا کر اپنے گھر میں رکھا جب سوین مہینے اسکے بیٹا پیدا ہوا تب براہمنی نے اپنے خاوند سے کہا بھیجا کہ میرے لڑکا پیدا
 ہو یہ حال سنتے ہی اتم دیو نے تنگلا چار منا کر براہمن اور سنگتون کو بہت سادان دیکھا دیا اور براہمنی نے اپنے پتے سے کہا کہ گرچہ
 دودھ نہیں اُترتا ہے اور میری بہن کے دودھ ہوتا ہے اُسکا لڑکا چھ مہینے کا ہو کر جاتا رہا جو تم کو تو میں اُسکو دودھ پلانے کے واسطے ملا کر
 یہاں رکھوں براہمن نے کہا کہ بہت اچھا لڑکا سیطرح بالنا چاہیے جب اتنی بات براہمن نے کہی تب براہمنی کی بہن پرکٹ ہو کر لڑکے کو دودھ
 پلانے لگی اور براہمن نے اُس لڑکے کا نام دھندھ کاری رکھا جب دھندھ کاری دو مہینے کا ہوا تب گوڈو کے بھی اُس پھل کے پرتاب
 سے ایک لڑکا بہت سند آدمی کی صورت پیدا ہوا پر دونوں کان اسکے گوڈو کی طرح تھے اُسکو دیکھ کر براہمن نے بڑی خوشی سے گوڈو کو کر نام رکھا
 اور دونوں لڑکوں کو اپنا بھکر اچھی طرح پالنے لگا جب وہ دونوں لڑکے سیلانے ہوئے تب گوڈو کو کر نام لکھ کر بڑا پندت اور بڑھ مان اور دھرتی
 ہوا اور دھندھ کاری نام اور کچھ جوڑی ادھری ہو کر گھر میں لگا جب سناگن کرنے میں سب مال گھر کا خرچ کر ڈالا تب دھندھ کاری
 اپنی مان اور باپ کو اریٹ کر کے سب کپڑے اور برتن گھر سے لیگیا اور اُسکو بھی بچکے سب روپیہ پیشیا کو دے ڈالا یہ حال اپنے
 بیٹے کا براہمن دیوتا دیکھ کر رو کر کہتے لگے کہ ایسے ادھری لڑکا ہونے سے جو مجھے دکھ دیتا ہے میں براہمنی ہوں ہی کے اچھا تھا ایسے
 جینے سے میرا مان اچھا ہے جین اس ماکشت اور گوڈو سے چھوٹ جاؤں یہ حال اتم دیو کا دیکھ کر گوڈو نے کہا کہ اے باپ دنیا میں سوا
 دکھ کے شک کسی کو نہیں ہوتا تم کو سوا سے اتنی خینا کرتے ہو دنیا میں راجا پر جا دھتی کنگال جتنے آدمی ہیں سب کو ایک دکھ
 لگا رہتا ہے جسے سنساری مایا چھوڑ کر پریشور میں دھیان لگا یا اُسکو شکم ہوتا ہے ایسے تم اگیان چھوڑ کر اہستی اور پرکاشوہ میں سے
 توڑ ڈالو اور بن میں جا کر پریشور کا بھجن کرو تب تمکو شکم لیکھا سنساری مایا موہ میں پھنسے رہنے سے آدمی ترک بھوگ کرتا ہے جب یہ
 بات گوڈو کی سنکر براہمن دیوتا کو کچھ اگیان ہوا تب اُس نے گوڈو سے کہا کہ تم نے بہت اچھی صلاح بھوکتلائی پر گیان سیکھے بغیر بن میں جا کر لڑکوں
 جو میرے ادھار کا آپا ہے ہو سونے بتا دے یہ بات سنکر گوڈو نے بولا کہ اے پتا میں تمھارا جو دنیا کے مایا موہ میں لگا ہوں اس میں کو تم انکی طرح
 سے چھین کر پرچون میں لگاؤ بن میں اکیلے بیٹھ کر پریشور کا دھیان کرو اور دنیا کی مایا اور تریشنا کو چھوڑ دو یہ بات سادھن کرنے
 سے تم بہت شکم پاکر گت پردی کو پاؤ گے یہ گیان سنتے ہی اتم دیو نے خوش ہو کر دنیا کی مایا چھوڑ دی اور بن میں جا کر پریشور کا
 اتم دیو اور دھیان کرنے لگا کچھ دن بیٹھے تن اپنا تیاگ کر گت پردی پر پہنچ گیا۔

۱. یوگ
 ۲. یوگ
 ۳. یوگ

۵. یوگ

پانچوان ادھیائے
 ہرنا دھندھ کاری کا پیشا کے بھانسی لگانے سے اور گت ہونا اُسکا سپتاہ سکر

سوت جی نے سونگ اڈک کھیشورن سے کہا کہ جیب وہ براہمن بن میں چلا گیا تب دھندھکاری نے اپنی ماں کو بارپٹ کر کے کہا کہ دولت گھر میں کہاں کاڑی ہو چکو بتا دے نہیں تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا اُسے ارنے کے ڈر سے کہا کہ کل بتا دوں گی اُس وقت یہ بات کہہ کر براہمنی نے بیٹے کے ہاتھ سے اپنی جان بچائی مگر اُسکے گھر میں کچھ دولت تھی جو بیٹے کو بتا دتی اسلئے بارپٹ کے ڈر سے وہ رات کو کونین میں گر کر مر گئی جب گوکرن نے دھندھکاری کا یہ حال دیکھا تب وہ وہاں کارہنا اچت بنا کر تیرتھ جاتا کر نے کو باہر چلا گیا اور گوکرن ایسا مہاتما اور گلیا نی ہوا کہ وہ شکمہ دوست دشمن کو برابر بچھو کر دن رات سوائے بھون اور اسمرن پریشور کے اور کچھ کام نہ رکھتا تھا اور گوکرن کے جانے کے پیچھے دھندھکاری اکیلا رہ چوری اور بھلی کر کے بیٹیا کو دینے لگا ایک دن وہ کمین سے بہت سارو پیہ اور گناہ چڑا لیا اُسو اپنی بیٹیا کو دے کر اُسکے ساتھ سو راج رات کو دھندھکاری نیند میں اچت ہوا تب اُس بیٹیا کے گھر والوں نے اُسے ہمیں صلاح کی کہ یہ ہمیشہ چوری اور بھلی کر کے دوسرے کا مال لاکر بہکودیتا ہے کمین پکرا جائیگا تو اسکے ساتھ ہم لوگ بھی سزا پاؤں گے اور ایسا کام کرنے سے یہ ضرور مارا جائیگا اسلئے اچھا یہ ہو کہ ہم لوگ اسکو مار ڈالیں ایسا ہمارا کٹھون نے دھندھکاری کو بچانسی لگا کر اپنے گھر میں لٹکا دیا جب بچانسی لگانے سے اُسکی جان نہیں نکلی تب جلہی جلہی لکڑیوں سے اُسکا مٹھ جلا کر مار ڈالا اور گھر کے بھیت گڑھا کھود کر اسکو گاڑ دیا جب اُس بیٹیا کے اڑوسی پڑوسیوں نے پوچھا کہ دھندھکاری تو تمہارے گھر پر آنا تھا ان دنوں دکھائی نہیں دیتا کیا ہوا تب اُس بیٹیا نے کہا کہ کمین روزگار کرنے کے واسطے گیا ہے یہ بات سچ سمجھنا چاہیے کہ بیٹیا کیسکی دست نہیں ہوتی پہلے مال لیکر بچھ جان بھی لیتی ہے اور پٹے اُسکی زبان اُرت روپ ہوتی ہے اور پیٹ میں زہر بھرا ہوتا ہے وہ رو پیہ لینے سے کام رکھ کر کسی سے پریت نہیں کھتی جب دھندھکاری اس طرح مر کر پریت ہوا اور گرمی برسات جاڑا بھوکھ پیاس اُسکو بہت سنانے لگی اور گوکرن نے کمین تیرتھ میں کسی سے سنا کہ دھندھکاری میرا بھائی مر گیا اور اُسکی کچھ کر با نہیں ہوئی تب گوکرن نے گیا جی میں جا کر اُسکا شرا دھ کیا اور جس جس تیرتھ پر گوکرن کا جانا ہوتا تھا وہاں دھندھکاری کا شرا دھ کر دیتا تھا جب تیرتھ کر کے گوکرن اپنے گھر میں آکر رات کو سو یا تب اُسے دھندھکاری کو پریت جون میں اسطرح دیکھا کہ کبھی وہ بیل کبھی ہاتھی کبھی بکر ا بھینسا کبھی آدمی کبھی بڑا سارو پ کبھی چھوٹا سارو پٹا نا تھا جب گوکرن نے اُسکو پریت جانکر من میں دھیرج دھرنے کے پیچھے اُس سے پوچھا کہ تو بھوت یا پریت یا اچھس کون ہو کر کہاں سے آیا ہے اپنا حال مجھے بتا تب دھندھکاری گوکرن کی بات سنکر بہت رو دیا پر اُسکو بولنے کی سامتھ نہ تھی کہ جو اپنا حال کہتا جب گوکرن نے دیکھا کہ سوائے رونے کے کچھ نہیں کہتا تب دیا کی ماہ سے تیرتھ چکر لکھ چھٹیا اسپر ا تب ہ لاکر میں تیرا بھائی دھندھکاری ہوں میں نے اپنے باپ سے برتھم تھج کو کھو کر ایسے بھاری پاپ کیے کہ جن پاپوں کی گنتی نہیں ہو سکتی مجھ کو بیٹیا نے بچانسی لگا کر مار ڈالا اسلئے مجھ کو دانہ اور پانی کچھ نہیں لٹا صرف ہوا کا کر چیتا ہوں اب تم آئے مجھ میں طرح بن پڑے میرا ادھار کو یہ بات سنکر گوکرن نے کہا کہ میں تیرے ادھار کے واسطے گیا جی میں اور سب تیرھوں پر شرا دھ کیا ہے پھر بھی تو پریت جون سے نہیں چھوٹا تب دھندھکاری بولا کہ جو تیرا دن گیا شرا دھ کرو تو مجھی مہا پاپ کرنے سے میری گت نہیں ہو سکتی کوئی ایسی تدبیر کہ جس سے میں اپنے پاپوں سے چھوٹ کر بھوسا گر پارا تر جاؤں یہ بات سنکر گوکرن نے دھندھکاری سے کہا کہ تو تھوڑے دن سنو کہ کمین تیرے ادھار کا آپاے کر دنگا گوکرن یہ بات دھندھکاری سے کہہ کر سو راج دو سہرے دن اُس نگر کے آدمی گوکرن سے بھینٹ کرنے کے واسطے آئے تب اُسے جھا اچت سبکا اور کیا بھوکھی دن پیچھے گوکرن نے خوشگشور اور مہاریش اور نیند تو ان کو اپنے مکان پر بلا کر بھاگو کے ان لوگوں سے پوچھا کہ اسطرح میرا بھائی مر کر پریت جون میں

کھینچ

چھٹھواں ادھاس پوچھنا زردمن کا بدھ سپتہاہ جگ شری مدھاکوت کی سنت کمار سے اور کھاسنت کمار جی کا

نار دہی نے سنت کمار جی سے پوچھا کہ او ہمارا ج اس سپتہاہ جگ بھاکوت پڑان سننے کی بدھ بتائیے کہ کون کون سا مان ہمیں چاہیے اور کس طرح یہ کرنا ہوتا ہے سنت کمار جی بولے کہ یہ بات تمہیں بہت اچھی پوچھی سنو کہ اس سپتہاہ جگ کو بھادون کنوار کا تک آگن کے مہینے میں پڑانا پڑا ہے سو اسے اسکے جب اچھا ہوا اور جی کوئی بندت بیاس جی اچھے بلوا دین نب سے شکر کرنا کسی وقت منع نہیں ہے لیکن جو کوئی سپتہاہ سننے کی اچھا کرے اسکو چاہیے کہ اچھی ساعت پوچھ کر اپنے ایشٹ پتروں کو کھلا بھیجے کہ ہمارے یہاں سپتہاہ جگ ہو گا آپ لوگ بھی سننے کے واسطے آئیگا اور جو لوگ برکت ہوں انکو بھی اس جگ میں بلانا اچھت ہے اور جو مکان گھیر باغ یا تیرتھ میں اچھا ہو وہ کھتا سننے کے واسطے ٹھہرے اور وہ مکان کیلا اور بندنوار اور چاندنی وغیرہ سے اچھی طرح سجھا دے جس طرح بواہ آدک اور جگ میں سجھا جاتا ہے اور بیاس جی کے بیٹھنے کو بہت اچھا اور اونچا سنگھاسن رکھو اور ادریشٹو لوگوں کو جو کھتا سننے آدین انکے واسطے علیحدہ علیحدہ آسن بچھا دے اور صبح سے بیاس جی کھتا کتنا شروع کریں اور شرونا لوگ نہا کر بندھیا کر کے کھتا شروع ہونے سے پہلے دمان آدین اور چت لگا کر کھتا سنیں اور پہلے دن کھم مالک کھتا سننے والے کو کیش جی کی پوجا کرنا چاہیے جس میں سپتہاہ جگ میں کوئی لکھن نہوا اور ایک برہمن بریادان کو سات کے واسطے پٹن ہسٹرام کا بڑن دیکر بٹھال دینا چاہیے وہ برہمن سا لکر ام جی کی پوجا اور پٹن ہسٹرام کا پاٹھ کر کے ایک ایک نام لیکر ٹھاکر جی پر ٹپسی دل چڑھاوے اور کھ سننے والا پہلے دن پوجا بیاس جی اور پوچھی شری مدھاکوت کی سچے من سے کر کے کھتا شکست بھینٹ رکھے پچھے ہاتھ جوڑ کر کہے کہ او بیاس جی آپ سا چھات شری کرشن ہمارا ج اور سکد پوجی کارو پ میں مجھے اپنا داس سمجھا کر شری بھاکوت جگ آرمج کر کے میری اچھا پوری کیجیے جب بیاس جی کھتا کہنے لگے تب من اپنا سنہاری کام میں نہ لگاوے اور کھتا سننے کے سچے پتروں کا بھونجی اس سجھا میں کرنا چاہیے اور چار گھڑی دن رہے تک سپتہاہ کو سنا کرے اور بیاس جی کو بھی اچھت ہے کہ جلدی کر کے اچھی طرح سمجھا کر کہن جس میں سب کسی کو سجھائی دیوے دوہر کو دو گھڑی کے واسطے سپتہاہ کھتا سننا بند کر کے کچھ دودھ یا پھل بیاس جی دتروں لوگوں کو کھالینا چاہیے اور سات دن تک جب تک سپتہاہ جگ پوری ہو جائے تب تک شرونا لوگوں کو ایک بار بندھیا سو بھون کرنا چاہیے جو کول پھل یا دودھ یا گھی کھا کر سات دن تک رہ جاوے تو اور ادھک پن ہوتا ہے بڑا ہار نہ رہ کر کچھ کھالینا چاہیے سو اسے سات دن تک برہمن حج رہنا اور استری سے بھوگ نہ کرنا اور زمین پر سونا اور پتل میں کھانا شرونا لوگوں کو اچھت ہے اور سات دن تک دال اور شہد اور باسی اناج اور گیان اور تر بوڑا و توتھی اور آرد اور مسورا اور لسن اور موی اور گاجر اور کرٹھانہ کھاوے اور بہت بھون کرے جس میں آسن نہ آوے اور جب تک سپتہاہ کھتا سننے تب تک کرودھ اور جھگڑا اور کسی کی جھلی اور نندہ نہ کرے اس سات دن میں اگر کوئی استری رجسول یعنی اپنے ماسک دھوم میں ہو جائے تو وہ کھتا سننے اور ملیچا آوک آشدہ ذات کھتا کی سجھا میں آکر نہ بیٹھے اگر انکو سننے کی اچھا ہو تو دوڑ پٹیل سنیں اور شرونا لوگوں کو سچ بولنا اور دیار کھانا اچھت ہے اور کھتا میں شور وغل کرنا چاہیے اس طرح سپتہاہ کھتا سننے سے بڑا پھل ہوتا ہے جو استری بالکل بانچہ ہو یا ایسی ہو کہ ایک بار اسکے لڑکا ہو کر پھر دوسرا لڑکا نہ ہوتا ہو یا جسکا گرہ گر جانا ہو وہ چت لگا کر اس سپتہاہ جگ کو سننے تو اسکے مستان ہوتی ہے اور اس کھتا سننے کے پرتاپ سے سب کا مطلب پورا ہوتا ہے اور ہر روز کھتا سننے کے پچھے ٹپسی دل اور پر شاد سب شرونا لوگوں کو دینا چاہیے جب کھتا سمورن ہو جائے تب پٹھو میں سپتہاہ پورن

ہونے کا ہوم دسم اسکندھ کے اشلوک یا گاتری منتر سے آہت دیکر لچھے لچھے چار تہہ پراہمنوں کو بھجن کر اوسے اور اپنی سامتھ بھر درپ اور گستاخا کر گویا پڑھوئی برتن آدک بیاس جی کو دیکر سچے من سے پوجا کر کے انکو میا کرنا چاہیے اس کھتا کے سننے سے آرتھ دھرم کام توکش چارون چار تہہ ملتے ہیں اتنی بات لکھ سنت کمار جی بولے کہ اے نار دجی جو تمکو سننے کی اچھا ہوتو تم دو سر بار اپراپن نکو سناوین تا رڈمن نے کہا کہ دھن میرے بھگاک اس سے تم اور کیا ہے جب سنت گزارنے دو سر بار اپراپن سنا شروع کیا اور وہاں سب رکھیشور کر بیٹھے تب سکھ یوجی ہمارا ج بھی تیر تہہ جاترا کرتے ہوتے وہاں پرائے سنت کمار آدک نے شکھ یوجی کو دیکھ کر بڑے آد بھاؤ سے اس پر بیٹھا اس سے سننے سکھ یوجی سپتہا جگت کی طیاری دیکھ کر سب شرو تا کون سے بولے کہ تم سب لوگ اس کھتا کو چت لگا کر سنو یہ کھتا بید روپی درخت کا پھل ہے سنسار میں او پھل جو ہوتے ہیں ان میں گھلی اور چھلکا ہوتا ہے اور اس پھل میں صرف اُمرت روپی رس بھرا ہے اسلیے یہ اُمرت بار بار پینا چاہیے اس کھتا کو شری نار این نے برہما جی سے کہا اور برہما جی نے نار دجی کو بتلایا نار دجی نے بید بیاس ہمارے پتا سے کہا اور بیاس جی نے مجھے پڑھایا اور میں نے راجا پر پھت کو سنا یا یہ کھتا شری مدھ گوت اٹھا رہو پرائون میں اتم ہے سادھ اور شینو د کو پر دم دھن ہی ہے سوگ میں تہیسیوی لوگ اور برہم لوگ میں برہما جی اور کیلاس میں شری ہما دیو جی اور بیکٹھ میں جی جی اس کھتا کو گا گتی ہیں جس میں سکھ یوجی شرو تا لوگوں سے یہ بات کہ ہے تھے اسی کھتا شری بیکٹھ ناتھ جی برہما ہما دیو اندر برتن کبیر دیونا اور پڑلا آدک بھگتوں کو ساتھ لیے ہوئے سپتہا جگ میں آئے انکو دیکھ کر بتنے لوگ اس جھما میں بیٹھے تھے سمجھوں نے اٹھ کر ڈھوت اور چرچر کار کیا اور نار دھن مارے خوشی کے نہنچے اور گانے لگا اور پڑلا دی کر تال اور ڈھو بھگت بھرا اور راجا اندر مردنگ بجانے لگے اس کھتا تر لوکی پت شری نار این جی نے سب سکھ کو اپنے پر ہم میں لین دیکھ کر اُن سے کہا کہ جسکے من میں جو اچھا ہو شو بردان مانگو تب نار آدک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ کے درشن ہو گیا اس سے بڑھ کر اور کون نسبت ہے جو ان میں اپنے جرنون کی بھگت ہم لوگو کو دیکھتے شام سندری ہی بردان سکھو دیکر وہاں سے اندر دھیان ہو گئے اور سپتہا جگ دو سر سمیورن ہوا اتنی کھتا سکھ سو نکا دک اٹھا سی ہزار کھیشو دیو نے سوت جی سے پوچھا کہ سکھ یوجی ہمارا ج نے یہ کھتا راجا پر پھت کو کب سنائی اور سنت کمار جی نے کب کہی تھی اسکا حال بتلایے سوت پورا تک نے کہا کہ جب شری کرشن جی ہمارا ج دوار کا پری سے بیکٹھ کو پڑھا رہے اسکے تیس برس کے بچھے بھادون عینے زوی کے دن سکھ یوجی ہمارا ج نے یہ کھتا راجا پر پھت کو سنا شروع کیا اور سات دن میں وہ بار این سمیورن ہوا اسکے دو سو برس بچھے کو کرن نے سپتہا کھتا کہی تھی اسکے تین سو پچھ برس بچھے سنت کمار جی نے نار دجی کو سنا یا اٹھ کھتا سننے تھئے برتن کیا یہ اُمرت روپی کھتا اور اور پر ہم کر کے جو کوئی سننے اور پڑھنے اسکو سب پھل ملتے ہیں۔ گو کرن ماہا تم تمہو دیون ہوا۔

پہلا اسکندھ

برتن کرنا حال اوتار دھارن کرنے پر برہم پدیشور کا اور بید بیاس جی کا چار اشلوک نار دھن سے سکھو بنا پو جی سری مدھ گوت اور شاپ دینا شری رگھو کارا راجا پر پھت کو کہ کارن پرکٹ ہونے اس اُمرت روپی کھتا اس جگت میں یہی جی کیت۔ کاشی کا ناوسی کھن لال ہوں گویا جی کی لیلیا بیاس بانی کو زبانی کہا جت ہوں۔ بڑیا کو بچار ناتھ کھتا کو شمار ناتھ اردو بانی کستھ لاج پادت ہوں۔ جاکی کرنا پاس کے پہاڑ سے بگل اور گونگے بید بھاکھن سونی کر پائتھ دھیادت ہوں۔ کت گن و ننت ہر نام پڑھو سو دھو بھلاو تا شو سن سپتہا گن نیک ہی تر اہت ہوں۔ دو ہا۔ گنگ جن گو داری سندھ سر سونی سنگ۔ سکل تہہ رتھ تھان لہت میں جہاں پر کھتا پر سنگ۔ نزار این کر اور بیاس جی پر نام۔ آسامیری پو جیے سب گن پورن دھارم۔

گوگ بید کو اچری بنگ نامکھ کر جائے۔ جاس کر پاندون پنھن ناو جو ہونہ سہاے۔ گر بد پنکج ہر دے دھر کر کھ سنبتہ سرنائے
کون کتھا شری مدبھاگوت حدیث ہونہ سہاے۔ گنا یاد گو بند کے کانتا سبھی حال۔ پاتے اردو بھاگوت برجت ماکن لال۔

پہلا ادھیائے

شری نارائن جی ہمارا جی کی استت اور لوجھنا سو نکا دک رکھیشورون کا کتھا
شری مدبھاگوت کی سوت پورا ناک سے اور آرمیہ کرنا سوت جی کا اس امرت روپی کتھا کو

بید بیاس جی کے شکھ سوت جی نے شری مدبھاگوت کو بیاس جی کے کھم سے جس سمودہ شکھ لوجی اپنے بیٹے کو پڑھاتے تھے اور بکر لوجی
راجا برکھیت سے کہتے تھے سنا تھا اسکے کچھ دن پیچھے سوت پورا ناک نیم شارنہ تیرتھ میں جہان سونک آدک اٹھاسی نپرار رکھشور اٹھا
ہوئے تھے اور کارن اٹھا ہونے ان رکھیشورون کا وہاں پر یہ تھا کہ اُس جگہ سکشن پکر بھگوان کا گرا پو اس سبب سے وہ استھان
بہت پوتر ہو کر کھجک وہاں اپنا دخل نہیں کر سکتا پو ان رکھیشورون نے سوت پورا ناک سے کہا کہ آپ نے بید بیاس جی کے
پاس رہ کر سب پُران پڑھے اور سنے میں کر پا کر کے ہکو بھی سنا ہے جس میں اسکا پُن ہو تب سوت جی نے اُن رکھیشورون سے کہا کہ
جو آد نر نکا روچو دن بھون رچکر سب جیون کا پالن کرتے ہیں اور ہمارے کے سنے جین آتما سب جیون کا پھر اٹھن تر جیون پت کی
جو ت میں سما جاتا ہو اور وہ پُر بریم لپتج سے پرکاشت رہ کر بہا اور ماد لوجی آدک سب یو تاؤن کو گیان دیتے ہیں اور چکی مایا سے جگت کا
سب ہو ہا ہوتا پو اٹھن آد جو ت کا دھیان ہر کر بیاس جی کہتے ہیں کہ سب سنساری ہو ہا جھوٹھا پو پشور کی مایا ایسی بلوان ہو کہ
جسکو کوئی بھلا نہیں سکتا اور شری مدبھاگوت میں ایسا پرم دھرم برن کیا جو جس میں کچھ کپٹ اور لوجھ نہ رہ کر ایسے نرگن دھرم لکھے ہیں جکے
کرنے سے نینون دکھ اور پاپ سنساری آدمیوں کے جو دیوتا اور نوگرہ اور مٹن اور من کے سنگاپ اور بکاپ سے ہو کر تے ہیں پو
جاتے ہیں اور اور جگون میں جگ اور تپ اور دھیان اور پوجا بہت دنون ناک بڑی محنت کے ساتھ کرنے سے شری شام سند
کے جنون میں پریت پیدا ہوتی تھی اور اس کھجک میں کیوں اس امرت روپی کتھا کے پڑھنے اور سنے سے نرنت ہی پشور کے جنون کا
باس ہرے میں ہوتا پو اسلے شری مدبھاگوت کو سب بیدون کار سا رکپ برچھ کے سمان بھکر شکھ لوجی نے یہ کتھا جو راجا برکھیت کو ستائی
تھی وہی امرت روپی پھل اُس درخت کا شکھ لوجی ہمارا جی کے کھم سے بنگ کر دنیا میں پھیلا پو سوت پورا ناک سو نکا دک رکھیشور اور بیاس جی
اپنے چیلون سے کہتے ہیں کہ تم لوگ اس امرت روپی پھل کو جس میں کچھ چھلکا اور گھلی نہیں ہو بار بار کانون کی راہ سے پیا کرو۔ جس طرح
دنیا میں بیٹھے پھل کو طوطا کاٹ کر کھا لیتا ہے اسی طرح شکھ لوجی نے اس امرت روپی کتھا کو جو بکینجہ کا شکھ نے دیالی ہو نہت بیٹھی بھکر
کھا لیا اور اپنے منجھ سے نکال کر دنیا میں ظاہر کیا یہ بات سنکر اکیدن سونک آدک رکھیشورون نے جب پرات سے اسان اور پوجا کر
تب سوت جی کو بڑے آد بھاڑ سے پچ میں بیٹھا کر کہا کہ آپ سب بید اور پُران ہاتھ میں اسلے ہکو اپنا چیل بھکر وہ پُران جو سب سے
اور بٹا سترون کا تھو سنساری جیون کو بھو ساگر پار آمارنے کے واسطے آتم ہوا اپنے کھا رہند سے برتن کیجیے جسکو سکر
جلد ہلوگون کی گت ہو اور غور ہی محنت کرنے سے بہت پھل ملے اور یہ بتلائیے کہ جن پر برتم پشور کے نام لینے سے سنساری
جیون کا ادھار ہو جاتا ہے انھوں نے کون کام کرنے کے واسطے اس امرت لوک میں دیو کی جی کے گڑھ سے شری کرشن اتا لیا اور
سکن روپ دھر کر بلرام جی کے ساتھ دنیا میں کون لیلیا کی تھی اور جب کھجک کے شروع میں شری شام سند بکینجہ کو پدھارے

تب دھرم کسکی شیرن میں رہا تھا اور کسکو سوئپ گئے تھے اسکا حال برزن کیجیے پر پریم پریشور کی لیلیا اور کھتا منٹنے سے آدمی چوراسی لاکھ
جون میں خیم نہیں پاتا ہے اور آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پارا تر جاتا ہے۔

دوسرا دھیالے

چلے جانا شکدیو جی کا بن میں تپ کرنے کے لیے اور پھر آنا اپنے استھان پر نار دمن کے ایدیش سے

سوت جی نے جب پریشورن سونکا دک رکھیشورونکا سنا تب من میں بہت خوش ہو کر پہلے شکدیو جی کے چرنون کا دھیان چکے ست سنگ
سے انھون نے شری دھجاگوت سنا تھا کیا پھر بید بیاس اپنے گرد کے چرن کل کو ہر دے میں مکھک شری شام سند رختہ پھی مورت کو ڈنڈوت
کر کے سونکا دک رکھیشورون سے کہا کہ تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہم مکھک شری دھجاگوت کھتا جسمیں سب لیلیا نار میں جی کی گھسی میں سنانے
ہیں چیت لگا کر ستونو جس سے شکدیو جی نے ان کے پیٹ سے جنم لیا اسی سے مرلی منور کا تپ کرنے کے واسطے نار پوار سمیت گھر سے نکل کر
بن کاراستہ لیا اور انھون نے من میں بچا کر کہا یہاں رہنے سے ہمارا پوارہ سب لوگ کر دینگے اسلئے ابھی سے بن میں جا کر برچھون کرنا اچت ہے
جسمیں سنساری مایا نہ لپٹے جب بیاس جی نے یہ حال اپنے پتر کا دیکھا تب پریم کے بس ہو کر اسے پھیلانے کے واسطے پیچھے دوڑے گئے اور
شکدیو جی کو بہت پکار کر کہا کہ او مینا کھڑے ہو کر ہماری بات سن لو مگر شکدیو جی ہمارا ج سنسار سے ایسے برکت ہو کر ہر چرنون میں پریت رکھتے
تھے کہ انھون نے کھڑے ہو کر بیاس جی کو جواب دینا اچت بنا کر من میں کہا کہ دیکھو ہمارے پتا جی کو بڑھا پا آنے پر بھی سنساری مایا لگی ہے
ایسا پکار کر شکدیو جی نے بن کے برچھون میں پریشورن کر کے کہا کہ کوئی کیسا بیاس ہے نہ کوئی گیکابا ہے سنسار کی گت سدان سے ایسی
طرح پر چلی آتی ہے اور یہ شریر بار بار آواگون میں پھنسا کر جیو اتما کبھی نہیں مرنے پڑتا ہے یہ بات سنکر بیاس جی کو ستونو کھو گیا۔ جس سے شکدیو جی بکچ
چلے جاتے تھے اسی سے راہ میں ایک تالاب پر دیوتاؤن کی استریاں ننگی ہو کر نہاتی تھیں انھون نے شکدیو جی کو دیکھ کر کچ لاج نہ کی
اسی طرح ننگی کھڑی رہیں جبکہ پیچھے سے بیاس جی بوڑھے آدمی وہاں پر ہوئے تب ان استریوں نے لاج کر کے اپنا اپنا
کپڑا پہن لیا یہ حال دیکھ کر بیاس جی نے من میں بچا کر کہ دیکھو شکدیو ہمارے بیٹے کو ان استریوں نے دیکھ کر پردہ نہیں کیا او
ہم بوڑھے آدمی کو کہ انھون سے کم دیکھ پڑتا ہے دیکھ کر انھون نے کپڑا پہن لیا اسکا کیا بھید ہے ان استریوں نے دہتہ
درشت سے بیاس جی کے من کا حال جان کر کہا کہ او بیاس جی آپکو استری اور پترن کا گیان ہے اور شکدیو جی ہمارا ج پریم ہون کر
استری اور پترن میں کچ بھید نہیں جانتے اسلئے ہم لوگوں نے اُنے کچ بجا کر کے نکو دیکھ کر بڑے بہن لیے یہ بات سنکر بیاس جی کے
من کا سند یہ جانا رہا شکدیو جی ہمارا ج ایسے ترن تارن مہاتما میں سونکا دک رکھیشورون نے یا سکت انگی سنکر من میں کہا کہ
دیکھو سوت پورا ناک ہم سب بوڑھے بوڑھے رکھیشور اور منیشورون کی کچ پڑائی نہ لکھ کر شکدیو جی چھوٹے سے بانک کی اتنی بڑائی کرنے
میں جب یہ بات سنکر رکھیشورون کا کچھ ملین ہو گیا تب سوت پورا ناک انکے من کا حال اپنے گیان سے جان کر بڑے کر شکدیو جی نے
واسطے بھوساگر پارا ترنے رکھیشورون اور منیشورون کے یہ بھاگوت کھتا جگت میں پرکٹ کی اسلئے وہ جوگی اور من کے بھی گرد ہیں جب
یہ بات سنکر سب کو بودھ ہوا تب سوت جی نے رکھیشورون سے کہا کہ جو کوئی اس بات کا سند یہ کہے کہ جب شکدیو جی جنم لیتے ہی پریشور کا
تپ کرنے کے لیے بن میں چلے گئے تھے تو انھون نے بھاگوت پرا ن بیاس جی سے کس طرح پڑھا اسکا جواب یہ ہے کہ جب شکدیو جی نے
رکھیشورون اور منیشورون سے گیان چر چا کیا تب انکو یہ حال معلوم ہوا کہ جس بات کے سادھن کرنے سے چرنون میں پریت اُسبج

وہی پر دم و حرم ہو اسلئے شکر یو جی نے ناروں سے ملکر پوچھا کہ اے مہاراج ہکو کوئی ایسا گیان بتلاؤ جس میں پنج چرن پر مشور کے ہمارا من لگے
 بت ناروی بولے کہ اس بات کا حال تمہارے بتا اچھا جانتے ہیں ہمیں انکو بتلا دیا ہو یہ بات سنکر شکر یو جی اپنے باپ کے پاس چلے آئے اور
 چرنوں پر گر کر بولے کہ آپ مجھے کوئی بدیا ایسی پڑھائیے جس میں ہر چرنوں میں بہت بہت میاں جی نے کہا کہ سوا سے پڑھے شرعی بہ جاگوت کے اور
 کوئی دوسرا پاس اسکا نہیں ہے یہ بات سنکر شکر یو جی نے جاگوت پڑان پڑھنا شروع کیا اتنی کھتا کہ لکھ سوت جی بولے کہ جب شکر یو جی جاگوت کھتا
 سید میاں ہمارے گرو سے پڑھتے تھے تب میں بھی وہاں تھا جو شکر یو جی مہارکت رکھ کر ایک ساعت میں ہنہن ہنہن پڑھتے تھے وہ جاگوت پڑھنے کے
 لالچ سے بہت دنوں تک میاں جی کی سبوا میں رہے اور انھوں نے جاگوت کو بڑے پریم سے پڑھا اور شکر یو جی کو پریم میں در رکھیشور دن کا سنگت
 بہت پیارا تھا پرائے پاس کچھ در بہ نہ تھا جو دھن دینے کے لالچ سے کسی کو اپنے پاس بلاتے اسوا سے انھوں نے جاگوت پڑھا کہ اس لئے نہ پنی
 کھتا سننے کے لالچ سے جو کیشور اور مشور لوگ ہمارے پاس رہینگے اور اسی کھتا کا سدا برت میں دو ٹکا اتنی کھتا سنا کر سوت جی بولے کہ کھشور
 اس کھتا کے سننے سے نہ کام بھگت لتی ہے اور نہ بکٹ بھگت ہونے سے لوگ بکت اور گیانی ہو کر بکت بدوی پہنچتے ہیں اسلئے آدمی کو چاہیے کہ جو
 کام بکت تپ پوجا برت وغیرہ اچھا کام کرے اس میں کچھ جاہنا نہ رکھے تو اسکے واسطے یہاں شکر یو جی کے بیچے پر لوگ بتا ہو اور کسی بات کی
 کامنا رکھنے سے یہ جو آواگوں میں بھنسا کر بھجوساگر پائون میں اترتا اور بھگت کے برابر دوسرا دھرم نہیں ہوتا اور تپ ان اور تپ دوسرے دھرم
 جو آدمی لوگ کرتے ہیں ان دھرم کے کرنے سے بڑی محنت سے پر مشور کے چرنوں میں پریم پیدا ہوتا ہے اسلئے اتنا دکھا اٹھا نا اچت نہو کر آدمی کو چاہیے
 کہ تپے من سے یا برت روئی کھتا سننے اور سن اپنا مایا موہ استری اور تپ چھوٹے ہو اسے الگ رکھنا راہ میں چرنوں میں دھیان اور برت
 لگاوے جو کوئی من اپنا اس جوت سوروب کے چرنوں میں لگا کر پر مشور کی لیلاد کھتا سنتا ہے اسکے بڑے میں کام کر دو دھ تو بھ موہ کا جو سب لگتا
 وہ جو لگتا سن اسکا اس طرح شکر ہو جاتا جو صطیح صقیل کرنے سے تو ہے میں سور جا نہیں رہتا تب اسکے بڑے میں ہر چرنوں کا پاس ہو جاتا ہے اسلئے آدمی
 کو اپنی بکت بنانے کے واسطے پہلے اس کھتا سننے کا اچھا ہے پر مشور کی بڑی کرنا ہونے سے آدمی کا من انگی کھتا اور کیرتن میں لگتا
 ہے بنا بھگت کے اور کھتا اور کیرتن پر مشور کی سننے میں شکر نہیں ہونا اور آدمی کا سوجھا اور اجسی اور تپاسی اور ساتو کی ہونا ہے اور دیوتا کی پوجا
 بھی تین طرح پر اجسی اور تپاسی اور ساتو کی ہوتی ہے اور شاستر میں تپاس کو کاٹھ سے اور راجس کو دھوین سے اور ساتو کو کواگ سے
 شال دتے ہیں جو مطلب آگ سے نکلتا ہے وہ کاٹھ اور دھوین سے نہیں نکلتا اسلئے ساتو کی بھگت اور پوجا کرنے والے بکت بدوی
 پہنچتے ہیں اور دنیا میں جتنا دھرم بگ اور تپ اور برت وغیرہ سے ہوتا ہے وہ سب اس طرح پر مشور کے روپ میں پہنچ جاتا
 ہے جو صطیح برسات میں ندی اور نالے کا پانی بہکر سمندر میں مل جاتا ہے۔

تیسرا ادھیائے

اوتاروں کا حال یعنی جو جو اوتار پر بریم پر مشور نے واسطے شکر دینے اپنے بھگتوں اور مارنے دیوتوں کے دھارن کیا ہے
 شوت جی نے سو کاگو رکھیشور دن سے کہا کہ آؤن نکار بکت میں اوتار دھارن کرنے والے پڑش کاروب میں سبکے پہلے بھی وہی تھے اور
 پنج میں بھی وہی رہ کر ہوا ہے ہونے کے پہلے بھی وہی رہینگے اسنے پنج سے آپ پر کاشت ہیں اور سب پنج کو اسی جوت کی پوجا میں سمجھا جا سیکے
 مہا پر ہونے کے پہلے اسی آؤن نکار جوت نارین جی کو سنسا رچھی اچھا ہوتی ہے تب وہ اپنی مہا بھگت پرشش کا اوتار لیکر شیش ناگ کی
 چھائی پرشش کرنے میں انھیں کو براٹ روپ کہا جاتا ہے جیسے نر اسرا اور نر نارناک اور نر ارکان اور نر ارا تھ اور نر ار

چرن

چرن ہوتے ہیں انکی پانچویں سے کل کا بھول نکلتا ہے اور بھول سے برہما جی پیدا ہو کر جو خون لوگ کو پیدا کرتے ہیں انھیں کو سب
 اوتاروں کا کارن سمجھنا پانچویں اور اُس پر برہم پریشور کے اوتاروں کا حال اسطرح ہے کہ پہلا اوتار سنگ ستندن سنائن سنت لکارا
 کر کے سدا پانچ برس کی عمر تک برہم جاری رہے دوسرا اوتار بارہا جی کا لیکر پانچ برس سے پرتھوی کو لئے تیسرا اوتار گلیہ پریش کا پرتھوی روپے حارن
 کر کے سب راجاؤں کو جگ کرنے کی راہ بتلا کر پرتھوی کیا چوتھی کہ پرتھوی کا اوتار یعنی سب بدن آدمی کا اور پرتھوی کے کا دھارن کر کے برہما جی
 پیدا پڑھایا۔ پانچواں اوتار نرماناں کا لیکر پرتھوی کے واسطے راہ دکھلائے تیسریکے سنساری جو یون کو بت کرتے ہیں چھٹواں اوتار
 کیل دیومن کا دھ کر سناکھ جو گ گنیاں اپنی ماما کو اپدیش کیا ساتواں اوتار داتارے کا اترمن سے ہوا جسے راجا ارگ اور پرہلا بھکت کو
 پیدا منت پڑھایا۔ اٹھواں اوتار کچھ دیو کا چتر دیوی نام اندر کی گنیا سے پرگٹ ہو کر پرتھوی کو دکھلایا اور اُنکے تیسے عین دیونے سزا دیوں کا دھرم
 سنسار میں پہلایا۔ نوواں اوتار راجا پرتھوی کا راجا پرتھوی سے پیدا ہوا جسے گووردنی پرتھوی کو دکھرا سب کچھ اور اناج وغیرہ کو
 جو اُسے اپنے بھتیجے پرتھوی کا بھتیجے پرتھوی سے پیدا ہوا جسے گووردنی پرتھوی کو دکھرا سب کچھ اور اناج وغیرہ کو
 اپنی ماما کا تماشہ دکھلایا۔ گیارہواں اوتار کچھو سے کا سندر متھنے کے سندر مندر اچل پر بت کو اپنی بیٹی پر لیا۔ بارہواں اوتار دھنوترب کا لیکر
 امرت کا گلشنہ ہاتھ میں لیے سندر سے باہر نکلے تیرہواں اوتار مومنی مورت کا دھ کر دیون کو اپنی سندر تانی پر مومبت کیا اور امرت کا
 گلشنہ اُسے لیکر سب امرت دیوتاؤں کو پلا با جو دھوان اوتار نر سنگھ جی کا لیکر پرتھوی کے دیت کو ار کر پرہلا داسنے بھکت کی چھائی بندر ہوا
 باون اوتار دھارن کر کے تین بیگ پرتھوی راجا بل سے دان لیکر دیوتاؤں کو دی مانگنے سے آدمی چھوٹا ہوا جانا ہوا سوا سے پرتھوی سے
 بھی مانگنے کے سب پانچ چھوٹا روپ بنایا تھا۔ سوٹواں اوتار تہس کا لیکر سنت لکار کر گنیاں اپدیش کر کے اٹھارہ توڑا۔ سترہواں اوتار
 ناردی کا لیکر پنج راتر پیدا بنایا جس میں سب پیشو دھم لکھا ہے۔ اٹھارہواں ہری نام اوتار لیکر گنبد کو گراہ کے منہ سے چھڑایا۔ نینسواں اوتار
 پرتھوی جی کا لیکر اکیس بار سب چتر جی راجاؤں کو مار کر پرتھوی اُسے عین کر کے پرتھوی کو دان دی بیسواں اوتار شری راجا چتر جی کا دھارن کر کے
 سندر کا اجمان توڑ کر راون کو مارا۔ اکیسواں اوتار پیدا بیاس اوتار لیکر سب بیون کا بھاگ کر کے اٹھارہ ٹران اور مہا بھارت بنایا بیسواں
 شری کرشن اوتار لیکر گنسن اور کال جن اور جراسندھ ادک ادھمی راجاؤں کو مارا اور پرتھوی کا بھارتا مار کر واسطے بھوساگر پارا ترے کا بھاگ
 باسیوں کے بھکت میں لیلایا۔ ٹیسسواں اوتار لینے کا یہ کارن ہے کہ جب تینوں نے شکر اپنے پرہوت سے پوچھا کہ دیوتا لوگ سدا بند
 کاراج کرتے ہیں کوئی تدریر ایسی بتاؤ کہ جس میں ہمارا راج سدا بنا رہے شکر جی نے کہا کہ جب کرنے سے دیوتا لوگ راج رہنا ہوتوم لوگ
 بھی جب کہ جب دیوتوں نے شکر راج کے اُپدیش سے واسطے راج دیو لوگ کے جب کہ شکر نے کیا تب دیوتا لوگ بھرا کر نارین جی کے پاس
 چلے گئے اور بت استت کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے بھگت نا تھ دیت لوگ اسی طرح ہمے بلوان میں جب جب کہنے سے انکو اور دھک بل ہوگا
 تب ہلوگ انکو اسی طرح نہیں جیت سکتے جس میں ہمارے واسطے بھلا ہوا ہے اُپا ہے کچھ یہ بات سنتے ہی اُپدیش بھگوان نے بودھا دتار دھ کر
 سیٹھو سے کاروب بنالیا اور میل کر اپنکر چری رسی کی ہاتھ میں لیکر جہان دیت لوگ جگ کرتے تھے وہاں پر گئے دیوتوں نے انکو دیکھے ہی
 آدر کر کے پوچھا کہ تمھارے ہاتھ میں کیا ہے بودھ جی نے کہا کہ جس جگ آدمی پڑھتا ہے وہاں چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں کے پنے دیکر مرنے میں
 اس چوری سے جگ بھرا کر ڈھینا پانچویں دیوتوں نے پوچھا کہ تمھارا کس واسطے میلایا بودھ جی نے کہا کہ اگر اُدھونے سے بھی بہت جو
 مرتے ہیں جب ایسی باتیں سننے سے دیوتوں کو ہوا پیدا ہو کر من انکا بگ کرنے سے ہٹ گیا تب انھوں نے اُس میں کہا کہ جب کہنے سے

۱ ہری پرتھوی

۲ اترک

۳ مہا بھکت

۴ پرتھوی

۵ گنیا

۶ ہری پرتھوی

۷ دیوتا

۸ دیوتا

۹ ہری پرتھوی

ہوگی تو جگت کرنا ہمارا اندہ بھل ہو کر اس میں اور اچھک باپ ہو گا یہ بات سمجھ کر تینوں نے پیشواری اچھا سے جگ کرنا بند کر دیا تب بل انکے دھرم کا جاتا رہا اور دیونا لوگ اُسے بلوان ہوئے اور کلجگ کے آنت میں جو میسون کلنگی اور تار لیکر دھرم کی بردھ اور لیچو اور دھرمیوں کا نشان کہنے لگے۔ ان جو میسون اور تاروں میں شری رام چندر جی اور شری کرشن جی کا اور تار پورن کلا سے ہو سنساری جیو دکو اوتھار کر نیکے لیے یہ سب اوتار ناراین جی نے ہی دھارن کیے ہیں اور جتنے کھیشور اور تار اور دیونا اور آدمی جو دھاری سنسار میں جڑا وچتین ہیں سب میں اچھن پر برہم کا پرکاش سمجھنا چاہیے اس لیے کوئی انکے اوتاروں کی گنتی نہیں کر سکتا اور پیشواری اپنی مایا سے جگت کو پیدا کرتے ہیں بہت انکے بس نہیں ہوتے اس لیے سنساری جیو دن کے دکھی ہونے سے کچھ دکھ اٹھانے نہیں پہنچتا اور ناراین جی کی لیلیا اور نام اور پتر کوئی نہیں جان سکتا وہی آدمی کچھ اٹھو پہنچاتا ہو جو انکے بھجن میں لین رہ کر انکے سواے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتا اسکو پریشور کے جاننے کے واسطے اچھا بکر سنساری موہ چھوڑنے سے پریشور کا پرکاش بدن میں آتا ہے اور شری مدھجاگوت میں سب بیدوں کا سارا اور پیشواری لیلیا بیاس جی نے واسطے بھوساگر بار اترنے سنساری جیو دن کے برن کیا ہے اور اپنے پتر سنگھ لوجی کو پروردار میں گنگا گتار سے برہمنوں اور کھیشوروں کے جہج میں بٹھیکر پڑھایا تھا اور جس نئے شری کرشن جی ہمارا ج دو ارکا سے بلکنیہ کو بدھارے اُس سجدہ دھرم کا سورج ڈوب کر سب شجھ کو م دنیا سے جاتے رہے تب بیاس جی نے اس بھجاگوت کو بنا کر دھرم روپی سورج پر گٹ کیا اور جس نئے بید بیاس جی نے یہ کھتا سنگھ لوجی کو پڑھائی اس نئے ہم بھی وہاں تھے سو گرو کی دیا اور کر رہے ہو گوی یہ امرت رو پی کھتا یاد ہو گوی جو تم لوگوں کو سنا تے ہیں۔

چو کھا ادھیائے
بنانا بیاس جی کا ہما بھارت اور شترہ پُران سب بیدوں کا تئو

سون کا دک کھیشور نے سوت جی سے کہا کہ اکی عمر پریشور بہت بڑی کرے اوتاروں کا حال سننے سے ہم کو گونگاں بہت پرین ہوا اب ہم چاہتے ہیں کہ جو بھجاگوت بیاس جی سے اپنے سنا تھا اور اُس میں سب لیلیا اور ہما شام سندر کی کھنی ہے وہ بھوسنا ہے اور کون سے جاگ میں گنل ستھان پر سنگھ لوجی نے یہ کھتا راجا پرچیت کو سائی تھی اسکا حال کہیے کس واسطے کہ راجا پرچیت کو سانپ کے کاٹنے کا ڈر تھا اور پہلوک کال وپی سنسار سے جہنم ہوت کی کچھ نہ نہیں ہوتی ڈرتے ہیں اور ایک بات کا سند یہ بھو بہت ہے کہ سنگھ لوجی اتنے بڑکت ہو کر ایک حسنا کہ میں نہیں ٹھرتے وہ کس طرح سات دن راجا پرچیت کے پاس کھتا سنانے کے واسطے ہے اور سنگھ لوجی ہمارا لنگو ناما اپنے بھوت لگانے اور دھوت بنے رہتے تھے انکو راجا پرچیت نے کس طرح پہچانا کہ یہی سنگھ لوجی ہیں یہ بات سنگھ سوت جی نے کہا کہ وہ اپر کے آنت میں بیاس جی کا گرد ناراین روپ نے پہچا کر کرنا شترن اور شتوتی سے اوتار لیا کہ ست جگ میں عمر آدمی کی لاکھ برس اور تریتا میں دس ہزار برس اور درواہ میں ہزار برس کی ہو کر جب تک عمر پوری نہیں ہوتی تھی تب تک وہ نہیں مرتا تھا اور کلجگ میں عمر آدمی کی ایک سو بیس برس کی ہو کر سب لوگ باپ کرنے سے اُسکے بھیرتہی مر جاتے تھے اور کلوان کے اپنی عمر بید پڑھنے اور گت اور تپ کرنے میں بہتے تھے سو بڑی عمر ہوئے اور اچھے کام کرنے سے وہ کام اچھی طرح پورا ہو کر انکو گت پدارتھ ملتا تھا اور کلجگ باسی تھوڑی عمر ہونے سے تپ کرنے اور پید پڑھنے نہیں سکتے اور تار روپیہ بھی نہیں رکھتے جو جگ اور دان اڈک کر کے بھوساگر بار اتر جائیں اور کلجگ باسی جیو دنیا کے شکھ میں ڈوبے رہ کر پر لوک کا شیج نہیں کرتے اور آدمی استری اور روپیہ کے موہ سے گت چو دی نہ پا کر گول پر بھجن سے اوتھار پرتا ہے اس واسطے پر برہم پریشور نے واسطے شکھ پانے اور بھوساگر بار اترنے کلجگ۔ باستینوں کے جیو بیاس کا اوتار لیا ایک دن بیاس نے سر سوتی کنارے

۱ شری
۲ سبھرتی

۱۰

انسان کے پریشور کہ دعویٰ میں اکیلیے بھجوا کر کیا کہ کھو کا جگ! ہسی بے نسبت اور مور کھ بڑا ایسی سنگت نہیں کہ جسے کہانی ہو کر پریشور کو
 بچا میں جرات کیا ان کی سننے ہیں وہ ہی دھارن نہیں کہتے اور سدا آس میں ہجڑے دیکھ سناری ترشنا کو نہیں چھوڑتے یہ بات بھار کر ہمارے
 گروندک اور حیرت اور سلام بید اور اخیر میں بید میں اچھا سے بنایا کہ اگر اچیت دنیا کے لوگ قہوڑی عمر ہونے سے سب بید نہ پڑھ سکیں تو کیوں
 ایک بید نہ چکر ہو ساگر پارتو میں جب بیاس جی نے چارو بید بنا کر استری کو بید پڑھانا اچت بنانا تب انھوں نے ان چاروں
 بیدوں کا سار نکال کر ہما بھارت اور شترہ پڑان بنائے جسکا پڑھنا اور سمجھنا سچ ہو کر سب چھوٹے بڑے شور اور اور استری اور
 سننے سے بھوسا گر پارتو میں حیرت کے باچھے دانے پل رکھیشور اور سام بید کے پڑھنے والے میں رکھیشور اور حیرت
 کے پڑھنے والے میں پتیا میں رکھیشور اور آخر میں پتیا کے پڑھنے والے انگر رکھیشور ہونے اور ہما بھارت پڑان کو دوم پڑھنے
 میرے پتیا پڑھا جو اور ان رکھیشور دن نے اپنے اپنے چیلون کو جو بید پڑھا یا تھا وہی بید کی شا کھا تھا چاہیے ہما بھارت پڑان
 ایک لاکھ ایشلوک کا جو اسکا پڑھنا اور سننا پڑا میں ہما بھارت اور شترہ پڑان بنانے پر بھی بیاس جی کے من کو بوجھ نہ ہو کر یہ بھارت
 میں آتا تھا کہ ابھی ہلو کچھ اور بنانا چاہیے ہے مگر کوئی بات کی نہیں پھر تھی تھی کہ ہم کون سی کتا بناؤ جن میں ہمارے من کو دھوج ہو بیاس جی اچھی بتا
 میں سڑوقی کنارے بیٹھے چار رہے تھے کہ نار دجی میں بجائے ہر گن گاتے ہونے وہ ان آئے بیاس جی نے نار دجی کو بڑے اور بھاؤ سے بیٹھا۔

۱
 ۲
 ۳

ادھیائے پانچواں

سمجھا تا مار دمن کا بید بیاس کو یہ بات کہ تم کیوں ہر چیز کا ایک پڑان بناؤ اور کہنا حال سننے پچھلے ختم کا بیاس جی سے
 نار دمن نے بیاس جی کو جتنا میں دیکھا کہ اس کو تم بڑے شوچ میں دکھلائی دیتے ہو جی طرح کسی دی کو کوئی کھل کام آن بڑے اور وہ
 کام اس سے ہونے سے ہارنا کرا سکی جتنا کرے تم نے ایک بید کے چار بید بنا کر ہما بھارت اور شترہ پڑان تیار کیا ہے یہی تمھارا بوجھ نہ ہوا یہ بات سنکر
 بید بیاس جی بہت خوش ہوئے لگا انھوں نے ہمارے من کی بات جان لی پھر بیاس جی اپنی جینا کا مال نار دمن سے لگے کہ آج دن رات پڑ
 کے جن میں میں رہتے ہیں سو دیا کر کے ایسی تدبیر تیار ہے کہ ہمارا اچت شدہ ہو جائے یہ بات سنکر نار دمن بولے کہ ای بیاس جی صبر تم نے
 ہما بھارت اور شترہ پڑان میں پریشور کا گنا بنا چھوڑا اسکا کھ کھ حال جگ ورتپ اور تیرتہ اور دان اور ریت اور نیم اور لڑائی دیوتاؤں اور سناری
 لوگوں کا برتن کیا ہے اس طرح کوئی پڑان نزل لیا اور جس آو پڑن بھگوان کا من لگا کر نہیں بنایا اسلئے تمھارے جت کو سنو کہ نہیں ہوا
 سوا سے لیا پریشور کے دو حصے پڑان کے پڑھے اور سننے میں محنت بڑی اور ایک قہوڑا ہو کر اسکا بھل ہونے میں نہیں ٹھہرتا وہ کھوڑے دن
 بھوک کر پھر ہم لینا پڑتا ہے اور پریشور کی کتا میں جت لگ جانے سے جتنا بھل اور کھلتا ہے وہ حال بڑن نہیں ہو سکتا اور جن لوگوں کو دنیا میں
 در در اور دکھ لگا رہتا ہے وہ سب حیرت پر پڑا سننے اور پڑھنے سے چھوٹ جاتے ہیں اسلئے جس پڑان اور جن میں پریشور کی لیا اور نام لکھا ہے
 اسکو اتن سمجھنا چاہیے جس طرح ناومن مانی ہوا چلنے سے اپنے مقام پر چلے پونجی جو اس طرح دنیا کے لوگ پریشور کا جن اور اسن کرنے سے دنیا
 میں باجنت بھل پا کر نے کے کچھ بھوسا گر پارتو جاتے ہیں جیسا کہ بھگوت میں اور پڑنوں میں دھیان لگانے سے ملتا ہے جیسا کہ اندر
 کی پیر دیوتاؤں کو بھی نہیں ملتا اسلئے آدمی کو اچت ہو کر اپنے من میں سنو کہ رکھ کر لیا جاتے کسی مطلب کے پریشور کا جن اور اسن کیا کرے
 دنیا میں سب طرح کا دکھ اور شکھ پچھلے ہم کے کروں سے پر اپت ہو کر پڑن کرنے سے سونی کے بجائے کا نسا رہتا ہے اور پڑن لگا دھیان
 من میں رکھنے سے سناری مایا چھوڑ کر پڑن آدمی کو جگ اور تپ اور ریت اور ان آدک کرنے کا کچھ کام نہیں رہتا پڑن لوگ

پر بھکت نہ رکھ کر قبول جب اور تپ اور برت اور تیرتھ کرنے ہیں وہ ماورگون سے رہت نہیں ہوتے اچھے کام کرنے سے خود سون اسکا
 شکم بھوک کر چھوڑ لیتے ہیں اور تن سے بعضی بات پیدا اور زبان میں ایسی لکھی ہے جسکو مورکھ لوگ نہیں سمجھتے جیسے تندرہ کو کرنا تندرہ کا اس سے
 لکھا ہے اسلئے اس کا نیا اسے بھاری بات کو زبان مانگنا اس بھوجن کر کے سمجھنے کہ بیاس جی کا مطلب اس سے حکمت اور تندرہ کو نیک لے
 ہوا اس طرح کی بات سادھ اور تپسیوی لوگ اچھی نہ مانتے جو لوگ ہنس رہی بھکت پر مشورہ کے ہیں وہ بچ بچ اور اسمن نام بہنیکھنا تھ اور دھیان
 پر جزون کے مکن رہ کر دوسری بات نہیں چاہتے جس طرح ہنس مان پر دوسرے کنارے رہ کر اس کے جاگونی لگتے ہیں اور کو اشد مگدہ بکر
 بشتا آدک اشدہ بہت کھاتا ہے اور اپنی بولی بول کر اسے ابھان کے دوسرے ٹھپو ٹھپو کو اپنے برابر نہیں سمجھتا اور ہنس اسکی بولی کو پیاری
 نہیں جانتے اسلئے ہنس رہی سادھ اور تپسین کو پر مشورہ کا لگن اور جزیر سننا سارا لگتا ہے اور جو پرائن شام سند کے نام اور سست سے بہت
 ہیں وہ انکو اچھے نہیں لگتے اور کو اور پی آدمی سننا ان باتوں کا جھن کھیل بہار سنساری شکم ہوا اچھا جانتے ہیں اسلئے تمھارے من کو مستی
 نہوا اب تمکو چاہیے کہ ایک پرائن ایسا بناو جس میں سب لیلیا اور گن پر مشورہ کے لکھے ہوں اور اس کے پڑھنے اور سننے سے آدمیوں کو بھن لکھ کر
 کے پیچھے نکت پر دی سٹا اور بھاری چھوٹا مگر سنو کہ ہوا بیاس جی جو تمکو سہارے کہتے کا بشوا اس نہ تو تم اپنے چھوٹے کمال کہتے ہیں
 کہ ہم اس خیم میں ایکے اسی کے بیٹے تھے اور ہماری ماما ایک براہمن کے یہاں کام کاج کرتی تھی اور وہ براہمن سادھ اور تپسینوں کی سیوا
 کیا کرنا تھا جسات کے دنوں میں اس براہمن کے مکان پر سادھ لوگ آکر ٹھکے اور اس براہمن نے سادھوں کے جو کا برتن کے واسطے
 ہماری ماما کو رکھ دیا میں بھی لڑکا ہونے سے اپنی ماما کے ساتھ ان سادھوں کے آس پر لڑکا ٹھوہر انکا دشمن کیا کرنا تھا جس کو سادھوں کو
 آپس میں بیٹھ کر پر مشورہ کی تمھارا تکتے تھے اسوقت میں بھی اُنکے پاس بیٹھا رہتا تھا اور بچہ ایک گیان کو وہ باتیں کھائی بہت پیاری لگتی تھیں
 اسلئے میں بڑے پرہم سے اسکو سننا تھا اور سادھ لوگ بھوجن کر کے جو اپنی اپنی بھوجن مگلو اپنے ہاتھ سے دیتے تھے میں اسکو بڑے پرہم سے کھاتا تھا
 جب وہ سادھ لوگ برسات بیت جانے پر اپنے اپنے گھر جانے لگے تب میں بہت رویا اور مگلو پڑھا ہوا لڑکا ہوں کہ میں بھی اُنکے ساتھ جاؤں تب انھوں نے
 میرا اوپر پار کر کے لیا کہ ہم جو مگر منتر پائے دیتے ہیں اسکو تو جاکر وہ لوگ بارہ اچھ کا منتر مگلو بنا کر اپنے استھان کو پہلے گئے اور میں اس منتر کو
 جب کر ان سادھوں کی اگیا مگر شری کرشن اور پرام اور پرہمن اور تندرہ جی کے جزون کا دھیان کرنے لگا جب ان سادھوں کی بھوجن
 کھانے اور منتر چنے کے پر تپ سے مجھے گیان ہوا تب میں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ میں جاکر پر مشورہ کا بھجن کروں یہاں
 اس واسطے پڑا رہوں میری ماما نے بڑی محبت رکھ کر ایک ساعت میرا ساتھ نہیں چھوڑتی تھی اسلئے میں اسکو اکیلا چھوڑ کر کہیں جا سکتا
 پر مشورہ نے یہ بہت کمال جانکر ایسا سنوگ کیا کہ میری ماما سانپ کے کاٹنے سے جو اسی براہمن کے لیے دودھ ڈالنے جاتی تھی راہ میں لگی
 جب لڑکوں نے اکرے حال مجھے کہا تب میں نے بہت خوش ہو کر من میں بچار کیا کہ دیکھو پر مشورہ نے سنساری ماما موہ سے مگلو چھوڑ دیا یہ بچار
 میں اسی وقت کہ پانچ برس کا تھا وہاں سے اتر دشا کو بڑی بڑی ندی اور نالے اور پہاڑ ناگھتا ہوا ایک بن میں چلا گیا بہت سے سنگھ اور
 ریچھ اور باغی وغیرہ جانور مگلو چکل میں دکھائی دیے پرہمن بھگوان کی کرپا سے کچھ نہیں ڈرا اور میرا دھیان پر مشورہ کے جزون میں لگتا
 اس سے مگلو کچھ بھوکھ اور پیاس بھی نہیں لگی میں بہت دور ایک بن میں جہاں آدمی کا آنا جانا نہ تھا پہنچا تب وہاں ایک درخت
 پھل کا ندی کے کنارے پر دیکھا جب میں نے اس درخت کے نیچے بڑے بڑے ٹھیکر پر مشورہ کے سوڑ پ کا دھیان کیا تب بھگوان کا
 درمیر روپ مگلو دھیان میں ایسا دیکھ پڑا کہ ایک آدمی بہت سندھ جیکے کھار بند کا پکاش مشورہ سے ہی زیادہ تھا پھر بھی روپ

۱. بھجوانی

۲. نیرد

شکھ چکر لدا پر تم اپنے ہاتھ میں لیے بیٹا مہاراجہ جی نالادھارن کیے اور کھیت مکٹ اور کٹنڈل کانوں میں پہنے شام سو روپ اور کس
 بن لبی بھجوا گھو گھر دے بال تاب ہارنی جنوں سند سند سسکراتا اور بجلی کی طرح چمکتے ہوئے چمکو دکھلائی دہیے میں نے اس روپ کو
 دیکھے ہی بہت خوش ہو کر جا پا کا اسی روپ کو دیکھا ہوں پر وہ روپ میرے دھیان سے گپت ہو گیا اور میں بڑا شوق کر کے رونے لگا۔
 تب یہاں کا ش بانی ہوئی کہ تو جتنا چھوڑ کر میرے بچوں میں لگا رہے تو میں اور حک پریت پیدا ہو سکتے ہیں میں نے ایک بار درشن اپنا بھجوا پو
 دوسرے جنم میں تو پھر ہمارا درشن باویگا اور نو ہمارے بچ بھگتوں میں ہو کر ہماری کرپا سے بچا اپنے پچھلے جنم کا حال یاد رہے گا۔

ادھیائے چھٹھوان

کہنا نارد جی کا حال اپنے پچھلے جنم کا کہہ بچوں کے پر تاب سے بھکو درشن
 شام سند رکا ہوا اور حیدراج۔ میں نے شہودر کاتن چھوڑ کر برہما جی کے یہاں جنم پایا

نار دھن نے بیاس جی سے کہا کہ اکاش بانی ہو سکتے ہیں ایک باج میں کانارین جی نے بھکو دیا میں نے لیکر پریشور کا بھجوان کر کے لگا جب
 پریم سے اس میں کو بج کر بیچ دھیان اور بھجوان پریشور کے کولین ہوتا تھا تب تک میں نے پریم میں دیکھ کر بھجوا پوئی تھی کہ نار دھن جی نے دوسرے
 جنم میں درشن دینے کو کہا ہے میرا تین کب چھوڑے اور دوسرا جنم لیکر پریشور کا درشن پاؤں حسبہ اس طرح اچھا کر کے کہتا ہوں میرا جوٹ گیا
 تب میں تہذیب بت کی کرپا سے برہما جی کا بیٹا ہوا اور آٹھ لاکھ سے پیدا کر پچھلے جنم کا حال دکھایا دریا میں میرے من میں رہا تھا بولی
 کہ نار دھن جی کا بھجوان کروں جس میں بھجوا سکتے ہیں جلدی درشن میں اس واسطے سندساری یا ماوہ اور کر سخی کے حال میں نہیں بیٹھا اب اس بھجوان کے
 پر بھوا سے میرا یہ حال ہو کر جس سگم پریشور کا دھیان کرنا ہوں اسی سگم بانکے ہماری بھجوا اس طرح درشن دیتے ہیں جس طرح کوئی کسی کا بیٹا ہوا
 آجاوے اب جہاں اچھا کرتا ہوں وہاں درشن اس سانولی صورت کے بھکو ہو جاتے ہیں اور تینوں لوگ میں جہاں میں جانا چاہتا ہوں
 وہاں چلا جاتا ہوں کسی جگہ بھکو جانے کے واسطے روک نہیں ہو اور بیاس جی تم بھی پریشور کی لیلدا اور کٹنڈل کا ارپن کر ڈھیں تم کو بھی پریم
 بھگوان کے جنوں کا درشن ہووے اور تمھارا جت اُنکے جنوں کا دھیان چھوڑ کر دوسری طرف بھاوے۔

ادھیائے ساتوان

کہنا نارد من کا حال چار اشلوک کا بیاس جی سے اور تپ کرنا بیاس جی
 کا مدیری کیدار میں جا کر اور بنانا پڑان شری مدھاکوت کا

سوت جی نے سوک آدک ٹھیشورون سے کہا کہ نارد من اپنے پچھلے جنم کا حال بیاس سے کہلو گے کہ اے بیاس جی تم نے چار اشلوک
 پرہما جی سے اور برہما جی نے نار دھن جی سے سنے تھے تمہارا ہے کہ اسی چار اشلوک کی گھٹا بستا روپ یک برن کو پریشور کی مہا کیول آدمی
 کے تن میں جانی جاتی ہے اس جی آدک کو سواے کھانے اور بھوک کر سیکو دوسرا کام نہیں رہتا ہر جو کوئی آدمی کاتن پا کر پریشور کا بھجوان اور اس میں
 کر کے یا روپی ہو سا کرے پارا کر گیا اسی کا جنم لینا سچل ہوا اور جسے برن پا کر نار دھن جی کا اسمرن اور دھیان میں کیا وہ آدمی جو اس میں
 جون میں جنم لیکر پڑا وہ بتا ہوا پھر نارد من نے بیاس جی کو اچھا چار اشلوک کو نکا اچھی طرح سمجھا کر کہا کہ اے بیاس جی پہلے تم کو چاہیے کہ پریم پریشور
 کے جنوں کا دھیان کرو جب تمھارا ذمہ کرنا شد ہو کر سکتے ہیں اچھا کر تمھارا سے ہرے میں آوے تم تم گن اور استت نار دھن
 جی کا برن کرنا یہ بات کہنا نارد من وہاں سے چلے گئے انہی کہنا سنا کر سوت جی بولے کہ اے پریشور نارد جی دھن میں جنوں نے

ہونے کے پیچھے ڈکھ ہوا تب وہ اسی ساعت مر گیا اسکی خیمہ تریبن لکھا تھا کہ اسکے نام اسکو اور ڈکھ کے یچین جو گا دی باتا گئی انہو تھا
 اور جو دھن کامر نامہ کی تھی ہی ارجن اور شری کرشن جی کے ڈر سے اسطرح اپنے پران سکودہاں سے بھاگا جسطرح سورج دیوتا شری مہادیو
 کے ڈر سے بھاگے تھے اسکا حال شن پُران میں اسطرح لکھا ہے کہ شری مہادیو جی نے سہائی دیت کو ایک تھبت آٹھا اور طہ پنے والا تھجان
 دیا تھا جب سہائی دیت نے سورج کے پیچھے اپنا تھ جلا یا تب اُس تھ کے پرکاش سے جہاں سورج رات کرنے تھے وہاں ان بنا رہتا تھا
 سورج نے یہ حال دیکھ کر بڑے کر دھ سے اُسکو مار کر آیا تب سہائی نے مہادیو کی شران بکار اُس کو بھولانا تھ نے سہائی کی سہانیا کر کے
 سورج کا پیچھا کیا جب سورج دیوتا مہادیو جی کے ڈر سے بھاگے تب شو شکر نے تریشول مار کر سورج کا تھ کا شی جی بن کر دیا اسی جگہ پولا کر
 تیر تھ ہوا جب درو پدی نے اپنے بیون کے رکھنے کا حال سنا تب اسے بلا پ کر کے پستو گند کھالی کہ جب تک شو تھانا نہیں مارا جا
 تب تک میں دانا پانی نہیں کرونگی جب راجا تھ ہنتر اور ارجن وغیرہ پانچون بھائی یہ حال سنکر بہت روئے گئے تب درو پدی نے ارجن سے
 کہا کہ تم آشوتھنا کا مارا اپنے آدھین سمجھو میں نے یہ سو گند صرف تھارے بھروسے پر کھالی ہے جیسا سنا سہیلو دسا کر دیہ بات سنکر ارجن
 نے درو پدی سے کہا کہ تو دھیرج دھرمین آشوتھنا کا مار کا کرکھ لگائے دینا ہوں تو اسی سر پر بکھری ہو کر اسنان کرنا تب تیرے
 کلجھ کی داہن کی اسطرح درو پدی جی کو تھھا کہ ارجن نے تیرت کا ڈر لودھنکھ ہاتھ میں آٹھا لیا اور تھ پر چڑھ کر شری کرشن جی سے کہا کہ جگہ
 رتھ کو چلا بیٹے شام سندر نے ارجن کا تھ اس جلدی سے ہانکا کہ تیرت آشوتھنا کے باطن ہو چکا جب شو تھنا مانے رتھ کو دیکھ کر بے ہوش
 ہو رہا جی نے اُسکو دیا تھا ارجن پر چھوڑا اور وہ برہم استراگ کے مانند جلتا ہوا ارجن کی طیف جلا تب ارجن نے مری منور سے پوچھا کہ یہ
 کیسی وڑتی ہوئی ہماری طرف جلی آئی ہے شام سندر بولے کہ یاگ آشوتھنا کے برہم استر کی جو تم بھی اپنا برہم استر اسپر چلا کر دونوں
 استر آپس میں لپٹ کر وہ آگ تھارے پاس نہ پہنچ سکے اور آشوتھنا مانے ہوا اپنا استر چلا یا جو وہ اُسکو بلانے کی سادھ مہنین کھتا اور تم چلانا
 اور پھر بلالینا دونوں تھرتھ جاتے ہو اسلیے چلاؤ یہ بات سنکر ارجن نے بھی اپنا برہم استر چلا یا تب وہ دونوں برہم استر لڑ کر آپس میں لپٹ گئے ارجن کا
 استر آشوتھنا کے استر کو نہیں چھوڑا تھا کہ وہ ارجن کے پاس پہنچ سکے جب وہ دونوں تیرت آپس میں لپٹے تب شام سندر نے ارجن سے کہا کہ
 جلدی تھرتھ چھوڑ دو نون استرون کو اپنے پاس بلاؤ نہیں تو اسنگ سے ہنساری جو جلی مرینگے ارجن نے یہ بات سنتے ہی تھرتھ کے بل سونوں پہ
 استر اپنے پاس بلا کر اور تھرتھ لڑا کر آشوتھنا کو پکڑ لیا اور اپنے سر پر نہیں آیا اور دھرم کی رام سے بجا کر کیا کہ یہ برہمن میرے گرو کا بیٹا ہے اُسکو مارنا چاہیے
 ارجن نے یہ سمجھ کر اسکا نہیں کا تا تب شام سندر نے واسطے پر پھینچا لینے دھرم ارجن کے کہا کہ ارجن آشوتھنا مانے سوتے ہوئے لڑکوں کے کلنے
 میں اسلیے یہ آتنا ہی ہوا اور تھنے اسکے رکھنے کا پر ن کیا تھا اب اُسکو مار ڈالو جھونج رو پدی کو سنتو کھ مو یہ بات سنکر ارجن نے کہا کہ اے مہادیو
 آپ سچ کہتے ہیں لیکن برہمن کا مارنا بڑا پ سمجھ کر ابھی اُسکو مارنا چاہیے اُسکو بانڈھ کر درو پدی کے پاس لپو پھینچا دہین لیا کرنا شام سندر
 یہ بات سنکر ان لیا تب ارجن ہاتھ اور پیر آشوتھنا کے بانڈھ کر اسے درو پدی کے سامنے لاسے اسیے درو پدی برھکت نے آشوتھنا کو بندھے ہوئے دیکھا
 تو اپنے دیا اور دھرم کی براہ سے روئے گئی اور شری کرشن جی سے بہت استت کر کے اور ارجن سے بھی کر کے بولی کہ اے سامی تم نے میری پرگیسا پوری
 کی اب اس برہمن کی جان مارنے سے میرے سرے ہوئے لڑکے نہیں ہی سکتے اسلیے شو تھنا کو چھوڑ دو یا اپنے گرو نکا ڈر پر مشورے سے بار بھاگا
 جسطرح میں نے بیون کے مر نکا سچ کرتی ہوں اسی طرح کرنی نام شو تھنا کی ناہنجی بیٹا نرینکا دکھ پاؤ گی اسکے باپ سے لپے دھنکھ تیرا
 سبھی ہے اسلیے آشوتھنا کو پوجاؤ گی پوجا کر تھرتھ اُسکو بانڈھ رکھنا چیت نہیں ہے درو پدی کی یہ بات سنتے ہی راجا تھ ہنتر اور

۱. سوساکی

۲. سوساکی

۳. سوساکی

سند یہ ہے خوش ہو کر کھا کر وہ پری سچ کہتی ہے اشوتھما کے مارنے سے سوائے برہم ہتھیار کے اور کیا لیکاجب یہ بات دیکھ پڑی اور
 جہد ہشر آدک کی بھیم سین کو اچھی نہ لگی تب وہ اپنی گد پرتھوی پر ٹیک کر ارجن سے بولا کہ تم نے اشوتھما کے سر کاٹنے کا پرن کیا تھا اپنی
 پرتھوی جھوٹی کرنا چاہیے اور تم جو یہ کہتے ہو کہ اسکے مارنے سے برہم ہتھیار لگی ہتھیار میں برہم ہتھیار اور برہم ہتھیار میں
 ایسا لکھا ہے کہ جو کوئی شرن آئے اور سونے ہوئے کو مارے یا لڑکھایا اس پر کھڑا دے یا ہتھیارے یا پورے یا پورے یا پورے یا پورے یا پورے
 ایسے آدمی کو اتنائی بھل کر مارنا اور ڈنڈہ مارا چون کا حرم جو انکے مارنے کا پاپ نہیں لگتا اور چھ طرح کے اتنائی اور ہوتے ہیں انکے
 جو آگ لگا دے دو سر جو زبردوستی سے آج جو گرو کی آگیا نہ مانے جو تھا جو برہم ہتھیار اور حرم سے لیوے یا جوان جو برہم ہتھیار یا ہتھیار
 ہو کر شراب پیوے پھوٹاں جو جان مار کر لے یا پورا یا لے ان لوگوں کو ضرور مارنا چاہیے جیسے حرم میں کی بات سن کر ارجن بچارنے لگے کہ اب
 میں کیا کروں تب شری کرشن جی نے کہا کہ ارجن نے جو پرن کیا جو اسکو پورا کر دو اور جیم سین کا پرن رکھ کر رو پدی کا کھانا بنا دو اور جو راجا
 جہد ہشر کہتے ہیں انکی بھی بات پڑو میں ایسا لکھا ہے کہ برہم ہتھیار کی جان نہ مارے اور جو اتنائی ہو تو اسکو مارو اسے اسلئے تم ایسی بات
 بچار کر کرو کہ جس میں بد اور شاستر کی بات جھوٹو نہ ہو کہ سب کی خوشی رہے ارجن نے یہ بات سن کر بچار کیا کہ ایسی کوئی تدبیر کرنا چاہیے
 جس میں اشوتھما کی جان بچ کر وہ مرنے کے برابر ہو جائے ارجن نے ایسا بچار کر اشوتھما کا سر کاٹ لیا ہتھیار کرنے سے اسکا بل اور
 بیج جاتا تھا ہتھیار اور اپنی تلوار کی نوک سے چیر کر ایک من بہت اچھا جو لے سکے سر پہن تھا نکال لیا اور اپنے نگر کی حد سے ہر
 اسکو نکلا کر مارنے کے برابر کر کے چھوڑ دیا۔

ادھیائے اچھوان

جلانا تو تھوڑو جو دھن اور بیرون کی جو مہا بھارت میں مارے گئے تھے اور سمجھا شری کرشن جی کا راجا جہد ہشر کو واسطے
 کرنے چک اور نو دھن ہونا راجا کا اسلئے لیجا راجا جہد ہشر کو بھد شیم تیا مہ کے پاس جو رن بھوم میں پڑے تھے
 سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشور اشوتھما کے چھوڑنے کے بعد راجا جہد ہشر اور شری کرشن ہمارا جی آگیا یا کر جو دھن آکر اور بیرون
 کی تو تھوڑو رن بھوم میں پڑی تھی انکے ناندھاروں نے اٹھالی اور وہ دیکر پورے پورے نکا کر یا کر م کیا جب شام سندھ اور دھرتی شرا اور
 پانچون بھائی پانڈو اور پتی اور دودھ پدی اور گاندھاری اور انسان کرنے کے واسطے گنگا کنارے گئیں تب پتی استریان کو رو اور پانڈو
 کے گرانے میں بدھوا ہو گئی تھیں وہ سب بڑے بلاپ سے اپنے اپنے پت کا گن لکھ کر دے لگین اسوقت راجا جہد ہشر جو دھرم کا نو
 تھے بڑے سوچ میں ڈوب گئے اور اپنے اور پدھکار دیکر کہنے لگے کہ یہ ہمارے باپ کبھی نہیں چھوڑینگے اور ہمارا کس طرح ادھار ہوگا
 ہمارے مہا بھارت کرنے سے ہزاروں استری ہمارے کل اور پورا کی بدھوا ہو کر روتی اور کھپتی ہیں انکے دے اور تھوڑو کرنے
 سے چھندہ (کنگ) زمین کے بھگین گئے آستے ہیں ننگ بھونک میں رہنا پڑ گیا میری لڑائی کرنے سے رو ماچا کر اور بھد شیم تیا مہ
 میرے داد اور کرن میرا بھائی جسکے ہاتھ سے ہزاروں برہمن ہتھیاروں اور ہتھیار پاتے تھے اور ہزاروں آدمی میرے ہاتھ سے لگے
 گئے مجھے بڑی چوک ہوئی جو میں نے مہا بھارت کیا ہے اور حرم کا راج بھوکو کرنا چاہیے یہ بات سن کر شری کرشن جی ہمارا راج اور میرا بھائی
 آدک رکھیشور اور برہم ہتھیاروں نے کئی بار راجا جہد ہشر کو سمجھا کر کہا کہ اس طرح سدا سے بھلے راجا لوگ کہتے چلے آئے ہیں پرتھوی
 اور راج گدی لینے کے واسطے بھیا باپ کو اور بھائی بھائی کو لے ڈالنا جو کس طرح وہ لوگ راج گدی پا کر شوہرہ ہو گئے ان

انہی

پاپوں سے چھوٹ گئے ہیں اسلیطرح تمھارا پاپ بھی شو میدھ اور اجیدو بگ کرنے سے چھوٹ جائیگا یہ بات شام سندھ کی سنگر جا جا جہد حشر ہو کر
 آجوت سوروپ پر کسا آنکا کیوں من سمجھانے کے واسطے ہننن تو بگ کرنے میں بھی پیش آدک بہت جو ہمارے ہاتھ سے مارے
 جائینگے جسطرح کوئی آدمی کپڑے کپڑے کو دھویا جاتے تو منین چھوٹنا اسطرح چھوٹ جائیگا کہ انہیں چھوٹے کی جوت
 کہیں کہ پہلے تمہارا ج لینے کے واسطے اتنی لڑائی کی ابراج کیوں نہیں کرتے سو جگوارائی کرنے کی اچھا نہ بھی منین معلوم سوقت کہنے مری ست کہ
 پھیر کر رہا تجارت کرایا اب میں سنگھاسن پر نہ بیٹھو گا مری منور ہنے یہ بات سنگر جانا کہ ہمارے سمجھانے سے راجا جہد حشر منین مانینگے جس سے
 شام سندھ راسی بجار میں بیٹھے تھے اس بھی براہمن اور رکھیشورون نے شری کرشن جی سے اگر کہا کہ اچھوٹ کرنا راجا جہد حشر کا جیت راج
 کاج میں لگ کر وہ بھی چننا میں رہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بھائی اورانے دار اور براہمن کو مارا ہے آپ انکا بودھ کر دیجئے شام سندھ بولے کہ ا
 ہمارے سمجھانے سے منین مانتے ہماری جان میں یا چیت ہو کہ انکو بھیشم تپامہ کے پاس جوڑن بھوم میں بان بھیا پڑے ہوئے ہمارے دشمن
 کی اچھا رکھتے ہیں بھلیں تب وہ راجا جہد حشر کو گیان کی پیش دیکر دھیرج دیوینگے شام سندھ نے یہ بات لکھرا جا کو بل کر کہا کہ اچھوٹ راج
 تمھاری چننا ابھی تک منین چھوٹی اور براہمن لوگ کہتے ہیں کہ اس پاپ سے چھوٹنے کے واسطے شو میدھ بگ کرنا چاہیے اور ہمار
 سمجھانے سے تمھارا بودھ منین ہونا اسلیطرح تم ہمارے ساتھ بھیشم تپامہ کے پاس جوڑے بدھوان میں چلو وہ جو گیا دیوتی سو کر اور اجا
 جہد حشر نے یہ بات مانکر اپنے چاروں بھائی اور درویدی اور براہمن اور رکھیشورون کو رختہ پر بیٹھال لیا اور شام سندھ کے ساتھ جس
 اسمگان پر بھیشم تپامہ زن بھوم میں پڑے تھے گئے براہمن لوگ دھینے اور پاڈو لوگ بائیں اور شری کرشن جی بھیشم تپامہ کے سامنے
 بیٹھے اور شری شام سندھ دیا سا کرنے اسواسطے جزون کے پاس بیٹھنا قبول کیا کہ بھیشم تپامہ کھل پڑے ہوئے میرے دشمنوں کی اچھا رکھتے ہیں
 جو میں دوسری لون بیٹھو نکا تو انکو کوٹ لینے میں بہت تکلیف ہوگی اور یہ سماچار سنگر نار جی اور جہد راج اور سر شام کو کہتے سے رکھ اور من بھیشم
 سے گیان سننے کے واسطے وہاں پر گئے اور بھیشم تپامہ نے مانسی (یعنی من ہی من میں) اپو جاشام سندھ کی۔

ادھیاے نو ان

سمجھانا بھیشم تپامہ کا دھرم راج نیت کا راجا جہد حشر کو اور بودھ کرنا درویدی کا

سوت جی نے شوک آدک رکھیشورون سے کہ اگر جب سب لوگ وہاں بیٹھ چکے تہ شری کرشن ہمارا بولے کہ اچھوٹ تپامہ راجا جہد حشر من اپنا راج
 کاج میں منین لگا کر کہتے ہیں کہ اپنے بھائی بدھوان نکتے دارون اور براہمنوں کو رہا تجارت میں مارا ہے جب تک ان پاپوں سے ہمارا ادھا
 نہوگا تب تک ہم راج کرینگے بھیشم تپامہ نے یہ بات سنتے ہی راج دھرم اور اپت دھرم اور دان دھرم اور بکش دھرم جسکا حال شانہ پر یہ
 اور شکتی پر رہا تجارت کی پوتھی من بیتار تو بیک لگا ہوا راجا جہد حشر سے لکر شخص میں یہ گیان بتایا کہ ایسا جاتا نکو بال دستا سے دکھ
 ہی ہوا اگر کہیں میں تمھارے باپ پر گئے جب تک کہ گیان ہوا تب کو روون نے تمھارے جلانے کی تدبیر کر کے بھوم میں تمھارے بھائی
 کے کھانے کے واسطے زہر کا لڈو بنا کر بھیجا پھر تمھارا سب راج اور دن جمل سے جو سے میں جب کہ ترہ برس تک تمکو بن باس دیا بن میں
 تھے اپنے چاروں بھائی اور درویدی اسٹری سمیت بہت سادگھ اٹھا باجو تم کو کہتے اور دھرم مانتا آدمی کو دکھ منین ہوتا پھر تمکو جو چہو
 واسطے اور نیت جاسکے واسطے ہو کسو اسطرح یہ سب دکھ ہونے اور کہتے ہیں کہ لو ان آدمی کو دکھ اور شوک منین مانتا ہو سو تم
 پاپوں بھائیوں میں اور عین میں اور بھیم میں بوسے شور میں اور درویدی ایسی پت بنا اسٹری تمھارے ساتھ تھی پھر انھوں نے

کسو اسطے اتنا دکھ پایا سوائے اسکے جہاں شری کرشن جی کے نام کی چرچا رہتی ہو وہاں کچھ نہیں ہوتا شری کرشن جی پر برہم کا اور آپ بات
 اون بھاری سہا بنا کرتے تھے پھر نئے کسو اسطے اتنا دکھ سہا ای راجا تم اس بات کو لبشواس کر کے جانو کہ سوائے اچھا پریشور کے جسکو ہونا
 کہتے ہیں دوسری بات نہیں ہو سکتی دکھ اور سکھ پھیلے جنم کے سزا سے بھوگنا ہی پڑتا ہو اور مشور کی مہا اور بھید کو کوئی بھی نہیں جانتا کوئی آدمی
 کسی کام کو واسطے محنت کر کے اپنے منور تک کو پہنچ جاتا ہو اور بہت آدمی عمر بھر محنت اور تدبیر کرنے سے بھی اپنے مطلب کو نہیں پاتے
 اسلئے سب کا اتم اور دھرم پریشور کی اچھا پر سمجھنا چاہیے جو وہ جانتے ہیں وہی ہوتا ہو اسلئے بدھیان اور گیانی اسکو سمجھنا چاہیے جو دکھ
 اور سکھ برابر جان کر پریشور کی اچھا پرگن رہتا ہو اور جو کوئی ناراین کی اچھا پر سنو کہ نہ رکھو تھوڑے سے دکھ پہنچے ہیں رو دیتا ہو اور جب
 اسکے رونے سے کچھ نہیں جو بات ہار مان کر گستاہو کہ پریشور کی اچھا یوں ہی تھی اسکو دھا سو رکھ جانا چاہیے ای راجا آدمی کی جتنا اور محنت
 کرنے سے کچھ نہیں ہوتا سب کام پر اچھا سے ہوتے ہیں جسکو ہونا رکھتے ہیں اور یہی شری کرشن جی شاکشات تر لو کی ناخبرہ
 اپنا روپ چھپا کر دنیا میں لیا کرتے ہیں اسکی بھید کو کوئی نہیں جانتا اور ارجن کو اپنا بھگت جان کر اسکے سار تھی جوئے تھے انکی غمنا
 اور بڑائی کمان تنگ تھے بڑن کروں ای راجا جولوگ مشور کی اچھا پر خوش رہ کر اپنا جنم بچ تپ اور چپ اور دھیان پریشور کے
 کاٹتے ہیں اسکے نام سنو کہ انہیں ایک شری سدا شوجی کیلاس پر بت پڑیے ہوئے سوائے تپ اور دھیان ناراین جی کے
 دنیا کے کسی کام سے واسطے نہیں رکھتے دوسرے نارو جی اٹھو ہرگن اور اندر روپ رکھیں جگر انکس چاہتا ہو جن بجا کر جوت مور پ
 کا بھن اور گن گانے بھرتے ہیں تیسرے کپل دیو من دن رات دھیان اور چپ شری پر برہم کا کر کے اکیلے لگا ساگر پر بیٹھے رہتے
 ہیں جو تھے شکو جی جنم سے سنساری مایا موہ میں نہ بھنسا آٹھوں پر بیکٹھ ناٹھ کی کھتا گایا کرتے ہیں پانچویں راجا بیل نے جب
 جانا کہ شیا م سندر کی اچھا یہی ہو کہ میں راج سنگھاسن پر نہ رہوں تب سب راج اپنا باؤں بھگوان کو ارین کر دباو جو ہشتم نام تھے
 کہ میں نے اپنے بھائی اور نائے داروں اور بڑ بھنوں کو مارا ہو سوا لیا اچھا پنا بیہیم کون ہوا اور نچھارا کیا ہوا کچھ نہیں ہو سکتا ہوا
 ناراین جی نے چاہی سو کی اور اب جو چاہیں گے سو کرینگے - چو پانی امدار چو دھت کی نائین - سب سچاوت رام گسائین - اسلئے
 تم گو تریشیا کی جتنا اپنے من سے دور کر دو اور بھگوان کی اچھا اسی طرح سمجھو اور جب کر کے اپنا پ پچھراؤ اور پر جا کا پالن کرنا اچھا
 دھرم ہو جو راج نہیں کرو گے تو تمکو اور پاپ ہوگا اتنی کھتا سنا کر سوت جی نے سو تک ادک کھشور دن سے کہا کہ جس سچھیشتم پنا
 یہ سب گیان اور دھرم راجا جھشہ کو سمجھاتے تھے اس سچھو رو پدی باقی تھی ہولی بھیشتم پنا نہ کی طرف دیکھ رہی تھی جب انھوں نے سب
 دھرم لئے سچھو یہ بات بھی کہی کہ جس سچھامین دھرم کا جاننے والا آدمی بیچھا ہوا وراس جگہ کوئی دوسرا آدمی ادھرم کی راہ سے کچھ پاپ
 کرنے کی اچھا کہے تو اس دھرم اتما آدمی کو چاہیے کہ دوسرے کو پاپ کرنے سے منع کرے اور جو منع کرنے کی سادھت نہ رکھتا ہو تو ملن سے
 اٹھ جائے اور پریشور کا دھیان کرے درو پدی نے یہ بات بھیشتم پنا نہ کی سننے ہی راجا جھشہ اور ارجن کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا پھر
 من میں لجت ہو کر بھار گیا کہ دیکھو راجا در جو دھن کی سچھامین بھیشتم پنا نہ کے سامنے ادھرم کی راہ سے میری یہ دردشا ہوئی اور
 دسائن نے بھگوتنگی کرنے کے واسطے میرا جہر یعنی کپرا کھینچا اور راجا در جو دھن نے مجھے اپنی جانگھ پر بیٹھنے کیواسطے کہا ایسی دردشا
 ہونے پر بھی میری جان نہیں نکلی اور میں اپنا منہ لوگوں کو دکھاتی ہوں ایسے مینے سے مر جاتی تو اچھا تھا درو پدی جب یہ
 سمجھ کر بہت اداس ہو کر من میں اپنے کو دکھار دینے لگی تب بھیشتم پنا نہ نے درو پدی کا منہ داسن کیجئے ہی اسکے ہر کی بات

دھرم کا پتہ

اسنے گیان سے جانکر کہا کہ اہی ٹی نم اپنے من میں کچھ سوچ مت کرو یہ سب حکار میرے اور پرکسو واسطے کہ جسوقت سب نے ہر تمہارا
 اور ہوا تھا اسوقت میں بھی وہاں بھیجا تھا جو میں در جو دھن کو اس آئیت سے منع کرنا چاہتا تھا اسکی سامرہ نہ تھی کہ ایسا ادھر تمہارے
 ساتھ کرنا لیکن میرے من میں یہ گیان اسوقت نہ آیا اس سے اہی ٹی نم نشے کر کے جانو کہ شہری شام سند کی اچھا اسی طرح برتتی جو بات
 وہ چاہتے ہیں وہی ہوتی ہے انکی اچھا میں کسی عقل کام نہیں کرتی اور ابھکا اکائے سبب ہو وہ بھی سنو کہ جو کوئی آدمی کیسی اسی گیانی اور
 مہاتا ہوا اور وہ ادھر می کی سنگت میں رہے تو اسکا گیان نشٹ ہو کر سکر پر کام نہیں آتا اور جو کوئی جسکا اتن کھانا ہو اسی کے برابر
 اسکی عقل ہو جانی ہے ہم ان دنوں راجا در جو دھن ادھر می کا اتن کھا کر دن رات اسیکے ساتھ رہتے تھے اسلیے ہوا اسوقت دھرم
 ادھر م کا پچا رہنیں ہوا اب ہوا جو چھین دن دانہ پانی چھوڑے اور بان بٹیا پر پڑے ہو چکا اسلیے ہمارے تن سے راجا در جو دھن کے اتن کا بیکار
 اور اسکے سنگ کا پر بجا و نکل گیا تب ہمکو اس بات گیان ہوا اور اہی ٹی اسید طرح ایک اچھا س مہا بھارت کا کہتے ہیں سو سنو کہ بچھلے
 جنگ میں راجا شتو کے بیان ایک پر ہم س مہاتا بڑے گیا وان رہنے تھے اور راجا انکی سیدوا اچھی طرح سچی پرہت سے کرتا تھا اس اجا کے
 نگر میں ایک برہمن نے اپنی بیٹی کا گنا سٹار کو بنا نے کے واسطے دیا اس سٹار نے سونا بدل کر پتیل کا گنا بنایا اور اسی سونے کا طمع کر کے
 برہمن کو دیا برہمن نے بنا جائیے وہ گنا سٹار سے لیکر اپنی بیٹی کو بھیا دیا جب وہ لڑکی اسکو پہنکر اپنے سسرال میں گئی تب اسکے پت نے
 پتیل کا گنا دیکھ کر بہت دکھ مانا اور اسکو اپنے گھر سے نکال کر برہمن کے گھر بھیجا اور پھر اپنے بیان میں بلایا جب اس برہمن نے بہت
 دکھی ہو کر راجا کے پاس نامش کی تب راجا شتو نے سٹار کا قصور سچ جانکر سب اتن اور دھن اسکا ٹوٹ کر اپنے مکان میں بھجوا دیا ایک دن
 راج مند میں اسی اتن کی رمویں طیار ہوئی اور اس میں سے پر ہم س نے بھی بھجوں کیا اسلیے ادھر می سٹار کا اتن کھانے سے پر ہم س نے
 بچار کیا کچھ اسباب راجا کا چوری کرین پر ہم س نے یہ بچار کر رانی کا ایک جڑاؤ ہا رہت اچھا محل کے بھتیجے سے کہ انکو وہاں جانے کے واسطے کچھ
 روک نہ تھی چڑ لیا اور اسکو کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھ لیا اور پر ہم س تین دن تک راج مند میں گیا جب آپس کرنے سے
 سٹار کا اتن پٹ میں نہیں رہا تب پر ہم س کو ایسا گیان ہوا کہ مجھے ہار چڑ آیا ہوا اس باپ کے بدلے جو کہ میں جانا پڑ گیا اسواسطے اپنے
 ادھر م کا دن اسی تن میں بھوک کر لینا اچھت ہے جس میں پر لوک کا ڈرن رہے پر ہم س یہ بات بچار کر وہ بار راجا کے پاس لیکیا اور اپنی چوری کو نکال کر
 بولا کہ اہی پر تھی نا تھا اس باپ کے بدلے میرے دونوں ہاتھ کٹوا دے لے کہ میں اپنے ادھر م کا ڈرن اسی تم میں بھوک لون راجا نے یہ بات سنا کر اس ہو کر
 بند تو ہے پوچھا کہ اسکا کیا کارن ہے پر ہم س کا جت اس دن ایسا بدل گیا کہ انھوں نے ہار چڑ لیا اور راج اس ہار کو لیکر میرے پاس آکر ایسی بات
 کہتے ہیں برا ہمنوں نے اپنی بدیاسے بچار کر کہا کہ اہی ہمارا جس دن پر ہم س نے چوری کی تھی اسدن کسی ادھر می کا اتن کھا یا ہو گا راجا کو چھپنے
 سے معلوم ہوا کہ اسی سٹار پانی کا اتن کھانے سے پر ہم س کی بھج بدل گئی تھی۔ اور وہ پدی ایک دن ادھر می کا اتن کھانے سے پر ہم س
 مہاتا کا ایسا گیان جان کر اسنے چوری کی اور میں راجا در جو دھن ادھر می کا اتن سٹار کھا کر اسکے ساتھ رہتا تھا مجھے اسوقت اتن گیان
 نہیں آیا کہ در جو دھن کو تیرے اوپر اپرا دھرم کرنے سے منع کرتا تو کون بڑی بات تھی۔

ادھیاسے دسوان

بہیشتم تا مہا کاشری کرشن مہاراج کی اسنت کرنا اور شہری شام سند کے دھیان میں لو لیں ہو کر اپنا شہر ریتیاگ کرنا
 شوت ہی نے سونا کدک رہی سونہ دن سے کہ کہ بھیشتم پانہ نے یہ سب بیان پانہ ما درو پدی اورک سے لکر دھیان چتر جی روپ

پر مشورہ کاردرہ میں رکھ لیا اور شری کرشن جی کی طرف دیکھ کر بہت استت کر کے بولا کہ اے جوت سورپ پر پریم آپ کیوں اپنے بھگتوں کی اتھا
پوری کرنے کے واسطے اور ماہان کرتے ہیں جس طرح آپ دیا کی راہ سے میرے سامنے بیٹھے ہیں کر پا کر کے اس طرح بیٹھے رہتے جس میں ان
چھوڑتے تھے آپ کے چرنوں کا دھیان میرے ہر دم میں بنا رہے آپ سب سے پہلے تھے اور مہاپرا ہونے پر بھی آپ کا نام نہ ہو گا کی بات
انتہ اور پالن اور نامش تینوں لوگ کا ہوتا ہے اور آپ پیدا ہونے اور مرنے سے بہت ہو کر قبول پرستوی کا بوجھ اتارنے اور ادھری اور سونوں کو
مارنے کے واسطے اپنی اتھا سے اتار لیتے ہیں اور آپ کے اتار لینے کا یہ سبب ہے کہ جسمیں سنساری لوگ دھیان آپ کی سانولی صورت پر ہی
مورت کا جو سب گنوں سے بھری ہے اپنے ہر دم میں رکھیں اور سب پاؤں سے چھوٹ کر بھوسا کر بار اتر جا دیں اور آپ کی یاد اور کرنا اپنے
بھگتوں پر اپنی ہو کر واسطے رکھا کرنے پر ان ارجن اپنے بھگت کے آپ اسکے تھوان نکرا کے بیٹھے اور ارجن کو اپنے پیچھے بٹھایا جس وقت
آپ بیٹھے بان میں ارجن کے اوپر ملاتا تھا اس وقت جو کال بھی ان بانوں کے سامنے ہوتا تو بھاگ جاتا آپ نے ارجن کی رکھا کر کے
ان بانوں سے بچایا اور ان بانوں کا گھاوا اپنے بن پر اٹھا یا میرے بانوں کے گھاو سے آپ کی سانولی صورت پر خون کی چھینٹیں مٹانے
کے برابر ایسی شو بھایاں دکھائی دیتی تھیں جسکی شو بھایاں نہیں ہو سکتی اور آپ ارجن کو اس واسطے دھیرج دے جانے تھے
جسمیں اسکابل کم ہوا اور آپ کے چند رکھ پڑھے ٹیڑھے گھو گھولے بال کیسے سندھ معلوم دیتے تھے جیسے کالے بھونے کالے کھول کا
رے چوستے ہیں اور آپ کے گھاس بند پر دھوڑا کر پڑنے اور پنا ہونے سے کبسا معلوم ہوتا تھا جیسے بھول پر اوس کی بوند رہتی ہے اور پنا
تم اپنے پیٹا ہر سے پوچھ کر دھے ہاتھ میں کوڑا اور بان میں ہاتھ میں گھوڑوں کی راس لیے ہوئے رکھ کر جلدی میری طرف دوڑاتے تھے
میں چاہتا ہوں کہ وہی روپ آپ کا میری آنکھوں میں بسا رہے اور آپ کے کمال روپی چرن میرے ہر دم سے باہر جائیں آپ اپنے
بھگتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں کہ اپنے مہا بھارت ہونے سے پہلے چرن کیا تھا کہ ہم ہتھیار نہ چلا دینگے کیوں رکھانی کر کے سنگھ بھارتنگے
اور میں نے یہ چرن کیا تھا کہ جو میں بھیشم تا ہم ہوں تو انکو لڑائی میں یا گل کر کے آپ کا چرن چھڑا کر آپ سے ہتھیار بکراؤں آپ نے بھگت
پچھ کی راہ سے یہ بچار کیا کہ جو میرا بن چھوٹ جاے تو کچھ ڈر نہیں پر میرے بھگت کا چرن نہ چھوٹے یہ سمجھ کر جب میں نے ارجن کے رکھ کا
پھینکا تو رکھ گھوڑوں کو مار ڈالا اور اسکے رکھ کی دھو جا اور دھکم کاٹ کر گرا دیا تب آپ کو دھ کر کے اسی رکھ کا ٹوٹا ہوا پناٹھا ہر
مارنے کے واسطے دوڑے اس وقت آپ ایسے سندھ معلوم ہوتے تھے جیسے شام گھا بجلی کے ساتھ ٹیڑھے دھوم دھام سے چڑھے
دوڑتے وقت آپ کا پیٹا میر جو آپ اوڑھے تھے پرستوی پر گر پڑا اسکے گرنے کا یہ سبب ہے کہ جب آپ نے پناٹھا چھوڑ کر ہتھیار بکرا تب
پرستوی مارنے ڈر کے کانپنے لگی کہ شام سندھ نے میرا بوجھ اتارنے کے لیے اتار لیا ہے کہ میں وہاں پار بن بھی نہ چھوڑ دین تیل نے چھوڑی
کے ہر دم کی بات جا کر اسکو دھیرج دینے کے واسطے اپنا پیٹا میر گرا دیا کہ تو مت ڈر سینے اپنے بھگتوں کا چرن رکھتے کیوں واسطے اپنا پناٹھا پڑھا
تیرا بوجھ اتارنے کے واسطے جس طرح کوئی آدمی اپنی چیز دوسرے کے دھیرج دینے کے واسطے گرو دھو دیتا ہے اسطری اپنے اپنا پیٹا میر گرا کر پرستوی
کو دھیرج دیا اور جب میں چاہتا تھا کہ ہانڈوں کی سب سینا نہ کر مٹاؤں تب آپ میرے رکھ کے چاروں طرف اکر انیک روپ اپنے
دکھلاتے تھے جسمیں میرا جت گھرا جاوے جب میں بہت روپ دیکھتے سے بائیں ہو کر نہیں سمجھتا تھا کہ میں کون روپ چکا اور کون
روپ یا کا ہے تب آپ پھر اپنے رنج روپ سے ہر مری بہت تعریف کرتے تھے جب میں ان بانوں کو سمجھتا ہوں تب بھوکو شرم آتی ہوا رہا کرتے
اپرا دھی بھگت آپ کے سامنے پناٹھا نہیں دکھلا سکتا آپ دین دیاں اپنے بھگتوں کو گیاں دیکر انکا مطلب پرا کرنے والے میں اسلئے

گنتی کے کہنے سے شام سندر نے انکی بھی تعیالکی جیت لکھنا تھا وہ دار کا جانے لگے تب گنتی اور دردی اور را جا جہ چشمہ اور راجن اور ہم سب مل کر نکلے اور سندر یونے اُنکے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای دینا تھا آجکے جانے سے ہم لوگوں کو بڑا دکھ معلوم دیا جو ہماری برتھاب یہاں کون کر گیا ہمکو جتنا شکہ آپ کے چرنون کے درشن پانے سے لندا تھا انا شکہ اس راج گدی ملنے سے نہیں ہے آپ کے دیکھئے بنا ہم لوگوں کو سطح و حیرت ہوگا اور گنتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ ای ہمارے بھو اب تک میں تمکو اپنے بھائی کا بیٹا سمجھ کر نکھاری مہا نہیں جانتی تھی اب مجھکو شواس ہوگا آپ پر برہم مشور کا اوتار ہو کر سنساری لوگوں کی اُبت اور پالن اور ناش کرتے ہیں اور میرے بیٹے نے مہا بھارت میں آپ کی کرپا سے جیت پائی ہے اور آپ سب رکھیشور اور من اپنے بھکتوں کو درشن دینے اور بھو ساگر پار اُتارنے اور درحم کی رتھا کرنے کے واسطے سلگن روپ دھرتے ہیں میں تو آپکو کیا مطلب تھا جو سب جوڑوں کے مالک ہو کر بھلی اور سور آدک کا اوتار لیجئے اپنے بسدی اور دیو کی کے گھر جم لیکر انکو ایک بار قید سے چھڑایا پھر اور میرے بیٹوں پر جب جب دُکھ پڑا تب تب آپ نے دیو کی راہ سے اگر ہم لوگوں کا دکھ دور کیا اب میں ایسا جانتی ہوں کہ آپ ہم لوگوں کو راج دیکر جاتے ہیں اس سے ہماری سندھ آپ بھول جائیے بھو راج کی اچھا نکر بھرا سطر ج پتا در بن باس چاہیے ہمیں آپکا درشن سدا ہوتا تھا یہ شکہ اور راج کس کام کا ہے جان آپکا درشن میں دھن پانے سے ابھان زیادہ ہو کر آپکا بھجن نہیں بن پڑتا اسلیے آپ دُکھی پرست دیا کرتے ہیں آدمی کے واسطے وہ بات اچھی ہوتی ہے میں پریشور کا دھیان بنا رہے آدمی راج اور دولت پانے سے سنساری شکہ میں بھول کر پریشور کا پریم چھوڑ دیا ہے اور آپ سب کے مالک اور ایشور ہو کر کسی کا ڈر نہیں رکھتے آپ ہی کی اگیا سے سورج اور چندر بادن رات پھر کرتے ہیں اور آپ اپنے بھکتوں کی ایسی دیا اور کر پارتے ہیں کہ جسو داجی پر دیال ہو کر اپنی اچھا سے اُدھل میں بندھے نہیں تو تینوں لوگ میں ایسا کون ہے جو آپ کی طرف اُنکھ اٹھا کر دیکھ سکے آپ سے جہاں کال آدک دُر کر کا پتے ہیں وہاں آپ جشوداجی کی چھڑی سے ڈرتے تھے آپ نے اپنے بھکتوں کے شکم دینے کے واسطے سب لیا سنسار میں کی ہے میں چاہتی ہوں کہ بیٹا اور بھائی آدسب پر وار کی برت میرے من سے چھو کر اچھان بہر آپ کے چرنون کا دھیان میرے ہر ذرے بنا رہے جسکے پر بھاد سے بھوساگر پار اوتراؤں جب یہ بات لکھ گنتی شام سندر نے جانے کا سوچ کر کے بت بلاپ سے رونے لگی تب شام سندر اپنی مایا پھیلا کر مسکرا کر بولے کہ ہم تمکو نہیں بھلاؤ گئے تم ہماری مانا کی جگہ ہو ہو ہو دو ار کا سے آئے بہت دن ہوئے اب ہم وہاں جا کر سب کسکو دیکھنے کے ساتوں کی اور اُدھو ہمارے ساتھی ملے گیو اسے طہری کرتے ہیں اچھا چھڑنے یہ بات سن کر اگر ارجن سے کہا کہ ای بھائی تم اپنی فوج اور شور بیز کو لیکر شام سندر کو ٹری من سے دو ار کا ہونچاؤ کو واسطے کہ میرے من بہت ہیں اور ٹری منو ہر مہا بھارت کی لڑائی میں ہمارے سہاک تھے ایسا نکر کوئی ہمارا دشمن راہ میں کچھ اُپادھ کرے جب ارجن را جا جہ چشمہ کی اگیا پر شری کرشن جی کے ساتھ وہ ار کا جانے کو طیار ہوئے اور شام سندر سب کسی سے برا ہو کر پھر پڑھ کر چلے تب را جا جہ چشمہ آدسب ہستنا پور باسی تر بھون پت کے پریم میں بلاپ کرتے ہوئے اُنکے پیچھے دوڑے اور سب ہستراں وہاں کی رو کر اسپسین کہنے لگین کہ دھن بھگاک برج کی استریوں کا ہے جو شام سندر تر بھون پت کے ساتھ اس لیلدا کر کے اپنا جم سنبھل کرتی تھیں اور بڑا بھگاک رگمنی آدک سو کر ایک سو اٹھ استریوں کا سمجھنا چاہیے جو ایسا سندر ہونی مورت سوامی پا کر اُنکے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتی ہیں ایسی ایسی باتیں آپ دو مری سے لکھ کر شام سندر پر بھول برساتی تھیں اور کدھ مورت انکی ہاتھیں سنگھ اور سچا پریم دیکھ کر اپنی تر بھنی جنوں سے گور دیکھتے ہوئے اور شکم دیتے ہوئے چلے جاتے تھے اُس دن شری کرشن کے بچھڑنے کا دکھ جتنا ہستنا پور باسیوں کو ہوا اسکا حل برجن نہیں ہو سکتا

۴۰

جب شری دیناتھ نے دیکھا کہ یہ میرے پریم من اور تک چلے آئے تب اپنا ہاتھ کھڑکے سکودھریج دیکر یہ کتاب وہ چھپتانے لگے تب ہستنا پور پھر گئے۔

ادھیائے بارھوان

پہونچنا سری کرشن ہماراج کا دوار کا پریمی میں اور خوشی منانا سب دوار کا باسیونو کا

سوت جی نے کہا کہ جب سب ہستنا پور کو پھر گئے تب سری شیا م سندر راجن سے بولے کہ تمہ کو جلدی چلاؤ یہ بات سنکر راجن نے
 رتھ مان کا موہنی مورت کی فوج جب بدرجھ ویش اور کٹھن پورا و کٹھنی ویش اور پنجاب اور کشمیر کی راہ سے ہوتی ہوئی چلی تب راہ میں
 سب ویش کے راجن نے آکر اپنے اپنے ویش کی سوغات برندان میں ہماری کو بھیجت دی اور راہ والے انکا درشن پا کر اسطرح انکی
 استنیت کرتے تھے کہ دیکھو انھیں پر پریم پریشور نے پرتھی کا بوجھ اتارنے کیواسطے سنسار میں جنم لیا جو چکا درشن برہماجی اور ماد یوجی
 آدک دیوتون کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا انکا درشن ہم لوگوں کو بڑے بھاگ سے ملا اور انھوں نے کوروا اور پانڈوؤں سے
 نما بھارت کرا کے پرتھی کا بوجھ اتارا اور بہت آدمی یہ کہتے تھے کہ دھن بھاگ چنیشیون کے ہن جو انکو اپنانا تے دا بھکر دن رات
 انکی سیوا میں رہتے ہیں اسطرح سب چھوٹے بڑے انکی نما اور لیلکا لکھ خوش ہوتے تھے جب تیسرے دن دوار کا پریمی کے نزدیک پہونچ کر
 اپنا بیج جلیہ تشنگہ بجا یا تب دوار کا باسی حال آنے مرنی منوہر کا جانکر بہت خوش ہوئے سرکیشن جی سائب اپنے بیٹے اور ازندہ اپنے پوتے کو
 دوار کا پریمی کی رتھا کرنے کیواسطے چھوڑ گئے تھے یہ دونوں تشنگہ کی آواز سنتے ہی اپنی فوج اور جڈنش اور براہمن اور کھیشور وکلو ساتھ لے کر
 گاتے بجاتے مرنی منوہر کو آگے سے لینے کیواسطے گئے اور شرمین ڈھندھورا پو ادیا کہ سب کوئی سڑک اور گلی اور اپنے پسپے درون سے
 پر منکا چا کر کین سب دوار کا باسیون نے چدک آدک سنگندھ اڑنے کیواسطے چھڑکوا دیا اور سب استریان اپنے اپنے دروازوں پر اچھا
 اچھا گنا اور کپڑا پہن کر رتی لیکر شری برندان ہماری کی پوجا کرنے کیواسطے کھڑی ہو گئیں اور بہت سی استریان سونھو نگا کر کے اپنی اپنی
 کھڑکیوں اور کونھوں پر بیٹھ اور کھڑی ہو کر بانکے ہماری کی چھب دیکھنے کیواسطے اچھا کرنے لگیں جسوقت وہ شیا م سندر بڑی مٹاری
 سے دوار کا پریمی میں آئے اسوقت سب چھوٹے بڑوں نے انکا درشن پا کر بھولوں کی برکھا کی اور جسطرح عرفے کے بدن میں جان
 آوے اسطرح سبھوں نے نیا جنم پا کر خوشی منائی اور مرنی منوہر نے ملنے وقت بڑوں کو دندوت اور برابر والوں سے گلے ملکر چھوٹوں کو
 ایسی دی اور پر جا لوگوں کی بھیجت ہاتھ سے چھو کر انکا بھی آدک کیا اور اپنے مندر میں جا کر ماتا اور پتا کے چوڑن پر سر رکھا پسند پو اور دیوکی
 اور راجا اگر سمن حال جیتے پانڈوؤں کا شکر بہت خوش ہوئے اور سب دوار کا باسیون نے دیناتھ سے کہا کہ ہماراج ہم لوگ
 تمہارے دیکھنے بنا اندھے ہو رہے تھے جسطرح اندھیری رات میں بغیر چندرما کے آنکھ ہونے پر بھی کچھ دکھائی نہیں پڑتا اور آنکھ والا
 چندرما کو یاد کرتا ہر وہی حال ہمارا تھا اور دوار کا باسی استریان شیا م سندر کو دیکھا کہ اسطرح خوش ہو میں جسطرح چکر چندرما کو دیکھا خوش ہوا
 جو اور شیا م سندر جب محل میں پہونچے تب رگمنی آدسب استریوں نے اپنے اپنے محل میں کھڑے ہو کر انکا بڑا آدک کیا اور انھوں نے
 جو نند لال جی کے پیچھے اچھا گنا اور کپڑا نہیں ہناتھا اسدن خوش ہو کر سبھوں نے اپنا اپنا شکر گار کیا اور ساعت بھر میں شیا م سندر
 اپنے بہت سے روپ دھارن کر کے سب مملو میں گئے اور سب چھوٹے بڑے دوار کا باسیون کو کھ دیا

۹

۲

۳

۴

ادھیائے تیرھوان

جنم لینا پرچھت کا اور خوشی منانا راجا جھنڈھ کا اور جگن من کل مانا دھرتا شرا درکانہ ہماری کا اور کھتا مٹھیر کھیشور کی

سوت جی نے کہا کہ امریکھیشور دوسرے شمار اور پُراں سننے سے بہت دلون میں پریشور کی بھگت ہوتی ہے اور جب کوئی شریو مدجھاگوت
 سننے کی اچھا کرتا ہے اور سیوند اُسکے پاؤں کے تین ٹکڑے ہو کر ایک حصہ تو سننے کی اچھا کرتے وقت اور دوسرا جاتے وقت اور تیسرا سننے
 سے جھوٹ جاتا ہے اور دوسرے دھرم جگ اور برت آدک سمپوزن ہونے سے اُنکے پھل ملتے ہیں اور نثری مدجھاگوت جتنی سننے اتنی ہی
 پھل پاوے اور اجا جہد مشہور کو راج گدی ہستنا پور کی ہونے پر بھی بنا دشن پانے شیا م سندر کے کچھ اچھا نہیں لگتا تھا دن رات اُنھیں کے
 چرنون کا دھیان اپنے سر دی میں رکھ کر راج کاج کرتے تھے۔ تم لوگ اب پر بھگت کے جُرم لینے کا حال سنو کہ جب پر بھگت اُتر کے پیٹ
 سے پیدا ہونے تب اُنکے گھوڑے اور لفظ اس اچھا سے دیکھنے لگے کہ جو سور و پ میں نے اپنے ماتا کے پیٹ میں دیکھا تھا وہ
 کمان ہے اس جھید کو کسی نے نہیں جانا اور اجا جہد مشہور نے بڑی خوشی سے ناڈمی لکھ کر دھوکا دیا اور بنگلا چار منا کر برامہنوں اور جاجکون کو
 منھہ مانگا دان اور دھنچنا دیا جب جو تیشی پنڈتوں کو بلا کر جنم لگن کا حال پوچھا تب پنڈتوں نے بچار کر کہا کہ یہ لڑکا پیدا ہو گا لڑکا کھول کر سکی پر بھگتا
 دیتا تھا ایسے اسکا نام پر بھگت رکھو یہ لڑکا بڑا پرتالی اور بلوان اور نیت وان اور دھرماتا راجا ہو گا اور پر جالگ اس سے بڑا مشہور ہو سکے اور تھارا
 نام اور کیرت اور تیش اس لڑکے سے چاروں طرف زیادہ پھیلے گا یہ لڑکا بدھ میں برہست اور بھیرج میں وراجل اور کبھیر تانین سندر
 اور شورتانین پر شرام اور داتا ہونے میں ہما دیو جی کے سمان اور بنگلہ باس کرنے میں اندرا ورج بولنے والوں میں تمہارے برابر ہو گا اور
 راج رکھو میں اسکی گنتی ہوگی اور ادھر می اور پاپی اور کلکج کو دند دیکر پر جا کو بیٹے کی طرح پالینگا اور انت سمجھو جب ایک لڑکا رکھینو تو اسکو
 شاپ دیکھا تب بھگت سانپ کے کاٹنے سے اس لڑکے کو لنگا کر لے کر موت ہوگی راجا نے یہ بات بڑھتیوں سے سنا کر اس
 ہو کر پوچھا کہ تم سچ بناؤ کسی برامہن کے کرودھ سے تو نہیں مرینگا سانپ کے کاٹنے سے مرنا ہمارے کل میں اچھا ہوتا ہے ایسا نہ کہ
 کسی مہاتا یا برامہن یا سادھو اور سنت کے سر پر اور کرودھ سے مرے جو تیشوں نے کہا کہ اس مشہور لڑکا تمہارے کل میں بھگت
 ہو کر سادھو اور برامہن اور مہاتاؤں کی سیوا میں رہے گا اور مرنے وقت شیا م سندر کے چرنون کا دھیان ہر دے میں رکھ کر تن کو تیاگ
 کر لینگا تمہارے کل میں ایسا پرتالی اور پریشور کا بھگت آجک دو سرا اور کوئی نہیں ہوا ہے مگر پیت پڑنے سے پریشور کی بھگت ہوتی
 تھی اور اسکو لڑکپن سے پریشور کے چرنون میں بھگت اور پیت رہی جہد مشہور آدک یہ بات سننے ہی بہت خوش ہوئے اور بڑھتیوں
 کو دھنچنا دیکر بد کیا اور آپس میں اُنھوں نے کہا کہ پریشور نے پانچ بھائیوں میں یہ لڑکا بھاگوان دیا ہے اس سے ہمارا نام دنیا میں
 بنا رہیگا سب چھوٹے بڑے یہ بات سمجھ کر خوش ہوئے اور راجا جہد مشہور راج گدی اور پر چا پلن اچھی طرح نیت اور دھرم کے ساتھ
 کرنے لگے پُرم میں سنساری یا ماموہ سے اگ ر بگردن رات یہی اچھا کرتے تھے کہ پر بھگت سنانا ہو جائے تو اسکو راج گدی پر بھاگ کر
 ہم میں چلے جاوین اور پریشور کا بھج اور اسمرن کر کے اپنا پر لوک بناوین اور دھرترا شتر اپنے چاچا اور گاندھاری اپنی جی کو بچکے
 لڑکے مارت میں مارے گئے تھے اور پوربک رکھ کر اُنکی اگیا کے موافق راج کاج کرتے تھے اور انکو دن رات اس ہانکا دھیان
 رہتا تھا کہ دھرترا شتر اور گاندھاری کو کسی طرح کا دکھ نہ دے انکو دکھ پانے سے درجہ صن آدا اپنے بیٹوں کے مارے جانے کا
 پڑا سوچ ہو گا اور دھرترا شتر نے سیوا کرنا اور اگیا ماننا جہد مشہور کا دیکھ کر کہا کہ تو راجا میں من سے کبھی یہ بات نہیں چاہتا تھا کہ تمہارے
 ساتھ دشمنی کروں نہیں معلوم کون میری بدھ کو پھیر دیتا تھا راجا جہد مشہور یہ بات سُن کر بولے کہ چاچا میں دن بھر لڑائی کو کہ جب
 اپنے ڈیرے میں جاتا تھا اسوقت یہ بچار کرتا تھا کہ چاروں کی زندگی کیواسطے اپنے بھائی اور جدھ کو مارنا واجب نہیں ہے کل سے میں

۱۰۰۰۰۰۰۰

۱۰

دنا بھارت بند کر دینا تھا جب صبح سو کر اٹھتا تھا تب پہلے لڑائی کی طہاری کر کے مجھ سے کہتا تھا اس لیے بھگوت چاہیے کہ سب کے بھاگ میں اس طرح
 موت لکھی تھی ہر چھ ماہ میں کوئی جنگ نہیں چلتی جو ایشور نے چاہا سو کیا راجا جہد ہشتھر ایسی باتیں لکھ کر دھوا شتر اور گاندھاری کا پورہ
 کرتے تھے اور راجا جہد ہشتھر کے راج میں ایسا دھرم تھا کہ شام سندھ کی دیاسے برجا کی اچھا کے موافق پانی برس کر کے فصل کے
 پھل اور پھول درختوں میں لگے رہتے تھے اور سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہ کر باگھ اور بکری ایک گھاٹ میں پانی پیتے تھے
 بڈرجی انھیں دوزن ایک برس چھپے تیرتھ جاتا کرتے ہوئے جہاں کے کنارے میترے رکھتے اور کے استھان پر آئے تھے قربانیوں
 رکھتے اور سے حال مارے جانے اور جو دھن آد کو رو اور راج گدی پر بیٹھنا راجا جہد ہشتھر کا منکر پراسوج کیا اور پڈرجی کو یہ بیان معلوم ہوا
 کہ راجا جہد ہشتھر دھرترا شتر اور گاندھاری کو اپنے مکان پر خوشی اور اور سے رکھتے ہیں پڈرجی نے یہ سنا پھر ہنستے ہی چست میں بڑا دکھ
 کر کے لگا کر دیکھو یہ بڑے آ شجر کی بات ہو کہ دھرترا شتر کا من ایسی بہت بڑے اور راج چھوٹے اور سو بیون کے مارے جانے پر بھی تھی
 سنساری نایا موہ سے الگ نہیں ہوا اور راجا جہد ہشتھر کے گھر رہنے کی واسطے چاہتا ہوں ہم اس لیے دھرترا شتر کو سنساری مایا موہ چوڑنے کی
 راہ دکھا دیں تو اس میں اٹکا بھلا ہو گا بڈرجی نے یہ ایسا پکار کر پڑھتے کی اچھا پڑھتو کہ کیا اور سہنا پور میں راج مند پر لگے تب راجا
 جہد ہشتھر نے بہت آدرشمان کر کے ہاتھ جوڑ کر اسے کہا کہ تیرے ہمارے گل میں شام سندھ کے بھکت پیدا ہو کر بڑی کر پاسے پناوڑ میں ہو
 دیا اور اپنے چرنوں سے کہ تھارے ہر دسے میں آنھوں پر پڑھتو کہ باس رہتا ہوں ہمارا گھر پو تر کیا ای پڈرجی تھے ہم پانچوں بھائیوں کو لڑکوں
 کے برابر پال کر بیٹے دکھ میں ہاری سہا تیا کی ہوں جس سحر اور جو دھن آد کو رو دن نے ہلو گون کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر چاہتا کہ جلا کر مار ڈالیں
 اس وقت دینا کی راہ سے پہلے سے وہاں سڑنگ کھنڈو اگر ہاری جان پجانی بہت اچھا ہوا جو آپ آئے کیسے کون کون تیرے ہر گئے تھے پڑھتے
 میں بھی گئے ہو تو کچھ حال شام سندھ کا تلو ب سے جھکو راج دیکر گئے ہیں تب سے کچھ حال آکا نہیں پایا پڈرجی نے دوسرے تیرتھوں کا حال بزن کیا پھر
 سب جہد بیون کا راجا جہد ہشتھر کی جی کے اندر دعیاں ہونی کا حال اس لیے نہیں کہا کہ جن اگر سب حال کی جا جو میں کتا ہوں تو راجا جہد ہشتھر کو
 بڑا دکھ ہو گا اچھے لوگ یہ کہ گئے ہیں کہ ایسی بات کسی کے سامنے نہ کہنا چاہیے جسکے سامنے سے بن اسکا دکھت ہو جب محل میں استریوں نے
 پڈر کے آجکا حال سنا تب درویدی وغیرہ نے پڈر کو پڑھتو کہ بھکت جان کر دنوٹ کی اور سب سہنا پور باسی ایک آنے سے خوش ہو گئے
 پڈر نے جب دھرترا شتر کے دروازے پر وہاں سے جا کر انھیں اور گاندھاری کو دنوٹ کی تب دھرترا شتر نے پڈر سے گلے مل کر رو کر کہا کہ اے بھائی
 تمہارے جانیکے پیچھے میرے اوپر بڑا دکھ پڑا اور میرے سب بیٹے مارے گئے راج گدی مٹ گئی پڈرجی یہ بات سنا کر بولے کہ ای بھائی مرنی نمونہ کی
 اچھا اس طرح پڑھی آنھوں نے پڑھتو کا بوجھ اتار نیلے واسطے آدنا لیا تھا اب کہ کہ راجا جہد ہشتھر تمہارے ساتھ پریت اور کھانے پھرنیکا منکر اس طرح کرتے
 ہیں دھرترا شتر نے کہا کہ راجا جہد ہشتھر مجھے بڑا پریم رکھ کر بھگوا اپنے باپ اور گاندھاری کو اپنی ماما کی جگہ جانتے ہیں اور راجن بھی میرا بہت آدر کرنا
 بھی میں راجا جہد ہشتھر کے پیچھے جھکوڑ کر بن سنا کر یہ کتا ہے کہ جب تمہارا بیٹا اور جو دھن راج گدی پر قائم تھا تب تم نے زہر ملا کر دیا میرے کھانے
 کے لیے بھیجا تھا اور پانچوں بھائیوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر جلا دینے کے لیے آگ لگا دی اب تم اپنی پالنا مجھے چاہتے ہو تمہارے برابر
 کوئی دوسرا پانی اور دھرتی دنیا میں نہو گا یہ بات بھی میں کی مجھے سے نہیں جاتی اور یہ باتیں لکھ کر جھکوڑ دیتا ہے کہ جو راجا جہد ہشتھر سے میری چلی
 کھاؤ گے تو کھانے بنا کو مار ڈالا گا پڈرجی نے یہ بات سنا کر بڑا دکھ کر کے کہا کہ دیکھو پڑھتو کہ کیا یا ایسی پھل ہو کہ اتنی دردنا ہونے پر بھی دھرترا
 اور گاندھاری گھر کو نہیں چھوڑتے جس طرح لاپھی آدمی چلانے کے لیے کو نہیں چھوڑتا اور وہ پڑھتو کہ اسکے پاس ہمیشہ رہ کر لاکھ نشت ہو جاتا ہے

یہ سنہ انکا اسی طرح سدا رہیگا انکو بڑھا یا ہونے پر بھی اپنے تن کی پریت نہیں چھوٹی اسلیے انکو گمان کھلا کہ سنساری مایا سے برکت کو دینا چاہیے
 حسین راگنی مکت ہو بد جی نے یہ بات بجا کر دھرتراشتر سے کہا کہ اے بھائی یہ بات بھی ہمیں کی سچ جان کر اب تکو راجا جڈ ہشتھر کے گھر میں کس طرح رہنا مناسب
 نہیں ہے تم نے اپنے راج جوگ کرنے کے سوا دھرم سے کیسا کیسا دکھ بھی ہمیں کو دیا تھا اور درجہ میں تمہارے بیٹے نے بھما کے بیچ انکی استرئی و پری
 کا چکر چکرنگی کرنا چاہا اور بھی ہمیں کو زبردیکر پانچون بھائی بانڈوون کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ گوا دی اور اب محاسب راج اور مال پھل سے
 جو سے میں جیت کرتے رہیں بن باس و یا یہ بات تکو یاد ہوگی اب تم انھیں کے ہاتھ سے اس شری کو جو سدا رہیگا پالتے ہو اور تمہارا حق نہیں
 اور سنساری مایا مٹوہ میں بیت گیا اب تم بڑھنے ہوئے اور سب بیٹے تمہارے ارے گئے تیسرے تم راجا جڈ ہشتھر کے گھر میں رکھ رکھتے ہو کہ راجا جڈ
 اچھی طرح رکھتے ہیں اور اتنا دکھ اٹھانے پر بھی تمہارا من برکت نہیں ہوتا ہوا بھائی مجھے سننا تھا کہ پریشور کی مایا بڑی پر بل ہر سو تکو اپنی آنکھ
 سے دیکھا کہ سب بیٹے اور پوتے تمہارے ارے گئے راج گدی جاتی رہی اور تم بھی مرنے کے نزدیک پہنچے اور جس بھی ہمیں نے تمہارا
 بیٹوں کو مارا اسی کے ہاتھ سے روٹی لیکر کھاتے ہو تمکو شرم نہیں آتی تمہارے ایسے کھانے اور جینے پر دکھارہو جس طرح کتا لٹھی مارنے سے بھاگ
 لکڑا روٹی کا دینے میں بھرا سکو کھالیتا ہوا اسی طرح تمہارا بھی حال سمجھنا چاہیے اے بھائی تکو بڑھا پانے پر بھی اپنے جینے کی آسانی رکھو تمہارا من
 سنسار سے برکت نہیں ہوتا تم ہمیشہ زندہ نہیں رہو گے اسلیے تمکو ہانسی اتر اٹھند میں چلے جانا اچت ہو وہاں ہر جڑون میں دھماں لگا کر اپنا
 شری چھوڑ دو جس میں مکت بنے سنسار میں تو تمہاری یہ گت ہوئی اب اپنے پر لوک کو بھی کیوں بگاڑتے ہو دھرتراشتر نے یہ بات سنکر کہہ کر کہہ کر
 بھائی تم سچ کہتے ہو ہمارے من میں بھی یہی اچھا ہے پر ہم دونوں استری پریش آنکھوں سے اندھے لاجا رہیں کس طرح اتر اٹھند کو جاوین تب
 بڑی بولے کہ ہم دونوں آدمیوں کو ہاتھ پیرا کر اچھی طرح چلیں گے تم ہمارے بڑے بھائی ہو تمہاری سیوا ہو کر نا اچت ہی جب تک تم جو گے
 تب تک ہم تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری مثل اچھی طرح کرینگے بڑی کی یہ بات دھرتراشتر دگانہ سنساری مان کر دونوں آدمی ادھی رات
 کو بڑی کے ساتھ بغیر کئے راجا جڈ ہشتھر کے اتر اٹھند کو ہر دو اکر کی طرف چلے گئے آگے آگے بڑی دھرتراشتر کا ہاتھ پیرے ڈر گاندھاری اپنے
 پت کا ہاتھ پیرے ہوئے چلی گئی جب صبح ہوتے ہوئے راجا جڈ ہشتھر اسنان اور نت ہم کر کے ماتا پتا کو دڈوٹ کرنے کیواسطے انکے مکان پر
 گئے تب سونا مکان پا کر بڑا سوچ کر کے من میں بجا رکھا کہ وہ لوگ اپنے بیٹوں کے سوچ میں یا مجھ سے کچھ دکھت ہو کہ نہ معلوم کہاں چلے گئے
 یا میرا کچھ پرا دھ بھلا لگتا جی میں ڈوب رہے جب راجا جڈ ہشتھر یہ بات لکھ کر روئے لگے اور سب سے جو وہاں پر تھا پوچھا کہ ہمارے ماتا پتا کھو
 سے اندھے تنجون نے بھلو بڑے پریم سے پالا تھا کہاں چلے گئے تم انکا حال کچھ جانتے ہو جو نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں کو گئے پر
 بڑی افسے کچھ باتیں کرتے تھے انھیں کے ساتھ وہ گئے ہیں راجا جڈ ہشتھر یہ بات سنکر راج سنگھاسن پر بڑی اداسی سے بیٹھے تھے
 اسی وقت نار دجی وہاں آئے راجا نے انکو دڈوٹ کر کے بڑے آد سے بھال کر پوچھا کہ ہمارا راج ہمارے ماتا اور پتا نہ جانیں کہاں چلے
 گئے کوئی جنگل کا جاڈر انکو کھانا لگتا یا کہیں کنوئیں میں گر کر مر جائینگے انکا حال کچھ اچھو معلوم ہوتا تھا دیکھیے کہ ہم جا کر ڈر کو خوشا دکر کے پھیر لادیں
 وہ کھانے پیئے بنا بہت دکھ پاتے ہونگے آپ نے بڑی کرپاکی جو اس بڑے دکھ میں ہمارے پاس آئے نارڈشن یہ بات سنکر بولے کہ اے راجا میں یہ مایا
 ڈو پی سنسار جو ہوتا ہے دنیا میں جو پید ہوا وہ ایک دن ضرور مرے گا پریشور نے اسیواسطے اسکا نام مرت لوک رکھا ہے تم دھرتراشتر اور گاندھاری کے
 جانیکا سوجھنا نہ کر سکتے ہو کہ وہ دیکھ کسی کے آدھیں نہیں رہتا پریشور کے ہاتھ میں یہ دونوں چیزیں ہیں جس طرح کھیتے وقت ہست سے
 دیکے لک جاگ اٹھا ہر کھیل ہو جانے کے پیچھے ایک ہو جاتے ہیں اسی طرح نارائن جی جگت کو سیکر پھر مٹا دیتے ہیں جو تم انکے کھانے اور پیتے

۱۲

سوج کرنے ہو بھی پریشور کے آدھین سمجھو جب لوہا کا گرہ میں رہتا تو تب اسے کون کھانیکو دیتا ہے پریشور نے جسکے جیو کا جہان بنادی
 اسکواسی جاہ پہنچتی ہے اسلیے انکی چلتا کھڑا چاہیے جس طرح آدمی بیل کو ناتھ کر جدھر جا بتا ہے اور دھرم لجا تا ہے اسکا کچھ بس نہیں چلتا اسطرح
 سنساری آدمی اپنی استری اور لڑکے اور دھمن کے حال میں مایا روپی رتی سے بند سے ہن پریشور جسکے اوپر دیال ہو کر کسی سلفت اور
 مہاتا سے جینٹ کر دیتے ہن تب وہ آدمی گمان بیکھ کر اس مایا روپی بھند سے چھوڑ کر مکت پدی پر پہنچتا ہے اور اجا تم دھرم تھرا اور کا نہواری
 کیواسطے کہ وہ بوڑھے ہو کر تھوڑے دن اُنکے مرنے میں رہے ہن کچھ چنتا نہ کرودہ دون تھار سے ماما اور ہتا بڈرجی کے گمان سکھانے سے
 برکت ہو کر اُنکے ساتھ ہما چل پہاڑ کے دکھن طرف سپت رکھیشورون کے استھان پر چلے گئے ہن دہان ہرج بون کا دھیان کر کے کہ سے ساتوین
 دن اپنا بدن چھوڑ دینگے اب انھون نے سنساری مایا چھوڑ کر اپنے بدن کا بھی وہ چھوڑ دیا مگر اسوقت اُنکا پھیر لانا اُچت نہیں ہے سوچ تو اُنکے واسطے
 کرنا چاہیے جو ہر جگت نہون اور جو آدمی سنساری جا ہے چھوڑ کر پریشور کا دھیان کرنے لگین اُنکا سوچ کرنا ہر تھا ہے اسلیے تم کچھ چنتا نہ کرودہ پریشور کو بسکا مالک
 جاننا راجی یہ بات لکرو وہاں سے چلے گئے اور راجا جہد مشن اور دھرم تراشٹرا اور گاندھاری کے جائیکا سوچ چھوڑ کر نار دھمن کے آپدیش سے سنساری ہو بار
 جھوٹھا معلوم ہوا۔ اتنی کھٹا سنکر رکھیشور۔ ون نے موت جی سے پوچھا کہ بڈرجی کو دھرم راج کا اوتار کتے ہن انکی کھٹا س طرح پرہئے۔
 موت جی نے کہا کہ ہم تھوڑا سا حال بڈرجی کا کتے ہن سنو کہ کسی راجا نے مانڈیر رکھیشور کو چھوٹی چوری لگا کر سولی دلا دی جب رکھیشور
 کو دھرم راج کے پاس لیگے تب رکھیشور نے دھرم راج سے کہا کہ ہن اپنی جان میں آج تک کوئی بڑا کرم چوری آدھین کیا تھا کون
 پاپ کرنے کے بدلے ہم سولی دیے گئے اسکا حال کہ دھرم راج نے یہ بات سنکر کہا کہ تھے لاکھن میں ایک ٹپیری کو کانٹے کی نوک سے چھید کر
 اڑا لایا تھا اسی پاپ کے بدلے لگو سولی دی گئی یہ بات سنکر رکھیشور نے کہا کہ اے دھرم راج لاکھن میں بون اور پاپ کا گمان نہو کر انجان میں بہت
 اور دھرم ہوتا ہے اس پاپ کا ٹونڈ دینا نہ چاہیے تھے چھوڑے قہور سولی دلا دی اسواسطے ہم پریشور سے چاہتے ہن کہ تم اسی کے پتر ہو کر
 سو برس تک مرت لوگ میں رہو اسی شاپ سے دھرم راج داسی کے پتر ہو کر سو برس تک دنیا میں رہے اور دھرم راج جب تک بڈر کا
 اوتار لے کر دنیا میں رہے تب تک سوچ دیوتانے کام دھرم راج کا اُنکے بدلے کیا اسی سبب سے بڈرجی کو پریشور کی جگت جی تھی

ادھیانے چودھوان

پہونچنا ارجن کا دوار کا سے اور پوچھنا جہد مشن کا حال شیا م سندر کا

موت جی نے کہا کہ اے رکھیشور و نار دھمن کے کہ جانے کے سات دن چھپے دھرم تراشٹرا اور گاندھری نے عن اپنا چھوڑ دیا بڈرجی اُنکا کہہ لگا
 کہ کے پتر تھ جاتا کرنے چلے گئے اور راجا جہد مشن نار دھمن کے گمان بھانے سے سنساری ہو بار جھوٹھا بھگا کر اس جٹ بیج دھیان پریشور کے
 رہا کرتے تھے شری کشن جی جب انھین دوزن دوار کا پڑی سے گو لوگ کو پدھارے تب اُنکے چلے جانے سے راجا کو کھجک کے بھجن معلوم
 ہو کر بڑے بڑے سینے دکھلائی دینے لگے اور آدمیوں کے سو بھاؤ میں اور کرودھ اور لو بھاؤ رکپٹ آدھاک ہو کر استری اور پڑش اور پاپ
 اور بیٹے اور بھائی بندھ میں جھگڑا ہونے لگا راجا جہد مشن نے یہ سب بھجن کھجک کے دیکھ کر بھیم سین سے کہا کہ رجن ہمارا بھائی سات مینے سے
 شیا م سندر پران پیارے کا حال لائے کیواسطے دوار کا پڑی کو گیا سو ابھی تک نہیں آیا اسکا کچھ سبب معلوم نہیں ہوتا اور نار دھمی سے کہ گئے ہن کڑی منڈی
 پر تھوی کا بوجھ اتار لے کیواسطے اوتار لیا تھا سو انھون نے مہا بھارت کر کے پر تھوی کا بوجھ دو رکیا اب اُنکو تھوڑا سا کام اور اس مرت لوگ میں رہ گیا
 اسکو کر کے پرم دھام کو جانینگے اب مجھے دنیا میں بڑے بھجن دیکھنے سے جان پڑتا ہے کہ وقت آہو پنا جن شیا م سندر کی دیا سے سینے اپنے دشمنوں کو

مار کر یہ سب شکھ اور راج گدی پائی ہوا کے بنا جگدون بات نئے نئے اسکن دکھلائی دیتے ہیں کہ میری بائیں بھجا اور اکٹھ پھر کئی ہوا اور کبھی کبھی میرا
 بدن کا پنے اور کچھ ڈھکنے لگتا ہوا من میں ڈر لگتا ہوا صبح کی وقت سیار سورج کی طرف کھڑے ہو کر بولتے ہیں اور دن کو آکاش سے تارے
 ڈرتے ہیں اور جب میں شکار کھیلنے جاتا ہوں تب سو بے میرے بائیں طرف ہو کر نکل جاتے ہیں اور میرے چڑھنے کے گھوڑے اور
 ہاتھی جگوروتے دکھلائی دیکر دن رات کتے رو یا کرتے ہیں اور انکو لوکی بولی سننے سے مجھے ڈر معلوم ہو کر چاروں طرف اندھیرا سا دکھ
 پڑتا ہوا اور ان دنوں بھونچال آنے سے پر تھو سی بار بار کا پیتی ہوا اور غوڑا با دل آکاش پر ہونے سے بجلی گرتی ہوا اور اندھی جگلا آکاش
 سے لہو ہرستا ہوا اور سورج میں پرکاش کم ہو کر ندی نالے کا پانی سیدھا نہیں ہوتا اور جب آگن ہو تری لوگ آہست آگن میں ڈالتے ہیں
 تو آگن دیونا خوش ہو کر آہست کو نہیں لیتے اور بچھڑے گوڈن کا دودھ خوش ہو کر نہیں پیتے اور گوڈی آکٹھ سے آکٹھ کو ہرسانڈوں سے
 پریت نہیں کرتی ہیں اور دیوتاؤں کی مورت سے پسینا نکل کر میری بھجا میں آدمی ضرور جھوٹھ بولتے ہیں اور لوگوں کے بھجاؤ میں
 کر دودھ اور بوجہ زیادہ ہو کر گیت تارا آکاش پر پکھتا ہوا سادھو اور ماتا کا پت ہر بھجن میں رنگ کر شہر میں کسی کے گھر منگلا جا نہیں ہوتا
 اور جگہ ہستنا پورا جا لسا دیکھ پڑتا ہوا یہی سب کچھ ان سب کچھوں سے جانتا ہوں کہ شام سندر پیارے ہمارے پران کی رچھا کر نیوالے
 موت لوگ چھوڑ کر بیکٹھ کو پدھارے راجا جھنٹھ جس سے بیٹھے ہوئے ایسا سوچ کر رہے تھے اسی سحر ارجن دوار کا سے آکر راجا کے
 چرٹوں پر گرے اور انکے سامنے اُداس پت ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے اور حال ارجن کا اسطرح پر ہر کہ شری کرشن جی نے بیکٹھ جانے
 کی وقت وارک سار تھی سے ارجن کو کھلا بھیجا تھا کہ تم دوار کا پڑی سے سب بدھوا استری اور لوط کے اور بوڑھے اور دھن اور سب چیز
 جا دوؤں کی ہستنا پور لیا جانا ایسٹھ ارجن ان بھجوں کو اسباب سمیت دوار کا پڑی سے اپنے ساتھ لیکر ہستنا پور آتے تھے جب راجا میں
 ہستنا پور کے نزدیک قوم بھل پہنچ کر سب مال لوٹنے لگی تب ارجن نے کانڈو دھنکھ چڑھا کر ہست سے بان آنگو مارے مگر ان باڈوں سے
 کچھ کام نہوا سب مال ڈاکو لوٹ لینگے اُس وقت ارجن نے اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو یہ ایسا وقت ہمارا آپہنچا کہ میں نے جس دھنکھ بان سے بھینٹ
 پتا ہوا اور کرن اور جوڑتھ لیسے کتنے مشورہ سیر دن کو مار کر جیتا تھا اب وہی دھنکھ بان رہنے پر بھی میں ڈاکو لوگوں سے ہار گیا اس سے مجھ کو معلوم
 ہوا کہ وہ سب طاقت میری کیوں شام سندر کی کر پاسے تھی اب وہ میری رچھا کر نیوالے نہیں ہیں اس سے سب بل اور تاج میرا جاتا رہا
 یہ چنتا کرنے اور مخری منورہ کے بیکٹھ جانے سے ارجن کا منہ بہت ملین ہو گیا تھا راجا جھنٹھ نے ارجن کو اُداس دیکھ کر بوجھا کر ارجن
 سبب جڈنشی اور سورسین نانا اور سبدیو ماما اور دیو کی اور اگر گسین راجا اور اگر در اور ملہ لوجی اور پردھن اور انڈوہ اور چاروڈن سب لڑکے
 ہالے مخری منورہ کے اور ڈو دھو بھکت اور سب دوار کا پاسی اچھی طرح ہیں اور شام سندر ہمارے پران پیارے جن آڈرٹش بھگوان نے
 سفارسی جیوون کے شکھ دینے کے لیے جد کل میں اکتھار لیا ہوا وہ سدھ رہا بھجا میں آندھ سے ہیں ارجن تم بہت اُداس دیکھ پڑتے
 ہو تمکو کوئی روگ تو نہیں ہوا اور تم بہت دن تک دھار کا میں رہے ہو تمھارا کسی نے اپنا تو نہیں کیا یا بھجا میں تمھارا آنا تو نہیں ہوا
 پاتنے کسی کو کوئی چیز دینے کو کسی تھی سو وہ تم نہیں دے سکے کسی براہمن یا ماتا کا ابان تو نہیں کیا یا کوئی بھوکھا تمھارے گھر آیا اسکو
 بھوجن نہیں دے سکے یا کوئی براہمن یا لڑکا یا بوڑھا یا روگی یا استری یا شمن کے ڈر سے تمھارے شرن میں آیا اور تم نے اسکی رچھا
 نہیں کی یا اس سے تمھارا منہ ملین اور اُداس ہو تے کسی رحبول (حیض والی) استری سے بھوک تو نہیں کیا کسی چھوٹے آدمی سے لڑائی
 میں ارجن نہیں لگے جس سے تمھارا تاج جاتا رہا یا اچھی چیز کھاتے وقت تنے لڑکے یا بوڑھے دیکھنے والی کو اس میں سے نزدیک لے کر تو نہیں کھا لیا

شیام سندر بہاری مرت لوک چھوڑ کر بیکینچہ دھمام کو تو نہیں پدھارے اسیلے تھاری بگت ہونی جو اسکا حال ہسے کو۔

ادھیاسے پندرھوان

کنا ارجن کا حال اندر دھیان ہونے شری کرشن جی کا راجا جہدھشٹھا در پر بھیت کو راجا جگدی پر بٹھا لوکر
 چلے جانا پانچون بھائی پانڈوون کا درویدی سمیت اتر اگھنڈ میں اور اپنا تن تیاگ کر نا بچ دھیان مرنی نوہرے
 سوت جی نے سونک آدک رکھیشورون سے کہا ارجن راجا جہدھشٹھا سے یہ بات سنکر پھر کچھ نہ بولے اور شیام سندر کے بھران کا دھیان
 کر کے اتنا روئے کہ اگلی بجلی لگ گئی بات کہنے کی سامت نہ رہی تھوڑی دیر بعد ارجن نے اپنے من کو دھیرج دیکر راجا جہدھشٹھا سے کہا کہ اے
 پر تھوئی ناٹھ کیا کون شیام سندر بہاری ہلوٹھک کر اتر دھیان ہو گئے میں انکو بھائی مامون کا بیٹا جانتا تھا جو ہلوگ انکو پر برہم پریشور جاکر
 اگلی سوا کرتے تو جو ساگر پار اتر کر آؤاؤن سے چھوٹ جاتے پریشور کی مایا ایسی پرل جو جسمین لپٹ کر ہلوگون نے انکو نہیں پہچانا بسطح
 ایکبار چندر ماڈھ پر جاپت کے شاپ دینے سے بہت دن تک سندر میں جا کر رہا تھا یہ بات سب کوئی جانتا جو چندر ماڈھ کے پاس مرت
 رہتا جو مھیان پانی کے بڑے بڑے جیوا درکامیوں کے کھا جانے کے ڈر سے سدا مرت پینے کی اچھا رکھ کر جاستی بن کر جو ہلوگورت ماتا تو مرت سے
 بے ڈر ہو کر پیشہ زندہ رہتے چند ماہر دن برس تک مھیلون کے ساتھ سندر میں رہا انھوں نے بسطح چندر ماڈھ پہچان کر اسکو بھی سندر کا ایک
 جنو بھجا اسیطح ہلوگون نے بھی شری کرشن جی کو پورم برہم نہ جان کر بدیشی جانا اب ہلوگ وہ بات سمجھا کر بڑا سوچ جوتا دیکھو ہم انھین کی سہا تیا
 سے بڑے بڑے بیرون اور راجاؤن کو ما بھارت میں مارا کر یہ سمجھے تھے کہ ہم اپنے پر اکرم سے انکو مارتے ہیں اب ہلوگ اس بات کا بشواس ہلوگ
 شیام سندر کی دیا سے ہینے انکو جیتا تھا جب سے وہ ہلوگیمان چھوڑ کر آپ بیکینچہ کو چلے گئے تب سے انکے بغیر ہمارا پر اکرم کچھ کام نہیں کرتا
 دیکھو میں وہی ارجن اور وہی دھنکھ بان اور وہی میر سے ہاتھ میں طیسے میں نے شری مہادیو جی اور گندھرب اور اندراور مزام راچنس
 کو لڑائی میں جیت کر بھیشم پتامہ اور کرن اور جیدرتھ اور بڑے بڑے شور بیرون کو مارا اور کیسے کیسے راجاؤن کو جیت کر جگ کرنے کیواسطے
 رو پیہ لایا اور اٹھو تھا ماکامن نکال لیا تھا اور اب ان سب ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے بھی ایک شیام سندر کے ہونے سے میں راہ میں ڈاؤن
 ہار گیا اور وہ لوگ مجھکو جیت کر سب مال اور استری آد جو دار کا سے اپنے ساتھ لانا تھا لوٹ لیگئے اس سے میں اڈاس ہون جس استھان پر مجھکو
 پت پڑتی تھی اسی جگہ انکا سدرشن چکر میری رچھا کرتا تھا اب میں انکے بنا کیونکر خوش رہوں اور کوردا دیرون نے جب ما بھارت میں
 اپنے پر اکرم سے مجھکو مارنا چاہا تب مرنی منومرتھ ہانکتے ہو سے میرے آگے گھڑے ہو گئے اور مجھکو اپنے پیچھے رکھ کر میری رچھا کی اور مجھکو دھیرج دیکر
 کہتے تھے کہ تو مت ڈر بھیشم اور کرن آدک سب جو دھامے ہوئے ہیں اسطح اگلی کرپا سے کوئی گھاؤتھیا روغیرہ کامیرے بدن پر نہیں لگا
 بسطح کوئی ساوڑھ اور ماکا بڑا چاہے تو پریشور کی دیا سے انکا کچھ نہیں بگوتا اور شیام سندر ہمارے دشمنوں کی عمل پنی جتوں سے کم کرتے جاتے تھے
 جب میں لڑتے وقت کبھی کبھی اُنسے خفا ہو کر کتا تھا کرتھ کر جلد جلد کیوں نہیں ہانکتے تب وہ دینا ناٹھ مجھکو اپنا بھکت اور لڑکا جان کر کچھ برا نہیں سنتے
 تھے اور جابین انھین کی دیا اور کرپا سے بڑے بڑے پرتابی راجوں کے سامنے مچھلی بدھکر درویدی کو سو میر سے لایا اور تھارے منع کرنے
 پر بھی انکا من پا کر کو روڈن کے سامنے پرکت ہوا تھا اور جب ڈر با سا رکھیشور نے کو روڈن کے بھینچنے سے آدھی رات کو جنگل میں جا کر ہسے
 بھوجن مانگ کر شاپ دینے کی اچھا کی اسوقت شری کرشن دینا ناٹھ ہلوگ انکو اپنا بھکت جان کر وہاں آئے اور رکھیشور کے شاپ سے ہلوگ چاکر
 انکا اشیر باد لایا یہ بائین یاد کر کے میری چھائی سوج اور جیتا سے چھی جاتی جو جیسے مردے کو کچھ اور گناہ پنا کر بھال دیو تیسے ہی میرا

حال شام سندر کے چلے جانے سے سمجھنا چاہیے اسی پر تھوی ناتھہ میں اُنکے ساتھ ایک تھالی میں کھانا تھا اور ایک کچھو نے پرستو تھا اور وہ
 پر پر ہم نارائن ہو کر میرا اتنا کر کرتے تھے کیسے اب اس طرح ہماری رتھا اور اور کون کر گیا اور کسکے آس رہے اور بھر دسے پر ہم سنا گھنڈہ کھین گے
 جب شری کرشن جی صاحبھارت کر کے یہاں سے دو اور کا پڑی کگٹے تب اُنھوں نے من میں بجا رکھا کہ یہ سب جدبشی ہمارے گل میں بڑا
 بلوان پیدا ہوئے ہیں ہمارے جانے کے پیچھے اُپر رو کر کے دنیا کے لوگوں کو بڑا دکھ دینگے ایسے اپنے سلسلے ان لوگوں کا بھی ناپس
 کر دینا اُچت ہوا ہے ہاتھ اکا مارنا ادھر کھجکر کر باشار کھیشور سے شاپ دلو ادا یا تب چھپن کر ڈر جدبشی اس طرح اسیسین اکر کر گئے
 بسطرح سندر میں بڑے جو چھوٹے جو دن کو کھا جاتے ہیں اور دھرم راج یہ بات کہتے ہوئے میری جان اسی وقت نکل جاتی گرشام سندر نے
 دارک نام سار تھی سے یہ بات مجھے کھلا بھی تھی کہ تم استری اور لوگوں وغیرہ کو دو دار کا سے ہستنا پور کو لیا کر ہمارے کچھڑنے کا سوچ نہ کرنا
 اور سنے گیتا میں جو گیان مگلو تھلا یا ہو اسی کے موافق شریہ کو چھوٹھا اور جیتن آتا کو سچا جان کر سنسا رمی مایا موہ میں نہ لپٹا میں نے وہی
 گیان بھکر منتھو کہ کیا ہو نہیں تو اب تک میرا پران نکل جاتا اسی پر تھوی ناتھاب جینے کا کچھ کھنہ نہیں رہا اسی میں بھلا ہو کہ ہوگ بھی اپنا بدن
 تپتیا میں کلا اڈالین جب ارجن اتنی بات لکر کہت ملاپ کر کے رونے لگے تب راجا جدھشٹھ نے جیم سین وغیرہ اپنے بھائیوں سے
 بڑی آواز سے رو کر کہا کہ اسی ارجن اب ہم جی کر گیا کرینگے اور ہمارا یہ راج پاٹ کس کام آدیکھا اب ہکو یہاں رہنا اچت نہیں ہے تھیت
 راج گدی دیکر ہم لوگ بدری کیدار میں جلکر اپنا تن تیاگ کرینگے راجا جدھشٹھ کا یہ کہنا پاچوں بھائی پانڈون نے مان لیا اور جب وہی
 آواز محل میں جا کر حال اُٹھو دھیان ہوئے شام سندر کا استریوں نے سنا تب گنتی اور درویدی آد نے روپیت کر انا سوچ کر کہا کہ کھا
 حال برتن نہیں ہو سکتا اور گنتی نے اسی دکھ میں شام سندر کے چڑون کا دھیان دھر کر بدن اپنا چھوڑ دیا اور راجا جدھشٹھ نے
 مجھوہت کو بلا کر ہستنا پور کی راج گدی پر بھیت کو بھال دیا اور راج اندر پر پتھ اور تھراجی کا بجر نا بھ نام لڑکے کو جو شام سندر کے
 کل میں بچ گیا تھا دیکر جدھشٹھ اور ارجن اور بھیم اور نکل اور سدو پو بچو بھائی اور درویدی اُنکی استری نے اپنا اپنا کپڑا اتار ڈالا اور ایک
 ایک لگنو اور چادر پہن کر راج سندر سے باہر نکلے اس وقت جو برہمن اور کنگال وہاں پر آئے اُنکو مُخہ مانگا روپیہ دیکر اُتر گھنڈہ کو چلے گئے
 اور ارجن کو جو کچھ شری کرشن جی نے گتیا میں بتلایا تھا اسکا چرچا اسیسین رکھ کر کچھ دنوں تک تپتسا اور دھیان شام سندر کا کرتے رہے
 پھر ہما کی میں جا کر ہر چڑون کا دھیان کرتے ہوئے پہلے نکل اسکے پیچھے جدھشٹھ آد چارو بھائی اور درویدی نے اپنا تن گلا دیا اور
 پد رجمی نے اپنا خنر پر بچاس جھیتیر میں تیاگ کر دیا اور راجا بھیت راج گدی پر بٹھکر دھرم اور پر جا پالن کے ساتھ راج کرنے لگے اور
 انصاف سے رعیت کو خوش رکھا اور تین مرتبہ سا سوت براہمن کو گرو بنا کر اشو میدھ جگ کر کے کھجک کو دڈ دیا اور اپنا پواہ راجا برات
 کی پوتی سے کر کے ان اور دھرم میں اتنا خرچ کرتے تھے کہ ایک مرتبہ جگ کرنے وقت اُنکے پاس روپیہ نہ رہا تب شام سندر کا دھیان
 کرنے سے ہمت روپیہ اُنکو لگا اچتی راج جگ ہوئی اسی طرح تیسری اشو میدھ جگ کرنے سے پہلے راجا جدھشٹھ کو روپیہ کی ضرورت ہوئی
 اور دھرم نے اُنکے کہنے سے مرنی مرنی ہستنا پور میں لاکر راجا جدھشٹھ سے کہا کہ اسی راجا بھیلے جگ میں راجا کرتے سنا ایسا جگ کہا تھا کہ جسکے ہاں
 ہر روز براہمن کو ایک ایک تھالی اور لوٹا اور تھری جو کی اور لاشی بھو جن کرتے مرنی دیکر پچھوہ سب جوٹھے برتن شری کے اُتر گئے میں بھلاؤ
 جاتے تھے جگ ہونے کے پیچھے چھنے برتن سونے کے نئے بیج رہے تھے وہ آجک اس شہر کے دکھن طرف گٹھ ہوئے میں تم برتنوں کو لگاؤ
 اپنی جگ کر اور راجا جدھشٹھ نے وہی منگو اکر جگ میں خرچ کیے شام سندر اپنے بھکتوں کی سب اچھا پوری کرتے ہیں اتنی کھٹا سکر سونو کا دیک

۲۳۳

۲۳۳

۳۳۳

۱۳۳

رکھیشورون نے پوچھا کہ راجا پچھت نے کلجک کو کس واسطے ڈنڈ دیا موت جی نے کہا کہ جب پر پچھت ساون دیپ کے راجن کو جیت کر اپنے بس میں کر چکا تب اُسے بجا کر کیا کہ راجا جہتھر کے راج تک دو پر جگ تھا اور اب کلجک آیا ہم اپنے راج میں کلجک کو رہنے نہ دینگے راجا پچھت ایسا بجا کر کہ یہ دیکھنے کی واسطے کہ ہمارے راج میں کلجک نے عمل اپنا کیا یا نہیں دگ بجے کرنے نکلے جس دیش میں پہنچتے تھے وہاں آدین کو اپنے کرم اور دھرم سے پریشور کی چچا اور دھبان میں لگے ہوئے مارا رن جی کا گن گاتے دیکھتے تھے کس واسطے کہ کلجک نے تب تک وہاں اپنا دخل نہیں کیا تھا اور راجا سب رعیت سے کہتے تھے کہ تم لوگ اس واسطے اپنے کرم اور دھرم پر بنے رہو اور جس جگہ پچھت کی فوج پہنچتی تھی اُس دیش کے راجا اُنکا تیج اور پر تاب دیکھا کر پہلے سے آتے تھے اور بہت بھینٹ دیکر منی کرتے تھے کہ ہلوگ راجا جہتھر اور راجن کے قوت سے تمہارے آدھین میں پر پچھت یہ بات سنکر سب راجاؤں کا سنان کر کے سیکو دکھ نہیں دیتے تھے اور جو لوگ اُنکے بڑوں کا جس گاتے تھے اُنکو غلعت دیکر بد کرتے تھے اس طرح راجا پچھت دگ بجا کرتے ہوئے کڑھیتیر میں ندی کنارے پہنچے تو کیا دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے ایک سیل تین پر ٹوٹے اور ایک پیر سے کھڑی اور ایک گنو دہلی میں رُدی کا پتی ہوئی اُسکے پیچھے کھڑی ہوئی دونوں آپس میں باتیں کر رہے ہیں راجا یہ حال دیکھ کر گائے کا دیکھتے ہی اپنے دھرم اور دیا سے ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہو کر اُنکی باتیں سننے لگا پھر راجا نے یہ دیکھا کہ ایک شو در سیاہ رنگ بھیانک روپ راجا کی صورت بنا لے ہوئے دور سے اُس سیل درگاہ کی طرف چلا آیا۔

اُدھیائے سولھواں

سیل روپی دھرم اور گنور وپی پر تھومی کا آپس میں باتیں کرنا اور درخت کی آڑ سے راجا پچھت کا سنانا

موت جی نے سوچ کر رکھیشورون سے کہا کہ اُس سیل روپی دھرم نے گنور وپی پر تھومی سے پوچھا کہ جگہ کیا دکھ ملا جو تروتی ہو جو جگہ میرے تینوں پانوں ٹوٹنے کا سوچ ہو تو اسکی وجہ یہ ہو کہ کلجک میں بہت پانی آدمیوں نے پیدا ہو کر دھرم اور کرم اپنا چھوڑ دیا اور شہ کرم دنیا سے اٹھ گیا اور کلجک باسی لوگ چاہتے ہیں کہ داملا سے رو پیہ لیکر اپنی لڑکی کا بواہ کریں اور بیٹے کو یہ بجا کر نہیں پالتے کہ جان ہو کر باپ سے جھگڑا کر گیا اور براہمن لوگ بید پڑھنے میں اُس کرتے ہیں اور شو در لوگ بید اور پرائن پڑھنے کی اچھا کرتے ہیں اور چھروا نے براہمنوں کی رچھا اور سیرا کرنا چھوڑ دیا اور راجا لوگ پوت (رگان) کے بدلے دونوں حصہ اناج کے رعیت سے لیکر لیتے ہیں کہ اپنا بیٹا یا بیٹی بیچ کر اور دو۔ یا اس واسطے تروتی ہو کہ شام سندر بہاری جو تیرے اوپر اپنا چرن کل رکھتے تھے دنیا سے بکنٹھ کو پدھارے اور کلجک میں اُدھرمی راجا ہو کر تیرے اوپر بھوگ کرینگے مجھے اپنے من کا حال تبلا گنو نے یہ بات سنکر کہا کہ تم سب کچھ جان بوجھ کر مجھے کیا پوچھتے ہو جس سبب سے تمہارے تین پانوں تپ اور چھما اور دیا کے ٹوٹ کر کیوں ست ایسا پانوں رکھا ہو اسی کے لیے میرا رونا بھی سمجھو کیونکہ کھ آدمی کو دھرم اور سچائی سے ہو جب آدمی نے دھرم اور سچائی اور دیا چھوڑ دی تب وہ پریشور کے بھید کو کبھی نہیں پہنچ سکتا اور یہ بات نہیں جانتا ہو کہ دھرم کرنے سے گیان ہوتا ہو کوئی آدمی کہتے ہیں کہ ہمارا من سنسار سے برکت نہیں ہوتا سو بغیر گیان ہونے سنساری ہو گا چھوڑنا بہت مشکل ہو اور میں چاروں برن کے آدمی اور راجا لوگوں کا سوچ کرتی ہوں کہ کلجک آنے سے سب سیکو دکھ ہو گا اور زیادہ رونا میرا اس واسطے ہو کہ برن ابراہمن بہاری بکنٹھ کو پدھارے جب اُنکے چرن کل رکھنے سے نکلے جگہ گدا پدم کے پیچھے سے میرے اوپر پڑ جاتے تھے تب میں بہت خوش ہوتی تھی ایسا کون جو بگلت میں ہو جسے شام سندر کے اندر دھبان ہونیکا سوچ نہیں کیا اور چھتیس گن انہیں تھے اُنکا برن تھے کرتی ہوں کہ تیج بولنا آجا رہے رہنا۔ چر دی میں دیا رکھنا۔ سبھاؤ میں دھیرج رکھنا چھما کرنا سنساری مایا موہ سے برکت دینا

جو کچھ پراپت ہوا اس میں منتو کھ رکھنا بیٹھا بچن بولنا۔ آندری اور من کو بس میں رکھنا سب چھوٹے بڑوں کو برابر جان کر کسی کا اہان نہ کرنا کسی کے برا کئے سے بڑا نہ ماننا کسی کام میں جلدی نہ کرنا یعنی ہونی بات یاد رکھنا۔ اپنی کسی ہونی بات نہ بھولنا۔ گیان کو استہر رکھنا میں میں برک رکھ کر استری اور لڑکوں سے زیادہ محبت نہ رکھنا۔ دولت پاکر کسی سے اہمان کی بات نہ بولنا۔ زیادہ طاقت ہونے سے گھبر نہ کرنا سب سے بہتر ہونا سب بدیا کو جانتا۔ دوسرے کا دکھ دیکھ کر دکھت ہونا کسی سے نہ ڈرنا۔ جو کوئی اپنا دکھ لے اسکو جی لگا کر سننا۔ گدرا ہوا اور اتیوالا اور موجودان تینوں کال کا حال جانتا۔ اپنے من کا حال کسی سے نہ لگا کر سمد رکھ کر گھبر نہنا۔ دھرم کیطون سے من کو نہ بٹانا۔ دھرم اور بید کی رچھا کرنا دنیا میں ایسا کام کرنا جس میں سب کوئی اچھا لے۔ آنکھوں میں مروت رکھنا کسی چیز کو دکھ نہ دینا۔ جو کوئی دکھی ہو کر اپنا مطلب لے اسکا مطلب پورا کر دینا۔ پریشور کا تپ اور دھیان کرنے رہنا سب سے آدھک بلوان ہونا کسی مشورہ کو تینوں لوگ میں کچھ مال نہ بھجنا۔ سا دھرم میں اور مہاتما کا آدر کرنا۔ پرا بکار کرنا۔ اوبیل روپی دھرم شام سندر سے ان سب گون کے ہونے پر بھی کچھ اپنا کر نہیں تھا سوا سے جتیس گون کے اور بہت سے اچھے کرم ان میں تھے جسوقت انکو یاد کرنی ہون اسوقت میرا کپڑا بچھا جاتا اور دکھیو جس گھی کے ملنے کیواسطے سب دیوتا اور دنیا کے لوگ اتنا تپ اور چپ کرتے ہیں وہی چھی کس بن چھوڑ کر دنرات شام سندر کی ہوا میں رہتی ہوا ایسے مری منوہر کی میں داسی ہون جب دو اپنے کے اخیر میں تمہارے پانوں ٹوٹ گئے اور میں کس آدک ادھر می راجون کے آدھرم کرنے سے دکھی ہوئی تھی تب بیکٹھ ناٹھ نے جڈکل میں اتنا لیکر ہمارا اور تمہارا دکھ چھڑایا تھا اور اپنا جس سنسار میں پھیلا یا ایسے پراپکا ری پیش کے جوگ کا دکھ کون سہ سکتا ہو گور روپی پر تھوی بیل روپی دھرم سے یہ کیتی تھی اور راجا پر چھت کھڑے ہوئے سنتے تھے

ادھیائے سترھواں

آنا کلجگ کا بیل روپی دھرم اور گور روپی پر تھوی کے پاس اور بات چیت ہونا کلجگ اور راجا پر چھت سے اور جگہ بنانا پر چھت کا کلجگ کو رہنے کیواسطے

سوت جی نے سونک آدک رکھیشورون سے کہا کہ اسوقت وہ شور درتھہ پر چڑھا ہوا بہت سی فوج ساتھ لیے ہوئے راجون کی صورت بنائے کالے کپڑے اور مکٹ پہنے سونٹا ہاتھ میں لیے گور اور بیل کے پاس آکر رتھہ پر سے اتر پڑا اور گور اور بیل کو پانوں سے ٹھوکر مار کر دھمکانے لگا وہ دونوں اسکا روپ دیکھ کر ایسا ڈر گئے کہ گوتو آنکھوں سے آنسو بہانے لگی اور بیل نے ہگ اور موت دیا پر چھت سے جب ایسا دھرم نہیں دیکھا گیا تب راجا نے بان نکال کر دھنکھہ پر چڑھا یا اور بڑا غصہ کر کے کلجگ سے کہا کہ ساتون دیپ کا راجا میں ہوں تو کون دلش کارا راجا ہو جو ہمارے راج میں راجا کی صورت بنا کر میری رعیت کو دکھ دیتا ہو راجون کا ایسا دھرم نہیں ہوتا کہ کسی کو دکھ دیوین۔ شری کرشن ہمارا ج تر لو کی ناٹھ دینا سے چلے گئے اور راجن ہمارے دادا کا ڈیو دھنکھہ رکھنے والے سیکھو کو گئے اسلئے تو پر تھوی کو بنا راجا کے بھکر گور اور بیل کو ایسا دکھ دیتا ہو اور دھرم کرنا چھوڑ دے نہیں تو بھگوا بھی ہمارے ڈالتا ہوں کلجگ یہ بات سننے ہی راجا کے ڈر سے چپ چاپ کھڑا ہو گیا تب راجا نے بیل سے پوچھا کہ تم کون ہو اور تینوں پانوں تمہارے کسے توڑے تم کوئی دیوتا ہو کر ہو جو ہم دینے کیواسطے تو نہیں آئے یعنی اپنے راج میں تمہارے برابر کسی کو دکھی نہیں دیکھا اور تم کچھ سوچ مت کر دو ہمارے ملنے سے تمہارا سب ڈر چھوٹ گیا اور ہم تمہارا دکھ دور کرینگے راجا یہ بات بیل سے لکھ کر گھڑے سے بولا کہ تو مت روؤ میں ادھر میں اور ہا پیوں کا دکھ دینے والا موجود ہوں راجون کا یہی دھرم ہو کہ جو راو لگرو می آدمیوں کو دھم دیوین جس راجا کے دلش میں پراپکا دکھ پادے اسکے

چار گن ناش ہو جائے تو ایک تو کیرت اسکی نہیں رہتی ہی دوسرے عمر اسکی کم ہو جاتی ہی تیسرے گیان مجھوت جاتا ہی جو تھے پر لوک بڑھ جاتا ہی اور چون
 کو ایسا چاہیے کہ جو کوئی انکے راج میں ہو اسکا دکھ چھڑا دیا کریں راجا کو اتنا دھرم رکھنے سے پھر کچھ تپ اور چپ کر نیکی ضرورت نہیں اس واسطے
 میں اس نشو و نما کو مار ڈالوں گا یہ سننا رہی جو دن کو بہت دکھ دیتا ہی راجا نے پرتھوی سے یہ بات لکر پھریل سے پوچھا کہ تمہارا پانوں کنے
 توڑا ہو جلد بناؤ ہم اسکے ہاتھ کاٹ ڈالیں گے جو ہم شری کرشن جی کے داس ہو کر تمہارا دکھ نہ چھڑا دیں گے تو ہمارے کل میں دوش
 لگے گا اگر کوئی دیوتا بھی ہمارے راج میں آکر کسی کو دکھ دے تو ہم اسکو بھی مار ڈال سکتے ہیں آدمی کی کیا طاقت ہی جو کسی کو دکھ دے سکے
 یہ بات سنکر بیل روپی دھرم اپنا سر جھکا کر راجا پر جھپٹا سے بولا کہ پانہ دون کے نش میں اسطرح سب راجا دھرماتا ہوتے چلے آئے ہیں
 انکے راج میں کسی نے دکھ نہیں پایا اور جن تمہارے دادا ایسے دھرماتا اور ہر جھکت تھے کہ جیکے سار تھی شری کرشن جی تر لو کی تھر پوئے
 تمکو اسطرح اچت ہو کہ تم ہیشہ دکھی اور غریب لوگوں کا سوچ رکھا کرو اور میں مید اور شاستری کی بات سے لاچار ہو کر نہیں جان سکتا کہ لوگو
 کسے دکھ دیا ایسے میں کسکا نام تہلاؤں جسکا نام تہلاؤں گا تم اسکا سکوچ کر وگے اپنی قسمت کا بھیل بھوگنا جون یہ بات دنیا میں ظاہر ہو
 کہ سب کوئی اپنے اپنے ادھرم کے بدلے دکھ پاتے ہیں کسی کو اپنے من کے منکلب بکھپ سے دکھ ہوتا ہی اور کوئی لوگ کہتے ہیں
 کہ آدمی سب شیکھ اور دکھ پر مشورہ کی اچھا سے بھوگتا ہی یہ بات بچا رنا چاہیے کہ پر برہم پر مشورہ کو جنکی اچھا سے سب جو پیدا ہوتے ہیں کیا
 مطلب ہو کہ کسی کو دکھ دیوں نارائن جی کو اس بات کا دوش لگانا اچت نہیں ہی کوئی کہتے ہیں کہ آدمی ادھرم کرنے سے ڈنڈ پاتا ہی اور دھرم
 کرنے میں بھی آدمی کا کچھ نہیں رہتا کسو اسطے کہ آدمی کی اچھا کے موافق سب باتیں نہیں ہوتی ہیں کوئی کہتے ہیں کہ دکھ دشمن سے ہونچتا ہی اور دھرم سے
 دکھ نہیں دیتا اس واسطے دشمن کا بھی پیدا کرنا اپنے ادھرم سمجھنا چاہیے کسو اسطے کہ جب تک آدمی مان کے پیش میں رہتا ہی تب تک اسکا کوئی
 دشمن نہیں ہوتا جب آدمی پیدا ہو کر سیانا ہوتا ہی تب لوگوں سے برودھ کر کے اپنا دشمن آپ کھڑا کرتا ہی اس سے میں کسی کا نام نہیں
 جلا سکتا کہ کسے جکو دکھ دیا ہو تم اپنی بدھ سے جان لو جب راجا پر جھپتے یہ سب گیان بیل روپی دھرم سے سنکر شری کرشن جی کے
 چرٹوں کا دھیان کیا تب راجا کو انتہ کر ن کی سدھتا سے معلوم ہوا کہ بیل روپی دھرم اور گنور روپی پرتھوی اور نشو و نما روپ راجا کلج
 ہو اور اسی نشو و نما دھرم کا پانوں توڑ کر پرتھوی کو دکھ دیا ہی اور اس پرتھوی کے مالک پر مشیر تھے سو وہ پدم دھام کو گئے اسی
 سبب سے پرتھوی چننا کرتی ہی پاپی کا نام لینے سے پاپ اور دھرماتا کا نام لینے سے پن ہوتا ہی بیل روپی دھرم نے اس واسطے کلج
 کو پاپی بھکر اسکا نام نہیں تہلا یا پہلے دھرم کے چاروں پیر تپ سمت شوج اور دیا کے بنے تھے کلجک میں زیادہ پاپ ہونے سے
 تین پیر دھرم کے ٹوٹ گئے ان تینوں پاپوں کے نام جس سبب سے دھرم کے تین پیر یعنی تپ اور سوچ اور دیا کے ٹوٹ گئے ہیں انہکار
 اور پرانی آستری سے جھوگ کرنا اور شراب پینا سمجھنا چاہیے کیوں است ایک پیر دھرم کار گیا اسکو بھی یہ کلجک توڑا چاہتا ہی راجا نے یہ بات
 من میں بچا کر بیل اور گنور کو دھیج دیا اور کر دھرم کے توار کو نکال کر کلجک پر مارنے دوڑا جب کلجک نے دیکھا کہ یہ دھرماتا راجا غصہ سے بھرا
 ہوا مجھے مارنا چاہتا ہی اور میں ایسی سامر تھ نہیں رکھتا جہ اسکے ساتھ لاکوں تب کلجک ابسا بچا کر دیا جا کے پانوں پر گر پڑا اور اپنی جان بچانے
 کی واسطے مٹی کرنے لگا تب راجا نے اپنے دھرم اور دیا سے توار نہیں چلا کر کہا کہ لاکھ کلجک جہاں راجا جہ دستھار اور جن ہمارے دادا کا لاج
 تھا وہاں تجکو رہنا چاہیے تو ادھرمی پاپیوں کا ساتھی ہو کر جس راجا کے دیش میں رہیگا اسکا من ادھرم کرنا چاہیگا جیگا تھ میں لاج اور انہکار
 اور جھوٹ اور کپٹ اور جھگڑا اور کام اور موہ بھرا ہوا ہی ایسے بھرت کھنڈ میں جہاں تک بچ ہمارا راج ہو اور وہاں سب کوئی اپنے دھرم اور کم سے

ہین مت کہ آدمی لوگ اس بھرت کھنڈ میں تب جاگ دان دھرم تہرت چو جا پر مشور کے کرنے سے راج گدی اور بہت طرح کا ٹھکے پا کر مکت پر دی
کو پاتے ہین اور انکو دکھ کبھی نہیں ہوتا تو ایسی جگہ پر کہ گنجن کر گیا اور تیرے رہنے سے پاپ زیادہ ہوگا میرا کتنا مان نہیں تو عمری جان بچنا مشکل
ہو کھلک نے ہاتھ جوڑ کر راجا سے کو کر گئی کی کہ مہاراج ^۳ عطل اپا دھرم اتا اور انصاف کر نیوالے ہین میری عرض سنئے کہ برہما جی نے ست جاگ تہرتیا
دو اوپر کھلک چار جگوں کو بنا کر انکی حد باندھ دی ہوتست جاگ تہرتیا دو اوپر تینوں جاگ اپنا اپنا راج کر چکے اور میں کھلک ہوں اب میرے
بھوک کر نیکاسی آیا ہر اور آپ جو کھو گیا دیتے ہین کہ تو ہمارے راج میں مت رہ۔ ساون دیپ میں آپکا راج ہو میں کہاں جا کر ہوں اور جو
برہما جی نے چاروں جگوں کی حد باندھ دی ہو وہ کس طرح مٹ نہیں سکتی اور ای پر تھوی ناتھ آپ میرے اوگنوں کو دیکھتے ہین اور گنوں
کی طرف دھیان نہیں کرتے مجھ میں ایک بڑا گن ہر وہ آپ سے کتا ہوں کہ ست جاگ کے سچ جس راج میں ایک آدمی پاپ کرتا تھا
اس راج بھر کے آدمی ڈنڈ پاتے تھے اور تہرتیا میں ایک آدمی کے اپرا دھ کرنے سے گاؤں بھر ڈنڈ پاتا تھا اور دو اوپر میں ادھرم کرنے
سے پر وار بھر کو ڈنڈ ملتا تھا اور کھلک میں جو آدمی جس انگ سے پاپ کرتا ہو میں اسکو پکڑ کر اسی انگ کا ڈنڈ دیتا ہوں دوسرے جگوں میں
آدمی کو مانسی پاپ کرنے سے ڈنڈ ملتا تھا اور کھلک میں مانسی پاپ نہو کر مانسی پاپ چھل ملتا ہو راجا کو جب یہ بات سنکر بھی یا نہ آئی تب پھر
کھلک بولا کہ ای پر تھوی ناتھ مجھ میں ایک اور گن بہت بڑا ہو کہ ست جاگ میں جو کوئی اپنا پر لوک بنانے کیواسطے دس ہزار برس تک تب
کرتا تھا تب اسکی اچھا پوری ہوتی تھی اور تہرتیا میں جب آدمی لوک بہت سا روپیہ لگا کر ہزار برس تک جاگ کرتے تھے تب انکا مطلب پورا
ہوتا تھا اور دو اوپر میں سو برس تک پوجن اور دھیان نارائن جی کا کرنے سے من کی مراد ملتی تھی اور میرے راج میں جو کوئی ایک ساعت بھی
دھیان شیا م شندرا کا اپنے سچے من سے کرے یا انکا نام لےوے یا گاؤں سے انکی لیلیا اور کھائے وہ اپنے مطلب کو پونچھ کر بہت جہنوں کے پاپ سے
چھوٹ جاتا ہے جب یہ گن سنکر راجا پر کھپت بہت خوش ہوتا تب کھلک نے کہا کہ ای پر تھوی ناتھ دیا کر کے میرا جیو دان دیکھئے رہمان کیسے وہاں جا کر
رہوں میں آپ سے بہت ڈرتا ہوں آپکے حکم میں رہوں گا جب کھلک نے ہاتھ جوڑ کر نیو کیا تب راجا نے اسکو دین جا کر اپنا دھرم بچا کر اشرن کے کو کوئی
نہیں مارنا ایسا بھگدو لگا کر کھلک جس جگہ آدمی جو کھیلے میں اور جہان پینے کیواسطے شراب کتی ہو اور جس مکان میں بیشیا شہتر یا ^{۱۱} دہتی ہو اور
جہان پر جیوں کو جان سارے ہین وہاں جا کر تو رہے سنکر کھلک نے دین ہو کر راجا سے پھر کہا کہ ان چار جگوں میں میرا کل پر دا نہیں سکا کتا
تب راجا نے خوش ہو کر کہا کہ جس جگہ سو م آدمی کے پاس روپیہ پیا سونا چاندی ہو اور وہ اسیمن سے دان اور دھرم نہ کرے وہاں بھی جا کر تو رہ
سوا سے ان پانچ جگوں کے اور کہیں جو تو اپنا دخل کر گیا تو ہم جگہ مار ڈالیں گے کھلک نے راجا کو دھرم اتا اور بلوان دیکھ کر انکی بات مان کر اپنے من
میں کہا کہ جب راجا کا من دھرم کی طرف سے پھر گیا تب ہم اور سر پا کر اپنا مطلب نکال لیں گے کھلک یہ بات بچا کر راجا سے برا ہوا اور انھیں پانچوں
جگوں میں جہان راجا نے بلایا تھا اگر ڈیرا لیا سوت جی نے اتنی کھٹاشا کر سو کاوک رکھینو روں سے کہا کہ جو کوئی اپنا بھلا چاہے وہ ان پانچوں
باتوں سے کنارہ رکھے اور راجا کو یہ بات کبھی نہ کرنا چاہیے سوا سے راجا کے آدھین سب رعیت رہتی ہو جب کھلک کو جانے کے چھپے
راجا پر کھپت نے اسن ہیل کے تینوں پیر ٹوٹے ہوئے اپنے دھرم سے اچھے کر کے گائے کو دھرج دیا تب وہ ہیل اپنا دھرم مڈھاپ گنو پر تھوی ہوا
ہو کر اپنے اپنے استھان کو چلے گئے اور راجا نے راج گدی پر اگر یہ حال برامہج رکھینو روں سے کہا وہ لوگ سنکر بولے کہ امر راجا تنے اچھی بات کی
اب کھلک تمھارے راج میں اپنا عمل نہیں کر سکتا پھر راجا پر کھپت نے اپنے دلش میں یہ دھنڈھورا پٹا دیا کہ کوئی جو نہ سنا کرے اور شراب
نہیوے اور جہاں کھیلے اور دھن پا کر جتنا شکست دان کرے اور پراستری کے ساتھ بھوگ نہ کرے جو کوئی دیوتا اور سا دھوا اور سنت اور برہمن اور گواڈیہ

اور شام کو نہیں مان کر ان پانچوں باتوں میں سے کوئی کام کر لیا اسکا ہم ان اور دھن لوگر دھندلو بن گئے اور پچھت کے راج میں لنگے ڈرے سب لوگوں نے ادھرم کرنا چھوڑ دیا اور راجا پچھت دھرم کو بڑھانے ہوئے ہستنا پور میں راج کاج کرنے لگے اور ہمیشہ کھٹا اور لیلا پریشور کی شکر انکے مرزن میں دھیان لگائے رہتے تھے اور انکے راج میں بھی سب رعیت اپنے دھرم سے رکھ خوش تھی

ادھیائے اٹھارھوان

جانا پچھت کا شکار کھیلنے کی واسطے جنگل میں اور دخل کرنا کلجگ کا پچھت کے من میں اسلئے ڈال دینا راجا کا مرہو اسانپ پھنڈی رکھ کے گلے میں اور بھنڈی رکھ کے بیٹھے شرنکلی رکھ کا شاپ دینا راجا پچھت کو

۱. بیاری
۲. مہو

شوتھی سو تک آدک کھیشورون سے کہتے ہیں کہ جنگ پچھت نے راج کیا تب تک اگلی نیت اور دھرم سے کلجگ نے ان عمل نہیں پایا اور راجا پچھت رکھ پریشور اپنی پر جاکر چلنے کے لیے اپنی راج میں چاروں طرف گھومتا اور ایک چھتر راج کرتا رہا اور کلجگ کو کچھ مال بچھرا دیا اتنی کھٹا شکر سو تک آدک کھیشورون نے شوتھی سے کہا کہ آپ پریشور کی کھٹا میں بیٹے جوگ ہو کر مرے ہوئی رہ ہلو گوں کو پلاتے ہیں آپ کے ست سنگ سے ہمارا جنم پھل ہوا جو آپ ایسا کہیں کہ تم لوگ کھیشور ہو تمہارا جنم اسطرح سدھ جانیگا تو تم یہ یقین کر کے جاؤ کہ جو کچھ تمہارے ست سنگ سے ملتا ہے وہ نیکے شورگ اور کینتھ میں نہیں ملتا اب جس طرح راجا پچھت نے اپنا تن تباگ کیا وہ حال برن کیجیے شوتھی نے کہا کہ جب راجا پچھت بوڑھا ہوا تب راجا نے پکار کیا کہ چو مارنا ادھرم ہو سو تو میں نے چھوڑ دیا اور راجا کا یہ دھرم ہو کہ جنگل میں جا کر شکار کھیلا کرین اس زمانہ سے بہت سے دیش دیکھنے میں آئے ہیں جو شرن جنگل میں بوڑھا ہو جائے اسکو ضرور مارنا چاہیے ہوشیہ سے راجا لوگ ایسا کرتے آئے ہیں یہ بات پکار کر ایک دن راجا نے جنگل میں جا کر بہت سے جیونوں کو شکار میں ہارا پھر ایک ہرن کے پیچھے جو گھائل ہو کر بھاگا تھا ادھر کیرت گھوڑا اپنا دوڑا کرتا اپنے سنا تھیوں سے ملوہ ہو گیا جب راجا کو گرم ہوا چلنے سے بہت پیاس لگی اور پانی ڈھونڈنے کی واسطے چاروں طرف پھرنے لگا تو اس جگہ بھنڈی رکھ کی گلی دکھائی دی اور وہ کھیشور بڑے جوگ اور



نہاتا ہمیشہ جنگل میں رہتے تھے اور جو دھرم پچھت کے پیتے وقت گلو کے تمن سے پکھتا تھا اسی کو پیکر پریشور کا جنم کرنے سے راجا نے گلی کو دیکھتے ہی وہاں جا کر کھیشور سے کہا کہ میں راجا پچھت اچھمن کا بیٹا بہت پیاسا ہوں دیا کر کے تھوڑا پانی بچھو پلاؤ اسطرح کوئی مرتبہ

راجا نے رکھشور سے پانی مانگا اور رکھشور ہمارا جاسوقت آنکھ بند کیسے ہوئے پر ان اپنا برہما نڈ پر چڑھائے ہوئے پر مشور کے دھیان
 میں ایسے لگے ہوئے تھے کہ آنکھ اپنے بدن کی بھی خبر نہ تھی اس سبب سے انھوں نے راجا کی بات نہیں سنی اور نہ انکو کچھ جواب دیا اسوقت
 جو ہنسنا کرنے سے کھجک نے راجا کے من میں اپنا دخل کر کے کپٹ پیدا کیا جب راجا کو دھرماتا اور ہر جھکت ہونے پر بھی زیادہ بھوکھ اور پیاس
 لگنے سے غصہ پیدا ہوا تب اسنے پجارا کو دیکھو ہم ساتوں دیپا پر تھومی کے راجا ہو کر اس براہمن کے دروازے پر پانی مانگنے آئے اور
 اس رکھشور نے ہکو دیکھا جیو تھی سادہ لگا کر تھاری بات کا جواب بھی نہ دیا پانی کو کون پوچھے اس سے اسکو کچھ ڈنڈ دینا چاہیے پر میں
 پاڈوں کے گل میں پیدا ہوں براہمن کو کس طرح ڈنڈ دوں جب ایسا پجارا کر راجا لگوڑے پر سے اترا تو اسنے اس جگہ ایک مرا ہوا سانپ
 پڑا دیکھ کر من میں کہا کہ سانپ اسنے لگے میں ڈالداں تو سانپ کے ڈر سے رکھشور اپنی آنکھ کھول دیا ایسا پجارا کر راجا نے غصہ سے
 اس سانپ کو اپنے دھنکے سے اٹھا کر بھنڈی رکھ کے گلے میں ڈال دیا لیکن وہ رکھشور پر مشور کے دھیان میں ایسا ڈوبا ہوا تھا جسکو
 سانپ کے ڈالنے سے بھی کچھ ڈر نہ ہو کر حیوان کا تون اپنی جگہ آنکھ بند کیسے ہوئے پر مشور کے دھیان میں بیٹھا رہا اور راجا نے اپنے
 مکان پر آ کر جیسے کٹھ اپنے سر پر سے اتارا ایسے ہی اسکو گیان ہوا تب بیٹے سوچ سے من میں کہنے لگا کہ دیکھو سونے میں کھجک کا باس ہر
 سو میرے سر پر تھا اور شکار کھیلنے سے میری بدن بدل گئی جو میں نے مرا ہوا سانپ رکھشور کے گلے میں ڈال دیا اب میں سمجھا کہ کھجک نے
 مجھے اپنا بدالیا اس باپ سے میرے لکھے اڈھار ہو گا جب کوئی آدمی نارائن جی سے بکو ہو کر گوا اور براہمن کو دکھ دے تو سمجھنا چاہیے
 کہ اسکے دن بڑے آئے ہیں میں نے آج براہمن کو برتھا دیکھ دیا اس سے معلوم ہوا کہ میری عمر اور دولت جاتی رہی گی یہاں راجا اپنے
 گھر بیٹھا ہوا اسطرح سوچ کر تھا اور جس مکان میں بھنڈی رکھشور دھیان میں بیٹھے تھے وہاں جب رکھشور دن کے لڑکوں نے کھیلنے
 ہوئے یہ حال دیکھا تب ایک لڑکے نے بھنڈی رکھشور کے بیٹے شری رکھ سے جو کوئی آدمی کے کنارے لڑکوں میں کھیلتا تھا جا کر کہا
 کہ تمہارے باپ کے گلے میں راجا پر چھپت سانپ ڈال گیا ہے یہ بات سنتے ہی شری رکھ جو برہما جی سے بردان پاکیزہ بن اپنا سادھ رکھتا
 تھا کہ دو دھرمین پھر گیا اور انھیں اسکی لال ہو کر بون کا پینے لگا اسوقت شری رکھ نے ندی کنارے جا کر اپنا ہاتھ اور پاؤں دھویا
 اور آجمن کر کے ہاتھ میں پانی لیکر شاپ دیا آج کے ساتوں دن چھک سانپ کے کاٹنے سے راجا پر چھپت مر جائے ایسا شاپ دیکر لولا
 کہ دیکھو شری کرشن جی مینکھ کر گئے اسنے کھجک باسی راجا روپیہ اور راج کے غور میں اندھے ہو کر براہمنوں کو دکھ دیتے ہیں جس طرح کوئی آدمی
 دروازہ رکھانے کیواسطے کتا پالے اور وہ کتا اسکی کو کا کھجک کی تھالی میں منہ ڈال دے اسطرح راجا لوگ تو کہیں طرح رکھشور دن کی چھا کرنے
 کیواسطے میں اب کھجک کے راجون کا یہ حال ہو کہ براہمنوں کی کر پا اور آشیر باد سے راجا گدی پا کر انھیں کو دکھ دیتے ہیں یہ ارجن اور جو ہنتر
 کے گل میں ایسا اڈھرمی راجا ہوا کہ جسنے میرے باپ کے گلے میں سانپ ڈال دیا اور راجون نے براہمنوں کو کو در جانا ایسے ہم آنکھ اپنی ساتھ
 دکھلانے میں شری رکھ سب لڑکوں کو ایسی بات اور شاپ دینے کا حال سنا کہ بھنڈی رکھشور کے پاس آیا اور جب اپنے باپ
 کو بیچ دھیان پر مشور کے اور مرا ہوا سانپ گلے میں پڑا دیکھا تب سانپ کو گلے سے نکال کر رونے لگا اور باپ کا نام لیکر پکارا
 اسکی آواز سنتے ہی بھنڈی رکھ نے سادھ کھول کر اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تو کسواسطے روتا ہو شری رکھ نے کہا کہ پر چھپت تمہارے
 گلے میں سانپ ڈال گیا ایسے میں رونا ہوں یہ بات سنکر بھنڈی رکھ نے کہا کہ امی بٹا تو نے کچھ غصا تو نہیں دیا شری رکھ بولے کہ میں
 اس اڈھرم کرنے کے بدلے راجا کو ریشاپ دیا ہے کہ سات دن چھپت سانپ کے کاٹنے سے راجا مر جاوے یہ بات سنکر بھنڈی رکھ

بہت اُداس ہو گئے اور کردہ کر کے اپنے بیٹے سے کہا کہ اور کھتے تھے بہت بُرا کام کیا جو ایسے دھرم اتارا جا جو جسکے راج میں کلہک نے دخل نہیں پایا تھا شاپ دیا دیکھ کر شرمین ہی بیکنڈہ نامتھ نے اُسکی رجمان کے پیٹ میں کی اور کورون اور پانڈون کے گل میں ہی ایک راجا بچا تھا جسکے راج میں ہم سب براہمن اور رکھیشور پڑی آرام اور خوشی سے رکھ کر ہی پیش اور پھٹی کو بھی دکھ نہیں ہوا اور شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں تو نے حضور سے اپرا دھ سے بہت ڈنڈا اُسکو دیا اُسکے اوگن کو لیا اور گن کو چھوڑ دیا پر پھیت کے مرنے کے چھپے اُدھرمی راجا ہونے اور اُنکے راج میں کلہک اپنا دخل کر کے آدمیوں سے پاپ کرادیکھا دیکھ راجا میرے استخان پر آیا تو مجھے اُسکو کھا لکھا کر ادر کرنا چاہیے تھا بڑے شرم کی بات ہوئی کہ میں نے اُسکو ایک لوٹا پانی بھی نہ پلایا اور تو نے ایسا شاپ بھینور راجا کو دیکھ کر شرمی کرشن جی کا اپرا دھ کیا راجا کے مرنے کے چھپے دنیا میں سب لوگ برن شکر ہو جاویں گے اس پاپ کی جڑ تو ہی ہوا سا دھ سنٹون کا یہ دھرم ہو کہ گن کو لیتے ہیں اور اوگن کر نہیں دیکھتے یہ بات بھنڈی رکھ نے اپنے بیٹے سے لکر پریشور کا دھیان کر کے اُسے جو کیا کہ اور بیکنڈہ نامتھ میرے اگیان بالک سے بڑا پاپ ہوا اسکا اپرا دھ چھپا کیجھے جو راجا کو اور براہمن کی رچھا کرتے ہیں اُنکے ماریکا پاپ دنن براہمن مارنے کے برابر ہوتا ہوا اور بنا راجا کے دیش میں چور اور پاپی بہت پیدا ہوتے ہیں جسے راجا کو مارا اُسنے چور اور اُدھرمیوں کو بڑھا یا بھنڈی رکھ نے دھیان میں پریشور سے ایسا لکھ کر میں بھارا کر راجا کو اس شاپ کا حال کھلایا چاہیے حسین دوا اپنے بھلوک کی تدبیر کرے سنساری لوگ یہ بات سُکر شرمی رکھ کو تو براہمن کے لکھ لیتے مہا راجا کی گت ہونے کیو اسٹے اُسکو ضرور خبر کر دینا چاہیے بھنڈی رکھ نے ایسا بچا کر کر گن نام اپنے چیلے کو بلا کر کہ اکر تو راجا کے پاس جا اور ہماری طرف سے آشیرا دیکر کدے شرمی رکھ نے اسطرح لکھو شاپ دیا ہوا ایسے تمھاری اکال مر ت ہوگی تم ہوشیار ہو کر اپنی گت کی تدبیر کر دتو تم نے اتنی کتھا سُکر رکھیشورون سے کہا کہ دیکھو جو راجا پر پھیت اُسو تھا ما کے بھر سے بچا اور جسے دھرم اور پریشوری کی رچھا کر کے کلہک کو اپنے اُدھین کیا وہی راجا ایک براہمن کے لڑکے کے شاپ دینے سے مر گیا ایسا ماتم براہمن کا ہوا اور پھیت کے مرنے کے چھپے کلہک نے سب بچا اپنا دخل کر لیا اور راجا پر پھیت نے کلہک کا گن بھگا اُسکو نہیں مارا اُسکے اوگن کی طرف نہیں دھیان کیا جو لوگ دھرم اتارا اور بھکت ہوتے ہیں وہ گن کو لیکر اوگن کی طرف نہیں دیکھتے اندر لوک اور سودرگ اور بیکنڈہ اور دنیا میں کوئی لکھت سنگ کے برابر نہیں ہوتا اور پریشور کا بھید اور جرت برہاجی اور شو جی آدک دیوتا بھی نہیں جان سکتے دوسرے کی کیا سامتھ ہو جو جان سکے سو تک آدک نے یہ بات سُکر بہت استمت کی کہ اُسے کہا کہ آپ دھن میں جو پریشور کا چرت راد امرت روٹی کتھا ہلو گو گو کا لون کی راہ بلا کر کرتا رتھ کتھ میں سوت جی نے یہ بات سُکر کہا کہ آج ہمارا جنم لینا سچھل مہا جو آپ ایسے رکھیشور اوریشور ہماری بڑائی کر تے ہیں ہمارا جنم براہمن اور شو دور سے لکر ہوا تھا سو آپ ایسے ماتاؤن کی سگت کرنے سے ہمارا سب سوچ دور ہو گیا جو کوئی آدمی کا جنم پاکر پریشور کی کتھا سنے اور اُنکے نام کا اسمرن اور بھجن کرے سنسار میں اسیکا جنم لینا سچھل ہو دیکھو جن چرٹون کا دھوون لگتا جی ہو کر تینوں لوک کے جو ڈکو تارنی ہیں جو ان بیڑوں کی سگت رکھ کر تینوں پت کا نام لیوے اور اگلی کتھا کا لون سے سنے اُسکی بڑائی کو نہ کہ سکتا ہوا آدمیوں کا جنم وقت پریشور کی کتھا سنے اور نام بھنے میں گدرتا ہوا اتنا رقت اگلی حرم میں کم نہیں ہوتا میری کیا سہتھ ہو جو پریشور کے گنوں کو برن کر سکوں جس طرح آکاش میں پھٹی اپنی طاقت بھرا تانا ہوا پر آکاش کی کتھا نہیں پاسکتا اسطرح برہاجی اور شو جی آدک دیوتا اور رکھیشور لوگ اپنے اگیان اور سرتھ بھر پریشور کا دھیان اور اسمرن کرتے ہیں لکھ اُنکے ات کو کوئی نہیں پاسکتا ہو۔

اُدھیا سے اُٹھو ان معلوم ہونا راجا پر پھیت کو حال شاپ دینے شرمی رکھ کا اور راج پاٹ
چھوڑ کر جانا پر پھیت کا لگنا کنارے اور آنا شکر لوجی آدک رکھیشورون کا اُس استخان پر

سوت جی نے سونگادک رکھیشور دن سے کہا کہ جموت راجا پر کھیت شکار سے آکر اپنے ادھرم کا بچا کر کے جنتا میں بیٹھے ہوئے
 من میں یہ کہتے تھے کہ ہمارے پیچھے جو راجا ہونگے وہ ہمارے ادھرم کو کھینچا حال سکر رکھیشور دن اور براہمنوں کا اتاد کر کے انکا ذرنا
 اس باپ کے لئے دو براہمن مجھ کو شاپ دیتا یا میرا پران نکل جانا یا کچھ نقصان ہو جاتا تو دوسرے راجا کسی براہمن اور رکھیشور کو ڈنڈہ
 اسی وقت کہ وہ نام بھنڈی رکھ کے چیلے نے وہاں پہنچ کر کہا کہ اور راجا بھنڈی رکھ نے تمکو آشیر باد دیکر کہا ہے کہ میں تمھارے اتے وقت
 پریشور کے دھیان میں ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ مجھ کو تمھارے آنے اور پانی مانگنے کی کچھ خبر نہیں ہوئی اور تم نے کرو دھ کر کے میرے گلے میں ملا ہوا
 سانپ ٹال دیا میں اس سے بڑا نہان کر تھیں پانی نہ پلانے سے بہت شرمندہ ہوں لیکن شرمگی رکھ میرے بیٹے نے اپنے اگیان سے تمکو شاپ یا
 کہ سات دن میں تم تھک سا نپ کے کاٹنے سے مر جاؤ گے اسلئے تم اپنی مکت بنانے کی تدبیر کرو جس میں کرم کی بھاشی سے چھوٹ جاؤ راجا
 بات سنکر بہت خوش ہوا اور ہاتھ جوڑ کر اس چیلے سے بولا کہ شرمگی رکھ نے میرے اوپر بڑی کرپائی جو مجھے شاپ دیکر اس مایا دہی مندر سے
 کہ جس میں کام اور کرو دھ کے بس ہو کر میں ڈوب رہا تھا باہر نکالا اور مجھ کو اتنے دن میں آج تک اس باہکا دھیان نہیں ہوا کہ ایا موہ سے
 اگ ہو کر پریشور کا بھجن اور اسمن کر دن لیکن اب اس شاپ کا ذرا مان کر میں میرا برکت ہو گیا تم میری دندوٹ لکر رکھیشور مہاراج سے
 بڑو برکت دینا کہ میں اپنی سزا کو پہنچ کر بہت خوش ہوا مگر وہ دل سے میرا تصور معاف کرین راجا نے چیلے سے یہ بات لکر بہت روپیہ اور چاہرت
 دھنڈا دیکر رخصت کیا لکر ایک بات کا رنج راجا کو ہوا کہ اس ادھرم کے بدلے لازم یہ تھا کہ ذرا میری جان نکل جانی سات دن تک اس باپ
 تن کو رکھنا کہا مطلب تھا اسلئے لازم ہے کہ سات دن جو میرے مرنے میں باقی ہیں ان میں اس باپ کی تن کو دانا پانی نہ دوں کسو اسلئے کہ
 جس میں پریشور کا بھجن اور اسمن نموہ وہ تن کسی کام کا نہیں تارا جہلے ایسا بچا کر میں سو جا لکر عورت اور لڑکے اور دھن دولت کی محبت چھوڑ
 پریشور کے دھیان میں نہیں ہونا چاہیے اتنے دن میرے اس نیا کے ایا موہ میں بغا منہ گزر گئے اور میں میرا برکت نوا اور جب میں تو بن گیا
 کے کاٹنے سے مر جاؤنگا تب یہ راج اور دھن میرا ساتھ چھوڑینگے اسلئے اچت ہے کہ میں پہلے سے ان کی محبت چھوڑ دوں اور گگاجی کے کنارے
 جو تینوں لوگ کو تارتی میں سات دن بیٹھ کر پریشور کا بھجن اور اسمن کر کے اپنی مکت بناؤں کسو اسلئے کہ دنیا میں جسے جنم لیا وہ ایک دن ضرور
 اندر لوگ دیوتا بھی ہمیشہ جیتے نہیں رہتے آدمی جیسا کرم کرتا ہو ویسا لکھ اور لکھ پا کر جو راسی لاکھ جنوں میں جنم پاتا ہو میں اس سات دن
 میں ایسا کرم کروں جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ کر مجھ سا گر پارتر جاؤں راجا نے یہ بات بچا کر ذرا خبر اپنے بڑے بیٹے کو جو چودہ برس کا تھا
 راج گدی پر بٹھال دیا اور راج کا کام دزیروں کو سونپ کر تنبیج سے کہا کہ اسی بیٹا لگو اور براہمن کی رچھا کر کے پر جاؤ سکر دینا راجا نے ایسا
 لکر تن اپنا برکت کو کے سب راجس لگنا اور کپڑا بدن سے اتار ڈالا اور ایک لگو ماہین کر گگاجی کے کنارے چلا گیا اور چلنے وقت راجا نے
 بہت سارے براہمنوں کو دان دیکر راج اور پر دار کی محبت اسلئے چھوڑ دی کہ جس طرح کوئی آدمی تو کر کے پھر لکھا اٹھا کر اسکی طرف نہیں دیکھتا
 یہ حال سنکر سب رانی اور شکر کے مہرورت لوتے ہوئے راجا کے پیچھے لگا لگا کرے پہنچے اور رانیوں نے کہا کہ مہاراج تمھارے پیچھنے کا دکھ ہو گیا
 سے نہیں سما جا گیا راجا انکو باہل دیکھ کر لاکراستری کو چاہیہ کہ جس بات میں اس کے پت کا دھرم رہے وہ بات کرے اس کے دھرم میں
 خلل نہ لے پت لکر سکر ہا گیا اسکی طرف لکھا تھا کہ نہیں دیکھا اور ہر دور میں لگا لگا کرے جا کر نہا کے کشا کے آسن پر آرتھہ بیٹھ کر میں سنکلیپ کیا
 کہ جو سات جن کی عمر میری باقی ہے اس سات دن میں کچھ ان جل نہ کر ڈگار جا کا یہ حال جسے سنا وہ بنا روئے نہ اور راجا شکر میں جی کے پڑوٹکا
 دھیان دھ کر پھارنے لگا کہ یہ سات دن ہر چا اور ست سنگ میں گزریں تو بہت اچھا ہو اور راجا کے شاپ اور برکت ہو دیکھا حال رکھیشور

श्रीकृष्णाय

۱. अथ वन
२. विप्लवा-
यन
३. कात्यायन

اور مینشور لوگ سنکر اُداس ہو گئے اور اتر دُمن اور شمشٹھ درجیوں اترش تہی بھگ انگر پر اتر پر فرام میدا اتھ دیول تہلا بن بھو دوج گوتم میتے
 اگست بیاس نار دیشو اتر کا تہا بن بادیا اور جہو گن ادک بہت سے رکھیشور اور مہاتا لوگ راجا پر بھیت کو دھرماتا بھگ گنگا جی کے کھار سے
 بھینٹ کرنے کیواسطے آئے راجا نے اُنکو دیکھتے ہی دندوت اور پوجا کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھالا اور سب کسی کو آسن دیکر بولے
 کوا دھما راج مر ڈھمرا آپ لوگوں میں سے ایک مہاتا کا بھی درشن جسکو ملے وہ آواگوں سے چھوٹ کر بھوساگر پار اتر جا لے میرے بڑے
 بھاگ جو آپ لوگوں نے کر پا اور دیا کر کے مرتے وقت بھکو درشن دیے اب اسپطج کر پا کر کے سات دن تک یہاں رہیے کہ جس میں آپکے
 رہنے سے من میرا سنساری مایا مودہ کی طرت نجاوے اور آپ لوگوں کے ست سنگ سے اٹھون پہر چرچا نام پر برہم پر مینور کا جو ہمارے اور آپ
 لوگ کر پا کر کے میرے بھلے کیواسطے یہاں آئے ہیں اور کچھ پروا نہیں رکھتے دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر تہلائیے کہ اس سات دن میں وہ تدبیر کر کے
 آواگوں سے چھوٹ جاؤں تب اُن رکھیشورون میں سے ایک نے کہا کہ تیر تھ نہانا بڑا بن بھو دوسرے رکھیشور نے کہا کہ براہمن لوگ اٹھا ہوئے
 ہین جاگ کر جس میں تھا راجا آپ سب چھوٹ جائے تیرے رکھیشور نے تہلا کر جو کچھ تھا رے پاس دولت ہو اُسے براہمن کو دان کر دو دان
 کے برابر دوسرا دھرم نہیں ہو چوتھے رکھیشور نے کہا کہ دیوتاؤں کا پوجن کرنے اور منتزہ پ کرنے سے سب پاپ مٹ جانے میں اسپطج
 سب رکھیشورون نے اپنے اپنے گیان کے موافق تہلا یا لیکن کوئی بات بکی نہیں ٹھہری کہ کون کام کرنا چاہیے تب راجا نے کہا کہ آپ لوگوں نے
 جو بات بھاری وہ سب اچھی ہیں مگر ان سب باتوں کے سامان اٹھا کر تیکو بھٹ دن جا نہیں اور میرے مرنے میں صرف سات دن رہیے
 ہین کوئی تدبیر ایسی تہلائیے جو اسی سات دن میں پوری ہو سکے اس بات کو سب مہاتا لوگ بھارا کر کے لگے اتنی کھانسا کر سوت جی نے کہا
 کہ اسی رکھیشور جو وقت نار دجی حال شباب دینے کا سنکر راجا پر بھیت کے پاس گنگا کمار سے جاتے تھے اُسوقت راہ میں شکدیو جی سے ملاقات ہوئی
 تب شکدیو جی نے نار دُمن سے پوچھا کہ آپ کہاں جاتے ہیں نار دُمن نے اپنے جانے اور راجا پر بھیت کو شاپ ہونیکا حال سنکر کہا کہ ہمارا راج جو
 من اور رکھیشور راجا کے پاس گئے ہیں وہ لوگ راجا کو اچھی اہ جو مکت ہونیکے ہونین تہلا کر کوئی رکھ بگ اور کوئی تب اور کوئی دان ادک دھرم کرنے
 کیواسطے کمین گے لیکن تھوڑے دن رہنے سے راجا وہ کام کرنے سے بھوساگر پار نہیں اتر گیا ایسے آپ وہاں جا کر راجا بھگت گن سنکر بھوساگر پار
 اتار دیجیے یہ بات سنکر شکدیو جی نے پہلے وہاں جانے سے انکار کیا تب نار دجی نے اُنکو یہ اتھاس سنا یا کہ ہمارا راج میں نے چلتے وقت راہ میں کیا دیکھا
 کہ ایک آدمی آنکھ والا کنو میں بیٹھا تھا اُسوقت ایک اندھا راہ بھول کر وہاں چلا آیا اور اُس کنو میں میں گر کر مر گیا اُنکو ہر اس آنکھ والے آدمی نے
 اندھے کو دیکھنے پر بھی کنو میں کی طرت جانے سے منع نہیں کیا تو اُس دیش کے راجا نے یہ حال سنکر اُس آنکھ والے کو بڑا بہت دند دیکر کہا کہ تیرے
 آنکھ تھی تو نے اُس اندھے کو کنو میں کی طرت جانے سے کیوں نہ روکا سو آپ تہلائیے کہ اُس آنکھ والے نے اُچت کیا یا اُن اُچت کیا یا اتھاس
 سنکر شکدیو جی نے کہا کہ اے نار دُمن اُس آنکھ والے نے اُدھرم اور ڈنڈ دینے جوگ کام کیا کہ اُسکے دیکھتے ہی وہ اندھا کنو میں میں گر کر
 مر گیا ایسے وہ اُس پاپ کا بھاگی ہوا تب نار دجی نے کہا کہ اے شکدیو جی ہمارا راج دیکھو راجا پر بھیت اپنی مکت بنا لیکے راہ نہیں جانتا ہوا اور آپ
 بھگت بھجن کرنے کے پر تاب سے سب راہ جانتے ہیں جو اسکورا نہیں دکھاو گے تو اُسکے ترک جانیکا پاپ سکھو ہو گا اور تینوں لوگ کے
 راجا جو پر مینور میں وہ مگھو اس پاپ کے بدلے ڈنڈ دینگے یا نہیں یہ بات سنکر شکدیو جی لاچار ہوئے اور راجا کے پاس جانا منظور کر کے
 نار دجی سے کہا کہ آپ چلیں میں بھی چھپے سے آتا ہوں جو وقت رکھیشور لوگ سات دن میں راجا کے مکت ہونیکے تدبیر بھار ہے تھے اُسوقت
 شکدیو جی ہمارا راج چندرہ برس کی عمر بھیت شد برہم نفس۔ وہ پتا ہے اُنکو مورت راجا کے پاس آئے اُنکے تیج کو دیکھ کر سب رکھیشور

اور من جو بڑے ماتھا اور بڑے جو پیلے سے وہاں بیٹھے تھے اٹھ کھڑے ہوئے اور شکدیو جی مہاراج کو بڑے آدرجھاؤ سے بیچ میں اونچے سنگھاسن پر بٹھالا تب راجا پر بھیت کے من میں اس بات کا سند یہ ہوا کہ دیکھو شکدیو جی کو چھوٹی عمر ہونے پر بھی بڑے بڑے رکھنور دن اٹھکڑے آدرجھاؤ سے بٹھالا لانکے پر کاش سے معلوم ہوتا ہے کہ یوگن میں سب سے زیادہ ہن ایسا ہمارا راجا پر بھیت بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور شکدیو جی کو دندوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بڑی آدھینائی سے بولے کہ امی کر پاندھان آپ نے بڑی دیا کر کے اسوقت میں جو میں مرنے کی واسطے گنگا کنارے آیا ہوں جگودرشن دیا اور آپ ایسے ماتھا پڑش کا آنا میرے بھاگ سے ہوا جب شکدیو جی مہاراج سنگھاسن پر بیٹھے تب پراشر من شکدیو جی کے دادا نے راجا پر بھیت کے سند یہ مٹانے کی واسطے کہا کہ امی راجا شکدیو جی عمر میں جھولے اور گیان میں سب سے بڑے ہیں اور ہم لوگ اور جتنے بڑے بڑے رکھنور اور من کو تم یہاں دیکھتے ہو سب کو گیان میں ان سے چھوٹا سمجھو اس واسطے ہم لوگوں نے اٹھکڑا نکا آدھ کیا ہوا اور بیٹارن ترن میں جیسے راغون نے جنم لیا تب سے برکت من دزات پر مینور کے دھیان میں رکر شہام شندر کا گناہا دگانے میں اور راجا تیرا کوئی بڑا پٹن سہاے ہوا جو اسوقت یہاں آئے سب کر مون سے اچھا جو دھرم تیرے بھوساگر پارا ترنے کی واسطے ہوگا وہ کہیں گے جس سے تراوگوں سے چھوٹ جائیگا اتنی کتھا سنا کر سوت جی نے سو ناک آدھ رکھنورون سے کہا کہ تھے جو پوچھا تھا کہ شکدیو جی مہاراج کو راجا پر بھیت نے کس طرح پچانا اسکا حال تھے برن کیا راجا پر بھیت شکدیو جی کا حال پراشر من کی زبانی سنکر بہت خوش ہوئے اور راجا نے شکدیو جی کا جرن دھو کر بدھ پوربک پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج آپ برکت رکر سنسا سے کچھ واسطے نہیں رکھتے شریکیشن مہاراج نے جگود پانڈوون کے شیش میں سمجھا کر آپ کے من میں دیا پیدا کر دی جو آپ کو بارکے جگود بھوساگر پارا ترنے کی واسطے یہاں آئے اور آپ کے درشن سے میں کرتا رہتا ہوا جو کوئی آپ کے جرن چھو لیوے وہ مکنت پدوی پاسکتا ہوا اور میں دین ہو کر آپ سے بڑو کرتا ہوں کہ دیوتا لوگوں کی عمر کی حد ہو کہ ان دنوں میں مر جائیں گے اور اس بھگ میں آدمی کی عمر کا کچھ تھکا نہ نہیں ہو کہ ب مر گیا شرینگی رکھ کے شاپ دینے سے اب میرے مرنے میں سات دن باقی ہیں اور آپ اپنے من کے راجا ہن آپ کے اوپر سیکسا بس نہیں چلتا جو لغیر مرضی آپ کے آپکا ایک ساعت بھی رکھ کے اسلئے میں جلدی کر کے آپ سے پوچھتا ہوں کہ جگود بھوساگر پارا ترنے کی واسطے ان سات دن میں کیا کرنا چاہیے اور ہم سنساری جو نے استری اور لاکون کی جنت میں بھنے رکھ بھی اپنے من میں اس بات کا خیال نہیں کیا کہ آخر وقت کا بھی کچھ سوچ کرنا چاہیے جس طرح قصاب بہت بکریاں اپنے یہاں رکھ کر انہیں سے ایک یا دو بکری ہر روز رماہ اور دوسری بکریوں کو اس بات کا ذہن نہیں ہوتا کہ ایک دن ہماری بھی گت ہوگی بڑی خوشی سے روز بروز انہیں گھاس پانی کھاتی ہیں اسلئے ہم سنساری لوگ اپنے مان باپ بھائی اور لاکون کا مرنا ہمیشہ اپنی آنکھ سے دیکھ کر کچھ نہیں ڈرتے کہ ہم بھی ایک دن مرنا ہوگا آدھرم چھوڑ کر پشور کا بھجن کریں اور یہ سب حال دیکھنے پر بھی من اپنا بیچ یا اموہ استری اور پراڈک جھولے جو ہارون کے پھنسا نے رہتے ہیں اب نارائن جی نے میرے اوپر کر پارکے جگود یا اموہ کی نیند سے جگایا ہے کہ من میرا برکت ہوا جس طرح شاستر کا بچن ہو جو کوئی آدمی پانچ دن کا ناک کے اخیر میں یعنی اکلاوش سے پورنماشی تک گنگا اشنان کرے تو اسکو بیٹھے بھرنانے کا پٹن ملتا ہے جو آپ اسلئے کی کوئی تدبیر بتلائیے کہ سات دن میں جو میرے مرنے میں باقی ہیں جلدی فائدہ کرے اور جب آدمی مرنے کے نزدیک پہنچے تب اسکو اپنی مکنت بنانے کی واسطے کیا تدبیر کرنا چاہیے کہ واسطے کہ مرنے وقت گلے میں کھن اٹھا ہونے سے پر مینور کا نام منہ سے نہیں نکلتا اور جو مردوں کے ڈر سے کل اور موت نکل جاتا ہے اسلئے میں آپ سے بڑو کرتا ہوں کہ کوئی دھرم ایسا بتلائیے جس میں جلدی مکنت ہو جائے اور رکھنورون نے جگود بھوساگر پارا ترنے سے کہیں اسکا حال دیکھا ہے کہ جب یہاں شکر مسکرادیا اور رکھنورون کا گناہ اچھا نہیں لگا

۲۲۲۲۲۲

تب راجا پر بچھت پھر اچھ جو ڈاکر بولا کہ امی کر پامہ معان اسوقت آپ کے بچا زمین کھتا ہر ان سنا یا منتر جینا یا کسی دیوتا یا تھیا م سندر کا دھیمان کرنا اچھت ہوتو تھیا ہے کہ میں ویسا ہی کروں۔

اسکندھ دوسرا

برہن کرنا شکد یوجی کا شری مدبھاگوت اور حال اوتار لینے پر برہم ہم پر مشور کا

دوہا

جاس کر پاتے موت ہر نپت آیان سبان
جو ڈوتیرہ کے مدھ میں گوڑھ کیو شکد یو
شو ما کھن کے ہیہ بسو نند لال بھگوان
شیام سندر سو کر پا کر مو نند تیا و بھینو

ادھیائے پہلا

دھیرج دینا شکد یوجی ہمار ج کارا ج پر بچھت کو اور برہن کرنا استت شری مدبھاگوت کی

شکد یوجی نے راجا پر بچھت کی بات سندر کہا کہ امی راجا جو تھے پوجھا کہ اخیر وقت آدمی کو اپنی مکت بنا لے کیواسطے کیا کرنا چاہیے سو یہ بات بہت اچھی پوجھی ہو اس میں سب سنساری جو یوں کا بھی بھلا جو گا امی راجا جو گبان آدمی پر مشور کی مہا کو نہیں جانتا صرف شکد اور بلاس میں ڈوب کر خراب ہو رہا ہے اسکے واسطے سب ڈکھ بھنا چاہیے کہ سواسطے کہ دو لگ سنساری نپو اور شکد کے سامان کی چاہنا رکھتے ہیں لیکن اگھو بنا کر پا اور دیا پر مشور کے کچھ شکد نہیں ملتا وہ اسطرح اپنی عمرات کو عورت کے سنگ اور دن کو روزگار اور بیابا بین آخر کرتے ہیں انکو اٹھ بہر میں کہی دنیا کے کام سے چھٹی نہیں ملتی کہ کسی ساعت اسمرن اور دھیمان نارائن جی کا جو انکو پیدا کر کے پالتے ہیں کر کے پر لوک اپنا بنا دین اور دھن اور پروار سے اپنا بھلا چاہنے میں دیکھو آدمی جس استری اور پتر کے مایا موہ میں بھنکر سب طرح کا ڈکھ اٹھاتا ہے اور جھوٹ اور سچ بول کر رو پیہ لاکر اگھو پالتا ہے انکو مانا بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر من کو اس مہا جال سے الگ نہیں کرتا اور مرنے کے بعد کوئی بیٹا اور بھائی بندھرا سکی مد نہیں کر سکتا اور پاپ کرنے کے بدلے نرک میں جاتا ہے۔

کبت

کہا کو شلیش شکد پاؤ پر پوجھ تنو پیا کہما شکد دینو پر ہلا دھو کے تات ہو
کہا شکد دینو دھن ہریت بھو تھن سندر کہما شکد کو ردو دیو راج ہت ہو

امی راجا تھا راجنم اس بھرت گند میں ہوا ہو آدمی اس بھرت گند میں پر مشور کا بھن اور دھیمان کر کے سنا بھن کا شکد پانے میں اچھین لوگوں کا سنسار میں جنم لینا پھل ہو دیکھو من اور کھن شور لوگ سنساری مایا موہ چھوڑ کر من میں جا کر شام سندر کا بھن اور اسمرن کر کے اپنا وقت کاٹتے ہیں امی راجا جو جسکی موت نزدیک آہو نچی ہو اسکو جو ساگر پار ترنے کیواسطے نارائن جی کی کھا اور استت سننے کے سوا سے دوسری کوئی تہہ اچھی نہیں ہو اور وہ آدمی من اپنا استری اور پتر اور دھن اوک سنساری مایا سے الگ رکھ کر اس بات پر ٹھوڑے کہ یہ سب بوہار گت کا جھوٹا ہو اور دنیا کی چیز بہتہ نہیں رہتی اور مرنے کے بعد کوئی چیز اسکے ساتھ نہیں جاتی وہ اکیلا آپ جاتا ہے اور استری اور پتر اور دھن اور سب اسکا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اسواسطے عقلمند آدمی کو چاہیے کہ انکے چھوڑنے سے پہلے آپ ان لوگوں کو چھوڑ دے اور بھگوان کی کھا کو شدر من سے چت لگا کر سننے اور مرنی منوہر کے چرنون میں دھیمان لگا کر انھیں پر برہم پر مشور سے پریت رکھے اور جو کچھ کھا اور لیلیا انکی سننے ہر یقین دھکر کہی اسکو جھوٹ نہ جانے اور اسکو سچ جان کر کسی بات کا شہ نہ کرے تب دو مکت پاویگا امی راجا جو شری مدبھاگوت جو سب پرانوں میں اچھ ہو

اسمیں ایلا اور اسنت شیانم سندری کی لکھی ہو اور پہنے جاس ہی اپنے باپ سے اسکو پڑھا تھا تاکہ مٹانے میں جس کیسیکی یہ چاہتا ہو کہ ہم آواگون سے
چھوٹ جاوین اسکے واسطے سوا سے سننے کھتا شری مدبھاگوت کے دوسری تدبیر اچھی نہیں ہو سب شاستروں کے سننے کا پھل شری مدبھاگوت
سننے سے ملتا ہو اور سب بیدوں کا خلاصہ اسکو سمجھنا چاہیے جسکو جمران کی پھانسی سے چھوٹتا ہو وہ شری مدبھاگوت سننے اسکو پریشور کے
چرنون میں پریت پیدا ہوگی اور جو آدمی استری اور لڑکوں کے موہ میں پھنسا رہتا ہو جو وہ بھی کھتا سننے کی عادت کر لے تو ضرور من اسکا
برکت ہو کہ ہر چرنون میں پریت کر کے بھوساگر پارا تر جا دیگا اور جس جگہ یہ کھتا ہوتی ہو اس جگہ سب تیر تھرا اور دیوتا لوگ سننے کی واسطے
آکر اکٹھا ہوتے ہیں اور اسکے سننے سے بہت جنون کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں امری راجا تم بھی اس کھتا کو سنو کہ بت پدی کو پونچو گے
جو تم یہ بات کو کہ کھتا رہے آنے سے پہلے یہ سب رکھینو جو یہاں موجود ہیں انھوں نے کسواسطے ہو کھتا گوت سننے کی صلاح ندی اسکا
یہ سب سمجھنا چاہیے کہ رکھینو روں کا من انبک کسی بات پر نہیں ٹھہرتا تھا کبھی جاگ کبھی جب کبھی دان کبھی پوجا کی طرف جاتا تھا اور ہم اپنا من
رات دن پریشور کے اسمرن اور دھیان میں لگا کر سوا سے پڑھتے شری مدبھاگوت کے دوسری باتوں سے کچھ کام نہیں رکھتا اور موت
کی طرح عمر پنی دنیا میں کاٹ کر خوش رہتے ہیں امری راجا جو تم یہ جانتے ہو کہ میرے مرنے میں تھوڑے دن رکھیں اس بات سے موت ڈرو
تمکو بھی مرنے میں سات دن باقی ہیں شری مدبھاگوت من لگا کر پریم سے سنو تو اچھی طرح تمھاری مکت ہوگی راجا کھٹوانگ کی مکت ڈھکی
میں ہوئی تھی مکتو سات دن بہت ہیں تم کیوں گھبراتے ہو جو کوئی اپنے تپے من سے پر لوک بنا چاہے تو اڑھائی گھڑی میں مکت پاسکتا ہو اور
سنساری مایا موہ میں ہزار برس تک اپنی عمر بیفائدہ کھو کر مرنے کے چھپے نرک میں جاتا ہو یہ بات سنکر راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ راجا کھٹوانگ
نے کسطرح دو گھڑی میں مکت پائی تھی اسکا حال برن کیجیے شکدو جی نے کہا کہ تریا بگ کے شروع میں کھٹوانگ نام راجا ساتون دیپ کا پرتیابی
اور بلوان اور نیت دان اور دھرماتما اپنے دھرم اور کرم سے اجودھی پڑی میں رہتا تھا انھیں دنوں میں دنوں نے اندر ادک دیوتاؤں کو
لڑائی میں جیت کر اندر اسن سے باہر نکال دیا تب بہرہست اپر دہت نے دیوتاؤں سے کہا کہ جب راجا کھٹوانگ تمھاری مدد کر کے دیوتاؤں سے
لو میں تب تمھاری جیت ہوگی یہ بات سننے ہی اندر دیوتاؤں سمیت مر ت لوک میں راجا کھٹوانگ کے پاس آئے اور اُن سے اپنا حال لکھ
مدد چاہی تب راجا نے انکو دڈوت کر کے کہا کہ میرے بڑے بھاگ ہیں جو آپ لوگ مجھ سے واسطے لڑائی دیوتاؤں کے مدد چاہتے ہیں
ایسا دن یہ بدن ضرورت جائیگا جو آپ لوگوں کے کام آدے اس سے اور کیا اچھا کام ہو ایسی بات لکھ راجا نے اپنے تھیوار باندھ لینے
اور اندر ادک کے ساتھ جا کر دیوتاؤں کے ساتھ لڑائی کی اور انکو جیت کر دیوتاؤں کی راجدھی پھر اندر کو دی جب دیوتاؤں نے راجا کی مدد سے
فتح پائی اور تندر ہو کر اپنا راج کرنے لگے تب راجا نے دیوتاؤں سے رخصت مانگی اسوقت اندر نے خوش ہو کر کہا کہ امری راجا تم سے کچھ بردہ ان مانگو یہ بات
سنکر راجا نے بچار کیا کہ میں چھوٹا ہوا راج مدد کر کے انکو دوا دیا ہو اُن سے کون چیز مانگیں اندر نے راجا کے من کا حال جان کر کہا کہ امری راجا دیوتاؤں
کو گدڑی ہوئی اور ہونیوالی بات سب معلوم رہتی ہو لیکن ہم لوگ دیوتاؤں کے فساد سے کہ وہ ہم سے زبردست ہیں تکلیف میں تھے اسلئے ہم
تم سے مدد چاہتے تھے راجا نے یہ بات سنکر اپنا بڑھا پانچھکر دیوتاؤں سے پوچھا کہ پہلے تم یہ جلاؤ کہ میری عمر میں کتنے دن باقی ہیں میں تم سے
بردان مانگوں اندر نے بچار کر کہا کہ امری راجا تمھاری عمر میں چار گھڑی رہی ہیں یہ بات سنکر راجا نے دیوتاؤں سے کہا کہ میں یہ بردہ
مانگتا ہوں کہ مجھکو اسی ساعت اجودھی پڑی میں میرے مکان پر پہنچا دو وہاں میرے کرم مجموعہ ہوا اب میرے مرنے کا وقت نزدیک
ہو پونچا ہو وہاں جا کر ایسا کرم کروں جس میں آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پارا تر جاؤں اندر نے اسی ساعت ایک بان بہت بلند

چلنے والا راجا کو دیا راجا اسی ہوان پر چڑھ کر دو گھڑی میں اپنے مکان پر پہنچا اور راجا اُسے بھرت کھنڈ کو دیو لوک سے اچھا جانا جو مر گیا
 اور دھیا پڑی میں آیا تمہیں کر کے جا کر بھرت کھنڈ بہت اچھی جگہ پر اور راجا نے اجدو دھیا میں اکر اسی دو گھڑی میں بہت سی دولت
 برامہنوں کو اچھا پور تک دان دیکر اپنے بیٹے کو راجگی چوٹھال دیا اور استری اور پوراہ راج کا مٹوہ اور مایا من سے دور کر کے ہیرا گ
 اختیار کر کے سر جو کنا رسے جا بیٹھا اور بھگوان کے دھیان میں لین ہو کر جوگ ابھیا س کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر بکینٹھ کو گیا اور راجا
 اُسکی گنت دو گھڑی میں ہوئی بجو ابھی سات دن بہت ہیں تو من اپنا سنساری مایا سے توڑ کر پانچ بھوت آتا اور سب اندر ہون کو اپنے
 بس میں نکھ اور دھیان برات روپ پر مشور کا کہ سب لوگ اسی میں رہتے ہیں کہ ساتون لوک اوپر کے کمر کے اوپر اور ساتون لوک
 نیچے کے کمر سے نیچے اس آد پرش کے سجد یعنی چیز میں دنیا میں تو دیکھتا ہوا اس روپ سے کچھ ہا نہیں ہیں یہ بات پکار کر اس منج سے
 جسکی روشنی سے سورج اور چند مارو شن ہیں دھیان لگاؤ اور سب جو دن میں اسی کے تیج کے چھٹکار جان کر سوائے اُسکے سب ہمار
 جگت کا جھوٹا سمجھ اور جو کوئی اُسکو سب جگہ پر ایک ہی طرح دیکھتا ہوا اُسکو ڈر کسی دشمن کا نہیں رہتا اور دوست سے بھی مدد کی اچھا نہیں رہتی
 سب جو دن میں اُسکا پرکاش اُسکو دکھلائی دیتا ہوا سب سب کرشن جی کے چرٹون کا دھیان ہر دے میں رکھ کر شری مدھاکوت من لگا کر من
 تیری گنت ہو جائیگی ان سب باتوں سے شکد یو جی کا مطلب یہ تھا کہ تھک ساپ کا ڈر راجا کے من سے نکل جاوے اور جب راجا اپنے من میں
 یقین کرنے کو سوائے پرکاش نارائن کے دوسری چیز دنیا میں ہر ہی نہیں تب تھک کا ڈر چھوڑ کر یہ سمجھ گیا کہ کسکو کون کا تیا ہے جب اس طرح کا
 گیا ان من میں آیا تب جیون گنت ہوا۔ یہ بات سنکر راجا پر بھیت نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اسی طرح میں کس طرح سے بیٹھ کر کون سے روپ کا
 دھیان کروں شکد یو جی نے کہا کہ اور اجاتم کل اس بیٹھو اور ایک چت ہو کر اپنے ہر دی میں پر مشور کے چوٹے نوپکا دھیان نہ کر سکو تب دنیا پر مشور کے
 برات روپ میں جا کر اُسکا دھیان لگاؤ اور برات روپ کا حال اس طرح ہر کہ پاتال لوک پر مشور کے پاؤن اور اتل لوک گھٹنا اور اتل اور
 اتل لوک جو تڑ اور پر تھوی کر اور اکاش ناچھ اور جو نش چکر جہان سورج اور چند رہتے ہیں چھاتی اور ہر لوک گلا اور جن لوک غم اور تپ لوک
 ماتھا اور برہما جی کا ست لوک سراس آد پرش کا ہوا ہر آدک دیوتا اُسکی بانہہ اور دسون دشا کان اور اشونی کمار ناک اور سب
 سنگھدھ ناک کا چھید اور اگن مٹھ اور اکاش آنکھوں کے رہنے کا گڑھا اور سورج آنکھ اور دن رات پلک مارنا اور جل پاؤن اور دنیا
 کے سب ذائقہ زبان اور جہاں دانت اور مایا کی ہنسی اور لاج اوپر کا اونٹھ اور لاج نیچے کا اونٹھ اور دموم چھاتی اور دموم پٹھ اور سب
 درخت بدن کے ٹو میں اور بادل کی گھٹا سر کے بال اور ندیاں بدن کی نسین اور پر بت بدن کی ہڈی اور سندر پیٹ اور جو اسائن اور
 چندرما اور میگھ کا پانی بیج اور صبح شام پر مشور کا کپڑا اور پر مشور کے اس روپ میں آدمی بدھ سے اور گھوڑا گدھا چراندٹ ناخن سے اور ہر
 وغیرہ جانور جانگھ سے اور بچھی وغیرہ زبان سے اور گندھرب بدیا دھر چارن اپسر اسر سے اور بھیر باد وغیرہ پاؤن کی پٹلی سے اور جگہ لوک
 پر مشور کے کرم سے پیدا ہوئے ہیں آدمی کے تن میں گہان ہوتا ہوا اور دوسرے تن یعنی لپتی بچھی وغیرہ کی جن میں گہان نہیں
 ہوتا ہوا اس طرح جو پر مشور کا برات روپ ہوا اسی کو تم دھیان کرو جب اس میں تمھارا من لگ جاوے تب چھوٹے روپ کا دھیان کرنا۔

اور دھیاے دوسرا۔ برتن کرنا شکد یو جی کا یہ بات کہ پر مشور نے اپنے بھکتوں کیواسطے
 جو انکے نام پر چکل میں جا کر انکا بھجن کرتے ہیں سب کھانے اور پھر تمہا سامان طیار کر رکھا ہے

شکد یو جی نے کہا کہ اور راجا ہمارا ست پر مشور کے دھیان کر لیا یہی برات روپ ہے جب پہلے من اپنا سنساری مایا سے برکت کر لیا ہے تب

نارائن کی طرف من لگتا ہے اور پریشور کا دھیان کرنے سے سنساری یا مچھوت جانی ہے اور جو لوگ دھیان اور گیبانی میں وہ اسٹون ہر ہر تریون
 میں دھیان لگا کر سنساری ہو ہار سے کچھ کام نہیں رکھتے جو تکو اس بات کا سوچ ہو کہ جب کوئی آدمی کچھ سوچے چھوڑ کر جنگل میں جا کر تپیلو
 آسٹرن نارائن ہی کا کرے تو اسکو کھانا اور کپڑا اور برتن کے بنا دیکھ ہو گا تب اسکا من پریشور کے دھیان اور دھین میں کس طرح لگاؤ
 نارائن جی نے رکیشو راوتیسی اپنے بھکتوں کیواسطے جو لوگ برکت ہو کر انکے ملنے کے لیے تپ اور جوگ کرتے ہیں پہلے سے سب سامان
 طیار کر رکھا ہے دنیا میں آدمی کو بڑی محنت سے سب سامان ملتا ہے پر تھوئی سونے کیواسطے طیار کھجکروہاں ٹکڑے سو سے بنڈا آنے کے بعد بصرط
 چار پائی اور دھونے میں لکھ ہوتا ہے اسطرح پر تھوئی پہی بھجنا چاہیے اور دیکھ کہ کام کنی سے نکل جاتا ہے اور بہت طرح کے پھل اور پھول اور میوہ لگائے
 کے لیے جنگل میں لگے رہتے ہیں انکو خوشی سے کھایا کرے پیٹ بھر جائیگا تب دوسری چیز کھانی اچھا نہوگی اور انکو برتن بھی نہ چاہیے دونوں
 ہاتھ سے بڑھ کر دوسرا برتن نہوگا جسکو جو راوٹھک کے لینے اور ٹٹنے اور پرانے ہونے کا کبھی ڈرنہیں ہوتا اور کپڑا پہنے کیواسطے درخت
 کی چھال اچھی ہے جسکے پھٹنے اور دھونیکا کچھ سوچ نہیں ہوتا جو چھال سے بدن چھپایا نہ بلے اور جاڑا معلوم ہو تو شہر اور گاؤں کے نزدیک
 گھوڑوں پر تپتے اور چیتھے پڑے رہتے ہیں انکو اٹھا کر پانی سے دھو کر بدن اپنا چھپالیوے اور پہاڑوں کے درے رہنے کیواسطے
 گھر تھے اور تالاب اور ندی وغیرہ میں پانی پیکر اسی میں نہا دے اور جو آدمی جنگل میں جا کر پریشور کی شرن میں رہتا ہے تو شیر اور بچھ وغیرہ
 جنگلی جانوروں سے اسکو پریشور بچاتے ہیں اور اسی زمانہ ہم کچھ لالچ اور اپنے مطلب کیواسطے تنہا رہے پاس نہیں آئے ناراجی نے
 ہمارے اوپر بوجھ ڈال دیا تھا اسلیے ہم آئے ہیں اور جو آدمی پریشور کے بھجن اور دھیان سے بگڑ رہتا ہے اسکو بیترنی ندی اور نرکون کا دیکھ
 حذر اٹھانا پڑتا ہے اور جو لوگ سنساری یا یا سے برکت ہو کر پریشور کے دھیان اور آسٹرن میں رہتے ہیں انکو کھانا اور کپڑا مانگنے کیواسطے کچھ
 کے پاس کہ وہ لوگ اپنے دھن کے گھنڈ میں رہتے ہیں جانا کیا ضرور ہے رو پیرو والے لوگ ہر بھکتوں کو نہیں پہچان سکتے ہیں ہر بھکتوں کا کام
 پریشور کا دھیان ہے ہن آدمی کو یہ بات سمجھ کر صبر کرنا چاہیے کہ جن نارائن جی نے مخلوق پیدا کیا ہے وہی کھانا دینے والے ہیں کبھی بھوکھا نہ کھیں گے
 جب میں مان کے پیٹ میں تھاب بھی بھگو وہی پریشور کھانا پہونچاتے تھے اب میں کس طرح بھوکھا رہوں گا اور انھیں پریشور نے میرے
 پیدا ہونے سے پہلے میری مان کی چھاتیوں میں دو دو پیدا کر رکھا تھا تھا تھا بچا کر کچھنا چاہیے کہ چھاتیوں میں سب اٹس ہی ہوتا ہے بنا دیا
 اور کر پا پریشور کے اسیں دو دو کس طرح پیدا ہو گیا اور یہ حال دیکھنے پر بھی جو آدمی صبر نہ رکھے اور پریشور کو بھول کر کھانے اور پینے کا سوچ کرے تو
 اسکو مور کھ بھجنا چاہیے دیکھو جو کوئی گاسے بیل وغیرہ جانوروں کو اپنے دروازے پر باندھتا ہے وہ اسکے گھاس اور دانے کا سوچ رکھتا ہے تو نارائن جی
 جو سب کے جو کا کے دینے والے ہیں وہ کس طرح اپنے واس کی چننا چھوڑ کر اسکو بھوکھا رکھیں گے اسوقت تو پریشور نے بھگوانین بھلا یا جب تو
 ایک بوند پانی کے برابر تھا پھر پریشور نے اپنی مہاسے تیرے دونوں کندھوں پر دو ہاتھ بنا لے اور ان ہاتھوں میں دس انگلیاں بنا لیں تو
 پھر اب تو کس طرح جانتا ہے کہ پریشور بھوکھو لگا دین گناہا جاسکی سامر تھ ہے جو پریشور کے گٹوں کا حال جان سکے پہلے روز سوانسا کو چڑھاؤ
 اور جوگ ابھی اس کے ساتھ پران اپنا برہمانڈ پر چڑھاوے اور ہر دے کے بیج دھیان کل کے پھول کا جسمین ہزار پتے میں اور مٹھا اسکا بیج
 اپنے دھیان میں مٹھا اس پھول کا اوپر کو کرے یہ بات کرنے سے من اسکا اسطرح نزل ہو جائیگا جس طرح ٹور جا لگا ہوا کو باصتقل کرنے سے چلنے
 لگتا ہے اور جب من شدہ ہو جائیگا تب اس پھول میں اسکو پریشور کا چھوٹا روپ دکھلائی دیکر ایسا لکھ لگا جو اسے کبھی نہ پاتا تھا اور وہ اس لکھ
 امرنوبت ہو کر دوسری چیز کی چاہنا نہ رکھگا جب وہ اس پر وی کو پہونچا تو اچھا کریشور ہو پھر اسکو کچھ جگ اور تپ کر نیکام نہیں رہتا اور پریشور

۱۹۱

چھٹا سب میں برابر دیکھ کر کسی کے ساتھ دشمنی اور دوستی نہیں رکھتا اور اس کا جام پہلے بڑا ڈوب کا دھبیاں کر دیتا تھا اور اس میں ٹھہرا دے تب اپنے دل میں اسی گل کا دھبیاں لگا ڈاؤر اس پھول میں نکلو انگوٹھے کے برابر چڑچڑی روپ پر مشور کارنگ نیل من کی طرح چمکتا ہوا شکر چکر گدا آدمی چاروں ہاتھوں میں لیے ہوئے گریٹ گریٹ جڑاؤ ماتھے پر اور نکر اکرٹ کٹڈل کا دن میں ملدے تھیں مالا اور بنالاکے میں اور نوزن جڑاؤ ہار پر اور گھونگھرو دار کر دھنی کمر میں ہلو کر کے پیر دن میں بچنے اور پینا مبر باندھے اور اُپر بنا اور سے اور لیے ہاتھ بان کے بن تاپا ہارنی چون منڈ منڈ مسکراتے اور چمک لٹا کا چٹھ بھاتی میں نکلو دکھائی دیکھا جو تھے سب روپ کا دھبیاں ایک بار نہو کے تو پہلے چرون سے شروع کر کے ایک ایک انگ کو دھبیاں میں لا ڈھیرے دھیرے سب روپ تھا سے دھبیاں میں آجا بگا جب اچھی طرح وہ روپ تھا دھبیاں میں آجا دے تب تم سانس کھینچنے کا سادھن کر کے پران اپنا ماتھے پر چھال دینا جس آدمی کا پران برہاٹھ ڈوڑ کر کل جاتا ہو وہ جو سورج منڈل میں ہو کر بیکٹھ کر پھو پھو ہوا اور گون بنیں ہوتا جو لوگ جگ تپ وان تیرتھ آدک کر کے اپنا گن تباگ کرتے ہیں جو چند منڈل میں ہو کر دیو لوک و فیروہ میں اپنے کرم کے موافق جاتے ہیں اور اپنے پُرن کے چھل تک وہاں کا شکر بھوگ کر انکو پھر دنیا میں پیدا ہونا پڑتا ہوا اور گون سے نہیں چھوڑتے اور کر کے لیکر تھن کی سنکرا نت یعنی چھ مینہ تک سورج آڑا سن رہتے ہیں یہ دیوتاؤں کا دن ہوا اس چھ مینے کے مرتبہ آدمی سورج منڈل ہو کر نیا تھو کو جاتے ہیں اور کر کے لیکر دھن کی سنکرا نت چھ مینے تک سورج و چھ مین رہتے ہیں یہ دیوتاؤں کی رات ہوا اس چھ مینے کے مرتبہ آدمی سورج منڈل میں ہو کر دیو لوک آدک میں جیسا کرم کیا ہو جاتے ہیں وہاں کا شکر اُسکی میا داک کر کے وہ پھر دنیا میں پیدا ہوتے ہیں بھنے دو دن طرح کی دھرم کی راہ تھے کدی سواے اسکے اور کوئی تیسری راہ نہیں ہوا اور جاکوئی آدمی کے تن میں پر مشور کا بھجن اور اسمن کر کے اپنی گنت نہیں بناتا اسکو پھر چوڑا سی لاکھ جون میں پیدا ہونا پڑتا ہوا جو کوئی اس تن میں پر مشور کو نہیں بچاتا اور اپنی عمر کھیل کو اور سنساری مایا میں بھنکر خراب کر دیتا ہوا اسکا وہ حال کھنا چاہیے جیسے کوئی آدمی بڑی محنت سے اپنے پہاڑ پر چڑھ گیا تب اسکو تھوڑی سی محنت اپنے مطلب کے لئے کیو اسطے رجاتی ہوا سیطرح جب جیونے آدمی کا تن پایا تو وہ گویا اپنے پہاڑ پر چڑھ چکا اور جو اسنے اس تن میں تھوڑی سی محنت سے بھجن اور اسمن پر مشور کا کر کے اپنا کام نہیں بنایا تو وہ اُس پہاڑ سے نیچے زمین پر گر پڑا پھر چوڑا سی لاکھ جون میں پیدا ہوا تب اُس پہاڑ پر پہنچ سکتا ہو جسے اپنی عمر بنانا کھوئی وہ مرنے کے بعد بہت پھٹتا کر لگا کہ دیکھو میں نے بڑا کام کیا جو پر مشور کو نہیں بچانا اور سنساری مایا مٹوہ میں لپٹ کر خراب ہوا پھر بات ہاتھ سے جاتی رہی اسیلئے آدمی کو یہ دھبیاں رکھنا چاہیے کہ ہر روز میری عمر کم ہو کر مرنے کے دن نزدیک چلے آتے ہیں جو دن بہت سے وہ پھر نہیں آسکتے اسواسطے آٹھون پہر میں اشواش رکھ کر ایک ساعت بھی پر مشور کو نہ بھولے اور پر مشور کے بھجن اور اسمن میں اپنا دن کاٹے اور جسے آدمی کے تن میں پر مشور کا بھجن نہیں کیا وہ جانور کے برابر ہو جس طرح اونٹ اور بیل کی پیٹھ پر بوجھالدار کا ایک وقت اسکو ازا اور گھاس دینے میں مردہ اسی میں خوش بہرون اپنا کا مٹا ہوا اور یہ نہیں جانتا کہ کمان سے سورج چمکتے ہیں کمان جا کر ڈوبتے ہیں حال اس آدمی کا بھنا چاہیے اور اجا پر مشور تھوڑے دھبیاں کرنے میں آدمی سے خوش ہو کر اسکو گنت دینے میں شکر کیشن جی نے کیا میں ارجن سے کہا جو کہ آدمی جا رہو ضرور میرا اسمن کرنے میں ایک جب آدمی روگی ہو کر کہہ بات دو دوسرے جسکو میرے لئے کی اچھا ہوتی ہو تیسرے جب کسی کا کام اٹکے یا وہ کسی چیز کے لئے کیو اسطے چاہ کرے چھٹے گیانی جو مجھے پھان کر میرے بھید کو پونچا ہوا وہ لوگ اپنا مطلب پورا ہونے کیو اسطے میرا اسمن اور دھبیاں کرتے ہیں چاروں طرح کے یاد کرنا ہون سے خوش ہوتا ہوں لیکن گیانی سے زیادہ کہہ نہیں

میرے دھیان میں رہتا ہوا جو کچھ سندھ میں بین درکھلا اسات دن میں وہ تیری کشت کی ہم سر ہو بھاگوت امرت دی ہوا کھتے میں جہت لگا رہی ساگر اتر آقا
ادھیائے تیسرا۔ برہمن کرنا شکد یو جی کا یہ بات کہ کس دیوتا کی آرادھنا کرنے سے کون کھیل ملتا ہے

سوت جی نے سونکا دک رکھتے سون سے کہا کہ جب راجا پر کھچت نے یہ سب حال دھیان کرنے پر مشورہ کا مہتاب گھبرا کر اپنے من میں
 کہا کہ کس طرح یہ سوڑ پنا را میں جی کا میرے دھیان میں آویگا جب اسی سوچ میں راجا کا گھٹین ہو گیا تب شکد یو جی نے راجا کو آوا سن بکھرا
 یہ بچار کیا کہ شاید راجا کے من میں کوئی اتچار لگئی ہو اس سے راجا کا مہضہ داس ہو گیا جو میں اپنی باتوں سے اسکے جہت کا حال معلوم کیے
 لیتا ہوں یہ بچار کر شکد یو جی نے کہا کہ راجا جو کوئی اپناست بڑھا یا چاہے وہ برہما جی کی پوجا کرے اور جو اپنی اندریوں کو بھوان کیا چاہے
 وہ راجا اندر کی اور جو برہما جی کا دھک ہنر کی اتچار رکھے وہ بچھ پر جاپت کی اور جو دولت کی چاہتا رکھے وہ دیوی جی کی اور جو اپنے رُوب کا بیج بھنا
 چاہے وہ اگن کی اور جو اناج اور ہاتھی گھوڑا وغیرہ ملنے کی چاہے وہ اٹھوں بس دیوتا کی اور جو کامیو بڑھانا چاہے وہ زر کی اور جو کوئی اپنے
 بدن میں زیادہ طاقت ہو سکی چاہے وہ الادھی کی اور جو خوبصورتی زیادہ چاہے وہ گندھروں کی اور جو خوبصورت عورت کی چاہے وہ
 اگر سبھی ایشور کی اور جو آدمی جس ملنے کی اتچار رکھتا ہو وہ جگت بھگوان کی اور جو بدیا چاہے وہ ماد یو جی کی اور جو اپنے پر دار کی بڑھتی چاہے
 وہ وہی پیروں کی اور جو کھلنے کل اور پر دار کی رتھا کرنی ہو وہ پُنجیوں کی اور جو راجگی کی چاہتا ہو وہ من کی اور جو کوئی اپنے دشمن کا
 مسٹ جانا چاہے وہ زرت رتھس کی اور جو کوئی اپنے بدن میں بھرت بڑھنے کی چاہے وہ چندر ما کی اور جو کوئی اپنی عمر کی یادنی چاہے
 وہ اشونی کمار کی اور جو استری شندر پت چاہے وہ پار بنی جی کی اور جو کس بات کی چاہے وہ نارائن جی کی اور جو کسب چیزوں کی جگا
 برہمن اور پر بوجا ہو اور سوا سے اسکے اور جس چیز کی چاہتا ہو وہ شری نارائن جی کی پوجا کرے اسی کر پائے سب مطلب پورے ہوتے
 ہیں اور راجا جو لوگ اپنا پر لوک بنانے کیو لے سٹے پر مشورہ کی یاد نہیں کرتے انکو کتہ اور گدھا وغیرہ جالار کے برابر بھنا چاہیے جس طرح شوگر لٹا
 کھاتا ہو اسی طرح شراب پینے والے کو بھنا چاہیے جس جیونے آدمی کا تن پاک اپنے کا لڑن سے پر مشورہ کی کتھا اور لیلیا اور کیرتن نہیں سنا
 اور لوگوں کی نفا سننے میں من لگایا اسکا کان بچھو اور سانپ کے بل کے برابر بڑا اور جھنڈے زبان سے پر مشورہ کا نام نہیں چھانسی زبان
 میٹھک کے برابر بھنا چاہیے جو بیفائدہ برسات میں چلایا کرتا ہو اور جسکا سر دیو استھان یا براہمن یا سادھو کے آگے دنگوت
 کو لے کیو اسٹے نہیں بھکا اسکا سر بوجھ کے برابر بدن پر بھنا چاہیے اور جسے دولت پاکرین یا وان نہیں کیا اور ہاتھوں سے
 شری نارائن جی کی پوجا اور سادھ اور براہمنوں کی سیدائیں کی وہ ہاتھ کاٹھ کی کھیل کے برابر جو اور جن پیروں سے تیرتھ جاتا
 اور دیوتا کے مہدر اور سادھ براہمن کے درشن کرنے کو نہیں گیا وہ پاوان درخت کی شان کے برابر جو اور جسے آنکھوں سے پر بچھ
 یا دھیان میں پر مشورہ اور دیوتا کا درشن نہیں کیا ان آنکھوں کو شور بیکھ کے برابر بھنا چاہیے اور جس آدمی نے پر مشورہ پر جھمی ہوئی
 کی پتی اور سادھ اور براہمنوں کے چر لڑن کی دُخو اپنے سر پر خردھا اور پریم سے نہیں چھٹائی وہ آدمی جینے ہی مرے ہو سٹے کے برابر
 ہو اور جس کسی کو پر مشورہ کی کتھا اور لیلیا اور بھجن سنگد دکھ کی جگر و ناخ آدے اسکا ہرے بچھ کے برابر بھنا چاہیے۔

ادھیائے چوتھا۔ جو کرنا راجا پر کھچت کا شکد یو جی ہمارا ج سے واسطے کہنے کتھا اور کیرتن پر برہمن پر مشورہ
 سوت جی نے کہا کہ اگر کھیشور و جب راجا پر کھچت کو شیا مہندر کا حال اور شری مد بھاگوت کی ہما سنگد سب سوچ میں سے دور
 ہو گیا تب راجا نے بہت خوش ہو کر راج اور استری اور لوگوں کی بھت چھوڑ دی اور شکد یو جی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اسی ہمارا ج بھنا

۱ دیکھ
 ۲ نیکھتے

انکے آواز اور آنت اور عہدہ کو کوئی نہیں پہنچ سکتا کہ حال اس پر ہم پر مشورہ کا برہن کر سکے لیکن نارائن جی کی کہ پاسے جتنا جھکو معلوم ہر وہ جسے کہتا ہوں سنو کہ جب پر مشورہ کو اس بات کی چاہ ہوتی ہے کہ ہم کیلئے میں بہت روپ ہو جاوے تب تباہی اچھا سے بہت روپ ہو جائے تب میں جب میں کل کے پھول سے پیدا ہوا تب جھکو نارائن جی نے حکم یا کہ دنیا کو پیدا کر سوتے میں نے اپنے من میں یہ بجا کر لیا کہ میں کس طرح دنیا کو پیدا کروں تب انھیں نارائن جی کی مایا سے ساڑھک راجس تاس میں گن پیدا ہوئے اور جھکو اپنے ہر دم میں بڑھ کا چستکار دکھائی دیا تب میں نے انھیں تینوں چیزوں کی سامنے سے سب دنیا اور پانچون تو پیدا کر کے پرتھوی کو پیدا کیا اور وحی اور آگ اور پانی اور ہوا اور آکاش ان پانچ تھو سے سب جوڑوں کا بدن بنایا اور میں نے جو پرتھوی لہل کے پتے سے بنائی تھی وہ پانی پر نہیں ٹھہرتی تھی ہزار برس تک برابر تھی رہی جب میں نے نارائن جی سے پرتھوی کے پتے کا حال کہا تب اسی اوپر ش جھکو ان نے اپنی نکت سے پرتھوی کو پانی پر ٹھہرا دیا تب ہلنا اسکا بند ہو گیا اسی نکت کو برہما ڈاڈر برات روپ کہتے ہیں اور اس روپ کے ہزار ہزار ہزار ہاتھ اور ہزار ہا ٹون اور ہزار آکھ اور ہزار کان اور ہزار ناک پید میں گھسی ہیں۔

اڈھیا سے چھٹھوان۔ کہنا برہما جی کا حال برات روپ نارائن جی کا

شکھ دیو جی نے کہا کہ اور اجا برہما جی نے ناروی سے کہا کہ حال برات روپ نارائن جی کا اس طرح ہے کہ ساتون لوگ اوپر کے کر کے اوپر اور ساتون لوگ نیچے کے کر کے نیچے انکا بدن جھنا چاہیے اور ان گن ٹھہ اور درخت بدن کے روئین اور درسون دشا کان رستہ رستہ اور ٹونج آکھ اور پہاڑ بدن کی ہڈی اور تمدیان بدن کی انہیں اور ہوا سانس اور اندر کوک دیوتا بانہ اور اشونی گار دیوتا ناک اور سب سنگندھاک کا چھید اور آکاش آکھون کی گوک اور دن رات پک مارنا اور بل پر اور دنیا کا ذائقہ زبان اور جرجرج دانت اور مایا ہنسی اور لالچ اور پر کا ہونٹھا اور لالچ نیچے کا اڈھ اور درم جھاتی اور درم بیٹھ اور بیگھ گھا سر کے بال اور برسات کا پانی بیج انکے برات روپ میں جھنا چاہیے سو اسے اسکا اور سب جو پار دنیا کے اسی روپ میں موجود ہیں اسلئے تمس اور رکھشور لوگ نارائن جی کا پرکاش سب جگہ برابھجھ کر کیوں دکھ نہیں دیتا اور ہر اور درخت کا سے مزور جھنا چاہیے کہ پر مشورہ کو دکھ ہو چکا جگت میں ہاں نا بھجھ جس جس جس دکھ شکر پر مشورہ کی اچھا سے ہوتا ہو اور جو کچھ شرادھ آوک میں چرون کے نام اور جگ آوک میں دیوتا آوک کے نام پر گونیا کے لوگ دیتے ہیں وہ سب اسی پر مشورہ کو ہونچا ہوا اور جڑ اور زمین سب جوڑوں کے پیدا اور پالن ناش کر نیوالے وہی اہناشی بچش جن اتر کوئی دو سر اماگت نہیں ہوا اور جب جھکو دنیا پیدا کر نیکی اکیالی تب میں نے نارائن جی کی دیا اور کہ پاسے دچھہ پر جاہت کو پیدا کیا اس سے بہت آدمی پیدا ہوئے اور انھیں نارائن جی کے چرنون کا دعویان اپنے ہر وہ میں رکھنے سے جھکو دنیا پیدا کر نیکی سامنے جو اور وہی پر مشورہ اور درم درم اور رانت میں چیشہ ایک طرح پر کہہ گئے اور بڑھنے اور پڑانے ہونے سے رستا ہیں اور کوئی چھوڑ دنیا کی انکے روپ سے باہر نہیں ہوا اور بڑھ اتنی سامنے نہیں رکھتی کہ انکی استت کر سکے اور نارائن جی نے اپنی اچھا سے واسطے کرنے لایا اور جھو ساگر پارا نارائن نے سنساری چوں کے دنیا میں جو میں اونا ریلے میں آدمی کو چاہیے کہ ہوشیہ لایا ان اونا راون کی آہ میں کہ سکر بیج دعویان اور اسمرن نام پر مشورہ کے نگار ہے تب اسکا انتہ کر ن شدہ اور ہر تر ہو کر اوسمیں پر مشورہ کا چستکار چکے اور اداگون سے چھوٹ کر جھو ساگر پارا تر جانے دیکھو انھیں پر مشورہ کا بھجن اور اسمرن کہنے کے پر تاپ سے رکھشور اور تپسی لوگ جو کچھ شاپ یا اشیرا کو سب کو دیتے ہیں وہ اسی وقت ہو جاتا ہے رکھشور اور ماما لوگ مجھے سے بید وغیرہ چھوڑ دیا میں ظاہر کرتے ہیں پر مشورہ کے بردان دینے سے میری بات چھوٹ نہیں ہوتی اور میں میرا پک کھڑن نہیں جاتا اور اندر بیان میری آدھرم کی چاہ نہیں کرتی میں انھیں پر مشورہ کا دعویان کرنے سے چرتن جھ میں ظاہر ہونے میں اور پر مشورہ نے سب بدن آدمی کا ایک ایک دیوتا کو سو نپ دیا جو ایک روپ سب دیوتاؤں کا اپنے لوگ میں ہر

نارائن جی

پر کاش انکاشوں کی طرح جیسے ہانی بھسے برتنوں میں پڑتا ہوا اس طرح سب حیوان کے بدن میں بھننا چاہیے اور تیسرا پر کاش انکاش
 ثورت دیو مندروں کے رہتا ہوا اور سورج کی روشنی اور چند راکی کرن پڑنے سے چاندی سونا تانہا و غیرہ کی گھان دنیا میں پیدا ہوتی ہیں اور
 جو پاپ اور آدمی سے ہوتے ہیں انکے پریشیت دھرم شاستر میں لکھے ہیں یہ سب حال لکھ رہا جی نے جو چار اشلوک تلخیر بھاکو
 کے نارائن جی کے منہ سے سنے تھے وہ چاروں اشلوک نارو جی سے لکھ کر لیا کہ انارودہ پر برہم پریشور نے کہا کہ روپ کسی کے دیکھنے میں
 نہیں آئے اور انکو کوئی ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا اور کسیو ایسی سامر تھ نہیں ہو جو انکے سب اوتاروں کا حال برزن کر سکے اس واسطے کہ سب
 حیوانوں میں انھیں کی جوت کا پر کاش ہو حال جو بیوں اوتار پر برہم پریشور کا جو گن روپ دنیا میں گرن کے تھ اپنی بدھ کوئی اتی تھان

۱ سماجیات

ادھیائے ساتواں - برہما جی کا نارو جی سے پریشور کے چوبیسوں اوتاروں کا حال کہنا

برہما جی نے نارو جی سے کہا کہ پہلا اوتار سنسکارت سنسکرت سنسکرت کا میری تاک سے پیدا ہوا جو کہ لوگ پریشور کے پرن روپ
 میں رہ کر اُس نپ کے پرتاپ سے کئی کاپ کے گذر جانے پر بھی عیشہ پانچ برس کی عمر کے بنے رہتے ہیں دوسرا اوتار بارہ جی کا واسطے
 لیا کہ مخلوق دنیا پیدا کر کے حکم ہوا تب میں نے نارائن جی کی کرپا سے کل کے پتے کی پریشوری بنائی تو اُس پریشوری کو ہریناکشیت اٹھا کر پاتا
 کو لیا جب میں نے پیکھنا تھ سے جو کیا کہ فیروز میں کے میرے پیدا کیے ہوئے جو کمان رہیں گے تب انھوں نے بارہ روپ لکھ کر پاتال
 میں جا کر ہریناکش دیت کو مار ڈالا اور پریشوری کو باہر لاکر اپنی ماس سے پانی پر ٹھکرا دیا پریشوری کو مٹن کا پھل نیوالی اچھا برا جیسا کہ م کوئی کر سے
 ویسا پھل یا دے تیسرا اوتار جگ پُرش کا لیکر دنیا کے لوگوں کو جگ کرینکی راہ تھلا کر نارو جی کو چھوٹا اوتار بنا کر لیا کہ وہاں کے پاتال میں جا کر
 دیکھ کر دیت کو مار ڈالا اور جو چھوٹا دیت پڑا لیا تھا اسے لاکر مجھے دیا پانچواں اوتار نارائن جی کا ثورت نام کنیا دھرم رکھشور سے لیکر اٹھ
 میں بمقام بدری کیا رہیٹھے ہوئے اس واسطے تپ کرتے ہیں کہ میں دُنیا کے لوگ جھوٹ کرتے ہوئے دیکھ کر آپ بھی پریشور کا تپ اور اسٹرن کیا
 کریں چھٹواں اوتار کپل دیو میں کا لیکر دیو ہوتی اپنی ماما کو سا مکھ جو گ گیاں سکھا کر مکنت دی ساڈان اوتار دنا تر سے کا لیکر راجا جگ کو گیاں
 سکھایا جسکے پرتاپ سے وہ مکنت ہوا اور دنا تر سے نے جو بیٹے گرو دیکھے اسکا حال گیا رہو میں اسکندھ میں لکھا جو اٹھواں اوتار کھنڈ
 کا لیکر سر لو گیاں اور جین دھرم میں کی ذات دُنیا میں ظاہر کی ڈان اوتار راجا ہر تھ کا لیکر جین اپنے باپ کو ترک جانے سے بچایا اور گورو پری پریشوری
 کو دیکر سب اوتاروں کو دودھ کی طرح آمین کھالین در بہاؤ کو جو جا بجا رہیں کو روکے ہوئے تھے اٹھارہ تھ گنڈ میں رکھ دیا اور پریشوری کو
 سنساری حیوانوں کے رہنے کے لیے خالی کر کے اُس پر شہر اور گا لوں بسا یا آسمان ایش اوتار لیکر راجا سست جرت کو پر لکا تماشا دکھلایا اور گیا رھوان
 کھچپ اوتار لیکر سندر منٹھ کیوت مندرا چل بہاؤ اپنی بیٹھ پر لیکر چورتن آمین کھلے بارھوان اوتار دھنوتز مبد کا لیکر واسطے دور کرنے
 چار یوں کے دوائین سندر سے کالین تیرھوان اوتار موہنی روپ کا رکھ کر دیون کو اپنے روپ پر موہت کیا اور امرت کا کھچو دیتوں نے
 دھنوتز مبد سے بھرنے حصہ دیوتاؤں کے چھین لیا تھا لیکر دھ امرت دیوتاؤں کو پلا یا چودھوان اوتار نرسنگھ کا لیکر ہریناکشیت دیت کو مارا
 پندرھوان اوتار باؤن کا رکھ کر تین قدم زمین راجا بل سے دان لیکر دیوتاؤں کو دی سولھوان اوتار تہن کا لیکر سنت لاکر گیاں سکھا کر غور کا
 دور کیا تیرھوان اوتار نارائن نام لیکر دھرم و جکت کو درشن یا اٹھارھوان اوتار ہری نام دھرم گھنڈر کا پران گراہ سے بچایا اٹھاسواں اوتار پرترا
 کا لیکر جو دخت میو ہر جکتوں کو پریشوری پر کو دیکھتے تھے انکو مار ڈالا اور اکیسواں تہ پرترا راجاؤن کو دوسرے چھتر یوں سمیت مار کر زمین اگلی
 چھین کر ہامون کو دان کر دی تیسواں اوتار شری اچھنڈ جی کا لیکر پاپی راجاؤں کو دوسرے اچھسواں سمیت جو گورو اور ہر ہمن کو دکھ دینے تھے

۱ تھیراگیا

۱ ہماگاری

۱ ہماگاری

۱ ہماگاری

۱ ہماگاری

۱ ہماگاری

۱ ہماگاری

۱ ہماگاری

۱ ہماگاری

۱ ہماگاری

نارٹالا اور لٹکا کاراج بھیکھن کو دیکر منومان جی کو جس نے یا ایسوان کو تار سدھیا س جی کا لیکر واسطے بھوساگر پارا تار نے سنساری جو دون کے چار پید اور مہا بھارت اور اٹھارہ پڑان بناے اور بائیسوان کو تار شری کشن جی کا لیکر کو روولن ابر پانڈو ونگ مہا بھارت کرایا اور کسٹھ کال جنوں ہوا سندھ آدک دھرمی راجو نکو مار کر پرتھوی کا بوجھ اتارا اور دنیا میں بہت سی لیلیا کی جسکا بڑن دسم اسکندھ میں لکھا ہوا تریسوان پودھ اور تار لیکر جاگ کرنا دیون کا بند کیا اور کھجک کے اخیر میں جو میسوان اور تار کا کٹی مہارن کر کے تلوار ہاتھ میں لیے نیلے گھوڑے پر سوار ہو کر دھرمی اور پانی لوگو کو مارنا اور ست جگ کا کرم دنیا میں ظاہر کر کے دھرم کو بڑھادین گے اور تاروں کا حال سمجھنے تم سے اپنی مہر کے موافق کیا جو آدمی گمان ہو کر پریشور کو اچھی طرح سے نہ جانے اسکو گمان اور نکتہ طے کیا واسطے ان سب اور تاروں کی کتھا اور لیلیا ضرور سننا چاہیے اور جس آدمی نے گمانی ہو کر سب جو دون میں پریشور کا پرکاش برابر دیکھا اسکو برہم گمانی جا کر جیون مکت سمجھنا چاہیے اور وہ میں جگت کی رچنا اور شری سب جو دون کی پاننا اور مہا دیوی سب کا نامش کرتے ہیں یہ تینوں بھی اور تار پریشور کے بین اور سب دنیا پریشور کی مایا سے اپنے راستی اور لوکے اور دھن کی نجات سے مہا جال میں بھنسی تہی ہو جس کی آدمی پر نارائن جی بڑی کر پا کرتے ہیں وہ ست سنگ کر کے اسن یا جال سے چھوٹ سکتا ہے اور نہیں تو سنسار رو پی جال سے چھوٹنا بہت مشکل سمجھو اور اس مہا جال سے چھوٹنے کی واسطے سوائے بھوج اور اسمرن نام اور سننے کتھا اور لیلیا اور تار پر برہم پریشور کے دھرمی کوئی تدبیر نہیں ہے اور اور تاروں کی لیلیا چاروں برن گوسنا چاہیے اور چار اشوک تنو گمان شری مدھ گوت کے جو سمجھنے نارائن جی سے سننے تھے وہ تھے تھے کہ انھیں پریشور کا بھجن اور اسمرن کرنے سے تم میں بھی سب گن ظاہر ہونگے اور امی نار دکنی مہر تہ مجھ ایسے برہما اور تم ایسے نارو دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں اسکا حال سولہ سہ پر برہم پریشور کے دھرم کوئی نہیں جانتا ہے مہر کلپ میں سب جو اپنے کرم کے موافق پھر جنم پاتے ہیں اور جس دلش میں دیو استھان نو کر پریشور کی کتھا نہیں ہوتی اور جس گھر میں کوئی جگ اور برہم نہیں کو تا وہ ان کھجک کا قیام زیادہ سمجھنا چاہیے اور وہ ان کے آدمی کو دھو لوبھ اہنگار میں بھرے رہتے ہیں اور یہی کر دھو وغیرہ پاپ کی بڑ بڑ لوگوں بہت طرح کے دھرم کرتے ہیں اور پریشور کی مایا کو تھوڑا سا تہا دیوی اور دیکھ پر چاہت دیوتا اور شکا دک بھک رکھیشور پر ہلا اور اجال اجا مہر کھڑا برن بڑھ وغیرہ جانتے ہیں جس جیو کو غرور نہیں ہوتا وہی آدمی پریشور کی مایا سے چھوٹ کر بھوساگر پارا تر جاتا ہے اور جو لوگ مہر بھکت ہو کر پریشور کی شرن میں رہتے ہیں انہر مایا کا کچھ بس نہیں چلتا نارو جی یہ پرتاب نارائن جی کا سنتے ہی بہت خوش ہو کر میں بجاتے ہر گن گاتے چلے گئے۔

۹۰

ادھیاسے اٹھوان۔ پوچھنا راجا پر کھیت کا شکر دیوی سے حال دھرم اور برہما اور پیران اور جوگ ابھیاس اور ک
 راجا پر کھیت نے اتنی کتھا سنکر سن میں اس بات کا بچار کیا کہ دیکھو شکر دیوی نے نارائن جی کی کتھا کا سننا چاروں برن کی واسطے کہا ہوا ہے اور کھیت نے
 اہم نہیں جان کر چاروں برن کے برابر سمجھا یہ شکر دیوی نے کیواسطے پھیلے راجون کا حال جنھوں نے پریشور کا بھجن اور اسمرن کر کے بدن اپنا چھوڑ دیا
 اسے پوچھنا چاہیے ایسا بچار کر راجا پر کھیت نے پوچھا کہ اہم راج اور تاروں کا حال سنکر میں میرا بہت خوش ہوا اب مجھ کو یہ چاہنا ہے کہ سوائے لیلیا اور تار
 نارائن جی کے دوسرا حال نہ سنوں کسواسطے کہ اس کتھا کے سننے سے اہم نہ کرں شکر دیوی پریشور کا پرکاش ہر دیو میں ظاہر ہوتا ہے اور اس
 پرکاش کے ہونے سے اس کام کو دھو لوبھ اہنگار کا بدن میں نام نہیں رہتا جس طرح سنساری لوگوں کے مکان میں راجا کے آنے سے گھر کا شکر دھ
 اور پودہ ہوتا ہے وہ حال آپ کو پا کر کے بتلائیے کہ نارائن جی آد زنگار جوت نے جو براٹ روپ دھارن کیا جس روپ میں سب دنیا کی چیزیں بنی ہیں
 ایک سے لاکھوں روپ بہت طرح کے ہو جاتے ہیں اسکا کیا سمجھو اور پھیلے جگن میں جن جاون نے پریشور کے اسمرن میں دھیان میں لیوں ہو کر
 اپنا چھوڑ دیا ہے اور جنھے تو میں انکی گنتی اور پریشور کی پوجا کی بدھ اور جیو جی لوگ جوگ بھاس کر کے بدن اپنا چھوڑ دیتے ہیں اور سب کا جیسا

دھرم اور رُوپ ہو اور راتھاس اور پُران کا ماہاتم اور جسطرح جگت میں ہل ہوتی ہو اور جسطرح جگ آدک کرتے ہیں اور حال برہما تھو کھیندو ہنگا اور جس طرح جنونک سے نکلکرتے ہیں اور پاپ اور دھرم کرمیوں کا مرنے کے بعد کیا حال ہوتا ہو اور جو دنیا میں کون کرم کرنے سے آیا حال میں پھنسکر خراب ہوتا ہو اور کون کرم کرنے سے مکت ملتی ہو ان سب باتوں کا حال دیا کر کے برتن کیجیے یہ بات سنکر شکند یو جی نے کہا کہ اور اچھا جو یہ سب حال پوچھنے سے کیا مطلب ہو اور جانے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اور مہاراج میں چاہتا ہوں کہ سب لیلیا اور تار پر ہم پریشور کی سنوں اور تن اپنا نارائن جی کی چرچا اور دھیان میں چھوڑ کر بھوساگر پار تراجاؤن یہ بات سنکر شکند یو جی نے کہا کہ اور اچھا آدمی کا بدن پاناہت مشکل ہے جو کوئی آدمی کا تن پاک نارائن جی کی لیلیا اور کتھا میں نہتا اسکو سوا سے چھپانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگتا اور جرات تھے پوچھی ہو اسکا حال سنو کہ جب پرہم پریشور چاہتے ہیں کہ دنیا کو پیدا کر کے جنوں کو بڑھادیں اپنا رُوپ آپ دیکھ کر بہت ہو دین بصلح آدمی اپنا منہ آئینہ میں دکھاتا ہے اور آئینہ الٹ دینے سے چہرہ نہیں دیکھ پڑتا اور صلع پریشور سب دنیا کو اپنی اچھا سے پیدا کر کے پھوسکا کاش کر کے اپنے رُوپ میں لیتے ہیں اسلئے نہا میں لیکو گیا میں سمجھتا چاہیے کہ پریشور کون ہے اور تاروں کی اچھا اور لیلیا سے من سنکر اپنی عقیدت کو لے اور جیٹی سے لیکر ہاتھی تک سب جنوں میں پریشور کا چکتا برابر جان کر سیکو دیکھ دیکھ تھی کتھا منا کر موتی نے سونکا دیکھ کر کھیندو کہ کہا کہ جو حال پرچیت نے شکند یو جی سے پوچھا ہو یہی بات ایک مرتبہ پرہم کلپ میں برہما جی نے نارائن جی سے پوچھی تھی۔

اُدھیائے نوان۔ کہنا شکند یو جی کا حال پیدا ہونے پر ہما جی اور چاراشلوک شول شری مہیگاوتہ کا جو نارائن کے لئے تھے

شکند یو جی نے کہا کہ اور اچھا جب ایک پھول گل کا پریشور کی ناچ سے نکلا اور اس پھول سے برہما جی پیدا ہوئے تب برہما جی نے یہ بات معلوم کرنا چاہا کہ میں کہاں سے پیدا ہوا ہوں جب بہت بچا کر کے سے بھی برہما جی کو یہ مجیدہ معلوم ہوا تب ہارمان کر اسی پھول پر بیٹھ رہے اسلئے سمجھنا چاہیے کہ جگوان کی مایا بڑی ہوان ہے جس مایا کی رتی میں برہما جی بھی بندھکر اٹکا مجیدہ نہیں جان سکتے دوسرے کی کیا سامر تھ ہے جو پریشور کی لیلیا اور آوارانت کو پہونچ سکے پھر برہما جی نے اسی پھول پر بیٹھے ہوئے چاراشلوک شول شری مہیگاوتہ کے کاش بانی میں منے اسی اگیا کے موافق تب کیا جب برہما جی کو چپ کرنے سے ہر دو میں گیان ہوا تب اس اشلوک کا مطلب جان کر دنیا کی رچنا کی اور مطلب ان چاراشلوک ان کا یہ ہر کوئی برہما جو سب کے پہلے تھا وہ میں ہوں سوا سے میرے دوسرا کوئی نہیں ہے اور جو کچھ تم دیکھتے ہو وہ بھی مجھی کو سمجھو اور مہا پرہم کے بعد بھی سوا سے میرے کچھ نہیں رہیگا سب دنیا کی چیزوں کی جن میں ہوں جسطرح سونے کا گنا واسطے ہاتھ اور پیر اور ناک اور کان وغیر سب عضو کے الگ الگ تیار کر اؤ تب نام سب زیوروں کا الگ الگ ہوتا ہو اور جب سب وہ گنا تو ذکر گلا ڈالو تب پھر خالص شونہا رچانا ہو وہی حال میرا سمجھنا چاہیے میں اکیلا رہ کر جب چاہتا ہوں تب اپنی اچھا سے بہت رُوپ رکھکر دنیا میں بہت نام اپنے ظاہر کرتا ہوں پھر جب میری اچھا اکیلے تھے کی ہوتی ہے تب اکیلا ہو جاتا ہوں اور طاقت دیکھنے اور سننے اور بولنے کی اور جھلا بڑا مچانے کی جو سب جنوں میں ہے وہ سب میرے برتاپ کا ہر کاش سمجھنا چاہیے جسطرح کاش سب کو گیرے ہوئے ہے اسی طرح میں سب سے ذرہ دست ہو کر تینوں لوک اور چودھوں بھون کو اپنے بس میں کھتا ہوں اور سوا سے میرے دنیا کی سب چیزوں کو است جانا چاہیے اور پانچ تھو سے سب دنیا کے جو پیدا ہونے میں جس طرح سب جو ہار دنیا کا میرے برتا رُوپ میں ہے اسی طرح سب کے بدن میں میری جوت کا پرکاش ہے جسکو پران کہتے ہیں تم سمجھو کہ جبک وہ چمکا سب کے بدن میں رہتا ہے تب تک طاقت چلنے پھرنے کھانے پینے بولنے اور اندریوں کا شکند بھو گنے کی اسکو رہتی ہے اور جب وہ پرکاش بدن سے نکل جاتا ہے تو وہ بدن مردہ ہو کر ٹر گل جاتا ہے پھر اس بدن سے کچھ نہیں ہو سکتا براہمن چھتری پیش شو تو چاروں برہمن میں میرا پرکاش برابر رہتا ہے گیان کے سے انہیں کچھ مجیدہ نہ جان کر سب جنوں میں نارائن جی کا ہو رُوپ ایک سا سمجھنا چاہیے جس طرح شوری کی چھایا سونا چاندی مٹی لوہا اور کے

برتنوں میں برابر پڑتی ہو اور جیل میں جانا چاندی پیل اور کاٹھ وغیرہ بہت طرح کے داتوں کو ایک ٹانگے میں پروئے سے ملا ہو جاتا ہو اس طرح پھل چنکار سب جیون میں ٹانگے کے برابر سمجھو جب وہ ٹانگا ٹوٹ جاتا جو تب سب دانے بے آدر ہو جاتے ہیں ایسی برہا اس طرح محکوب سب جگہ جان کر جگت کی رہنا کر سنساری مایا میں نہ بھینسکر خوشی سے رہو گے اور تپ کرنے سے نکو میرا درشن ہوگا اور تم دیا من میں رکھ کر سب جیون کی چننا کرنا اور سب دنیا میں نکو مان کر کھیشو اور گمانی لوگ تمھاری استت کریں گے اور جگت رہنے میں نکو کچھ محنت اور دکھ معلوم ہوگا اور تمھیں میرے چھوٹے چتر بھی سو روپ کا جو ہاتا اور کھیشو اور نندا اور نندا آداسون کے بیچ میں براجمان ہو کر نایہ آکاش بانی سنگھ برہما جی نارائن جی کے چرن چھینکے بعد ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دیں دیال محکو یہ بردان دیجیے جس میں آپکو اپنا مالک جانتا رہوں اور دنیا پیدا کرنے میں محکو کوری نہوی بات برہما جی کی سنگھ پر ہم پریشور نے انکو اچھا پور بک بردان دیکر کہا کہ اے برہما تم میری اگیا مان کر سنساری ہو پور پر جھان میں کھڑے ہو جھوٹا سمجھتے رہنا تو نکو میری مایا نہیں بیا پڑی گی یہ لکھنا نارائن جی برہما جی کے دھیان سے گپت ہو گئے اتنی کھانا کر سنگھ یو جی نے کہا کہ اے اراجا مطلب چارون اشلوک شری بھاگوت کا یہی جو جو میں نے تھے کہا اور برہما جی نے اپنے دوسرے بیٹو نکو یہ حال نہیں بتایا اور ناراجی کو گمانی بھکر یہ بھاگوت گمان اُن سے کہا تھا ناراجی نے بید بیاس جی کو اپدیش کیا بید بیاس جی ہمارے پتانے ہمارے لیے بتا رہے لکھا اور شری بھاگوت نام لکھ کر بھکر پڑھا یا اور اسی گمان کو تیرے کھیشو نے جمنانار سے ہرجی سے کہا تھا اب وہی کھانا کھانا ہون اے اراجا جو کوئی اہنکار سے اپنے کو میں سمجھ کر پریشور کا ماتم نہیں جانتا وہی دنیا اور بروک میں دکھ پاتا ہے۔

اُدھیائے دسواں۔ طیار ہونا بدن کا پانچ تھو سے اور باس رہنا دیوتان کا سب کے انگ پر

سنگھ یو جی نے کہا کہ اے اراجا اس بھاگوت میں دس طرح کی کھانا ہیں اسکا حال الگ الگ کہتا ہوں من لگا کر سنو جگت کی اُتپت جگت کا ناش ہونا جگت کو استھ رکھنا سب جو و نکو پالنا پریشور کی لیلیا منوترون کا حال ایشور کی کھانا برکت کت نارائن جی سب جگت کے مالک ہیں اراجا ان سب نو بھن کا حال سنگھ ویسا ہی کرنا کیوں دسویں بھن کے جاننے کیو اسطے ہیں جب آدمپش پریشور نے جویش ناگ کی چھاتی پر آرام کرتے ہیں اپنے کو کیلے دیکھ کر من نہ گنے سے چا ہا کہ ہم بہت طرح کے روپ دھکر دیکھیں تب اُنھوں نے اپنی مایا کو اگیا دی کر دینا بڑھانے کیو اسطے دیکر اسی وقت اس مایا نے سورگ پاتال اور مرگ لوک بنا کر اراجس ساڑک تاملش تین گن ظاہر کیے تانس سے اہنکار اور راجس سے ہاتھ پائون اور پاک اور لنگ اور گدا پانچ کرم اندری اور جو گن سے آکھ کا ان ناک جھو کھال پانچ گمان اندری ظاہر ہوئیں سوا سے اسکے نو گن سے پرتھوی آکاش اگن جل با یو پانچ تھو اور ستو گن سے شہد مورت سوا ستو گھنا بدھ سب کے بدن میں پیدا ہوئی اور دسویں اندری بدن کی ایک ایک دیوتا کو سوچی گئی تھو میں اگن دیوتا بان میں بُرن کان میں دشنا ناک میں اشونی کمار ہاتھ میں اندر آکھ میں شو بر لنگ میں متر برن گدا میں جمر ج پائون میں بوشن بدھ میں برہما جی کا س ہاتھ سب دیوتاؤں نے چا ہا کہ اپنی طاقت سے اس مورت کو جلا کر بلا دیں اور سنسارین ایسے اُنھوں نے اپنے پر اکرم ہم بہت تدبیر کی جب اُنکی طاقت سے وہ مورت بل بھی نہ سکی جب اُنھوں نے ہار مان کر ہوا کپٹن جسکو شوا نسا کہتے ہیں اشارہ کیا جب اُس ہوا سے بھی کچھ نہ ہو سکا تب سب دیوتا دھیان چرن نارائن جی کا جلی کر با سے وہ مورت تیار ہوئی تھی کر کے بولے کہ اے جگت کے کرتا بغیر دیا اور کر با آپکے ہلو گوں سے کچھ نہیں ہو سکتا جب آدر بھار جوت نے تھوڑا سا اپنا پر کاش اُس مورت میں داخل کر کے کہا کہ تم اٹھو تب اُس پر کاش کے بل سے سب دیوتاؤں کو اپنے اپنے مقام پر طاقت اُٹھنے بیٹھنے بولنے وغیرہ کی ملکہ وہ مورت چلنے پھرنے لگی اور اراجا آدمی کے بدن کے ہر ایک عضو میں دیوتا لگ بس کر کے یہ چاہنا لکھے ہیں کہ ہاتھ سے دان دیکر زبان سے پریشور کا بھن اور کیرن کو کے کا دن سے اُنکی کھانا اور لیلیا میں اور پیرون سے تیر تھو اور دیوتاؤں پر جا کر اُنکو کھانا ظاہر اور دھیان میں پریشور کا درشن کریں جس میں ہم لوگن کا بھی بھلا ہوا آدمی کے بدن میں جو گن یا تھو گن یا ستو گن ایک چیز اُنھوں پر موجود تھی ہے۔

ایک گن کے وقت دوسرا گنٹ کے کھیل کی طرح چھپ جاتا اور یہ حال ہنسنے پر ہم کلب کا کما ہوا اسطرح سب کلب میں دونا پیدا ہوتی ہے۔

اسکند حدیسرا

پھینٹ ہونا بد رچی کی اودھو بھگت سے راہ میں اور ملنا بد رچی کا میتر سے رکھیشور سے جہنا کنارے اور کتھا بچے بچے اور کھیل دیوا و تار کی

اڈھ سے پہلا

سمجھنا ناشر کی کیشن جی اور بڈر آدک کا راجا اور جردھن کو واسطے بانٹ دینے حصہ اجا بدھ شتر کے اور نہ ماننا اسکا کئی کی

شکر دیو جی نے کہا کہ راجا جوبات نئے سے پوچھی تھی اسی بات کا جواب نارائن جی نے بھی جی کو دیا تھا اور کھچی جی نے شیش تاک جی کو تیار اور شیش جی نے بانسارین رکھیشور کو تیار اور بانسارین نے میتر سے رکھیشور کو اپریش کیا اور میتر سے جی نے بڑی سے کہا اتنی کتھا سن کر کھچی

भागवत

راجا پر بھگت نے پوچھا کہ ہوسامی بڈر جی اور میتر سے رکھیشور سے کس جگہ پر پھینٹ ہوتی تھی وہ دونوں آدمی گمانی اور پریشور کے پر م بھگت تھے ان کے ملتے وقت بڑی خوشی ہوتی ہوگی اسکا حال تھائیے شک دیو جی نے کہا کہ اور اجا جوبت راجا دھرترا شتر نے بدھ شتر وغیرہ اپنے بھتیگوں کو دوسرا جان کر اور جردھن

وغیرہ اپنے بیٹوں کو بیا رکھا اور جردھن نے ارجن وغیرہ پانچوں بھائی پاندو کو لاکھ کے قلعہ میں رکھا تاک لگوادی اور ہیم سین کیواسطے دہر کا لڈو بنا کر بھیجا اور ادھر م سے جو کھیل کر سب راج اور دولت آگئی جیت لی اور ڈرو پدی ایسی پت پر تار استری کو راج بھامین نکلی کرنے

کیواسطے اسکا چیر کو ساسن سے کچھ ایا اور بدھ شتر وغیرہ پانچوں بھائیوں کو تیرہ ہمس کا بن باس دیا اور شر کی کیشن جی کی کتھا کرنے سے سب جگہ پر انہی جان بھی جب بن باس کے کہ بدھ شتر وغیرہ پھر آئے تب بھی انکا حصہ راجا اور جردھن میں دیتا تھا اسلئے شر کی کیشن جی اور کرا جا راج اور بڈر آدک

سبکو دھرترا شتر نے بلا بھیجا وہ لوگ کو رداور پاندو کا جھگڑا چکانے کیواسطے بیخ جو کہ راجا اور جردھن کی بھامین گئے اسوقت فر کی کیشن دماراج اور بھیشم تیار اور دنا چارج نے دھرترا شتر کو بھیجا کہ اور راجا تمہارے بیٹوں اور بھائی کے بیٹوں میں کچھ بھید نہیں اور جردھن وغیرہ تمکو سو رگ نہیں

لیجا سکتے ہیں اور بدھ شتر آدک تمکو نیک من ہو پوچھا دینگے اسلئے تمکو چاہیے کہ دنیا کا یہو ہار جھوٹا بھکر بدھ شتر وغیرہ پانچوں بھائیوں کے کھانے اور خرچ کرنے کیواسطے کچھ کا ڈون انکو دے دو اس بات میں تمہارا جس ہوگا راجا دھرترا شتر نے یہ بات سنکر کچھ اسپر دھیمان نہیں کیا جب بد رچی

نے جواس بھامین بیٹھے تھے دھرترا شتر اپنے بھائی کی مت ادھر م پر دیکھی تب واجبی بات بھکر کہا کہ اور بھائی تم بدھ شتر آدک کا حصہ لیا لو کہواسطے کہ وہ سادھ بھمن ہیں کسی سے دشمنی نہیں رکھتے سبکو اپنا دوست جانتے ہیں اور بدھ شتر ہیم سین ارجن نکل سدا دیو پانچوں بھائیوں کو ایسی طاقت ہو

کہ چاہیں تو انہیں سے ایک آدمی ہون و گیا ل کو لڑائی میں جیت لین سوا سے اسکے شر کی کیشن جی بکارتھ نامہ انکے مددگار ہیں اور تم تو جردھن اپنے بیٹے کا موہ کر کے جو بھگت ہو کہ میرے سوا لڑکے بڑے زبردست لڑنیا لے ہیں شام سندھ سے بگھر رہنے سے انکا کیا کچھ نہیں ہو سکتا ہو

اس ادھر م کرنے سے تمہاری دولت اور دھرم دونوں جاتے رہیں گے اور اور جردھن تمہارا بیٹا شر کی کیشن جی سے عداوت رکھتا ہے اسلئے اسکے ساتھ محبت کرنے اور اسکا کھانا منے میں اپنے واسطے اچھا نہ بھو اور بدھ شتر وغیرہ پانچوں بھائیوں کا حصہ راج میں بانٹ دو اور اور جردھن سے

جوراج اور دولت کے نشے میں اندھا ہو رہا ہو راج سنگھ اسن جھین لو اسی میں تمہارے کل اور پروا کا بھلا جو نہیں تو شر کی کیشن جی سے دشمنی کرنے میں تمہارا پانا لگنا مشکل ہو جب بد رچی کے بھانے پر بھی دھرترا شتر کی نہیں بولا تب اور جردھن نے غصہ میں آکر حکم دیا کہ بڈر جی کو سہی بھیجا

سے ماہر کا لڈو ہ ہمارے کل میں داسی کا بیٹا ہو کہ سب بانوں میں پاندو دن کی کچھ کرنا ہو اور پرورش اسکی میں کرتا ہوں اور بھامین ہمارے بڑے بھکر

گیان سکھانا جو یہ حکم دیا جو دھن کا سنکر جب اسکے سپاہیوں نے بدرجی کو سمجھا سے نکالنا چاہا اور دھرتراشٹر نے درجودھن کو ایسی بات کہنے سے کچھ منع نہیں کیا تب بدرجی نے سمجھا کہ اگر کوئی مجھ کو سمجھا سے ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیکھا تو زیادہ اپمان ہو گا اس لیے اب یہاں سے آپ ہی اٹھ جانا چاہیے اور برناباں بہاری کو روون کا ناش کرنا چاہتے ہیں اسی سے دھرتراشٹر آدک گوروون کے سن میں ادھرم سما کر اچھی بات سمجھانا انکو بر لکھنا جو ایسا بچار کر بدرجی وہاں سے اٹھ کر دوڑا سے پر چلے آئے اور انھوں نے سمجھ کر دھنکھ بان وغیرہ سمجھا رہے تھے بدن سے اتار کر وہاں رکھ دیا کہ تمہارا بیت چلے جانے میں درجودھن کو اس بات کا سند نہ ہو گا کہ یہ پاؤں دون کی طرف جا ملا اور اسی جگہ بدرجی نے اپنا کپڑا اتار ڈالا صرف ایک فلگوئی اور چادر پہن کر مستنابور سے اترا کھنڈ میں تیرتھ جا تو کرنے کے لیے چلے گئے دوسرا سب ہتھیار وغیرہ رکھ دینے کا یہ کہ بدرجی پر مہجکت ہونما کے جاننے والے یہ سمجھے کہ اب درجودھن وغیرہ کو روون کا ناش ہو تو لاہور میں نے انکے گل میں جنم لیا جو ایسے جھکو پہلے سے ہتھیار رکھ دینا چاہیے جس میں لڑائی کرنا نہ پڑے بدرجی نے ہر دن تک بھرت کھنڈ میں تیرتھ جا کر رہے ہوئے جتنا کہنا سے ہو چکا وہاں کے سب دیوتاؤں کا درشن کیا اور میرے رکھشور کی کنی کے پاس بہت دن تک ٹکے رہے انھیں دنوں بدرجی کے پیچھے ہتھنابور میں مہاجھارت ہو کر دھرتراشٹر نے دھرتراشٹر سے لگے اور راجا جہدیشٹر نے شریکیشن جی سے راجگدی پائی جب اودھو جھکت شیا م سندر کے بکنڈ پلے جانے کے پیچھے دو در کا سے بدر کا شرم کو جانے تھے تب راہ میں بدرجی سے بھینٹ ہوئی دو دن آدمی پریشور کے پر مہجکت آپس میں لگے اور بدرجی اودھو جھکت سے حال مارے جانے درجودھن وغیرہ اور راج سنگھاسن پر پٹینا جہدیشٹر کا سنکر پہلے پھنٹانے پھر شیا م سندر کی اچھا اسطرح پھنکرتھو کہ کیا۔

ادھیا سے دوسرا۔ پوچھنا بدرجی کا اودھو جھکت سے حال شیا م سندر کا

شکھد پوجی نے لکھا کہ راجا بدرجی نے اودھو جی سے ملکر پوچھا کہ او اودھو جی تم شریکیشن مہاراج سے ایک ساعت الگ نہیں ہوتے تھے آج کیا سبب ہے جو میں تمکو اکیلے دیکھتا ہوں شیا م سندر میرے پڑان پیار سے اور تیرام جی پڑو من اودھو سب سوسر میں تہد پود پو کی کرود وغیرہ سب جذبہ نشی اچھ میں اور جہدیشٹر اور راجن وغیرہ پاؤں اور کشتی درو پی اور میرا بھائی دھرتراشٹر اندھا جھنے بیٹوں کے مٹھ میں پھنکرتھ اپنے بڑک جانے کی تدبیر کی تھی سب لوگ اچھی طرح میں اور میں جانتا ہوں کہ شیا م سندر نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے اوتار لیکر دھرتراشٹر وغیرہ کو روون کا گیان بر لیا اور جو راجا لوگ اپنے راج اور فوج اور دولت کا فرو کر کے ادھرم کرنے میں انھیں لوگوں کے مارنے کے واسطے شریکیشن بکنڈ ہاتھ نے اوتار لیا جو شیا م سندر کا حال بتاؤ کہ انکی چرچا کرنے میں تیرتھ انسان کا پھل ملتا ہے یہ بات سننے ہی اودھو جھکت اسکھون میں آنسو بھر کر رونے لگے اور کچھ جواب دیا جب بدرجی نے انکو داس اور روتے دیکھ کر جانا کہ شریکیشن مہاراج اندھو صباں ہو گئے اس لیے میرے پوچھنے سے اودھو انکا دھیان کر کے روتے ہیں ایک ساعت کے بعد اودھو جی نے آنکھ پوچھ کر کہا کہ او بدرجی تم کینتھو موت کا حال کیا پوچھنے ہو شریکیشن روتے ہو سوج ڈوب کر کھج روتی رات نے عمل کیا ہے اپنے اور دوسرے جذبہ نشیوں کا ابھاگ تھے کیا کون کہ پر ہم پریشور نے اپنی اچھا سے بسند پوجی کے گھر جنم لیا اور ہم لوگوں نے انکا ماتم نہ جان کر انکو بھی ایک جذبہ نشی اپنا بھائی بندھو سمجھا تھا اب انکی مہاجان کر سوا سے پھنٹانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لکھتا میں انکی بڑائی تھے کما تاک برتن کر دن کا انھوں نے سولہ ہزار ایک سواٹھ استرون سے جواہر کے گڑھتھ آشرم کا دھرم بنا ہا انکا مطلب اوتار لینے اور لیکار کرنے سے یہ تھا کہ جس میں دنیاس کے لوگ اور ادھرمی لوگ اس لیلاد اور کھتھو آپس میں ہتھکرتھو ساگر پار اتر جا میں دیکھو انھوں نے کیسے کیسے بلوان دیت اور راجا ڈنکو مار کر کھتھ دی اور پرتھوی کا بوجھ اتارنے کی واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیکر کو رو واد پر پاؤں سے مہاجھارت کر لیا اور درجودھن وغیرہ سب کو روون کا ناش کیا اور جہدیشٹر وغیرہ پاؤں بھائی پاؤں واسطے

پوچھنا

بھگتوں کی رچھا کر کے انکو راجگدی دی اور چھپن کر ڈھنڈھنی کو دربار سا رکھینور سے شاپ دلو کر آئیں کی لڑائی میں مراد والا یہ بات یاد کر کے
 جھکو ٹراؤ کھ ہوتا ہوا اور بڈرجی تم پتھو کر کے جانو کہ جب سے شیا م سندر جڈنیشیوں کا ناش کر کے بکنڈھ کو چلے گئے تب سے ست اور دھرم
 دنیا سے اٹھ گیا اور میں نے بہت بڑ کر کے اٹسے کہا کہ میں تمام عمر آپکی سیوا اور نمل میں رہا ہوں مجکو بھی اپنے ساتھ لیجئے لیکن مجکو اپنے
 ساتھ نہ لیجا کر مجھ سے کہا کہ تو بڑی کیدار میں جا کر میرا دھیان کر کے ملت ہو اور جو کچھ اٹھن نے مجکو بتایا ہو اسکا حال گیا رھو میں اسکند میں
 لکھا ہوا اور تو گیان مجھ سے یہ کہا کہ ہوا ستر جان کر سب جگت کا ناش تھجو اور جیو اتما کہ میں نہیں مرنا اسلئے میرے چلے جانیکا سچ منکر نا چاہیے
 اور مرنا کیسا ہوتا ہے کہ جس طرح ایک کتے کو اتا کر دوسرا کپڑا پہن لیوے اسطرح یہ جیو ایک چولا چھوڑ کر دوسرے چولے میں جاتا ہے۔

اُدھیائے تیسرا۔ اُدھیو کا شیا م سندر کی استت اور بڑائی کرنا

اُدھیو جی نے بڈرجی سے کہا کہ دیکھو شیا م سندر ایسے دین دیال تھے کہ جس پوتناراجھس نے انکو مار ڈالنے کیواسطے اپنی چھاتیوں میں بھج
 لگا کر دودھ پلایا اٹھن نے اس راجھسی کو بھی مار کر بکنڈھ کو بھیج دیا ایسے دین دیال کا چرن چھوڑ کر دوسرے کسی شرن میں جانا چاہیے اُن
 شیا م سندر نے واسطے بوجھ اتارنے پر بخوی سکا اپنی اچھا سے دُنیا میں اوتار لیکر بسد یو جی سے کہا کہ تم بکنڈھ جی کے گھر لیجا کر چھپاؤ یہ سب لیلیا
 اُنکی تھی حسین کوئی انکو نارائن جی نہ جانے نہیں تو انکو سکھا ڈر تھا کال کو بھی ایسی سامرتھ نہ تھی جو انکا سا منا کر سکتا اور زندگی کے گھر جا کر کبھی کسی
 لیلیا کر کے جربا سیوں کو ٹکھ دیا بند جی کے گھر لیجئے چہ اگر جس طرح آگ کڑی میں چھپی رہتی ہے اسطرح اپنے کو چھپایا اور جو جو دیت اور چھپیں
 کے بھیجے ہوئے اُنکے ارنیکے واسطے آئے تھے سبکو مار کر بھوسا گر پار اتا دیا اور اندر کا غور توڑ دیا گوئی گو الوان کو بکنڈھ کا درشن کر کے اپنا
 چتر بھجی روپ دکھایا بند جی کو سانپ کے کاٹنے سے بچایا اور گوپیوں کے ساتھ راس منڈل کیا تثنکھ جڑا کر کیشی اور برکھا ستر اور اٹھا ستر
 آدک دیپن کو مار کر بکنڈھ بھیجا اور جب اکر دے کے ساتھ تھراجی کو چلے تب راہ میں نہانے وقت جمناجل میں اکر در کو اپنے چتر بھجی روپ کا
 دیپن دیا اور تھراجی میں ہونچکر راجا کنس کے دھوبی کو مارا اور باکھ درزی کو کپڑے پہنانے کے بدلے خوش ہو کر بکنڈھ میں بھیجا اور دُلہا مالی
 کو خوش ہو کر ایسا بردان یا کتیری دولت بھی نہ گھٹے گی اور کبری کو چندن لگانے کے بدلے ڈیرھی سے سیدھی کو کے دیوکتیا کی طرح روپ دیکر اسکی
 اچھا پوری کی اور شری شوبھی کا دھنکھ اوکھ کی طرح توڑ کر لکھیا پٹیر با تھی کو لڑا کون کے کھیل کی طرح مار ڈالا اور کشتی لڑا کر جانور اور دشتک وغیرہ پہلو الوان اور
 راجا کنس کو اٹسے آٹھ بھائیوں سمیت مار کر ملت ہدی دی اور جن پریشور کی سیوا میں شری برہما جی اور شری شیو جی اور کال آدک سب رہتے
 ہیں اُن تر لوکی ناتھ نے راجا اگر سین کو اپنا بھگت جان کر اسکا حکم سیکوں کی طرح مانا اور جس طرح لڑا کھیلنے وقت چینی کو مار ڈالے اسطرح ایسے ایسے
 بلوان بت اور راجھوں راجوں کو مار کر آپ چلے گئے ان سب لیلیا دکھا حال دسویں اور گیا رھو میں اسکندھ میں کھایا اور بڈرجی ایسے دین دیال جنھوں نے
 سب لیلیا منساری لوگوں کے ہوسا گر پار اتا کر لیکو میں اٹسے جڑو کھا دھیان چھوڑ کر میراجت دھری جگ نہیں جاتا ہوا اور وہ مالوئی صورت ہونہی ہوت تھے ایک ساعت میں بچتی

۱. آکھ
 ۲. باھوک
 ۳. کھلوا
 ۴. کھ

اُدھیائے چوتھا۔ اُدھیو جی کا بڈرجی سے شیا م سندر کی استت اور اُنکے بچوگ کا حال بَر ن کرنا

اُدھیو جی نے شری کیشن جی کے برہساگر میں ڈوکر کہا کہ بڈرجی شیا م سندر کے گیان کھانے سے سنساری مایا موہ میرا چھوٹ گیا لیکن مجکو
 مرنی منور کے بچوگ کا جننا دکھ ہودہ کا نہیں جاتا جو کھوٹنا ہو تو میرے رکھینور سے جو اسوقت وہاں موجود تھے اور تھوڑے دنوں میں یہاں اُنکے
 مالک پوچھ لانا وہ تب حال تھے کہ میں گے اور جو وقت مرنی منور انتر دھیان ہونا چاہتے تھے اسی وقت میرے رکھینور نے برہسا جھپتر میں جا کر
 شری کیشن جی کو دڈوٹ کی تب شیا م سندر جی نے کہا کہ اسی میرے جی ہتھے تھارے من کا حال سب جان لیا تم دھیرج رکھو ہاری مایا کھوٹ

بیاہری کی کوسواسطے کہ تم میرے بھگت اور پچھلے جنم کے بسن یو تا اور اس جنم میں بید بیاس جی کے بھائی اور پرفاقر من کے پتر ہو مکو میری لیلیا پرگت اور گہت سب معلوم ہو گئی اور جو بھاگوٹ دھرم مکو بائسین رکھن شور نے کہا ہے اسکو یاد رکھنا جو ساگر پارا تر جاؤ گے یہ بات کیشو مورت سے سنتے ہی میرے جی نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اسی بکلیٹھ ناٹھ تھاری لیلیا یاد کر کے بھگوٹرا تعجب معلوم ہوتا ہے کوسواسطے کہ ہر باجی اور شو جی اور کال کی ایسی سامر تھ نہیں ہے کہ انکھ اٹھا کر سامنے دیکھ سکین تم جواسندھ اور کال جن کے سلسلے سے پیدل بھاگے تھے تمہارے بھید کو کوئی نہیں جان سکتا اسطرح میرے جی شری کرشن ہمارا ج کی بہت امتت کر کے ہانے چلے آئے وہ سب حال جانتے ہیں تمسے کہین گے اور میں مرلی منوہر کی اکیا سے ہر کا شرم کو جاتا ہوں وہاں جا کر اپنا بدن چھوڑ دینا جو تم یہ کہو کہ جب گیان آیا تو انکھوں میں آنسو بھرنا اور سوچ کر نیکو کیا سب ہی شری کرشن جی کی یا اور پریت یاد کرنے سے اُنکے جوگ کا دکھ بھگو ایک ساحت نہیں بھولتا ہے اسی گیان کے پرتاب سے میں اب تک جیتا ہوں نہیں تو شیام سندر سے بچھڑنے وقت میرا پران نکل جاتا تھا حال تمسے کہتا ہوں کہ شیام سندر نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے لیے اوتار لیا تھا اُنھوں نے بڑے بڑے اوصطی دیت اور راجون کو مار کر ورون اور پانڈروں سے مہا بھارت کرایا اور پھینک دیا اور ونا چارج اور کرپا چارج آدک بڑے بڑے پہلوان اور بھوان اور گیانی اور ہر بھگتوں کے رہنے پر بھی اُس فوج میں اٹھا رہا اچھو ہنی دل نہاش کر کے پرتھوی کا بوجھ اتار لیا میری پرتھوور کی اچھا سب پر بلوان ہی اتنی کھٹا سنا کر سوت جی نے کہا کہ اسی رکھیشور جو لوگ پریشور کی کھٹا اور کیرتن میں دکھ کی جگہ رو دیتے ہیں اُنکے بہت جتوں کے ہاپ اُنکھوں کی اوسے بہ کر نکل جاتے ہیں آدمی کو اپنے بھلے کیواسطے پریشور شیام سندر کے اوتاروں کی کھٹا اور لیلیا سننے کے برابر اور کوئی بات اچھی نہیں ہوتی اور مہا بھا ہو جانے پر بھی شری کرشن ہمارا ج نے بچیس برس تک اونیامین رکھرا جا جھٹھٹھ سے دو مرتبہ جگ کر کے دُنیا میں اُنکو جس دیا تھا۔

آدھویاے پانچوان۔ خصت ہونا بد رچی کا اودھو جی سے اور جانا بدر کا شرم میں اور بدن چھوڑنا اپنا ساتھ جوگ بھیاس شکد یو جی نے کہا کہ اسی راجا اودھو جی نے بد رچی سے کہا کہ اب ہکو بدرا کو تو تم بدر کا شرم کو جاوین بد رچی نے یہ بات اودھو جی کی سنتے ہی انھوں سے آنسو ہا کر کہا کہ دیکھو شیام سندر نے چند رکھیشور دُنیا میں روشن ظاہر کیے کہ پرتھوی کا بوجھ اتار اور دھرم اور گنو اور براہمن کی رچھا کر کے گو لوگ کو چلے گئے اور ہلوگوں نے اگہان اور ابھاگ سے اُنکا پرتاب نہیں جانا اور اسی اودھو تم آٹھوں پہر اُنکے پاس رہتے تھے اُنکی مایا ایسی بردست ہے کہ تمہیں بھی نکو دیکھنا اسطیے یہ بات یقین کرنا چاہیے کہ بنا کر پائری منوہر کے اُنکے بھید اور مہا کو کوئی نہیں جان سکتا جو ہلوگ تم ایسے بھگتوں کی سوا اور ایشل میں رہتے کہ جنم ہمارا پچھل ہو جاتا لیکن بنا کہ باور دیا شیام سندر رہا رہے کے ہر بھگتوں کا ست سنگ نہیں ملتا اسطیے ہم جانتے ہیں کہ ہائے پچھلے جنم کے پن سہاسے ہوئے جو پاکدشرن اسیست جی سوک وک رکھیشور اور شکد یو جی کا چھپت سے کہتے ہیں کہ اودھو جی بہت باتوں کا بوجھ سے پرا ہوئے اور بدر کا شرم میں جا کر شیام سندر کے دھیان میں لو لگا کر جوگ بھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر دیا اور بکلیٹھ دھام کو چھوڑ گئے اور بد رچی سب تیر تھ جاتا کرتے میرے جی سے ملنے کی چاہنا رکھ کر روتے اور سوچ کرنے ہوئے ہر دو ار میں اگر ٹھہرے اتنی کھٹا سنا کر شکد یو جی نے کہا کہ اسی چھپت اودھو جی نے سب حال اندر دھیان ہونے شیام سندر کا بد رچی سے اسواسطے نہ ظاہر کیا کہ نہیں یہ حال شکد بد رچی اُنکے برص میں بدن اپنا دھوڑ دین۔

آدھویاے چھپھوان۔ پوچھنا بد رچی کا یہ بات میرے رکھیشور سے کہ دُنیا کس طرح پیدا ہوتی ہے

شکد یو جی نے کہا کہ اسی راجا بد رچی نے جب ہر دو ار میں میرے رکھیشور سے بھینٹ کر کے اُنکو ڈر ڈوت کی تپ بستر سے جی نے پوچھا کہ اسی بد رچی تم بہت ادا سن کھلائی دیتے ہو اسکا کیا سبب ہے بد رچی نے حال ملنے اودھو جی اور زبانا اندر دھیان ہونے شری کرشن جی اور ہارے جانے اور جو دھن خیر کو ورون کا مہا بھارت میں اور ناٹھ ہونا سبب جانتیوں کا جس طرح اودھو جی سے سنا تھا میرے رکھیشور سے کہ کہہ کہ شیام سندر

کے بلکنٹھ جانیکا حال شکر ہمارا یہ حال ہوا ہرین آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ گیان شری کرشن ہمارا ج کے منہ سے آپ نے سنا ہو وہ برہن کیجئے جسین میرا کام پورا ہو یہ بات شکر میترے جی نے کہا کہ جو کچھ تم کو لپتھا ہو وہ بات پوجھو بڈرجی نے کہا کہ آدمی ہریشہ اپنے شکھ کیواسطے تدبیر کہتا ہو لیکن شکھ نہیں پا کر اسکے برخلاف دکھ اٹھاتا ہو اس دکھ کا دسینے والا کون ہو اسکا بھید کیسے اور یہ بھی کیسے کہ بریشورسکن اوتار کواسطے لپتے ہین اور انکو سنسار رچننا اور پھر ناش کر دینے سے کیا فائدہ ہوتا ہو اور میں اپنے گیان سے یہ جانتا ہوں کہ واسطے پاپ چھوٹنے اور بھوساگر پار اترنے ہم سب جیون کے اس بھار سے سنگن اوتار لپتے ہین جسین آدمی ان اوتارون کی کتھا اور لیلیا کیسین کہ شکر اسکے پرتاپ سے بھوساگر پار اتر جاوین تیسرے بھی اگیانی لوگ جو بریشور کی کتھا اور لیلیا سننے ہین ہریت نہ کھین اور دن رات سنسار می مایا تھو ہین لپت کر خراب ہووین تو بظیبی انکی ہر اسین بریشور کو کیا دوش دینا چاہیے اور یہ بھی بتلائیے کہ بریشور کس طرح برہما روپ ہو کر جگت کی اہت اور لین روپ ہو کر جگت کا پالنے شری مادلو جی کا روپ رکھ کر سب جیون کا ناش کرتے ہین اور یہ بات بھی کیسے کہ وہ کون سی تدبیر ہو جسکے کرنے سے بریشور آدمی سے خوش ہوتے ہین اور انکے خوش ہونے سے آدمی دُنیا میں اپنا مطلب پا کر مر نیکے بعد گت ہوتا ہو اور جگت کی ریت ایسی ہو کہ جب کوئی آدمی کسی مقصود کے بدلے سزا پاتا ہو تب وہ پھر جلد ہی ادھرم نہیں کرتا اور یہ جو بڑا کرم اور پاپ کرنے سے چوراسی لاکھ جن اور نک میں بہت دکھ پانے کے بعد تب کہیں آدمی کا بدن پاتا ہو پھر یہ جو بریشور کی مایا میں لپٹ کر ادھرم کو کیوں نہیں چھوڑتا اور سزا پانے پر بھی ایسا کام کیوں نہیں کرتا جسین جنم اور مرگ چھوڑ جاوے اسکا کیا سبب ہو آپ کہ پا اور دیا کر کے ان سب باتو کا حال کیسے کہ ہرے من کا سندریٹ جا۔

اڈھیا سے ساتوان - برہن کرنا میترے جی کا استت اور بڑائی شیا م سندر کی

شکر یو جی نے کہا کہ اورا جا بڈرجی کی بات شکر میترے جی نے کہا کہ اڈھیا بڈرجی تم آپ گیانی ہو اور تمکو لاکھین سے ہر چر لون میں بھگت پورا ہو کر کوئی حال تم سے چھپا نہیں ہو جو تم نے مجھ سے پوچھا اس سے میں اپنی عقل کے موافق تم سے کہتا ہوں جسین دُنیا کے لوگ بھی یہ حال شکر بھوساگر پار اتر جاوین ورتم دھرم راج کا اوتار کو روون کے کل میں ہو کر بریشور کے سب گن جانتے ہو اور مانڈ بہر رکھیشور کے شاپ سے تم نے یہ بدن پایا ہو شریکیشن ہمارا ج سب باتون میں تمھاری صلاح لیکر کام کرتے تھے اور تمکو بریشور کی بھگت اور پریت ہر اسیلے ہم وہ بھاگوت دھرم تم سے کہتے ہین جو برہن میں اپنے باپ سے پہنے پڑھا تھا تم من گکار سکو جو آدمی بریشور سے بگھڑے ہین وہ دکھ کے سدر میں پڑے رہ کر جنم اور مرگ چھینی نہیں پاتا اور جو کام اپنے شکھ کیواسطے کرتے ہین انکو سوائے دکھ کے کچھ نہیں ملتا جو بریشور کا بھو لوج اور اسمن تھوڑا تھوڑا بھی کریں تو دنیا کے دکھ سے اسطرح چھوٹ جاوین جسطرح دو اکھانے سے بیماری روز روز کم ہوتی جاتی ہو اور آدمی دُنیا میں بھلا یا برا کام جیسا کرتا ہو ویسا پھل پاتا ہو اور جسطرح آدمی اپنے لڑکے لڑکی استری وغیرہ سنساری موہ میں بھنسنے لسنے اپنا شکھ اور بھلا چاہتا ہو اور سوائے دکھ کے سکھ نہیں پاتا۔ اسطرح کنوین کا کپڑا اپنے رہنے اور شکھ کیواسطے جالاجع کر کے آخر کو کسی جالاجع کرنے سے کنوین میں بھنسنے اور جاتا ہو اور نکل نہیں سکتا وہی حال آدمی کا بھی سمجھنا چاہیے اور نفیر کہ پاپ بریشور کے انکی مایا سے آدمی کا چھوٹنا بہت مشکل ہو اس مایا سے چھوٹنے کیواسطے بریشور کی کتھا سننا اور انکے نام کا اسمن کرنا آدمی کو اہت ہو اور دُنیا کے چھوٹے ہو بار کو سچا جانتا بھی بریشور کی مایا ہی سمجھنا چاہیے جب آدمی اندریون کے شکھ کو چھوڑ کر من اپنا برکت کر کے بریشور کا بھجن اور اسمن کرے تب اس مایا سے چھوٹ سکتا ہو جسطرح سپنے کا دکھ جاگنے سے نہیں رہتا اسطرح لوگ اور پر لوک کے دکھ ہر بھجن کرنے سے چھوٹ جاتے ہین اور جگت کی اہت اسطرح ہر ہو کہ جب اس آدز نکار جوت کو کہہ دو روپ اٹھا کوئی نہیں دیکھ سکتا اس بات کی اچھا ہوتی ہو کہ کوئی نیا پیدا کر کے ہم اپنے روپ کو آپ دیکھین جسطرح کوئی آدمی اپنا منہ اپنے من دیکھے تب وہ آدز نکار پہلے

ایک جوت پرگٹ کرنے میں جسکو آد پریش کہا جاتا ہے پھر ایک مہاتسو سکی جڑ پیدا کر کے اس تین گون دست آرج تم ظاہر کرنے میں متوگن سے دیوتاؤں گن اور جوگن سے پانچون توادر متوگن سے پنج جھوٹ آتا پیدا کر کے اسی پانچ تو سے اندری وغیرہ اور آدمی کا بدن طیار ہوتا ہے اور ایک ایک انگ کے ایک ایک بوتانا لگتے ہیں انکھ کے دیوتا سورج ناگ کے اشونی گما تران کے برن اسطرح سب انگ کے دیوتا ہیں انکا حال دوسرا سکندھ کے دسویں حصہ میں لکھا ہے

آدھیائے اٹھوان۔ استت کرنا دیوتاؤن کا نارائن جی کی

میترے جی نے کہا کہ اری بڈر جی جب یہ سامان دنیا پیدا کر نیکا ظاہر ہوا تب سب دیوتاؤن نے دنیا پیدا کر نیکاکرم پا کر اپنا کام کیا جب وہ کام اپنے پورا ہوا تب سب دیوتاؤن نے ہار مان کرنا دلائن جی کا دھیان اور استت کر کے ہاتھ جوڑ کر اسطرح پر کہا کہ اری دیوتا تھے جو آدمی دنیا میں آپ کے تیج کا پرب کاش سب جیو دن میں سمجھا کر آپ کے چرن کا دھیان اور پوجن کرتا ہے وہ جگت کی مایا اور دکھ سے چھوٹ کر شکھ پاتا ہے اور آپ کی کھٹھ اور لیلا سننے سے اسکے من میں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ سب سے بڑے اور کرتا دھرتا نارائن جی ہیں تمھاری کرپا بنا ہم لوگوں سے یہ کام دنیا پیدا کر نیکا جوت مثل ہی نہیں ہو سکتا ہے تب اسی آد زینکار نے انکے استت کرنے پر خوش ہو کر دیوتاؤن کی عبادت جیسے کہ پادشہ سے دیکھا دیکھے ہی وہ پانچون توادر ہو کر ایک مانس کا پنڈ ہو گیا اسی کا نام آد پریش ہو کر اسکے رہنے کی واسطے پاتال لوک اور جھول لوک اور جھول لوک جسکو تینوں لوک کہتے ہیں بن گئے اور وہی پریش آنکھ کان ہاتھ وغیرہ اندریوں کا مالک ہوا اور اسی پریش کو براط روپ کہتے ہیں اور دنیا کے سب بوبہا اسی روپ میں ہیں اس پریش کی تاجہ سے ایک کھل کا جھول بھلا جس جھول میں سے برہا جی پیدا ہوئے اور اسی آد پریش کی دیا اور کرپا سے برہا جی نے اپنے منھ سے براہمن اور ہاتھ سے جھتری اور جاگھ سے پیش اور پیر سے شودر چارون برن کو پیدا کیا۔

آدھیائے نو ان۔ کہنا میترے رکھیشور کا اہت سب ششٹ کی

اتنی کھٹھ اسکر بڈر جی نے میترے رکھیشور سے پوچھا کہ اری ہمارا ج یہ اوتار آد پریش کا ہوا اور سب دوسرے اوتاروں کا حال کسطرح پر پورہ بھی کیسے۔ بات سنکر میترے رکھیشور نے کہا اری بڈر جی جسوقت مہا پر ڈھونے سے چارون طرف جلا ملی ہو کر کچھ نہ دیکھ پڑتا تھا اسوقت وہ آد پریش جسکا حال اری پر کچھ ہون شیش ناگ کی چھانی پر شین کرتے تھے انکی ناہیہ سے ایک جھول کھل کا جس میں پڑا پر کاش تھا نکلا اور اس جھول کی نال سے برہا جی پرگٹ ہو کر اس جھول پر آ بیٹھے اور بچا را کہہ کو کہنے پیدا کیا اور یہ کھل کا جھول کسکی قدرت سے کھڑا ہے اس جتنا میں برہا جی اس کھل کی نال پرے ہوئے ہزار برس تک پانی میں تھا۔ یعنی کیواسطے چلے گئے جب اس جھول کی جڑ انکو دہلی تہ ہار مان کر پھر اسی جھول پر بیٹھے اور اسی چھتا میں بیاکھل تھے ایسے تم جانو کہ پہلے سب جیو مڑ کر رہتے ہیں چھپے نارائن جی کی کرپا سے گیان ہوتا ہے جسوقت برہا جی اسی سوچ میں آسوقت یہ آکاش بانی ہوئی کہ پریشور کا تپہ ردھیان کر دتہ ہو گیا۔ آکاش بانی سنکر جب برہا جی نے پریشور کا اسمرن کر دھیان کیا تب برہا جی کے ہر دم میں گیان کا پرکاش ہو کر گو یہ دیکھ پڑا کہ ایک پریش شیش ناگ کی چھانی پر شیشام روپ بہت مند رجنتر جی سمست سوتا ہے اور اسکی ناہیہ سے یہ کھل کا جھول نکلا کہ ہم اس جھول سے پیدا ہوئے ہیں اور اس پریش نے دنیا پیدا کر نیکاکام ہو کر دیا ہے جب برہا جی کو سب سنساری ہی اس پریش کے روپ میں دکھائی دین تب برہا جی نے ہاتھ جوڑ کر یہ استت انکی کی کہ اری تو لو کی تاتھ جو آدمی آپ سے بگھہ میں انکو شکھ کھی نہیں ملتا وہ ہمیشہ سنساری مایا مہوہ میں بیاکھل رہتے ہیں اور رات کو سوتے وقت انکو بہت چھتا لگی رہتی ہے جو کہ کل ہو کہ کام کرنا ہو گا ایک کام سے فرصت پائی تو دوسرے کام کی فکر ہوتی ہے اور آپ کے نام کا اسمرن اور جرن کھل کی جگت رکھنے والے لوگ آپ کی کرپا اور دیا سے مطلب کا بھیل پا کر ہمیشہ خوش رہتے ہیں جو کوئی کہے کہ اچھا سا دھاریشنیو کی کسطرح پوری ہو سکتی ہے تو جو لوگ جنگل میں جا کر آپکا تپ اور جپ

کرتے ہیں انکے من میں جو وقت اچھا استری اور دھن اور دنیا کے شکھ کی ہوتی ہر اس وقت اپنی کرپا سے اٹھو اور لوک کے سکھ جانے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے چہرے کے ناخن جو شورج سے زیادہ روشن ہیں ہمیشہ میرے ہر دے میں بیٹے ہیں جسکی روشنی سے اگیان کا اندھکار میرے اہتہ کرن میں نہو دے اور اچھا دشن جوگی اور کھیشورون کو دھبان میں بھی جلدی نہیں ملتا آپ نے بڑی کرپا کر کے اپنا دشن جھکو دیا یہ سب استت کر کے برہا جی نے اسی پرش سے جو کیا اور سوامی آپ نے مجھ کو واسطے پیدا کرنے جو دن کے حکم دیا پر مجھ سے بغیر شکست اور کرپا آپ کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ دنیا کو پیدا کروں میرے اوپر دیا کیجئے تو میں وہ کام کروں پر ایسا نہو کہ بنا کر کے گو سے میں گر کر ایسا سمجھوں کہ جو دن کا پیدا کر نیو لا میں ہی ہوں تب اس پرش نے جو پیش ناگ کی چھاتی پرش کرتے تھے برہا جی کی طرف آنکھ اٹھا کر کہا کہ جیسا تو چاہتا ہو ویسا ہی ہو گا لیکن تو اپنا من پر مشورہ کے تب اور اس من میں لگائے رہو اور کام کرو دھو تو مجھ آہنکار سے دور رہو اور سب اندریوں کو اپنے قابو میں رکھو جب یہ عادت رکھنے سے تم کو اگیان پیدا ہوگا تب جھکو اپنا مالک اور پیدا کر نیو الا جان کر سب جو دن میں میرے بیج کا پرکاش برابر دیکھئے گا جس طرح آگ لکڑی میں ہتی ہر لیکن بغیر نہ پرکے نظر نہیں ہوتی اس طرح تو میرے چہرے پر دن کا وہ اگیان لگا کر دنیا کو پیدا کر جھکو غرور نہو کہ دھبان کرنے وقت میرے سب انگ کا دشن لیگا اور بغیر ہر سے سب بدیا یا دو ہو جائیگی اور جھکو اپنے پیدا کیے ہوئے کسی چیز کے مرنیکا ڈکھ نہو گا بے شککے ہو کر دنیا کو پیدا کر

اڈھیائے دسوان - پیدا کرنا برہا جی کا دیوتا اور پانچون تنو اور برجھ ادک کا نارائن جی کی کرپا سے

میرے پکیشور نے کہا کہ اے برہا جی وہ پرش برہا جی کو دھبان میں دشن اور دھیرج دیکر اتر دھبان ہو گئے اور برہا جی نے اس پرش کی کرپا دشن کے دیکھنے سے اپنے من میں دنیا پیدا کرنے کی طاقت پا کر دنیا کا پیدا کرنا شروع کیا پہلے انھوں نے دیوتاؤں کو پانچون تو سمیت جسکا برش اوپر ہو چکا ہر پھر بہت طرح کے دشت اور پیش اور بچھی پیدا کیے جب برہا جی دیوتا اور دشت وغیرہ کو پیدا کر چکے تب انھوں نے کئی آدمی جھکو دکھ اور کھ دو لان برابر لگتے ہیں اپنی اچھا سے ہانسی سرشت پیدا کی اور کل کے پھول سے جو وہ بھون یعنی سات لوک دیکر اور سات لوک نیچے کے بنائے اسکے بعد ست جگت تریتا واپر کلکٹک یہ چاروں جگت بنا کر ہر س تھینا گھڑی بل کا حساب کیا جسکے آخر ہونے سے دیوتا اور آدمی اور دیت اور راجھس اور آدمی کی مچون آگے اور پرا اور بچھی کی چون پچھے بنائی اور برہا جی کی عمر کا ایک دن جو وہ منوتر کا ہونا ہو اور ایک منوتر میں اکثر جو کڑی جگ کی گذرتی ہیں جسکی سب دوسو چارون سے جو کڑی ہوں ہیں جب وہ آخر جو دین تب برہا جی کی عمر کا ایک دن سمجھنا چاہیے اور اسی دن کے حساب سے تیس دن کا مہینا بارہ مہینے کا برس ہو کر سو برس برہا جی کی عمر جو اور انکی رات بھی اسی دن کے برابر ہوتی ہر برہا جی دن بھر سب جیروں کو پیدا کرتے ہیں اور جب برہا جی کا ایک دن گذر کر شام ہوتی ہے تب پر لو کر بگت کے سب جو ناش ہو جاتے ہیں جب رات ہو کر پھر صبح ہوتی ہے تب برہا جی سب جو دن کو ان کے کرم کے موافق ویسی ویسی جن میں پھر پیدا کرتے ہیں اس طرح جب پچاس برس کی عمر برہا جی کی ہو جاتی ہے تب اسکو آدمی بر لکتے ہیں اور جب سو برس کی عمر برہا جی کی پوری ہو کر اکابر بن جھکوٹ جاتا ہے تب مساپر لو کر چارہ دھن سوا سے پانی کے اور کچھ نہیں ہوتا ایک وہی آدمی پرش اپنا شی اکیلے رہ جاتے ہیں یہ حال ایک برہا نڈکا کا گیا اور برہا نڈوں کا حال گور کے پھل کی طرح سمجھنا چاہیے اس طرح کے بہت سے برہا نڈوں کو سب کے پیدا اور پالنے پرش کرتے ہیں اور پرش جھکو ان میں ہا چاہیں تو کئی نر برہا نڈ ایک ساعت میں پیدا کر کے پھر انکا ناش کر دیوں اور اسکا پھید کوئی نہیں جان سکتا وہ نارائن جی اس وقت تھے جب کوئی نہ تھا اور جب کچھ نہ رہ گیا تب بھی وہ اپنا شی پرش بنے رہتا اور موت اُنکے پاس نہیں آ سکتی وہ ہمیشہ ایک روپ رکھتے اور بڑھنے سے کچھ کام نہیں کتے جو کچھ اس برہا نڈ میں کتے ہو سب انکی چنا ہو جو کام انہم یا دھم کسی آدمی سے ہوتا ہو

سہکا حال رہ جانتے ہیں اس ہمانڈ کو گولہ کھینچنا چاہیے جس طرح گولہ کے پھل میں جھونٹے چھوٹے ٹھنڈے ٹھنڈے گولے کی بوت اڑھاتے ہیں اس طرح برہاڑوں میں سب جو بکر پرنیور کے بھید کو کوئی نہیں جانتا جو جنگوست سنگ کرنے سے گیان ملتا ہو وہ لوگ سنساری ہو ہارادو اس بدن کو جھوٹا ٹھکڑا سب جو بدن میں پریشور کا چھکارا برابر جانتے ہیں وہ اپنا شمی پرش گولہ کے درخت کے مانند جو صہلج اس درخت میں ہزاروں پھل گولہ کے لگے رہتے ہیں اسی طرح نارائن جی کے سب روئین میں ہزاروں برہانڈ بدھے رہتے ہیں اس سب سے سب جو بدن میں انھیں کا پرکاش مجھنا چاہیے۔

اڈھیائے گیارھوان۔ پیدا کرنا برہما جی کا سنگ سندن سنا تن سنت کما رکو جو او تار نارائن جی کے میں اور رڈو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اور برہما جی کو دیوتا اور منکھ آدک جنکا برنن اور پر ہو چکا ہو پیدا کرنے پر بھی سنتو کھ نہیں ہوا تب انھوں نے سب مرشت بڑھنے کی واسطے سنگ سندن سنا تن سنت کما رکو جو لوگ او تار نارائن جی کے میں اپنے ہر دی سے پیدا کیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ بھی پیدا کرو اور جو بردان ہیسے ماگودہ ہم تمکو دیون انھوں نے گیان کی راہ سے اپنے من میں پکار کیا کہ جو مان باپ بھائی پر بھیج کرنے سے منع کریں انکو اپنا دوست مجھنا نہ چاہیے ایسا پکار کر سنت کما رکو چاروں بھائیوں نے برہما جی سے کہا کہ ہلوگ ہی بردان مانگتے ہیں کہ ہماری عمر ہمیشہ پانچ برس کی ہی رہے اور من ہمارا کام کرو دھو تو جو مٹوہ میں نہ پھسکے بیج جھوت آتما کے بس نہو اور اپنے من اور اندریوں پر ہلوگ زبردست رہیں اور جوانی اور بڑھاپا ہم پر دخل نہ کرے کس واسطے کہ پانچ برس کی عمر میں اندریاں اپنا زور اسپر نہیں کر سکتی ہیں ہلوگ بھیج کر نیکے ہلوگ جو پیدا کر نیک حکم نہ دیکھے دینا رہنے سے جھگوت بھن میں ہرج ہوگا یہ بات سنکر برہما جی نے انکو ایسا بردان دیا کہ تم لوگ ہمیشہ پانچ برس کی عمر کے رہ کر سب اندریوں کو اپنے قابو میں رکھو گے لیکن جو نئے میرے کہنے سے پیدا کرنا جگت کا قبول نہیں کیا یہ بہت بچا کیا برہما جی نے یہ لکرا اپنے بیٹوں پر حکم نہ ماننے سے جب غصہ کیا تب انکی دونوں بھونہ میں سے ایک پرش سندر اور شیا م رنگ کا پیدا ہو کر رونے لگا اسکو دیکھتے ہی برہما جی نے پوچھا کہ تو کیوں و تا ہو تب اُسے جو ابد یا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا نام رکھ کر مخلوق کوئی کام نہلاؤ برہما جی نے کہا کہ تو نے پیدا ہوتے ہی رو رہا اسواسطے میں نے تیرا نام رد رکھا تو جو بدن کو پیدا کر تو سب دیوتاؤں سے اتم ہو کر دنیا میں شیو منکر بھولانا تھا اور مادا دیو کوک تیرے ہمت سے نام ہونگے جب رڈو نے برہما جی کے حکم سے راچھس اور جھوت پشاج آدک جھکے سو بھاؤ میں کام کرو دھو تو جو آہنکار بھرا تھا اپنی اچھا سے پیدا کیے تب وہ لوگ برہما جی کو اچھے نہ معلوم ہوئے تب برہما جی نے کہا کہ امی ڈو تو کر دھو سے پیدا ہوا ہو جب تک تیرے چت میں سنتو گن نہ آویگا تب تک تیرے پیدا کیے نہ لے جو ادھر ہی ہونگے ایسے تو پہلے جا کر پریشور کا تپ کر جب تیرے سو بھاؤ سے تنو گن دور ہو کر تنو گن آویگا تب تنو گن سے جو بدن کو پیدا کرنا تپ کرنے سے جھکو پریشور کا دشمن لیگا یہ بات سنتے ہی رد پرید کرنا جو بدن کا بند کر کے تپ کرنے کو چلے گئے۔

اڈھیائے بارھوان۔ پیدا کرنا برہما جی کا ناردا اور شہسٹھ اور اتکر آد رکھیشور اور سوا پمھو من اور ست رو پاکو

میترے رکھیشور نے کہا کہ امی ڈو برہما جی نے اسکے بعد ناردا اور شہسٹھ اور اتکر اور غیر کئی رکھیشور جنکے نام آگے کہے جائینگے پیدا کر کے سوتی نام ایک لڑکی اپنے بچن سے پیدا کی وہ لڑکی بہت خوبصورت اچھے گنے اور کپڑے پہنے ہوئے ظاہر ہوئی جسکا روپ دیکھتے ہی برہما جی نے پریشور کی مابا سے موہت ہو کر اسکے ساتھ جھوک کرنا چاہا تب ناردا اور اتکر اور غیر نے یہ ادھر دم دیکھ کر برہما جی کو بھیا لایا جی جب تم جگت گرو ہو کر ایسا پاپ کر دگے تب دنیا کے لوگ بھی یہی حال سنکر پاپ کرینگے ایسے تمکو اپنی لڑکی سے جھوک کرنا نہ چاہیے جب برہما جی کو اپنے لڑکوں کے سمجھانے سے گیان ہوا تب انھوں نے شرمندہ ہو کر اسی وقت اپنا وہ بدن چھوڑ کر دوسرا بدن دھارن کیا اور برہما جی کی لاش سے ایک اندھیرا ٹھکڑو ہی کر دنیا میں ظاہر ہوا جو صبح کی وقت دکھائی دیتا جو پھر برہما جی نے چاروں ٹھکڑوں سے چار پیدا کر کے بنا نامکان اور

ہر سوسے نارائن جی کے دوسرے کوئی انکو نہیں مار سکتا تھا انکی آغوش پر ہر کوشش برہا جی کے بیٹے دو استری رکھتے تھے ایک کا نام دت اور دوسری کا نام دت تھا دیوتا لوگ آرت کے بیٹے اور دیت لوگ دت کے بیٹے ہیں جن دونوں دیوتا لوگ اندرا سن کا راج اور لوگ بھوکہ کرنے تھے انھیں دونوں دیتوں کی حالت اپنے بیٹوں کی راہگدھی چھوٹ جانے سے کشت پ اپنے خاوند کی سپرد کرنا بیٹے شروع کی کہ جس میں یہ خوش ہو کر ایسا زبردست بیٹا بھوکہ دیوتا جو دیوتاؤں سے راج چھین کر کپ اندرا سن پر بیٹھے ایک دن دت نے اپنے خاوند کو خوش دیکھا کہ کہا کہ میں جاہتی ہوں کہ میرے بیٹے ایسے شور مچا رہا ہوں جو آرت کے بیٹوں کو لڑائی میں جیت کر اندرا سن میں لے کر آئے ہیں لیکن دت کو جو چاہتا تھا ایسے کشت پ جی کو انکی ہارسن میں نہیں بھاتی تھی لیکن کشت پ جی نے دت اپنی استری کی سپرد کرنے سے شرمندہ اور خوش ہو کر کہا کہ تو جو چاہتی ہو وہی ہو گا یہ بات سنکر دت بہت خوش ہوئی انھیں دونوں میں جب دت استری دھرم سے شہد ہوئی تب اسے شام کی وقت بھوکہ کر تکی اچھا سے کشت پ جی اپنے خاوند سے کہا کہ اس وقت بھوکہ کا دیو بہت ڈکھ دے رہا ہے اور میری اسوت کے بیٹے راج سنگھاسن کا شکوہ کرتے ہیں یہ ڈکھ مجھ سے سہا نہیں جاتا میرا ڈکھ دور کیجیے یہ بات سنکر کشت پ جی نے کہا کہ اس وقت اس وقت تیرے ساتھ بھوکہ اور بلاس جو بہت برا کام ہے نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ شام سے جا رگھری رات گذرے تک اور جا رگھری رات رہے سے صبح تک سوسے لینے نام دور کرنے دھیان پر مشورہ کے دوسرا کام کرنا نہ چاہیے کوسا سٹلے کہ دن دو دن وقت میں خشری مادیو جی اور خشری پاربتی جی میل پر ہوا ہر کسب جگہ جاتے ہیں اس وقت جو آدمی جاگتا ہوا پر مشورہ کے دھیان اور اس میں دیکھائی دیتا ہوا اسکو آئیر یا دیگر اسکی بڑائی کرتے ہیں اور جو آدمی سوتا ہوا یا دنیا کے کاموں میں لگا ہوتا ہوا اسکو یہ شاپ دینے میں کہ تیرا کام کبھی پورا نہ ہوے۔ اور جو تو یہ بات کہے کہ برہا جی کے نبش میں تمام اور وہ دونوں پیدا ہوئے ہوا ایسے مادیو جی ناتے دار ہونے سے تھا یا قصور معاف کیجئے سوتو جی ہمارا راج ہمارے مالک اور انیشور کے برابر ہیں دھرم کی جگہ انکو کسی کا سنگوچ نہیں رہتا ایسے تو جا رگھری اور دھرم رکھ حسین پر مشورہ کے بھون اور اسمن کا وقت گذر جاوے اس وقت دت کا دیو کے نشے میں ایسی متوالی ہو رہی تھی کہ اپنے خاوند کے بھانے پر بھی اسے صبر نہیں کیا اور شرم چھوڑ کر جب کشت پ جی کے بدن کا کپڑا پکڑ کر بھوکہ کر نیکی واسطے ہٹھ کی تب کشت پ جی نے ہار مان کر اس کے ساتھ بھوکہ کر کے کہا کہ اس وقت جو تیرے یہ اصرام کیا اس پاپ کرنے سے تیرے دو بیٹے براہمن اور کھننور وغیرہ سب جو ڈکھ دیکھ دینے والے ایسے زبردست پیدا ہونگے کہ کوئی دیوتا یا بادیت انسے لڑائی میں سامنا کر کے جیت نہ سکیگا نارائن جی ہمارا راج آپ سنگن اذنا ر لیکر آگیا رنگے دت نے یہ بات سنتے ہی بہت ادا اس ہو کر اپنے خاوند سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہمارا راج میری اچھا ہے تھی کہ میرے بیٹے دیوتاؤں کو جو جیت کر امر او بی پڑی کا راج کر کے شکوہ یا دین میری یہ کامنا نہیں ہے کہ میرے بیٹے اور میری ہو کر براہمن وغیرہ سب جو دن کو ڈکھ دیو میں ایسے پالی بیٹے لیکر میں کہا کہ دت کی اسکا اور اسکو بہت ادا اس کھو کشت پ جی نے کہا کہ دت اب کہا کرنا چاہیے اس وقت بھوکہ کر نیکی میں پھیل جو اس واسطے میں منع کرتا تھا لیکن کرم کرنے کے نتیجے جو توسوچ کرتی ہوا اس بھگتانی سے ایک لڑکا تیرے ایسا پر م بھگت اور گمانی اور تیری پیدا ہوا گا جسکا نام لینے سے دنیا کے لوگ بھوساگر پارا تر جا بیٹے اور سب دیوتا اور دیت اسکا گن گا کر نار دجی اسی بڑائی ازاں بھجائیں کہیں گے اور یہ ہم پر مشورہ اذنا ر لیکر آگیا تھا کہ بیٹے یہ بات اپنے خاوند کی سنتے ہی دت کو کچھ دھرم ہوا۔

اکھیاے چند رھوان۔ شاپ دینا سنت کمار جی کا نارائن جی کے جی بھو دیوار یا لکونکو اور انال دنوں کا دت سنگر بھن
 میرے پکھو شور نے کہا کہ اس بڑی ہمت کشت پ من کا بیج دت کے بیٹے میں بڑا اسوت ہے جو کہسے سچ سے جو کہ میں آئے تھے من دیوتاؤں کا ایسا گہرا ایک گہرہ میں ڈر پیدا ہو کر یہ معلوم ہونے لگا کہ کوئی دشمن ہم لوگوں کے ماسے کو واسطے چلا آتا ہے جو بٹھی ہو کر ہونے سے دیوتاؤں کا من کہیں دگ کر ہر روز طاقت انکی کہ ہونے لگی تب اندر وغیرہ دیوتاؤں نے برہما کے پاس جا کر کہا کہ ہمارا راج آپ بھگت کرنا ہوتا ہے

جیونوں کے دکھ اور سکھ کا حال جو ہونا لایا ہی پہلے سے جانتے ہیں ان دونوں ہم لوگوں کا من بہت گھبر کر ڈر سے بھرا رہتا ہی اسکا بھید بتلا دیکھتے
یہ بات دوتاونوں کی سنگریں بھاجی نے کہا کہ ای اندر نار این جی کے دوار پالک تجو بچہ نے جنم لینے کو واسطے دیت کے پیٹ میں باس کیا ہی اسلئے اٹکے تپا
تج سے تنھاری طاقت کم ہو کر تم لوگوں کا یہ حال ہوایہ بات سنگر دوتاونوں نے کہا کہ ای مہراج ابھی اٹکے گریہ میں آئے سے ہلو گونگایہ حال ہوا ہی تو
ان دونوں کے پیدا ہونے سے ہمارا کیا حال ہوگا اور ای مہاپر بھو بلیکٹھو باسی لوک تو جنم اور مرن سے بہت ہیں پھر انھوں نے بلیکٹھو کا سکھ چھوڑ کر
دیت کے تن میں جنم لینا کو واسطے قبول کیا اسکا مال تھلائے بحسین ہمارا سند نہ چھوٹ جائے تب بھاجی نے کہا کہ انکا حال اسطرح پر ہی کہ ایک دن کچھی
جی بڑے پریم سے بہت واسی موجود ہونے پر بھی نار این جی کے بدن اور بھجا میں اپنے ہاتھ سے چندن اور عطر لگائی تھیں اور پر بہیم پریشور بلیکٹھو میں
جہاں سب مکان سونے کے جڑاؤ بہت رکھے بنے ہیں رتن سنگھاسن پر بیٹھے تھے اُسوقت بگت ماتانے پجاری کہ شیا م سندر کی بھجا دیکھنے میں
بہت جو بصورت اور ملائم معلوم ہوتے ہیں لیکن میں نے آج تک ان ہاتھوں کا زور کبھی نہیں دیکھا نہیں معلوم ان میں کچھ زور سے بانہیں
نار این جی اترتے جی نے اٹکے من کا حال جانکر نار این جی کو دکھلانے کے واسطے یہ بات پجاری کہ سواے جی بچہ کے جو ہمارے دوار پالک میں ہیں
کوئی ایک ساعت بھی ہماری بھجا کا بل نہیں سہہ سکتا جو ہمارے ساتھ لڑکھما سواستے اٹو دیت جون میں جو ہمارے دشمن ہیں پیدا کر کے اسلئے اڑائی
کر کے اپنی بھجا کا بل کچھی جی کو دکھلا دیں ایسا پجاری کر بلیکٹھو نے جو اور بچہ کا گیان بدل دیا اسی سبب سے انھوں نے تین مرتبہ دیت کے تین جنم لیا اٹکے
پیدا ہونے کی یہ وجہ ہے کہ ایک دن سنگ سنگندن سنا تین سنت کہا پجاریوں بھجائی جھکو کسی وقت اندر جانے کے واسطے روک بھی نار این جی کا
ورش کرنے کے واسطے بلیکٹھو میں گئے اسی دن پریشور کی اچھا سے جسکا حال اوپر لکھا ہے اور بچہ دوار پالک چتر بھجی روپ نے ساتویں توڑھی پر
سنت کمار اوک رکھیشور روک بھیتے جانے سے منع کر کے کہا کہ نار این جی کے محل میں بغیر پوچھے جانا چاہئے یہ بات سنگر سنت کمار جی نے کر دہ
کر کے کہا کہ ای مورکھ بلیکٹھو نا تھ نے بھیتے جانے کے واسطے کبھی منع نہیں کیا ہوگا سواستے کہ وہ ہمیشہ براہمنوں کا اور سمان و دسرون سے زیادہ
کرتے ہیں یہ سب تنھاری شرارت ہی جو ہو کر روکتے ہو بلیکٹھو میں کام کر دھو لو جو موہ دخل نہیں کر سکتا لیکن تمہارا اچانک کے چھو کر دھو دھلایا اسلئے
ہم پریشور سے چاہتے ہیں کہ تم دونوں مرت لوک میں جہاں بوجو کام کر دھو لو جو موہ سے بھرے رہتے ہیں دیت جون میں پیدا ہو یہ شاپ
سنتے ہی جی اور بچہ کا نرو جاتا رہا تب دوڑ کر سنت کمار جی کے چرنوں پر گر پڑے اور روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای مہراج ہم نے جانا کہ اب
ہمارے برے دن آئے ہیں اسلئے جسے ایسا پاپ ہو امارا اپرادھ چھا کر کے ایک حد بنا دیجئے کہ دیت جون سے ہمارا کب ادھار ہوگا یہ
دین بچن سنگر سنت کمار جی نے کہا کہ ہمارا شاپ کسی طرح پھر نہیں سکتا اور نہیں معلوم کہ کیونکر ہمارے سو بھیاؤ میں غصہ کیا تمہارے جن بھجائی کو تین مرتبہ
مانا کے پیٹ سے پیدا ہو کر دیت ہونا پڑیگا اور تینوں مرتبہ تر لو کی نا تھ سگن اوتار لیکر جب تکو اپنے ہاتھ سے مارینگے تب تم ادھار ہو کر پھر بلیکٹھو میں اپنی
جگہ پر لوگے جو وقت سنت کمار جی جو اور بچہ سے یہ کہ رہے تھے اسی سمی بلیکٹھو نا تھ یہ حال سنگر سنت کمار جی کا اور سمان کرنے کے واسطے ننگے بافون
پچھی جی سمیت باہر نکل آئے اور سنت کمار جی کے چرنوں پر گر کر کہا کہ ان دونوں دوار پالکوں سے بڑا اپرادھ ہوا جو انھوں نے آپکو روکا میری کچھی
جی کو آپ سے کچھ پردہ نہیں ہی پاپ کی جگہ استری کو پردہ کرنا چاہئے یہ آدھنیتائی بلیکٹھو نا تھ کی دیکھ کر سنت کمار جی نے اپنے من میں کہا کہ
دیکھو ایسی بڑائی نار این جی میں جو کہ جس پر بہیم پریشور کے چرنوں کا دھیان برصہاجی اور نری شو جی اوکے یوتا اور نار و من دکھیشور اور گیانی لوکے
ہر وہی میں رکھنے سے بھوسا کر پارت کر کر تار تھ ہوتے ہیں وہی اوپر ترش بھگوان تینوں لوک کے پیدا اور بالن کرنے والے جنکا بھجن اور اسمن کرنے
سے ہننے بڑائی پائی ہمارے چرنوں پر گر کر اسی آدھنیتا کرتے ہیں کیوں نہ واسطے یہ اپنا نام پر بہیم دیور ٹھکر براہمنوں کا شتکار بڑے پریم سے

کرتے ہیں نہیں تو انکا کیا کام تھا جو مجھو ایسے غریب براہمن پراتھی دیا کرتے یہ سب کرپا اسواسطے کرتے ہیں جسیرن پنا کے لوگ یہ حال شکوہ امنون کی سیوا اور سنان کر میں ایسا پچا کر سنت کما جی نے تر لوکی ناتھ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اسی دنیا ناتھ میں نے کرو وہ بس ہو کر آپ کے سیوا کو نوشتا پنا آپ باکی راہ سے میرا پرا دتھ چھا کیجئے اور اپنے چرنونکا دھیان مجھ کو دیکھئے جس میں ایک چرنونکا دھیان میں کھنے سے پھر کرو وہ ہو گا اسی اور کوئی جو ہمارے ہاتھ سے دیکھتا ہے

اودھائے سولہوان سنان کرنا ناراین جی کا سنت کما ر کو اور اسنت کرنا سنت کما ر کارا ناراین جی کی ا

میرے رکھشور نے کہا کہ اسی بد جی سنکا وک کے منہ سے سب حال شکوہ پر پرمیشور بولے کہ اسی ہمارا جی جی بچو میرے دوار یا لکون کو ابرا دھ کرنے کے بدلے جو دنڈا پنے دیا بہت اچھا کیا اور میں اس شاپ دینے سے بہت خوش ہوا کیونکہ لنگے دنڈا پنے سے اور کوئی آدمی براہمن اور رکھشور و نکا اپنا نہ کر لگا اور آپ کے سوجھا میں کرو وہ نہ تھا یہ شاپ میری اچھا سے انکو ہوا ہی آپ کسی بات کی چنتا میں میں نہ کریں اور میں اسواسطے اپنے بنتی کرتا ہوں کہ یہ دونوں میرے دوار پالک تھے انکے ابرا دھ کرنے کا جس میرے اوپر ہی اسلئے میرا پرا دتھ چھا کیجئے دینا میں کسی کا نہ کرو جو کوئی کام بھلا یا برا کرتا ہی تو اسکے کرنے میں مالک کا نام رکھا جاتا ہی اور جو لوگ ساوہ یا ماہا تیا براہمن کا پان کرتے ہیں انکا بدن دشمن ہو کر انھیں ترک میں بنا پڑتا ہی اور نرک کو بھی ایسے آدمی کی سنت اچھی نہیں لگتی تم لوگ براہمن اور رکھشور ہمارے ایشٹ دیوتا ہوتے ہمارے چرنون کی دھول کا ایسا پرتاب ہو کہ کھجھی جی پھل سوجھا ہونے پر بھی ہمارے پاس دن رات جی رہتی ہیں اور براہمن کو ہم اپنے بدن اور لچھی اور بکینڈھ سے بھی اودھک پیارا اور اچھا جاتے ہیں اور دینا میں ہم براہمن اور اگن کے منہ سے کھاتے ہیں لیکن جیسا کہ براہمن کو اچھی چیز کھلانے سے ہم خوش ہوتے ہیں ویسا اگن میں ہم کو کھانے سے خوش نہیں ہوتے براہمنوں کو اچھا بھو میں کھلانے سے ہمارا پت تینوں لوگ کے حیوون سمیت بھرجاتا ہی اسلئے کروستھ کو براہمن کھلانا ضرور چاہئے اور ہم براہمنوں کے چرنون کی دھول لچھی جی سمت اپنے سر پر چڑھاتے ہیں اور براہمن کا ابرا دھ چھا کرنے والے لوگ ہو کہ بہت پیارے لگتے ہیں یہ بات بکینڈھ ناتھ کی سنکر سنکا وک نے کہا کہ اسی ہمارا پچھو آپکی ایسا اور اچھا براہمنی ہمارے پتا بھی نہیں جانتے ہیں ہم لوگوں کی کیا سام تھ ہی جو جان سکیں آپ سب جیوا اور چوہوں بھونکے مالک ہیں میسی اپکی اچھا ہوتی ہی ویسا براہمنی آوک دیوتا کرتے ہیں اور آپ سے کوئی بڑا دوسرا نہیں ہی انکو بڑا بھاگ مان سمجھنا پائے شیکہ ہر ذی میں آپ کی بھکت اور بکینڈھ کی چاہنا رہتی ہی اور جو لوگ ہر بھکتوں سے سنت سنگ رکھ کر انکی سیوا کرتے ہیں انکو بکینڈھ جاتے ہیں کچھ سند یہ نہیں رہتا اور آپکا بکینڈھ کیسی ہی جس میں کام کرو وہ تو جو مٹوہ کا دخل نہیں ہوتا وہاں بہت سے گلپ برچھو لگے ہیں جن میں بارہوں میں ایسے پھل اور پھول لگے رہتے ہیں جنکے دیکھنے سے من پر سن ہو کر سب دکھ اور سوچ دور ہو جاتا ہی اور سنس اور مور وغیرہ اچھے اچھے پھلی وہاں رکھتے ہیں طرح کی مٹھی بولیاں بولتے ہیں اور بہت بڑے مکان سونے کے جواہرات سے جڑے ہوئے ہیں اور اس جگہ پہنچنے سے سب کام آدمی کا پورا ہو جاتا ہی اور سب طرح کے سکھ اور چیزیں آدمی کو وہاں ملتی ہیں ایسا لکھ سنکا وک شری ناراین جی کے روپ کا دھیان لچھی جی سمیت کر ایسے پریم میں ڈوب گئے کہ آنسو بے پرمان انکی آنکھوں سے پھٹے لگے اور ناراین جی کا سو روپ اس طرح پر ہو کہ شیا م رنگ گل میں چتر بھی مورتن کرتی مکت سچے انگ پر بھوکھن براجے کو شیکھ سن اور جیتی مالا اپنے پیتا مبر کی کھجھی کا چھہ لکھی اپنا اڈھ سے چارون ہاتھ میں شیکھ چکر گام پدم دھارے شکو اور پکڑ کے دو ہاتھ اوپر کو اٹھائے اور گادا پدم کے دو ہاتھ نیچے کو لٹکائے گھونگھروالے بال منڈ منڈ مسکراتے تاپ ہارنی جنون اور بائیں طرف لچھی جی براجمان مہاسندرا ستری روپ بھلی کی طرح انگ کی چک پیتا مبر پنے کا نو میں کرن پھول ہاتھوں میں لنگن اور کرپے پیرون میں بازیب اور کرپے گلے میں موئی اور رتن کے ہار سر میں جوڑا مبر ناک میں نتھ پنے ہوئے ایسے لچھی ناراین جی اڈھ سنکھا میں پر بیٹھے ہیں جب ایسے روپ کا دھیان سنکا وک نے کیا تب بکینڈھ ناتھ نے کہا کہ ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ

بروان مانگو یہ بات سنتے ہی سنکا وک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اسی مبارک ہم ہی بردان مانگتے ہیں کہ آپ کے حزنوں کی جھکت ہمارے ہر سہ میں نبی بکر اپنی لکھا اور لیلہ سنتے میں ہمیشہ اچھا لگی رہے جب اچھا کے موافق بردان پایا تب سنکا سیکٹھ ناتھ کو ذمہ دت کر کے بڑا ہو کر چلے گئے۔

آدھیائے شش ہوان - جنم لینا ہر نیاش اور ہر نیہ کشتپ کا دت کے پیٹ سے اور جانا ہر نیاش کل برن دیوتا کے استھان پر

مبشرے رکھتے تھے بڑی جی سے کہا کہ سنکا وک کے جاننے تھے جی اور بچہ دواریا لک اس اچھا سے سیکٹھ ناتھ کے سامنے کھڑے رہے پھر برن جی حکم دیوں تو رکھتے تھے روکنا شاپ ہو کر ہو گنا پڑے ترو کی ناتھ انشر جامی اُنکے من کا حال جان کر بولے کہ اسی جی جو میں نے اپنی اچھا سے تمہارا اکیان بدل کر یہ شاپ برا ہمنوں سے دلوا یا ہے نہیں تو سنت گما جی کے سو بھا و میں کر دو وہ نہیں ہی ہونے والی بات بغیر سوئے نہیں رہتی اور سنت کما رکھتے تھے کہ وہ اپنا اچھا کر کے تمہارے اُوٹھارے کی تدبیر میں جنم گذر جانے پر کہہ گئے ہیں سو ملو میں مہر نہ دیت کی جون میں جنم لیکر دنیا میں ضرور رہنا ہو گا تم اُس بدن میں ہمارا دھیان شش بھا و سے کرنا ہم سگن اوتار لیکر تلومار نیگے اور تین جنم کے بعد ہم تلومو پھر سیکٹھ میں بلا و نیگے یہ لکھ کر جو اونچے کو سیکٹھ سے گرا دیا اُنھیں دونوں بھائیوں نے سیکٹھ سے اکر دت کے پیٹ میں گر کر باس کیا ہے تم لوگ چنتا مدت کرو اُنکے پیدا ہونے سے تھوڑے دن تک دیوتاؤ کو دکھانچو کچھ پھر نار این جی اوتار لیکر اُنکو مار ڈالینگے اور تم لوگوں کو ایسی سامرتھ نہیں ہی جو اُنکو مارنے اور جیتنے کو دیوتا لوگ برہما جی سے یہ حال سکر اپنے مکان پر چلے گئے اور جی جو دت کے پیٹ میں پلنے لگے اور دت ہمیشہ اس بات کی چنتا کر کے کتنی تھی کہ ایسے ادھی اور کمائی بیٹے کے پیدا ہونے سے محکمہ سواے دکھ کے سلمہ کچھ نہیں ہوگا اس واسطے یہ پیدائش تو اچھا تھا یہ مشور کی اچھا سے سو برس تک وہ دونوں تک پیٹ میں رہ کر یہ اہوئے اُن دونوں کے پیدا ہوتے وقت بہت سے اسگن دینا پلن پر ہو کر برن اور دیوتاؤ کا کھلیا بارے ڈر کے کاپنے لگا اُن دن تو برن کی آگ جو کئی پیرھیوں سے گنڈ میں تھی بچ گئی اور زمین پر بھوچال اگر سب لچھن کلجک کے دیکھ پڑنے لگے برہما جی نے اُن دونوں کا نام ہر نیاش اور ہر نیہ کشتپ رکھا ہر نیاش کا بدن بہت لمبا چوڑا کئی جوجن کا تھا جب وہ دونوں بھائی سیانے ہوئے تب برہما جی نے اُسے کہا کہ تم لوگ اپنی ماتا کی اچھا سے باکر راج کرو یہ بات سنتے ہی ہر نیاش اپنے بل کے گھٹ میں سوال ہو کر گدا ہا تھ میں لئے ہوئے اکیلا گھر سے نکلا اور وہ اپنے زور کے سامنے لیکو کچھ مال نہیں گنتا تھا اسلئے کچھ فوج بھی اپنے ساتھ نہ لیکر پہلے برن لوک میں چلا گیا اور برن دیوتا کے دروازے پر چوٹھ ڈر خیرہ دیوں کے مالک ہن کھڑا ہوا اور تھمڈر کا پانی اپنی گداسے پیٹنے لگا اور برن دیوتا کے دوار پالکوں سے کہا کہ تم لوگ جا کر برنوں سے کہو کہ جو وہ زور رکھتا ہو تو کہہ دے۔ ساتھ ساتھ کہو کہ یہ سنڈیسا ہر نیاش کا شتے ہی پہلے برن دیوتا کو روک دے ہوا پھر برہما جی کی بات یاد کر کے اور اپنی دشمنی ہم دیکھ کر ہر نیاش کو یہ بات کہا کہ اسی کے اگے چنے بہت سے دیوں کو لڑائی میں مارا اور جیتا تھا اب ہم بوڑھے ہوئے اسلئے تم ایسے جوان دیت سے نہیں لڑھکتے تمہارے ساتھ لڑائی کرنا اس واسطے نار این جی کے دوسر کوئی نہیں ہی تھوڑے دنوں میں تم ایسے پاپی اور ادھی کے مار نیگے واسطے سیکٹھ ناتھ اوتار لیکر تلومار نیگے جب ہر نیاش نے سنکا میرے ساتھ لڑنے کے واسطے پر مشورہ کا اوتار ہو گا تب بہت خوش ہو کر برن کو کہا اچھا کہ جو تھمڈر سے ہار مانی تو جو کچھ اچھا من اور ترن برن تمہارے پاس ہو وہ ہکو بھیج دو برن نے ہار مانکر بہت سے ترن اور من ہر نیاش کو بھیج دیے اور اُس سے کہا کہ یہ مکان تمہارا ہی جاہو تم رہو جاہو اور لیکو دیو اور محکمہ جہان رہنے کا سلم دو وہاں میں رہوں جب ہر نیاش نے برن کو اپنے ادھیوں کی بھانت لیکر برن کو وہاں ہی طرف سے بسا کر کیمبر دیوتا کے مکان پر گیا کیمبر دیوتا نے بھی اپنے برے دن دیکھ کر بہت سے اچھے اچھے ترن اور من اسکو بھنت دیا کہ جو کچھ مال میرے پاس ہے اسکو اپنا جا کر محکمہ جیسا سلم دو ویسا کروں ہر نیاش کیمبر کو بھی اپنے بس جانکر ہم پر ہی من ہنچا ہم پر ہی کے مالک دھرم راج نے بھی برہما جی کا کہنا یاد کر کے اُسکی بیٹی کی اور بہت سی بھنت دیا اسکے ہاتھ سے اپنی جان بچائی جب ہر نیاش نے دھرم راج کو بھی اپنے ادھیوں سمجھو پاتیا نہ لکھتے ہیں

جا کر لکارا اندرنے ماسے ڈر کے محترم اور چور راج سنگھاس کا اسکو بھیت دیکر اسکا حکم قبول کیا جب ہرنیا کش نے دیکھا کہ تینوں لوگ میں کوئی ایسا نہیں
 رہا جو میرا سامنا کر سکی اور میں اس کے ساتھ لڑائی لڑ کے اپنی اچھا پوری کروں تب اسنے اپنے من میں سچا رکھا کہ اب اسکو دھونڈنا چاہئے جو
 میرے ساتھ لڑائی کرے ہرنیا کش یہ بات سچا کر اپنے لڑنے والے کو دھونڈھتا ہوا خوشی سے چلا جاتا تھا راہ میں اسنے اچانک نارو جی کو دیکھا اور ڈر
 کر کے ہنسر کر دیکھا کہ کہو من نا تم تم تینوں لوگ میں گھومتے رہتے ہو کوئی شور نہیں ہمارے ساتھ لڑائی کر سکتا تو ہمیں تو ہم کو مار ڈالینگے نارو جی نے کہا کہ
 ای کشتپ نندن ہم دنیا میں کیسکون دیکھتے ہو تمہارے ساتھ لڑ سکے لیکن ناراین جی تمہارے ساتھ لڑ سکتے ہیں تب ہرنیا کش نے کہا کہ تم ناراین کا میں تیار
 بناؤ تو میں اسے جا کر لڑائی کروں میں نے سنا ہی کہ براہمن اور پستی کے گھر میں وہ رہتے ہیں میں نے وہاں بھی جا کر بت سے دیکھنا شروع کیا اور جو کشتور دیکھو
 دکھ دیا لیکن میرے ڈر سے وہ ظاہر نہیں ہوئے یہ بات سنکر نارو من نے کہا کہ ای ہرنیا کش اسوقت ناراین جی بارہ روپ رکھ کر پرتھوی لانے کیواسطے
 پاتال میں گئے ہیں جو تھو لڑتا ہو تو تم وہاں جاؤ وہی تمہارے ساتھ لڑینگے یہ بات لکر نارو جی چلے گئے۔

اورھیماے آٹھا ہوان - مانا ہرنیا کش کو بارہ بھگوان کا

مشرے رکھنا شروع کیا کہ ای بد راجی ہرنیا کش یہ حال نارو جی سے سنتے ہی بہت خوش ہو کر گدا ہاتھ میں لے ہوئے بارہ جی سے لڑنے کے واسطے
 پاتال کی طرف چلا راہ میں کیا دیکھا کہ بارہ جی پرتھوی کو اپنے دونوں پر پھول کی طرح لے ہوئے چلے آتے ہیں اٹھو دیکھتے ہی ہرنیا کش نے ہنسر کر کہا ای بارہ
 جیو کہ مان جاتا ہو کھڑا رہو ہمارے ساتھ لڑائی کر جنگل میں بیٹے بارہ کو دیکھا تھا یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو پانی میں وہ روپ دکھائی دیا تو مجھے نہیں ڈرتا
 کہ ہمارے پرتھون کی امانت پرتھوی جو پاتال میں رکھی تھی اسکو چر کر لے جاتا ہے ہمارے ہاتھ سے تیری جان کسی طرح نہیں بچگی اور میں واسطے ہم
 تجھکو دھونڈھتے تھے وہ مطلب ہمارا اور اہوا اور ہمنے ہیچا نا کہ تو ناراین جی اسطرح کئی بار اونا لیکر نونے ہمارے بھائی نند دیتوں کو مارا ہر اچ ہم
 تجھکو مار کر سب دنوں کی کسر لیتے ہیں تجھکو مار کر پھر جوگی اور رکھنا شروع کرنا تو مارینگے تنگے بموم اور جنگت کرنے سے تجھکو طاقت ہونی ہے یہ سب سخت نہیں
 ہرنیا کش کی سنکر بارہ جی اسلیے غموزی دیر تک نہیں بولے کہ نیک آدمی کو بد بات کہنے سے نہ کہنے والے کی عمر اور بچ اور بل کم ہو جاتا ہے جب بارہ جی نے
 مانا کہ ہر ہی بات کے کہنے سے ہی اور بل ہرنیا کش کا جاتا رہا تب پرتھوی کو اپنی مایا سے پانی پر رکھ کر ہرنیا کش سے کہا کہ ای کشتپ نندن سچ دین پانی کا
 شور ہو کر تجھ ایسے گانوں کے کتے کو جو اپنے کوشیر کی طرح سمجھتا ہے دھونڈھتا پھر تاہوں اور سبکی موت نزدیک پہنچتی ہے اسکو مہلی اور برہی بات کہنے کا
 پچا نہیں رہتا ہے اور یہ پرتھوی میرے پرتھون کی امانت میں میرے سامنے جو تو اپنے کو بڑا شور رہ جاتا ہے لا کر سامنے کھڑا ہوں پہلے تو اپنی گدا
 جو پرتھو میں لے ہوئے ہے میرے اوپر چلا جب تیری گدا کچھ کام نہ کر سکی تب میں اپنی گدا بچھیر چلاؤنگا اور یہ تو نے سچ کہا کہ جسے ہزاروں مرتبہ اونا لیکر
 دنوں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اوتا رہی وہی حال تیرا بھی ہو گا یہ بات سنتے ہی ہرنیا کش نے بڑے کرودھ سے بارہ بھگوان پر اپنی گدا چلائی بارہ جی نے
 اسکی گدا روک کر اپنی گدا اسپر چلائی اسطرح دونوں طرف سے گدا بڑھونے لگا جب لڑتے لڑتے تھو رادن دیکھا تب ہرنیا کش نے کہا کہ بارہ جی سے
 بڑی کیا کہی مہاراج آپ ہرنیا کش کے مارنے میں کسواسطے دیر کر کے اسکو کھیل کھلاتے ہیں اس ادھر می کو مار کر تو ناؤنگا ڈھچھڑا دیکھئے سوا سے
 آپ کے دوسرا کوئی ایسی سامتہ نہیں رکھتا ہے جو اسکو مار سکے یہ بات ہرنیا کش کی سنتے ہی بارہ جی نے ایک گدا ہرنیا کش کے ایسی ماری کہ وہ گر پڑا
 جب پھر اسنے اٹھ کر اپنی مایا سے اٹھ جیا اپیدا کیا تب بارہ جی نے سندن پکڑ کر کو جسین ہزار سورج کے برابر روشنی ہی بلا کر اسکی مایا ہر لی جب
 ہرنیا کش نے ترشول چلا یا تب سندن پکڑنے ترشول اسکا کاٹ ڈالا پھر بارہ جی نے ایک طا پنچ ہرنیا کش کو ایسا مارا کہ وہ مر کر گر پڑا اسکے
 مرنے سے بیٹاؤن نے خوش ہو کر بارہ جی پر پھول برسائے اور اپنا شور دھونڈھتا ہوا کراہے بجائے۔

ادھیائے آئینہ انوار - آنابر جماجی کا دیوتاؤں سمیت بارہ جگوان کے پاس اور استقامت کرنا اعلیٰ

میرے ہی نے کہا کہ امی جی جب ہر ناکش مارا لیا تب برہما جی نے دیوتاؤں سمیت بارہ جی کے پاس اگر اس طرح استقامت کی کہ آریزیر ہم پر مینور آپ نے واسطے دیکھا کرنے دیوتاؤں بڑا مہن کے علیحدہ اتار لیکر ہر ناکش ادھر می دکھ دینے والے کو مار ڈالا اور ہر تھومی کو پاتال سے لاکر بانی پر ٹھہرایا اب آپ کی کوہا ہے اس پر تھومی پر سب جیوانند سے رہ کر جگ پوجا و ان آدک کر نیگے ہر ناکش کے وقت میں دیوتا اور پترونگا جھاگ نہیں ملتا تھا اب وہ لوگ جگ ورم لیا بنا پنا جھڈ پکڑ خوشی سے آپکا استمن کر نیگے جب دیوتاؤں استقامت کر چکے تب ہر تھومی استری روپ ہو کر بارہ جی کے سامنے ائی اور اسے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ جوت سورو پ آپ نے دیا کر کے جھلو پاتال سے لاکر بانی پر قائم کیا دینا کے سب چھوٹے بڑے جیوانا پانوں میرے اوپر رکھتے ہیں اور آپ نے اور کر کے جھلو اپنے دانتوں پر اٹھایا اسلئے میں نے اپنے کو بزار تھو جانا اس واسطے کہ آپ کے بزوں کی جھا اسٹ نیا پر پڑتی ہو اور میری جھا یا اپنے سر پر پڑی لیکن میں ایک بات سے بہت ڈرتی ہوں کہ جھگک باسی آدمی میرے پانی ہو کر پنا کر م اور وہ ہم چھوڑ کر نیا کام کر نیگے اور ہر جھگک سے دشمنی رکھ کر آپ کی جھگک سے جھگک ہینگے اور اپنے ماتا پنا جھاٹی بندھ سے جھگک کر کے سامنے اور سسر سے سے محبت رکھینگے اور استری اپنے چپ سے پریت نہ رکھو دوسرے آدمی پنا ہنگی اور آدمی اپنی استری کا پال نہ کر کے ہمیشہ سے پریت کر لیا اور بیٹا اپنے دل کا فرنا پکار کر یہ چاہیگا کہ کب میری کب ملے ہا سے ہاتھ لگ کر پیشیا لگ کر پنا اور جو اٹھیلنے کا آرام ملے اور راجا لوگ اپنا دھرم کر م چھوڑ کر پنا کمال لیکر چا کر دکھ دینگے اور سب آدمی اپنے کھانے اور پینے اور نہ ریکھو سکھ دینے کی اچھا رکھ کر اپنے مطلب کی دوستی رکھینگے اپنے جھگک اسیدو کو آپس کے بڑو دھ سے بڑا دکھ ہو گا جب ایسے ادھر می میرے اوپر اپنا پنا لیا رکھینگے تب میں بڑت دکھی ہوئی اس واسطے میری رچھا پکڑ پنا پائے یہ بات سنکر بارہ جی نے کہا کہ یہی پرتھومی تو ان سے مت ڈر جب ادھر میوں کے پیدا ہونے سے بھاؤ دکھ سو گات ہم سنگن اوزار لیکر ادھر میوں کو مار کر تھے شکو دینگے یہ لکھ بارہ جی سیکھو کہ جیسے لگے اور سب دیوتا اپنے اپنے لوگ کو گئے

ادھیائے آئینہ انوار - کتا میرے رکھیشور کا برہمی سے پیدائش دنیا کی

سونکا و رکھیشور نے انہی کتھا سنکر سوت جی سے پوچھا کہ جب بارہ جی پرتھومی کو بانی پر ٹھکر سیکھو کو گئے تو اسکے بعد پھر کس طرح جگت کی اچیت ہوئی اور میرے رکھیشور اور برہمی سے کیا باتیں ہوئیں سوت جی نے کہا کہ جب برہمی بارہ جی کو تار کی بلا سنکر بہت خوش ہوئے تب انھوں نے میرے رکھیشور سے پوچھا کہ اسی مہاراج پرتھومی قائم ہونے کے بعد برہما جی نے سنساری جیوں کو کس طرح پیدا کیا تیرے جی نے کہا کہ پرتھومی قائم ہو چکی تب آدیزنگا کی مایا اور اچھا سے جو پیش تنو ظاہر ہو کر ایک پرش چھپچھپ نام پیدا ہوا جب اسکو بھو لکھ اور پنا س لگی تب وہ پرتھو پنا لکھو بڑا کر برہما جی کو کھانکے واسطے پنا برہما جی نے کر دھ کر کے اسکو اپنے کھانے سے منع کیا تب برہما جی کے کر دھو کرنے سے ایک پرش تنو گئی رچھ نام لاکھ جس پیدا ہوا برہما جی نے ان دونوں کو دیکھتے ہی کچھ ڈر مان کر سید اگر نایوون کا بند کر دیا اور اپنے من میں یہ بجا کر کہا کہ ہمارے اس بدن سرشت و چنے میں ادھر می لوگ پیدا ہونگے جب میں دوسرا بدن رکھ کر سونگن سے جو دکھو پیدا کرونگا تب گناہی اور دھراتا لوگ پیدا ہونگے ایسا بجا کر برہما جی نے وہ بدن اپنا چھوڑ کر دوسرا بدن رکھ لیا اور اپنے پہلے شریرے و اچھا انگ سے سوا بھو من نام ایک پرشش اور بائیں آدھے بدن سے ست روپا نام استری پیدا کر کے دونوں کاواہ کر دیا جب سوا بھو من نے برہما جی سے کہا کہ مہاراج جھلو کیا حکم ہوتا ہے تب برہمی نے بجا کر کہ میں بدن سے سوا بھو من اور ست روپا پیدا ہونے میں اس بدن سے پریشور کا پ اور استمن نہیں کیا نیا ہر جھن کے دھرتا ماہا گناہی آدمی ان سے پیدا نہیں ہونگے یہ بات سولکر برہما جی نے سوا بھو من اور ست روپا سے کہا کہ پہلے تم پریشور کا پ اور استمن کر دو تب سنساری جیوں کو پیدا کرو جیوں دھرتا ماہا آدمی پیدا ہوں اسوقت سوا بھو من اور ست روپا برہما جی کی ایک سے بن میں تپ کرتے چلے گئے انکے جانے کے بعد برہما جی نے اس جی کا

۹۰۷
۲۱۷

دھیان کر کے اُن سے کہا کہ ادرین دیال میرا پراد چھانچے اور مجھے سنست رہنے میں پھول ہو کر پیشکل کام نہیں بن پڑی آپ اسکے سپہا کرنے کی سائز
 نگو دیجئے کہ آپکی آگیا کے موافق جو پیدا ہوں یہ بات سنکر برہما جی کو دھیان میں آ رہا ہے اس جی نے ایسا بدیش کیا اور مجھ پر محار بدن غدو ہوا تم جگت کی
 رسا کر دو دھما تا اور گیانی آدمی پیدا ہونگے یہ بات سیکھنا تمہی سنکر برہما جی نے خوش ہو کر نارین جی کی گریہ سے مریج کتب اترا کر پست کرت بھگ
 تبشہہ چہ نارو دس بیسے پیدا کیے ان دسون نے برہما جی سے پوچھا کہ ملکو جو حکم ہو وہ کر بن برہما جی نے کہا کہ تم لوگ پہلے پریشور کا تب کر دیجئے سے سنساری
 میرید کر اس بات میں نارین جی اور ہماری دونوں کی خوشی ہے یہ بات برہما جی کی سنکر نارو اور انکر اور کرت تین آدمیوں نے پڑ جو اب نہیں دیا
 اور بھگ وغیرہ سات بیسے خوش ہو کر دسون آدمی پریشور کا تب کرنے کے لئے تین دن چلے گئے اور برہما جی کے جن جن سے سوا بیسوں نے رست دیا پیدا ہونے سے
 اس برن کی ہڑی اور چھوڑا چھوڑا تھا اس میں سے اندھار پیدا ہوا اور اس اندھیار سے کونچ اور تپ نے جو پیدا برہما جی سے پیدا ہوئے تھے اسٹی بھی کیا

ادھیارے اکیسواں - درشن دیکر بردان دینا نارین جی کا سوا بیسوں اور ست روپا اور کر دم پریشور کو

یتر جی نے کہا کہ ای پدی جب سوا بیسوں اور ست روپا نے جنگ میں جا کر دس ہزار برس تک پریشور کا دھیان اور تپ کیا تب سیکھنا تا
 نے درشن دیکر اُسے کہا کہ تم مجھے بہت خوش میں کچھ بردان مانگو سوا بیسوں اور ست روپا نے برہم پریشور کا درشن پاسے ہی بہت استانت اور پوچھا
 کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای دنیا ناخہ انتر جی میںے دنیا پیدا کرنے اور راج گڑی کا سکھو ہانے کے واسطے تپ کیا سوا بیسوں نے کہ راج کی اچھا سے
 تپ کیا گت نے کیو اسٹے تپ اور اس میں کرنا چاہئے تھا نارین جی نے یہ بات سنکر کہا کہ ای سوا بیسوں میں جس مطلب کے بلنے کیو اسٹے تپ کیا
 ہر وہ بھی اور سوا بیسوں اسکے اوجس جس تپ کی چاہتا ہو وہ بھی بردان مجھے مانگو ہم تنگو بیگے جب ای کر پادیا سیکھنا تا کہ سوا بیسوں اور ست روپا
 اپنے اور دیکھیں تپ ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ایسا بتا ہمارے پیدا ہوں یہ بات سنکر برہم پریشور نے کہا کہ ہم ایسا کوئی دوسرا نہیں ہی تو تمہارے
 یہاں پیدا ہو کر تم لوگوں کی کامنا پوری کرے اسلیے ہم آپ ہی اونار لیکر تمہارے نالی ہو دیگے بلکہ نارین جی انتر دھیان ہوئے اور
 سوا بیسوں اور ست روپا نے برہما جی کے پاس آکر زبوت کی اور سوا بیسوں اپنے پتا کے حکم سے سب پریشور کا راج کرنے لگے اور سوا بیسوں
 اور ست روپا سے دو بیسے اتان پاد اور برہم برت اور تین لولیاں اگونی دیو موئی اور برہم موئی نام پیدا ہوئیں انان پاد کے دھرو نام بتایا پیدا ہوا
 اور برہم برت پہلے ناروجی کے گیان سکھلانے سے برکت ہو گئے تھے پھر انھوں نے برہما جی کے سمجھانے سے ساتو تپ کا راج کیا اور سوا بیسوں نے
 اگونی کا پواہ پوج نام رکھیشور سے کر دیا اور کر دم رکھیشور برہما جی کے بیٹے نے اپنے باپ کے حکم سے دس ہزار برس پریشور کا تپ کیا جب
 بھگوان پرم ہو کر درشن دیکر اُن سے کہا کہ تم بردان مانگو تب کر دم رکھیشور نے ڈنڈوت اور پوجا اور استنت کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ی جوت مردو
 انتر جی میں نے دنیا پیدا کرنے کے واسطے تپ کیا ہے یہ بات سنکر سیکھنا تا کہ کہا کہ ملکو پہلے سے تمہارے من کا حال معلوم تھا ہم نے ملکو اچھا پوچھا
 بردان دیا اسکے سوا سے اور جو کچھ تم چاہو گے وہ بھی ملو کیگا اور آج کے دوسرے دن سوا بیسوں تمہارے پاس آکر پوچھوئی اپنی بیٹی ملو پواہ دینگے
 اور تم تمہارے یہاں اونار لینگے تم پواہ کرنے سے انکار نہ کرنا بلکہ سیکھنا تا کہ انکھوں سے یہ سمجھ کر آسو بیسوں نے کہ دیکھو کر دم رکھیشور نے پواہ
 ہونے کے واسطے جو ہمیشہ قائم نہیں رہتا دس ہزار برس تپ کیا ہے یہ سمجھتا کہ نہ جس جگہ پریشور کے آسو گئے تھے وہاں بندہ ستر نام تیر
 ظاہر ہوا اور یہ تالاب آج تک گڑھ تیر کے پاس موجود ہے آسو گرنے کے بھیجے سیکھنا تا کہ کہا کہ جو کوئی اس تیر میں نہاویگا اسکے سب باپ
 چھوٹ کر دم کی طرف من اسکا لیکے گا یہ بات کہ کر برہم پریشور سیکھنا کو تلے گئے اور کر دم انکی آنے کی آسا کرنے لگے پسر کے دن دا جا
 سوا بیسوں ست روپا اپنی استری اور دیو موئی اپنی لڑکی سمیت جڑا اور تھہر پڑھ کر پہلے بندہ ستر تیر میں گئے وہاں نہا کر کر دم رکھیشور کے سکا پھر جا کر

۱۰
 ۳۳

دندوت کی کر دم جی بڑے آد بجائو سے اٹھو اٹھال کر لائی برائی کرنے لگے اتنی کھانا کر سوت جی نے سونکا دک رکھیشور دن سے کہا کہ سوا اٹھو منج
 ست ویا کاسن تم جی کا اچھا مکان دیکھنے سے خوش ہو جاو سوا اٹھو من اور ست روپانے اسپین کر دم کو دیو ہوتی اپنی بیٹی سیاسٹے کے واسطے پیا
 کتا سوا اٹھو من کر دم رکھیشور کے سامنے ہو کر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ ای مہاراج جب ناروجی کے منہ سے اپنا گن سنگر دیو ہوتی میری لڑکی کو آسکے
 ساتھ وہاں کر سکی چاہنا ہوتی تب اُسٹے اپنی مانا سے یہ حال کہا اور میں اپنی استری سے اُسکا منور ٹھونکر دیو ہوتی سمیت اپنے پاس آیا ہوں میری لڑکی اپنی
 سیوا میں رہی یہ بات سنتے ہی کر دم جی بہت خوش ہو کر بولے کہ ای راجا تمہارا کتا مجھ کو منظور ہی جو کوئی آدمی اپنی خوشی سے کیسکو کوئی چیز دیو تو فرود
 لینا چاہئے نہیں تو تجھے سے دکھ ہوتا ہی اسلئے میں آسکے علم سے باہر نہیں ہوں لیکن اس شرط پر کہ جب تمہاری لڑکی کے اولاد ہوگی تب میں گرتھی
 چھوڑ کر پھر مجھ سے جلا جاؤنگا سوا اٹھو من نے کتا رکھیشور کا مان لیا اور دیو ہوتی ایسی سندھ تھی کہ جسپر ت کا دیو کی استری بچھا کر ڈالی

ادھیائے بائیسواں - ہوا کر دنیا سوا اٹھو من کا دیو ہوتی اپنی لڑکی کا کر دم رکھیشور سے

میتھر سے جی نے بڑی سے کہا کہ کر دم رکھیشور نے دیو ہوتی کے ساتھ اپنا ہواہ کرنا قبول کیا تب سوا اٹھو من نے دیو ہوتی کا ہواہ کر دم جی سے
 بدد پور بک کر کے کہا کہ مہاراج اچھو فوج اور دولت میں پیڑ کی چاہنا ہو وہ میں آپکے یہاں پیشاؤن کسواسطے کہ سب راج اور دن میرا برا ہمنوں
 اور رکھیشور ونگا ہی یہ بات سنکر کر دم جی نے کہا کہ ای راجا ہکو فوج اور دولت کچھ نہ چاہیے جب سوا اٹھو من اور ست روپا اپنی لڑکی کو کر دم جی کے پاس
 چھوڑ کر راج مندر پر جانے لگے اسوقت دیو ہوتی بہت روئی راجا اور رانی اُسکو دھیرج دیکر کر دم جی سے بدد ہونے اور دیو ہوتی کر دم جی
 کی سیوا میں رہ کر سب کام اُنکا سید سے بند کے کر دینی تھی جس میں کسی بات کے واسطے اُنکو کتنا نہ پڑی اور راجا سوا اٹھو من نے برہستھی پڑی میں
 باراہ جی کے روئیں کرنے اور کٹھا اگنے اور رکھیشور دن کے منہ پڑھنے سے دیت نہیں رہ سکتے تھے اپنی راج گدی پر جا کر پوچھا کہ ہمارے پاس
 راج اور دولت بہت ہی اور دنیا میں آدمی زیادہ دولت ہونے سے اسکو بغاوندہ اپنے سکھ کے واسطے جو ہمیشہ نہیں بتنا صحیح کرتے ہیں اہر لوک کا
 زمین رکھتے اسلئے آدمی کو چاہئے کہ جسکو پریشور دولت دیویدہ اُس دولت کو نارین جی کے نام پر اچھے کام میں خرچ کر دیو یہ بات پیا کر
 سوا اٹھو من نے ہر سال بدد پور بک جگ کرنا اور ہر روز صبح کے وقت بہت گنوا اور سونا وغیرہ براہمنوں کو دان دینا شروع کیا تب نہتے ہم سے پوچھا
 تب پریشور کی کھانا اور لیلہ مہاتا اور رکھیشور دن سے سنا کر ہی اور جسوقت کوئی مہا پریش اور براہمن ہوا اسوقت اب کھتا اور کترن نارین جی کی گنگر
 ہر چہ نوکادھیان من میں رکھو اسلئے اکثر جو کڑی جگ تک اٹھوں نے راج کیا اور ہر جہن کے پرتاب سے مرتے وقت تک انکی طاقت جیوں کی خون
 تھی ہی کوئی ساعت انکی بغیر یاد اور چہ پیا پریشور کے نہیں گزرتی تھی اُنکے راج میں جب پرا لوگ چاہتے تھے تب ہر اچھا سے پانی برس کر بارہوں میں
 سب طرح کے پھول اور پھل درخون میں بگے رہتے تھے سب رعیت خوش رہ کر پریشور کا بھج اور انمن کیا کرتی تھی سنے میں ہی کیسکو دکھ نہواتھا

११ हिंसा
तीपुरी

ادھیائے تیسواں - کر دم جی کا اپنے جوگ بل سے ایک ہواں بہت اچھا پیدا کرنا اور اسی میں رہ کر دیو ہوتی کے ساتھ ہب ر کرنا

میتھر سے رکھیشور نے کہا ای بدد پور ہوتی اپنے پت کی سیوا اور پھل میں ہر روز ہر ایک دن اُنکے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوتی اور دیو ہوتی
 کے من میں گرتھی کا سکھ اور بلاس کرنے کے واسطے کچھ چاہنا ہوتی تب رکھیشور نے جو اسکی سیوا اور پت بتا دھرم سے بہت جوش اُتے تھے
 اپنے پت کے پرتاب سے جان لیا کہ میری استری کو سنساری سکھ جوگ کرنے کی اچھا ہوتی ہی یہ حال جانکر میں میں سجا را کہ دیکھتا ہوں راجا کی بیٹی
 ہو کر راج تک کبھی اپنے واسطے کچھ گنا اور کپڑا نہیں مانگا اسلئے اب چاہنا اسکی پوری کرنا چاہئے ایسا سمجھا کر دم رکھیشور نے کہا کہ ای راجا کی

بیتی میں تجھے بہت خوش ہوں مچھو کر چاہتا ہوں وہ برہان مانگے اس بات کا نہ بدست کر کہ بہ کمان سے لاکر مچھو دینے سے نارین جی کی کر پاس سے ہم سب
 دے سکتے ہیں یہ بات سنتے ہی دیو ہوتی نے ہنس کر کہا کہ ای سوامی آپ لوگ اور پتوگ، دونوں بگاہے سکھ دینے والے ہیں جب میں نے آپ ایسا
 مدد تاپت پایا تب مچھو کس چیز کی کمی ہو میرے باپ نے آجکے ایسا مہا ماتا اور گن وان جا کر مچھو آپ کے حوالہ کیا تھا مچھو آپ کے ساتھ
 ایک مرتبہ گریستی کا سنیوگ ہونا بہت ہی ہمیشہ بھوک بلاس کی جاہتا کرنا چھتا نہیں ہوتا یہ بات سن کر روم جی نے کہا کہ تو سنو کھڑو کہ میں بیری اچھا
 پوری کرونگا جو ہوتی یہ بات اپنے پت کی سنتے ہی من میں اس بات کا سوچ کر نہ آئی کہ لہو میرے پاس کچھ گنا کپڑا اور مکان وغیرہ سنساری سکھ
 بھوک کرنے کے لائق نہیں ہیں بھی بھول اور مٹی سے پھرا ہی کس طرح بھوک اور بلاس ہو گا روم رکھیشور اتر جانی نے اسکے من کا حال جان کر
 اسی وقت ایک بان سنہرا جزا و بٹس لبا اور چوڑا جسمین چاروں طرف موتوں کی جھار بندھی اور غلطی بچھونے بچھے اور جھاڑ اور ٹانوں
 لگے تھے اپنے جوگ بل سے پیدا کیا اور اُس بو ان میں بہت طرح کے مکان ملے د علیہ اند پڑی کے برابر بنے تھے اور بہت طرح کے
 پھل اور پھول، بان درخون میں لگے تھے چنبر طرح طرح کے مچھی اُس بو ان میں اچھی اچھی بولی بولتے تھے اور اچھے اچھے تالاب اور بادی بنے تھے
 اور سب سامان دنیا کے سکھوں کا آسین رکھا تھا دیو ہوتی نے اُس بو ان کی شوبھا دیکھ کر من میں ایسا ہمار کیا کہ وہ سور بھرا ہوا میرا بدن اس
 بو ان پر مٹینے کے لائق نہیں ہے یہ سنند یہ دیو ہوتی کے من کا جانکر اسی وقت کریم جی نے اپنے جوگ کے بل سے ایک نار ان کٹہہ میں عمدہ
 بہت صاف پانی بھرا ہوا تھا اور کل کے پھولوں پر بھونے کو چ سب سے پہلے کر کے دیو ہوتی سے کہا کہ لہو جی بھئی تو اس کٹہہ میں نہا جب رکھیشور کے
 حکم سے دیو ہوتی نے اُس کٹہہ میں نہا یا تب وہ دیتیر روپ بہت سندر دیکھتا کے برابر بارہ برس کی عمر کی ہو کر جزا و گنہ اور کپڑا بہت اچھا
 پہنا آسین سے باہر نکل ائی اور اسکے ساتھ ہزار دہائی بہت سندر بارہ برس کی گنا اور کپڑا بہت اچھا پہنے اپنے ہاتھوں میں جنور اور عطر دان
 وغیرہ سب سامان لیے ہوئے کٹہہ سے باہر نکلے بولیں کہ ای راجا کی بیٹی بھلو جو حکم ہو وہ ہم کرین اُس وقت راجا کی بیٹی ایسی سندر معلوم ہوتی تھی کہ چہر
 ایت کا دیوئی استری کو بچھا اور کر لائے جب کریم رکھیشور نے اُس چہرے کو دیکھا تو وہ کھتا تب اپنے بدن کو دیکھ کر من میں ہمار کیا کہ مچھو بھی چاہیے
 کہ اپنا بدن دیو ہوتی کے لائق بتاؤں ایسا ہمار کر کریم رکھیشور نے اس کٹہہ میں نہا یا تو وہ بھی دیتیر روپ اُسوئی کما رکے برابر خوبصورت سولہ
 برس کی عمر کے ہو گئے جب نارائن جی کی کر پاس سے دونوں آدمی جوان ہو گئے تب کریم جی دیو ہوتی کا ہاتھ بڑے پریم سے پکڑ کر اس بو ان
 پر چڑھ گئے اور سب داسی بھی اُس بو ان میں جا کر اپنا پنا کام کرنے لگیں جو سامان سکھ اور بلاس کے سکھینا اور اندر لوگ میں رہتے ہیں
 وہ سب سامان پر مشور کی دیا سے اُس بو ان میں کریم رکھیشور اور دیو ہوتی کے واسطے موجود تھے اُس بو ان پر کریم جی اور دیو ہوتی نے
 بہت دنوں تک رہ کر گریستھی کا شکر اٹھایا جس وقت من انکا لین جانے کی واسطے چاہتا تھا اس وقت بو ان ہوا کی طرح اڑنا ہوا بچ اندر
 اک اور تین لوگ اور کبیر لوگ اور گن ہرپ لوگ وغیرہ اور مندر اجل ہمارا پر ایک ساعت میں چلا جاتا تھا اور دونوں کے بہار کرتے وقت
 دیوتاؤں کی گنا اور دیوتاؤں اُس بو ان کی خوبصورتی اور کاریگری دیکھ کر کریم جی اور دیو ہوتی کے بھاگ کی تڑائی کیا کرتے تھے جب اسی طرح
 کریم رکھیشور کو دیو ہوتی سے بھوک اور بلاس کرتے ہوئے عرصہ گذرا اور نوٹھیاں پیدا ہوئیں تب کریم جی نے چاہا کہ سنساری بھوک
 اور بلاس چھوڑ کر بھرنارائن کا پ اور دھیان کروں ایسا ہمار کر دیو ہوتی سے کہا کہ ای راجا کی بیٹی جو تم کہہ تو میں پر مشور کا بھجن کرنے چلا
 بادن اب میرا سن گریستھی میں نہیں لگتا ہے یہ بات سن کر دیو ہوتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ ہمارا جہر بھجن کرنا بہت اچھی بات ہے اور میں بھی راج تک
 سکھ اور بلاس سنساری بھول کر تمہاری سیوا اور نکل کرنے سے بگڑ ہی مچھو چاہیے تھا کہ آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر

انسویا کی شادی اترین سے اور سردھلی شادی اناگر رکھیشور سے اور سب کا بواہ پست سے اور گتی نام لڑکی کی شادی پلہم رکھیشور سے اور جوگیہ کا بواہ
 اتر رکھیشور سے اور کھیات نام لڑکی کی شادی بھرگ رکھیشور سے اور اترہ صمتی کا بواہ بشتہ شتر رکھیشور سے اور شانت نام لڑکی کی شادی اتھرن
 رکھیشور سے کر دی سب جاگٹ کی کر یا اتھرن بید کے موافق ہوتی ہو یا وہ کر کے سب رکھیشور لوگ اپنی اپنی استری سیمت کر دم جی اور دیو ہوتی سے
 بنا ہو کر خوشی سے اپنے اپنے گھر گئے اور بہماہی اور سنکا وک رکھیشور بھی کپیل دیومن کو دندوت کر کے چلے گئے اور کر دم جی نے اپنی لڑکیوں کو
 بدار کر کے کپیل دیومن سے کہا کہ اسی مہا پر جو دنیا میں یہ جو بار بار پیدا ہونے اور فرہین پھنسا رہا کہ ملک ہونے کی اچھا نہیں رکھتا اور بہت طرح کا
 دکھ اٹھا کر اس ادرم دکھ دینے والے کو نہیں چھوڑتا اسکا کیا بھید ہی اور میں یہ بھی آپ سے پوچھتا ہوں کہ کون تیر کرنے سے یہ من جو بیچ یا ماموہ
 مل پر وار اور سنساری سکھ کے پھنسا کر خراب ہوتا ہو اس مایا روپیہ جال سے چھوٹ سکتا ہو یہ بات کر دم جی کی سنکر کپیل دیومن نے کہا کہ اسی
 رکھیشور تھاری اچھا پوری ہوئی جب آدمی دنیا میں پیدا ہوتا ہی تب اس پر تین قرض یعنی دیورن رکھرن پترن عائد ہوتے ہیں تم جاگٹ
 کر کے دیورن اور پید پڑھ کر رکھرن اور اولو پیدا کر کے پترن سے ان ہو چھوڑ مجھ کو کرنا تمہارے واسطے بہت اچھی بات ہی اور جو تم اپنا من
 دنیا سے الگ کیا پاتے ہو تو وہ میرے دھیرے دھیرے سادھن کرنے سے سنساری پریت چھوٹ جاتی ہو تم اس بدن کو چھوٹھا جانا جس طرح پانی میں
 بلا اٹھتا ہو وہ امین مٹی اور پانی اور آگ اور ہوا اور آکاش کوئی چیز نہیں ہوتی اسی طرح اس بدن کو ناقص سمجھا کر اسکا غور مست کر دو کسو
 کر پان لفظ کے پیچھے بدن کسی کام کا نہیں رہتا اسلئے اس بدن سے محبت کرنا چاہیے محبت اس چیز سے کرنا چاہیے جو ہمیشہ بنی رہے اور کبھی ہاسکا
 ناش نہ ہو اور جبکہ پرکاش رہنے سے اس بدن میں چلنے سٹھنے ہونے دیکھنے کھانے پینے کی سادھن ہو اسکا دھیان کرو اور وہ چہ بیکار سب
 حیوان کے بدن میں سیری شکست سمجھ کر کسی چیز سے دل نہ لگاؤ اور میرے پرکاش کو ہر روز اپنے بدن میں دھیان دھیرے دیکھو تب تمہارا
 جت شدم ہو جاویگا اور ای پتا یہ سب گیان سنساری جو بھول کر فقط اپنے بدن اور دولت اور پردہ اور برکھنڈ کرتے ہیں اسلئے میں نے دم
 اور گیان ظاہر کر نیکی لیے یہ اتار لیا ہو اور ای رکھیشور کام کر دو جو ہر سو مد مستر چھو دشمن آدمی کے بدن میں رکھو یہ سب سنساری جو وک
 بھلاؤ اور دیکر خراب کرتے ہیں انھیں کے لطف میں آدمی اندھا ہو کر ادرم کرنا ہو اور جو انکے بس میں نہو کر انکو اپنے ادرم رکھو وہ آدمی چاہو چھل
 میں رہے چاہو گھر میں رہی اسکو جیون ملت سمجھنا چاہیے اور جب تک آدمی اپنے بدن اور استری اور بیٹا اور اپنے پر وار کو اپنا جانتا ہو تب تک اسکو
 موت اور سب کسی سے ڈرہو اور جب سکومری آلیا سے گیان ملتا ہو تب وہ کال وغیرہ سب سے بے ڈر رہتا ہو اتنی کھانا سنا کر یا تیرے رکھیشور نے برہمی
 کہا کہ کر دم جی نے یہ گیان سنتے ہی اپنا من برت کر کے کپیل دیو جی سے بنو کر لاکھ ہزار آج اب کیے تو میں جنگل میں جا کر آپ کے چرون کا دھیان کروں یا
 رہنے سے میرا من سنساری یا ماموہ میں پھنسا رہیگا اور آپ بھی اپنی ماما کو گیان سنا کر جو ساگر پار اتار دیجیے گا یہ بات سنکر کپیل دیومن نے کہا کہ ای تیا جی تم
 جنگل میں جا کر ہمارے سو روپ کا دھیان کرو اور ان ساوہو اور مہاتاؤں کی سنگت کرو جبکہ منڈلی میں ہیشہیری کھتا اور کیرن کا اسمرن اور
 جیارتھنا ہو انکے سٹھ سنگ اور میرے دھیان کے پتا پ سے پھر میں تمہارا سنساری ماما کی طرف نہیں دوڑیگا۔

ادھیان پے چھوٹوان۔ جاناروم جی کا جنگل میں اور اپنا تن تیا کرنا بیچ دھیان پریشور کے

میرے جی نے کہا کہ ای برہمی یہ بات کپیل دیومن کی سنتے ہی کر دم رکھیشور انکو دندوت اور پرکار کر کے جنگل میں چلے گئے اور جاتے وقت دل
 ہوتی سے کہا کہ تم کو جس بات کا سند یہ ہو کپیل دیومن سے پوچھ لینا یہ بات سنکر دیو ہوتی کر دم رکھیشور کے چرون پر کرنا پڑھو کر لڑکی کہ آپ نے
 مجھ کو کپیل دیومن کو سو تپ دیا اسلئے میں چلنے سے لاجار ہوں اور کر دم جی جنگل میں جا کر نارین جی کے دھیان اور تپ میں لگ گئے

اور سب جیوا و سنساری چیزوں میں پریشیور کا پرکاش اولہ کے رُس کی طرح کہ کوئی کانڈھ مٹھائی اور رُس سے خالی نہیں ہوتی ہر اہم سمجھ کر جوگ اچھا سگ ساتھ تن اپنا تیاگ کر دیا اور اسکے جانے سے دیو ہوتی کو براسوج اور دگر ہوا لیکن برہما جی کی بات یاد کر کے گیان کی اور شنت سے جت کو دھیرج دیا اور کیدوی کی سانسے ہاتھ جوڑ کر پوئی کہ نہیں نے دیوتاؤں سے مٹا تھا کہ اب آپریشیور نے ہنگامان ہو کر یہ سنسار رُوپی بوچھر جو مایا اور سوہ کے بھل اور بھل سے لہرا ہوا ہو اسکے کانڈھ والے ہن اب مجھ کو راجسی کی چاہنا نہیں رہی اسیلے مجھ کو اپنی مشرن میں جان کر دیا اور کپاسے ایسا گیان سکھلانے جیوں سے اگیا تیا چھوت جاوی دنیا میں اگیان آنو میر سے کی طرح ہو جس طرح آدمی اندھیرا سے میں راہ جھوٹا کر خوش کرنے سے گڑھے میں گر کر چوت کھا جاتا ہے ایس طرح اگیانی جو آدمی سنساری مایا موہ میں لپٹ کر رہتا ہے اور گیان کا دیکھ ہاتھ میں رکھنے والا آدمی اچھی طرح اپنے مطلب کی بگڑ بھینچ کر جو ساگر پارا تر جاتا ہے اور کام کرو دھو تو بھو اہنکار کے گڑھے میں نہیں گرتا اسیلے میں چاہتی ہوں کہ آپ اس پرکرت کا حال جس سے سب دنیا پیدا ہوتی ہے اور جس طرح پرکاش پر مانتا پرش کا سب جیواں کے تن میں رہتا ہے اور کپاسے برتن کیلے یہ جین سنگر کیل دیوسن بوٹے لکڑی مانتا میں یہ حال پوچھنے سے بہت خوش ہوا ایسی بات سنتے کی اچھا مجھے جگی اور کھیشور لوگ رکھتے ہیں اور سنساری مایا جال سے چھوٹنے کے واسطے آدمی کو سوائے گیان لینے کے دوسری بات اتم نہیں ہے اور مانتا اور پتیا اور بھانی اور پتیا اور پتیرا اسکو کہنا اور سمجھنا چاہتے ہو گیان کی بات بتلاؤ کہ جو مانتا اور پتیا آپ اپنے پروار کو گیان نہیں سکھلاتے انکو دوست بنا کر دشمن جانتا چاہتے تم تو آپ گیانی ہوتے تھارے بھوسا گر پارا تر نے میں کچھ سنڈ یہ نہیں ہے لیکن تم یہ بات بھنچو کہے جانو ڈھیر کر پرا اور دیا ہونے بغیر کسی کو گیان نہیں دلتا نہیں تو جو کوئی چاہتا دو گیانی ہو جاتا اور ہم گیان کا حال تم سے کہنے لگے اسکو جو آدمی پریت سے سنڈیگا وہ کتا رہے ہو کہ جو ساگر پارا تر جال کا سنسار میں گیانی لوگ مکنت پانے اور اگیانی آدمی مکنت پڑوی کو نہیں پونپتا اور اہم مانتا جو کوئی کام کرو دھو تو بھو اہنکار ہنکار کے بس ہو کہ سنساری مایا موہ میں پھنس جاتا ہے اسکو نیک ضرور بھو گناہ پر مانتا ہے اور میں انکی مکنت پارا شنت بھو کر م کرنے سے جو راسی لاکھ جن میں جنم لیکر بہت طرح کا ڈکھ اٹھاتا ہے اور جو آدمی انا کو اپنے بس میں رکھے وہ اپنے تن سے اس پرش کو الگ دیکھ سکتا ہے اور گیان پر اپت ہونے بعد کام کرو دھو وغیرہ بس میں نہیں ہو سکتے اور جو لوگ برکت ہو کر پراگ دھارن کر کے جوگ کا اچھا سگ رکھتے ہیں اسکے بس میں بھی کام کرو دھو وغیرہ ہو جاتے ہیں اور جو لوگ میر سے جیواں کا دھیان پتے من سے کرتے ہیں انکی مکنت ہونے کے واسطے وہ آندھ کی راہ ہو اب تم اپنے پت اور لاکھوں کے جانے کی کچھ چنتا مت کرو اور مستھی میں من لگانا ہی سنساری کی پچانسی ہے جو آدمی جتنی پریت کل پروار اور دوسن اوک جھوٹے بیو ہار سے کرتا ہے وہ اتنی پریت سادھو اور مانتا سے کرے کو مکنت پڑوی پر دھ پونچ جاوی اور اری مانتا منگھ کاشن کچھ دیوتا سے کم نہیں ہوتا ہے لیکن گیان ہونا چاہیے گیان وان آدمی دیوتاؤں سے اچھے ہوتے ہیں انکی پرابدی دیوتا نہیں کر سکتے اور بھکت جوگ کی پڑوی بھگت وان میر تھ برت وغیرہ سب دھرموں سے اتم سمجھنا چاہیے جب تک سنساری پریشا نہیں جیو تیا تب تک بھکت جوگ مانا اٹھن ہے اور گیان لینے کے واسطے سگت بھگت چاہیے سوہ بنا کر پامیرے سنڈ اور مانتا کی سگت نہیں ملتی یہ بات سنتے ہو دیو ہوتی خوش ہو کر اس اچھا سے چاروں طرف دیکھنے لگی کہ وہ سادھو اور شنت کیسے ہوتے ہیں مجھ کو ملین تو میں انکا سگت سگ کر کے بھوسا گر پارا تر جاؤں کیل دیو جی نے یہ حال اوسکا دیکھ کر کہا کہ اسی مانتا سادھو اور سنڈت اور گیانی کے لچھن ہم سے کہتے ہیں سنوہ انکو کسی کھمکن سے کرو دھ نہیں ہوتا سنڈت اور راستت کرنا دیوتاؤں اسکے نزدیک برابر ہیں کہ سوائے کہ وہ سب تن میں پریشیور کا پرکاش ایک سادھو دیکھتے ہیں اور دھکی آدمی کو دیکھ کر ہر ذی میں دیا آتی ہے اور سب جیواں کے ساتھ محبت رکھ کر کسی سے دشمنی نہیں رکھتا اور دن رات ہر جیواں میں اپنا دھیان لگا کر میری کتھا اور کہن سننے کا پریم انکو اٹھوں پیر بنا رہتا ہے کھانے پینے اور ک سنساری کاٹوں کو اپنا گیان نہیں سمجھتے سب بات بھلی اور بری

پریشور کی اچھا پرانتے ہیں اور شکہ اور دکھ کو برابر سمجھ کر میرے ملنے کی اچھا سے اپنا کھڑ وار کھل پر در چھوڑ کر جس جگہ میری کھٹا اور کیتن کا
 سمن اور چر چار ہتا ہر وہاں بڑے آندھ سے رہتے ہیں اور کھٹا سٹنے سے انکو گیان پر اپت ہو کر کھکت پید ہوتی ہے اور کھکت ہونے
 من انکا سنساری مایا موہ سے الگ ہو کر انکو میرا سٹور وپ اپنے ہر دے میں گیان کی انکھ سے دکھائی دیتا ہے اور انکا سنساری سے جیرون جن انکا
 سے برسات اور دھوپ اور چار انکو کچھ سنا نہیں سکتا ایسے سنتوں سے ست سنگ کرنے کے واسطے مجھ کو ہمیشہ اچھا بنی رہتی ہے لیکن وہ ساوگر
 اور سنت ایسے سم دشمنی ہو دین جویش اور مچھی وغیرہ سب جیون میں پریشور کا چٹکار برابر سمجھ کر بھیت اور باہر اپنا ایک طرح پر رکھیں ایسے
 گیانیوں کی مکت ہوتی ہے اور کال سورج چند راہ جراج آگ پانی ہوا وغیرہ سب میرے آدھین رہ کر بنا گیا میرے کچھ کام نہیں کر سکتے اور جو
 کوئی میری مشرق میں آتا ہے اسکے اوپر کسی کا کچھ نہیں نہیں چلتا یہ چین کپل دیون کا شکہ دیو ہوتی ہے لگا لگا اور مہاراج پھر استری کو یہ گیان
 پر اپت ہونا بہت کھن ہوا نہیں کھت اور بوجا کی سنج راہ تبارا پر کرت کا حال کیسے یہ بات سنتے ہی کپل دیون بے کہہ دی مانتا تم پہلے پر کرت کا حال پتھر
 لگاتا ہے شکہ وہی ستوگن اور جوگن اور توگن تینوں بلکہ جو ایک جگہ رہتے ہیں اسی کو پر کرت کی جرمنا کر مایا کو اس جڑ کی دلیان سمجھنا چاہیے
 اور جو میں مشورہ ڈالیوں کے پتے میں اسی سے سب جیو دکھا شریکر سنساری انپت ہوتی ہے اور تم آتا کو جسے بولتا پرش کہتے ہواں جو میں
 ٹوٹنے الگ جا کو کیونکہ وہاں تانہ ایک روپ رکھ لٹھنے اور تھنے اور فرسہ اور پیدا ہونے سے بہت ہوا اور جو میں مشورہ سے بدن لیا ہوتا ہے
 ہمیشہ جیتے اور بگرتے رہتے ہیں جو آدمی اپنے سن اور اندریوں کے شکہ کو اپنا جانکر اس سے پریت رکھتا ہے اسکا گیانی اور جو آدمی اپنے شر میں
 آتا کو شر سے ہمیشہ الگ جاتا ہے اسکا گیانی سمجھنا چاہیے اور انھیں جو میں ٹوٹے دیوتا اور آدمی اور جو اور چیتن سچے و کئی پتہ ہوتی ہے
 اس واسطے پریشور کو مالک اور پیدا کرنا والا جانتے رہنا اچت ہوا کر مانتا اپنے سن میں آتا کو جو میں ٹوٹے الگ جا تو بت کر گیان پر اپت ہوگا۔

اوشیا کے چھبیسویں - کہنا کپل دیون کا حال پر کرت کا جس سے سب جیو دکھاتن ہوتا ہے

کپل دیون نے کہا کہ ارماتا میں چوبیسویں شو کا مچھن جسے الگ الگ کہتا ہوں جسکے جلنے سے آتا اور شریر کا بھید الگ الگ معلوم ہو سکتا
 کہ جو پر کاش ناراین ہی کا سب جیون کے سن میں رہتا ہے اسکو آتا اور بولتا پرش کہتے ہیں اسکا ناش کبھی نہیں ہوتا ہے اور وہی پرش سب
 جیون کا پالن کرتا ہے اسکا چٹکار جیون کے سن میں کس طرح پر جو کس طرح کئی پرش پانی سے بھر کر دھوپ میں رکھ دو تو ان پرشوں میں سورج
 کی چھایا پڑنے سے دوسرے سورج دکھلائی دیتے ہیں اور جب اس پرش کو توڑ ڈالو تو پھر وہ سورج اٹھیں دکھلائی نہیں دیتے اور اس سن سن
 ٹوٹنے سے سورج کا ناش ہو کر وہ پر کاش بھر سورج میں مچھاتا ہے اس طرح آتا کا بھی حال سمجھنا چاہیے جسکو ایسا گیان پر اپت ہوتا ہے وہ
 آدمی سنساری مایا میں نہیں چھٹتا سوائے اسکے جس طرح لکڑی میں آگ اور تل میں تیل اور دودھ میں گھی ہو کر دکھائی نہیں دیتا
 اسی طرح آتا بھی سن میں ہو کر دکھائی نہیں دیتا لیکن گیان کی راہ سے اسکو الگ سمجھنا چاہیے کس واسطے کہ جب تک وہ بولتا پرش بدن میں رہتا
 تب تک اسکا سنگ پاکر کس پریشی کی سام قرے جتنے کرم چلتے اور بولنے اور کھانے اور پینے اور اندریوں کے شکہ بھونگے کے ہیں سب کام کرتا ہے
 لیکن اس شکہ کا بھوک کہنے والا اسی آتا پرش کو جو چھوٹا روپ چھبیسویں پر کاش کا اگوتے کے برابر سب شر میں رہتا ہے سمجھنا چاہیے کس واسطے
 کہ جب وہ اٹھا رت شر سے باہر نکلا الگ ہو جاتا ہے تب وہ بدن مردہ ہو کر سوائے گلجانے اور مٹ جانے کے پھر اس بدن سے کچھ کام نہیں ہو سکتا اور
 پانت کر دھما ہر دیکر جو میں تو ہے آتا کو الگ جانا چاہیے اسیلے جو لوگ گیانی ہیں وہ آتا پرش کو اٹھا رت اور شریر کو ناش ہونے والا جانکر
 اس شر سے پریت نہیں کرنے اور پر کرت کا روپ پہلے چھی طرح معلوم نہیں ہونا ستوگن اور جوگن اور توگن ان میں مچھاتے ہیں تب اسکا سورج

پرکٹ ہوتا ہے اور پریشور کا چھوٹا روپ شری میں رہنے والا بغیر جوگ اچھیا س کینے اور گیان پر اپت ہونے کیسیو دکھائی نہیں دیتا اور وہی پریش
 دوسرا روپ کال بنگو ہوتا ہے اسی کے جانتے کے واسطے جاگ اور تپ اور دم آدک سب شکر دم سنسار میں بننے میں اسے مانا
 جسے اس پریش کو بھیجا نکرا بنا مالک اور پیدا کرنے والا جانا وہ سب جاگ اور تپ آدک شکر دم کو چکا بغیر اسکے جانے سب سکرم برتھا ہوتے ہیں
 اسکا جانا کچھ نہیں ہو وہ صبح میں بھگت اور پریم کرنے سے بچنا جانا ہی سو تم بھگت کر کے اس پریش کو جانا پھر تلو کوئی دوسری بات کرنے کے
 واسطے کچھ کام نہ کر سنساری سوچتھا راجھوت جا گیا میں چار طرح بھگت ساتو کی راستہ تاسی تو دھاتھ سے کتا ہوں اوسکا
 حال من لگا کر سنو کہ پریشور کے ملنے کیواسطے ساتو کی بھگت جل کے سماں نزل جزیمین سوا سے کت پانے کے دوسری کامنا نہیں رہتی
 اور راجھی بھگت استری اور دھن اور تپ آدک سنساری سکھ ملنے کے واسطے سمجھو اور تاسی بھگت اسواسطے پر کہ میرا دشمن مر جائے اور
 نودھا بھگت کرنے والے سنساری سکھ اور مکت وغیرہ کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اس طرح کی بھگت مجھ کو بہت پیاری معلوم ہوتی ہے
 اور بھگت اسکو کتے ہیں کہ میرے چرن کل کا دھیان جو بہت سندر اور ات کو مل ہی پڑی بریت اور سچین سے اپنے ہر دے میں رکھے
 اور آٹھو پھر میرے نام کا اسمن کری اور کسی وقت مجھ کو نہ بھلا کر یا تھوں سے میری سیوا اور پوجا اور پیدون سے تیرھ جات لیا کری اور جو گیا
 ساتو کی اور راجھی اور تاسی بھگت کرنے میں انکی اچھا اور کمانا بھی پوری کر دیتا ہوں جس میں محنت انکی برکار نہ جاوے لیکن جو آدمی بغیر
 کسی اچھا کے نودھا بھگت میری کرتے ہیں ان سے بہت شرمندہ اور خوش رہتا ہوں کہ کون چیز انکو دیکر انکے بدلے سے ان ہو جاؤں
 ایسا نام نودھا بھگت میری کر تو مکت پدوی پونجی پر جو تم اپنے من میں یہ جانتی ہو کہ میں راجھا سوا مھوسن اور ستارو پائی بیٹی اور
 کروم جی کی استری اور راجا اتان پادا اور پر یہ برت کی بن ہوں یہ شری کا سب نانا چھوٹھا جا کر بھگت اور سادھا اور سنتون سے
 نانا لگاؤ اور سب اندریوں کا جو سواد اور سکھ ہوا سکی چاہنا پریشور کو اپن کیے بنامت کرو جب اس طرح تم سادھن کر وگی تب تمھارے
 ہر دے میں اس آد پریش کاروپ تلو آپ سے دکھلائی دیکھا اور ایسا ملنا یہ گیان اس آدمی کو مل سکتا ہے جو اپنے دھرم اور کم پر شکر کر گیا نیون
 کاست سنگ رکھو اور جس کام کا پھل بڑا ہر وہ کام نہ کری اور جو کچھ اسکو پر بار بدھ کے موافق ملا ستنو کھر رکھ کر زیادہ لالچ پڑھاو اور پیٹ بھر نکھاو
 جس میں پریشور کا بھن اور اسمن کرتے وقت اس ناوی اور جس جگہ تیرھا ستھان اور گیا نیون کا ست سنگ چھا ہو وہاں رہو اور جہاں ست سنگ
 اچھا نہ وہاں نہ رہو اور پرتا کو اپنے شری اور سب جو ڈن میں برابر دیکھو کھو کھ پیاس اور کو کھ سکھو کہ برا بر سمجھو ایسے آدمی کو جیون مکت کہتے ہیں
 اور جتنا ایسا گیان پر اپت تھو تب تک پھین اور ان شرم کے موافق کم اور دم کم کرتا رہا سکے کرنے سے دھیرے دھیرے گیان پر اپت ہو جائے

ادھیائے ستائیسواں۔ گنا کیل دیو جی کا سانکھیہ جوگ گیان دیو ہوتی سے

کیل دیو جی بولے کہ اے دیو ہوتی اب میں سانکھیہ جوگ گیان سے کتا ہوں چت لگا کر سنو لیکن تم اس گیان کو بہت اچھا جا کر میر کسی سے
 مت کتا یہ گیان جلدی سب آدمی کو نہیں ملتا اور سنساری سیو ہا تم جھوٹھا جا کر کبھی سچ مت سمجھنا جو تلو یہ سنو یہ ہر کہ جو سنساری سیو
 سب جھوٹھا ہے تو سنسار میں جو جاگ اور تپ آدک دم اور پاپ آدک کی بات لوگ کرتے ہیں وہ بھی جھوٹھ ہوگی سو وہ پن اور پاپ کی بات
 سچ مانکر جھوٹھ کبھی مت سمجھو طرح کوئی آدمی کسی استری سے جاگتے وقت ملنے کی چاہتا رکھ کر اسی دھیان میں سو جاوے اور سنے میں اسی
 استری سے جوگ کر کے سچ اسکا کر پیر تو جوگ انکا سب جھوٹھا اور سچ گنا سچ ہوتا ہے اس طرح یہ سنسار جھوٹھا ہو کر جو پاپ اور پن آدمی
 کرتے ہیں انکے بدلے دیکھو شکر مند ہو کر جھوٹا ہوا ہے اس بات کا ایکل تم اس کتا ہوں سنو کہ ایک آدمی جنگل سے لکڑی کا بوجھ کاٹ کر اپنے سر پر رکھ کر

پہننے کے واسطے لئے جاتا تھا جب وہ دھوپا لگ کر می سے راہ میں تھا کہ گیا تب ایک درخت کے سایہ میں آکر پوجھا سر پر سے اتار کے ایک کنوئین کی جگت پر بیٹھ کر پانی کی کمرستانے لگا اس وقت کیا دیکھا کہ ایک سوار گھوڑا دوڑے ہوئے اس کنوئین پر پانی پینے کے واسطے چلا آتا ہے اسکو دیکھ کر لکڑی بیچنے والے اپنے من میں کہا کہ جو کھو بھی گھوڑا ملتا تو ہم بھی سوار ہو کر چلتے بوجھ اٹھاتے اور سیدل چلنے سے پیر چلتے ہیں اسی بجائے وہ کنوئین کی جگت پر سو گیا تو پتہ نہیں؟ سکو گھوڑا ملا جب وہ گھوڑے پر سوار ہو کر اسکو کووانے لگا تب گھوڑے پر سے گر پڑا اسی سوپن اور سخامین وہ سوتا ہوا اچھلا تو کنوئین میں جا ملا اور کنوئین میں گرنے سے ہاتھ پاؤں اس کے ٹوٹ گئے اور اٹا اسکو گھوڑا ملتا تو جھوٹا اور کنوئین میں گرنے سے چوٹ لگنی سچی ہوئی اس طرح سنساری سکھ چھوٹا سمجھو اور پاپا کرنے کا ڈنڈہ در ملتا ہی جب اس لکڑی والے کو نکالنے کے واسطے لوگوں نے تار بیری کی تباہ کنوئین میں سے کہا کہ میں پینے میں گھوڑے پر چڑھا اسکا پھل پایا اور جو لوگ ہتھ گھوڑے پر چڑھتے ہیں وہ معلوم کیسے گھرے کنوئین میں گر کر کیا سزا دینگے دیو ہوتی جو آدمی سنساری میں سوار ہو اور گناہ اور کپڑا اور عورت اور مکان وغیرہ کا سکھ یا کر یہ سمجھنا ہے کہ یہ سب سکھ میں اپنے پر اکرم اور اپنی کمائی سے جو کھرتا ہوں پر مشورہ کی دیا اور کرپا سے اس سکھ کا ملنا نہیں سمجھتا اسکو مشورہ دیکھ جو گناہ پر گیا اور جو آدمی اس سکھ کا ملنا پر مشورہ کی دیا اور کرپا سے جا کر تمہیں زیادہ محبت نہیں رکھتا ہے اور اپنے برن اور نثر کا دعویٰ سمجھ کر اس دولت کے غرور میں کسی جیو کو دکھ نہیں دیتا اسکو دین نہیں ملنا گیا ان سکر دیو ہوتی بولی کہ ای مہاراج آپ کہتے ہیں کہ اس شریہ سے اد پرش کو الگ سمجھو سو یہ بات بہت مشکل ہے بغیر آنکھ کے دیکھے اس پرش کو پر کرت سے کس طرح الگ جانوں وہ پرش تو اس شریہ سے اس طرح ملا ہوا ہے جس طرح دو دھرم میں گھی اور گن میں پرکاشن رہتا ہے اسکا حال الگ کر کے کیسے یہ بات سکر کمل دیو میں پونے کہ اسے مایا گیان کی راہ اور آنکھوں سے بھی دیکھ کر پکار کر نا چاہیے کہ سو واسطے کہ جب آدمی مہر جاتا ہے تب ہاتھ پاؤں وغیرہ سب اندر بان اسکی ہی رہتی ہیں لیکن اس آتما پرش پر مشورہ کا چنکار بدن سے نکل جانے پر پھر اس بدن سے کچھ کام نہیں ہو سکتا یہ بات ظاہر میں آنکھوں سے دیکھ کر جاننا چاہیے کہ اس آتما پرش کے نہ رہنے سے یہ حال بدن کا ہونا ہے سو تم یہ حال آدمی کا دیکھ کر اس شریہ سے اتار الگ سمجھو اور جس طرح بیشیا ہنسی آدمی کے پاس دولت دیکھ کر نہت طرح سے اسکا دامن اور دھرم دو تون لئے یعنی ہوا اسی طرح میری مایا دھرم اتار پرش کے پاس کہ بہت طرح سے اسکو چھپتی ہے اور جو لوگ میرے چرون کی شرمن میں رہتے ہیں اپنا اس مایا کا سب کچھ نہیں جانتا سو واسطے کہ گنگا جی میرے چرون کا بھوون ہیں انہیں استان کرتے سے سب پاپ آدمی کے چھوٹ کر من اسکا شرم ہو جاتا ہے اور جو لوگ ساکشات میرے چرون کا دھیان لہنے آہنہ کرن میں رکھتے ہیں وہ لوگ پھر سنساری مایا موہ میں نہیں پھنستے تین جسے ہارس پتھر یا پاپ وہ کانچ کے جھوٹے ٹک کی جاہ نہیں کرتا اور دنیا میں اسکی سب کا مانا اور اچھا پوری ہو کر مرنے کے بعد پر لوگ کا سکھ ملتا ہے جس طرح بیٹے کے جھوٹے کرنے سے پاپ کا بیٹھ نہیں بھرتا اور دولت دو مرے کے پاس رکھی ہوئی وقت پر کام نہیں آتی اسی طرح شریہ کو آتا سے الگ جانے بنا گیا انہیں پر ایت ہوتا ہے مایا گیان رکھنے والے جیون مکت ہوتے ہیں یہ سب گیان سکر دیو ہوتی بولی کہ ای مہا پر جھو میں نے آپ کے گیان سکھانے کے موافق آتما کو پر کرت سے الگ سمجھا لیکن جلدی ماس من کا سنساری مجال سے چھوٹتا اور ناراین جی کے چرون کا دھیان لگا نا بہت کٹھن ہے جس دن تمہارے پاپ تپ کرنے کے واسطے کیسے ہیں اس دن سے ایک ساعت جھگو نہیں ہو لگے میں اگلی یاد اور دھیان میں لگا رہتا ہے کوئی ایسی نثر یہ لکھتے کہ میں سے صحیح بن گیاں اور مکت ہوں یہ بات سکر کمل دیو جی بولے کہ ای مہا نام سچ راہ حکمت ہوگ کی جسے کہتے ہیں سکو کہ کوئی مشورہ کرنے کے واسطے دھرم سے دھرم سے اپنا لگانا ہے تو اسکی مکت بھی ہو جاتی ہے جس طرح کوئی آدمی جلتا ہے ہی یا مہر جی یا کسی دھرم سے

جاننے کی اچھا کر کے گھر سے باہر نکل کر ایک ایک قدم بھی ہر روز راستہ چلو تو وہ ایک دن ٹھکانے پہنچ جاتا اور جو راستہ ہی نہ چلا تو کھڑا
 پہنچا اور راہ چلتے وقت مسافر خٹک کر کسی سے پوچھ کر گھنے کا ٹھکانا کتنی دور ہے جو وہ گھنے کی جگہ نزدیک بتا دے تو مسافر کو ٹھکنے پر بھی
 چلنے کی سادہ ہو کر ٹھکانے پہنچ جاتا اور کتنے کی جگہ دور بنانے سے آگے نہیں جاسکتا ہی اسی جگہ تک رہتا ہی اس طرح ہم جسے کہتے ہیں
 کہ جھگت جو گاہو جاتا تھہرت نیم پریشور کی کھتا اور کیر تن سننا سچ راہ ہو جو لوگ جہت لگا کر یہ سب کام کریں وہ بھی ملت پاسکتے ہیں لیکن پوجا کوئی
 طرح پر جو ایک نامی پوجا جو جس سے یہ مطلب رکھتے ہیں کہ دشمن ہمارا م جلس سے اور بہت آدمی لوگوں کے دکھلانے کے واسطے دیر تک
 مالا پھیر کر پوجا کرتے ہیں اس واسطے کہ سناری لوگ دیکھ کر ہمارا بشواس کریں دوسری راہی پوجا جو جین ناراین جی کے نام پر آدمی سے کپڑا اور
 روپیہ دینا اور سنگندہ آدک لیکر سکوا اپنے خرچ میں لائے اور سالگرہم اور لچھی ناراین جی کی صورت کو سناری سکھانے کے واسطے پوچھنے
 ہیں اور دوسرے کے گھر جو سالگرہم اور ٹھاکر جی ہوتے ہیں اسے جھگت اور پریت نہیں رکھتا اور تیسری ساتو کی پوجا اور جھگت ملتا چاہنے
 کے واسطے کرتے ہیں جو تھی زگن پوجا وہ کہ جس میں گستاکی بھی اچھا نہ کھین اور جو جاگ دپو جوا اور وان اور برت آدک بشم کر م کرے عیب پیشور
 نام اربن کر دے اور اسکے بدلے میں کوئی گانا سچا پڑا دیر کی کھتا اور کیر تن سنتے وقت رولنے کی جگہ پر رو دیو اور خوشی کی جگہ پر خوش
 ہو کر میرے دھیان میں گن رہی ایسے جھگتوں سے میں بہت نرنندہ ہو کر بیچار کر تا ہوں کہ کون سی چیز اتکو دن میں لے مجھے خوش ہو دین اور
 میں انکی سیوا کے بدلے سے ارن ہو جاؤں اس طرح کے جھگت میرے جوں مکت ہیں اور چارون برن میں سید پڑھا ہوا برہمن جھگت بہت چارا
 معلوم ہوتا ہے لیکن جو برہمن پریشور سے پریم نہیں رکھتا اس برہمن سے شورو جھگت اور سادہ بھن والے کو میں بہت پیار کرتا ہوں اسے اتا ہم سے
 چرون بن دھیان لگا کر ناراین نام کا اسمن کرو جو ساگر پارا تر کر اوٹا گن سے چھوٹ جاو گی اور جو کوئی پریشور کی جھگت اور پوجا سے جگہ رکھ کر انکا نام بھی
 نہیں لیتا وہ مرنے کے بعد بہت دنوں تک نرک میں دکھ پا کر پیشور کی جگہ کی جوں میں خم پاتا ہے اور بہت دن تک اس جوں میں رہ کر ہر آدمی کا تکی اسکو ملتا ہے
 اسے اتا پریشور کی جھگت اور تپا دیب کرے اور گیان پڑت اور جو ساگر لانا کرنے کی واسطے کیوں آدمی کا پولا پریشور اس میں پریشور کو نہیں بتا وہ جیسے بندھ جھگت

ادھیائے اہمیا مسوان گنا لیل دیو جی کا دیو ہوتی سے پیدا پیشور آدمی کی جسدن ہی کر جھ میں اگر پھر مرتا ہے

جیسے جی سے کد لای بد جی اتنی کھتا سنکر دیو ہوتی نے کدنا کہ اسے مارا ج جو آدمی پریشور سے بلکہ میں انکا مرنے کے بعد کیا حال ہوگا کپل دیو جی
 بولے گا اتنا سناری لوگ کل پر وار دھن دولت گھر بار کے حال میں پھنکر عمر اپنی بقائد ہ کو دیتے ہیں اور آدمی جوانی میں کمائی کر کے لوگوں کو
 کھلا تا پاتا ہے وہی لوگ پڑھا پے میں دشمن ہو کر اسکو دکھ دیتے ہیں میں حال پیدا ہونے آدمی کا جنم سے لیکر مرنے تک جسے کتا ہوں سو کہ جس دن ستری
 پریشور کی کرپا سے گرج رہنا ہوتا ہے اس دن جھوگ کرنے کے سوا ستری اور پرین دنوں کل جھگت کھوتا ہے پانچویں دن میں بے کی طرح اٹھ کر
 دسویں دن پیر کے برابر گاتھ بندھ جاتی ہے پندرہویں دن وہ گاتھ مانس کا پند بن کر کچھ گرنے کی طرح لمبا سا ہو جاتا ہے ایک مینے میں ہاتھ اور پیر اور
 نشان بتا ہے اور دوسرے مینے میں انگلیاں اور تیسرے مینے میں ٹھیل اور پٹی اور چوتھے مینے میں بدن پر رو میں اور آٹھ کان وغیرہ سب
 اندریوں کی صورت بن جاتی ہے اور پانچویں مینے ناراین جی کی کرپا سے جوا تا کاپر کا مثل میں ہو کر اسکو جھوگ اور پاس لگی ہے اور چھٹے مینے میں
 سر تھمے اور پانچویں مینے سے جی اسکا گھبرا تا ہے اور ساتویں مینے میں اسکو اپنے کئی جنم اور آٹھویں مینے میں سو جنم جیسے کا حال یاد ہو کر
 گیان پراپت ہونے سے وہ جانتا ہے کہ میں نے پچھلے جنم میں جیسا کر م کیا تھا ویسا اسکو اور دکھ پایا تھا یہ بات جھگت پریشور کا دھیان کر کے
 ہی کر پوجا کا واسطے میں نے چھلے میں سناری سکھ اور بلاس اور ستری اور برکے موہن جیسے رہنے سے خواب ہو کر جنم اور سمرن سے

چھتہ نین پانی اور سنت اور ماتا کا ستنگ نین کیا اسلئے ان لٹا کر دکھ پاتا ہوں اس وقت میرے اوپر سہا پنا اور کر یا کر کے اس
 نیک کنڑ سے مجھ کو باہر لنگھ لیتے تو اب میں تن اور من سے آپ کے تپا اور شیوا میں مستعد و مصروف رہوں گا لیکن ایسی دیا کیجیے کہ یہ گیان مجھ کو
 اور دنیا میں ایسا کام کروں کہ حسین جنم اور من سے مجھ کو شادمان جیسا نوان یا سو ان مہینا ہوا تب اپنے جگر پر سوتا گئے ہیں زور کر کے
 اسکو باہر کر دیتی ہو اور اگر حسین لڑکی بائیل طرف اور زکا راہنی طرف کو لکھتے ہیں۔ کاجیب پر تھوسی پر گم کر دیتا ہوتا ہے پڑھ کر کی مایا سے
 چھتے جنم کا گیان اسکو بھول جاتا ہوتا ہوتا ہوتا ہے اور پیاس لگنے سے دکھ پا کر سوا سے روئے گا اور کچھ بول نہیں سکتا اور کچھ بولنے پڑے
 اور دوتہ کرنے سے جب تک کوئی اسکو نہیں اٹھاتا تب تک اس میں ہٹا کر دکھ پاتا ہوتا اور پنا سے میل درمیت کو لیتا پانی سے پوچھتا اور دوتہ
 کے بعد اسکو گود میں لیکر خوش ہوتے ہیں جب اس عمر سے سیانا ہو کر پانچ برس کا ہوتا ہے تب تک مانتا پنا بدیا سکتے کیواسطے اسکو گود کو روٹیا
 دیتے ہیں وہاں بھی بدیا سکتے ہیں مار پیٹ کھانے سے دکھ پا کر اپنے من کے موافق کھیلنے نین پاتا جب اسولہ برس کی عمر میں جوان ہو کر
 اچھا گنا اور کیا ہوتا ہے تب اچھا من سے کام کرو دھرتوہ میں چھنسا کر اپنے برابر دوسرے کو نہیں سمجھتا ہوتا اور جو در در سی اور نگال ہوتا
 تو دوسروں کو اچھا گنا اور کپڑا اپنے اور اچھی چیز کھاتے دیکھ کر ڈاٹھ کی راہ سے سوچ کر تباہ اور بواہ ہونے کے چھپا ستری گھر میں آتے
 کھانے اور کمانے کی فکر میں دن رات دکھی رہ کر جنم پنا برتھا کھوتا ہوتا اور جو آدمی پہلے جنم میں کچھ دان اور دھرم نہیں کیے ہوتا ہوتا وہ
 آدمی زیادہ کنگال ہو کر آٹھوں پھر پیٹا بھرنے کی پتا اور دکھ اٹھاتا ہے جب لڑکے پائے پیدا ہوتے ہیں تب انکی پریتا میں چھنسا کر
 طرح کے چھوٹے اور سچ بولنے سے کمانی کر کے اٹھا لیا کرتا ہوتا اور جب تک سامتھ رہتی ہے تب تک ستری اور لڑکوں کو اپنا سمجھا کر اٹھا لیا
 کرنے کے لیے اپنی جان پر سب طرح کے دکھ اٹھاتا ہوتا اور اپنے کل اور پروار میں کسی آدمی کے مرنے سے اتنا روتا ہے کہ جس کا رزق نہیں ہو سکتا
 اور اپنی ستری کے بس میں رہ کر اپنے مانتا اور پنا کو کٹھوچن کمنے سے دکھ دیتا ہوتا اور پر لوک کا ڈرنین رکھتا اور جیسا آدمی ستری کے ہوتے
 چھنسا کر خراب ہوتا ہے ویسی دوسرے راہ اسکے پر لوک بڑھنے کے واسطے نہیں ہے۔

بھگت

دوہا اے لکھ تو کلمے چڑھے یہ جتو ستا چڑھے جاے نار پرائی سین میں بھوگت ات سکھ یاے	گیان و صیان اور دھرم کو جو رامول سے کھائے دھرم اور کام گنوائے کے آپ رہی کھسیاے
---	---

اسلئے جو آدمی اپنا بھلا چاہے تو ستری کے اسین میں رہے جسکی او مانتا تم بھی ستری ہو میرے کمنے سے برانہ مانتا دھرم شاستر کے موافق یہ گیان
 تھے کتا ہوں اور جب جوئی گذر کر پڑھا پاتا ہوتا تب آنکھوں سے کم دیکھ کر انوں سے سنائی نہیں دیتا اور کمانے کی طاقت نہیں رہتی ہے
 تب گھر میں بڑا ہوا المیہ بلبی سانسین لیکر چھپتا اور کتا ہے کہ اب میں کس طرح اپنے لڑکوں کو پالوں کرونگا اور جو کنگال اور در در ہی ہوا تو وہ
 اس وقت کھانے اور پینے بغیر بہت دکھ پاتا ہوتا اور جسکے بیٹے جوان کمانے والے ہوتے تو وہ اپنی ستری سمیت اس بوڑھے کو دشمن برابر
 سمجھتے ہیں اس عمر میں وہ بوڑھا جب اپنے کام اور عمل کو کسی سے کچھ کہتا ہے تب وہ اسکو گھر کے دچن کتے ہیں تو وہ اس وقت بڑا دکھ کر کے کہتا ہے
 کہ دیکھو اب میں بوڑھا ہو کر کمانے کے لائق نہیں رہا اس سبب سے یہ لوگ جنکو میں نے جنم پالا مجھ کو بے اور جان کر کھانے اور پینے کی چیزیں دیتے
 پر نہیں لیتے جس طرح جب بیل بوڑھا ہو کر بوجھ اٹھانے کی سامتھ نہیں رکھتا ہے تب اپنے لوگ ناتھ اسکی کاٹ کر جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں

دوہا داننت کھیا نے کھ کھسے پیٹھ بوجھ ناے اسیے بوڑھے میل کو بانہ سے بھس کو دے	اسیے بوڑھے میل کو بانہ سے بھس کو دے
--	-------------------------------------

اسی مانتا اس وقت وہ بوڑھا ہے سب دکھ دیکھ کر پشور سے اپنی موت مانگتا ہے لیکن عمر پوری ہوئے بغیر موت بھی نہیں آتی ہے اور اسکا بیٹا اور

تو وہ چھاپ بھوجن کے پیچھے بھگیا رجون کی طرح کچھ اسکی بھی کھائے کیواسطے دیشمین جب جمہاپے کے وقت میں کچھ بیماری وغیرہ اسے ہوتی تو
 نب کوئی گھر والا آدمی اسکی سیوا کرنے کے لئے گھڑی بھی اسکے پاس بیٹھنے کا ساتھی نہیں ہوتا اور وہ بجا را اکیلہ بٹار ہر جب کسی کو گھانا یا پانی انکھنے کے
 واسطے بلاتا ہے تب جان بوجھ کر پی ہو جاتے ہیں اور اسکی بات کا جواب نہ دے کر دیکھن اسکو گتے ہیں یہ سب تکلیف اور رنج اور ٹھاکر
 سب اسکے مرنے کا وقت نزدیک اپنی ہی تہمت اور پت اور بات سے گلا اسکا بند ہو کر سیدھی سالن بھی اسکی نیناں نکلتی اسوقت
 آدمی صدم اور پاپ کرنے والوں کو جرم دوت گتے ہیں کہ جنکے لئے تہمت سب پاپ بٹور اتھا انکو اپنی چھاپ کرنے کے واسطے بلاتا ہے اور وہ بول
 بنا ہو جانے سے اسکا جواب دینے اور کیکو بلانے میں اسکا اصرار بھی کوئی نہ کیا کرتے انکھوں سے سکودیکھ کر دوت دیتا ہے جب جرم دوت اپنا بھیانک اور
 دکھنا کر دھمکاتے ہیں تب تک وہ سب اسکا گلہ ہر وقت کھل پاتا ہے اور ہر سوسے اسے دوت دے کر وہ دوت دیکھ کر نہیں دیتے اسوقت گلہ اور
 پردار دے اپنی جھوٹی سیرت جلکے کے دکھارے کوئی نہیں روستے ہیں اسلئے میں اسکا اور زیادہ گھبرتا ہے اور اس روئے اور پیشگی آواز
 سنگرم دوت اسکو بہت دکھ دیتے ہیں اسوقت پریشور کا نام اور کھٹا اور کیرتن اسکو سنانا اور گنگا جل اور تھلک دل اور شانکر مری کا پر نام
 اسکے منہ میں ڈالنا اور ساؤندھ اور شینو کے پرن کی دھوڑا تک بدن پر لگانا اچت ہو سوتو وہ بھی کسی تہمت میں ہو سکتا صرف عمل کر کا دیا جاتے ہیں

ادھیاسے انتیسواں لیمیا نا جرم دونوں کا ادھر می جمو کو جمر ج کے پاس

یتر سے جی سے نکا کار می بد جی آئی کتا سنگر دیو ہوتی ہے یہ جی الہی جمو پاجیہ اس ادھر می کامرنے کے پیچھے کیا جاں ہوتا ہے وہ بھی کینے کیل مری
 لے کر ارا مال یہ سب دکھ اٹھانے کے پیچھے جرم دوت لوگ اس جمو کو مرنے کے بعد گھوٹے کے برابر بدن اسکا بنا ہو کر سب اندریوں کی شکست
 اٹھین ہوتی ہے اپنی پھانسی سے باندھ کر ٹوہنے کے گڈر دوتن سے مارتے ہوئے جم پری میں جو مرت لوگ سے نٹا لوسے ہزار جرم پر
 جمر ج کے پاس لیجاتے ہیں اسوقت وہ جی راہ میں بھوکھ اور پیاس لگنے اور وانہ پانی نہ پنے سے اپنے کے ہونے پاپوں کو یاد
 کر کے بہت پچھتا تا ہے اور راستے میں زمین آگ سے برابر جلتی ہوئی ہوتی ہے وہ اس زمین رنگ پیار رنگے ملو رنگے بدن چلنے سے
 تھک کر کہیں سستانے کو چاہتا ہے یا راہ میں اندھکار رخنہ سے چل نہیں سکتا تب جرم دوت اسکو کدروان سے مار کر دم نہیں دیتے دیتے
 اسوقت وہ مرد سے کی طرح بیوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے جسے جمر ج یہاں دنیا میں لگا لوگ جرم کرنے والوں کو دت دیتے ہیں طرح
 وہاں بھی پاپ کرنے والا آدمی راہ میں تکلیف پکر پریشور کی مایا سے اسل ٹگوٹھی برابر شریر کو اپنا پلا بدن پچھتا ہے اور اسوقت بہت تنگی
 ہو کر کوئی نیک عمل در پروردار والا کوئی نہیں دیتا تب وہ جرم دیکھتا ہے کہ اس سے دکھ میں کوئی میری مدد کرنے کے واسطے آتا ہے یا نہیں جب اسکو وہاں
 کوئی نکل در پروردار والا دکھائی نہیں دیتا تب وہ بہت پچھتا لے اور روئے کے بعد کہتا ہے کہ دیکھو جنکے پائے کیواسطے میں یہ سب پاپ بٹور اتھا
 کین سے کوئی آدمی اسوقت میری مدد نہیں کرتا یہ بات یاد کر کے اس جمو کو بڑا دکھ ہوتا ہے لیکن اسوقت سوا سے پچھتا نے کے کچھ نہیں ہو
 سکتا راہ میں سانپا اور بچہ وغیرہ بہت طرح کے جمو پکر اسکو کاشٹے ہیں جب اس طرح بہت دکھ دیتے ہوئے جرم دوت لوگ اس ادھر می کو بتی
 دتے ہیں جان مل تو نہ ہو سیتا اور کیر سے اور ناخن اور ہڈی اور مٹرا ہوا مانس جھلڑ ہوا چار کوس کاپات ہوتا ہے چار گھڑی میں لے جا کر
 لال دیتے ہیں تب وہ جو اس نندی میں کیزوں کے کاشٹے اور ٹھو کر مارنے اور گدھوں کے انٹن لچنے سے بہت دکھ پکرات بلا پ کر کے
 کتا ہے کہ جو کوئی مجھ کو اس نندی سے پار کر دیتا اسکا میں بڑا جش مانتا ہے بات سنگرم دوت لوگ اسکو اپنی گدا سے مارتے ہیں یہ سب دکھ
 اسکا ہے کے پیچھے وہ جو بہت ہی پارا تر کر جب چار گھڑی میں جمر ج کے پاس پہنچتا ہے تب جمر ج کی آگیا سے چتر کیت جی اسکے کرمو کا کاغذ

ایک وقت دن جس نرک میں رہنے کا وقت دینا اچھا ہوتا ہے وہاں اسکو بھیجتے ہیں اس نرک میں جا کر وہ بہت دکھ پاتا ہے اور بعد پوری
ہو جانے کے بعد وہ نرک سے نکل کر پھر اشدھ اور کرو پھیو کی جوں میں جن پاتا ہے اور ہمیشہ روگی رہے کبھی سکہ نہیں پاتا اسی طرح چوری
لاکھوں میں جو کچھ اسکو آدی کا نرک پاتا ہے وہاں جو آدمی کاٹنا سچ نہیں پڑا اور روڈا ڈکٹھا یس نرک میں انکا جان بچوں اسکندھ میں

ادھیائے تیسواں کہنا کیل دیو جی کا دیو ہوتی سے کر پاپ کرنے سے مرنے کے بعد یہ دنڈ لگتا ہے

کیل دیو ہوتا ہے اور پاپ کرنے سے آدمی ہر پری میں جا کر نرک ہوتا ہے اور ان پاپوں کے دنڈ لگنے کا حال تیسواں آگ آگ کہتا ہے ان نرکوں
جو کہ ان آگ کا حال نہیں دیکھی ہے لیتا ہے اسکو جم دوتا ہے اور پنے پھاڑ پھڑ چھوڑ کر نرک میں تو اسکا نرک آگ ٹوٹا جاتا ہے
اور برسے برسے گھر اسکا آگس کھاتے ہیں اور روڈا نام چھو جو کون کی طرح اوہوئی کر اس سے گنتے ہیں کہ جتنا دھن تم نے دوسروں کا
لیا ہے اتنے کاپ بھرتا ہے تمہارا یہی حال ہو گا یہ بات سنا کر وہ جیو دکھ پائے سے بہت بچتا ہے سوچ کرتا ہے لیکن جان اسکی نہیں نکلتی اور
جو آدمی اچھا لگھانا اور کیر لگھانا صرف آپ ہی لگھانا اور رہتا ہے اور اپنے پر دار اور ساتھ اور ان کے نزدیک ساڑھ سنت کی سیدہ نہیں کرتا اسکو وہاں بڑی
مجھو کہ معلوم ہوتی ہے تب جم دوتا اسی کتن کا مانس نرچ کر سے کھاتے کیواسے دیکھتے ہیں کہ جس تن کا تم نے پائیا کیا تھا اسی کو کھاؤ
اور جو کوئی سنت اور زمانہ کو درجین کہ لگھانا ٹیڑھی آگ سے دیکھتا ہے اسکی آگ میں گھر اپنی جو سچ سے بھوکہ نکال لیتے ہیں اور اسکا مانس
اور مرگ کو دھو کر ون سے نکال لیتے ہیں اور جو آدمی یا حاکم بنا یا پراہم کیو دنڈ پتا ہے اسکو جم دوتا چھو کی جان پر رکھ کر کھو کی طرح
پیرتے ہیں اور جو کوئی لگھانے میں زہر لاکر کرے کو دیتا ہے یا آگ لگا دیتا ہے اسکو بہت دوا پچھو دخت چھو میں تلوار کی طرح پتے ہیں چھو
اور پست چھو ڈھتے ہیں تب بدن اسکا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور جو آدمی پرانی ماسری سے بھوک کرتا ہے اسکے بدن سے لوسہ
کی ماسری بنو آگ میں لال کر کے پٹا دیتے ہیں اور جو کوئی دوسرے کی امانت بے یقانی سے لے لیتا ہے اسکو آگ کی طرح جلتی ہوئی
زمین پر لوٹا کر اور گرم گرم تیل بدن پر چھو گئے کے بعد جلتے ہوئے تیل کے گڑاہ میں ڈال دیتے ہیں پھر جیو جان اسکی نہیں نکلتی ہے اور
جو آدمی مجھو وغیرہ جو ونو مار ڈالتے ہیں انکو لالا پچھو نام نرک میں چھو پیا دیتے ہیں نار سے بھرا ہوا ڈال کر پانی کی جگہ وہی پلاتے ہیں
اور جو کوئی نیا دوا اور پختیت اور گواہی میں پچھو کر کے جموٹ بولتا ہے اسکو بہت گھر سے اور اندھیار سے کوئی نہیں جو سامنا دیا اور چھو سے
بھرا رہتا ہے بار بار ڈالتے اور لگاتے ہیں تبادہ ساتیل ورجیو کے کاٹنے سے بہت دکھ پاتا ہے اور پاتا اسی طرح جو پاپ کرتا ہے اسکو لوڈو وہاں لگا

ادھیائے اکیسواں کہنا کیل دیو جی کا دیو ہوتی سے یہ بات کہ نرک بھو گئے کے پچھو جیو کا کیا حال ہوتا ہے

کیل دیو جی نے کہا کہ یہ مانتا جو لوگ کبھی پریشور کا نام نرک کر کے کرم کے سوا سے اچھا کام نہیں کرتے انھیں لوگوں کی یہکت ہو کر پھر وہ
جیو میں پچھی وغیرہ کا بدن پاتے ہیں اسی طرح چوری لاکھوں میں نغم پاکر پھر آدمی کا تن ملتا ہے لیکن وہ لوگ کاٹنے کے بعد ان سے روٹی روپ
اور دروری کنگال ہو کر دنیا میں سب طرح کا دکھ اٹھاتے ہیں جو آدمی دنیا میں خوبصورت اور درہم مانتا ہے بھکت نیت دان دھنی بات رکھتا ہے
وہ اسکو یہ جانو کہ اسنے سورگ سے اگر سنسار میں جنم لیا ہے اور مایا دے دونوں باتیں پر چھو دیکر سورگ اور نرک کے آنے والوں کا حال چھی
طرح دینا میں لیا ہے آدمی کو معلوم ہو سکتا ہے کہ وہی کا پاپ اور پین دونوں رہتا ہے وہ جو اپنے اوہم کا دنڈ بھوگ کر پھر آدمی کا تن پاتا ہے
اور جب کافر پن ہو کر پاپ نہیں رہتا وہ چھو مرنے کے بعد دیوتا اور گندھرب کا تن پاکر دیو لوگ اور سورگ میں سکھ بھوگ کرتا ہے اور مانتا چھو دیوتا آدمی یا کتا
یا بلی یا سور وغیرہ جس جوں میں جنم پاتا ہے پریشور کی مایا سے اسی جوں میں ہمیشہ رہنے کی اچھا رکھ کر خوش رہتا ہے اور من اسکا بغیر دیا

اور کر پاریشور کے سنار سے بکت نہیں ہوتا اور جس بدن کو اپنا جان کر لیتا ہے وہ بدن اس کا قائم نہیں رہتا ستون اور روجون و توگون
تین طرح کا سو جھاو ہوتا ہے جو گن زیادہ ہوتا ہے وہ راجسی گرم کر کے سست توگ میں جاتا ہے اور توگون زیادہ ہونے سے پاپ کرنے والا
آدمی پاتال میں بھیج کر پڑتا ہے اور ستون کی راہ سے شبہ گرم کرنے والا دیو توگ میں پہنچتا ہے اور راجا سب جیوون کی گنتا بن طرح جھاو
جیسا تپا دان اذک جو اچھے گرم ہیں اسکو بھی راجسی اور تاسی اور ستون کی بھیجی کا جیسا سو جھاو ہوتا ہے اسکا مناسی مانتا ہے کہ گرجی کا
وہ کرتا ہے اور جیو پنے سو جھاو کے وافق گرم کر کے بار بار سنار میں جھڑکا دیکھ جھڑکا دیا اور آون سے نہیں چھوٹتا جس طرح کہ زمین سے پانی
بھرنے کے واسطے ایک رہت شہر جی کا بنا کر اس میں میٹوں کا پارہ پر سے پانی نکالتا ہے اس سے پانی گھٹتا ہے اس میں ادیر کی مٹا پانی گھٹتا ہے
سے خالی ہو کر دوسرے میٹوں میں پانی بھرتا ہے اس طرح اس کی گنتا ہے چھنا چاہیے کہ ایک تن سے نکل کر بہت گرمیوں کا پھیل شہہ یا شہہ
جیسا کیا ہو جھو گئے کے پیچھے دوسرے شہر میں جاتا ہے اور جس تن میں تیس گرم کر کر اس کے وافق دوسرا تن پاتا ہے یہ بات سنکر دیو ہوتی ہے
کہا کہ اے مہاراج جو سی حال ہے تو جیو کا چھٹکارا اس دنیا سے کبھی نہیں ہو سکتا تیسرا پیل دیو جی بوسے کہ اے مہاراجم اور مرمن سے جھوٹنے کی تہ
پہم تھے کتہ ہیں سنو کہ سچ بولنا اچار سے رہنا سب جیوون کی رچھا کرنا ہے مطلب بہت نیکنا بدہ کو نیکنا بری سنگت اور برے کام سے
الک رہنا سدا پر سن چت رہنا جتنا پریشور دیو سے سپرستو کہ رکھنا کسی کے باطن ملت دیکھ کر وہ کرنا شبہ گرم کر کے دنیا میں نیک نام ہونا کسی
بات کی بدنامی نہ لینا کسی پر غصہ نہ کرنا دھرم سے کہانی کر کے اپنے ان کا تپا پریشور کے چیرنوں میں پریت رکھنا پریشور کو اپنا لاک اور پیدا
کرنے والا اور روزی رزق دینے والا جانے دنیا کسی جیو کو مار دیکھ نہ دنیا پر ناری سے پر سنگت نیکنا سادہ سنت برہمن کی سیا کرتے رہنا
پریشور کی کتھا اور کیرتن سننا پریشور کے نام کا کچھ نہ کرنا برہمن کی سپرست میں کچھ بھی انکا ناد نہ کرنا بری اور بھی سب پانوں کو پریشور کی
اچھا پر سمجھنا اپنے گرم اور دھرم میں گئے رہنا اسی جیو کو دیو آدمی کا تن پانے طرح کے گرم کرنا ہے وہ جیو اوگون سے چھوٹ کر جھوٹا کرنا
جانا ہے لیکن سب گیاں افسر ست سنگ کیے اور ان کے تھپان سے ہیرا ملتا ہے اس واسطے آدمی کو مہاتا اور گیانی لوگون سے پریم رکھنا بہت
ضروری ہے جتنا زیادہ بہت سنگت کریگا اتنا ہی زیادہ فائدہ اسکو ہوگا اور عری لوگون کی سنگت کرنے میں جو پہلے سے کوئی دگر اس میں ہوگا
وہ بھی جاتا رہیگا اور بگت میں پراستری گامی اور جوری اور بوجھی اور چوڑ خراب والا و خجل و جھوٹھ بولنے والے اور اپنا شہر پانے والا
ہو کر جو سیکو کے واسطے پنا دھرم چھوڑ دیتے ہیں ایسے لوگوں کی سنگت کبھی نہ کرنا چاہیے ایسے لوگون سے ایک ساعت سنگت کرنے میں بھی
عقل خراب ہو جاتی ہے چنت کا بنا بہت شکل ہو کر خراب ہونے میں دیر نہیں لگتی اور جو لوگ برائی شہری سے بھوک کرتے ہیں نیکان اور دھرم
رو نون خراب ہو جاتا ہے اس واسطے ہی کہ وہیں کے پاس بھی کیلین میں چھینا سچا ہے کہ اس واسطے کہ آدمی کا دل ہر ساعت ایک طرح نہیں رہتا اور کا دیو
ایسا ہے کہ آدمی کا گیاں ایک لاس سے بہت پاپ کرتا ہے ایک سحر برہما جی جو سب جگت اور چاروں بید کے پیدا کرنے والے اور ہمیشہ گیانی رکھ کر
بید کے وافق دھرم اور دھرم کا بچار رکھنے والے ہیں سر سوئی نام اپنی بیٹی کے پاس ایکیلے بیٹھے تھے پریشور کی مایا سے اس لڑکی کی خوب
دیکھ کر برہما جی کے من میں پاپ سما گیا جب برہما جی کا دیو کے نشے سے متوالی ہو کر اپنی بیٹی کے ساتھ بھوگ کرنے کے واسطے چلے تب وہ لڑکی دھرم
رو پی انا کی بحال دیکھتے ہی بہت شرمندہ ہو کر ہرنی کار و پ رکھ کر وہاں سے بھاگی اور برہما جی ہرن کار و پ رکھ کر اس کے پیچھے دوڑے
اس وقت سنگت لاکے میٹوں نے جو پریشور کا اذات ہیں وہاں پر کر برہما جی کو بہت بھمایا تب برہما جی نے گیاں پاپا ہونے سے بہت شرمندہ ہو کر جہن
اپنا چوڑ کر دوسرا تن مولیا امانا دیکھ کر برہما جی جبکہ بنے ہوئے رکھیشور اور مرمن و پرچا پت اوک سب سناری جیوون کا دیو کے بس ہر انکی پیر شاہی

دو آدمیوں کے سنسار روپی بھاری روگ میرا جھڑا یا اتنی کھانسا کر تیرے رکھیشور نے کہا کہ اے بد بھری یہ سب استت دیو ہوتی کی سنسکر پیل دیوی ہوئے کہ اے ماما تم اس سورج روپی گیان کو بہت اچھا جانتے ہو کسی سے مت کہنا اور ہیشہ باد رکھنا جس طرح سورج کے پرکاش سے اندھکار مٹ جاتا ہے اسی طرح یہ گیان یاد رکھنے سے آدمی کی اگنی تار مٹ جاتی ہے اور رگڑا اور براہمن اور ساؤم اور ہیشہنوا اور ہیشہگتوں کو گیان سناتا اور ادھرمی اور زور کم اور چورا اور لالچی اور چھوٹے اور جنیل خور سے مت کہنا اور جو آدمی رگڑا اور برہیشور سے بگڑے گا وہ سہرے کا پیکار نہ مانے اور رگڑا کی بات کا یقین نہ کرے اسکو بھی یہ گیان سناتا اور ادھرمی اور زور کم لوگوں کو گیان سکھانا کیسا ہوتا ہے جیسے کوئی نرساں یعنی سونا بنانے کی راکھ پانی میں ڈال دے یہ بات کہہ کر پیل دیوی بولے کہ اے ماما اب میں اگلا سا رگڑا ہوتا ہوں مگو جس چیز کی چاہنا ہو مانگ لو یہ بات سن کر دیو ہوتی نے کہا کہ اے ماما راج جسکے تمھارے برابر پیدیا ہوا اسکو ہم کس چیز کی چاہ رہیں گی یہ بات اپنی مانتا ہے سنسکر پیل دیوی یورپ دشا کو چلے گئے اور دیو ہوتی نے سن اپنا سنساری مایا سے پرکت کر کے پوان وغیرہ کو اسی جگہ چھوڑ دیا اور تیروتی کنارے بیٹھ کر نارین جی کے چرفون کا دعویان اور انکے نام کا اٹھرن اپنے سچے من سے کرنے لگی دھیان کرنے کرتے بدن اسکا پانی کی طرح بہ کر تیروتی ندی میں مل گیا اور چرتین اتا مکت پدی پر پونچا اور جب پیل دیوی سنسکر پیل دیو سے گنگا ساگر پر پونچے تب تندر نے پردہ کے ساتھ انکی پوجا اور پجڑا اور استت کر کے انکو میٹھے کے واسطے آسن دیا تب وہ واسطے وہاں بیٹھ کر جوگ اچھیا س کرنے لگے جس میں اگلا گت ہاسی لوگوں کو جو جوگ اور تپ نہیں کر سکتے میرے دشمن سے جوگ اچھیا س کا پھل ملے سو یہ استھان پیل دیو من کے بیٹھے کا کلکتہ شہر کے پاس گنگا ساگر میں بانک موجود ہے بہت لوگ انکے دشمن کے واسطے کلکتہ کی راہ سے وہاں جاتے ہیں اور پیل دیوی نے وہاں بیٹھ کر تنک نام رکھیشور آدمی کو ساکھیہ جوگ گیان پڑھایا تھا اتنی کھانسا کر سنسکر پیل دیوی نے کہا کہ اے راجا جو ساکھیہ جوگ گیان پیل دیوی نے دیو ہوتی سے برتن کیا تھا وہی گیان میں نے نگو سنایا اور ساکھیہ جوگ کا تھو دساں یہی ہے کہ تاکا کو ناشی اور اپنے شریر کا ناش سچھ کر سن اپنا سنساری مایا میں نہ لگا دے اور تیرے جی نے بد بھری سے کہا کہ میں نے پیل دیو اور تار کی کھانسا نگو سنائی جو کوئی اسکو سچے من سے کہے یا سنے وہ آدمی دنیا میں جا پا ہوا پھل پا کر بدانت سے مکت پدی دیوی کو پا دے گا۔

دو	کر دم ہوتے ات سرس کرت چو بہمان	حجت نہ ٹوٹی چھوڑی کر دم سچے پوان
اسکندر چھو چوتھا		
دو چھ پر جاپت کی جگت میں ستی جی کا تن تیاگ کرنا اور ہا چل پر بت کے یہاں پار تہی نام سے جنم لینا اور کھتا دھرو ویکنت اور راجا پر تھ کی		
ادھیسا کے پہلا		
پیدا ہونا اور تپ کرنا اتر میں کا اور جنم لینا چندر ما اور دتا ترے اور در باسا رکھ کا اتر میں کے یہاں		
دو	نر نارین کر اپت یاس دیوشک دیو	بار بار بنوون مھین ہر ہنجن بدھ دیو
یہ شے رکھیشور نے کہا کہ اے بد بھری اب ہم سنسار پیدا ہونے کا حال کہتے ہیں سو کہہ کر ہاجی سے مزج نام پیدیا ہوا اس سے کشپ اور کل نام دو بیٹے پیدا ہو کر اس سے آگے بہت سنتان ہوئی جسکا حال چٹھے اسکندر میں آویگا برین سوا مہوموں کی اولاد کا حال کتاب میں سنسکر راجا سو مہوموں کے دیو ہوتی وغیرہ تین باہی اور اتان پاوا اور پر یہ برت نام دو بیٹے پیدا ہوئے دیو ہوتی کا اولاد کر دم رکھیشور سے ہوا		

جسکے بیان کپیل دیو بھگوان نے اوتار یا تھا نکاح حال میں کہ بچکاب دونوں بیٹیوں کا حال سنو کہ ایک بیٹی کا باوا دچھ پر جا پت سے اور دوسری
 رڈ کی کی شادی ترج پر جا پت سے جب سو اٹھ بیٹیوں نے گوی تب ترج پر جا پت کے اس استری سے اتر نام بیٹا پیدا ہوا اور اتر سے تین بیٹے ہوئے
 اتنی کتنی اسکر بد ر جی نے میٹرے رکھیشور سے کہا کہ ای مہاراج اتر کے بیٹوں کے پیدا ہونے کا حال کیسے تب میٹرے جی سے کہا کہ اتر بد ر جی
 اتر نے بھی برہا جی کی اگیا سے دنیا پیدا کرنے کی اچھا کرنے میں ایسا بچا رکھا کہ میرے اتر کے کو بھی سنساری جو پیدا کرنے ہونگے اسے
 پہلے پریشور کا تپ کر کے پیچھے سے سنتان پیدا کروں جس میں اولاد دھرتا ہو ایسا بچا کر اتر میں اپنی استری ان سو یا سمیت تپ کرنے لگے
 لیکن کسی دیوتا کا نام نہ لیکر نہ تاکر تپ کرنے لگے جب سو کہ برس تپ کرنے ہوئے بیت گئے تب برہا اور ریشن اور ماد یو جی تینوں دیوتاؤں نے
 اکر اتر میں کو درشن دیا اتر میں نے تینوں دیوتاؤں کی پوجا اور سکت کر کے کہا کہ ای مہاراج میں نے تو ایک دیوتا کا تپ کیا تھا تپ تینوں دیوتاؤں
 نے کیوں اسے جگو درشن دیا اب میں اپنی کامنا کس سے مانگوں یہ بات سنکر ریشن جی نے اتر میں کو یہ جواب دیا کہ تم تپ کرتے وقت کرتا کا نام
 لینے تھے سو تم تینوں کرتا میں ایک ایک کام تپت اور بائیں اور زائش دنیا کا کرتے ہیں اور ہم لوگوں نے اتر میں کو جوت کی اچھا سے جنم لیا ہے
 اور وہ بزرگن نرکار کچھ رڈ پر اور رکھا نہ رکھ کر کسی کو اپنا درشن نہیں دیتے اور لگو کوئی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا لیکن سب کام دنیا کا مانگی اگیا سے
 ہو کر ہم لوگ اپنے اپنے کام پر جس کا بزن اور پر ہو چکا ہے انکی طرف سے موجود ہیں جو لگو اچھا ہو ہم لوگوں سے برو ان مانگ لو ہم لگو دینگے
 یہ بات سنتے ہی اتر میں نے دندوت کر کے اگتے کہا کہ ای مہاراج میں بھگوان اور دھرتا سنتان پاہتا ہوں تب برہا اور ریشن اور ماد یو جی
 اتر میں کو انکی اچھا کے موافق برہا ان دے کر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور اتر میں سے یہاں دتا تر سے لو ریشن بھگوان کی کرپا سے اور در برہا
 شری مہا دیو جی کے اشریا سے اور چندر ما سے بہت اولاد ہوئی انکے نام سنسکر ت بھاگوت میں لکھے ہیں اتنی کتنی اسکر بد ر جی نے رکھیشور سے کہا کہ ای
 بد ر جی یہ سو اٹھ بیٹیوں کی دوسری لڑکی جو ترج پر جا پت کے ساتھ ہوا ہی گئی تھی اسکی سنتان کا حال تکو سننا یا اب تیسری لڑکی جو دچھ پر جا پت کے ساتھ
 بیٹا ہی گئی تھی اسکی سنتان کا حال سنو کہ دچھ پر جا پت کو اس استری سے ساتھ لیکر کیا پیدا ہو کر کین سستی نام لڑکی کا باوا شری مہا دیو جی سے ہوا تھا

ا دھیایے دوسرا برہا مانا دچھ پر جا پت کا مہا دیو جی سے اور شاپ دینا شری مہا دیو جی کو

بد ر جی نے اتنی کتنی اسکر بد ر جی سے رکھیشور سے پوچھا کہ ای مہاراج سستی جی نے اپنا تپ کس طرح تیاگ دیا تھا اسکا حال بزن کیسے میٹرے رکھیشور
 نے کہا کہ سستی جی کا باوا ہونے کے بعد ایک دن مہا دیو جی بہت دیوتاؤں پر رکھیشور رن سمیت برہا جی کی جگت کرنے کی جہا میں بیٹھے تھے
 اسوقت دچھ پر جا پت وہاں پر آئے تو سب نے انکو بڑے آدرجھاو سے بٹھالا لیکن اسوقت مہا دیو جی جو اپنی آنکھ بند کیے ہوئے پریشور کے دھیان
 میں ڈوبے ہوئے تھے نہیں اٹھے اور مہا دیو جی نے دچھ پر جا پت کو دندوت بھی نہ کی اسلئے دچھ نے کڑو دھار کے کہا کہ لگو لوگ گیانی اور تپیں اور
 سنت باوی جو کہتے ہیں سو مجھو شو ہر انکا نام دیوتاؤں نے برتھا مہا دیو رکھا ہے مجھوں کر برہا جی کے کہنے سے اپنی بیٹی کا باوا مہا دیو جی سے
 جو ایک لو کپال کے برابر ہیں کیا یہ اس باوا کے لائق نہ تھے میری لڑکی یا ہے سے دیوتاؤں میں انکی عزت بڑھ گئی اس سے انکو ایسا غرور
 پیدا ہوا کہ میرے داماد ہو کر مجھے دندوت بھی نہیں کرتے میں نے سستی ایسی لڑکی مہا سندی اور مرگ نین مہا دیو ایسے مجھوں کوں کے راجا کو جو
 دن رات مرگٹ پر بیٹھے رہتے ہیں یہاں وہی ج طرح کوئی آدمی شوڈر کو بند پڑھاوے یہ دچھ کن کہنے کے پیچھے دچھ پر جا پت نے اسی جہا میں کھڑے ہو کر
 برہا جی دچھ دیوتاؤں پر رکھیشور دن کے سامنے مہا دیو جی کو یہ شاپ دیا کہ آج سے کوئی جگ میں مہا دیو جی کا حصہ نہ لگائے شری مہا دیو جی یہ

شاپ سنبھلے برہمی کچھ بواب نہ دے کر اسی طرح چب چاب پریشور کے دھیان میں بیٹھے رہے جب دچھہر جابیت ایسا شاپ دیکر اپنے گھر
 چلا گیا تب سندی گن نے پکار کیا کہ دیکھو اس بڑا مہن نے ہمارے سوامی خوشنکر بھولانا تو کولے پرادھ ہی شاپ دیا ہوا اس سے میں بھی
 بڑا مہن کو شاپ دوں گا ایسا پکار کر سندی گن نے سب سہما والوں کو سنا کر کہا کہ اور دچھہر میں جگوا اور سب بڑا مہن کو یہ شاپ دیتا ہوں
 کہ بڑا مہن لوگ پیدا اور بڑا مہن پریشور نے بھی اپنے بڑوک کا سوچ نہ رکھیں اور اپنا چب شاپ پوجا باٹھ کا بھل آدمی کے ہاتھ میں آدرا رہے پیکر
 بیچیں اور زنیہ بال گن کے سہوا سیں دیوں اور سب جگہ مہو جن کین دھرم آدھرم کا بچا نہ کریں یہ شاپ سندی گن کا سنکر بھگت رکھیشور نے
 جو اس سہما میں بیٹھے تھے گن کا کہ سندی گن تھے دچھہر جابیت نام ایک بڑا مہن کے پرادھ کرنے کے بدلے میں سب بڑا مہنوں کو بڑا مہن شاپ
 دیا اسلئے میں بھی مہادیو جی کے بھکت اور سہو کون کو شاپ دیتا ہوں کہ وہ لوگ شراب پیکر بڑوک کا ڈر رکھیں اور اپنے بدن میں رکھ کر
 کانون میں بڑا بڑا جمید کریں اور مہادیو جی کی طرح جو گہون کا بیس بنا دیں اور پوجا اور پوجا کرنے کا بھل انکو نہ ملے جب شاپ ہو چکا تب
 دچھہر جابیت اپنے مکان پر آئے اور مہادیو جی بھی یہ جھگڑا سندی گن اور بھگت رکھیشور کا دیکھتے ہی سندی گن بڑا بڑا ہنکر کیلا س کو
 چلے گئے اور سادھ لگا کر پریشور کا دھیان کرنے لگے اور سب دیوتا اور رکھیشور آدک بھی یہ حال دیکھنے سے آداس اور دکھت ہو کر اپنے اپنے
 گھر چلے گئے اور دچھہر جابیت نے اپنے گھر پہنچ کر پکار کیا کہ میں نے دیوتا اور رکھیشور دن کی سہما میں ایسا شاپ دیا کہ کوئی مہادیو جی کا بھاگ
 جگت میں نہ نکالے لیکن اس بات کو پہلے مجھی کو شروع کرنا چاہیے جب میں اپنے گھر جگت کر کے سب دیوتا اور رکھیشور دن اور بڑا مہنوں کو
 بلا کر مہادیو کا بھاگ جگت میں نہ دھکا تب زیادہ اربان ہو کر کوئی آدمی بھی انکا بھاگ جگت میں نہ نکالے گا ایسا پکار کر دچھہر جابیت نے اپنا تاج
 اور پرکش بڑھنے کے واسطے جگت کی تیار کر کے سب دیوتا اور دیوتی اور رکھیشور اور تپسی اور گن مہرب اور کتر وغیرہ کو نونا بھیج دیا۔

آدھیائے تیسرا۔ جانا سب دیوتا اور گن مہرب آدک کا اپنے اپنے بوا لوں پر
 چڑھ کر دچھہر جابیت کی جگت میں اور دیکھنا سستی جی کا کیلا س پر بت سے

میتھے ہی بولے کہ اسی بڑی جب دچھہر جابیت کے نیو تا بھیجے سے سب دیوتا اور دیوتی رکھیشور مینشور بڑا مہن گن مہرب کتر وغیرہ سب
 اپنی اپنی استر ٹون سمیت آجھا آجھا گنا اور کپڑا پہنے اور تیار کر کے بعد اچھے اچھے بوا لوں پر چڑھ کر ہنسنے کھیلتے گاتے بچاتے دچھہر کے جگت میں
 نیو تا کھانے چلے تب سستی جی نے کیلا س پر بت پر مہادیو جی کے پاس بیٹھے ہوئے انکے جانے کی آواز سنکر لوگوں سے پوچھا کہ آج آکاش
 مارگ میں بیڑ دکھلائی دینے کا کیا سبب ہے یہ بات سنکر مہادیو جی کے گن بولے کہ تمہارے بچا دچھہر جابیت کے یہاں جگت ہوا اس سے
 سب دیوتا اور رکھیشور آدک اپنی اپنی استر ٹون سمیت وہاں نیو تا کھانے جاتے ہیں یہ سنتے ہی سستی جی نے من میں آداس ہو کر کہا کہ دیکھو
 میرے باپ نے زنیہ جگ میں اور اور لوگوں کو نیو تا بھیجا اور جگوا اور مہادیو سوامی کو نہیں بلکہ میرا بھائی کیا جو کام کاج کی بھیر میں وہ
 بھول گئے ہونگے تو اتنا اور پتا اور گڑوا اور دیشور کے گھر آسے ہونے پر بنا بلائے بھی جا کر کام اور رشل کرنا چاہیے آہیں کچھ اربان نہو گا اسلئے
 وہاں جا کر سب سے بل بیٹھ کر آئندہ دیکھنا چاہیے اور میرے بچانے سے دیوتا آدک کی استر ٹون وہاں رکھی ہو کر آسے کینگی کی کیا بھیر ہو
 جو دچھہر جابیت نے سستی جی کو نہیں بلکہ اربان میں میرے ماتا پتا کی نام دھرائی ہوگی اور میرا بھائی ہو کر نہ دھم تک اس بات کا کچھ نہو تو میں
 رہے گا ایسا پکار کر سستی جی نے مہادیو جی سے بے کیا کہا اسی مہادیو جی سے پتا کی جگت میں سب دیوتا آدک اپنی اپنی استری ساق دیکر نیو تا
 کھانے جاتے ہیں جو میرے ماتا اور پتا نے کام کاج کی بھیر میں بھول کر آجکا اور جگوا نہیں بلکہ اربان اور دھکا ایک واسطہ پر بنا بلائے جائیں۔

کچھ دنوں میں پک سسر کو باب اور گڑ کے برابر جا کر بغیر بلائے بھی اس جگت میں جا با اُجٹ ہو وان میری سب بہن اپنے اپنے پت کے ساتھ پہنکی
 جگو بہت دنوں سے یہ اچھلا کھاتھی کہ کوئی کام خوشی کا میرے باپ کے گھر ہو تو میں بھی وہاں تھا میرے ساتھ جاؤں آپ دیا کر کے جگو اپنے
 ساتھ لیکر وہاں چلے سب سے پھینٹ ہو کر بڑا آتد دکھلائی دیکھا یہ بات سستی جی کی سنتے ہی ہمارے جو جی نے برجا پت کی دشمنی کا سب
 حال سنا کر کہا کہ اسی جی تھا ابا پتہ دشمنی رکھتا ہے جو وہ ہم سے برانا تا تو بغیر بلائے بھی ہم چلے جاتے اور جو بغیر بلائے اسکے بہان جاؤں
 اور وہ ہکو دیکھ کر آڈر نکرے یا اپنا ستم پھیر لے لے یا کوئی گھوڑ بچن کے تو ہمیں اچھا نہوگا کاسواگلے گڑیز اور تلوار کے گناؤ تو مرہم سے بھی اچھے
 ہو جاتے ہیں مگر زبان کا گھاؤ جو کسی کے دُز بچن کنے سے کیجے میں بڑیا ناہی وہ کسی طرح اچھا نہیں ہوتا اسکا علاج ملنا مشکل ہے اسلئے ہم تمہارے
 پتا کی جگت میں نہیں جا بیٹھے جب مہادیو جی نے جانا منظور نہیں کیا تب سستی جی ہنسی کر کے بولیں کہ اگر آپ نہیں جاتے تو جگو آگیا دیکھتے جگو اپنے
 ماما اور پتا کے گھر بغیر بلائے جانے میں کچھ شرم نہیں ہے یہ بات سن کر مہادیو جی نے کہا کہ اسی جی دُچھ برجا پت اپنے راج اور دولت کے غریبوں
 بھرا ہوا ہے ہماری دشمنی سے تمہارا بھی ابا کان کر لیا تب تم بہت دکھ اٹھاؤ گی اور تمہارا بڑا درد ہونے سے ہکو بھی کر دو وہ پیدا ہو گا ہمارا جان میں
 تمہارا جانا کسی طرح اچھا نہیں ہے بڑے مشور کی اچھا سے سستی جی نے انکے بچھانے پر بھی نہ مانکر پھر مہادیو جی سے کہا کہ میرے وہاں بچانے سے
 میری سٹام بہنوں کے نزدیک میرا آنا درد ہو گا اور وہ جگو طعنہ مارینگے اسلئے میرے بغیر گئے بات نہیں بنتی ہر جگو آگیا دیکھتے کہ میں جلد جاؤں
 شو جی نے یہ بات سنتے ہی اپنے من میں سچا کر لیا کہ دیکھو آج تک سستی جی نے کوئی کام ہماری آگیا کے بغیر نہیں کیا تھا اور آج یہ جانے کے واسطے
 ایسی ہی سٹم کر کے ہمارا کنا نہیں مانتی ہیں اس سے ہکو جان بڑتا ہو کہ انکے وہاں جاتے ہیں اچھا نہوگا ہونما پر یہل ہو کر بڑے مشور کی اچھا میں
 کسی کا کچھ بس نہیں جلتا یہ سچا کر مہادیو جی نے سستی جی سے کہا کہ تم جاؤ جلی جاؤ تمہاری خوشی مگر اسکا بھل دیکھو گی

اوتھیاے چوتھا۔ جانا سستی جی کا اپنے پتا کے گھر اور تن تیاگ کرنا اپنا اسی جگت میں

یشرے جی بولے کہ اسی دگر جی جب شو جی کے منع کر لے رہی سستی جی اپنے پتا کے گھر چلنے لگیں تب مہادیو جی نے کئی گن اپنے ان سچا سے
 انکے ساتھ کر دیے کہ دیکھیں وہاں کیا دشا ہوتی ہے اور سستی جی کے جو کھلو نے اور بناری وغیرہ تھیں اسے بھی گتوں کے ہاتھ بھجدا جس میں سستی جی
 کے تن تیاگ کر نیلے بعد وہ سب چیزیں دیکھا ہکو سوچ نہو۔ جب سستی جی دُچھ برجا پت کی جگت میں ہوئیں تب دُچھ برجا پت سستی جی کو دیکھتے ہی
 ستم اپنا پھیر کر اسنے کچھ نہ بولا یہ دشا اپنے باپ کی دیکھ کر سستی جی بڑے سوچ سے اپنے من میں کہنے لگیں کہ دیکھو میں نے بڑا کام کیا جو مہادیو سوامی
 کی آگیا بنا یہاں چلی آئی جیسا اپنے پت کا کنا نہیں مانا دیا سبھل انکھوں سے دیکھا اب کوئی ایسا بہانہ اور سبب ہو جائے جس میں جلد یہاں سے
 پھر شو جی کے پاس چلی جاؤں سو اسے سستی جی کی ماما کے اور قلمنی استریان اس جگت استمان میں آئی تھیں دُچھ برجا پت کے بڑا ماننے
 کے پتے کوئی سستی جی کے ساتھ بہت بڑبک نہیں بولیں سستی جی یہ حال دیکھ کر دنگ کے ٹکر میں ڈوبی ہوئی جگت نشا لا میں بیٹھی تھیں جب اہٹ
 دینے کا وقت آیا اور جگت کرانے والوں نے دُچھ سے مہادیو جی کے نام بڑا ہٹ دینے کے واسطے پوچھا تب دُچھ برجا پت نے شو جی کو
 دُچھ بچن لیکر اسنے کہا کہ ہننے دیوتا اور رکھیشوروں کی سمجھا میں مہادیو کو شاب دیا ہو کہ کوئی جگت میں انکا بھاگ نہ نکالے اسلئے تم مہادیو کے
 نام بڑا ہٹ مت دو سستی جی یہ دُچھ بچن سنکر اور شو جی کا بھاگ نہ دیکھنے سے جگت نشا لا کے دکن طرف میں بیٹھی ہوئی کر دوہ سے بھر گئیں جب
 اسنے وہ کر دوہ رکھا نہیں گیا تب انکھوں نے دُچھ سے کہا کہ اسی جی پتا آگیاں تم شو جی کی بڑائی اور ہما نہیں جانتے وہ سب دیوتاؤں سے بڑا
 ہے کسی کے ساتھ دشمنی نہیں کرتے تم ہر تھا اپنی اگنا تا سے بغیر سستی جی کے ساتھ یہ رکھتے ہو ماما لوگ گن کو لیتے ہیں اور گن کی طرف نہیں دیکھتے

اور شوجی سب گٹنوں سے بھرے ہوئے صرف دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے اپنا روپ بھیا ننگ بنا لئے رہتے ہیں اسی کو نم نے دیکھا اور ننگے گٹنوں کو نہیں جانا ننگ اڈک اور ناراد اڈک اُنکے چرنوں کا دھیان اپنے ہر دے میں رکھتے ہیں تمھاری بدھی ایسی نہیں رہو جو تم آئسے برابر ہی کر سکو تم کو جو تینوں لوک کے جودوں میں فرشتہ ہیں سبھ میں بھیکار و زچن کیکر آنا در کرتے ہو ایسا بچا ہے اور تمھیں کیا کمون تم میرے بتا ہوں لیکن میں تمھارے آگے کر دو دم میں یہ تن اپنا چھوڑے دیتی ہوں جس میں تم ایسے آدمی اور اگیتانی کے ساتھ شوجی کا نام لے کر نکلو اُنکے ساتھ نافع و نمنی کرنے کا حال جان بڑھکا یہ بات کیکر سستی جی نے اسی جگہ فرشتہ بھیکار تن اپنا جوگ ابھیاس کی آگ سے جلا دیا جب شوجی کے گٹنوں نے جو ساتھ آئے تھے یہ حال سستی جی کا دیکھا تب کر دو دم کر کے اپنے اپنے ہتھیار لیکر جا تاکہ جو لوگ بہان میں انکو پارٹ کر کے دھجہ بر جا پت کی جگت کو بھار ڈالیں اس وقت بھرگت رکھیشور نے جو اس سبھ میں بیٹھے تھے ان گٹنوں کی اچھا جا کر جگت کی رجپٹا کرنے کے واسطے کچھ منتر پڑھ کر ان گٹنوں میں جیسے آہٹ ڈالی ویسے ہی اگن برش اور بینال اور بریر بھدر میں شخص اس گٹنوں سے کھل کر بولے کہ اسی رکھیشور بھگو جو آگیا ہو وہ کرن تب بھرگت رکھیشور نے کہا کہ ماد یو جی کے گن بر جگت مٹانا چاہتے ہیں تم لوگ انکو باہر نکال دیو یہ بات سنتے ہی ان تینوں نے ہما دیو جی کے گٹنوں کو دھکا دیکر جگت نکالا سے باہر نکال دیا

اُدھیائے پانچوان۔ ہما دیو جی کے پاس ناردمن کا آنا اور سستی جی کے تن چھوڑنے اور گٹنوں کے نکالے جانے کا حال کہنا
 میسرے جی نے بدھی سے کہا کہ جو وقت سستی جی نے تن اپنا تیاگ کیا اور ہما دیو جی کے گن سبھ سے نکالے گئے اس وقت ناردمن سبھ حال دیکھ کر شوجی کے پاس کیلا س پرست بر پہونچے شوجی نے ناردمن کو دیکھتے ہی دند دت کر کے بڑے آدربھاؤ سے بٹھال کر پوچھا کہ گٹنوں کا نام کہاں سے آنا ہوا ناردمن نے کہا کہ اسی ماراج آپکو یہ بات معلوم ہو یا نہیں کہ آج سستی جی نے دھجہ بر جا پت کی جگت میں آپ کی نندا سننے سے تن اپنا تیاگ کر دیا اور بھرگت رکھیشور کے منتر پڑھنے سے آپ کے گن لوگ بھی زیادہ ہو کر اس سبھ سے نکالے گئے اسکی کچھ تندریر کرنا چاہیے ایسا کیکر ناردمن چلے گئے اور شوجی نے سستی جی کا فرنا سنتے ہی کر دو دم کر کے اپنی جٹا کا بال نو بھر جیسے بر پھوی بر پچکا ویسے ہی ایک شخص بریر بھدر نام ہما بلی اس جٹا سے پیدا ہو کر ماتم جو کر بولا کہ مجھے جو آگیا ہو سو کروں شوجی نے اسکو دیکھ کر کہا کہ تو ابھی بہت جلد دھجہ بر جا پت کی جگت میں چلا جا اور سراسکا کاٹ کر اگن گٹنوں میں ڈال دے اور جو لوگ اس سبھ میں بیٹھے ہوں ان سب کو وہاں سے باہر نکال دے یہ بات سنتے ہی بریر بھدر جب کا بدن پہاڑ کی طرح بڑا تھا بر شول بانو سے ہوئے تجوت بریت کی فوج ساتھ لیکر وہاں سے چلا اور ساعت بھر میں جگت نکالا میں پہنچ گیا اور دھجہ بر جا پت کا سراٹ کر اگن گٹنوں میں ڈال دیا اور بھرگت رکھیشور کی دائرھی فوج ڈالی اور درو پوتا اور رکھیشور اور گندھرب اور کیترا اور برہمن لوگ جو اس سبھ میں تھے انکو پارٹ کر سب کا انگ بھنگ کر ڈالا اور وہاں سے سب لوگوں کو باہر نکال کر جگت نکالا مکان توڑ کر سا کل ہوم وغیرہ جگت کا سب سامان پھینک دیا جب سراٹنے پر بھی دھجہ بر جا پت کا بران نہیں نکلا تب مارے گٹنوں کے آسے مار ڈالا اس وقت جتنے استری برش دھجہ کے یہاں نیو تاکھانے آئے تھے سب گھبرا کر باہر نکل بھانگے اور آہستہ آہستہ گئے کہ دیکھو دھجہ ہما تورو کہ نے ہما دیو جی ہما تاپریش کا جو سب دیوتاؤں میں فرشتہ ہیں جینا اپان کیا ویسا بھل بابا اسی طرح سب چھوٹے اور بڑے تو کم پاکر دھجہ کو گایاں دینے لگے اور جب بریر بھدر نے سب جگت کو بدھوش کر کے شوجی کے پاس آکر سب حال کہا تب بھولانا تم نے سستی جی کا فرنا بر پھیشور کی اچھا بھیکر کر دو دم اپنا چھا کیا اور وہ آندھورت بھر ستن چٹ بھیکر پنے چیلوں کو گایاں بھلا نیلے اور برش بھگوان اور برہما جی انترجامی پہلے سے جگت بدھوش ہونے کا حال جانتے تھے اس لیے دونوں وہاں نہیں گئے تھے

ادھیبا کے چھٹھوان۔ جانا بھگت اور کھیشور اور دیوتاؤں کا برہما جی کے پالنے کا حال

پیشے رکھیشور نے کہا کہ اے بھگت جی جب میرے بعد نے بھگت اور دیوتاؤں کو مار پیٹ کر کے جگہ نشا لاسے باہر نکال دیا تب کسی نے سنا
ہوے برہما جی کے پاس جا کر اپنا حال اُن سے کہا برہما جی انکا حال سُکر بولے کہ تم لوگوں نے بہت برا کام کیا جو جگت میں بیچکر شو جی کی منلا اپنے
کاؤن سے سنتے رہے اور ماد یو جی کا بھاگ جگت میں سے بند کر کے اپنا اپنا آتش تم لوگوں نے لیا ایسا ادرم کرنا نگو مناسب نہ تھا جیسا کہ
آبرادہ شو جی کا تھے کیا ویسا پہل پیا سونو ماد یو جی سب دیوتا بلکہ تینوں لوک کے جوؤں میں نشیٹھا اور برہمنیور کے برابر ہم میں لگا کچھ
نہیں کر سکتا تم سب کوئی میرے ساتھ آئیں گے شرن میں جلو کہ میں بنتی اور سنت کر کے تھا لاپرادہ اُن سے جھاکراؤن یہ بات مکر برہما جی
دیوتا اور رکھیشور نے نگو ساتھ لیکر گیا اس پر بت پگئے اُس پہاڑ پر پھر کی جگہ نعل اور ہرا اور پنا وغیرہ بہت طرح کے ترن ہو کر وہ پہاڑ سولہ گوس
اوپچا اور بارہ گوس کے گھیر میں ہوا اور وہاں زگد وغیرہ بہت سے درخت لگے ہونے سے دھوپ کا پرکاش نہیں ہوتا ہرا اور ہمیشہ ٹھنڈی ہوا
نبی رہتی ہرا اور بہت طرح کے پھول ایسے لگے ہیں جنکی خوشبو کو سون تک اڑتی ہرا اور بہت طرح کے پھل باہیوں میں لگے رہتے ہیں جو اُمرت کا
سوا دیتے ہیں اور وہاں برتالاب اور باولی اور نہرا اور جھرنے پانی کے ایسے نزل بھرے ہیں جنکے دیکھنے سے آنکھوں میں طراوت آتی ہرا اور تالاب اور
باولی کے کنارے اچھے اچھے نگی مہاسندر میٹھی میٹھی بولی بولنے والے طولیائینا کو کلام اور وغیرہ میٹھے ہونے چھپے چھپتے ہیں اور اُس جگہ دیو کیتا
اور گندھرب وغیرہ اگر جس چیز کی اچھا کرتے ہیں وہ مطلب اُنکا پورا ہو جاتا ہرا اور وہاں کی شو بھا دیکھ کر اُن کا موہت ہو جاتا ہرا اور وہ
لوگ سینت لنگا میں جو دھارا ہا پھل پہاڑ سے گر کر وہاں آئی ہرا انسان کر کے خوش ہو جاتے ہیں اسی پہاڑ پر ایک درخت برگد کا جو چوڑائی
گوس اوپچا اور تین گوس چوڑا ہوا اسکے نیچے شری مہا دیو جی جو سنت مرگ جھالابریٹھے تھے نار دمن اور سنکلوک اپنے اپنے جلیون سمیت پریشور کے
گن برین کر رہے تھے اور جوگ اور تپ اور پینا پنا اپنا روپ دھارن کیے ہوئے شو جی کے سامنے رہ کر کوئی ایسی سامر نہ نہیں کرنا تھا لہذا
اسی وقت برہما جی سب رکھیشور اور دیوتاؤں سمیت وہاں برجا ہوئے شری مہا دیو جی نے برہما جی کو دیکھتے ہی دندوت کر کے بڑے ادرمباؤ
سے جب اُنکو اپنے پاس بیٹھا لائے برہما جی شری مہا دیو جی کو نہ سکا کر کے اُنکے سامنے بیٹھے اور دیوتاؤں کو جو برہما جی کے ساتھ گئے تھے شو جی کو
دندوت کر کے جمعا جوگت استھان پر چاروں طرف بیٹھ گئے مہا دیو جی مہاتا کے من میں برجا بت کی دشمنی کا کچھ شو جی اور سنی جی کے تن تیاگ
کر نیکا کچھ دک نہ تھا وہ سب باتوں کو بریشور کی اچھا بھگت سونٹ ہر چہا میں لگن لگے لگنا اس بات کا کچھ دیمان بھی نہوا کہ برہما جی
دیوتاؤں کو اپرادہ جھاکرا نے کے واسطے آئے ہیں اور بری بھگت نے رکھیشور اور دیوتاؤں کو بھی بار پٹیا ہوا سوا سٹے شری مہا دیو جی برہما جی
کے آنے پر بھی سب کسی سے ہر چہ شری کہتے رہے تب برہما جی نے شری مہا دیو جی کی بہت سنت کر کے اُن سے بنے کیا کہ آپ سب دیوتاؤں کے
مالک ہیں اس سے آپکا نام مہا دیو ہوا ڈچھ نے آجکی برہمتائی نہ جانکر حبیا اپان اُنکا کیا ویسا پہل پایا اسکے زار کرنے سے کچھ آپ کی بڑائی کم نہیں
ہو گئی صلح کوئی آدمی چند رہا برہمنو کے تو وہ شوک چند رہا برہمنی بڑا اسی شوک کے واسطے کہ تم پر گرتا ہوا وہی حال ڈچھ کا ہوا اب آپ
میرے بنے کرنے سے دیال ہو کر ڈچھ کا ابرادہ چھایکچے اور دیوتا اور رکھیشور اُدک جو اُس سچھامین تھا اُنکو آپ کے بیٹے برہمنیور نے بہت
وکم دیا کسی کا ماتم کسی کا پاؤن توڑ کر کتھون کی اُنکو بھوڑالی ہر وہ لوگ بھی آپ کے ڈر سے گھبرا رہے ہیں اسیلئے اُنکو دھیرج دیکو ایسا آتی ہرا
یو کچھ کو زمین اُنکا گھائل بدن اچھا ہو کر وہ لوگ جیون کے نیون ہو جاوین اور ڈچھ پر جا بت جو مر گیا ہوا پھر آجکی کر پاسے جی اُنٹھا دل پنی جگت
دیو کے مافوق پوری کرے اور سب دیوتا اور رکھیشور لوگ بھی وہاں اکر اپنا اپنا بھاگ جگت میں پاوین اور آپ بھی میرے ساتھ وہاں طے

میں ناراین جی کو بھی پتی کر کے دہان لے آؤنگا اور جگت کرنے میں جو ساگل بچ ہستی پر وہی ساگل اچکا بھاگ ہوگا یہ سب باصبر سماجی کی
 سنکر فوجی لے لگا کہ میں کسی سے دشمنی نہیں رکھتا اور اگلیانی سے کہنے کا کچھ برا نہیں ماننا سنی جی کے بران دینے کا حال سنکر جگتوں بظاہر غصہ آگیا تھا
 پوچھ پر جاہت اپنی کرنی کو ہو چکا اور سنی جی کے نصیب میں اسطرح تن تیاگ کر ناگھسا تھا جو کچھ اچھا بریشور کی تھی وہ ہوئی اب جو کچھ اچھا وہ وہ میں
 کران کیلکہ جو کوئی اڑوں کہنا نہیں ماننا پر وہ پھیٹے سے دکھ پاتا ہا

ا دھیا سے ساتوان - جانا مہادیو جی اور برہما جی وغیرہ دیوتاؤں کا دلچسپ پر جاہت کی جگت مثال امین

میشرے جی بولے کہ یہی سب کیلاس پرست سے مہادیو جی اور برہما جی سب دیوتا اور رکھیشورون کو ساتھ لیکر دلچسپ پر جاہت کے
 جگت مثال میں لگے اور جو پونا وغیرہ پر بندر کے برے بھاگ گئے تھے وہ بھی وہاں پر آئے تب نثری شو سنکر بھولا نا تھ نے جن دیوتا اور
 رکھیشورون کا بدن بیڑتھہر کی مار پیٹ سے گھائل ہو گیا تھا انکا بدن اپنی کر با درشت سے اچھا کر دیا اور بھگت رکھیشور کی دائرہ کی
 بال بکرے کی دائرہ لگانے سے پہلے ہی طرح پر ہوتے اسوقت برہما جی نے نثری سے کہا کہ اے مہادیو جی دلچسپ پر جاہت کی لوتھ جو پڑی ہے اسکو بھی جلا
 دیکھیے تب مہادیو جی بولے کہ دلچسپ پر جاہت کا سر تو اگن گنڈ میں جل گیا وہ اب نہیں بن سکتا کہ تو جگت کے بکرے کا سر دلچسپ پر جاہت کے
 دھڑ سے لگا اسکو جلا دیوں جب برہما جی نے اس بات کو مان لیا تب نثری مہادیو جی نے بکرے کا سر دلچسپ پر جاہت کے دھڑ سے لگا اسکو جلا دیا
 اور نثری مہادیو جی کی کر با سے جگت کا ساکان بھی جنوں کا بیون درست ہو گیا اور دلچسپ پر جاہت نے نثری مہادیو جی کو دیکھتے ہی دنگر دت
 کر کے ڈنھ جو کر پڑی اور دھینٹنی سے بڑھ گیا کہ اے مہادیو جی نے آپ کی بڑائی اور ماتم کو نہیں جانا جس کی کرنی آپ کے ساتھ کی ویسا بھل پایا
 اور آپ اپنی بڑائی بھگت کر با کر کے یہاں آئے اور جگتوں پر بھگتانی سے پھر جلا دیا اور مہادیو جی کا ابرو دھجھا کیا سچ ہر جگتوں پر مہادیو جی نے بڑائی دی ہے
 وہ جھوٹوں اور موٹوں کا آدمیوں کی بات پر کچھ دھیان نہیں کرتے اور جتنے دیوتا اور رکھیشور اور گندھرب اور کتر وغیرہ استری اور
 برش دلچسپ کے یہاں نیو تاکمانے آئے تھے وہ لوگ بھی مہادیو جی کی یہ ہنسا دیکھ کر اسی طرح انکی اسنت کرنے لگے جب مہادیو جی کی آگیا سے
 دلچسپ پر جاہت پھر جگت کرنے بیٹھے تب برہما جی اور مہادیو جی اور برش بھگوان نے سب دیوتا اور رکھیشور سمیت اس سبھا میں بیٹھ کر ستر
 کے موافق دلچسپ سے اس جگت کو پھر شروع کرایا جگت پوری ہوتے ہی اس اگن گنڈ سے جگت بھگوان نے پتر لگی صورت دھارن کیے اور
 پھینٹنی مالا اور گو سنبھ من اور پھوٹوں کے بارنگلے میں پہننے گڑ پر سوار پرگت ہو کر دشمن دیا انکو دیکھتے ہی جتنے چھوٹے بڑے وہاں بیٹھے
 تھے انکو کھڑے ہوئے اور سھون نے اس ہریش کو شاشانگ دند دت کی اور دلچسپ پر جاہت ہاتھ جو کر جگت بھگوان سے بولا کہ اے
 بھگت نا تم اس جگت کے شروع میں مجھ سے مہادیو جی کا اپمان ہوا تھا اس سے یہ جگت میری بگولگی تھی اور اب میرا بھاگ دے ہو جو آپ نے
 جھکو دشمن دیکر کرتا رہا کیا اور اپنی کر با سے میری جگت اسی طرح پوری ہوئی اب دیکار کے ایسا برد ان دیکھیے کہ جس سے جھکو پھر دڑتے
 نہ پیا پھر بھگت رکھیشور بولے کہ اے دیوتا تم میں نے پیسی اور براہمن ہونے پر بھی اپنے کڑو دھ کو بس نہیں کیا اس سبب سے جھکو یہ دند ملا
 آپ دیال ہو کر ایسا شیر باد دیکھیے کہ میں کڑو دھ میرا جھوٹ جائے کسواسطے کہ جب تک کام کڑو دھ تو جو موہ اپنے بس نہیں ہوتا تب تک آپ کی
 جگت نہیں ملتی ہے جب اسطرح برہما جی اور مہادیو جی اور اندرا اور گندھرب اور لوکیال اور کتر وغیرہ سب دیوتا اور رکھیشورون نے
 انکی بہت اسنت کی تب جگت بھگوان نے دلچسپ سے کہا کہ تم نے بہت بڑا کیا جو مہادیو جی کا اپمان کیا سنو برہما اور برش اور مہادیو جی جنوں پونا انکو
 تم پر برا ہوا جو جس آؤنگا ر جوت کا نام لوگ جب کر کے انکو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانتے ہیں اسی کے دھیان میں تم بھی سنگھ رہو تب

۲
۲

تھوکیاں برابرت ہوگا جسوقت یہ بات جگت پڑش نے کسی اسیوقت آکاش سے اُنیر پھولوں کی برکھا ہوئی اور سب لوگوں نے جی جو کار کیا تب
 جگت پڑش سیکو من مانا بردان دیکر بگڑنے کو بد حال سے اور بر نہادک دیوتا اور رکھیشور اپنے اپنے استھان کو گئے اور دُجہ پر جا پت اسی دن سے
 شوچی کو اپنا ایشور بگاڑ لگی سیدو کرنے لگا اتنی تھا سنا کر پیشے سے جی بولے کہ ای بد بچی دھرم مکتھیا نام بہتری سے کرو دھ اور پوج اور فرشت اوک مبت
 لوگ پیدا ہوئے انکا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے جو کوئی اس اڈھیائے کو بت لگا کر کے اور سننے وہ سب پاپوں سے جھوٹ کریم پر پا دیگا۔

اڈھیائے اٹھوان - جنم لینا سستی جی کا ہا چل کے یہاں پاربتی نام سے اور پواہ ہونا اٹھکا مہادیو جی کے ساتھ

پیشے رکھیشور نے کہا کہ ای بد بچی اب ہم سستی جی کی محتاج طرح وہ دوسرے جنم پاربتی کا لیکر مہادیو جی کو ملی تھیں برزن کرنے ہیں تو کہتی جی نے
 من تیاگ کر نیکے سئے مہادیو جی کے جرنوں کا دعویاں اپنے ہر دے میں رکھ کر پرن کیا تھا کاب میرا بھوجنم ہو زین شوچی کی شیدو میں رکھا ایک
 ساعت اٹھکا ساتھ چھوڑو نگلی اٹھوں تن جنمو نے کیجھے ہا چل برت کے یہاں پاربتی نام سے جنم لیا جب وہ سیانی ہو میں تب ہا چل نے
 پاربتی جی سے پوچھا کہ نیل پواہ کیسے ساتھ کروں پاربتی جی کو اپنے پچھلے جنم کا حال یاد تھا اسلئے وہ ہا چل سے بولیں کہ میرا پواہ مہادیو جی کے ساتھ کرو
 تب ہا چل نے کہا کہ مہادیو جی سب دیوتاؤں کے مالک ہیں وہ میری کینا کو کیوں لینگے تیرا بتی جی نے جواب دیا کہ میں سوائے مہادیو جی کے دوسرے
 سے پواہ نہیں کرونگی وہ جکو قبول کریں تو میرے بت ہو دین نہیں تو میں جھگل میں جا کر تپ کر کے اپنا ش تیاگ کرونگی یہ کہہ پاربتی جی نے اس
 اچھا سے کہ مہادیو جی کے ساتھ میرا پواہ ہونپ کرنا شروع کیا ایک دن نار دجی نے پاربتی کی پر بت کی بڑ بچھا لینے کے واسطے وہاں جا کر پوچھا کہ ای
 گراج گامری تم اس جھگل میں کس جاہنا سے تپ کر کے دکھ اٹھانی ہو پاربتی جی نے نار دجی کو پریشور کا برم بھگت جا کر دند دت کر کے کہا کہ اے
 من ناتھ میں مہادیو جی کے ساتھ پواہ ہونیکل اچھا سے تپ کرتی ہوں یہ بات سنکار دجی بولے کہ ای پاربتی تم بڑی اگیان اور سور کھ ہو مہادیو جی
 اپنے بدن میں راگھ اور دھول لگائے سانپ اور پچھو پیٹھے ٹونڈوں کی مالگے میں ڈالے بھوت پساج اپنے ساتھ رکھتے ہیں انکو تو سب لوگ
 دیکر مارے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں تم اٹھ پواہ ہونیکل اچھا کیوں رکھتی ہو یہ بات سنکار پاربتی نے کہا کہ وہ جاہن جتنے اڈگونوں سے بھرے
 ہوں لیکن میرا جت اٹھین سے پرشن ہرے سنکر بھیز نار دجی بولے کہ ای پاربتی اندرا درگندھرب اور کبیرا در برزن اڈک اچھے چھ دیوتاؤں کو تم کیوں
 نہیں چاہتی ہو یہ بات سنکار پاربتی جی نے ہنس کر کہا کہ ای من ناتھ میں تو ایک ہی ہر دو چار نہیں ہوتے سو وہ من میرا شوچی کے جرنوں میں جا لگا
 وہاں سے وہ نکل نہیں سکتا جو دوسرے کی طرف لگاؤں اب میری اچھا شوچی ہی پوری کریگے دوسرے کی جاہنا جکو نہیں ہر یہ بات سنکار دجی
 بہت خوش ہوئے اور پاربتی جی کو اُنیر ما دیو بولے کہ مگو مہادیو جی ضرور ملیگے تم کسی کے کتنے اور بھلا دامینے میں مت آنا جب نار دجی نے سچی پر بت
 پاربتی جی کی دیکھی تب اسیوقت شوچی کے پاس جا کر پاربتی جی کا مشور تم اور پریم برزن کیا جب مہادیو جی نے سنا کہ سستی جی ہا چل کے گھر جنم لیکر
 ہمارے ساتھ پواہ ہونے کے لیے تپ کرتی ہیں تب انکو پر بت دس گتی زبایدہ ہو گئی اسلئے مہادیو جی نے ہا چل سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا
 پواہ ہمارے ساتھ کرو وہا چل نے یہ بات سننے ہی بڑی خوشی سے مان لیا اور یہ سنا لیا پاربتی جی سے جہاں وہ بیٹھی تپ کرتی تھیں جا کر کہا
 یہ بات سنکار پاربتی جی بہت خوش ہو میں اسیوقت ہا چل نے پاربتی جی کو جھگل سے لا کر بدھ کے موافق شوچی کے ساتھ پواہ کر دیا اور بہت سا
 رتن اڈک شامان جینز میں دیکر برادر کشیا کو بدایا تب سے پاربتی جی ایک ساعت مہادیو جی سے الگ ہنور کرانگی اردھنیگی سنی رہتی ہیں

اڈھیائے توان - راجا اتان پاد کے بیٹے دھرو جی کا تپ کر نیکے لیے بن کو چلے جانا

پیشے سے جی بولے کہ ای بد بچی راجا سوا پھو من کی تینوں لڑکیوں کا حال میں نے تم سے کہا اب اُنکے لڑکو کا حال کتنا ہوں سنو کہ سوا پھو من کے

دو بیٹے اتان پادا اور پریر برت پیدا ہوئے پریر برت کے سنتان کی کتھا پانچویں اسکندہ میں آویگی اور اتان پادا کے بیٹوں کی کتھا اس طرح پریر
کہ سوای بھوموں کے تین تیاگ کر نیکے بعد لکھا بٹا اتان پادا راجا ہوا جو کوئی اس بات کا سند نہ کرے کہ سوای بھوموں کی راجگدھی پر پریر برت نے راج کیا
اتان پادا کے طرح راجا ہوا اسکا حال اس طرح ہے کہ پریر برت راجا سوای بھوموں کی راجگدھی پر بٹھا اور اتان پادا انھیں کے دیش میں دوسرے نگر کا
راجا ہوا تھا اور اسکے دو استری سنیت اور مسرج نام تھیں راجا گودون اور استریوں سے اولاد پیدا ہو کر بڑی رانی کے بیٹے کا نام دھرو اور چھوٹی
رانی کے بیٹے کا نام اتم تھا راجا چھوٹی رانی اور اسکے بیٹے سے بہت بریت اور بڑی رانی اور اسکے بیٹے سے کم بریت رکھتا تھا ایک دن راجا اپنی
چھوٹی رانی سنیت راج سنگھاسن پر بیٹھا ہوا اتم اسکے بیٹے کو گودین میں لیے بار کرنا تھا اس وقت بڑی رانی کا بیٹا دھرو جو پانچ برس کا
تھا کھیلتا ہوا ان پر بچا اور اسے چاہا کہ ہم بھی راجا کی گودین بیٹھ کر اتم اپنے بھائی کے برابر بیٹھیں راجا نے دھرو کی مانتا پر کم بریت رکھنے اور چھوٹی
رانی کے ڈر سے کہ وہ اس وقت رمان بیٹھی تھی دھرو کو اپنے پاس نہیں بیٹھا لایہ دیکھ کر چھوٹی رانی نے دھرو سے کہا کہ تو نے پچھلے جنم میں تب
اور انھن نارائن جی کا نہیں کیا اس سے تو ابھاگی پیدا ہوا جو تو پچھلے جنم میں تب کرنا تو میرے بیٹ سے پیدا ہو کر راجا کی گودین بیٹھنے کے
لائق ہوتا جگداس جنم میں راج سنگھاسن پر بیٹھنا بہت مشکل ہے اب بھی تو جا کر پریشور کا بھجن اور انھن کر جب تیرا بھاگ دے ہو
تب میرے بیٹ سے پیدا ہو کر راجا کی گودین بیٹھنا کہ سو اسٹے کہ میں بیٹ رانی ہوں سو اسے میرے بیٹے کے دوسری رانی کا بیٹا راج سنگھاسن پر
نہیں بیٹھ سکتا راجا اتان پادا نے بھی جب یہ بات رانی کی سن کر دھرو کا کچھ اور نہیں کیا تب دھرو کو یہ بات سوتیلی مانتا کی تیر کے برابر کھجے میں لگی
اسیے دھرو روتے ہوئے اپنی مانتا کے پاس آئے سنیت انکی مانتا نے دھرو کو روٹے دیکھ کر اپنی گودین اٹھا لیا اور کہنے لگی کہ ای بیٹا تجھے کیسے
مارا جو تو تیار بنا ہو دھرو کو زیادہ روتے سے ایسی بچکی لگی تھی کہ تھوڑی دیر تک اس سے بولا نہیں گیا جب اسکا رونا کم ہوا تب دھرو اپنی
مانتا سے بولا کہ اس وقت ہم راجا کے پاس گئے تو وہ اتم ہمارے بھائی کو گودین لیے ہوئے بیٹھے تھے ہم نے بھی چاہا کہ ہم بھی انکی گودین جا کر بیٹھیں
لیکن راجا نے ہمو کو اپنی گودین نہیں بیٹھا تب اتم کی مانتا نے ہسے کہا کہ تو نے پچھلے جنم میں پریشور کا تپ بھجن اور انھن نہیں کیا اس سے
تو کم نصیب پیدا ہو کر راجا کی گودین بیٹھنے کے لائق نہیں ہے اب بھی تو جا کر پریشور کا تپ اور انھن کر کے میرے بیٹ سے پیدا ہو تب راجا کی گود
میں بیٹھنا سنیت یہ بات سن کر بولی کہ ای بیٹا راجا کی چھوٹی رانی سچ کہتی ہے جو تو پچھلے جنم میں پریشور کا تپ کیے ہوتا تو میرے بیٹ سے
جنم نہ لیتا اسلیے اب بھی تو نارائن جی کا تپ اور انھن کر کے انکی شران میں جا تو تیرا منور تم پورا ہو گا پہلے برہا جی تیرے بردار سے کبھی کھشن کام
دنیا پیدا کرنے کا نہیں ہو سکتا تھا جب انھوں نے نارائن جی کا تپ اور دھیان کیا تب پریشور کی کہ با سے انکو گیان پراپت ہوا اور
گیان کے پرتا بہت برہا جی نے جگت کو پیدا کیا اور سوای بھوموں تیرے دادا نے پریشور کا تپ کر کے دھرو مانتا سنیتان پادا سو سب منور تہ آدمی کا
پریشور کی کہ با سے پورا ہوا ہر پریشور کا تپ کرنے سے تیری منو کا منا بھی پوری ہو گی راجا جگداسی داسی کے برابر بھی نہیں سمجھتے جو بات میری
سوت کہتی ہے وہی کہتے ہیں میں جانتی ہوں کہ راجا کے نہ رہنے کے بعد میری سوت جگدو دیش سے نکال دیگی یہ بات سننے ہی دھرو نے
بہت تر مندہ ہو کر پریشور کے کھوج میں گھر سے نکل کر جنگل کا راستہ لیا لیکن وہ سن میں اس بات کا سوچ اور بجا کر راجا مانتا کہ میں اتان
بالک ہوں پریشور کا پتا کس طرح باؤن جو انکی شران میں جا کر اپنے منور تم کو باؤن اس وقت راہ میں نارو جی نے آگے سے آکر سن میں یہ بجا کر کہا
کہ یہ لڑکا تھوڑی سی بات پر اپنی مانتا کے کہنے سے دکھی ہو کر پریشور کو ڈھونڈنے نکلا ہے ہم اسکی پچھتائیوں کہ یہ اپنے ارادہ پر مضبوط
ہو یا نہیں ایسا بجا کر نارو جی بولے کہ ای راجا رگیتان تو کیسا اسٹے اپنے گھر سے نکل آیا لیکن میں جگدو ایسا کر دھو کرنا چاہیے بالک کو

کولی دزبجی انکر بھریار سے بلا دے تو وہ اسکے پاس جلا جانا ہی تو نے اڑو نکاسو بھاؤ چھوڑ کر جنگل کا راستہ لیا ایسی بات کرنا چیت نہیں ہی تم جگو تیرے
 باپ کے پاس لیے چلتے ہیں راجگدی می با جس چیز کی جنگلو چھا ہو وہ ہم دلا دینگے اور جو تو پریشور کو ڈھونڈنا ہوتا ہے سو اٹھا ملنا تو سبج نہ سمجھنا بہت سے
 جگو پیشور اور تپسی لوگوں نے پریشور کے کھوج میں تپا ورجب کر کے بدن اپنا جلا دیا تپسہ بھی انکو نہیں پایا تو برنھا انکو ڈھونڈھے کیوں جاتا ہے
 اور ہم نار دمن پریشور کے بھگت اور سیوک ہیں جگو تیرے باپ کے پاس لجا کر جو کچھ ہم کہیں گے وہ سب بات ہماری تیرا باپ مانگا دھرو جی نے
 یہ بات نار دمن کی سنکر بجا کر لیا کہ میں نے سنا تھا کہ نار دھجی پریم بھگت پریشور کے ہیں دیکھو میں ابھی پریشور کے کھوج میں گھر سے نکلا ہوں سو ایسے
 مہاتا اور ہر بھگت کا درشن با با جب میں پریشور کے تپ اور آتمن میں لین ہونگا تب نہ معلوم جگو کیسے اچھے پدارتھ ملیں گے یہ بات
 بجا کر دھرو جی نے نار دمن کو دندوت کر کے پئے کیا کہ اے مہاراج آپ پریشور کے پریم بھگت ہیں اسلئے میری سہا تیا کیجیے جس میں پریشور کے
 جہون تک جلد پہنچ جاؤں آپکو پریشور کی راہ بر جائیسے مجھے پھر نا آجیت نہیں ہی جو راستہ پریشور کے ملنے کا ہو وہ جگو دکھلا دیکھا اور میں ٹھپڑی کا
 بیٹا ہوں اب بنا درشن کیے پریشور کے اپنے گھر نہ جاؤنگا جب نار دھجی نے دیکھا کہ یہ لڑکا پریشور کی بھگت میں سچا اور گیان سیکھلانے جوگ
 ہر تب نار دمن نے دھرو جی سے کہا کہ اے بیٹا جگو اور تیرے گیان کو دھن ہی ہم تیری پرچھا لیتے تھے اب جگو پریشور کے ملنے کی راہ دکھلاتے ہیں
 سن تو یہاں سے متھڑا پری جا کر جینا کنارے جہاں نری کرشن جی ترو کی ناتھ اٹھو بہر رہتے ہیں کشا کا آسن بچا کر آٹھ منہ بیٹھ۔ جنانا جی کی ہوا اور
 بڑائی بیکٹھ سے زیادہ ہراس سے تو ہر درجہ ناجی میں تینوں وقت استان کرنا وہاں نہانے سے تیرے سب پاپ جنم جمانتر کے چھوٹ جائینگے
 اور نارائن جی کے دھیان میں ہر وقت میں رہنا اور سو روپ انکا اسطرح برہ کر کشیام رنگ کمل نین چتر بھج جیوا وکٹ ہمنے مکرا کرت کڈل پینے
 چند رما کی طرح شو بھایا مان پینتی مال اور کو شیمہ من گلے میں ڈالے نہ نہ ڈھنڈھسکر اتے ہیں سو تو ہر فراسنان کر کے آسن برہٹیکرا ایسے روپ کا
 دھیان من لگا کر کرنا اور بھیل بادوب یا نبل جو کچھ ملے اسی سے دھوب دیپ آدک پریشور کو کر دینا اور بارہ اچھرا کا منتر دمن نے دھرو جی کو
 ابدیش کر کے کہا کہ اسی منتر کو جپنا اور بھوجن کر کے بانی بھی کم پینا نری نارائن جی دیال ہو کر جگو درشن دینگے اور تیری کامنا پوری کر کے بڑی پدوی بر
 ہوونگا دینگے ہر جن کر نے سے سنا را در پر لڑوک و دونون جگہ کا سکر ملنا ہو دھرو جی نے نارائن جی کا سو روپ اور دھیان اور منتر جپنے کی ریت نار دمن سے
 سنکر بہت خوش ہو کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا کر کے پریشور کے ملنے کا سبج راستہ مجھے دکھلادیا میں تو جانتا تھا کہ نارائن جی کا گھر کسی شہر یا گاؤن میں نہ معلوم
 کتنی ہی دور ہوگا وہاں جا کر ڈھونڈنا سنا سو آپ نے آتمن اور دھیان کرنا اٹھا میرے ہر دے میں تپلا با با ہیں تمہاری آیتا کے موافق جب اور دھیان
 کر کے پریشور کو ملونگا دھرو جی یہ بات انکر نار دمن کو دندوت کر کے متھڑا پری کو پلے گئے اور نار دھجی نے وہاں سے چکر راجا آٹان باد کے پاس
 آکر کیا دیکھا کہ راجا اور دھرو جی کی ماتا دونون روتے اور چیتا کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اپنے پانچ برس کے بیٹے کو جو کچھ گیان نہیں رکھتا تھا تب کرنا
 ابدیش دیکر جنگل میں بھیجا یہ نہ معلوم وہ بجا را کمان گیا اور اسکی کیا نت ہونی ہوگی بڑے بڑے جگیشور اور گیانیون کو پریشور کا ملنا کٹھن ہی اس
 بالک آیتان کو جگوان کسطح پلینگے اور راجا اپنی چھوٹی رانی پر کر دھ کر کے کتا تھا کہ تو نے کٹھو بچن انکر میرے بیٹے کو بن باس دیا تے میں نار دھجی
 وہاں پہنچے راجا نے دندوت کر کے جڑے اور سے انکو بیٹھال کر پوچھا کہ اے مہاراج آپ کمان سے اتے ہیں نار دمن نے کہا کہ ہم اپنا حال پیچھے کہیں گے
 لیکن اسوقت مگو ہم بہت جنتا اور اسی میں دیکھتے ہیں اسکا کارن کہو راجا کہ لاکھ اسمن ناتھ میری چھوٹی رانی نے میرے بیٹے دھرو کو جو ما آیتان
 بالک تھا ایسی گنتی بات کہی کہ وہ دکھت ہو کر نہ معلوم کمان لکل گیا میں ایسے سوچ میں یا نکل ہوں نہ معلوم اس بالک کی کیا دشا ہوئی ہوگی
 شیر اور ریچھ وغیرہ انکو کھالینگے مجھ سے بڑی بھول ہوئی ہے اتر می کے بس ہو کر اسکا نڈر کیا یہ بات سنکر نار دھجی بوسے کہ اے راجا تم چیتا

ایسا تو اس مت کو دیکھا رہا جیسا کہ گورہ میں ملا تھا میں نے اس سے بہت کسا اور سمجھا یا کہ تو اپنے گھر میرے ساتھ بھر چل لیکن اُسے نہیں مانا جب میں نے
دیکھا کہ پریشور کے شپ اور نمرن میں اسکا پریم سچا ہوتے ہیں نے اسکو نارائن جی کے بیٹے کا اباے تہا کہ شہر پوری کی طرف بھی پاسکی تم
کچھ جینتا مت کہ وہ ایسی بدوی کو پوچھو سچے گا کہ کج تک مٹھارے پر گھوموں کو نہیں ملی ہوا دروہرو نے نارائن جی کی نمرن لی ہواب اسکو کوئی
دکھ نہیں دے سکتا اور تھے بنی اگتانا سے استری کے بس ہو کر اٹکے کا زور کیا نارو جی یہ بات کہہ کر ہم لوگ کو گئے اور راجا کو نارو من کے
کنے سے وغیر جہوا لیکن من اسکا دروہرو کی طرف لگا رہتا تھا کراج میں نہیں لگتا تھا اور دروہرو جی مٹھار جی میں جا کر جینا نارے کشا کے آسن پر
بیٹھے اور نارو جی کے پدیش کے موافق پریشور کا شپ اور دھیان کرنے لگے پہلے دروہرو جی تیسرے دن ایک وقت بھوجن کرتے تھے ایک مہینے تک
اسی طرح پریم رکھ کر پھر ساتویں دن تھوڑا سا کھانے لگے پھر تین مہینے تک درخت کی پتی کھا کر رہے پونچھ مہینے پتی کھانا بھی چھوڑ کر پانی ہی پی کر رہے پانچویں
مہینے پانی پینا بھی چھوڑ کر جتنی ہوا اٹھو میں جاتی تھی اسیکے ابار پر رہے اور پانچ مہینے تک ایک پیر سے کھڑے رہ کر اسی منتر کو جپ کر نارائن جی کے سوردیکے
دھیان کرتے رہے دروہرو جی کا بدن لکڑی کی طرح سوک گیا لیکن منہ اٹکا سورج کی طرح چمکنے لگا جھٹھوں مہینے دروہرو جی پریشور کے دھیان میں نہ اپنا
بند کر کے ایسے لولین ہوئے کہ انٹھ کر ان انکاشیام سندھ کے سوردیکے سے بھر کر سانس لینے کی بجلی جگہ نہ رہی جب دروہرو جی نے پہلے شپ کر کے اپنی
سانس کو روک لیا تب تینوں لوگ میں ہوا کا جلنا بند ہو گیا جب ہوا نہ جلنے سے سب جیو دکھی ہوئے تب برہما جی نے سب کو تاوان سمیت نارائن جی کے پاس جا کر پوچھا
کہ تیر لوگ ناٹھ ہوا بند ہو گیا کیا کارن ہو شیام سندھ بولے کہ دروہرو جی نے اپنے شپ کے بل سے ہوا کو بانڈ لیا ایسے یہوشا ہولی ہواب ہم جا کر دروہرو کو دشن کر ہوا کو چھڑا دینے میں

اودھیائے وسوان - درشن دینا شیام سندھ کا دروہرو جی کو نارائن روپ دھارن کر کے

پیشورے جی نے کہا کہ اگر بدیہ جی پریشور یہ بات دہونا تو ان سے کہنا کہس روپ کا دھیان دروہرو جی کرتے تھے اسی روپ سے گڑ گڑ پر سوار دروہرو جی کے
سانے اگر ساعت بھر کھڑے رہے لیکن دروہرو جی اسوقت اپنی آنکھ بند کیے پریشور کے دھیان میں ایسے لین تھے کہ پریشور کے ایک حال نہ جا کر اپنی آنکھ
نہیں کھولی تب شیام سندھ نے اپنا سوردیکے اور دھیان میں سے باہر کھینچ لیا جب دروہرو جی نے پریشور کا روپ اپنے ہر دستان میں لکھا
تب گہرا آنکھ کھول دی تو کیا دیکھا کہ جس روپ کا دھیان میں ہر دے میں کرتا تھا وہی روپ سانولی صورت ہوئی صورت میرے سامنے کھڑا ہوتے دروہرو جی نے
اسی پریم پریشور کی پر کرنا کر کے ڈنڈوت کی اور نیکے جرنون برسر رکھ کر چاہتے تھے کہ پریشور کی استت کرین پھر جن میں سجا کر کیا کہ جنکی ہوا برہما جی اور شیش جی
اور گنیش جی نہیں کہہ سکتے ہیں میں اگتیاں بالک کی طرح آنکی استت کروں وہی سجا رہیں دروہرو جی چپ چاپ ناٹھ جوئے پریشور کے سامنے کھڑے رہے
اور رکھا بند اٹھا پیرے پریم سے دیکھنے لگے تب نارائن جی نے ہانا کہ لہی تک دروہرو کو اتا گیا انہیں یہ کہ جو میری استت کر کے یہ سجا کر تیر لوگ ناٹھ نے کر با اور دیا
کی راہ سے جب اپنا شکم دروہرو جی کے منہ اور کالون سے چھو دیا تو اسکے چھو اتے ہی دروہرو جی کے ہر دے میں گیان اور برہما کا پرکاش ہو کر سب پدیا آگئی
تب دروہرو جی نے ناٹھ جوڑ کر پوچھا کہ ایسا کیسا کر با اور دیا ہوا تب تک کوئی آپکے جرنون کا درشن نہیں پاسکتا برہما دک دیو تاوان کو
بھی یہ سامتو نہیں ہو جو اب گائے برن کر سکین ہا وراپ استت کرنا کی کچھ چھتا نہ رکھ کر اپنی ماہی استت اور پالوں اور ناش تیوں لوگ کا تلمہ میں اسب جو برہما
ایک چینی تک اب کی ماہی سے تینوں لوگ میں پیدا ہوئے لیکن جسکے مالک پر پریم تیر لوگ ناٹھ اب میں برہما جی آپکے بھید کو نہیں پہنچ سکتے جو کچھ استت ہے بل کہ سکین
دنیا میں استری اور برہما کا موہ بول کا درخت ہوا اور پکے جرنون کی بھگت کلب برچھ کے برابر چھنا جاسیے جس سے سب کا منا آدمی کی پوری ہوتی ہیں
ہو میں مانا اور پتا سے دکھت ہو کر اپنے اترم کیو اسلے آپکی نمرن میں آتا تھا سواب نے بال ہو کر اپنے درشن دیکر اتا تھا کیا برہما گائے ان لوگوں کا جو ہر نہ کام
اب کا چپ اور تب کرتے ہیں اور بنا دیے آپکے سیکو گیان نہیں ملتا جب پہلے دروہرو جی نے بہت استت ناٹھن جی کی کی تب شیام سندھ بولے کہ دروہرو جی نے

سبت خوش ہوئے پھر بران مانگو یہ بات سُکر دھڑو جی نے کہا کہ اے وہیں دیال جب آپ کے پرتون کا درشن میں نے پایا تب دوسری کون چیز چکھو مانگنے کو
باقی رہی کیوں آپ کے چرتون کی بھگت اور برہم چاہتا ہوں یہ بات سُکر نارائن جی انترجامی نے کہا کہ نئے لاجکدی ملنے کیوں اسٹے میرا چوٹپ کیا ہو سوہنے
راج سنگھاسن مگھو دیا تب ہماری آگیتا سے اپنے نگر میں جاؤ اور جیسے نکو طعنہ مارا تھا اسکے سامنے جہتیس ہزار برس تک راج کر دکھو اچھا کی کتنی تھی
دو اور تُم سکا بیٹا جسکے پاس مگھو راجا نے گود میں نہیں بٹھا لایا تھا تمھاری سیوا کریگے اور تمھارا باپ مگھو لاجکدی پر پٹھال کرتب کرنے کے واسطے
جکل میں جلا جائیگا اور تُم تمھارے بھائی کو کشتار کھیلنے وقت جنگل میں ایک چھوٹا سیر دیوتا کا نوکر مار ڈالے گا اسی جہتیا میں تُم کی ماتا بھی جنگل میں حکم کر جائیگی
اور جب تُم پانچویں چھوڑو گے تب ہم برہم لوک سے بھی اونچے دھڑو لوک میں مگھو رہنے کیوں اسٹے استھان دینے وہاں تُم جہتیا سے نکال آسکر رہو گے اور چند روز اور
سوچ اور سب مارے تمھاری برکرا کیا کرینگا اور ہمارے کے آنت میں تمھاری مکت ہوگی اور میرے بھگتوں کی کوئی بارہی نہیں کر سکتا اور کئی کوئی چھٹا بھی
باقی نہیں رہتی اور تُم ہمیشہ کتھا سُکر کھیلے دھڑو تاکہ راجو کا حال جاننا جس سٹے بھگوان نے یہ بران دیا سو تُم دیوتا ہو گونے خوش ہو کر نارائن جی
اور دھڑو جی کے اوپر پھول برسائے اور دھڑو جی کے بھگ کی بڑائی کی جب نارائن جی یہ بران دیکر برہم لوک کو سدھار سے تب پھر پھول چھٹنے لگی اور تون لوک
کے جو دن نے ہو چھٹنے سے کھیر پایا اور دھڑو جی وہاں سے کھر کو چلے لیکن راہ میں بیچتا اور بچا کر بننے لگے کہ دیکھو جیسے بڑی بدول ہوئی جو نارائن جی کا
درشن باکھیر میں نے لاجکدی قبول کی چکھو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیوتاؤں نے جھلاؤ اور دیکھو میرا گمان ہر یہاں ہمیں یہ برکت ہو کر نارائن جی درشن میں نہ رہے
یا پتروں نے بھی یہی بات کھی ہو کھو واسطے کہ یہ بات دنیا میں ظاہر ہو کر جب کوئی آدمی پریشور کے وہ بیان میں یوں ہوتا ہے تب اندر آدک دیوتا اسکے
بھجن اور کھن میں کھنیں ڈالتے ہیں اسطرح چھٹا کرتے ہوئے دھڑو جی اپنے نگر کے پاس ایک باغ میں ہو چکا تھا پھر سے تو وہاں کے مانی نے جا کر اجا سے
کہا۔ راجا اسکے گھنے کا بیٹھو اس نگر کے لولاک دھڑو بہت اداں ہو کر پریشور کا تب کرنے کے واسطے گھرت باہر نکلا تھا وہ کیوں آیا ہو گا کہ اتنے دن نارو جی
نے وہاں آکر کہا کہ راجا دھڑو تمھارا بیٹا نارائن جی کا درشن پا کر اپنے منور تھ کو پہنچ گیا مگھو یہاں بیٹھے رہنا چھت نہیں ہے چلو اسکے آدھیا سے لے تون
نارائن کے گھنے سے راجا کو بیٹھو اس ہو کر بڑا آند ہوا اور راجا نے ایک ہارتھو نکال مانی کو دیکھو ایسا وقت اُٹھ اپنے بیٹے اور دونوں رانی اور نارو جی سمیت
باغ میں جائیگی تیار ہی کی اور خوشی کے باجے بجاتے ہوئے بڑی دھوم دھام سے دھڑو جی کے پاس پہلے جب نگر کے لوگوں نے سنا کہ دھڑو جی پریشور سے
مل آئے لگاؤ درشن کرنا بڑا بڑا ہے تب اس نگر کے استری پریش چھوٹے بڑے اپنی اپنی تباری کر کے گاتے بجاتے ہوئے دھڑو جی کے درشن کو چلے جب سب لوگ
وہاں پہنچے تب انھوں نے سوار یوں سے اُتر کر دھڑو جی درشن جو اپنے بدن اور سر کے بالوں میں لاکھ اور دھڑو راجا نے جتا بڑھائے بیٹھے تھے کیا جب
دھڑو جی نے اُن لوگوں کو دیکھا تب ناہر دمن اور راجا کے چرتون پر گر کر دندوت کی اور راجا نے بڑے برہم سے دھڑو جی کو گود میں اٹھا کر چھاتی سے
لگایا اور اپنے آنسوؤں سے اُنکے گھ کو دھویا پھر دھڑو جی نے پہلے چھوٹی رانی کے پاس جیسے اُنکو لعنہ دیا تھا جا کر ساٹھ ٹانگ دندوت کر کے کہا کہ اسی ماتا
تمھارے پویش سے میں نکل گیا تھا سو نارائن جی کے درشن ملنے سے سب منور تھ میرے پورن ہوئے پھر دھڑو جی نے تہنیت اپنی ماتا کو دندوت کر کے
بیٹے چھوٹے اور بڑے پر باسی اُنکے درشن کیوں واسطے اُن تھے جتا جوگت سب کا شہت جا کر کیا پھر راجا اتان باد دھڑو جی کو اپنے ساتھ ماتھی پٹھال کر رہیں
اور جا چکوں کو وان اور دھڑو جی دیتے اور دربر تہ اٹاتے ہوئے راج مند میں لے آئے اور جات بنا کو انسان کر کر بہت اچھے گھنا در پڑے اُنکو بہت لے اور نارو جی
وہاں سے برہم لوک کو گئے اور راجا نے لاکھوں براہمن کھلا کر بڑی خوشی منائی اور براہمنوں نے بھی اپنے اپنے گھر آندہ پایا اور تہنیت دھڑو کی ماتا
کو بڑا آندہ ہوا اتنی کھتا سکرے جی نے کہا کہ اے برہم جی جیکے اوپر پریشور خوش ہوتے ہیں اُس سے سب خوش رہتے ہیں اور شیا م سندر سے
دیکھو کہ ہن میں باپ اور بھائی درشن ہو جاتے ہیں اور دھڑو جی کا پیتھ دھڑو میں لگا دیکھو راجا اُن سے بہت خوش رہتا تھا کچھ دن بعد راجا نے

پرو می میں بچا کر کہ دھرواب راج کر کے بڑے ہو اب اسکو راج گدی دیکر میں پریشور کا تپ کرنا تو میرا بڑا لوگ بنتا ایسا بچا کر راجا نے اپنے منتر پڑھ کر پوچھا
 جب سب کیسکیو یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب راجا نے بھئی سمورت پوچھ کر دھرو جی کو راج سنگھاسن پر بیٹھا دیا اور سب راج کالج انکو سوئپ کر بن میں جا کر
 نارائن جی کا تپ اور دھیمان کرنے لگا اور دھرو جی نے راج گدی پر بیٹھ کر ساتوں دیپ کا ایسا راج کیا جنکے دھرم اور انصاف سے سب پر جا آئندین دیکر
 شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور کوئی انکے راج میں دکھی اور دلہری نہ ہو کر بچا کے مانگنے کے وقت پانی برسنا تھا اور دھرو جی نے انکے اپنے
 بھائی کو راج کالج کا اوروہکار دیا تھا اور انکے بھی دھرو جی کی آگیتا کے موافق سب کام کر کے بڑے پریم سے انکی سیوا کرتا تھا ایک دن انکے دھرو جی سے
 آگیتا لیکر جنگل میں نیکار کھینٹنے گیا جب ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا کبیرا دیتا تھا کہ ہمارا کی جگہ پر جا پہنچا اور اسکے ساتھیوں نے وہ جگہ مل اور دھو تر
 کر کے شیب کر دی تب چچو لوگ کبیرا دیتا کے نوکر بولے کہ تم سنساری سنگھ ہو کر دیو لوک میں کبیرا دیتے ہو اسی بات پر انکے بھی اپنے راج کے بھجان سے
 کچھ ڈر پڑا بولا اس واسطے ایک چچو نے جو بلوان تھا انکو مار ڈالا اب اسکے ساتھیوں نے آکر یہ حال دھرو سے کہا تب دھرو جی کو دھرمین اگر اپنی فوج
 لیکر چچو سے لڑنے چلے اور انکے بھی انکے مانتا یہ حال سن کر روتی اور بلا پ کرنی اُسکی تو وہ دھرو دھرو سے کوجنگل میں گئی سنو وہ آگ لگنے سے جل مری اور سو وقت
 راجا دھرو اپنی فوج سمیت چچوؤں کے جنگل میں پہنچا سو وقت کبیرا دیتا کے نوکر ایک لاکھ تیس ہزار چچو اپنے اپنے ہتھیار لیکر دھرو جی سے لڑنے کو آئے
 تب راجا نے سینا پتھون سے کہا کہ تم لوگ پہلے آگ کھڑے ہو کر لڑائی کا ماتھا دیکھو پھو لڑنے دو ایسا کہ دھرو جی اپنا ہتھ چچوؤں کے سامنے لگئے تب
 چچوؤں نے راجا کو دیکھا کہ اپنے اپنے ہتھیار لے کر پہلے آگ کھڑے ہو کر دھرو جی نے انکا سب وار بجا یا اور اپنا دھنکھہ چڑھا کر ایسے بان چچوؤں کو مارے کہ انہیں سے
 کچھ مارے گئے اور باقی لگھائے ہو کر گر پڑے اور فتح راجا دھرو کی ہوئی یہ حال چچو نکا دیکھا ایک چچو نے کبیرا سے جا کر سب حال کہا کبیرا نے اپنے
 نوکر بن کے گھائل ہونے اور مارے جانے کا حال سنا تب اپنی فوج ساتھ لیکر لڑنے کے واسطے سنگرام بھوم میں آیا اور کبیرا نے دھرو جی سے کہا کہ
 تم آدمی ہو کر دیوتاؤں کو دکھ دیتے ہو میں لگو بھی مار ڈالو لگا دھرو جی بولے کہ میں کیوں پریشور کو دیوتا اور مالک جانتا ہوں جنکے بنا کے ہوے
 دیوتا اور آدمی سب جیو میں دوسرے کو کچھ مال نہیں سمجھتا کبیرا نے بہت سے بان دھرو جی کو مارے دھرو جی نے ان سیاؤ کو کولہ پنے ہاتھوں
 کاٹ ڈالا تب کبیرا نے دھرو جی سے کہا کہ تمھارا گرو دھنن ہر جیسے لگو ایسی بدیا بڑھائی تم بتاؤ کہ تم کسیکے چیلے ہو دھرو جی نے کہا کہ جیکے پو پاپ سے
 تم دیوتا ہو سہ ہو وہی میرے گرو اور مالک ہیں یہ بات سنتے ہی جب کبیرا نے گرو دھم کے نارائن شستہ دھرو جی کو مارنے کے واسطے نکالا: دھرو جی
 نے بھی نارائن شستہ لٹھیا تپ بڑھا جی نے بچا کر کیا کہ نارائن شستہ چلنے سے بڑا اثر تھو ہو کر سنساری جیو مارے جائینگے اور دھرو جی پریشور کے
 بھگت کبیرا جی دیوتا بن ان دیوتاؤں میں کوئی نہیں فرسکتا ایسا بچا کر راجا جی نے سوا بھوم میں دھرو جی کے دادا اور ناراجی سے کہا کہ تم لوگ جا کر
 کبیرا دیوتا اور دھرو جی کو کھجا کر ان دیوتاؤں میں صلح کر لو اسی ساعت وہ دن بھوم میں جہاں دھرو جی لڑتے تھے جا کر انکو پریم سے بھارنے لگے جب
 دھرو جی نے دیکھا کہ سوا بھوم میں ہمارے دادا آئے تب سب لڑائی چھوڑ کر تھو پر سے اتر پڑے اور سوا بھوم میں کو ساسنٹانگ ڈنڈوت کی۔

اُدھیائے گیا رھوان۔ بلاپ کر لینا دھرو جی کا کبیرا دیوتا سے اور اپنے بیٹے کو راج دیکر جنگل میں تپ کر نیکو چلانا

یہ شستہ جی نے بڑی جی سے کہا کہ جب دھرو جی نے سوا بھوم میں کو ڈنڈوت کی تب سوا بھوم میں بولے کہ اے دھرو تم مشینا اور پریشور کے بھگت ہو اور
 ہر بھگتوں کو گرو دھم کرنا چاہیے گرو دھم کرنے والے آدمی اپنے کو چوسا دھوا پریشور کو کہیں تو یہ کہتا اٹھا جھوٹا چھو کر دھم کرنے سے بہت پاپ
 ہوتا ہے اور دھرو تم مشینا اور راجا ہونے پر بھی کچھ نیا نہیں کیا کیونکہ تم ہمارے بھائی کو کاسکی موت ہی آئی تھی ایک چچو نے مار ڈالا اسکے بدلے
 تھی ایک لاکھ تیس ہزار چچوؤں کو گھائل کر کے دکھ دیا، انہیں کھینٹنے لوگ تم بھی گئے یہ بات تم نے چھی نہیں کی راجا کو نیا دیکھنے سے دھرم چھوڑا اور

سب کوئی اپنی موت سے مرنے میں ایک ہمانہ اور جس دوسرے کو ہو جانا ہوسکا ایک اتناس ہم تمسے کہتے ہیں سوکہ ساروت آو کلب میں سنساری جو بہت پیدا ہوئے اور تب تک موت نہیں پیدا ہوئی تھی اسلئے جب پرتھوی سنساری جو دون کے بوجھ سے بانی میں ڈوبنے لگی تب پرتھو جی نے ایک کنیا موت نام پیدا کر کے اسکو بھیجا کہ کسا کہ تو دنیا میں جا کر پڑھے اور رڑوگی آدمی کو مار ڈال لیکن وہ اڑکی یہ بات قبول نہ کر کے پرتھو کا تپ کرنے لگی تب پرتھو جی نے اس مرث رڑوگی لڑکی سے کہا دنیا میں جا کر آخر ہونے پر سب جو ویکو مار چکو کچھ جس نہوگا کوئی کسیگا کہ تب آدک رڑگ سے فرکوئی کسیگا کہ سب کے کاٹنے سے مر گیا ایسے ہی بہت طرح سے دوسرے کو دوش لگا دینگے یہ بات نارائن جی کی سننے ہی جب اس لڑکی نے دنیا میں آکر لوگوں کو مارنا شروع کیا تب پرتھوی کا بوجھ ہلکا ہوا تب پرتھو کا بھن کیا ہی پھر لگی سرشت کو مار کر کیوان اپرا دھو لیتے ہو دھرو جی سنے یہ بات سننے ہی شرمندہ ہو کر لڑائی بند کر کے سوا کچھ جو من سے بنے کیا کہ ای مہراج مجھے اپرا دھو ہوا یہ بات سنکر سوا کچھ جو من بولے کہ ای دھرو اب تم اس بات کی چیتا مت کرو ان لوگوں کو واسی طرح مرنا اور دکھ بانا لکھا تھا ہونی بربل ہو کر پرتھو کی اجھٹا کے موافق سب بات ہوتی ہوا اور نار دھن نے کبیر کو سمجھایا کہ دیکھو دھرو جی نے سوا کچھ جو من کے کہنے سے لڑائی کرنا چھوڑ دیا تم بھی اپنا کر دو دھو چھا کر دسو کہیں بھی لڑنا بند کر دیا پھر سوا کچھ جو من اور نار دھن نے کبیر سے کہا کہ پہلے تمھارے لوگوں نے دھرو جی کے بھائی اگم کو ناحق مارا تھا اسلئے تم اپنے سیدو کو ان کا اپرا دھو اسے چھرا کر ڈالو کہیں یہ بات سنکر کبیر نے دھرو جی سے کہا کہ ای راجا ہمارے لوگوں سے اپرا دھو ہوا جو تمھارے بھائی کو مارا اسکے بدلے جو جا ہو مجھے دینا یہ کہ اپرا دھو اگھا چھا کر دھرو جی نے کہا کہ آپ دیوتا ہیں ہکو ایسا آئیں یاد کیجئے جس میں ہکو کر دو دھو کر پرتھو کے جرنوں میں بھگت بنی رہے اگم کے نصیب میں اسی طرح مرنا لکھا تھا کبیر نے دھرو جی کو اچھا پوریک بردان دیکر آپس میں ملامت کر لیا اور سوا کچھ جو من اور نار دھن جی ان دونوں میں ملامت کر کے جھانسنے آئے تھے وہ ان چلے گئے اور کبیر جی اپنے سھان کو گئے اور دھرو جی نے اپنے گھر آکر پکار کیا کہ یہ راج اور دھن اور استری اور پرتھو سنساری ہوا رہنے کی طرح چھوٹھا ہوا اور راج کبیر جی پر رہنے سے کام کر دو دھو تو کچھ مٹو گئے پھر سوا کچھ جو میں گھس آئے ہیں اسلئے ان سب سے اگم کے پرتھو جی کو اچھا پوریک دھرو جی نے اٹکل اپنے بیٹے کو اور انام استری سے بہت سند پیدا ہوا تھا راج کبیر جی پر بیٹھا دیا اور اپنی استری سمیت تدر کا شرم ہر جا کر پرتھو کے تپ اور دنیا میں ہیں ہوئے اتنی تھا سنا کر شکد پوجی نے کہا کہ اوپر کھیت راجا جو چھٹھو تمھارے دادا کی جگت میں کسی براہمن نے سونے کا نخال چڑایا تھا لوگوں نے کہا کہ اس براہمن کا ہاتھ کاٹ ڈالو یہ بات سنکر راجا جو چھٹھو نے اس براہمن کو راجا بل لے کے پاس لے کر نیکے واسطے پھیر دیا تب راجا بل نے کہا کہ جس راجا کے دیش میں یہ براہمن رہتا ہوا اس راجا کو دینا چاہیے کیونکہ راجا نے اس براہمن کو سوا کچھ جو من دیا نہیں دیا جس میں اسکو چوری کرنے کی اچھا موتی ای بر کھیت راجو کو واسی طرح بردھرم رکھنا چاہیے اس براہمن کا حال تھا تجارت میں بہر پوکھ لکھا ہوا

۱. اگم
۲. دھن

آدھیا سے بارھواں۔ جانا دھرو جی کا اپنی دونوں ماتا سمیت دھرو لوک میں

پرتھو جی نے پرتھو جی سے کہا کہ جب دھرو جی کے تن تیاگ کرنے کا سٹھ آہو پرتھو جی نے کہا کہ ان لوگوں نے ایک ہوا ان بہت اچھا وہاں لاکر دھرو جی سے کہا کہ شری نارائن جی نے یہ لوگوں تمھارے واسطے بھیجا ہوا پرتھو جی کو لوک میں جلیو یہ بات سنکر دھرو جی نے پکار کیا کہ سچ میری جھوٹی ماتا جسے طعن مارنے سے میں پرتھو کا تپ کیے اس پادوی پر ہو پوجا کر کے برابر ہوئی اور کچھ کچھو زمین کہنے سے ترک ہو گئی ہوا وہاں میرے اکیلے جلنے سے کیا دھرم ہو گا کہ میں سکھ کروں اور میری ماتا کو کچھو گے دھرو جی دسی سچ میں تھے کہ گن لوگ انکے من کا حال جاننا کہو کہ تم چیتا میں ہو دھرو جی نے کہا کہ جس ماتا کے طعن مارنے سے میں نے یہ پادوی پائی میں چیتا ہوں کہ نارائن جی سے کہا کہ اسکی مکت کر ڈالو گن لوگ بولے کہ بھگوان نے اگتادی ہر کو دھرو جی کو اچھی دونوں ماتا سمیت ہوا ان پرتھو کبیر نے تو وہ دونوں تم سے پہلے وہاں ہو چکے تھے یہ بات سننے ہی دھرو جی بہت خوشی سے

اپنی استری سمیت و غیر وہ ہو کر بون پر چڑھ کر دھڑوک میں چلے گئے۔ حال دیکھ کر دیوتاؤں نے دھڑوہی کے اوپر بھولوں کی برکھ کی اور ناروہی
 اس کے برابرین پریشن پریشیوں کے باپ کو جگت کرانے سے سو وہ دھڑوہی کا بون دیکھ کر اسے خوشی کے پانچنے لگے پھر ناروہی نے جگت کرانے کے
 بعد دھڑوک میں جا کر کہا کہ دھڑوہی سب سونور ہو پورا ہو اور دھڑوہی نے ناروہی کے برون پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بھوکا کلا کرسن مانفہ یہ سب بڑی بھگوان کی دیا
 اور کہا ہے تلی نب نارومن بولے کہ مہیسی کر یا پھیر نارائن ہی سے کی ایسی اچلی بدوی اور سے کو ملنا مشکل ہے یہ بات کہنا ناروہی پر ہم لوگ کو چلے گئے
 اور دھڑوہی خوشی اور تازہ سے رہ کر وہاں سکے بھو گئے لگے اتنی کھانا سکر جا پھرت نے پوچھا کہ کوسن ناتھ پر جیتا لوگ کون تھے انکا حال بھی پزن
 کیجیے شک دھڑوہی بولے کہ اور اجا جب دھڑوہی پڑ کر کاسرم کو گئے تب اٹھلے گئے بیٹے نے بہت دنوں تک ساتوں دیب کا راج کر کے سب برجا کو
 خوش رکھا پھر غنوں نے بھی ایسا بجا کر کیا کہ راج اور دھسن اور کل اور بر وار اوک سنساری سکھ بننے کے برابر میں جسطح راجا دھڑوہی میرا باپ
 برکت ہو کر نارائن ہی کی شرن میں جا کر کرنا تو ہوا اسبطح میں بھی اس ما با جال سے چھوٹ کر پریشور کا بھج کرنا تو کیا اتھی بات تھی لیکن گھر والے
 بڑا گ لینے اور گھر چھوڑنے کے وقت منع کرینگے اسلئے بہتر ہی ہو کہ میں اپنے کو پٹری دیوانہ بنا لوں جب سب لوگ یہ جانینگے کہ یہ راج کرنے کے لائق
 نہیں ہو تب انکے ہاتھ سے بز ان پنا چھڑ کر میں پریشور کا تب اور اتھن انہی طرح کر دنگا ایسا بجا کر راجا اٹھلے نے اپنے کو با ولا بت لیا اور بے برمان
 باتوں کے نگاہ حال اسکا دیکھ کر والے اور کارون نے جانا کہ یہ دیوانہ ہو گیا ہو راج کرینگے لائق نہیں رہتا تب سب کسی نے صلاح کر کے ہسرتام
 بھوسے بھائی کو جو دھڑوہی کی دوسری استری سے پیدا ہوا تھا راج سنیا سن یہ بیٹا اور اٹھلے پوز ہون کی طرح گھوڑن رہنے لگا پھر دن اسبطح پر بیٹے
 سب اٹھلے دیکھ کر اب پریشوری کا کام چل گیا تب اسنے ایکدن بغیر کے گھر سے نکھکھ جکل کا لاسنہ لیا اور جکل میں جا کر پریشور کا دھیان کرکرتن اپنا تاج کر دیا۔

۱. مایا
 ۲. جیہ
 ۳. مچتو

۸. بکتر

۲. ہر
 ۶. ہر

۱. سنیوٹھا

اپنی بیات سے تر ہوان پیدا ہونا زمین کا راجا انگ کے یہاں دھڑوہی کے کل میں

سوت جی نے سوک اوک ایک شوروں سے کہا کہ اب ہم دھڑوہی کے جنس کا حال جوائے راجا ہوسے کہتے ہیں سو کو دھڑوہی کے جس میں کوئی بیٹی نہیں ہے
 جیگانام ہنسرت جاوٹ میں لکھا ہوا انگ نام راجا ہوا اسنے کوئی بیانا تھا اسلئے اسنے دگت ہو کر راجا اور دیکھتے ہوئے کہا کہ کوئی ایسا اپنے کو میں سے
 اور کہا پیدا ہو کر دھڑوہی نے راجا سے جگت کر کے پر سا اسکا راجا کو دیکر کہا کہ تم پر سا دینی ایک استری کو کملاد دھلے نینتھا اپنی رانی کو کھلا دیاں پر سا د
 کے برتاب سے اسنے گھر کا پیدا ہوا اسکا نام پر ہون نے زمین کے سب راجا نے اس باک کو بہت دہورت سوز کی طرح دیکھا اور گڑھ اسنے بے معلوم ہو سے
 تب پر ہون سے پوچھا کہ راجا سے ہمارے دل میں کوئی دنگا ایسا نہیں پیدا ہوا ہے یہ دنگا ہونا اور نہ ہونا ہے اسے زمین کی سبب پر کہ یہ لڑکا ایسا بدورت
 پیدا ہوا ہے زمین بولے کہ جگت کا پر سا دھو جن کہتے تھے اتھاری استری کے شرت نامہ بی مانا در ہرم نامہ پنے تگا کو دیکھا اتھاس سے بڑا کاپنے مللا اور نانی کے
 سو بھاؤ پر بدورت اور بے نصیب پیدا ہوا ہے تب سکا راجا کو جیتا ہوئی لیکن پریشور کی راجا سے تھک کر اس باک کو اپنے لگا جب زمین سیا ہوا تب
 نکار کیلئے کے واسطے زمین جا کر ان جانوروں کو جگانا مارنا اور ہرم پر جگانے کے منع کرنے بھی مارنے لگا اور شرت کے لڑکوں کو اپنے ساتھ منانے کے واسطے
 تری کنار سے بجا کرانی میں ڈھا کر مار ڈالتا دیکھی شکل میں لجا کر گھونسا اور لات مارا کرانگی جان لے لیتا عجیب وہ ایسا ادرم کرنے لگا تب دیا کی
 رعیت نے جا کر یہ حال راجا سے کہا کہ راجا کرنے ہمارے لڑکوں کو کوئی نیا اور ہمارا ڈالا جائے کسی مرتبہ رعیت کو گھما گھما کر لڑا دیا اور زمین اپنے بیٹے کو بہت
 مرتبہ سمجھا لیکن وہ راجا کا کسانا مالک اور زیادہ پذیر کر کے لگا تب ایکدن پھوس گھر کی رعیت نے جا کر راجا سے کہا کہ ایسا یہ قوی نامہ ہم ایس رعیت
 ہونے سے آپ کے دیش میں نہیں رہ سکتے جب راجا نے پر جاکو بہت دکھی دیکھا تب زمین کو بہت ترانت کے سمجھا کہ تو پر جا کو کو کھست دے تپو وہ نہ مانکر
 رونا ہوا اپنی مانا کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ راجا بھگوان حق دھم کا نام پر لڑ کر اور زمین کرتا اسلئے میں گھر سے باہر نکل جاؤ گھانڈیشا اسکی مانا ہی

اور صوفی تھی اس کا رن وہ بین کی بات سن کر بڑی کراہی مٹا تیرے باپ کی عقل بڑھ رہی ہونے سے ماری گئی ہوا سکو بکنے دے جو تیرا دل چاہے سو کر۔ سنہ ۱۸۷۸ء
 اس طرح اپنے بیٹے کو دھیمچ دیکر اسکی طرف ہو کر اپنے تپ سے اڑنے لگی تب راجا نے دو گوت ہو کر سو جا کہ دو گن جو بین پر تھو بی ت ہوں سب راجا میرے
 اور میں رہتے ہیں جا ہوں تو بین کو اسکی ماتا سمیت اپنے دلش سے نکال دوں لیکن اس میں بھی میری ہنسی ہوگی اور آدمی انھیں استری اور پتھر کے وہ بین
 جھنسا کر ہر بھجن اور بر لوک کا سچ نہیں کرنا سو بھی لوگ بھلی بات بھانے سے برانے ہیں سو میں کسو اسے اپنا جنم نہ بھلا کہ وہ دن میرے کھیلے جنم کا پاپ آدمی
 ہوا جو ایسا دھرمی بیٹے نے میرے یہاں جنم دیا اسکے باپ کرنے سے میں بھی نرک بھوگوں گا جسکی ماتا دھرم آدمی کا بھار نہیں کرنی اسکا دنیا سطح باہی نواب
 ایسے آدمیوں کی سنگت میں رہنا نہ چاہیے بری سنگت میں رہنے سے کچھ شک نہیں ملتا اس سے جنگل میں جا کر پریشور کا تپ اور نرن کرنا اچست ہے
 میرے پیچھے میسا چلے ویسا ہو راجا نے یہ بچار کر سن اپنا کرنت کر لیا اور وہی رات کے وقت رانی کو بٹونے ہوئے جو بیکو بیکو بھیر کے جنگل میں چلا گیا اور
 پریشور کے تپ اور دھیمان میں لین ہوا اور اس دن راجا کے نکل جانے کا حال کسی نے نہیں جانا

ادھیا سے جو دھوان - بیٹھنا راجا کندی برین کا اور منع کرنا رکھیشور ون کو ہر بھجن کرنے سے

میرے ہی نے تہر جی سے کہا کہ جب راجا انگ بنا کے جنگل میں چلا گیا تب صبح کے وقت شتر یوں کو یہ حال سن کر بڑا دکھ ہوا اور بہت ڈھونڈنے
 پر بھی راجا کا پتہ نہ پایا اور بغیر راجا کے اس دلش میں چورا اور جنگ اپدہ و کرنے لگے جب براہمن اور رکھیشور ون نے بغیر راجا کے بر جا کو دکھی
 لکھا اور دو سو کے کسی راج پتھر کو انگ کے بنش میں نہ پایا تب لاجاری سے اسپسین صلاح کر کے بین کو راجگندی برین بھیا ان بین نے راجگندی بر
 بیٹھے ہی ڈاکو اور چور ون کو بکڑ مارنا شروع کیا اسکے راج میں چوری اور ڈاکے کا نام نہا اور سب آدمی لوگ اسکے راج سے ایسے نکل بھاگے
 جیسے سانپ کے ڈر سے جو ہے بھاگ جاتے ہیں اور جو راجا لوگ اپنے دلش کا پیسا انگ کو نہیں دیتے تھے وہ بھی راجا بین کے حکم کو ماننے لگے
 جب میں ساتون دیپ کا ایسا پرتابی راجا ہوا کہ جب کاسا مانا کرینوا الا کوئی دوسرا دنیا میں نہ رہتا تب اسنے راج اور دولت کے غرور سے اندر صا ہو کر
 یہ بات بچاری کہ دوسرے دیوتا کے نام پر جگت اور دان اور جب اور تپ وغیرہ کسی کو کرنا نہ چاہیے سب کوئی دیوتا اور پرتی جگہ پر ہاری پوجا کیا کریں
 کسو اسنے کہ سب کو کھانا اور کپڑا دیکر میں ہی باتا ہوں ایسا بچار کر وہ پریشور کو بھول گیا اور اسنے اپنے راج بھر میں دھندھورا پتھو ا دیا کہ کوئی آدمی
 جگت اور پوجا اور شردھ اور ہوم اور دان وغیرہ پریشور اور پریشور ون کے نام پر نہ کرے جسکو کرنا ہو وہ میری پوجا پریشور اور دیوتا اور پرتون کی تلکے لیا کری
 ہو کوئی ایسا نہ لگا اسکو ہم دندھو دینگے اس طرح دھندھورا پتھو انیکے بعد راجا بین اپنی فوج ساتھ لیا کہ دوسرے راجا ون کے دلش میں دگ سنے کرنے کو
 چلا جانا وہ پوجنا تھا وہاں کے راجا بہت طرح کی چیزیں لیکر اسکو بھینٹ دیتے تھے تب راجا بین اسنے کتنا تھا کہ تم ہماری آگیا نا کر اپنے راج بھر میں
 یہ کہو کہ کوئی آدمی جگت اور دان اور تپ وغیرہ کسی دیوتا کے نام پر نہ کرے جسکو کرنا ہو وہ ہماری پوجا کرے یہ سنکر وہ سب لاجاری سے
 اپنے پلان اور دھن جانیکے ڈر سے اسکی آگیا کو مان لیتے تھے جب راجا بین کے ڈر سے ساتون دیپ میں جگت اور دان آدک سیم کرم کرنا تو گون نے
 چھوڑ دیا تب آدمی اور پاپ ہونے سے براہمن اور رکھیشور ون کا کرم اور دھرم چھوٹے لگا جب شمشٹھ اور بھگت آدک رکھیشور ون نے راجا بین
 کا دھرم ایسا دیکھا اور اپنے جب اور پوجا میں گنن سمجھا تب سرتوئی کنار سے بیٹھا کہ اسپسین یہ بچار کیا کہ جس دلش میں راجا نہیں رہتا وہاں کی عہدیت
 اپنے میں مانا پاپ کرتی ہو کسی کا ڈر نہیں رکھتی اور چورا لوک آدمی لوگ سب کو دکھ دیتے ہیں اس کا رن آدمی کی مان اور پاپ کی بڑھتی ہوتی تو
 اور سب آدمی اور پاپیوں کو دندھو دیتے اور دھرم کی رچھا کرنے والے راجا ہوتے ہیں سو یہ راجا ایسا آدمی پیدا ہوا جسنے سب دھرم دیا سب
 دکھاریا اسکا کیا پاسے کرنا چاہیے ایسا بچار کر رکھیشور ون نے اسپسین کہا کہ ہم لوگوں نے اسکو راج سنگھاسن پریشور لاجا سو اسنے ایک مرتبہ چکر

اسکو گھانا جاپا ہے جو ہمارے منع کرنے سے اسنے اودھرم کرنا چھوڑ دیا تو ابھی بات ہو نہیں تو دوسری تدبیر کرینگے یہ صلاح کر کے بھگ اور شیشور کو ایک بہت سے رکھیشور اور برہمن اکٹھا ہو کر راج مندرا پر گئے جب راجا نے انکو دندوت کر کے بیٹھلا تب رکھیشور بولے کہ اے راجا ہم تجھ سے ایک بات کہنے اور بھانسنے آئے ہیں اسکے ماننے میں تیرا بھلا ہی نہیں تو خراب جاے گا راجا نے پوچھا کہ وہ کون سی بات ہے تو تب رکھیشور بولے کہ اے راجا ہم لوگو کو تم جنت اور تپ اڈک کر نیسے کیوں منع کرتے ہو اور سنساری آدمیوں کو سمجھ کر م کرنے سے منع کیے کہتے ہو کہ دیوتا اور پشرون کی جگہ ہماری پوجا کر دے بات کسی کو ابھی نہیں لگتی ہم لوگو کو نکالیہی دھرم ہے کہ جگت اور مہوم اور دھیان نارائن ہی کا کیا کہن یہ بات سنکر راجا بولا کہ تمہارے پیدا اور برہمن میں لکھا ہے کہ راجا نارائن ہی کا روپ ہے اسلئے مکہ ہماری آگیا ماننا چاہیے اور اگر ہمارا کہنا نہ مانو گے تو ہم تم لوگوں کو دندوتینگے رکھیشور نے یہ بات سنی تب آپس میں صلاح کی کہ ایسے باپ اور اودھرمی راجا کو مار دینا انا اچیت ہے ایسا بجا کر کسی رکھیشور نے کشا اور کسی نے جل ماتھ میں ایک کچھ منتر پڑھ کر ایسا ستاپ دیا کہ راجا میں اسی ساعت مر گیا اور رکھیشور لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے اور ہنیتھا راجا میں کی مانتا ہے یہ حال سنکر بہت بلاپ کیا اور اس بجا سے تو تم اسکی نہیں جلالی کہ رکھیشور اور برہمن کو سب سامتہ ہر شایہ کچھ توئی کہ پھر اسکو جلد دیویوں اسی شتر سے پرانتھین نکلوا کر بیٹھ اسکا ڈھلو اڈالا اور صالحہ بھوکا کر تو تھو اسکی تیل میں رکھ دھوڑی جس میں شترے لگے نہیں راجا میں کے مرنے کے پچھ جگت اور مہوم اڈک شہجہ کر م دنیا میں پھر ہونے لگے لیکن راجا کے ہونے سے جو اور رنگ رعیت کو بھوکا دینے لگا اور مہوم نے ڈنڈ پوکرن مانا پاپ کرنا شروع کیا یہ حال دیکھ کر پھر رکھیشور نے اور برہمنوں نے آپس میں پکار کیا کہ بغیر راجا کے دنیا میں دھرم نہ رہ کر سب لوگ برہمن بن کر چھو جائینگے اور راج نیست میں لکھا ہے کہ جس دیش میں راجا ہو جائے ان کا راجا اودھرمی اور مہوم رکھ ہو جائے جس دیش میں استری راج کرے ایسے جگہ برکھی راجا ہوں وہاں بسنے سے دھرم نہیں رہتا ایسی جگہ رہنا اچیت نہیں ہے اسلئے دوسرے راجا کی تدبیر کرنا چاہیے بغیر راجا کے پرنا اسکے نہیں یا وسے گی اور نارائن ہی کی کرپا سے راجا میں بھی جی سکتا ہے لیکن وہ اپنے اودھرم کو نہیں چھوڑے گا اسلئے اسکا جلا نا اچیت نہیں ہے اسکو جلا نا ایسا ہے جیسے کوئی سانپ کو ڈر دو جو بلا وسے لیکن یہ دھرم و جگت کے کل میں راجگڈی تھی اسلئے میں کی تو تم میں بھی کچھ اسکے دھرم کا اتش ہو گا اور اسلئے اس تو تم میں سے ایک لڑکا پیدا کر کے راج سنگھاسن پر بیٹھانا چاہیے جس میں رعیت سکھ با وسے اور دھرم کی رعیت ہو اسلئے جگہ راجا میں کی تو تم کو دیکھنا چاہیے یہ بات آپس میں پکار کر بھگ اور رکھیشور نے جنکو پریشور کا تپ اور چپ کرنے سے سب سامتہ تھی جا کر نیتھا سے پوچھا کہ راجا میں کی تو تم کہاں ہو یہ بات سنتے ہی نیتھا نے رکھیشور کو دندوت کی اور ٹہری خوشی سے راجا میں کی تو تم آئے سامنے لے آئی تب رکھیشور نے کچھ منتر پڑھ کر راجا میں کی جاگھ تھانی سے وہی کی طرح تمھی جسطح وہی تھنے سے مکھن نکلتا ہے جسطح جاگھ تھنے سے ایک برش پاتا اور کالا رنگ بہت بد صورت پیدا ہو کر بولا کہ اے رکھیشور و جاگھ کیا آگیا دیتے ہو جب رکھیشور نے دیکھا کہ یہ راج کرنے کے لائق نہیں ہے تب اس سے کہا کہ تو جنگل میں جا کر بھٹوں کا راجا ہو سو وہ انکی آگیا سے جنگل میں جا کر بھٹوں کا راجا ہوا اسکے برش میں صلاح اور دستہ وغیرہ پیدا ہو کر آج تک دنیا میں موجود ہیں اور اس برش کے نکلنے سے سب باب نیتھا کا برہمن کے شر سے باہر نکل گیا

آدھییا کے مندر صوان - پیدا کرنا رکھیشور و نکا اسکے وہنے ہاتھ سے راجا پر تھم اور راج نام استری کو

میتھر سے ہی بولے کہ اے برہمنی پھر رکھیشور نے بہت مندرا در نیتھان راجا پیدا ہوئے اسلئے راجا میں کی دہنی بھجارتھی تو اس میں سے ایک برش بہت مندرا در تھجوان بشال شری پٹی بھوا اور ایک استری آروپ دتی وہ آدمی پیدا ہوئے رکھیشور نے اسے اس برش کا نام پر تھم اور استری کا نام راج رکھ کر نکالا وہ آپس میں کر کے برتھ سے کہا کہ تم ساتوں دیپ کا راج کر رکھیشور نے اسے گنجان کی شرت سے جانا کہ لے دو لوگ

پہلی نارائن کا اور تارین بہ بات سمجھتے ہی رکھیں سورن نے بڑے آستے سے برتھ کو راج سنگھ سائن پر بیٹھا لانا چاہتا تب کبیر دپوتا کو بلا کر کہا کہ جس سنگھ سائن پر میں آدمی بیٹھا تھا وہ راجا پر برتھ کے بیٹھنے کے لائق نہیں ہوا۔ یہ تم دوسرا سنگھ سائن بہت بچھا پر برتھ کے بیٹھنے کے لائق لاؤ۔ آسٹنٹ کبیر دپوتا ایک سنگھ سائن چڑاؤ بہت اچھا اُسے رکھیں سورن اور دپوتاؤں نے برتھ کو راج سنگھ سائن پر بیٹھا لکر ڈنڈوت کی اور برتھ دپوتا نے چنور اور ناگ دپوتا نے من اور پرتھوی نے کھڑاؤں اور سرتھوتی نے موتیوں کا بار اور تیسری سما دپوجی نے سندھ رشن جکر اور بارتھی ہی نے ڈھسال اور اور گرشا دپوتا نے رتھ اور اگن دپوتا نے دھتکے بان اور رتھ رنے ستھک لاکر راجا پر برتھ کو بھینٹ دیا یا سیطرح سب دپوتاؤں نے بھی اچھی اچھی چیزیں اندر پڑی کے برابر لاکر راجا پر برتھ کو بھینٹ دی اور رتھ پڑی سے اپنی سداؤں نے لاکر راجا کو ناچ دکھلایا اور گن دھرتوں نے گانا سنایا اور سداؤں اور چارن لوگوں نے آکاش سے آستن کر کے راجا پر پھول برسائے اور بھاٹوں نے آکر راجا پر برتھ کی بڑائی میں کثرت بڑھکر کھیلے برتھ راجا کی ابادی اچھا بچن سکر راجا نے بھاٹوں سے کہا کہ ابھی تک میں نے کوئی کام ایسا بڑائی کا نہیں کیا جو تم اتنی آستنت کرتے ہو جس کسی میں کچھ گن نہیں ہوتا اس آدمی کی بھی بڑائی بھاٹ لوگ اپنے فائدہ کی واسطے اندر کے برابر کرتے ہیں یہ بات اجرت نہیں ہوا اور جو آدمی اس طرح کی بڑائی اپنی سکر خوش ہوتا ہو اسکو مور کھ بھنا چاہیے اور جس بات کا اپنے میں گن نہ ہو اور اس بات کی کوئی بڑائی کرے تو نہ سہ میہ جانا چاہیے کہ یہ ہماری ہنسی کرنا ہو اور بھاٹوں میں کچھ اچھا کام کریں تب تم ہماری آستنت کرنا بھی پسپ رہو آدمی آستنت کرنے جو گت نہیں ہوا بڑائی ہی کی آستنت کرنا چاہیے جنھوں نے آدمی کو پیدا کر کے بڑائی دی ہوا وہ جب وہ اُسکے ماتھے سے اچھا کام کرتے ہیں تب آدمی آستنت کے لائق ہوتا ہے اور آدمی جو کسی کو ایک برس یا دس برس تک کھانا اپنا دے تو اسکو دیکھ معلوم ہوتا ہے آستنت کے لائق بھگوان ہی ہیں جو سب کو پالنے کے لوگ کا سکو دیتے ہیں یہ بات

سکر سب کسی نے راجا کی بڑائی کی

آدھیایے سو طھوان - بد ہونا بھاٹوں اور بڈتوں کا راجا پر برتھ کی جنم کنڈلی کا بھل کر

تیسرے جی نے بد رچی سے کہا کہ بھاٹوں نے راجا کو بچن سکر بڑیا کیا کہ ایسا برتھوی ماتھے آب نارائن جی کا اور تارین اپنی بڑائی کرنا بھگوان کی آستنت کے برابر ہوا۔ ایسے اپنی بانی بو بڑھ کرنے کے واسطے ہم آپ کی آستنت کرتے ہیں کہ واسطے کہ لوگوں نے اپنا بیٹہ بنانے کے واسطے بھونٹا اور سچ بہت سی بڑائی اور لوگوں کی کی ہوا اور آپ ایسے ایسے اچھے کام کریں گے کہ آج تک کسی راجا نے ایسے کام دنیا میں نہیں کیے جب بھاٹ لوگ یہ بات کہہ کر راجا سے درذب ایکرا اپنے اپنے گھر چلے گئے تب جو تسی بڈتوں نے راجا کی جنم کنڈلی بنا کر گھونکا بھلے اس طرح برین کیا کہ یہ ساتوں دیسپ کے راجا ہونگے اور انہی اچھا کی سام رتھ سے سب برتھوی کے راجو کو جیت کر اوسے سے آستنت راج کریں گے اور برتھوی کو گھونکا کی طرح دیکھ کر اسکو راج کی بڑائی اور بجا لڑنے کے بارے میں اچھے گت اور بھگوان اور کھیشور اور سادھو اور سنت کونارائن روپ جائینگے اور اٹھ مینے رعیت سے برتھوی کا دین لیکر جا رہینے برسات میں اپنے پاس سے کھانا اور کرنا دینگے اور بنا براہم کسی کو ڈنڈو دینگے جب اندر واہ سے اُسکے راج میں بانی نہیں برساویگا تب راجا پر برتھ کے بڑاپ سے رعیت کی جانب سے کھانے سحر رکھا ہوگی اور راجا پر برتھ تنو آشوبہ ہوگا تب بھگوان کے خوش ہونیکے واسطے بغیر کسی چٹا کے کہیں گے جب بناواؤں بگت اگلی پوری ہو کر سونین بگت شروع ہوگی تب راجا بڈتوں نے اپنے اندر اس لینے کے ڈر سے جوگی روپ بنا کر نیام کرن گھوڑا اچھا بھاجا بھاجا کرنا اور بھگوان کا اندر سے گھوڑا بھین لے آدھا تب اندر اس سے بارہا کر چھل کرنے کے واسطے بہت طرح کا روپ دھارن کر لیا اُسکے روپ دھارن کرنا حال سکر کج گت باسی مور کھ بھی دوسرے کو دیکھ کر دیکھ کر بہت طرح کا روپ دھرتے اور نارائن جی بگت سلا میں برکت ہو کر راجا پر برتھ کو دوشن دینگے اور یہ سب کا ایک بھتھو راج مندر پر لاکر سونیاں کھلایا دینگے اور یہ راجا بڑائی ہستی کو ماتا اور پرائے بھن کھنٹی کے برابر بھگوان سدا برتھو سب بچن اور سحر میں لین رہینگے ایسا کہ بڈتھو سب بگت راجا سے دھتھنا لیکر

اپنے اپنے گھوڑے لگے اور بھگڑ آؤ کہ کیشور اور دیوتا راجا کو ایشور یاد دیکر اپنے اسنے استمان کو پرھارے

اُدھیائے سترھوان۔ کرو دھ کرنا راجا پر تھکا دھری بربر جاکے دُطہ پائے سے

میشرے جی سے کہا کہ ای بدبرجی جب دیوتا کیشور بڑا ہو گئے تب راجا پر تھکا دھرم اور نیت کے ساتھ راج کاج کرنے لگا ایک دن سب رعیت نے اسکے پاس آکر بڑو کہا کہ اے مہاراج آپ ہمارے راجا اور مالک ہیں شاستر کے موافق آپ کو ہماری پانچ بھوکھ کے مارے مرتے ہیں کرنا چاہیے جس طرح درخت اندر سے ٹھوکھلا ہو جاتا ہے اسی طرح ہم لوگوں کا کیشور اور پٹھ مارے بھوکھ کے خالی ہو کر جل رہا ہے اور پھیل کھانے سے سب لوگ جیتے ہیں سو تو راجا ہیں کے پاپ اور نیت کرنے سے برتھوی نے سب اناج اور پھل اپنے بڑا لیے جو اناج ہم لوگ پر تھوی برتھوتے ہیں وہ نہیں لگتا اور جو درخت پہلے سے آگے ہوئے ہیں انہیں پھل نہیں لگتے اسی لیے ہم لوگ اپنے اڑکے باتوں سمیت کھانے بغیر مرتے ہیں سو آپ کو دھرتا مارا جا بھگا کر بنا دیکھ لو کہ کوئی ایسا آپاے کیجیے جسین پہلے کی طرح اناج اور پھل پھر برتھوی سے پیدا ہوا کریں یہ بات سننے ہی راجا نے پر تھوی پر کرو دھ کر کے دھنکھ بان اٹھالیا اور بان چڑھا کر جا ہا کہ ابھی ایک تیر مار کر برتھوی کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈاؤن برتھوی راجا کو ایسے کر ڈو دھ میں دیکھ کر اسی تم کو گنو کارو پ دھ کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی سامنے آئی اور راجا نے اپنے گیان سے پہچان لیا کہ یہ گنو رو پ برتھوی ہے تیر بھی راجا نے مارے کر ڈو دھ کے دھرم اور دھرم کا کچھ بچار نہ کر کے جب تیر مارنے کی اچھٹا کی تب گنو رو پ برتھوی دھان سے بھاگ کر سب لوگوں میں دوڑتی پھری اور راجا بھی دھنکھ بان لیے ہوئے رتھو بڑو سوار اسکے پیچھے کھیدوے جاتا تھا برتھوی نے کسی جگہ اپنے پران کا بچاؤ نہیں دیکھا تب راجا کے سامنے کھڑی ہو کر بولی کہ ای برتھوی نا تم آپ نہیں جانتے کہ نیا درشا ستر میں گنو مارنا بڑا پاپ ہے راجا نے جواب دیا کہ شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ جس کسی سے سنساری جو دو دکھ پاؤں اسکا مارنا پاپ منور دھرم سمجھنا چاہیے برتھو جی نے جو ا دکھ اور اناج سنساری جو یوں کے پائے کے لیے پیدا کیا ہے اسکو تو نے چھپا لیا راجا کو ابھی دھرم ہے کہ جو انکی بر جا کو دکھ دو بوسے اسکو مار ڈالیں یہ بات سن کر گنو رو پ برتھوی نے پھر کہا کہ ای راجا جب ٹھو ہر تیا نش دیت پانا مال میں لے گیا تھا اور جو یوں کے رہنے کے واسطے جگہ نہ تھی تب نارائن جی بارہا اڈتار دھارن کر کے چلو پانا ل سے لائے اور پانی پر استھت کر کے سب جو یوں کو میرے اوپر تباہا جو تم مجھ کو مار ڈانا چاہتے ہو تو سب پر جا کو کمان رکھو گے راجا نے کہا کہ مجھ میں اتنی سامرتھ ہے کہ تیرے مارنے کے پیچھے اپنے تپ کے بل سے تار نارائن جی کی کرپا سے مہا پائے کے پانی پر بر جا کو بساؤن گا گنو نے یہ بات اپنے گیان سے جان لی کہ یہ راجا بڑا بر تابی اور پریشور کا اڈتار ہے جو چاہیگا سو کر ڈا لگا اب پنا اسکی نثرن گئے میرا یوں بچنا ٹھن ہے ایسا بچار کہ برتھوی نے راجا سے بنتی کر کے کہا کہ ای برتھوی نا تم اپنا پریشور پریشور کا اڈتار ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں جگو جو کچھ آپ آگیا دیوں وہ میں کروں

اُدھیائے اڈتارھوان۔ نکالنا راجا کا سب اناج اور ا دکھ دھ گنو رو پ برتھوی کو دھکر

میشرے جی بوسے کہ ای بدبرجی گنو رو پ برتھوی نے راجا سے کہا کہ اے مہاراج میں نے راجا میں کے اڈتھرم کرنے سے اناج اور ا دکھ اور ا دکھ اور ا دکھ سوا سٹھاپنے میں چھپالی تھیں کہ راجا میں کے راج میں سنساری لوگ ہوما درھان کرنا چھوڑ کر سب اناج اپنے ہی خرچ میں لگتے تھے اور دیوتا اور گن کا بھاگ دینا بند کر دیا تھا اسی لیے میں نے اڈتھرمی لوگوں کا پائنا کرنا اچھت نہیں جانا اب تم دھرتا مارا جاؤ تار لیکر پہلے کی طرح اناج اور پھل پیدا ہونا چاہتے ہو تم بید کا ستر بھوکھ لوگ اٹھیاس کے ساتھ گنو کی طرح جگو دھرتھو جو کچھ میں نے گپت کر لیا ہے وہ درجس چیز کی اچھٹا ہوگی سب کچھ مجھ میں دو دھ کی طرح نکلے گا اور پٹھ اڈون کا بہت بوجھ میرے اوپر ہے لکھانے

۱۲۱

رکھا اور اب اسکو اٹھا کر ایک طرف رکھ دیجیے تو بہت سی جگہ خالی ہو جائے اور بہت سی جگہ دینی بھی گڑبے کی طرح ہو رہی ہو اسکو باٹ کر برابر کر دیجیے تب میرے اوپر سب جیو آرام سے رہ کر کھیتی وغیرہ بنا یا کر کے بڑا سکھ پانینگے اور کسیکو دکھ منوگا اور برسات گذر جانے کے پیچھے سب جیو دن کے پلٹنے اور کھیت وغیرہ سینچنے کے لیے سب جگہ پانی بنا رہیگا اور جابرتھ نے یہ بات سنتے ہی اپنی کمان کی نوک سے پہاڑ و نگو جو بیچ میں جگہ روکے تھے اٹھا کر اتر رہتا میں رکھ دیا سو برتھوی تین طرف خالی ہو گئی اور جس جگہ گڑبے تھے وہاں چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کو رکھ کر اپنی کمان سے ٹھونک دیا جب سب زمین برابر ہو گئی تب راجا پرثو نے بہت جگہ شہر اور قلعہ اور گاؤں جہاں جیسا مناسب جانا تیار کر کے وہاں رعیت کو بسایا اور جہاں کہیں گنواں اور باؤلی اور تالاب وغیرہ کا کام تھا بنوا دیا جس میں سب جیو دنکو سکھ ملے تب گنور و بی برتھوی نے خوش ہو کر کہا کہ امی برتھوی نامہ تب مجھے دھو لیکن دھونے کا برتن اور بچھڑے کی صورت بہت چیزوں کے نکالنے کے لیے الگ الگ بنا دیا جس میں سب پارٹھ مجھ میں سے نکلیں پہلے بھیرگ اور ڈرباسا آؤگ رکھیشو ر دن سے گنور و بی برتھوی کو دیا تو آسمین سے بند نکلا تو برتھونوں نے خوش ہو کر کہا کہ ہم لوگوں کو یہی چاہیے پھر دیوتا اور گن دھرب اور دیت اور راجا پرثو وغیرہ نے اس گنور کو دیکر بہت طرح کے پھل اور راج اور دیکھ دہ وغیرہ سب چیزیں طلب کی آسمین سے ہاتھ نکالیں اور گن دھرب اور بچھڑے کا ڈوب الگ الگ بنا تھا اور بدی برتھوی کا مدھ میں کے برابر ہر اس لیے سب کسی نے اپنی اپنی اچھا کے موافق گنور و بی برتھوی کو دیکر سب طرح کی چیزیں نکال لین اور دیوتا اور رکھیشو ر دن نے برتھوی کو آشیر باد دیا کہ پہاڑ اور رتھو وغیرہ کا بوجھا نکلو کچھ نہ معلوم ہوگا لیکن ادھر می اور پاپی لوگ سا دھ اور برتھون کو دیکھ دینے والے جب تیرے اور اپنے چرن رکھیشے تب تو انکے بوجھ سے دکھی ہوگی اس سے ناراضی اور تار یکا ادھر میںوں کو مار کر تیرا بوجھ دور کرینگے یہ بردان دیوتا اور رکھیشو ر دن کا سنکر برتھوی اپنا ج ڈوب دھ کر راجا پرثو کو آشیر باد دیکر اپنے استھان کو چلی گئی اور سنساری جو راج اور پھل پیدا ہونے سے خوش ہو کر اپنے دھرم اور کرم میں یقین ہو کے اور شہر اور گاؤں میں سکھ کے ساتھ رہ کر راجا پرثو کو آشیر بادینے لگے

ابھیائے اندیسوان سنوا شتومیدھ جگت کرنا راجا پرثو کا

میشے جی نے ہڈر جی سے کہا کہ جب سب پر جا راجا پرثو کی آنداد رخس ہوئی تب راجا نے رکھیشو ر دن اور برتھون کو بلا کر سکلپ سوا شتومیدھ کا جگت کا کیا اور برتھو ڈرت میں سوا شتومیدھ کے استھان پر نہ کام جگت کرنے لگا راجا پرثو کے نیت اور دھرم کہنے سے گھبی اور دود اور دہی کی ندی سنسار میں پرکٹ ہو کر بننے لگی اور رشن اور موتی اور سونا اور چاندی اور تانہا وغیرہ کی کھان تھدرا اور پھاڑوں سے بغیر کھو دے پرکٹ ہو گئیں اس لیے انکے راج میں کوئی در درسی اور دکھی نہ تھا جب راجا نے سناستر کے موافق ششام کرن گھوڑا چھوڑ کر اپنی فوج اسکے ساتھ کر دی تب وہ گھوڑا سا تو ڈوب میں پھیر گیا یا کسی دوسرے راجا کو ایسی ساہم تم نہولی جو راجا پرثو کا گھوڑا بنا دے سکے سب راجا اسکا مدھ میں ہو کر اپنے اپنے پیش کا بسا اسکو دیتے تھے جب اسی طرح راجا نے بناؤے جگت پوری کر کے ستوین جگت شروع کر کے ششام کرن گھوڑا چھوڑا تب اندر نے چنتا کر کے بجا کر کیا کہ ستوین جگت پوری ہو جانے پر راجا پرثو میرا اندر اسن جس میں بیگا اس لیے یہ گھوڑا لینا چاہیے جس میں ستو جگت پوری نہ ہونے پاوین ایسا بجا کر اندر اپنے بیٹے سے بولا کہ تو جا کر یہ گھوڑا کسی طرح پکڑ کر ہمارے پاس لے آ۔ جب اندر کا بیٹا گھوڑا پکڑنے کے واسطے آیا تب اسکے ساتھ بڑے بڑے جو دھار دیکھ کر مارے ڈر کے گھوڑے کو نہ پکڑ سکا اور اندر کے پاس جا کر کہا کہ میری ساہم تم نہیں ہی جو اس گھوڑے کو پکڑ سکون نکو ساہم تم ہونو پکڑ لاؤ یہ بات سنکر اندر نے بجا کر کہا کہ راجا پرثو بڑے

دھرم کا اور دیاوان میں اُسے سنگھڑائی کر کے ہم گھوڑا نہیں لاسکتے کچھ جھیل کر کے گھوڑا لانا چاہیے ایسا بجا کر راجا اندر جوگی کا روپ
 بنکر گھوڑے کے پاس گئے جب راجا کے نوکر دن نے جوگی جھکا انکو وہ دن جانے سے منع نہیں کیا تب اندر اس گھوڑے کی باگ بکر لاکاش کی
 راہ سے اپنے وک کو لپچے جب راجا کے نوکر دن نے جوڑنے کی سافرہ نہیں رکھتے تھے بہ حال دیکھا تب راجا سے کہا کہ اے مہاراج ایک آدمی
 جوگی روپ بنکر گھوڑے کو لاکاش میں لڑا لیکیا یہ بات سنتے ہی راجا نے براہمنوں سے پوچھا کہ تم لوگ اپنی گیان درشت سے
 بجا رو کہ یہ جوگی کون تھا جو گھوڑا ہمارے گیا براہمنوں نے دو درشت سے دیکھا کہ کہا کہ اے راجا گھوڑا تمہارا راجا اندر اس ڈر سے اپنے
 لوگ میں لے جاتے ہیں کہ سٹو جگت پوری ہو جانے سے اندر سن میرے لیکیا یہ بات سُنکر راجا برہمنوں سے کہیں اندر لوک لینے کی کچھ اچھا نہیں
 رکھتا لیکن اندر جو ہاری جگت بند کرنا چاہتا ہوا سیلے اس گھوڑے کو ضرور منگوانا چاہیے یہ بات براہمنوں سے کہہ کر راجا نے بیٹا شوا پنے بیٹے کو
 آگیتا دی کہ تو ابھی جا کر گھوڑے کو لے آ۔ اور اتر میں کو اسکے ساتھ کر دیا جب وہ دونوں وہاں سے اترتے ہوئے اندر لوک کے پاس پہنچے
 تب رکھیشور نے گھوڑا لے جاتے ہوئے دیکھا کہ بیٹا شوا کو دکھلا دیا راجا نے اندر کو گھوڑے سمیت دیکھتے ہی سرخوت نامہ بان دھنک پر
 بڑھا کر جیسے جا ہا کہ اندر کی چھاتی میں مارین۔ ایسے ہی اندر اپنے پران کے ڈر سے گھوڑا وہاں چھوڑ کر اتر دھیان ہو گئے اور بیٹا شوا نے
 گھوڑے کو راجا پر ہتھ کے پاس لاکر حال بھاگ جانے اندر کا کہہ دیا جب اندر گھوڑا چھین جانے سے بہت شرمندہ ہوئے تب اپنی مایا سے
 اندھیا لاپیدا کر کے کئی مرتبہ دھوکھا دیکر گھوڑا چالے گئے لیکن راجا برہمنوں کا بیٹا بیٹا شوا جا کر چھین چھین لایا جب اندر نے کئی مرتبہ گھوڑا
 چھین جانے پر بھی چرا نا سکا چھوڑا تب راجا برہمنوں نے کڑو دھ کر کے دھنک بان اندر کے مارنے کو اٹھایا اس وقت جگت کرانے والے رکھیشور دن نے
 راجا کو بھجایا کہ یہ برہمنوں نے سوا شوا میدھ جگت کا سنکھپ کیا ہو کر دھ کرنے سے سنکھپ میں لکھیں ہو گا اور اندر اور ت پینے سے
 کسی طرح نہیں سکتا جب رکھیشور دن کے بھجانے سے راجا کا کڑو دھ شانت ہوا تب برہما جی نے نار دھن سمیت جگت شالا میں
 آکر کہا کہ ای راجا تم اندر کے مارنے کی اچھا مت کرو تمہارے ہاتھ اسکی موت نہیں ہو جو تم کو اندر اس لینے کی اچھا ہو تو اسکو اندر پری سے
 نکال کر وہاں کا راج کر دو اور جو مکت کی اچھا رکھتے ہو تو سوین جگت مت کرو یعنی جگت تنے کی ہن انھیں جگت کے کرنے سے پریشور
 انکو درشن دے کر مکت پدی دیں گے اور تمہارے جگت کرنے کا حال سنساری لوگ سنکر شہجہ کم کرینگے اور اندر کے بھلا دہیے کا
 حال سنکر کلجگت باسی پاکھنڈر چھین گے جب برہما جی کے بھجانے سے راجا برہمنوں نے اپنا کڑو دھ چھا کیا تب برہما جی نار دھن سمیت اپنے لوک
 کو گئے تب راجا برہمنوں سے بولا کہ میں اندر لوک کی کچھ اچھا نہیں رکھتا اتنا تو ہے جگت اچھی طرح سمجھو دن ہو میں ایک جگت جو
 باقی ہر وہ میں نہیں کرونگا یہی پورن اہت اگن گنڈ میں ڈال دو جیسے رکھیشور دن نے منتر بڑھکر پورن اہت کیا ویسے ہی برہما جی
 نے نار دھن جی کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ایک راجا اندر کے سامنے دو سر کوئی سٹو جگت نہیں کر سکتا اور راجا برہمنوں پر م جگت کا سنکھپ
 جو ٹھ منہو نا چاہیے اور آپ سب باتوں کے مالک ہیں جیسا اہت ہو وہ کہیے یہ بات سنتے ہی برہمنوں نے لوکی ناٹھ برہما جی اور اندر کو
 اپنے ساتھ کڑو پڑھال کر پورن اہت ڈالنے کے شہ اس جگت شالا میں آہو بوجے انکو دیکھتے ہی راجا برہمنوں اور راکھیشور کھڑے
 ہو کر بکینٹھ ناٹھ کو دندون کر کے اہت کرنے لگے

۱. بیلینا دھ

۲. سربنن

اُدھیہاے بیسوان۔ بلا نار راجا برہمنوں کا سب راجو کو اپنے مکان پر
 شکد پوجی نے کہا کہ ای راجا پچھت نارن جی نے راجا برہمنوں کی استت کرنے سے بہت خوش ہو کر کہا کہ ای راجا تمہاری شوا جگت

سمپورن ہونیں ہم نئے بہت خوش ہیں کہ بڑوان مانگوا اور تمام اندر کا ابراہم چھما کر کے اس سے کسی بات کا بڑو دھڑکھو کس واسطے کہ آتسا کو آتسا سے دشمنی کرنا نہ چاہیے سب چھوٹے بڑے جڑو دن میں اتنا ایکسا ہو کر شہید اور اشد شہید کر کے کرنے سے بھلا اور بڑا کسلا تا ہی سو تم دیا اور دھرم سے رکھ پر جا کا بان کر دیکھو سنکا دیکھ رکھیشور را کر گیان آیدیش کرینگے یہ بات تر لو کی ناتھ کی سنکر راجا پر تھ نے بدھ پوکے انکی پوجا کر کے ناتھ جوڑ کر پڑ گیا کہ اودین دیال میں کسی کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا اور اندر لوک یا کسی دوسری چیز کے لینے کی کچھ چاہتا نہیں رکھتا کیوں یہی چاہتا ہوں کہ آپ کے جڑون کی بھکت اور بریت میرے بڑے میں بنی رہے اور آپ کا جس اور کن جگہ دس ہزار کان کے برابر سن بڑے اور آپ نثری چھٹی جی سے بھی آدھک پیارا اپنے بھکتوں کو جانتے ہیں جسے آپ کی بھکت کا سکھ پایا وہ آدمی موہ جال میں نہیں بھگتا جگوا آپ کے جڑون کی بھکت اور بریت جانتے یہ بات سنے ہی نارائن جی خوش ہو کر دوسلے کہ اسی راجا تم میرے بڑم بھکت ہو مٹھاری سب اچھا پوری ہوگی جب تر لو کی ناتھ ایسا کہہ کر سیکٹھ کو بدھا رے اور بڑا چھی بھی اپنے استھان کو گئے اور راجا کا بھکت سمپورن ہونے کی سب برابر سن اور رکھیشور دن کو موت دان اور دھچھنا دیکر بدلیا اور اندر سے بریت رکھ کر دھرم کے ساتھ پر جا کو بانے اور راج کر کے ان کے راج میں برائمن اور رکھیشور دن کے کبھی کسی پر کر دودھ نہیں کیا اور سب چھوٹے اور بڑے خوش اور چین سے رہنے لگے کچھ دن گئے راجا نے بجا کر کیا کہ ہمارے بیج بھر میں سب چھوٹے بڑے چارون برن بریشور کا بھجن اور آئمن کرتے اور رکھتا سنے اور بریت کے کون سے بچکر سا دھ اور بڑا نہیں کی سوا کرتے تو بہت اچھا ہوتا ایسا بجا کر راجا نے ساتون و نیپ کے راجا اور رکھیشور اور برائمن اور مہاتما اور چارون برن کے لوگوں کو نیوتا بھیج دیا سو ٹھوڑے دنوں میں سب راجا برتھ کے یہاں آکر اٹھا ہوئے راجا نے انکا ایسا آدستھان کیا کہ سب خوش ہو گئے

اوتھیایے الیسوان - کتا راجا پر تھ کا سب راجون سے واسطے پھیلانے بھگوت بھجن سکے اپنے اپنے راج میں

میرے جی نے بڑی سے کہا کہ جب راجا برتھ سب راجون کا ششٹا چار کھیلانے پلاسے ناچ رنگ دکھلانے سے کچھ تکے سب راجا اور برجا اور رکھیشور دن کو ہماین مٹھال کر بلا کہ ایک چیز ہم تم لوگوں سے ملکتے ہیں لیکن دیا ڈالکر نہیں مانگتے تم لوگ دیا کر کے اپنی خوشی سے ہکو دوتو مٹھا لڑا احسان ہو گا یہ بات سنکر سب راجون نے ناتھ جوڑ کر پڑ گیا کہ اود پر تھوی ناتھ ہمارا تن دھن استری پتر سب آپ کے اوپر بھجا اور میں جو اگتا دیکھی وہ کرین تب راجا برتھ تو نے کہ ہم جانتے ہیں کہ ساتون دیپ میں جتنے چھوٹے بڑے پریش اور استری چارون برن کے ہیں وہ سب نارائن جی کی بھکت پوجا جب تک نام کا آئمن کیا کرین جس راجا کے دیپ میں برجا لوگ جو کچھ پتھ باپا پ کرتے ہیں اسکا چھٹھوان حصہ راجا کو پہنچتا ہے بریشور کا بھجن اور آئمن کرنا اور ان کے جڑون میں بھکت اور بریت رکھنا اور اوتار دن کی کتھا اور لیل سننا چارون برن کو ضرور چاہیے ہر بھجن اور ہر بھکت کرنا کسی خاص برن کے واسطے الگ کر کے نہیں بنا یا گیا ہر چارون برن میں سے جو کوئی سچے من سے آئمن اور بھکت کرنا ہے اس پریشور دیال ہو کر اترتہ دھرم کام موکش چارون ہدار تھ اسکودیتے ہیں دیکھو نثری بھکتی کا جو ٹھاپیر دیا ہوا ہے بریشور نے بڑے بڑے پریم سے کہا یا تھا سیدھ بہت آدمی ہر بھکت بدوی کو پونچے ہیں دوسرے راجون کے وقت میں برن اور تھرم کے اولاد دھرم پر سیدھ تھے اور ہاری یہ اچھا ہے کہ ہمارے وقت میں پریشور کا نام لینا اور انکی بھکت کرنا راج ہو جاوے سو تم لوگ اپنی اپنی برجا کو اسی دھرم کا پدیش کرو جو ناچ کھیت میں پیدا ہوتا ہے اسکا چھٹھوان حصہ راجا کو پر جا سے لینا چاہیے سو وہ ہنے اپنا چھٹھوان حصہ پر جا کو چھوڑ دیا اسی میں سب لوگ ہوم اور دن کیا کرین جو اسے اسکے

اور کسی کو جس چیز بار و پیر کی جاہنا ہو وہ ہمارے یہاں لے لجا کر شکم کرم میں خرچ کیا کہ ہم ہمیں بہت خوش میں جو دھن دھرم میں خرچ ہو یا
 دوسرے کے کام آدے اسیکو پھیل جانا چاہیے اور پریشور کی بھگت کرنے سے آدمی کی سب کا منا پوری ہو کر کرنے کے بعد بکندیم کا شکم
 ملتا ہر طرح آگ لکڑی میں رکھا پائے کیے بنا نہیں نکلتی اسپر ح پریشور سب کے ہر دہن میں رکھنا بھگت کیے اور گیان پر اپت ہوئے
 بوکھلائی نہیں دیتے اور پریشور کا جڑ مکھ اگن اور چھتین مکھ براہمن ہر پریشور جتنا براہمن کو دکھلانے سے خوش ہونے میں آنا اگن میں
 بھگت ہو کر کرنے سے خوش نہیں ہوتے شو میں انھیں براہمنوں کے جرنوں کی دھول اپنے ماتھے پر چڑھانا ہون چکی سیوا کرنے سے آدمی جلد اپنا
 منور ہوتا ہے جس آدمی سے براہمن خوش ہو اسکو سمجھانا چاہیے کہ پریشور اس سے خوش ہیں اور جس پر براہمن کرو دھکرے اسکو پریشور کا دشمن
 ماننا چاہیے یہ بات سنتے ہی سب براہمن اور رکھیشوروں نے راجا کو اشیر باد دیکر کہا کہ جب ایسا دھرم اتما راجا ہوں گے تو گون نے پایا تب سب
 دھکر ہمارے چھوٹ گئے تب تو سب راجوں نے اپنے اپنے دیش میں آکر راجا بڑھ کر کی آگیا کے موافق دھرم کار واج کر دیا جب راجا بڑھ کر
 اپدیش سے سب سنساری لوگ ساتوں دیپ میں پریشور کے جرنوں کی بھگت اور ان کے نام کا انمن کرنے لگے تب دیو لوک
 میں یہ سماچار سنکر ایک دن سنکا وک رکھیشوروں نے براہمن کی سمجھا میں کہا کہ مرث لوک ہیں راجا بڑھ کر ایسا دھرم اتما پیدا ہوا کہ جسکے
 اپدیش سے ہر جن اور بھگوت دھرم کر کے سب لوگ کرتا تھ ہونگے سو ہم بھی راجا کو دیکھنے جاتے ہیں ایسا کہ کروہ چاروں بھائی راجا بڑھ
 سے ملنے کے واسطے راج مندر برائے ان سب کو آکاش کی راہ سے سورج کی طرح آتے دیکھ کر راجا اپنی سمجھا سمیت اٹھ کھڑا ہوا اور دندوت
 کر کے بری خوشی اور آدے سے سنگھاسن پر بیٹھا لکر جرن انکا دھویا اور بدھ پوریک بپو جا کر کے اور جرنارت لینے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر پو کیا
 کہ اے مہاراج میرے پچھلے جنم کا پرن آدے ہوا جو آپ نے بنا بلائے اپنا رشن دیکر مجھے کرتا تھ کیا یہ دین بجن سنکر سنت گمار جی
 بولے کہ اے راجا پریشور میں تیری بھگت سنکر ہم جکو دیکھنے آئے ہیں راجا نے بہت دیا انکی اپنے اور بدکھیکر پوجھا کہ اے دین بندہ
 سنساری آدمی جنم اور مرن سے کس طرح چھوٹے ہیں سنت گمار جی نے کہا کہ اے راجا تھے سنسار کا بھلا کرنے کے واسطے یہ بات پوچھی ہر
 سوا سکی تدبیر ہم تم سے کہنے ہیں سنو کہ جو کوئی آدمی کاشن پاکر آتھ کرن سے نیام مندر کے جرن اور سورپ کا دھیان اور زبان سے
 انکا انمن اور ہر چہ چار کھکر کا لون سے انکی کتھا اور لیل پرت کے ساتھ سنا کر تاہو وہ آدمی جنم مرن سے چھوٹ جانا ہوا اور پریت پریشور
 میں دڑھ ہو جانے سے پھر کم نہیں ہو جاتی اور سا دھ اور مہاتا کے ملنے میں دونوں کو لایہ ہوتا ہر اور دنیا میں اپنے شریرا اور گھر
 اور بستری اور پتروں کو اپنا سمجھ کر اٹھتے پریت رکھنا ہی دکھ کی جڑ جالو اور پریشور کے جرنوں کا دھیان کرنے سے گیان پر اپت
 ہوتا ہر اور کام کر دو دھ تو بھ موہ میں چٹ لگانے سے گیان نہیں رہتا یہ بات بجا کر آدمی کو واجب ہو کہ بری سنگت سے الگ
 رہ کر سنت اور مہا تا کی سیوا کیا کرے جس میں اسکا بھلا ہوسو اسے دوسری کوئی تدبیر بگت ہونے کے واسطے نہیں رہے گیان سنکر راجا نے
 بڑا کیا کہ مہان ترن مہاراج ج طرح کر با کر کے آپ پہان آئے ہیں اسپر ح دیال ہو کر ایسا اشیر باد دیکھیے جس میں سب پر جا مبر ہی بھگت
 ہو جاوے اور گیان جو آپ نے جکو پدیش کیا اسکے بدلے میں آپ کو کون سی چیز دون جو میں اپنا سر دون تو اس گیان کی برابری
 نہیں رکھتا اور جب میں نے سہجیا کر آپ کو دندوت کی تب سر دینے میں کچھ باقی نہ رہا اور سب دھن اور راج اپنا میں براہمن اور
 بھیننو کا بھکر ان لوگوں سے جو بچتا ہر اسکو اپنے کام میں لاتا ہوں اسلیے آپ کو کچھ نہیں دے سکتا آپکارنی (قرض دار) ہوں
 آپ دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر کیجیے جس میں اس رن سے میں آرن ہو جاؤں سنت گمار جی نے کہا کہ اے راجا ج طرح کوئی کسی کار نیا ہوا اور

اور

پانے والا این کا کہ نہ ہنسا بنارن بھگو چھوڑ دیا تو وہ این ہو جاتا ہے اسطرح ہنسنے بھی رن چھوڑ کر رن کر دیا سنکا دک یہ کہ کہ ہم لوگ کو چلے گئے
اَوھیا کے بائیسواں۔ جانا راجا پر تھ کا تپ کر نیکے واسطے جنگل میں اسیج اپنی استری سمیت

میشرے جی نے کہا کہ ای بد راجی سنکا دک کے جائیکے تھے راجا پر تھ نے اسطرح دھرم اور پر جا پان کے ساتھ بہت دنوں تک راج کیا
 لیکن وہ سدا سدا دم اور براہمن کی سیوا اور بہرچن کر کے نارائن جی کی کتا اور کترن سنا کر تا تھا اور سنا تو دیپ میں بھگوت بھجن ہوتا تھا جب
 راجا کے ارج نام استری سے بچتا شوا دک پانچ بیٹے پیدا ہوئے تب راجا نے کچ دن تھے بجا کر کیا کہ دیکھو یہ راج اور دھن سدا بنارن ہونے
 کے پچھے ساتھ نہیں جاتا اسلئے اتم ہو کہ میں اس سے الگ ہو کر جنگل میں جا کر زیر مٹھور کا بھجن اور اتمن کروں جس میں میرا بروک بنے راجا پر تھ
 نے یہ بات بجا کر راج گڈی اپنے بڑے بیٹے بچتا شوا کو جو جھپیس گن بدھان تھا دیدی اور من اپنا سنساری مایا سے برکت کر کے ارج
 اپنی استری سمیت جنگل میں جا کر زیر مٹھور کے تب اور دھیمان میں لین ہوا راجا پر تھ کے چلے جانے سے سب راجا نے دکھ بہت کیا۔

اَوھیا کے تیسواں۔ تین تیاگ کرنا راجا پر تھ کا ساتھ جوگ اچھیا س کے اور سترى ہونا ارج کا اپنی استری کا

میشرے جی بولے کہ ای بد راجی راجا پر تھ نے جنگل میں جا کر گرمی میں پنج گن تا پا اور برسات میں میدان میں بیٹھے رہے اور ہاڑے
 میں پانی کے بیتر کھڑے رہ کر پیشور کا تپ اور اتمن کیا جب اسطرح استری سمیت تپ کرنے ہوئے کچ دن بیت گئے تب ایک دن
 راجا نے بجا کر کیا کہ اب یہ تین چھوڑ کر سیکٹھ میں جانا چاہیے یہ بات ٹھان کر دھیان سے راجا پر تھ نے آدڑ نکار جوت کے دھیلان میں جوگ
 بھساس کے ساتھ میٹھ کر ہانڈ کی راہ سے پزان اپنا نکال دیا تب ارج اکی استری نے یہ حال راجا کا دیکھ کر پہلے بہت سوچ کیا پھر اس کو دھوج
 دیکر اٹھی اور جنگل سے لکڑی بنور کر جتا بنا لی اور اس پر راجا کی کو تھ رکھ کر آگ لگا دی اور اپنے پت کے چرن دیکھتے ہوئی سات پر کرنا
 اس جتا کی وی اور ماٹھ جوڑ کر ٹولی کہ ای مہاراج میں ٹھارے بنا دوسری جگہ نہیں رہ سکتی جگہ اکیٹے چھوڑ کر کمان چلے جان آپ جتنے
 ہین دیان بھگو میں اپنے ساتھ سیوا اور ٹھل کرنے کو پھیلے جس میں آبی سیوا کرنے سے میرا پر لوک بنے یہ بات کہہ کرانی بھی اس جتا میں
 گود کر راجا کے ساتھ سستی ہو گئی اسوقت ایک دیوان بہت اچھا جزا دھسین عملی بھوننا بچھا تھا اور توتیوں کی جھا لگی تھی سیکٹھ سے
 دیان بر آیا راجا پر تھ اپنی استری سمیت اس پر ٹھیک کر سیکٹھ کو چلے گئے۔

اَوھیا کے چوبیسواں۔ استت کرنا دیوتاؤں کا راجا پر تھ کی اور راج کرنا بچتا شوا کا ساتھ دھرم

میشرے جی بولے کہ ای بد راجی جو وقت راجا پر تھ اپنی استری سمیت دیوان پر ٹھیک کر سیکٹھ میں پہونچا اسوقت دیوتاؤں نے اکی استت کرنا
 اور اچھین میں کہنے لگے کہ دیکھو آج تک اسطرح کا راج اور پر جا پان اور تپنیا کسی راجا نے نہیں کی اور ایسی بہت برا استری اچھ کھٹھ
 دوسری نھوگی اور راجا نے اپنی راج گڈی کے سٹھے ایسا دھرم پرمایا کہ ساتوں دیپ میں سنساری لوگ ہر جھکت ہو گئے اور وہ اسلئے
 راج کاج کرتے تھے جس میں ادمری اور پاپیوں کو دند دینے سے پڑن برا پت ہو اور راجا پر تھ جو نارائن جی کا اوتا تھے سنساری راجوں کو
 دھرم پدیش کرنے اور برتھوی بنگل اور گاؤں آدک بسا کر جو تون کو سکھ دینے کے واسطے منگمہ کا شریر دھارن کیا تھا اتنی کتا سنا کر
 میشرے جی بولے کہ ای بد راجی جب راجا پر تھ کا بڑا بیٹا بچتا شوا راج گڈی پر بیٹھا تب اسنے اپنے چاروں بھائیوں کو چاروں دشا کا
 راج بانٹ دیا اور پانچ راج گڈی پر آسہ میٹھ کر دھرم اور پر جا پان کے ساتھ راج کرنے لگا اسکے راج میں بھی سب رعیت خوش رہتی تھی
 اتنی کتا سنا کر شکد یو جی بولے کہ ای راجا پر تھ پت ایک بار شمسٹھ جی نے تین طرح کی لگن کو ایک جس میں براہمن لوگ ہون کر نے ہن دوسری

۱ شیخیندی
 ۲ شاہک
 ۳ سوان
 ۴ شری
 ۵ مسکتی
 ۶ ہا بیڈیون
 ۷ ہا بیڈیون
 ۸ شریون
 ۹ ہا بیڈیون

تینوں میں بنانے کی تیسری جو لکڑی میں رہتی برتناب دیا تھا کہ تم مرت لوگ میں جا کر آدمی کے قہن میں جنم لو اس شاپ سے تینوں اگن نے سنا میں انکر اجا بھناشو کے یہاں تک کہ تری نام استری سے جنم لیا را جائے انکا نام ہاؤگ اور پکان اور پچھلکا مادہ لوگ نمورے دن دنیا میں رہ کر تینباگ کر نیکی بچھے پھر اگن دیوتا ہو گئے اور راجا بھناشو کی بڑھت نام دوسری استری سے ہر دھان نام بیٹا پیدا ہوا جسکو ہوا ہر دھانی نام اگن کی کنیا سے ہوا ہر دھان کو اسی استری سے پراچین بڑھک وغیرہ چھ بیٹے پیدا ہوئے پراچین بڑھک کے یہاں سٹ وئی نام استری سے جو بہت سندر تھی دس را کے ایک صورت کے جنکو پریچینا کہتے ہیں پیدا ہوئے بدن انکا دس را کون کیطرح الگ الگ تھا بڑوب اور گیان سب کا ایک تھا اس واسطے دسون کا نام پریچینا رکھا جو ایک کو بلاؤ تو دسون بولیں اور انہیں جو ایک کام کرے وہی دسون کہیں ایک کے بار ہونے سے دسون ہمارے ہوا دین دیکھنے میں وہ دسون الگ الگ تھے بڑ بڑھ اور بڑ بڑھ اور بڑ بڑھ اور موت اور موت اور جینا سب کا ایک ساتھ تھا جب انھوں نے اپنے باپ کی آگیا سے بن میں جا کر دس ہزار برس پریشور کی پستیا کی تب ہما دیو جی اور تے بہت گیان چرچا ہوا

اُدھیایے پکیسوان - شری ہما دیو جی اور پریچینوں کی بات حیت ہونا

بدرجی نے اتنی کھانکھ میٹرے رکھیشور سے پوچھا کہ جو کچھ گیان چرچا شری ہما دیو جی اور پریچینوں سے ہونی تھی وہ برتن کیجیے میٹرے جی نے کہا کہ جب پریچینا لوگ پیدا ہوئے تب پراچین بڑھک نے ان دسون را کو نکوا گینا دی کہ پہلے تم لوگ جنگل میں جا کر پریشور کا تپ کرو گیوان کا دشمن ہو نیکی بچھے نارینی سریشٹ دنیا میں پیدا کرنا پریچینا لوگ یہ بات سنتے ہی گھر سے نکل کر پچھم طرف شمار کے نزدیک چلے گئے انکو وہاں ایک آستھان بہت رینک تالاب کے کنارے دکھلائی دیا انھوں نے وہاں چھلکا پستی میں سجا کر کیا کہ ہم نہیں جانتے کہ نارائن جی کون ہیں اور کس طرح انکا تپ اور آمرن کرنا چاہیے وہ لوگ اسی چینا میں بیٹھے تھے کہ اسی کے کچھ بولی آدمی کی سالی وہی تبا انھوں نے آپس میں کہا کہ یہاں کوئی دکھلائی نہیں دیتا یہ کون بولتا ہے یہی کہ رہے تھے کہ اتنے میں شری ہما دیو جی اسی تالاب سے نکل کر وہاں آئے انکے ساتھ دیوتا لوگ آستت کرتے اور گنڈھرب لوگ گانے تھے جب پریچینا لوگ انکو نہ جب انکر اسطرح بیٹھے رہے تب شری ہما دیو جی نے کہا کہ اے پریچینا ہم ہما دیو جی ہیں تم لوگوں کو گیان سکھلانے کے واسطے یہاں آئے ہیں کہ تم لوگ نارائن جی کا بچن اور آمرن اسطرح سے کرو کہ جہین ملکوا انکا دشمن ہے اور جسطح نارائن جی جگجو بارے میں اسی طرح نارائن جی کے بھکت جگجو بارے میں میں ملکوں بھکت سمجھ کر گیان سکھلانے آیا ہوں یہ بات سنکر پریچینوں نے بڑی خوشی سے کھڑے ہو کر شری ہما دیو جی کو زڈوت کی اور بڑے آدھار سے بیٹھا لکھنے پوریک انکی آستت کرنے لگے تب شری ہما دیو جی نے ہنس کر گھجستو تر نارائن آستت کا پریچینوں کو سکھلا کر کہا کہ تم لوگ نہ پراۓ کال اور سندیاسے اسنان کر کے یہ آستت پڑھکر نارائن جی کے بچتر بھی روپکا دھیان کیا کرو پریشور ملکو جلد لینگے اور پریچینا میں دن رات یہی کام رکھ کر بھکت اور گیانوں کا دشمن ہو گیا کرتا ہوں اور جو لوگ اپنے اگن سے پریشور کے بچن اور آمرن میں چاہتا نہیں رکھتے انکو گیان سکھلا کر کرنا رکھ کر دیتا ہوں سو جنم تک جو کوئی اپنے بز اور آمرم کے دھرم میں جیسا کہ براہمن اور شری اور پیش اور شودر کے واسطے پیدا اور ساستر میں لکھا ہے دھرم رکھو اسی کے موافق کر م کرنا رہتا ہے اور باپ اور اڈھرم کے پاس نہیں جاتا ہے وہ آدمی سو برس تک ہما دیو رہ کر پھر چتر بھی روپ پریشور کا پاتا ہے اسطرح کا دھرم اور بھکت کرنے والا آدمی دوسری بات سے کچھ بڑوچن نہیں رکھتا شری ہما دیو جی یہ گیان پریچینوں کو سکھلا کر کیلاس برہت کو چلے گئے۔

۸ ہنس گویا

اَوھیا کے چھبیس سو اَن بھینٹ کرنا نار دھجی کا پختیوں کے باپ پر اچھین کرکے سے

دو ہا سادھن جگت ایک سے نرے نہ ایک کام بنا بھگت بھگوت کے جو نہ سے بشرام

میشے جی نے کہا کہ اسی بدیہی برچیت لوگ سادھو اور بنیشو کی بڑائی اور بریشو کے ٹٹنے کی تدبیر شری ہما دیو جی سے سٹھکوتور
 بڑھنے لگے اور نارائن جی کے دھیان کرنے میں ہیں ہوئے جب انکو دس ہزار برس پہنچ کر تے بیت گئے تب پریشو نے برین ہو کر اور
 دشمن دیکر بڑی خوشی سے انکو بردان دیا تیر بھی وہ لوگ سنساری ہو رہے تھے اچھکرا سیکھ کر پرتیشو کا تب اور دھیان کرتے رہے
 اور پر اچھین کرکے اُنکے باپ نے بہت دوان تک سنساری سکھ اور راج بھوگ کہہ بات بچار کی کہ راج اور دھن بھگوان کی کہ باسے ہا کر سنساری
 سکھ میں خرچ کرنا اچھا نہیں ہونا اسکو دان اور جگت آدک میں خرچ کر کے بنا کر لوک بنانا جاہیہا ایسا بچار کرنا جانے اتنا دن اور جگت کرنا شروع کیا
 کہ سادھو کے موافق بھرت کھنڈ کے دیش میں جس جس جگہ جگت کرنا اچھت تھا کوئی جگہ جگت کرنے سے باقی نہیں رہی لیکن راجا کاشن برکت
 نہو کر سورگ اور نذر لوک کے سکھ کی چاہی رہی یہ حال اسکا دیکھ کر نار دھجی نے بچار کیا کہ دیکھو راجا کی عمر صرف جگت ہی کرتے کرتے
 بیتی جاتی ہو اور کرپول جگت کرنے سے اسکا بڑوگ نہیں بنے گا راجا بڑوگ دھرم ناما کے کل میں یہ پیدا ہوا ہوا سوسا سٹھ اسکو کچھ گیسان سکھلا کر
 ہوسا گرا بار تار دینا چاہیہے یہ بات بچار کرنا دمن مرت لوگ میں راجا کے پاس آئے راجا نے انکو دیکھتے ہی بڑی خوشی سے دندوت کر کے
 بڑے آدرجھاؤ سے بیٹھا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اسی ما راج میرا بڑا بھگت دے ہوا جو آپ ایسے ہما نا برین نے کر یا کر کے بھگوت دینا نار دھجی ہنس کر
 بولے کہ اسی راجا سے بات ہوتی بڑا بھگت تھا جو تو آدمی کا تن پا کر بھرت کھنڈ کی رجا کا راجا ہوا اور تو نے اس بھرت کھنڈ میں جو کرم بھوم ہی
 جگت وغیرہ بہت سے دھرم اور کرم کیے پر جان پہنچنے کی اچھا کر کے راستہ چلے تو اس ٹھکانے پر پہنچنا چاہیہے اور جو چلتے ہی چلتے راہ میں
 عمر پوری ہو جائے اور اس ٹھکانے پر نہ پونچے تو اس راہ چلنے سے سوائے ٹھکنے کا اور کیا لایا ہو گا یہ بات نار دمن کی سنکر راجا نے
 بڑا اچھراج ماکر من میں کہا کہ دیکھو بیدا اور پران میں جگت اور دان کرنے کا بڑا بھگت کیا ہوا اس سے بڑھ کر دوسرا دھرم نہیں لکھا اور
 اور نار دھجی ایسا کہتے ہیں اسکا کیا بھید ہر راجا یہ بات بچار کر جنتا کرنے لگا۔

اَوھیا کے ستنا تیس سو اَن - دیکھتا راجا پر اچھین کرکے کا اَن جیو موٹا سوروپ جنکو مار کر جگت میں ہون کر دیا تھا

نار دھجی نے راجا کے من کی بات اپنے گیان سے جا کر بچارا کہ جب تک کچھ ڈر راجا کو نہ دکھلاؤنگا تب تک من اسکا جگت کرنے سے
 نہیں پھیرے گا ایسا بچار کرنا دمن نے اپنے جوگ بل سے جتنے جانور راجا نے جگت میں مارے تھے ان سبکو آکاش میں راجا کے سلنے
 لاکر کھڑا کر دیا جب وہ سب جیو راجا کو گھورنے لگے تب نار دھجی بولے کہ اسی راجا یہ سب جانور تمکو دیکھ رہے ہیں جیسے راجا نے آکاش کی طرف
 اُنکے اٹھا کر انکو کرودھ سے اپنی طرف گھورتے دیکھا ویسے مارے ڈر کے کا نہتا ہوا نار دھجی سے بولا کہ اسی من ناتھ میں نے ان سب جانور ڈنکو
 مار کر اپنے جگت میں ہون کر دیا تھا سو یہ سب کس واسطے بھو کرودھ سے دیکھتے ہیں آپ بچار کے اسکا کارن برن کیجیہے جس میں میرا ڈر اور
 سند یہ چھوٹ جائے یہ بات سنکر نار دھجی بولے کہ اسی راجا جس طرح نمنے ان جیو ون کو مار کر جگت میں ہون کیا تھا اسی طرح تمکو بھی یہ
 سب جانور ایک ایک جنم میں مار کر بد لایوینگے یہ بات سنتے ہی راجا کو بڑا سوچ اس بات کا ہوا کہ جتنے جیو میں نے مارے ہیں اتنے ہی
 جنم بھگوتینے پڑینگے تب میں اُنکے بدلے سے ارن ہو گا مجھے بڑی جوگ ہونی جو اتنے جیو ڈنکو مار کر ہون کیا ایسا بچار کرنا جانو کہ اسی
 ہمارا ج جتنے بندت اور پروہت اور شری میرے ہمان ہیں ان سبھوں نے بھگوتیت دی تھی کہ جگت کرنے سے بڑھ کر دوسرا دھرم

نہیں ہوا اور اب جگہ کو زمین ڈرہو کھلاستے ہیں اسکا کارن کیسے اسوقت راجہ کے نزدیک ایک پنجرہ بنا کا اور ایک پنجرہ اطلوے کا رکھا ہوا
 نازوجی نے دیکھا کہ کیا کہ اور راجہ یہ طوطا اس مینا سے بار بار کہتا ہے کہ جو تو مجھ کو اس پنجرے سے نکال دے تو میں تیرے سے جو کچھ چاہوں
 پنچھیوں کے ساتھ بہا کر دوں اور مینا کہتی ہے کہ اسی طوطے میں بھی جیسا ہستی ہوں کہ کوئی مجھ کو اس پنجرے سے باہر نکال دیتا تو اپنے ساتھ
 میں جا کر خوشی مناتی دو دنوں آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ پہلے تم آؤ لیکن اڑنے کی سامقہ نہیں رکھتے جو دوسرے کو پنجرے سے
 باہر نکال سکے یہ بات سنکر راجہ بولا کہ اے مینا تمہارے دو دنوں آپ پنجرے میں بند ہیں کسطح ایک دوسرے کو نکال سکے جی نہیں سے ایک پنجرے
 سے باہر ہوتے دوسرے کے نکالنے کی تدبیر کرے نازوجی بولے کہ اور راجہ اسطرح بھٹارے پنڈت اور بڑو بہت اور ستری لوگ بھی سنسار روپی
 مایا جال کے پنجرے میں پڑے رہ کر کیسا مہر رکھتے ہیں جو کھو اس سنسار روپی جال سے باہر کر سکیں یہ بات سنکر راجہ اچھا لہنگہ ایسا گیا
 جگو کوئی نہیں ملا جسکا بچن سننے سے جگہ گیان پراپت ہوتا ایسا بچا کر راجہ نے بنے کیا کہ اسی ہمارا جگہ کوئی تدبیر بے تاملیہ جس سے ان
 جیون کے ہاتھ سے چکر نکلت پڑوی کو یاؤن بہا ہاٹ سنکر نازوجی بولے کہ اسی ہمارا جگہ ایک اتھاس ہم کہتے ہیں سنو کہ ایک پرنجن نام راجہ
 اگلیات اپنے شتر سے بڑی پریت رکھتا تھا اور کسی دوسرے کو یہ بات معلوم نہ تھی اور اگلیات سب طرح سے راجہ کے کھانے اور پرنجن اور
 سکھ اور رام کی مدد لیتا تھا ایک سکھ راجہ پرنجن اپنی اچھتا سے اگلیات کا ساتھ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کے واسطے اچھا کر کے جلا سوہ
 پھرب اور پرنجن اور اترتھینون دنشاون میں ڈھونڈتے اور گھومتے ہوا بہت دنوں تک بیاگل رہا اچھا پور تک کوئی جگہ رہنے کے لائق نہ سکون ملی
 جب وہ دھن دنشامین ہو پنا تب ایک مکان قلعہ کے برابر بہت اچھا نو دروازے کا دکھلائی دیا اسکے چاروں طرف نہرا باغ اور کھیل اور کھیل
 اور میوؤں کے درخت تھے چہر بہت طرح کے پتی ٹھی ٹھی بولی بولنے والے بیٹھے ہوئے چھٹا چارے تھے وہاں سب طرح کا سکھ دیکھ کر راجہ پرنجن اس مکان
 میں رہنے کے واسطے اچھا کر کے بھیتر جلا نو دروازے پر پہنچ کر کیا دیکھا کہ ایک جوان استری بہت سندر طرح طرح کے گھنے اور کپڑے پہنے ہوئے
 وہاں ٹھل رہی ہوا اور اس سہیلیان اسکے ساتھ سیوا اور ٹھل کرنے کے واسطے موجود ہیں اور اس سے تھوڑی دور تک ایک سانپ پانچ پنجن کا
 دروازے پر بیٹھا ہوا دکھلائی دیا راجہ پرنجن اس استری کو دیکھتے ہی اسکے رُوب پر ہوتے ہو گیا۔

۱ سحران
 ۲ اکیسات

اور صیاب اٹھا اسیوان۔ بواہ کر کے سکھ اور پلاس کرنا راجہ پرنجن کا اس استری سے

نازوجی بولے کہ اسی پرنجن پر کچھ جب راجہ پرنجن کا چہت اس استری پر ہوتے ہو گیا تب اسکے پاس جا کر پریم سے بوجھا کہ اسی سندر
 تم دو لوگ کیا اور پھی جی کے بلا بر سندر کسی پتی اور کسی استری ہوا اور کس اچھتا سے جہاں ٹھلتی ہو تمھاری آنکھوں کے بان سے
 پرتوں کا سن گسائل ہو جانا ہوا اور یہ مکان کسے بنایا ہوا اور زمین کون رہتا ہے یہ بیٹھے ہیں سنکر وہ استری مسک کر بولی کہ اسی راجہ میں اپنی ماما
 اور پتا کا نام نہیں جانتی کہ میں کسی بیٹی ہوں اور ابھی تک میرا بواہ نہیں ہوا اسیلے جگہ بواہ کرنے کی اچھا ہوا اور یہ نہیں معلوم کہ یہ مکان
 کسے بنایا ہے لیکن میں جہاں رہتی ہوں جو کوئی میرے ساتھ بواہ کرے وہ بھی اس قلعہ میں رہے اور یہ سانپ میرے دروازے پر بیٹھا
 کرنے کے واسطے رہتا ہے یہ بات سننے ہی راجہ پرنجن نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اسی بواہ پیاری تم مجھ کو قبول کرو تو میں تم سے بواہ کرنے میں بہت
 خوش ہوں تمھارے ساتھ بواہ کر کے میں اسی مکان میں رہ کر بھوگ اور پلاس کرونگا تب وہ سندر ہی ہنس کر بولی کہ اسی راجہ تمھارا ایسا
 سندر رُوب دیکھ کر کون استری ہوتے نہیں ہوگی جب اسطرح دو دنوں سے بات چیت ہوتی تب راجہ پرنجن اسکے ساتھ قلعہ میں جا
 گئے ضرب بواہ اسکے ساتھ کہے بھوگ اور پلاس کرنے لگا اور راجہ اسکے بس ایسا ہو گیا کہ دن رات اسکی اگلیات میں رہ کر بنا پوجھے اسکا

کوئی کام نہیں کرنا تھا جب پرنس کے اسل استری سے بہت بیٹھے اور بیٹی پیدا ہوئے تب راجا نکاہا کہ ایک دن بنا پوسپتھے اس
 استری کے رتھ پر سوار ہو کر شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں جا کر بہت سے پیش ہارے اسلے رانی کو دودھ میں بھرنے کی سعی دعوئی ہوئی کہ وہ بون
 میں پڑی رہی جب راجا شکار میں ڈوڑھ دعوپ کرنے سے پیاسا ہو کر اپنے مکان پر آیا تب اسنے پانی پی کر داسیوں سے رانی کا
 حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ نہ معلوم کونسا دکھ رانی کو آج پیدا ہوا جو گنا اور کپڑا اتنا کر کے بریتوی پر پڑی ہو یہ بات سننے ہی راجا
 برے ڈر اور سوچ میں ہو کر رانی کے پاس ڈوڑھ ہوا گیا اور پاس جا کر بڑے بریم سے بنگا لرا جب وہ ہارے کو دودھ کے کچھ نہ بولی تب
 راجا بڑی ہمتی سے اسنے جرن ماب کر کے لگا لگا کر ایڑیاں پیاری تم کسوا سٹے مجھے نہیں بولتی ہو میں نے کونسی جینز کو نہیں دی
 اور بس بات میں تمھارا کٹنا نہیں مانا جو تم اتنا دکھ اٹھاتی ہو تمھاری یہ دنشا دیکھنے سے میرا کلیجا پھٹا جاتا ہی نکو میری سوگند ہر جلد
 بیچ سچ کدو جو کلو کسی سننے ڈر بچن کہا ہونو میں اسکو ابھی ڈنڈو دن یہ بات سننے ہی رانی کو دودھ سے بولی کہ یہ سب تمھارا قصور ہی
 جو تم بغیر پونچھے شکار کھیلنے چلے گئے تھے ہی سے میں آداس ہوں تب راجا پرنس رانی کے پاؤں پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھے قصور ہوا
 جو بغیر پونچھے جلا گیا اب تمھاری آگیا بغیر کین بنجاؤ لگا مجھے اپنا دوس بھگ کر اس مرتبہ میرا قصور معاف کر دو میں تمھارے اوپر بخا اور ہوتا ہوں
 تم اپنے ہاتھ سے جگنو بنا کر جو جا ہو سو ڈنڈو وجب ایسی ہمتی کرنے سے رانی اٹھی تب راجا نے اپنے ہاتھ سے تمھارا اسکا دھوکہ برن کی
 دھوکہ چھڑا دی اور اسکو گنا اور کپڑا اپنا کر بہت دن تک اسنے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا لیکن بن میں یا ر و پی جگت سے برکت
 نہیں ہوا جب طرح جگنو سنساری جا ہنات ہی ہو سب طرح راجا پرنس کو برعایا آنے اور اندر یان ستمل ہونے پر بھی سنسار کا موہ لگا تھا
 اتنا حال راجا پرنس کا سنا کر ناز و دشمنی بوسے کہ وہ پرنس کے ہر کچھ مرگت نام کال کی بیٹی اپنا بہت ڈھونڈھنے کے واسطے سب جگہ جاتی تھی
 لیکن اسکو موت جان کر کوئی قبول نہیں کرتا تھا سو وہ ایک دن میرے پاس آ کر کہنے لگی کہ تم میرے ساتھ بنا لیا کہ وجب میں نے نہیں
 مانا تب اسنے کو دودھ کے جگنو یہ شاپ دیا کہ تم ایک مہورت سے زیادہ کسی جگہ نہ رکھو رات بھر نے گھومتے رہو تم آڑھائی گھڑی
 سے سوائے کین ٹھہرے گے تو تمھارا سرد کے گاجب اسنے جگنو یا شاپ دیا تب میں نے اسکو یہ تدبیر بتلائی کہ تو جا کر پر جو ار
 نام گندھرب کی بہن ہو جا اسکی فوج بہت ہی وہ ہر روز ایک برش بکر بکر بھوگ کرنے کے واسطے دیا کر لگایا بات سننے ہی وہ مرت پر جو ار
 گندھرب کے پاس جا کر بولی کہ میں تمھاری بہن ہونے کے واسطے آئی ہوں گندھرب بولا کہ بہت اچھا تم یہاں رہو پر جو ار نے
 جرات نام کٹنی کو بلا کر کہا کہ تو اسنے واسطے ایک آدمی جوان اور خوبصورت ٹھہرا دے تو ہم اسکی شادی اسنے ساتھ کر دیں اتنی گفتا سنا کر
 اسکندہ کو جی بوسے کہ اور اجا جو کوئی کسی کو کچھ چیز اپنی خوشی سے دے اور وہ نہ لیسے یا دمن پاکردان اور پرنس نے کوسے تو وہ آدمی پیچھے
 سے دیکھ کر ہاتا ہی اور پرنس نے سواسٹے موت کی حد نہیں رکھی کہ جو آدمی کو اپنی موت کا حال معلوم ہو جائیگا تو وہ ادرم کرنا چھوڑ کر
 برکت ہو جائیگا اسلے اپنی مایا سے یہ بات پرنس نے پست رکھی ہو۔

۱۳۳

آدھیا کے اسیسوان - جانا پر جو ار کا اپنی فوج لیکر پرنس کے مار نیلے واسطے

نار دھمی بوسے کہ اور اجا جب جرات نام کٹنی نے جا کر جو ار گندھرب سے کہا کہ راجا پرنس اسنے بواہ کرنے جوگت ہے تب پر جو ار نے
 تین سو ساٹھ گندھرب اور تین سو ساٹھ گندھرونی اپنی فوج کو ساتھ لیکر راجا پرنس سے لڑنے کے واسطے جا کر اسکا قلعہ گھیر لیا
 تب دوسا نسیب جو پانچ پین کا دروازے پر رہتا تھا گندھروان سے لڑائی کرنے لگا اور اسکو بہتر جانے نہیں دیا جب وہ سانسپ

ایکے رشتے رشتے شک گیا تب اس ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو میں اپنے دونوں تک دشمن سے اور ایک میں میرا مالک بھوگا اور پلاس میں ایسا
 بیوش ہو کہ جسے کچھ بھی میری مدد کی جب اسطرح سوچ کرنے سے وہ سناپ شک گیا تب ایک کھوکھلے درخت میں جا چھپا تب ہر جو
 گندھرب اس قلعہ میں آگ لگا کر بھیتہر جلا گیا جب آگ لگنے سے برنجیں بنا گل ہو کر اپنا بڑا بچا سکا تب اپنے شمشیر کی رنجنا
 کیونکر لگا اسوقت پر بجن سے اس سے ہو کر بجا کر کیا کہ کس طرح میں بڑا بچا تھا میری بچی کا بچنا تو بہت مشکل ہوا سی چندتا میں راجا
 پر بجن بلکہ مر گیا سو وہ نے دیش میں راجا بڑی کی بیٹی ہوا اور کارن استری ہو گیا کہ ہو کہ مرنے وقت پر بجنی میں اسکا دھیان لگا تھا
 اسلئے استری کا تن پایا اور پانچال دیش میں سٹے دھوج راجا کے ساتھ جو بڑا دھرم اتا تھا اسکا بواہ ہوا سو اسنے بہت دونوں تک
 کو ہستی کا سکھ اٹھایا اور سات بیٹے اور کئی پوتے پیدا ہوئے۔

۱ مالتی
 ۲ دیش
 ۳ پانچال
 ۴ مالتی
 ۵ ج

اور عیسا سے تیسواں - مرنار راجا کے دھوج کا اور پھینٹ ہونا پر بجن کا ابگیا ت اپنے مرنے سے

نار دجی نے لگا کر ای براجون پر بہت دونوں تک راجا کے دھوج راج کے اگست مرن سے گیا ن سیکھ کر سنساری مایا سے بگت
 ہو گیا اور راجا جلدی اپنے بیٹے کو دیدی اور استری سمیت جنگل میں جا کر بہت دونوں تک ہر بجن کر کے جب نن اپنا تیاگ کیا تب
 رانی چٹا بنا کر اور راجا کی تو تمہ سپر کھکر کھلانے کے واسطے تیار ہوئی لیکن موہ کے بس ہو کر آگ نہیں لگا کر بہت بلاپ کرنے لگی تب ابگیا ت
 اسکے پرانے مرنے وہاں آکر اسکو بچا پا کہ وہی پر بجن پر جسے میرا ساتھ چھوڑ کر پرش سے استری کا تن پایا یہ دشا اسکی دیکھ کر ابگیا ت نے
 دیکھا کہ جب استری روپ پر بجن سے پوچھا کہ تو کس واسطے اتنا روتی ہو اور یہ تیرا کون تھا جو مر گیا جھکو تو نے پچا نا یا نہیں تب
 لانی بولی کہ میں تھو نہیں پچانتی ہوں اور یہ میرا بت مر گیا ہو جسکے سوچ سے میں روتی ہوں یہ بات سکر ابگیا ت نے کہا کہ تو
 پہلے جن پر بجن پرش تھا اور میں ابگیا ت نام تیرا مرن ہوں تو میرا ساتھ چھوڑ کر گھر سے نکل آیا اور ایک استری کے ساتھ بھوگ
 اور پلاس سنساری سکھ میں اپٹ کر مجھے بھول گیا اسکے نے استری کا تن پایا اسکے مرنے کا سوچ چھوڑ کر پرش کا تن طنے کی تدبیر بنا چاہیے
 اور ہم اور تم دونوں ہنس رو پی جو اتا اور پر پاتا مان سر و در کنار سے کہ رہنے والے ہیں سو تم سنساری موہ میں پھینک کر خراب
 ہو گئے جو میری مایا سے چوراسی لاکھ جون میں بہت طرح کا تن پاتا نا جو یہ بات سنتے ہی جب استری روپ پر بجن کو گیا ن ہوا
 تب اسنے بچ کا سوچ چھوڑ کر تو تمہ اسکی جلا دی اور ابگیا ت کی اگیا کے موافق ہر بجن میں لین ہو کر اور وہ تن چھوڑ کر پرش کا تن پایا
 اور ابگیا ت اپنے مرنے سے جا ملا اتنی تھا سکر پر بجن بڑھنے نار دجی سے پوچھا کہ ای مہا راج میں سنساری جو اتا گیا ن نہیں رکھتا
 جو اس تھا کا ارتمہ مجھ سکون آپ دیال ہو کر بستا پو ربک اسکا حال بزن کیجیے تب میری بھج میں آوے یہ بات سکر نار دجی کو لے کر رہا
 وہ پر بجن جو ہوا اور ابگیا ت نام مرنے پریشور کو بھنا چاہیے جو اس جیو کی رنجنا سب جگہ نرک اور گر بھ آدک میں کرتے ہیں لیکن کسی کو
 لو کھلائی نہیں ویستہ در یہ جو پریشور کا اکھن اور دھیان چھوڑ کر سنساری سکھ میں پھینتا ہوا اور اپنے اگیا ن سے جیسا جیسا
 کر م کرنا ہو ویسا ویسا ہم چوراسی لاکھ جون میں با کر سن مانا سکھ اس تن میں نہیں پاتا ہوا اسطرح پر بجن بھی ابگیا ت کا ساتھ چھوڑ کر
 چوراسی لاکھ جون میں بہت دونوں تک بھرتار با جسطح یہ جو آدمی کا تن با کر خوش ہوتا ہوا سی طرح پر بجن بھی اس قلعہ کو دیکھ کر
 بہت خوش ہوا تھا اور جیسے اس قلعہ میں نور واز سے نئے ویسے آدمی کے تن میں ناک اور کان آدک نو پھیدا اندریوں کے
 ہیں اور تن آدمی کا رتمہ کی طرح ہو جس پر بجن میٹھ کر کھیلنے گیا تھا اس رتمہ کے گھوڑے اندریوں کو بھنا چاہیے جسطرف

میں وغیرہ اندر بیان جاہتی ہیں وہی کام آدمی کرتا ہی اور آدمی کے ہنگامہ کو وہ سانب جو پیر بنجن کے قلعہ کے دروازے پر دیکھا تھا
بچھنا چاہیے کیسواٹے کو آدمی بڑھاپے کے وقت بھی اپنا ہنگامہ نہ چھوڑ کر گستاخ کہ ہم مرتے دم تک بھی اپنے لڑکے باتون کو پالیں گے اور
یہ بات نہیں جانتا کہ سب کے پالنے والے پریشور ہیں اور آدمی کی پادیم کو وہ استری جس پر بنجن ہو بہت ہوا تھا بچھنا چاہیے جس طرح
مرتے دم تک پدیم آدمی کے ساتھ رہا کہ اپنی اچھٹا کے موافق اس سے کام لاتی ہے اس طرح پیر بنجن نے بھی اس استری کے بس ہو کر عمر
اپنی گزاران آدمی اور جس طرح اگیا فی آدمی اپنی بڑھ اور کرتب کے برابر کیسکو نہ بھکر پریشور تر لو کی ماتھ پیدا اور پالنے کرنے والے کو کھو لکر
اور بیان کی باتون پریشور اس نہ کہنے سے آخر کو دکھ پاتا ہی ویسے ہی بنجن میں اگلیات اپنے مشر کا ساتھ چھوڑنے اور پدیم زوی استری
کا سنگ کرنے سے بہت دکھی ہوا تھا اور جس طرح آدمی محنت کرنے پر بھی اپنے مشورہ کو نہ پا کر بچھتا تا ہی اسی طرح بنجن نے بھی بطن اور
مرنے کے سکتے چنتا کی تھی اور آدمی کے بدن میں کام کر دھو لوبہ ثوہ آدک جو بھلا رہتا ہی اسکو پورا پر بنجن کا بچھنا چاہیے جس طرح بڑھاپا
مرنے والے کی خبر کال کے بیان جا کر دیتا ہی کہ اسکو مار لو اس طرح جانا نام گھنی نے بھی بنجن کا بڑھاپا دیکھ کر پر جو ارگندھرب سے اس کے
مارنے کے واسطے کہا تھا اور وہ کال کی بیٹی ہوت ہو کر پر جو ارگندھرب کو انت سے کا بچھ جو ر جانا چاہیے اور اس کے ساتھ جو تین سو ساٹھ
گندھرب سے تھانگہ دون اور گندھربینوں کو رات جا نکری ہی کال کی فوج بچھو جس دن اور رات کے گزرنے سے عمر پوری ہونے کے بعد
کال مار لیتا ہی اور جس بڑھاپے کے وقت اندر یون میں سامر تھ نہ کر لو ہوا در ماش بدن کا سوکھ جاتا ہی اس طرح پر جو ارگندھرب
کی سینا نے جا کر بنجن کا قلعہ خلا دیا تھا اور مرتے وقت جس چیز میں دھیان آدمی کا لگا رہتا ہی مرتے کے بعد وہی تن پاتا ہی پر بنجن کا
چٹ مرتے وقت پر بنجنی میں لگا تھا اسلیے وہ استری ہوا سو وہ استری ہونے سے اپنے بت کی اگیا میں رہ کر بدن کا شنے بڑتے ہیں اور
جب تک اس جو کی مکت نہیں ہوتی تب تک اس طرح جو راسی لاکھ جون میں جنم پا کر روکھ سے نہیں چھوٹتا وہ اگلیات نام مشر جو پریشور ہی
ویا کر کے آدمی کے تن میں کسی ساٹھ اور ماتا سے بھینٹ کر ادسے اور اس مہا تانے اپدیش کرنے سے آدمی ہر کتھا اور کریش سنسکر
اگیا نہ چھوڑ کر ہر جہنوں میں بریت کرے تب پریشور کا بھن اور اسن کر کے جنم اور مرن سے چھوٹے جس طرح بنجن اگلیات مشر کی رہا سے
اپنا پھلا تن پا کر مکت ہوا تھا اور جا بغیر دیا پریشور کے ساٹھ اور ماتا کا درشن اور ست سنگ ملنا کٹھن ہی اور آدمی بنا ست سنگ
اور سیدو کرنے ہر بھکتوں کے سنساری جال سے نکل نہیں سکتا سوٹھنے بہت دنوں تک را بگڈی پریشور سنساری سکھ ہو گا اور بہت
بگٹ اور وان کر کے جس پایا اب نکلو اچت ہر کہ میں اپنا بگٹ کر کے ہر جہنوں میں بریت لگا کر پریشور کا بھن اور اسن کر کے جو سین تمھارا
پر لوک بنے اور جب تک سنساری ثوہ چھوڑ کر ہر جہنوں میں بریت نہ کرے تب تک داگون سے چھوٹتا بہت مشکل ہے جب تم
پریشور کی کتھا اور یلا سنساری بعد اور ماتا سے ست سنگ کر کے تب تمھارا انتھم کرن مشر ہو گا اور اس دان اور بگٹ کرنے سے
سنساری لوگ تمھارے دن دیلو لوک میں رہ کر سکھ ہو گے کہ بچھ جنم لینے سے دکھ پانے ہیں اور بگٹ ہونے اور مہر بگٹ کرنے سے بگٹ کا
سنگ ملتا ہی سو ٹکو بگٹ کرنا چاہیے یہ بات سنکر جانے ناٹھ جو کرنا راجی سے کہا کہ اور مارج آپ نے یہ گیان بہت اچھا بتلایا لیکن ابھی تک
ہمارے بیٹے جو تب کرتے کو گئے ہیں نہیں پھرے وہ لوگ آویں تب را بگڈی دیکر میں گل میں جا کر پریشور کا تب اور دھیان کروں -

اور دھیان اگلیاتوان۔ دکھلا نا نار دمن کا ایک ہل مارع ہن سمیت اپنے جو گل سے پر اچھین برہم کو
پیشور کی مشورے کا کہ اور پر بنجنی نار دمن نے یہ بات سنکر اس بچھ انکو بھلا لاکھ دیکو میں نے تا گیان را جا کو سکھلا یا لیکن بگٹ نہ کر

اجنبی ایک اسکورانگنڈی کا موہ لگا ہوا ایسا بچا کر ناز و دشمن اپنے ہونے کو بل سے ایک باغ آگاش میں تیار کر کے کوسے کہ امر لاجا ہوا ایک بڑا
اچھا معلوم ہوتا ہوا اور اوپر تو دیکھو جیسے راجا نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو آگاش کی طرف ایک باغ بہت اچھا بھل اور بھول لگا ہوا چار دروازے
کا دکھائی دیا اور ایک بہن چھٹی ہیرائی دیکھ کر گودنا اور بچہ کوشی بھرتا ہوا جب اس باغ میں آکر بھل اور گھاس کھانے لگا تب
ایک بھلیا سب سامان شکار کا ساتھ لے کر اس بہن کو کپڑے کے واسطے باغ میں پہنچا اور آستہ ایک دروازے پر بھال لگا کر دوسرے
دروازے پر گئے کو لنگا اور تیسرے دروازے پر آگ لگا کر چوتھے دروازے میں آپ دستکھ اور بان سادھ کر کھڑا ہوا اور وہ بہن یہ
حالت دیکھنے پر بھی کچھ حیرت ناکر خوشی سے پیشی اور بھل کھاتا تھا راجا اس باغ اور بھلیا اور بہن کو دیکھ کر بولا کہ اس میں ناخن ایک بات بڑے
آشچرہ کی دیکھائی دیتی ہو کہ چاروں دروازوں پر اس بہن کے قہرے کا سامان نزدیک ہے بچہ کوشی یہ بہن کھانے کا ڈرنہ ماکر ٹرے آندے سے
چرنا ہوا اس چرے سے اسکو کیا نامہ ہو گا یہ بات سننے ہی ناز و دشمن کو کپڑے کہ ای راجا تیرا بھی یہی حال ہو رہا ہے اس نے سے تیری سب
اندریوں کی سامنے جاتی ہے اور قہرے کا وقت نزدیک آ پہنچا اور پہلے جو کچھ بھلو جوانی سے امید تھی وہ نہ کر اب بڑھا با زیادہ ہونے
سے دن رات تیرے بدن کا توہ اور انش اس طرح سوکھتا جاتا ہے طرح بانی آگ کی گرمی سے بلکہ کچھ باقی نہیں رہتا اور موت بھلو پیچھے سے گئے
کی طرح رہیے اتنی ہوا ورنے کا دن شکاری کی طرح ڈھنگہ بان سے یہ ہوسے تیرے سامنے کھڑا ہے اس کے آٹھ سے تیرے آٹھ نہیں ہو سکتا اور تو
سنساری مایا موہ کے حال میں ایسا بندھا ہو کہ یہ سب حال آنکھوں سے دیکھنے پر بھی سمجھانے مرنے کا ڈر کچھ نہیں ہوتا اور سنساری کھ
اور راجا تیرے کی ہوس بھلو تک بنی ہو گیاں سننے ہی جب راجا کے زون میں کپڑے ہو گئے تب ڈر ماکر ایسا کھیا کہ میرا بدن خلا جاتا ہے
یہ دشمنی دیکھتے ہی ناز و دشمن کے چرنون بزرگ کو لگا کہ ای ہمارا لاج آپ نے بڑی کر با کر کے بھلو سنساری ہونے سے ابہر نکالا نہیں تو میں
اس راجا موہ کے ہمارا حال میں پھنسا رہتا یہ بات ککر راجا نے بدھ کے ساتھ ناز و دشمن کی بوجا کی اور اسی جگہ سے سنساری موہ چھوڑ کر
بدری کیا دیکھتے بھلا گیا اور بھل کر کے گنت بدوی کو پہنچا اور ناز و دشمن وہاں سے چلے گئے اس کے بہت دنوں بعد ناز و دشمن جی پر جیتوں کے
تپ اور دشمن کو نے سے خوش ہونے تب اپنے بچہ کوشی روپ کا درشن دیکر اس نے کہا کہ تم لوگ بردان مانگو تب پر جیتوں نے دن رات اور
استت کر کے کہا کہ ای ہمارا ج ہم یہ بردان مانگتے ہیں کہ ہم لوگ سنساری مایا میں نہ پھنسنیں اور سا ڈھوا اور ہمارا ٹون کا ست سنگ رہ کر
آپ کے چرنون میں ہماری بھکت بنی رہے شیا م سندر تر لو کی ناتھ نے اچھا بڑے بردان دیکر کہا کہ تم لوگ گشتھ ہو کر آنت سے
گنت بدوی کو پاؤ گے جب ایسا بردان پا کر وہ اپنے گھر کو چلے تب راستے میں کیا دیکھا کہ جو نگرا در گا ٹون بسا نقادہ سب جڑ بھل ہو گیا
یہ حال دیکھ کر جیتوں نے کہا کہ بھل کے دیوتاؤں نے ہمارا راج اور ویش اجاڑ دیا سو جوگ کی آگ سے انکو جلا دینا چاہیے جہیں اپنے کیکے کا
بھل پادین یہ بچا کر جب پر جیتاؤں نے بھل کی طرف کر دھ سے دیکھا تب وہ بھل جلنے لگا اور وہاں کے دیوتا اپنا پان لیکر بھاگے
اور نہ ہاجی کے پاس جا کر یہ حال کہانت چند را بر نہا جی کی آگیا سے پر جیتوں کے پاس آکر بولے کہ تم لوگوں نے ہم بھکت ہو کر ویش ہزار
ہر س تک پر جیتوں کا تپ کیا ہو کہ بے تصور ایسا عقہ کرنا چاہیے اس بھل سے سب کچھ شور اور ریش شور اور ریش اور پر جیتوں کو بھو جن
بلکہ بہت سے جیوؤں کی بھلا ہوتی تھی اسکے بدلے سے تم کو بڑا پاپ ہو گا اور تم نے سنساری پر کر نیکی اچھا سے پر جیتوں کا تپ کیا ہو سو
تم لوگ نہ لو جتنا تم کہتا ہے جو درختوں کی جلی ہی بنا دی کر اس سے تمہارے بہت سنتان ہو گی بچھن چند رہا کا سننے ہی
بھل کے دیوتا اور ویش پر جیتوں کے پاس لے آئے اور چند رہا کے کھانے سے پر جیتوں کے کر دھ اپنا ہوا کہ اور آگ بھل کی بھلائی تب

میں کو پنا

۱

برجینا لوگ اس ازکی سے کنہ صرب ہوا کہ استری سمیت ہنگرہ یعنی پنجاب کی نگری میں ہونے اور راج کاج کرنے لگا اور چند رما خوش ہو کر اپنے لوگ میں گے سو اسی ازکی سے برجینوں کے دیکھ نام بیٹا پیدا ہوا جسے بریشور کا تپ کر کے یٹھن دھرم کرنے سے بہت سے جو پیدا کیے جب کچھ دنوں بعد برجینا لوگ اپنے بیٹے کو راج دیکر بریشور کا تپ کرنے کے واسطے بچھڑ گئے چلے گئے تب راہ میں انکو ناز دجی سے سوانکے پدیش سے چھٹیا لوگ بریشور کا بھن اور انمن کر کے جوگ بمیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر گئے لوگ میں ہونے تاسی گنھا بد جی مینے کھیٹور سے سکھستنا پور کو چلے گئے۔

دو ما	پت کی بنڈا سنت ہی سنجی سستی نج دینہ جو جو نھے اسکندہ کو کے سنہ جیت لاکے	لاکھن گاری دیت اب پت کو تیاگ سینیہ لے گیا ان سکھستنا پاپ بہاڑ بلاکے
-------	--	--

پا پوجوان اسکندہ

راجہ پر یہ برت اور جڑ بھرت کی گتھا اور سا تو نیپ اور لو کھنڈ اور چوڑھون بھون
اور سب تر کو نکا حال

دو ما | خیش شاد اپنے کر گو بند پد سار | یہ پنجم اسکندہ کی گتھا کمون استا ر

کبت

جڑ بھرت کراج پتر کھی سماج سنگ جینت چھت پال سروال سون بخت ہین
تین کال میں ہناسے اندر یو کو کس لاکے کرن باس کھے با سنا بخت میں
بدیا پار پڑہ تیر تھہ ایک کر جگتا در دان بہہ بھانت سون کرت ہین
جوگ اور جگت بخت تب اینک کر سے بنا بھگت بھکت بھولترن ہین

اؤھیابے پہلا۔ پوچھنا راجہ پر بھخت کا شکد یوجی سے حال راجا پر یہ برت کا

راجا پر بھخت نے تسی گتھا سنکر شکد یوجی سے ہے کیا کہ او مارا ج آپ نے تیسرے اسکندہ میں کہا ہے کہ پر یہ برت ہو پوچھو جن کے بیٹے ناردمن کے اُپدیش سے را دیکھن میں برکت ہو کر چکل میں جا کر بریشور کا تپ کیا تھا پھر گہستھ ہو کر راج ہوگ کرنے کے بعد تپ کر کے گنت پدوی پائی۔ اسی پر ہم تورت گیاں برانبت ہونے پر پھر وہ کسواسطے گہستھی میں پھنسا جب تک وہی سنساری مودہ میں پھنسا ہر اسکری اور پڑ اور دھن کو پنا چانا اور تب تک وہ گیاں نہیں ہوتا اور جبکہ گیاں برانبت ہونے سے سنساری مایا جھوٹ جاتی ہو وہ پھر کسواسطے جان پوچھ کر یا جاہل میں پھنسنے کا یہ سندہ بند یہ ایشا کیے شکد یوجی ہر جزون کا دھیان کر کے بوسے کہ او را جاتے بہت اچھی بات پوچھی حال اسکا اسطرح پدہ کہ راجا پر یہ برت گیاں ہونے پر بھی پھلے جنم کے سنسار سے دیکھنے میں راج کراج کرتا رہا بس کن وہ اگر سٹھہ آخرم میں بھی برکت رہے اور راج اور دھن اور استری اور پڑ اور ک کے تودہ میں نہیں پھنسا کچھ دنوں کے بعد راج گتھی چھوڑ کر بریشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور جب پہلے ناردمن کے اُپدیش سے پر یہ برت گیاں ہو کر تپ راجل بہاڑ برتپ کرنے کو چلا گیا تھا تب راجا سو اچھو تپ نے وہاں جا کر پر یہ برت سے کہ او بیٹا تو راج اور پواہ کر کے اولاد پیدا کر۔ اسے جواب دیا کہ او پتا پواہ کرنے اور اولاد پیدا ہونے سے آدمی دھن اور پواہ کے تودہ میں پھنسا کرک میں پڑتا ہر اسٹھ میں راج گتھی اور سنساری سکھ نہیں چاہتا بھگو بریشور کا اتھرن اور دھیان اچھا معلوم ہوتا ہے جو جب پر یہ برت نے سو اچھو تپ کا کسٹ نہیں مانا تب دسے اُداس ہو کر ٹھہرے گے سیوقت برہما جی سکاوک رکھیشور اور دلو تاؤن کو ساتھ لیے ہوئے ہنس پر سوار ہو کر وہاں آئے جب

سوا گھومڑی اور بزیر برت نے انکو دھڑوت کر کے آدریمت بیٹھا لاتب برہاجی نے کہا کہ پری برت تم بواہ کرنا اور راجگڈی پر بیٹھنا
 کیوں نہیں قبول کرتے نارائن جی کی آگیا اسطرح پر راجگڈی کو لگ کر راج کرین سو گھولائی آگیا یا نکر سنساری جو دیکو پڑھانا چاہیے جسطرح
 ہم نارائن جی کی آگیا کے موافق سنسار کو پیداکرنے میں اسطرح تم بھی انکی آگیا مانکر راجگڈی پر بیٹھو اور بواہ کر کے چھتر پو کو پیداکر دو ہم
 دیکھتے ہیں کہ کوئی حیوان انکی آگیا سے باہر نہیں رہتا اور چونکہ جسکے نصیب میں لکھا ہے وہی ہوتا ہے شام سندر نے جسے جو کام سونپا ہوا اسکے موافق
 دوسرا کام وہ نہیں کر سکتا ہر جسطرح ہیل کی ناک میں رتی ناسک جہدہ جانتے ہیں اور یہ جانتے ہیں اسکا کچھ بس نہیں جانتا اسی طرح
 بزیر برت سب جیون کی گت سمجھنا چاہیے کیونکہ اسی سامنے نہیں ہر کہ جو پریشور کی آگیا میں تل بھر گھٹا بڑھاسکے اسلئے پند کی
 آگیا کے موافق سب کام کرنا چاہتے ہیں اور ای پریرت کر کے اسٹھ آشرم کچھ برانہیں ہونا جو آدمی کام کر دہو تو وہ مٹوہ اہنکار اور
 من اور اندریوں کو اپنے آدھین رکھ کر اٹکے بس میں نہیں ہونا اسکو جنگل اور گریہ مستغنی دونوں جگہ کارہنا برابر ہوا اور جسے انکو
 اپنے بس نہیں کیا اسکو گریہ مستغنی چھوڑ کر جنگل میں جا بیٹھنے سے کیا لایا ہوگا کیونکہ دشمن زبردست تو اپنے ساتھ ہی رکھتا ہے جب تک
 آدمی کام کر دہو آدک کو اپنے بس نہیں کرنا تب تک پریشور اسکو نہیں ملے اور آدمی کے آد پریشور یعنی رن رکھ رن دیو رن اور
 پیر رن رہتے ہیں جب تک ان میں رن سے ارن نہ تو تک اسکو برکت نہ ہونا چاہیے اور جب آدمی سنساری سکھ ہوگا کہ
 اسکا سواد دیکھ لیتا ہے تب پھر وہ اس سکھ کی چاہتا نہیں رکھتا سو تم پہلے راج کر کے پھر براگ دھارن کرنا چاہیے اسطرح سمجھانے سے پریرت
 نے بواہ کرنا اور راجگڈی پر بیٹھنا قبول کیا تب بزہاجی اور سوا گھومڑی نے بڑی خوشی سے پریرت کو مکھ متی میں لاکر راجگڈی دی
 شکد پوجی نے کہا کہ اگر پچھت اسطرح پریرت راج سنگھ اسن پریشکر ہر جہڑون میں دھیان لگا کر راج کرنے لگا جب اسنے اپنا
 اہیشوکارا کی بیٹی پر مکھ متی سے کیا تب اس استری سے اپنی دھڑ آدک بیٹھے اور جس وقت نام بیٹی ہوئی انہیں تین اشکے بال حتی ہو گئے
 بعد بڑھکر برہمنسون کا ست سنگ رکھا اور دوسری استری شانتنی نام جو دیوتاؤن نے لاکر راجا پریرت کو دی تھی اس سے
 اترم ورتا مس اور ریوت نام تین اشکے پید ہو کر جو دھون مشو مشرون میں انکی گنتی ہوئی راجا پریرت نے ہزار دن برس تک دھرم
 اور پر جاپان کے ساتھ راج ہوگا کہ راجا کو پتر کی طرح سکھ دیا اور ہر اچھا سے انکی اندریوں کا پرکرم نہیں ہوا کچھ دن بیٹھے راجا نے
 بچا کر کیا اور جگہ آٹھون پر پھرنے سے دن اور رات ہوتی ہر تیر پرت کی آوت میں جانے سے رات ہو جاتی ہے اور رات کو سنا دھیان
 جو جاترین تپ دان آدک اچھے کر کرنے میں لگن ہوتا ہے اور اندھیار کے میں برکرم کرنے سے پاپ ہوتا ہے اسلئے ہمارے راج میں
 آٹھون پھرون کے برابر پرکاش بنا رکھ رات ہوتی تو اچھا تھا یہ بات بچا کر راجا پریرت نے ایسا تھا ایک پھیے کا سورج کی طرح پرکاش
 ہوا اپنا یا جس رتہ کے پرکاش سے آٹھون پہلے راج میں آجیا لاکر رات ہونا بند ہو گیا اور راجا پریرت ایسے پرہا پی ہونے پر بھی آٹھون
 پر نارائن جی کے جہڑون میں چپٹ لگائے رہتا تھا جب راجا نے اس رتہ پریشکر پر تھوی کے چاروں طرف سات بار برکرا کر کے
 ایک چھتر راج کیا تب اس رتہ کے گھومنے سے جو ایک پھیے کا تھا پر تھوی پر ساتوں سندر ساتوں دیپ برکٹ ہو گئے پہلے
 چھتر دیپ ایک لاکھ جو جن کے گھیر میں ہوا اور ایک جو جن جا کہوس کا سمجھنا چاہیے اور حضرت کھنڈ آدک اسی دیپ میں ہیں اس
 دیپ کے چاروں طرف کھاری بانی کا سندر ہے جو دوسرا لاکر دیپ دولاکھ جو جن کے گھیر میں ہے اس کے چاروں طرف آدھ کے رس کا
 سندر ہے تیسرا ساٹھ لاکھ جو جن کے گھیر میں ہے اس کے چاروں طرف پندرہ لاکھ سندر ہے اور چوتھا کاش دیپ آٹھ لاکھ جو جن کے

۱ شانتنی

۲ شانتنی

گھیر میں ہوا اسکے چاروں طرف گئی کا سندر بھرا ہوا ہے پانچواں گرو پوج دیپ سولہ لاکھ جو جن کے گھیر میں ہوا اسکے چاروں طرف دو دو لاکھ کا سندر ہے چھٹھواں شاک دیپ بتیس لاکھ جو جن کے گھیر میں ہوا اسکے چاروں طرف مٹھے کا سندر ہے ساتواں پشکر دیپ چونسٹھ لاکھ جو جن کے گھیر میں ہوا اسکے چاروں طرف مٹھے پانی کا سندر بھرا ہوا ہے دیکھو پریشور کی مہاسے اتنی بڑی لمبائی اور چوڑائی اس پر تھوڑی کی ہوا گیتان آدمی کیا سامرہ رکھتا ہے جو انکی استت کر سکے سو راجا پر یہ برت نے ایک ایک دیپ کا راج اپنے بیٹوں کو بانٹ کر جسوتی نام اپنی لڑکی کا بواہ شکر اچارج سے کر دیا جسکے پیٹ سے دیو جانی نام لڑکی پیدا ہوئی جب کہ رات ہونا اسکے راج میں بند ہو گیا تب سو اچھوٹوں اور برہما جی نے راجا پر یہ برت کو سمجھا یا کہ جو بات پریشور کی مر جا داسے بنائی گئی ہے اسکو مٹانا نہ چاہیے تب راجا پر یہ برت نے رتھ کا پھرا نا بند کر دیا اتنی کتھا کہ شکر دیو جی بولے کہ ای پرچھت ان ساؤن دیپ کا راجا اور مالک پر یہ برت تھا آستے اتنے بڑے راج کو جھنڈھا سمجھا کہ ایک دن برہمنشی نام اپنی استری کو رتھ پر بیٹھا ل کر کہا کہ ایک اتھاس ہم تم سے کہنے ہیں سونو کا ایک لڑکا اگیتان فروری اپنے گھر سے نکل کر کسی رکھیشور کے استھان پر گیا اُس رکھیشور نے دیا کی راہ سے اُس لڑکے کو ایسی بدیا پڑھائی کہ اسکو دیو رتھ ہو کر پر تھوڑی کا لڑکا ہوا دھن اور سو کو س کے جیو دکھلائی دینے لگے کچھ دن کے بعد اُس لڑکے کے مان باپ اسکو ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچا جب اسکو پوچھا کہ گھر لانے لگے تب وہ سمجھا کہ گھر جانے سے یہ گن میرا جانا رہ گیا ایسا بچا کر وہ اپنے گھر نہیں جاتا تھا لیکن اسکے مان باپ نے پتھر کر کے گھر پر لاکر اسکا بواہ کر دیا تب وہ لڑکا سب گن اپنا بھول کر سنساری جال میں پھنسے سے ایسا خراب ہوا کہ بوجھا ڈھو کر بیٹ اپنا پاس لے لگا اتنی کتھا سندر پر شتمتی ہوئی کہ وہ اپنا ایسا گن چھوڑ کر گھسٹھی کے جال میں کیوں پھنسا تب پر یہ برت نے کہا کہ میں حال میں بھی ہو کہ نار دھن کا گیتان چھوڑ کر سنساری جال میں پھنسا ہوں یہ بات سندر پر شتمتی ہوئی کہ ہمارا راج اب بڑکتا ہوا چاہے پر یہ برت نے جیسے یہ بات اپنی استری سے سنی و پسے ہی راج اپنا سب بیٹوں کو دیکر سنساری مایا چھوڑ دی اور استری سمیت بن میں جا کر پھرن کر کے مکت ہوا جو لوگ اپنے کو نارائن جی کی شرن میں لیجانے ہیں انکو سکھ ہی ہوتا ہے۔

ادھیپاکے دوسرا پر یہ برت کے بیٹے اگنی دھرا راجا ہونا اور پواہ اپنا پورب چستی اپسر سے کرنا

شکر دیو جی نے کہا کہ ای پرچھت جب راجا پر یہ برت تپ کرنے کے واسطے جنگل میں چلا گیا تب اگنی دھرا اسکے بڑے بیٹے نے راجگدی پر بیٹھ کر بچا اور کپیل پریشور کا تپ اور اسمن کر کے پیچھے بواہ کروں جس میں سنتان دھرا تا پیدا ہوا اور پیدا اور شا سنتر میں بھی ایسا لکھا ہے کہ جو بتیس برس کی عمر تک استری سے بھوگ کرنا سچا ہے ایسا بچا کر وہ گھر سے باہر نکل کھڑا ہوا اور مندر اچل پہاڑ پر جا کر ایک اچھی جگہ پر بیٹھ کر پریشور کا تپ کرنے لگا جب بہت دن اسکو تپ کرنے گذرے تب راجا اندر نے اپنا راج سنگھاسن چھین جانیکے ٹور سے پورب چستی نام اپسر کو جو بہت مستدر نفی اسکا تپ بھنگ کرنے کو بھیجا جب وہ اپسر اپنا ساج سماج لیے ہوئے جس جگہ پر اگنی دھرا بیٹھا ہوا تپ کرنا تھا جا کر اپنے اور گانے لگی اور اسکے گانے اور ناچنے کی آواز سنتے ہی اگنی دھرا کا دھیان چھوٹ کر آکھ کھل گئی تب اسکے رُوب پر پڑو بہت ہو کر دیوانہ کی طرح اس سے پوچھنے لگا کہ اے مومن تم کس جنگل میں تپ کرتے ہو اور وہاں پر کیسے بھول اور کھیل ہونے ہیں تمہارے سر کے بال بہت مستدر ہیں اور تمہاری جھاتیوں پر دوانا ریسیے اونچے اونچے یہ کیا دکھلائی دیتے ہیں پورب چستی جو اپنے بالوں میں بھول گئے تھی اس سنگند پر پڑو ہونے کو بچتے ہوئے دیکھ کر راجا بواہ لکھے سب تمہارے چیلے بد پڑھنے کے واسطے آئے ہیں اور ناچتے وقت گھونگھو کی جھانکا سندر کہنے لگا کہ تم ہیروں کا سو رہت اچھا آچارن کرتے ہو اور اس اپسر اسکے

بدن میں اگر در چند دن اوک مسکنہ لگی دیکھ کر لو لاکھتھار سے پتوں میں ہندی کی مٹی بہ سید طرح کی ہوتی ہے جو تم اپنے بدن میں لگائے ہو جسکی
 نمک سے میل سب استھان بھر گیا اور اس جنگل میں اسی روپ کے سب رکھ اور میں رہتے ہیں جگو تھا رسے استھان دیکھنے کی
 اچھلا کھا ہو سو کر یا کر کے جگلو دکھلا د اور میری جان میں تم چھٹی یا نارائن جی کی مایا ہو جو یہاں آ کر اپنی آنکھوں کا بان جلا کر مجھ ایسے
 ہر کو مارا جا ستی ہو پر پیشور نے بڑی کر پا کر کے تھا را درشن دیا تھا را موہنی روپ جگو بہت پیارا معلوم ہوتا ہے میں تھا پراچھا نہیں
 چھوڑو رنگا جب یہ بات راجا کی سٹکر پورب جتی نے جانا کہ راجا میرے اوپر بہت مہربت ہوا ہے تب وہ مسکا کر ٹولی کہ اور راجا ہمارے
 پتوں میں اسی روپ کے سب رکھ اور میں رہتے ہیں اور وہاں ایسے کندہ نول ہوتے ہیں کہ جسکے کھانے سے آدمی ہمیشہ جوان اور روپ دان
 اور کول بنا رہتا ہے جب تم اپنی راجگڑھی پر چل کر کچھ دن میرے ساتھ رہو گے تب میں اپنا استھان نکھو دکھلاؤنگی یہاں پہاڑ پر تھا رسے
 ساتھ میں نہیں رہ سکتی یہ بات سننے ہی راجا پر پیشور کا تپ اور دھیمان چھوڑ کر اس ایشور آسمیت اپنے راج مندر پر چلا آیا اور اسکے
 ساتھ لوا کر کے دس نہر برس تک ٹیوگ اور باس اور دھرم کے ساتھ راج کاج کرتا رہا جب راجا کو اس پورب جتی ایشور سے نا بھ اور
 لا برت وغیرہ فیٹھے پیدا ہوتے ہی اپنی ماما کے ایشور باد سے جوان اور تیج وان اور بلوان ہو گئے تب پورب جتی اٹکا لوا کر کے اندر لوگ کو
 چلی گئی اور راجا نے اس مجو دیب کے نو حصے کر کے ایک ایک حصہ جسکو نو کھنڈ کہتے ہیں اپنے نو بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ جنگل میں جا کر
 پریشور کا تپ اور دھیمان کرنے لگا پھر کھنڈ چھین بہت سے دلش اور نگراہین نا بھ بڑے بیٹے نے پایا اور راجا کو پورب جتی کے
 پچھڑنے کا ایسا سوچ ہوا کہ اسی میں اپنا تپیاگ کر دیا اور گندھرب کاٹن یا کر اس سے جا ملا۔

اوشیایاے تیسرا۔ اوتار لینا رکھیم دیو جی کا راجا نا بھ کے یہاں

شکھ بوجی بولے کہ ای راجا پکھیت جب راجا گنی دھرنپ کرنے کو جنگل میں جلا گیا تب نا بھ اوک اسکے نو بیٹے اپنے اپنے کھنڈ میں ساتھ دھرم
 اور پر جا باسن کے لہج کرنے لگے کچھ دن کے بعد راجا نا بھ بڑے بیٹے نے میرو دیوی ابلی استری سمیت سنتان کی اچھلا سے جنگل میں جا کر
 بہت دن تک پریشور کا تپ کیا پھر رانی سمیت اپنے گھر کر براہمن اور رکھیشور نو کھو بلا کر جگت کرنے لگا جب جگت اجمعی طرح
 سمجھو رن ہوئی تب نارائن جی سانولی صورت موہنی صورت نے سکھ چکر کر ایدم دھاران کیے کریت گت گنڈل جیمینی مالا اپنے ہوئے
 تاپ ہارنی جیون مند مند مسکراتے ہوئے اگر کھنڈ سے نکلا درشن دیا انھیں دیکھتے ہی راجا نا بھ اور رکھیشور اوک غننے آدمی
 جگت شالاین بیٹھے نغے ڈنڈوت کر کے کھڑے ہو کر انکی سنت کرنے لگے اور دیوتاؤں نے آکاش سے انپر مچول برسائے اور راجا نے
 ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ او تر لوکی ناغہ آپ نے مجھ غریب کی اچھا پوری کر نیکی واسطے دیاں ہو کر درشن دیا کسی ایسی سامر تھ ہے جو تھاری
 نما برن کر سکے ہر جنوں میں حکمت کرنے والوں کو چار دن بلا تھمتے ہیں سوچو کیا ایسا بران دیکھیے کہ جس میں تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو
 یہ بات سننے ہی جگت بگوان خوش ہو کر بولے کہ ای راجا تھے مجھ ایسا بیٹا پیدا ہونے کے واسطے چاہتا رکھ کر تب اور جگت کی ہر سو ہم
 تمہارے گھر اید تارینگے یہ کہہ کر بگوان کی گنڈ کو پدھارے اور راجا نے براہمن اور رکھیشور نو کھو دھنڈا دیکر بڑا کب اور جیسے
 جگر پسا د جگت میرو دیوی اپنی لانی کو کھلا یا ویسے ہی اسکے گریہ رہا تب براہمن جی نے دیوتاؤں سمیت گر بھاسنت کرنے کے لیے
 راج مند پر پڑا کر کہا کہ ای راجا تھیا بھاگ آئے ہو جو ادرش بگوان تیرے یہاں پتر ہو کر اوتار لینے جب براہمن جی وغیرہ سب دیوتا
 گریہ سنت کر کے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے تب دسویں مینے پر بڑے پریشور نے لانی کے گریہ سے اوتار لیکر جیسے ہی اپنی سانولی صورت

۲۹

۳۰

چترنگی صورت کر کے کھیل گھٹ ساتھ نورتن بیچ بند اور بن لالہ کے کھنڈ میں چھپتی ملا گئے میں پہنے راجا نا بھادویہ کو ورنش دیا
 تب وہ ہوشہ آند میں ہو کر ڈرت کر کے نکلی اسنت کرنے لگے اور یوں تا دن نے اپنے کا اون پر بچھڑا کاش سے زہر پھول برسائے
 اور اپنے تلواروں سے لاج و کھلا کر گندھروں نے گانا سنا یا اور زہنجا ہی نے آکر کچھ دیو جی انکا نام رکھا جب بڑھادی وغیرہ سب دیوتا ڈرت اور
 اسنت کر کے دان سے چلے گئے تب پڑ پڑ ہم پڑیشور بالک روب ہو کر روئے گئے۔

اوشیاسے چونھا۔ راجا نا بھادویہ کا اپنی استری سمیت بن میں جا کر تپ کرنا اور ریکھنہ دیو جی کا راجگڈی پر بیٹھنا
 شکدیو جی بولے کہ ای راجا پر بچھت ریکھنہ دیو جی چھپتیس کن درخان اور پڑش بھگوان نے راجا نا بھاد کے یہاں جنم لیا تب راجا نے انکو
 پڑیشور کا اوتار بچھڑی خوشی سے براہمنوں اور جا جکون کو اتنا ان اور دچھنیا یا کہ اسکے راج میں کوئی آدمی کنگال نہ رہ سکتا صندان
 ہو گئے اور راجا اور رانی ریکھنہ دیو جی کی بال میل کا سکھ دیکھنے سے بنا جنم پھل جا کر مارے خوشی کے جامہ میں نہیں ساتے تھے جب
 ریکھنہ دیو جی سینا نے ہو کر راجگڈی پر بیٹھنے کے قابل ہوئے تب راجا نے اپنے منتری اور پر جا کو اتنے خوش دیکھ کر بھار کیا کہ اب انکو راجگڈی
 پر بیٹھال کر کچھ پڑیشور کا بھج کرنا چاہیے ایسا بھارتے ہی راجا نے جو تیشیوں سے اجھی سامت بوجھ کر ریکھنہ دیو جی کو راجگڈی پر بیٹھال دیا
 اور آپ استری سمیت بدری کیدار میں جا کر پڑیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا کچھ دن بعد جوگ اتھیس کے ساتھ تپ جانا تاکہ
 ہوسا گیا راتر گیا اور ریکھنہ دیو جی نے صدم اور رجا بان کے ساتھ ایسا لچ کیا کہ جکلے راج میں باگھا در بکری ایک گھات پانی پینے لھے اور کوئی رعیت
 کنگال اور دکھی نہ تھی ہاکی اسنت دیو لوک میں دیوتا کا کرنے تھے جب راجا اندر نے سب چوٹوں اور بڑوں کے منہ سے انکا خیس اور پڑناپ
 ستا تب راہ سے انکے راج یعنی بھرت کھنڈ میں پانی نہیں برسا یا جب ریکھنہ دیو جی کو یہ حال معلوم ہوا تب اتھون نے اندر کے اگبان پر
 ہنس کر اپنے جوگ بل سے ایسا کر دیا کہ انکے راج میں یہ جاوگ جموت پانی جاہتے تھے اسوقت نارائن جی کی راہ سے پانی رستا تھا جب
 اندر نے یہ سنا اور پڑناپ ریکھنہ دیو جی کا دیکھا تب انکو پڑیشور کا اوتار جانکر پنا پر اور ہچھا کرانے کے واسطے چینی نام اپنی بیٹی انکو بواہ دی

جی

تب ریکھنہ دیو جی کے اسی استری سے تلوار کھریا ہو کر ان میں سے توبیے بھرت ہو گئے اور جکل میں جا کر پڑیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے
 انھیں کو تو جو کچھ پڑیشور کہتے ہیں جنھوں نے لھا جنگ کو گیان پدیش کیا تھا اسکی کتھا گیا رصوں اسکندہ میں آدیگی اور نو بیٹے نو کھنڈ کے
 راجا ہوئے بھرت نام انکا بڑا بیٹا اپنے باپ کی خاص راجگڈی پر بیٹھا اور ایک نشی بیٹھے بلہمنوں کے سامان پید پڑھنے اور تپ کرنے لگے
 ایک سے ریکھنہ دیو جی نے سب پر جا کو جنگ میں بیٹھال کر اپنے بیٹوں کو یہ گیان پدیش کیا کہ اگر بے دنیا میں بیٹھے جو جوڑا اور جین دیکھتے ہو
 ایک دن سب کا نیش ہو کر کیوں نارائن جی باناشی پڑش استھر چینگا اور انھیں کی شکست شر میں روہنے سے سب جیو چلے تھے تہن
 سو تم لوگ اسی پڑیشور کا دھیان ہر دے میں رکھ کر سناری جیوتوں سے توبہ توڑ کر گیانی اور ماما کو نکاست سنگ کے کھو جیو پھاری
 گت ہنری سنگت کرنے سے آدمی بھدی خواب ہو جا تلہوس سے بوری سنگت مت کرنا آدمی جب تک سناری سنگر پینے کی طرح چھوٹا
 نہیں چھتا تب تک نہ کو گڈین کٹھن پوٹا میں پڑیشور استری اور تری یا ترو بی ایسی پھلی ہیں جس میں سب دنیا نند مکر خراب ہوتی ہی
 جوتی ہیں تو دن سے ملک سے ہر ہر ماہال سے چوٹ سنگت ہو لیکن ان دنوں سے بھنا اور سناری مایا چوڑ کر پڑیشور میں چھٹا
 لالہ نہیں ہوا لیکن اسکی ایک تہریم تھے ہیں تھوڑے سنگت اور ماما کی سنگت کہ اسکی پڑیشور سنگت کے گیان پدیش
 اور سنگت کے ماما اور پڑیشور کے دنوں میں برت ہوتا ہے کٹھن پوٹا ماما اور ماما کی سنگت کرنے سے دھیرے دھیرے

آدمی کا سن بركت ہو کر پیشور کی طرف گھانا ہر سو اسے اسکے ایک بان کھینچتا ہوا اسکو تم بٹھوس کر کے جاؤ کہ دنیا میں نرک اور موتش کے دو دروازے ہیں سنت اور مانتا کی سنگت اور سیدو کرنا موتش کا دروازہ ہے اور بڑائی اسٹری سے بھوگ کرنا اور چوراہے پر جواری اور بٹھیبی اور شراب پینے والے کا سنگ کرنا نرک کا دروازہ ہے۔

اَوھیا کے پانچوان۔ رکھتے دیو جی کا اپنے بیٹوں کو گیان سکھانا اور سنت اور مانتاؤں کے چھن کسنا رکھتے دیو جی نے کہا کہ ایسا جن سنت اور مانتاؤں کی سنگت اور سیدو کرنے سے موتش کا دروازہ کھلنا ہوتا ہے اسکے چھن سنبھالنے میں انکا سدا ایک رس رکھ کر کسی کے ذہن کسے سے انکو روک دینا نہیں ہوتا بھیت اور باہر انکا ہمیشہ برابر رکھ کر دوسے میں کپٹ نہیں رہتا اور ہر بھکتوں سے بہت بریت رکھتے ہیں رات دن ہر کتھا اور چرچا کسنا اور سننے میں انکو سننو کہ ہنورا اس نہیں آتا ہے اپنے گھر اور پر وار میں اتنے کی طرح رکھ کر کیوں اپنا پیٹ بھرنے اور رات نکال لینے سے کام رکھتے ہیں لاجھ اور بان ہونے سے کچھ خوشی اور فکر نہیں کرتے اتنے کا ایک چھن یہ ہے کہ جسطرح کوئی کنگال بریسی دوسرے شہریا گاؤں میں پہنچے اور ایک دن کسی کے گھر بھوجن کر کے دوسرے دن وہاں سے جلا جائے تو بھوجن دینے والے سے اسکو کچھ مودہ پیدا نہیں ہوتا دوسرا چھن اتنے کا یہ ہے کہ جیسے کوئی پنجھی کسی مکان میں گھوسلا بنا کر دانہ پانی کھا کر وہاں رہتا ہے لیکن اس گھر کے گرنے اور بننے اور جل جانے کا کچھ سوچ اسکو نہیں ہوتا ہر تیسرے چھن اتنے کا یہ ہے کہ جسطرح کھیرے کا پھل اور سے ایک ہو کر اسکے بھرتیوں چار بھانک الگ الگ ہوتی ہیں اسی طرح اتنے گیان والا گروہستہ بھی دیکھنے میں اسٹری اور بٹھیا کا مودہ رکھا کر اتنے کرن سے انکو دشمن اپنا جانتا ہے ایسے بركت گروہستہ کو بھی جو کسی جیو کو دکھ نہیں دیتا سا دھ اور مانتا چھننا چاہیے سو تم پر اسن کو بہت بڑا اور اٹم جانکر دیا بوزیک پر جا کر بالن کر واسطی کا گیان رکھنے والا جم دو تون کی پھانسی میں نہیں باندھا جاتا رکھتے دیو جی نے یہ گیان اپنے بیٹوں کو سکھلا کر کچھ دن کے بعد بچا کر کیا کہ آنت سنے یہ راج اور پر وار میرے ساتھ نہ جا کر سب میرا ساتھ چھوڑ دینگے اسلئے پہلے ہی سے انکا ساتھ چھوڑ دینا چاہیے ایسا بچا کر بھرت نام اپنے بڑے بیٹے کو راجدیدی بڑھتھال دیا اور آپ بركت ہو کر بڑھتھال کا روپ بنا لیا اور پہاڑ پر جا کر پریشور کا تپ اور بھجن کرنے لگے چھن جڑ بھرت کا یہ ہے کہ تل اور روڑ کر کے پر بھی نیم اور آچا راسنان آدک کا پتھر رکھے اور بھوجن اور بٹھیر کا پائے چھوڑ دیو کے کبھی جو کوئی کچھ کھلا دے تو کھالیوں نہیں تو بیکر بیٹھے رہا ہے پٹھے کی بھی خبر نہ رکھے سو رکھتے دیو جی نے یہی چھن رکھ کر اسنان اور پوجا آدک سب چھوڑ دی اسپر بھی انکا روپ دیکھا کہ دو کتیا مودہ بہت ہو جاتی تھیں اور جالیس کوس تک اُنکے تل اور موتر کی سنگندہ پہنچتی تھی اسی سنے آشت سیدھبیوں نے اُنکے پاس آکر اپنے اپنے گنوں کو بزن کیا لیکن رکھتے دیو جی نے اُنکی طرف اُنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

اَوھیا کے چھٹھوان۔ بركت کرنا آدمیوں کا سراو کی دھرم رکھتے دیو جی کا چلن دیکھ کر

راجا پر بھکتی اتنی کتھا سنکر بولے کہ اسی نام رکھتے دیو جی جو نارائن کا اوتار تھے انھوں نے آٹھویں صدیوں کا سن اپنی طرف کھینچ کر انکو بركت کیوں نہیں کر دیا جو آدمی کرودھ لوجھ مودہ سن اور اندر لو لگو اپنے بس میں نہ رکھتا ہوا اسکو آشت سیدھ کی طرف دیکھنے سے ڈرا رکھتا ہے سو رکھتے دیو جی تو اُن سب کو اپنے بس میں کیسے تھے انھوں نے کسواسطے آشت سیدھ کی طرف نہیں دیکھا یہ بات سنکر تنک دیو جی بولے کہ اے راجا یہ سن چیل ہے اور کام کرودھ آدک بہت بوان ہیں بڑی سنگت پانے سے بس میں نہیں رہتا ان میں ایک کا دیوا ایسا زبردست ہے کہ جسکے نشہ میں آدمی اندھا ہو کر اپنا بھلا اور برائیاں نہیں سمجھتا اور یہی کا دیو بڑے بڑے

جوگی اور رکھیشورون کے تپ اور دھیان میں بگھن ڈال کر ہزاروں برس کا تپ ایک ساعت میں بگاڑ دیا اور پھر خوشحال کی اور
 بارے کے بطور کبھی ایک ٹھکانے پر نہیں رہتا اس لیے اس میں کاشٹو اس کو رکھنا چاہیے بطور کار عورت اپنے خاوند کو مٹا دے اور دوسرے
 مرد کے پاس جاتی ہو اس طرح میں اور اندر بیان آتھ رہتے ہیں کاسنگ پاس نہ سے پیش ہو کر ایک کاسے کے اندر لے کر میں بچا کر لڑکی طرت
 رکھتے دیو جی نے نہیں دیکھا میں کا دل کو کوئی کوئی نہ پڑے نہ بھرت روپ سے میں شاستر سے سو تو ہر دم رکھتا اور کھٹ کر م
 کر نیکانہ کام نہیں رہتا اس لیے بہت آدمیوں نے رکھتے دیو جی میں دیکھ کر سنان کرنا اور تپ پڑھنا چھوڑ دیا سو وقت سے اس کو اڑال
 اور سزا دی گانت جو لوگ نیا در شاستر کو نہیں مانتے دنیا میں میں کیا ہی لوگ ہیں اس کو اس کے بیٹے کو نورک جو گتے
 میں سو رکھتے دیو جی آگ لگنے سے بھگتے ہی اس تھا میں ہر دم و سام کو گتے۔

۱۰۰۰۰۰

اوصیائے سالہ ان سے رہتے دیو جی کے ساتھ بھرت میں کرا جا ہوا اور پھر جس میں تپ کرنے کے واسطے جانا
 شک دیو جی نے کہا کہ اور پھر بھرت رکھتے دیو جی کے ساتھ بھرت میں کرا جا ہوا اور پھر جس میں تپ کرنے کے واسطے جانا
 کر کے پرجا کو بیٹے کی طرح پالنا اور پھر اپنا بیٹے کی نام نشوونما کی پٹی سے لے کر لیا جہن کو اسی ستری سے دھو کر کھیت و غیرہ پانچ بیٹے بہت
 سدا رو پر تپاں پیدا ہوئے اور جب راجا نے بہت ہی بڑے بھرت رکھتے دیو جی کے ساتھ بھرت میں کرا جا ہوا اور پھر جس میں تپ کرنے کے واسطے جانا
 و صیان میں ہونے کا واسطے جس ہزار میں نکالے اور سیکھ جوگ کر سنا ہی ہو اور جو بھتا بھتا اور برکت ہو کر لگتا ہی ہو تو کو سو سب وی
 اور تپ جنگل میں جا کر تپ کر نام نہری کے کنارے بہان پر لڑاں جی شاگرام سوز پ سے بہتے میں بیٹھ کر گھوڑے پر چڑھ کر لگے وہ
 پتوں کی گئی میں کنہر مول کھا کر بیٹے آند میں رہتے تھے ویسا سیکھ ان کو لگا جگدی میں نہیں ملتا تھا بند کی آگیا کے موافق براہمن چھتری کو
 شاگرام جی کی پوجا ہر روز کرنا واجب ہو گیا دن راجا بھرت دو پہر کے وقت نہری کے کنارے بیٹھے ہوئے سوچ رہتا کہ دھیان کر رہے
 تھے سو وقت ایک گھنٹہ گزرتی رہتی تھی اس وقت سے بھوت کر بیٹے وہاں پانی پینے لگی بیٹے ہی ایک تیر گاہا ہر کسی آواز سننے ہی بھاگی
 تو نہری کا سوتا جانے وقت بچہ اسکا پیت سے کر پڑا سو وہ بچہ اپنا بھتا ہوا پتوں کو اسی جگہ پر گئی راجا بھرت نے یہ حال دیکھ کر بچا کر لیا کہ
 یہ بچہ وہاں پڑا رہنے سے کوئی جانور اسکو کھالے یا مارے بھوکھ پیاس کے مر جائے تو بھوکھ پاپ ہو گا اسکو بھوکھ پتے اور پڑال دیا اس لیے بھوکھ پتے
 چھا کر لیا یہی ایسا بچا کر راجا دھرم اور دیو کی لہ سے اس بچہ کو اٹھا لایا اور پانی سے بھوکھ پتے میں رکھا اور گھوڑے کو اور وہ پلا کر اسکو پاس لے لگا۔

۱۰۰۰۰۰

۱۰۰۰۰۰

اوصیائے سالہ ان سے رہتے دیو جی کے ساتھ بھرت میں کرا جا ہوا اور پھر جس میں تپ کرنے کے واسطے جانا

شک دیو جی نے کہا کہ اور پھر بھرت رکھتے دیو جی کے ساتھ بھرت میں کرا جا ہوا اور پھر جس میں تپ کرنے کے واسطے جانا
 گھاس چھیل کر اسکو کھلانے اور اپنے پاس سلانے کے جب دسا پھرنے اور اسنان کر نیکی واسطے کہیں باہر جاتے تھے تب اسکو اپنے
 ساتھ رکھتے تھے اور پوجا اور تپ کرتے وقت بھی اسکو اپنے پاس بیٹھا لے رہتے تھے ہر روز بھرت جی سنا تپ پریت اس نے پتے
 سے بڑھائی کہ اگلے جب اور دھیان میں بوجھا ہونے لگی جب وہ بچہ کہیں جلا جاتا تھا تب وہ اس کے سوچ میں بہت آداس ہوتے تھے
 ایک دن وہ بچہ چھوڑ کر جنگل میں پلا گیا اور اپنے غول میں ٹھانے سے بچ کر پڑا یا جب راجا بھرت نے بہت دھوڑتے پھر بھی نہ پایا
 تب وہ سوچ کر کے کہنے لگا کہ دیکھو مجھے ہری جوگ ہوئی جو میں نے اسکو اکیلا چھوڑ دیا اسی سے وہ بھاگ گیا جو میں ایسا جاننا کہ وہ بچہ
 میرا جلا جانا گیا تو کسو اسے اسکو اکیلا چھوڑ دیتا پڑھتے دیو جی بھوکھ پتے بھاگ دے کہ میں وہ بچہ پڑھتے میرے پاس جلا آوے

وہ بچہ ڈانٹ سے پیشتر زور کے بالک کے سمان بڑا تھا اور ایسی ہی تھی تو اسکو اکہلا دیکھا اٹھائے گئی ہر سو تو میرے بچے کو بنلا ہے جب سوچ اور پاپ کرتے رات ہو گئی تب کہا کہ او چند رات تم اس بچے کو ضرور دیکھنے ہو گے جہاں میرا بچہ ہو تم آج کے بنلا دو جس میں وہ بچا ہے نہیں تو میرا بڑا بن نکلا چاہتا ہے جیسا سوچ کوئی اپنے بیٹے کے قتل کا کرتا ہے ویسا ہی سوچ بھرت جی نے اس بچے کے واسطے کر کے اس دن اسٹان اوپو ہوا اور بھو جن کچھ نہیں کیا اور اسی سوچ میں اپنا نیا گ کر باسو مرنے وقت دھیان اور پاپ انکا اس بچے میں لگا تھا اس سبب سے وہ تن چھوڑ کر ہرن کا بن با یا۔

اڈھیائے نوان۔ تیاگ کر بھرت جی کا ہرن کے تن کو اور پیدا ہونا ایک بڑا ہمن کے گھر

شکر پوجی ہوئے کہ ایسا جا بھرت جی ہرن کا جنم ہر جگہ میں رہنے لگے لیکن ہر بچہ کے پرتاب سے وہ اپنے پورے جسم کا حال جانتے تھے اسلئے اپنی اگیا تا بھگت میں کہا کہ دیکھو میں نے ہر جنم میں کادھیان چھوڑ کر جیسی بھرت جی سے کی ویسی اپنی استری اور پتہ کی کبھی نہیں کی تھی اور اسکے مہو میں بھگت کیسا شراب ہوا کہ آدمی سے ہرن کا بن با بھرت جی پچھلی بات سوچ کر کسی ہرنی وغیرہ سے کچھ بھرت جی نہ رکھ کر کہتے تھے کہ نہ معلوم کبھی سنگت کرنے سے بھر مہر کی گات ہوگی یہ بات سمجھ کر بھرت جی نے کسی جہو کو ذکر دینا اور ہری گھاس کھانا چھوڑ دیا جو پھل اور پتہ سوکھ کر گر کر مڑنا تھا اسی کو کھا کر ہرن کے تن میں بھی پڑیشور کا دھیان اور اسٹرن کرنے لگے تھی کھانسا کر شکر پوجی ہوئے کہ راجا موت سے ہر ساعت آدمی کو ڈرنا چاہیے بجائے کس وقت موت آ جاوے اور ایک ہرن کے بچے سے مہو کرنے سے ایسے مہا ناکی یہ گت ہوئی تو دوسرا کون گنتی میں ہر جو پڑیشور کا دھیان چھوڑ کر با یا تو وہی حال میں بھرت جی کا اسی ہی گت ہوئی سو بھرت جی اس میں دن رات اس بات کا سوچ کرتے تھے کہ جلدی یہ شریر میرا چھوٹے تو آدمی کا شکر یر یا کر پڑیشور کا بھجن کروں اس طرح کچھ دن بسر کر کے ایک دن ندی کے کنارے پر جا کر بار بار جانا چاہا تو سو سو کھٹے کھانے سے بدن میں کچھ طاقت نہ رہی تھی اس سے سوتا بھانڈتے وقت پلٹنا شرم ندی میں ڈوب کر مر گئے تو وہ تن چھوڑ کر ہر بچہ کرنے کے پرتاب سے گھر چھینے میں لگا کر اٹھ رہے بنید پڑھنے والے بڑا ہمن کے بیٹے ہوئے اور نام انکا بھرت ہوا جب شیانے ہوئے تب پہلے جنم کا حال یاد کر کے سنساری مہو میں نہیں بھرتے اور دن رات پڑیشور میں دھیان لگاتے رہے اپنے باپ کے ڈانٹنے پر بھی پڑھنے میں جی نہیں لگاتے تھے تب اس بڑا ہمن نے آنت تھے دوسرے میٹوں سے جو پڑھے تھے کہا کہ اسی میٹا میں نے بہت جا ہا کہ بھرت تھا راجا بھرت جی بڑھے لیکن آنتے پڑھنے میں چہرٹ نہیں لگایا اس کا رن مہو کہ بنا رہا سو تم لوگ میرے آنت ستمگی بات ماکہ ویسی تدبیر کرنا جس میں وہ بڑھ کر ہوشیار ہو جاوے جب وہ بڑا ہمن یہ کہہ کر گیا تب اسکے میٹوں نے بھرت جی کے پڑھنے کی واسطے بہت آبا سے کیے لیکن بھرت جی کچھ نہ پڑھے اور جب بھرت جی روپ بن کر ایسا جلن پیدا کر جب کوئی کچھ کھلاوے تو کھا لیوں اور پلا دے تو بی لیوں نہیں تو کچھ سوچ نہ رکھ کر دن رات پڑیشور کے دھیان میں لگن رہیں۔ اس ستمے میں بھی ایسا جلن رکھنے سے جب بھرت کہلاتے ہیں بھرت جی کے بھائیوں نے یہ حال دیکھ کر آنتے بن پنا تھا لیکن کبھی کبھی بھو جن انکو بدیا کرتے تھے جب انھوں نے دیکھا کہ یہ کوئی کام گھر کر سکتھی کا نہیں کرنا ہر صفت میں کھانا ہر تب انھوں نے اپنا کھیت رکھانے کے واسطے مچھالی کر کہا کہ تم دیکھا کہ جس میں کوئی اس کھیت کا آناج نہ بیجانے پاوے اور کپڑے بچھی بھی نہ کھالے پاوے پڑ بھرت نے کچھ رکھواری مسکی نہ کی وہاں آنت سے بھگت پڑیشور کا اسٹرن اور دھیان کرنے لگے بھگتوں کا ایک راجا جو اس دیش میں رہتا تھا اپنے چہرٹ مانی لگاؤ بھرت کالی جو میرے بیٹا ہو تو میں لگاؤ آدمی کا لڈان پڑھاؤں جب بھرت کالی کی

رہا سہ سگے بنیا ہوا تب سہا ایک بالک بلدان دینے کے واسطے مول بیکر بالاجب وہ نکلا اپنے بلدان دیکھ جانے کا حال سُکر بھاگ گیا
 تب راہا اپنے نوکران سے بولا کہ کچھ روپیہ دیکر ایک آدمی بلدان دینے کے واسطے ڈھونڈ دے اور جب وہ لوگ ڈھونڈتے
 ہوئے رات کے وقت اس کیفیت پر پہنچے تب انہوں نے وہاں جڑ بھرت کو مونا تازہ دیکھ کر بلدان دینے کے واسطے پکڑ لیا اور
 رتی گئے مین باندھ کر اچانک من پر پہلے گئے وہ راہا جڑ بھرت کو مونا تازہ دیکھ کر خوشی سے بولا کہ تم ایسا اچھا آدمی بلدان دینے
 کے واسطے لائے ہو کہ جو اپنے مرنے کا کچھ ڈرنہ رکھ کر تندرست دکھلائی دیتا ہو بھدر کالی اسکا بلدان باکر بہت خوش ہوگی اور
 راجا کے پڑوہت اور برہمن ہما مورا کہ نیا درنا ستر کا حال کچھ نہیں جانتے تھے کہ برہمن کا بلدان دیا جاتا ہی برہمنین سورا جانے اس
 بات کا بچا کر کے جڑ بھرت کی حجامت بنوائی اور برہمن اور پھیل لگا کر اسان کرایا اور بلدان دینے کے واسطے سُکو نیا کپڑا اور گنا
 پہنایا اور عطر اور چند دانہ بن میں ملکر بہت اچھا بھوجن اُسکو کھلایا اسوقت جڑ بھرت نے خوش ہو کر اپنے من میں کہا کہ جب سے میری
 مانا اور پتلا سے بہت تپ سے کچھ کسی نے ایسا بھوجن نہیں کھایا تھا آج مجکو بہت اچھا کھانا یہ لوگ بڑے پار سے کھلائے ہیں جب
 بھوجن کرانے کے پیچھے جڑ بھرت کے گلے میں اچھا بھو لو لگا یا رہا کہ اُسکو بھدر کالی کے سامنے لاکر کھڑا کیا تب برہمنوں نے راجا کے
 ہاتھ میں ننگی تلوار دیکر کہا کہ اُسکو مار دیجیے راجا نے تلوار مارنے کو ہاتھ اٹھایا ویسے جڑ بھرت نے یہ بات بچا کر سنا جانا کے سامنے بھکا دیا
 کہ پوری اور مٹھالی کھانے کے وقت میں نے اپنا ہتھیلا یا کتاب تلوار کھانے کے وقت گردن سامنے سے ہٹانا اچت نہیں ہے بھدر کالی
 نے اُسکو ستر بھکانے دیکھا بچا کر کہا کہ یہ سب برہمن ایسا گیان نہیں رکھتے جو راجا کو بلدان کرنے سے منع کریں اور اس برہمن
 پر بھکت کے دکھ دینے میں ایسا نہ کو نالائقی جیکو وڈو دیوین جو میں اسکی بھجت نہیں کر دگی تو کھو باب ہو گا کس واسطے کہ جو کوئی
 آدمی اپنے سامنے کسی کو بنا پرادھ دکھ دیکے تو اسکی بھجت کرنی چاہیے نہیں تو دیکھنے والے کو باب لگتا ہے ایسا بچا کر بھدر کالی نے
 بڑا کر دھ کیا اور تلوار دیکھ کر ہاتھ میں لیے ہوئے چلا کر ایسا ڈھاکا راجا دہ آواز سُنتے ہی اپنے پڑوہت سمیت بہرا ہو کر
 ایسا بیہوش ہو گیا کہ تلوار ہاتھ سے گر پڑی تب بھدر کالی نے اسی تلوار سے راجا اور پڑوہت کا سر کاٹ لیا اور دونوں کا سر
 گیند کی طرح اچھال کر اس اچھا سے ناپنے لگی کہ جس میں جڑ بھرت خوش ہو کر جیکو کرا پا اور دیا کی درشت سے دیکھے تو میرا
 بھلا ہوا ورانے دکھی رہنے سے میرا بھلا نہو گا جب بھدر کالی کے ناپنے پر بھی وہ اسی طرح ستر بھکانے کھڑے رہے تب بھدر کالی نے
 سقت کر کے اُسے کہا کہ ایڑیہم دیو اب کربا کر کے میرا پرادھ چھما کریں کسو واسطے کہ جب کسی کا بھکت یا سنیو ک دوسرے کا پرادھ
 کرتا ہے تب اُسکے مالک کا نام دھرا جاتا ہے سو آپ ایسا بھجیں کہ یہ راجا بھدر کالی کا بھکت تھا یہ میرا پرادھ میں تھا جسے آپ سے مہاتا کو
 دکھ دینا چاہا اور راج اور دھن کے نشے میں اندھا ہو کر کھو نہیں بچا نا جڑ بھرت نے یہ بات سُنتے ہی مسکرا کر کہا کہ اتا کا ناش
 بھی نہیں ہوتا اسی لیے میں اپنا سر کٹنے سے نہیں ڈرتا لیکن تیرا بھکت اس باپ کے بدلے نرک بھو گیا کیسے سوچ جیکو جڑ بھرت یہ کہہ کر
 دہا لے چلا آیا تھی کھتا کہ کھنڈیو جی بڑے کہ ایڑیہم دیو کہے کہ جا لو کہ جو آدمی من اپنا پریشور میں لگائے رہتا ہے اُسکو کوئی دکھ نہیں دے سکتا۔

اور اسی سے دسوان راجا رگھو گن کا جڑ بھرت کو پکڑ کر اپنے سکھیاں میں لگانا

شکد یو جی نے کہا کہ اور راجا دوسرے سال جڑ بھرت کا سنو کہ راجا رگھو گن سینہ سے بڑا پتہ نکلتے سے بالکی پر چڑھ کر کپل دیو من کے پاس گیا ان سے کہنے جاتا تھا راہ میں ایک کمار اُسکی سواری کا پیار ہو گیا اسی طرف کہیں جڑ بھرت بھی بڑھستور کے بھیمان میں

۱۴۱

اور سب کر اسکو لوٹ لینے ہیں اور نجر باگھڑین رہنے سے کھانے پینے پر بھی کچھ اور وغیرہ کاٹ ڈالتا ہے اور جسکے گھر میں جو ہانہوا سکی چیز خراب نہیں ہوتی ہے اسے چھوڑ دیا میں سے ایک چوز سن کو سمجھو جسکے چلا بیان ہونے سے آدمی برا کر کم کر کے خواب ہوتا ہے اور دوسرے پانچ چوز اور رنگ کام کر دو دھو لوبہ مٹوہ اور زائد بیان ہیں جنکے بس ہو کر برا کر کم کر نیسے آدمی کا بصر ممانتا ہوتا ہے اسلئے آدمی کو چاہیے کہ ان چھوڑے اور رنگ دینے بس رکھ کر آپ انکے بس نہو جائے جب نجر بھرت نے یہ بات راجا رگھوگن سے کہی تب راجا نے بھرا نکوڑ ڈرت کی۔

اورھیائے بازھوان - تعریف کرنا راجا رگھوگن کا سنگھتہ تن کی

راجا رگھوگن نے نجر بھرت سے اتنا بیان سنکے کہ کیا کہ اور ماراج سنگھتہ تن سے بڑھکر دوسرا چھوڑا اتم نہیں ہوتا جس سے تم ایسے گیانی اور ماما کا درشن چکھو ملا اور سنگھتہ کا جنم دیوتاؤں سے بھی ایچھا سمجھنا چاہیے جو دیوتا پریشور کا تپ کر کے نوسوا کے گت کے دوسرے نوجوڑ اسکو نہیں مل سکتا اور بھرت کشت کا آدمی جس مطلب کی واسطے پہنچ کر سے وہی پہل اسکو برابرت ہوتا ہے اسلئے میں سنگھتہ تن کو دیوتاؤں سے اتم جاگو ڈرت کرنا ہوں نجر بھرت یہ بات سنکر بوسے کہ اے راجا یہ سب بات میں نے تجھے کہی اسکا ارتھ تو نے سمجھایا نہیں راجا بولا کہ اے ہمارا جس میں سنساری جو بہت مہور رکھا اور گیانی ہوں اس سے برگیان اچھی طرح نہیں سمجھا آپ دیوان ہو کر بتلاؤ ایک کیسے تب میں سمجھ سکتا ہوں یہ بات سنکر نجر بھرت ہنس کر بوسے کہ اے راجا یہ بات مشکل ہے ایسا گیان بگت اور پوجا اور تپ کرنے اور برکت ہونے اور بن باس کرنے اور بیچ لگن تاپنے اور چل میں بیٹھنے اور دان دینے سے بھی نہیں ملتا ہے بلکہ ان سب کاموں کے کرنے سے آدمی کو اس بات کا ہنکا ہوتا ہے کہ میں نے ایسے اچھے کام کیے ہیں میرے بارہ دوسرا کون ہوگا سمجھ کر کم کرنے سے بھی وہ ہنکا کر کے سے خراب ہو جاتا ہے اور جب تک ہنکا رہے ہوسکتا ہے اور ماما کے برون کی دھور اپنے ماتھے پر نہیں لگانا تب تک یہ گیان اسکو نہیں ملتا اور ماما کا درشن ہر لہجہ ہر اور لڑی رگھوگن تم سمجھو کہ میں راجا ہوں سو میں بھی سمجھتا ہوں جنم میں بھرت نام ساتوں دیب کا راجا تھا لیکن وہاں رہنے میں اپنا بھلا نہ سمجھ کر اچھلادی چھوڑ دی اور بن میں جا کر نا لائن جن کی شرن میں ہو کر نجر بھرت نے لگا سوا گیا بھی تک اپنی راجگدی کا بھان بنا ہر اس سے دوسرے جنوں پر دیا نہیں رکھنے جس طرح پرکاش پریشور کا گھارے تن میں ہوا سبط پریشور کا پرکاش ان کاموں میں بھی سمجھنا چاہیے اور گیان کی درشت سے یہ لوگ دیب جو پریشور کے گھارے برابر ہیں سو تم اپنے شریکے سکھ کی واسطے انکو دکھ دیتے ہو سو بہت نامناسب ہے یہ گیان سننے ہی راجا رگھوگن ہارے ڈر کے کانپنے لگا اور نجر بھرت سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے ہمارا جس میں برہمن کے شباب سے بہت مڈنا ہوں اسانکو آپ کر دو کہ کہے کہ جو کچھ شباب دین -

اورھیائے تیرھوان - گمنا نجر بھرت کا ایک دھنی پینے کا حال راجا رگھوگن سے

راجا رگھوگن کی بات سنکر نجر بھرت نے کہا کہ اے راجا تو مت ڈر میں تجکو شباب نہیں دوں گا سن گیانی اور ماما لوگ سنساری سنگھتہ پینے کی طرح جنون تھا سمجھ کر اس شریکے پریت نہیں رکھتے اور برہما تاثر سے اس طرح ایک ہر جس طرح نیچے برچھ برمیٹھا ہوا اور اس برچھ کے کاٹنے سے نیچے کو دکھ نہیں ہوتا جو نیچے بیفائدہ اس درخت کو اپنا جانکر دوسرے نوسوچ کرنا بیکار ہے جو کوئی اس شریکے کو اپنا سمجھ کر سنساری سکھ میں من لگاتا ہے اسکو سواے دکھ کے سکھ نہیں ہوتا جب وہ برکت ہو کر پریشور میں دھیان لگاتا ہے تب اسکو سکھ ملتا ہے اور پریشور کی بھکت کرنے سے ہر دے میں گیان کا دیبک روشن ہو کر کام اور کر دو م کا اندھیارا اسکے بھیتر سے مٹ جاتا ہے یہ گیان سنکر راجا رگھوگن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ہمارا جس میں نے ایکو بچا تا کہ آپ برہمن میں جس طرح روگی کا دکھ امرت پینے سے چھوٹ جاتا ہے اس طرح آپ سنساری سنگھتہ کو جو مایا اور مٹوہ میں بھنکر خراب ہو رہے ہیں اپنا درشن دیکر کرتا رہتے ہیں

اسی طرح بیٹے نے اپنا مال کی بیجا کرنے کے واسطے نوکر نہیں رکھا اسلئے جو راون نے اسکو ٹوٹ لیا جو وہ جیو بھرت کھنڈ میں جنم ایک
 سا سو ۱۰۰۰۰۰۰۰ کا کاسٹ سنگ کر کے گیان سیکھتا تو کسو اسلئے بیٹے کی طرح مایا جال میں پھنسا کر خراب ہوتا جیسے وہ بنیا اپنے ٹکنے کے
 واسطے جگہ ڈھونڈتے وقت تیر وغیرہ کے دوسرے بھاگا تھا ویسے ہی سنساری سکھ چاہنے والے دکھ بھوگتے ہیں اور آدمی اپنے کٹمب کی
 بیماری اور برتاؤ دیکھنے اور اپنے شہر سے رُزگ سے اور کبھی دھن ملنے کے واسطے دکھ پا کر آہٹوں پھر جینتا میں پھنسا رہتا ہے جس طرح آٹا اور باگھ
 وغیرہ بننے کو ڈراتے تھے اسی طرح جب پر وار واسلے جھگڑا کر کے گھر گئے ہیں تب آدمی جڑا دکھ پاتا ہے اور اسٹری کی سنگت انہی کا بھگنا چاہئے
 جان گیان اور بنید پران کا بچن سب بھول جاتا ہے اور جیب آدمی پوڑیا ہو کر کچھ کما لی نہیں کر سکتا تب پر وار واسلے اسکو ڈرین کس کر
 کھانے اور کپڑے کا دکھ دیتے ہیں اور کچھ اسکا آدر نہیں کرتے جس طرح آدمی بہت دکھ پانے میں بھی مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ کر زرات کمانے کا
 سوچ کیا کرنا ہے اسی طرح وہ بنیا کٹوبن میں سانپ اور چوہے دیکھنے پر بھی مرنے کا ڈر نہیں رکھتا تھا سو آدمی کے واسطے سنسارا اور پر وار
 میں رہنا اندھیا راگنوان سمجھو اور جیسے کہ تم پھلے جنم میں سیکے ہیں اسکو برگدی جڑ پھوسکو پکڑ کر جینتا ہے اور دو جوہن کا لے اور سینید جو جڑ
 کاٹتے تھے وہی دن اور رات میں جٹکے بیٹے سے عمر کتنی ہے اور بیٹے نے جو سانپ کٹوبن میں دیکھا تھا اسکو کال سمجھو اور جس طرح ایک بوند
 شہد چاٹ کر بنیا خوش ہوتا تھا اسی طرح اگیان آدمی بڑھا پا اور سب طرح کا دکھ ہونے پر بھی اپنے کٹمب میں بیٹھ کر خوش ہوتا ہے وہی شہد کی
 بوند سمجھو اور راجا دنیا کو وہی بن دکھ دینے والا ہے اور سنساری مایا جال میں پھنسنے والا اسی بیٹے کے برابر دکھ پا کر خراب ہوگا جس طرح تو جگت
 کی مایا میں لپٹا ہے اسی طرح وہ بنیا استری اور پتر کے ٹوہ میں پھنسا کر خراب ہوا تھا جو کوئی پیدا ورشاستر کے موافق چلے وہ اپنا منہ تھپا سکتا ہے
 نہیں تو سب چھوٹے جڑے اسی مایا روپی جنگل میں ٹھوسے ہوئے خراب ہو رہے ہیں بغیر ست سنگ کے اس موبہ روپی جنگل
 سے باہر نکلنا بہت مشکل ہے۔

اوصیایے چوہ و حوان - خوش ہونا راجا رگھو گن کا یہ گیان سنسکار اور چلے جانا تپ کرنے کے واسطے جنگل میں
 جڑ بھرت نے جب اس طرح کا گیان راجا رگھو گن کو بتلایا تب راجا خوش ہو کر جڑ بھرت کے جرنون پر سر رکھ کر بتی کر کے بولا کہ آپ نے بڑی
 دیا کر کے جگہ جو مایا میں بھول رہا تھا یہ گیان روپی راہ دکھلائی یہ بات سنکر جڑ بھرت بولے کہ تم اس گیان کے پرکاش سے سنساری جال میں
 نہ پھنسو گے یہ بات سننے ہی راجا نے بڑت ہو کر اسی جگہ بالکی چھوڑ دی اور جنگل میں جا کر پہنچن کر کے گت ہوا اور جڑ بھرت اپنا شہر
 جوگ ابھیاس کے ساتھ تیاگ کر پرہم دھام کو چلے گئے اور جڑ بھرت کے بیٹے گت نے راجا کی ہی بڑ بھرت جین دھرم کا ست سنسار میں
 بھیلایا انکے نش میں برت ہارڈک پیدا ہو کر شہر کر م کر کے پرہم پند کو پہنچے۔

اوصیایے پندرہ حوان - گنا سنگد بوجی کاراجا پرچھیت سے بستار پر بھومی آدک کا

راجا پرچھیت نے اتنی گنا سنگد کر لیا کہ اسو امی آپ دیال ہو کر بھومی اور سورج وغیرہ کو کون کا حال بستار پور بک برن کیجیے
 سنگد بوجی بولے کہ اے راجا پہلے حال ساتون دیپ کا پتھیب سے کہا ہے اب پھر بستار کر کے کہتے ہیں سنگد کہ اس بھومی کے سات دیپ ہیں
 اور ساتون دیپوں کی بھومی الگ الگ ہے ہر ساتون دیپ لاکھ جو جن کا ہے اور سب بھومی ساتون دیپ کی پچاس کروڑ جو جن ہے
 اس سے جو تھا نی بھومی کو کا لوگ بڑت کے نیچے دیپ میں حصہ میں ساتون دیپ اور ستر میں راجا پر یہ برت ان ساتون دیپ
 کے مالک نے ایک ایک دیپ اپنے ساتون بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ بن میں جا کر پریشور کے تپ اور دھیان میں لین ہو اور

سورگ کا شکہ باتے میں سنائی اور سب حال را جاسوا ٹیچھوسن اور پر پیرت اور تان پادا اور دیو ہوتی اور دھروا دک اُنکے بیٹے اور ساتون
 ونپ اور نو گنڈ اور ساتون سندر اور پر پھومی کا بستار اور یو منڈل آدک کا برن کیا اب میں ایسی تدبیر سننا چاہتا ہوں کہ جس
 دھرم کرنے سے پانی اور دھرمی لوگ بھی پوٹر ہو کر سورگ کا شکہ پاؤں آپ دیا کر کے بتلایے جس میں کوئی نرک میں سجاوے سے یہ بات
 سکر شکدیو جی نے کہا کہ ای را جاجو لوگ منسا با جا کر منسا سے جان بوجھ کر باپ کرینگے انکو اُس دھرم کے بدلے ان نرکوں کا دکھ جو میں نے
 کہا ہر ضرور ٹیچھو گنا پڑیگا اس واسطے آدمی کو چاہیے کہ یہ تن پاک ہر ساعت اپنی منگت ہونے کی تدبیر کرتا رہے جو کوئی اس تن میں اسکا
 سوچ نہیں کرتا ہو وہ اپنا جنم کا رتھ کھو کر کچھ بہت کچھتا تا ہو آدمی سے کوئی باپ چھوٹا یا بڑا کسی طرح کا ہو جائے تو اسکا برائے شجیت ^{تھا} پھوٹا
 یا بہت منسا ستر کے موافق کر ڈالے جس طرح روگ بناؤ گھدہ کھالے نہیں جانا اسی طرح باپ بھی بنا برائے شجیت کیے نہیں چھوٹتے یہ بات سکر
 را جاجو کچھت نے بنے کیا کہ ای مہاراج جان بوجھ کر باپ کرنے والا جو ایک مرتبہ برائے شجیت کرنے سے شکر ہو کر پھر باپ کرے گا تو اُس کا
 دھار برائے شجیت کرتے سے کس طرح ہو سکتا ہو یہ بات سکر شکدیو جی نے کہا کہ ای را جاجو باپ اور پرنہ دونوں ایک ایک کر مہن اچھا کر م کرنے سے
 باپ چھوٹتا ہو لیکن پھر باپ نکرے جس طرح روگ چھوٹنے کے واسطے دوا کھا کر یہ بہت نہیں کرتا یا پھوٹے دن پر بہت کر کے پھر کھٹا میٹھا کھانے
 لگتا ہو تو دوا کھا نا اور نہ کھا نا دونوں برابر ہو کر روگ اسکا نہیں چھوٹتا ہو بلکہ اور زیادہ ہو جاتا ہے جس طرح باقی منسا کر پھر مٹی
 اٹھا کر اپنے سر پر ڈال لیں تو اسکو نملانے سے کیا فائدہ ہو گا اور جیسا آدھا رنگیاں ملنے سے ہوتا ہو ویسا اچھا کر م کرنے سے
 جلدی باپ نہیں چھوٹتا لیکن پر بہت کرنے والے کا روگ نہیں بڑھتا اسلئے اچھا کر م کرنا اچھا ہے کچھ دن کے بعد اسکا بھلا ہو جاتا ہو سو اسے
 اسکے باپوں کو ناش کرنے کے واسطے برہم خرچ اور برت رکھو دھرم اور تپ کرنا اور نذر یوں کو اپنے قابو میں رکھنا اور من کو سنساری یا ہمو
 سے برکت رکھ کر سچ بولنا اور منسا با جا کر منسا سے کسی کا برانہ چاکر جہانک ہو سکے پراپکار کرنا اور کسی جیو کو دکھ نہ دینا اُجبت ہو پر سب
 تدبیر کرنے سے بھی باپ کچھتے ہیں لیکن جیسا برہم بھور کے جرنوں میں بھکت اور پریت رکھنے اور انکا نام چینی اور کھتا اور کیرتن
 سننے سے بہت جنم کے باپ چھوٹا آدمی جلد نکٹ پاتا ہو ویسا تپ وغیرہ کے کرنے سے شکر نہیں ہونا جس طرح صبح کے وقت کمرے کا
 اندھیرا سورج دیوتا کے برکاش سے دور ہو جاتا ہو اسی طرح باسدیو اور شری کرشن جی کا نام لینے سے بہت جنم کے بڑے بڑے باپ
 نہ معلوم کہاں بھاگ جاتے ہیں جیسے زمین پر درخت اور پھل وغیرہ اُٹتے ہیں ویسے ہی آدمی برہم بھور کا بھن اور بھکت کرنے سے من مانگت
 بھل پاتا ہو اسلئے آدمی کو دنیا میں برہم بھور کی پریت پیدا ہونے کے واسطے سو اسے ست سنگ اور سیوا کرنے سا دھوا اور مہاتما کے دوسری
 راہ اچھی نہیں ہوتی اور انکے ست سنگ اور سیوا کرنے سے بہت جلد من آدمی کا سنسار سے برکت ہو کر نکٹ پاتا ہو اور جو لوگ برہم بھور
 سے بگم ہیں وہ برہم بھور سے بھی کسی طرح شکر نہیں ہوتے جس طرح شراب کا گھڑا گنگا جل سے دھونے پر بھی پوٹر نہیں ہو سکتا ہو
 جسے ایک مرتبہ بھی اپنا چٹ شری کرشن جی کے جرنوں میں گایا رہے پینے میں بھی جملہ اور جمہ دونوں کو نہیں دیکھتا تم جانو کہ وہ
 سب برائے شجیت کر چکا ہم ایک کھانا رائن نام کے ماہتم کی جس میں شش بھگدا اور جمہ دونوں کا سمبا دہرکتے ہیں سو کچھلے گنگ
 میں آجا مل نام ایک براہمن رہنے والا نوجو کا ایک بوڈھی سے محبت رکھ کر جو ری اور سنگی اور نچو او بھاسنی کا کام کرتا تھا اس بوڈھی سے
 دس لاکھ پیدا ہوئے اسکو اپنے چھوٹے بیٹے نارائن نام سے بڑی پریت تھی اسلئے کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے پھرتے اسکی یاد من میں
 رکھتا تھا جب اسی جہن اور سو بار سے آجا مل کی عمر اٹھائیس برس کی ہوئی اور اسکے مرنے کا وقت آہو پچا تپ تین جمہ دوت بھیا کم روپ

گرا اور بھانسی لے ہوئے اسکی جان نکالنے کے واسطے آئے اور گلے میں بھانسی ڈال کر کھینچنے لگے تب اجامل نے انکا بھیا نک کر روپ دکھیتے ہی گھبرا کر جیسے نارائن نام اپنے بیٹے کو جلا کر بکارا ویسے ہی انت سے نام لینے کے برتاپ سے نشن بھگوان کی آگیا سے جاڑوت شیا م رنگ جتر بھج روپ سنگھ چکر گدا پدم لے ہوئے تیروان سوئے کی چھڑی لے ہوئے اسکے پاس ہوو چکر جم دو تون سے کئے لگے کہ جم ہمارے سامنے اسکو دکھ دیکر حیراج کے پاس نہیں لجا سکتے یہ بات سنکر جم دو تون نے کہا کہ سنو ستر اس براہمن نے دنیا میں بہت باپ کیے ہیں اور باپا کو ڈنڈہ جراج جی ہمیشہ دیا کرتے ہیں اسلیے ہم انکے حکم کے موافق اسکو نرک میں لجا بیٹھے تھیں نارائن جی کے دوت ہو کر ایسے ادھر جی کے پاس آنا اور کھول جانے سے منع کرنا نہ چاہیے یہ بات سنکر نشن بھگوان کے دوتون نے کہا کہ تم دھرم راج کے دوت ہونے پر بھی یہ نہیں جانتے کہ کس آدمی کو سنگھ دینا چاہیے اور کس آدمی کو دکھ دینا چاہیے اسلیے تم ہکو دھرم اور ادھرم کا حال بتلاؤ کہ کس باپ کرنے والے کو ڈنڈہ دینا چاہیے اور کون کرم کرنے والے کو سنگھ دینا چاہیے جم دو تون نے کہا کہ جو بات بید اور شاستر میں اچھی لکھی ہے اسکو دھرم اور جو کرم برا لکھا ہے اسکو ادھرم سمجھنا چاہیے کسو اسطے کہ بید اور شاستر کی بات نارائن جی کی آگیا سے ہوتی ہے اور باپ اور پرن کرنے کے گواہ سورج اور چندر ما اور رگن اور دن اور رات اور دشا اور باجو آدک دیوتا ہیں انھیں لوگوں سے دھرم اور ادھرم کا حال پوچھکر لوگوں کو دکھ دیا جانا ہوا ایسا کوئی جیو دنیا میں نہوگا کہ جس سے جلتے بھرتے اٹھتے بیٹھتے باپ اور برتنہ نو یہ اجامل براہمن کے گھر بیدار ہو کر بند یا پڑھکر شاستر کے موافق کرنا اور مان اور باپ اور رگن اور سورج اور نشن بھگوان کی بھکت رکھکر اپنے دھرم اور کرم سے رہتا تھا ایک دن اپنے باپ کی آگیا کے موافق جنگل سے لکڑی اور تیریا اور بھول وغیرہ پوکر لیے چلا آتا تھا راہ میں کیا دیکھا کہ ایک بھل انبی ایشتی بنیشیا کو ساتھ لے ہوئے دونوں متوالے ہو کر آئیں ہنستے اور کھول کرنے میں اس براہمن کو دیکھتے ہی وہ بنیشیا متوالی کا دیو کے نرس ہو کر اسکے گلے میں لپٹ گئی تب یہ براہمن بھی کانڈیو کے نرس ہو کر اس سے بھوگ کر کے اسکو اپنے گھر لے آیا اور اپنی مان اور باپ اور تیریا اور گرو اور دھرم اور کرم سبکو چھوڑ دیا اور اسکے ساتھ رہکر انس اور دیکھانے مینے لگا تھوڑے دنوں میں سب ان کا بھوکا پالہ چوری لٹکی جو بھانسی کا پیشہ کر کے اپنا کٹب پانے لگا اسوا سٹے ایسے مہا باپا کو ہم جراج کے یہاں لے آئے جس میں یہ اپنے کرموں کا ڈنڈہ بان باکر شدہ ہو جاے

ادھیا کے دوسرا کنا نشن بھگوان کے دوتون کا مہا پڑیشور کے نام کی۔

سنگھ پوجی نے کہا کہ ای راجا جم دو تون سے اجامل کے ادھرم کرنے کا حال سنکر نشن بھگوان کے دوتے کے کہ دھرم راج کے یہاں بڑا اندھیر ہو کچھ انصاف نہیں ہوتا کسو اسطے کہ انکے دوت بنا پر ادھم سا دکھ لوگوں کو بھی دکھ دیتے ہیں جب دھرم راج سب باپ اور پرن جاننے پر بھی ایسی نا انصافی کرینگے تو سنسار کا کام ہمیں کوئی اپنے دھرم اور ادھرم کا حال نہیں جانتا ہر کسطح جلیگا جو کوئی کسی کے اعتبار پر کوڑ میں سر رکھکر سووے اور وہی اسکا سر کاٹ لیوے یا مان باپ اپنے بیٹے کو زبردیوں تو اسکی رخصتا کون کر سکتا ہر تم لوگوں نے نارائن نام کی تمہا نہیں سنی۔ جو آدمی جاگنڈا دھوکے سے یا ڈر سے یا ہنسی سے بھی پریشور کا نام لیتا ہوا اسکے سب بڑے بڑے باپ بھی مثلاً سونا پورانے اور گنوا اور براہمن اور تپسی اور مان باپ کے ماڈولنے اور گرو کی استری سے بھوگ کرنے اور گرو کو ٹری بات کہنے اور شراب پینے وغیرہ کے آنت سے پریشور کا نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اس براہمن نے مرتے دوت نارائن کا نام اپنے منہ سے نکالا اگر چہ اسکے بیٹے کا نام تھا تو کیا سندنہ ہو اسی نام لینے کے برتاپ سے بہت جموں کے باپ چھوٹ کر یہ براہمن بکینڈھ میں جانیکے لائن ہو گیا اس نام لینے اور باپ چھوٹنے کے چھپچھرا سے کوئی باپ نہیں کیا جو ڈنڈہ دینے کے لائق ہو اور نارائن نام لینے سے زیادہ اور کوئی پریشچٹا پاپون کا جھرانے والا دنیا میں

۱۰

نہیں ہو کسی جگت بات یا ہوم وغیرہ میں کچھ قبول ہو سے تو رام اور کرشن کے نام لینے سے وہ سدھ ہو جاتا ہے کوئی تیرتو برت نیم تپ جب جگت ہوم وان دھرم رام نام لینے کے برابر نہیں ہو سکتا جو آدمی نارائن نام چار اچھرا کا سپتہ منہ سے نکالتا ہے اسکو پریشور اور دھرم کام موکش چارون بدارتھ دیتے ہیں بڑے بڑے جوگی اور پریشورون نے پریشور کے نام کا ماہاتم سب سے بڑا لکھا ہے انکا نام لینے اور انکی کنھا سننے اور انکی بھکت کرنے سے بہت جنمون کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں جس طرح دنیا میں دس میں آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوں اور انہیں سے کسی کا نام لیکر کوئی بیکارے تو وہ آدمی آنکھ اٹھا کر اُسکی طرف منورہ دیکھتا ہے اسی طرح پریشور ترلوکی ناتھ نے اجاہل کے نارائن نام لینے سے آنکھ اٹھا کر دیکھا تھا جس طرح آدمی کا توگ وادھا بنا کر اراجان میں دونوں طرح کھانے سے چھوٹ جاتا ہے اور ایک چنگاری آگ کی روئی اور لکڑی کے بڑے ڈھیر کو ساعت بھر میں جلا دیتی ہے اسی طرح ایک منزہ نارائن نام لینے سے بہت سے پاپ روئی اور لکڑی کی طرح جگہ مٹجاتے ہیں اور پریشور نے بید میں ایسا کہا ہے کہ جو کوئی میرا نام پوسے اسکو میں کرتا رہتے کر دیتا ہوں جس طرح جگہ میں شہر کی آواز سنکر ہن بھاگ جاتے ہیں اسی طرح رام نام منہ سے نکلتے ہی پاپ بدن سے نکل کر مارے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں جب نشن بھگوان کے ووتون نے ایسی ایسی باتیں کہ کر جم ووتون کو وہاں سے نکال دیا اور چار بھجوا لے ووتون کا درشن کرنے سے اجاہل کو گیان اور برہراگ ہوا تب وہ پریشور کے نام کی مہاسنکرا و سچکر بہت کچھنا کر کہنے لگا کہ دیکھو میں نے براہمن کے گھڑنہ پا کر اپنا کر م اور دھرم چھوڑ دیا اور لوٹا ہی اسے ساتھ رکھا ہی عمر بڑے کر م میں کھو دی ان سادھوؤں کے آنے سے میری جان بچی نہیں تو جم ووت نہ معلوم کیا کیا وکھو دیتے جس نارائن نام لینے کے پرتاپ سے میرا بھلا ہوا اب عمر بھر پریشور کا نام چپ کر اپنا جنم صدھارونگا جب اجاہل اس طرح بھکتا ہے لگا اور نشن بھگوان کے پارکھ وہاں سے انتر دھان ہو گئے تب اجاہل نے اسوقت اپنا چٹ سنساری یا ماہ سے برکت کر لیا اور پارکھ ووتون کا درشن کرنے کے پرتاپ سے ایک برس اور عمر اسکو ملی تب وہ ہر وار میں جا کر اپنے سچے من سے پریشور کا دھیان اور اسٹھن کرنے لگا جب اسکو وہاں ایک برس دھیان اور بھکت کرتے ہوئے گذرنا تب بکٹھ سے بہت اچھا ہوا ان اسکے پاس اگر اترتا تب وہ اس ہواں پر چڑھ کر گاتا جاتا ہوا بکٹھ کو چلا گیا اور چڑھتی چڑھتی روپ ہو کر وہاں رہنے لگایا حال دیوتا اور پریشورون نے دیکھا اسکی بڑائی کی۔ اننی اتھا سنا کر شکد بوجی نے کہا کہ اور لجا دیکھو ایسے مہا پابی نے اپنے بیٹے کے بھوکھے سے نارائن جی کا نام اپنے منہ سے لیا تھا وہ ایسی پدوی کو ہو پوچھا تو بھو جو کوئی سنسار سے برکت ہو کر نہ بھجن کرے تا ہی اسکی گت کیا کنا چاہیے انکا بھکت نرک میں نہیں جاتا ہے۔

اور دھیانے تیسرا گنا جم ووتون کا حال اجاہل کا جھراج جی سے

اجاہل بھکت نے اتنی اتھا سنکر شکد بوجی سے پوچھا کہ ای مہراج جم ووتون نے اجاہل کے پاس سے جا کر جھراج جی سے کیا کہا اور جھراج جی نے کیا جواب دیا سو بھجی دیا یہ کہ کہنے شکد بوجی بولے کہ اور لجا جم ووتون نے جھراج جی سے جا کر کہا کہ دنیا میں بہت سے انصاف کرنے والے ہلو د کھلائی دیتے ہیں جب بہت لوگ انصاف کرنے تب آپس کے جھگڑے سے کوئی باپنی کو بکٹھ میں اور کوئی دھماٹا کو نرک میں بھیج دیا ہلوگ آج تک کیوں آپ ہی کو انصاف کرنے والا بنا کر آپ کے حکم سے سب جیوون کو لاتے تھے اور کر م کے موافق انکو بھیل ملتا تھا آج ہلوگ آپ کے حکم سے اجاہل باپنی کو لینے گئے تھے جیسے آسنے ہلو د دیکھ کر نارائن اپنے بیٹے کو بیکار دیا ایسے ہی جا پارکھ شہام رنگ بھڑ بھڑ روپ نے آکر اس باپنی کو ہمسے چھین لیا اسلیے ہم کہے دیتے ہیں کہ اسکی تدبیر کر دھیمین ہارا لاجان نہو بیات سنکر جھراج جی نے برہم روپ بھگوان کا دھیان کر کے ووتون سے کہا کہ تم لوگ نارائن نام کی مہا نہیں جانتے ہو اس نام کا ماہاتم

بزرگی اور اندر آدک اٹھارہ دیوتا اور بیہگ آدک رکھیشو بھی اچھی طرح نہیں جانتے اور ہم بہا جی اور راجا جنک ورن اور پھنیشو پتیا اور پرہلا اور راجا بل اور شکدیو جی اور نار دجی اور شری ہما دیو جی اور کیبل دیو جی اور سنگا دک چاروں بھائی خاص خاص بھکت اُنکے اچھی طرح جانتے ہیں دیکھو اس نام کا برتاب ایسا ہے کہ اجا بل ایسا مہاپانی اپنے بیٹے کے دعو کھے سے نارائن نام لیکر مختاری بھانسی سے جھوٹ گیا ہم اور بہا جی اور شری ہما دیو جی اور اندر وغیرہ سب دیوتا برہمنیو کی سیوا میں رہ کر اُنکے حکم کے موافق سب کام کرتے ہیں اور بھگوان کی اچھا سے سب آہستہ اور یابن اور نانش بنیوں لوگ کا ایک ساعت میں ہو کر انکی مایا میں سب جگت بندھا رہتا ہے اور اُنکے دوت سب جگہ ہر بھکتوں کی رخصا کرتے ہیں لیکن کسی دیوتا اور سنگھ کو دکھلائی نہیں دیتے جنھوں نے اجا بل کو تمسے جھسٹا دیا تم اس بات میں کچھ دُکم نہ مانکر بنا بڑا بھاگ سمجھو جو مکوا نکاد رشن ملا انکا د رشن دیوتا اور رکھیشو رن کو بھی جلدی نہیں ملتا جم دوتوں نے یہ ماہاتم نارائن نام کا سنکر جراج جی سے کہا کہ جبکہ برہمنیو کے نام ہی لینے سے ایسا پھل ہوتا ہے تو پھر بیدا اور نشا ستر میں باپ پھرنے کی واسطے تباہ کھن کھن برہمنیو کیون کہا ہے جراج نے کہا کہ جو آدمی نام کی ہما نہیں جانتے اُنکے واسطے تباہ اور جگت آدک سب کہا ہے جسمیں آدمی کا سن برہمنیو کی بھکت اور یو جابن لگے نہیں تو نارائن نام لینے سے برہمنیو کوئی دوسرا شیو کر م نہیں ہے جگت اور تباہ وغیرہ کے کرنے سے ایک ہی باپ جھوٹا ہے اور برہمنیو کا نام لینے سے بہت سے باپ جھوٹ جاتے ہیں بھگوان نے کلچاک باسیو مکو کیوں ڈر دکھانے کے واسطے جگت اور تباہ آدک کھن کھن برہمنیو بنا دیے ہیں جسمیں دنیا کے لوگ اس ڈر سے باپ نہ کرین نہیں تو آدمی بے ڈر ہو کر ایسا بجا رتا کہ پہلے دنیا کے سنگھ کرنے کے واسطے باپ کر لیوین پیچھے سے برہمنیو کا نام لیکر شتھو ہو جائینگے یہ بات سنکر جرم دوتوں نے کہا کہ اگر ہمارا جیو ایسا ہی ہے تو آپ ہم لوگوں کو کسو واسطے بھیجتے ہیں تب جراج جی نے کہا کہ ہم مکوا س آدمی کے لانے کے واسطے کہتے ہیں جینے اپنی تمام عمر میں کبھی برہمنیو دانا نام نہ لیا ہو یا کبھی برہمنیو کی لیللا اور کھانا سستی ہو ایسے آدمی کو بڑا باپ ہی سمجھنا چاہیے اور جو نارائن جی کی شرن میں جاتا ہے اس سے باپ نہیں ہوتا برہمنیو اسکو برے کاموں سے بچائے رکھتے ہیں تم لوگ آج سے ایسے باپ کو بچا کر لایا کرو جو برہمنیو سے بکھ ہو اور جو لوگ ہر بھجن میں رہ کر شاگلگ رام کا جرنامرت ہر روز لیتے ہیں اُنکے پاس کبھی مت جاتا وہ لوگ گندن کی طرح شتھو ہو کر گت پاتے ہیں ایسا لکھو دم راج جی نے برہمنیو کا دھیان کر کے اپنے دوتوں کا ابرا دم اُنسے چھما کر لایا اور جسم دوتوں نے یہ بات سنکر ڈر مانکر آپس میں یہ سہلج کی کہ آج سے کبھی اس آدمی کے پاس جو ہر جہ چار کھتا ہو نہ جانا چاہیے اتنی کھتا سنکر راجا برہمنیو نے کہا کہ اگر ہمارا جیو اجا بل بڑے پانی کے ٹنخ سے مرتے وقت نارائن کا نام کس طرح نکلا سنگھ دیو جی نے کہا کہ اگر راجا ایک دن چار سادھو تیرتھ جاتا کرتے ہوئے اجا بل کے گانوں میں شام کے وقت پہنچے جنھوں نے اپنے گھننے کے واسطے کسی ہر بھکت کا گھر لوگوں سے پوچھا تب گاؤں کے لوگوں نے ہنسی سے اجا بل کو دھرمی کا گھر بنا دیا جب سادھو لوگ وہاں گئے تب اجا بل کی پتیریا نے اُن سادھوؤں کو اچھا گھر گننے کے واسطے دیکر دھونی اور پانی سے اُنکی خدمت کی صبح کو چلنے وقت سادھوؤں نے اس پتیریا سے جو حاملہ تھی کہا کہ تیرے بیٹا ہو تو اس کا نارائن نام رکھو اُنکے حکم کے موافق اجا بل نے اس بیٹے کا نام نارائن رکھا اُن سادھوؤں کی کرپا سے مرتے وقت اجا بل کے گھننے سے نارائن نام نکلا تھا دیکھو سنت ہما تا کی خدمت بجا رہیں جاتی جو لوگ سادھو اور ہنیشو کی سنگت اور شہل کرتے ہیں اُنکو کوئی دُکم نہیں دے سکتا یہ سنکر راجا برہمنیو بہت خوش ہوئے اور شکدیو جی نے کہا کہ اگر راجا یہ کھتا ہننے گت سُن سے سنی تھی سو وہ مکو سنا لیا راجا برہمنیو نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا اور کرپا کر کے نارائن نام کا ہاتھ جکھو سنا لیا۔

اوپنیاے جو تھا پیدا ہونا دھچھ کا پر جیتون کے میان

راجا برہمچت نے اپنی کھانسی کو کھانسی کے لئے اور دیش وغیرہ کی پیدائش کو ٹھہری سی کی اب میں اسکو ہستار پر لورک
سنا جانتا ہوں پر سنکر شکر بوجی نے کہا کہ اولا جابراج میں بڑھ کے دس بیٹے پر جیتا نام سنکر کے کنارے جا کر شری مہا دیو بوجی کے
کیاں سکھلانے سے پریشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے اور انہیں چل جانے کے پچھے ناردرشن کے کہنے سے براہمین بڑھ کر راج گڈی کو
خالی چھوڑ کر جنگل میں پرتھوی کر کے کو چلے گئے تب انکا بہت سا راج راجا لوگوں نے دیا لیا اور بہت شہر اور گاؤں اور بڑے جنگل ہو گئے
پر جیتون کو ہر جین کے بڑا پ سے پریشور و ناردرشن مل چکا تب ناردرشن نے ایک دن گھومتے ہوئے جا کر حال اچھے شہر اور ہوجانے جنگل
اور دیوالیئے دو سو برس راجون کا نشانہ کیا یہ بات سننے ہی مارے غصہ کے کہ کسی طرح سائنس کی ناک سے نکل کر جسکی نو (شعلہ) سے
جنگل جلنے لگا یہ حال دیکھتے ہی چند دنوں میں جو نام لڑکی کو جو تپو شہر اور میکا اہستہ کے سڑک سے پیدا ہوئی تھی لاکر پر جیتون سے
اسکا بواہ کر دیا جیسے پر جیتون سے انکا نکلا کر لڑکی کو دیکھا ویسے ہی پریشور نے لڑکی کو پچھو نام بیٹا پیدا ہوا تب پر جیتون نے
اپنے باپ کا دیش بتانے اور شہر سے جمانے کی اسکو اگیا ہی تب اچھے نے مانسی شہر سے بہت آدمی پیدا کیے یے لوگ استری
اور برہمن کے بھگت کے لئے تیار ہوئے تھے اسے دھچھ نے شہر بڑھانے کے لئے مندرا چل پہاڑ پر جا کر کچھ دن تب اور
دھیان پریشور کا کہہ کر اسکی اسکی نام سنکر سے اسکی اسکا کی کہ میں اس پریش کو سنکار کرتا ہوں جس کا بیج کبھی نہیں کھلتا اور مایا
کے گھٹون میں وہ بیج بڑھ کر لوگوں کی کرتا ہے اور وہ بیج تانا سے اسکا نام سنکر سب اندر لوگوں کا حال جانتا ہے اور انہیں اس کا بھیس
ہو میں جان سکتی ہیں اس پریشور کو کھنڈ کر مہا دیو نے کہا کہ اسکی کرپا سے شہر اور بران اور سن اور پچھو ہر سب اپنا پناہ کر م کرتی ہیں اور
کیا ہی لوگ جسکے جروان کا دھیان انکو ہر سب سے میں رکھتا ہوں پناہ نام کرتے ہیں اور اس اپنا شہر پریش کا جس دن بڑھتا ہوں کہ جس سے
یہ سب جگت پیدا ہوا ہے اور اسکا کہہ کر اسکا شہر کے پر استھت ہوا اور جو اس جگت سے الگ رہ کر اپنی مایا کا دخل اس میں
رکھتا ہے ایسا ایسے ایسے کو میں دھنڈ کر رہا ہوں جس پر اچھے نے ایسی استھت کر کے نارائن جی کو خوش کیا تب وہ سالوں کی صورت آفست
بھجی مورت تلخ پیکر گلابدم سے ناپ ہارنی جیتون جوان بیٹا مہارن کیے کرپٹ مکٹ گنڈل سا جے تین جینی مال اور بن مال لیرا چے
کو سنہم من پنے گڑ پر سوار ناروجی وغیرہ جگت سولہ پارکھ سنگ ایسے مندرا کھنڈ سکراتا ہوں دھچھ کے سامنے آئے ایسا روپ
دیکھتے ہی جب دھچھ نے بڑی خوشی سے سانشاٹنگ دھروٹ کی تب بھگوان جی اسکو اپنا بھگت جان کر لوے کہ اسی پر جیتا کے لڑکے
نوابی بقتیا سے سڈھ ہوا اور ہم تیرے استھت کرنے سے بہت خوش ہوے اور برہما جی اور مادیو جی آدک جو میرے بھگت ہیں
انکو میں اپنا شہر جانتا ہوں اور تب میں ہر دے اور جگت میں لیرن اور دھرم میری آتما اور دیوتا میرے بران ہیں اس جگت کا پیدا
کرنے والا میں ہی ہوں اور برہما نے بھی تپ ہی سکر تپ سے اس جگت کی چنکی ہو تم بھی اسکی نام لڑکی کو بیج جیتے پر جا پت سے پواد
کر کے تمہیں کرنے سے دنیا پیدا کر دمانسی شہر شہر برکت ہو کر تپ کرنے کے واسطے چلی جاتی ہے اسکو کسی سے پریت نہیں ہوتی ہے
پریشور پریش کے بھوک کرنے سے موہنی شہر بہت پیدا ہو کر سنساری مایا میں اسطرح لپٹے رہتے جسطرح گو میں جیتا لپٹا رہتا ہے
اور آج سے سب تمہیں کرنے سے دنیا میں پیدا ہو کر پنے اپنے گھٹون کا پھل باوینگے یہ کہ نارائن جی وہاں سے انتر دھیان ہو گئے
اور دھچھ اس لڑکی سے بواہ کر کے گھرا کر طرح کرنے لگا۔

۲۲۳

۲۲۳

۲۲۳

۲۲۳

آدھیسے یا نچوان - پیدا ہونا دس ہزار لڑکوں کا اسی استری سے

شکدہ بوجی نے کہا کہ اور اے صاحبہ جوچہ کو اسی استری سے یعنی کر کے دس ہزار لڑکے پیدا ہونے تب دیکھنے سے سب کا نام ہر خوشو رکھ کر اُسے
 کہا کہ پہلے تم لوگ پریشور کا تپ کر کے پچھ سے سنتان پیدا کرو یہ بات سنتے ہی وہ دس ہزار لڑکے پچھ طرف نارائن سر نام تہ پڑھ کر
 جب پریشور کا تپ اور دھیان کرنے کے تب نارائن نے وہاں کی راہ سے اُن لوگوں کو بھوسا کر پانار نا پچا کر اُسے کہا کہ تم لوگ جانتے
 ہو کہ سب سنسار کا پیدا کرنے والا ایک پریش برائے کے برابر دوسرا نہیں ہو سکتا اور سب جو دُن میں اسی کے بیج کا برکاش رہتا ہوا کسی شکست
 سے سب جو دُن کو پہلے بھرنے کی سامتہ ہوتی ہوا اور نہ باہر سے ہونے پر بھی کیوں وہی آبتاشی پریش بنا رہتا ہو تم لوگ جگت کو کس طرح پیدا
 کرو گے ابھی تم لڑکے کے ہو پریشوی کا اُنت اور ایک پریش اور اُس استھان کو جان کا لگا ہوا کوئی نہیں پھرتا تھے نہیں دیکھا اور پھر وہ نبتی
 استری کو جو نبت سے پریش کی چاہنا کرتی ہوتے تھے نیکو پچھاری استری کے بت کو بھی نہیں پہچانا اور ایک مذی میں دونوں طرف دھارا
 چلتی ہوا اسکو بھی تم نہیں جانتے اور پچھیں چیزوں سے بنا ہوا گھر اور ایک ہنس جو پچھ اسکو بھی تھے نہیں دیکھا اور جو کئی دھارا
 کے چکر کو بھی تم نہیں جانتے ہو اسلئے ان سب باتوں کو پچھ کر دینا کو پیدا کرنا اور اپنے باپ کے حکم کو بھی رکھنا نار دجی جب
 یگیان پہیلی کی طرح تہا کر چلے گئے تب اُن لڑکوں نے اُس میں ہینکھ کر اپنے گیان سے ان سب باتوں کا مطلب یہ ہے کہ ہر پریشوی جو پچھ
 اور اسکا اُنت موکش ہے جب تک ہم اسکو نہ جان لیتے تب تک سرشت کیا پڑھاوینگے اور وہ پریش نارائن جی کو چھنا چاہیے اگلی کر پچھ
 اور اُسکے درشن ہونے بغیر ہم کیا کر سکتے ہیں اور وہ استھان ہینکھ کر جہان کا گیان ہوا پھر دنیا میں پیدا نہیں ہوتا بغیر اسکے دیکھے ہے
 کیا ہو سکتا ہوا اور پھر وہ نبتی استری بدھ کو چھو بغیر ایک جہت کیسے ہم سنساری جو دُن کو کس طرح پیدا کرینگے اور پچھاری استری کا پڑھ جو
 ہر وہ سنساری یا یا میں چھنس گیا ہوا اسکو بہرہ وان علیہ کیے دنیا سے پیدا نہیں ہوگی اور دونوں طرف بسنے والی تہی یا باکو چھنا
 چاہیے دیکھو دنیا میں ایک گھر میں دھول بجا کر خوشی سے گانا ہوتا ہوا اور دوسرے گھر میں شوک اور بلا پ ہوتا ہے جب تک
 ہکو اس مایا کا بھید نہ معلوم ہو گا تب تک ہے دنیا پیا ہونے کے گی اور پچھیں تون سے بنا ہوا بہرہ بدن ہر اس میں پریشور کا پرکاش ہے
 بغیر دیکھے اور جانے اس پریشور کے ہارا کیا پچھ ہوگا اور ہنس پیدا اور شاستر کو چھو جسکا پچھ بندھ اور موکش کا تہاے والا ہر بغیر اسکے جانے
 ہم دنیا کو پیدا نہیں کر سکتے اور جو کئی دھارا کا چکر موت کو جاننا چاہتے جو ب جگت کا ناش کرتی ہر بغیر اسکے جانے ہکو دنیا کے
 بڑھانے کی سامتہ ہوگی ان سب باتوں کو پچھ کر اُنھوں نے دنیا کا پیدا کرنا چھنا نہیں جانا جب گیان لہجانے سے اُنتہ کرنا اُتھانہ ہر
 ہو گیا تب وہ لوگ پھر اپنے گھر نہیں آئے پر ہم ہنس ہو کر جیون انگت ہو گئے جب بہت دن گذر جانے پر بھی وہ پھر کر نہیں آئے
 تب دیکھنے جانا کہ نار دس نے گیان سکھلا کر انکو برکت کر دیا ہوا ایسا پچھ کر دیکھنے ہر اے بیٹے اور اسی استری سے پیدا کر کے سب نام
 رکھ کر اُسے کہا کہ تم لوگ پہلے پریشور کا تپ کر کے پچھ سے سنتان پیدا کرو جب وہ لوگ بھی اسی جگہ جہان اُنکے بھائی گئے تھے جا کر ہوئے
 تہا ہر دس نے وہاں اگر انکو ایسا گیان تہا لیا کہ وہ بھی سنساری مایا چھو کر پر ہم ہنس ہو گئے یہ حال سن کر دیکھ غصہ میں آکر کہنے لگا کہ دیکھو
 ہمارے گیان ہر لڑکوں کو نار دس نے گیان سکھلا کر برکت کر دیا دنیا میں آدمی کس طرح پڑھینکے دیکھو اسی غصہ میں پٹھا تھا کہ نار دجی اسی وقت
 میں یہ بات پچھنے کا تہا ہونے وہاں اُسے انکو دیکھتے ہی جوچھ نے بنا دھرت کیے ہوئے کہا کہ نار دس تھے ہمارے گیان بالکل ان کو ہکا کر
 برکت کر دیا چھو ہکا تو میں ہا لوں کہ تم بڑے گیانی ہو پریشور کے بارگھدون میں ہو کر ہمارے ساتھ دشمنی کرنا نہ چاہیے تم

۱ ہریش

۲ نارائن

۳ پریشور

۴ پچھ

۵ سب

کیوں حتی اور سٹ باوی ہی ہو دھرم اور پید اور شاستر کو نہیں جانتے آدمی کو دیورن اور پیرن اور پیرن سے ارن ہونا ضرور
 چاہیے میرے لکے ابھی تک ان تینوں رن سے نہیں چھوٹے تھے انکو کوسوا سے لیاں سکھلا کر برکت کر دیا کیا تم استری اور پیر وغیرہ
 کر سٹھ استرم میں رہنا اچھا نہیں جانتے ہو کر سٹھ آدمی شاستر کے موافق اپنا کر م اور دھرم رکھے وہ ضرور جوگی اور پیر مہنس کی گت کو
 پونچتا ہو تھے بید اور شاستر کا دھرم بربانا اسلیے میں بریشور سے چاہتا ہوں کہ تم دو کھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہ ہو اور جو رہو
 تو تمہارا روکے دچھ نے ایسا شاپ ناروجی کو دیا اور ناروجی کو بھی شاپ دینے کی سام تو حق بر اٹھون نے دچھ کو پھر بگت جان کر کچھ
 شاپ اسکو نہیں دیا اور خوشی سے وہاں سے چلے گئے تب دچھ نے برہاجی سے جا کر کہا کہ نار دمن تھا اربیشا ہارے بیٹو لوگیان سکھلا کر
 برکت کر دینا جو دنیا کی پیدائش کسطح بڑھیکگی برہاجی نے یہ سن کر کہا کہ تم لوگیان پیدا کرو انکو گھر میں رہنے سے نار دگیان اپدیش کر سکیں گے
 اور استری کو جلدی گیان نہیں ہوتا ہر وہ اپنے مطلب کو اچھا جانتی ہیں لکنے دنیا کے جو بہت پیدا ہونگے۔

اوتھیایے چھٹھوان - پیرا کرنا دچھ کا ساٹھ لوگیان اسی استری سے

شکد یو جی نے کہا کہ اور بجا دچھ نے برہاجی کی آگیا سے اسی اسکی نام استری سے ساٹھ لوگیان پیدا کیں انہیں دس لڑکیان
 دھرم کو اور ستائیس چندرما کو اور سٹھ کاشپ کو اور دو بھوت کو اور دو اگرا کر کھیشور کو اور دو کر شاشور جا پت کو بواہ دین انہیں
 سب لڑکیوں سے بہت جو دیوتا اور آدمی اور دیت اور واٹو اور پش اور پچی پیدا ہوئے اب ہم ان سب لڑکیوں اور ستان کے ٹھوسے
 سے نام کہتے ہیں سونو کہ دھرم کی دسواستریوں کے نام بھان لیا لکوب جاتی بشوا سادھیا مرٹ وانی بسو مورتا اور سنگلیا تھا
 بھان کا بیٹا کرکھ اٹھے اندر لیں۔ لبا کا بیٹا پرت اٹھے میگم۔ گلو کا بیٹا سنکٹ اٹھے بکٹ ہو کیکیٹ سے کلکے دیو پیدا ہوئے۔
 جاتی کا بیٹا سورگ اٹھے مند پ جنا۔ بشوا کا بیٹا بشو دیو۔ سادھیا کا بیٹا سادھ گن اٹھے ارتھ ستر م ہوا۔ مر تو تی کے بیٹے
 اندرا اور پیند۔ ہوئے بس کے اٹھ بس دیوتا ہوئے تھور تکے دیوتا۔ سنگلپا کا بیٹا سنگلپ اس سے کام نام بیٹا پیدا ہوا۔
 سور و بانام بھوت کی ایک استری سے گڑا اور ڈر پیدا ہوئے انہیں گیارہ رڈر لکھیا ہیں ریوت آج بھو بھیم بام گر بھاکپ
 اٹھے پاد اہر بھائیہ ہر روپ تمان۔ انگڑا کی سندھانا نام استری سے پیر لوگ پیدا ہوئے کر شاشور جا پت کی ارج نام
 استری سے دھومر کیٹ نام لدا کا ہوا۔ چندرمان کی استریوں کے نام اشونی بھرنی کر نکار و سہی مر شیا آر در اپر تیس مکھ اشلیکھا
 کھا پور با پھا لگنی اتر پھا لگنی ہنت چتر سواتی بنا کھا اتر اوسا جیشٹھا مول پور کھا روم اقر ا کھا روم شرون دھنٹھا ششت
 بکھ پور با ہادر ہا ترا ہادر پد ر بوتی یے ستائیس نیم شہر ہیں۔ دچھ کے شاپ دینے سے چندرما کے چھٹی روگ ہو گیا تھا اسلیے اٹھے
 ستان نہیں راجا بر بھیت نے اتنی کھا سکر پو چھا کہ دچھ نے چندرما اپنے داماد کو کوسوا سے شاپ دیکر اپنی لڑکیوں کے بخش
 کی بان کی سو کیے شکد یو جی نے کہا کہ ایک سٹے کر نکا نے اپنے باپ سے جا کر کہا کہ چندرما ہکو نہیں چاہتا ہوا اور ہاری ہیں
 روہنی کو بہت پیار کرتا ہوجو بات سننے ہی دچھ نے چندرما کو شاپ دیا کہ چندرما کو چھٹی کاروگ ہو جائے اسی سبب سے چندرما
 ہزار برس تک سمدر میں ڈرا رہا جب چندرما نے دچھ کی بہت استت کی تب دچھ نے خوش ہو کر اشریاد دیا کہ یہ روگ تیرا جو ہو کر نذرہ دن تک
 کلا تیری بڑھا کرے اور نذرہ دن تک گھٹا کرے اسی سبب سے چندرما کی کلا گھٹی بڑھتی ہے۔ اور کر شپ کی بنتا نام استری سے گڑ
 اور ارن اور کڈر رو سے سانپ وغیرہ اور پنگی سے بھی وغیرہ اور جانی سے بیڑی وغیرہ اور نیمی سے جل کے جیوا اور سرتا سے گتے وغیرہ

۱. آریکیا
 ۲. کربھ
 ۳. کراپ
 ۴. اوت
 ۵. لکھا
 ۶. کاکا
 ۷. جاتی
 ۸. بھوت
 ۹. ساٹھ
 ۱۰. سولہ
 ۱۱. کھ
 ۱۲. کھ
 ۱۳. کھ
 ۱۴. کھ
 ۱۵. کھ
 ۱۶. کھ
 ۱۷. کھ
 ۱۸. کھ
 ۱۹. کھ
 ۲۰. کھ
 ۲۱. کھ
 ۲۲. کھ
 ۲۳. کھ
 ۲۴. کھ
 ۲۵. کھ
 ۲۶. کھ
 ۲۷. کھ
 ۲۸. کھ
 ۲۹. کھ
 ۳۰. کھ
 ۳۱. کھ
 ۳۲. کھ
 ۳۳. کھ
 ۳۴. کھ
 ۳۵. کھ
 ۳۶. کھ
 ۳۷. کھ
 ۳۸. کھ
 ۳۹. کھ
 ۴۰. کھ
 ۴۱. کھ
 ۴۲. کھ
 ۴۳. کھ
 ۴۴. کھ
 ۴۵. کھ
 ۴۶. کھ
 ۴۷. کھ
 ۴۸. کھ
 ۴۹. کھ
 ۵۰. کھ
 ۵۱. کھ
 ۵۲. کھ
 ۵۳. کھ
 ۵۴. کھ
 ۵۵. کھ
 ۵۶. کھ
 ۵۷. کھ
 ۵۸. کھ
 ۵۹. کھ
 ۶۰. کھ

पञ्चनाख
श्रीगणेशाय
नमो
४ सुखा
५ सुखा
६ सुखा
७ सुखा
८ सुखा
९ सुखा
१० सुखा

پانچ ناخن والے حیوان اور انسان کے گدھ اور بیل وغیرہ اور گڑھ و دھرتی سے آپسلا اور آلت سے درخت وغیرہ اور ستر لاسا سے راجپس وغیرہ اور آرت ٹاسے گندھرب وغیرہ اور کاشٹاسے گھوڑے وغیرہ سب گھروالے پیش اور دن سے دن وغیرہ اور دیت سے ہیر پیکٹ پب اور ہیر پیکٹ کش ویش اور دیت سے سورج اور نوٹنا آدک دیونا پیدا ہوئے اور سولے ان سترہ استریوں کے دو دستری انکی اور نیلومادری کا لکانام تھیں پلو ماسے پلو ماک راجپس اور کالکاسے کالے دیتوں نے جنم پایا اور ہیر چینی والوں کے گھنکا نام استری سے لہ نام دیش پیدا ہوا جس راہ کا ستر لائن جی سے ستر لائن چکر سے کاٹ ڈالا تھا اور سورج سے ستر اڈم دیو اور دھرم راج دو لہ کے اور جنم نام لڑکی سبرنا استری سے جویشو کر مکی بیٹی تھی پیدا ہوئی اور جب وہی سبرنا نام استری اپنی چھپا یا مایا روپی چھوڑ کر چلی گئی اور آپ گھوڑی کی صورت بن گئی تب سورج کو اس چھپا یا کے پرت سے سینچا اور ستر لائن ستر در لڑکے اور پیدا ہوئے اور جب سورج نے اپنی سبرنا استری گھوڑی صورت سے جا کر گھوگ کیا تب اس سے استونی گما پیدا ہوئے اور کوشٹا دیونا کا لہا جب انام کوشٹا دیش کی بیٹی سے ہوا تھا تو اس سے ایک بیٹی اوریش نام بنی پیدا ہوا جس ریشو کو اندر وغیرہ دیوناؤں نے برہسپت کے گروٹر جانے سے اپنا پڑوسہت بنایا تھا۔ اتنی کھٹا سکر راجا پچھت سے پوچھا کہ او مہا راج سبرنا اپنی چھپا یا چھوڑ کر کس طرح چلی گئی تھی اسکا حال کیسے شکریو ہی نے کہا کہ او راجا سبرنا اپنے بت سورج دیونا کا بیچ نہیں سہسکتی تھی اسلیے اسے اپنی چھپا یا کو منہ سے پرتاپ سے استری بنا کر اس سے کہا کہ میں اپنے باپ کے گھر جانی ہوں تو میرے بدلے یہاں رہا کر لیکن یہ بھید میرے بت سے نہ کرنا اسنے جواب دیا کہ جب تک میرے سر کے بال پکڑ کر سورج دیونا کا گھونہ مارینگے تب تک میں نہیں کوئی جب سبرنا یہ بات مایا روپی استری سے سمجھا کہ آپ اپنے باپ کے گھر آئی تب ریشو کر ماسے اڑو کر کے کہا کہ تو بنا آگیا اپنے بت کے چلی آئی اور اسلیے میں تجکو نہیں رکھوں گا جب سبرنا نے یہ بات اپنے باپ کی سنی تب ستر لائن سے پوچھ کر چھینتر میں چلی گئی اور گھوڑی کی صورت ہو کر وہاں رہنے لگی اور مایا روپی سبرنا سے سینچا اور ستر لائن نام دیونا کے پیلہ ہوئے اور اپنے بیٹوں سے زیادہ محبت رکھ کر دھرم راج اور ستر اڈم دیو سبرنا کے بیٹوں کو کہہ چاہتی تھی ایک دن چھپا یا نے دھرم راج کو لانا ماری جب سورج دیونا نے یہ بات سکر چھپا یا کے سر کے بال پکڑ کر اسکو مارتا تب اسنے سبرنا کے چلے جائیگا حال کہدیا یہ حال سکر جب سورج دیونا سبرنا کو ڈھونڈتے ہوئے گرجھینتر میں پہنچے اور گھوڑا بنکر اس سے گھوگ کرنا چاہا تب سبرنا گھوڑی روپ نے منہ پانچھ لیا اسلیے گھوڑی کی گردن اور ناک پر لگا گردن کے بال سے استونی اور ناک سے گما پیدا ہوئے اور راجا سبرنا اس طرح اپنی چھپا یا چھوڑ گئی تھی کہ تھا سکر راجا پچھت بہت پرست ہوئے۔

اور دھیائے سا توان ر۔ ر۔ ٹھٹا برہسپت پڑوسہت کا اندر آدک دیونا لہا سے

راجا پچھت نے اتنی کھٹا سکر کہا کہ اوس ناٹھ اندر نے برہسپت کو کسو اسلے ناراض کر کے ریشو روپ کو اپنا پڑوسہت بنایا تھا اسکا سب حال کیسے شکریو ہی نے کہا کہ او راجا ایک دن اندر پڑوسے غور سے راجکدی برہسپت سے اور دیت سے دیونا رکھینشور گندھرب کتر وغیرہ اس سے سماعتیں ہو جو دھتے اوسوقت برہسپت جی وہاں آئے راجا اندر ہمیشہ آدک کر کے انکا وہی گدی پڑوسھاتے تھے مگر اسدن غور سے انکا اور نہیں کیا اس سے برہسپت جی روتھکا اپنے گھر چلے گئے تب اندر نے براسوج کو کہ کہا کہ دیکھو مجھے بڑی جوگ ہوئی کہ میں نے راج اور دولت کے غور سے انکا اور نہیں کیا جنکے اشیر باد اور کر پائے تجکو یہ سب سکھ ملائے کہ تو دھم کرنے سے یہ سب جاتا رہیگا اسلیے انکے پاس چکر دیشی کر کے اپنا تصور معاف کرانا چاہیے حسین میرا بھلا ہوا ایسا بچا کر اندر اسیوقت انکے گھر گئے جب برہسپت جی نے اپنے جوگ بل سے جانا کہ اندر میں آنا ہوتی غصہ کے سبب سے ملاقات کرنا چھٹا بنانا گزند و میان ہو گئے جب اندر نے برہسپت کو گھر پر نہیں پایا تب وہاں سے آداس ہو کر پھر آئے جب

جب دیشون نے یہ حال سنا تب برکو پڑا دیشون کے راجا نے شکر ہی کے حکم سے اپنی فوج لیکر اندر بری کو گھیر لیا جب اڑتے وقت دیوتاؤں کو
 برہمپت جی کے روتھ جلنے کے سبب سے دیشون سے بار معلوم ہوئی تب انھوں نے برہامی کے پاس جا کر سب مال گن کر ہوا جی کے مال گنتے
 بڑا غصہ کیا جو گنتے برہمپت اپنے برہوت کا اپنا کیا اب تھا اسی میں بھلا کو تو شکار ہر س کا بیٹا بشور و پ نام بڑا تیسری اور گیانی ہوا سکو پنا
 پر وہ چھنا و تب تھا سے واسطے اچھا ہو گا یہ بات سنتے ہی اندر نے تو شکر کے پاس جا کر ناتم جوڑ کر کہا کہ میں آپ کے پاس بھیگے مانگنے آیا ہوں آپ
 دیال ہو کر میرے برہوت ہو جیے اور اسی تدبیر کیجیے کہ جس میں ایلا راج بنا رہے تو شکر نے جواب دیا کہ برہوت ہونے سے بڑا بڑا گھٹ جانا ہر برہوت
 بنی کرتے ہو اسیے بشور و پ ہمارا بیٹا برہوت ہو کر تھاری مذکر یگا تب بشور و پ نے اپنے باپ کے حکم کے موافق برہوت بنکر اسی تدبیر
 کی کہ ہر اچھا سے اندر برکو پڑا کو لڑائی میں نہیت کر اپنے اندر اسن پر بنے رہے۔

ادھیائے اٹھواں۔ کنا شکہ یوجی کا ماہا تم اس کوچ کا جسکے بر تاپ سے اندر نے دیشون کو جیتا تھا

راجا پچھت نے اتنی کھانکر کوچا کہ ای شکر دیوسوامی۔ بشور و پ کی شوڑی کر پا کرنے سے اندر نے کس طرح دیشون کو جیت کر اپنا راج استھ
 رکھا۔ شکر یوجی نے کہا کہ ای راجا بشور و پ نے ایسا نارائن کوچ اندر کو سکھا دیا کہ جس کوچ کا منتر بھکر بدن بر پھونک دینے اور وہ کوچ
 لکھ کر بازو بر بندھنے سے کسی دشمن کا گھاؤ نہیں لگتا ہر جسطرح شور میرے بدن کی حفاظت کیواسطے زہ اور بڑھتے ہیں لیتے ہیں اسی طرح کوچ
 کو بچھنا چاہیے اور پچھت اندر ہی منتر پڑھ کر اپنے بدن بر پھونک کرنے کے واسطے جمع سے تھی اسی نے بر تاپ سے دیشون کو جیتا ہے شکر راجا
 پچھت نے کہا کہ ای مہاراج جی کوچ میں ایسا لگن اور بر تاپ ہوا سکا حال برن کیجیے شکر یوجی نے کہا کہ ایلیا جب کسی آدمی کو کچھ ڈر ہو تب
 وہ ہاتھ پاؤں دھو کر آچن کر کے آڑ منہ بیٹھے اور آٹھ اچھتر کے منتر سے انگ نیاس کر کے بارہ اچھتر کا منتر پڑھ کر یوں کہے کہ جل میں منش
 آؤ تار سے رچھا کر کے پاتاں میں باؤن آؤ تار سے رچھک ہوا اور جان بر تلخ اور جنگل ہر وہاں برن سگ اور تار سے رچھا کر کے لہو میں چکر بھگوان
 رچھا کرین سفر اور پھاڑ میں نری رام چندر جی رچھک ہوا کوچک مارگ سے ڈتار سے جی رچھا کرین دیوتا کے پر ادھ سے سنت گمار جی رچھک
 ہو کر پوجا کے گھن میں نار دھج ہتھامیک ہوں بری راہ سے دھنوتہر بید رچھا کر کے اگیا ان سے بید بیاس جی اور ادھم سے کلکی بھگوان
 سماتیا کرین اور تیشن گو بند نارائن بھگتہ رتدھ سو دن ہر کھی کیش بدیم ناہر گو بی نامہ واسو ذرا بشور پریشور جو بھگوان کے نام ہیں وہ
 آٹھوں پر سب انگ اور دیندیوں کی رچھا کرین اور بیکٹھ ناتھ کا شکر چکر گدا پدم اور گر جی ایک سب سے رچھا کرین یہی کوچ بشور و پ
 نے مذکر کو تیار کیا کہ ای اندر اس نارائن کوچ دھار کرنے والے آدمی کا سب ڈر چھوت جاتا ہر وہی کوچ پڑھ کر گرجی بیکٹھ ناتھ کو
 اپنے اوپر ڈھکا کر اڑتے ہیں جسکے بر تاپ سے کوئی انکو نہیں جیت سکتا ہر ایک سنے کو شکر نام برہمن اس کوچ کا ہر روز پڑھنے والا ہوا
 پیش میں مدیا ہڈی اسکی وہاں بری تھی ایک دن چتر رتہ نام گندھرب کا پوان اڑتا ہوا چلا جاتا تھا جسے پوان کی چھایا اس شہا ہر برہمن
 دیکھے ہی وہ پوان آلت گیا جب بال کھلیا رکھ پشور کے بتلانے سے اس گندھرب نے ان پدیوں کو سرتوئی آدمی میں چھا دیا
 تب اسکا پوان پھر اڑنے لگا ای راجا ایسا نارائن کوچ ہے مگھو سنا یا جو کوئی اس کوچ کو پڑھا کرے اسکا منہ اڑائی میں کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

ادھیائے نوواں۔ مارنا اندر کایشور و پ اسپنہ برہوت کو

شکر یوجی نے کہا کہ ای راجا بشور و پ کے تین سو تھے اسیلے وہ ایک منہ سے سوم ملی لٹا کا اس جگت میں نکال کر بیٹا تھا اور دوسرے
 منہ سے شرب پیکر تیسے منہ سے اناج وغیرہ ٹھوہن کرتا تھا اندر نے راج پڑھ کر کچھ دن جانے کے بعد بشور و پ سے کہا کہ میں آپکی دیوا سے

کوشیک
 ۶ مہر

جگت کرنا چاہتا ہوں جب بیشور و پ کی آگینا سے جگت شروع ہوئی تب ایک دن کسی دیش نے بیشور و پ کے پاس جا کر کہا کہ تمہاری ماما بھی
دیش کی لڑکی ہو اس سبب سے ہماری بہتری کے واسطے ایک آہستہ دیشوں کے نام پر بھی جگت میں دیا کرتے تو اچھا ہوتا جب بیشور و پ کہتا
اس دیش کا مانکر آہستہ دیشوں کے نام پر بھی دیشوں سے لینے لگا اور اسی سبب سے دیوتاؤں کا تہج جگت کرنے سے نہیں بڑھا
تب اندرنے یہ حال جانتے ہی غصہ میں ہو کر تینوں سریشور و پ کے کاٹ ڈالنے شراب کے پینے والا سریشور و پ کو پانی پینے والا سر
کہو تر اور اناج کھانے والا سر تیز نام بھی دنیا میں پیدا ہوا اور بیشور و پ کے مرتے ہی اندر کی صورت برہم ہتھیل کے گھیر لینے سے
بدلا گئی جب دیوتاؤں کے برس دن تک پر سچون کرنے پر بھی وہ بڑا پاپ برہم ہتھیا کا نہیں چھوٹا تب اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بنی کرنے
سے برہا جی نے اس برہم ہتھیل کے چار ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا زمین کو دیا اسی سبب سے زمین کہیں کہیں آدس ہوئی ہر وہاں پوجا اور
پانچ کرنا چاہیے اور یہ بردان زمین کو دیا کہ جان کر ہا ہو کچھ دن میں وہ آپ سے بھر جائے دو سر ٹکڑا درخت کو دیا جس سے کوئی درخت
گوند اور لہای لگ کر سوکھ جائے ہن سوا کے گوگل کے اور سب گوند شدہ ہن اور یہ اشیر باد ویا کہ درخت کاٹ ڈالنے پر بھی جڑ پھینے
سے بھرتیا رہو جائے اور تیسرا ٹکڑا استریوں کو دیا اسی سبب سے استری جینے جینے خوشی ہوا کہ پہلے دن جانڈالی دوسرے دن برہم گمانی
تیسرے دن دسویں کے برابر ہو کر چوتھے دن شدہ ہوتی ہر اور یہ بردان استریوں کو دیا کہ ہمیشہ آٹکا کا دیونا رہے اسلئے کہ وہ استری کا بھی
امن بھوگ کرنے کے واسطے چاہتا ہوا درجہ خاصہ بانی کو دیا کہ جس سے بانی پر گائی اور پھینا اور بلا وغیرہ ہوتا ہوا اور پانی کو یہ بردان دیا کہ
جس میں پانی کو ڈال دیوں وہ چیز زیادہ ہو جائے اندر چاروں جگہ تہتیا ہٹ جانے سے شدہ ہو کر اپنا راج کرنے لگے جب ٹوشا کو بیشور و پ
کے مارے جانے کا حال معلوم ہوا تب اسنے بڑا کرودم کر کے ایسا منتر پڑھ کر مہوم کیا کہ جس سے ایک پریشس اندر کا مارنے والا
پیدا ہو پریشور کی اچھا سے سر سوتی نے اس منتر کا مطلب اس طرح برآٹ دیا کہ اندر اسکا مارنے والا ہوموم پورا ہو چکنے کے بعد لگ کر گند
سے ایک دیش بڑا جھوان پہاڑ کی طرح کالا رنگ گدا اور کھڑک ہاتھ میں لیے ہوئے نکلا جتنی دور ایک تیر جانا ہوتا تھا بدن اس دیش کا
ہر در بڑھتا تھا اسی واسطے و شٹانے اسکا نام برتر اسر رکھا اور اس سے کہا کہ اندرنے نیسے بجائی کو مارا ہر تو جا کر اپنے بجائی کا
بدلا لے جیسے یہ بات تو شٹا کے منٹھ سے نکلی ویسے برتر اسر نے ایک ساعت میں اندر کے پاس پہنچ کر لگا لگا اسکا بھتیا تک
ر و پ دیکھنا در لگا ر شٹنے سے سب دیوتا گھبرا گئے جب برتر اسر نے چاہا کہ اندر کو اپنے منٹھ میں ڈال کر نکل جائے تب اندر وغیرہ سب
دیوتاؤں نے اسکے سامنے آکر اپنے اپنے ہتھیار اسپر چلائے جب برتر اسر ان سیکے ہتھیار نکل گیا تب اندر دیوتاؤں سمیت وہاں سے
بھاگے اور نالائقی کی شرمن میں جا کر بے کیا کہ اور دنیا نا تو میں آپ کی شرمن آیا ہوں میرا پران اس دیش کے ہاتھ سے بچا نیسے
ہم لوگوں کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا جس طرح سادوں میں گئے کی پوجہ پوکر آدمی گنگا پار نہیں جاسکتا اسی طرح ہمارا بھجن اور اسمرن
کرنے سے کوئی بھوسا گر پار نہیں اترتا یہ امتنت سنتے ہی پریشور دین دیال نے اندر آدک دیوتاؤں کو اپنا جگتست جانا کہو ولم
پار کھد سا نہ لیے ہوئے پوجی روپ سے انکو درشن دیا اندر آدک دیوتاؤں نے بیکٹیا نامو کو دیکھتے ہی دنگوٹ کے کہے کہ
اسی سلاج یہ جو روپ آپکا ہوا سکو ہم سنسکار کرنے ہن پیدا درنسا ستر آپ کی شو اس سے پیدا ہو کر آپ کے آدک اور شٹ کو نہیں جان سکتے
ہم لوگ نالائقی با سدیو روپ کو دنگوٹ کرتے ہن اور جو چن گئل آیکا بٹھ کے بٹھو کی اور پر ہم ہنسون کے ہر دے میں آٹھوں پھر
رہتا ہوا اس چن کو ہماری دنگوٹ قبول ہو۔ اور مگوان دینا نام سب دیوتا اور آدمی آپکے بنائے ہوئے ہن برتر اسر کے بجائی

کوئی تدبیر کیجیے نہیں تو وہ دیوتا اور دینکھم آؤ کہ سب حیوانوں کو مار ڈالیں گے ہم لوگ آپ کے واس ہو کر ایسے دکھی ہیں کہ ہر ترتر سڑکے ڈر کے مارے
 اچھی طرح خیند نہیں آتی ہر اور اپنے وقت پر سب ایک کر باتے بڑھتے ہیں اس واسطے دیوتاؤں کو بڑھانا چاہیے سو بر خلاف اسکے ترتر سڑھٹھٹھ
 اسیلے ہکو دکھی ہاوردین جانکر ذلیل ہو جیے یہ بات سنکر نارائن جی نے کہا کہ ای اندر تھنے اگینا تھنا سے ہر ہمیں کو جو مارا تھا اسی کا یہ سب پھل ہی ترتر سڑ
 کے بدن کوئی ہتھیار نہیں لگ سکتا ہر اسلئے تم دو پیچ رکھیشور کی ہڈی جسے بہت تپ کیا ہو مانگ کر اس ہڈی کا بجز بناؤ تب اسکے تپ
 کے پر تپ سے وہ بجز ترتر سڑ کے بدن کو کالے گا ایسا کہ نیکنٹھ نامہ انتر دھیان ہو گئے۔

اؤ دھیاسے دسواں۔ جانا اندر آؤ کہ دیوتاؤں کا دو پیچ رکھیشور کے پاس ہڈی مانگنے کے واسطے

نیکر یو جی نے کہا کہ ای را جا رکھیت نارائن جی کی یہ بات سنتے ہی را جا اندر سب دیوتاؤں سمیت دو پیچ رکھیشور کے وہاں گئے اور مذہب
 کر کے کہا کہ ہلوگ آپ کے پاس سبکہ مانگنے کے واسطے آ کر اپنی بھلائی کے واسطے آپ کے بدن کی ہڈی چاہتے ہیں یہ بات سنتے ہی رکھیشور نے کہا
 کہ ای اندر تم اپنے من میں پکار کر کہو کہ تھوڑا دکھ بدن پر ہو بچنے سے کیسا دکھ ہوتا ہو اسلئے کہو اپنے بدن کے ہر او دوسرے کا بدن بھی چھٹنا چاہیے
 جس طرح سب لوگ اپنا بدن پیا را جا بنا کر اسکو سکھ دینے اور موٹا کرنے کے واسطے تدبیریں کرتے ہیں اس طرح مجھ کو بھی اپنا بدن بیا را ہی تم
 جھکو سو واسطے ایسا دکھ دینے آئے ہوا اندر نے جواب دیا کہ آپ یہ بات سچ کہتے ہیں لیکن میں نارائن جی کی آگینا سے ہڈی مانگنے کے
 واسطے آیا ہوں جس طرح ہر اوزت اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے پیش بھی وغیرہ سب حیوانوں کو سکھ دیتا ہے اور کسی کی ڈالی کا تہنہ بھی دیکھ نہیں
 ماننا اس طرح ہتھینا اور رکھیشور بھی بدن اپنا پرا پکار کے واسطے سمجھتے ہیں انکا بدن اگر دوسرے کے کام آوے تو دینے سے انکار نہیں کرتے
 جب اندر نے ایسا گمان کیا کہ بہت ہستی کی تب رکھیشور نے کہا کہ ای اندر یہ بدن نارائن جی نے دیا ہے جو وہ آپ اگر ایسا کہتے تو جی میں اپنی فوجی سے
 نہ ماننا پرا ایسا جھکو تھلا کر اگنا ماننا ہوں کہ یہ بدن ہمیشہ نہیں بنا رہے گا ایک دن ضرور مٹ جائیگا اس سے کیا بہتر ہے جو تمھارے کام آوے میں
 جوگ اٹھیاس کہ کے پریشور کے دھیان میں بیٹھتا ہوں تم ایک گٹھو بلا کر میرا بدن چٹاؤ جب سب مانس بدن کا جانکر ہڈی رہ جاے تب
 اس ہڈی کو لیکر اپنا کام کرنا لیکن جھکو تیر تھرا سنان کرنے کی جاہ ہو تم کو تو تیر تھرا سنان کر آؤں تب ہڈی میرے بدن کی لینا نہ دیوتاؤں نے کہا کہ
 ہم سہی جگہ سب تیر تھراون کا جل لائے دیتے ہیں آپ اسنان کر لیجیے رکھیشور نے کہا کہ بہت اچھا تب دیوتاؤں نے ساعت بھرتی سب
 تیر تھراون کا جل وہاں لا دیا جب رکھیشور اسنان کر کے جوگ اٹھیاس سے پزان اپنا رہتا ہوں میں چڑھا کر پریشور کے دھیان میں گئے تب اندر نے
 ایک گٹھو لگا کر لگا کر انکا بدن چٹاؤ جب اس گٹھو نے سب مانس جاٹ لیا اور ہڈی باقی رکھی تب اندر نے وہ ہڈی لیکر تھوکر ما کو
 ہتھیار بنانے کے واسطے دی اتنی کھٹا کھٹا کر شکریو جی نے کہا کہ ای را جا لیکھو دو پیچ رکھیشور کو وانا سمجھ کر را جا اندر بیکساری ہو گیا اسلئے وانا کا
 نام سب لوگ لیتے ہیں اور سومہ اور لالچی کا نام کوئی نہیں لیتا رہنا بہت اچھا ہوتا ہے جب بھیشو کرمانے اس ہڈی کا بجز نام ہتھیار بہت اچھا ہوتا ہے
 تب اندر وہ بجز لیکر ترتر سڑ سے اڑنے کے واسطے آئے تو وہ ویرٹ اندر کو دیکھ کر بولا کہ یہ تو میرے سامنے سے بھاگ گیا تھا آج نہ معلوم کس سبب سے
 پھراڑنے آیا ہو ایسا پکار کر ترتر سڑنے فوجی اور دوسوڑھا اور پرتھوٹی وغیرہ دیوتاؤں کو اپنے ساتھ لیکر دیوتاؤں سے بڑی بھاری لڑائی کی جب
 گدا اور تھرا ورتھرا اور تریشول اور کھیسے بڑی وغیرہ سب ہتھیار دیوتاؤں کے ٹوٹ گئے تب وہ لوگ ہمارا اور ورتھرا اٹھا کر اپنے گئے لیکن ہتھرا
 کی دہلیسے دیوتاؤں نے دیوتاؤں کو مار کر ہٹا دیا جب ترتر سڑ کے ساتھی ہارنا کر بھاگے اور دیوتاؤں نے انکا چھایا کیا ترتر سڑنے دیوتاؤں کو بھاگتے
 دیکھ کر کہا کہ تم لوگ لڑائی سے نہ جاؤ ایک دن ضرور ہر نا ہی موت کے ماتم سے کوئی نہیں بچے گا گھرتی میں مرنا اچھا نہیں ہر طرح کی موت اچھی چھٹنا جا ہے

۱۶
 ۱۷
 ۱۸

ایک جوگ ابھیا میں کر کے بدن چھوڑنا دوسرے لڑائی میں سنگم مارا جانا اسلیے تم لوگ پھر لڑائی کرو جگتا اچھا نہیں ہو۔

اُدھیائے گیا رھوان۔ جَدَم ہونا ناندرا اور برتر اتر سے

شکر یو جی نے کہا کہ اور اجا جب برتر اتر کے جھانے پر بھی کوئی دیکھ نہیں پھرا سب بھاگ گئے تب برتر اتر نے بڑے غصہ سے لکار کر کہا کہ اور اندر بھاگے ہوئے کو مارنا کچھ بہادری نہیں ہوتی پہلے میں نے سب دیوتاؤں کو جیت کر بھاگا دیا تھا اب کیا ہوا جو میرے ساتھی بھاگے جاتے ہیں تم سب کھڑے رہو میں اکیلا سبکو مار دوں گا جب سب دیوتاؤں کی لکار سنکر ڈر سے زمین پر گر پڑے تب برتر اتر نے سبکو لاتوں سے اس طرح زونڈ والا جسطح کمل بن کو ہاتھی روزنڈر اتار دیا اور اندر نے یہ حال دیکھ کر کھڑے ہو گیا اور اپنے گدلا سپر جلائی ویسے برتر اتر نے وہ گدلا زمین کو آڑت ہاتھی کے سر پر ایسی ماری کہ ہاتھی ساٹھ قدم پیچے کو ہٹ گیا تب اندر نے اُمرت لگا کر زخم اسکا اچھا کر دیا جب اندر پھر اپنے کو سنبھال کر برتر اتر کے سامنے آئے تب برتر اتر نے کہا کہ آج بہت اچھا دن ہے جو تو اپنے بھائی اور گزرو اور براہمن کا ماریو والا ہتھیار میرے سامنے ہوا سبکے بدلے آج تجھ کو یوتاؤں سمیت اپنے ترشول سے مار کر موت مانگنے کے نام کی جگت کروں گا اب تو میرے سامنے سے جینتا پھر کر نہیں جاسکتا جو تجھ کو اپنی رانی اور راج پیرا ہو تو میرے سامنے سے بھاگ جا میں اپنے بھائی کا بدل لینے آیا ہوں تیرے مارنے سے تجھ کو دنیا میں کیا نام ہوگا اور جو تو نے بھگوا مارا تو میں ترنت پریشور کے جرنوں کے پاس پہنچ کر میان کے راج سے بڑھ کر دیان کا سنگھ باؤنگا جسطح چڑیا کا بچہ بغیر پرکے اڑ نہیں سکتا اپنے ماں باپ کے سہارے بروانہ بانی پاتا ہوا روزنڈو دھینے والا لڑکا اور کچھڑا اپنی ماں کے بھروسے بر رہتا ہوا اور پت پڑتا اسٹری اپنے سوامی کی چاہ رکھتی ہے اسی طرح شیا م سندر کے جرنوں کا دھیان میں رکھتا ہوں اسلیے مجھ کو اندرا سن لینے اور راج کرنے سے مارے جیادنا بہت خوشی ہے جو لوگ اپنے کو بٹوان اور گیانی جانتے ہیں انکو مورتی بھجنا چاہیے پریشور سب باتوں کے مالک ہیں یہ بات ککر برتر اتر ایشور کے جرنوں کا دھیان کرنے لگا اور اندر اپنی گدلا چھن جانے سے بہت غم مندہ ہوئے۔

اُدھیائے بارھوان۔ مارا جانا برتر اتر کا بجز سے جو دو پیچ رکھیشور کی ہڈی سے بنا تھا

شکر یو جی نے کہا کہ اور اجا یہ سب گیان ککر برتر اتر نے غصہ سے ترشول اپنا اندر پر چلایا اندر نے اسکا وار بھپ کر دی ہی بجز ہڈی سے بنا تھا ایسا مارا کہ برتر اتر کی داہنی ہانہ کٹ کر گر پڑی تب اسنے بائیں ہاتھ سے بڑکھ نام ہتھیار مار کر وہ بجز اندر کے ہاتھ سے گرا دیا جب اندر ڈر کے مارے وہ بجز زمین پر سے نہیں اٹھا سکے اور کھڑے رہ گئے تب برتر اتر نے کہا کہ اور اندر ترنت ڈر مجھ سے شور بیرون کی طرح لڑائی کر جو میں نے تجھ کو مار لیا تو اندر پری کاراج کرونگا اور جو میں تیرے ہاتھ سے مار گیا تو بیکنٹھ میں جا کر سنگھ پاؤنگا اسلیے میں مرنے سے نہیں ڈر کروں بات میں خوش ہوں مارنا اور مرنا میرے اور تیرے بس نہیں ماں اور لاکھ سناری جیو وہ نکا پڑیشور کی آگیا کے موافق نٹ کے کیل کی طرح ہونا ہو نٹ جسطح چاہیے اسی طرح کلابازی کرے تو خوشی سے بجز آٹھا کر بھگوا جہمین ترنت پریشور کے جرنوں کے پاس پہنچ جاؤں اندر نے یہ بات سنکر بہت خوشی سے کہا کہ اور برتر اتر تیری بڈھو سن ہے جب اندر نے ایسا لکارا اسی بجز سے اسکی بائیں ہانہ بھی کاٹ ڈالی تب برتر اتر سرد و کر اندر کو ہاتھی سمیت کھل گیا لیکن نارائن گونج کے پرتاپ سے اندر نہیں مرے اور بجز سے کہ اسکی چیر کر باہر نکل آئے اور پڑیشور کی کرپا سے کچھ دکھ اندر کو اور ہاتھی کو زمین پہنچا جب پھر اندر نے اسی بجز سے سو برس میں گلا کاٹ کر برتر اتر کو مار ڈالا تب اسکے بدن سے ایک تیج سا کھل کر بیکنٹھ میں چلا گیا سب دیوتاؤں کے مارے جلنے سے خوش ہوئے لیکن اندر خوش نہیں ہوئے۔

ادھیائے میڑھوان - بھانگنا اندر کار برہم ہتیا کے ڈرسے

راجا بچیت نے اتنی کتھا سن کر کہا کہ اکر من نام اندر ایسے زبردست دشمن کو مار کر کیوں نہیں خوش ہوئے شکر دیو جی نے کہا کہ اسی راجا
 برتر اندر نہایت کو تو شتا براہمن نے پیدا کیا تھا اسلیے بڑا ترس کے مرتے ہی بڑھا روپ برہم ہتیا نے جسکی منہ سے خون بہتا ہوا اور
 بدن سے سڑی مچھلی کی طرح بد بو آتی تھی تو ہے کا گستاہنے ہوئے اندر کے پاس آکر اندر کو ننگن چاہتا ہ اندر اسکے ڈرسے بھاگے اور بڑھا
 زوہ ہتیا نے اندر کا بچیا کیا جب اندر نے اسکے ہاتھ سے اپنا بچا زمین دیکھا تب وہ بول رہا اور اتر کے کونے پر ان سڑو ورتا اب میں جا کر کمال
 میں چھپ رہے اور وہ ہتیا بھو نرا کی عورت ہو کر اس بھول کے چاروں طرف گونجنے لگی اس سبب سے اندر اسکے ڈرسے باہر نہیں نکل سکتے تھے
 جب اندر بھوکہ اور پیاس سے بہت دکھ پانے لگے تب شری مچھی جی نے انکا ہالن کیا جب اندر کے چھپ جانے سے اندر اسن خالی ہو گیا تب رکھیشور
 نے وہاں کا راج راجا ننگے کو جو بڑا دھرتا اور پناہی تھا دینا پکارا اس سے کہا کہ ہم لوگ تلو اندر اسن پر بھانگنا چاہتے ہیں راجا نے کہا کہ جکو دیو لوک میں
 راج کرنے کی سامرتھ نہیں ہو یہ بات سن کر رکھیشور وں نے کہا کہ ہم لوگ اپنے تپ اور جب کا بل مکو دینگے تب تم وہاں کا راج کر سیکے لائق ہو جاؤ گے
 سب رکھیشور وں نے تھوڑا تھوڑا بن اپنے تپ کا پھل راجا ننگے کو دیکر اسکو اندر اسن بڑھٹھا ل دیا تب اسنے اندر لانی بر مومت ہو کر اگلا بچیا
 کہ اب میں اندر کی جگہ پر راجا ہوں تو میرے پاس کیوں نہیں آتی یہ بات سننے ہی اندر لانی بہت برتا نے جو سوا سے اپنے بہت کے دوسرے کو
 نہیں چاہتی تھی ننگے کے ڈرسے برہسپت گزرو کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج راجا ننگے آدمی ہو کر جکو بھوگ کرنے کے واسطے بلاتا ہے جس میں
 یہ بہت بڑا دھرم بچے وہ اندر کیجیے برہسپت جی نے کہا کہ تو راجا ننگے سے کچھ دن کا وعدہ کر میں اندر کو پھر گدی بڑھٹھلنے کی تدبیر کرتا ہوں
 اندر لانی نے برہسپت کی آگیا سے کچھ دن کا وعدہ کر کے اسکو خوش کیا اور برہسپت نے اگن کو اندر کا پتا لگانے کے واسطے بھیجا اگن دیوتا نے
 برہسپت سے آکر کہا کہ اندر برہم ہتیا کے ڈرسے مان سڑو ورتا اب میں چھپے ہیں جب اندر کا حال معلوم ہونے تک سعاد کے دن پورے ہو گئے
 اور ننگے کا آدمی اندر لانی کو بلانے گیا تب اسنے برہسپت جی کی آگیا سے راجا سے کہا بھیجا کہ آدمی سو بگت راجا سے اور کٹھو میدھ کرنے سے
 اندر مونا جو ہم بغیر عبت کیے ہوئے دیو لوک کا راج کرتے ہو اسلیے تم سکھیاں میں بیٹھ کر ہمنوں کے کندھے پر میرے ہمان آؤ تب میں تمھارے پاس ہونگی
 راجا نے کام کے بس ہو کر کچھ باب اور پرتن کا بچا زمین کیا اور بہت سے رکھیشور اور برہمنوں کو بڑستی سے اپنے سکھیاں میں لگا کر اندر لانی کے کان
 پر جلا برہمنوں نے کبھی بوجھا اٹھایا نہ تھا اسلیے جلدی زمین جل سکتے تھے جب راجا نے کام کے نپتے میں اندر سے ہو کر رکھیشور وں کو پاؤں سے ٹھوکر
 مار کر کہا کہ جلدی جلدی چلو تب رکھیشور وں نے اسکا دھرم دیکھ کر راجا کو شاپ دیا کہ تو سانپ ہو جا یہ بات اُنکے منھ سے نکلتے ہی وہ سنا
 ہو کر زمین پر گر پڑا اور اندر لانی کا بہت بڑا دھرم پریشور نے بچایا تب برہسپت جی نے مان سڑو ورتا اب بر جا کر کہا کہ اے اندر تم کمال نال سے
 باہر آؤ اندر نے دہڑوت کر کے کہا کہ اے مہاراج میں برہم ہتیا کے ڈرسے باہر نہیں آسکتا یہ بات سن کر برہسپت نے کہا کہ تو بہت ڈرا شومین
 بگت کرنے سے بگت پزیرش سب طرح کے باب چھڑا دیتے ہیں میں بھی بگت کر کے نیرا پاپ چھڑاؤنگا جب اندر نے برہسپت جی کی
 آگیا سے تالاب سے نکل کر ایشو میدھ بگت کیا تب وہ برہم ہتیا چھوٹنے سے پھر دہیہ زوہن ہو کر دیو لوک کا راج کرنے لگے۔

۱۶۸

ادھیائے چودھوان - کنا شکر دیو جی کا بڑا ترس کے یورب جنم کی کتھا

راجا بچیت نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے شکر دیو سما می ساؤہا ویشنو البتہ پریشور کے بگت ہوتے ہیں اور بڑا ترس نو دویت تھا
 اور تو شتا براہمن کے غصے سے پیدا ہوا تھا لائی میں مرتے وقت اسکو کس طرح ایسا گیان ہوا تھا کہ سب سکھ اور کھنڈ لاشن جی کی چھاسے

ہوتا ہے شکر پوجی نے کہا کہ ایسا جس سب سے بڑا شکر کوانت سے گیان پیدا ہوا وہ حال سنو کہ اگلے ہفتہ میں بڑا شکر جیت کریت نام ساتون ویس کارا
تھا دم اور پر جا بان کے ساتھ راج کرتا تھا اور سب جھوٹے بڑے اسکے راج میں اپنے دم اور کم سے رکھ خوش تھے لیکن راج کے کوڑا استری ہونے پر
بھی کوئی ازگانہ تقاس سے وہ انھوں پہ سوچ میں رہتا تھا ایک دن انکا رکھیشو راہنی خوشی سے راج مندر پر آئے اور راجا نے بڑے
اور سخاوت سے بیٹھا کر انکی پوجا کی جب رکھیشو نے راجا کو اس دیکھ کر پوچھا کہ تم اتنے بڑے دھرم اتا اور پرتاپی ہو کر لیکن روپ کیوں کھلانی
دیتے ہو تب راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ایسا راج آپ کے آئیر باد سے سب سگم جگہ ہو لیکن اولاد نہونے سے دکھی رہتا ہوں جس طرح جھوٹے اور پیا سے آدمی کے
بدن میں جن دن بخیرہ نکلا تو خوشبو سونگنے سے اسکی بھوکھ اور پیاس نہیں جاتی اس طرح بغیر اولاد کے یہ ساتون ویس کا راج اور سگم جگہ چھان نہیں
لگتا جیسے آپ دیال ہو کر گیان آئے ہیں ویسے ہی یہ سوچ میرا دور کیجیے یہ بات سن کر رکھیشو نے کہا کہ ایسا تمہاری قسمت میں اولاد نہیں
لکھی ہے تم کو سولے آنا سوچ کرتے ہو تم تمہارے بھوسا اگر بار اترنے کی نہ پرتیلا سے ویسے ہیں تم پریشو کا بھون کر دے میں تمہاری مکت ہو جائے گا کہ
او مہا راج جگہ بغیر اولاد کے گیان اور مہیاں کچھ چھان نہیں لگتا انکا رکھیشو نے راجا کو بتا ہوس اس کے کی دیکھ کر کہا کہ ایسا جو تم ایسی چھ کرتے ہو
تو تمہارے ایک ازکا ہو گا اسکے ہونے سے مگھو پہلے بڑی خوشی اور پیچھے سے رنج ہو گا راجا نے کہا کہ او مہا راج بیٹے ایک مرتبہ سے کا سگم جگہ کا
پھر جو چاہے وہ ہو یہ بات سن کر انکا رکھیشو نے ازکا ہو گیا اسکے واسطے راجا سے بگت کر لی اور پورن آہستہ آہستہ میں انکو کچھ ساغل بھی دیا
راجا کو دیکر کہا کہ اسکے تو اپنی ایک رانی کو کھلا دے جیسے راجا نے وہ سا گل اپنی بڑی رانی کر کے ذنی نام کو کھلا دیا ویسے ہر اچھا ست رانی کے
گر بھو رکھو سو میں بیٹھا پیدا ہوا راجا نے بڑی خوشی سے پھو ارب گنو بدید کے ساتھ ہر گنو کو دان دین اور سب سگم جگہ جھوٹے بڑے کو
سٹھ مانگی دولت دیکھا اس طرح خوش کیا کہ اس طرح ساتون بھا ورون میں پانی برس کر خدمت کو خوش کر دیا اور راجا جیت کو اس اسکے سے
اتنی محبت ہوئی کہ جسے پیار میں راجا بڑی رانی کے غسل میں دن رات اسکے کے پاس رہنے لگا جب وہ سری رانیوں نے دیکھا کہ راجا اسکے
کی محبت سے انھوں پہ ہر ہاری موت کے پاس رہتا ہوا اور ہم لوگوں کو انکھا انکا کھی نہیں دیکھتا اور اسکے قابو میں رہ کر بھو اپنی لونڈی کے برابر
بھی نہیں سمجھتا تب سو تیاواہ سے سب رانیوں نے آپس میں یہ بصلاح کی کہ اس اسکے کو مار دو تو راجا ہر لوگوں کو بھی سار کرنے لگے ایسا سچا کر
راجا کی کسی رانی نے اس اسکے کو ایک دن ایک لایا کر زہر کھلا دیا جس سے وہ لڑکا مر گیا جب کرت ذنی رانی اسکو سوتا ہوا جانکا چگانے کو آئی تب
اسکو مہا ہوا دیکھ کر بہت بلا پ کرنے لگی جب راجا نے یہ حال سنا تب روتا پٹتا ہوا وہاں جا کر زمین بگر پڑا اور بارہ ہرتک ایسا بیوش
رہا کہ جسکو اپنے بدن کی خبر نہ تھی جب راجا کا مہا اور راجا کے بیوش ہونیکا حال سنکر مہر میں ہا ہا کار چ گیا تب سب جھوٹے اور بڑے
روتے ہوئے راج مندر پر آئے اس اسکے کے مرنے کا سوچ جیسا راجا اور بڑی رانی اور اس اور واسی اور نگراستیوں کو ہوا ویسا بزن
نہیں ہو سکتا اتنی کھانسا کر شکر پوجی نے کہا کہ ایسا راجا استری اپنے کل اور بہت کا بھلا سچا کر اپنے ہی شہر کا سگم جگہ جاتی ہے اسلیے گیانی آدمی کو
استری کی بات پریشو اس اور بھروسا کرنا۔ اس کے قابو میں ہو جانا اچھا نہیں ہے۔

کھت دھرتی

ادھیاس بندر مہوال - آمانا روجی اور انکا اور رکھیشو راج کا راجا کے مکان پر۔
شکر پوجی نے کہا کہ ایسا راجا جب جیت کریت کے بیوش ہونیکا حال چاروں طرف پھیلا تب ناز میں اور نگرا وغیرہ رکھیشو سگم جگہ
سمجھانے آئے انھوں نے جیت کریت کو انکا کر کہا کہ ایسا راجا تو کسوٹے اتنا دکھ کرنا ہی وہ لڑکا جیسے کیا کام رکھتا تھا یہ سب سناری جو اپنے
پہلے جنم کا بدل لینے کے واسطے دنیا میں آکر جمع ہوتے ہیں سب اس نخل کا بدلہ لیا کرتے تھے ان پہونچتا ہوا بھو وہ لوگ علیحدہ ہوتے ہیں

اسیے مرنے کا سوچ نہ کر سب باتوں کو کچھل چم کے منسکار سے جانا چاہیے اور سنسار پسینے کے برابر ہر جھٹج آدمی کو پسینے میں بہت طر حکمی چیزیں دکھلائی دیکر جاننے پر کچھ نہیں ملتی ہیں تب وہ جانتا ہے کہ یہ سب پسینے کی بات چھوٹی تھی اسلئے جب تک دنیا میں آدمی کو گیان نہیں ہوتا تب تک وہ اگیان رہی پندرہ میں ہیوش بہتا ہر دم اس بات کو کھجکھک سوچ اپنا چھوڑو واسوت راجا اڑکے کے عمر میں ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ رکھیشور کو نہیں بچا نکراں لوگوں سے بوجھا کہ تم لوگ کون ہو تب انگرا رکھیشور نے ناردمن وغیرہ رکھیشور کا نام بتلا کر راجا سے کہا کہ میں وہی انگرا رکھیشور ہوں جسے تیرے یہاں لڑا گیا ہے ہونے کی مدد کر کے پہلے تجھے کدیا تھا کہ بیٹا پیدا ہونے میں چکو خوشی اور رنج دونوں ہو گئے اب تو اپنے من کو دھیرج دیکر میری بات کو سچ مان کہ سب مان اور لاجور میشور کی اچھت سے ہوتی ہے تو میں کوئی تل بھر بھی گھٹا بڑھا نہیں سکتا اسلئے تو ہر جرنون میں دھیان لگا کر نبی نکمت کی تدبیر اور اس بھکت کی چھوٹی مایا کو چھوڑو جسے میں تیرا بھلاہو اور ناردجی نے بھی اسلئے بہت گیان سمجھا کر کہا کہ اراجا ہم تجھ کو ایک منتر بتلائے دیتے ہیں اسکو تو سات دن تک جینے سے شیش بھگوان کا درشن پاویگا۔

اوتھیائے سوتھوان - گیان پا نا راجا چتر گیت کا ناردمن کے آپدیش سے

شکر دیوی نے کہا کہ اچھت راجا چتر گیت اپنی مری رانی سمیت اس اڑکے کے سوچ میں ایسا باکل تھا کہ رکھیشور دن کے بھانے پر بھی اسکا سوچ نہیں مشا جب اسے انکھ لکھ لکھ لکھ لکھ اور ناردمن کو بچانا تب انکا چرن اپنے آنسوؤں سے دھو کر کہا کہ اراجا ایک مرتبہ کسی طرح اس اڑکے کو جلا دیکھے تو جگہ بوجھ ہو یہ بات سننے ہی ناردمن نے اپنے بوجھ بل سے اس اڑکے کے جو انا کو بجا کر آکاش میں کھڑا کر دیا اور راجا اور رانی کے سامنے اس سے کہا کہ تم بدن میں آکر مان باپ کا سوچ دو کر کے انکو سکھ دو اور ساتوں دیپ کا راج کر تب وہ جیو تا چتر گیت کو گالی دیکر بولا کہ یہ میرے کس جنم کے مان باپ ہیں میں کون جنم کا بیٹا ہوں جگت کا یہ ہر ہمیشہ سے یوں ہی جلا آتا ہے جھٹج آدمی رو پیدا اور اشرنی کو ماتھ میں رہنے سے اپنا جانا ہے لیکن وہ کبھی نہیں ہو جاتا اسلئے جیو تا بھائی جو راسی لاکھ چون میں بھرتا ہے اور وہ کبھی کا نہیں ہوتا اسلئے میرا اور انکا کچھ ناتا سمجھنا چاہیے پہلے جنم میں میں اور چتر گیت دو یوں آدمی راجا ہو کر آپس میں رتنے تھے جب میں اپنی فوج کٹ جانے سے بھاگ کر بھرتھ نام جنگل میں جا کر چھپا تب اسے دیان جا کر یہ لہر کات لیا تھا اسی سبب سے میں نے اس جنم میں بیٹا ہو کر اسکو دکھ دیا اور چتر گیت کی یہ سب رانیاں کچھلے جنم میں کر دینے میں تھیاں ہو کر ایک ماند میں رہتی تھیں میں نے واٹون کرتے وقت اس بل میں بانی ڈال دیا تو وہ سب مر گئیں اس سبب سے انھوں نے آپس میں مصلح کر کے اس جنم میں جگہ زہر دیکر اپنا بدل لیا اسلئے سب جیو دنیا میں پیدا ہو کر ایک دوسرے سے اپنا بدل لیتے ہیں ایسا کہ یہ جیو تا چلا گیا اور یہ بات اس سے سننے ہی جب راجا اور رانی کا سب سوچ مٹ گیا تب انھوں نے کہا کہ آدمی کا جنم پا کر اچھتا کر ہم کرنا چاہیے یہ راکامیرا تھیں تھا اب جگہ اس کے مرنے کا کچھ سوچ نہیں ہے اور راجا کی دوسری لٹی جسے اسکو زہر و انا تھ حال دیکھ کر بہت چھتالی اور ناردجی اور انگر رکھیشور سے پوچھ کر شاستر کے موافق پریشچت کیا اور راجا چتر گیت اسی وقت راج گھو چھوڑ کر جنگل میں چلا گیا جھٹج ہاتھی چیلے کا پھنسا ہوا انگلیا تا ہر جب راجا جنانا سے ہا کر ناردجی کا بتلایا ہوا تر چیلے انگرا اور اس منتر کے پر تاب سے ساتویں دن شیش جی نے اسکو درشن دیا اور راجا نے شیش جی کو درذرت کر کے بدھ سے انکی پوجا اور ست کی تشبیس بھگوان نے خوش ہو کر چتر گیت کو اسی بدن سے بڑیا دھر دھکارا راجا بنا کر وہ بدن دیا کہ جگہ ہمیشہ ہر جرنون کی بھکت نبی رہے اور ایک دن تیرا ان ساعت بھرتھ سب جگہ پونچنے والا اسکو دیکر شیش جی انتر دھیان ہو گئے اور چتر گیت بڑیا دھر دھکارا راجا ہو کر اپنی اس تیرا ان سمیت روان ہو کر تھیا۔

۱ چیاریا

اوتھیائے سوتھوان - ستاپ دینا پاربتی جی کا راجا چتر گیت کو

شکند یو جی نے کہا کہ اے چھپت ایک دن راجا چتر گپت اپنی استریوں سمیت ہوان پوٹھیکر سے کرنے کو نکھلا تو کیلاس پر بہت برہان ستری
 مہادیو جی ستری بارتی کو جانگہ پر بیٹھا لے ہوئے بھگت آدک رکھیشور دن کو گیان سکھلا رہے تھے جاہو پوجا اور ان دونوں کو منسکار کر کے ہنس کر کہنے لگا
 کہ دیکھو انھوں نے تہسی اور برہم گیانی اور بگت گرو ہونے پر بھی ایسی شرم چھوڑ دی کہ ہنسی آدمیوں کی طرح استری کو بھی مہین جانگہ پر
 بیٹھا لے رہے سنساری جو بھی اپنی استری کو اکیلے میں لیکر بیٹھتے ہیں ایسی بات سننے پر بھی مہادیو جی ہنس کر چپ ہو رہے لیکن بارتی ہی
 اس کو ہنستے دیکھ کر یہ بات سن کر گرو دھار کے بولین کہ ہم ایسے بے شرموں کا ٹھکانے والا یہ بیدا ہر پید ہوا ہر جنکو برہاجی اور سنت کماری
 اور شکند یو جی بھی پیدیش نہیں کر سکتے انکو یہ نارد کا منتر سن کر غور سے گیان تہلا تا ہوا ایسے ٹوکھو کو نالاکن جی کی سیوا میں نہ رہنا چاہیے
 یہ کہ بارتی جی نے چتر گپت سے کہا کہ اے بیٹا اب تم کچھ دن دیت جون میں جنم لیا کہ ہنسنے کا پھل بھوگو یہ بات سننے ہی چتر گپت نے اس
 شباب کو اپنے سر پر چڑھایا اور ہوان پر سے اتر کر بارتی جی کو ڈنڈوت کہہ کر کہا کہ اے مائتا تمہارا شباب میں نے خوشی سے قبول کیا پریشور کی اجھا
 اسی طرح پر پتی دنیا میں آدمی سکھا اور دھکھو دونوں پاتا ہر اس لیے میں شباب اور برہان اور سورگ اور نرک دونوں کو برابر جانتا ہوں جنکو
 ایسی سامنے نہیں ہے کہ ستری مہادیو سوامی کو گیان سکھلاؤں میں نے اس واسطے آنا کہ جس میں دنیا کے لوگ یہ حال سن کر ایسے بے شرم
 نہو جائیں چتر گپت یہ کہہ کر ہونا اس شباب کا ہر اجھا سے جان خوشی سے چلا گیا اب مہادیو سوامی نے کہا کہ اے بارتی جی تم نے پریشور کے بھگتوں کا
 ماہاتم اور بوجھا دیکھا کہ اتنا بڑا شباب سن کر بھی دکھی ہوئے جنکو ہر بھگتوں کے برابر کوئی اور سپاریا نہیں لگتا اتنی کھٹنا کر شکند یو جی نے کہا کہ اے راجا
 ہوی چتر گپت بارتی جی کے شباب سے برتر اور دیت ہوا اس واسطے پریشور نے اسکو اپنا بھگت جان کر مرے وقت گیان دیا تھا وہ راجپس کا ہرن
 جھوڑ کر بگت میں جا کر پریشور کی سیوا کرنے لگا اور اچھا بگت چتر گپت کی جو کوئی کے پاس نہ وہ بھوسا گرا رتا جاتا ہے۔

اُدھیاسے اٹھا رھوان۔ کتنا شکند یو جی کا کتھا سنو تا دیوتا وغیرہ کی

شکند یو جی نے کہا کہ اے چھپت اب میں سو تا دیوتا آدک کے ستان کی کتھا کہتا ہوں سنو کہ سو تا دیوتا کے ہنسی نام ستری سے لگن ہوئے
 وغیرہ تین بیٹے اور ستری آدک تین ایکیان اور بگت دیوتا کے ساتھ ہی نام استری سے دیوتا کے اور ایک لڑکی اور دھاتا دیوتا کے
 یہاں ارکا دگ چار بیٹی اور پورناس آدک چار بیٹے اور لگن دیوتا کے لڑکیا نام استری سے پڑ کچھ آدک بیٹے اور لگن دیوتا کے چتر گپت نام
 استری سے ہلیکا آدک رکھیشور وراش کے پیدا ہوئے اور لگن دیوتا کا بیچ آدک لڑکیا نام استری کو دیکھ کر پڑا تھا سو وہ بچ کھڑے میں رکھنے سے
 اگست اوریشٹھ جی پیدا ہوئے اور لگن دیوتا کی پہلو نام استری سے جنیت آدک تین لڑکیا اور بان بھگوان کی کتھا نام ستری سے بنگ نام
 لڑکا اور کتھپ کی دت نام استری سے ہر نیشپ اور ہر نیا کش وراش کے اور ہر نیشپ کی کا یو ہوم نام ستری سے سنگھ نام لڑکی اور سنگھلا و
 اور پربلا د اور اہلا دیار ستان پیدا ہوئے وہ لڑکی بے جی دیش کو بیای گئی جس سے لڑکی پیدا ہوا سنگھلا کا بیٹا بیچ جن ہوا اور پربلا کا بیٹا
 باناپی داتو ہوا جسکو اگست جی نے مارا اور اہلا د کے مہکنا س اور باشکل دو بیٹے ہو کر پربلا د سے پڑو جن پیدا ہوا اور پربلا د کی دیوی نام ستری
 سے راجا بل ہو کر اس سے باناس آدک سو بیٹے ہوئے اور کتھپ کی دت استری سے مرث گن نام انچاس لڑکی پیدا ہوئے جو اندر کے برابر
 دیوتا ہو گئے اتنی کھٹنا کر راجا چھپت نے پوچھا کہ اے مہاراج دت کے بیٹے دیت لوگ کس طرح دیوتا ہو گئے یہ برن کیجیے شکند یو جی نے کہا کہ
 اے راجا جب پریشور نے بارہا اور زنگھا و تار لیکر ہر نیشپ اور ہر نیا کش دت کے دونوں کو لگو مار ڈالا تب دت نے بہت اوس
 ہو کر کہا کہ دیکھو میرے دونوں لڑکے اندر نے مر و اڈالے اب میں ایسی تدبیر کر دں جس میں اندر کا مارنیو الا بیٹا میرے پیدا ہو ہی چاہے

- ۱ ساقیتا
- ۲ ساقی
- ۳ ساقینی
- ۴ سوری
- ۵ ساقی
- ۶ جانت

ہوت اپنے مالک کی یہ دیریم سے کرنے لگی ایک دن کشتہ جی نے خوش ہو کر اس سے پوچھا کہ اے دت میں تجھ سے بہت خوش ہوں مجھ کو چاہتا ہوں وہ بردان مانگ لے تب دت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج جو تم خوش ہو کر مجھے بردان دینے کے واسطے کہتے ہو تو مجھ کو ایک بیٹا ایسا دو جو اندر کو مار کر ہمیشہ زندہ رہے یہ بات سنتے ہی کشتہ جی نے اواس ہو کر من میں بجا را کہ دیکھو میں بردان دے چکا ہوں اب کیا کروں اندر پریشور کا جھکتا ہوا سکا بردان لینا چاہتا ہے اور میری بات بھی ٹھوٹھی نہیں ہو سکتی اس طرح بہت سوچ کر کے کشتہ جی نے کہا اے دت تو اگر من میں سے کا برت کر تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہو یہ سن کر دت نے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو اسکی بدد بتلا دیجیے میں بہ برت کروں گی تب کشتہ جی نے کہا کہ اے دت اگر من میں سے اس برت کو شروع کرے اور ہر روز بہ ہم خرچ رہے اور اس برت میں دن کو سونا اور ننگے سر اسنان کرنا اور بیچ ذات سے بولنا اور سر کے بال کھلے رکھنا چھوٹا بولنا منع ہوا اور آٹھون پہر شہو رہے اور پنجی نارائن اور ساتری استریوں کی پوجا نہت بدد پور تک برس دن تک کرنا اور برت رکھنا اچیت ہو تو بھی ایسا برت کرے تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہو جو اندر کو مار کر افر سے لیکن جو نارائن جی چاہینگے تو تیرے برت میں گنہیں ہو جائیں گی یہ بات سنتے ہی دت بہت خوش ہو کر اسی طرح برت رکھنے لگی اندر نے یہ حال سنتے ہی بہت ڈر مانا کہ میں کہا کہ اب میرے مرنے کا سچو کہ ہوا کہ یہ طرح نہیں بچ سکتا ایسا بجا را کر اندر بہ منی کاروب بنا جس جگہ دت یہ برت کرتی تھی وہاں پہ چلا گیا اور دن رات اسکی سیوا کرنے لگا تب دت اسکی سیوا سے خوش رہنے لگی لیکن جو ان جو ان برت پورے ہو گئے دن نزدیک آنے جانے لگے تیوں تیوں اندر بہت سنج کرنا تھا جب اس برت پورے ہونے میں چار پانچ دن باقی رہ گئے تب پریشور کی چھتاسے ایک دن دت سر کے بال کھلے جوڑ کر چھوٹے ٹھنڈے گوئی یہ دونوں بات برت میں آئندہ جانکر اندر بنا چھوٹا روپ بنا کر پڑھنے ہوئے دت کے پیٹ میں گھس گیا اور وہاں جا کر گڑھ میں جوڑ کا تھا اسکو سات ٹکڑے کر ڈالا تب وہ ساتوں ٹکڑے رونے لگے پھر اندر نے ایک ایک کے سات ٹکڑے کیے لیکن نارائن جی کی چھتاسے کوئی بھی نہیں ملا اور ان ساتوں کے انچاس ٹکڑے ہو کر پڑے کہ اے اندر تم حکومت مارو ہم تھاری مدد کرنے کے یہ حال دیکھ کر اندر ان لوگوں سے بولا کہ اے بھالی اب تم ست ڈرو میرے نام ہو کر میرے ساتھ رہو گے چنانچہ انچاس لوگوں سمیت گڑھ کی راہ سے باہر نکل کر اندر روپ ہو گیا جب دت نے جاگ کر اندر کو انچاس لوگوں سمیت کھڑے ہوئے دیکھا تب اس سے پوچھا کہ اندر میں نے ایک روپ کا پیدا ہونیکے واسطے سنگھاپ کیا تھا انچاس ٹکڑے کے سطح پر یہ ہونے یہ بات سن کر اندر ڈرتا اور کانپتا ہوا بولا کہ اے مہاراج میں نے جو چھوٹے ٹھنڈے اور کھلے بال سو جانے میں بہت میں آئندہ دیکھا تب اپنا پران بچانے کے واسطے تمہارے بالک کو مارنا بجا را کر کے پیٹ میں گھس گیا اور میں نے اپنے بچتے سے اس مالک کے انچاس ٹکڑے کیے لیکن تمہارے برت اور پوجا کے برتاپ سے وہ انچاسوں افر ہو کر جینے رہے سو میں اب ان لوگوں کے ساتھ تمہارے گڑھ سے نکلا اس سبب سے یہ سب میرے بھالی ہو کر اندر بری من میرے ساتھ رہینگے یہ بات سن کر دت بہت خوش ہو کر بولی کہ اے اندر تو نے برا من روپ دیکھ کر میری سیوا کی اسباب بناو تیرے مرئی کی چھتاس میں ہوا اور لوگ بھالی کی طرح تیرے ساتھ رہ کر رقت پر کام آویں گے جب یہ بات سن کر اندر کو اپنے مرنے کا ڈر چھوٹ گیا تب وہ بڑی خوشی سے دت کو ناشا مانگ دیا اور دت کے انچاسوں لوگوں سمیت اندر لوگ میں جا کر راج کرنے لگا اور راجا سطح دت کے بیٹے دیوتا ہو گئے تھے کہ تھاندر راجا پر چھت بہت خوش ہوا۔

اُدھیباے آئیسوان - کتا شکر یو جی کا بدہ اس برت کی

راجا چھپت نے اتنی کتا شکر پوچھا کہ اے مہاراج جس برت میں ایسا برتاپ ہو اسکی بدد بتلائیے شکر یو جی نے بولے کہ اے راجا جو استری اس برت کو رکھا چاہے وہ اپنے سوامی سے ایگنا لیکر اگر من بدی ا ماوس کو نہا کہ پہلے مرے دیوتا کی کتا شکر سے بھر سو کر کی کھو دی ہوگی مٹی بدن میں ملکر اسنان اس اور ان سدی پر اوست برت رکھنا شروع کر کے بہم خرچ رہے اور شاستر کے موافق ہر روز پنجی نارائن جی کی پوجا کرنے کے عہدے کی شہت کر

پھر ساوشری استوی کو پوج کر کیر کی آہستہ میں بیسے اور پہلے براہمن کو کھیر کھلا کر تجھے آپ وہی کھیر جو آہستہ دینے سے بچ جاوے کھالیو سے
 اس طرح ہر دن تک ہر روز برابر آہستہ اور پوجہ کر کے کاکہہ خشک اور نمائی کو بدھ پور رکھنا۔ براہمن اسکا کسے اور براہمن اور کنگا کو نوسا بھوجن کر دے کہ کوئی خالی
 نہ رہے اور اوقافہ باین کالیوں کے آچار کھجیا دان اور روپیہ وغیرہ دیکر خوش کہے بہت کرنیوالی استری ہونا کہے برابر پٹیا پاکر سدوشری رہتی ہوا ہر سنسا میں اپنا منور پتہ پاکر
 مرنیکے بعد کت بائی جوانی کتھنا کتھنکے دیوی ہونے کو ہر جاہ ہینے ہینے نام بہت اور مروتوں کے جنم کی کتھنا سنائی یہ ماہا تم بہت کاسنکارا جاہ بچھت بہت خوش ہونے

پوسن

ساتواں اسکندھ	
مارنار مسنگر بیگہ ان کا ہر تیرہ کشتی کو	
دو با	لکھن کتھنا ہر روز کی جاہ کی بھکت اور پار
اور کی رچھا کے لیے بھنے نہ ہر اوتار	
اڑھیائے پہاڑ کتھنکے شکدیو ہی کا کتھنا ہے اور بچے کی	

رہا ہر بچھت اتنی کتھنا ہونے کہ اور کتھنکے یو سوامی پریشور کے نزدیک تو ریٹ اور دیوتا دونوں برابر ہیں پھر کس واسطے نارائن جی دیوتا کو کھی سہا سیتا
 کر کے تو بھونکا مارنے میں اس بات کا بھونکرن کے کتھن میں اندر یہ ہر سو پت چھڑا دیو بھیہے جسطح کسی کے دو بیٹے ہوں تو وہ دونوں برابر ہر پریت رکھتا ہر
 اس طرح دیوتا اور ریٹ پریشور کی اچھا سے پیدا ہو کر دونوں برابر ہیں کس سبب سے نارائن جی دیوتا اور دیو یا رکھا دیوتا کا اور نہیں کرتے یہ بات کتھنکے دیو
 ہونے کہ اور جا کتھن یہ بہت اتنی بات بھگوان کی بھکت ہر کتھنا والی پوسھی ہر کتھنا میں نے نارائن آوک رکھیشوروں سے سنی تھی وہ تھے کتھنا ہوں سنو کہ
 پریشور نرنگن روپ کو سب سے نیا رکھنا چاہتے لیکن انکی ماہا سے سنو گن رچو گن تو گن تو گن تو گن کی بگت ہونے اسلئے سنو گن کی باری میں دیوتا کو کھٹلے ہیں
 اور رچو گن کی باری میں دیو گن کا ہر نام ہر کتھنا میں اور گن گن کی باری میں آدمیوں کا بھاگ دے ہوتا ہر ایک کتھنا راجا ہر کتھنکے شیشال کی
 مکت راجسوسے بگت میں دیکھ کر نارو جی سے پوجھا کر اور ماریا جہن شیشال نے تھری کرشن جی ترلو کی ماتھ کو دیکھن کما اسکی زبان کے سو کھڑے ہونا چاہتے تھا
 سوا سے مکت بائی یہ بات بڑے آتھو جی کی ہر تہ نارو سن ہونے کہ اور راجا پریشور سے ہر برابر جانتے ہیں جو آدمی من اپنا کام کر دو کہ جو بھوہ کسے سطح سے
 انہیں لگا وے وہ انہیں کا روپ اس طرح ہو جاتا ہر جسطح پھر انکی نام کیرے کو دیکھو دوسرا کیرا بھی اسی کا روپ ہو جاتا ہر دیکھو گو بیون نے نارائن جی کو
 اپنا بت جا کر پریت کی اور شیشال اور زون آوت نے دشمن جانا اور جھنڈیہ دن نے کھالی بندھا اور جیو ہنڈیہ آوک بانڈوون نے نائے دار
 اور ہم لوگون نے ایشور جانا انہیں جٹ لگا یا اور انکی کر با سے سب کر تار تھ ہو گئے ایک شیشال کی مکت ہونے میں کیا آتھو جی ہر اور یہ دونوں
 شیشال اور دنت بگت تھاری ہوسی کے بیٹے جے اور بچے نام دو دار بالک ہیں براہمن کے شاپ سے انھوں نے بگتھ سے گر کر ریٹ ہون جنم پایا
 اور تینوں جنم میں پریشور سے دشمنی رکھنے میں نارائن جی کے ہاتھ سے مارے جا کر اب تیسرے جنم میں مکت ہونے یہ سن کر راجا ہر کتھنکے ہونے کہ
 انوسن ماتھ بگتھ میں رہنے والوں کا بدن اور ہر ان سنساری تو میوں کی طرح ہنو کر انکا چتھن روپ ہونا ہر اور بگتھم باسی پاپ نہیں کرتے پھر
 انھوں نے بنا پڑوہ کیے سوا سے ریٹ کا تھ پایا اور ہر تیرہ کشتی ریٹ کے گھر پر ہلا دیا سپارم بھکت کسطح پیدا ہوا اسکا حال کیسے نارو سن
 ہونے کہ اور راجا ایکن سکادک پریشور کا دشمن کرنے کے واسطے بگتھ میں جاتے تھے توجے اور بچے نے پریشور کی آگیا کے موافق انکو بھینتر
 جانے میں دیا اور پانچ پانچ برس کے لڑکے جا کر اہان کیا تب انھوں نے کر دوہ کر کے جو بچو کو شاپ دیکر کہا کہ ہم لوگ نارائن جی کا دشمن
 کرنے آئے تھے سو تمھارے روک دینے سے میں جن دشمن ملنے میں ہرچ ہوا اسلئے تم دونوں یہاں کے رہنے کے قابل نہیں ہو بگتھ سے گر کر ریٹ کی
 جوں میں جنم ہو تیسرے جنم میں اوتھار ہو کر پھر بگتھ میں آوگے سوا سے جیو ہنڈیہ وہی دونوں بجالی شاپ کے مارے ہر کتھنکے اوش اور ہن کشتی نام

دریشت سے پیدا ہوئے ہر نیکش نے جوان ہو کر ایسا بجا کر لیا کہ دیوتا لوگ برہمنوں پر جگت اور مہوم ہونے سے پناہ لگا با کرنا ہوتا ہوتے ہیں سو میں برہمنوں کو اٹھا کر پاتال میں لجاؤں تب کس طرح کوئی جگت کرے گا جگت کا بھاگ نہ پانے سے سب دیوتا بھوجن بنا دیے ہو کر مجا بیٹے جب ہر نیکش یہ بجا کر برہمنوں کو پاتال میں لیگا تب نارائن جی برہما جی کے بنے کرنے سے بارہا اوتار لیکر پاتال میں چلے گئے اور ہر نیکش کو مار کر برہمنوں کو لا کر بھوجن کی تیوں استھ کر دیا اور سرنگم دوتا لیکر پہلا دھکت کا بڑا بن جانے کے واسطے ہر نیکش کو مارا جب ان دونوں نے وہ فن چھوڑ کر بشر و انسان کے گھر

۱۷۱

کیشی نام استری سے جنم پایا اور راون اور کچھ کرک کہلائے تب نارائن جی نے نثری رام چندر جی اور مچھن جی کا اوتار لیکر لنگو مارا اب انھوں نے چستری بڑا ہو کر تیسرا جنم نثری موسیٰ کے گھر لیا ہوا اسی بڑے سے ششپال کر دو دو روپ ہو کر پرنیشور کا بھجن کر تا تھا اب نثری کرشن جی نے شندرنش پکڑے مار کر اسکو ملک کر دیا سو وہ دونوں بھائی ششپال اور دنت پکڑ نثری شیا م سندر کے ہاتھ سے مارے جا کر کھنڈ میں اپنی گھر پہنچے اتنی تھا سکر راجا جھنڈھنٹھ نے نارومن سے پوچھا کہ ایسا ہمارا ج برہلا دیسے برہم بھکت اور گن وان سے ہر نیکش پنے کسواسطے دشمنی کر کے اٹکو دکھ دیا کہ جن سب سے وہ مارا گیا اور برہلا دیسے برہم بھکت دریت کل میں کس طرح پیدا ہوئے یہ بتلائے۔

اور جیسا کہ وسرا کہنا ناروجی کا کتھا ہر نیکش کی

ناروجی جھنڈھنٹھ کی بات سنے پورے کہنا ہوا راجا جب ہر نیکش دریت بارہا جی کے ہاتھ سے مارا گیا تب ہر نیکش پنے کسواسطے ہر نیکش کے ساتھ کے دیوتوں سے بولا کہ میری چچی اور شنت باہو آؤ کہ میرا بچہ سنو کہ دیوتاؤں نے جو ہر نیکش کو پھونکے ہیں انہیں بھگوان کو پھنسا کر میرے بھائی ہر نیکش کو فرہ اوٹا نارائن جی راون کی طرح بڑے ایشانی ہیں یہ کوئی انکی بیٹی کرتا ہوا کسی سہا تیا کرنے ہیں اسلئے میں ابھی ہر نیکش کے نام پر پانی نہ دے کر انہیں بگاؤں کہ اسلئے ترشول سے مارو نگا اور انہیں کے خون سے اپنے بھائی کو تھلا تجلی ڈونگا ڈر بل دیوتاؤں کو مار دیا اور ان جب میں نارائن جی اسٹنے بڑے بھاری دشمن کو جو سب دیوتاؤں کی جڑ میں مارو نگا تب سب دیوتا بغیر مارے آپ مجا بیٹے اس سے تلگو اس جڑاٹھارنے کی یہ تدبیر کر دے جس بلکہ براہمن اور رکھیشور دیکو جگت اور مہوم کرنے دیکھو تو جگت انکی بگاڑ ڈالو اور جہاں گنوا اور براہمن کو پاؤ مار ڈالو اور دنیا میں کیسکو جگت اور تب اور ہر بھجن کرنے مت دیو یہ بات سنتے ہی دریت لوگ سب جگہ ڈھونڈو ڈھونڈو ہر نیکش اور برہمن اور رکھیشور کو مارنے لگے جب ہر نیکش کی ماٹا اور استری اور برہمنوں نے اسکے مرنے کا بہت سوچ کیا تب ہر نیکش نے اس طرح انکو بھجایا کہ میرا بھائی دشمن کے سامنے لڑائی میں مارا گیا اسلئے تلگو اسکا سوچ کر نہ چاہیے جو کبھی نہیں مرنے اور شر کیسی کا سدا بنا نہیں رہتا اسلئے مرنے کا سوچ گیا ان آدمی کرتے ہیں اسکا ایک اتنا س اتنا ہون سنو کہ ان دریش میں سچا جگت نام ایک راجا رہتا تھا جب وہ بھی اس طرح لڑائی میں مارا گیا تب اسکی لڑائیوں نے مارے مرنے کے وقت کہ باس ٹھکر ایسا بلا ب کیا کہ سوچ ڈوبنے پر بھی تو اسکی نہیں جلالی تب جراج جی پانچ برس کے بالک بنکر وہاں آئے اور راجا کے فرات بھائیوں اور لڑائیوں کو بھگا کر کہا کہ بڑا شہر جی ہو تو لوگ گسانی ہو کر اتنا دکھ کرنے ہو سندا رک گت دیکھو جہاں سے جو آیا خف اولان چلا گیا اور تم لوگ بھی ضرور اسی جگہ جاؤ گے پھر رونا تھا راجا بیکار ہو جسکے واسطے تم روتے ہو وہ بدن جیوں کا تیوں میان بڑا ہوا اور جو اس کا یا میں بولنے اور کھانے اور پینے والا سامنے ہی پریش تھا اسکو تنے کبھی انکم سے نہیں دیکھا پھر کیوں سوچ کرنے ہو سب جو وہاں کی رچھا پلاڑ بڑھ کے آدھین سمجھنا چاہیے دیکھو میں پانچ برس کا لڑکا کیلا جھکل میں پھر تا ہوں بے موت آئے نہیں مرنے اور میرے مان اور باپ نے مجھے چھوڑ دیا اسلئے جگہ کسی کی پریت نہیں ہو جسے گھومیں میرا باپن کیا تھا وہی اب بھی رچھا کر گیا جس طرح درخت لگانے والا اپنے درخت کو سنبل کر اسکی رچھا کرتا ہو اور درخت اپنی رچھا آپ نہیں کر سکتا اس طرح نارائن جی سب جیوں کا باپن اور رچھا کرتے ہیں جو تم لوگ ایسا کہو

کہ راجا جو درانی میں بنانا تو کیوں مرنا سو یہ بات یقین کر کے جانو کہ جب موت آتی ہے تب آدمی کو ہے کے قلعہ میں بند رکھنے سے پہلے نہیں چتا جس طرح گھر
 کچھ دن پیچھے بھر کر پڑتا ہے اور اس طرح شہر کا دھرم بننا اور دیوتا ہوں کو رسد استھہ نہیں رہتا اور جو سلام رکھتا کاش کے برابر پڑتا ہے جس طرح دس برتن
 پانی سے بھر کر دوسرے میں رکھ دیتے ہیں اور جب وہ برتن توڑو تو نوب پھر وہ برکاش
 سوچ نہیں لجانے سے اس برتن میں رکھ نہیں پڑتا جس طرح اس برتن کے ٹوٹ جانے سے سوچ کا ناش نہیں ہوتا اس طرح اس جو کو بھی سمجھو
 جیسے آنگ کڑی میں رکھلائی نہیں دینی اس طرح یہ جو بولتا پڑش بدن میں رکھ کر رکھلائی نہیں دینا تاکہ وہ جو تامل میں تھا تب تک جائے باہر
 اب تم جتنا جاؤ اتنا رو کر اپنا پران بھی دے دو لیکر اس سے یہ نصیحت نہیں ہو سکتی کہ مومن کے پہلے سے وہ جو یہ نہ معلوم کہاں چلا گیا تو تم رو نہ روئے اور جاؤ
 تو اکال مت ہوا بزرگ میں دکھ بھوگنا پڑیگا جیسے گرنگ پتھی چون کے ٹوٹے سے حال میں نہیں کرنا ہوا اتنا ہی گت تھا ہی بھی ہوگی جیسا گیان
 شکر لائیں اس کا سوچ مشابہ انھوں نے لکھ کر دیا اور پھر جی ہاں کہ روپ و دان سے انتر دھیان ہو گئے سو تم لوگ بھی ہو گیان تھک کر پشیمان
 کرنے کا سوچ مت کرو یہ بات بہ نتیجہ کشپ سے منکوت بہ شیا کاش کی ماتا اور زور دینا اس سے ہی اور شکر دینا اور اس کے بیٹوں نے دھیرو ج دھارا۔

۱. بھاک
 ۲. راجا مان
 ۳. سکون

اور وہی اس سے تپ کرنا ہے نتیجہ کشپ کا مندر را جیل پر بہت پر جا کر

ناراجی بولے کہ ایسی نصیحتیں جب بہ نتیجہ کشپ سے کی جاتی ہیں اس کا شکر کہ ہوا تب وہت سے کہا کہ اور دینا تامل ہی سے لے لیا تامل ہی کی مکرو
 کر کے تیرے بھائی کو مارا ہے تو تو بھی دیوتاؤں کو مار کر اپنے بھائی کا بالہ سے بڑی کشپ بولا کہ ایسا کرنا پشیمان کو پشیمان کرنے مارا ہے اس سے میں آنکو
 مار کر اپنے بھائی کا بالہ کو لگا لیکن میں نے مارا ہے سو جا کر کہ پشیمان پر جا کر کہ اپنے کر کے اپنے ایسا بزدلانوں کو جس سے میں کبھی نہ مروان
 تب تامل ہی کا سامنا کر کے آنکو مارو ان یہ کہ نہ بہ نتیجہ کشپ ہی ماتا سے ہوا اور زور دینا جیل پر بہت پر جا کر تپ کر کے لگا۔

تپ کرنا ہے نتیجہ کشپ کا مندر را جیل پر بہت پر جا کر



جب اس نے سو برس تک ماتھا اٹھائے اور ایک پالوں کے ٹکڑے سے کھڑے ہو کر پڑھا جی کا تپ کیا اور تب کرتے وقت بدن اپنا نہیں ہلا کر سوچ
 بھگوان کو دیکھتا رہتا تب اس کے بدن پر مٹی جمع ہو جائے اور گاس گنے سے سانپا اور بچھو نے بنا لیا اور تب کے پرتاپ سے اس کا تیج
 ایسا بڑھا کہ زدی اور جھاڑ اور سما رہنے لگے جب دیوتاؤں کو اس کی جوا لاکھ پوچھی تب انھوں نے پڑھا جی کے پاس جا کر کہا کہ ایسا بڑھا جی نے نتیجہ کشپ کے
 بتوں سے ہکو بہت دکھ ہوتا ہے سو آپ جا کر اس کو بردان دیکر تپ کرنا اس کا چھڑا دیکھیں نہیں تو بہ نتیجہ کشپ آپ کے پیار کے ہونے جو جو لوگو اپنے تیج سے
 جلا کر دوسرے مرثٹ بنا یا جاتا ہے یہ بات دیوتاؤں کی نصیحت ہی پڑھا جی بھرگ آوک رکھیں سو دن کو اپنے ساتھ لیکر بہ نتیجہ کشپ کے پاس گلا اور
 اس کا تپ لیکر پڑھا جی سے لگا کہ اگر کشپ نندن تو نے پڑھا جی ہی تپ کر کے جھکو بہت خوش کیا ایسا دوسرے سے نہیں ہو سکتا جو سو برس تک بنانا مل کیے

جینا رہتا ہے اب جگھوس بردان کی اچھا ہودہ مانگ یہ لکھ کر جیسے رہا جی نے اپنے کندل کا بل اسپر چھپک دیا ویسے اسکے بدن کا مانش جو دیکھ لگنے سے کیوں ہڈی لگی تھی چون کا تون بلوان اور موٹا ہو گیا اور سونے کی طرح چکنے لگا تب ہر تیرہ کشب نے ڈنڈرت اور سنت کر کے ہر تیرہ تاج سے ہاتھ جوڑ کر سنے کیا کہ ای ہمارا ج تم جگت کرو ہو کر سب جزا اور جیش کی اشدت کرتے ہو تم جگھون کا بد جان اور دھرموئی رکھا کر نہ لگن روپ میں یہ سو روپ اپنا کیوں جگت کی رہنا کرنے کے واسطے دھارن کرتے ہو جو آپ دیال ہو کر جگھو بردان دینے کی واسطے کہتے ہیں تو جگھو ایسا بردان دیکھے جس میں آپکا پیدا کیا ہو کوئی جو جزو جیش دیوتا دیش سنگھ آدک مجھے نہ مار سکے اور میں نہ دن کو فرون نہ رات کو اور نہ پھوئی بر مروں اور نہ آکاش میں مروں اور کوئی ہتھیار مجھے نہ کاٹ سکے اور لڑائی میں کوئی میرا سامنا نہ کر سکے اور جوگ اور تپ کرنے سے جو سدھ ہونے میں وہ سدھ صتا جگھو ہو جائے اور میں دیوتا اور دیش اور سنگھ آدک سب جو دون کا راجا ہو کر میرے جوگ اور تپ کی سادھتہ کبھی نہ گھٹے۔

اوشیا سے چوتھا۔ بردان دینا برہما جی کا ہر تیرہ کشب کو

ناروجی بونے کہ ایک ہفتہ ہر تیرہ کشب کی بات سن کر بچا کہ اس اور صرمی کو ایسا بردان دینا چاہیے اور جمن میں بتا ہوں تو وہ تب کرنا چھوڑے گا اسلئے بردان دینا ہوں بھرنارائن جی کی دیا سے یہ مارا جائے گا ایسا بچا کر رہا جی نے کہا کہ ای ہر تیرہ کشب تو نے بہت کٹھن بردان مانگا لیکن میں نے تیرے تپ کے بر تاپ سے یہ بردان جگھو دیا اب تو ساتون دیپ کا راجا ہو گا یہ لکھ کر ہر تیرہ جی اپنے لوک کو چلے گئے اور ہر تیرہ کشب بہت خوش ہو کر اپنی ماتا کے پاس آیا اور بردان پانے کا حال اس سے لکھ بولا کہ اب میں سب دیوتا و نگو مار کر تینوں لوک کا راج کر دوں گا تب یہ بردان پانیکا حال سن کر بہت خوش ہوئی اور ہر تیرہ کشب اپنی بھجاکے بل سے سب دیوتا دیش گندھرب سدھ جاران گنڈر کھیشور تپسی بھوت پریند شلج برجات من اور ساتون دیپ کے راج کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرنے لگا جب اسکو یہ اچھا ہوئی کہ کوئی شور بنے تو اس سے لڑنا تب سب دیوتا اسکے ڈر سے بھاگے اور برہما جی کے پاس جا کر کہا کہ ای ہمارا ہر تیرہ کشب نے سب راج دیو لوک کا جھین لیا ہے ابھی ہمارے لڑنے کا لگاہ ہر تیرہ لوگ کیا کریں برہما جی نے جواب دیا کہ ان دیون دیشوں کی دشا اچھی ہو اور تمھارے دن کھوئے آئے ہیں اسلئے نلوگ کسی بہار کی کھوہ میں چھبکر ہر تیرہ دن کا دھیان اور انکرن کر جب تمھارے دن اچھے آدین گئے تب وہ اپنی کرنی کو پھونک کر پھر پھر راج ہو گا یہ بات سن کر دیوتا لوگ کسی بہار کی کھوہ میں جا کر چھپ رہے اور اپنے دن کاٹ کر پریشور کا دھیان کرنے لگے جب وہاں رہنے سے دیوتا لوگ بہت دکھی ہوئے تب چھب کر کے گنارے جا کر بہت عاجزی سے نارائن جی کی سنت کی اس سے یہ آکاش بانی ہوئی کہ ہر تیرہ کشب و صرم اور پیدا رت سے برو دھ کر چکا جب برہما دیوے بھکت کو بہت دکھ دیا تب میں اسکو مار ڈونگا یہ بات سن کر دیوتا لوگ پھر اسی کھوہ میں آکر چھب گئے اور ہر تیرہ کشب پانڈرا سن پڑھ کر اندر پڑی اور سورگ وغیرہ کا سکھ بھوگنا تھا اور اندر کی اسپر اپنا ناچ اسکو دکھا کر گندھرب لوگ گانا سنا تے تھے اور کھیشور اور تپسی لوگ اسکے کنبھیں ہو کر زمین اور تندر اور پہاڑ اور درخت وغیرہ سے بہت طرح کے ترن اور بھیل اور بھول ہر تیرہ کشب کو بھینت دیتے تھے اسکے پناپ اور ڈر سے بارہوں میں نے درخت وغیرہ میں بھیل اور بھول لگے رہتے تھے اور گھی اور دو دھ کی ندیاں بہتی تھیں اور ہر تیرہ کشب اپنی مایا سے بڑن اور کیر وغیرہ دستوں و گپال کا روپ رکھ کر شراب پیکر انیسراؤن سے مھوگ اور پلاس کرنا تھا اور کھیشور اور من اور گنوا اور بھن اسکے ہاتھ سے بہت دکھ پاتے تھے جب اسی طرح ہر تیرہ کشب کو کچھ دن گذرے تب چار بیٹے اسکے پیدا ہوئے ان میں سے ایک دیون کا کام کرنے تھے اور چوتھا لڑکا برہما نام سب سے چھوٹا پنا سو بھوا اور میں دیوتاؤن کی طرح رکھ کر آٹھوں بہر سنت اور ساتا توئی سیوا اور ہر بھن میں رہتا تھا اور سب جو دن میں پریشور کا چشکار برابر چا کر کسی جو کو دکھ نہیں دیتا تھا اور اندر جیت اور ست باوی ہو کر بھو لوگوں کو شونے برابر ڈر ڈر نکو با پانڈرا کے برابر جانا تھا

اور لوگوں کے ساتھ نہیں کہیں ان کا دست سنگ میں بہت بہت رکھتا تھا اس لیے ہر ماٹا لوگ سکی بڑی کر نے تھے ایسے لڑکے سے ہر تیرے کشتی کو پروردگار
 ہو گیا تھی کتنا سکر چھٹھ لہے پوچھا کہ ای میں نا تو کہتے کیوں ہوتے ہیں تو بھی مان باپ بنے بیٹے کا برا نہیں جانتے اس بہت کا کارن تہلا کیے۔

اودھیاسے پاچوان سے بیٹھیا ان ہر تیرے کشتی کا پر بلا دوجی کو پر ہنسنے کے واسطے

نار دوجی نے کہا کہ ای راجا جگد مشھ مشھ سکر اچارج کے بیٹے سنہ اور وکت نام پر عین ہر تیرے کشتی وغیرہ تیروں کے لوگوں کو پڑھایا کرتے تھے جب
 پر بلا دوجی پانچ برس کے ہوئے تب ہر تیرے کشتی نے انکو سنہ اور وکت کو سونپ کر کہا کہ تمہارا سے باپ سے پڑھا تھا پر بلا دوجی کو تم ہمارا دم سکی تو جو بی بلا دوجی
 اور ان ماور تیروں کے ساتھ پڑھنے بیٹھتے تب سنہ اور وکت نے ہر تیرے کشتی کی آگیا کے موافق پر بلا دوجی سے کہا کہ تو ہر تیرے کشتی کا نام پکار جب پر بلا دوجی
 سنہ اور وکت کے بھی انے اور ڈھٹے پر سوا سے لینے نام رلام اور نارین اور تیرن جھگوان کے ہر تیرے کشتی کا نام منہ سے نہیں بیاتنہ گڑو نے اسکے باپ کے پاس

۱ سارا ڈا
 ۲ مرقہ



جا کب حال آمد یا سنیے ہر تیرے کشتی نے کیا کہن پر بلا دوجی کو اپنی گود میں بیٹھا کر پوچھا کہ ای بیٹا جو تھے اپنے گڑو سے آج تک پڑھا وہ ہکو سناؤ پر بلا دوجی
 بولا کہ ای بیٹا میں نے سوسے نام کے بچا کھجی اور چرچا آتھوں بہر کہن جا بیسے اور کچھ نہیں پڑھا ہر تیرے سیری جان میں سا دھوا اور ماٹا لوگ کانت سنگ
 پڑھا تیرا میں پیشور کی نووا کا کنتہ ہر تیرے صرح ہر تیرے ہوں اور نووا کانت سکوتے ہیں کہ نہ وان یعنی پریشور کی کتنا سنہنا۔ کیر سن یعنی پریشور
 کے سن اور تیرن کا نام اور تیرے ہوں اور کانا صجنا۔ باور سیروں یعنی پریشور کے چر نو کی سیوا اور پو جا کرنا۔ اور تیرن شکار جی کی سورت کو
 پر بلا دوجی نے پوچ کر بھوک لگانا۔ تیرن یعنی پریشور کو پوچا۔ پازناروت کیا۔ واسن یعنی اپنے گڑو اس کے پڑھ کر پریشور کی بھکت اور سیرو کرنا۔
 کچھ نہیں پریشور سے سکھا تھا یعنی دوستی کتنا۔ انم پوچھ کر تیرے اپنا تیرن میں دھن سب جھگوان کو اور تیرن کے ساتھ سنت جھگوان کی
 سنگت اور سیرو کرنا۔ سب پیدا اور سنا ستر کا پوچھ کر یہی پوچھ میں نے سنہ کہا اور گڑو سنہ میں رہنے سے سوا سے گڑو کے کنگہ نہیں ہوتا جھکل میں جا کر

۲ سارکھ

ہر تیرن کرنا سب باتوں سے پڑھا پر بلا دوجی کی یہ بات سننے ہی ہر تیرے کشتی کو وہ کہے کہ لولا کہ ای ہر تیرے کو تو نہیں جانتا ہر کہ نارائن نے بارہا اور تیرے
 کے ہر تیرے کشتی میرے بھائی اور ماڑو لاکھا سونو میرے دشمن کا نام نیکر سکی سنت کرتا ہر تیرے تو آگیا ان بالک ہو کر میرے کتا نہیں مانتا سنا نا ہونے پر
 تیری کیا دشمن ہوگی ای بیٹا پنا دم پر پور کر اور سرے کا دھرم کرنا اور بالوں کو سا دھرم سنت کی سنگت کرنا پچھانیں ہونا اس لیے تم سا دھم سیرگی کا
 کتا نہ مانکر اپنے گڑو کے کتنے کے موافق پڑھا کر پر بلا دوجی نے کہا کہ میں اس پریشور کو سنسکار کرتا ہوں جکی مایا سے تم پنا در و سر نہیں
 ہمید جانتے ہوں جا کر باور دیا پریشور کے کسی کو گمان نہیں بلتا جو کوئی سنا ستر پڑھ کر پریشور کی بھکت نہ رکھتا ہوا سکا پڑھنا سنا ستر ہر وہ بات
 آگیا ہر تیرے ہی ہر تیرے کشتی نے گڑو کے کسی کو تیروں کو بل کر کہا کہ تیرن جھگوان دیتے کل کیو اسے کلہا تراہین اور پر بلا دوجی بیٹا اس

کھسارے گا۔ نیش پید ہو کر میرا گنا نہیں مانتا اور میرے دشمن کا نام جب کہ اسکی بڑالی کرتا ہوا اور جب لوگ پہلے سے کنگے ہیں کہیں لگ میں روگ ہونے سے دوسرے گھونکا کھٹکا ہوا تو اس انگ کو کاٹ ڈالنا چاہیے اس واسطے کہ یہ موت کو مارنا اٹھ جا کر تلوگ سکومار ڈالو یہ بات سننے ہی دیت لوگ پر ہلا دجی کو وہاں سے پھینچتے ہوئے باہر ہی اڑتلا اور زرز شول اور گداسے مارنے لگے اور پر ہلا دجی آنکھ اپنی بند کر کے ہر جزو ن میں من لگائے چپ چاپ بیٹھے رہے جب پریشور کی کہ بات سے کسی تمھیار کا گھساؤ پر ہلا دجی کے بدن پر زمین لگتا تب دیشوان نے پر ہلا دجی کو بہاڑے کے اوپر لجا کر وہاں سے نیچے کو ڈھکیں دیا تو سپر ہی آنکے بدن میں کچھ چوٹ نہیں لگی بھڑو تہاں نے پر ہلا دجی کو بہت سی ٹکڑیوں میں بیٹھا کر آگ دگادی جب سب ٹکڑیاں جا کر اڑھو گئیں اور شام سندر کی کہ بات سے پر ہلا دجی جیون کے تیوں نارائن جی کے دھیان میں لگن بیٹھے رہتے تب ہر نیک شیب نے یہ ہمارا دیکھا کہ اپنے من میں کہا کہ دیکھو بڑا شہرچ ہو کہ پر ہلا دجی سے آپاے کرنے سے بھی نہیں ہوتا اسلئے اب میں نے بھی پر ہلا دجی سے کئی دشمنی ٹھہرائی اسلئے نارائن جی اسکی رجھا کر نیچے واسطے فرور آویئے تب میں آنکھ مار کر ہر نیک شیب کا بدلہ لانا لگا ایسا بجا کر ہر نیک شیب نے سندر کو کہہ کے کہ اپنے پر ہلا دجی کو بہت ڈنڈ دیا اب تمھاری آلتیا کے موافق ٹرے گا یہ بات سننے ہی پر ہلا دجی نے من میں خوش ہو کر کہا کہ اب میں باٹھنٹا لاکے لوگوں کو گمان سکھلاؤ گا جب کہ ہر نیک شیب کی آلتیا سے پر ہلا دجی کو باٹھنٹا لا میں لے آیا تب آٹھنٹے پوچھا کہ ای پر ہلا دجی کو جان میں جا کر ہر نیک شیب کی زنا کسی نے تباہ یا ہوا تو نے اپنے من سے یہ بات کہی تھی پر ہلا دجی نے کہہ کر جو لوگ مایا روپی کو مستحق کے اندھیار کے کنوئیں میں پڑے رکھ کر پریشور سے کچھ نہیں لگو گمان پر اپنا ہر جزو ن کی جگت نہیں ملتی آنا بگا یا اور کتا وغیرہ جانور کے پراچھنا چاہیے جب تک سنساری آدمی نہ ت اور مہاتا کے جزو ن پر سنا کر کھرا لگی سیوا غنا بجا کر سنا سے نہیں کرتا اور پریشور کی کھتا اور کیرتن نہیں سنتا تب تک سکو گمان نہیں ملتا ہر بغیر کر با اور دیا پریشور کے گمان ملنا بہت کٹھن ہر سو میں نے شام سندر کی دیا سے گمان پر کر یہ بات کہی تھی اتنی کھتا سا کر نار دجی نے کہہ کر ہشت پھر دیکھو سندر اور وک شکر بھارج مہاتا کے مئے گمانی اور نہرت ہو کر دیشوان کی سنگت کرنے اور انکا آناج کھانے سے نارائن جی کی تمنا کو پھول گئے تھے پریشور کی مایا ہر ی بلوان پر جب تک کہ وہ باٹھنٹا لا میں بیٹھتے تھے تب تک پر ہلا دجی من میں بجا کرتے تھے کہ جب کہ وہاں سے اٹھ کر کہیں باہر جاوین تب میں باٹھنٹا لاکے سب لوگوں کو گمان سکھلاؤں جب کہ وہاں سے اٹھ کر کہیں باہر گئے تب پر ہلا دجی نے لوگوں کی طرف دیکھا یہ بجا کر کہا کہ ای لوگ میں ہوں سے ان لوگوں کو کام کر دو جو جو نہیں بیا یا ہر سو سنتا آنکھ بھانا گمان کا جلدی اثر کر بگا تھی کھتا سا کر نار دجی نے راجا ہر ہشت پھر سے کہا کہ جو کوئی پوچھے کہ پر ہلا دجی کو انھیں گمان سکھلانے سے کیا کام تھا تو جواب اسکا یہ ہو کر پر ہلا دجی اپنے ہر دے میں دیا اور دم دم رکھ کر پرا بجا کر کے کارن یہ چاہتے تھے کہ ہمیں یہ لوگ بھی گمانی ہو کر میری سنگت سے بھوسا آ پلا تر جاوین یہ بجا کر جب پر ہلا دجی نے لوگوں کو اپنے پاس بلایا تب سب لڑکے آنکھ راجا کا بیٹا جا کر انکے پاس چلے آئے۔

اور ہمایے چھو ان گمان سکھلانا پر ہلا دجی کا یا ٹھنٹا لاکے لوگوں کو۔

پر ہلا دجی نے سب لوگوں کو اپنے پاس بیٹھا کر کہا کہ سنو مہر اچھی تک لوگ میں ہونے سے ملو کہ وہ جو جو مہ نہیں بیا یا ہوا اور سن تمھارے سنساری مایا ہاں میں ہن سنا اسلئے تم جس بات میں جہٹ اپنا لگاؤ وہ ملو جلدی مل سکتی ہر سو میں تمھارے بھلے کیواسطے ایک با سے بتلاتا ہوں سنو لوگ میں سے من اپنا پریشور کے دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا بشواس مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور پریشوری اور پریشور اور من کا مہ کہنے سے سندر کو کسی رکھو جنم اور من سے نہیں چھوٹتا اور اسی کارن سے ہر جزو ن میں پریم نہیں ہوتا اور پریشور سے کچھ رہنے والا اور جنم اپنا ہر ہتا گھوٹو والا آدمی ضرور لڑک بھوٹا ہوا اسلئے تم کو ہر چھن اور اسمن کرنا جہت ہو کہ سنساری حال میں چھسنا سچا ہے پریشور کو پچانے اور نہ چھن کرنے اور نارائن نام پسنے اور جو بگا پلا تر لے کیواسطے ہی جہت چلا چھو اور گئے اور بتی وغیرہ پس جون میں ہر پرت منو کیوں بیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گمان رہتا ہوا اسلئے

آومی کا تین بار ایک ساعت بھی پریشور کو بیولنا چاہیے اور مگلوگ بہ بات اچھی طرح جانتے رہو کہ کسی دیوتا کا جب درپوشین پریشور کے تپ درپوشن کے برابر نہیں ہوتا تو دیوتا لوگ جب درپوشین سے خوش ہو کر چھوڑ دینے سے دکھ دیتے ہیں اور نارائن جی اپنے جھکتون پر چونک ہونے سے بھی کڑو دم میں کرتے اور کوسب جگہ موجود ہونا مگر کسین ڈھونڈنے کی واسطے جانا چاہیے جس سے انھوں کو ویلان کرنا ہی سکتے ہوں گے سو تم لوگ اپنی اندری اور من کے بس مشورہ کر دو جو اور ترشنا چھوڑ کر ستوں سے جو یوں پر دیا رکھو اور سنا با جا کر مناس سے ہر پڑوں میں دھیان لگا کر پریشور کا نام چبا کر وہ تپ لگو پڑا لگو کہ جو مگلوگ میرے کہنے کا بتو اس نہ مانکر ایسا کہو کہ یہ ہمارے ساتھ کار کا ہو کر لگو گیان سکھانا ہی سے کہا منسے پایا سو میں اپنے من سے یہ گیان لگو نہیں بتلا تا ہوں نارومن کے اپدیش سے کہتا ہوں بہ بات سنکر لگو یوں نے کہا کہ اوپر ہلا دی اچھی ہلوگ ہلک ہیں بڑھاپے میں پریشور کا بھجن اور سمن کر لینے تب بہ ہلا دی بولے کہ سنا بندریو لگو سب جوان میں سکھ ملتا ہوا اور پریشور کا بھجن و سر سے تن میں نہیں ہو سکتا جو تم سمجھتے ہو کہ اس جنم میں سنساری سکھ ہوگے کہ میں بھرا دی کا تین بار بھجن کرینگے سو آدمی کا بولا بار بار بنا گھن پڑکھا اور کچھ پوریت جنم کے سنسار سے ملتا ہوا اور سنساری سکھ چھوڑے دن اور بھر بھجن کر سنے سے تمہارے تک بہت طرح کے آند پر اپت ہونے میں جسطح آندھی درشتا اور پتو نکو اڑی جاتی ہی ہر سطح چھارے بولنا اور پروادا وغیرہ بڑھو نکو کال روپی آندھی مار کر اڑا لگی اور ایک دن مختاری بھی وہی دشاب ہوگی جسٹیا روپی جال میں بھینس گیا تب اس سے نکل نہیں سکتا سو تم لوگ بھی جب استری اور پتر کے موہ میں چھسکر خراب ہو جاؤ گے تب پریشور کا بھجن سے نونو کا جسطح گائے اور بھینس وغیرہ بھجن کر گیا جس سے لگو یوں وغیرہ میں گر کر پوت کھاتی ہر سطح آدمی یا یا روپی آندھے کنوں میں گر کر لگو پانا ہو کوئی سنساری نوہ چھوڑ کر ہر پڑوں میں پریم لگا ہوا وہ مایا روپی کنوں سے باہر نکل سکتا ہر سنساری سکھ مانج کے برابر جانکر بھجن اور بھکت کرنے سے باہر نکل سکتا ہے اور پتر لگو یوں نے ہر ہلا دی سے ہوجا لگو کو اڑی گیان ملے تھے سو بتلا

اورھی سے سا توان - ہر ہلا دی کا اپدیش لڑکون کا مان لینا

ناروجی بولے کہ ای میرے شہر ان لڑکون کی بات سنکر ہر ہلا دی سے لے لگا کہ جب ہر شیا کش ہمارے چاچا کو بارہا جی نے مار ڈالا تھا اور ہر شیا ہمارا باپ تب کہنے کے واسطے مندر اجل برہت پر چلا گیا تب اندر نے او سر باکر نج وغیرہ دیتوں کو لڑائی میں اپنے بل سے مار کر بھگا دیا اور تیروں کی استریوں کو پکڑ کر لوگ میں بھلا جب ناروجی سے راستے میں بھینٹ ہوئی تب انھوں نے اندر سے لے لگا کہ تم ان سب استریوں کو کیوں لینے جاتے ہو اندر نے لہا سمن ناخوشیوں نے جی ہار لیا چھین کر لگو بہت دکھ دیا ہوا اس سے ہم بھی بانجا بلا آئے جیتے ہیں یہ بات سنکر نارومن بولے کہ اے ازمندر ان استریوں میں ہر شیا کسب کی استری کو جسکے گریہ میں ہر ہلا دی کو چھوڑ دے ہر ہلا دی جھکت ہو کر دیوتاؤں کی سہتا کر گیا تب اندر نے اسے نارومن کو سونپ دیا اور چکھو بہت گریہ میں جانکر اسکی بڑ کرنا آئے اندر لوگ کو چلا گیا اور ناروجی نے میری مانا کو براہ من اور رکھیشوروں کے استھان پر جان اور لوگ تپ اور سمن کرتے تھے لاکر رکھا سو وہی رکھیشور کھانا اور کپڑا دیکر اسکی بھجتا کرتے تھے جب کبھی میری مانا اپنے سوامی اور پر دار کو یاد کر کے رونے لگی تب نارومن آوک رکھیشور کو بہت طرح کا گیان سکھا کرتے تھے کہ اے یاد تو پینتا مت کر دنیا میں کبھی دکھ ہوتا ہو کبھی سکھ میں سے تو سنو کہ کہہ کہ دلان میں ہر شیا کسب تیرا بہت مندر اجل بہت سے اگر تینوں لوگ کا راج کر گیا اور تیرا بی بی ہوگی میں نے اپنی مانا کے گریہ میں گینا سکھ یاد رکھا تھا جو مگلو ستا یا تم لوگ میری بات سچ مانکر اسی کے موافق کرو اور ناروجی نے گیان سکھانے کے لئے یہ بھی کہا تھا کہ اس استری کو گیان پڑتا ہو گا جو گریہ میں ہر وہ یاد رکھے گا سو میں وہی گیان کہتا ہوں سنو کہ آدمی پر لگو ہیں جو اپنی بڑھاپا میں حالتیں گذرتی ہیں اور پریشور پر تاکہ پڑش جیسا کہ سچ ہے بدن میں رہ کر جیہ آنا کھانا ہر وہ سدا ایک روپ رہ کر گھٹنے اور چھٹنے سے ترشٹ ہیں اور دکھا اور کھانگو نہیں ہوتا جو کوئی پریشور کو اس طرح جانتا ہر وہ سنکر سکھنے پر ہر سطح نیار یا مشی کو چھانکر سونے کی چورنگال لینا ہوا آدمی سے کچھ کلام نہیں رکھتا اس سطح آدمی کے بدن میں پریشور کا بھجن

کا یا یا

اور نگران کر کے مکت پلا تو جو سونے کے برابر ہی پر اپت کر لے اور شریر کو منی بھنگ چھوڑ دے جو لوگ دھن اور کرمب آدک کا سنگھ جانتے ہیں سو وہ سنگھ سدانا نہیں رہتا اور بھجن کر نیکا سنگھ ہر روز بڑھ کر کھی گھٹتا نہیں ہر مہارے تک بنا رہتا ہوا سیلے تھوگ کام کر دودھ تو بچہ منوہ کو جیت کر بھگوان کی بھکت کر وہی سے مختار بیٹا پارہو گا اور راستی پتر لچ فوج قلعہ ہاتھی گھوڑا وغیرہ کچھ کام نہ آ کر مرنے وقت کوئی بھی بچہ نہیں سکتا بلکہ ایک ساعت بھر روک بھی نہیں سکتا سب مایاموہ چھوڑ کر سنسار ہی میں رہ جانے ہیں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا اور قلعہ وغیرہ گرانے سے بھی جلدی نہیں کرتے اور یہ بدن ایک ساعت میں ناش ہو کر منیکے بھیجے کچھ کام نہیں آتا اور آدمی آٹھوں پہاڑیے سکھ کا سامان جاپتا ہی لیکن بغیر کرا پارہو دیار پیشور کے وہ سکھ سکون نہیں ملتا ہو جبکہ اپنا بدن ہی ساتھ نہیں جاتا تو دھن اور کرمب وغیرہ اسکا ساتھ کیا کر سکتے ہیں اور پیشور جیسا بھکت اور نگران کرنے سے خوش ہوتے ہیں ویسا بھکت اور تپ اور دان اور برت وغیرہ کے کرنے سے خوش نہیں ہوتے اور یہ سن جو ناز دھن سے سنا تھا اسپریشواس کیاسو تلگوگ دکھیو کہ اسی گیان کے بزباب سنہ کچھ بل ہرنیہ کشپ تینون لوک کے راجا کا جس نے میرا بران لینے کے واسطے بہت آپاے کیے نہیں بل سکا جو تم یہ کہو کہ ہم لوگ دیش کے اڑکے مانس کھانیوالے ہر پاپینے واسطے ہیں ہمارا تپ اور بھجن نارائن جی کیونکر قبول کرینگے تو ایسا بچارہ کر کے میری بات کا پیشواس مانو کہ دیوتا یا دیش یا آدمی جو بریشور کا تپ اور نگران کرے وہی مانگو پیار ہو دیکھو میں بھی دیش کا بیٹا ہو کر نارائن جی کی شرن گیا تو میرا بران بچا نہیں تو میرے باب نے میرا بران لینے میں کچھ اٹھا نہیں رکھا تھا جو تمھاری مانا اور پتا بھی نہیں کرنے سے منع کر کے مگو دکھ دینگے تو بریشور کی ستا تیا سے اسپطرح انکا بل بھی مختار سے اور نہیں چلے گا گیان سنکسب رط کے بولے کہ اگر پہلا دھمی ہم لوگوں نے تمھارا پدیش مانا آج سے گرو کی بات چھوٹھی مانا کر تمھارے کہنے کے موافق سب کام کریں گے۔

اوپھیاکے آٹھوان - نرسنگھ اوتار لینا نارائن جی کا اور مارنا ہرنیہ کشپ کو

نارودھی بولے کہ اے جبرہٹھہ طہر برہلا دھمی کے گیان کھلانے سے سب اڑکے گرو سے بڑھنا چھوڑ کر رام اور نارائن اور ریشن بھگوان کا نام لینے لگے اور سنگھلاؤرک نے گھر سے آ کر انکی دشا دیکھی تب آٹھون نے ہرنیہ کشپ کا ڈر مانکر اڑکو لسنے کہا کہ تلگوگ کیا کہتے ہو لوگوں نے کیا کہ اس شریر میں جو بات ہلکو کرنا چاہیے وہ ہم کرتے ہیں تمھاری جھوٹی باتیں بڑھ کر سو اسطے اپنا جنم کا رتھ کھو دین جب گرو کے دھمکانے اور ہرنیہ کشپ کا ڈر سنانے پر بھی اڑکوں نے رام نام لینا نہیں چھوڑا تب گرو نے جانا کہ ان سب اڑکو تلگو پرہلا دھنے گیان کھلا کر ایسا بنا لیا یہ بات بچارہ جب گرو نے برہلا دھمی پر بہت کر دودھ کر کے دھمکایا اور برہلا دھمی ہنس کر چپ ہو رہے تب ہندا اڑک نے برہلا دھمی کو سب اڑکو تلگو ہرنیہ کشپ کے پاس لجا کر بولے کہ اے ہمارا ج تمھارے اڑکے نے سب اڑکو تلگو ایسا بہکا دیا کہ وہ لوگ سو سے نارائن نام لینے کے دوسری بات منھ سے نہیں کہتے ہرنیہ کشپ یہ بات سنتے ہی گرو دھم کر کے بولا کہ اے برہلا دھمی نے تجکو بہت دھڑکے بکھیا یا کہ نارائن کا نام سنتے لیکن لاہیرا کہنا نہیں ماننا اس سے میں نے جانا کہ تیری موت آپہونچی ہے جسطرح رکھیشور اور چوگیونکو اندریان دکھ دیتی ہیں اسپطرح تو میرا دشمن پیدا ہوا اسپے تجکو اپنے ہاتھ سے مارو گا دیکھوں کون رام اور نارائن تیرا بران بچاتے ہیں یہ سنکر برہلا دھم بھکت بولے کہ اے ہریشواس کر کے مانو کہ جنکی شکبت سے سب جیو تینون لوک میں رہتے ہیں اور تم راج کرتے ہو وہی اے جاشٹی برش سب سے بلوان سب جگہ موجود ہیں اتنے زیادہ مہتر اور مالک تمام دنیا میں نہیں ہر انھیں کو سب جیوؤں کا پیدا اور پالن اور ناش کرنا والا سمجھنا چاہیے جو کچھ وہ چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے انکی اچھا میں کیسے کدوم لینے کی جگہ نہیں ہے وہی آدمی زنگار میری بھی چھٹا کریں گے اور اے ہریشواس نے کو تینون لوک کا راجا جانا کر سب جیوؤں کو اپنے آہیں چاہتے ہو جب تم نے ابھی تک سن اور اندری اور گرو دھم وغیرہ کو اپنے بس نہیں کیا اور اڑکے آدھیں رکھ کر اب بولے ہو تب دوسرے کو اپنے بس

ایسا کہ وہ نگہا جیت کر کہ راجہ جسی سو بھاو اور ادھر م کرنا چھوڑ کر من اور اندر یوں کو اپنے نہیں میں رکھو اور ہر چہ یوں کا دھیان اور انکرن کیا کرو
 تب سنسار زدلی مہا جال سے چھوٹ کر بھوسا گر بار بار تر جاؤ گے سو جبکی موت نزدیک آجھونجتی ہو اسکی بد بدھنکھکانے نہیں رہتی سو میں جانتا ہوں
 کہ تمھاری موت آجھونجتی ہو اسی سے تم پر بڑ بڑ ہم پریشور کو بھول گئے ہو یہ گیان سنتے ہی ہر نیہ کسپ بڑا کر دوہ کر کے بولا کہ اے پرہلا دھجھسے زبردست تیرا
 نارائن کہاں ہو اسکو بلا دو جو آ کر تیری رتھا کرے پرہلا دھجی نے کہا کہ وہ پریشور سب جگہ اپنے بھکتوں کی رتھا کرنے کے واسطے موجود رہتا ہے
 تب ہر نیہ کسپ پرہلا دھجی کے مارنے کے واسطے تلوار نکال کر کھینچنے کی طرف آنکھ دکھلا کر پرہلا دھجی سے بولا کہ تم میں بھی تیرا نارائن ہے پرہلا دھجی نے
 کہا کہ پریشور کھینچے میں بھی دکھلائی دیتے ہیں ہر نیہ کسپ بھی من میں پریشور کا ڈر رکھتا تھا اسلیئے ڈرتا ہوا کھینچے کی طرف دیکھو بولا کہ اے پرہلا
 دھجی کیوں تیرا پریشور دکھلائی نہیں دیتا تو نے چھوٹے کیوں کہا اب میں چکھو مارتا ہوں تیرا ستیا کھینچے میں یا جان کہ میں ہوا اسکو بلا دو کہ وہ
 آکر میرے ہاتھ سے چکھو چھڑا دے یہ بات سنکر جیسے پرہلا دھجی نے پریشور کا دھیان اور انکرن کر کے کھینچے کی طرف دیکھا ویسے ہی پریشور زرننگہ اوتار
 جبکا تمام بدن آدمی کا اور سر شیر کا ایسا تھا دھر کر اس کھنیم میں دکھلائی دیے ہر نیہ کسپ نے وہ روپ دیکھتے ہی بائیں ہاتھ سے ایک
 گھونسا ایسا مارا کہ کھنیم بھٹ گیا اور اسکے بغیر سے زرننگہ بھگوان دن جو بن کا شریر دھارن کیے اپنے بھکت کی بات سچ کر نیکی لے کرٹ ہوئے اور

مارنا ہر نیہ کسپ کو زرننگہ بھگوان اوتار ایسا



بڑے کروڑوں سے ایسا لاکھا کر تینوں لوگ میں رہ آواز سنتے ہی برہاجی اور اندر رو چھو دیوتا اور دیش اور سنگھ اڈک سب جیوارے ڈر کے کانپنے
 لگے اور ہر نیہ کسپ نے انکا تیج دیکھتے ہی گھر کر من میں گنا کہ یہ آچھوج کا روپ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا تھا اور برہاجی نے جگہ یہ بردان دیہا پر
 کہ تو آدمی اور دیوتا اور دیش اور پیش اور پٹھی وغیرہ کسی کے ہاتھ سے نہیں مرے گا سو یہ روپ ایسا پرکٹ ہوا کہ جسکو نہ آدمی کسنا چاہیے نہ جانور
 اور برہاجی نے کسنا تھا کہ تو نہ دن کو مرے گا نہ رات کو سو یہ شام کا وقت ہوا سو نہ دن کسنا چاہیے نہ رات اور میں نے برہاجی سے یہ بردان مانگا
 تھا کہ کوئی جیو تھا لاپیدا کیا ہوا جگہ نہ مارے سو یہ روپ برہاجی کا بنایا ہوا نہیں ہے اس سے میں جانتا ہوں کہ برہاجی کا بردان جھوٹا
 نہو کہ جگہ ضرور مارے گا ہر نیہ کسپ اسی سوچ اور بچار میں کھڑا تھا کہ اسکے ساتھی زرننگہ جی کے ڈر سے بھاگ گئے جب ہر نیہ کسپ
 اسکے سامنے آ کر بی گدا سپ چلانے لگا تب زرننگہ اسکی گدا بکڑا کر اسطرح اٹھنے لگے جسطرح پہلو ان لوگ اپنے چیلوں کو کشتی کھلانے میں اور بتلی
 چھنے کہ بکڑا کر کھیل کھلاتی ہے جب اندر وغیرہ دیوتاؤں نے جو زرننگہ بھگوان کا ڈرن کرنے وہاں آئے تھے یہ وہاں دیکھ کر سندر میں مل کر اپنے

من میں کما کہ جو ہر تیرے کشتپ اسنے نہیں مارا گیا تو ہم لوگوں کا ڈو کہ سطح چھوڑنے کا تب زسنگم بھگوان انتر جامی نے دیوتاؤن کے من کی بات جان کر ہر تیرے کشتپ کو بکڑ لیا اور اسکی بھا کا جو مکان تھا اسکی دیوتاؤں کے من اسکو لے آئے اور دیوتاؤن کی طرح اپنی جاگم برینا کر بیٹ اسکا اپنے ناخن سے پھاڑ ڈالا سوقت ہر تیرے کشتپ ہنسنے لگا تب زسنگم جی نے پوچھا کہ تو کیا ہنستا ہر تیرے کشتپ بولا کہ اڑتے تے عجیب اندر نے بھگوانی گد ماری تھی تب وہ گد میرے بدن سے جوٹ کھا کر ٹوٹ گئی تھی اور بھگوان کچھ ڈو کہ نہیں ہو پوچھا تھا سو اب ناخن سے میرا بیٹ پھاڑا جاتا ہر یہی بات سمجھ کر بھگوان ہنسی آئی اب میں نے جانا کہ یہ سب میرے دیوتاؤں کا پھیر ہر جو اس طرح مرنا ہوں ایسا کہ جب ہر تیرے کشتپ مر گیا تب زسنگم جی اسکی آنتیں ملا کی طرح اپنے گلے میں پہنکر راج سنگھاسن پر بیٹھے سوقت اُنکو بڑا کر ڈو دم تھا جب زسنگم جی کا کر ڈو دم دیکھ کر تینون لوگ کے جو مارے ڈرے کے کانپنے لگے تب دیوتاؤن نے برہما جی سے کہا کہ تم جا کر استت گر تو کر ڈو دم اپنا نشانت ہو تب برہما جی نے زسنگم کے پاس کر ڈو دم اور پر کر مار کے بنے کیا کہ اترو لو کی ناتھ آپ آد پرش سب جیو دن کے پیدا اور باطن اور ناش کرنے والے ہیں کوئی ایسی سامت نہیں رکھتا ہر جو آپ کی استت جینکا آد اور انت نہیں ہر برزن کر سکے اب ہر تیرے کشتپ مارا گیا کر ڈو دم اپنا جھما کیجیے جب استت کرنے پر بھی زسنگم جی نے کر ڈو دم کی ڈوشٹ سے برہما جی کو دیکھا اور وہ مارے ڈرے پھر آئے تب شری مہادیو جی نے دیوتاؤن کے کہنے سے زسنگم جی کے پاس جا کر اس طرح استت کی کہ اے دیوتا ناتھ آپ نے اپنے بھکت کی چھٹاکے لیے اوتار لیا ہر سو ہر تیرے کشتپ مارا گیا اب کر ڈو دم اپنا نشانت کیجیے ایک جھوٹے دیوتا کو مار کر تینا غصہ کرنا چاہیے تمہارے میں آپ کے کر ڈو دم سے تینون لوگ کا ناش ہو جاتا ہر سو ابھی وہ سنے نہیں آیا اسلیے جھما کرنا اُچت ہر نہیں تو اس کر ڈو دم کی آگ سے سب جو جسم ہوا جاتے ہیں جب شری شیو جی کی استت کرنے پر بھی کر ڈو دم اپنا نشانت نہیں ہوا تب اندر نے ہاتھ جوڑ کر کہنے کیا کہ اے دیوتا دیال ہر تیرے کشتپ کے مارے جانے سے سب دیوتا خوش ہوئے جگ اور موم میں دیوتاؤں کا بھاگ وہ آپ اپنا خطاب کر لی دیا سے ہلوگ اپنا اپنا نشانت بادینگے سو جھما کیجیے جب اندر کے استت کرنے پر بھی کر ڈو دم اپنا نشانت جٹھی نے ترنگار کر کے کمل کا پتول ہاتھ میں لیکر وہاں جا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں نے آج تک ایسا نیوان روپ آپ کا کبھی نہیں دیکھا تھا اسلیے ہر روپ دیکھ کر مجھے ڈر لگتا ہر سو یہ ہر دھوپ اپنا انتر دھیان کر لیجیے جب جٹھی جی کے استت کرنے پر بھی زسنگم جی نے کر ڈو دم اپنا نشانت نہیں کیا تب برزن اور گد میرے اور پد باد مر آدک دیوتاؤن نے آپس میں بچار کر کے کہا کہ یہ اوتار نارائن جی نے کیوں ہر ہلا دھکت کے پران بچانے کے واسطے لیا ہر ہر ہلا دھی کے بنتی کرنے سے کر ڈو دم اپنا چھما ہو گا یہ بچار کر رہا دھ دیوتاؤن نے ہر ہلا دھی سے کہا کہ تم جا کر زسنگم جی کا کر ڈو دم چھما کر اوتھیں تو تینون لوگ کا ناخن ہوا چاہتا ہر یہ بات سن کر ہر ہلا دھی بولے کہ بہت اچھا جوگی کا بیٹا جوگی سے نہیں ڈرتا انکی آگیتا سے ہر ہلا دھی سانشانگ ڈنڈوت کرتے ہوئے زسنگم جی کے پاس گئے اور پر کر مار کے اُنکے جڑون ہرا پنا سر رکھ دیا سوقت ہر ہلا دھی کا ہر دے مارنے خوشی کے ایسا گد ہو گیا کہ بھگوان برزن نہیں ہو سکتا اور ہر ہلا دھی اس روپ کا کچھ ڈر نہ مانکر بڑی پریت سے ہاتھ جوڑ کر استت کرنے لگے۔

اُدھیائے توان - کر ڈو دم نشانت ہونا زسنگم بھگوان کا

نار دھی بولے کہ اے بھگوان جیسے ہر ہلا دھی نے زسنگم جی کے جڑون ہر سر رکھ کر انکی استت کی ویسے ہی انھوں نے کر ڈو دم اپنا چھما کر کے ہر ہلا دھی کا سر پریم سے اٹھا کر انکو اپنی گود میں بیٹھا لیا اور اُنکے ہاتھ پر ہاتھ پیر کر بولے کہ اے بیٹا تو مت ڈر کیا جا رہتا ہر جب یہ بات کہتے ہوئے زسنگم جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تب ہر ہلا دھکت بٹکے پریم سے روٹے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دیوتا ناتھ میرا ہنم نہیٹ کل میں جو مانس کھا نیولے اور دراپنیے دلے میں ہوا ہر سو میں ادا کا اگیتان آپ کی استت جینکا آد اور انت کوئی نہیں جانتا ہر۔

نیزہ آگیا آپ کے نہیں کر سکتا اور ادین دیال مجھ اور صحری گل کے بالک پر آپ نے دیال ہو کر چٹھا کی اسلئے اپنے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا ہوں اور آپ تینوں لوگ کے پیڑا اور پائوں اور ناش کرینو اسلئے میں اور براہین چاروں برن اپنے کو آٹم اور شوڈو کو سب سے چھوٹا جانتا ہوں لیکن میری سمجھ میں براہین اسی کو جاننا چاہیے جو آپکا تپ اور اسٹرن کرے اور جو براہین تم سے کہہ کر تمھارے پر تو نیکی بھکت نہیں رکھتا وہ نام کیواسلئے براہین ہو اور جو شوڈو نہ سہجہ لون میں بھکت اور پریم رکھ کر تمھارے نام کا اسٹرن اور بھج کر تا ہوا اس شوڈو کو براہین سے اچھا جانتا ہوں اور آپ سنسار میں کیوں ہر بھکتوں کو سکھ دینے اور دھرمیوں کو بھوسا گر بار اتارنے کے واسلئے سنگن روپ دھرتے ہیں جس سے سنساری لوگ تمھارے سنگن روپ کا دھیان کر کے اور ان آوناروں کی تمھارے دیلا آپس میں کہنت کر سکتے تپ سے نکت پاورین اور آدمی اپنے بھلے کے واسلئے تمھارا تپ اور بھج کر تے ہیں نہیں تو آپکو کسی سے اپنی استت اور تپ کرانے سے کیا کام ہو کہ واسلئے کہ آپ سب گن ندھان ہو کر کسی بات کا اوگن نہیں رکھتے اور سنساری چیز کی آپکو کچھ اچھا نہیں ہے آپ کے بھکتوں کو ایسی سادھتہ کہتے ہیں کہ جو بات بھلی یا بڑی کسی کو کہیں وہ اسی وقت ہو جاتی ہے آپکی تمھارے ہر گن کر سکتا ہے آپ چاہتے تو ہر تپہ کشپ کا ناش اپنی اچھا سے کر دیتے سوامی دینا تا تمھارے تپنا بھکت کرنے سے خوش ہوتے ہیں آتا تپ اور بھکت اور دان وغیرہ کرنے سے خوش نہیں ہوتے جو براہین سب بیدار شاستر کا جاننے والا آپ کی بھکت نہ کہتا ہوا اس براہین سے ڈر رہ بھکت اچھا ہوتا ہے اور تپ آدمک کے کرنے سے کیوں اپنا ہی بھلا ہوتا ہے اور بھکت کرنے والے کے ساتھ رکھا بھکت کو جاتے ہیں بھرا اور مادیوجی وغیرہ دیوتا اور پطھی جی کے استت کرنے سے خوش نہو کر کچھ اگتیاں بالک کے بنے کرنے سے آپ نے کر دیا اپنا چھوٹا اسلئے میں نے اپنے کو بڑا بھاگوں جانانا اور ادی تریلو کی ناقہ صطرح سانپ کے مارے جانے سے آدمی خوش ہوتے ہیں اسی طرح ہر تپہ کشپ کے مارے جانے سے سنت مہاتما لوگ خوش ہوئے اور میں آپکے اس تیجان روپ اور دانست اور ناشن سے کچھ ڈرنہ مانکر سنسار روپی ما بات بہت ڈرتا ہوں سوڈو باکر کے مجھے اس مایا روپی اندھیرے کنوین سے باہر نکال کر اپنی غٹران میں رکھیے اور ادی تریلو کی ناقہ آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر جگو کرنا تھ گیا ایسا دین دیال سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے اور آپ کا یہ روپ دیکھ کر سب دیوتا ڈرتے ہیں اور میں اس روپ کا ڈرنہ مانکر بہت خوش ہوں کیونکہ آپ نے باوتا دھرم کر لیا ہے اور پچھ میں کیوں ڈرون صطرح جنگل میں سب جو غیر سے ڈرتے ہیں اور پچھ شیکہ کا پکڑ ڈرا اسکو اپنا بار پلہ اور چٹا کر نیولا جانا ہے اسی صطرح میں بھی آپکو اپنا باب بھکت اس بھیا تک روپ سے کچھ نہیں ڈرتا لیکن دیوتاؤں کا ڈرنہ بڑا نیکی واسلئے دیا کر کے آپ اس روپ کو انتر دھان کر لیجیے۔

اودھیائے دسوان۔ دیا کرنا تر سنگھ جی کا پیر ہلا دیوجی پر

نار دیوجی نے کہا کہ اوریاجا جگد شستھر یہ ہلا دیوجی کی استت سنکر ز سنگھ جی بوسے کہ اکر پر ہلا دیوجی سے بہت خوش ہوں کچھ بردان مانگو تپ یہ ہلا دیوجی ماتم جو مرکز کو لے کہ اکر تریلو کی ناقہ میں نے سنساری سنگھ اس بھولوک اور دیولوک دونوں جگہ کا دیکھا لیکن وہ سکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا لیکن اسکا ناش ہو جاتا ہے جو آپ یہ کہیں کہ تو نے کیا جانتا ہے اور تو نے کہاں دیکھا ہے سو اکر برتھو ہر تپہ کشپ میرا تپ تینوں لوگ کا رجا ایسا پر تابی تھا کہ جو اند اور برن اور بکیر آدمک دیوتاؤں سے ہنس کر یہ بات کہتا تھا کہ ایسا کام نہیں کیوں کیا تو وہ ڈر کر بھاگ جانے لگے اب اسی ہر تپہ کشپ کو دیکھتا ہوں کہ مرا موڑا پڑا ہو گیا کبھی نہ تھا جب اپنا بدن ہمیشہ بنا نہیں رہتا تو سنساری استت کا کیا پتہ اس پر کہ اسکو مانگوں صطرح اگتیاں بالک کو جو لے دھلا کر اس کے ملن باب بھکت لاتے ہیں اسی صطرح جگہ آپ بردان دینے کے واسلئے اکر لچاتے ہیں سنسار میں تینوں لوگ کے راج سے بڑھ کر اور کوئی اچھی چیز نہیں ہوتی سو میں اسکی بھی چاہتا نہیں رکھتا کس واسلئے بدن میرا ہمیشہ

بانیین رہنا چاہیں ہر سب پر آپ سے کوئی چیز مانگوں مجھکو ہی ایک اچھا ہی کلام تھا ترون رات سنت مہاترون کی سنگت میں رہ کر آپ کے علم
 سخن اور چہ نون کی بھگت کرتا رہوں اور ایک ساعت بھی آپ کی یاد مجھکو نہ بھولے سوا سے اسکے اور کچھ چاہتا میری نہیں ہوا
 دوسری اچھا یہ جو کہ جو لوگ اپنے اگیاں سے استری پڑھتے دھن وغیرہ سنساری سکھ کے مایا موہ روپی اندھے کنوین میں
 پڑے میں انکو گیاں روپی رشی پڑا کر اس کنوین سے باہر نکال کر جو ساگر پار اتار دیجئے جسمیں انکا بھلا ہو اور جو آپ یہ کہیں کہ جنوں
 نے جیسا جیسا گرم بھلا یا کر کیا ہے ویسا ویسا بھلوگ کر سینگے سب کی نکت نہیں ہو سکتی سو میرے تپ اور بھون وغیرہ
 شہ کر مون کا جو بھیل ہو وہ انکو دیکر اتار تھ کہتے اور انکے ادھر م اور پاپ کرنے کے بدلے جو کچھ اچت ہو وہ دھند مجھکو دیکھنے میں انکو
 بھوگ کرونگا لیکن وہ لوگ بیکٹھ پاویں اور اسی نما پر بھو آدمی اپنے اچھاگ اور اگیاں سے آپ کی اور دیا اور پالن کرنے پر بشواس
 لوگ کے کسی اچھی چیز کے ملنے سے جانتا ہے کہ یہ چیز میں نے اپنی محنت سے پائی اور نہیں جانتا کہ سب چیز نازکین جی دیکر میرا پالن اور بچا کر
 میں جو آدمی کی محنت سے کوئی چیز ملتی تو دنیا کی دولت اور سندرا استری اور سب سامان سکھ کے اپنے گھر لے آتا اور دن ویال سنساری
 آدمی دن رات دکھ کے ستر میں پڑا کر پہلے اپنے پیٹ بھرنے کی جنتا میں کہ بنا بھون رہا نہیں جاتا یا کب رہتا ہے دوسرے نیگرون استری
 کی چاہتا رکھتا ہے ایسے موکھ آدمی کو گیاں دیکر بھو ساگر پار اتار دیکھتے جب تک آپ کی دیا اور کرنا تو تپ تک اس مایا جال سے چھوٹنا
 دشمن ہے جو آپ یہ کہیں کہ انکو ان لوگوں کی نکت ہونے سے کیا لالہ ہوگا سو میرے ہی کرنے کا یہ کارن ہے کہ آپ کی ایک بار کراوشٹ
 کرنے سے ان پچا رون کا جو دکھ ساگر میں پڑے نہیں بھلا ہو جا لگا یہ بات آپ کی پرھتتا سے کچھ در لہو نہیں ہے ہر سے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ
 سے کر پا کرتے آئے ہیں جس طرح سندر میں سے کوئی آدمی ایک کٹورا پانی کا لیکر اپنی پیاس مٹا لے تو سندر موکھ نہیں جاتا ہوا اسی طرح آپ کی
 تہذیبی لیکر نے میں انکا بھلا ہو کر آپ کا کچھ گھٹ نہ جا لگا۔

دو با	تلسی چھین کے پیچھے نہ سرتا میر	ادھر م کے دھن ناگھٹی جو سناے گھبر
یہ بات سنگر تہذیبی بولے کہ اسے بیاس میں نے کر دھ اپنا شانہ کیا تھو اپنے واسطے جو کچھ درکا رہو مانگ لو لیکن تم جو دوسروں کی نکت چاہتے ہو سو سب جیون کو سب کٹھ جانے کی اچھا نہیں ہوتی۔		

دو با	مایا روپی جال میں سب کی ہی یہ جال	اپنی اپنی کھال میں بسبھی جو خوشحال
اپنی بات سنگر پہلا وحی ہوتے کہ اس بھگت پالک میں نرگن بھگت ہو کر کسی چیز کی اچھا نہیں رکھتا دنیاس میں جب کوئی آدمی کسی کے پاس جا کر کچھ مانگتا ہے تب اسکے منہ کا تیج جاتا رہتا ہے اور بنا اچھا کسی کے پاس جانے اور بھینٹ کرنے میں اسکا تیج بندہ رہتا ہے جو آپ کی اچھا خاص دینے ہی کی ہے تو مجھکو ایسا بردان دیجئے کہ جسمیں مجھے کسی بات کی چاہنا نہ ہی ترشنا رکھنے سے دھرم نہیں رہتا ہے اور لاج چھوٹ جاتی ہے اور جو لالچ اور چاہنا نہیں رہتی وہ راجا انڈرا اور بھیکھاری دونوں کو برابر جانتے ہیں اور جو کوئی پریشور کا تپ اور بھون کر کے پریشور سے لہر لگتا ہے اسکو ضرور کے برابر سمجھنا چاہئے اس لئے میں کچھ نہیں مانگتا آپ کی اچھا میں خوش ہوں یہ بات سنگر تہذیبی بولے کہ اسے بیات ہمارے بڑے بڑا اور بھگت ہوا سنے ہم چاہتے ہیں کہ تم اپنے باپ کے سنگھاسن پر اکثر چو کر ہی بھگت تک راج کر دو جو تھا رادو دھرا مائی راج کر گیا تو سنساری لوگ کہتے کہ پہلا نے ہر بھگت ہونے پر ہی راج نہیں پایا اور تھو تھاری بات ماننا چاہئے اور تم دھیرج بھو ہوا اسے کلام کر دو وہ تہذیبی بولے کہ اسے کسی کے نہیں بیاس میں گے اور ہمارے چہ نون کی پریت ہی وہ پہلی جس طرح ہمارے پریم بھگت		

لوگ اور پروک کسی سکری چاہنا نہیں دیکھتے اس طرح مکتوبی کچھ ترشاندہ رکھ رہا ہے پروک تمہارا جس دنیا میں بنا رہیگا یہ مکتوبی نرسنگہ کی کوئی طرح پڑی
کا بدن چلنے لگے تب پر بلا وہی نے اگلی آگیا مان کر جو کیا کہ ایسا پر بھیو میرا پتا اپنے آگیاں سے آپ کے ساتھ ہر رکھو بھگت سے نسبت
تھا اسلئے آپکو اپنے بھائی کا رتیو الہا بھکر اسنے دوجن کہا ہی سو آپ اسکا بٹ سمجھ کر مجھ سے کچھ بڑا نہ ماننے گا جو کوئی پریشو را اور سید اور
شاہرا و سنت اور مہاتما کی نسبت اگر تا ہی وہ اس مہاپاپ کرنے سے بہت دکھ پا کر جلدی کرتا تھا نہیں ہوتا اسواسلئے میرا پاپ نرک بھوگ
کر لیا سو آپ میرے اوپر دیاں ہو کر اسکا اوجھار کیجئے یہ بات سنکر نرسنگہ جی نے کہا کہ ای پر بلا وہ تم اپنے باپ کا سوچ منت کر دو اور ہم
کرنے کے بدلے وہ نرک میں نہیں جایاگا جس کل میں تم ایسا بھگت یہاں ہو اس کل والے سپنے میں ہی جم دو توں کو نہیں دیکھتے تھے تمہارا
الکس پر کھا نرک سے نکال کر سوگ میں بھیج دیتے تمہارا باپ کسطرح نرک بھوگ کر لیا ہمارے بھگت کے ساتھ پر کھا نرک سے نکال کر کوئین
باس کرتے ہیں بنیاد اور شاسترین گنہ دیش کو مرنے کے واسطے اشد دکھا ہی لیکن وہاں ہی ہمارے بھگتوں کے جانے اور رہنے سے
وہ پر تھوی پو تیز کر اسکا دوش مٹ جاتا ہی اور جی اور پائی ہونے پر بھی مکتوبی اپنے باپ کا داہ کرم اور شرادھ کرنا چاہئے جب پر بلا وہی
نرسنگہ بھگوان کی انیس کے موافق ہر تیز کشپ کا داہ کرم اور شرادھ کر چکے تب نرسنگہ جی نے پر بلا وہی کو راج سنگھاسن پریشال کر
تھا لگایا اس سب دیت اور دیوتاؤں نے وہاں جا کر پر بلا وہی کو بھجا جوگ وندوت کی اور اشیر بادیا اور برہما جی اور دیوتاؤں نے
نرسنگہ جی کو وندوت اور استت کر کے پو کیا کہ ای کر یا ندھان آپ نے بہت اچھا کیا کہ ہر تیز کشپ اور جی کو مارا اور دیا کی راہ سے چھ
برہما کا برہان بھی استہر کھایا یہ بات سنکر نرسنگہ بھگوان بولے کہ ای برہما اب تم کسی دیت کو ایسا برہان مت دینا سانپ کو مر ت پلانا چاہئے
یہ لگا نرسنگہ جی وہاں سے اشد دھیان ہو گئے اور پر بلا وہی نے برہما جی وغیرہ دیوتا اور شکر اچانچ پر دہت کی بدھ کے موافق پوجا
کر کے سب دیوتاؤں کو پد لکھا اور آپ اٹھوں پھر چرون کا دھیان رکھ کر دھرم اور پر جاپن کے ساتھ راج کرنے لگے اننے
راج میں دیوتا اور کھیشور اور گو اور برہمن اور سنت اور مہاتما آند سے رکھ پریشور کا بھن اور انترن کرتے تھے کوئی جیو دکھی نہیں
تھا اتنی کھاسا کر نار دہی بولے کہ ای بدھ شتر تھے ہر تیز کشپ اور پر بلا وہی کے برودھ ہونے کا حال جو تھے پوجھا تھا سو تھے کہا ہی
ہر تیز کشپ اور ہر نیا کش دوسرے جنم میں راؤں اور کچھ کرن ہوئے اور تیسرے جنم میں شیشال اور نت بکر ہو کر جب شری کرشن ہمارا راج
کے ہاتھ سے مارے گئے تب بلیتھ میں جا کر پریشور کے دار بالک جو کچھ ہوئے جو کوئی پریشور کی کھا اور لیا سنتا ہی وہ کرموں کے
پوانسی سے چھوٹ کر سپنے میں ہی جم دو توں کو نہیں دیکھتا ای بدھ شتر تم بڑے بھاگو ان اور پورب جنم کے تھی اور دھرم ہاتا ہو کچھ
جس پر برہم پریشور کے چرون کا دھیان برہما اور ماد پوجی آو دیوتا اٹھوں پھر اپنے ہر دوجن رکھ کر انکی آگیا پالن کرتے ہیں اور بڑے بڑے
خوگی اور کھیشور کا دھن دھیان میں ہی جلدی نہیں پاتے وہی شری کرشن ہی مہا راج تر لو کی ناقد تم کو اپنا بھگت جان کر تمہاری
آگیا میں بنے رہتے ہیں اسی سبب سے بھگت شیل نام انکا دنیا میں مشہور ہوا ہی ایک ر شری ہما دیو جی نے بھی انصہن شلام
شدر کے سہا تیا سے پر نام دیت کو مارا تھا اسی دن سے شیو جی تریزا رکھلاتے ہیں اتنی کھاسا نرک جی بدھ شتر راجا نے پوجھا کہ
من ناقد اسکی کھا ہی برن کہنے نار دہی بولے کہ ایک سجد دیوتاؤں نے دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا تب سب دیت برہما جی کی آگیا
سے کہ آگیا تپ دیتوں نے کیا تھا جو نام دانو کی شرن میں گئے سو اسنے دیتوں کو اپنی مایا اور اندر جال کے شتر سے تین قطعہ چاندی اور
سونے اور لوہے کے بان کی طرح ایسے بنا دیے کہ وہ تینوں قلمہ اکاش مارگ میں کبھی دیکھ پرتے تھے کبھی غائب ہو جاتے تھے جب پڑا

دیوتوں کا راجہ بہت ادیتوں کو اسی دیوتوں میں ساقو لیکر دیوتوں سے لڑنے کے واسطے چھتھ بندھو کر دیوتوں نے اُسکے سامنے جا کر اپنے اپنے ہتھیار اتار چھوڑے جب دیوتوں کے ہتھیار اس قلعہ کی دیوار میں لگ کر ٹوٹ گئے تب دیوتوں نے اپنے ہتھیار مار کر اگلے ہا دیو جب وہ لوگ تینوں لوگ جیتنے پر بھی اُس قلعہ میں دن رات رہ کر آدمیوں اور دیوتوں کو دکھ دینے لگے اور ڈھونڈھکر مارنے لگے تب سب دیوتوں نے شری ہما دیو جی کی سندن میں جا کر اُسے سہا تیا اپنی چاہی جب شری ہما دیو جی اُسکے سہا تک ہو کر دیوتوں کو لڑائی میں مارنے لگے تب سب دیوتوں نے اپنی مایا سے اُس قلعہ میں ایک کنڈ امرت کا بنا دیا سو جتنے دیوتوں کو شری ہما دیو جی مار کر گرا دیتے تھے انکو وہ دانو اٹھا کر اُس امرت کنڈ میں ڈال دیتا تھا تب وہ لوگ پھر جی کر شری ہما دیو جی سے لڑنے لگتے تھے جب اسی طرح کئی دن تک شری ہما دیو جی نے دیوتوں سے لڑ کر انکو مارا اور وہ لوگ امرت کنڈ کے پتھار سے کم نہوئے تب شری ہما دیو جی یہ دشا دیوتوں کی دیکھ کر پناہ دھنکھ بان زمین پر لگ گیا اور نارائن جی کا دھیان کرنے لگے تب شام سندھ میں دیال نے شری ہما دیو جی کو اُداس دیکھ کر پناہ چاہی اور اپنا پناہ اور آب گور دیو پتھر کس کس پر جا کر امرت پینے کیوا اسطے جیسے منہ لگا ویسے کسی دیت رکھواری کرنیوالے نے کہا کہ یہ گور امرت پتی ہر ایک کو مارا گیا ہے دوسرے نے کہا کہ گور اچھرا بہت سندھ پر پینے دو کتنا پیوینگے جب نارائن جی نے اپنے گور دیو کی سندھ تالی دکھا کر رکھواری کرنیوالے سب دیوتوں کو مہو دیا اور ساعت بھر میں سب امرت کنڈ کا پی کر وہاں سے اتر دھیان ہو گئے تب دیت لوگ امرت کنڈ سوکھا دیکھتے ہی تو نامہ دانو کے پاس جا کر رونے لگے دیوتوں نے جب کنڈ سوکھا جانے کا حال سنا تب اُسے دیوتوں سے کہا کہ ای بھائی کوئی حیو آپ پریشو نہیں بن سکتا پریشو کی اچھا کوئی سکی یہ بات کنڈ کے نامہ دانو نارائن جی کو دیوتوں سے ناراض ہو کر اس دیوان سے باہر نکلا گیا اور شام سندھ نے شری ہما دیو جی کے پاس جا کر اُنکو دھیرج دیا اور ایک رتھ اور ڈھنگر بان دے کر اُسے کہا کہ اب امرت کنڈ دیوتوں کا سوکھ گیا تم اس رتھ پر بیٹھ کر اسی دھنگر بان سے لڑائی کرو تمہاری حمیت ہوئی یہ بات سنتے ہی شری شہو جی نے بہت خوش ہو کر نارائن جی کو ڈھوت کر کے بنو کیا کہ ای دین دیال بغیر انکی کرپا کے جتنے سے کیا ہو سکتا ہے جس طرح آپ دیوتوں کی رتھا ہمیشہ لکھتے آتے ہیں اسی طرح آج بھی کرپا کر کے میری سہا تیا کچھ سب دھنگر بان دے کر شری ہما دیو جی کو پلے لگے تب شری ہما دیو جی نے اسی دھنگر پر ایک بان رکھ کر چلا یا تو اُس بان کے لگتے ہی مایا دیوتوں قلعہ پر نام وغیرہ دیوتوں سمیت جھلکناک ہو گئے اور شام سندھ لڑی دیا سے شری ہما دیو جی نے فتح پائی اور اندر دھیر دیو تا مایا راج پا کر خوش ہوئے ای جہنم دیکھو ایسا پرتاپ شری کرشن ہمارا ج کا ہے یہ تو ہما شری شام سندھ کی مسکندھ شہر نے اپنے کو دھن جاتا اسی تھا سنا کر شکر دیو جی بولے کہ اتنی بکھیت نارائن جی اپنے ہنگر بان کی رتھا حاضر کر دیتے ہیں۔

اور ہما بے گیا رہو ان۔ کہنا نارو جی کا دھرم چارون بران اور اشرم کارا جاجہ شہر سے
 دھنگر دیو نے کہا کہ ای راجا بکھیت اتنی تھا سنا کر راجا جہنم شہر نارو جی کی بہت استت کر کے بولے کہ ای میں نا تھا آپ دیال ہو کر وہ دھرم چارون بران اور چارون اشرم کا برن کیجئے جس دھرم کے کرنے سے نارائن جی پرش ہو تے ہیں تب نارو جی نے کہا کہ ای راجا جس کی ہیں یہ سب گن ہوں اسکو تم جانا کاس دھرماتما سے پریشو خوش ہیں اُس دنی کے پچاننے کے واسطے یہ سب پتھن آسین دیکھنا چاہیے پہلے وہ فتح ہونے والا ہو کر کبھی چھوٹھ نہ ہوتا ہو دوسرے وہ ہر دیو میں دیا رکھ کر جسکو دیکھی دیکھی اپنی سامت پر اسکا دکھ چھڑانے کے واسطے پاپ کیسے تیرے اپنے مقدور کے موافق دان دیکر اکیلے بیٹھ کر اور جو چیز بھی ہوا آسین سے پہلے بران میں وغیرہ چارون بران کو دے کر اچھے سے آپ کما سے چوتے چھٹا اپنا پریشو کے پتھن اور سندن میں لگائے رکھ کر تو دھانکلت اٹکی کر تا ہی پانچویں بہت لاکھ چھوڑ کر سنتو کہ لو اور سندھ لڑی پاپ سے برکت رکھتا ہر جاتا کی بکھلت اور سندر کر کے پتھن میں پریشو دیکھتا اور لکھتا پریم کے ساتھ

اگر اور سنگ جو ہنسنا چھوڑ دے ان سب باتوں میں تامل نہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ حیان کو جو آبی ان شہر کے یون میں سے کوئی بات نہیں کرتا وہ جانور سب کو بھڑکا
اور اسے راجا پوٹھو شہر میں لے گیا۔ جگت چارون برن اور چارون اشترم کو کرنا چاہیے جو براہمن اپنے کرم اور دھرم اور بید پرست
اور سندھیا کرنے میں سادہ جان رہتا ہو لیکن پشور کی جگت نہ رکھتا ہو تو اس کا سید پرھنا اور سندھیا کرنا سب برتھا سمجھو اسی
طرح چتری اوریش اور شودر تینوں اور گڑھ ستھ اور برہم جاری اور بان پڑھتا اور ستیا سی چارون اشترم کو دھیان اور اشترم اور جگت
ناراین جی کے پتے من سے کرنا چاہئے اسی سے بڑا انجانا پار لگیا اور چارون برن کا دھرم الگ الگ ہی اسکا حال ستو براہمن اسکو
کنا چاہئے جسکا سب سنسکار بدھ پور بک ختم لینے اور موٹن اور جینو اور بواہ کرنے کے سہی ہوا ہوا اور وہ کھیت میں گرسے ہوسے اچھے
پتے اور پچھا مانگنے سے اپنی اوقات بسر کیا کرے اور پچھا مانگنے کا دستور یہ ہے کہ پچھا بنا مانگنے کی طرف امرت کے برابر ہی اور جو مانگنے
سے یہ وہ سماں پچھا ہی یہ دونوں طرح یکساں ہی ہوا پچھا کسی کو دکھی کر کے لیتے ہیں وہ پچھا مانس کے برابر ہوتی ہی اسلئے براہمن کو ہر روز
بید اور شاستر پڑھنا اور اسکی چرچا آپس میں رکھ کر دوسروں کو بڑیا پڑھانا اچیت ہے اور آپ جگت اور ہوم کرنا اور دوسروں سے جگت
اور ہوم کرنا اور دان لینا اور دوسروں کو دان دینا براہمن کا دھرم ہے اور چتری برن کا دھرم ہے کہ جگت اور ہوم آپ کری یا براہمن کے
ہاتھ سے کرا دی اور بیدا اور شاستر آپ پڑھ کر دوسروں کو بھی پڑھا کر اور آپ دان دے کر دوسرے سے دان نہ لہو کر اور لو کر ہی کا پیشہ
کر کے سادہ اور براہمن کا جگت ہو دی اور شور پیر اور دھرم تا ہو کر اپنے من اور اندر یون کو بس میں رکھی اوریش برن کو چاہئے کہ ہا یا لیا کر
اور پچ براہمن پٹن ہی اور دیوتا اور براہمن میں اوجھتا ہی سے جگت رکھ کر چتری اور براہمن کی برابری نہ کرے اور شودر سینو اور اہل براہمن
وغیر تینوں برن کی جو اس سے اٹھ میں کر کے اپنا کٹب یا اور شودر کو پت کے متر سے جگت اور ہوم کرنا چاہیے اور براہمن دیوتا کے
برابر ہوتے ہیں اسلئے انکو نو کر ہی اور سوا آدمی کی بت منع ہے جو کوئی ہی کو کرنا چاہیے ایسے ہاتھ اسلئے ڈبو دھن کی نو کر ہی کی تھی سوا کمال
یہ کہ ایک دن اشوٹھا ماہیے درونا چاہ کے ٹرپن میں کسی لڑکے کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا کہ اپنے باپ سے کہنے لگے کہ میں بھی دودھ پونگا
درونا چاہ کو درور کے مارے اتنا مت درور نہ تھا جو دودھ مول لیکر اسکو دیتے انھوں نے سفید مٹی میں سے لڑکے کے پتے
پانی میں پیکر دودھ کی جگہ اپنے بیٹے کو دی جب اشوٹھا مانے اسکو دودھ پچھ کر پی لیا تب درونا چاہ نے من میں کہا کہ دیکھو میرے
بچے پر دھکا رہی کہ پادھ دودھ پیتے کے پینے کے واسطے میرے کے نہیں ہو سکتا اسی دکھ سے درونا چاہ راجا درجودھن کے
پاس جا کر رہنے لگے لیکن انھوں نے کچھ ماہواری خواہ بانہ کراس سے نہیں لیا یا پشور سے چارون برنوں کا دھرم سے کہا۔ اب
استریوں کا دھرم کہتے ہیں ستو کراستری اپنے پت کو دیوتا اور پشور کے برابر جاتا اسکی الگیا میں رہا کر ہی اور پچھا چمن پول کر کسی کو کھوڑ چمن
نہ کر ہی اور بت لوہہ نہ رکھ کر اپنے سوا جی اور بردن کی مثل شدھ من سے کیا کر ہی اور اپنے رہنے کا گھر شدھ رکھ تو لایا بت جو کچھ گستا
یا کیر پشور سے اسی کو پت کر خوش رہی اور سوا سے سچ کے چھوٹھ بات اپنے سوا می سے نہ کر ہی اور ستو کھ رکھی اور جو استری اپنے
کرموں کے پھل سے پھو ہوا ہے اسکو کسی چیز سے پت بھر لینا اور کڑے سے تن ڈھانپ کر پشور کا براہمن اور دھیان کرنا اچیت ہے
یہو استری کو چمن ایک میں سوا کی اچھا رکھنا اور اچھا لگنا اور کراستری میں کرنا چاہیے جو استری اپنے دھرم اور کرم سے
کہہ کر ایسا کرتی کہ وہ نہرنے کے بعد پتوں میں جا کر کھتی ہی کی طرح اپنے پت کے ساتھ شکر اور ملاں کرتی ہے۔ چارون برن کے استری
پیش کو پوری وغیرہ سے کرموں سے الگ رہنا چاہئے اور ہر روز استری اور پشور کے ہر گ کرے میں ہوا ہی ہر پشور میں ہوا

دروہا वाच्ये
२ अथ वचनम्

گیا تھی کہ جب استری رخصت ہو کر پرتے دن اسنان کر تھی اس سے بھوک کر تو نشان دہرما تاپیدا ہو۔ دن میں بھوک کرنے سے پیش کاغذ اول اور دھرم ناس ہو جاتا ہے اور عمر کم ہو جاتی ہے اور جو کوئی رخصت ہونے پر چوتھے دن اپنی استری کے پاس بجا کر پرائی استری سے بھوک کر تارہ اسکو مالا پئی اور دھرمی سمجھنا چاہیے سو اسے ان چار دن برن کے اور جو برن سنگر وغیرہ میں اگوریا چیت ہو کہ آتے کل میں جس طرح کا دھرم اور کم چلا آتا ہو اسی طرح پر وہ لوگ بھی اپنا دھرم اور کم رکھیں۔

ادھیائے بارہواں - کہنا ناروجی کا دھرم چارون آشرم کا

ناروجی بولے کہ ای راجا جہشتر چارون بزون کا دھرم ہننے سے کہا اب چارون آشرمن کا دھرم جو انھیں کرنا چاہیے سنو کہ برہم چاری کا دھرم یہ ہے کہ جب کسی کو برہم چری لینے کی اپنھا ہوا اور اسکے ماتا پتا اگیا دیون تب وہ پیش برس کی عمر میں اسکی اپنھا سے گرو کے گھر جا کر اور ایک چیت ہو کر انکی سنیو کرے اور گرو کی اگتیا سے پھر کر انکی مثل اور سنیو کو پرنھنے سے آٹھ سیمے اور پراتہ کال اور سنرھیائے سنی گرو تارین اور سوچ اور این آدک دیونوں کی پوجا پد کے ساتھ کیا کرے اور سر پرتیا رکھ کر سر اور دھرمی وغیرہ کسی انگ کا بال کبھی نہ ڈوڑا اور جو پتھا مانگ کر لاوی وہ گرو کے سامنے سب رکھ دے جب گرو اگتیا دیون تب پوجن کرے اور گرو دہ کرنا اور دوجن کہتے چھوڑ کر گرو کی نیند انگری اور عطر اور چھیل اور چنڈن آدک سکنڈ نہ لگاوی اور سر مہ اور سنی لگانا اور مانس کھانا اور دراپنا چھوڑ کر پانچ برس تک برہم چری سے گرو کے گھر رہے لیکن گرو کی استری سے ہنسکر نہ بولے دوسرے دن دوت کرے اور کبھی استری کا پر سنگ نگرے بلکہ استری سے بات کرنا اور امہری کا گانا سننا چھوڑ کر اسکے پاس اکیلے میں کبھی نہ بیٹھے سیمین اسکا من اور اندریان چلا بیان ہون استری کو آگ اور پرش کوگی کے برابر پھینا چاہئے سو کھی آگ کا ساتھ پا کر کبھی بے پھلے نہیں رہتا جو پوس برس کی عمر میں چیت اسکا گہر ہستی کرنے کے واسطے چاہے تو آچھے کل میں پواہ کر کے گہر ہستہ دھرم سے رہے اور جو پواہ کرنے کی اپنھا نہ تو جنم بھر گرو کے گھر رہے کسی استری کی بری نگاہ سے نہ دیکھے۔ اور بان پر ہستہ کا دھرم یہ ہے کہ جب گہر ہستی میں پچاس برس کی عمر ہو تب اپنی استری سمیت جنگل میں جا کر پریشور کا تپ اور اسمن کرے اور سواے گندمول آدک کے کھیت کا بویا اناج نہ کھائے اور جو گندمول آدک نہ لے تو دخت کا پتلا کر رہے لیکن پھل اور پتلا دخت میں سے نہ توڑے زمین پر گر اہوا کھائے اور گل میں استری سمیت اکیلی جگہ رہ کر جھال کا کپڑا پہنے اور جو اتھا اور بھکاری آبادی اسکو بھی دی پھل اور گندمول کھلا کر اسی پھل آدک سے ہوم کیا کرے اور مکان وغیرہ چھوڑ کر برسات میں بیچ میدان کے بیٹھے اور جاڑے میں جل باس کر کے گرمی میں بیچ ان تاپنے اسطرح کا تپ ایک برس یا دو برس یا چار برس یا آٹھ برس یا بارہ برس جہاں تک ہو سکے وہاں تک تب کر کے برہم کڈیا کر تارہے تو وہ برہم روپ ہو جاتا ہے۔

ادھیائے تیرہواں - کہنا ناروجی کا کتھا ستیناس دھرم کی راجا جہشتر سے

ناروجی بولے کہ ای راجا جہشتر بان پر ہستہ پتھر برس کی عمر میں ستیناس لیکر دن گندول دھارن کرے اور دھرم ستیناسی کا یہ ہے کہ پہلے جس طرح برا ہنٹون نے پندرت سے اسکے گلے میں جینو پینا تھا اسی طرح منتر پھر جینو گلے سے اتار ڈالے اور پہلے آشرم کا دھرم چھوڑ دے اور کسی نگر اور کانون میں ایک رات سے زیادہ نہ رہے لیکن پھینا ہنٹنے کے واسطے بستی میں جا کر جو کچھ سا دھارن سے دو دھنچھا پڑا اسکو لیکر شاستر کے موافق کم اپنا کر تارے اور کم پتھر آدک اپنے پاس نہ بٹوری اگیلا اور ڈوڑا اور گندول ایک ساعت نہ پھوڑے اور سب جینو دن میں دیا رکھ کر ہر جنون کا دھیان کر تارے اور برہم کا پرکاش ثرا و چنپیشن سب تن میں برابر بیٹھے اور کسی کو اپنا

ریواندو
دستاویز

جیلانہ بناوی اور ڈھادک اپنے رہنے کے واسطے زبور الکرستی کے باہر رہے اور کھانے اور پینے کا شیج نہ رکھ کر پیدا اور شاستر شری اور شیخ
 کابنت ابھیاس رکھی اور سنسار کو پینے کے برابر بچھ کر مرنے کا شیج اور جینے کی خوشی نہ کرے تھی کھانا کھانا کرنا رہی بولے کراہی راجا جو شتر شری سے بڑھ چکی
 اور بان پرتھو اور سنسار کا دم سے کما اب ایک سنساری کا اتھاس کہتے ہیں سنو کہ پر بلا دہی راج پرتھو ایک سخی اپنے دلش میں سیر کرنے کو گھٹا
 جہاں گین کسی گیانی کا حال ملتا تھا وہاں جا کر اس کے ساتھ بڑے پریم سے ہر خرچہ کرتے تھے سو ایک دن ریو انڈی کے کنارے پہنچ کر
 کیا دیکھا کہ ایک اودھوت و تاتری نام بہت پشت اور جہان سنگے سر نڈی کے کنارے پراہوا پریشور کے دھیان میں لہن ہی پر بلا دہی اس
 اج گرن کو دیکھتے ہی پالکی پر سے اتار پڑے اور اس کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ ای پریم نہیں مورت تم ہلو بڑے مہا تا اور گن دان دیکھ
 پڑتے ہر دم کچھ کھانا اور کپڑا اور اپنے پاس نہیں رکھتے ہوا اور سنساری ہوا سے رحمت ہو کر کچھ اوم بھی نہیں کرتے اور نہ کسی سے کچھ مانگتے ہو
 تیسری تم بہت ٹوٹے تازے دکھلائی دیتے ہو اور ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ بنا اوم کیے کسی کو رو پی نہیں ملتا اور غیب رو پیہ کے
 دنیا کا سکہ نہیں ملتا اور دنیا کے لوگ بہت اوم کرنے پر بھی ڈبے رہتے ہیں اسکا کارن کیا ہے سو اسے اسکے اور جو کچھ گیان تکو پریشور نے
 دیا ہوا وہ بھی تھوڑا سا کہو یہ بات سنتے ہی اج گرن اٹھ بیٹھے اور پر بلا دہی کو بھگت جان کر بولے کہ ای پر بلا دہی تم نے جو پوچھا کہ تو کچھ اوم نہیں کرتا
 اور مونا تازہ دکھلائی دیتا ہے سو اسکا حال سنو کہ میں نے دنیا میں اوم کر کے بہت رو پیہ کیا یا لیکن میری ترشاشا یعنی ہوس نہیں ہی جب میں نے
 دیکھا کہ لو جو رو پی کنڈل میر کسی طرح نہیں بھرتا اور جتنا رو پیہ زیادہ جمع کرتا ہوں اتنا ہی لالچ زیادہ ہر روز بڑھتا ہی تب میں نے بجا ایک
 کہ آدمی کا تن پاکر کسو واسطے اپنا جنم کا رتھ کھو ڈن جو اسطرح سنساری یا مین چھنسا رہ کر ایک دن مر گیا تو نرک میں جا کر ضرور دکھ پاؤنگا اسطرح
 سنساری ترشاشا چھوڑ کر اٹھوں پریشور کے دھیان میں لگن رہتا ہوں جنکے ہر وہے میں ہر جنون کا باس رہتا ہے وہ لوگ بھیکر ہر کہوٹے
 رہتے ہیں اور دنیاوی فکر نہ ہنے سے آدمی دہلا ہوا جاتا ہے اور باہر کا اندھ کار سوچ کے پرکاش سے مٹا ہے اور ہر وہی کا اندھ کار پریشور کی
 بھگت کرنے سے مٹا ہے اور تنے جو یہ کہا کہ تو کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھ کر کسی سے کچھ نہیں مانگتا سو میں نے بہت سے دو تہندوں کو
 دیکھا ہے کہ وہ لوگ رو پیہ جمع کرنے سے ہمیشہ فکر میں رہ کر پہلے تو راجا کا ڈر رکھتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہچہ الزام لگا کر ہمارا رو پیہ چھین لے
 اور دوسرے چور اور ڈاکو کا ڈر اور کھٹکا رہنے سے رات کو اچھی طرح نیند نہیں آتی تیسرا ڈر اپنے ناتے داروں کا لگا رہتا ہے کہ وہ اسی فکر میں
 دن رات رہتے ہیں کہ اسطرح انکا رو پیہ ہلو ہوا اسی سبب سے رو پیہ جمع کرنے والوں کو سیکھ نہیں ملتا جسطرح کھیاں بہت محنت کر کے چھتے ہیں
 شد جمع کر کے مارے کچھ ہی کے اُسکو آپ نہیں کھا سکتی ہیں اور جب بہت ساشدہ اس میں اٹھا ہوا ہے تب کول اور سہراؤک چھتے ہیں آگ
 لگا کر شد کمال کر اپنے گھر لپاتے ہیں اور ان بھتیوں کو شدہ اٹھا کر سننے میں سو اسے دکھ کے شکہ نہیں ملتا ہے اسطرح رو پیہ جمع کرنے
 والوں کو بھی بہت دکھ ہو کر وہ رو پیہ آنکے کام نہیں آتا اسی واسطے میں سنساری مو چھوڑ کر ریکت ہو گیا جسطرح اجگر سانب چلنے کی طاقت
 نہ رکھ کر ایک جگہ پڑا رہتا ہے اور پریشور اسی جگہ اُسکو بارہنچا تے ہیں اسطرح میں بھی پڑا ہر دن رات پریشور کے دھیان میں لگن رہتا ہوں
 جو کوئی کچھ زیادہ سنسار دے جاتا ہے اسی کو کھا کر سنو کھ رکھتا ہوں۔

وہا	اجگر گرن نہ جا کر ہی بھی گرن نہ کام	اداس ٹوکا یوں کہیں کہ سب کے دانالام
ای پر بلا دہی جو کوئی ڈاکر کے جھکو گھر پوری دے گیا تو میں اُسکو کھا کر کچھ گیان اسکا نہیں کرتا اور جو کوئی ڈاکر کمر ساگ روٹی الونی لھلا جاتا ہے تو اس سے کچھ دکھ نہ ہکر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب میرے کر مٹوں کے اٹھنا ہوا ہے اور کسی دن مجھ میں نہ رہنے اور آپاس کہنے پر بھی		

خوش رہ کر رہ جاتا ہوں کہ آج میرے بھائیوں میں لکھا تھا اور جو کوئی بھی میرے بدن میں چند دن وغیرہ خوشبو لگا کر اچھا کپڑا اور گناہیں کر
 مانتی یا گھوڑے یا سنگھال میں بیٹھا دیتا ہی اور کبھی زمین پر ہونے پر اہم ہوں تو جھک کر اس کے ملنے کا سکھ اور چھوٹے کا دکھ نہیں ہوتا ہی اور طرح
 میں خوشی سے اپنا ہنم کاٹتا ہوں سو اسے پر ملا جی یہ جو چوراسی لاکھ جون بھگت کر آدمی کا چولا پاتا ہی جو کوئی بھرت کھنڈ میں جین چلا آئی کا لکڑیوں کا
 بھن اور آئین میں کرتا ہی اسکو برا بھالی اور مور کھتھنا چاہئے پر ملا جی یہ سکھوت خوش ہونے اور اب گمن سے برابری
 اپنے گھر آئے۔

اوصیایے چودہ ہوان - کتنا ناروحی کا دھرم گرتھہ اشرم کاراجا چہ ہشتہ سے

ناروحی نے کہا کہ ای راجا چہ ہشتہ اشرم کا دھرم گرتھہ اشرم کہ جب پریم چاری پیدا ہو کہ پریم گرتھہ اشرم کرنا چاہے تو اپنے دین کے
 راجا سے جا کر کہے کہ ہم بڑا پڑھ چکے اب تمہارے نام میں گرتھہ اشرم ہو کر رہینگے تب راجا کو اچیت ہے کہ اسکی بڑائی کی پختی ایسے
 اور اپنے خزانہ سے روپیہ دیکر اسکا بواہ اچھے کل میں کر دلوے اور گرتھہ ہونے کے بعد وہ براہمن اپنے دھرم کے موافق دھرم
 کر کے اپنے گھت کو پالے اور چار دن برن کے گرتھہ کو چاہئے کہ ہر روز تھما شکت دان او پین کرے اور جسکے گھر کوئی چند دان دینے
 کو نہو اسکو جس سب کو چھو جن کرنے کو ملے آئین سے کچھ بھوجن گرتھہ کو پریم چاری اور بان پرستہ اور ستیا سہی کے کھانے اور کپڑے
 کی خبر ضرور لینا چاہئے کسواسطے کہ ان تینوں اشرم والوں کو دھن جمع کرنا منع ہے اور گرتھہ اشرم کو ہر روز تیر دن کا شرتہ
 اور تین کر کے اناؤس اور پورنا شاشی اور سکرانت اور دوداشی اور تپتی پات اور اپنی برس گانٹھ کے دن کچھ دان دینا ضروری اور
 جو براہمن کو چھو تیر اور گیا اور کاشی اور پراگ اور شمر اور اور جو دھیا اور ہر دار اور جینا تھ اور جگنا تھ جی وغیرہ یہ تھون پرستہ ہیں
 انکو ذرب وغیرہ دان دینے سے سو گنا پھل ملتا ہے لیکن براہمن کو نالیوں روپ بھج کر دان دیوی اور گرتھہ ہر روز کھتا اولیلا
 پریشور کی سکر ہر جنوں کا دھیان اور آئین رکھ کر ایسا جانتا رہے کہ آتا سب جنوں میں برابر ہی جس طرح سونے اور تپتی کا برتن پانی ہر رکھو
 تو چن دیا اور سورج کی چھایا د دون برتن میں برابر تپتی ہی اسطرح جیو اتا جو پریشور کا پرکاش ہے اسکو براہمن اور چستری اور چانڈل
 اور کیش اور چھی وغیرہ سب کے تن میں برابر سمجھ کر کسی جو کو کہ نہ دینا چاہئے آتا میں کچھ براہمن اور چستری اور شو در برن کا بھید
 نہیں ہوتا اور گرتھہ کو دھرم کی کمائی سے دیوتوں کے نام پر جٹ اور ہوم کرنا اور بھکاری اور کنگا لون کو کھانا اور کپڑا دینا اور اپنے
 گھب اور پر وار والوں کو پالنا اچھت ہے لیکن من سے گھر والوں کو ایسا سمجھے کہ جس طرح رات کو چاروں طرف کے مسافر ایک جگہ ٹھہر
 صبح ہوتے وقت الگ الگ ہو جاتے ہیں پھر اٹھا ساتھ نہیں رہتا اسطرح سنساری جیو اپنے اپنے گرموں کے پھل سے اپنے
 اور اپنے کل میں جنم لیکر اٹھا ہوتے ہیں اور پورب جنم کے سنسار سے اپنا اپنا بدل لیکر مرنے کے نتیجے نہ معلوم کس جن میں چلے جاتے
 ہیں اسلئے اسے بہت محبت نہ رکھی اور کام کرو دھ لوہ موہ اپنے دشمنوں کو جیت کر نیت بڑا استری کے برابر ہر جنوں میں دھیان
 لگا کر گت ہووے نہیں تو پھر یہ تن ملنا بہت گمن ہے اور او دھرم اور پاپ کرنے سے نہ کوئی کا دکھ ضرور بھوگ کر سدا او گون میں پھنسا
 رہے گا اور مرے وقت مانتی اور گھوڑا اور دوسرے وغیرہ کچھ ساتھ نہیں جاتا اسلئے روپیہ یا کردان اور دھرم کرنا چاہئے جو
 لوگ روپیہ چھوڑ کر مر جاتے ہیں انکو جسم پری میں چورون کی طرح دہر ملتا ہے اور جن پر دار والوں کو چھوٹے ہو کر جنم ہوتا ہے
 وہ لوگ جن کو میں کچھ ساتھ نہیں کرتے اور اپنا بدن سرگ کر کچھ کام نہیں آتا ہی اسلئے آدمی کو اپنا ہر لوگ جاننے کے واسطے برن

دیوتا کے برابر جھکا اچھا بوجھن کھانا اور اسکی سبت اور نما آیت ہی اس میں پیشو بہت پرستین گہرستہ کہ اسنے ہر وارہ اور المون کا جو کوئی امر چاہے کہ یا کر م کرنا ضروری تیر قدر رہنے سے آدمی کا من اور دم کی طرف نہیں جاتا ہی اور کسی جگہ رہنے میں چٹ پاپ کی طرف نہ دیکھ اور کجک باسی جو پریشور کا مہین اور اسنمن کرنے اور کتھا اور لیلیا سننے سے کرنا قدر ہوتے ہیں۔

اُدھیائے پندرھواں کتھا گہرستہ اشرم کی

ناروی بولے کہ اسی راجا جہشتر گہرستہ اشرم کو دیوتا اور ترون کے ام پرکٹ اور شرادھ وغیرہ میں اپنے گلین اور کر یا وان اور سید اور شاستر جاتے والے اور بھگت براہمن کو بھوجن کرنا چاہئے ایسے براہمن کے بھوجن کرانے سے بہت پن ہوتا ہی جس طرح اچھتی زمین میں تھورا ناج بونے سے بھی پیدا ہوتا ہی اور اوسنمن میں بونے سے کچھ پیدا نہیں ہوتا دیو کر م اور پر کر م میں تن براہمن سے کہ کھلاوی اور کٹ اور شرادھ میں کسی جیو کو نہ ماری دیوتا پتر لوگ جیو بنسا کرنے سے خوش نہیں ہوتے ہیں اور سب جگوں سے گلیان جگت یعنی پریشور کی کتھا اور کیرتن کنا اور سننا بہت اہم اور پوتری اور سب دھرموں سے برادر دھرم یہ جانو کہ سنا با جا کر سنا سے کسی کا برا بھلا ہے اور نہ تو کو کو کھو سستہ کھنن ہوتا وہ برا پشٹ اور گینانی ہونے پر بھی نرک میں جاتا ہی اور گہرستہ کو نرگینا کسی بات کی کرنا ہی سیتے جو گہرستہ اپنے دھرم کے برخلاف چلتا ہی اور جو برہم چاری اپنے برت اور دھرم کو چھوڑ کر اسپنن چلتا ہی اور جو بان پرستہ اپنے تب اور دھرم کو نہیں کرتا ہی اور جہشٹیا ہی لالچ لکھنا ہی اندریون کا سکہ چاہتا ہی ایسے لوگ نام کے واسطے اشرم کا نوپ تیا لے ہیں اُس دھرم کا پھل انکو نہیں ملتا اور ایسے راجا چارون برن اور چارون اشرم کو اچیت ہی کہتین چولا پا کر دو طرح کا کر م کرن ایک پر برت دوسرا جرت شاید تری گیا کے موافق پر برت کر م کرنے والا جو چند رنڈل کی راہ سے دیو لوک وغیرہ میں جا کر اپنے کر مون کا سکہ چھو گتا ہی اور رت پوری ہو جانے پر پھر ہسار میں جنم لیکر آواگون سے نہیں چھٹی یا ہی اور برت کر م کرنے والا سورج منڈل کی راہ سے بیکٹھ میں نچکر جنم اور مزاج سے چھوٹ جاتا ہی سوسے نش کو دہنون لایین بتادی ہی جو گہرستہ ہمارے کہنے یعنی شاستر کے موافق اپنے کر م اور دھرم سے ہی وہ پرستہ سس کی پردی کو گہرستہ اشرم میں ہی پاسکتا ہی اور جو کوئی سنیاں اور برک لیکر گہرستہ کی چاہتا کرنا ہی اسکو گنے کے برابر آ پانت کر کے پھر کھالتا ہی سمجھنا چاہیے پریشور کی یا میں سنساری لوگ کپت کراب ہو رہے ہیں جس طرح بھون جو تا ہو اگھوڑا رتھ کو چھوڑ جا تا ہی اور کھینچا یا تا ہی رتھ کا کچھ لیس نہیں چلتا ایس طرح رتھ روپی برن کا گھوڑا پھل من اپنے کر مون سے جس لوگ میں چاہتا ہی لیجا تا ہی اسلئے سیکھ کاتن یا کر شہد کر م کر کے سوگ اور بیکٹھ کا سکہ بھو گتا چاہئے اور گینان بھگت کی بری پردی ہی جس بھگت اور بھجن کے پر تاپ سے میں برہما جی کا میا ہوا وہ کتھا سستو کہ کھیلے ماکلپ میں یں آپ برہمن نام گندھرب بہت سندر پیدا ہو کر گانا اچھا جاتا تھا اور بہت سندر ہونیسے استیوان جھکو چاہتی تھیں مٹوین ہی انپر مہت ہو کر اُنکے ساتھ جھوک اور پاس کرتا تھا ایک دن میں بشو بنیح دیوتا کی سبحا میں جا کر گانے لگا اسوقت چٹ سیرا ایک استری سے اُن دنون بہت پھنسا تھا اسلئے اُس سچو گا نامیر اینین بن پرا اور انکا کھیشو کی بد صورتی دیکھ کر میں نے ہنس دیا ہی اپرا دھ سے اسس دیوتانے جھکو شاپ دیا کہ تو شوق ہو جات میں دوسرے جنم میں اسی شاپ کے کالان ایک براہمن کی دہی کا میا ہوا وہاں پرست سنگ اور برہمن کرنے کے پر تاپ سے جھکو یہ لند پردی ملی شوای جو ہستہ تم بے بھاگو ان جو کہ جن پر برہمن پر تاپ کا نام لینے اور بھجن کرنے سے آدمی کہتا ہے ہو کر ایسی پردی کو چھوڑ دی ہی جو ہم پریشور شہری کرشن ہی دن رات تمہارے سامنے آکر چھوڑنا چاہتے ہیں ایسا بھاگ دوسرے کا ہونا بہت ڈر ہے اور ہم لوگ دیکھو شورا مد دیوتا ایک ہی انہیں کاوشن کر سکتا ہے

تھارے پاس آیا کرتے ہیں سوشیام سندھ کے دشمن اور پوجن کرنے سے مخاری مکت ہونے میں کچھ سند یہ نہیں بروہہ بات سنتے ہی راجا بھدرہ ششم اور راجن نے شری کرشن مہاراج کے پریم میں ڈوب کر بڑا سوچ کر کے من میں کہا کہ دیکھو پریشور زو کی نام کو کہنے اپنا بھائی بنا لگتے تھے اور ان کی طرح کام یہاں ایسا بچا کر دو ورن بھالی شیام سندھ کے چرفون بر سر رکھ کر رونے لگے تب شیام سندھ نے اشارے سے ناز و دمن سے کہا کہ تم نے کس واسطے میرا بھید کھول دیا اب یہ لوگ ناتے داری کی محبت چھوڑ کر مجھ پر پیشور بھیا و بھینگے ناز و دجی بولے کہ اور دینا نامہ آج تک یہ آپ کی مایا میں لپٹے تھے اب انکا موہ چھڑا کر نار تھ کر دیکھی اتنی کتھنا اسکر شکد یوجی بولے کہ اور راجا پرکھت یہ سب ہما اور بڑائی شیام سندھ کی سنتے ہی راجا بھدرہ ششم نے بہت خوش ہو کر جسے پریم سے شری کرشن جی اور ناز و دمن کی بد سے بوجا کی اور اسی دن سے بھدرہ ششم شیام سندھ کو بولے کہ ہم جانکر نکا دھیان اور اترمان کرنے لگے اور ناز و دمن وہاں سے ہم لوگ کو چلے گئے

اسکندر آٹھوان

پریشور کا ہر اوتار بیکر گج کو گراہ سے بچانا اور باون اوتار دھرتی نیک
پریشوری راجا بھل سے وان لینا
اوتھیاس پہلا - کتھنا شکد یوجی کا کتھنا منو نترون کی

راجا پرکھت اتنی کتھنا سنکر بولے کہ اسکر شکد یو سوامی راجا سوا بھومون کے بنش کا حال میں نے سنا اب منو نترون کے نام اور جن میں منو نترین جو جو اوتار پریشور نے لیے تھے اسکی کتھنا سنا چاہتا ہوں سو کیسے شکد یوجی بولے اور راجا پرکھت سوا بھومون سے بیکر گج تک چھ منو نتر گزرے ہیں سو پہلے منو نتر کی کتھنا جنہیں وہی سوا بھومون راجا ہو کر دو بیٹے اور تین بیٹی رکھتے تھے تیسرے اور چوتھے اور پانچویں اسکندر میں ششہ کہ جگا ہوں انہیں کی تیسری کنیا کوئی نام سے جو سچ برجا پت کو بیا ہی گئی تھی اسی منو نتر میں جگت بھگوان نے اوتار لیا - ایک تھے راجا سوا بھومون شہد راندھی کے کنارے ایک پیر سے کھڑے ہو کر تب کرنے تھے اس سے چھ بیٹوں نے اگر کھٹا پ کھنڈن کرنے کی واسطے چاہتا تب انہیں جگت بھگوان نے راجسٹون کے ماتھ سے سوا بھومون کو بچا کر تینون لوک کی طبعی سمیت راج بھو گا یہ سب کتھنا پہلے منو نتر کی ہو دوسرا سوار دیکھ نام من اگن کا بیٹا ہوا امین دیوتا ادک سن کے بیٹے اور روجن نام اندرا اور کتھنا ادک دیوتا اور ریشتمبہ آدک سنپت رکھ ہوئے اور شیش نام رکھیشور کے یہاں بھونام پریشور نے اوتار لیا کتھنا سنی ہزار رکھیشورون کو گیان اپدیش کیا تیسرا اتم نام من راجا پریرت کا بیٹا ہوا امین پون ادک سن کے بیٹے ہوئے اور ست جت نام اندرا اور ست ادک دیوتا اور پریشور ادک سنپت رکھ ہوئے اور دھرم کی سنیتا نام استری سے ست سین نام پریشور نے اوتار لیا بیا بی اور دشٹون کوناش کر کے ست کو استھر کیا جو کتھنا اس نام من اتم کا بھالی ہوا امین پر تو وغیرہ سن کے بیٹے اور سبکم نام اندرا اور ستیک ادک دیوتا اور جوت دھرم وغیرہ سنپت رکھ ہوئے اور ہیندھا کھیشور کے یہاں پریشور نے ہر نام اور اوتار لیا گراہ سے گنڈر کو چھڑایا اتنی کتھنا سنکر راجا پرکھت نے بتے کیا کہ اور مہاراج جسطح پریشور نے گج کو گراہ سے چھڑایا کتھنا اسکی کتھنا کیسے -

۱. سوا بھومون
۲. پریشور
۳. کتھنا
۴. راج بھو
۵. ستیک
۶. گراہ

اوتھیاسے دوسرا - کتھنا شکد یوجی کا کتھنا جیندر اور گراہ کی -

شکد یوجی بولے کہ اور راجا پرکھت پریشور کتھنا سنی پرش جنم لینا اور مولے سے رہت ہیں برہما دیوتا بھی اسکے آدا ورا مت کو

۱۹ مینکھ

نجانکر زنگار روپ انکا برکت نہیں دیکھ سکتے جب کبھی ہر بھگتوں پر زکوہ پڑنا ہوتی وہ اپنے بھگت کی رچھا کرنے کے واسطے سنگن اوتار
 لیکر سنسار میں ایک نام اپنا برکت کر دیتے ہیں اسطرح ہاتھی کا پیران بجانے کے واسطے بھی ہزار اوتار دھارن کیا تھا اور کتا اسکی اسطرح
 ہزاروں ایک پھانڈیر لوٹ نام دس ہزار جو جن لبیا اور جوڑا اور اونچا چھتر مکر میں تھا جسکے تین ٹکڑے سونے اور جاندی اور لوہے کے
 تھے اور اس ٹکڑے میں بہت طرح کے آجھے اچھے رتن ایسے بھولے تھے کہ جگا پر کاش سورج سے بھی ادھک تھا اس پھاڑ پر دیوتا
 اور گندھرب آدک اپنی اپنی استریوں سمیت رہ کر بہا کرتے تھے اور وہاں سنگ مرمر کے گنڈ بنے تھے اور بہت طرح کے مٹی مٹی
 مٹی ٹوٹی ٹولتے تھے ایسا عمدہ بانجیر بہت طرح کے پھل اور پھولوں سے بھلا ہوا وہاں پر بنا تھا جسکے دیکھنے سے من سب کا ہوا جانا تھا
 اور چار کوس تک ان پھولوں کی سنگند مہ جانی تھی اس پھاڑ پر ایک بہت بڑا تالاب تھا جس میں گل پھولے ہوئے تھے اور بہت سے
 کچھ کچھ گراہ آدک آسمین رہتے تھے ایک دن گجیندر سب ہاتھیوں کا راجا جو اس پر بار بر بہتا تھا جیٹھ جینے میں دو پھر کے وقت
 پیاسا ہو کر ہزار تھنی اور کئی ہزار بچوں کو ساتھ لیے ہوئے اس تالاب پر پانی پینے کے واسطے چلا تو نہ پینے سے اسکے چاروں طرف بھونڈے
 گونجتے تھے جب وہ اپنی آنگ سے کہ دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتا تھا راستے میں جھومتا اور خون کو گراتا اور پتے کھاتا ہوا پھن کا
 مارا ہوا چکر تالاب میں گھسا اور پانی بیکرا اپنی تھنی اور بچوں کو سونڈ سے پانی پلا کر انکے ساتھ گول کرنے لگا تب اسکے اوتار کا وقت
 نزدیک ہو پونجے سے ایک گراہ نے جو اس سے بھی ادھک ہلوان تھا اگر ہاتھی کا پھلا پیر پانی کے پھیر پیر دیا تب گراہ اور گج سے
 لڑائی ہونے لگی کبھی گجیندر اپنے بل سے گراہ کو کھینچ کر سونکھ میں لے آتا تھا اور کبھی گراہ اسکو کھینچ کر پانی میں لیجاتا تھا جب اسطرح کن
 دو دن کو لڑتے ہوئے ہزار برس سمیت گئے اور کوئی تھنی اور بچہ اپنا اپنا بل کرنے پر بھی گجیندر کو گراہ سے پھڑانہ سکا تب انھوں نے
 بار ماگر تجویا کہ اب ہاتھی کا پیران نہیں بچ سکتا ہم لوگ اسکے ساتھ اپنا پیران کیوں دیں جب سب ایسا سجا کر ہاتھی کو دیا ان اکیلا
 چھوڑ کر جنگل میں چلے گئے تب گجیندر نے جگا پیران گلے میں آ رہا تھا ان سبکے چلے جانے سے گجرا کہ پیر کیا کہ دیکھو ایسے بڑے دکھ میں
 بھی کوئی میرا ساتھ نہ دیکھ تھنی اور بچوں نے بھی جگا اکیلا چھوڑ دیا اور انکی مدد سے بھی کچھ فائدہ نہوا اس سے میں نے جانا کہ میرے
 پورے جنم کے پاپوں نے گراہ ہو کر میرا پیر پیر کیا ہے جیسا کہ میں نے کیا تھا ویسا پھل جو گتا ہوا اور یہ سب دیوتا اور گندھرب وغیرہ
 اپنے اپنے بلوں پر بیٹھے ہوئے میری لڑائی کا تماشا دیکھتے ہیں ان میں سے بھی کوئی میرا پیران نہیں بچاتا اسلیئے اب میں اس پر ہر ہر پشور
 کو جو کال وغیرہ سبکے مالک ہیں دھیان کروں اور انکی شرمن میں جاؤں تو میرا پیران بچے نہیں تو اب بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے ایسا پیرا کر
 وہ ہاتھی تارائن جی کے جرنوں کا دھیان پچھے من سے کہنے لگا۔

اوتھیائے تیسرا۔ گجیندر کا پیر پیر نام کی استت کرنا

شکد یو جی ہوئے کہ اور راجا بچیت استوت گجیندر نے اپنے پورے جنم کے پیر سے بریٹو دور کو دھیان میں سنسکار کر کے اگلے میں
 آن بگوان کی شرمن میں آیا ہوں جسکی کرپتے سنسار کے سب جو چیزیں ہوتے ہیں اور سب جیوتوں کی جڑ وہی ہیں اور سلا سنسار
 انھیں سے پیدا ہو کر انکے آشر سے بر بہتا ہوا اور وہ پیر پیر ہوتا ہے ان میں میں ہاتھ منورک ہمیشہ بنے رہتے ہیں جس طرح ادا کانت اور پھانڈی
 کے کھیل کو نہیں بچاتا اسطرح ہر ساجی وغیرہ دیوتا بھی انکے گواہ اور آنت کو نہیں جانتے جیسے آگ کی بھکاری آتی ہے اور سورج کا
 پرکاش چھید میں سے ندرہ کے برابر دکھلائی دیتا ہے ویسے ہی جن پر ہر ہر کے سامنے ہوتا ہے جگا پر گراہ کے پیر پیر ہوتے ہیں

انھیں پریشور کر دندوت کرتا ہوں اور چیکے بہت سے نام اور روپ ہو کر یہ کہتے ہیں کوئی تروپ انکا دکھلائی نہیں دیتا اور وہ آپ مکت کر وہ
 ہو کر سب کام کرتے ہیں انکو میں منسکار کرتا ہوں جن پریشور کی شران میں میں ایسا پیش آیا ہوں اور جو ابناشی پرشس نجلکوس پھند
 سے پھرنے والے اور ترقہ دھرم کام موکش چارون پدارتھ کے دینے والے ہیں انکو نہ استری کہہ سکتے ہیں نہ پرشس نہ پشنگ کہہ سکتے
 ہیں اور سب جو دن میں انھیں کا تیج رہنا ہو ایسے سب جگت یا پاک رام کے میں شران آیا ہوں جو پریشور سب گنوں سے بھرے
 رکھ کر جو گیشور زکو جوگ اور تپ کر نیک پھل دیتے ہیں وہی دینا نام اس لئے میری رچھا کرین سوار سے اسکے آب میں کسیکا بھر دسائین
 رکھتا اچھو دین دیال ہمارے چھو میں اس گراہ کے منہ سے چھوٹے کو یہ استت نہیں کرتا ہوں بلکہ مایا روہی جال سے چھوٹنے کے لیے
 میں کہتا ہوں اسلیے مج دین بر دیال ہو کر یہ اوکھڑور کیجیے اور ای بر شہم پریشور تینوں لوک کے پیدا اور پان اور زائش کرنے والے
 سوارے ہمارے دوسر کوئی ایسی ساتھ نہیں رکھتا جو دنیوں کا دکھ چھڑا سکتے اور ای جگت اگر وہ جب تک آدمی اپنی ساتھ تھو پر دارو لوکا
 اسرا رکھتا ہر شب تک کچھ اچھا اسکی پوری نہیں ہوتی سو میں بھی تمھاری آیا میں ایست کر اپنی اتھنی اور پچھون کا بھر و سار کھنے سے اس مرد شا
 کو پونچا اب انکا آسرا چھو کر تمھاری شران آیا ہوں سوار دین دیال نجلکوا اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ ہو کر کیوں اس بات کا بڑا سوچ ہو کہ
 سنساری لوگ ایسا کیسے کہ گنیدر کا دکھ نارائن جی کی شران جانے سے نہیں چھوٹا اس بات کی لاج رکھ کر میل یہ دکھ دو کیجیے نہیں تو
 آپ کی شران میں کوئی نہ آویکا آپ استرجامی ہیں بہت کیا کمون ہاے اور اجا پر پھت یہ استت سنتے ہی پریشور یا نہ جامی ہر اتارنے
 گنیدر کو ہما دکھی جانکر اسی سے سدرشن چکر اپنا اٹھایا اور گڑ بڑ بھنگا کیلئے سے چلے جب گنیدر نے جسکا پران کٹھم میں آنکا تھا
 دیکھا کہ بکینٹھ نام سدرشن چکر ہا تم میں لیے گڑ بڑ چھوے آکاش مارگ سے میری رچھا کرنے کو چلے آئے ہیں تب اسنے ایک
 چھول کمل کا اپنی سونڑ سے توڑ لیا اور اسکو ادنچا کر کے پکارا کہ ام نارائن کی جگت گرو اوی دینا نام تھی بھگونت اور کھ بھن ہا
 شیا م سندر ای جوت سوز و پ میں اپنی شران ہو کر دندوت کرتا ہوں جلد میری جبر سے جیسے تر لو کی نام کرنے یہ دین بھن اس
 دکھارے کا سنا ویسے ہی سدرشن چکر سمیت گڑ بڑ سے کو دکر بدل دوسرے اور وہاں پہنچتے ہی سدرشن چکر سے گراہ کا منہ
 چیر کر مار ڈالا اور ہاتھی کو نالاب میں سے کھینچ کر باہر نکال لیا۔

اویکھا ہے چوٹھا گندھرب تن یا نا گراہ کا۔

شکدیو جی نے کہا کہ اویکھا پر پھت جس سے گراہ مارا گیا اس سے دیوتوں نے خوشی سے فقارہ بجا کر بونکی برکھا ہر بھکوان کے
 اور پری اور سب رکھیشور اوک استت کرنے لگے اور وہ گراہ پریشور کے چھونے سے مرتے ہی ایک پرش بہت سدر را جسی پوٹھا ک
 اور زیو پینے ہوئے بنکر نارائن جی کے جرنون پر گر پڑا اور اسنے استت اور برار کا کہے ہاتھ جو کر کہنے کیا کہ اوی ہمارا ج میں پھیلے جنم میں
 ہو ہونام گندھرب تھا ایک دن اپنی استرو کو کو پان پر بیٹھا کر سیر کرنے کو چلا تو جنگل میں ایک بہت اچھا نالاب دیکھا استرو سمیت
 آسمین جبل ہمارا کرنے لگا اسی جگہ دیول رکھ بھی ٹھاتے تھے سو میں نے اپنی اگنی اتا اور استرو بون کے کہنے سے آن رکھ سے ہنسی
 کونے کے لیے ٹھاتے ہوئے غولہ مار کر ان رکھیشور کی ٹانگ پکڑ کر بانی کے بیتر کھینچ لی جب وہ گر پڑے تب میں ہاتھوں انکا چھوڑ کر
 نالاب سے باہر نکل آیا اور اپنی استرو بون سمیت ہنسنے لگا تب دیول رکھ نے کرودھ کر کے نجلکویہ شاپ دیا کہ اوی گندھرب
 نے ہنسی سے ہمارا پیر گراہ کی طرح پکڑ کر کھینچا ہوا ہے میں پریشور سے جاہتا ہوں کہ تو گراہ تن میں جنم لیکر پشس اور کھی کا ہے

پانی کے بغیر کپڑا کر کے یہ شاپ سنتے ہی میں نے بہت شرمندہ ہو کر اُسے کہا کہ میں نے اپنے کیے کا پھیل پایا لیکن اب آپ یہ بتلائیے کہ میں شاپ سے میرا اڈھا رکب ہو گا تب رکھیشور بولے کہ تو کوئی ہزار برس تک گراہ جون میں رہ کر ایک دن گھیندر کا پیر کپڑیگا اور جب بلیڈنہ نامہ ماتھی کے چھہلانے کے واسطے آکر نکلاوے تب سدرشن چکر سے مارینگے تب نو پھر گندھرب کاتن باویگا سو ان رکھیشور کی کرباستے آج آپ کا درشن جو برہما جی اور شری ہما دیو جی آد کو بھی جلدی نہیں ملتا میں باکر تار تم ہوا اب آپ جگوا آگینا دیجیے تو اپنے لوک کو جاؤں جب وہ گندھرب پر مشور سے بلا ہو کر درت کر کے لو ان پر چکر اپنے لوک کو جلا گیا تب ہر جگوان کی آگیا سے اس ماتھی نے بھی وہ دن چھوڑ کر مکت پائی اور اندر درمن راجا (یعنی وہی ماتھی) چتر بھجڑ سوب ہو گیا اور زندوت اور استت اور پر کرنا کرنے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ادینا نامہ میں پورب جنم میں اندر درمن نامہ راجا تھا اور دن رات ہر جڑون کا دھیان لگائے راج کاج کرتا تھا ایک دن آگست جی میرے پاس آئے اور میں چپ اور دھیان کر رہا تھا اس کے میں اپنے آگیاں سے انکا اور نکر کے چپ چاب اسی طرح بیٹھا رہا تب آگست جی آروہ کر کے بولے کہ اور راجا کس شاستر میں لکھا ہے کہ جب براہمن اور رکھیشور یا شیو کسی کے مکان پر آوے اور مکان کا مالک اسکا آدر نہ کرے متوالے ماتھی کی طرح بیٹھا رہے اسلئے میں پر مشور سے چاہتا ہوں کہ تو ماتھی کاتن پاوے یہ شاپ سنتے ہی میں نے بہت ہو کر اُسے کہا کہ میں نے اپنی کرنی کا پھیل پایا لیکن اب آپ یہ بتلائیے کہ اس تن سے میرا اڈھا رکب ہو گا تب سنکر میں ناتھ نے کہا کہ جب گراہ نیرا یون نالاب میں بیکر گیا تب بلیڈنہ نامہ جگوا چھڑانے کے لیے آویگے اور گراہ کو مار کر تجھے مکت دینگے سو میں آگست من کی دیا سے آجکا درشن باکر تار تم ہوا جب اسطرح بہت سی استت اندر درمن نے ہاتھ جوڑ کر کی تب نالائین جی پر سن ہو کر بولے کہ اور اندر درمن جو کوئی جگوا اور جگوا اور اس پھاڑ اور چھیر مہدر اور کو شتھ من اور شتھم چکر گد اپدم میرے ہتھیاروں کو اور چھچھ آدک میرے اوتاروں کو اور گنگا جی آد نیر تم اور دھرو اور پر ہلا آد جو میرے بھکت ہیں انکو چھلی رات اشکر دھیان کریگا اسکو بڑے سننے کا پھیل ہوگا اور جو سنساری جیواس گھیندر نوکش کی استت کو میرے واسطے بڑھینگے انکو میں آنت ستھے اسطرح مکت دونا جسطرح تیرا اڈھا رکب ہیکر ہر جگوان نے اندر درمن کو اپنے گور پر بیٹھا لیا اور شتھم چکر باکر بلیڈنہ کو چلے گئے انہی کتھائن کر شکر دیو جی بولے کہ اور راجا پر بھجت جسطرح ماتھی کو گراہ پکڑے تھا اسی طرح سب سنساری جو کال کے منو میں بڑے ہیں جب گھیندر نے دین دکھی ہو کر نالائین جی کو بیکر لاتے پر مشور نے اسکو گراہ کے منہ سے چھڑایا اسطرح جب دی پریشور کا دھیان اور استن کرتا ہے تب جنم اور قرآن سے چھوٹ کر بھوسا گراہ جاتا ہے اور جو کوئی مصیبت میں اس گھیندر کوش کی کتھا کا دھیان کریگا تو نالائین جی ضرور اسکی مصیبت کو دور کر دینگے۔

ہندوستان

شعبہ

شعبہ

شعبہ

شعبہ

شعبہ

شعبہ

شعبہ

شعبہ

شعبہ

شعبہ

ادھیانکوت کے پانچواں - گنا شکر دیو جی کا کتھا چھٹا اوتار کی

شکر دیو جی بولے کہ اور راجا پر بھجت ہر ایک شتھو شتر میں جو اگر شتھو کوئی بھگ کا ہوتا ہے تو نالائین جی ایک اوتار لیکر دھرم کی رحمت کرتے ہیں جو تھے شتھو شتر میں ہر اوتار ہوا تھا اسکی کتھا گوستانی اور پانچواں من زیوت نامہ تاش کا بھالی ہوا اس میں بل جیدھیان آدک من کے بیٹے اور پٹھو نام اندرا اور آوز ڈھوا ہوا آدک دیوتا اور شتھو شتر میں آدک منہت پریم ہونے اور شتھو شتھو کی بلیڈنہ نامہ ہتھی سے بلیڈنہ جگوان کا اوتار ہوا اور شتھو شتر بہت پرست لوک کے سلسلے دو سلا بلیڈنہ جی کے رہنے کے واسطے بنا ہیں اور اس کے گنوں کو کوئی برض نہیں کر سکتا۔ چھٹھواں چاک چکر نام من ہوا اس کے پراک بلیڈنہ ہونے اور اس شتھو شتر میں ہر جگوان

شعبہ

نام اندرا اور دیوتاؤں کو دیوتا اور جڑی بوٹی کو آدک نسبت رکھ ہوئے اور راج کی دیوتا کو نام استری سے اجب نام آدنا برابر پیشور کا ہوا جنھوں نے جو وہ رتن لگانے کے واسطے دیوتا اور دیوتوں سے سمد کو تمن کر لیا اور آپ کھجوں سے کا آدنا ریکر مندرا جبل ربت کو جو تمنھانی بندھے سے ڈوبا جانا تھا اپنی بیٹی براجا لیا اتنی کھا سکر لاجا برکھیت نے پوچھا کہ ای شکدیو سوامی بھگوان نے کسطرح بہاڑ کو اپنی بیٹی بریکر مندرا کو تمن کر لیا اور آسمین سے جو وہ رتن لگا لکہ دیوتاؤں کو امرت بلایا سو کھتا آدک کے ستائے میرا سن ہر جوت سننے سے نہیں لگتا تا ہی یہ مسکر شکدیو جی نے بہت خوش ہو کر کہا کہ ای راجا دیوتا اور دیوتاؤں بھائی کشپ جی کے بیٹے ہو کر آپسمین دشمنی رکھتے ہیں کبھی اندرا دیوتاؤں کو جبت کہ دیوتاؤں سمیت راج کرتے ہیں اور کبھی دیوتاؤں کو جبت کرتے ہیں لوگ دیوتاؤں کو جبت کرتے ہیں جسطرح یہاں سنساری جو برہمنوں پر پتلے پھرتے ہیں اسی طرح دیوتاؤں کے غیرہ میں بھی یہ پھرتی ہو کر کھیشور اور ممانا لوگ آکا ش مارگ سے دیانا پتلے پھرتے ہیں سب ایک سنے اندر جب راج سنگھاسن پر تھے تب آیزادت ہاتھی بڑھکر کھمین کو جانے تھے راہ میں دیوتا براجا کھیشور کو جو اپنے جیوان سمیت چلتے آتے تھے دیکھا اندر نے ڈڈوٹ کیا تب رکھیشور نے بڑی خوشی سے ایک مالا پھولوں کا چوا پننے گلے میں پننے تھے اتنا کر اندر کے پاس بھیجا تب مالایا لیکر اندر کے پاس گیا تب اندر نے وہ مالا اس سے لیکر ہاتھی کے مستک پر دھر دیا اور پھان سے یہ لولا کہ اس سے بڑھکر سنگدھ والے اچھے اچھے پھول دیوتا کو مین ہوتے ہیں اور ہاتھی نے وہ مالا سٹور سے گوا کر پیر کے نیچے رو ڈڈوٹا لاج اس چیلے جا کر یہ سب حال رکھیشور سے کہدیا تب ڈربا سا رکھیشور کو دم کر کے بولے کہ ای اندر تو نے راج اور دھن کے غرور سے میرے مالا کا نڈر کیا اسیلے تیرا راج جانا رہے جب دیوتاؤں نے ڈربا سا رکھیشور کے شاپ دینے کا حال سنا اور ڈائی کر کے انکا راج چھین لیا تب اندر نے دیوتاؤں سمیت بھاگ کر بہا جی سے بے کیا کہ ای مہا براجو ڈربا سا کے شاپ دینے سے میرا راج اور دھن جاتا رہا آپ کچھ سہا تیا کیجئے یہا جی بولے کہ مین ایسی سامرت نہیں رکھتا جلا نارا جی سے نہیں کرن انکی دیا سے تمھارا دکھ چھوٹ جائیگا یہ بات کہہ کر بہا جی نے اندر آدک دیوتاؤں کو اپنے ساتھ لے لیا اور چھہر سمد رکھ کے کنارے پر جا کر یہ اسنت برہمنوں کی کہ ای دینا مانو مین آپ کی کہہ پائے سب جیو ڈنگو انکے کرم کے موافق جو راسی لاکھ جنون میں جنم دیتا ہوں لیکن آپ اپنی اچھا سے دیوتا اور برہمن اور بھکتوں کا دکھ چھڑانے کے واسطے آدنا ریتے ہیں میرا کرنے سے کچھ نہیں ہو سکتا ان دنوں ڈربا سا رکھ کے شاپ سے دیوتاؤں کا راج دیوتاؤں نے چھین لیا ہوا اس سے دیوتا لوگ بہت دکھی ہو کر آجی شران بین آئے ہیں آپ دیال ہو کر انکا دکھ دور کیجئے سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا مالک اور بڑا نہیں ہر جس سے جا کر اپنا دکھ کھین سنسار میں آپکا نام دین دیال برکٹ ہو سوا نکو دین جانکو دیال ہو جے اور شران آئے کی لاج رکھ کر سہا تیا کیجئے۔

اڈھیائے چھ پھوان۔ در شران دینا پریشور کا برہما دک دیوتاؤں کو

شکدیو جی بولے کہ ای راجا برکھیت جب برہما جی وغیرہ دیوتاؤں کے اسنت کر لے سبے بگندھ ناٹو ہر سن ہوئے تب انھوں نے ہزار سورج کے برابر پھان روپ سے گرڑے کر ڈیوتاؤں کو درشن دیا وہ پرکاش دیکھتے ہی سوائے برہما جی کے اور سب دیوتاؤں کی آنکھیں جھپک گئیں اور در شران چکر آدک انھوں نے پھیلائے انکے اپنا اپنا روپ دعازن کیے چاروں طرف کھڑے تھے سو برہما جی نے ڈڈوٹ اور پرکرا کے ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ ای دینا مانو جیل برہمنوں ان بیلو آکا ش سب آپ ہی ہیں ہم مادیو جی اور ڈڈوٹ پرہا جت آدک دیوتا آپ کے سامنے چنگاری کے برابر ہو کر کچھ ساغر تہ نہیں رکھتے اور آپ سدا آنند صورت رہتے ہیں کون ایسا ہے جو آپ کے آواز نٹ اور تما کو

برین کر سکتے جس میں دیوتوں کا بھلا ہوا وہ کیسے نب پر مشور نے جل مہار کرنا پکار کر کہا کہ ای برہما دیتوں کی دشمنی ہی اور دیوتوں کی دشمنی ہمارا
 کے شاپ دینے سے زہل ہو گئی ہو اب میری بیچ سے یہ اہت ہو کہ سب دیوتاؤں کے پاس جا کر اُن سے پریت کر کے چھیر سہر کو متھین
 اور مندر اہل پہاڑ کی ستھانی بنا کر اُس میں بانسک نام سانپ کی رسی لگا دین اور اُن سے اُمرت اور جوڑہ رتن بہت اچھے نکلیں گے
 تب میں وہ اُمرت دیوتوں کو پلاؤنگا اسکے پینے سے دیوتاؤں کو جوڑ دیتوں کو جیت کر اپنا راج پاؤنگے یہ بات سن کر دیوتوں نے بے کیا
 کہ ای ہمارا دیوت لوگ ہمسے بلوان بہت ہیں جب وہ اُمرت چھین کر بیٹھنے تب ہمارا بس کیا چلیگا پر مشور بولے کہ تم لوگ دھیرج
 رکھو ہم کسی ندر سے ملو اور اُمرت پلاؤنگے دیتوں کو سواے محنت کرنے کے کچھ فائدہ نہوگا تم اُن سے پریت کر کے اپنا مطلب نکال لو جس طرح
 سانپ نے جال میں پھنس کر چڑھنے سے پریت کر کے اپنا مطلب نکال لیا تھا اسکا اتھاس مہا تجارت میں بستار پور بک لکھا ہے جو لوگ
 پریشور کی شرن میں رہتے ہیں انکا سب کام پورا ہوتا ہے جو بات دیت لوگ کہیں اسکو مان لینا بہت لالچ مکرنا جس میں تمہاری اور انکی
 پریت ہی رہے یہ آگیا دیکر نارائن جی انتر دھیان ہو گئے تب دیوتاؤں انکی آگیا سے راجا بل کے پاس جو ان دیوتوں کے راجا تھے
 پوچھے راجا بل نے دیکھتے ہی سن میں کہا کہ اندرا اور برہن اور دیگر دیوتاؤں کو جو میرے ساتھ ہمیشہ دشمنی رکھتے تھے آج بغیر ہتھیار لیے میری
 شرن میں آئے ہیں اس لیے جو بات یہ کہیں وہ ماننا چاہیے ایسا پکار کر راجا بل نے دیوتوں سے پوچھا کہ تم لوگ کس اچھا سے یہاں آئے ہو اپنا حال
 کہو تب اندرا بولے کہ ہم تم دیوتوں دیوتا اور دیت کسب جی کے بیٹے آپس میں بھائی بھائی ہیں سو میں نے پکار کیا کہ کوئی ندر ایسی کوں کہ جس میں
 ہکو اور مکر پڑھا پا اور موت نہ آوے اور بہت اولاد پیدا ہو اس اچھا سے ہم برہا جی کے پاس گئے تھے تب برہا جی ہم کو گونگونا نارائن جی کے پاس
 لینگے تب انھوں نے ہماری ہنسی سن کر کہا کہ تم لوگ راجا بل آؤ کہ اپنے بھائیوں کو ساتھ لیکر چھیر سہر کو متھو اور مندر اہل پہاڑ کی ستھانی
 بنا کر بانسک ناگ کی اُس میں رسی لگاؤ جس طرح وہی تھنے سے گئی نکلتا ہے اسی طرح چھیر سہر تھنے سے اُمرت اور جوڑہ رتن نکلیں گے تب تم لوگوں کو
 اُمرت پینے سے بڑھا پا اور موت کا کھٹکا چھوٹ کر ہمیشہ جوانی ہی رہیگی اسی واسطے ہم لوگ آئے ہیں کہ اس کام میں آپ لوگ بھی ہمارے
 ساتھ پریت رکھ کر ساتیا کیجیے جس میں دیوتا اور دیت دیوتوں بھائی اُمرت بی کر اُمر ہو جاوین اور ای راجا بل تم سب دیوتوں کے بھائی مالک
 ہو کر رہنا ہم لوگ تمہارے آدھین رہینگے یہ سن کر راجا بل اور دوسرے دیتوں نے کہا کہ اس کام میں ہم تمہارا ساتھ دینگے لیکن اُمرت
 وغیرہ جو کچھ چھیر سہر سے نکلے اسکو بانٹ لینگے دیوتاؤں بولے کہ بہت اچھا تھا کہنا ہکو منظور ہے تب تو سب دیوتا اور دیتوں نے جا کر بڑی محنت
 سے مندر اہل پہاڑ کو اُکھا کر جب اسکو سہر کے کنارے لے چلے تب کئی دیوتا اور دیت گھائل ہو کر مر گئے تب انھوں نے ہار مان کر پہاڑ کو
 راہ میں رکھ دیا اور دیوتا اور دیتوں نے اپنا اہمان ٹوٹنے سے پریشور کا دھیان کر کے بے کیا کہ ای بیکٹھ نا تھ بنا دیا کر نے اور آئے آپ کے
 یہ پہاڑ ہم لوگوں سے سہر تک نہیں پہنچ سکتا جیسے بھگوان انتر جامی نے انکا دین بچن سنا ویسے ہی گڑ گڑ بر سوار ہو کر وہاں آئے تب
 دیوتا اور دیتوں نے ڈڈوت اور استت کر کے بنے کیا کہ ای ہمارا ہم لوگوں سے یہ پہاڑ چھیر سہر تک نہیں پہنچ سکتا تو شری اور
 سے لے آئے میں دیوتا اور دیت گھائل ہوئے اور مر گئے یہ بچن سٹنے ہی پریشور دین دیال نے اُمرت درشت سے دیکھ کر گھائل اور
 مرے ہوؤں کو اچھا کر کے جلا دیا اور بائیں ہاتھ سے مندر اہل پہاڑ کو اُکھا کر گڑ گڑ جی کی بیٹھ پر رکھ لیا اور سب دیوتا دیتوں کو بھی اسی گڑ
 بیٹھا کر ایک ساعت میں سہر کے کنارے جا پوچھے جب مندر اہل پہاڑ کو اُکھا کر گڑ گڑ جی کو وہاں سے ہٹا دیا تب سب دیوتا اور
 دیت انکی استت کرنے لگے۔

ادھیائے ساتوان - ستھ اپاناجھیر سکر کا

شکر دیو جی بولے کہ اور جا پر چھت جب بریشور نے سکر کنارے ہو چکر دیوتا اور دیوتوں کو باسک ناگ کے لانے کے واسطے آگیا دیو تپ
 اٹھوان نے پاتاں میں جا کر اس سے کہا کہ نارائن جی کی آگیا سے مکو تندر اچل بہاڑ میں لپسٹ کر چھیر سکر تھا جائیگا اس واسطے مکو بلا سنے
 آئے ہیں چلو یہ سنکر باسک ناگ بولا کہ بہاڑ میں لپسٹے سے میس ملائم بدن کو دکھ ہو گا اسلیے میں نہیں چل سکتا تب دیوتا اور دیوتوں نے
 کہا کہ بریشور نے بلایا ہر انکی آگیا مانک ضرور چلنا چاہیے یہ بات سنکر جب باسک ناگ لاچار سی سے نارائن جی کے پاس گیا تب
 بکینٹھ ناچے بولے کہ ای باسک تم کچھ سوچ مت کرو مکو کچھ دکھ ہو گا اور امرت نکلنے میں تم بھی حصہ پاؤ گے جب دیوتا اور دیوتوں نے بانگ ناگ
 سے وہ بہاڑ لپسٹ کر سکر میں ڈال دیا اور بہاڑ پانی پر نہیں ٹھہر کر ڈوبنے لگا تب دیوتا اور دیوتوں نے بریشور سے بے کیا کہ اسے
 مہا برہمو بہاڑ پانی میں ڈوباجا تا ہی ہمارا بل کچھ کام نہیں آتا سکر سطح تھیں یہ بچن سکتے ہی نارائن جی نے ایک مرد پنا پنا پنا
 لاکھ جو جن لبیا اور چوڑا سکر میں دھارن کر کے وہ بہاڑ اپنی بیٹی پر اٹھا لیا جب وہ بہاڑ پانی پر نہ گیا تب بھگوان نے دیوتوں اور دیوتوں
 سے کہا کہ پہلے تم لوگ گنیش جی کی پوجا کرو جس میں مھارا منور تہ سیدھ ہو۔ در پیدائش گنیش جی کی اسطرح ہے کہ ایک دن
 شری پاربتی بیٹی ہوئی شری ماد دیو جی کے بچھا ہانک رہی تھیں اس سے اس کے ایک ارد کا پیدا ہوا تب شری پاربتی جی اسکو
 پریم سے دیکھنے لگیں اسلے ہاتھ کا بچھا اگر بڑا تب شری ماد دیو جی نے کر دودھ کر کے ایک ترشول ایسا اس ہانک کو مارا کہ سر اسکا کٹ کر
 نہ معلوم کتنی دور بر جا گیا وہ دشا دیکھ کر شری پاربتی جی نے کہا کہ یہ میرا بیٹا تھا اسکو تھے کیوں مارا اب پھر اسکو جلا دو نہیں تو میں بھی
 اپنا تپ چھوڑ دوں گی یہ بات سنکر شری شو جی بولے کہ اس لٹکے کا سر بہت ڈور چلا گیا اب نہیں آسکتا ہوا تر طرف سر کر کے
 جو چہو مرا ٹپا ہوا اسکا سر لے آؤ تو میں اسکو جلا دوں ڈھونڈھنے سے ایک ہاتھی اتر طرف سر کے مرا ہوا ملا اسکا سر ماد دیو جی کے گن
 لے آئے جیسے اس ہانک کے دھڑ سے سر جوڑ کر ماد دیو جی بولے کہ اٹھ بیٹھ ویسے وہ را کھایا کر اٹھ کھڑا ہوا تب شو جی نے اسکا نام
 گنیش جی رکھ کر یہ بردان دیا کہ آج سے تینوں لوک میں جسکے یہاں کوئی شہم کا راج ہو وہ پہلے گنیش جی کو پوجے پچھے سے دوسرا کام
 کرے تو کام اسکا اچھی طرح پورا ہو گا اسی دن سے سب لوگ گنیش جی کو پوجتے ہیں سو شیام سندر کی آگیا پا کر دیوتا اور دیوتوں نے بھی پہلے
 گنیش جی کی پوجا کی پھر نارائن جی کی آگیا سے دیوتوں نے باسک ناگ کا سر آپ پا کر دیوتوں سے پوچھ پاشنے کے واسطے کہا تب دیش
 لوگ ابھمان سے بولے کہ ہم کس بات میں منسے کم ہیں جو اشدھانگ پوچھ کو بکڑ میں یہ سنکر بریشور نے دیوتوں سے کہا کہ تھیں پوچھ پا کر تب
 دیش لوگ سرا در دیوتا اور نارائن جی پوچھ باسک ناگ کی پا کر سکر کو وہی کی طرح تھنے لگے اس سے گھانا مندر اچل بہاڑ کا کچھ پ روپ
 بھگوان کو ایسا معلوم ہونا تھا جیسے کوئی بیٹھ میں سہرا نا ہو جب دیش لوگ سکر تھنے کے سبے باسک ناگ کا سر کھینچنے لگے تب اسکی بھیکار
 سے ایسی جوالا نکلی کہ دیشو کا بدن جلنے لگا تب دیوتوں نے بھر جا با کہ ہم لوگ پوچھ پکڑیں اسوقت نارائن جی نے کہا کہ جو بات تھنے ہنی
 اچھا سے اختیار کی ہر اسکو چھوڑنا چاہیے جب دیوتا اور دیش سکر تھنے تھنے تھک گئے تب سب نے نارائن جی سے بے کیا کہ اعر
 ترو کی نا تھاب ہکو سامر تم نہیں رہی کہ سکر کو تھیں یہ بات سنکر جب بریشور نے کچھ بل اپنا نکھو دیکر دھیرج دیا تب وہ لوگ پنا
 بل پا کر پھر سکر تھنے لگے تب پہلے ایسا بکو بلا ہل سکر سے نکلا کہ جسکی گرمی سے سکر کے سب بچے جو جلنے لگے اور دیوتا اور دیوتوں نے
 بھی گبھا کر کہا کہ ای بکینٹھ نا تھ اس بکھ کے رکھنے کا کہیں ٹھکانا پچھے نہیں تو ہم لوگ اسکی گرمی سے مرا جا ہتے ہیں تب بھگوان بولے کہ

اس زہر کو سوائے مہادیو جی کے، دوسرا کوئی قبول نہیں کر سکتا تم لوگ انکی بنتی کرو یہ بات سننے ہی دیتا اور دیوتوں نے شری مہادیو جی سے ہاتھ جوڑ کر کہنے کیا کا اور مہادیو جی اس زہر سے تینوں لوگ کے جو بلکہ مرا جاتے ہیں اسکو آپ ہی قبول کیجیے سوائے آپکے دوسرے میں ایسی سامتہ نہیں ہے جو اس زہر کی گرمی سہہ سکے یہ بات سنکر شری مہادیو جی نے سچا رکھا کہ میں بیٹھنوں ہوں جو کوئی دوسرے کا دکھ دیکھ کر اس دکھ کو دوزخ آئے اسکو بیٹھنا کتنا بچا ہے اسلیئے انکا دکھ دور کر دینا ضروری ہے سو بکر شو جی نے بارہتی جی کی طرف دیکھا تب بارہتی جی بولیں کہ اے سوامی دیوتا لوگ آپکی شرن میں آئے ہیں جس میں اٹھا بھلا ہوا ہے کیجیے اور نارائن جی نے بھی شو جی سے کہا کہ سب کوئی دیوتا ہیں اور آپ مہادیو ہیں اسلیئے جو بیز سہرت پہلے غلی ہو وہ آپکو بیٹھنا چاہیے اس سے تم اسکو قبول کرو سب جو دکھ کا دکھ ہر تھیں کہ آج تب شری مہادیو جی خوش ہو کر بولے کہ سچ ہے اس زہر کو سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں بی سکتا اسکو میں اگر بیٹھ کے اندر اتار جاؤں تو شری رام چندر جی کو جو میرے ہرے میں رہتے ہیں دکھ ہو سچے گا اسلیئے کٹھن ہی میں اس کپھ کو رکھنا آجیت ہے یہ ککر شو جی نے وہ بکھو چھیننے کی طرح سہرت سے نکلا تھا ایک ہی باز سب اپنے ٹھن میں ڈال لیا سو ڈالنے وقت تھوڑا کچھ میں پر گر پڑا تھا اسی سے سنکھیا اور بچھ ناگ وغیرہ پیدا ہو کر سنسار میں آج تک موجود ہیں جو کہ مہادیو جی وہ زہر اپنے کٹھن میں رکھے رہے اسی کارن گلا انکا باہر سے نیلا ہر نیل کٹھن نام پر سیدھ ہوا اور نارائن جی نے آرت و شست سے دیوتا اور دیوتوں کو دکھیا تو سب گرمی زہر کی انکے بدن سے دور ہو گئی اور دیوتوں نے شری مہادیو جی کی بہت استھت کی۔

اڈھیائے آٹھواں۔ نکلنا کا بدھ میں گنوا اور امرت اڈک کا کھڑا سے

شکر بوجی بولے کہ اے راجا جب پھر دیوتا اور دیوت بریشور کی آگیا سے سہرت کو ٹھننے لگے تب دوسری مرتبہ کا بدھ میں گنوا بہت سندر سہرت سے نکلی تب نارائن جی نے کہا کہ اس گنوا سے سفساری بہت جو مانگو سو مل سکتی ہے یہ بات سنکر دیوتا اور دیوتوں نے اسکو لینا چاہا تب بیکٹھ نامہ بولے کہ یہ گنوا براہمن اور رکھیشور دن کو دینا چاہیے کیونکہ وہ لوگ بن باس کر کے نرنول اڈک کھا کر دن رات بھجن کرتے ہیں اور پلووا اور بگت اڈک میں انکو راجا لوگوں سے بھیکہ مانگتی بڑتی ہے اس سے یہ گنوا انکے پاس رہی جی جس میں وہ لوگ بیکھو کر بریشور کا دھیان کیا کریں اور پیدا ورشا ستر میں بھی ایسا لکھا ہے کہ جب آدمی کوئی کام اپنے مطلب کے واسطے کرے تو اسکے فائدہ میں سے پہلے براہمن کو کچھ دیدے جس میں اسکا کام سہہ ہو یہ بات ککر شری بھگوان وہ گنوا شیشہ اور زرباسا اڈک رکھیشور دن کو دیکر بولے کہ تم اس گنوا کو دیو لوگ میں رکھو جب براہمن اور رکھیشور دن کو کسی چیز کی چاہتا ہو تب گنوا کو اپنے استھان پر لے آکر اس سے ہر بار تم لیوین اور پھر گنوا کو وہاں پہنچا دیوین گنوا دیکر جب پھر سہرت کو ٹھننے لگے تب نارائن جی نے کہا کہ اب جو سہرت میں سے نکلے اس میں ایک چیز بڑی اور ایک دیوتا لیوین تیسری مرتبہ اچھے شروانا نام گنوا سفید رنگ بہت خوبصورت نکلتا ہے دیوتوں نے کہا کہ یہ گنوا راجا بیل کے چڑھنے کے لائق ہے نارائن جی نے گنوا دیوتوں کو دیدیا جو تھے مرتبہ اپراوت باقی سفید رنگ جاودانت کا نکلا وہ دیوتوں کو دیا تب دیوتوں نے کہا کہ باقی بکھو دیکے گنوا سے پھر پھر شام سندر بولے کہ جو بات تمہاری اس سے پھر ناچا ہے پانچویں مرتبہ کو سنجھو من بہت نچوان اور مہاسندر نکلا اسکو دیکھ کر نارائن جی بولے کہ یہ ہم لینے کی وجہ سے اور دیوتا نے خوش ہو کر کہا کہ بہت اچھا تب تر لو کی ناٹھ نے وہ من بکھو کر گلے میں بہن لی چھٹھویں مرتبہ بارجات نام ایک درخت نکلتا ہے نارائن جی بولے کہ اس کلب پرچہ سے جو مانگو سوویگا اسکو دیوتوں نے لیا جو کوئی کہے کہ وہ کلب پرچہ اندر لوک میں کس طرح گیا سو جانا چاہیے کہ جب جو وہ رتن سہرت سے نکلنے کے بعد دیوتا

اور دیوتاؤں میں ٹوٹی ہوئی تپ دیوتاؤں کی جیت کر وہ کاپ برچھو دیولوگ میں لے گئے ساتوین مرتبہ زمین کا نام انپسراما سندری چھیر ساگروہ کی
 وہ کسی کو نہیں ملی بیٹھا ہو کر رہی اٹھوین مرتبہ چھی جی نما سندری اور تھوان اچھا گنا اور کپڑا پہنے داہنے ہاتھ میں گل کا پھول اور بائیں ہاتھ
 میں مالایہ نڈر سے نکلیں ان کا روپ دیکھتے ہی سوا سے نارین جی کے سب دیوتا اور دیوتاؤں نے ان پر موبت ہو کر نڈر کا ہتھکڑا چھوڑ دیا
 اور ان کے چاروں طرف جمع ہو کر کہا کہ انکو ہم لین گے تب چھی جی بولیں کہ مجھے کوئی زبردستی سے نہیں لے سکتا ہے جس میں سب گن ہو سکتے
 اسی کے پاس میں اپنی اچھا سے رہو گی میرے نکست دیوتا اور دیوتہ دونوں برابر میں تم سب دیوتا اور دیوتہ اور تپ ہی اور رکھیشور اور براہمن
 اور گندھرب آدک اپنی اپنی پنگت باندھ کر بیٹھو ان میں سے جس پر میرا من چاہے گا اس کے گلے میں جمال ڈال کر اس کو اپنا پت بناؤ گی
 جب چھی جی کی آگیا کے موافق اپنی اپنی پنگت باندھ کر بیٹھے تب چھی جی پہلے دیوتاؤں کو دیکھ کر بولیں کہ ان لوگوں کا راج سدا بشا
 منہن رہتا اور یہ لوگ اچھا میں بھرے رہ کر پاپ کیا کرتے ہیں اس لیے ان کی سنگت کرنا بچا ہی ہے پھر تپ ہی اور رکھیشور و رکھیشور
 دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ ہمارے وہی ہو کر بیٹھا اور ہمارے پر بھی بڑا شاپ دیتے ہیں پھر گناہوں کو دیکھ کر بولیں کہ یہ لوگ ہم اور آپا سے رہ کر
 اپنے من مانا کر م کرتے ہیں پھر دیوتاؤں کو دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ نر بل ہیں جب ان پر کچھ پست پڑتی ہے تب نارین جی کی شرن میں جا کر
 ان سے سنا مینا لیتے ہیں اس لیے ان کو بھی میں قبول نہیں کرتی ہوں تب پرتھوی نے ہمت سندرتن جنت سنگھاسن لاکر چھی جی
 کو بیٹھا لا اور گنگا اور جمن اور نر پدا آدک میرے پتر اور تپتوں کے جل سے چھی جی کو آشنا کر لیا اور ہمت اٹم گنا اور کپڑا پہنا کر جمع
 وہی اور گو براور گو مو تراو گھی لاکر پرخ گتہ بنا یا اور تپتوں کے جل سے چھی جی کو آشنا کر لیا اور ہمت اٹم گنا اور کپڑا پہنا کر جمع
 جوگت ان کا سنگار کیا تب چھی جی پر ہاجی کو دیکھ کر بولیں کہ یہ بڑھے ہیں پھر اندر اور برن اور کبیر دیوتا کو دیکھ کر کہا کہ ان سب کو اٹھو
 بہا بہی پردوی بڑھنے کی اچھا بنی رہتی ہے پھر نومس آدک رکھیشور و رکھیشور کو دیکھ کر بولیں کہ ان لوگوں کی اتنی بڑی عمر ہے کہ کتنے ہی بڑھائے
 سامنے ہو کر فر جاتے ہیں سو بڑی عمر ہونے میں نر بل ہو کر اشجھ کر م کرنے سے نہیں ڈرتے اور موت کا ڈر نہیں رکھتے جو آدمی عمر
 سے ڈرتا ہے اس سے بڑا کر م نہیں ہوتا ہے پھر چھی جی نے نارین جی کے سامنے جا کر اٹکے روپ اور تیج اور بل اور گنوں کو دیکھ کر کہا کہ یہ تر لوگی نا
 سب گنوں سے جیسا میرا من چاہتا ہے بھرے ہوئے ہیں لیکن ایک دوش ان میں بھی ہے کہ سنساری بسف کی اچھا اور کسی کا موہ نہیں رکھتے
 اور کر پا دیا اگلی کچھ جب اور انہن کے آدھین نہیں ہے دیکھو اودھو جگت جو تم بھرا گئی سوا میں رہے انکو اٹھو نے آگیا دی کہ تم بڑا کر شرم
 میں جا کر غپ کرو تب تمھاری مکت ہوگی اور وہ بڑھک جسے انکے پانوں میں بان مالا تھا اسکو بھان پر بیٹھا کر اسی تن سے بکینڈھ کو بھیج دیا
 یہ سب دوش ہونے پر بھی ان سے بڑا تینوں لوگ میں کوئی نہیں ہے اس واسطے میں انکا پترن گل داب کر اپنا جنم سوار تھو کر ونگی یہ بات کہہ کر
 چھی جی نے وہی بالا جو ہاتھ میں لیے تھیں بکینڈھ ناٹھ کے گلے میں ڈال دیا تب بھگوان بولے کہ تم اٹھو نے بہر ہمارے ہر دے میں ہی رہو گی
 یہ دیکھ کر دیوتا اور دیوتاؤں نے ہمت خوشی سے کہا کہ چھی جی تم نے ہمت اچھا کہا کہ نارین جی کے گلے میں مالا ڈال دیا اسی تمھارے آدمی کا
 روپ بن کر پیدا اور شاستر کے موافق چھی جی کا پواہ نارین جی سے کر دیا اور بشو کر مانے گنا اور پرتھوی نے مونی اور رتوں کا مالا اور ناگوں
 نے کنڈل لاکر چھی جی کو پہنایا اور شری مہا دیو جی آدیو توں نے آند پور بک چھی نارین پر چھوٹوں کی برکھا کی اور دیوتہ اور دیوتاؤں نے
 دند بھج آدک بڑی خوشی سے بجائی اور اندر کی انپسراؤں نے آکاش میں آکر اپنا اپنا چ دھلا یا اور گندھربوں نے گانا سنا یا اسوقت
 تینوں لوگ ہیں مشگلا چار ہوا اور چھی جی کے در شہ سے دیوتا اور دیوتاؤں کے بدن میں بل آگیا پھر نارین جی کی آگیا سے

دیوتا اور دیت نمبر تھنے لگے تب لوہن مرتبہ کنیا روپ ہو کر باڑنی نمبر سے نکلی اس کو دیتوں نے بے بسا دسویں مرتبہ ایک پرش بہت
 حسد راورہ تجوان دھنوت نثر نام بید پریشور کا اوتار جگت بھاگ کا لینے والا ایک ہاتھ میں امرت کا کلسا اور دوسرے ہاتھ میں ایک
 ہڑالیے نمبر سے نکلا اسکو دیکھتے ہی دیوتا اور دیتوں نے خوش ہو کر کہا کہ اسی امرت کے واسطے ہم لوگوں نے اتنا پریشور کیا تھا سو
 نکلا یہ کہتے ہی ایک دیت نے دوڑ کر وہ کلسا دھنوت نثر بید سے چھین لیا تب دیوتا بولے کہ اس میں آدھا حصہ ہمارا بھی جو دیتوں نے اونہم
 سے جواب دیا کہ ہمارے پینے سے جو بیکے گا سو تم کو بھی دین گے جب دیوتوں نے ہار مان کر یہ حال ناراین جی سے کہا تب بیکے گا
 بولے کہ تمہارے کہنے سے وہ لوگ امرت نہ دینگے لیکن ہم اپنی مایا سے کوئی آپا سے کر کے امرت تم کو بلا دینگے تم سوچ مت کرو ناراین جی
 کے کہنے سے دیوتوں کو دھیز ج ہو اور دیت امرت کا کلسا جو دھنوت نثر بید سے چھین لے گئے تھے شواش کلسے کو اور اور دیت جو زیادہ
 بلوان تھے ایک دوسرے سے چھین لیتے تھے لیکن کسی دیت کو اتنا وقت نہیں ملتا تھا جو اس امرت کو پی سکے اس نے ناراین جی
 استری روپ موہنی مورت نما سندر اور اٹم گئے اور کپڑے اور ریش پینے پر کٹ ہو کر جہان دیوتا اور دیت تھے اس طرف چلے
 اتنی کٹھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے ماجا موہنی روپ اسکو کہتے ہیں جس کا روپ دیکھنے سے دیوتا اور دیت اور آدمی اور جو لہ شہور
 اور من اور جتی سب موہت ہو کر بے سدھ ہو جاتے ہیں وہی روپ پریشور نے دھارن کیا تھا۔

اوتھیائے لوان لینا کلسا امرت کا موہنی روپ بھگوان کا دیتوں سے

شکدیو جی بولے کہ اے ماجا پر کھٹ جب دیوتا اور دیتوں نے اس موہنی روپ استری کو اپنی طرف آنے دیکھا تب وہ لوگ
 اسکے روپ پر موہت ہو کر امرت پینا بھول گئے یہ دشا دیکھ کر جب وہ روپ دتی استری ان دیتوں کی طرف کٹا کش (ناز و ادا) م
 کرتی ہوئی چلی تب انھوں نے بہت خوش ہو کر آپس میں کہا کہ دیکھو ہمارا بھاگ اڈ کر جو اسی مماندرا استری جسکے برابر تینوں لوگ
 میں دوسری استری ہوگی ہماری طرف چلی آئی ہے ہم لوگ امرت پینے کا جھگڑا جو آپس میں رکھتے ہیں اسکے فیصلہ کرنے کے واسطے اس
 استری کو پوچھ قرار دے کر امرت کا کلسا اسکے سامنے رکھ دیوں جو اپنے دھرم سے سب کو بانٹ کر بلا دیوے اسکو پی لیوں آپس
 میں جھگڑا کرنا اچھا نہیں ہوتا یہ صلاح کر کے دیتوں نے امرت کا کلسا موہنی روپ بھگوان کے پاس لیجا کر کہا کہ اے مماندرا ری اس
 امرت کے پینے کے واسطے ہم لوگوں میں جھگڑا ہے اس لیے ہم اپنی خوشی سے تم کو پوچھ ٹھہرا کر چاہتے ہیں کہ یہ امرت تم اپنے ہاتھ سے بلا کر
 سب کو بلا دو جب موہنی روپ بھگوان انکی باتوں پر کچھ دھیان نہ کر کے آگے چلے اور دیتوں نے لگے جرنوں پر گر کر امرت بانٹنے کیواسطے
 بہت ہنسی کی تب موہنی روپ بھگوان نے دیتوں کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا جب وہ مسکرا نا دیکھ کر دیت لوگ سب اچیت ہوئے
 تب موہنی روپ بھگوان نے دیتوں کو اپنے روپ پر موہت دیکھ کر کہا کہ تم لوگ مجھ پیشیا استری سے کمان کی جان پہچان رکھ کر امرت
 بانٹنے کے واسطے پوچھ رہا تے ہو گیکہ پیشیا کیشو اس کرنا دھا چاہیے اور جو تم امرت بانٹنے کے واسطے ایسی ہی ہٹ کرتے ہو
 تو میرے ہٹ امرت نکالنے میں تمہارا اور دیوتوں کا پریشور برابر ہے تمہاری خوشی ہو تو میں آدھا آدھا امرت دونوں کو بلا دوں اور
 تم لوگ جو ادھرم سے سب امرت لینا چاہتے ہو تو میں ایسی جھوٹی پنچاپت نہیں کرتی جو باسٹنکر دیتوں نے کہا کہ اے پلان یہاں
 تم سچ کہتی ہو ہم لوگ ادھرم سے سب امرت اکیلے پینا چاہتے تھے اب ہم نے تم کو اپنا بیچ مانا ہے اس کا دن ہم لوگ تمہاری
 آگیا مانیں گے جو ہا ہو سو تم کو جو جب موہنی روپ بھگوان نے جانا کہ دیت لوگ اچھی طرح ہمارے بس ہو چکے تب دیت اور دیوتوں کے

مہنگوٹ سنان کر کے پوٹو ہو کر گن مین آہستہ دیو اور دونوں الگ الگ پنکٹ بانہ بھاگ کر کشا کے آسن پر بیٹھ تو مین امرت بانٹ کر پلاؤ دون جب
 موہنی رُوب بھگوان کے کہنے سے دیونا اور دیتھ اچھا اچھا گنا اور کپڑا مین کرا الگ الگ بیٹھے تب موہنی رُوب بھگوان دیتھوں سے بوسے لے کر مین
 پہلے دیوتوں کو امرت دے کر پہنچے تم کو پلاؤنگی دیتھوں نے کہا کہ ہم کو تمہارا گنا منظور ہو رہے سنتے ہی موہنی رُوب بھگوان نے کلسا امرت کا اٹھا
 لیا اور دیوتوں کی پنکٹ مین جا کر انا و امرت پلا لیا اور دیتھوں کی طرف ترچھی چٹوں سے دیکھنا شروع کیا تو دیتھ لوگ اسی چٹوں کے ٹکڑے
 متوالے ہو کر مین امرت کا بھول گئے جب موہنی رُوب بھگوان سب دیوتوں کو امرت بانٹ پلاتے ہوئے پنکٹ کے پیچ مین جہان سورج
 اور چندر ما بیٹھے تھے پہنچے تب راہ نام دیتھ نے کلسا امرت کا دیکھ کر بچار کیا کہ اس استری نے ہم لوگوں کو اپنے رُوب پر موہت کر کے سب
 امرت دیوتوں کو پلا دیا اور دیتھوں کو امرت پینے سے ہراس رکھا جب ایسا بچار کرا کر اُس دیتھ نے اپنا رُوب دیوتوں کے برابر بتالیا اور
 سورج اور چندر ما کے پیچ مین بیٹھ کر امرت سے نیا تب سورج اور چندر مانے چلا کر موہنی رُوب بھگوان سے کہا کہ یہ دیتھ ہر جیسے یہ نہ مین
 موہنی رُوب بھگوان نے سنا ویسے ہی بچار ہوا امرت چندر ما پر گرا کر سُدرشن چکر سے راہ کا سر کاٹ لیا لیکن وہ دیتھ امرت پینے کے
 پر تپ سے نہیں مڑا اور دیتھ اسکا دور رُوب ہو کر الگ الگ اٹھ کھڑا ہوا سورج اور چندر مانے موہنی رُوب بھگوان سے کہا کہ ہمارا ج
 اب اسکو نہ مارے چھوڑ دیکھو کہ جو تک جتنے ٹکڑے اسکے ہوئے امرت پینے کے پر تپ سے اُتے ہی رُوب ہو کر جتنے ٹکڑے یہ سُدرشن رُوب
 بھگوان نے راہ سے کہا کہ تو نے دیوتوں مین بیٹھ کر امرت پیا ہر اس سے تو دیتھوں کا چٹن اور سو بھا و چھوڑ دے سورج اڑک سات گرموں
 کے ساتھ تھرہ کر اپنی پوجا لیا کر اسی دن سے لوگرہ ہوئے اسکے سر کو راہ اور دیتھ کو کینٹھ کتے مین سورج اور چندر ما کے بتلائے سے موہنی بھگوان
 نے راہ دیتھ کا سر کاٹ لیا تھا اسی سبب سے اُنسے دشمنی رکھ کر ماوس کے دن اور پورنماش کی رات کو مینت پر کاش سورج اور
 چندر ما مین ہوتا ہر تب وہی راہ اور کینٹھ اگرا نگو گلانا چاہتے مین جس کو چندر گر مین اور سورج گر مین کہتے مین اس وقت بھگوان کی
 اگنی سے سُدرشن چکر اُن کی رچھا کرتے مین اتنی کتھا سنا کر سُدرشن یوجی بولے کہ اے راجا موہنی رُوب بھگوان نے امرت پلا کر سُدرشن
 چکر کو واسطے رچھا کرنے سورج اور چندر ما کے دھان چھوڑا اور آپ اُنتر دھیان ہو کر بیکلہ ٹھیکو پدھارے بھگوان نے یہ بچار کر دیتھوں کو
 امرت مین پلا یا کہ وہ لوگ امرت پینے سے اُتر ہو کر سنساری جو بونکو دیکو دیکو دینگے انکو امرت پلانا ایسا ہر جیسے کوئی سانپ کو دودھ پلا دے

ادھیائے دسواں - لڑائی ہونا دیونا اور دیتھوں سے

شکر یوجی نے کہا کہ اے راجا امرت نکالنے مین محنت دیونا اور دیتھوں کی برابر تھی لیکن جسکو نارین جی دیتے مین وہی پاتا ہے
 جس طرح آدمی اپنے فائدے کے واسطے ہنٹ ہنٹ مہیر کرتے مین انہیں جسپر بھگوان کی کر با ہوتی ہو وہی اپنا مطلب پاتا چہ نہیں تو بغیر مری
 پریشور کے سب محنت اُسکی بیکار جاتی ہر اسی طرح دیتھوں کی دشناموہنی رُوب بھگوان وہاں سے اُنتر دھیان ہو گئے
 تب سب دیتھ لوگ ہوش مین آکر کہنے لگے کہ وہ سُدری سب امرت دیوتوں کو پلا کر مین چلی گئی اُن دیتھوں مین جو بدتھان تھے اُنھوں نے
 کہا کہ کلسا امرت کا تمہارے ہاتھ لگا تھا تم لوگوں نے اپنی اگنی تپا سے ایک استری پر موہت ہو کر امرت اسکو دیدیا اور موہنی رُوب پلا لیا جی
 تھے جنھوں نے دیوتوں کی سمایا کرنے کے واسطے ہم کو دھوکا دے کر امرت لے لیا یہ سمجھتے ہی دیتھ لوگ گرو دھو کر گئے دیوتوں سے لڑائی
 کرنے کے واسطے تیار ہوئے تب دیوتوں نے بھی لڑائی کی تیاری کی دیوتوں کی طرف راجا نندا یادوت باغی پر چڑھے اور چندر ما اور سورج
 اور برزن اور کیر اڑک سینا پتھوں کو اپنے ساتھ لیا وہ لوگ اچھے اچھے گئے اور کپڑے پینے اور دیتھ طرح کے ہتھیار لیے رکھو اور کھڑو اور باغی

اور ہمان آدک پر ٹھیک کر کے بھوم میں آئے اور دیتوں کی طرف راجا بل بھت چھے گئے اور کپڑے پہنکر پرجھاس نام یوان آکاش گامی پر چڑھو نام
 ڈالوئے اس کو بنا دیا تھا سوار ہوا اور ہیکر لپو اور دھوا پرتی اور کال نیم آدک اسکے سینا پتوں نے اچھا اچھا گنا اور کپڑا پہن کر بھت طرح
 کے ہتھیار باندھ لیے اور شیر اور بھلی اور مچلی اور ہمان آدک پر چڑھ کر لڑائی میں آئے اس وقت دونوں فوج میں مارو باجا بجنے اور بھت
 طرح کے جھنڈے پھرانے سے کیسی شو بھا معلوم دیتی تھی جیسے دوسرا چھیر سہارو ہان پر کٹ ہوا اور اتنی فوج دونوں طرف تھی کہ جسکی
 رفتی کوئی نہیں کر سکتا تھا پھر دیوتا اور دیت اپنی برابر والی جوڑی کو دیکھ کر سوار اور پیڈل سے پیڈل لڑنے لگے اس طرح دونوں
 طرف سے تلوار اور بھٹنڈی اور تیر اور سانگ اور ترشول اور بڑا آدک بھت طرح کے ہتھیار چلنے لگے جیسے ساون بھا دون میں
 بھت بھرا ہوتی جی راجا بل سے سانگ اور بجز اور ترشول آدک بھت طرح کے ہتھیار چل کر ایسا دیوا سر سنگرام ہوا جس میں خون بندوی
 کی طرح بہ نکلا اور ہتھیاروں کی گھٹا چھا کر تو ارجا بل کی طرح چمکتی تھی جب اس لڑائی میں پریشور کی کرپا سے دیوتوں نے بھت دیتوں
 کو مار ڈالا اور اندر نے مار سے بانوں کے راجا بل کو گھرا دیا تب اسنے سامنے لڑنے کی سامر تہ نہنے سے مایا جڈھ کرنا شروع کیا
 اور اپنا ہمان آکاش میں لے جا کر دیوتوں کی فوج پر ہتھیار اور پہاڑ اور آگ اور خون اور پیپ وغیرہ برسانے لگا اور نگلی نگلی پانچھینیا
 کھنگ اور کھپڑے دیوتوں کی فوج میں پہنچیں اور چاروں طرف سے سڈھ کا پانی چڑھا آنا دکھلائی دینے لگا یہ دشا دیکھتے ہی دیوتوں
 نے گھبرا کر ناراین جی کا انھن کر کے ان سے سمایا چا ہی تب دین دیال آتر جامی اپنے بھگتوں کا دکھ دیکھ کر اسی نمبر گڑ پر چڑھے
 اشد بھی نور سے ہتھیار دھارن کیے ہوئے دیوتوں کی فوج میں آئے اور انکو دھیرج دے کر کہا کہ تم لوگوں نے امرت
 پیا ہر مرنے سے بے ڈر ہو کر دیتوں سے لڑو وہ تم کو نہیں جیست سکیں گے تب بھگوان کا درشن پاسنے اور انکے دھیرج دینے
 سے سب دیوتا بھت بھل پا کر پھر دیتوں سے لڑنے لگے جب ناراین جی کو دیکھتے ہی کال نیم دیت شیر پر چڑھا ہوا انکی طرف دوڑا اور ایک
 ترشول انہیں چاہا یا تب بکینٹھ ناٹھنے وہ ترشول پیکر سدرشن چکر سے اسکا سر باہن سمیت کاٹ ڈالا جب کال نیم کا فرنا دیکھ کر مالی
 اور شمالی دیت بھگوان کے سامنے لڑنے آئے تب شام سندر نے انکا سر بھی سدرشن چکر سے گرا دیا پھر مالوان دیت نے اگر ایک گدا
 نالایت جی پر اور دوسری گدا لڑ کر پر ماری سو مہا پرتھو نے اسکا بھی سر سدرشن چکر سے کاٹ لیا۔

۱ رجب
 ۲ دھرم
 ۳ شری
 ۴ کاش
 ۵ راجا

ادھیائے کیار ہوان۔ بچ ہونا دیوتوں کی

شکریو جی بولے کہ اراجا پرتھو سے بکینٹھ ناٹھ کے آئے ہی دیتوں کی سب تار اس طرح جاتی رہی جس طرح سپنے کا دکھ جانے سے
 ہاتھ ہٹا ہوا اور دیوتوں کی بڑا بھروسہ سا ہو کر راجا اندر اور راجا بل سے پھر سنگھ چڈھ ہونے لگا تب راجا اندر نے کہا کہ اراجا بل تم دیتوں
 کی طرح چھل کر کے ہمارا راج لینا چاہتے ہو شور پیروں کی طرح سامنے ہو کر جڈھ کر داج دیتوں کو مار کر سب دن کا بیر تم سے
 ٹوٹ گیا یہ نہیں سہتے ہی راجا بل بولے کہ اراجا اندر اچھی چار دن ہوئے کہ تم ہمارے سامنے سے بھاگ گئے تھے آج تمکو ایسا اہمان کا
 پنجاب سے ہمیشہ دن کسی کے برابر نہیں رہتے اگیاں آدمی تھوڑا دکھا اور ٹکھ ہونے سے اچھا کر تے ہیں اور جیسے ہا پریشور کے آدھن ہر
 اس سے ہمارا اور تمھارا کیا کچھ نہیں ہو سکتا ایسا کہ راجا بل نے راجا اندر کو بانوں سے بیا کل کر دیا تب راجا اندر نے بھروسے راجا بل
 تو مایا تب راجا بل اس طرح آکاش سے بچھری پر یوان بھت گرسے جس طرح بکینٹھ گنا ہوا پہاڑ گنا ہر وہ دشا راجا بل کی دیکھتے ہی چھ ہتھ پرتے
 رہی سھاری کے شیر کو دکھا کر ایک گدا راجا اندر پر اور دوسری ایلوت باھی کے سنگ پرائی ماری کہہ مایا کل ہو کر بھگتوں کے بل بیٹھ گیا

۱. نمنی
۲. بلی
۳. پاک

جب اندر مٹی پر سے اتر کر پڑے تب مٹی کی پھرتی دیکھ کر چھوڑ دیتے ایک تیر شول مائل سار مٹی کے مارا تبت اندر سے بھر سے
 سراس کا کاٹ لیا اسکے مارے جانے کا حال نار دجی سے سنکر نمونجی اور بن اور پاک نام تین دیت مہا بلوان اندر سے اٹنے کو آئے اور اٹھنوں
 نے اندر کو در بچن لکھرا تے بان مارے کہ اندر رکھو زمینت اس طرح چھپ گئے جس طرح سورج بڑی تین چھپ جاتے ہیں جب یہ دشا دیکھ کر
 سب دیون گھبرا گئے تب اندر نے اپنے بڑے بل اور پاک دونوں دیتوں کو مار کر پھرو ہی بڑے نمونجی پر چلا یا لیکن اس بڑے نمونجی کا سر نہ کتاب
 اندر نے من مین بھٹ گھبرا کر کہا کہ دیکھو جس بڑے مین نے بڑے نمونجی کو مار کر پھاڑوں کی بجھا کاٹی تھی اس بڑے نمونجی کا سر نہ کتاب اس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ میرے بڑے کی سار رکھ جاتی رہی یہی سوچ اور پکارا اندر کہ رہے تھے کہ اسی سمویہ آکاش یانی ہونی کہ اندر نمونجی کو بزدان
 کہ کسی گیلی یا سوکھی چیز سے نہیں مرے گا کوئی دوسرا آپسے اس کے مارنے کا کرویہ آکاش یانی سنتے ہی اندر نے سمدار کا پھینا بڑے مین
 پیٹ کر اس پر چلا یا تو سراس کا کٹ گیا جب اسی طرح دوسرے دیوتوں نے بھی بھٹ دیتوں کو مارا تبت بڑے نمونجی نے پکار کیا کہ دیوتا اور
 دیت دونوں میری اولاد ہیں اور دیوتا سب دیتوں کو مارا چاہتے ہیں ایسا سمجھ کر بڑے نمونجی نے نار دمن سے کہا کہ تم جا کر سب دیوتوں کو
 سمجھا دو کہ اب نہ اڑیں اسی نمونجی نار دجی نے جا کر دیوتوں سے کہا کہ تم نے سینا پتوں کو مار ڈالا اب سب دیتوں کو کس واسطے مارے ہو
 اور دیتوں کو سمجھا یا کہ ابھی تمہارے دن کھوئے ہیں مہت لڑو جب نار دمن کے سمجھانے سے دیوتا اور دیتوں نے لڑنا چھوڑ دیا تب اندر
 آدک دیوتوں نے پیریشور کی دیا سے جیت کر لقا رہ بجا یا اور آپسوں نے باج دکھلا کر کھنڈوں نے گانا سنا یا جب نار دمن جی بگٹ
 کو گئے تب سب دیوتا پیریشور کا جس گاتے ہوئے اپنے اپنے لوگ مین جا کر سکھ اور اندر کرنے لگے اور راجا اندر اپنے سنگھاسن پر بیٹھے اور
 جب نار دمن کی اکیا سے دیت لوگ اور راجا بل ان دیتوں کا سر جو کٹا ہوا پڑا تھا اور گھلایا دیتوں کو اٹھا کر سنا چل پربت پر نگر پراج
 کے پاس لے گئے اور نگر پراج نے سمجھوئی پدیا سے سب دیتوں کو جلا کر راجا بل کو بھٹ دھیرج دیا تب راجا بل نے ہنستے ہوئے ہاتھ
 جوڑ کر کہا کہ اندر مارج مین آپ کی دیا سے کچھ سوچ نہیں کرنا کبھی میری جیت ہوتی ہے کبھی دیوتوں کی اب دیوتوں کے دن اچھے
 ہیں اس سے انکی جیت ہوتی جب ہمارے دن اچھے آویئے تب ہم لوگ بھی آپ کے آشیر باد سے دیو لوگ کا راج پاوینگے یہ سنکر
 نگر پراج نے راجا بل کے دھیرج اور گیان کی بڑائی کی اتنی کھمنا کر شکد یوجی بولے کہ اندر راجا تم نے امرت نکالنے کی کھنا جو بوجھی سوچ نے کسی
 اوصیائے بارہوان - کہنا شکد یوجی کا اندر تائی موہنی روپ بھگوان کی راجا پڑ پھرت سے
 اتنی کھنا سنکر راجا پڑ پھرت نے پوچھا کہ اندر شکد یوجی سوامی موہنی روپ کیسا سندھ کا جسکو دیکھ کر سب دیوتا اور دیت ایسے موہت
 ہو گئے کہ دیتوں کو امرت پینا بھول گیا شکد یوجی بولے کہ اندر راجا ہم اس روپ کا برن تم سے کمان تک کہ مین وہ موہنی روپ ایسا سندر
 تھا کہ جس کو دیکھ کر شری مہادیوجی بھی جنھوں نے کاد لو کو بھنم کر ڈالا تھا موہت ہو گئے تھے تو پھر دیوتا اور دیت اور آدمی وغیرہ کون
 گنتی مین ہیں جو اپنے کو سنھال سکین اسکی کھنا اس طرح پڑے کہ ایک دن شری پاربتی جی نے شری مہادیوجی سے کہا کہ بھن
 بھگوان نے جس استری روپ سے دیتوں کو موہ لیا تھا اس روپ کو مین دیکھا چاہتی ہوں یہ سنکر شری مہادیوجی شری پاربتی جی
 زمینت نہدی گئی پر سوار ہو کر ننگے مین بھن کے پاس گئے بھن بھگوان نے انکو اور پور تک بٹھا کر پوچھا کہ آج آپ کہہ چلے
 تب شری مہادیوجی نے اسنت کر کے مٹی پور تک کہا کہ اندر دینا نا تھو جس روپ سے آپ نے دیتوں کو موہ لیا تھا اسی موہنی روپ کو
 مین بھی دیکھا چاہتا ہوں بگٹھ نا تھ بولے کہ اندر مہادیوجی موہنی روپ کے دیکھنے سے تم کام لیں ہو کر بے قرار ہو جاؤ گے شری شیو جی نے

جو اب دیکھ ڈیٹ لوگ اپنے من اور اندر یوں کے آدھین رہ کر کا مدیوے بس ہو رہے ہیں اس سے اٹھی بدشا ہوئی تھی اور میں اپنی بند یوں کو بس میں رکھتا ہوں اس لیے موہنی رُوپ دیکھ کر اُس پر موہت نہ ہو گا اور پار تھی بھی اُس رُوپ کو دیکھنا چاہتی ہو جس طرح آپ میری موہنی سدا سنتے رہے ہیں اسی طرح یہ اچھا بھی میری پوری کیسی یہ سن کر نشین بھگوان بولے کہ اے بھولانا تُو تم ہمارے بزرگ رُوپ کے چاہنے والے ہو جو کھٹنے اور پڑھنے اور کھانے اور پینے سے رحمت ہو کر کسی کو دکھ لانی نہیں دیتا اس سے تم اسی رُوپ کو دیکھا کرو اور سنگن رُوپ میرا سکود دیکھنا چاہیے جس کو بزرگ دیکھنے کا گیان نہ ہو جس میں سنگن رُوپ دیکھ کر بزرگ رُوپ سے پریت پیدا کرے اور جو کوئی اگیانی میرے بزرگ رُوپ کو نہیں دیکھ سکتے ان کو میں اپنے سنگن رُوپ کا درشن دے کر گیانی بناتا ہوں کہ وہ تھوڑا سا پریم کر کے اپنا مطلب پا جاوین جب یہ سب باتیں سننے پر بھی شری مہادیو جی نے موہنی رُوپ دیکھنے کے واسطے بھت بھت کی تب تک تھوڑا تھوڑا ہنس کر بولے کہ تم اور پار تھی جی دونوں اوط بین جا کر بیٹھو ہم تم کو اپنا موہنی رُوپ دکھلا دینگے پرنتہ بھتین رہنا یہ کہ کر دالین جی وہاں سے آتھر وہیاں ہو گئے جب شری مہادیو جی اور شری پار تھی جی دونوں آڑ میں ہو بیٹھے تب شام سندر کی اچھا سے اسی جگہ ایک باغ بھت اچھا کٹا اور باولی اور بھت طرح کے پھٹیوں سمیت پیدا ہو گیا اُس وقت شری شیو جی اور شری پار تھی جی بڑی اچھا کھاسے چاروں طرف دیکھ کر اُس میں کتنے تھے کہ دیکھا چاہیے وہ رُوپ بکر سے پرکٹ ہوتا ہے اور شری پار تھی جی اپنی سندرتائی کے سامنے دوسری استری کو کچھ مال نہیں سمجھتی تھیں اس لیے وہ موہنی رُوپ دیکھنے کی بڑی چاہ رکھ کر پہچان رہی تھیں کہ وہ رُوپ مجھ سے سوا سندر ہی بنا نہیں اسی اچھا سے شری پار تھی جی بار بار اٹھ کر اُس باغ میں چاروں طرف دیکھتی تھیں جس کو شری مہادیو جی اور شری پار تھی جی موہنی رُوپ دیکھنے کے واسطے بھت اشارے کرتے تھے اسی کو کایک ایک طرف سے موہنی رُوپ استری بھت سندر اچھا کھاتا اور کپڑا پہنے پرکٹ ہوئی اور کھار ہندا سکا بجلی کی طرح چمکتا تھا اور بڑا دکھتی کھو کھو دوا کر میں پہنے ایک گیند کپڑے کا بھت اچھا اور گول ریشم سے سیاہ ہوا جیسا اڑکے لوگ کھیل کر تے ہیں اپنے ہاتھ میں لیے آکاش میں اچھا کر پھروک لیتی تھی سو گیندا اچھا لے اور آکاش اٹھ پر تھوی لینی نیچے اور اوپر دیکھنے کے وقت انار ایسی چھائی اُسکی دکھ لانی دیتی بڑتب دیکھنے والوں کا من ڈگ جاتا تھا اس طرح وہ موہنی رُوپ باغ میں چاروں طرف گیند کھیلتی پھرتی تھی جیسے شری مہادیو جی کی اور اُسکی آنکھیں چاروں طرف اور اُس موہنی رُوپ نے آنکھ دکھا کر مسکرا دیا ویسے ہی شری مہادیو جی اسکا رُوپ اور چتون دیکھتے ہی کام اتر ہو کر اُس پر موہت ہو گئے اور درگ چھالا جو پہنے تھے اُسکو اتار کر پھینک دیا اور شری پار تھی جی کو وہاں اگلی چھوڑ کر آپ اُس موہنی رُوپ کے سامنے ننگے چلے گئے اور وہ سندری شری مہادیو جی سے کچھ استہینہ نہ کر کے آگے کو چلی تب شری مہادیو جی اُس موہنی رُوپ پر اس طرح موہت ہو کر اُسکے پیچھے دوڑے جس طرح ساڈھ گنو کے پیچھے دوڑتا ہے اور کا دیو نے اپنا موقع پا کر شو جی سے اپنا بدل لیا جب شری مہادیو جی اُس موہنی رُوپ کے پاس پہنچے اور اُس نے کھو کھٹ ڈال کر اپنا تھو چھپا لیا تب بھولانا تُو اُسکے تھو چھپا لینے سے بھت بیا کل ہو کر من میں کہنے لگے کہ دیکھو تھو سے بڑی بھول ہوئی جو اسکے پاس آیا کہ تھو دیکھنے سے بھی بکھ رہا اور شری پار تھی جی نے بھی وہاں جا کر اُس استری کی سندر ما دیکھی تو اپنے رُوپ کو اُسکے سامنے ہزار صدہ میں ایک حصہ کے بھی برابر نہیں پایا اور پانوں موہنی کاموتی کی طرح چمکتا دیکھ کر بھت شرمندہ ہو کر اپنے من میں کہا کہ ایسی سندر استری میں نے بھی نہیں دیکھی تھی اسکے سامنے میری کھو کھتی نہیں ہے جب شری مہادیو جی بھت کام اتر ہو کر بے چین ہو گئے اور گیان کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی تب شو جی نے دوڑ کر اُس موہنی کو اپنے ننگے سے لگا لیا اور

چمک کر آگے کو چلی جب گو دین لینے سے شری مدد یو جی بہت بے صبر ہو گئے تب اسکو پکڑنے کے واسطے اسکے پیچھے دوڑے لیکن وہ مٹی مٹی
 اس طرح چمک کر نکل جاتی تھی کہ دوڑنے پر بھی شری مدد یو جی کا ہاتھ اسکے بدن تک نہیں پہنچتا تھا اسی نحوہ سندری شری مدد یو جی کی درخشش سے
 اترو عیان ہو کر ایک ساعت میں پھر ٹرکٹ ہوئی تب شری شکر نے اسکو چھٹ کر پکڑ لیا پھر وہ شری مدد یو جی کو چمک کر آگے لائی جب
 اس کی پٹی کھینچ میں کپڑا موٹھی روپ بھگوان کا ڈھیلا ہو کر گر پڑا اور شری نے اسکو ننگے دیکھا تب کا دیو کے بس ہو کر اس کو گو دین اٹھا لیا
 اور موٹھی روپ بھگوان کی اچھا سے گو دین لیے ہوئے اسی طرح رکھ پشورون اور نیشورون کے استھانوں پر بٹھکا کیے جب بٹھولا نا تھا
 بہت دوڑنے سے تھک کر رکھ پشورون اور نیشورون کے آگے بہت شرمندہ ہوئے اور موٹھی روپ کو گو دین لینے سے گیان اور
 وغیرہ ان کا چھوٹ کر بیچ کر پڑا تب موٹھی روپ بھگوان یہ دشان کی دیکھ کر وہاں سے اترو عیان ہو گئے سو جہان جہان شری
 مدد یو جی کا بیچ گرا تھا وہاں سونا اور چاندی اور پارے کی کھان پیدا ہو گئی اور بیچ کرنے اور موٹھی روپ کے اترو عیان ہونے سے
 شری مدد یو جی بہت اُداس اور بے بسی ہو کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور یہ اچھا کرنے لگے کہ پھر وہ موٹھی پرکٹ ہو اسی نحو
 شری پارٹی جی وہاں پہنچ گئیں ان کو دیکھتے ہی شری مدد یو جی نے بہت لبت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں کام اور کر دو وہ اور
 اور جو اور موٹھ کو اپنے بس جان کر ہزاروں برس سادھ میں بیٹھا تھا سو اس موٹھی روپ کے دیکھنے سے سب گیان میرا بھول کر
 میں بہت ہو گیا اور اسکے پیچھے بوز ہون کی طرح دوڑتا پھرا اور اپنا دھیرج اور بڑی چھوڑ کر من اور رکھ پشورون کے بسکٹ اپنی ہنسی
 کرانی اس سے بھگو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کا دیو کو اپنے بس میں رکھنا کہ کرنا میں جی سے موٹھی روپ دیکھنے کی بھوک تھی اسی سے
 کہ میں پراری بھگوان نے گیان میرا ہر کر میری یہ دشاکنی سنسار میں جو لوگ اپنے گیان کا کھنڈ رکھتے ہیں انکو مورکھ سمجھنا چاہیے
 اور رکھ پشورون کی ایسا ہی پرہل ہے کہ جس سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا ایسا پکار کر شری مدد یو جی بہت چٹنا کرنے لگے جب یہ پیشور سے
 دیکھا کہ بھولا نا تھا میرے بھگت بہت ہو کر اسی سوچ میں اپنا تن تیاگ کرنا چاہتے ہیں تب ایشن بھگوان چتر بھی روپ
 سے شری مدد یو جی کے پاس آکر پرکٹ ہوئے اور شری مدد یو جی کا ہاتھ پکڑ کر آدرو پک بک بولے کہ اے سدا شو بھوے نا تھا تم کپڑ چٹنا مت کرو
 یہ موٹھی روپ دیکھنے سے جوگی اور من آوک کسی کا گیان ٹھکانے نہیں رہتا اور مایا روپی استری کی چاہنا میں بڑے بڑے رکھ پشور
 اور ہما تھا اور سنساری جیوا پنا دھرم اور کرم چھوڑ دیتے ہیں تم تو سنساری جیواں سے الگ ہو نہیں تو اس مایا روپی سدا در میں
 کون پتھین ایسا ہے جو نہیں ڈو باس مما سا کر سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا اور کھینچنے سے روٹتا ہے روٹوں بھائی کیسے بلوان تھے
 جب میری مایا بھوانی روپ ہو کر اُنکے پاس گئی اور ان دونوں بھائیوں نے چاہا کہ یہ سندری میرے پاس رہے تب مایا روپی بھوانی
 نے ان دونوں سے کہا کہ تم دونوں میں جو بہت بلوان ہو گا اسکے پاس میں رہوں گی سو دونوں بھائی مایا روپی بھوانی کے واسطے بس
 میں لڑ کر تم کو سوائے اُنکو اور بہت سے دیوتا اور دیوتا اور آدمی اور گیانی لوگوں سے کا دیو کے نشے میں خراب ہو کر کام روپی دشمن سے
 ہار مانی رہا میں لیے استری روپی مایا کو بہت زبردست سمجھنا چاہیے اور تمکو میری مایا میں بنا دی گی سو اسلے کہ تم سندری جیواں اور عیان
 میں رہتے ہو جو تم کو اس موٹھی روپ مایا کو میں سے اڑ پر مایا تو اسکا کارن ہے جو کہ تم نے ہمارے کو روپ کا عیان چھو کر اپنے
 کو ہم سے الگ بھلا اور ہماری مایا کا عطا ہا کی بنا چاہا اس سے یہ گت تھاری ہوئی اب تم دھیرج رکھو اب ہماری مایا کو نہیں
 ہلا کر کی جب ہمارے جی نے اس طرح شری مدد یو جی کا ہاتھ پکڑ لیا تب وہ دھیرج دھیرج کر اور بٹھو نا تھا کو ڈھرت کر کے پلا ہوئے اور کیلاش پر پکڑ کر

۲۰۸
شری

سوکھتا جاتا اور معلوم نہیں ہوتا اسی طرح آدمی کی عمر گذرتی جاتی ہو لیکن وہ اپنے نرنے سے بے ڈور رہ کر کچھ سوچ پر لوگ کا عین کرتا اسلئے آدمی کو چاہیے کہ دن رات اپنا فریاد پکار کر رہ کر م نہ کرے اور پریشور کا دھیان اور انخرن کرنا جو جس میں اُسکا پر لوگ نبی یعنی کتھا سننا کر شکد یو جی بولے کہ اے راجا جو لوگ ان چھوڑ ہوں متوشتر کی کتھا سنکر پرائم کال انکو دھیان کرتے ہیں ان کو دھرم اور گیان پراپت ہوتا ہے اور دیوتا آدک میں بھی پریشور کی شکست ہے انکا دھیان کرنے سے بھی پاپ چھوٹ جاتا ہے۔

اوصیائے پندرہواں - راجاہل کا اندر لوگ کا لاج چھین لینا شکر گرو کی کرپا سے

راجا پر بھیت اتنی کتھا سنکر بولے کہ اے سوامی پہلے آپ نے کہا ہے کہ نالاین جی نے باون اوتار دھر کر راجہ بل سے بھیکھ مانگی اور ان کا لاج چھل سے لے کر دیوتوں کو دیا اس بات کا ٹھک کو بڑا سند نہ ہے کہ راجاہل کو ایسی کیا سا مرقہ تھی جو پرتہم پریشور نے ان سے بھیکھ مانگ کر لاج لیا اور ان لینے کے چھپے پھر کسواسے جاکت کرنے سے راجاہل کو باندھا اس کو پستار سے کہنے شکد یو جی بولے کہ اے راجا پر بھیت جب نالاین جی کی کرپا سے دیوتوں نے امرت پی کر دیوتوں کو لڑائی میں جیسا لیا اور اپنی لاج گڈی پانی اور راجاہل نے دیوتوں سمیت اشتا چل پہاڑ میں رہ کر بہت دنوں تک بیٹھا اور شمل اپنے گرو کی پریم کے ساتھ کی تب شکر اچارج گرو بہت پر سن ہوئے اور راجاہل کو پریاک چھینے میں لاکر ان سے بشو جت نام جاکت کرائی جاکت سمجھن ہوتے ہی ان کٹ سے ایک رتھ بنوا اور چار گھوڑے اور ایک شکر کی دھوجا اور ایک دھنکھ اور ترکش جسکے تیر کبھی نہیں گھٹتے تھے اور ایک تلوار اور ایک سندر کو پچ نکلا اور ایک مال پھولوں کی پر ہلا بھگت نے راجاہل اپنے پوتے کو دی اور شکر اچارج گرو نے ایک شکر راجاہل کو دے کر کہا کہ ہم تم کو اپنے جوگ بل سے بردان دیتے ہیں کہ تم انھیں گھوڑوں کو اس رتھ میں جو ت کرو رسی دھوجا لگا کر چڑھو اور یہ سندر کو پچ اپنی بھجیا پر باندھ کر سی دھنکھ لگا اٹھا لو اور یہ کالا پنکر میرا دیا ہوا شکر بجا کر دیوتوں پر چڑھائی کرو نالاین جی کی ویاسے تمھاری جیت ہوگی راجاہل یہ بردان پا کر بہت خوش ہوئے اور شکر اچارج کی انگیائے موافق اچھی ساعت میں اپنے گرو اور دادا کو دندوت کر کے اسی رتھ پر چڑھے اور بہت سے شور پیروں کو ساتھ لیکر پری دھوم دھام سے اندر پری کو گھیر لیا اور راجا پر بھیت راجا اندر کی افرادتی پری میں بہت اچھے اچھے مکان اور باغ اور مالا ب وغیرہ سنبھلے رتھوں سے جڑے ہوئے ہیں اور وہ ان کے استری اور پرفش سب سولہ برس کی کشتور اور ستھاکے بنے بہتے ہیں اور کسی کو کوئی رُوگ نہ ہو کر سب اچھے اچھے گنے اور کپڑے پہنتے ہیں اور سب استری اور پرفش آپس میں خوشی سے رہ کر کھوگ اور بلاس کے جڑاؤ ہاتھوں پر چڑھ کر چاروں طرف سپر اور بہار کیا کرتے ہیں اے راجا میں ان استھانوں کی بڑائی کمان تک کردن وہ ان کا سکر دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا ہے لیکن لالچی اور گرو دھی اور لگرمی اور ہنکاری اور اپنا شہ پرائن کرنے اور نانس کھامو سے آدمی وہاں میں جا سکتے۔ جب راجاہل نے وہاں پہنچ کر وہی شکر بجا یا تب اندر آدک دیوتا اسکی آواز سنکر مارے ڈر کے کانپ اٹھے لیکن لاج چاری سے جب راجاہل کے سامنے آئے تب انکے تیج سے دیوتوں کا بدن جلنے لگا دیوتا لوگ امرت پنیے پر بھی دیتوں سے ہار مان کر بھاگ گئے اور راجاہل تینوں لوگ کا لاج دیوتوں سے چھین کر اندرا سن پر بٹھیا اور دیوتوں نے جا کر برہمنیت اپنے گرو سے پوچھا کہ اے ہمارا ج ہم لوگوں کی ہار کس واسطے ہوئی پر بہت بولے کہ شکر اچارج کے آشریاد اور بردان دینے سے دیتوں نے جیسا پانی ہے جو تم ایسے سوا پدما کتھا ہو کر راجاہل کا سامنا کرین تو اس شکر کے پر تاپ سے ہار جا دین گے سوا سے پرتہم پریشور کے دوسرا کوئی راجاہل کا سامنا نہیں کر سکتا جو کوئی گرو اور براہمن کی رہنمائی پدھو پوز تک کرتا ہے اس کے سب کام پورے ہوتے ہیں یہ بات سننے ہی دیوتا لوگ

بے وغیرہ ہو کر ٹورا اور ہرن وغیرہ کا روپ رکھ کر وہاں سے بھاگے اور کسی جگہ چھپ کر اپنے دن کاٹنے لگے جب راجا بل تینوں لوگ کا راج پا کر
 بہت خوش ہوئے تب انھوں نے اپنا بیج اور بل ٹرھانے کے واسطے بھری گھنڈ میں جا کر جگت کرنا پکار کر شکر آچارچ سے بنی کر کے کہا کہ
 اے مہاراج آپ کوئی ایسی تدبیر کریں کہ جس سے ہمیشہ ہمارا راج بنا رہے شکر جی بولے کہ اے راجا تم سو برس تک برابر جگت کرو اور بیج میں
 کوئی بگھن نہ ہو کر سب جگت اچھی طرح پورن ہوں تب تمھارا راج ہمیشہ کے واسطے بنا رہ سکتا ہے بغیر سو جگت کیے اندر بھی دیو لوگ کا راج
 نہیں پاتے یہ بات سنتے ہی راجا بل نے گرو کی آگیاں کے موافق ہر سال جگت کرنا شروع کیا جب تنانوے جگت اچھی طرح پوری ہو کر
 سو برس جگت پوری ہوئے تو بیٹی تب راجا بل بہت خوش ہوئے اور ہر جگت میں راجا بل نے اتنا دان اور دھچھنا برا ہمنوں کو دیکھا تو
 گویا کہ کسی کو کچھ اچھا بانی نہ رہی اور کوئی مانگنے والا ان کے دروازے سے خالی نہیں گیا اور سنسار میں ان کا بڑا جس پھیل گیا
 اوصیائے سولہ ہوان۔ بنیاد کرنا اوت کا کشت اپنے پیٹ کی اندر کو اپنا راج پھیلنے کے واسطے

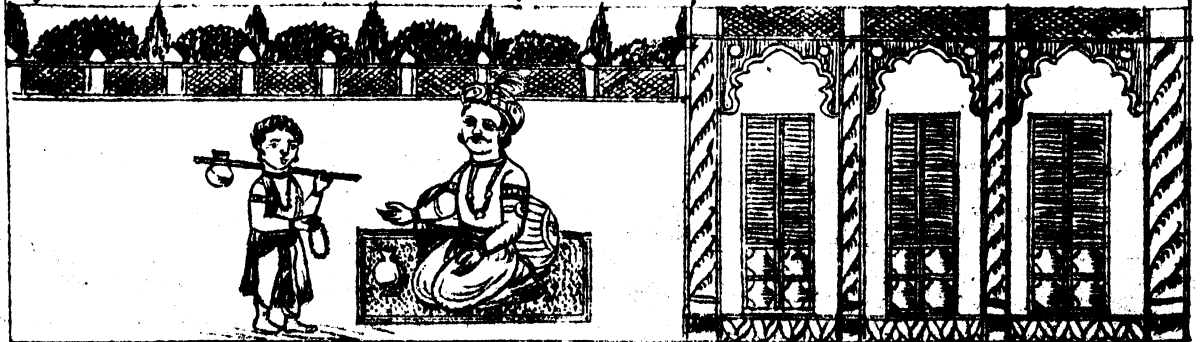
شکر جی بولے کہ اے راجا پڑھتے جب راجا اندر نے یہ سماچار پایا کہ راجا بل اپنا راج سدا ستھر رہنے کے واسطے سو جگت کرتا ہے تب
 اندر کو بڑا سوچ ہوا اور اوت دیوتوں کی مانتا اپنے بیٹوں کا راج چھوٹ جانے سے ہمیشہ سوچ میں رہتی تھی جب اسنے دیوتوں سے راج
 بل کے سو جگت کرنے کا حال سنا تب اسکو بڑی ہمتا پیدا ہوئی ایک دن اسی ہمتا میں ڈوبی ہوئی کشت جی اپنے پیٹ کے پاس چھپ چاہا
 بیٹھی تھی تو اسکو اوس دیکھ کر کشت جی نے پوچھا کہ اے اوت آج ہم تم کو بڑی اوس دیکھتے ہیں اس کا کیا کارن ہے کوئی بھوکھا اچھا
 تمھارے دروازے سے پھر کر چلا تو نہیں گیا تم نے کسی براہمن کو دان دیتے کو کہا تھا سو نہیں دیا اس سبب سے تمھارا ہمتہ اوس ہے
 یہ بات سنکر اوت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے سوامی میرے دروازے سے اچھا بھوکھا پھر کر نہیں گیا لیکن میں اپنے بیٹوں کا سوچ جن کا
 راج دیوتوں نے چھین لیا اور انکی استریان بھاگ کر پہاڑ کی کندرا میں چھپی ہیں دن رات کیا کرتی ہوں اسی سے میرا بیج جاتا رہا آپ
 زیاں ہو کر کوئی تدبیر ایسی کیجیے کہ جس میں دیوتا لوگ اپنا راج پھر پاویں کشت جی بولے کہ دیوتا اور دیوتا میرے بیٹے ہیں دیوتا
 اپنے ایساں سے یہ نہیں سمجھتے کہ جو نارین جی چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے میرا کیا کچھ نہیں ہو سکتا کوئی کسی کا باپ ہے نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے یہ
 سب پریشور کی مایا ہے دیوتوں کے راج ہوتے کے سمجھتی سو ت دت روتی ہے اور جب دیت لوگ راجا ہوتے ہیں تب تو اوس
 ہوتی ہے جھکو کسی طرح چھٹی نہیں ملتی اس سے تم پریشور کی ٹرن میں جا کر ان کا برت کرو تو تمھارا کام پورا ہو گا یہ بات سنکر اوت نے
 بڑھ گیا کہ اے مہاراج جھکو بتلا دو کہ پریشور کا برت کس طرح کروں تب کشت جی بولے کہ تم پھانگن سدی پر پو سے ہر روز پریشور کا برت جو
 برنما جی نے جھکو بتلا یا تمھارے ہر نام چرچ رہو اور سوا سے دو دو کے اور کچھ بھوجن نہ کر کے پرتھوی پر سویا کرو اور سوز کی کھودی
 جوئی رتی ہر روز بدن میں لگا کر اسنان کیا کرو اور اسی رتی کی مورے ہر روز بنا کر باسدیو منتر سے پو جا کیا کرو اور ایک سوا ہند
 پھر سے آگ میں ہوم کر کے اسی کھیر کا جھوک لگا کر بارہ دن تک یہ برت رکھ کر دن رات نالین جی کے چرنوں کا دھیان کیا کرو
 پھانگن سدی دوا دھی کو اڈیا پن اس کا کر کے برا ہمنوں کو اچھا اچھا بھوجن کھلاؤ اور بہت دان اور دھچھنا پو جا اور ہوم کرانے
 والے آچارچ مہا ہمن کو دوا اور خوشی سے انکو بدلا کر کے رات کو جا کر ان کو رت تمھارا کام پورا ہو گا یہ برت سب جگت وغیرہ سے اتم ہے

اوصیائے ستر ہوان۔ اوت کا برت شروع کرنا کشت جی کی ایسا کے موافق

شکر جی بولے کہ اے راجا پڑھتے اوت نے اسی طرح برت کر کے شکر دھانہ کر کے پریشور کے چرنوں کا دھیان کیا

تب برت چھوڑنا ہونے کے نتیجے میں اُدیش بھگوان نے خوش ہو کر اپنے چتر بھجی رُوپ سے جزا و کٹ پنے سے بچنے والے مالا گلے میں پہننے سے فرزند
 سُکراتے ہوئے اُسکو دُرشن دیا جب اُدیش نے اُس رُوپ کو دیکھتے ہی بہت خوشی سے ڈنڈوت اور پوجا پر کُرا کر کے اُسٹھت
 کی تب نارین جی نے کہا کہ تو کیا جانتی ہو جو کچھ اچھا ہو سو بردان مانگ تب اُدیش ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے تمہارے کچھ اُنتر جامی میری
 یہی اچھا لکھا ہے کہ دیتوں سے راج چھوڑ کر اندر آؤ گے دیوتا میرے بیٹوں کو اندر آسن ہا اسی کچھ اُپا سے کیجیے یہ سُکرت نارین جی نے کہا
 کہ اُدیش تو جانتی ہے کہ جس طرح اندرائی اُدک تیری بیٹوہ دُکھ پاتی ہیں اسی طرح دُشون کی اُسٹھت بھی دُکھ پاوین اور لا جا بل سے
 سو جگت کر کے ہم کو خوش کیا ہوا اور وہ گرو اور براہمن کی بھگت رکھتا ہوا اس سبب سے ہم اُسٹھت راج زبردستی نہیں لے سکتے۔
 دُھرتا تھا اور ہر بھگتوں پر ہمارا کچھ پس نہیں چل سکتا لیکن تو نے بھی ہمارا برت رکھا ہم کو بہت خوش کیا ہوا اس واسطے تیرے لیے
 چھل کر کے راج گدھی دیتوں سے لے کر دیوتوں کو دینگے یہ سُکرت اُدیش نے بولا کہ اُدیش راج میں چاہتی ہوں کہ تم میرے گرجے سے اوتار
 لے کر دیوتوں کی سہا پنا کرو جس میں وہ لوگ اپنا راج پاوین اُدیش بھگوان بولے کہ بہت اچھا ہے اُنتر پورا ہو گا ایسا بردان سے کر
 اُنتر دھیان ہو گئے اور اُسی دن اُدیش کے کشپ جی سے گرجہ ر کر منہ اُسکا سوزج کے برابر چکنے لگا جب دسویں مینے لڑکا پیدا ہونے
 کا سچو پہنچا تب شری برہما جی اور شری مہادیو جی اُدیش کو دیتوں نے اُدیش کے مکان پر آکر گرجہ اُنٹھت کر کے بولا کہ اُدیش بھگوان اُدیش
 دیوتوں کا دُکھ چھڑانے کے لیے اوتار لیتے ہیں سو اسے آپ کے اور کو ان کی سُدھ لے سکتا ہے یہ اُنٹھت سنتے ہی اُدیش بھگوان
 نے بھاؤن سُکری دودھی کو دُور پہرے وقت چتر بھجی رُوپ سے پرکٹ ہو کر اپنے ماتا اور پتا اور دیوتا اُدک جو لوگ وہاں تھے
 سب کو دُرشن دیا انکو دیکھتے ہی سب چھوٹے اور بڑے خوش ہو کر ڈنڈوت کرنے لگے پھر اُسی سچو پریشور نے باؤن رُوپ اپنا
 بہت سُکرت چھوٹا اُدک جس طرح کوئی بالک بڑھ چرخ ہو کر اپنے گھر سے پدیا پڑھنے کے واسطے باہر جاتا اُسی طرح کا بنا لیا جب
 کشپ جی اور برہما جی اُدک دیوتوں نے اُنکا ہاؤن رُوپ دیکھا تب اُنھوں نے کو پین اور کر دھنی اور انکو چھا اور ڈنڈا اور گنڈل اور چھتر
 اُدک سب سامان بڑھ چرخ کا وہاں لایا اور برہما جی نے بید کے موافق اُن کا جینو کیا اور دیوتوں سے اُنٹھت اور پر کرنا کر کے اُنپر
 پھول بڑھاتے ہوئے اپنے اُسٹھان کو چلے گئے اور اُنپر سواؤن نے اپنے اپنے بنائوں پر آکر آکاش میں تلچ دکھلایا اور گنڈھ بے گون
 نے گانا سنا یا اور کشپ جی نے اُن کی بہت اُنٹھت کی اُس سچو تینوں لوگ میں آند اور نگلا چار ہو گیا۔

اُدیش کے اٹھار ہواں۔ جانا باؤن جی کارا جا بل کی جگت شالا میں اور مانگتا تین پک پر چھوی کا دان اُسے
 شکد لومی بولے کہ اُدیش پر بھیت باؤن بھگوان نے جلیو ہو جانے کے پیچھے اپنا سو رُوپ بڑھ چاری کی طرح بنایا اور ڈنڈا گنڈل
 ہاتھ میں لے کر کشپ اُدک کے اُسٹھان سے باہر نکل کر چھوی دان لینے کی اچھا رکھ کر باندی کے کنارے جہاں لا جا بل جگت کرنا تھا چلے



اس میں پتھری بیجا رکھنے لگی کہ دیکھو یہ مشورہ تیر لو کی ناخود چودہ ہون بھون کے مالک ہو کر آپ پر پتھری مانگنے کے واسطے جاتے ہیں جب باؤن بھگوان بڑے تھان روپ سے جگت شالا میں پہنچے تب بڑے بڑے رکھیشوا اور ہیشوا اور براہمن اور راجاہل اور شکر آچارج آدک جو وہاں بیٹھے تھے ان کا پرکاش دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اس صورت کا نا ا آدمی انھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس لیے باؤن روپ کو دیکھ کر آچارج کرنے لگے اور راجاہل نے باؤن جی کو بڑا ڈنگھا سن پر پوچھا کہ ہاتھ جوڑ کر بتو کیا کہ اسے برہم چاری مہاراج میں نے کون گوا اور براہمن کے آشریا سے بنا نوے جگت پوری کین اور یہ سو میں جگت کرنا ہوں بہت اچھا ہوا جو اس جگت میں آپ ایسے مہا پرش کے کچن آئے اور آپ کا درشن پانے سے میرے بھاگ اڈے ہوئے اور پھر لوگ کہتا رہتے ہوئے اے بالک روپ برہم چاری جس طرح آپ دیال ہو کر بنا بلاتے اس جگت میں پدھارے ہیں اسی طرح آپ کو گوا اور رکان اور بائع اور باہنی اور گوا اور رتھوا اور پالکی اور گانوں اور نگر اور وپیہ اور زمین وغیرہ جس چیز کی ضرورت ہو وہ کہیے کہ میں آپ کی صفینٹ کروں اور جو آپ کو پواہ کی اچھا کھ ہو تو آپ مجھے کل میں پواہ کرادوں اور اے برہم روپ آپ کا بدن چھوٹا دکھلائی دیتا ہوں لیکن نھ کے پرکاش سے آپ بڑے مہا پرش معلوم ہوتے ہیں جو پھر آپ مانگے وہ میں دے سکتا ہوں اپنے پران تک دینے میں بھی کو پھر نہیں کروں گا یہ بات سن کر باؤن جی بولے کہ اے راجا جتھاری بڑھ اور بڑائی کے آگے یہ سب بات کون کھن ہو تم پر ہلا د بھگت کے پیش میں جو کشت جی کا پوتا تھا پیدا ہو کر شکر آچارج ایسا ہوتا کر دیکھتے ہو کیونکہ دھرماتما ہوں سو میں بہت کو پھر نہ رکھ کر کہوں تین پگ پر پتھری تم سے دان لینا چاہتا ہوں جہاں کشا کا آسن بچھا کر نہ بچھن کیا کروں یہ سنتے ہی راجاہل ہنس کر بولے کہ اے برہم چاری جی آپ نے مجھ سے پتھری جینر کیوں مانگی کس واسطے اتنی زمین نہیں مانگتے جس میں آپ کا مکان بن جاوے اور پھینتی کر کے خوشی سے اپنا گذارہ بھیجے اور پھر آپ کو دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہ رہے کر دوسرے کسی سے کچھ مانگنا ہر پڑے تب باؤن بھگوان بولے کہ اے راجا جی ضرورت پھر مانگنا اچھا ہوتا ہے جو ہمت لایج کر کے اپنا پرست کرہ دان بچھا جاتا ہے سو ہم سنتو کھی براہمن ہو کر سواے تین پگ پر پتھری کے اور کسی چیز کی اچھا نہیں کتے اور پتھاری گنتی بڑے دان ہوں میں جو جو تم نے بھگوا چھاکے موافق دان مانگنے کے واسطے کہا نہیں تو دو دوسرے سنساری لوگ اپنے مقدر رہی کے موافق دان دیتے ہیں اے برہم چاری کے پتر پتھارے پر رکھا ایسے دانی اور مشورہ یہ ہوتے جنھوں نے کبھی دان مینے سے ہاتھ اور رن جھوم میں بٹھا اپنا نہیں پھیرا اس کل میں کوئی اومری اور لاپی نہ ہو کر ہر پتھ کشت پ اور ہر نیا کش تمھارے دادا ایسے پر مانی ہوئے جنھوں نے دیوتوں کو جیت کر تینوں لوگ کا راج کیا تھا یہ بات سن کر راجاہل بولے کہ اے مہاراج آپ براہمن کے بالک ہو کر اپنا مطلب نکالنا نہیں جانتے آپ کے نھ کا پرکاش دیکھنے اور آپ کی باتوں سے میں آپ کو بڑا مہا مہا بھگتا ہوں لیکن تین پگ پر پتھری مانگنے سے آپ مجھ کو دردی معلوم ہوتے ہیں میرے درداک پر جو براہمن اور مانگنے والا آما ہر اسکو پھر تمام عمر پھر دوسری جگہ جانے اور کچھ مانگنے کی حاجت نہیں رہتی ہر اس لیے مجھ کو آپ ایسے مہا مہا پرش کو تین پگ پر پتھری دان دیتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے باؤن جی نے کہا کہ اے راجاہل لایج بہت بڑا ہوتا ہے بہت ترش نار کھنے سے براہمن کا بیج اور دھرم نہیں رہتا اور سنتو رکھنے سے براہمن کا بیج اور نبل اور گنتی بہت ہوتا ہے اور لاپی آدمی دیش بدیش پھر کر کر ڈرون روپیہ کماوے اور میں لوگ کا راج پاوے اور بہت سے پوتے اور نانی اس کے پیدا ہووے تیسری اسی کی اچھا پوری نہیں ہوتی جس طرح آگ میں کھی ڈالنے سے آگ کی جو لاپیٹ (برہمی) ہوتی ہے

اسی طرح آوی بہت بننے پر بھی ترشٹنا برھاتے جاتے ہیں سنتو کر رکھنے سے تین پگ پر پتھوی ہم کو بہت ہر اور جو سنتو کہ ہم کو نہ ہوگا تو ساتون دیپ کارج نئے سے بھی ہماری ترشٹنا مٹے گی اس لیے سواے تین پگ پر پتھوی کے اور کچھ ہم کو نہ چاہیے اور پنا سنتو کہ کیے دنیا میں سکھ نہیں ہوتا بہت ترشٹنا رکھنا دکھ کی خبر ہے۔

دو ہا	ارت کرب نو ذرب ہر او ذرا سنتو راج	مستی جو بیج مران ہر تو او ع کو نے کان
-------	-----------------------------------	---------------------------------------

اودھیائے ائیلووان - طیار ہونا راجا بل کا تین پگ پر پتھوی دان دینے کے واسطے باون جی کو

شکر دیو جی بولے کہ اے راجا پر پتھیت یہ بات باون جی سے شکر راجا بل نے کہا کہ بہت اچھا چرن اپنا آگے لائے میں اسکو دھو کر میں پگ پر پتھوی سنکھپ دون جیسے باون جی نے اپنا پانوں آگے بڑھایا ویسے راجا بل نے چرن ان کا دھو کر وہ پانی اپنے سر اور آنکھوں میں لگا لیا اور نید کے موافق اس چرن کو دھوپ دیپ اوک سے پوج کر اپنی استری سے سنکھپ کرنے کے واسطے پانی مانگا جب رانی بندھیا ولی گنگا جل کی چھاری اٹھالائی اور راجا بل تین پگ پر پتھوی دان دینے کے واسطے تیار ہوا تب شکر راجا چرن اپنے گیان سے باون جی کو پہچان کر اٹھے اور راجا بل کے پاس جا کر کان میں کہا کہ اے راجا تو نے ان کو نہیں پہچانا انھیں جھوٹا سا برہمچاری مسخ بھڑیہ آدیہ شس بھگوان دیوتوں کی سنہایتا کرنے کے واسطے آپ باون اوتار دھر کر تیرا راج لینے آئے ہیں تین پگ پر پتھوی دان لینے کے بنانے سے تینوں ٹوک لے کر دیوتوں کو دینگے تو انکے چھل میں مت آ۔ جو تو کہے کہ تین پگ پر پتھوی دینے کیسو واسطے میں انکو کمہ چکا ہوں تو جواب اسکا یہ ہر کہ راجا جو کچھ دریش اور دھن رکھتا ہوا میں پانچ بھاگ ہوتے ہیں ایک دھرم کے واسطے دو سرا جس کے واسطے تیسرا اپنے مطلب کے واسطے چوتھا استری اور پتر کے واسطے پانچواں سپوکون کے واسطے ہونا ہر جس لیے پانچون بھاگ اپنے دریش اور دھن کا جو ہونا ہوا اسی میں دان کرنا چاہیے ایسا نہیں چاہیے کہ سب راج اور دھن دے کر پیچھے سے دکھا کھا اور یہی بات باون جی سے کہ دے نہیں تو اپنے دو پگ میں جو دھون بھون تیرا راج ناپ لینگے اور تو تیسرا پگ پر پتھوی نہیں دے سکے گا دھن جانے اور گنو اور براہمن کا بھلا ہونے کی جگہ پر چھوٹھو بون اودھرم نہیں ہوتا اس لیے تو اپنے چرن سے پھر جا بھگو باپ نہ ہوگا یہ شکر راجا بل نے چار گھڑی تک سوچ کر کے اپنے من میں پکار کیا کہ شکر ترو کا کہنا نہ سنانے سے میرے واسطے اچھا نہیں معلوم ہوتا ہر اور براہمن سے باہر کر اپنی بات چھوڑ دینا اس سے بھی بہت بڑا چرن نارا میں جی نے ہر تیرے کشت میرے ہر داد کو جس نے نینہ مانگے بردان برہنہا جی سے پائے تھے مار کر راج اسکا چھین لیا وہی تر لو کی ناتھ میرے گھر آکر بھکاری کی طرح تین پگ پر پتھوی مانگتے ہیں اس لیے بھگوا اپنا راج اور دھن اور پیران اپنی بچھا اور کر دینا چیت ہر جو میں شکر ترو کی آگیا سے دان دینے میں چرن چھوڑ دو گا تو ان میں یہ بھی سامت ہر کہ بھگوا مار کر سب راج اور دریش میرا چھین لینے تب کیا کن نکلے گا اور جو نارا میں جی کی اچھا ہوگی وہی ہوگا اس میں تل بھر گھٹ بڑھ نہیں سکتا اس لیے جو میں نے تین پگ پر پتھوی دان دینے کا اترا لیا ہر اس سے پھر ناہ چاہیے

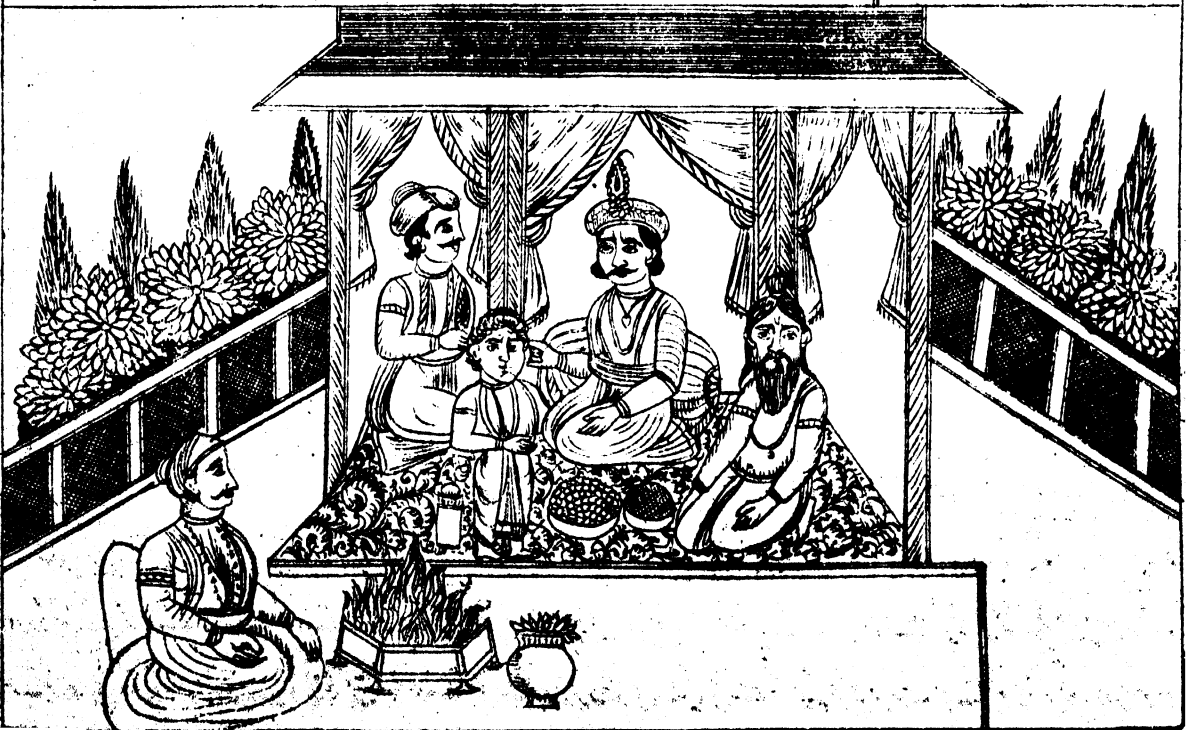
اودھیائے ہینلووان -	سنکھپ کر دینا تین پگ پر پتھوی راجا بل کا باون بھگوان کو
---------------------	---

شکر دیو جی نے کہا کہ اے راجا پر پتھیت راجا بل یہی بات پکار کر شکر راجا چرن سے بولے کہ اے ماراں آپ کہتے ہیں کہ تو اس براہمن کو پر پتھوی دان سنت دے سو براہمن سے چھوٹھو بولنا ہر باپ ہوتا ہر میں لاج اور دھن سناری شکر کے واسطے جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا کس طرح چھوٹھو بونوں کے راج اور ذرب اکیلے میرا نہ ہو کر اس میں لڑکے باے سپوکون کا بھاگ ہر ترے نوراں لوگوں میں سے کوئی

विष्णु वली

میرا ساتھ نہ دے گا اور اس جھوٹے بولنے کے بدلے مجھ کو نرک بھونگنا ہے گا اس لیے راج گدھی کے واسطے کہ وہ میرے ساتھ نہ جاوے گی جو کچھ میں نے بات ہاری ہو اس سے بچ نہیں سکتا چاہے میرا راج جاے یا رہے دکھو ہر ذیہ کشپ میرے پردادا اور پردادا کی جگت میرے دادا تینوں لوگ کے راج تھے اور دیوتا لوگ جن کا حکم ملتے تھے وہ لوگ بھی ہمیشہ نہیں بنے رہے اور راج انکا جاتا رہا جس طرح میری وچن میرا باپ راج اور دھن چچوڑ کر گیا اسی طرح میں بھی ایک دن راج اور دھن چچوڑ کر فر جاؤنگا پھر کس واسطے جھوٹے بولوں آپ بھلا اس براہمن کو پختوی دان دینے سے منع نہ کیجیے کس واسطے کہ جو لوگ اچھے کرم کرتے ہیں ان کا نام ہمارے تک بنا رہتا ہوا اور کوئی حیو ہمیشہ زندہ نہیں رہتا دیکھو راجا دینے لے اندر آدک دیوتاوں کی جلالی کے واسطے اپنے بدن کی بدی ان کو دے دی اور راجا شو نے کہو ترکا پران پکا کر اسکے بدلے اپنے بدن کا مانس کاٹ دیا تھا سو آج تک ان لوگوں کا جنس دُنیا میں چھا رہا ہے اس لیے میں راج گدھی جانے اور نرک بھونگنے سے نہیں ڈر کر کیوں آپس سے بہت ڈرنا ہوں سنساری لوگ کینسے کہ راجا بننے باؤں جی کو دان دینے کو کہا تھا سولاج کی راہ سے اپنی بات چچوڑ دی سوا سے اسکے گرتھی کا دھرم ہی ہے کہ ہر ہم چاری یا سنڈیا سی یا بان پرتھو جو اسکے دروازے پر آوی ہو سکو بلکہ نہ پھیرے کچھ دوسے کو خوش کرے سوا آپ ایسا کیجیے کہ جس میں گرتھو دھرم بنا رہا اور تم آپ کتنے ہو کہ یہ نالین جی ہیں سو جن پریشور کے کیوں پرش ہونے کے واسطے سب سنسار اتنا تمہارا دان اور جگت اور ہوم کرم ہر وہی تر لو کی ناٹھا آپ میرے گھر آکر بھلا کرے کی طرح میں پگ پختوی دان مانگتے ہیں تو میں کیوں نہ دوں اس واسطے میرے نکت انکو دان دیکر ایشیرا د لینا اور اپنے پلان تک نہ پھرا کر دینا اچھ ہے اور جو یہ میرا لیکر دیوتا کو دینا لینگا تو اس میں جی میرا جس ہمارا پوتک بنا رہے گا اور یہ لکھی پت میرے بدن اور تینوں لوگ کے مالک ہو کو گھسے دان مانگتے ہیں اس لیے انکو ہری خوشی سے دان دیکر انکا تھریا کرنا چاہیے اور لاپی لوگ نرک میں پڑتے ہیں اس کارن تمہاری اگنی تانہ انکو فروردان دینا چھ شکر جی نے دیکھا کہ راجا بن میرا کنا نہیں ماننا چھ تب کرو دھکر کے شاپ دیا کہ تیرا راج اور دھن دونوں جاتا رہا جب راجا بننے اس شاپ کا کچھ ڈر نہیں مانا اور ہری خوشی سے باؤں بھلاؤں کو شکل پنے پیکر کہا

سنکلیپ کرنا میں پگ پختوی راجا بن کا باؤں جی کو



کہ اور تو کوئی ناخوش تین پگس پر بھوی آپ ناپ یجیے تب باؤن جی سے اچھا کمار برات رُوب اپنا اتنا لبا اور چوڑا دھارن کیا کہ سات لوک کر سے نیچے اور سات لوک کر کے اوپر ہو گئے اور اُس رُوب میں سالانہ نہانہ اور دیونا اور زمین اور آدمی اور پھاڑ اور شکر اور نندی اور جنگل اور آکاش اور پامال آدک تینوں لوک کی چیزیں دکھلائی دینے لگے اور شکر کے حکم لگا پدم اُن کے ہتھیار اور گڑھی اور شکر مندرا دیکھ سولہ پارکھا بنا اپنا رُوب دھارن کیے کریت کنڈل اور مکٹ جڑا و پینے وہاں آکر سڑکت ہوئے اور جامونت دیکھنے لگے اکیس پر کرنا برات رُوب کی کر کے باؤن جی کی دہائی پھیر دی اتنی کتھا سنا کر شکر دیو جی ہوئے کہ اور راجا پڑ پجست جب راجا بل شکر رُوبت کا کہنا نہ مان کر باؤن جی کو پر بھوی کا سنکھپ دینے لگے تب شکر جی اپنا ایک رُوب بندت چھوٹا بنا کر اُس جھاڑی کی ٹوٹی میں جو راجا بل سنکھپ دینے کے واسطے ہاتھ میں لیے تھے کھس گئے اور اٹھوں نے پانی گرنے کی زاد اس ارادے سے بند کردی کہ جو پانی نہ گریگا تو راجا بل سنکھپ کس طرح کرے گا اور باؤن بھگوان اتر جامی یہ حال جان کر جو کٹا لے تھے وہی اس ٹوٹی میں ڈال کر اُس کا چھید کھولنے لگے جب اُس کٹا کی نوک سے ایک نیک شکر جی کی پھوٹ گئی تب شکر جی کانے بہ کر ٹوٹی سے باہر نکل بھاگے۔ اور راجا جو لوگ کسی کو دان دینے وغیرہ اچھے کرم کرنے سے رکتے ہیں انکی یہی گت ہوتی ہے اور دوسرا کارن آنکھ پھوڑنے کا یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ پیشور نے وہ آنکھیں آدمی کو اس واسطے دی ہیں جس میں ایک آنکھ سے سنساری سُکھ دیکھا دوسری آنکھ سے بر لوک کا بھلا برادیکھے سوشکر جی سنساری سُکھا اچھا جان کر اترتھی کا سوچ بھول گئے تھے اس لیے یہ پیشور نے ایک آنکھ پھوڑ کر اُن کے کو جیتنے کو دیا یہ بات سنکر سوچ کر راجا پڑ پجست

اوصیائے اکیسواں۔ ناپ لینا باؤن بھگوان کا اپنے برات رُوب ایک پگ میں ساتوں لوک اوپر کے اور دوسرے پگ سے ساتوں لوک نیچے کے

تصویر باؤن بھگوان کی



شکر دیو جی نے کہا کہ اور راجا پڑ پجست باؤن بھگوان نے اپنا برات رُوب بٹ لبا اور چوڑا بڑھا کر ایک پگ میں ساتوں لوک اوپر کے اور دوسرے پگ سے ساتوں لوک نیچے کے ناپ لیے جب وہاں چارن نالین جی کا اوپر کے ساتوں لوگ ناپتے سحر تمہری میں پہنچا تب نہانہ جی وغیرہ دیوناہیرن دیکھتے ہی اُن کو کھٹنے ہوئے اور برہاندی کے پانی سے دھو کر ہار ت لبا اور وہ جل اپنے سر پر

انھوں میں لگا کر بائی چر نوڈک ایک کھڑل میں رکھ چھوڑا کہ اسی پانی سے گنگا جی پرکٹ ہوئی ہیں اور رکھیشور لوگ جو وہاں بیٹھے تھے انھوں نے چر نوڈک اپنی آنکھوں سے لگا کر بہت استنٹ کی اور سب دیوتوں نے اپنا مشورہ پا کر بڑی خوشی منائی اور بہت طرح کے باجے بجا کر جوجو کار کیا اور اُس چر نوڈک کی بدھ پوڑ بیک پوجا کر کے اتندرنایا اور انپسراؤن نے بڑی خوشی سے ناچ اور گندھروؤن نے گانا شروع کیا اور پتر پتی وغیرہ دیتوں نے باؤن جی کا براٹ روپ دیکھتے ہی بگھرا کر راجاہل سے کہا کہ دکھیو اس بڑے چرم چاری ناٹے آدمی نے کوسا چھل کیا تم کو تو میں اسکو پکڑ لوں راجاہل نے دیتوں کو جواب دیا کہ یہ پریشور تر لو کی ناتھ جو کچھ کرینگے وہ سب اچھا ہو گا ان سے پرودھ کرنا نہ چاہیے یہ بات راجاہل کی سنکر اپنے اگیان سے سب دیتوں نے آپس میں کہا کہ دکھیو ہمارا راجا دھرماتما بیٹھا ہوا جگ کرنا تھا سو اس براہمن نے اگر چھل سے سب راج اسکا لے لیا اب ہمارا راجا اور ہم لوگ کمان رہینگے راجاہل نے جنم بھر ہمارا پالن کیا آج اس چھلی براہمن کو مار کر پرتھوی جھین لین تو راجاہل کے دانہ پانی سے ارن ہو جاوین راجا دان دے چکے ہیں وہ لڑنے کے واسطے نہیں کینگے سب دیت یہ صلاح کر کے اپنے اپنے ہتھیار سمیت باؤن جی کے بدن میں لپٹ گئے تب تر لو کی ناتھ کی اگیان سے سدرشن چکر اور پارکھوون نے دیتوں کو مار کر ہٹا دیا جب دیت لوگ بھاگ کر راجاہل کے پاس آئے تب راجاہل نے ہراچھا ایسی سمجھ کر اور شکر اچارج گرو کا شاپ پچار کر دیتوں سے کہا کہ تم لوگ لڑائی مت کرو دکھا اور سکو نصیب سے ہونا جو جب ہمارے دن اچھے آوینگے تب پھر راج پاوینگے اس سکو دیوتوں کے بھاگ ادرہ ہیں اس لیے تمھارا لڑنا بیکار ہو گا یہ جن سنتے ہی جب دیت لوگ لڑنا چھوڑ کر بھاگ گئے تب باؤن بھگوان بوئے کہ ادرہ راجا تم نے تین پگ پر پرتھوی دان دی ہر اور نا اپنے میں تمھارا سب راج ہمارے دوپگ سے زیادہ نہیں کھرا سو تیسرے پگ کی پر پرتھوی اور دے۔

ادھیائے یا تیسواں - دینا باؤن جی کا ستل لوگ کا راج راجاہل کو

شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا پر پھیت جب باؤن جی نے تیسرا پگ پر پرتھوی مانگی اور راجاہل جو باؤن بھگوان کے سامنے ہر پہنچے کیے کھرا تھا مارے ڈر کے کچھ نہیں بولا تب پھر باؤن جی نے ڈانٹ کر کہا کہ ادرہ جی تو تیسرا پگ پر پرتھوی نہیں دے سکتا تو یہی بات کہہ کہ ہم نہیں دیوینگے یہ بات سنتے ہی راجاہل نے ہاتھ جوڑ کر فرمایا کہ ادرہ تر لو کی ناتھ میں ادرہ جی نہیں ہوں جو اپنی بات چھوڑوون تب باؤن جی بوئے کہ پہلے تو نے غزور سے یہ بات کہی تھی کہ جو کچھ مجھ سے مانگو سو دون کنکال براہمن کی طرح تین پگ پر پرتھوی کیا مانگتے ہو سو تو اب تین پگ پر پرتھوی نہیں دے سکا راجاہل باؤن جی کے تیج اور ڈر سے یہ نہ کہہ سکے کہ دان مانگنے کے سحر آپ کا سو روپ چھوٹا تھا اور اب آپ نے چرن اپنا اتنا بڑھا یا تو میں کس طرح دے سکوں جب پرتھوی دیر تک راجاہل نے کچھ جواب نہیں دیا تب بھگوان نے کرودھ کر کے گڑ سے کہا کہ راجاہل کو باڈھ لو تب تیسرا پگ پر پرتھوی دیکھا جب گڑ نے راجاہل کو ہان بھرا پر پرتھوی پر گرا دیا تب جو لوگ وہاں تھے انھوں نے اشرچ مان کر کہا کہ دکھیو راجاہل نے سب راج اور دھن اپنا باؤن جی کو دیدیا تیسرا انھوں نے اسکو بانڈھا یہی بات اچھی نہیں کی یہ سنکر ناراجی اور سنٹ کمار جی بوئے کہ باؤن بھگوان دیا کی راہ سے راجاہل کی پر پتھا لیتے ہیں کہ یہ اپنے دھرم میں بگاہو یا نہیں تب پھر باؤن جی نے ایک پگ پر پرتھوی تین بار مانگ کر کہا کہ ادرہ راجاہل تو اندر لوگ میں اوپر رہنے کے واسطے چاہنا رکھتا تھا سو شکر اچارج گرو کے شاپ سے مجھے بے ترک میں جانا پڑا تب راجاہل ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ادرہ بیکٹھو ناتھ میں اپنے جن سے نہیں پھر کر آپ کو ڈنڈوت کرنا ہوں کہ آپ چرن اپنا میرے ہر ہر

رکھ کر بدن میں تیسرے سے ایک پر تھوی کے بدلے ناپ لے لیں اور جو آپ یہ کہیں کہ چودہ لوگ تیرا راج دو ایک ناپ میں پھر کیوں تیرا بدن ایک
 ایک کے برابر نہیں ہو سکتا تو آپ دیکھیے کہ جس طرح آدمی کا سب بدن برابر نہ ہو کر ناک چھوٹی ہونے پر بھی بڑی پیوستی رہتی ہے
 اسی طرح یہ بدن میرا جو سب دھن اور راج اور تینوں لوگ کا مالک تھا سو وہ ایک ایک پر تھوی سے بڑی پیوستی رکھتا ہے اور اسی
 جگت یا ایک آپ کا نام لینے سے آدمی نرک میں نہیں بیٹا تا جو سب آپ سا چھٹا پریشور میرے سامنے کھڑے ہیں تب میں
 کس طرح نرک میں جاؤنگا اور آپ کا ورش کرنے سے سنسار میں میرا بڑا نام ہو گا جس طرح آپ نے کھنگتون پر دیال ہو کر انکو بڑے
 گزرنے سے بچائے رکھتے ہیں اسی طرح آپ نے جھکو جو راج اور دھن اور سنتان کے غور میں اندھا ہو رہا تھا ہر بلا دا اپنے بھگت
 کے کل میں جان کر ہنکار میرا توڑ دیا اور کر پا اور دیا کہے اپنا بچرن یہاں لاکر اور گرو کی طرح جھکاؤ پریش دے کر کرنا رکھ دیا جو میں
 آج تو بھ میں اگر اپنا راج آپ کو دان نہ دیتا تو فرستے تھی یہ راج اور دھن میرے ساتھ بجا کر سنسار میں جھکاؤ کیوں اچھیں ہوتا اور یہ بھی میرا کیا
 ہے جو اپنے کو دان دینے والا بھٹا ہوں کیونکہ یہ سب سچھی اور پر تھوی آپ ہی کی ہے آپ کی کر پانا کوئی آدمی راج اور دولت نہیں پاسکتا ہے
 اور لا جا رہے جس سچرا جاہل یہ سب باتیں باؤن بھگوان سے کر رہے تھے اس پر بھگوان نے آکاش سے اترے اور باؤن جی کو دندوت
 کو کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے عمر تو کی ناخو آپ نے بڑی کر پائی جو بل سے تین ایک پر تھوی دان مانگی نہیں تو آپ کو جو تینوں لوگ و سب
 سنساری سب کے مالک ہیں کسی سے کچھ ماننے کا کیا کام ہے اور راج جاہل سے جو بچھو آپ کا دیا ہوا اپنے پاس رکھنا تھا وہ سب
 آپ کو اپن کیا اب سوا اپنے بدن کے اسکے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے سو آپ دیا کر کے اسکو اپنا سبک اور بھگت جان کر چھوڑ دیکھیے
 پھر راجا جاہل کی استری نندھیواولی ہاتھ جوڑ کر ٹوٹی کہ اے دینا ناخو آپ نے اچھا نصات کیا جو اسکو باندھ کر دندو یا کس واسطے کہ سب چیز
 دنیا میں آپ ہی کی ہے آپ تینوں لوگ کی رچنا کیوں اپنے کھیل کے واسطے کیا کرتے ہیں اس واسطے راجا جاہل کو اہنکار سے یہ بات کہنا
 اچھت نہیں تھا کہ جو کچھ تم مانگو سو میں دوں اسی سچرا بھجی نے بھی وہاں آکر باؤن بھگوان کو دندوت کر کے بڑھ گیا کہ اے پر بڑہم پریشور
 راجا جاہل نے اچھا کر م کرنے سے جو مال اور راج پایا تھا سو سب آپ کو دان دے کر کھٹوں کا پین بھی آپ کو دے دیا اور اپنے دھرم سے
 نہیں پھر کر باندھنے پر بھی کچھ دکھ نہیں مانا اور اپنا بدن بھی آپ کو بھینٹ دینا ہے پھر اسکو باندھ کر رکھنا کون نیا ولی بات ہے جب آپ
 دینا ناخو ہو کر ایسا کرینگے تب پھر آپ کی ثمرن میں کون آوے گا جو آدمی آپ کو ایک سچی اور تلسی اور پھول اور جہل چڑھا کر
 لوکل آدک سگندھ سے آپ کے نام پر آگ میں دھوپ دینا ہے آپ اسکو اپنا بھگت جان کر سنساری مہاجال سے نکال کے بھنوساگر
 پارا مار دیتے ہیں سو راجا جاہل نے سب مال اور بدن اپنا آپ کو اپن کر دیا پھر اسکو سچھی کیوں نہیں دیتے جب یہ ہر بلا بھگت اور
 بندھیواولی رانی اور بڑہما جی سے اس طرح باؤن جی سے پوچھا کہ کیا تب بھگت ناخو بولے کہ ہم نے اپنی کر پیا اور دیا سے راجا جاہل کی پر پچھالے کر
 اسکا ہنکار توڑ دیا اور تم لوگ یہ بات یقین کر کے جانو کہ جس کسی پر میری کر پیا ہوتی ہے اس سے اتنی چیزیں چھین لیتا ہوں ایاک
 ذات کا غور دو سے دھن کا غور تیسرے بڈیا کا غور چوتھے اس بات کا غور کہ تمام عمر میں جو کچھ اسنے دان آدک اچھا کر م کیا
 ہے اس کو ہر وقت یاد رکھ کر اپنے برابر کسی دوسرے کو نہ بھگت لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ یہ اچھا کام میں نے کیا تھا سو راجا
 جاہل کا راج اور دھن سب بنا غور ہتا اور یہ جس اسکا تمہا پر ایک بنا رہے گا اور اسکے پیچھے جو آٹھوان متوتراوے گا اس میں
 ہم اندر لوگ کا راج راجا جاہل کو دینگے اور ہمارے بھگت کسی بات کا اپنا نہیں رکھتے یہ کہہ کر باؤن بھگوان نے پنا پنا

راجاہیل کے سر پر رکھ کر کہا کہ اب تیسری بک پر تھوڑی مہری پوری ہوئی تب راجاہیل نے ہاتھ جوڑ کر بڑ گیا کہ اسے ہماری بھوآپ کا نام بھگت
شیشل جواس ٹیپے آپ نے بھگوان پتا داس بھگوان مہری پر لگیا پوری کی یہ بات سنکر باؤن بھگوان بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تو ادا اس
منت جو میں نے سٹل لوک کا راج جو پاتال میں ہے بھگوان دیا اسی جگہ تو اپنے برادر سمیت جا کر آنتہ سے رہا کر اور میں بھی باؤن رُودپ
سے ہمیشہ تیرے دروازے پر رہ کر چھا کر ونگا اور آج سے تیری بڑھد تینوں کی ایسی نہ ہوگی۔

اور تھیا کے تیکستوان۔ جانا راجاہیل کا سٹل لوک میں

شکند یوچی بولے کہ اے راجا پر بھگت یہ بات باؤن جی کی سنتے ہی راجاہیل بندھن سے بچھوٹ کر بہت خوش ہوا اور باؤن بھگوان سے
ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج آپ جو بڑھو حکم دیوں میں اسی میں خوش ہوں اور جن چیزوں کا درشن شری مہادیو جی اور شری برہما جی آدک
دیوتا اور رکھیشوڑن کو دھیان میں ہی نہیں بلتا وہ چرن آپ نے میرے سر پر رکھا میں اُسے دندوت کرتا ہوں اور میں اپنے برابر اندر
اور کبیر اور برن آدک کسی دیوتا کی بھاگ نہیں سمجھتا یہ بات باؤن بھگوان سے کہہ کر راجاہیل نے بڑھاد بھگت کو پر نام کیا تب پڑھلا
بھگت نے آنکھوں میں آنسو بھر کر راجاہیل اپنے پوتے کو گلے سے لگا لیا اور اُس کے گیان کی بڑائی کی اور ہاتھ جوڑ کر باؤن بھگوان
سے کہا کہ اے بھگت نا تھ راجاہیل کا بڑ بھاگ ہے کیونکہ جیسے آپ راجاہیل پر دیاں ہوئے ویسی کر یا برہما جی اور مہادیو جی پر بھی نہیں کی
کس واسطے کہ اُن سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی اور آپ کے چرن کمل کو جس کا دھیان برہما جی وغیرہ دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشوڑ
آٹھوں پتر ہر در میں رکھتے ہیں راجاہیل نے اپنے ہاتھ سے دھو کر چر نامرت لیا نہیں تو ہم دیتوں کا جو مانس کھانے واسطے اور مدد
پینے واسطے اُدھری میں ایسا بھاگ کہاں آدک ہو سکتا ہے اس سے میں نے جانا کہ آپ بیچ ذات کا پچار نہ کر کے قبول اپنے بھگتوں
کی کامنا پوری کرتے ہیں اور جس طرح کلپ پر چھ سب کو اچھا پور بک پھل دیتا ہے اسی طرح آپ نے تر لو کی نا تھ ہو کر اوت اپنے
بھگت کی چاہنا سے بھیکہ مانگنا قبول کیا دوسرا کون ایسا دین دیاں ہو گا یہ اُسٹت سنکر باؤن بھگوان بولے کہ اے بڑھلا جی ہم نے
سٹل لوک کا راج راجاہیل کو دیا سو تم بھی وہاں جا کر اُس کے پاس رہو اور ہم بھی راجاہیل کے دروازے پر گدا لے آٹھوں پہرے
رہیں گے ہمارا کھار پھو دیکھنے اور تھارے سٹت سنگ سے اس کو کچھ نہیں معلوم ہو گا کہ اتنے دن کہاں بیٹ گئے اب تک تم ہمارا
درشن دھیان میں پایا کرتے تھے آج سے ہماری بھاری بھینٹ سامنے ہوا کر گی جب یہ بات سنکر راجاہیل اور بڑھلا بھگت باؤن بھگوان
کو دندوت کر کے اپنے بڑھار سمیت سٹل لوک میں چلے گئے تب شکر جی نے اکر باؤن بھگوان کو دندوت کر کے بڑ گیا کہ اے بڑھو بھگوان
اور پندت ہونے پر بھی سنساری مایا یا اپنے سے کیسی کبہ دعائی کہ میں نے راجاہیل کو پھوئی دان دیتے سے منع کیا لیکن نصیب اُسکا
ایسا بڑھوت تھا کہ اُسے میرا کتنا مان کر اپنی بات سے نہیں بھرا سو آپ میرا پڑھو چھ کر کے بھگوان گیا دیکھتے تو میں بھی سٹل لوک میں
جا کر راجاہیل کے پاس رہوں اور ایسا بڑھان دیکھتے کہ جس میں بھگوان پھری کبہ دعائی سے یہ سنکر باؤن بھگوان بولے کہ بہت اچھا
تم بھی سٹل لوک میں جا کر راجاہیل کے پاس رہو لیکن پھر کبھی اُسکو ایسی بری صلاح مت دینا اور تم اپنے چیلے کی سونین جگت پوری
کر دو جب شکر جی بولے کہ اے جوت سوردپ جہان آپ کا نام لینے سے جگت پوری ہوتی ہے وہاں جب آپ کا چرن آتا ہے اُسکے پورے
ہونے میں کیا اندیشہ ہے لیکن آپ کی آگیا سے جگت میں پورن آہٹ ڈالے دیتا ہوں جب شکر جی پورن ثابت دے کر آپ بھی سٹل لوک
لوچلے گئے تب برہما جی وغیرہ دیوتا باؤن بھگوان کا نام اپنی ذر رکھ کر اور اکر پوان پر بھگوان کر لوک کو چلے گئے جب باؤن جی نے

وہاں پہنچ کر اندر پری کا طبع دیوتوں کو دیا تب دیوتا لوگ باؤں بھگوان اور آدب کا بخش گائے ہوئے آئندے اپنے اپنے لوگ کو چلے گئے اور
 اندر چار راج پا کر اندلانی کے ساتھ بھوگ اور پلاس کرنے لگے اور باؤں بھگوان بلیکن کو بدھار سے اتنی کھٹا کر شاکر پوجی ہوئے کہ اسے راجا
 جو تم سے ہم سے باؤں اوتار کی کھٹا پوجھی مٹی سو ہم نے کسی جو کوئی اپنے بچے من سے اس کھٹا کو کسے گایا سنیگا اسکو کت پدی ملیگی۔

اوصیایے جو ہیسواں - کھٹا منس باوتار کی۔

راجا پر کھیت مٹی کھٹا سکر بولے کہ اسکو دیو جی میرا من ناراین جی کے اوتاروں کی کھٹا سننے سے نہیں بھرا اس لیے اب میں منس اوتار کی
 کھٹا سنا چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے پریشور نے چھوٹا اوتار ٹھیل کا کیوں لیا شاکر پوجی بولے کہ اسے راجا آدب پرش بھگوان جنم اور نرن سے طلبہ
 ہو کر فقط اس واسطے اوتار لینے ہیں کہ جس میں ہر جگت لوگ ان اوتاروں کی لیا کھ اور سنا رکھو ساگر پار اتر جاوین اور جب گنو اور
 براہمن اور دیوتا اور پرتھوی اور دھرم اور ہر جگتوں پر ذکر پڑتے ہیں تب وہ چھوٹے اور بڑے جو کھٹا کر کے اوتار لینے ہیں اور کھٹا
 منس اوتار کی اس طرح پر جو کہ ایک مرتبہ جگت پرے ہوئے پر شری برہما جی رات کو سو رہتے تھے جب ان دنوں میں تمہاری آلے تب پہنچا پویش
 اسی سچا اگر بنیڈائے تھو سے نکال کر پاتال میں لے گیا تب برہما جی نے جاگ کر ناراین جی سے جو کیا کہ اسے راجا ہیکر نو دیت بد کو پوجی لیکھا اور
 بغیر نید کے دنیا کا کام نہیں ہو سکتا اور وہ دیت بہت بلوان جو اس سے ہم اور دیوتا لوگ اسکو جیت نہیں سکیں گے آپ پند لانے کے
 واسطے کوئی تدبیر کھیے اور راجا ست برت شرو اور دیو کے بیٹے نے راجگی چھوڑ کر دس ہزار برس تک کر کے تمہارا دیکھنے کی چھال تھی تب ناراین جی
 لے برہما جی کے بچے کر کے لانا بند کا اور اچھا پوری کرنا راجا ست برت اپنے جگت کی ضرورتوں اور لیا کھ ایک دن راجا ست برت
 کیرتی الام ندی میں نہانے گیا جب نہا کر راجا نے ترپن کرنے کے واسطے پانی دونوں ہاتھ میں اٹھایا تب اسکو ایک مچھلی بہت چھوٹی اٹھی
 میں کھلانی دیکھوئی کہ اسے راجا میں بہت دکھی اور لاجا رہو کر تھری شرن میں آئی ہوں جو تو مجھکو پھر پانی میں ڈال دے گا تو مجھے بڑی بڑی چھلیاں
 اٹھا جاویں گی اس لیے میں تجھ سے یہ چاہتی ہوں کہ تو مجھکو پھر ندی میں نہ ڈال کر کھلو اور مجھ کو رکھ کر پال لاجا یہ بات سنا کر شری برہما جی نے
 لگا کہ دیکھو یہ مچھلی آدمی کی طرح بولتی ہے اس لیے ضرور اسکی بچھا کرنی چاہیے ایسا ہی کر کر لیا جسے اس مچھلی کو اپنے کندل میں رکھا کہ کہ تو جو
 رکھ میں کھلو پالو گا جب راجا ست برت اس مچھلی کو اپنے رکان پر لے آیا تب وہ مچھلی ایک ساعت میں بڑھ کر کندل میں پھنس گئی
 تب اسنے راجا سے کہا کہ مجھکو کندل میں دیکھو معلوم ہوتا ہے کہ میں چوڑی جگہ میں رکھو جب راجا نے کندل توڑ کر مچھلی کو گھسے میں رکھا اور ایک
 پتھر کے بعد مچھلی جن کر کے پھر جا کر دیکھا تو مچھلی وہاں بھی بڑھ کر پھنس گئی ہوئی ہوئی کہ اسے راجا میرا بدن اس گھر سے میں بھی نہیں سماتا تب راجا
 نے اسکو ایک بڑے نیلے میں رکھا وہاں پر وہ مچھلی وہ بھی زیادہ بڑھی تب ایک گڑھا کھدوا کر اور پانی سے بھرا کر اسکو اس میں
 رکھ دیا گڑھا بھی مچھلی کے بدن بڑھنے سے بھر گیا تب راجا نے اسکو تالاب میں رکھا تھوڑی دیر میں وہ مچھلی ایسی بڑھی کہ تالاب
 میں بھی اسکا بدن نہ سما یا تب راجا نے تالاب کو ندی تک کھدوا کر اس مچھلی کو زبان تک پہنچا دیا جب دوسرے دن پھر راجا
 نہانے کے واسطے گیا تو دیکھا کہ اس مچھلی سے سب ندی بھری ہو چکی راجا نے اس مچھلی کو بڑی محنت سے نڈر میں لجا کر کہا کہ
 مچھلی نڈر سے بڑھوئی اتھان تیرے رہنے کے واسطے نہیں ہے اب تو یہاں نہ اور مجھکو ہوا کہ جب اس کا بدن نڈر سے بھی بڑھ کر دس
 ہزار جن میں لجا اور چوڑا ہو گیا تب اس مچھلی نے راجا ست برت سے کہا کہ اسے راجا اتو اپنے کو گمانی اور بڑا دھرماتا مجھکو چھوڑو میں
 پہنچ کر پلا جاتا ہوں مجھ سے بھی جو بڑی بڑی چھلیاں ہیں وہ مجھکو کھا جاویں گی یہ سننے ہی راجا نے گمان کی لڑا سے جانا کہ یہ منس پریشور کا

۱۲۷

۱۲۸

اور تار معلوم ہوتا ہے کہ جس واسطے کہ چھلی اتنا جلد نہیں بڑھ سکتی اس سے اسکی پوجا کرنا چاہیے ایسا بھارتی ہی راجا نے بٹس اسٹنٹ کر کے اسٹنٹیشن سے ہاتھ جوڑ کر تو کیا کہ اسٹنٹیشن روپ بھگوان میں نے آپ کو نہیں پہچانا کہ آپ ناراین کا اور نارہن میرا بڑا بھائی تھا جو آپ کا درشن پایا یہ بات گیان کی بھری ہوئی سٹنٹیشن بھگوان بوسے کہ ای راجا تو نے کیا سبھ کر کہا تھا کہ ہم تیرا پالن اور رچھا کرینگے اسی واسطے میں نے اپنا بدن بڑھا کر تھوڑی سی فوجا بتی بھگو دکھلائی جس میں تو میرا پالن اور رچھا کرنے سے نارمان لے اورا ہنگا۔ تیرا ٹوٹ جائے آدمی کو ایسا اچھت ہو کہ کسی کام کو ایسا نہ کہ میں کرونگا سب بات میں ایسا کہنا چاہیے کہ پریشور چاہیں گے تو یہ کام ہو جائے گا میرے بھگت اپنکار کا پجن نہیں بوسے اور ای راجا تو یقین کر کے جان کہ جس بات کو پریشور چاہتے ہیں وہی بات ہوتی ہے بغیر اچھا پریشور کے آدمی کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا یہ سٹنٹ راجا نے کہا کہ ای سٹنٹ ناخدا آپ نے چھلی کا بدن جو چھوٹی جون بڑکس واسطے دھارن کیا اسٹنٹ بھگوان بوسے کہ ای راجا میں تن دھرنے اور مرنے دونوں سے الگ رہ کر اپنے بھگت اور سب کو ان کی اچھا پوری کرنے کے واسطے کبھی کبھی سکون اور تار لیکر اپنا نام پراٹ کر تا ہوں ان دنوں بڑھانے کے بجز کرنے سے بند لانا اور تیری اچھا پوری کرنے کو جو تو مہا پرے کا ماشا دیکھنا چاہتا تھا ہم نے سٹنٹ اور تار لیا، اور ہم نے بارہ اور چھپ اور رز سٹنٹ اور تار جو لیا تھا اس سے کچھ چھوٹے نہیں ہو گئے اور شری رام چندر جی اور شری کرشن چندر جی کا اوتار لینے میں کچھ ہماری پیروی نہیں بڑھ گئی ہم ہمیشہ برابرہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے الگ ہیں جو بھگوان ہمارا دیکھنے کی اچھا ہر تو آج کے ساتویں دن دنیا میں چاروں طرف پانی بھگو دکھلائی دے گا اور اس پانی میں ایک ناو کے اوپر سینٹ رکھ بیٹھے ہوئے ظاہر ہو کر تیرا ہاتھ پکڑ کر اس ناو میں بیٹھال لیوینے اور اس ناو کے پاس پانی بڑا ایک سانپ دکھلائی دے گا تب تم لوگ ایک تیرا ناو کی رشی کا میرے سونے کے سیننگ میں جو درن ہزار جو میں کا لباس لگا اور دوسرا سراسر رشی کا اس سانپ کو پوچھ سے بانہ ہو گے جب وہ ناو پانی پر کھو گئی تب تو مہا پرڈ کا تیرا بڑا لیکر پناہت بھگون سمیت ہم سے گیا ان پوچھے گا اور جو گیان ہم تم لوگوں سے لینے اس گیان کے سٹنٹ کے پرناپ سے تیری سٹت ہوگی اس سات دن میں تو سب دکھلے میوں کا بیج اکٹھا کر کے اس سچا اسپنٹ پاس رکھنا اسٹنٹ بھگوان یہ لکھ رہا ہے انتر بھیمان ہو گئے اور راجا سب دکھلے میوں کا بیج اسپنٹ پاس رکھ کر ہر روز گیرت مالاندھی کے کنارے پر مہا پرڈ دیکھنے کے واسطے آ بیٹھے تھا جب ساتویں دن راجا تیرم کر کے وہاں بیٹھا سمب اسٹنٹ کیا دیکھا کہ چاروں طرف ندی کا پانی اٹا اتا ہوا اور آکاش سے بھی اتنا پانی برساکہ سب پر تھو سی اس پانی میں ڈوب گئی اور راجا بھی اس پانی میں غوطے کھانے لگا تب اسٹنٹ بھگوان نے میں کہا کہ اسٹنٹ بھگوان نے ایک ناو پر کت بوسے کے واسطے کہا تھا اسٹنٹ ابھی تک دکھلائی نہیں دیتی جبکہ میں ڈوب کر تیرا بھگت اب وہ ناو پر کت ہو کر گیا کر بلی اسی جتنا میں تھا کہ دوسرے ایک ناو پر سینٹ رکھ کر بیٹھے ہوئے دیکھ کر راجا بھت خوش ہوا جب وہ ناو پاس پہنچی تب سینٹ دکھیشورون نے راجا کو پکڑ کر اس ناو پر بیٹھا لیا اور دھینج دیکر بوسے کہ ای راجا تو نہیں دیکھتا کہ راجا نے ڈنڈوت کر کے اسٹنٹ پوچھا کہ اسٹنٹ روپ بھگوان کیوں نہیں آئے سٹنٹ دکھلے بوسے کہ تم پریشور کا اسٹنٹن کر رہے ہو پ بھگوان بھی اسٹنٹ آئے ہیں بیٹھے راجا نے پر ہم کہا تھا ناراین جی کا دھیمان کیا ویسے ہی اسٹنٹ روپ بھگوان نے آکر راجا کو درشن دیا جب اسٹک نام کالا سانپ وہاں پانی میں پر کت ہوا اور سینٹ رکھیشور اور راجا نے ناو کی ایک رشی کا سہرا کہ وہ رشی بھی سانپ کی مٹی اس چھلی کے سیننگ میں اور دوسرا سہرا یا اسٹک ناگ کی پوچھ سے بانہ صاحب وہ چھلی اس ناو کو پانی میں پھرنے لگی اور راجا نے اچھا پور بک تہا پرڈ کا ماشا دیکھ کر اسٹنٹ روپ بھگوان سے پوچھا کہ ای راجا آپ نے دیال ہو کر مہا پرڈ کا ماشا بھگوان اچھی طرح دکھلایا آپ میں پر چاہتا ہوں کہ آپ بھگوان کیوں بھگوان بھگوان ساگر یا تاروی کے کہ میں

جنم و بھرن سے چھوٹ جاؤں کس واسطے کہ سنساری آدمی وہ کر کم کرتا ہے جسے ہمیشہ جنجال میں پھنسا رہتا ہے اور جو کوئی آدمی کاٹن ہا کر اچھا بھلا کرک
 نہیں بناتا وہ اٹا اور سوز وغیرہ چوراسی لاکھ جنم میں جنم لیکر دکھ پاتا ہے اور سنساری آدمی دن رات ستری اور پتر اور ذون کے ٹوہ میں پھنسا
 رہتا ہے اور کسی سحر مارا میں جی کو جو اسکا پیرا پارگا دیکھتا ہے جنم نہیں کرتا اور پتریشور اپنی دیا اور کرپاسے جس کا کام پورا کر کے میں وہ اپنے
 اگیان سے اس کام کو کتا ہے کہ میں نے اپنی محنت سے کیا اور گھر اور دولت اور استری اور لڑکوں کو اپنا جان کر انکی محنت میں اپنا جنم
 اکارا کر دکھو دیتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ پورب جنم کے سدسار سے سب جیو اپنا بدل لینے کے واسطے دنیا میں آکر اکتھا ہوتے ہیں اور دنیا تھیں
 اکتھا کرکھا چھوٹا اور گیان کا پراپت ہونا سواے آپ کی کرپا اور ذیامے اور طرح نہیں ہو سکتا جب تک آدمی سنساری مایا سے الگ
 نہیں ہوتا تب تک او ان سے نہیں چھوٹتا اور جس پر آپ دیال ہو کر گیان دیتے ہیں وہ جھوسا گر پارا تر جاتا ہے نہیں تو بار بار جنم لیکر
 دکھ پاتا ہے سو آپ جھگوا بنا داس جان کر ایسا گیان دیکھو کہ جس سے میں جھوسا گر پارا تر جاؤں یہ سنکر تنس روپ جھگوان نے جو گیان
 لایا کو اپدیش کیا وہ سب گیان اور جوگ سادھنے اور پرہیز ہونے دیش اور سوال جواب رکھیشو روں کا پتر پورب تک تنس پتران میں لکھا
 ہے وہی گیان سننے سے راجا سنس برست پر م گیا نی ہو گیا پھر تنس روپ جھگوان پوئے کہ اے راجا تو اکتھا اپنی جہ کر لے جیسے راجا نے اکتھا اپنی
 بند کر کے پھر کھوئی تو اپنے کو امئی ندی کے کنارے آسن پر بیٹھا پایا اور پانی وغیرہ نما پر لڑکا تھا پھر نہ دکھلائی دیا اور یہ پتر اور نالین
 جی کی عماد لیکر اچھریج مانا اور میں میں سمجھا کہ تنس روپ جھگوان نے اپنی مایا سے میری اچھا کے موافق یہ تماشا دکھلایا پھر راجا سنس
 برت گیا پر پراپت ہونے سے ہر چہ تون میں دھیان لگا کر لگت ہوا اور تنس جھگوان پاتال میں جا کر رہے اور اپنی گلا سے بیگرہ لو
 دیش کو مار کر چارون بندے آئے اور برہما جی کو دیکر بیٹھ کر پوچھا اے اتنی کتھا سنکر شکند یو جی پوئے کہ اے راجا چوہو ہون سنو تر میں
 جو جو اتار پر پیشور لیتے ہیں انکی کتھا تم سے برن کی اور چوہو ہون سنو تر برہما جی کے ایک دن میں بیٹا جاتے ہیں اور اتنی ہی
 بڑی انکی رات بھی ہوتی ہے اسی دن اور رات کے حساب سے سو برس تک برہما جی جیتے ہیں اور چھ مہینے سورج اتار لیں رہتے ہیں
 تب تک دیوتوں کا ایک دن ہوتا ہے اور چھ مہینے سورج دھپتا میں رہتے ہیں تب تک دیوتوں کی ایک رات ہوتی ہے اور شکل چھو
 کے چند دن تک پتروں کا ایک دن ہوتا ہے اور کرشن کچھ کے چند دن تک پتروں کی ایک رات ہوتی ہے اور شکل چھو کو چھو اور
 کرشن کچھ کو اچھو کہتے ہیں اسی دن اور رات کے حساب سے دیوتا اور پتروں کی عمر سو برس کی ہوتی ہے اتنی کتھا سنکر راجا پر کھپے لے پتر کیا
 کہ اے مہاراج چوہو ہون سنو تر اور پتریشور کے اتار دن کی کتھا جسکے سننے سے سنساری جیو جھوسا گر پارا تر جاتے ہیں آپ کے منہ
 سے میں نے سنی اور آپ جھوٹ اور جھوٹ شیدا اور برہما تان (یعنی مانی دستقبل و حال) اتنوں کال کے جاننے والے ہیں اس لیے
 میں چاہتا ہوں کہ آپ کے منہ سے سورج بنشی اور چند بنشی راجوں کی کتھا جو پہلے ہو گئے ہیں سنوں شکند یو جی یہ بات سنکر پوئے
 کہ اے راجا تم نے محنت اچھی بات پوچھی ہم کہتے ہیں سنو جو کوئی ایسا کہے کہ شکند یو جی نے پیشنو ہو کر سنساری راجوں کا حال
 کس واسطے کہا سوا سنوں نے دو گن جھگورے کتھا کی تھی ایک یہ کہ جو پہلے راجا دھرم اتا اور گیانی سنساری مایا سے برکت ہو کر
 نکلت ہوئے ہیں انکی کتھا سننے سے راجا پر کھپتے کو راج اور بدن چھوڑ دینے کا سوچ نہ ہو گا دوسرے یہ کہ برہم پریشور نے
 شری رام چندر اتار سورج بنشی میں اور شری کرشن چندر اتار چندر بنشی میں ہر جگتوں کے سکھ دینے کے واسطے دعائل کر کے
 بست لایا میں وہ لایا اور کتھا سنکر سنساری لوگ سب پاپوں سے چھوٹ کر لگت پائیں۔

انوان اشکندہ

کتھا سوزج بنشی اور چندر بنشی راجون کی
اڈھیا کے پہلا۔ کتھا شرادھ دیومن کی

راجا پر بھیت اتنی کتھا سکر ٹولے کہ اے شکر دیو سو امی میں نے سب نشتوترون کی کتھا آپ کے ٹٹھ سے سنی اور راجا ست برت کا حال جبکو
تس رُوپ بھگوان نے گیان بیلا یا کتھا سکر بہت خوش ہوا اب میں یہ سنا چاہتا ہوں کہ کس کس راجا نے کون کون نشتوترون میں راج کیس
اب کیا شرادھ دیومن سورج کے بیٹے جو راج پر میں انکے سنتان کی کتھا بتا سے کہ یہ بات سکر شکر دیو جی بولے کہ اے راجا بتا کے ساتھ
اسکا حال کوئی نیکاروں برس میں بھی نہیں کہہ سکتا اس لیے پچھپ سے میں انکی کتھا کہتا ہوں سنو کہ جب تمہا ہر رُوپ ہو کر دنیا کے چاروں
طرف پانی پھر گیا اور کیوں نالاین جی استھت رہ کر یہ اچھا اٹکو ہوئی کہ جلست پیدا کر کے اپنا رُوپ آپ دکھیں تب ایک پھول کمل کا
ناراین جی کی ناٹھ سے پرکٹ ہو اور اس پھول سے شری برنجامی پیدا ہوئے نالاین جی کی آگیا سے انھوں نے تمہن نام بیٹا پیدا کیا اور
من کے ہر دے میں فریح نام پتر پیدا ہوا اور اس سے کشت نام لڑکا پیدا ہوا اور کشت سے سوزج نے جنم پا کر شرادھ دیومن نام بیٹا
پیدا کیا شرادھ دیو کے کوئی سنگان پیدا نہ ہوئی تب اسے بششور رکھیشور سے بنو گیا کہ آپ کوئی ایسی تدبیر کریں کہ جس میں میرے لڑکا
پیدا ہو بششور جی نے کہا کہ جگ کرنے سے تیرے لڑکا پیدا ہوگا جب اسے بششور جی کی آگیا کے موافق جگ کرنا شروع کی تب اس کی استری
نے بششور جی کے ساتھی پر امن سے جو اگن گند میں گھی کی آہنت ڈانٹا تھا کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے لڑکی بہت سندر پیدا ہو تب
اس پر امن نے لڑکی پیدا ہوئی کے واسطے نشتر پھلکا آہنت اگن میں ڈالی اس لیے لڑکی پیدا ہوئی جب رکھیشور نے اسکا نام لارا رکھا تب
شرادھ دیو بولا کہ اے مہاراج میں نے لڑکا پیدا ہونے کے واسطے جگ کیا تھا سوزج نے جب یہ کہ منتر کا پھل اٹھا ہو کر لڑکی پیدا ہوئی بششور جی
بولے کہ اے راجا تیری استری نے لڑکی پیدا ہونے کے واسطے اچھا رکھلکا آہنت دینے والے بڑا نہیں سے کہہ دیا تھا کہ میرے لڑکی پیدا ہوا اس سے
لڑکی پیدا ہوئی جب راجا یہ بات سکر سن میں چیتا کرنے لگا تب بششور جی بولے کہ اے راجا تو ادا اس ست ہو میں پریشور سے بنتی کر کے اس
لڑکی کو لڑکا کر دے گا یہ بات سنتے ہی راجا خوش ہو گیا اور بششور جی نے پریشور کا دھیان کر کے جب اپنے بڑھم تیج سے انکی استھت کی تب
بیششور ماٹھور میں دیکر بولے کہ تم کیا چاہتے ہو بششور جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی لڑکا ہو جائے پریشور بولے کہ بہت
اچھا ایسا ہی ہوگا یہ بات نالاین جی کے ٹٹھ سے نکلتے ہی جب وہ لڑکی بہت سندر رُوپ لڑکا ہو کر کھیلنے لگی تب راجا نے اسکا نام سندر من رکھ کر
بڑے خوشی منائی اور برہمنوں اور منگتوں کو ٹٹھ ناگکادان اور چھنا دیکر اسکو راجہ شری پڑھنا یا جب وہ دھرم اور پرچا پالن کے ساتھ راج
کرنے لگا تب ایک دن پریشور کی اچھے موافق اتر رشا ادرت کھنڈ میں خنکار کھیلنے گیا تو ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑتا ہوا انکا بن میں
جا پہنچا وہاں پہنچتے ہی راجا استری ہو گیا اور اسکی سواری کا گھوڑا بھی گھوڑی ہو گیا اور جتنے سینوک لوگ اس راجا کے ساتھ اس جنگل
میں پہنچے تھے سب استری ہو گئے یہ حال اپنا دیکھتے ہی وہ لوگ شرمندہ ہو کر ایک دوسرے سے اپنا حال نہیں کہہ سکتے تھے جب کسی کا
بگھس نہیں چلا تب اچھا پریشور کی اسی طرح جان کر بھوننے دھینچ رکھا اتنی کتھا سکر راجا پر بھیت نے بوجھا کہ اے من ماٹھوہ لوگ اس جنگل
میں جا کر کس سبب سے استری ہو گئے تھے اسکا حال کہیے شکر دیو جی نے کہا کہ اے راجا اس جنگل میں شری مہا دیو جی اور شری پاربتی جی

۱۲۳

۱۲۴

گائے کا چلا تا سکر پونہ نذر اٹھا اور اسے بھلی کی چمک میں شیر کو دیکھ کر تلوار اُسپر چلانی سو وہ تلوار ایک کان کاٹ کر گائے کے لگی اس سے وہ گائے
 مر گئی بہت عجیب شہسور می نے اُس گائے کو دیکھ کر پونہ نذر سے کہا کہ تو نے گائے تلوار سے مار ڈالی ہے اس لیے تو شہسور کو پال ہو جا کر گائے کے شاپ
 سے پونہ نذر نے وہ من اپنا چھوڑ کر ابر کے گھر تم پایا سو وہ اُس من میں برہم خرنج رہ کر تھکن کرنے لگا اور جنگل میں آگ لگنے سے اپنی اچھا
 کے موافق جگہ لگتا ہو گیا اور کب نام تیسرا بیٹا لاجا کا پر مہنٹس ہو گیا اور کزنش نام جو تھے بیٹے سے کاوش ذات جیشون کی پیدا ہو کر اتر
 و شا کارج کیا اور درشت او مکر نام پانچویں بیٹے کے بنش میں دھار شست ذات چھتری پیدا ہوئے یہ لوگ اپنی کر یا اور کم سے براہمن
 ہو گئے اور نرگ نام چھٹویں بیٹے کے بنش میں سمفٹ آوک سے آگن نام تک چھتری رہ کر آگن کے بنش میں براہمن پیدا ہوئے اور
 بھگت نام ساتویں بیٹے کی اولاد میں نا بھو آوک سے لے کر کئی بی بی کے پیچھے مرٹ نام ایسا پر پانی اور پکڑتی راجا ہوا کہ جسکے برابر
 کسی راجا نے جاگت نہیں کیا اسکی جاگت میں سب برتن جھون کرنے اور پانی پیئے اور چیز رکھنے کے واسطے سونے کے بنے تھے اور اسے
 سب دیوتا اور رکھیشور دن کو اپنی جاگت میں اتنا دان اور دیکھا دیا کہ کسی کو کچھ اچھا نہ رہی اور اسکے بنش میں ترن چند نام راجا لگا
 نام اپسرا کا پیتا ہوا اور اسی اپسرا سے اتر نام لڑکی پیدا ہو کر لیشور وار رکھیشور کو بیٹا ہی گئی جس سے گبیر دیوتا پیدا ہوئے اور ترن
 چند نام راجا کے شان نام ایک بیٹے نے بیشالی پری بسانی اسکے بنش میں ہیم چندر اور سوم د آوک بہت سے دھرماتما راجا ہوئے تھے

اوتھیاسے پسر - کتھما شہر ادھو دیوموں کے ستھان پیدا ہوئے کی

شکد یوجی سے کہہ کہ اوج راجا پر رکھیت اسی شہر ادھو دیوموں کا بیٹا شہر جات ام راجا ہوا اسکے بہان سکدینا نام ایک لڑکی بہت سُندر
 پیدا ہوئی اس لیے راجا اُس سے بہت پریند رکھ کر اٹھوں پہنرا سکوا پتے سا تھو رکھا تھا ایک دن راجا نے اپنی لانی اور کتھیا تمیت شکار
 کھیلنے کے واسطے جنگل میں جا کر بہان پر پونہ رکھیشور کا استھان عقا ڈیرا کیا جب وہ کتھیا اپنی نیمیلیون کو ساتھ لیکر اُس ڈیرے کے پاس
 پھرنے لگی تب اُسے ایک ڈھیر مٹی کا جس میں دو چھبیاں تھیں تھو دیکھ کر خون کی طرح اُن دونوں چھبیاں میں کا مٹا تھو نمودر یا جب اُسے کہ وہ
 دونوں آنکھیں چھون رکھیشور کی تھیں خون تھیں لگانب راجا کی لڑکی مارے ڈیرے کے گبیرا کر وہاں سے بہا یون سمیت اپنے ڈیرے میں
 چلی آئی رکھیشور مہاراج کے دیکھ پانے سے اسی ساعت راجا کی فوج میں سب تھوئے بڑے آدمی اور اون اور کھوٹے اور ہاتھی
 آوک کامل اور موثر بند ہو گیا اور پیتا میں درو ہوئے لگا تب راجا نے بد دھنا سب کی دیکھتے ہی بیا کل ہو کر بن باسیوں سے پوچھا
 کہ یہ کیسا استھان ہے کہ ہماری فوج کے لوگ دکھی ہو رہے ہیں وہاں کے لوگوں نے کہا کہ یہ استھان چھون رکھیشور کے رہنے کا ہے یہ بات
 سنتے ہی راجا اُس رکھیشور کا استھان دھو ڈھٹا ہوا اسی جگہ پر بہان خون بہتا تھا جا پہو پنا تب اُسے خون دیکھ کر اپنے لیان سے جا
 کر اسی شیلے میں چھون رکھیشور کا بدن مٹی سے چھب گیا اور وہ پریشو کے دھیمان میں ایسے امین ہو یہ ہے جن کو اپنے بدن تک
 کی شرمین ہر اور یہ خون رکھیشور کی دونوں آنکھوں میں کا مٹا تھو نے سے بہتا ہے یہ حال دیکھ کر راجا اپنی فوج والوں سے کا مٹا تھو نے کا
 حال پوچھنے لگانب راجا کی لڑکی ہوئی کہ اسراپ یہ قصہ مجھ سے آجان میں ہوا ہر راجا یہ بات سُکر پہلے بھٹے اور اس ہوا پھر اُس شیلے
 کے پاس کھڑا ہو کر بہت بلن آواز سے اُن رکھیشور کی استگت کی اور اپنے ہاتھ سے وہ مٹی جس سے رکھیشور مہاراج کا بدن چھب گیا تھا
 ہٹائی جب چھون رکھیشور ہ آواز سُکر مہادھ سے جا گئے اور ساو دھن ہوئے تب راجا نے لگو دندوت کر کے ہاتھ جوڑ کر فرمایا کہ اے من تاتھو
 ہر ادھو راجا میں میری لڑکی سے ہوا ہے اور جو اُسے آپ کی آنکھوں میں کا مٹا تھو دیا اس سے میں آپ کو اپنی لڑکی دیتا ہوں آپ ایسا اشریہ یاد دیکھیے

۱. ۱۰۰
۲. ۱۰۰
۳. ۱۰۰
۴. ۱۰۰
۵. ۱۰۰
۶. ۱۰۰
۷. ۱۰۰
۸. ۱۰۰
۹. ۱۰۰
۱۰. ۱۰۰
۱۱. ۱۰۰
۱۲. ۱۰۰
۱۳. ۱۰۰
۱۴. ۱۰۰
۱۵. ۱۰۰
۱۶. ۱۰۰
۱۷. ۱۰۰
۱۸. ۱۰۰
۱۹. ۱۰۰
۲۰. ۱۰۰
۲۱. ۱۰۰
۲۲. ۱۰۰
۲۳. ۱۰۰
۲۴. ۱۰۰
۲۵. ۱۰۰
۲۶. ۱۰۰
۲۷. ۱۰۰
۲۸. ۱۰۰
۲۹. ۱۰۰
۳۰. ۱۰۰
۳۱. ۱۰۰
۳۲. ۱۰۰
۳۳. ۱۰۰
۳۴. ۱۰۰
۳۵. ۱۰۰
۳۶. ۱۰۰
۳۷. ۱۰۰
۳۸. ۱۰۰
۳۹. ۱۰۰
۴۰. ۱۰۰
۴۱. ۱۰۰
۴۲. ۱۰۰
۴۳. ۱۰۰
۴۴. ۱۰۰
۴۵. ۱۰۰
۴۶. ۱۰۰
۴۷. ۱۰۰
۴۸. ۱۰۰
۴۹. ۱۰۰
۵۰. ۱۰۰

بڑی خوشی سے گلے ملنا چاہا لیکن راجا نے اسکو گلے مارا کہ میں بچا را کہ شاید وہ رکھیشور رک گیا اور اسنے دوسرا پیت بنا کر یہ سب سامان پیدا کیا ہے جب راجا نے اس سندیہ سے اسکو اپنے گلے نہیں لگایا تب راجا کی بیٹی بولی کہ اے پیتا تم نے مجھکو نہیں بچا یا جو گلے نہیں لگا یا راجا بولوا کہ تیرے ماں باپ کا اتم کل ہے اور تو نے دوسرا پیت کر کے کل میں داغ لگایا یہ بات سنکر وہ بولی کہ آپ ایسا سندیہ نہ کریں میں نے دوسرا پیت نہیں کیا یہ سب دولت اور قسمت جو آپ دیکھتے ہیں رکھیشور ہمارا راج نے جنگو آپ مجھے سونپ گئے تھے اپنے جوہل سے پرکشت کی ہے یہ بات سنتے ہی راجا نے بڑی خوشی سے اپنی لڑکی کو پیار کیا اور جب مندر میں جا کر چیون رکھیشور کو اشونی کہا کر کے برابر بھت خوبصورت اور جوان دیکھا تب آندر پور بک اُنکو دُت کر کے بڑا کیا کہ اے ہمارا راج میں سونم جگ کرنے کی اچھا رکھ کر چاہتا ہوں کہ آپ بھی دیکھ کر اس جگ میں چلیے چیون رکھیشور یہ بات مانکر ستری سمیت راجا کے مکان پر گئے تو رانی اپنی بیٹی اور داماد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی جب چیون رکھیشور نے راجا کے یہاں جگ کرنا شروع کیا اور سب دیوتا اور رکھیشور لوگ وہاں آئے تب چیون رکھیشور نے دیوتاؤں سے کہا کہ جگ میں اشونی کہا کاچی بھاگ دیو یہ بات سنکر اندر بولے کہ اشونی کہا بیدرو کو کیوں کو چھو تے ہیں اسلیے اُنکو جگ کا بھاگ دینا چاہیے چیون رکھیشور بولے کہ اے اندر میں اشونی کہا کو جگ کا بھاگ دینے کے واسطے بات ہار چکا ہوں اس لیے ضرور اُنکو بھاگ دوں گا یہ بات سنکر اندر کو رو دھو کر کے بولے کہ اے رکھیشور جو تم ہمارا لانا نہ مانکر اشونی کہا کو جگ میں بھاگ دو گے تو ہم تمکو مار ڈالینگے ایسا کہہ کر جیسے چیون رکھیشور کو مارنے کے واسطے اندر نے کہا اٹھائی ویسے ہی رکھیشور کی اگیا اور پریشور کی اچھا سے اندر کا ہاتھ اسی طرح اٹھا رہ گیا اور اندر نے کہا مارنے کے واسطے چاہا لیکن اُنکا ہاتھ نیچے کو نہیں چھکا جب اندر اپنی کرنی سے شرمندہ ہو کر ہاتھ اٹھے رہنے سے دُکھ پائے لگے تب دیوتا اور رکھیشور جو وہاں پر بیٹھے تھے اندر سے کہنے لگے کہ تم نے چیون رکھیشور کو جاتا سے جیسا اُنچت کیا ویسا ڈنڈا یا باب نم اپنا پرادھ اٹھیں سے چھرا کر اوتب اٹھا لیا ہاتھ نیچے کو جھکے گا جب اندر نے ہار مانکر اس طرح بڑا کیا کہ آپ ہما تمہارے ہن میں آئی مہا کو بنا کر اپنے پھل کو پہنچا آپ دیال ہو کر میرا پرادھ چھایا کیے اور اشونی کہا کا بھاگ جگ میں دیکھیے ہم سب دیوتاؤں کو اچھا کنا منظور ہے جب چیون رکھیشور نے اندر کو دین دیکھا کہ اپنے ہاتھ سے اُنکا ہاتھ جھکا دیا تب اندر کا ہاتھ نیچے چھک کر چیون کا تیون ہو گیا جب چیون رکھیشور اور دیوتاؤں نے اشونی کہا کا بھاگ جگ میں دیکر اُنکو اپنی بھگت میں بھا کر کھلایا اور جگ لاجا کا اچھی طرح پورا ہوا اشونی کہا بھل خوش ہو گئے تب سب دیوتا اور من اور چیون رکھیشور آدک اپنے اپنے مکان پر چلے گئے تھی کتھا سنا کر سکر دیو جی بولے کہ اے راجا جو کوئی پریشور کی شرم میں جا کر اُنکا تپ اور اسن کرنا ہوا اسکو لوگ اور پر لوگ دونوں جگہ سکھ ہوتا ہے اور کوئی اسکو دُکھ نہیں دے سکتا وہ آدمی جو کچھ اُنھوں سے کہتا ہے یا جس چیز کی چاہنا کرتا ہے ہمارا راجی سب بات اور سورتھ اسکا پورن کرتے ہیں اے راجا پر چھیت اسی شرا دھ دیو کے بخش میں رہو نام راجا بڑا بر تابی ہو کر اسکے یہاں ایک لڑکی بھت خوبصورت اور بڑھان رلیوتی نام پیدا ہوئی جب راجا نے اس لڑکی کو یہاں سے کے لائق دیکھا تب اپنے من میں بچا رکھا کہ سب بھگت کے پیدا کرنے والے بڑنجامی ہیں میں اُن سے جا کر پوچھوں کہ کون شخص بھت خوبصورت ہے جس راجا کے بیٹے کو وہ خوبصورت بنا دے میں اپنی لڑکی یا وہ دون ایسا بچا کر لیا اپنی لڑکی سمیت بڑنم لوگ میں گیا تب بڑنجامی سنا نکل پورا اچھا کر دے سے بیٹھا اُس سب بڑنجامی کی سھامین گندھرب لوگ گاتے تھے اسلیے راجا نے پوچھا کہ اچت بنا کر بچا رکھا کہ جب گانا بند ہو جائے تب میں اپنا منہ دھو کموں اسی اچھا سے راجا وہاں تھوڑی دیر تک بیٹھا رہا جب گندھرب لوگ کا چکے تب راجا نے بڑنجامی سے بڑا کیا کہ جو راج گما آپ کے نزدیک بھت سندر ہوا اسکو بتا دیجیے تو میں اس لڑکی کا بواہ اُس سے کر دوں بڑنجامی بولے کہ جب سے تم میرے پاس آئے ہو تب سے دنیا میں شائیس جگ بیست گئے جو راجا بھتھاری دنیا میں تھے وہ سب گر گئے اب اُنکے بخش میں کوئی دوسرا راجا دھرتا دنیا میں نہیں رہا اسواسطے تم اپنی بیٹی

بندوبستی کے بیٹے بلجھند جی کو جو شیش ناگ کا اوتار ہیں بیاہ دو دب راجا ریوت نے برہما جی کی آگیا سے بریوتی اپنی لڑکی بلجھند جی کو بیاہ دی اور راجا آپ بن میں جا کر رہیں کر کے مکٹن ہوا اور ریوتی سے جاٹ کی بیٹی کیلیں ہاتھ کی لہی تھی اسیلے بلدوبستی نے اس کا بکڑا کر مکا بنائے اور جو ناگ لیا

ادھیان کے چوتھا - کتھا راجا امبر کی

شکر دیوبستی کے لڑکے اور راجا پرکھیت راجا سراجا کے بنش میں راجا امبر کی ایسا بنش ہوا کہ جس پر براہمن کا شاپ نہیں لگا اتنا سکر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج یہ بڑے شکر جی کی بات ہے کہ براہمن کا شاپ چھوٹھا ہو جسے اولیہ پریم بنش اور راجا کو براہمن نے کس واسطے شاپ دیا اسکا حال کیسے شکر دیوبستی کے لڑکے اور راجا اسکی کتھا اس طرح ہے کہ راجا امبر کی اندریوں کا کتھا چھوڑ کر تپ اور پوجا کرنا لین جی کی سنتے سن سے کر کے ہر چہ لون میں دھیان لگائے ہوئے راج کرنا تھا اور اسکی جاٹ میں دیوتا لوگ رکھیشور دن اور براہمنوں کا روپ دھر کر اپنا پنا بھاگ لینے آئے تھے اور وہ راجا دن رات ٹھکے سے پریشور کا انعم اور ہاتھوں سے ٹھاکر جی کی پوجا اور سیدو اور آکھوں سے ہر چہ لون کا درشن دھیان میں کر کے کانون سے کتھا اور لیل اور تاروں کی سکر سنساری ہو ہار پننے کے برابر جاتا تھا اس لیے نارین جی دن دیال اسکو اپنا پریم بھگت جانکر اسے راج اور دلش کی رچھا اپنے سدرشن چکر سے کرتے تھے اور راجا کی استری بھی پریم بنش اور سیت برہما تھی سولہ راجا اورانی دنوں آدمی پریشور کی بھگت اپنے ہر دن میں رکھ کر دینی کو بچھ اور سب ایکادشی نرجل برت کرتے تھے اور دواوشی کے دن ساٹھ کروڑ گن بدھ پوریک براہمنوں کو دارن ویکر اور انکو بھوجن کھلا کر آپ دواوشی میں برت کا پارن کرتے تھے ایک دن ایکادشی کے دوسرے دن دو گھڑی دواوشی تھی اسی دن برت کو ڈرہا رکھیشور نے اٹھاسی ہزار رکھیشور دن سمیت واسطے پرکھیا لینے دھر م دواوشی کے راجا امبر کی کے مکان پر آکر بھوجن مانگا راجا نے رکھیشور کا کاڈر کے پڑ کیا کہ مہاراج بھوجن سب ملیا رہی رکھیا لگیے ڈرہا سا بولے کہ ہم انسان کر اور میں تب بھوجن کر میں ایسا لکھ کر جنما جی کے کنار سے انسان کرتے چلے گئے اور وہاں جان بوجھ کر پوجا اور انسان میں دیر لگائی جس میں دواوشی سمیت جاے جب ڈرہا سا آئے اور دواوشی تینے لگی تب راجا نے گہرا کر براہمنوں سے پوچھا کہ ڈرہا سا رکھیشور انسان کر کے نہیں چہرے اور دواوشی بتایا جاتی ہے اور تیر دواوشی میں برت کا پارن کرنا پچاسیہ اس سے اب کیا کرنا چاہیے براہمنوں نے آگیا دی کہ دواوشی میں ٹھاکر جی کے چرنارت سے برت کا پارن کر لو چلو بھر پانی پینا بھوجن کی گنتی میں نہیں رہو راجا نے براہمنوں کی آگیا سے دواوشی میں چرنارت سے پارن کر لیا ایک ساعت پر جب دواوشی غنیت گئی تب ڈرہا سا رکھیشور انسان کر کے آئے جب راجا نے بڑی خوشی سے انکو بھوجن کرنے کے واسطے کہا تب رکھیشور بولے کہ اے راجا تو ہمیشہ اپنے برت کا پارن دواوشی میں کرتا تھا آج اس ساعت دواوشی بیت گئی تو نے پارن کیا یا نہیں راجا نے کہا کہ اے مہاراج میں نے پچھ بھوجن نہ کر کے براہمنوں کی آگیا کے موافق چرنارت سے پارن کر لیا یہ بات سنتے ہی ڈرہا سا کو دھ کر کے بولے کہ تو نے ہم کو دواوشی میں بھوجن کرنا لکھ کر بنا آئے ہمارے برت کا پارن کر لیا ایسا بھگت نہیں چاہیے تھا یہ لکھ کر ڈو دھ کر کے ڈرہا سا نے ایک لٹ کو اپنی جبا سے لٹو کر پتھوی پر پکا تو امی سکر کر تیا نام استری ہتھیار لیے پرکٹ ہو کر راجا کو مارنے دوڑی اے پرکھیت ڈرہا سا نے بنا براہمدھ راجا کو مارنا چاہا تھا اس لیے نارین جی نے ڈرہا سا رکھیشور کا ادھر م چھکر سدرشن چکر کو آگیا دی کہ تو جا کر راجا کی سہانیا اور رتھا کر جس میں اسکو دکھ پہونے سوا سنی سکر سدرشن چکر ہوا ان آکر پرکٹ ہوا جب سدرشن چکر کے پرکاش سے کرتیا کا بدن گلنے لگا اور وہ بیا گل ہو کر بھاگی تب سدرشن چکر ڈرہا سا رکھیشور کو جلائے کہ واسطے چلا جب ڈرہا سا وہاں سے اپنا پارن لیکر بھاگے اور سدرشن چکر نے انکا بچھا کیا تب وہ بھاگ کر دن اور کبیر اور اندر وغیرہ سے لوگ میں اس اچھا سے گئے کہ کوئی دیوتا ہمارا رچھا کرے لیکن کسی دیوتا کو ایسی سائرتھ نہیں ہوتی جو رکھیشور کو پوجا سکے جب ڈرہا سا نے انہیں

۲۲۷

پڑا پچا کو نہیں دیکھا تب برہم لوگ میں دوڑے گئے نہ جانی انکو دیکھتے ہی بولے کہ اے دربار باس تم نے ان آویزش بھگوان کے بھگت کا اپرا دتھ
 کیا ہے جو ایشور ہم سب کے مالک ہو کر لیک مارنے میں تینوں لوگ کا ناش کر سکتے ہیں ہم تختاری رچھا نہیں کر سکتے جب دربار سا وہاں
 بھی نراس ہو کر شری ہما دیو جی کی شرن میں گئے تب شری ہما دیو جی بولے کہ اے دربار باس اپنی شری کی مایا سے ہم سب لوگ پیدا ہوئے ہیں لیکن
 انکی مایا کا بھیر ہم اور نارو اور سنگا دک اور برہما جی اور کیل دیو اولک کوئی نہیں جان سکتے تم انھیں پر برہم کی شرن میں جاؤ تو چھوٹے بھگوان
 ایسی سادھو تھیں جو تختاری رچھا کر سکو جسے دربار باس نے دیکھا کہ سواسے پریشور کے کوئی دوسرا تینوں لوگ میں میری رچھا کر نہوالا
 نہیں ہے تب بلیکٹے ناخ کی شرن میں گئے اور استت کر کے پڑ پڑا کہ کیا کہ میں نے پھارے بھگت کا کہاں کیا ایسے سدرشن چاکر بھگوان
 مارا چاہتا ہوں میں آپ کی شرن میں آیا ہوں شرن آئے کی لاج رکھ کر میری رچھا کیجیے یہ بات سنا کر بلیکٹے ناخ بولے کہ اے دربار باس ہم تینوں لوگ
 کے مالک ہیں لیکن اپنے بھگت پر ہمارا کچھ بس نہیں چل سکتا ہم بھگت سے گئے اور ہمیں رشتہ میں ہم کو اپنے بھگت سے پیار سے ہیں ویسا ہم اپنی
 پچھی جی اور اپنے بدن کو بھی پیارا نہیں جانتے جس طرح پیت برہم ستری اپنی سیواسے پت کو بس میں کر لینی ہر اس طرح ہم اپنے بھگت کے بس میں
 رہتے ہیں اور نہ کوئی بھگت سب سنساری سکو چھوڑ کر سواسے دیوان ہر خزان کے دوسری کچھا چھا نہیں رکھتے اور ہم کو اپنا است دیوانہ کرنا یا باجا
 کرنا سے چاہتے ہیں ایسے ہم انکا بچن مٹا نہیں سکتے اور ہم کو اپنے بچن مل جانے کا کچھ سوچ نہیں ہوتا لیکن ہمارے بھگت کا کہنا کوئی مٹا
 نہیں سکتا سوا دربار باس ہمارے بھگت بڑے دیال ہوتے ہیں اور کو وہ کو اپنے بس میں رکھتے ہیں اور کس کا ان بھلا نہیں چاہتے ہیں جو
 راجا انبرکھ اپنے اپنے ان سے کرو دو کرتے تو تم اسی جگہ جلا کر بھنم ہو جائے یہاں تک کہ نہ ہو پختہ تم راجا انبرکھ ہمارے بھگت کی شرن میں جاؤ
 وہی پھاری رچھا کرینگے نہیں تو سدرشن چکر سے نہ بچو گے ہم تختاری رچھا نہیں کر سکتے۔

اوصیائے پانچوان - آنا دربار باس رکھیشور کا راجا انبرکھ کے پاس

شکر دیو جی بولے کہ اے راجا پر بھیت جب دربار باس رکھیشور بھگوان سے بھی نراس ہوئے تب وہ بہت بھت ہو کر راجا انبرکھ کے پاس آئے
 اور دندوت کر کے کھڑے رہے راجا یہ دشا انکی دیکھتے ہی اپنے دھرم اور دیاسے کہ دشمن کا بھی دکھ نہیں دیکھ سکتے تھے بہت استت کرنے کے
 پیچھے بڑو کر بولے کہ اے سدرشن چکر دربار باس رکھیشور کو براہمن جانتا انکی رچھا کرو کس واسطے کہ تمہارے مالک برہمنیہ دیو ہیں اور میں بھی
 براہمن کی بھگت رکھتا ہوں ایسے مجھ سے براہمن کا دکھ دیکھا نہیں جاتا اور میں نے آج تک جو دھرم کیا ہوا اسکے پھل سے دربار باس
 کچھ دکھ نہ پاویں یہ بچن راجا انبرکھ کا سنتے ہی سدرشن چاکر نے تیج اپنا ٹھنڈھا کر لیا تب راجا نے دربار باس سے جو انکھ نیجی کیے کھڑے رکھے
 ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہمارا ج سب پلا تھینے ہیں چکر بھو جن کیے دربار باس نے چھتیس پرکار کے جن بڑے آندے بھو جن کیے اے راجا پر بھیت
 دربار باس سدرشن چکر کے در سے آکاش اور پاتال میں ایک برس تک بھا گیا کہ اور راجا انبرکھ برس دن تک برابر ویسے ہی اسی جگہ
 کھڑے رہ کر اس بات کا سوچ کرتے رہے کہ دیکھو میرے سبب سے رکھیشور اتنا دکھ پاتے ہیں برس دن تک وہی بھو جن جو دربار باس
 رکھے واسطے بنا تھا ہر چھا سے ٹھنڈھا نہیں ہوا جب براہمنوں کو بھو جن کر کے راجا نے بھی پر ساد پایا تب دربار باس رکھیشور بہت
 آدھینتی سے بولے کہ اے راجا انبرکھ میں آج تک ہر بھگتوں کی تمہا نہیں جانتا تھا کہ پریشور کے بھگت سب سے زبردست ہیں
 اور تم دھن ہو جو مجھ اپرا دھی کے واسطے برس دن تک کھڑے رہ کر ہینا کرتے رہے اور سدرشن چکر کی استت کر کے تم نے میرا
 پران پچا بھگوان نہیں ہے کہ ہر بھگتوں کا ہمتا ہم برہن کر سکو جسے دربار باس رکھیشور راجا سے پلا ہو کر چلے گئے

تب اور سب برادرین اور کھپشور جو وہاں پر تھے راجا کی استت کرنے لگے نکاح میں سکر راجا بولا کہ میں کون گنتی میں ہوں یہ سب برادرین اور کھپشور کے برابر شکر چکر کا برتاپ تھا جس نے جھک کر تیا کے ہاتھ سے بچا یاد کھپشور کی اتنی کر یا ہونے پر بھی راجا انہر کچھ غور نہ رکھتا تھا اور کھپشور کے برابر اندر لوگ کا شکر کچھ مال نہ سمجھتا تھا اتنی کتھا سکر شکر یوجی بولے کہ اے راجا پر کھپشور سے یہ تھوڑی سی ہنما راجا امبر کچھ کی میں نے تم کو سنائی اس کے اور سب گنو کا حال کوئی برتن نہیں کر سکتا کچھ دن بیتے راجا انہر کچھ نے برکت ہو کر راجا گدی اپنے چھوٹے بیٹے کو دے دی اور آپ بن میں جا کر بڑھن کر کے ملت ہوا۔

ادھیان۔ کچھ چھوان۔ کرو دھ کر ناراجا چھواک کا اپنے بیٹے پر

شکر یوجی بولے کہ اے راجا پر کھپشور راجا انہر کچھ کے بنش میں اچھواک نام راجا بڑا بر تاپی ہوا ایک دن وہ شمشاد نام اپنے بڑے بیٹے سے بولا کہ تو جنگل میں جا کر شکار مار لا تو میں پیڑوں کا شتر ادھ کر ون راجا کے بیٹے نے جنگل میں جا کر خرگوش بار کھو کھو لگنے سے ٹھوڑا ناس اُسکا آپ کھا لیا اور ناس اپنے باپ کے پاس لے آیا جب راجا شتر ادھ کرنے کے واسطے بیٹھا تب کھپشور نے اپنے جوگ بل سے جانکر بولے کہ اے راجا اسمین سے ٹھوڑا ناس تیرے بیٹے نے کھا لیا ہر اسلیے یہ ناس شتر ادھ کرنے کے لائق نہیں رہا یہ بات سنتے ہی راجا نے شمشاد کو شہر سے باہر نکال دیا تب وہ جنگل میں جا جو تیرے کھپشور کی گئی میں جا کر بڑھن کرنے لگا جب کچھ دن بعد راجا اچھواک نے کھپشور کو شمشاد کو جنگل سے لا کر راجا گدی پر بیٹھا دیا اور اسکے بنش میں بڑو نام راجا بڑا بر تاپی اور بلوان ہوا ایک بار دیوتوں نے دیوتوں کو لڑائی میں جیت لیا جب اندر نے بر تاجی کے پاس جا کر اپنے جیتنے کی تدبیر پوچھی تب بر تاجی بولے کہ اے اندر تم مروت لوگ سے راجا پر بڑو کو اپنی در کے واسطے لے آؤ تو تمھاری جیت ہوگی یہ بچن سنتے ہی اندر نے بڑو کے پاس جا کر بڑو کیا کہ آپ کو ہماری مدد کر کے دیوتوں سے لڑنا چاہیے بڑو بولا کہ اے اندر جھک کر تمھاری مدد کرنے میں کچھ انکار نہیں ہر لیکن دیوتوں سے لڑنے وقت جتانو تامل پیدا ہوگا کہ ہاتھی پور گھوڑے میرا بوجھتا اٹھا سکیں گے اس لیے تم بیل روپ ہو کر جھک کر اپنی بیٹھ پر بیٹھاؤ تب میں دیوتوں سے لڑوں گا جب اندر نے اپنا کام کالنے کے واسطے بیل روپ دھرتا راجا نے اُس پر پڑھ کر دیوتوں کو لڑائی میں جیت لیا جب راجا کی مدد سے اندر وغیرہ دیوتوں نے اپنا راج پایا تب پر بڑو پھر مروت لوگ میں اگر اپنا راج کرتے لگا اسکے بنش میں ساونت نام راجا ہوا بر تاپی ہوا جس نے ساوتری پری بانی اسکا پوتا راجا کلبیا شوا اسیا بلوان ہوا جسے اٹنگ کھپشور کی سہا پتا کر کے وقت دھرتا کر کے دیت کو مار ڈالا اور اُس دیت کے ٹھکے سے اسی جو الکل کی جسی آگ سے لکھن ہزار بیٹے راجا کلبیا شوا کے جل گئے ڈھرتا اس آگ میں بیٹھے اسکے بچے اور ڈھرتا اس کا بیٹا لکھن ہوا اسکے بنش میں جو شوا نام راجا اسیا بر تاپی اور بلوان ہوا کہ جسے ادھین ساتون دیپ کے راجا رہتے تھے لیکن وہ سنتان نمونے سے ہمیشہ ادا س رہتا تھا ایک دن راجا نے کھپشوروں سے بڑو کیا کہ اے ہمارا آپ لوگ کوئی تدبیر ایسی کر میں کہ جس سے میرے یہاں بیٹا پیدا ہو کھپشوروں نے بیٹا پیدا ہونے کی واسطے راجا سے جگ کرا کے ایک کلسا پانی کا منتر پڑھ کر جگ شالا میں اس اچھا سے لکھا کہ پرا تھ کال میں پانی رانی کو ملا دینگے تو اسکے بیٹا پیدا ہوگا جب رانکو راجا اور کھپشور لوگ اسی جگ شالا میں سوئے اور پریشور کی اچھا سے لجا کو پیا س لگی تب لاجا نے دھوکے سے وہ پانی پی لیا تب پرا تھ کال پر کھپشور لوگ یہ حال جانکر بولے کہ اے راجا تمھارے نصیب اور ہر اچھا میں کسید کا کچھ نہیں تھا ہے پیٹ سے ایک لکھا پیدا ہوگا راجا یہ بات سکر بچے اور اُس ہوا پھر پریشور کی اچھا اسی طرح جانکر شکر کو لیا جب پیٹ لاجا کا کھپشور کی استری کی طرح ہر روز بڑھنے لگا اور دن میں کھپشوروں نے لاجا کی دہنی کو کھچ کر پریش، میں سے لکا نکال لیا اور لکھا اسی کر ہر اچھا سے راجا کو چنگا کر دیا جب اُس لڑکے نے رو کر

۱۲۳۳
۲۳
۳
۶
۱۳
۱۶
۱۹
۲۲
۲۵
۲۸
۳۱
۳۴
۳۷
۴۰
۴۳
۴۶
۴۹
۵۲
۵۵
۵۸
۶۱
۶۴
۶۷
۷۰
۷۳
۷۶
۷۹
۸۲
۸۵
۸۸
۹۱
۹۴
۹۷
۱۰۰

۱ سو بکند

۲ سوسوہ

۳ تیرا

دو دو ماٹنگا تب اندرتے اپنا گھونٹھا اور ت بھرا اسکے ٹھہرین ڈاکر چسپا تو پیٹ اُسکا بھر گیا اور اندرتے انکوٹھا چسپا نے سوا اُسکو ماندھا ناہا پکا
 کما تھا کہ اسکا پالنن میں کرونگا اس لیے رکھیشورون نے اسکا نام ماندھا تارکھا سو وہ ایسا پرتابی اور لبوان اور ساتون دینپ کارا جا ہوا
 جس سے راون آدک سب دیت اور راجپس ڈرتے تھے اور نے جگ کر کے بہت دان اور دچھنا برا ہمنون کو دی اس سے تیج اور بل
 اُسکا بہت ہوا اور ماندھا تارکے ہمان چکند آدک تین بیٹے اور پچاس لڑکیاں ہوئیں سو اسنے پچاسون لڑکیاں اپنی سو پھر نام رکھیشور کو
 بیاد دین اتنی لکھا سنکر راجا پر بھیت نے پوچھا کہ اے ہمارا ج مانڈھا تار نے پچاس لڑکیاں ایک رکھیشور کو کیوں بیاد دین شکد یوجی
 کہ اے راجا سو پھر رکھیشور جنما کے کنارے پانی میں بیٹے تپ کرتے تھے ساٹھ ہزار برس تپ کر نیکے تھے ایک دن رکھیشور نے ایک چھلی کو
 پینے پھون کے ساتھ جل میں بہا کر تے دیکھا تب بوڑھے ہونے پر بھی من میں پکارا کہ کوٹھو اتھر بہت اچھا ہوتا ہے جو جب رکھیشور کو پک
 لرنے کی اچھا ہوئی تب اُنھوں نے راجا ماندھا تار کے پاس جا کر کہا کہ ہلو ایک لڑکی اپنی دو راجا کے سناپ کے ڈرے یہ جواب دیا کہ ہمارا ج
 میرے پچاس لڑکیاں ہیں آپ لاج مندر میں جاوین جو لڑکی آپ کو پسند کرے اسی کے ساتھ آپ کا بیاد کروں یہ بات سنکر سو پھر رکھیشور
 نے پکار لیا کہ چھوڑوڑھے آدمی کو راجا کی یہ سب لڑکیاں کیوں قبول کرینگے جو ان استریاں بوڑھے آدمی کو نہیں چاہتی ہیں ایسا پکار کر
 رکھیشور نے اپنے تپ کے بل سے اپنی صورت بہت محندر اور جوان بنائی کہ جسکو دیکھ کر اپسر اُموہت ہو جاوین جب وہ رکھیشور اپنا روت
 اُشونی کمار کے برابر مندر بنا کر راج مندر میں گئے تب انکی مندر تائی دیکھ کر راجا کی پچاسون لڑکیاں لاج چھوڑ کر اپسر اُموہت ہو گئیں تب
 راجا ماندھا تار نے پچاسون لڑکیاں رکھیشور کو بدھو پور تک بیاد دین اور رکھیشور ہمارا ج سبکو اپنے مکان پر لے آئے اور اپنے جوگ کے
 بل سے پچاس لبوان رتھوں سے جڑا تے ہوئے بانخ اور تلاب وغیرہ سب چیزوں سمیت بنا دیے اور سو پھر رکھیشور پچاس رُوپ دھر کر ایک
 ایک استری سے علیحدہ علیحدہ لبوانوں میں جھوک اور بلاس کرنے لگے وہ سب لبوان رکھیشور کی اچھا کے موافق اڑ کر اندر لوک آدک میں
 چلے جاتے تھے اور ان لبوانوں کی شو بھا دیکھ کر دیوتا اور دیو کنیا اور ماندھا تار آدک ابرکھا یعنی حسد کے ساتھ انکی بڑائی کرتے تھے جب سب
 سکھا اور بلاس کرتے ہوئے رکھیشور کے پچاس ہزار بیٹے پیدا ہوئے اور انکا بنش اتنا بڑھا کہ جسکی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی تھی تب اُنھوں نے
 بہت دن سنساری سکھ جھوک کر کے ایک دن من میں پکار لیا کہ دیکھو اتنے دن ہم نے سکھ کیا تیر بھی من نہیں بھرا اور ہم نے اپنے اگیاں
 سے ہرچن اور انمن کرنا چھوڑ دیا اور سنساری مایا میں چننکر خراب ہوئے جو اسی طرح مایا جال میں چننے ہوئے تھے تو ہمارا پر لوک بڑا جا بکا
 ایسے پھر پکھیشور کا تپ اور چمن کرنا چاہیے ایسا پکار کر سو پھر رکھیشور نے من اپنا سنساری مایا سے الگ کر لیا اور پچاسون استریوں سمیت
 بن میں جا کر جوگ ابھیا س کے ساتھ اپنا بدن چھوڑ دیا تب پچاسو استریاں اُنکے ساتھ تھی ہو کر بہت سمیت ست لوک میں چلی گئیں۔

ادھیائے ساتوان - کتھا راجا تریشنگ کی۔

شکد یوجی بوئے کہ اے راجا پر بھیت ماندھا تار کے کرنے کے تھے انبر کیو نام بڑا بیٹا اسکی کہدی پر بیٹھا اسکے بنش میں ہاریت نام ایسا پرتابی
 راجا ہوا کہ جس نے ناگوئی سمایا کر کے گنہوں کو مارا تب ناگوں نے بڑی خوشی سے اپنی بہن اُسکو بیاد کر یہ بردان دیا کہ جو لوگ
 تمھارے نام کا انمن کرینگے اُنکو کوئی سانپ دکھ دیکھا اسی سے ہارت کے بنش میں تریشنگ نام راجا پیدا ہوا اور تریشنگ کو گے بہنوں نے اُسکو ایسا شاہ
 دیا کہ وہ چاندل ہو گیا اور پھر تریشنگ کے بردان سے اُسکو سوگ ملا اتنی لکھا سنکر راجا پر بھیت نے پوچھا کہ اے سوامی اسکی کتھا کیوں کر کہتا کر کے
 کیے شکد یوجی بوئے کہ اے راجا پر بھیت راجا تریشنگ ایک دن تریشنگ سے ہوا کہ آپ جھکو کوئی ایسی جگہ کرادیں کہ جس سے میں

اسی بدن سے سو رگ کو چلا جاؤں یہ سکر بشہ شہری نے کہا کہ ہم کو ایسی جگہ کرانہیں آتی جب ترشک نے جا کر شہ شہ جی کے بیٹوں سے یہ بات
 کہی تب انھوں نے اسکو شاب دیا کہ تو گرو کا بچن جو ٹھوٹھو جھک کر پھر عار سے پاس بوجھنے آیا اسلئے تو چائڈل ہو جا ترشک جب رات کو سو کر نہ رات
 سچا اٹھا تو بدن اسکا کالا ہو گیا اور کپڑے بھی نیلے ہو گئے اسلئے لوگوں نے چھوٹا اسکا بند کر دیا تب وہ گھبرا کر بشوا اتر کھینشور کی شرن میں ہو
 بشہ شہ جی سے دشمنی رکھتے تھے جا کر لولا کہ نمارج گرو کے بیٹوں نے جھکو شاپ دیکر چائڈل بنا دیا اور میری اچھا سو رگ میں جانے کی تھی
 سو وہ پوری نہ ہوئی اس واسطے تو ہری شرن میں آیا ہوں جس میں میری کاسنا پوری ہو وہ کہیں یہ بات سنتے ہی بشوا اتر نہ سکی بولے کہ اچھا
 شاپ دینے سے جو تیری صورت چائڈل کی طرح ہو گئی ہو وہ کسی طرح بدل نہیں سکتی لیکن میں جھکو شاپ صورت سے سو رگ میں پہنچاؤنگا
 ایسا کہ بشوا اترنے سے سب پر تھوڑی کے کھینشوروں کو اپنے یہاں بلا یا نہیں تو بیٹے بشہ شہ گرو کے نہیں آئے اسلئے بشوا اترنے ان
 لوگوں کو شاپ دیکر دو م بنا دیا اور راجا ترشک سے جگہ کرانی جب اس جگہ میں کسی دیوتا نے آہٹ نہیں لیا تب بشوا اترنے کو وہ
 کر کے اپنے کنڈل کے پانی سے ترشک کو نٹا کر کہا کہ تو میری بندیا کے بل سے سو رگ میں چلا جا سو وہ چائڈل ہونے پر بھی بشوا اترنے کو جگہ
 بل سے سو رگ کو چڑھ گیا اور اندرا سن بر جا کر تھوڑی دیر بیٹھا جب اندر نے دیکھا کہ چائڈل آدمی اندرا سن پر آگیا تھا تو تب اندر نے اسکو
 ایک لات مار کر گرا دیا اور دیوتوں نے ترشک سے کہا کہ تو چائڈل ہو اسلئے سرچھو اور پراو پر کر کے گر۔ چائڈل کا ٹھکانا سو رگ میں نہیں ہو
 گرتے وقت ترشک نے چلا کر پکارا کہ اچھا اتر جھکو اندر نے لات مار کر اندرا سن سے گرا دیا جو میری مذہب سے یہ بات سنتے ہی بشوا اتر
 نے ترشک سے کہا کہ تو اسی جگہ رہ جب بشوا اتر جی کی آگیا سہ اسی جگہ ٹھہر گیا اور بشوا اتر اپنے جوگ بل سے اس کے رہنے کے واسطے دوسرا
 سو رگ بنا کر دوسرے دیوتا بھی بنانے لگے تب دیوتوں نے گھبرا کر بشوا اتر کی شرن میں جا کر بڑھ گیا کہ اے نمارج دوسرے دیوتا بنانے سے
 ہم لوگوں کا اچان ہو گا بنا آگیا ناراین جی کے نبی بات کرنا اچت نہیں ہے یہ بات سکر بشوا اتر بولے کہ میں ترشک کو سو رگ دینے کی واسطے
 بات ہار چکا ہوں اسلئے یہ نیا سو رگ میرا بنا یا ہوا اس کے رہنے کے واسطے بنا رہیگا لیکن دوسرے دیوتوں کو نہ بناؤنگا جب دیوتا ہار مار کر
 بولے کہ بہت اچھا تب بشوا اتر نے دوسرے دیوتا نہیں بنا کر اپنا بنا یا ہوا سو رگ دینے دیا سو آج تک راجا ترشک اسی سو رگ میں اٹلے
 لٹکتے ہیں اور اس کے منہ سے جو لہر بہتی ہے اسی سے کرم ناسا لدی پیدا ہوئی ہے جس ندی میں بیڑ ڈالنے سے سب پرن آدمی کا جاتا رہتا ہے اور
 ترشک کی چھایا مذہد ویش پر پڑتی ہے اسلئے مذہد ویش میں مرنے کو بڑا کہتے ہیں ترشک کا بیٹا ہر پندر نام راجا بڑا بر تالی ہو اور اسے بیٹا
 ہونے کے واسطے برن دیوتا کی مانتا مانی تھی کہ جو میرے بیٹا ہو تو میں اسی لڑکے کو تھیں بلدان چڑھاؤں جب برن دیوتا کی کرپا سے
 روہت نام بیٹا اس کے ہوا تب راجا نے ماسے پریم کے اسکو بارہ برس تک بلدان نہیں دیا جب برن دیوتا نے بلدان دینے کی واسطے
 بہت ہتھ کی اور اس لڑکے نے سمجھا کہ گھر رہنے سے فرور ایک دن بلدان دیا جاؤنگا تب وہ اپنا بران پکا کر تیر تھو جاتا کرنے چلا گیا اور برن
 نے بلدان نہ پانے سے کرو دھو کر کے ہر پندر کے جلد نہر کا روگ پیدا کیا جب راجا اس روگ کے سبب سے مرنے کے برابر ہو گیا اور
 روہت نے یہ حال سنا کہ میرا باپ برن دیوتا کے کرو دھو سے فرچا ہوتا ہے تب اس نے کہا کہ میرے ایسے بیٹے پر دھوکار جو میرا باپ میرے واسطے
 مارا جاے ایسا پکار کر جب وہ بلدان ہونے کے واسطے اپنے گھر آئے لگا اور وہ دن اس نے سہ پندر نام بشوا اتر کے بھائی کو دیکھا تب روہت
 نے سہ پندر کی مانتا اور پتا سے جو بہت نکال ہو کر تین بیٹے رکھتے تھے کہا کہ سو گرو ہم سے لیکر ایک بیٹا اپنا ہم کو دو یہ بات سکر اچھو کیرت
 باپ سہ پندر کا لولا کہ بڑا بیٹا جھکو بہت پیارا ہے اسکو میں نہ دوں گا اور اسکی استری بولی کہ چھوٹا بیٹا جھکو بہت پیارا ہے اسی میں نیچوں کی

۱ ہری ج
 ۲ روہت
 ۳ سونا سےکا
 ۴ جہ جہ
 ۵

یہ بات اپنی ماں اور باپ کی سکر نہ پہنچنے بیٹے نے کہا کہ میرا بیار میرے ماں باپ نہیں کرتے ہیں اسلئے میں دوسرے کے ہاتھ بکھاؤ گا
 یہ بات سنکر راج پوت اور اسکی استری چپ ہو رہی تب رُوہت نے تنو کو بدبو ڈھو کر بکس اٹکو دے کر سٹھ پنچھ کو موں لے لیا اور اسکو اپنے
 بدلے برن دیوتا کا بلدان دینے کے واسطے ساتھ لیکر گھر کو چلا تب راہ میں بشوا شتر کھیشور نے جب انھوں نے اپنے بھانجے کو دیکھا کہ اپنے
 جوگ بل سے جانا کہ یہ بلدان ہونے کے واسطے جانا ہر تب اسکو بند کی رہا بتلا کر کہ کہ تو اسکو ہر روز پڑھا کرتی موت ہوگی اسنے رکھیشور
 کی آگیا کے موافق وہ راج پوتھنا شروع کی جب راجا کا بیٹا سٹھ پنچھ کو ساتھ لیے ہوئے راج مندر پر پہنچا تب ہر پنچھ را پٹے بیٹے کو دیکھا کہ بہت خوش
 ہوا اور اسنے بشوا شتر اڑک رکھیشور کو بل کر برن دیوتا کا بلدان دینے کے واسطے جاتا کرنا شروع کیا اور من میں بجا کر کیا کہ راجا کے برے سٹھ پنچھ
 کو بلدان دیکر رُوہت کو بچا لو نکا اور برن دیوتا اپنا بلدان لیکر چھوٹی آرام کر دینگے جب جا کر کرتے وقت سٹھ پنچھ کے بلدان دینے کا سٹھ آیا
 تب بشوا شتر نے بہت امدت کے کہ برن دیوتا کو خوش کیا اور اپنے بھانجے کو بلدان ہونے سے بچا لیا اور برن دیوتا نے ہر پنچھ کو برواں دیا اسکا
 ٹوگ چھڑا دیا جب رُوہت اور سٹھ پنچھ دونوں کا بران بچا اور برن دیوتا خوش ہو گئے تب بشوا شتر نے راجا ہر پنچھ کو والیا گیان پدیش کیا
 کہ جسکے پر تاپ سے وہ مکت ہو گیا اور رُوہت اسکی راج گدھی پر بٹھکا دھرم کے ساتھ راج کرنے لگا۔

اٹھیا کے اٹھوان - اٹھا راجا سکر کی

شکر یوجی نے کہا کہ ای پر کھپت راجا رُوہت کے نبش میں راجا چمیک ہوا جسے چمیا پری بسائی اور چمیک کے نبش میں ایک نام راجا پڑا
 پر تابی ہو کر اسنے بیٹا پیدا ہونے کیو اسطے ہزار بواہ اپنے کیے لیکن ہر اچھا سے کسی رانی کے اور وہ ہوتی ایسے راجا ایک اس رہتا تھا بلکہ
 نار دمن نے راج مندر پر آکر پوچھا کہ اور راجا تم اس کیوں دیکھ پرتے ہو اٹھ نے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ای ہمارا ج میں آ پو پرم بھگت جانکر اپنا
 دکھ کتا ہوں کہ ہزار بواہ کرنے پر بھی میرے کوئی بیٹا نہیں ہوا یہی چندا جھکھو دن لات رہتی ہے یہی چنٹے ہی نار دجی نے ذیال ہو کر ایک پھل
 ام کا جو ہاتھ میں لیے تھے راجا کو دیکر کہا کہ جس رانی کو چاہو یہ ام کھلا دے پڑیشور کی دیا سے بیٹا پیدا ہو گا لاجانے وہ پھل بیکرا پی بڑی استری کو
 جسکی اس دن باری تھی کھلا دیا رانی کے اسی دن گر بھرہ گیا لیکن لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا کہ انھیں جنون میں دوسرے راجاؤں نے جوڑ برد
 تھے راجا اٹھ کو لڑائی میں جیت کر سب نگر اسکا اپنے اوصین کر لیا تب وہ اپنی رانیوں سمیت بھاگ کر جنگل میں چلا گیا اور کھیشور دن کی
 چھو پڑی کے پاس مکان بنا کر رہنے لگا راجا پڑی رانی کے گر بھر رہنے سے اسکو بہت چاہا اٹھوان پڑی کے پاس رہتا تھا ایسے راجا کی دوسری رانی
 سوتیا ڈواہ سے ایس میں کہنے لگیں کہ دیکھو ابھی بڑی رانی کے بیٹا پیدا نہیں ہوا سب تو راجا لات دن اسی کے پاس رہتے ہیں ہماری طرف آنکھ
 اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے لڑکا ہونے پر نہ معلوم ہم لوگوں کی کیا دشام ہوگی ایسے لانی کو ر ہر دینا چاہیے جس میں وہ پیٹ کے لڑکے سمیت مر جاے
 جب انھوں نے یہ صلاح کو کہ کسی چیز میں زہر ملا کر بھروالی رانی کو کھلا دیا اور وہ زہر کی گرمی سے یا کل ہوئی تب اسنے اور نام رکھیشور کی
 کٹی میں جو اسی جگہ رہتے تھے جا کر بولا کہ ای ہمارا ج میں آئی ہوں میرا بران بچا ہے یہ دین چن سنکر کھیشور بولے کہ اور رانی
 تو مت ڈر پڑیشور کی کہ پاسے تو نہیں خرگی اور جو لڑکا تیرے پیٹ میں ہے وہ بھی جیتا ہے اگر ہر سمیت پیدا ہو گا یہاں تا شیر باد سنکر لانی بہت خوش
 ہوئی اور رکھیشور کی دیا اور ہر اچھا سے زہر لے اپنا اثر نہیں کیا اور گر بھ بھی جیوں کا تیوں بنا راجا جب کچھ دن بعد راجا اٹھ اپنی موت سے
 اڑ گیا اور سب اسکی استریاں ستی ہونے لگیں تب اور نام رکھیشور نے گر بھرتی رانی سے کہا کہ تو مت سستی ہو جسے ایک لڑکا بڑا بلوان اور چھوٹا
 پیدا ہو کر چھوٹی راجا ہو گا یہ سنکر وہ رانی سستی نہیں ہوئی اور سب رانیان راجا کے ساتھ جھکرت لوک کو چلی گئیں اور گر بھروالی رانی

۱۰۱

اسی جگہ ہی بنا کر رہی جب دسویں مہینے اس سے ایک روز کا بہت رشتہ اور تینوں بیابانوں میں اس لڑکے کے ساتھ وہ زہر بھی پیٹ سے نکلا
 سنسکرت میں زہر کو گزل کہتے ہیں اس لیے اور وہ ایک کھنڈی شوروں اس لڑکے کا نام رکھ کر لیا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اس نے فوج اکٹھا کی اور
 ہر چھ اور پکھ شوروں کے آشریاد سے دوسرے زمینوں کو حیرت کرانے پہنچا اور پھر اس کی رشتہ کی زمین اور لاج سنگھاسن پر پھینک دیا اور پھر وہ زمینوں
 کے ساتھ راج کرنے لگا اور لاج سنگھاسن پر اپنی جوا کہتے تھے ان جنگی اور بوج نام وغیرہ لکھ کر لیا اور لاج سنگھاسن پر پھینک دیا اور پھر وہ زمینوں
 اور اور وہ نام رکھ کر شوروں کے گروٹے اعلیٰ آگیا سے بہت سے بیٹوں کا سراہہ اور اس میں اور جو چھوٹے اور کئی تھے اپنا سنسکرت میں پڑھ گیا اور
 ساتوں دیپ کے راجوں کو اپنے میں میں کر کے وہ لہو اور سپنے کے راجا سنگھاسن کے شری نام لانی سے انجنس نام ایک لڑکا پیدا ہوا اور پھر وہ
 نام دوسری لانی سے ساتھ ہزار بیٹے پیدا ہوئے اور ان میں سے ایک لڑکے کا نام لانی پر لانی اور بہت سے لڑکے پیدا ہوئے ان میں سے ایک لڑکے کا
 کا جو کی تھا اس سبب سے ہر جا کو دکھ دینے لگا جس سے راجا سنگھاسن پر جا کے کہنے سے انجنس کو بن باس سے دیا اور اس میں ان اپنے بیٹے
 کو جو دنر ماتا تھا اپنے پاس رکھا پھر دن بعد راجا سنگھاسن نے لہو اور سپنے کے راجا سنگھاسن کو لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 جگہ شروع کر کے شاستر کے موافق شہنشاہ بن کر لانی پر لانی اور ساتھ ہزار بیٹوں کو لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 اپنے من میں چار کیا کہ آدمی سو جاگتا کر لانی سے انجنس کو ہر جا کے لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے
 راجا سنگھاسن نے کہ راجا سنگھاسن کے لہو اور سپنے کے لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے
 ایسا چار کر لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے
 چھ بانہ دور دیا اور آپ اندر لوگ کو چار کیا کہ راجا سنگھاسن نے لہو اور سپنے کے لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 لیکن نہیں اسکا بتا نہ یا جب وقت نکلتے تھے تو اس سے کہتے تھے راجا سنگھاسن نے لہو اور سپنے کے لانی پر لانی لانی سے
 دیوین تو ہم زمین کھوڑ کر لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 کے واسطے اپنی زمین کھوڑی کہ چھوٹے شہر کے ساتھ اور پھر وہ زمین پر کھڑے رہے جب وہ لوگ کھوڑ کر لانی پر لانی لانی سے
 کے استھان پر گئے تو کیا دیکھا کہ کھل دیں چھوٹے شہر کے ساتھ اور پھر وہ زمین پر کھڑے رہے جب وہ لوگ کھوڑ کر لانی پر لانی لانی سے
 پڑا کر لوگ کہ ہم نے اپنا چھوڑ کر لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 طرف دیکھا تب اسی جگہ ساتھ ہزار بیٹے راجا سنگھاسن کے لہو اور سپنے کے لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 تب اپنے پوتے یعنی انیس دن کو بنا کر لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 جہاں پر وہ چل گئے تھے وہاں پر وہ ہزار بیٹے راجا سنگھاسن کے لہو اور سپنے کے لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 کر کے اعلیٰ سنسکرت کی کتاب لکھ دیں اور پھر وہ زمین پر کھڑے رہے جب وہ لوگ کھوڑ کر لانی پر لانی لانی سے
 وہ اپنی گت نہیں ہو سکے جب کہ لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 ہی انیس دن دنوت کر کے شہر لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 راجا سنگھاسن نے اپنے بیٹوں کا لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن
 سنسکرتی لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے کہا کہ میں جب سوہن لانی پر لانی لانی سے

۹۰۱
۲۵۵

۲۵۵

اوصیائے نوان - کتھما آنے گنگا جی کی مرث لوک بین

شکد یوجی بونے کا اور ابا پر بھیت راجا نشاں راجا سکر کے پوتے نے چھوڑ دیا دھرم اور پر جا پالن کے ساتھ راج کاج کر کے ولینپ اپنے بیٹے کو
 راجلجی دیا اور آپ جنگل میں جا کر اپنے چاچا ورن کی ملکیت کے واسطے گنگا جی کا تپ کرتے کر کے فریا لیکن گنگا جی خوش منوین چھوڑ دیا اور
 ولینپ بھی گنگا جی کے آنے کے واسطے تپ کرنے لگا اور اسی اچھلا لکھا میں اسنے بھی اپنا تپ تیاگ کر دیا لیکن گنگا جی نے درشن نہیں دیا اور ابا
 ولینپ کا ایک بیٹا بھگیرتھ نام تھا جب اسنے کھلتے میں اپنے ساتھ واسے لڑکوں سے اسکا کہ برسے باپ اور دادا گنگا جی کے لانے کے واسطے
 تپ کرتے کرتے فر گئے اس پر بھی وہ نہیں آئیں تب بھگیرتھ نے کہا کہ پہلے میں گنگا جی کو لا کر تپچے راجلجی پر بیٹھو نکاہیہ بات سن میں ٹھانکر
 وہ بھی بن میں چلا گیا اور پریم کے ساتھ ہر چرون کا دھیان کرنے لگا تب شری گنگا جی نے خوش ہو کر اشری روپ سے بھگیرتھ کو درشن دیا اور
 کہا کہ تو کیا چاہتا ہے بھگیرتھ نے گنگا جی کو دیکھتے ہی ڈنڈوت اور زکر ما اور اسنت کر کے ہاتھ جھڑک کر بولا کہ اے ماما میرے پڑھ لوگ کیل دیو
 کے کرو وہ سے جگر رکھ جو گئے ہیں اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ مرث لوک میں آکر اس راکھ کو اپنی لہروں سے نہا دیجیے تب وہ لوگ تر
 ہوا شینے یہ بات سکر شری گنگا جی بولیں کہ اے راجا رتھکھو مرث لوک میں آنے میں دو بات کا نشہ نہیہ ہر ایک تو یہ کہ آکاش سے گرتے وقت زمین
 میرا بوجھ نہ سمہ سکے کوئی ایسا پر تانی اور لبوان ہو جو میرے پانی کا زور اپنے بدن پر ڈسکر دو برسے یہ کہ پانی اور اشری لوگ مجھ میں اسنان
 کرنے سے ملکٹ پار سیکھتھ جو اوٹھ اور اٹھے پاپ کا بوجھ مجھ میں رہے گا جو تھران دونوں باتوں کا پاسہ کرو تو میں آسکتی ہوں یسکر بھگیرتھ کو
 کہ اے جگت تارنی میں شری مہادیو جی سے جو کرتا ہوں وہ تم کو اپنے سر پر لیٹھ اور ہر جگت اور تپسی اور من اور مہا تمار پر کھیشورون کے
 اسنان کرنے سے پانی اور اشری لوگوں کے نہانے کا پاپ تمکو نہیں لگے گا یہ بات مانکر گنگا جی وہاں سے اتر دھیان ہو گئیں اور بھگیرتھ شری
 مہادیو جی کا تپ اور دھیان کرنے لگا جب شری مہادیو جی خوش ہوئے اور بھگیرتھ کو درشن دے کر بولے کہ تو کیا چاہتا ہے تب بھگیرتھ نے ڈنڈوت
 اور پر کرنا کر کے بولا کہ اے ماما میرے تپ اپنے پڑھوں کے تر جانے کیواسے واسطے شری گنگا جی سے مرث لوک میں آنے کو بوجھ لکھا تب شری گنگا جی نے کہا کہ کوئی
 بھگیرتھ اپنے اوپر نہ کرے پانی کا زور سنبھا او تو میں تاون اسلیے میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے شری گنگا جی کو اپنے سر پر بوجھیں تب اٹھا زور پر پھوی سہہ سیکلی
 سہہ شری مہادیو جی نے بھگیرتھ کی بنتی مان لی تب شری گنگا جی کا ہانی آکاش سے گرا اور شری مہادیو جی نے اسکو اپنے سر پر لیا پھر دونوں تک شری
 گنگا جی شری مہادیو جی کی دنیا میں گھومتی رہیں پھوی پر نہیں آئیں جب بھگیرتھ نے شری گنگا جی کے پرگتتھ ہو گیا واسطے پھر شری مہادیو جی کی
 اسنت کی تب شری مہادیو جی نے اسکا رتھ بھگیرتھ کو دیکر کہا کہ تم اس رتھ پر بھگیرتھ شری گنگا جی کے آگے آگے جا کر اپنے پڑھوں کی راکھ دھلا دو یہ
 کہ شری شوشنار جی نے اپنی بیٹا پوکر شری گنگا جی کو باہر نکالا تب اسی رتھ پر چڑھے اور جہان اٹے پڑھوں کی راکھ پر ہی تھی وہاں شری گنگا جی
 کو سٹائے جب گنگا جی اس راکھ پر ہو کر بہا تب بھگیرتھ کے سب پڑھوں کو تاپ دیا کہ ان پر بھگیرتھ کو چلے گیا اور بھگیرتھ شری مہادیو جی سے راج نہا پر آپ نے
 اور براہمن اور لڑکوں کو بہت دان اور دینا دیا اور راجلجی پر بیٹھے اور بہت دنوں تک دھرم پور یکس راج کیا بھگیرتھ کے منش بن راجا رتھ بن بڑا پر تانی راجا
 کا ستر ہونے لگو وہی پر تھرا راجا جہل سے بھگیرتھ کو سکوڑا کھینا تا با اختیار سترن کا یہ اسدراش نام پر تانی راجا لیکن سکر کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا
 اور وہاں اسنے ہرن روپ لاکھس کو مار ڈالا اس راجھس کے بھائی نے راجا سے بدلا لینے کی اچھلا کی لیکن وہ راجا کے سکر پوکر اسنے کی ساتھ نہیں رکھتا تھا اس
 پر ہرن روپ لاکھس کو پاس کر بولا کہ میں رسو میں بہت اچھی بنا تا ہوں یہ بات سکر جب لاس نے اسکو رسو میں بنا لیا اسنے لوکر رکھ لیا اور وہ راجھس
 پر ہرن روپ وہاں رہنے لگا تب لیکن لاجا اس نے لبتھو لکھ کو مینا دیکر بہت طرح کا بچن اور مانس مینا یا تو اس راجھس سے اسی کا مانس بھی بنا کر سب

۶۱۲

۶۱۳

۶۱۴

۶۱۵

پدارتھوں میںت بششٹیجی کے سامنے لا کر رکھ دیا بششٹیجی نے اپنے جوگ بل سے وہ انس پھانتے ہی راجا پر کرودھ کر کے کہا کہ اے راجا مجھ کو اچھس
 چھکر آدمی کا انس میرے کھانے کی واسطے لایا ہے اسلیے میں ارازم میں سمجھا ہوتا ہوں کہ تو بارہ برس تک لاچھس ہو جا اور آدمی کا انس کھایا کر یہ شباب و دیگر
 بششٹیجی اٹھ کھڑے ہوئے اسوقت راجا نے کہ وہ بھی اپنے تئوں بل سے شباب دینے کی سادھ کھنا تھا کہ کہ میری جان میں کسی نے آدمی کا انس بششٹیجی
 کے کھانے کے واسطے نہیں رکھا تھا مجھ کو پھٹا رکھو ششور نے شباب دیا اسلیے میں بھی انکم شباب دونا چاہیہ ایسا کہمراجن نے شباب دینے کے واسطے پانی
 ہاتھ میں لیا تب رانی راجا کا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ آپ کو برا میں اور گرونت برابر ہی کرنا چاہیے بششٹیجی نے کرودھ کر کے شباب دیا تو اچھا یک پھر دیال ہو کر برادان
 دینے کے لئے انکو شباب منت دور جانے رانی کے بھانے سے بششٹیجی کو شباب دینا اچھت تھا تاکہ وہ پانی ہاتھ کا سچا پیر بر فال دیا سو دونوں پر راجا کے کانے
 ہو گئے اسدن سے راجا اسلاس کا نام کھلا کر پارسب لوگ کنے لگے اور سب جان راجا کا بیوں کا تیوں بنا رہا لیکن گیان اسکا شباب دینے سے راجھسوں
 کی طرح ہو گیا اس لیے وہ آدمی کو پکڑ کر انس اسکا کھانے لگا لیکن استری کو نہیں کھانا تھا ایک دن راجا نے جنگل میں کسی رکھیشور کو استری سمیت
 دیکھ کر اسکے کھانے کی اچھا کی تب وہ استری منتی کر کے بولی کہ اے راجا اچھی نکاسیہ نے اپنے سومی سے اچھا کے نانی نساہری سکھ نہیں پایا مجھ کو اولامو نیکی اچھا
 منی ہر اسلیے تو میرے پت کو مت کھا جو تو نہ مانو تو مجھ بھی کھائے جب راجا نے اپنے اچھس سوچا اسے اسکی منتی نہ مانکر رکھیشور کو کھایا تب وہ براہمنی اپنے سومی
 کی ہڈیاں بھونکر سنتی ہو گئی اور ملتے وقت اسے راجا کو یہ شباب دیا کہ جب تو استری سے بھوک کرے گا تب راجا کا جب ہاتھ برس شباب کے دن بیت گئے اور
 راجا کا گیان شدھ ہو گیا تب وہ اپنا راج کرنے لگا ایک دن راجھنے رانی سے بھوک کرنے کی اچھا کی لیکن رانی شباب کا حال سن چکی اسلیے راجا کو بت بھرا بھوک کرنے
 نہیں دیا پھر ایک دن بششٹیجی گرونے اپنی اچھا سے راج مند پر کر راجا اور رانی کو یہ برادان دیا کہ بنا بھوک کے کھائے بیٹا ہو یا شیر ماد کر بششٹیجی اپنے امتحان
 کو چلے گئے اور انکی کرپا سے بنا پر سنگ کیے اسی دن رانی کے گروہ کر ساتویں برس اسسک نام بتا پیدار ہوا اس سے سولگ نام لڑکا پیدا ہو کر پر شرام جی کے
 کرودھ سے پچاسب چھتر یوں کی بڑوہی ہر اسکا بیٹا راجا کھٹوا نک ایسا پرتابی اور دھرماتما ہوا جس نے دیوتاؤں کی سمایا کی اور دیتوں کو نرائی میں
 جیت کر کھت ہوا اسکی کھت ایتا ر پور باب ووسے اسکندھ میں پڑ۔

۱ آسمک
 ۲ مائلک

اوصیایکے دسوان - اچھا شری لام اوتار کی -

شکد یوجی سے کہا کہ اے پر بھت راجا کھٹوا نک کے بشش زین نا جاؤ تیرے پڑسے پرتابی اور بیجان ہوسے کہتھوں نے تو دھیا پڑی میں دھرم پور بابک پوج کیا

تصویر راجا شری رام چندر جی حر راجا کی



اور اُنکے یہاں شری رام چندر جی پر برہم کا اوتار کو نشانیا لانی سے اور لچھمن جی شیش ناگ کا اوتار اور شری ہن جی سمندر لانی سے اور بھرت جی کیکی رانی سے پیدا ہوئے انھیں شری رکھنا تھو جی کے چرترا اور سیلا تم نے دکھینشور دن کے ٹھہرے سنی ہوگی پھر انکی کتھا پچھیت سے ہم کہتے ہیں سنو کہ انھوں نے انکے یمن مار بچ اور ساہ لاجپس کو مار کر بشوا اثر کھینشور کے جاٹ کی رچھا کی اور انھیں ترلو کی ناظر نے لچھمن جی اپنے بھائی سمیت بشوا اثر کر کے ساتھ جنگ پور میں جا کر ہما دیو سوامی کا دھنکھ جو کسی راجا سے نہیں اٹھا تھا اسکو اڈلو کی طرح توڑ کر پیر شرام جی کا گرنپ مٹایا اور شری سیتا جی کو بیاہ کر اچودھیا جی میں لائے اور اپنے باپ کی آگیا اٹسا شری لچھمن جی اور شری ہمالانی جگت ماتا جانکی جی سمیت چودہ برس بن باس کیا جب پتی کی ان سوزپ نکھا راؤن کی بہن کی ناک اور کان کاٹ لیے تب کمرا ورو دشن اور ترشرا تینوں بھائی سوزپ نکھا کے چودہ ہزار لچھمن سمیت شری رام چندر جی سے لڑنے آئے سوانا نونوج سمیت مار ڈالا جب راؤن نے سوزپ نکھا کی ناک اور کان کاٹنے اور کھرا ورو دشن وغیرہ اپنے بھائیوں کے ماسے جانے کا حال سنا تب وہ جوگی کا بھینس دفع کے شری سیتا جی کو ہرے گیا جب راہ میں جٹا یو گدھ ہر بھگت نے راؤن کو روکا تب راؤن نے جٹا یو سے بڑا جدو کر کے اگن بان مار کر اسے گرا دیا اور سیتا ہمالانی کو سمدرا پارے جا کر اشوک باٹھا میں چھپا رکھا جب شری رام چندر جی مار بچ لاجپس کو جو مایا روپی ہرن بنا تھا مار کر اپنے استھان پر آئے اور شری جانکی جی کو نہیں دیکھا تب نرویندھارن کرنے سے بہت بلاپ کرتے ہوئے دونوں بھائی شری سیتا جی کو ڈھونڈھنے چلے تب راہ میں جٹا یو سے سنا کہ لنکا پنٹ راؤن شری جانکی جی کو ہرے گیا تب رکھنا تھو جی نے جٹا یو گدھ کو اپنا یرم بھگت جا لکر اسکا سنسکا (کر یا کر م) اپنے ہاتھ سے کیا پھرا گے جا کر کینڈھ لاجپس کو مالا اور کینڈھ کے ٹھہرے سے سگر یونندر کا حال سنکر شری جانکی جی کے ڈھونڈھنے کے واسطے اس کے ساتھ ہتر تالی اور بال نام بندر کو مار کر کشنڈھا کالاج سگر یو کو دیا اور سگر یو کی آگیا سے شری ہنومان جی آدک کر ڈرون بندر اور ریچھ شری سیتا جی کو ڈھونڈھنے کے واسطے چاروں طرف لگے اور شری ہنومان جی نے انکا میں جا کر لنکا پیری کو جلا دیا اور وہاں سے آکر شری جانکی جی کی کشل اور آندکے سماچھا شری ہماراج رکھنا تھو جی کو سنائے تب شری رام چندر جی نے بری بھاری فوج بندر اور ریچھ کی ساتھ لے کر لنکا پر چڑھائی کی اور سمدرا کے کنارے پہونچ کر نل اور نیل نام بندرون سے اس میں پل بندھوایا جب بھیکھن راؤن کے بھائی سندرہان آکر شری رکھنا تھو جی کا دشن کیا تب شری رام چندر جی نے اسی جگہ لنکا کے راج کا تاک بھیکھن کے لگا یا اور جب اسی پل کی راہ فوج سمیت پارا تر کر لنکا کو گھیرا تب شری لچھمن جی نے سگر یو اور شری ہنومان اور انگدا اور نل اور نیل اور جامنوت ریچھ آدک سینا پتیوں کو ساتھ لے کر لاجپسوں سے جدو کر کے انکو مار ڈالا جب کبھو کرن بھائی اور اندر جیت بیٹا راؤن کا مار گیا اور اُسے آپ چڑھائی کر کے شری رام چندر جی سے بڑا جدو کیا تب شری رکھنا تھو جی نے اگن بان راؤن کے ہرے میں مار کر اسکو مکت پروسی دی جب بھیکھن شری رام چندر جی کی آگیا سے راؤن کا داہ کرم آدک کر چکے تب ان کو شری رکھنا تھو جی نے لنکا کالاج دیا جب بھیکھن راج سنگھاسن پر بیٹھے تب وہ شری سیتا ہمالانی کو خرابا دکھیاں پر بیٹھا کر شری رام چندر جی کے پاس لے چلے اسوقت سب ریچھ اور بندرون کو یہ اچھا ہونی کہ ہم لوگ شری جانکی جی کا دشن کر کے آنکھوں کو پھیل کرتے تو اچھا ہوتا شری رکھنا تھو جی اتر جامی نے بھیکھن کو آگیا دی کہ شری جانکی جی سے کہو کہ پیدل ہمارے پاس آو میں یہ بات سننے ہی شری سیتا جی سکھیاں سے اثر کر شری رکھنا تھو جی کے پاس آئیں تب سب ریچھ اور بندرون نے انکا دشن شروع یا کر اپنی اپنی آنکھوں کو سکھ دیا جب لچھمن جی شری سیتا جی کے ہرے لہون پر گرے تب شری سیتا جی نے ان کو اٹھیرا دیا پھر شری رام چندر جی بھیکھن اور

ترجمہ

ہنومان جی آدک، سیناپت اور شری سینتا کو اپنے ساتھ نپٹک اوآن پر بیٹھا کر نکا سے چلے جب تیسرے دن پر یاک راج میں پہونچے تب وہاں سے ہنومان جی کو یہ کہلا کر اچھوڑ دیا اور اپنی مین بھیجا کہ تم پہلے سے جا کر بھرت جی کو ہمارے آنے کا حال سننا اور ایک دن آو دو یعنی میعاد کا رکھنا اور جو میں اپنی آو دو پر نہیں پہونچو گا تو بھرت جی اپنا تن تیاگ کر دینگے یہ بات سنتے ہی ہنومان جی نے اچھوڑ دیا جی میں جا کر شری رکھنا بھرت جی کے آنے کی خبر بھرت جی سے کہی یہ خبر سنکر بھرت جی کو بڑی خوشی ہوئی اور شری ہنومان جی کو آشر بادیکر بٹھو کر ڈورنگر باسی اور نوچلو ساٹھ لیکر شری رام چندر جی کو آگے سے لینے گئے اور شری رکھنا بھرت جی پہلے بٹھو کر ڈورنگر کے چرٹون پر گئے پھر اٹھکر بھرت جی اور شتر میں جی کو اپنے گلے سے لگایا اور وہاں سے اچھوڑ دیا باسی اور اپنے ساتھیوں کو بہت طرح کی سواریوں پر بیٹھا کر اچھوڑ دیا اور شری رام چندر جی اور شری لکھن جی نے سینتا ہمارا فیمنیت راج مندرا میں جا کر اپنی ماما کو دندوت کی اور بٹھو کر جی کی آگیا سے اچھی مسافت میں راج سنگھاسن پر پہنچے اور دھرم پور پر راج کرنے لگے اسوقت تریتیا جگ ہتا لیکن شری رام چندر جی کے دھرم اور برتاپ سے انکا راج ست جگ کے برابر ہو گیا۔

اور بھیا سے گیا رہواں - پہونچنا شری سینتا جی کا بالمیک جی کے استھان پر

شکر دیو جی بولے کہ ابراہا پر کچھت شری رام چندر جی نے راج گدی پر بٹھیکر سنساری جیوں کو دھرم کی راہ دکھلانے کے واسطے بہت جگ کیے اور سب راج اور دھن اپنا براہمن اور رکھیشور و نکر سنگھاب کر کے فقط ایک دھوتی اور ایک انگوچھا اپنے پاس اور ایک ساری اور تختہ گلا نام بھرت شری سینتا جی کے بدن پر رکھ لیا تب نارو جی آدک رکھیشور و نکر اور براہمنوں نے آشر بادیکر کہا کہ ہم مہاراج آپ نے ترلو کی ناتھ ہو کر اپنے سوروپ کا دھیان جو ہم لوگوں کو دیا ہے اسی میں ہم لوگ گن رہتے ہیں یہ راج لیکر کیا کریں گے ہم لوگوں کو اسکے بدلے لکھو ان دیکھیے کہ ان پر ہجر آدک کیا کریں جس میں ہمارا دھرم بنا ہے سوراٹھنا بھرت جی نے دیا اور رگیا کر کے ہر ہنوکو گنگا دان دیکر پھر ویش پنا پلا ہمنو سے لے لیا اور راج کرنے لگے ساتوں دیپ کے راج اور سب دیو تاناو دیت آدک انکی آگیا پاتے تھے اور پر جالوک بیٹے کی طرح اٹھنے پالنے ہو کر اشد سے بچھن میں رہتے تھے ایک دن رات کو شری رکھنا بھرت جی جنھیں بدل کر اپنی کیرت کی پر بچھیا لینے کے واسطے اچھوڑ دیا پری میں نیکر سوا ایک دھوتی نے اپنی استری سے لڑتے ہوئے یہ کہا کہ تو بنا میرے لئے ایک رات باہر کہیں رہ آئی اس سے اب تو میرے گھر رہنے کے لائق نہیں رہی اسلئے میں تجھ کو اپنے گھر لکھو نکا جہاں تیری اچھا موداں چلی جا۔ میں راجا رام چندر نہیں ہوں جو بیتا انکی استری برس دن تک راون کے یہاں رہی اور پھر اسکو اپنے گھر لاکر رکھ لیا جب شری رام چندر جی نے یہ نوک بنا اپنے کانوں سے سنی اور راج مندرا پر آکر اسی چنتا میں انکو رات بھر نہیں نہیں مانی تب پر راتہ کال شتر میں جی سے کہا کہ سینتا اگر بھوتی کو نہ چل میں ایجا کر چھوڑ دو جب شتر میں جی یہ بات سنا کھیت ہو گئے اور انکی آگیا نہ مانی تب ہی بات شری رام چندر جی نے بھرت جی سے کہی جب انھوں نے بھی یہ پین ترلو کی ناتھ کا یہ مانا تب شری رام چندر جی نے بچھن کو بلا کر کہا میں نے بھرت اور شتر میں سے سینتا جی کو نہ چل میں چھوڑا۔ نہ کی آگیا دی تھی سو انھوں نے نہیں مانی اس سے تم سینتا جی سے جا کر یہ بات کہو کہ تم نے رکھیشور و نکر کی استریوں اور گنگا جی کی پوجا کرنے کے واسطے ماننا مانی تھی سو چل کر پوجا انکی کرنا چاہیے جب وہ تمہارے ساتھ جاویں تب تم انکو جنگل میں بالمیک رکھیشور کے استھان کے پاس اس بہانے سے چھوڑ کر چلے آو سینتا جی کو گھر میں رکھنے سے پر جا لوگ میری بندا کرتے ہیں جو تم ہمارا کہنا نہ مانو گے تو ہم رجا میں جب بچھن جی نے یہ بچن سنا اور جواب دینا اچھت نہ جانا تب سینتا جی سے جا کر کہا کہ تم ہمارے ساتھ چل کر پوجا گنگا جی اور رکھیشور کی جو ماننا مانی تھی کر آؤ یہ بات سنتے ہی سینتا جی بہت خوش ہوئیں اور بہت طرح کا گنا اور کر پھر رکھیشور کے واسطے لے کر بچھن جی کے ساتھ رتھ پر چڑھ کر حلیں اُس وقت بہت اسگن ہوئے لیکن جگت مالا نے

لکھو مہارنمین کی جب شری چھین جی شری گنگا کی کے پارت سے اور بالیک رکھیشور کے استھان کے پاس پہنچے تب رونے لگے تب شری جانکی جی نے پوچھا کہ اڑچھین تمہارے بھائی اچھی طرح ہیں تم کیوں رونے ہو یہ جن سنکر چھین جی نے بہت بناکل ہو کر سب حال کہہ دیا اور ہاتھ جوڑ کر بڑیا کہ اے ماما میں تم کو یہاں جنگل میں چھوڑنے آیا ہوں یہ بات سننے ہی جاگت ماما اجیت ہو کر گڑ بڑین اور بہت بلا بک کر کے چھین جی سے کہنے لگیں کہ بہت اچھا جو آگیا رکھنا تھو جی کی ہودہ تم کو میری طرف سے رکھنا تھو جی سے ہاتھ جوڑ کر کہہ دینا کہ مجھ سے جو پڑا دھو ہوا ہو تو چھیا کرین کس واسطے کہ میں بہت بتم سے اُنکی داسی ہوں پھر چھین جی گر کھوتی شری جانکی ماما کو روتے ہوئے بالیک رکھیشور کے استھان پر چھوڑ کر چلے آئے اور رکھیشور نے انکو اڑکی کے برابر رکھا کچھ دن بیتے اسی جگہ شری سیتا جی سے نو اور کٹن نام دو بالک بہت مستند اور سنجوان اور پرتاپی اور بلوان پیدا ہوئے جب شری رکھنا تھو جی نے انکو سیدھا جگہ کرتے وقت پھر چھین جی کو شری سیتا جی کے بلائے کے واسطے بھیجا تب شری جانکی جی نے نو اور کٹن دو نون بیٹے اپنے چھین جی کو سونپ دیے اور اچھو دھیا جی میں جا کر اسی جگہ پر تھوی میں سما گئیں یہ سنکر رکھنا تھو جی نے بڑ سوچ اور بلا پ کیا اور سیتا جی کو تیاگ دینے کے بعد شری رام چندر جی برہم خرنج رہ کر جگ آدک کیا کرتے تھے اور گیارہ ہزار برس تک اُنھوں نے اچھو دھیا جی کا راج بھوگ کر پر جا کوڑا سکھو دیا اور چھین جی اور شترہن جی کے پتر کیت اور سبہ نام وغیرہ دو بیٹے پیدا ہوئے اور رکھنا تھو جی نے جو اپنے بھائیوں کو بہت چاہتے تھے اتر کادیش بھرتو جی کو اور پچھم کادیش شترہن کو اور یورب کادیش چھین جی کو بانٹ دیا تھا اور سب استری پُرش اچھو دھیا باسی شری رکھنا تھو جی کا درشن پا کر خوش رہتے تھے ایسا سکھو اندر پُری میں بھی کسی کو بھی نہیں ملتا تھا اُنکے راج میں ایش اور پچی آدک کوئی جو ہو کھی نہیں تھا اسی طرح راج اچھو دھیا پُری کا دھرم کے ساتھ کیا اور اُنٹ سما جو دھیا پُری کا راج اپنے بیٹے کو دیکر کینتھو کو بدھا رہا اور اچھو دھیا جی کے رہنے والے سب جیوؤں کو اسی بدن سے بوان پر بیٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے انھیں رام چندر جی کا نام لینے سے گروڑوں جیو جو ساگر پار اتر جاتے ہیں اور کتھانکی بستار پوربک رامین میں لکھی ہے اور شری رام چندر جی کے نزدیک سندر میں پہلے بان دھنا اور راؤن وغیرہ اچھو دھیا جی کا مار ڈالنا کچھ مشکل نہیں تھا وہ اپنی بھونٹہ ہانے سے ایک ساعت میں چود ہون لوگ کی رچنا اور ناش کر سکتے تھے لیکن یہ سب بسلا پرترا اُنھوں نے سنساری جیوؤں کو کیوں کر سستا شرم مارگ دکھلانے کے واسطے کیا تھا دیکھو جب ایسے ایشور کو گن مستھی کرنے میں استری کے کارن دکھ ہوا تو سنسار میں استری اور گرتھتی کرنے سے سب کو دکھ ملے گا۔

اچھو دھیا کے بارہوان۔ کتھانش کے بنش کی

شکل دیو جی بولے کہ اے راجا برکھیت راجاکش کے بنش میں اتھو اور پندر یک اور سدا س آدک کئی پیر بھی پچھے پُرنام راجا بڑا پرتاپی ہوا اور وہ مزارک اتر طرف کلاپ گرام میں بیٹھا ہوا ہے کرنا ہر کلجنگ کے اُنٹ میں پھر سورج بنشی راجا دھرماتما اس سے پیدا ہوا کر اپنا بنش پلاوینے اور اسی مَر کے بنش میں برہد بل نام راجا بڑا پرتاپی ہوا جسکو پچھیم سین تمہارے دادا نے مہا بھارت میں مارا تھا اُنٹے لوگ راجا اچھو اک کے کل میں بڑے پرتاپی راجا ہو چکے ہیں اب جو لوگ اُنکے بنش میں ہوئے اُنکا نام سنو پرتاپی کے بنش میں سمدا اور سمنست آدک کئی راجا پرتاپی ہو کر بہت پیر بھی تک اُنکار راج سنسار میں بنا رہے گا اور راجا کلجنگ میں یہاں ہنس سورج بنشیوں کا راج ہو کر کلجنگ کا مہاراجا ہوگا

۱ شراذیک
۲ سورا
۳ مرن

اچھو دھیا کے تیرہوان۔ شاب و پنا بش شری کا راجا نام کو۔

سکند دیو جی بولے کہ اے برکھیت راجا نام اچھو اک کے بیٹے نے ایک سچو بش شری رکھیشور اپنے گرو سے جگ کرانے کے واسطے کہا تب بش شری جی

ہوئے کہ راجا اندر کے سران سے مجھے گیان جگت کرانے کا نیروتا آیا اور پہلے وہاں جگت کرادوں سمجھے سے تم کو جگت کرادوں گا جب ایسا کہا کہ شمشیری
 اندر پڑی میں جگت کرانے کے واسطے چلے گئے تب راجا جانے پکار کیا کہ دیکھو زندگی کا ایک ساعت بھی بھر دو سائین ہر جو شمشیری کے پھرانے
 تک یہ شمشیر میرا چھوٹ جائے تو سچا چھائی رہ جا سکی ایسا پکار کر راجا نے گوتم رکھیشور کو پرودہت بنا کر جگت کرنا شروع کیا اسی شمشیر کو
 اندر کو جگت کرانے کے راج مندر پر آئے جب شمشیر گروئے دوسرے پرودہت کو جگت کرانے دیکھا تب بڑے کرودھ سے راجا نے کو شاپ دیکر
 کہا کہ تو بتا آئے ہمارے جگت کرنے لگا سیکھتے تیرا بدن چھوٹ جائے یہ سنکر راجا بولا کہ اوش شمشیری تم جہاں کو جگت کرنا چھوڑ کر لو بھر کے مارے
 اندر کے سران چلے گئے تھے اسلئے تمھارا بدن بھی استھرن رہ گیا تب شمشیر رکھیشور اور راجا نے دونوں نے آپس کے شاپ سے اپنا پناہ تیاگ
 کر دیا کچھ دن گئے پھر بڑن دیوتا کا بیج اڑسی اپنسر کاروپ دیکھ کر گڑا سو وہ بیج گڑھے میں رکھنے سے اوش شمشیری سے اگست میں پیدا ہوئے
 اور راجا نے کہ جینے کے واسطے گوتم آدک رکھیشور دن نے جو جگت کیا جب دیوتوں نے خوش ہو کر پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو تب رکھیشور نے
 بڑ کیا کہ آپ لوگ ایسی دیا کرین سمین جہاں ہمارا جی اٹھے تب دیوتوں نے ایسا شیر باد دیا کہ راجا کے بدن میں جان آگئی تب راجا دیوتوں
 اور رکھیشور دن سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے ہمارا جگت مھکوا اب یہ تین جو ایک دن سب جائیگا نہیں چاہیے آپ لوگ ایسی کر پا کرین کہ جین
 میں ہمیشہ ہمارا ہوں یہ سنکر دیوتا اور براہمنوں نے راجا کو شیر باد دیا کہ تم بنا بدن ہو کر سب جیوں کے پلک میں رہا کرو یہ برواں دے کر
 دیوتا اتر دھیان ہو گئے اسی دن سے جیو راجا نے کاسب کے پلک میں رہتا ہے پھر ان رکھیشور دن نے راجا کا بدن دہی کی طرح متھکر اس میں
 سے ایک لڑکا بہت سُندر اور تھوٹا جنک نام پیدا کیا جسے تمھارا پڑی بسائی اسکے بنش میں دیوانہ آدک راجا ہو کر گئی پھر وہی پچھنے پھر وہی
 نام راجا بڑا پرتابی ہوا جسکو جگت شالا جوتے سخی ہل لگائے شری سیتا جی نام کنیا ملی جسکی شادی شری رام چندر کے ساتھ ہوئی تھی
 شیر دھوج کے بنش میں دھرم دھوج آدک بہت سے پرتابی راجا ہوئے نام ان راجوں کا دوسرا ہو کر سب جنک پدھی کہلاتے تھے انکے
 بنش میں سب راجا جو گیشور اور گیانی پیدا ہو کر دھرم پور بک لاج کے انت سخی گت ہوئے یہ سب سورج بنشی راجاؤں کی تھا تم کو سائی۔

۲ شیر دھوج

اوصیائے جیو دھوان - کتھا چندر بنشی راجوں کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا اب ہم چندر بنشی محل کی پیدائش کہتے ہیں سنو کہ ناراین جی کے ناچوکل سے پہلے برہما جی پیدا ہوئے اور برہما جی
 کی آنکھ سے اتر میں نے جنم لیا اتر میں سے چندر پیدا ہو کر براہمنوں اور سب ستاروں اور اوکھدھ اور برہچو آدک کے راجا ہوئے چندر مانے
 برہسپت جی کو گرو بنا کر لاجسوسے جگت کرنا شروع کی اور اس جگت میں برہسپت جی کی استری ہلالا نام جو بہت سُندر تھی چھل کر کے
 لے لی جب ہمارا کے واسطے دیوتوں نے چندر ماکل طرف اور دیوتوں نے برہسپت کی طرف سہا پناہ کر کے آپس میں ہما جھو کیا تب برہما جی کی
 آگیا سے چندر مانے برہسپت کی استری دے والی ہمارا کے چندر ماکے بیج سے گڑ بڑہ گیا تھا جب برہسپت جی کے کرودھ کرنے سے ہمارا
 نے اپنا لڑکا گڑھ سے گرا دیا تب اُس بالک کاروپ دیکھ کر برہسپت جی نے چاہا کہ یہ لڑکا ہم لے لین اور چندر مانے چاہا کہ ہم لین جب اُس
 لڑکے کے لینے کے واسطے برہسپت اور چندر ماکے جھگڑا ہونے لگا تب برہما جی نے ہمارا سے پوچھا کہ یہ لڑکا کسے بیج سے ہمارا نے چندر ماکا
 بیج بتلایا اسلئے برہما جی کی آگیا سے وہ لڑکا چندر مانے پا کر اسکا نام بڈھ رکھا اور بڈھ کی استری الانا نام سے پروردانام پٹیا بڑا پرتابی اور
 ہجھان اور سُندر پیدا ہوا راجا پرورد کے بنش اور بل اور دھرم کی بڑائی اڑسی اپنسرانے اندر کی سمھان میں سنی تھی جب ایک دن
 اڑسی اپنسرانے بڑن کے تپ کرنے کے استھان پر جا نکلی اور اُس کا روپ دیکھ کر پٹیا بڑن کا بیج گڑ بڑا تب پٹیا بڑن نے اُس کو

شاپ دیا کہ تو نے ہمارے استخان میں اگر ہمارے بھنگ کر دیا یا سیلے تو مر ت لوک میں جا کر رہ جب وہ آپس اس شباب سے مر ت لوک میں آئی تب وہ راجا پرورد کے گھر بنا پکارا اسکے باغ میں گئی اور ایک جزاؤ بندو لایا ایک درخت میں لٹکا کر چھوٹنے لگی اور دو گندھڑیوں کو بھیڑا بنا کر اپنے ساتھ رکھا جب راجا نے اپنے مانی سے اسکی خبر سکر باغ میں آیا تب اُرسی آپسرا کا روپ دیکھا اس پر پوہست ہو گیا جب راجا نے چوڑکے اُرسی آپسرا کو اپنے پاس رہنے کے واسطے کہا تب وہ مناسد رسی ہوئی کہ اسی راجا تم تین بات کا اقرار کرو تو میں تمہارے پاس رہوں راجا بولا کہ تو کچھ تم کو وہی میں کروں اُرسی ہوئی کہ ایک تو یہ کہ میرے دونوں بھیڑے دکھ نہ پاویں دوسرے یہ کہ ہر روز تازہ گھی جھکوکھانے کو دینا تیسرے یہ کہ کبھی اندری اپنی تنگے ہو کر مت دکھلا نا جب یہ تینوں باتیں رضلا ت ہو گئی تب میں یہاں سے چلی جاؤنگی راجا نے تینوں بات مانکر اُسکو اپنے پاس رکھا اور اٹھون پہر اسکے پاس رہ کر بھوک اور بلاس کرنے لگا راجا کے چھٹیے اُرسی آپسرا سے پیدا ہونے اور اُرسی آپسرا برن کے شباب سے مر ت لوک میں راجا کے پاس رہنے لگی جب راجا وناؤن کا سن اُرسی آپسرا کا نپج دیکھنے کو چاہا تب اندر لے گندھڑیوں کو آگیا دی کہ کسی طرح اُرسی آپسرا کو یہاں لے آؤ جب گندھڑیوں نے جا کر اُرسی سے کہا کہ جھکوکھانہ اندر لے یاوکیا جو تیرے بنا اندر کی بھان میں شو بھا نہیں ہوتی یہ بات سنتے ہی اُرسی بڑی خوشی سے چلنے کے واسطے طیار ہوئی تب گندھڑیوں نے اُرسی کی آگیا اُسرا اپنی مایا سے نیا گھی بدل کر پڑانا گھی اُرسی کو کھلا دیا اور رات کو گندھڑیوں کو گندھڑیوں کو اُرسی کے چر کر آکاش میں لے اُرسے اُرسی نے راجا پرورد کو جو اسکے پاس سوتا تھا جگا کر کہا کہ میرے دونوں بھیڑے چرا کر کوئی لیے جاتا ہر تم جلدی چھین کر لے آؤ ورت تم ہی اپنے گوشور پر چلتے ہو تم سے استری بلوان ہوتی ہے یہ بات سنتے ہی راجا گھبرا کر بھیڑے کے پیچھے ننگا اٹھو ڈراتا اُرسی نے اُسکو ننگے دیکھا کہا کہ اسی راجا میرے اور تیرے ہی اقرار تھا کہ جب میں جھکوکھانے کی مایا میرے دونوں بھیڑے دکھ پاؤنگے یا جس دن جھکوکھانے کھانے کو نہیں لے گا تب میں تیرے پاس نہیں رہوں گی سو اچ تینوں باتیں اُرسی ہوئیں اسیلے اب میں تیرے پاس نہیں رہ سکتی ایسا کہاں بجلی کی طرح چمک کر وہاں سے اُرکئی سو گندھڑیوں نے اُسکو اندر لوک میں پہنچا دیا اور راجا پرورد اُسکے چلے جانے سے بہت بیا کھل ہو کر جھکل اور یہاں میں اُسکو ڈھونڈنے نکلا سو وہ پیدل چلنے اور کانٹے چھیننے سے ایسا دکھی ہوا کہ اُسکو اپنے بدن کی سمدھ نہ رہی اس طرح راجا اُسکے برہ میں بیا کھل ہو کر چاروں طرف پھرتا تھا ایک دن پھر تاجا ہو کر چھینیر میں جا کر سنبھل کے درخت کے نیچے کھڑا ہوا اور اُرسی جگہ اُرسی آپسرا بھی بہت سکھی اپنے ساتھ لیے ہوئے سرسوتی کُند میں انسان کرتی تھی اور اُنکو کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن آپسرا لوگ دیو درشت سے سبکو دیکھتی تھیں اُس ستمو نبوتانا نام سکھی نے اُرسی سے پوچھا کہ تو مر ت لوک میں آکر کون پرش کے پاس رہی تھی اُسکو میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں اُرسی نے راجا پرورد کو دکھلا کر کہا کہ میں اسی کے پاس رہی تھی تو تم راجا کا دکھ دیکھ کر ہوئی کہ یہ تمہارے برہ میں بہت دکھی اور بیا کھل دکھلائی دیتا ہر ایک مرتبہ تم اپنا روپ اُسکو دکھلاؤ تو لوگیان اور جیپت اس کا ٹھکانے ہو جائے یہ بات تلوٹنا سے سکر اُرسی نے اپنا روپ راجا کے سامنے پرکٹ کیا اُسکو دیکھتے ہی راجا پرورد کا چہرہ ٹھکانے ہو کر روپ اُسکا اس طرح بدل گیا کہ جس طرح مودے کے بدن میں جان آ جاوے تب راجا نے اُرسی کے سامنے بہت رور کر کہا کہ اسی پران پیاری تو مجھے کس واسطے چھوڑ کر چلی گئی تیرے برہ سے میری یہ دشا ہو کر کھانا پینا راج پاٹ سب چھوٹ گیا یہ بات سکر اُرسی ہوئی کہ اسی راجا تم پرش ہو کر اپنی اندریوں کے بس ایسے ہو گئے جو تم میری بنتی کرتے ہو تم اپنی اندریوں کو نہیں کرو جو آدمی اندریوں کو اپنے آدمین نہیں رکھتا وہ مایا روپی استری کے موہ میں پھنس کر خراب ہوتا ہے وہی دشا تمہاری ہوئی اور میں

اسکی

استری کسی پر مٹوست نہ ہو کر سوا سے اپنے سیکڑے کے دوسرے کا پریم نہیں رکھتی جب تک پُرش میرے پاس رہتا ہے تب تک اسکی پرست
 رکھتی ہوں اگر میں ہزار برس تک ایک پُرش کے پاس رہ کر دوسرے پُرش کے پاس جاؤں تو مجھکو پہلے پُرش کے ساتھ کچھ پُرشیت
 نہ رہے گی ساعت بھر میں اسکو بھول کر اسکی جان لے لینے میں بھی مجھکو کچھ سوچ نہ ہو گا اور میں کسی کے گیان اُپدیش کو کچھ نہ مانکر
 اپنے من مانا کام کرتی ہوں اسی طرح سب استریوں کا سوچا و کھنچا چاہیے اور راجا رُسی پر اتنا مٹوست تھا کہ اتنا بھلے پر بھی
 اسکو کچھ گیان پر اپیت نہ ہوا جب راجا نے رُسی سے بھوک کرنے کی اچھاگی تب وہ دیا کر کے بولی کہ اے راجا جب برس دن تجھے دوسرے
 برس کا پہلا دن لگے گا تب میں تیرے پاس آکر ایک رات رہوں گی یہ کہہ کر رُسی وہاں سے چلی گئی جب رُسی کے بٹنے اور ایک برس
 کا وعدہ کرنے سے راجا پُروردہ کا چہت سا ودھان ہو گیا تب وہ راج رند پر آیا اور شیش محل اپنا سجا کر وعدے کے دن گننے لگا
 جب کہ برس دن بعد وہ اپسرا اپنے وعدے پر آئی اور ایک رات راجا کے پاس رہ کر صبح کے وقت اندر لوک کو چلی تب راجا پُروردہ
 اسکا پانوں پکر کر رونے لگا اُس وقت رُسی بولی کہ اے راجا میں یہاں رہ نہیں سکتی مجھکو میری چاہنا اہتہ کرن سے ہر تو میں ایک
 منتر تجھکو بتائے دیتی ہوں تو وہ منتر جب کہ گندھربوں کی تپسیا کر۔ جب وہ خوش ہو کر تجھ کو جاگت کرنے کی آگیا دینگے اور تو
 اس جاگت کے کرنے سے گندھرب لوک میں پھر مجھکو پاوے گا تب میں تیرے ساتھ آند پور تک رہوں گی رُسی یہ کہہ کر اور دُور چلا
 بتدی کہ راجا کو بتلا کر اندر پُری کو چلی گئی اور راجا وہی منتر جب کہ گندھربوں کا پ کرنے لگا جب اُس رچا کے چہنے سے گندھربوں نے
 خوش ہو کر راجا کو درشن دیا اور ایک بٹو ہی اگن کی طرح اسکو دے کر جاگت کرنے کی تدبیر بتلا کر وہاں سے اتر دھیان ہو گئے تب
 راجا نے اگلی آگیا کے موافق وہ بٹو ہی جنگل میں لے جا کر کاڑھی جب اُس بٹو ہی میں سے ایک درخت پھیل اور شمی کا مل کر
 اگا اور راجا نے اُن دونوں کی لکڑیوں کو رگڑ کر اُس میں سے آگ نکال کر جاگت کیا تب راجا کو اتنا بل ہوا کہ وہ گندھرب لوک میں
 جا بسا اور گندھربوں کے دینے سے رُسی کے ساتھ آند پور تک رہنے لگا۔

۱ شمی

اوصیائے پندرہواں - کتھا راجا پُروردہ کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پُروردہ کو رُسی کے پیٹ سے چھ بیٹے جو راجا جگدی پر پیدا ہوئے تھے اُن میں بڑے بیٹے کا نام
 اَبوتھا آئیو کے بنش میں جنہو نام ایسے مہا تہا ہونے جنہوں نے گنگا جی کو اپنی اعلیٰ میں اٹھا کر پی لیا جب دیوتوں نے بہت ہنسی کی تب
 جانکھ چیر کر باہر نکال دیا اسی دن سے گنگا جی کا نام جانہوی رگٹ ہوا اور راجا جنہو کے بنش میں گا دھو نام راجا بڑا پرتاپی اور مہا تہا ہوا
 اسکے یہاں سسٹوتی نام کنیا مہا سدری اور بڑ بھمان پیدا ہوئی گا دھو رکھیشور سے رچیک نام رکھیشور نے جا کر کہا کہ تم اپنی بیٹی ہکو
 بیاہ دو گا دھو بولے کہ جو کوئی ہزار گھوڑے شام کرن مجھکو لادے اسکو میں اپنی بیٹی بیاہ دو گا یہ بات سنتے ہی رچیک بڑی محنت کر کے ہزار
 گھوڑے شام کرن بڑن دیوتہ کے یہاں سے لے آئے اور وہ سب گھوڑے گا دھو کو دیکر سسٹوتی سے اپناواہ کیا گا دھو کی استری نے
 رچیک اپنے داماد سے کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کرو جس سے میرے بڑکا ہوا اور سسٹوتی نے بھی اپنے پیٹ سے سنتان ہونے کی اچھاگی تب
 رچیک رکھیشور نے اپنی ساس اور استری دونوں کو سنتان ہونے کے واسطے جاگت کر کے جو سائل جاگت کر بیٹے جی اسمیں ایک پندری پنی
 استری اور دوسری پندی اپنی ساس کو سنتان ہونے کی اچھا سے بنا کر دونوں کو کھانے کے واسطے دیا اور آپ رکھیشور ہمارا راج اسالی اور شہید
 کرنے کو گنگا جی کے کت سے چلے گئے تب اگلی ساس نے اپنی پندی جسکو سنسکرت میں چرتکے ہیں بدل کر بیٹی کو کھلا دی اور اسکا چر لیکر

۲ پاپ

۳ پاپ

۴ پاپ

۱ پاپ

۶ پاپ

آپ کھالیا جب کھیشور نے اپنے گھر آ کر اپنے بیٹوں بل سے یہ حال جانتا تب اپنی استری سنت وئی سے کہا کہ تجھ سے بڑی چوک ہوئی ہے اور پتا چڑھا گیا
 دیکھا اسکا بچہ آپ کھالیا اس کارن تیرا بیٹا بڑا بلی اور کڑو دھی پیدا ہوگا اور تیرا بھائی بڑا دھرماتا اور بڑھ گمانی پیدا ہوگا یہ بات سنتے ہی وہ بتی
 کر کے بولی کہ اگر مہاراج آپ ایسا کیجیے کہ جس میں میرا بیٹا کڑو دھی نہ ہو تب رکھیشور نے دوسرا منتر پڑھ کر اپنی استری سے کہا کہ تو دھیرے
 رکھو تجھ سے گمانی اور دھرماتا بیٹا پیدا ہو کر پوتا تیرا مہابلی اور بڑا کڑو دھی ہوگا سو سنت وئی سے جمدگن رکھیشور بڑے مہاتما پیدا ہو کر اُسے
 رنیکا نام استری سے چار بیٹے پیدا ہوئے اور ان چاروں میں سب سے چھوٹے پر شرام جی پریشور کا اوتار تھے جنھوں نے پاپی اور ادھرمی
 چھتر یون کو اکیس مرتبہ مار کر اُنکے گل کا ناش کر دیا اتنی کتھا سنکر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ اگر مہاراج چھتر یون نے ایسا کون ایرادھا
 کیا کتھا جس کے سبب سے پر شرام جی نے اُنکو مار ڈالا شکدو جی بولے کہ اگر راجا جمدگن رکھیشور پر شرام کے پتا سے رنیکا بیاہی گئی تھی
 اور سیتا نام رنیکا کی بہن سے سنسزار جن کا بواہ ہوا تھا اور سنسزار جن ساتون دیپ کا راجا ایسا پر تاپی تھا کہ جسکے یہاں آٹھون
 سیدھیان جی رہتی تھیں اور وہ کرم اور دھرم اپنا رکھیشورون کی طرح رکھ کر ہوا کی طرح ساعت بھر میں سب جگہ جانے کی سامر کھ
 رکھتا تھا سو وہ اپنی ہزارون استری ساتھ لے کر بڑا ندی میں جل بہا کر نے گیا اور اُسے اپنی ہزار بھجاسے جو تپ کر کے پانی تھیں
 حرنبا ندی کا پانی بننے سے روک دیا سو وہ پانی اٹھا بہکر جہان پر راون بچھا تھا وہاں پر اکٹھا ہوا جب راون وہ پانی دیکھ کر ابھمان
 کر کے سنسزار جن سے لڑنے آیا تب سنسزار جن نے اپنے بل سے راون کو لیا اور اسکو اپنے مکان پر لا کر بھی گھی اُسکے دسوں ہر ہر
 چراغ جلا کر سب استری اور اٹھون کو دکھلایا کرتا تھا جب راون نے ہمت بنتی کر کے اُسکو اپنا مالک جانتا تب سنسزار جن نے اُسکو
 چھوڑ دیا اس طرح کی سامر کھ اسمین تھی ایک دن رنیکا سیتا اپنی بہن کے گھر بواہ آدک میں نیوٹا کھانے گئی جب رنیکا نے اپنی بہن سے
 کہا کہ ایک مرتبہ تم بھی ہمارے یہاں آؤ تب سیتا بھمان سے بولی کہ تم کنگال رکھیشور کی استری ہو ہماری فوج کو کھان سے کھلاؤ گی یہ
 بات سنکر رنیکا شرمندہ ہو کر کچھ نہیں بولی جب گھر پر آئی تب اُسے جمدگن نے اپنے سوامی سے کہا کہ آپ ایک مرتبہ میری بہن کو بلا
 فوج سمیت مہمانی کریں تو میری شرمندگی مٹھیتانے چھوٹا ایسا طعنہ مارا تھا جمدگن بولے کہ پریشور کی دیانے مہمانی کرنا کچھ مشکل نہیں ہے
 ناراین جی تیری اچھا پوری کرینگے سو ایک دن سنسزار جن شاکا کھیتا ہوا اسی جنگل میں جہان پر جمدگن رکھیشور کی گئی تھی فوج سمیت
 آپو پچان دنوں کا مدھین گور کھیشور کے مکان پر تھی جب جمدگن نے اپنی استری کے گنے سے سنسزار جن اور شرہ چھوٹی فوج کو جو
 اسکے ساتھ میں تھی سب کو نیوٹا دیکر کا مدھین کے پر تاپ سے اچھا پور بک بھوجن کھلایا تب سنسزار جن نے اپنے من میں پکار کیا کہ جمدگن
 نے جس کا مدھین کے پر تاپ سے لاکھون آدمی کو ایسا اچھا پرار تھ بھوجن کر آیا یہ وہ گور کھیشور سے لینا چاہیے ایسا پکار کر راجا نے
 جمدگن سے کہا کہ ایسی گور کھیشورون کو نہ رکھنا چاہیے یہ گور راجا وون کے گھر ہنا چاہیے ایسے تم کا مدھین گور تم کو دے دو جمدگن نے
 جواب دیا کہ اگر راجا یہ گور میری بہن ہی میں اسکو دیو لوک سے مانگا لایا ہوں پھر وہاں پہونچاؤ دھکا اس کا دن تم کو نہیں دے سکتا یہ بات
 سنتے ہی سنسزار جن نے کرو دھ کر کے جب ادھر سے وہ گور چھین لی اور اپنے ویش کو لے چلا تب کا مدھین بھاگ کر جمدگن کے
 پاس چلی آئی اور رو کر بولی کہ اگر رکھیشور میرا کیا برادھ ہر جوتم نے مجھے لاجا کو دے دیا جمدگن نے اُنسو بھر کر کہا کہ اگر کلہین
 بچھ کو راجا بردستی لیے جاتا ہے میں کیس کروں یہ بات سنکر کا مدھین نے دتل ہزار شور میرا اپنے بدن سے پیدا کیے
 جب ان شور ہیروں نے لاجا کا سامنا کیا تب سنسزار جن اپنے بل سے ان کو لڑائی میں سمیت کر کا مدھین کو چھین لے گیا

۱ رسا کا

۲ سنیا

महिष
नीचुरी

یہوشا دیکھتے ہی حمد گن نے پر شرام اپنے بیٹے مہابلی کو جو اس شوکٹی پر نہ تھے بلکہ کہا کہ اے بیٹا سہسرا باہ کا مدھین ہماری گئی میں سے بروتی
 پھین لے گیا ہر سوا سکو لانا چاہیے یہ بات سنتے ہی پر شرام جی بڑا کروڑ دھڑک کر اکیلے ہی ہشتی پُری میں چلے گئے اور اپنی چھائی ساتھ تھوڑا
 پھر ساسے راجا سہسرا باہ کو اُسے تو تھو بیٹے اور سترہ چھو بیٹے فوج سمیت مار کر کا مدھین کو اپنے باپ کے پاس لے آئے تب
 حمد گن رکھیشور نے اُداس ہو کر پر شرام جی سے کہا کہ اے بیٹا تم نے چکر دتی راجا کو مارا ہوا سیلے شاستر کے اُناسترم کو دوش لگا سوتم
 ایک برس تک پرتھوی کی پرکڑا اور تیرہ تھو جاتا کر آؤ تب تمہارا پرا دھ چھوٹے گا ہم براہمنوں کو چھپا کر نا چاہیے چھپا کر لے سے بھگوان پر شرام
 ہوتے ہیں پر شرام جی یہ بات سنتے ہی پرتھوی کی پرکڑا اور تیرہ تھو جاتا کر لے چلے گئے۔

اُدھیاسے سولہواں۔ مارنا پر شرام جی کا اپنی ماما اور بھائیوں کو

شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت پر شرام جی نے اپنے باپ کی آگیا کے موافق برس دن تک پرتھوی کی پرکڑا اور تیرہ تھو جاتا کر کے آکر
 حمد گن کو دندوت کی پیر ایک دن ایسا سچوگ ہوا کہ پر شرام جی کی ماما رنیکا گنگا کنارے جل بھرنے گئی وہاں پر چیت رتھو نام گندھرب کو
 جو اپنی استری سمیت جل بہا کر تھو دیکھ کر من میں کہا کہ یہ نہت سندر ہے جب رنیکا کو اُسکا جل بہا دیکھنے میں دیر لگی تب وہ سمجھی کہ
 میرے پت اگن ہو تر بیٹھے ہیں جل پہنچنے کی راہ دیکھتے ہو گئے جلد جانا چاہیے جب وہ ایسا بجا کر جل لیکر گئی میں پہنچی اور رکھنے
 دیر ہونے کا سبب اپنے جوگ بل سے جان لیا کہ اسکو پرانے پُرش کی سندر تانی دیکھنے سے پانی لانے میں دیر ہوئی تب حمد گن نے کہو
 کر کے اپنے تینوں بڑے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اسکو مار ڈالو جب اُنھوں نے ماما کا مارنا اُدھرم پجا کر رنیکا کو نہیں مارا تب رکھیشور
 نے اپنے چھوٹے بیٹے پر شرام جی سے کہا کہ تو اپنی ماما کو بھائیوں سمیت مار ڈال یہ سن کر پر شرام جی نے بجا کر کیا کہ مارنا ماما کا اور بھائیوں
 کا بڑا باپ بڑا اور جو میں نہیں مارتا تو پتا جی کرو دھ کر کے چھکو شباب دینگے اور مار ڈالنے میں میرے پتا اپنے جوگ بل سے پھرانکو جلا
 سکتے ہیں جب ایسا پجا کر پر شرام جی نے رنیکا اپنی ماما کو تینوں بھائیوں سمیت مار ڈالا تب رکھیشور خوش ہو کر بولے کہ اے پر شرام
 تم نے ہماری آگیا مانکر اپنی ماما اور بھائیوں کو مار ڈالا اس سے ہم بہت خوش ہوئے جو بردان تم مانگو وہ ہم تم کو دین یہ بات سنتے ہی پر شرام جی
 اپنے پتاسے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے ممالاج میں یہی بردان مانگتا ہوں کہ میری ماما اور میرے بھائی جی اُنھیں اور اُنکو یہ بات نہ معلوم ہو کہ
 پر شرام نے ہم کو مارا تھا حمد گن بولے کہ بہت اچھا پریشور کی دیا سے ایسا ہی ہووے بات رکھیشور کے منھ سے نکلتے ہی وہ سب اس
 طرح جی کر اٹھ کھڑے ہوئے کہ جس طرح کوئی سویا ہوا جاگ اُٹھے اور ناراین جی کی مایا سے اُنکو یہ نہ معلوم ہوا کہ ہم کو پر شرام نے ماما
 مھاتی کھانا کر شکد یو جی بولے کہ اے راجا پریشور کے تپ اور جب میں ایسی سادھ ہے کہ ہر جگت لوگ مردے کو جلا سکتے ہیں پھر
 پر شرام جی نے بجا کر کیا کہ میں نے اپنی ماما اور بھائیوں کو مارا ہوا سیلے پرتھوی کی پرکڑا کر کے یہ باپ چھڑا نا چاہیے یہ بھگتینوں بھائیوں سمیت
 تیرہ تھو جاتا کر لے چلے گئے کچھ دن بھیجے راجا سہسرا باہ کے سو بیٹوں نے جو پر شرام جی سے بھاگ کر بچ گئے تھے پکارا کہ ان دنوں پرتھوی
 بھائیوں سمیت گئی پر نہیں ہیں کسی طرح اپنے باپ کا بدلہ اُن سے لینا چاہیے سو ایک دن راجا مارتوں نے ہرا چھاسے حمد گن کو اگن
 ہو کر گئے ماما مار ڈالا اور سر رکھیشور کا کاٹ کر لے گئے تب رنیکا سمعہ بلاپ کرنے لگی جب سنے اکیس مرتبہ اپنی چھاتی بیٹا کر پر شرام جی
 کو چلاتا تب اُنھوں نے ماما کا جلا تھتے ہی گئی پر آکر تیا کو مر اہوا دیکھا اور جب رنیکا سے حمد گن کے بارے جانے کا حال سنا تب
 پر شرام جی نے بڑا کروڑ کر کے سو گندھا کر یہ پرن کیا کہ میں اس اہلادھ کے بدلے پرتھوی پر کسی چھتری کو جیتا نہ چھوڑوں گا

یہ کہہ کر پشرام جی، غنیشی پُری میں چلے گئے اور سنسرا باہ کے بیٹوں کو جنھوں نے ہمدردی کو مار ڈالا تھا انکو مار کر اپنے باپ کا سروہان سے اٹھا لیا اور باپ کے ڈھڑ سے ملا کر اٹھا کر یا کر کم کیا اور اسی پر تل گیا کرنے سے پشرام جی نے اکیس مرتبہ چاروں طرف گھوم کر چھتر ٹوں کو مار ڈالا اور اگر چھتر تین اسنان کر کے سب پر تھوی اکیس مرتبہ بلا ہتھوں کو دان کر دی جب اگلے نمونہ ترین راجا بلی اور ہونگے تب پشرام جی سہنت رکھیشورون میں رہیں گے دن دن مندر اچل پرست پر بیٹھے ہونے پر نیشور کا تپ کرتے ہیں جنکا گن اور تیش گن دھرب اور دیونا ہمیشہ سوگ میں گایا کرتے ہیں اور انکے انت کو نہیں پہنچنے اور راجا پر کھیت کا دھڑ رکھ کے بیٹے بشوا انتر کھیشور ایسے مہاتما ہونے جنھوں نے اپنے کو لاج بک سے بزم رکھیشور کھلایا اور انکے سوبیٹھے ہونے انہیں چھوٹے پچاس بیٹوں کا نام دھڑ چھینا تھا جب بشوا انتر نے سہ سہ بیٹھ اپنے بھائی کو جو راجا ہر چندر کے بلدان سے پچا تھا اپنا بیٹا بنایا اور اسکا نام دیولات رکھا اپنے بڑے پچاسوں بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اسکو اپنا بڑا بھائی کر کے مانو جب انھوں نے یہ بات نہ مانی تب بشوا انتر نے انکو یہ شاپ دیا کہ تم لوگ پلچھ ہو جاؤ تب ہی سنسار میں پلچھ ہونے ہیں اور پھر بشوا انتر نے دھڑ چھینا آدک اپنے چھوٹے پچاسوں بیٹوں سے وہی بات کہی جب انھوں نے اپنے پتا کی آگیا اس دیولات کو بڑا بھائی کر کے جانا تب بشوا انتر نے خوش ہو کر انکو یہ بردان دیا کہ تمھارا بنش بڑھے اسلئے بشوا انتر کے بنش میں بہت سنتان ہو کر کو شک گوتری کھلاتے ہیں

ادھیائے شتر جوان - کتھارا چا پرورد کے بنش کی -

شکدیو جی نے کہا کہ اور راجا پر کھیت راجا پرورد کے بنش میں راجا نمکھ ایسا پر تاپی ہوا جسے دیولوک کارج کیا اسکی کتھاپیلے ہو چکی ہے اب ہم اسکے سنتان کا حال کہتے ہیں سنسوکھ راجا جات اسکے بڑے بیٹے نے بہت تھوان اور پر تاپی ہو کر ایک مرتبہ اندر پُری کا لاج کیا تھا اسکی کتھاس طرح پر ہو کہ ایک دن راجا اندر گوتم رکھیشور کی اہلیا نام استری کو جو بہت سندر تھی اور بیچ کنیا دن میں تھی دیکھ کر موہت ہو گیا اور اس سے جھوگ کرنے کی اچھائی پر گوتم رکھیشور مہاتما کے ڈر سے وہاں نہیں جاسکتا تھا جب اندر سے بنا جھوگ کیے رہا نہیں گیا تب ایک دن رات کے وقت کوٹے کا روپ بنا کر گوتم رکھیشور کے آنگن میں درخت پر جا بیٹھا اور بہت رات رہے ہوئے لگا جب رکھیشور نے اسکی بونی سکر جانا کہ اب تھوڑی رات ہو تب وہ اسنان اور پوجا کرنے کے واسطے اٹھ کر مکان سے باہر نکلے اسوقت اندر نے سونا گھڑیا کر اپنا روپ رکھو کا ایسا بنایا اور اہلیا کے پاس جا کر اس سے جھوگ کیا جب جھوگ کرنے کے پیچھے اہلیا نے جانا کہ میرے پت نہیں ہیں کسی دوسرے نے کیت روپ بنا کر میرا پت بڑا دھرم بگاڑ دیا تب اسنے کہا کہ اور ادھر می جا نڈال تو کون پریمان سے بھلا جا جب یہ بات سکر اندر وہاں سے باہر نکلنے لگا تب گوتم رکھیشور سے جو بہت رات رہنا بھگ کر پیرے آئے تھے دیو رسی میں پھینٹ ہوئی تب رکھیشور اندر کو دیکھتے ہی اپنے جوگ بل سے اسکے لگرم کرنے کا حال جان کر بولے کہ اور اندر پُری شرم کی بات ہے کہ تو نے بہت سی ایسرا اور اندرانی مہا سندر لپنے پر بھی ایسا دھرم کیا اسلئے ہم تجھکو یہ شاپ دیتے ہیں کہ تو ایک بھگ کے واسطے کوٹے کا روپ ہوا تھا سو تیرے بدن میں ہزار بھگ ہو جاؤ میں یہ بچن رکھیشور کے منھ سے نکلتے ہی اندر کے بدن میں ہزار بھگ ہو گئیں جب اندر مارے شرم کے راج سکھاسن پر مد جا کر کل کی دار میں چھپ رہا تب رکھیشورون نے اندر اس سونا دیکھ کر راجا نمکھ کے بیٹے راجا جات کو اندر اسن پر بیٹھالا جب اندرانی کا روپ دیکھ کر راجا جات کا من چلا ہمان ہوا تب اندرانی پت برتنے پر بہت جی کی آگیا سے راجا جات سے کہا کہ تم نے بھگ جو جو اچھا کر کم کیا ہوا اسکو بتلا دو جب راجا نے اپنے منھ سے وہ برتن کیا تب پت اس کا جاتا رہا جس سے وہ اندر کوک سے بھگ پڑا اور برہمنیت جی نے جا کر اندر کو کھل نال سے باہر نکالا اور اس سے ہگت کر کے یہاں شیر باد دیا کہ وہ ہزار بھگ ہوا لگے کے برابر ہو گئیں

۲۴۵

۱ پنجشنبہ

۲ منگل

۳ اتوار

تب اندر باقی گدھی پر بیٹھ کر راج کرنے لگا اتنی کھٹا سنا کر شکر دیو جی بولے کہ ایسا جانتا ہے کہ دوسرے بنش کی کھٹا کتے ہیں مستونکہ اسکے بنش میں
 موصوفہ نثر نام سید جت کا بھاگ لینے والا ایسا ہوتا تھا جو کہ جسکا نام لینے سے آدمی کا روگ اور دکھ چھوٹ جاتا ہوا ہے اسکے بنش میں راجا کلبلیا
 بڑا بڑا تابی ہوا اسکی منڈا کا نام استری سے لڑکے اور کبھی پیدا ہوتے وہ راجا الکرک چھیا سٹھ ہزار برس راج کر کے جوان بنا رہا اور رانی
 منڈا کے اپنے بیٹوں کو اولاد میں گیان سکھایا کرتی تھی اسنے مرتے وقت دو اشلوک راجا الکرک کو دیکر کہا کہ تو اسکو فخر بنا کر اپنے پاس
 رکھ جب ترے اوپر کچھ پیٹ بڑے راج ایسی اشلوک کو رکھ کر اسکی کے موافق کام کرنا سولہ راجا الکرک نے ان دونوں اشلوک کا فخر بنا کر اسی
 وقت اپنے بازو پر باندھ لیا اور سنساری سکھ میں پیٹ کر راج کرنے لگا جب دوسرے راجاؤں نے اسکو سکھا اور بلاس میں پیٹنے دیکھا
 تب اپنی فوج لیا کر اسکا لنگر گھیر لیا جب راجا الکرک نے دیکھا کہ اب میرا پران اور راج بچنا مشکل ہے تب اپنے اوپر پیٹ جاکر وہ دونوں اشلوک نکال کر
 پیٹھے اسمین لکھا تھا کہ سوائے سنت سنگ کے اور کسی کے ساتھ پریت نہ کرنا سنساری لوگوں سے پریم اور سنگت کرنے میں پیچھے سے دکھ ہوتا ہے
 جھگٹ کا بوجھ ہارنے کے برابر سمجھا کہ اس میں سن دنگا ناچا ہے سنساری چاہنا رکھنا یہی دکھ کی پھانسی ہے جب وہ اشلوک پڑھنے سے راجا الکرک کو
 گیان پیدا ہوا تب وہ برکت ہو کر جنگل کی بات چرخوں کرنے پہلا اسوقت دوسرے راجاؤں نے جو اسکا شہر گھیرے تھے یہ حال سنتے ہی راجا
 الکرک سے جا کر پوچھا کہ تم بناؤ دھکیے ہارنا نہ جنگل میں کیوں جاتے ہو الکرک نے جواب دیا کہ راج کر کے ترک چھوگنا پڑتا ہے اسلئے میں راج نہ کرونگا
 تم میری راجدھانی کے خوشی سے راج کرو جھگڑنے کی اچھا نہیں ہے جب یہ بات سنا کر دوسرے راجوں کو بھی ترک چھوگنے کے ڈر سے
 گیان پیدا ہوا تب انھوں نے راجا الکرک کا پیش اپنا اپت دجا نا اور اپنی راجدھی پہلے گئے اور راجا الکرک پھر دھرم کے ساتھ راج کرنے لگا
 اتنی کھٹا سنا کر شکر دیو جی بولے کہ ایسا بڑا تابی کا ایسا بڑا تابی ہے جسے راجا الکرک نے چرخوں کرنے کی اچھا کی ویسے ہی نالین جی کی دیا
 سے اسکا دکھ چھوٹ گیا اور جو لوگ پریشور کا تپ اور انھوں کرتے ہیں انکو معلوم کیا اسکو ملے گا اسی الکرک کے بنش میں راجا منجھس
 ایسا ہوتا تھا گیان ہوا اسکے بنش میں سب براہمن ہو گئے اور اسکے گل میں راجا راج بڑا بڑا تابی اور دوسرا تابی ہو کر اسکے یہاں پانسو
 بیٹے بہت بلوان پیدا ہوئے ایک مرتبہ اندراؤک دیوتوں کا راج دیتوں نے چھین لیا تھا جب اندر نے برہمنیت جی کی آگیا کے موافق
 راجا راج سے سہا تیا چاہی تب راجا نے اپنے پانسو بیٹے ساتھ لے کر اندر کی سہا تیا کی جب دیتوں کو حیت کرنا اندر اس دیوتوں کو دینے لگے تب
 اندر نے کہا کہ دیولوک کا راج آپ کیجیے جب راجا راج اندراؤک دیوتوں کے گنے سے بہت دن تک دیولوک کا راج کر کے وگیا تب اسکے بیٹوں
 اندراؤک کا زبردستی کر کے بھاگ اندر کا جگت میں آپ لینے لگے اور اندراؤک کے مانگنے پر بھی دیولوک کا راج نہیں چھوڑا تب دیوتوں کے
 بنتی کرنے سے برہمنیت جی نے اپنے تپ کے بل سے راجا راج کے بیٹوں کو مار ڈالا جب ان میں کوئی جیتا نہیں بچا تب اندراؤک دیوتا
 برہمنیت گرو کی کرپا سے اندر پڑی کا راج پا کر اپنا بھاگ خوشی سے پینے لگے۔

۴ رات

اوصیایے اٹھارہ ہواں - کھٹا راجا شکر کے بنش کی

شکر دیو جی بولے کہ ایسا بڑا تابی ہے کہ راجا راج پھت راجا شکر کے جات آؤک چھ بیٹے بڑے پرتابی ہوئے جب راجا شکر رکھیشوڑوں کے شاپ دینے سے
 جگر سانپ ہو کر چھتر میں گر پڑا تب اسکے راج سنگھاسن پر جو مرت لوک میں تھا جات نام بیٹا اسکا بیٹھ کر بڑا دھرم اتما اور چلو رتی راجا ہوا
 اور اسنے دوسرے بنش کا راج براہمن کر کے اپنے سب بھائیوں کو بانٹ دیا اور پوہا اپنا دیو جانی سکر چارج کی لڑکی سے کر کے
 برکھ پڑا نام دیت کی شرتشا نام لڑکی سے جوگ کیا اتنی کھٹا سنا کر راجا راج پھت نے پوچھا کہ اس میں ناٹھ راجا جات نے چھتری

۱ شب پانچ
 ۲ شام

ہو کر شکر چارج کی بیٹی کس طرح جاہی تھی یہ سن کر یہ میرا چھوڑ دیکھتے یہ بات سن کر شکر کی بیٹی نے کہا کہ اے راجا ایک دن برکھ پر بادلوں جو زمینوں کا راجا تھا اسی
 بیٹی شرمشا شکر چارج کی بیٹی دیو جانی کو ساتھ لے کر ہزار دسیوں سمیت اپنے باغ میں تالاب پر اسنان کرنے لگی جب شرمشا اور دیو جانی
 اور اسی آدک اپنا اپنا کپڑا تالاب کے کنارے اتار کر جل بہا اور اسنان کرنے لگیں اسی سخی شری مہادیو جی اور ناردی گھوسٹے ہوئے وہاں
 آگئے ان کو دیکھتے ہی سب لڑکھوں نے لبت ہو کر اپنے اپنے کپڑے پہن لیے اور شرمشا نے جلدی میں بھول کر جب دیو جانی کا کپڑا پہن لیا
 تب دیو جانی نے کرو دھو کر کے کہا کہ اے شرمشا تو میرا کپڑا پہننے کے لائق نہیں ہو کس واسطے کہ تیرا باپ میرے باپ کا چیلہ ہے اور میں بہمن
 کی لڑکی ہوں میرا کپڑا تو نے کیسے پہنا جسے جاگ کی آہنت لگتا تھا لیو سے یا شو در جو کر بید پڑھے جب دیو جانی نے شرمشا کو ایسا دیکھ کر
 کہا تب اُس نے کرو دھو کر کے جواب دیا کہ تو بھکاری کی لڑکی ہو کر بھگوا ایسی بات کہتی ہو تیرے باپ نے جنم بھیرے باپ سے بھگوانا
 بھگوانا کیا سو تو میری برابر کرتی ہے ایسا بہمن لگا کر شرمشا نے کرو دھو کر کے دیو جانی کو جو ننکی کٹھی لگنی کنوین میں ڈھکیل دیا اور آپ
 دسیوں سمیت گھر چلی گئی اسی سخی ہر اچھا سے راجا حجات شکر کھیلنے ہوئے وہاں آپہنچے اور اپنے ایک بیوک کو پانی لے آئے کے
 واسطے اسی کنوین پر بیٹھا جب اُس نے ایک استری بہت سُدری کنوین میں گری دیکھ کر راجا سے یہ حال کہا تب راجا حجات نے آپ جا کر کھیا
 تو اُس کو ایک کنیا روپ وقی دیکھ کر غری جب اُس نے اپنا حال کہا راجا سے نکالنے کے واسطے کہا تب راجا حجات نے اپنا دوپٹہ اُس کے پہننے
 کے واسطے پھینک دیا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر کنوین سے باہر نکال لیا سو وقت دیو جانی بولی کہ اے راجا ہر اچھا سے ایسا سنجوگ ہو جو تم نے
 میرا ہاتھ پکڑا اسیلے میرا بواہ تمہارے ساتھ ہو گا برہنہت جی کے بیٹے کی نام نے بھگوانا یہ شاپ دیا تھا کہ تیرا بواہ براہمن سے نہوگا اسیلے
 میرا بواہ براہمن سے نہیں ہو سکتا جب راجا نے یہ بات سنا اپنے کو بھی اُس پر مہربت دیکھا تب پریشور کی اچھا اسی طرح جا کر دیو جانی سے
 اپنا بواہ کرنا منظور کر کے راج مندر پر چلا گیا اور دیو جانی وہاں سے روتی ہوئی اپنے گھر آ کر شکر چارج سے کہنے لگی کہ اے پتا شرمشا نے تم کو
 اپنے باپ کا بھیکہ مانگنے والا لکھ میری جان مارنے کے واسطے کنوین میں ڈھکیل دیا تھا سو راجا حجات نے اکر بھگوانا کنوین سے باہر نکالا
 میری جان بچی یہ بات سنتے ہی شکر جی نے کرو دھو میں آ کر پکار کیا کہ برو متانی کرنے سے کھیت میں گرا ہوا ناچ چنگ لکھانا اچھا ہوتا ہے جس میں کوئی
 ایمان نہ کرے سو شرمشا نے راج اور روپیہ کے نشے سے میری بیٹی کو کنوین میں گرا دیا اسیلے اب برکھ پر یکے راج میں رہنا چاہیے شکر جی نے
 ایسا پکار کر دیو جانی لڑکی کو ساتھ لے کر اُس کا راج چھوڑ کر نکل چلے برکھ پر بسنے یہ سنا تب گھبرا کر کہا کہ دیکھو انھیں گے آشیر باد سے یہ سب
 راج اور شکر بھگوانا ہر نہیں تو دیو تا لوگ اب ہم بھگوانا کر نکال دیتے ان کے چلے جانے سے میرا راج اور دھن سب جاتا رہے گا یہ
 بات سمجھتے ہی برکھ پر بادو ہوا شکر کرو کے شرن میں گیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج میرا پرادھ بھگوانا کیجیے پھر اپنے مکان پر چلے
 یہ دین بہن راجا کا سنکر شکر چارج بولے کہ اے راجا تم نے کچھ میرا پرادھ نہیں کیا لیکن تمہاری بیٹی نے دیو جانی کا انا د کر لیا ہے
 جس بات میں دیو جانی خوش ہو وہی کام کرو تو میں تمہارے دلش میں چلکر بہن جب برکھ پر بانے دیو جانی سے بہت
 ہنسی کر کے خوش ہونے کے واسطے کہا تب وہ شرمشا کا سب حال لکھ کر بولی کہ اے راجا جس کے ساتھ میری شادی شکر چارج
 کرین وہاں شرمشا تیری بیٹی ہزار دسیوں سمیت لے کر میری سیوا میں رہے تو میں خوش ہوں یہ سنکر راجا نے پکار کیا کہ شکر گرو
 ہمارے کل کی رچھا بندشہ کرتے آئے ہیں ان کے خوش ہونے سے میرا بھلا نہ ہوگا ایسا بھگوانا راجا نے شرمشا سے سب
 حال لکھ کر پوچھا کہ اے بیٹی تیرا موہ کرنے میں شکر چارج کے کرو دھو سے ہمارے بنش اور راج دونوں کا ناش ہو جائیگا اور تیرے

۲۲۷

وہی ہونے سے ہمارا بھلا ہوا زمین کیا کرنا چاہیے یہ بات سنکر شرنشاہ بولی کہ اسی پنا میں وہ بدن تم سے پیدا اور پالن ہوا ہر تم جسکو چاہو اسے جھکودے ڈاؤ یہ بات سنکر بڑھ کر بائو لاکہ اسی دیو جانی تیرا کتنا جھکون منظور ہے یہ بات سنکر دیو جانی جب خوش ہوئی تب شکر اچارج اپنی لڑکی بنیست پھر اپنے استھان پر آکر رہنے لگے اتنی کھٹا سنکر راجا پر کھیت لے چو چھا کہ اسی من ناٹھ برہنہ پست جی کے بیٹے کچ نے دیو جانی کو کیوں شاپ دیا تھا اسکی کھٹا سنائے شک دیو جی بولے کہ اسی راجا ایک مرتبہ لڑائی میں بہت دیت دیو تون کے ہاتھ سے مارے گئے تب انکو شکر اچارج نے سنجوئی بدیاسے جلا دیا جب لڑائی ہونے کے پچھے دیو تون نے یہ حال برہنہ پست جی سے سنا تب انکو آدک دیو تون نے برہنہ پست جی سے کہا کہ اسی ہمارا راج آپ بھی کچ اپنے بیٹے کو شکر جی کے پاس بھیج دیجیے کہ وہ انکا چیلہ ہو کر سنجوئی بدیاسے آوے جب برہنہ پست جی نے دیو تون کے کہنے سے کچ کو سنجوئی بدیاسے کھٹنے کو بھیج دیا تب کچ نے شکر اچارج کی شرن میں جا کر دندوت کر کے بچو کیا کہ اسی ہمارا راج میں سنجوئی بدیاسے کھٹنے آیا ہوں جب شکر اچارج اسکو اپنے گھر رکھ کر سنجوئی بدیاسے کھٹانے لگے تب دیو جانی اور کچ کے آپس میں بہت پریت ہو گئی جب دیتوں نے یہ حال سنا کہ برہنہ پست کا بیٹا ہمارے گرو سے سنجوئی بدیاسے کھٹا ہے تب انھوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ وہ یہاں سے سنجوئی بدیاسے کھٹ کر دیو تار ہمارے دشمنوں کو جلا دیا کرے گا تو اچھا نہ ہوگا اسلئے اسکو نارڈا لانا چاہیے ایک دن کچ شکر گرو کی گٹو چرانے کے واسطے جنگل میں گیا تب دیتوں نے اسکے بدن کے ٹکڑے کر کے ایک گڑھے میں پھینک دیا جب شام کو وہ گٹو چرا کر نہیں پھرتا تب دیو جانی بولی کہ اسی کچ اب تک گٹو چرا کر نہیں آیا تھا اچارج نے اسے جو کچ بل سے پھاڑ کر کہا کہ اسی کچ کو دیتوں نے نارڈا لادہ کس طرح آوے جب یہ سنکر دیو جانی سوچ کرنے لگی تب شکر اچارج نے اپنے جو کچ بل سے جلا دیا یہ حال سنکر دیتوں نے آپس میں کہا کہ جو شکر گرو اسکو اسی طرح جلا دیا کرے گا تو ہمارے مارنے سے کیا فائدہ ہوگا اسی تدبیر کرنا چاہیے کہ جس میں وہ جلا نہ سکیں یہ پھاڑ کر دیتوں نے گٹو چرانے وقت پھر کچ کو نارڈا لادو اور اسکے بدن کی نڈا چرا کر شکر گرو کو پلا دی جب شام کے وقت کچ پھر نہیں آیا تب دیو جانی کے بچو کرنے سے شکر اچارج نے دھیان دھر کر تینوں لوگ میں دیکھا لیکن اسکا پتا نہ پایا جب اپنی آتما میں دھیان لگا یا تب اسکو اپنے پیٹ میں دیکھ کر جانا کہ دیتوں نے اسکی نڈا چرا کر جھکویا دی ہے یہ دشا دیکھ کر شکر اچارج نے کہا کہ اسی جی میں کچ کے چلانے سے آپ ہی مر جاؤنگا دیو جانی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اسی ہمارا راج اسی تدبیر کیجیے کہ جس میں آپ اور وہ دونوں جیتے رہیں تب شکر جی نے منتشر ہو کر اپنے پیٹ میں کچ کو جلا دیا اور اسی جگہ اسکو سنجوئی بدیاسے کھٹا کر کہا کہ اسی کچ جب میں جھکوا اپنے پیٹ سے نکال کر مراناؤں تب تو اسی بدیاسے جھکویا دینا کچ بولا کہ بہت اچھا جب شکر جی نے اپنا پیٹ چیر کر کچ کو بھیتا باہر نکالا تب مر گئے تب کچ نے سنجوئی بدیاسے شکر جی کو جلا دیا جب کچھ دن بیٹھے کچ شکر گرو سے بڑا ہو کر اپنے گھر آنے لگا تب دیو جانی کچ سے کہنے لگی کہ تم اپنا بواہ میرے ساتھ کرو کچ نے جواب دیا کہ گرو کی بیٹی ہوں کے برابر ہوتی ہے اسلئے تجھ سے بواہ نہیں کرونگا اس بات پر دیو جانی نے گرو دھر کر کے شاپ دیا کہ جو سنجوئی بدیاسے کھٹنے میرے باپ سے بڑھی ہے وہ جھکویا جاتے یہ بات سنکر کچ بولا کہ اسی دیو جانی دھر کرتے ہوئے تو نے جھکویا شاپ دیا اسلئے تیرا بھی بواہ ہونا کے ساتھ ہوا ایسا شاپ دیکر کچ اپنے باپ کے پاس چلا گیا اسی پر کھیت دیو جانی کو شاپ ہونے کا یہی سبب تھا سو میں نے تم کو سنا یا اب دیو جانی کے بواہ ہونے کی کھٹا کتنا ہوں سنو کہ جب شکر اچارج راجا بڑھ کر باکے دیش میں آکر بسے تب انھوں نے کچھ دن بیٹھے پریشور کی اچھا سے راجا حیات کو بلا کر اپنی لڑکی اسکو بیاہ دی اور شرنشاہ کو ہزاروں سیوں سمیت جمنیر میں دے کر راجا حیات سے کہا کہ تم شرنشاہ کو اپنی بیچ پر مت بھیانا اور دیو جانی نے بھی اس بات کا اقرار راجا حیات سے لے لیا جب راجا حیات نے

لہا کہ میں شرمشا سے بھوک نہیں کرونگا تب شکر گجی نے دیو جانی کو شرمشا اور ہزار داسیوں سمیت بہت گنت اور کپڑا آدک جہیز میں دے کر
 بنا لیا اور راجا ججات دیو جانی سمیت راج مند پر آکر اس کے ساتھ بھوک اور بلاس کرنے لگا اور شرمشا کو ایک مکان بہت اچھا
 رہنے کے واسطے بنا دیا پھر دن بچھے راجا ججات کے یہاں دیو جانی سے دو بیٹے جدا اور تریس نام پیدا ہوئے ایک دن شرمشا باسک دھرم سے شکر
 ہوئی تھی اور اسی دن راجا ججات بھی باغ میں سیر کے واسطے جا نکلتا تب شرمشا نے ہاتھ جوڑ کر بڑھ کیا کہ اے مہاراج میں بھی آپ کی داسی ہو کر
 آپ سے بھوک اور سنتان ہونے کی اچھا رکھتی ہوں اور راجا کی بیٹی ہو کر دوسرے سے بھوک نہیں کر سکتی یہ بات سنتے ہی راجا نے شکر چانچ
 کی بات یاد کر کے پکار لیا کہ شرمشا سے بھوک کرنے میں میرے واسطے اچھا نہ ہوگا اور یہ راجا کی بیٹی ہو کر اپنے منہ سے رات دن بانگتی ہو اسکا
 کہنا نہ ماننے میں بھی میرا دھرم نہیں رہتا ہوا سو اسے اب اسکی اچھا پوری کرنا چاہیے اس کے جو کچھ میرے نصیب میں لکھا ہے وہ وہی ہوتا نہیں سکتا
 یہ بولا کہ راجا نے شرمشا سے بھوک کیا اسی طرح دیو جانی سے چھپا کر کبھی بھی راجا اس کے ساتھ بھوک اور بلاس کرنے لگا پھر دن تک یہ بات چھی
 رہی جب دروغ اور ان نام دو بیٹے شرمشا کے راجا ججات سے پیدا ہو کر تیسرا گھر ہا تب ایک دن شرمشا دیو جانی کے چکھا ہا تکتی تھی اس وقت صدو
 بیٹے شرمشا کے وہاں آکر کھڑے ہوئے دیو جانی نے پوچھا کہ اے شرمشا تیرے یہ دونوں بیٹے کس طرح ہوئے اور تیسرا گھر کس سے رہا شرمشا بولی
 کہ رات کو کسی رکھیشور نے آکر مجھ سے پٹنے میں بھوک کیا تھا اسی سے دولہ کے ہو کر تیسرا گھر ہا یہ بات سن کر دیو جانی چپ ہو رہی لیکن
 اس کے من میں سند نہ ہو گیا اس لیے کئی دن بچھے دیو جانی نے شرمشا کے مکان پر جا کر ان لوگوں سے پوچھا کہ تمہارے باپ کا کیا نام ہے تب شرم
 بیٹے نے بتلایا کہ میں راجا ججات کا بیٹا ہوں یہ بات سنتے ہی دیو جانی بہت غم سے راجا کے پاس آکر بولی کہ تم نے میرے باپ کے بیٹے کو
 پر بھی شرمشا سے بھوک لیا اس لیے اب میں تمہارے یہاں نہیں رہتی جب ایسا لہکر دیو جانی کو دھوکے اپنے باپ کے گھر چلی تب راجا ججات
 اس کے بچے پتی کرتا ہوا پینیل دوڑا گیا لیکن اس نے نہیں مانا سب حال اپنے باپ سے جا کر کہ دیا اور راجا ججات بھی وہاں پہنچ کر کھڑا ہوا جب
 شکر چانچ نے جانا کہ میرے بیٹے کو راجا نے شرمشا سے بھوک کر کے سنتان پیدا کی تب کو دھوکے لہا کہ اے راجا تو نے مجھ کو غور سے
 میرا کہنا نہیں مانا اس لیے میں تجھ کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ تو بوڑھا اور بزرگ ہو کر استری پر سنگ کرنے کے لائق نہ رہے اور سو روپ تیرا بڑھائے
 یہ بات شکر کے منہ سے نکلتے ہی اسی سحر لہا بوڑھا ہو کر دانت بھی اس کے ٹوٹ گئے اور بال سفید ہو کر آنکھ سے کم دیکھنے لگا تب ہاتھ جوڑ کر بولا کہ
 اے مہاراج ابھی تک من میرا سنساری سکھ سے نہیں بھرا ایک مرتبہ اپرا دھو چھو کیجیے یہ دین بچن سکر شکر چانچ نے اپنی بیٹی کا سکیو پکار کر کہا
 کہ اے راجا میرا شاپ پھر نہیں سکتا لیکن تیرے پارچہ بیٹوں میں سے جو بیٹا خوشی سے تیرا بڑھا پالیکر اپنی جوانی تجھ کو دیوے گا تب تو پھر
 جوان ہو جاوے گا یہ آئیر باد سنتے ہی راجا خوش ہو کر دیو جانی سمیت راج مند پر چلا آیا انھیں دنوں شرمشا سے پرو نام تیسرا بیٹا پیدا ہوا
 جب راجا نے اپنے بڑے بیٹے سے کہا کہ تمہارے نانے ہم کو شراب دے کر بوڑھا بنا دیا تم اپنی جوانی ہم کو دے دو تو تھوڑے دن اور سنساری سکھ
 کر لین تب جلد نے سمجھا کہ ہماری ماما سے بھوک کرے گا تو ہم کو خرا دھرم ہوگا ایسا پکار کر اسے جواب دیا کہ میں نے ابھی تک سنساری
 سکھ نہیں اٹھایا اس لیے اپنی جوانی نہیں دے سکتا۔

۱۷۲

۲۴۸

۲۴۸

۲۴۸

۲۴۸

دو ہا	اگرے اگرے سب بھلے اچھے بھلے نہ کیش	کامن رمی عرب ڈری مہ آدر کرے نریش
یہ بات بڑے بیٹے کی سنتے ہی راجا نے تریس آدک لین بیٹے جو جلد سے چھوٹے تھے انکو بلا کر یہی بات کہی اور جب انھوں نے بھی اسی طرح جواب دیا تب ججات نے پرو چھوٹے بیٹے سے جو شرمشا سے ہوا تھا کہا کہ اے بیٹا تم اپنی جوانی ہم کو دے دو تمہارے چار دن بھائیوں نے بیٹا		

اب سوا سے تھارے جھکو دوسرے کا بھر و سائین ہر یہ دین پین مستی پر ہوا تھ جوڑ کر بولاکہ اسی تیار یہ تین آپ نے پیدا اور پائون کیا ہر اسلے
جوانی کیا چیز ہر پانچ پران تھارے اور پرخا اور کر سگتا ہون تو میں سو جنم تک آپ کی سوا کروں تو بھی آپ سے ارن نہیں ہو سکتا جو بیٹا
بنائے ماما اور پتا کی سوا کرے وہ بیٹا اتم ہر اور جو کھنے سے کرے وہ مدھم ہر اور جو کھنے سے چڑھ کر کام کرے وہ ادھم ہر اور جو بیٹا ماما پتا کی
اگیا کسی طرح نہ مانے وہ یوت نہیں موت ہر۔

دوہا	جاہی پڑے پوت ہر دہا ہی پڑے موت	ام بھو تو یوت ہے نہیں موت کا موت
------	--------------------------------	----------------------------------

یہ بات پڑو کی سکر راجا حجات بہت خوش ہوا اور اپنا بڑھاپا اسکو دے کر اسکی جوانی آپ لے لی اور اپنے چارون بیٹوں کو یہ شاپ دیا
کہ تم لوگ راج سنگھ سن نہ پائو گے اور جوانی لینے پر راجائے ہزار برس تک سنساری سکھ دیو جاتی کے ساتھ ٹھایا اور بہت جاگت اور
وان پر پیشور کے خوش ہونے کے واسطے کیا لیکن من اسکا سنساری سکھ سے نہیں بھرا۔

ادھیائے انیسواں۔ کہنا راجا حجات کا ایک اتھاس بکری اور بکرے کا۔

شکد یوجی نے کہا کہ اسی راجا پر کھیت بہت دن تک راجا حجات سنساری سکھ میں پھنسا رہا جب جاگت آوک کرنے سے اسکیان
ہو اتب ایک دن یہ بجا کیا کہ دیکھو میں نے لڑکے کی جوانی لیکر اتنا سکھ اٹھایا تیسرے بھی ابھی تک میری اچھا پوری نہ ہوئی دیکھو تھی کا گھر پانی
ڈالنے سے بھجنا تا ہر اور اندریان بہت سکھ پانے پر بھی آسودہ نہیں ہوتی ہیں وہی دشا میری ہوئی اسی طرح سنساری جال میں پھنسنے
ہوئے مرنے سے جنم میرا کار تھو ہوگا اسلے پڑو کہ بننے کے واسطے اب ہر جنم کرنا چاہیے ایسا بجا کر راجائے دیو جانی سے کہا کہ اسی پران
پیری ہم نے شکار کھیلنے وقت جنگل میں ایک تماشا دیکھا تھا وہ ہال کتنے ہوئے ہنسی آتی ہر جب دیو جانی ہا تھ جوڑ کر بولی کہ اسے
نماراج جھکو بھی وہ حال سناؤ تب راجائے کہا کہ ایک بکری براہمن کے گنوئین میں گر پڑی تھی اسکو ایک بکرے نے باہر نکالا سو بکری
نے اس بکرے کو اپنا سوامی بنا کر بہت دن تک اسکے ساتھ سنساری سکھ اٹھایا جب اسکے دو بچے پیدا ہوئے تب وہ بکرہ دوسری بکری
سے پھنس گیا اسلے پہلی بکری اناؤر ہونے سے اپنے براہمن کے گھر چلی گئی اس براہمن نے اپنی بکری کی سہا پتا لکے بکرے کو بدھیا کر دیا
جب بکرے نے براہمن سے بہت تھی کی اور براہمن نے دیاں ہو کر پھر اسکو جیون کا تیون بنا دیا تب پھر وہ بکرہ سنساری سکھ میں پھنس گیا
یہ بات سکر دیو جانی بولی کہ اسی ہمارا وہ بکرہ بڑا موٹھ تھا جو پھر بکری کے ساتھ خراب ہوا تب راجا بولاکہ یہی دشا ہماری اور تمھاری بھی ہر اور
دیو جانی ہوادمی کو دنیا کی سب دولت اور استری اور ساتون دیپ کاراج ملے اور ہزاروں بیٹے ہو کر سب طرح کے مطلب حاصل
ہون تیسرے بھی من اسکا سنساری سکھ سے نہیں بھرتا جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے اسکی آہ اور بڑھتی ہر اسی طرح ہر روز ہوس
بڑھتی جاتی ہر اسلے اب بگت ہو کر ہر جنم کرنا چاہیے جبکہ یہ بات دیو جانی نے پسند کی تب راجا حجات نے پڑو چھوٹے بیٹے کو جوانی
پھیر کر اپنا بڑھاپا اس سے پھیر لیا اور راج سنگھ سن پراسکو بٹھا کر دوسرے چارون بیٹوں کو جوڑے تھے چارون طن کاراج بانٹ
دیا اور آپ دیو جانی سمیت بکری کیدار میں چلا گیا اور پریشور کا تپ اور دھیان کر کے گنت ہوا۔

ادھیائے بیسواں۔ کھارا چا پڑو کے بنش کی

شکد یوجی بولے کہ اسی راجا پر کھیت اب میں راجا پڑو کے بنش کی کھاتا ہوں جس گل میں تم نے جنم لیا ہر سوا پڑو کے بنش میں
اسکی پڑھی کے پیچھے کھنڈ نام راجا بڑا پانچ ہر اور ایک دن شکار کھیلنے گیا تو اسنے کٹو رکھ پیشور کی کٹی میں ایک لڑکی بہت سنڈر
۲ کای ۲

دیکھی اور اُس پر مہر ہو کر پوچھا کہ اے پران پیاری تو دیو کنیا کے برابر سُندر کسکی بیٹی ہے کسی راجا کی بیٹی تیرے برابر سُندر نہ ہوگی ایسے تیرا
 سو روپ تیرے ہر دو عین میں گیا یہ بات سنتے ہی شکنتلا کنیا بولی کہ اے راجا میں بشو اشر بر کھیشو را و پینکا انسراسے پیدا ہوئی ہوں بس
 بات کو کتو د کھیشو را جانتے ہیں آپ میرے رکان پر ٹپ کر جو آگیا دیکھے سو کروں کنڈمول آؤگ اور لو تا بھر پانی سے آچکا آؤ کروں یہ بات
 سنتے ہی راجا خوش ہو کر ٹو لاک لڑکی کا بھی سو گمب کر نا دھرم ہر جب ایسا لکر راجا بڑے پریم سے رات کو اُسکے مکان پر کتابت دو انون سے
 خوشی سے اُس میں گن دھری پواہ کر کے بھوک گیا ہر اچھا سے اُسکے اسی دن گر بھرہ گیا جب پرا تھ کال راجا اُس شکنتلا کنیا کو اسی جگہ چھوڑ کر
 سُندر پر چلا گیا تب گنور کھیشو را نے جانا کہ اسکو راجا سے گر بھرہ گیا جو دسویں مینے ایک لڑکا بہت سُندر اور ایسا بان اُس سے پیدا ہوا
 جو لاکپن ہی میں سینک کے دھنکھ بان سے شیر کو مارنے لگا تب گنور کھیشو را بولے کہ اے شکنتلا تو اپنے لڑکے کو راجا کے پاس لے جا جب کھیشو را
 کی آگیا سے شکنتلا نے اپنے لڑکے کو لیکر راج بھما میں جا کر کہا کہ اے پر تھوی تا تھ میں تھاری استری راجا کسے نیست آئی ہوں تب راجا اور اہلین
 تھکو نمین بھی جانتا ہوں کہ تو کون ہے اور یہ لڑکا کس کا ہے جب راجا د کھینت نے جان لو جھار یہ بات کہی تب راج بھما میں یہ آکاش بانی
 ہوئی کہ اے راجا شکنتلا کسے کہتی ہے یہ لڑکا تھارے بیج سے پیدا ہوا تھا تم ان دونوں کو اپنے بھر رکھو دھ ما تا ہا بیٹا اپنے باپ کو نرک جانے سے
 بچالیتا ہے جب یہ آکاش بانی سب بھما والون نے سنی تب راجا نے دیوتوں کی آگیا کے موافق شکنتلا کو قبول کیا اور اپنے بیٹے نیست راج بندر
 پر بھیجا اور اُس بالک کا نام بھرت رکھا راجا کے مرنے کے پیچھے وہی لڑکا جو پریشو را کا انش تھا راجا جگدی پر بھکر ایسا پر تاپی اور چکرورتی
 راجا ہوا جس نے ایک سو تیس ایشو میندھ جگت پر تھوی پرکین اور بہت سے رتن آؤگ برا مہنوں کو دان دیے اُسکی جگت میں کئی مرتبہ اندر
 شیا م کر ن گھوڑا چر لے گیا لکر راجا بھرت اپنے پر تاپ اور بل سے گھوڑا چھین لایا اور اُسکے راج میں کوئی دوسرا راجا ایشو میدھ جگت کرنے
 نہیں پایا اور جتنے گھوڑے اور دھکڑی راجا پر تھوی برتھے ان سب کو اُس نے ناش کر دیا اور ساتون دیپ کے راجوں کو اپنی سیوکائی میں لے
 اور اپنے بل سے دیوتوں کو بیت کر اندر آؤگ دیوتوں کو دیو لوک کا راج والادیا اسکے راج میں پر تبت اور سُندر آؤگ بہت طرح کے
 رتن اور سونا اور چاندی آؤگ ہمیشہ اس واسطے موجود رکھتے تھے حسین جسکو جو درکار ہو وہ لیا جو اے اسید طرح ستائیس ہزار برس تک
 راجا بھرت نے راجا اندر کے برابر چکرورتی راج کیا اور تپ کرنے سے پر اکرم اُسکا بنا رہا اور راجا بھرت نے تین پواہ اپنے ہار بھو دیش میں
 راجا کی بیٹی سے کیے جب اُسکو بہان برا چھا سے کئی بیٹے بد صورت پیدا ہوئے اُس ڈر سے کہ راجا بھرت کہیں گے کہ یہ لڑکے ہمارے بیج سے
 نہیں ہوئے ان لڑکوں کا لگنگا جی سین بھکو ا دیا ایسے راجا بھرت نندانہ نو نے سے پختا میں رہتا تھا کچھ دن پیچھے راجا نے کتو کھیشو را سے
 شتر لیا تب کھیشو را نے بتایا ہونے کے واسطے راجا سے جگت کرانی اسی وقت دیوتوں نے خوش ہو کر بھار و داج نام لڑکا جو تمنا سے
 ہوا تھا لکر بھرت جی کو دیا راجا نے اُسکا نام تھو رکھا بیٹے کے برابر اُسکو پالا اور بھرت کے مرنے کے پیچھے وہ راجا ہوا اتنی کتھا سُندر راجا بھرت
 نے پوچھا کہ اے ہمارا راج بھار و داج کس طرح پیدا ہوا تھا اسکی کتھا کہیے شکدیو جی بولے کہ اے راجا ایک مرتبہ برہمپنت نے اکتھیا اپنے بیٹے
 بھائی کی استری متنا نام سے زبردستی بھوک گیا تھا اس سے اُسکے گر بھرہ گیا تھا تب اُس نے اپنے سوامی کے ڈر سے جو اڑکا بیٹ میں تھا
 اسکو گرا دیا وہی لڑکا بھار و داج نام ہوا جب برہمپنت کے بھانے اور آکاش بانی ہونے پر بھی متانے اُسکا پالن نہیں کیا تب اُس
 دیوتوں نے جسکے نام کی جگت بھرت نے کی تھی وہ لڑکا راجا کو دے دیا اسی طرح بھار و داج کا جنم ہوا تھا۔

۲ سیک

۲ ریدہ

۳ ریتھ

۴ رتھ

اوقیاع کی مسوان - کتھا راجا بھتھ کے بنش کی -

شکھ لوجی بوئے کہ اراچا بھیت راجا بھتھ کے بنش میں کئی بیڑی تھیے راجا رتھ دیو ایسا ماما تھا ہوا جسے راج سنگھاسن کے اوپر بیٹھ کر
سن اپنا برکت کر لیا اور اپنی ایک استری اور ایک لڑکے سمیت جنگل میں جا کر پریشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا اور اُسے بھوجن کرنا
بھی پریشور کے آشرے پر چھوڑ دیا جب کوئی آدمی اپنی خوشی سے بے مانگے بھوجن دیتا تھا تب اُسکو اپنی استری اور بیڑی سمیت کھا کر
جنگل میں خوشی سے رہتا تھا نہ میں تو بھوکے رہ کر کچھ آپ کئے مول آدک لانے میں آپ سے نہیں کرتا تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ
بھوجن نہ ملنے سے آرائیس پاس اُسکو ہو گئے پانچ سوین دن تھوڑا ناچ اُسکو کوئی دے گیا راجا نے اُسکو پکا کر اُسکے تین حصہ کر کے
جیسے چاہا کہ بھوجن کرے ویسے نارین جی بوئے برہمن کا روپ دھر کر راجا کے دھرم کی پیچھا لینے کے واسطے وہاں آکر بوئے کہ ارا
راجا میں بہت جھوٹا ہوں مجھ کو بھوجن کھلاؤ یہ بات سنتے ہی رتھ دیو نے تری شردھ سے اپنا حصہ اُسکو کھلا دیا جب وہ حصہ
کھا کر نارین جی برہمن روپ بوئے کہ ابھی میرا پیٹ نہیں بھڑتا رانی اور راجا نے بھی اپنا اپنا حصہ اُس برہمن کو کھلا کر آپ تینوں
آدمی جیون کے تیون بھوکے رہ گئے اور برہمن روپی پریشور اشریاد دے کر وہاں سے اتر دھیان ہو گئے کئی دن اور اُنکو بنا ناچ کے
بیت گئے تب پھر تھوڑا ناچ کسی نے لاکر اُنکو دیا جیسے اُن تینوں نے آپس میں بانٹ کر بھوجن کرنا چاہا ویسے ایک شوڈے لگا کر کہا کہ میں
بہت جھوٹا ہوں مجھ کو بھوجن کھلاؤ راجا نے اُسکو اپنا حصہ (مہمان) کھجکا سب بھوجن کھلا دیا اور آپ تینوں آدمی اسی طرح رہ گئے
رانی اور راجا بہت دن تک ناچ نہ پانے سے کڑو ہو گئے تھے اسلئے راجا اُسے بولا کہ جس برتن میں ایتھ نے بھوجن کیا ہوا میں کچھ
ناچ کا لگاؤ جو اُسکو دھو کر پی لو جب رانی اور راجا نے وہ برتن دھو کر پینا چاہا تب ایک ڈوم گتے کو ساتھ لیے ہوئے آہو چھا
اور بھوکے سے سیا گل ہو کر راجا کے سامنے گر پڑا اور رو کر کہنے لگا کہ میری جان نکلی جاتی ہے یہ برتن کا دھوون آپ کے پینے کے لائق نہیں ہے
یہ جو تھن میرا حصہ کھجکا دیکھو جیسے اُسکو پی کر اپنا پیران بچاؤن راجا نے اُس جاننا ل میں بھی پریشور کا پرکاش کھجکا اُسکو ڈنڈوت کی
اور رانی اور راجا ڈوم سے بوئے کہ ہم لوگو نے بہت دن پیچھے یہ دھوون پینے کو پایا ہر تم دیا کر کے اُسکو چھوڑ دو تو ہم اُسکو پی لیں جب
اُس جاننا ل نے نہیں مانا تب وہ دونوں آدمی دھوون کا پانی بھی اُسکو پلا کر آپ بھوکے رہ گئے جبکہ پریشور نے اس طرح کا دھرم اور
بھیرج اُن تینوں کا دیکھا تب اسی ڈوم سے شام بزن چمچ روپ شکھ چیکر لگا اہم لیے پرکٹ ہو کر راجا اور رانی اور راجا سے بوئے کہ تم کو
پڑا دھیرج ہر جب اُن تینوں نے پریشور کا درشن پا کر پورب اگلی اشست کی تب نارین جی رتھ دیو کو اپنے گلے لگا کر بوئے کہ اراچا ہم تم
سے بہت خوش ہیں جو بردان مانگو وہ ہم تم کو دیون رتھ دیو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ارا مہراج میں یہی چاہتا ہوں کہ میری سب رعیت شکھ
پاوسے اور کوئی دروری نہو اور میرا سن آپ کے چرنون میں لگا رہے تب پریشور نے اچھا پوربک بردان دے کر راجا اور رانی اور راجا کو
اسی تن سے پوان پونچھا کہ بیکتھ میں بھیج دیا اور رتھ دیو کا کرگ نام دوسرا بیٹا جو راج سنگھاسن پر تھا اُسکے بنش میں سب لوگ اپنی کرپا سے
براہمن ہو گئے اور پورے کے بنش میں برہمت چھتر نام راجا ہو کر اُسکے بنش میں ہستی نام راجا ایسا پرتانی پیدا ہوا کہ جسے ہستنا پور شہر بسایا
اسکے یہاں تین بیٹے آج میڈھ اور پریڈھ اور ڈور میڈھ نام ہرے دھرماتما ہوئے آج میڈھ کی سنتان براہمن ہو گئی مدگل اسکے بنش میں ایسا
گیانی ہوا کہ جسکے نام کاگوتراج تک دنیا میں پرکٹ ہوا اور مدگل کے بنش میں اہلیا نام کنیا ہوا سندری ہو کر گوتھ پریشور کو بیاہی گئی جس کے
گر بھ سے ششاند نام بیٹا پیدا ہو کر اُسکے ستوتی نام بالک پیدا ہوا جس کا بیچ ایک دن اسی اہلسر کو دیکھ کر سر کڈے کے جنگل میں گر پڑا

۱. ویتھ
۲. رتی دیو

۳. گری
۴. ہاتھ
۵. ہستی
۶. آج میڈھ
۷. پور میڈھ
۸. ڈور میڈھ
۹. ڈھل
۱۰. سبھ

۱ راماچار
۲ کرمی
۳ شانن

اور اس بیچ سے کہ لڑپاچ نام لوکا اور کچی نام لڑکی پیدا ہوئی جنکو راجا شنتن جو بھار دوارج کے بنش میں تھا شکار کھیلنے ہوئے جنگل میں انکو پڑے
 دیکھا اپنے گھر اٹھا لایا اور لڑکوں کی طرح ان دونوں کو پالا اور راجا شنتن کے ہاتھ میں یہ لڑکیں نکھانکھانے لگے پراپنا ہاتھ رکھ کر اسکا روگ چھو
 بجائے اسیلے جو روگی انکے پاس جاتے تھے اچھے ہو کر چلے آتے تھے اس کارن دنیا میں انکا بڑا جس پر کٹ ہوا کہ راجا شنتن سب کسی کا
 سکھ دینے والا ہر ایک مرتبہ اسکے راج میں پانی نہیں برسا اور پرجا لوگ پنا تاج کے دکھ پانے لگے تب راجا نے رکھیشورون سے پوچھا کہ ہم نے
 کون ادھر کیا جو ہمارے راج میں پانی نہیں برستا رکھیشورون نے پکار کر کہہ کہا تم نے دیو اپنی اپنے بھائی کا حصہ چھین لیا تھا اسواسطے پانی
 نہیں برستا تم سکا حصہ دیلو تو نہیں تو پانی نہ برسنے سے تمھاری رعیت دکھ پاو گی جب یہ بات سنتے ہی راجا شنتن نے دیو اپنی سے جو جنگل میں بیٹھا تپ
 کرتا تھا اس طرح بھلاوا دیکر بات چیت کی کہ زمین اسکے اٹھ سے لئی باتیں بنی کے حلاوت کل زمین جس سے دیو اپنی کا تپ قبول کھٹ گیا تب شنتن کے
 راج میں پانی نہ برسنے سے رعیت نے سکھ پایا اور راجا پر کھپت راجا شنتن ایسا پرتاپی ہوا کہ جسکا جس سنسار میں چھار ہا ہر۔

۴ دعاوی

ادھیاسکے بائیسواں کتھا وودواس کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اور راجا پر کھپت مدکل کا بیٹا وودواس بڑا پرتاپی ہو کر اسکے بنش میں راجا اور پند بہت تھوان پیدا ہوا جسکی بیٹی وودواس
 نام کو اور جن تمھارے دادا چھلی پیدھکر لائے تھے اور وہ ارمن آدک یا چون بھائی پانڈوون کی استری ہوئی تھی اور راجا وودواس کے دھرشٹ
 ورتن آدک کئی بیٹے پیدا ہوئے اسی دھرشٹ ورتن نے مہاجرات میں دردنا چارج کا سرکاٹا تھا اور انجیٹھ کے بنش میں برہم رتھ نام بڑا
 پرتاپی راجا ہو کر اسکے دو استریان بھین ایک رانی سے ستھت نام بیٹیا پیدا ہوا اور دوسری رانی سے کوئی بیٹیا نہیں پیدا ہوا اسیلے راجا
 مہا پشون کی سیدو کرتا تھا ایک دن کسی رکھیشور نے خوش ہو کر ایک ام راجا برہم رتھ کو دے کر کہا کہ تو یہ بھیل اپنی استری کو کھلا دے
 اسکے لڑکا پیدا ہوگا راجا نے وہ ام لے کر اپنی بڑی رانی کو دیا سو دونوں رانیان آپس میں بریت رکھنے سے ادھا ادھا ام بانٹ کر کھا گئیں راجا
 سے دونوں استریوں کے گرجور ہا اور دسویں مہینے انکے پیٹ سے ادھا ادھا لڑکا جس طرح کوئی آدمی کھڑے آدمی کو چیر ڈالے پیدا ہونے انکو دیکھتے
 ہی راجا نے کرو دھ کر کے جنگل میں چھکو دیا اور ام بانٹ کر کھانے کا حال سکر راجا دونوں رانیوں پر بہت خفا ہوا جہاں پر وہ دونوں ٹکڑے
 راجا نے چھکو دیے تھے وہاں پر ہر اچھا سے خرا نام راجھسی جا پہونچی اور اسنے اپنی مایا سے دونوں لڑکوں کو بلا دیا تو وہ لڑکا پریشور کی اچھا سے
 جی اٹھا تب وہ راجھسی اسکو راجا کے پاس لے گئی راجا نے اسکو دیکھ کر بہت خوش ہو کر اسکا نام خرا سندھو رکھا اور خرا سندھو بڑا بلوان و تھوان
 راجا ہوا جسکو پچھم مین نے شمسی کرشن بھگوان کی کرپ سے دونوں ٹانگین حیر کر مار ڈالا اور خرا سندھو کا بیٹا سمدا یو ہو کر اسکے بنش میں
 دیو اپنی نام راجا بڑا پرتاپی اور دھ ماتا ہوا جسے راج سنگھاسن چھو کر من اپنا برکت کر لیا اور اتر اٹھند میں جا کر تپ کر رہا ہر کلجک کے انت میں
 چندر بنش کل کو پھر پیدا کر گیا اب راجا شنتن کے بنش کی کتھا جسکے کل میں تم ہوئے ہو برتن کرتا ہوں سنو کہ راجا شنتن کی استری سے
 نسل پیدا ہو کر اسکے بنش میں راجا وودواس کو زوالیسا پرتاپی ہوا کہ جسکے ہاتھ کچھیر تیر تھو کر کٹے ہو اور راجا وودواس کو پورب جنم کے
 سنسکا سے کوڑھ ہو گیا تھا ایک دن وہ شکار کھیلنے وقت جنگل میں جا کر گرمی سے بیا کل ہوا تو وہ کچھیر تیر میں جا کر ایک درخت کے
 نیچے بیٹھا وہاں ایک گند پانی کا دیکھ کر جیسے راجا نے اس میں اسنان کیا ویسے اسکا کوڑھ چھوٹ گیا تب وہ بہت خوش ہوا اور
 اس گند کو اور دوسرے جو گند اور تالاب وہاں تھے سب کو اچھی طرح بنوادیا اسی کارن وہاں کا نام کچھیر تیر ہوا اور اس کے بنش
 میں راجا وولسا ایسا پرتاپی ہوا کہ جس نے پوتی ایسا شہر بسایا اور راجا شنتن کی دوسری استری رنگا جی سے بھیکم پتامہ ایسے

۵ دیو تاس
۶ پود
۷ پوتی
۸ پوداس
۹ پود

۱۰ جاسام

۱۱ کوسک

پون اور دھرماتما ہونے جنھوں نے پرتھو راجی سے چارھ کیا دھنکھ بدیا میں انکے برابر کوئی نہ تھا راجا شنن کی تیسری استری ستوتی سے چترانگ اور
 پچترہ میریخ دور کے پیدا ہوئے اور راجا پر بھیت یہ وہ ستوتی تھی جسکے ساتھ ہمارے دادا پراثر من نے لکھن میں ناو پر بھوک کیا تھا اسی سے بندیاں
 ہمارے باپ پیدا ہوئے ایک دن ستوتی کا بیٹا چترانگ شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا تب چترانگ نام گندھرب نے اس دشمنی سے کہ میرے
 برابر اسے اپنا نام کیوں رکھا مار ڈالا اور پچترہم پتا نام اپنے بھجاکے بل سے انبا اور انبا کا اور انبا لکانام میں لڑکیاں کاشی نریش کی سوکڑے سے چھین لائے
 تھے ان تینوں کا بواہ پچترہ بیزج سے ہوا اس میں انبا نام لڑکی اپنے من میں چاہنا راجا شالو کی رکھتی تھی اسلئے راجا بچترہ بیزج نے اسکو تیاگ
 دیا اور امبا کا اور امبا لکا سے اتنی پریت ہوئی کہ دن رات راج نندر میں رہ کر انکے ساتھ بھوک اور بلاس کرتا تھا اسلئے راجا چھمی کے روگ
 ہونے سے بنا ستان مر گیا تب ستوتی نے اپنا نبش بڑھانے کے واسطے بندیاں اپنے بیٹے کو جو پراثر من سے پیدا ہوا تھا بلا کر لے کر لکھ پچترہ بیزج
 کی دونوں استریوں سے ایک ایک لڑکا پیدا کروا کر وہ بندیاں جی جو پرتیشور کا اوتار تھے بولے کہ اسی ماں اور دونوں استریاں پچترہ بیزج کی سیر
 سامنے سے ننگی ہو کر چلی جاویں تو میرے دلکھنے سے انکے گرجہ رہ کر ایک ایک لڑکا پیدا ہو گا جب امبا اپنی ساس کی اگیا سے ننگی ہو کر
 پیدا بیاس کے سامنے چلی تب اسنے اپنے ہاتھوں سے منھو اپنا چھپا کر آنکھ بند کر لی تھی اس سے دھرتراشٹ نام اندھا بیٹا پیدا ہوا اور
 انبا لکا شرم سے اپنے نڈن میں مٹی لگا کر انکے سامنے گئی تھی اس کارن اس سے راجا پانڈ پندر وگی پیدا ہوا اور بلرا نام داسی پچترہ بیزج
 کی ننگی ہو کر ہنستی ہوئی بیاس جی کے سامنے چلی گئی سو اسکے پیٹ سے پد راجی پریم بھگت جو دھرم راج کا اوتار تھے پیدا ہوئے اور
 دھرتراشٹ کے در جو دھن آدک تسو بیٹے کا ندھاری نام استری سے پیدا ہوئے اور راجا پانڈ تھار سے پردادا کو ایک رکھیشور ہرن
 روپ نے جو راجا کے ڈرا دینے سے بھوک کرنے نہیں پاتا تھا یہ غلاب دیا تھا کہ تم استری سے بھوک کرتے وقت مرا جو گے اور سواے اسکے
 ہوا جا کے پندر روگ تھا اسلئے اسکے نینتان نہ تھی جب کنتی انکی استری نے اپنے پیٹ کی اگیا لیکر نندر کے بر تاپ سے دھرم اور اندر اور پون
 دیوتاؤ کو بلا کر ان سے بھوک کیا تب دھرم سے راجا جڈھ مشٹر اور اناندر سے ار جن اور پون سے بھیم سین یہ تین بیٹے پیدا ہوئے پھر کنتی نے
 اسی مشتر سے اشوتی کمار دیوتاؤ کو بلا کر نکل اور سمدیو نام دو بیٹے اپنی سوت مادری نام سے پیدا کیے یہ پانچوں بھائی درو پدی سے بواہ
 لے کے اپنے اپنے پاس باری ہاندھکر اسکو رکھتے تھے پانچوں بھائیوں کے ایک ایک بیٹا درو پدی سے پیدا ہوا جنکو اشوشا مانے مار ڈالا
 راجا جڈھ مشٹر کے پور بی نام دوسری استری سے دیوک اور بھیم سین کے ہرنبا را چھسی سے کھٹو کج اور سمدیو کے سہو ترا استری کج اور نکل کے
 لڑن تھی استری سے نرتر اور ار جن کے بھدرانام استری شری کرشن جی کی بن سے بھمن نام پترہ بڑا پتی پیدا ہوا جو تھا لا باپ تھا اور
 ار جن کے انو پانام تیسری استری سے جوناگ کی بیٹی تھی بھجوا ہن اور ایراوت نام دو بیٹے بڑے تیجوان پیدا ہوئے اس میں ایراوت کو سن
 پور تی نام اسکے نامانے اپنے اس بیٹھالا اور سیر باہن نے ار جن کے ساتھ بڑا بھاری جڈھ کیا تھا اسکی کتھا اشونیدھو پر ب مہا لھا
 میں لکھی ہو اور جب اشوتھا مانے بھارے مارنے کے واسطے برہم انتر جلا یا تب شری کرشن جی بیکٹھ ناٹھ نے انرا بھاری ماتا کے
 پیٹ میں بھاری بچھاکی اور راجا پر بھیت جو نیم بچو آوک چار بیٹے بھارے ہن ان میں جینے بڑا پرتانی اور ساتون دیپ کا چکرورتی راجا
 ہو گا اور تھا لا بلالینے کے واسطے ایسی جگت کرے گا جس میں بہت سانپ جل کر رہ جائیں گے اور شجہ کر م کرنے سے دنیا میں اسکا
 بڑا نام ہو گا اور بھارے کرنے کے پیچھے پچیس ٹیرھی تاک ہست پاور کاراج بھارے بنش میں رہ کر بھرتستنا پور جمنامی میں ٹوب
 جاییگا تب تھی نام راجا بھارے بنش میں ہو کر ومان پر سولہتی پوری بسنا دیگا اس کے پیچھے بھارے بنش سے راج گدھی

۱. کیشو
 ۲. کیشو
 ۳. کیشو

۱. کیشو
 ۲. کیشو
 ۳. کیشو
 ۴. کیشو
 ۵. کیشو
 ۶. کیشو
 ۷. کیشو
 ۸. کیشو
 ۹. کیشو
 ۱۰. کیشو
 ۱۱. کیشو
 ۱۲. کیشو
 ۱۳. کیشو
 ۱۴. کیشو
 ۱۵. کیشو
 ۱۶. کیشو
 ۱۷. کیشو
 ۱۸. کیشو
 ۱۹. کیشو
 ۲۰. کیشو

چھوٹ جاگی دوسرے راجا ہو گئے اور میدھیاس جی ہمارے باپ نے چاروں بند اور سب پرائن اپنے چیلون کو پڑھائے تھے لیکن شری بدھ گوت
 جو سب بندوں کا سازش پر کسی کو نہ پڑھائی کیوں ہم کو پڑھائی تھی وہی اہرت روپی کتھا ہم تم کو سناتے ہیں اور سندریو راجا جو اسندھو کا بیٹا اور
 راجا ججات کے بنش بن بہت سے راجا ہوئے انکا نام سنسرت بھاگوت میں لکھا ہے۔

ادھیائے پنہیسواں۔ کتھا جد بنشیوں کی۔

شکل یوجی بولے کہ اہ راجا بر بھیت اب ہم جد بنشیوں کی کتھا جس کل میں شری کرشن جی کا اوتار ہوا تھا کہتے ہیں اسکے ٹھننے سے آدمی کو
 سب سنور تھتے ہیں سو تم جہت لگا کر سونو کہ راجا ججات کا جد نام بڑا بیٹا جو دیو جانی سے ہوا تھا اسکے بنش میں کئی پڑھی کے بعد راجا سنسہ
 راجن ایسا تبھوان پیدا ہوا جسے پچاسی ہزار برس چکرورقی راج کیا اسکا نام انمن کرنے سے کیا ہوا دھن ملتا ہے اسکے ہزار بیٹوں میں نو سو پچانو
 راجا راون کو پرتھرام جی نے مار ڈالا پانچ بیٹے جو بچے تھے ان میں جو دھوج نام بیٹے سے تال جنگ نام چھتری پیدا ہو کر اسکے بنش میں نو سو نام بڑا پرتابی
 ہوا اسی واسطے شری کرشن جی کا نام ما دھو کما جاتا ہے اور نڈھ کا بیٹا پرتشتی تھا اسی سے جد بنشی اور برشن بنشی اور نڈھ بنشی کہلاتے ہیں پرتشتی
 کا بیٹا شش نندا ایسا دھرم تھا ہوا جسکے پاس جو وہ رتن تھے اور اُسے دس لاکھ استریوں سے اپنا بواہ کیا تھا ہر اچھا سے دس کروڑ بیٹے اسکے
 پیدا ہوئے ان میں سب سے بڑا بیٹا پرتو جت اور ٹھوٹا بیٹا جاگھ نام تھا راجا جاگھ کی سیدیا نام ستری باجھ تھی بہت تندرک نے پر بھی اسکے
 اولاد ہوئی اس سبب سے وہ اُداس رہا کرتی تھی ایک مرتبہ راجا جاگھ بڑ بچہ دیش کے راجا سے لڑنے کو گیا وہاں سے ایک خوبصورت
 لڑکی کسی بھوج بنشی کی چھین لایا جب اُس بانچھو استری نے دیکھا کہ میرا سوامی ایک استری اپنے ساتھ رکھ کر پوٹھالے لیے آتا ہے تب وہ
 گرو دھو کر کے بولی کہ تم یہ لڑکی کس واسطے لائے ہو راجا ڈرتا ہوا اپنی استری سے بولا کہ میں تیرے واسطے یہ پتھوہ لایا ہوں یہ بات سن کر رانی نے ہنسکر
 کہا کہ میرے بیٹا میں جو پتھوہ کس طرح ہوگی تب راجا نے جواب دیا کہ بیٹا پیدا ہونے پر اسکا بواہ اسکے ساتھ کرونگا پرتھوٹو کی اچھا سے اسی سٹوری
 آکاش بانی ہونی کہ تو دھمیرج دھرم سے پتھوہ پتھوہ کا آکاش بانی سننے ہی راجا اور رانی نے بڑی خوشی سے لٹوے دیو کا پوجن کیا جب اُنکے آکاش بواہ
 پر اچھا سے اُس بانچھو استری کے ایک لڑکا بہت مندراوتو تبھوان پیدا ہوا تب راجا نے اسکا نام بڑ بچہ رکھ کر دی لڑکی اسکو بواہ دی اور اپنے بیٹے کو
 راجگدی دیکر استری نینت جنگل میں چلا گیا اور پرتھوٹو کا دھیان کر کے نکلت ہوا اور راجا بڑ بچہ دھرم پور تک راج کرنے لگا۔

ادھیائے چوہنہیسواں۔ پیدا ہونا راجا اگر سین آدک کا

شکل یوجی نے کہا کہ اہ راجا بر بھیت راجا بڑ بچہ سے تین بیٹے نکش اور کرکھ اور روم پاد ہونے روم پاد کے بنش میں جبیر کھ نام بڑا پرتابی پندری کا
 راجا ہوا جسکے یہاں ششپال نے جنم پایا اور اسی کل میں دیو بڑھو اور دیو نون پرتھو سے دھرماتما اور گنیانی ہونے جنگل سے سنگ سے چوہن پرتھو
 آدمیوں نے نکلت پائی اور بھو کے بنش میں شرجت اور پرتھو نے جنم لیا اور بڑ بچہ کے بنش میں مجدھان اور ساکلی بڑے بلوان ہو کر چھوٹوں
 مجدھان کے پھلک نام بیٹا پیدا ہوا اور پھلک کی گادنی نام استری سے اکرور آدک بارہ لڑکے پیدا ہو کر سب پرتشتی بنشی کہلاتے اور راجا جد
 کے بنش میں راجا نڈھک بڑا پرتابی پیدا ہو کر اُس سے دندھی نام بیٹا پیدا ہوا اور دندھی کے آدک نام رکھا اور آدکی نام لڑکی پیدا ہو کر آدک سے
 دیو ک اور اگر سین دو بیٹے پیدا ہوئے اور دیو ک کے یہاں دیو بان آدک چار بیٹے اور دیو کی آدک ساٹھ لڑکیاں پیدا ہوئیں اور اگر سین سے
 لکش آدک آٹھ بیٹے اور آٹھ لڑکیاں پیدا ہو کر وہ سب لڑکیاں بسدیو جی کے چھوٹے بھائی کو بیابھی گنیں اور دیو ک نے دیو کی آدک اپنی
 سب لڑکیوں کا بواہ بسدیو جی سے کر دیا اور پانچ لادیش کا راجا کشف بھوج راجا ستور سین سے بڑی پریت رکھتا تھا لیکر اسکے اولاد نہ تھی

۱. کدیاں
 ۲. کدیاں
 ۳. کدیاں
 ۴. کدیاں
 ۵. کدیاں
 ۶. کدیاں
 ۷. کدیاں
 ۸. کدیاں
 ۹. کدیاں
 ۱۰. کدیاں
 ۱۱. کدیاں
 ۱۲. کدیاں
 ۱۳. کدیاں
 ۱۴. کدیاں
 ۱۵. کدیاں
 ۱۶. کدیاں
 ۱۷. کدیاں
 ۱۸. کدیاں
 ۱۹. کدیاں
 ۲۰. کدیاں
 ۲۱. کدیاں
 ۲۲. کدیاں
 ۲۳. کدیاں
 ۲۴. کدیاں
 ۲۵. کدیاں
 ۲۶. کدیاں
 ۲۷. کدیاں
 ۲۸. کدیاں
 ۲۹. کدیاں
 ۳۰. کدیاں

۱. کدیاں
 ۲. کدیاں
 ۳. کدیاں
 ۴. کدیاں
 ۵. کدیاں
 ۶. کدیاں
 ۷. کدیاں
 ۸. کدیاں
 ۹. کدیاں
 ۱۰. کدیاں
 ۱۱. کدیاں
 ۱۲. کدیاں
 ۱۳. کدیاں
 ۱۴. کدیاں
 ۱۵. کدیاں
 ۱۶. کدیاں
 ۱۷. کدیاں
 ۱۸. کدیاں
 ۱۹. کدیاں
 ۲۰. کدیاں

اسیے سورسین نے اپنی پرتھا نام لڑکی کو اُسکی راس ٹھیل دی اسی سے پرتھا کا نام گنتی ہوا اور راجا گنت نے گنتی کا بواہ جو بیچ گیا اپنی ہتھی
 راجا پانڈے کر دیا اور جہڑ مشہور آدک اُس سے پیدا ہوئے اور جب گنتی نے وڑ باسا رکھیشور کو لڑکیں میں اپنی سیوا سے خوش کیا تب رکھیشور
 نے ایک دیوا ہوت منتر گنتی کو ایسا سکھا دیا کہ جس منتر کے پڑھنے سے دیوتا چلے آتے تھے گنتی نے لڑکیں میں ایک دن سر سوتی کنارے
 پر بیٹھا لینے کے واسطے وہ منتر پڑھ کر جیسے سورج دیوتا کا آباہن کیا ویسے سورج دیوتا رتھ پر سوار وہاں آکر بولے کہ مجھکو تو نے کس واسطے
 بلا کر ایڑا نکال دیکھتے ہی گنتی ڈر سے کانپتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج میں نے منتر کی پرتھی لینے کی واسطے آپکو بلا یا تھا اب آپ بیل
 ہو کر چلے جائیے یہ بات سُنکر سورج دیوتا بولے کہ اے گنتی میرا آنا پرتھا نہیں ہو سکتا اب میں تیرے ساتھ جھوک کر کے لڑکا جھکودنگا یہ بات سُنکر
 گنتی نے ہنسی کیا کہ اے مہاراج ابھی میرا بواہ نہیں ہوا لڑکا ہونے سے میری نیندا ہوگی یہ سُنکر سورج دیوتا بولے کہ اے گنتی تو دھیرج رکھو تیرا لڑکیں
 جیوں کا تہون بنا رہ گیا یہ لکھ کر سورج دیوتا گنتی سے جھوک کر کے اپنے استھان پر چلے گئے اسی سحر پریشور کی اچھا سے گنتی کے ایک لڑکا بہت
 اور تھوان گڈ لڑکے پسنے کان کی راہ سے پیدا ہوا اُسکو دیکھ کر گنتی نے آشچرج مانا اور صندوق میں رکھ کر گنگا جی میں نہا دیا اور وہی لڑکا کرن نام
 پڑا بلوان ہو کر مہا بھارت میں راجا وجودھن کی طرف سے لڑتا تھا جسکو ارجن تھا رے دادا نے مارا اور بسدیو جی کی ایک بہن پرتھا نام
 کی کتھا ہم نے تم کو سنائی اب اُنکی اور چاروں بہنوں کا حال سُنو کہ وہ ساری بہنیں ست دیوی کا بواہ پر بڑ دھرم کا راجہ دیش کے راجا سے ہوا اُس سے
 دانت بگر آدک بالک پیدا ہوئے تیسری بہن شرت کیرت نام کا بواہ دھرشٹ کیرت سے ہو کر سترون آدک نے اُسکے یہاں جنم لیا جو تھی بہن
 راج دیوی کا بواہ اوتھی پیری میں راجا جرسین سے ہوا یا پنجون بہن شرت نام و دم ٹھوٹھا راجا چندیل کو بیبا جی کئی جیکے پیٹ سے
 شیشپال پیدا ہوا اور راسے سات لڑکی دیوک کے بسدیو جی کے اور گیارہ استری ہو کر سب سے سنتان ہوئی انکا نام سنسکرت بھاگوت
 میں لکھا ہے اور دیوکی کے گرج سے تری کرشن ترلوکی ناتھ اور سات بیٹے اور سُبھدر نام لڑکی نے جنم لیا تھا ہم دسویں اسکند میں شیام سکر
 اوتار لینے کی کتھا کہیں گے اب درویدی کے بواہ کا حال سمجھتے سے کہتے ہیں سُنو کہ ارجن چھلی کو نیدھکر درویدی کو سویمبر میں سے لے آئے اور
 ارجن آدک پانچون بھائیوں نے اُسکو اپنے استھان پر لیا کر گنتی ماتا سے کہا کہ ہم ایک جزیر لائے ہیں وہ اُسکو کھلنے کی چیز جھک بولی کہ تم پانچون
 بھائی آپس میں بانٹ لو اسیے مانا کی آگیا اِنسا پانچون بھائیوں نے درویدی کو استری بنا کر رکھا جب راجا دروید کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی
 تب جہڑ مشہور نے اُسے کہا کہ ہم مانا کی آگیا ٹال نہیں سکتے یہ آشچرج دیکھ کر راجا دروید نے بیاس جی سے پوچھا کہ اے مہاراج میرا رن درویدی کے
 بواہ کا ارجن سنبھرا لیا اور درویدی میری لڑکی کو جہڑ مشہور آدک پانچون بھائی اپنی استری بنا کر رکھا چاہتے ہیں سو آپ کے نکٹ اس لڑکی کو
 کسکی استری ہونا چاہیے بیاس جی نے دروید کو اکیلے میں لیا کر کہا کہ اے راجا ہم درویدی کے پورب جنم کی کتھا کہتے ہیں سُنو کہ ایک مرتبہ دیوتوں نے
 کیا دیکھا کہ ایک پھول کمل کا بہت اچھا رنگا جی میں بجا جاتا ہے تب اندر بولے کہ میں جا کر دیکھتا ہوں کہ یہ پھول کہاں سے آیا ہے جب نذر اس پھول
 کا حال معلوم کرتے ہوئے جہاں سے گنگا جی کا پانی نکلا ہے وہاں پہنچے تب کیا دیکھا کہ ایک استری بہت مند کھڑی ہوئی روتی ہے اور اُسکے اُنسنگا جی میں
 لڑنے سے پھول ہو کر بنتے ہیں یہ حال دیکھتے ہی اندر نے آشچرج مانکر اس استری سے پوچھا کہ تو کون ہے یہ سُنکر وہ بولی کہ میں ایک جگہ چلتی ہوں تو کبھی برس
 ساتھ تب میرا حال جھکودنگا ہو گیا یہ بات لکھ کر وہ استری آگے کو چلی تب اندر بھی اُسکے ساتھ ایک پڑا پر چڑھ گئے تو وہاں کیا دیکھا کہ ایک
 پرش اور استری بہت مند اور تھوان رتن جڑو سگھاسن پر بیٹھے ہوئے اُس میں کچھ کھیل کر رہے ہیں جب اُس پرش نے اندر کو دیکھ کر
 لکھا اور اسکا نہیں کیا تب اندر نے اچھا ان سے من میں کہا کہ دیکھو میں سب دیوتوں کا راجا ہو کر یہاں آیا ہوں سو انھوں نے

۲۵۵
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اسٹھ خون کے کچھ میرا اور نہیں کیا اور اس پُرش سے جو شری مادیو جی انترجامی تھے جیسے اندر کی طرف دیکھ کر تنس دیا ویسے اندر مارے سٹور کے سوکھ گئے یہ دشنام لگی دیکھ کر شری شو جی انترجامی نے کہا کہ تم لمبی پرنگیا کرو کہ پھر اچھا نہ کرینگے تو تمھاری جان بچگی جب اندر نے اُسے ڈر سے وہی پرنگیا کی تب شری شو جی سنگھارن سے اتر کر اندر کو پہاڑ کی کندرا میں لے گئے وہاں جا کر اندر نے کیا دیکھا کہ چار پُرش اور اٹھدی کی صورت وہاں بیٹھے ہیں اندر اُنکو دیکھتے ہی گھبرا کر جہاں نکسا پہنچے تھے اُسی جگہ مارے ڈر کے چٹپ چاپ کھڑے ہو رہے تب شری شو جی نے اندر سے کہا کہ جس طرح تو نے غور کیا تھا اسی طرح ان چاروں نے بھی غور کیا تھا اسی کارن یہ لوگ کندرا میں بند ہیں اب میں ناراین جی سے چاہتا ہوں کہ تم ان چاروں کی سمیت سنسار میں جا کر ختم ہو یہ شاپ سننے ہی پانچوں اندر شری شو جی کے چرنوں پر گر کر بلاپ کرنے لگے تب شری بھولانا تھے کہ کہ تم لوگ سنسار میں جنم لیکر اچھے کرم کرو گے اور جسے بلوان ہو گے تمھارے ہاتھ سے بہت شور برپا رہا میں مارے جاینگے یہ سنکر انھوں نے بڑا کراہا اور کہا کہ ہم ہر جگہ کی آگیا کے موافق سنسار میں جنم ہمارا ضرور ہو گا لیکن ایسی دیا کیجئے کہ جس میں دیوتوں کے بیج سے آدمی کاٹن پاورین شری شو جی نے کہا کہ بہت اچھا ایسا ہی ہو گا ایسے وہ پانچوں وغیرم راج اور پون اور اندر اور ایشوئی گمار دیوتوں کے بیج سے جہڑے تھے اور انھیں سین اور ارجن اور نکل اور سندیلو نام پیدا ہوئے اور جس استری کے ساتھ اندر ہمارا پرگئے تھے اُس یا یاروپی استری سے شری شو جی نے کہا کہ تو بھی آدمی کے تن میں پیدا ہو کر ان پانچوں کی استری ہوگی سو وہ بڑا جاوی استری اگر تیرے یہاں درویدی نام لڑکی ہوئی اور انھیں پانچوں اندر نے راجا پانڈ کے گھر جنم لیا ہے اس سے تم کچھ سوچ اس بات کا اپنے من میں مت کرو یہ حال سنکر راجا درپنڈ کا سوچ چھوٹ گیا اور کوئی کھڑے ہوا ایسا لکھتے ہیں کہ درویدی نے شری شو جی کا پتہ کیا تھا تب شری شو جی نے پُرشن ہو کر اُس سے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے تب درویدی نے پانچو تہ اپنے منہ سے کہا کہ پتہ پتہ اس سے شری شو جی نے اُنکو یہ بردان دیا کہ تو پانچ آدمیوں کی استری ہوگی یہ سنکر درویدی بولی کہ اے ہمارا راج میں نے پانچ پتہ ہونے کے واسطے تھا اتب نہیں کیا تھا تب شری شو جی نے کہا کہ تو نے پانچو تہ اپنے منہ سے پتہ پتہ مجھ سے مانگا ایسے میں نے جھکو پانچ پتہ دیے جو تو اربکبار کمتی تو ہم جھکو ایک ہی پتہ دیتے اب جو ہمارے منہ سے نکلی وہ بات پھر نہیں سکتی تو دھیرج رکھ تیرے پانچوں پتہ میں جھکرا نہیں کونیکے اور تیرے نصیب میں اسی طرح لکھا تھا اور کوئی کوئی مہا پُرش ایسا بھی کہتے ہیں کہ ایک گنو راستے میں چلی جاتی تھی اسکو دیکھ کر پانچ ساند کا دیو کہ بس جو کد اُس گنو کے پیچھے دوڑے درویدی یہ دشا دیکھ کر سننے لگی تب اُس گنو نے درویدی کو یہ شاپ دیا کہ تو جھکو دیکھ کر ہستی ہے ایسے تو بھی پانچ پُرشوں کی استری ہوگی اسی کارن درویدی کے پانچ پُرش ہوئے۔

وسوان اسکندھ

بیل اور کتھا شری کرشن اوتار کی

<p>بڑ بھگتن کے بنیت سون لیت منج اوتار تب ہی سرگن دھرت میں ایک روپ اوتار سادھ رکھن کو دکھ بھیو دین بڑھی سماج ایسا پاپ بچا کے جھوم بھی آو جینن تب دھرت گرن روپ کو ڈرو بھیو منہ بھار</p>	<p>جنم فن سے رہت ہیں ناراین کرنا ر جب بڑھتی پر موت تو آدھک پاپ بتار دوا پر جگس کے آنت میں کتنس کیو جب راج جگت ہوم کی بان کر پڑھا کو دکھ دین جب سب دیو تاجا کے کنھی بہت بچار</p>	
---	---	--

اسٹھ خون

اُدھیائے پہلا پوجھنا راجا پر بھیت کا کتھا شری کرشن اور تار کی شکد یو جی سے

جب راجا پر بھیت کو نو اسکندھ کتھا شری مدھاکوت کی پانچ دن میں سننے سے گیان پیدا ہو کر اپنے مکت ہونے کی راہ دکھلائی دی تب راجا نے
 ہاتھ جوڑ کر پوچھا کہ اے شکد یو سوامی آپ نے کتھا سورج بنشی اور چند بنشی بچھے راجا اور ریکھشورون کی جو لوگ پریشور کے تپ اور دھیان میں
 جنم اپنا کاٹ کر بلیکٹھ کو گئے ہیں کی وہ کتھا اور شری ناراین جی کی مہا سنگر میرے سن کو بُو دھ ہوا اب جُن بنشیوں کی کتھا جس کل میں شری
 کرشن ہمارا ج تر لو کی ناٹھنے اور تار لیکر بہت سیلا سنسار میں آدمیوں کے مکت ہونے اور ہر بھگتوں کو سکھ دینے کی واسطے کی تھی سنا چاہتا ہوں
 اور آپ نے کہا تھا کہ پر بزم پریشور سے لایا ایک روپ رہ کر جنم اور دن سے زہت میں سواٹھوں نے دیو کی جی کے پیٹ سے کس طرح جنم لیا اس
 بات کا ستر نہ میرے من میں اچھا ہر سوا آپ بنا دیجیے اور آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ بلدیو جی نے دیو کی جی کے گرجہ میں باس کیا ہے تو پھر روٹی جی کو
 انکی مائیکوں کہتے ہیں اسکا حال بھی بتا کر کے کیے بھگوا اس کتھا کے سننے میں اس نو کر رور و حوصلہ بڑھتا جا تا ہے آپ جنیوں جیوں یہ کتھا بھگو
 سنا تے ہیں تیوں تیوں زیادہ پیاس میں امرت سیلاتے ہیں جس پریشور کی استنت کرنے میں بڑھادک دیوتا ہمارا مان گئے تو پھر دوسرے
 کی کیا سفر تھ جو آئے گنوں کو بزم کر سکے میرے پکھوں نے شری کرشن ہمارا ج کی دیا سے دُرجو دھن اور کرن ادک بڑے بڑے شور ہو کر
 مار کر راجدھی پائی اور جس سچا شوٹھا اور ناچا ج کے بیٹے نے کرو دھ کر کے چاہا کہ نام اور بنش پانڈون کا دنیا میں باقی نہ رکھوں اور
 میرا پران مارنے کے واسطے بڑھم ایتھ میری ماما کے پیٹ میں چلا یا اسی ستر شری شام سندھ نے میری زچھائی وہی شری کرشن جی ہنشا
 پڑھتے تینوں نوک کی ایتھ اور پالن کرتے والے اور ہمارے کل پوج اور سنا یا یک ہن سوا آپ دیا کر کے انکی کتھا سنائیے۔

دو وا | اسکے شک بوئے تھے راجا تو بڑ بھاک | ماکھن پوجھو سون یا سنے بارھو جو اتراک

اور راجا تو نے شام سندھ کی کتھا پوجھ کر بھگوا بڑا سکد دیا اب میں نہ رکھ جس شری کرشن جی کا بھگوا سنا تا ہوں لیکن تو نے کئی دن سے آج اور پانی
 نہیں کھا یا پیار سیلے تیرا چیت ٹھکانے نہ ہوگا اور تجھکو سچت ہو کر یہ کتھا سنا چاہیے یہ سکر راجا بولا کہ اے سوامی آپ نے جنو اسکندھ کتھا امرت
 روٹی بھگوا سنائی ہے وہ امرت کا لون کی راہ پینے سے پیٹ میرا بھر گیا ہے اسلئے بھگو کچھ بھوکھ اور پیاس دل بھی نہیں ہے شکد یو جی یہ بات سکر
 بہت خوش ہوئے اور پریشور کے چرنون میں دھیان لگا کر اگروندوت کی اور بچھوین دن سو مبار سے دسویں اسکندھ کی کتھا شروع کر کے
 کہا کہ اے راجا دفا پر بگ کے اخیر میں سچ بھان جد بنشی کے بنش میں سور سین نام راجا بڑا بر تابی ہو جسنے نو کھنڈ پر بھوی کے راجون کو حیت کر
 جس پایا اور راجا سور سین کے بڑھیا نام ایتھ سے پانچ لڑکیاں اور بسدیو جی ادک دس لڑکے پیدا ہوئے اور بسدیو جی بڑے بیٹے نے پہلا
 پواہ اپنا روہنی نام بھی راجا روہن سے کیا اور شرہ پٹ رانی بسدیو جی کے تھین جب بسدیو جی نے اٹھارہواں پنا دیو کی جی سے جو راجا
 دیو کی بیٹی اور راجا کنس کی چھیری ہیں تھین کیا تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ دیو کی جی کے اٹھوین گرجہ سے کنس کا مارنے والا پیدا ہوگا اسی
 آکاش بانی سکر کنس نے بسدیو اور دیو کی کو قید کیا تب پر بزم پریشور نے شری کرشن نام سے وہاں جنم لیا اتنی کتھا سکر راجا پر بھیت
 نے پوجھا کہ اے ہمارا کنس کس طرح پیدا ہوا اور کیوں شری کرشن ہمارا ج مہر جی میں جنم لیا کہ کل میں گئے یہ کتھا بتا کر کے کیے شکد یو جی
 ہوئے کہ اے راجا پر بھیت ان دنوں راجا ابک جد بنشی مہر پری میں راج کرنا تھا جب دیو کی اور اگر سین نام دو بیٹے اسکے پیدا ہوئے
 اور وہ گریا تب اگر سین بڑا بیٹا سکا مہر پری راجا ہوا اور پونہ رکھا نام رانی انکی بہت سندھ اور پت برتا اٹھوں پھر راجا
 کی سہوا اور آگیا میں رہا کرتی تھی ایک دن رانی پونہ رکھا راجا سنا سے شدھ ہو کر اپنے پت کی آگیا لے کر سیلہ میں بہت

بن ہمار کرنے لگی وہاں بہت اچھے چھ پھول اور پھل لگے تھے اور بہت طرح کے نچھی مساونی بولیاں بولتے تھے اور چنڈھی اور خوشبودار اولاد
 ملائم ہوا بہتی تھی اور ایک طرف جتنا جی بہاڑ کے نیچے لہریں لیتی تھیں ایسی شو بھاد دیکھتے ہی پون رکھا تھو سے اتر کر بن ہمار کرنے لگی جب
 وہ گھومتی پھرتی ہوئی سہیلیوں سے الگ ہو کر ایک گھساٹو پ بن میں اکیلی جا پہنچی تب ہر اچھا سے اچانک اس جگہ دریا تک نام اچھس
 بھی گھومتا ہوا اپہو پنا اور پون رکھا کاروپ دیکھتے ہی اسپر موبہت ہو گیا جب اسے بھوک کر نئی اچھا سے اپنا روپ لاجا اگر سین کا ایسا جالیلا
 اور سامنے اگر رانی سے بھوک کر ناچا تا تب پون رکھا دن کو بھوک کر نا دھرم ہی کر لہولی کہ ہمارا ج دکنو بھوک کرنے سے اور دھرم چھو ٹکر پاپ ہوتا
 ہر ایسے دکنو بھوک نہ کیجیے اسی طرح بہت سی باتیں کہ کر پون رکھانے اپنے نو پنا چاچا ہا لیکن دریا تک اچھس نے جو کام دیو کے بس ہو رہا تھا
 رانی کا ہاتھ زبردستی پکڑ لیا اور زمین پر گر کر اس کے ساتھ بھوک کیا اور پون رکھا بھی اسکو پنا پنا پت بھکر چسپ ہو رہی۔

دو ہا	جیسی ہو ہو بتا ویسی اسپے بڈ تھ	ہون ہا ہر دے بسو بسر جاے سب سہو
-------	--------------------------------	---------------------------------

اور اچا پر کھیت جب دریا تک بھوک کر کے اپنا راجھس روپ بنا کر رانی کے سامنے کھڑا ہو گیا تب رانی پون رکھا اسکو دیکھتے ہی بہت
 شرمندہ اور سوچ میں ہو کر بڑے کڑو دھ سے بولی کہ اچھس ا دھرمی چا نڈال تو نے یہ کیا جھل کر کے میرا ست دھرم گھو دیا تیرے مانا اور
 پتا اور گرو دھکار ہر جسے تجھے ایسا گیان سکھلا یا تیری ماٹا ایسا کیوت پیا کرنے سے باجھ رہتی تو اچھا تھا جو لوگ آدمی کا تن پاک کسی کا
 ستھ دھرم بگاڑتے ہیں انکو بہت جمن تک نرک بھوگنا پڑتا ہر دریا تک یہ بات سنکر لولا کہ اچھس پون رکھا تو کڑو دھ کر کے جھکو شاپ نہت
 دے تیری کو کہ بند دیکھا بھجاو ہر اسوج تھا سو وہ آج چھوٹ گیا میں نے اپنے دھرم کا پھل جھکو دیا میرے بھوک کرنے سے تیرے کچھ بھکر بڑا
 پرتاپی لڑکا پیدا ہو گا اور وہ اپنی جگہ کے بل سے نو کھنڈ پر پھوی کے سب راجوں کو جیت کر اکیلا چکرورتی راج کرے گا اور پرتھم پریشور شری
 کرشن نام پر پھوی پراوتار لیکر اس سے لڑے گا اور میرا نام پھلے جیم کا کال نیم ہر لکائی لڑائی میں ہنومان جی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اب دریا تک
 نام راجھس کا جیم پاکر جھکو بٹیا دیے جا تا ہوں تو کسی بات کی چنتا مت کر ایسا کہ کر دریا تک اپنے گھر کو چلا گیا اور یہ بات سنکر رانی پون رکھانے
 سمجھا کہ پریشور کی اچھا اسی طرح پر پھی ہونے والی بات بنا ہونے نہیں رہتی ایسا بچار کر اسے اپنے من کو دھیز ج دیا جب سہیلیاں پون رکھا
 کو لیں تب پون رکھا کارنگ اور سنگار بگڑا ہوا دیکھ کر بولیں کہ اچھس ا تھی دیر کہمان لگی اور پھاری یہ کیا دشابنی یہ یہ سنکر رانی
 نے کہا کہ جب تم نے جھکو اس جنگل میں اکیلی چھوڑ دیا تب ایک بندر نے اچھس کو ایسا ستا یا کہ جسے ڈر سے ابھی تک میرا کجا دھرتا ہے اسی
 میری یہ دشابہ ہونی یہ بات سنکر سب سہیلیاں بگڑ گئیں اور رانی کو رتھ پر بٹھا کر راج منڈر پر لے آئیں دس مہینے سجھے ماگھ سدی تیس
 پر نہت کے دن جسوقت رانی کے بیٹا پیدا ہوا اسوقت ایسی آندھی چلی کہ پر پھوی کا پنے لگی اور ہزاروں درخت گریڑے اور انڈا
 ہونے اور بادل گرنے اور بجلی چمکنے سے دن مانند رات کے ہو کر تارے ٹوٹنے لگے اور راجا اگر سین نے بیٹا پیدا ہونے کی بڑی خوشی کی اور
 مانگنے والوں کو بہت دان اور دھیناوی جب راجا نے جو تیشیوں سے لڑنے کی جنم گڈی کا پھل پوچھا تب پندتوں نے کہا کہ اپنے بیٹے کا نام
 گنس رکھو یہ بالک بہت بلوان ہو کر اچھسون کو اپنے ساتھ لیکر راج کرے گا اور دیوتا اور برہمن اور سادھو نہت ہر جگت لوگ اسکے
 ہاتھ سے دھن پاونے اور پھارا لاج سکھاسن چھین کر آپ راج کرے گا اور ہر جا کو بہت دھو دیکھا جب اسکے بہت پاپ کرنے سے پر پھوی بہت
 بگڑا ہو گیا تب پرتھم پریشور اوتار ملے کر اسکو اپنے ہاتھ سے مار گئے یہ بات سنکر پہلے راجا بہت ادا س ہوا پھر پریشور کی اچھا اسی طرح
 جانکر شتو کھ گیا اور جو تیشیوں کو ادر کے ساتھ بڈا کر کے بیٹے کو پانے لگا جب گنس پانچ چھ برس کا ہوا تب بہت طرح کا ظلم عیت پر کرنے لگا

بج

ابھی تھوڑا سی لڑکوں کو بروہی پکڑ کر نکل میں لیجا تا اور مار کر کوٹھا کی پہاڑ کی کھوہ میں چھپاتا اور چوڑے اُس سے سیانے تھے اکی چھانی پڑھ کر
 نکل و باکر مار ڈالتا اور کبھی لڑکوں کو نکل کے واسطے اپنے ساتھ جتنا کہتا رہے لیجا کر پانی میں اُلو ڈبو دیتا تھا جب اس طرح کا پاپائٹس کرنے لگا
 تب سب تھوڑا سی اپنے اپنے لڑکوں کو گھر میں چھپا رکھنے لگے اور سب رعیت اُسکے ہاتھ سے دکھی ہو کر اٹس میں کمنے لگی کہ یہ کنس پانی راجا اگر کون
 کے بیچ سے پیدا نہیں ہر یہ کوئی پانی جو ایسے دھرم اتلا جائے گھر بیلا ہو کر رعیت کو دکھ دیتا ہے جب راجا نے رعیت کو دکھ دینے کا حال سنا تب
 کنس کو بہت دانٹ کر سمجھا یا کہ تو رعیت کو دکھ دیا کر لیکن وہ راجا کا کہنا نہ مانکر اور زیادہ دکھ رعیت کو ہر روز دینے لگا تب راجا نے
 اُسکی یہ دشا دیکھ کر بڑے سوچ سے من میں کہا کہ ایسا دھرمی بیٹا پیدا ہونے سے میں بے اولاد کے ہی اچھا تھا جسکے کپوت لڑکا پیدا ہوتا ہر سکا
 جس اور دھرم دنیا میں نہیں رہتا ایسی طرح بہت سوچ کر کے راجا اگر سین بچھتا یا کرتا تھا اور کنس پر اُسکا کچھ نہیں چلتا تھا جب کنس آٹھ
 برس کا ہوا تب ایسا لگنے ویش میں جا کر جزا سندھ سے جو بڑا بر تابی راجا تھا کشتی لڑا جب راجا جزا سندھ نے اُسکو اپنے سے زبردست جانکر
 گھاٹک میں اس سے لڑائی میں نہ جیتوں گا تب ہار مانکر دینیان اپنی کنس کو بیاہ دین جب کنس دونوں استروں کو ساتھ لے کر تھوڑی سی میں یا
 جب وہ راجا اگر سین اپنے باپ سے دشمنی کر کے کہنے لگا کہ تم رام نام چھوڑ کر شری مہادیو جی کا نام جیا کرو یہ سنکر راجا بولا کہ میرے سب کام
 پورے کرنے والے شری رام جی ہی ہیں اُنکا اسمن چھوڑ دوں تو کس طرح جو ساگر بار اُتروں گا جب کنس نے یہ بات راجا کی سنی تب کُردھ کر کے
 راج گدڑی پر سے راجا اگر سین کو گرا دیا اور آپ راج سکھاسن پڑھ کر راج کاج کرنے لگا اور اپنے راج میں ایسا دُغندھو لایا تو دیا کہ کوئی آدمی
 پریشور کا نام نہ ليوے اور جگت اور ہوم اور دان اور دھرم اور تپ اور جب پریشور کا کرے جو کوئی ہمارا حکم نہ مانے گا اُسکو ہم مار ڈالینگے
 جب ایسا دُغندھو لپٹنے سے اُسکے راج میں سب اچھے کرم بند ہو گئے اور راجا کنس گنو اور براہمن اور ہر بھکتوں کو دکھ دیکر دیتوں کی صلاح
 سے راج کاج کرنے لگا اور اُسنے پرتھوی کے سب راجوں کو اپنے بل سے جیت لیا تب یکن اپنی نوج لیکر سورگ میں راجا انڈر سے جڑھ
 کرنے چلا اُسوقت ایک نشری یعنی وزیر نے جو راجا اگر سین کے وقت کا لور تھا کنس سے کہا کہ ای پرتھوی ناٹھ بغیر تنوا شو میدھو جگت کیے
 اندرا سن نہیں ملتا ہر آپ اپنے بل کا ٹھنڈ نیسے دیکھیے راؤں اور کچھ کرن کو ٹھنڈے کیسا کھو دیا کہ جنکے کل میں کوئی پانی دینے والا بھی نہ رہا
 یہ بات سنکر راجا کنس راجا انڈر سے لڑنے نہیں گیا اتنی کھٹا سنکر شکر دیو جی بولے کہ ای راجا پر بھیت جب پرتھوی پر راجا کنس کے ڈر سے
 جگت وغیرہ اچھے کرم سب لے کر نا چھوڑ دیا اور براہمن اور ریکھیشور راجتھسوں کے ہاتھ سے دکھ پانے لگے اور پرتھوی ایسے پامیوں کا بوجھ
 نہیں سہ سکی تب اُسے کُوروپ دھم کر روتی پکارتی ہوئی راجا انڈر کے سامنے جا کر بچ گیا کہ ای مہاراج دنیا میں کنس اور راجتھس لوگ بڑا پایا
 کرتے ہیں اُنکے ڈر سے ہر بھجی اور جگت آدک شکر کرم کوئی نہیں کرتا ہر آپ جھکو حکم دین تو میں مرنا لوک چھوڑ کر باتال لوک چلی جاؤں یا یوں کا
 بوجھ مجھ سے سہا نہیں جاتا ہر یہ بات سنکر راجا انڈر نے دیتوں سمیت برہما جی کے پاس جا کر سب حال کہا برہما جی ان سب کو ساتھ لے کر
 ایلاش پہاڑ پر اس اچھا سے گئے کہ شری مہادیو جی لاپتہ ہون کو مزادینے کے لائق ہیں وہ راجتھسوں کو مار کر پرتھوی کا دکھ چھڑا دیے گئے
 جیسے برہما جی وہاں پہنچے ویسے شری مہادیو جی آتے جا ہی بولے کہ ای برہما جی اس پرتھوی کا بوجھ اتارنے کی سافر تھو ہم کو اور تلو نہیں ہر
 سکا کچھ اُٹارنے والے آدمیش جھکوان ہی ہیں وہی پرتھوی کا بوجھ اتارینگے یہ بات کہ شری مہادیو جی برہما جی وغیرہ کو ساتھ
 لے کر چھیر ساڑکے کنارے چلے گئے اور وہاں ہاتھ جوڑ کر سب کسی نے پر برہم پریشور کی بیانتھت کی کہ ای کر یہ اندھان کسکی سافر تھ
 ہر جو اچھی حکماتین کر کے آپ نے عش روپ دھم کر شکھامردیت کو مار کر پند کو ٹھہر سے باہر کھالا اور کچھ روپ ہو کر ٹھنڈا چل بہاٹا

اپنی پٹی پہلے کر چھیر ساگر تھو کر خودہ ترن نکالے اور بالا روپ دھر کر پختوی کو باہر نکال لائے اور دیوتوں کی چھا کر کے کیواسے
 باون روپ ہو کر اجاہل سے پختوی کا دان لیا اور پھر تمام اتار لیکر سب پختویوں کو نارہ والا اور ساتون دیپ کی پختوی مانسے چھین کر برہمنوں کو
 مان کر دی اور شری رام چند اتار لیکر دن آدک راجھسوں کو مار ڈالا بسطرح جب جب پختوی پرویش اور راجھس اور پانی راجا گنٹون اور
 برہمنوں اور بھگتوں کو دکھ دیتے ہیں تب تب آپ انکی چھا کر نیکے واسطے سنگلی اتار لیکر ادھر مہوں کو مارتے ہیں سوان دنون گنس آدک کے پاپ
 کرنے سے پختوی بہت دکھی ہو کر آئی شرن آئی ہزار سپردیاں ہو کر چھیا کیجیے اور گنوا اور براہمن اور بھگتوں کو سکھ دیکھے جب برہما کی دیوتوں
 نے بسطرح پر نارین جی کی استت کی تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے برہما ہم کو پختوی کا مکھ معلوم ہو ہم سنگلی اتار لیکر اسکو بوجھا تارینگے ہم جنم
 اور فرن سے کچھ کام نہیں رکھتے لیکن بسدیو اور دیوکی نے پھیلے جنم میں ہمارا تپ اور دھیان کر کے ہم سے یہ بردان مانگ لیا ہے کہ ہم انکے تیر جنون
 اور بسطرح مند اور خسودا جی نے بھی ہمارا تپ کر کے یہ بردان مانگا تھا کہ ہم تمھارے بال لیللا کا سکھ دیکھیں اسلئے ہم انکی راجھا پوری کر نیکے لیلے
 تمھارے بسدیو اور دیوکی کے گھر جنم لینگے اور گوکل میں جا کر بال چر تر پنا مندا ورسود کو دکھلا دینگے اور گنس آدک ادھر می راجونکو مار کر اسنے
 بھگتوں کو سکھ دینگے سو تم دبی اور دیوتوں کو گرج اور گوکل اور تمھارے میں سے جا کر جینشی گل اور گوال نش میں ہماری لیللا کا سکھ دیکھنے کو
 جنم لیوے جیسے ہم بھی چار سو روپ دھر کر دیوتوں کو سب دیوتوں کا آکاش بانی سنتے ہی بڑی خوشی سے اپنے اپنے گھرانے کے جب برہما جی نے آکاش
 بانی کا سب حال پختوی کو بوجھا یا تب وہ بھی خوش ہو کر اپنے استھان پر چلی آئی اور نارین کی آگیا انسان دیوتوں اور من اور کتر اور گندھرب آدک
 اپنی اپنی استریوں سمیت تمھارا درگوکل میں جنم لیکر جینشی اور گوال بال گھلائے اور چارون بید کی رچا دن نے بھی برہما جی سے آگیا لیکر
 گو موں کا جنم لیا اتنی گتھا سنا کر شکھ دیو ہی ہوسے کہ اے راجا اب ہم دیوکی جی کے پوہ کا حال کتے ہیں سنو کہ دیوکی نام جو اگر سین کا بڑا بھائی
 تھا اسکے چار بیٹے اور چھ بیٹیاں ہوئیں سو اسنے چھوٹو بیٹیاں بسدیو جی کو ماہ دین جب دیوکی نام ساتویں بیٹی اسکے یہاں پیدا ہوئی تب
 دیوکی بہت خوش ہوئے اور راجا اگر سین کے یہاں گنس آدک دنل بیٹوں نے جنم لیا جب دیوکی کی ماہینے کے لائق ہوئی تب دیوکی نے
 راجا گنس سے آگیا لے کر اچھی ساعت میں اسکے پوہ کا تلک بسدیو جی کے یہاں بھیج دیا جب سور سین بسدیو جی کے باپ ہلک لیکر
 بڑی دھوم دھام سے تمھارے بسدیو جی کو ماہینے آئے تب راجا گنس اپنے باپ اور چاچا اور فوج کو ساتھ لیکر آگے سے گیا اور برہمنوں کو
 بڑے اور بجاوے لیکر جنوا سادیا اور سب کا شستیا چار تھا جو گیا اور بسدیو جی کو متند و سین لیا کر دھو پور بک دیوکی جی کا پوہ اٹکے ساتھ گویا
 اور پندرہ ہزار گھوڑے اور چار ہزار ہاتھی اور اٹھارہ سو رتھ اور دو سو داسی اور گونا کتر آدک بہت جہیز میں دیکر برہمنوں کو بٹے اور سے بلا گیا

دو ہا	عجب چڑھاے رتھ دیوکی آپہ پختوی رتھوان
پہونچا دن ایت پریت سون چلیو سمیت اچھان	

جب گنس بسدیو اور دیوکی کا رتھ مانگتا ہوا تھوڑی دور تمھارے باہر گیا تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے گنس تو جسکو بڑی خوشی سے پوچھا
 جانا ہر اسکے پیٹ سے اٹھوان لڑکا تیرا بیٹا پیدا ہو گا جب یہ آکاش بانی گنس مارتے ڈر کے کانپنے لگا اور گھوڑے کی باگ ہاتھ سے کر
 پڑی تب اسنے بچا کر لیا کہ کوئی کیسا ہی ناتے دار جو لیکن اپنی جان سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا اسلئے دیوکی کو ابھی باہر لانا چاہیے نہ وہ رہیگی نہ
 اس سے ساتھوں لڑکا میرا بیٹا پیدا ہو گا یہ بچا کر گنس رتھ کے پختی مٹ گس گیا اور دیوکی کے بر کے بال پکڑا اسکو پیچھے لایا اور نکلی لگا رکھ کر
 گروہ سے غائب ہوتا ہوا یوں گئے لگا کہ جس درخت میں رہے برابر پھیل لے اسکو پہلے ہی جڑ سے اٹھا کر ڈالنا چاہیے جب وہ درخت ہی ہوگا
 تب سین پھیل اور پھیل کس طرح لیکن گے اسلئے ابھی دیوکی کو مار ڈالوں تو بے شکے ہو کر لٹھ کر دن یہ سکر تینے دیوی اسوقت وہاں تھے وہ سب

ہج

چنتا کر کے روستے لگے لیکن راجا کنس کے ڈوے کے مارے کسی کو یہ مجال نہ تھی کہ کچھ کہہ سکے تب بسدیو جی نے پکار کیا کہ کنس! لیکن کو پاپا اور پرن کا کچھ پچھار میں
 ہوا سوقت میرے کرو دھو کرنے سے دیو کی کا پران جائیگا ایسے چھ کرنا اچھت ہر سو اسٹے کہ جب زبردست دشمن غصہ کرے تب چھما کر کے وہ وقت پچھار
 چاہیے جس طرح ٹھنڈا حالو ہا گرم ٹوہے کو کاٹ ڈالتا ہوا سید طرح چھما کرنے والے آدمی وقت پکارا ہے دشمن کو جیت لیتے ہیں ایسا پچھار کہ بسدیو جی نے راجا کنس
 کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کر لیا کہا ہر تھو می نا تھو دنیا میں تھارے برابر کوئی دوسرا ہوا اور پرتاپی نہیں ہر جو تھاری برابر ہی کر کہ جہاں سب لگ تھاری
 چھما یا میں رہتے ہیں وہاں تم کو یہ اچھت نہیں ہر کہ ایسے شور بر ہو کر اپنی بہن پر بنا پرادھو تلوار چلا ڈا ستری مار ڈالنے کا ہڑاپا پ ہر ایسا پاپ کر نہ ہو لے کے بہت
 پڑھا نرک میں پڑتے ہیں جب آدمی یہ جانے کہ ہم بھی نہیں مرینگے تب پاپ کرے تو اچھت بھی ہر مگر دنیا میں پیدا ہوا ہوا دیکھن ضرور مرگا ہوا پنا تن رہنے کے
 واسطے بہت تدبیریں کرے تو بھی یہ تن کی سید طرح نہیں رہ سکتا اور جوانی اور راج بھی کچھ کام نہ آکر کیوں جس دل راجس دنیا میں رہ جاتا ہر۔

کبت

<p>داتا کو میتھپ ماندھا تا اور دیپ ایسے چاکرے جن جنوں کو دیپ دینی چھانے ہیں بان کی کلان میں سجان درون پار تھ سے جل کے گن دیندیاں بھارت میں لگے ہیں</p>	<p>بل ایسوں بلوان کو بھو جہاں بیج را دن سماں کو پرتاپی جگ جائے ہیں کیسے کیسے شور ہے چاٹری بزینج جو پچھو چھو کر دھور میں ہلائے ہیں</p>
<p>دوہا ارب مگر بن لون در ب ہوا دوا است لون راج</p>	<p>تلسی جو بخرن ہر تو آوے کوئے کاج</p>

یہ بات سن کر کنس بولا کہ اے بسدیو تم نے بھی تو آکاش بانی سنی ہر اسکی تدبیر پہلے سے کرنا چاہیے جس میں نہ مرنوں جو میں آج دیو کی کو نہیں ماروں تو یہ چنتا
 میری نہیں چھوٹے گی اور اسکے بدلے میں تھاراپواہ دوسری کنیا سے کر دو نکا اور اسکو مار کر بھیکر ہو جاؤ نکا یہ بات سنکر براہمن اور کھیشورون نے جو اسکے
 ساتھ تھے کنس سے کہا کہ بنیاد اور شاستر میں بہن کا مارنا ہڑاپا لکھا ہر ایسا ادمی کرنا تم کو پچھار ہے جب کنس نے براہمنوں کا سمجھا نا بھی نہیں مانا تب بسدیو جی
 نے پکار کیا کہ یہ پاپی راجا اپنی ٹیک پر ہر ایسی تدبیر کرنا چاہیے جس میں دیو کی اسکے ہاتھ سے بچ جائے پرتیشور جانے کہ دیو کی کے کب لڑکا پیدا ہوا یا سی بیج میں
 کنس پاپی ہر جاے اسوقت سچو دیو کی ماری جاتی ہر اسکا لڑکا دنیا لکڑیو کی کا پران پچا نا چاہیے یہ وقت گذر جائے چھپے سے سمجھا جاوگا ایسا پچھار کہ بسدیو جی نے
 کنس سے کہا کہ اے مہاراج میں ایک نئی ترنا ہوں سنیے کہ آکاش بانی ہونے کے موافق آپ دیو کی کے بٹھونے اپنے پیران کا ڈر دیکھتے ہیں کچھ دیو کی سے کھٹکا
 نہیں ہر ایسے دیو کی کو بے قصور سمجھ کر چھوڑ دینے میں سے جو لڑکا پیدا ہوگا اسکو میں آپ کے پاس ہو پچا دو گا اس بات کے سامنے سوچ اور چدر ماہن کنس نے
 یہ بات سنکر جو نہار کے بس ہو کر بسدیو جی سے اتفاق کر لیا کہ دیو کی جی کو چھوڑ دیا اور بسدیو جی سے بولا کہ تم نے مجھکو اسوقت پاپ سے بچا لیا یہ کہہ کر اسی جگہ سے
 بسدیو اور دیو کی کو بکا دیا اور آپ راج مند پر چلا آیا اور بسدیو جی دیو کی سمیت اپنے استھان پر پہنچے جب کچھ دنوں میں دیو کی جی کے بٹھیلے ہر
 اور بسدیو جی نے اسوقت رو تا ہوا لڑکا لاکر کنس کے آگے رکھ دیا تب کنس نے ہنس کر کہا کہ اے بسدیو جی تم بڑے سچے ہو تم نے ہم سے کچھ کپٹ نہیں رکھا
 ہمارے بچلے کیواسٹے اپنے بیٹی کی محبت چھوڑ کر رو تا ہوا لڑکا لاکر ہمارے سامنے رکھ دیا اس سے ہم کو کچھ ڈر نہیں ہر اسکو تم اپنے گھر لیجاو بسدیو جی خوش
 ہو کر اسکو اپنے گھر لے چلے لیکن کنس کو ادمی سمجھ کر سچھے دیکھتے اور یہ پچھار کرتے جاتے تھے کہ پھر بلا کر نہ مار ڈالے جب بسدیو جی لڑکا لیکر چلے گئے تب
 کنس نے اپنی سمجھا دلون سے کہا کہ آکاش بانی کے موافق مجھکو آٹھویں بالک سے مرنے کا ڈر ہر اسکو پرتھار کر کیوں پاپ لون اسی سچ ہر چھانے
 ناروٹن وہاں آپ پہنچے جب کنس نے انکو بڑے آور بھاؤ سے بٹھالا اور اُنکے جن دھو کر باہر پور بک پوجا کی تب نارو جی نے کہا کہ اے کنس نے
 بسدیو کے بیٹے کو کس واسطے پھیر دیا یہ بات تو نہیں جانتا کہ بسدیو جی کی سیدو کرنے کے واسطے سب دیوتا اور کھیشورون نے کوکل اور
 مٹھار میں آکر جنم لیا ہر اور دیو کی کے آٹھویں گرجو میں پرتھو می کا بوجھ اتارنے کے واسطے شری کرشن جی اور لیکر چھکو راجھسون سمیت

بار لگے اور تیرا ہا پ آؤک سب جڈ بنشی دیوتاؤں کے اوتار ہو کر تیرے دشمن میں انکو اپنا دوست مت جان ایسا کہ نار دوشن نے آٹھ لکیر میں پرتھوی پر
 کھینچ کر کنس کو دکھلا کر گنا یا تو دونوں طرف سے آٹھویں لکیر آخر کی ٹھہری تب نار دوجی نے کنس سے کہا کہ یہ نہیں معلوم کہ کون کون ٹھویں لکیر سے تیری موت
 ہو جب یہ سمجھا کر نار دوشن چلے گئے تب کنس نے اسی ساعت بسدیو جی کو بالک سمیت بلا بھیجا اور لڑکے کو پرتھوی پر ٹپک کر مار ڈالا اور بسدیو
 اور دیو کی کو قید کیا اور اپنے ماما اور پتا کے سمجھانے پر بھی نہ مانکر کہا کہ میں اپنا پران بچانے کے واسطے دیو کی کے بیٹوں کو مار ڈالوں گا اور کنس نے
 اگر میں اپنے باپ کو بھی بسدیو اور دیو کی کا سہا ایک اور اپنا دشمن سمجھ کر مہر چوکی پھر کر دیا اور پلٹ بھاگ کر کیشی اگھا تھر وغیرہ پچھسوٹوں کو بلا کر حکم دیا کہ نار دوجی
 کہ گئے ہیں سب کھینشو اور دیون متھرا اور گوکل میں کر جنم لیا ہوا ٹھہریوں کو نہیں شری کرشن جی اڑتا لیکن سو تم قبضہ جڈ بنشی متھرا اور گوکل میں پاؤ سب کو مار ڈالو

اوتھیا سے دوسرا گر جنم باس کرنا شری کرشن بھگوان کا دیو کی جی کے پیٹ میں

شکدیو جی نے کہا کہ تو لجا پرتھو پتھو ساسی طرف پانچ بیٹے اور دیو کی جی کے پیدا ہوئے اور بسدیو جی نے اپنے اقرار کے موافق انکو بھی کنس کے پاس
 لجا کر دیا اور کنس نے انکو بھی مار ڈالا اور کنس کی آگیا کے موافق پرتھو اور سکا تھر وغیرہ راجھسوں نے متھرا میں جا کر قبضہ جڈ بنشیوں کو کھاتے پیتے
 چھتے پھرتے جہاں پایا سب کو باندھ کر لے آئے اور کنس نے کسی کو پانی میں ڈبو کر اور کسی کو آگ میں جلوا کر اور کسی کا کلا دیا کر مار ڈالا جو جڈ بنشی اُسکے
 ناسنے سے بچے وہ سب اپنے لڑکے بالوں سمیت متھرا چھوڑ کر پانچال وغیرہ دیشوں میں جا چھپے اور بسدیو جی نے روہنی نام اپنی استری کو زندگی اپنے
 تتر کے طر گوکل میں بھیج دیا اور زندگی نے اسکو بڑے در سے اپنے یہاں رکھا ماتی کھتا سنا کر لجا پرتھو پتھو نے پوچھا کہ اے ہمارا ج نار دوشن ایسے گیانی اور ہر
 بھگت نے جو کنس کے پاس آکر اپنی صلاح سے بسدیو جی کے لڑکے اور جڈ بنشیوں کو مار ڈالا اسکا کیا کارن کھتا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا نار دوشن
 نے اسوا سٹے یہ باپ کنس کا تھو سے کرایا سمین باپ کرنے سے اسکے بچپے ختم کاپن جاتا ہوا اور شری کرشن بھگوان جلد اڈنا لیکر اسکو مار ڈالیں اے راجا پرتھو پتھو
 جب راجا کنس دیوتا اور رکھیشو روٹکو جنھوں نے جڈ بنشی کل میں جنم لیا تھا ماما کر کہت طرح دکھ دینے لگا اور اسنے چھ بیٹے بسدیو جی کے پیدا کھو کی طرح
 مار ڈالے تب بسدیو اور دیو کی نے ہر تیر کو نکا دھیان کر کے بڑی عاجزی سے بتی کی کہ اے ہمارے بھوکھ کنس ہم کو نر بنش کے ڈالتا ہوا با جلدی سدھ لیکر
 اس دکھ سے چھڑاؤ و ہا پتھو پنا سن دکھ ہرن جن رنجن ستر اے ہا ہ ہم کو کوئی نہیں تم بن اور ہمارے جڈ بنش طرح بسدیو اور دیو کی نے بہت بلا پ
 کیا تب پریشو پر برہم اترا جی دین دیاں نے یہ بچا کر لیا کہ دیوتا اور دشن آؤک متھرا اور گوکل میں جنم لے چکے اب پہلے شری لجن جی بلدیو نام سے پھر ہم
 باسدیو نام سے اور بھرت جی پرمون اور شتر ہن جی اتر دھ اور شری سیتا جی رگنی نام سے اوتار لیوں ایسا بچار کر پریشو نے بلدیو جی کا گھر دیو کی
 جی کے پیٹ میں اتھرا کر دیا اور اپنی آنکھ سے جوگ مایا دیوی روپ کو پرکٹ کیا جب وہ دیوی پریشو کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی تب اُس سے
 کہا کہ تو ابھی متھرا پری میں جہاں راجا کنس ہمارے بھگتوں کو دکھ دیتا ہوا اور ساتوں گرجو بھگتوں جی کا جو دیو کی جی کے پیٹ میں نکال کر رہی
 جی کے پیٹ میں دھروے اور یہ بھید کوئی ڈشٹ نہ جانے اس کام کے کرنے سے کھلیک میں تیرا نام در گا دیوی پرکٹ ہو کر بڑا مایا تم ہو گا اور سنساری
 جیو تیری پوجا کرنے سے اپنا مشور تھو پاوینگے اور سنسار میں بلیجدر جی کا نام شنکر کھن اور بلرام آؤک اور تیرے بھی بہت نام پرکٹ ہونگے
 یہ کام کر کے تو جسودا جی کے گرجے سے جنم لے اور ہم بھی بسدیو جی کے گرجے سے کر گوکل میں آتے ہیں یہ بات سننے ہی جوگ مایا پر برہم پریشو
 کی پر کر مار کے موہنی روپ سے متھرا میں آئی اور دیو کی جی کے پیٹ سے بلیجدر جی کا گھر نکال لیا اور گوکل میں لے جا کر روہنی جی
 کے پیٹ میں دھر دیا لیکن یہ حال روہنی جی کو نہیں معلوم ہوا اور جوگ مایا نے بسدیو اور دیو کی کو پسنادیا کہ میں نے تمھارا
 لڑکا گرجے سے نکال کر روہنی کے پیٹ میں دھر دیا ہر تم کسی بات کا سوچ نہ کرنا ایسا پسنادا دیکھتے ہی بسدیو اور دیو کی عید سے

جاگ کر آپس میں کہنے لگے کہ جھگوان نے یہ بات بہت اچھی کی لیکن گر بھگوانے کا حال کنس سے کہلا بھیجنا چاہیے نہیں تو پیچھے سے نہ معلوم وہ کیا نوکرو دیو سے جب بسدیو جی نے ایسا بچار کر ایک چوکیدار سے گر بھگوانے کا حال کنس کو کہلا بھیجا تب اسے خوش ہو کر اپنے چوکیدار سے کہا کہ آٹھوان گر بھرنے کا حال جلدی کننا اتنی کھٹا سنا کر شکدیو جی بولے کہ احوال جاساؤن سدیو جی پتھر دشی برہو کے دن بھگوانے نے روہنی جی کے پیٹ سے گوگل میں جنم لیا اور جوگ مایا نے جسو داکے پیٹ میں جا کر گر بھ باس کیا اور سیکٹھ نامتو جگت منگل کرنے والے دیو کی جی کے گر بھ میں آئے تب اٹھارہ کاش آئے سے بسدیو اور دیو کی کا منھ سورج کے برابر چمکنے لگا۔

دووا	ماکھن پر بھجی گر بھ میں باس کیو جب آئے	شوبز ہا دک آسے کے استت کر می مناسے
------	--	------------------------------------

اسپتہ قید ہونے سے پہلے ایک دن دیو کی جی بہت رکھ کر جناستان کرنے کے واسطے کینین تختین وہاں جھنڈو اجمی سے جھینٹ ہونی جب دونوں نے آپس میں کنس کے دکھ دینے کی بات چیت کی تب جسو داجی نے دیو کی جی سے کہا کہ میں اپنا لڑکا تم کو دے کر تھلا لڑکا میں پالون کر دوں گی یہ اقرار دونوں آپس میں کر کے چلی آئیں جب دیو کی جی کے آٹھوان گر بھ پر ہاتھ کنس نے یہ حال سنئے ہی قید خانہ میں آکر بڑے بڑے راجھتسون کی چوکی وہاں بیٹھال رہی اور بسدیو جی سے کہا کہ تم اپنے من میں کچھ کپٹ نہ رکھو جب آٹھوان لڑکا پیدا ہوا مہی وقت ہمارے پاس پہنچا دینا تھارے اتر کے موافق ہم نے دیو کی جی کی جان چھوڑ دی تھی ایسا کہ کنس نے بسدیو اور دیو کی کے ہتھواری اور پیری ڈال کر انکو کوٹھری میں بند کر دیا اور فضل دے کر بہت راجھتسون کی چوکی وہاں بیٹھال کر راج مندر پر چلا آیا اور اس دن بہت ڈر سے اُپاس کر سور ہا اور دو مہرے دن پھر قید خانے میں جا کر بسدیو اور دیو کی جی کا پرکاش دیکھ کر کہنے لگا کہ جیسا تیج اس گر بھ میں دکھلائی دیتا ہر دیسا پرکاش اور گر بھ میں نہ کھٹا اس سے میں جانتا ہوں کہ میرا کال اسی گر بھ میں ہے جب کنس کو دیو کی ہر مندر کا درشن کرنے سے گیان پراپت ہوا تب اس نے کہا کہ دیو کی کو اجمی مار ڈالنا لیکن دنیا کی بدنامی اور پاپ کرنے سے ڈرتا ہوں ایسا پر تاپی راجا ہو کر گر بھوتی استری کو کیا مارون ایسا اذہم کرنے سے جس اور پون اور عمر کا نقصان ہوتا ہے جو لڑکا پیدا ہو گا اسکو مار ڈالو گا ایسا بچار کروہ اپنے گھر چلا آیا اور رکھواری کرنے والوں سے کہہ دیا کہ جس گھر لڑکا پیدا ہوا اسی ساعت مجھکو خبر دینا اور چوکی پہرہ رہنے پر بھی اپنے پرائے کے ڈر سے ہر روز وہاں جا کر خبر لے آتا تھا اور گر بھ کا تیج دیکھنے سے آٹھوان پر اسکو کھاتے پیتے جاگتے چلتے پھرتے بال مورت شری کرشن جی کی دکھلائی دیتی تھی اُس روپ کے ڈر سے وہ دن رات بیٹا کل رہتا تھا اور بسدیو اور دیو کی اپنا دکھ دیکھ کر ہر چہرے کا دھیان کرتے تھے جب گر بھ کے دن پورے ہوئے تب شری شیام مندر نے یہ سنا بسدیو اور دیو کی جی کو دکھ لایا کہ تم سوچ چھوڑ کر دھیرج رکھو میں جلدی آتا رہے کر تھارا دکھ چھڑاتا ہوں یہ سنا دیکھ کر وہ دونوں جاگ اٹھے تب دیو کی جی نے بسدیو جی سے کہا کہ اذہم چھوٹ جائے تو کچھ در نہیں لیکن اس لڑکے کو کنس سے چھپانا چاہیے بسدیو جی بولے کہ احوال پیراری اس قید خانے میں بند ہیں کس طرح چھپاویں گے جب یہ سوچ کر وہ دونوں بہت بلا پ کر کے رونے لگے تب اسی ساعت شری برہاجی اور شری مہادیو جی اور سب دیوتا ایسے روپ سے کہ جس میں کوئی انکو نہ دیکھے وہاں آئے اور ہاتھ جوڑ کر نیندر سے اس طرح کرسیت کرنے لگے کہ احوال پر ہم پریشور ست روپ آپ تینوں کال میں پچھے رہتے ہیں اس واسطے ہم لوگ آپکی تشریح آئے ہیں وریہ سنسا روپی برہچو آپکی مایا سے پیدا ہو کر آپ ہی کے اثر سے پر رہتا ہے اسکی رچھا اور یالون کرنے کے واسطے آپ بہت روپ دھر کر سب جیو دکھ سکھ دیتے ہیں اور جو جگت آپکے نام انخرن اور سوروپ کا دھیان کرتا ہے اسکو بھوسا گر پارا ترے میں کچھ نشہ بھہ نہیں رہتا اور جو لوگ اپنے گیان اور تپ اور جگت آپکے اچھے کرم کرنے کا بھجان رکھتے ہیں اور تھاری بھگت نہیں کرتے ہیں وہ لوگ فرور دھو کھا کھاتے ہیں اور جگت آپکے کرم

کرنے سے نکت نہیں ہوتی ہر دو پا پکار کاش سب کے بدن میں ہر برہہ کر پاپ اور پین کا گواہ رہتا ہر اور آپ کسی دکھ اور سکے سے کچھ کام نہیں کھتے اور پرتہم پریشور اگر آپ سکن اور تار دھارن نہ کریں تو سنساری جیو کس نام کا انترن کر کے اور کون لیللا گلے کر جھوسا گراہ ترین آپ جنم اور عرن سے زہیت ہو کر کیوں اپنے جھکتوں کو اودھار کر سینگے واسطے اوتار لینے ہیں جس طرح آپ نے چھ اور کچھ اڈک اوتار لیا تھا اسی طرح اب بھی پریتھوی کا بھار اتارنے اور جھکتوں کو سکھ دینے اور ادھر می راجھسون کو مارنے کے واسطے جڈکل میں اوتار لے کر اپنی لیللا کیسے دیو ہانوک یہ استت کر کے بسد یو اور دیو کی جی سے آکاش بانی کی طرح بولے کہ جینگے درشن کے واسطے ہم لوگ نینوں لوک میں گھومتے ہیں اور انکا درشن نہیں پاتے وہی او پرش جھکوان تھارے گھر میں اوتار لے کر سب دشتون کو مارینگے اور پریتھوی کا بوجھ امار کر تم کو سکھ دینگے اور تھاری کر پرا سے انکا درشن ہم کو بھی ملے گا اب تم لوگ کنس سے مت ڈرو اسکی موت اب ہونچی ہے جب بسد یو اور دیو کی نے اس طرح استت سنکر کسی کو آنکھ سے نہیں دیکھا تب انکو اپنچ معلوم ہو کر یہ بشواس ہوا کہ اب جلدی دین ویال ناراین جی اگر ہمارا دکھ دور کرینگے اتنی تھانسا کر شنگدیو جی بولے کہ اے راجا اس طرح استت کر کے برنجاجی وغیرہ سب دیوتا اپنے اپنے استھان کو چلے گئے۔

اوتھیا سے تپ سرا۔ کتھا شہری کرشن اوتار ہونے کی۔

شنگدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریتھیت جب بکینگے ناٹھ کر کچھ میں آئے تب سے سب چھوٹے دیوتوں کو پریم اتنا ہو گیا اور سب درختوں میں فصل اور بے فصل کے سب پھل اور پھول لگ گئے اور ندی اور نالہ پانی سے بھر گئے اور نور آدک بچھی آپس میں کلول اور بہا کرنے لگے اور سب کے گھر میں منگلا چار ہو کر ہر منون نے جگ کرنا شروع کیا اور ان ہوتوں کی آک آپ سے آپ روشن ہو گئی اور سادھوؤں کا چیت پرشن ہو گیا اور سدوشاؤنگے دیوتا اور دیہال اتندین ہو کر پھری پری پھول برسائے گئے اور آکاش میں گھسا چھا گئی اور کنڈ اور کنڈھوں نے باجا بجاکر پریشور کا جین گانا شروع کیا اور اپسرا اپنے اپنے ہوانوں پر آکر ناچنے لگیں جس وقت ایسی شو بھجا چارون طرف پھیل رہی تھی اسی وقت بھاوون بدی شٹی بدھ کا دن رومی پختہ میں اوتھی رات کو شہری کرشن جھکوان نے اس روپ سے اوتار لیا۔

دو ہا	راہیم برن پندرا سیر ماتھے گھٹ اٹو سب	شنگدیو جی کے گھٹ لگا دھارے پتھریج روپ
-------	--------------------------------------	---------------------------------------

چوٹی

کائن میں کنڈل چھب چھابے | اڑکتین کی مال پر آسجے | لکھ آ بھائی کھ کسی نہ جانی | کوٹ بھان پر گئے من آنی |
 اے راجا جب شام سندریکھ برن لکن نین نے اس روپ سے بسد یو جی اور دیو جی کو اپنا درشن دیا تب دونوں نے گیان کی درشت ملے
 انکو پریشور کا اوتار سمجھا اور ہاتھ بڑھ کر بولے کہ اے ترنجون بہت اترا جانی ہم آپ کے چرنون کو ڈھرت کرتے ہیں جب آپ کی استت کرنے میں برنجاجی اور ماد یو جی اور شیش جی اور گیش جی ہارنا نکر آپ کے بھید اور انت کو نہیں پہنچ سکتے تو ہماری کیا سامت ہو جو آپ کی استت کر سکیں دیوتاؤں اور ریکھ شوروں نے آپ کی کرپاسے یہ ٹیانی پائی ہے اور جب جب گنواہد براہمن اور ہر جھکتوں کو دکھ سلنے سے پریتھوی پر پاپ کا بوجھ بہت ہوتا ہے تب آپ ایک روپ دھر کر پریتھوی کا بوجھ اتارتے ہیں ہمارے بڑے بھاگ تھے جو آپ نے درشن دیکر ہم کو بہتم اور ذن سے اڈھار کیا اب آپ کے چرنون کے پر تاپ سے ہمارا سب دکھ چھوٹ جائے گا جب یہ استت لکر بسد یو اور دیو کی نے اپنی سب دروہ فلانے لیں اور انکا درشن پانے سے خوش ہو گئے تب شہری کرشن جھکوان بولے کہ اب تم سوچ مت کرو تم نے کچھ جنم میں ہمارا بڑا بھاری تپ کر کے ہمارے چرنون کا دعویان کیا تھا جب ہم نے خوش ہوا کہ تم کو اپنا درشن دیا تب تم نے

ہی

ہم سے یہ بردان مانگا تھا کہ تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو چو کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا نہیں تھا اس لیے ہم نے تم دونوں کی اچھا پوری کرنے کے لیے اور پرتوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے یہ آؤ مار لیا ہے سو تم کو اپنے پچھلے جنم کا حال بھول گیا اس لیے پورب جنم کی سُدھ کرانے کے واسطے ہم نے اس روپ سے تم کو روشن دیا اب تم ہر کسی وقت ہم کو جلدی گوکل میں لے چلکر جسو دا جی کی گود میں سلاؤ اور ایک لڑکی جسو دا جی کے بھی پیدا ہونی چاہو اسکو لاکر کس کو دیدو اور زندا اور جسو دا نے بھی ہماری بال ایلا کا سگھ دیکھنے کے واسطے پچھلے جنم میں تپ کیا ہے سو تھوڑے دن اپنے بال چتر ترا نکو دکھا کر پچھلے جنم سے آملو نکا تم دھیرج رکھو یہ سنکر دیو کی جی نے کہا کہ اگر پانڈھان یہ روپ اپنا تر دھیان کر لے یہ سنتے ہی شہر کرشن جی بالک روپ ہو کر رونے لگے اور انھوں نے اپنی مایا ایسی پھیلا دی کہ بسدیو اور دیو کی جی نے وہ برہم گیان بھول کر اس بات کو پسنے کے برابر جانا تب بسدیو جی نے لڑکی پیدا ہونے سے بہت خوش ہو کر دس لہزار گودان کا سنگھاپن میں کیا اور شہری کرشن جی کو گود میں اٹھا کر چھاتی سے لگایا اور بسدیو اور دیو کی جی کے سانس لیکر سوچ اور چھتا کرنے لگے تب دیو کی جی نے بسدیو جی سے کہا کہ اس لڑکے کو کین چھیا دو تو کس کے ہاتھ سے چہ جاوے تب بسدیو جی نے دیو کی جی کو ادا سن کیا کہ کہا کہ میری بیٹی کمان چھپاؤن جو کچھ میرے کرم میں لکھا ہے وہی ہو گا یہ بات سنکر دیو کی جی ہاتھ جوڑ کر بولی۔

دوہا تب دیو کی پست سون کیو تا بین اور ایاؤ ماگھن پرتھ کو گودے گوکل میں یہو چھاؤ

اسو امی وہاں روہنی آپ کی استری اور جسو دامیری بیو ہارن ہنکارن اور زندگی آپ کے سکھا رہتے ہیں وہ میرے لڑکے کا پالنے اور چھاؤ جتی طرح کر نیے تب بسدیو جی بولے کہ اس قید خاد سے باہر کس طرح لجاؤن یہ کہتے ہی پریشوور کی اچھا سے شہری اور تھکڑی بسدیو جی کی کھل کر گر پڑی اور سب دروازے اور فضل آپ سے آپ کھل گئے اور چوک پر سے والے نیند میں بے ہوش ہو کر سو گئے۔ تب بسدیو جی یہ عمل شہری کرشن جی کی دیکھ کر شہری کرشن جی کو سوپ میں رکھ کر اور اپنے ہر پردہ کر جلدی سے گوکل کو لے چلے اسوقت اندھیاری



رات ہونے اور پانی پرہنے سے راہ میں کانٹے پڑے تھے اس لیے نیش ناگ جی نے اپنے بدن کی مٹک بنا کر بھین کی چھایا بسکینٹھ ناتھ پر کر دی جس میں بسدیو جی کے پانوں میں کانٹے نہ چھین دیں شری پر بوند نہ پڑیں اس طرح بسدیو جی شری کرشن جی کو لیے ہوئے جنانا کرے ہو چکر گئے لگے کہ تجھے سنبھالو تا ہر اور اے جنانا جی اکتھاہ بین کس طرح پارا ترون رہا سانسے دیو کی کے پاس لوٹ چلو ان یا کیا کروں بسدیو جی پہلے یہ چنتا کر کے ہر فریون کا دھیان دیکھ کر تھما بل میں بیٹھے اور پانی جنانا جی کا شیام سندس کے چرن چھوئے کو اوپر کو بڑھنے لگا تب بسدیو جی نے یہ بھید نہ بھکر شیام سندس کو دلوں ہاتھ سے اوپر کو اٹھایا جب جنانا جی بسدیو جی کی ناک تک پہنچا اور وہ بہت گھبرا کر سوچ کرنے لگے تب شری کرشن جی نے بسدیو جی کو دکھی دیکھتے ہی جیسے اپنا چرن لعل جنانا جی کو چھو کر ہنکار دیا ویسے ہی جنانا جی ہنکار گھٹوٹوں کے برابرہ لیا تب بسدیو جی یہ ہما شیام سندس کی دیکھتے ہی خوش ہو کر پارا ترون کے اوپر کو کل میں مندی جی کے گھر جا کر دروازہ اٹکا کھلا پایا اور سب کو سوتا ہوا باکرے و عرق اٹلے گھر میں چلے گئے تو کیا دیکھا کہ ایک لڑکی اسی وقت کی پیدا ہوئی جسو دا جی کے پاس سوتی ہر اور بسو دا جی نے جوگ مایا کے ہونہی ڈالنے سے لڑکی ہونے کا حال نہیں جانا بسدیو جی نے جسو دا جی کو سوتے ہوئے دیکھ کر ہلدی سے نہر کرشن جی کو اٹلے پاس سولا دیا اور لڑکی کو لیکر اسی طرح جنانا پارا ترون گھر کو چلے اور جب دیو کی جی نے بسدیو جی اور شری کرشن جی کو اندھیاری رات پانی برستے میں کو کل چھیدی یا تب اس طرح رو کر چھپتے لیکن کہ جو کوئی چوکیدار جاگ اٹھے اور کتھوڑے کھلے دیکھ کر کنس سے جا کر کہدے یا راہ میں کوئی بسدیو جی کو بلجائے اور اٹھا کا کنس سے کہدے تو نہ معلوم کنس کیسا دکھ ہم کو دیکھا اور اکتھاہ جنانا میں وہ کیسے پارا ترے ہوئے اٹلے گئے ہوئے دیر جوئی کسو اسٹے پھر کر نہیں آئے ایسی ایسی چنتا کر کے جس وقت دیو کی بیٹی رور ہی تھی اسی وقت بسدیو جی آپہنچے اور وہ لڑکی دیو کی جی کو دیکر سب حال دیکھا کہ بائیا کھدیا تب دیو کی جی خوش ہو کر بولیں کہ اب کنس ہم کو چاہے مار بھی دالے تو بھی کچھ ڈر نہیں ہر ایسے پانی کے ہاتھ سے میرا لڑکا تو بچ گیا۔

ادھیانے چوٹھٹا۔ چھوٹ جانا اس لڑکی کا کنس کے ہاتھ سے نکلتے وقت

شکدیو جی نے کہا کہ اے جی را جا جب بسدیو جی کو کل سے لڑکی کو لے آئے تب پھر وہ سب کتھوڑے اور تھل جیون کے تیون بند ہو کر پٹری اور تھکڑی اٹلے پڑ گئیں اور وہ لڑکی رونے لگی اُسکا رونا سنتے ہی سب چوکیدار جاگ کر بندوق چھڑانے لگے اور اسی ساعت اندھیاری رات پانی برستے میں ایک چوکیدار نے کنس کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج آپ کا دشمن پیدا ہوا یہ بات سنتے ہی راجا کنس گھبرا کر اٹھا اور گرگڑا پڑنا ننگے سر دوڑتا ہوا بسدیو اور دیو کی جی کے پاس پہنچا۔

دوہا

گنبا لٹھاڑھی بھی دیو کی اپنٹھل اوڑھ بھیا تیری شرن ہر چاہے مار کر چھوڑھ

اے راجا ایسا بچن کہنے پر بھی کنس مہا پانی نے وہ لڑکی دیو کی جی کے ہاتھ سے چھین لی تب پھر دیو کی جی نے ہاتھ جوڑ کر بڑ کیا کہ اے بھائی چھو بیٹے میرے ہوئے وہ سب تم نے مار ڈالے اب یہ لڑکی بیٹھ چینی میری ہر تم اسکو چھوڑ دو دنیا میں جس راستری کے لڑکا نہ ہوا اسکا ہیتا اے کار تھ ہر اور تم نے جو چھو بیٹے میرے مار ڈالے ہیں اُنکا سوچ ایک ساعت جھکو نہیں بھولتا ہے قصور اس لڑکی کو مار کر کیوں پاپ لیتے ہو یہ سن کر کنس زردی نے دیو کی سے کہا کہ میں اسکو ہیتا کبھی نہ چھوڑوں گا جس سے اسکا لوہا ہو گا وہی جھکو مار گیا ایسا کہ کنس اس لڑکی کا پانوں پکڑ کر باہر لے آیا اور جب اسکو گھما کر پتھر پٹکنے لگا تب وہ لڑکی کنس کے ہاتھ سے چھوٹ کر آکاش میں چلی گئی اور اسنے وہاں جا کر کنس کو اپنا اشنٹھی روپ ترشول اور تلوار وغیرہ ہاتھ میں لیے اچھے اچھے گئے اور کپڑے پہنے ہوئے پھولوں کا مالکے میں ڈالے ہوئے دھو جا لگائے ہوئے سندس لبوان پر بیٹھ کر رہی جی کے برابر دکھلایا۔



جب کنس وہ روپ دیکھ کر گھبرا گیا تب اسٹ بھی رائے لیا کہ اس کنس باپی تو نے جھکونپک کر برتھا پاپ لیا تیرا مارنے والا برج میں پیدا ہو
اب تو اس کے ہاتھ سے نہیں بچ سکتا وہ جھکونپک مار کر جلدی پر تھو سی کا بوجھ اتار گیا تیرا مارنے والا سانپ کے برابر جو اور تو بندھک کے برابر ہے
ایسی سامتھ نہیں رکھتا جو سانپ کو کھاسے اب تو ہوشیار ہو جا برتھا بتیا کر کے کیوں پاپ جوڑتا ہو ایسا کمر دی جی اترو دھیان کیوں
اور کنس یہ بات جوگ مایا سے سنتے ہی بہت شرمندہ اور فخر مند ہو کر گئے لگا کہ دیکھو ہم نے بسدیو اور دیو کی کو برتھا دکھ دیا اور اُنکے مالک مارنیکا
پاپ لیا میرا مارنے والا بھی پیدا ہو گیا اور میں نے بنانا اب میں اپنا دکھ کس سے کمون بسید طرح سوچ کر تا ہوا بسدیو اور دیو کی جی کے پاس آیا اور
بہتکڑی اور بڑی کاٹھرتی کر کے اُسے کہا کہ میرے برابر کوئی دوسرا پاپی دنیا میں نہیں ہے کہ میں نے اپنے اس تن کی رچھاکے واسطے جسکا ناش
خزورایک دن ہو جائیگا تمھارے چھوٹے بنا پر ادھ مار کر پاپ بٹو آسپر بھی میرا کام نہیں ہوا یہ پاپ اور کلنک کیسے چھوٹ کر میری گت ہوگی
تمھارے دیوتا لوگ بھی چھوٹے ہوئے جنھوں نے کہا تمھارے دیو کی کے اٹھوین گریڈ سے لڑکا ہو گا سولڑکی ہوئی اور وہ بھی میرے ہاتھ سے چھوٹ کر
سورگ کو چلی گئی سو تم لوگ میرا پر ادھ چھرا کرو اور یہ سمجھ کر دھیر دھیر کہ ان رطلون کی عمر اتنی ہی تھی کہ تم کا لکھا ہوا کوئی ریشا نہیں سکتا دنیا میں
پیدا ہو کر کوئی موت کے ہاتھ سے نہیں بچتا جس طرح ندی میں گھاس اور تینے نہ معلوم کہاں سے آکر اکٹھا ہو جاتے ہیں اور لہرائھنے سے الگ
الگ ہو کر پھر نکلتا نہیں لگتا اسی طرح سنساری حیوون کا حال بھی سمجھنا چاہیے گی ان لوگ جنہیں اور مرے کو برابر سمجھتے ہیں اور انھار کھانے
والے آدمی دشمن اور دوست میں فرق جانتے ہیں اور سچ پوچھو تو یہ جیوا ہر ہو کر کبھی نہیں مرتا یہ بات صرف کتنے ہی کو بتانی ہے کہ فلاں کے
مارنے سے فلاں مار گیا جب اس طرح کہ کنس نے اپنا سر دیو کی جی کے چرنون پر دھر دیا اور روئے لگاتے دیو کی جی نے اپرا
چھرا کر کے اُسے اُنسو پو پوچھ دیے اور بسدیو جی نے کہا کہ اگر اب تم سچ کہتے ہو اس بات میں تمھارا تصور نہیں ہے نہ ہمارے

کرم میں اسی طرح لکھ دیا تھا ہونے والی بات بنا ہوئے نہیں بہتی آدمی اپنے سگھ کے واسطے بہت تدبیریں کرتا ہے لیکن بغیر کرپا پریشور کے وہ سگھ اُسکو نہیں ملتا راجا کنس یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر بسدیو اور دیوکی کو اپنے گھر لایا اور بھوجن کر کے اچھا اچھا کھانا دیکر اپنا کارنگے مکان پر بچہ پچا دیا اور دیوکی جی اور بسدیو نے اپنے گھر آکر گنگا اور ناتج اور روپیہ بہت سدا ان اور ڈچھنا براہمنوں اور محتا جون کو دیا اور کنس نے اُسکے دوسرے دن اپنی لاج سمجھا میں بیٹھ کر اپنے نترری اور راجچسٹون کو بلا کر کہا کہ ہم سے دیسی جی کہہ گئی ہیں کہ تیرا مارنے والا پیدا ہو چکا ہے سو دیو تون نے ہم سے چھوٹا کما تھا کہ دیوکی سے اٹھوان لڑکا تیرا مارنے والا پیدا ہو گا اُسکے اٹھوین گرجھ میں لڑکی ہوئی اس سے تم دیو تون کو مار ڈالو یہ بات سنکر ترناوزت اور پرلنب وغیرہ راجچسٹ بے لے کہ اسی کرپا بندھان دیو تالوگ جنم کے کنگال ہیں اُنکا مارنا کیا مشکل ہے آپ کے غصہ کرنے سے وہ بھاگ جائیگے انکی کیا سافر تھ ہے جو آپ سے لڑائی کر سکیں بڑنہا جی اٹھون پہر پوجا پاٹھ میں لگے رہتے ہیں اور مہادیو جی دن رات لاؤزت کھٹ میں یار تہی جی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا کرتے ہیں اور اندر ایسی سافر تھ نہیں رکھتا جو آپ کے سامنے لڑے اور نارین وہی ہیں جنھوں نے کچھوے کاروب رکھا تھا سو وہ بھی ہمیشہ چھیر ساگر میں چھٹی جی کے ساتھ سکھا اور بہار میں پڑے رہتے ہیں اُنکا وہ تھوکرنا نہیں آتھان لوگوں کا جیتنا کون کھن ہے یہ سنکر کنس بولا کہ ناراین جی نے میرے مارنے کے واسطے کہیں او تار لیا ہے اُنکو کمان پادون جو لڑائی کر کے ماروں یہ سنکر راجچسٹون نے کہا کہ اسی پر تھوی نا تھ یہ بات نہیں جان پڑتی کہ وہ لڑکا کمان پیدا ہوا اسلیے ہمارے نزدیک یہ تدبیر کرنا چاہیے کہ ان دنوں جہان جہان لڑکے پیدا ہوتے ہوں سب کو غوا ڈالو انہیں وہ بھی خرچا لگا اور جو اس تدبیر کرنے سے کہیں چھپ کر وہ بچ گیا اور نہ فراتو براہمن اور بیشنو وغیرہ جتنے ہر جگت ہیں اُنکو جہان پاؤ مار ڈالو ایسا کرنے سے ناراین جی بھاگ گئے تو آتھا ہے نہیں تو ان لوگوں کو دیکھ دینے سے جب وہ انکی مذکر کرنے کے لیے ظاہر ہوں تب مار ڈالنا جب یہ تدبیر نتر یوں سے سنکر کنس کو اچھی معلوم ہوئی تب اُسنے بلانمن اور کھیشور اور چھوٹے چھوٹے لڑکوں کے مار ڈالنے کے واسطے حکم دیا تب راجچسٹ لوگ بہت شوروں کو ساتھ لیکر بھگتوں اور لڑکوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پھیل بل سے مارنے لگے اور اٹھون نے جاگت وغیرہ اچھے کرم اور ہر خرچہ سانسار سے اٹھادی سادھ اور مہاتما کو دکھ دینے سے عمر اور طاقت اور مال کا ناش ہو جاتا ہے ایسا پاپ کرنے سے کنس کے پھیلے جنم کا پٹن جاتا رہا اور عمر اور طاقت اور دولت گھٹنے لگی۔

ادھیساے پانچوان - تندجی کا شری کرشن جی کے جنم کا اہتساہ کرنا۔

سگدیو جی نے کہا کہ اسی راجا پر بھیت جب بسدیو جی شری کرشن جی کو جسودا جی کی گود میں سلا کر تھرا کو پلے آئے تب جسودا جی جان اور بالک کا منہ چندرما کے برابر پرکاشمان دیکھ کر تندجی سے کہلا بھیجا کہ تمہارے بیٹا پیدا ہوا ہے اگر دیکھو تب تندجی نے بڑی خوشی سے جا کر شیم سندھ کو دیکھا اور تند جسودا دونوں نے بہت خوش ہو کر اپنا جنم پھیل جانا تب تندجی نے بندکے موافق نانڈی لکھ شرا دھ کیا اور شیم سندھ کے پرکاش سے تندجی کا گھر روشن ہو گیا اور یہ آئندہ روپی سماچار گوپی اور گوان نے سنتے ہی اپنے اپنے گھر نکلا چار منایا اور بڑا ہنسون کو گودان دیا۔

دو ماہ پر جیسا شیرت پھریں گووین جن جاے | ندراسے کے ست بھیرود یو بدھائی اے

جب پرا تھ کال تندجی نے جو نشیوں کو بلا کر لڑکے کے پیدا ہونے کی سعادت اور لکن پوجی تب پند تون نے کہا کہ ہمارے پچا میں پیر کا دو سرا پریشور معلوم ہوتا ہے اور یہ لڑکا راجچسٹون کو مار کر پر تھوی کا بوجھا تا کر گوپی نا تھ کہلاو بیگا اور سب جگت کے جیوا سکا

بج

جس کا دینے یہاں سکر خندی بہت خوش ہونے اور دلاکھ لگتے بدھ پور تک اور من اور من جلا کر سات بھار چلی اور چاندی اور سونے کے گڑھے دی اور دودھ سے بھر کر ہر ہنسون کو دان دیے سو اسے اسکے بہت سی دولت خوشی اور بختوں کو دے کر سب مانگنے والے کو بے گناہ کر دیا اور اسوقت تدرجی سے بڑی خوشی سے اپنے دروازے پر جزاؤ چوکی پر بیٹھ کر سب ننگا لہیوں کا نایح اور گانا گرایا اور ان لوگوں کو کھانے مانگی چیزیں دے کر اور پوز تک بدالیا۔

دو با	کا ہو ہیرا لال من کا ہو مو تن مال	کا ہو بھو کھن بسین دے کر کھینے سبے جمال
-------	-----------------------------------	---

پھر سب کو بی اور گوال بہت اچھا اچھا گنا اور کپڑا پہن پہن کہ سو اور سھائی آؤک متھل تین لے کر گائے بھالے ذبی اور ہلدی بلا کر لٹاتے ہوئے خندی کے یہاں بدھا والا لائے۔

دو با	چولی اودی کو چکی لنگا کسی رنگ	ساری کوٹے تار کی شو بھت متحدہ نائٹ
"	کچن تھا رننوار کے تاین دیک بار	ماکھن پر ٹھو کو آرتی لے آئین برج نار
"	ڈیشہ بدھائی تند کو ٹرین جسو دیا نو	کھین پیار سے لال کو نیک ہتھین دکھلاؤ

جس لسا بیٹھا بچن سنتے ہی جسو حاجی نے شام مندرا کا منھ کھول کر دکھایا تب سب بر جبالا سانولی صورت ہوئی صورت کو دیکھتے ہی پرانا تہہ چھوٹا



اور زہر موتی اور تن آؤک پچھا کر کے اشیر باد دینے لکھیں کہ اے خندی تمھارا بیٹا لاکھ برس تک جیتا رہے۔ گو کل باسیوں نے اس دن بہت خوش ہو کر ایسا دھو کا ندھو کھیلو کہ سب گلی اور بازار میں دہی دہی ہو گیا اور گو بیان سو ہر گائے کو خندی کو خندی کا لین دینی تھیں اور نندرا سے سکر بہت خوش ہوتے تھے اور روہنی جی مارے خوشی کے گو بیوں کے ساتھ تپتے لیکن اسوقت بڑ بڑائی ہوئی سب دیوتا اپنی اپنی استریوں سمیت پونا نون پر بیٹھ کر آکاش مارگ سے برج منڈل پراتے اور افسراؤں نے اپنے اپنے پونا نون پر

ناپنا اور کڑا اور گندھ بون نے بہت صلح کا باجا بجا کر گانا شروع کیا اور دیوتوں نے وہاں بیٹوں پر ساکرا آپس میں کہا کہ گوکل باسیٹوں کا بڑا بھگت ہو دیکھو جن پر ہم پریشور کا درشن برہما دیکھ دو دیوتوں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا انھوں نے یہاں ترن برکھا کر۔

دو ہا	بھرے پر م آندھ سراجاوت انراگ	پار پار برن کرین نندھ جسودا بھاک
"	گوکل کو آندھ ات کاسون برنوجاے	جہاں پر م آندھے جنم لیو ہر آئے
"	برج کو سکھ کو کہہ سکے اپما بڑی اپار	سکھ نہ بھان بھگوان جہاں لیو نیج او مار

اتنی گفتا کر شک دیو جی بولے کہ اے راجا جس دن نندھ جی کے یہاں جیسا آندھ ہوا وہ حال مجھ سے ترن نہیں ہو سکتا اور نندھ جی نے سب گوالوں کو بھوجن کرا کے اچھے اچھے کئے اور کپڑے پہنا کر انکی اچھا پوری کی اور یہ آندھ رو پی سماچار سکھ دیش دیش کے سب بنگال اور اورجا بھگت لوگ نندھ جی کے یہاں آئے انھوں نے سب کو منھ مانگی تیز میں دے کر آندھ سے بد کیا۔

کبیت

پوت سپوت بیو جسما اتنی سے بسدھا سب دوری	دیون کو آندھ بیو سن دھاوت کاوت منگل گوری
نندھ کچھو اتنوجو دیو گھنشیام گبیرہ کی بہت بوری	سکھو دیکھت پر نہہ لٹاے دیون تیری چھیا چھیا نہ پھوری

اے راجا انھیں دیون شری مہا دیو جی بھی جوگی روپ سے بیکٹھنا تھو کا درشن کرنے کے واسطے نندھ راسے کے دروازے پر آئے اور انھوں نے بیکٹھ نہ لے کر پریشور کا درشن بڑے پریم سے کیا اسوقت برجا بیٹوں نے نندھ جی سے کہا۔

کبیت

اے ہو پر جہاں کو بھیکو دھاری آج پتر کو جنم سن آیو تیرے بھون ہر
 موقی سن مانک ہٹ کچن نہ رتن لیت ہر ج بھوم گرام لیت ناہن ہم سون ہر
 نرا ہو بے نا نہہ بھوم ہر ج ٹوٹے الکھ ہی اچارے اور ج مون ہر
 ہالک کے پالون درجن سون چھو اے ناچر جوگی تین آنکھ لوکمان سے آیو کون ہر

اور راجا جب چھٹی کا دن آیا تب نندھ جی نے اپنا آنکھ چندن اور کیس سے لپا کر دیوتوں سے چونک پرایا اور اپرو بہت کو بلا کر اپنے گل کے موافق بوجا کی اور جسودا جی شیا م سندر کو پہلا کرتا اور ٹو پی اور اچھا گنا اور کپڑا پہنا کر پوجا کرنے کے واسطے گود میں لیکر بیٹھیں اس دن برکھیاں آدک گوپ اور گو بیان کرتا ہوئی اور بہت طرح کے گنہ نندھ جی کے گھر دینے کے واسطے لے آئے اور سبھوں نے ٹیری خوشی سے ڈھولک بجا کر اچھے اچھے گیت گائے اور نندھ جی نے اسی دن گوپ اور گو پیوں کا ہتھا جوگت اور دشمنان کیا اور ایک پالنا رشن جٹیت بہت اچھا شیا م سندر کے جھولنے کے واسطے بنوایا اس میں بیکٹھنا تھو کو سکھ کر جسودا جی بڑے پریم سے جھلا یا کرتی تھیں اور پریم کی کر پائے گوکل باسیٹوں کے گھرا تار وہ یہ ہو گیا کہ جسکی کوئی کنتی نہیں کر سکتا وہ لوگ خوشی سے رہ کر شیا م سندر کا درشن کر کے اپنا اپنا جنم پھل کرتے تھے جب نندھ جی نے یہ سنا کہ راجا کنس نے لڑکوں کے مارنے کے واسطے حکم دیا ہر تب انھوں نے گوالوں سے سب حال کہہ کر کہا کہ لڑکا پیدا ہونے کی بھینٹ راجا کنس کو چل کر دے اور میں جس میں کسی بات کا ڈر نہ رہے یہ صلح آپس میں کر کے نندھ جی ماگن اور دودھ اور گھی اور زرب گاڑیوں پر لڈوا کر گوالوں سمیت تھرا میں لے گئے اور راجا کنس کو

نندجی کو بیکار ہے کہ بیٹا پیدا ہونے کا حال اس سے کہہ دیا اور راجا کنس نے نندجی کو خلعت دیکر بنا کیا تب نندجی وہاں سے بھاگ کر پلٹ کر چلے تب بسدیو جی اُسکے آنے کا حال سُن کر بٹنے کے واسطے جنانا سے آئے اور نندجی سے کُشل آنند پو چھکر کہا۔

دو یا | شدھا وے جب بھڑکی تب من پاوے چین | پاسکھ کی امان نہیں جو کچھ دیکھیں لین |

اور نندجی تمہارے برابر ہم کوئی اپنا مت نہیں دیکھتے جب راجا کنس کے دکھ دیکھتے تھے ہم نے اپنی استری لڑکھوئی تمہارے یہاں بھیجی دی اور وہاں اُسکے بیٹا پیدا ہوا تب تم نے اُسکا پالنہم سے بڑھ کر کیا اور ہم راجا کنس کے در سے کچھ خیرا سکی نہیں لے سکے یہ احسان تمہارا تھا کہ اوپر بڑا بڑا اسکے بدلے جو ہم تمام تمہاری سبوا کر بن تب بھی اُن نہیں ہو سکتے تمہارے یہاں بیٹا پیدا ہونے کا حال سُن کر ہم کو بڑا سکھ ہوا کہ تو تھوڑا تمہاری استری اور شری کرشن بالک اور سب گنڈو دین اچھی طرح ہیں اور گوکل بن گھاس سٹون کے چرنے کو اچھی پیدا ہو یہ بات پر میت پھری سُن کر نندجی بولے کہ تمہاری کر پاسہ ہر ام زدک سب کوئی خوش ہیں اُسکے پیدا ہونے کے پیچھے ہمارے یہاں بھی لڑکا پیدا ہوا لیکن کنس نے تم کو دکھ دیکر تمہارے لڑکوں کو مار ڈالا یہ حال سُن کر ہم کو بڑا دکھ رہتا دیکر کیا کریں اس میں کچھ ہمارا نہیں چلتا یہ سُن کر بسدیو جی بولے کہ اے شری ہر ہاجی نے جو ہمارے کرم میں لکھا ہے وہ کس طرح مٹ نہیں سکتا سندسار میں جنم لینے سے کون دکھ نہیں پاتا تمہارے بڑے شری ہوا اس سے ہم اپنے اور تمہارے لڑکوں میں کچھ بھی نہیں جانتے لیکن راجا کنس ندون بڑا اندھیر کر رہا کہ حال کے پیدا ہونے لڑکو تو روایات ہر تم یہاں آئے ہو اور راجپس لوگ چاروں طرف لڑکا ڈھونڈتے پھرتے ہیں ایسا نہ ہو جو کوئی راجپس گوکل میں جا کر گھبراؤ اور ہر کرے۔

سورٹھ | گئی پوتنا آج راج کے بالک گھاتی | کرے پچھو کاج بیگ دھام سدھ بیچے |

اور نندجی تم اپنے بڑا کرم پھر اپنے اور ہمارے لڑکے کی بچھا کرے رہنا اسے پریشور مالک ہیں اور جب پھر ساوا کا شیلے تب پھر درشن دینا یہ بات سنتے ہی نندجی بسدیو جی سے بڑا ہر کر گواون بنیمیت گوکل کو بچھو اور بٹتے تھے بولے۔

دو یا | ہتی کینھی شری سون دار پو جن بسرا سے | اما کھن پر کچھ جب لاسہ، ہن بھر سینے آسے |

ادھیاسے پچھو ان۔ جانا پوتنا راجپسی کا گوکل میں۔

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پر کچھت بہت سے راجپس لوگ لڑکوں کے مارنے میں لگے رہتے تھے تیسرے بھی کنس کو شیا م سندر کے در سے چنیں نہیں پڑتا تھا ایسے اُسے پوتنا راجپسی کو بلا کر کہا کہ ان دنوں جتنے لڑکے تمہارا اور گوکل میں جاو آؤک کے گل میں پیدا ہوئے ہیں سب کو مار ڈال یہ سنتے ہی پوتنا کنس کی آگیا پالنہ کرنے کے واسطے چلی اور اُسے پکار کیا کہ گوکل میں نندجی کے یہاں لڑکا ہوا ہے میں گوپی روپ بن کر جاؤں تو اُس لڑکے کو کسی دغا سے مار کر چلی آؤں یہ بات سنا کر اُس نے اپنے کو موہنی روپ گوپی بہت سندر بنالیا اور گھنا اور کپڑا آؤک سولون سُن کر کر کے اپنی چھاتیوں میں زہر لگا کر منستی ہوئی بید شریک نندجی کے گھر چلی گئی اور اُسکا سندر روپ دیکھ کر کسی ڈیوڑھی بان نے بھیت جانے سے نہیں روکا جس طرح آگ راکھ میں چھپی رہتی ہے اور کوئی نہیں جانتا ایس طرح پوتنا نے شری کرشن جی کو پریشور کاوتار نہیں سمجھا تھا اور جسود آؤک استریوں نے بھی اُسکا روپ سُن کر دیکھ کر اُسکو دیو کٹیا جانا ایسے بڑے آدر بھاء سے اپنے پاس بیٹھا کر اُس سے بات چیت کرنے لگیں۔

چوبانی

ایک کوہ ہو گوٹو مانی | جسدا کے آئی ہم جانی | ایک کوہ یہ گلا مانی | شری کلا پت دیکھن آئی |

اے راجا اس وقت شیام سندر پانے میں جھولتے تھے انھوں نے پوتنہ کو دیکھ کر مسکرایا اور جانا کہ یہ کپڑے روپ دھو کر ہمارے ہاں لے گئے
 آئی ہے تب شری کرشن جی نے آنکھ بند کر کے من میں کہا کہ بہت اچھا ہوا کہ یہ جاسے یہاں آئی ہے سزا کو یہ پہنچا جو یہ کوکل میں کسی اور
 کے مگر جاتی تو ہمارے شر اور سکھاؤں کو مار ڈالتی۔ اور کپڑے روپ پوتنہ نے جسو دا جی سے کہا کہ اگر میں تمہارے یہاں لڑکا پیدا ہوتے گا
 حال سُنکر راجا کنس بہت خوش ہوا اور اسکے حکم سے میں پران پیارے بالک کو دیکھنے آئی ہوں تب جسو دا جی بولیں کہ میرا لٹا پلٹا میں جھولتا
 ہے یہ بات سُکر وہ کپڑے روپ کہنے لگی کہ تمہارا لڑکا کروڑ برس تک جیتا رہے جب ایسی باتیں پیار کی بھری ہوتی کہ کو پوتنہ پانے کے پاس
 چلی گئی اور شیام سندر کو پیسے پریم سے گود میں اٹھایا اور منہ چوم کر دودھ پلانے لگی تب کرشن بھگوان اپنے دونوں ہاتھوں سے اُس کی
 چھاتی پر لکڑی اس طرح دودھ کے ساتھ اُسکا پران کھینچنے لگے کہ وہ بیا کل ہو کر جسو دا جی سے بولی کہ تیرا لڑکا آدمی نہ ہو کر تم راج کا دوت معلوم
 ہوتا ہے میں نے رسی کے دھوکے سانپ پکڑ لیا جو آج اسکے ہاتھ سے جتنی بیج جاؤں تو پھر کبھی گوکل میں نہیں آو گی جب پوتنہ اس طرح
 کہتی ہوئی بہت بیا کل ہو کر وہاں سے آکاش کی راہ بھاگی تب کرشن بھگوان بھی اُسکی چھاتی منہ سے نہ چھوڑ کر لٹکے چلے گئے جب وہ
 گوکل کا لون کی بُتی سے باہر پہنچی تب نند لال جی نے پران اُسکا سر کی گدھی سمیت باہر کھینچ لیا فرتے وقت وہ راجپٹھی ٹرا بھیا تک
 روپ ہو کر ہمارے برابر زمین پر گر پڑی۔ اسکے گرنے سے ایسی آواز ہوئی کہ زمین اور آسمان نسب کا نپ اٹھے اور وہ آواز سُنکر گوکل
 باسی مارے ڈر کے کانپنے لگے اور تھو کوس کے بیج پوتنہ کے گرنے سے سیکڑوں درخت ٹوٹ گئے۔

دو ہا	آئی اور بخت روپ دھرت پریت کہ نار	کپڑے ہیئت نہیں سہہ سکیو تہہ بار پوکھار
-------	----------------------------------	--



جب جسو دا جی اور رومی جی نے وہ آواز سُنکر اپنے لال کو وہاں نہیں دیکھا تب روتی بیٹی ہوئی شیام سندر کو ڈھونڈنے نکلے۔

دو ہا	ماگن پرچہ کو پال کو ڈھونڈھت گوبی کو ال	بے پوتنہ اور پر کھیلست پایو لال
-------	--	---------------------------------

جب جسو دا جی نے دیکھا کہ توہن پیارے پوتنہ کی چھاتی پر چڑھے ہوئے دودھ پلے رہے ہیں تب جسو دا جی کے دہر گرا گیا اٹھایا

اور گو دین لیکر نچھ اور پتا تھا اچھا چوتھے لکین جس طرح کوئی سانہ اپنا من کھو جانے سے بیاہل ہو کر بھرا سکے بلنے سے خوش ہوا ہر سطح جسمو اچی خوش ہونین

سورجھ

گنت جسمو دانا سے پھر پھر سب کے پانوں پر | ابرو آج کھلے تمہ پین کے پن کے

جب شری کرشن جی نے ٹھوڑی دیر دو نہین بیتاب گو بیان کی پوچھ پچھا کر شیم سند کو جھانے لکین اور جسمو داجی جلدی سے شیم سند کو گھر پر آئین جب گئی کو بلا کر جھار چھونک کر اسے اپنا دیو اور پتر ستایا اور دو دے آدک اسپر اتار کر کنگا لوں کو کھلا یا تب وہ دو دھ پینے لگے اور سب پر جیسا موہن پیارے کا پران بچنے سے خوش ہو کر بار بار پریشور کو دندوت کو لے لکین اور گوپی اور گوال پوتنا کی اوتھ کے پاس کھڑے ہو کر آپس میں کہتے تھے کہ دیکھو اسکے گپنے کی آواز سنرا ب تک لوگوں کا کھجا کانتپتا ہر معلوم اس لڑکے کی کیا ست ہوئی ہوئی انسی ستم نند جی نے (جو متھرا سے لوٹے آتے تھے) کہ کل کے پاس یہو نیکر کیا دیکھا کہ ایک راجھسی بہنت بھاری مری ہوئی پڑی ہر اور گوکل باسی اسیو کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین جب نند جی نے اسکے مر جانے کا حال لوگوں سے پوچھا تب ان لوگوں نے سب حال کہہ سنا یا نند جی یہ بات سکر گئے لگے کہ بڑی بات ہوئی جو اسکے ہاتھ سے میرا پران پیار جینا پجا اور یہ بھی بہنت اچھا ہوا کہ لو تھو اس راجھسی کی گالوں سے باہر گری جو بستی میں گرتی تو سب کو کل باسی اسکے نیچے سب کمر جاتے یہ بات کہہ کر نند جی وہاں سے گھر پین آئے اور اپنے لال کو گو دین لے کر بہت پیار کیا اور پھر ہزار دو بھاری اٹوہن کرشن جی سے ہاتھ سے براہمنوں کو بدھ پور بک دان کرا تین اور بہت آناج اور ستنا اور چاندی آدک اسکے سر پر لپکا کر کے کنگا لوں کہ دیا اور نند جی کی آگیا کے موافق گو لوں نے پھر سا اور کھٹارون سے بدن پوتنا کا کاشٹا اور اڑا پکھو دکر ہریان اسکی گاتر دین اور مانس اور چمڑا اس کا آگ میں جلا دینے سے ایسی خوشبو اڑی کہ سب برج باسی اس کے سوتھنے سے خوش ہو گئے اتنی کتھا سنرا جا پر پھپٹ لے پوچھا کہ اے مہاراج اس راجھسی ندراپیننے والی اور مانس کھانسنے والی کے بدن سے خوشبو اڑتے کا کیا سبب تھا شگد یو جی بولے کہ اسی راجا پر پھپٹ شری کرشن جی نے اس کا دوہ ہونے کرا اس کی بھائی پر اپنا چرن رکھا اور اس کو اپنے ہاتھ سے مار کر پو تر کر کے لکٹ کیا تھا اس لیے اس کے طینے سے خوشبو اڑی تھی۔

دوہا

ماکھن پر پو کھلا پتی شکل سباس لو اس | تنگے انک پر سنگ سون پر گئی باس سباس

ای راجا دیکھو جو پوتنا اپنی چھانیوں میں رہ رہ لگا کر پریشور کو مارنے آئی تھی اسنے ایسی اتم گت پائی اور جو کوئی نالین جی کو پریم سے اچھا اچھا جھوہن جھو بک لگانے ہین انکو نہین معلوم کون پدوی ملتی ہر جو لوگ پوتنا فرن کی لکھا کینٹے اور سیدین گے انکو پریشور کے چرنون میں بھگنت ہو کر گنت پدوی بلیگی ای راجا شری کرشن جی کے درشن کے واسطے دیوتا لوگ اپنا روپ بدل کر گوکل ہین آتے تھے اور دیوتوں کی استریان شری کرشن جی کی سندرتانی دیکھ کر موہنت ہو جاتی تھین۔

اوصیایے ساتوان

بھیچینا کنسن کا ترنا ورت آدک راجھسون کو شری کرشن جی کے اے لکھیا واسطے | راجا پر پھپٹ لے اتنی کتھا سنرا کما کہ اے مہاراج جس طرح آپ نے پوتنا اور شری کرشن جی کی ایلا ستانی اسی طرح پتھ اور

پال پتہ تڑا کھا برن کیسے یہ بہت پیارا معلوم ہوتا ہر شکر بوجی نے کہا کہ اسی راجا پر بھیت راجا کنس نے پوتنا کا حال سن کر یقین کر کے جانا کہ میرا بیٹا پالا
گوکل میں پیدا ہوا اس چنتا سے وہ بیٹا کل ہو کر گر پڑا جب کچھ دیر میں ہوش آیا تب دربار میں بیٹھ کر اپنے خیر توں سے کہا کہ نند کے لڑکے نے پوتنا
را تپسی کو مارا لاجکو معلوم ہوتا ہے کہ اسکے ہاتھ سے میری موت ہوئی دوست وہی ہے جو اس معیبت میں کام آوے اور اس لڑکے کو مار کر پرا بھلا کر

دوہا جو دھاسی بنا کے کے بڑا دھرو پو بنا سے جو یہ کارج کر کے سوتی لیہہ اٹھا سے

اے راجا پر بھیت راجا کنس نے سب کسی سے کہا کہ جو کوئی میرے دشمن کو مارے اسکو میں بہت سارو پیہ دونگا اسوقت شری دھرنام
براہمن بیٹھا تھا سو بولا کہ اے راجا تم سوچ ست کرو میں تمھارا دشمن مار کر تم کو بریفکر کیے دیتا ہوں۔

دوہا تب بولیو راجا پچن دھن دھن دھن راج تم بن ایسوکون ہر جو کر ہر یہ کاج

یہ سن کر شری دھر براہمن بڑا اٹھا کر جا سے ہلا ہوا اور پنڈتوں کی صورت بنا کر نند جی کے گھر گیا جسودا جی نے اسکو دیکھتے ہی دنگوٹ کی اور بٹے آدھے بٹھا کر
پوچھا کہ اے راجا آپ نے کدھر کی بانی کیا ہے آپ کو یہ بہت بتلا کر بولا کہ تمھارے لڑکے کی بڑائی سب سن کر انکا دشمن کرنے آیا ہوں جسودا جی نے کہا۔

دوہا گل نین بین شین بین بچو دوج یہ کال نہا سے آے دکھلا یوں ما کھن پر بھو گوپال

جب جسودا جی یہ کہہ جتا کہ نہا اسنان کرنے کو چلی لیکن تب براہمن نے پچا کر کیا کہ اس خالی وقت میں شری کرشن جی کو مار کر راجسا
کنس کے پاس جاؤں تو بہت سارو پیہ پاؤں ایسا پچا کہ وہ براہمن جمان بیگنٹھ ناٹھ سوتے تھے وہاں چلا گیا تب نندلال جی اس کی
ٹھوٹی چاہتا بھلا پالنے پر سے اٹھ پر سے اور شری دھر کو پتلا کر سکی زبان مڑوڑ دانی اور براہمن سمجھ کر سکی جان نین ماری اور اسکے
مٹھ میں ذہی لگا کر برتن دی اور دودھ کا نوڑ ڈالا اور پھر آپ پالنے پر لیٹ رہے جب جسودا جی اسنان کر کے آئین تب ذہی اور
دودھ کا برتن ٹوٹا اور ذہی براہمن کے مٹھ میں لگا دیکھ کر جانا کہ اسی براہمن نے ذہی اور دودھ کھا کر برتن توڑ ڈالا ہر یہ بات سمجھ کر جسودا
جی نے کہا کہ اے راجا تم نے ذہی اور دودھ کھا یا تو بہت اچھا کیا لیکن میرے برتن کیون توڑ ڈالے جب زبان مڑوڑ جانے سے وہ کچھ نہ
بول سکا تب نندلال جی کی طرف ہاتھ اٹھا کر بتلایا کہ اسی نے برتن توڑا ہر جسودا جی نے اسکے بتلانے کا یقین نہ کر کے اسکو اپنے گھر سے
کھلاوا دیا جب وہ براہمن روتا ہوا راجا کنس کے پاس آیا تب سے بہت ادا س ہو کر کا کا ٹر کو شری کرشن جی کے ماتے کیواسے بھیجا جیسے وہ
شیام سندر کے پالنے پرا گرا بنی گھات لگا کر بیٹھا ویسے شری کرشن جی نے اسکا گل مڑوڑ کر ایسا پھینکا کہ تمھارا میں کنس کے آگے جا گرا



یہ حال کوکل میں کسی نے نہیں جانا اور رتے وقت کا گاہے کنس سے کہا کہ وہ لڑکا آدمی نہیں ہے پریشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے۔

دوہا ایک ہاتھ سون پکڑو مٹوہ پھینک دیو تم پاس | ہر دو ہر تھرو کال وہ میں گنھو بسوا سن

یہ بات سنتے ہی کنس نے سوچ میں ہو کر اپنی بھجوا لوتن سے کہا کہ ابھی وہ لڑکا ہے اور نہیں مارا جاتا جو انی آنے پر اس طرح مارا جائیگا جو کوئی اُسکو مارتا تو میں اُسکا بڑا احسان مانتا یہ بات سنتے ہی سکٹا سوا سٹے مارنے شیشام سندھ سماراج کے بڑے اور وہ پون روپ لوکل کو چلا آئی کھانسا کڑنگ لوجی بولے کہ اے راجا جب شری کرشن جی ستائیس دن کے ہوئے اور جس پنجتر پن انکا ختم ہوا تھا وہی پختہ پھرا آیا تب نند جی نے براہمن اور گوکل باسیون کو نبو نادر کیراپنے یہاں بلایا اور اپنے کل کی ریت اور رسم کر کے براہمنوں کو دان اور دو چھٹا دیکر بنا لیا اور گولون کو بھوجن کرنے کے واسطے بٹھا کر جسوداجی اور روتنی جی اچھا اچھا کھانا سب کو پرستے لیکن اور گوپیون نے بڑی خوشی سے گانا بجانا کیا اور وہ لوگ آند سے کھانے لگے اے راجا اسوقت شری کرشن جی کو پالنے میں سلا کر سب چھوٹے اور بڑے اپنے اپنے کام میں لگے تھے اور اس پالنے کے پاس ایک چھکڑا لٹکایا ہوا رکھا تھا شیشام سندھ نیند سے جاگے اور ہارے بھوکے ہاتھ اور پانون پٹک کر روتنے لگے اسی سحر وہ راجپس پون روپ اڑتا ہوا وہاں آہو پچا اور شیشام سندھ کو اکیلا دیکھ کر من میں کہنے لگا کہ یہ لڑکا بہت بلوان ہے جسے پوتنا کو مار ڈالا آج میں اسکو مار کر اسکا بدلا لوں گا یہ بات پکار کر وہ چھکڑے پر آ بیٹھا اسی سے اسکا نام سکٹا سوا ہوا جب وہ چھکڑا جسکے نیچے رہی اور وہ دوسرے برتن رکھے تھے پلنے لگا تب شری کرشن جی اتر جامی لے آئے کا حال جان کر روتے روتے ایک لات ایسی ماری کہ جسکے لگنے سے سکٹا سوا کڑنگ روتنا کنس کی بھجوا میں جا لڑا اسکو دیکھ کر کنس سب راجپسون سمیت گھبرا گیا اے راجا جب چھکڑا کرنے اور برتن ٹوٹنے سے بڑی آواز ہو کر وہ دھوا اور وہی ندی کی طرح نہ نکلا تب نند جی آوک سب گوال اور گوپی وہاں دوڑے آئے اور جسوداجی نے شیشام سندھ لکھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور مٹھا اور ہاتھ اٹھا کچھوٹے لیکن اور سب کسی نے اچھڑچ مان کر آپس میں کہا کہ کاش سے بھلی تو نہیں گری نہ معلوم کس طرح چھکڑا ٹوٹ کر گر پڑا۔

دوہا پلنا ڈھگ کھیلت ہتے کچھک گوپ کے بال | آتھن کیوڈا رلیو سکٹ پلنا سے گو پال

اُن لڑکوں کی بات کو کسی نے سچ نہ مانکر آپس میں کہا کہ شری کرشن جی کا چرن پھول سے زیادہ ملا کم ہے اتنا بڑا چھکڑا انھوں نے لات مار کر کس طرح گرا دیا ہوگا لڑکوں کے کہنے کا کیا اعتبار ہے اور نند جسوداجی نے بہت دان دے کر کہا کہ بھگوان ہی بار بار اسکی رچھا کرتے ہیں

دوہا بہت بھانت کرنا کیوڈا رلیو بہت دان | ہار بار نند لال کو رچھپال بھگوان

اے راجا جب شری کرشن جی پانچ مہینے کے ہوئے تب کنس نے ترنا ورت راجپس کو انکے مارنے کی واسطے بھیجا اور وہ بوڈ لاسکر لوکل میں آیا اسوقت جسوداجی من ہرن پیارے کو گود میں لیے ہوئے آنگن میں بیٹھی تھیں شیشام سندھ اتر جامی لے کر تا ورت کے آنے کا حال جانکر اپنے بدن کو اسواسٹے بھدی کر دیا جس میں جسوداجی اپنی گود سے زمین پر اتارا میں نہیں تو ترنا ورت انکو بھی میرے ساتھ اڑا لے جایگا جب جسوداجی سے شری کرشن جی کا بوجھا نہیں اٹھایا گیا تب وہ شیشام سندھ کو آنگن میں سلا کر آپ گھر کا کام کرنے لیکن اسوقت ترنا ورت بوڈ لاروپ کے پہنچنے سے گوکل میں ایسی آندھی آئی کہ دھوا لڑنے سے دن رات کے برابر ہو گیا اور رخت گرتے اور چھپڑنے لگے تب جسوداجی بیابکل ہو کر شیشام سندھ کو آنگن سے اٹھالے لیکن بدن انکا ایسا بھاری ہو گیا کہ اُن سے نہیں اٹھ سکے جب جسودا نے اپنا ہاتھ شری کرشن جی کے پسر سے الگ کیا تب ہی ترنا ورت شیشام سندھ کا پران لینے کے واسطے

اٹھا تھا کہ ایک بوجھ اچھے آکاش میں لے گیا اور جسوداجی نے پھر شری کرشن جی کو اٹھانے کے واسطے ہاتھ لپکا یا تو اس جگہ انکو نہ پا کر رونے لگیں اور زندگی بوجھ لپکا کر کہا کہ تمہارا بیٹا آندھی میں اڑ گیا یہ سنتے ہی مندرجی اور گدال اور گوبی وہاں دوڑے آئے اور شیام سندر کا نام پکار کر پھاروں طرف ڈھونڈنے لگے اور جسوداجی اور رومی جی بھی گوپیوں سمیت شری کرشن جی کو ڈھونڈنے نکلے اور آندھیرے میں اٹھو کرین کھا کر مارے کھجور اسی کے کر گر پڑتی تھیں۔

دو ہا	مندرجسودا رومی کو سپہ گاہال برج بال	لکھن پرچھو گو پیال بن کل کل تہہ کال
-------	-------------------------------------	-------------------------------------

اور راجا شری کرشن جی نے مندرجی وغیرہ لوگوں کو جب اپنے پرہ میں بہت دھپی دیکھا تب ترناورست کا گلا دبا کر مندرجی کے دروازے کے پتھر پر ٹپکا اور اسکو مار کر گت دی جب کہ اسکے مرنے سے آندھی اور آندھی راس جاتا رہا تب مندر اور جسودا پٹکنے کی آواز سنکر اپنے مکان پر دوڑے آئے تب کیا دیکھا کہ ایک راجپس مرا پڑا ہوا اور اسکی چھاتی پر نندال لگی تھی سب سے پہلے گوپیوں نے ڈوڑ کر شری کرشن جی کو اٹھا لیا اور جسوداجی نے گو دین لپٹا لیا اور سمجھوں نے کہا کہ آج شری کرشن جی کا جنم نیا ہوا۔

دو ہا	ناجالوں کہ میں نے گو کر لیت سہا کے	ایو کام وہ پو مت ترناورست یہ آسے
-------	------------------------------------	----------------------------------

اسوقت مندر سے بولے کہ ہم سے بسدیو جی نے کہا تھا کہ ان دلون بہت اچھا تھا انکی سو فی باس دیکھنے میں آئی تو مندرجی نے اس دن بھی بہت سارو پیہ اور گہنا آدک شری کرشن جی پر بچھا کر کے براہمن اور کنگالوں کو دیا اور گوپیوں نے جسوداجی سے کہا کہ تم نے اپنا گھر کام پران پیارے سے بھی اچھا بنا جو انگو آگن میں اکیلا چھوڑ کر کام کرنے لگی تب جسوداجی شرمندہ ہو کر بولیں کہ آج میں نے اپنی نادانی کی سزا پائی اب میں اپنے پران پیارے بالک کو بھی اکیلا چھوڑو لگی اسدن سے جسوداجی اٹھو بہتر شری کرشن جی کو اپنے چھاتی سے دگائے رکھ کر لگی بال اکیلا کھسک دیکھا کرتی تھیں۔

دو ہا	ہلراوت گاوٹ مدھہر کے بال بنود	جوسکھ سرین کو اگم سو سکھ لیت جسود
کبھی جھلاوت پانے کبھی کھلاوت گوڈ	کبھی سلاوت پانک پر جسدا سدت بنود	

اور راجا ایک دن جسوداجی شیام سندر کو گو دین لیکر بڑے پیار سے بار بار اٹھا کھنچو متی تھیں اسوقت شیام سندر نے ننھو کھول کر ہنس دیا تب جسوداجی کو اٹکے منھ میں یرتھوی اور آکاش اور سورج اور چندر ما اور پہاڑ اور سمندر وغیرہ سب دنیا بھر کی چیزیں دکھلائی دین تب جسوداجی آسچرچ مانکر کہنے لگیں کہ میری عقل تو بدل نہیں گئی جو یہ سب چیز تر جگو آج دیکھو پڑتے ہیں یا میرے لڑکے پر کسی دیو یا پتری کا سایہ تو نہیں ہو گیا جو ایسی ایسی چیزیں اٹکے منھ میں دکھلائی دیتی ہیں ایسا بچا کر جسودا جی نے کئی لوگوں کو بلا کر اٹکے شری کرشن جی کی جھاڑ پھوک کرانی اور شہیر کا ناخن اور رچھپے کے بال اور بہت سے بکنس تر یعنی تھو شری کرشن جی کے گلے میں پہنا دیے۔

اودھیائے اٹھوان

نام رکھنا گزک آچار ج کا شیام اور بلرام کا اور کیتھا بال خیر تر شری کرشن جی کی

شکدیو جی بولے کہ اور راجا پر چھت ہسدیو جی نے بلجدر نام اپنے بیٹے کے پیدا ہونے کا حال لسنو غیرہ سے نہیں بتلایا تھا اسلئے

ایک دن گرگ جی نام اپنے بیرو ہت کو بلا کر کہا کہ اے مہاراج گوکل میں روہنی کے بیٹا پیدا ہوا ہے سو ابھی تک لاجاگنس کے ڈر سے اسکا نام کرن نہیں کیا گیا آپ گوکل میں نند جی کے گھر جا کر اسکا نام رکھ دیجیے یہ بات سنتے ہی گرگ جی خوش ہو کر گوکل میں گئے نند جی انکا اتنا سنتے ہی گوالون سمیت آگے سے جا کر آدر کر کے انکو اپنے گھر لائے اور بدھ پور بک پو جا کر کے انکو آسن پر بٹھالا اور نندا و رجنسودا جی نے انکا چرن دھو کر چرنا مرت لیا اور ہاتھ جوڑ کر بستی کر کے کہا کہ میرا بڑا بھگ تھا جو آپ نے اپنے چرن دھو کر مجکو کرتا رہے کیا یہ بتلائے کہ کس کارن سے یہاں آنے کا سنجوگ ہوا یہ بات سُن کر گرگ جی بولے کہ بسدیو جی نے مجکو اپنے بیٹے کا نام رکھنے کے واسطے بیٹھجا ہر تب نند جی نے خوش ہو کر کہا کہ اے مہاراج آپ ہمارے نصیب سے یہاں آئے ہیں ایک لڑکا میسے یہاں بھی پیدا ہوا ہے اسکا نام بھی دھو دیجیے گرگ جی نے کہا کہ مجکو اسکا نام رکھنے سے یہ ڈر ہے کہ جو کوئی دشمن جا کر گنس سے کہہ دے کہ گرگ جی گوکل میں نام کرن کے واسطے گئے تھے تو اسکو یہ شبہ ہوگا کہ بسدیو نے کوئی لڑکا دیو کی نند جی کے یہاں پہنچا دیا ہے اسواسطے گرگ بیرو ہت اسکا نام رکھنے کو گوکل میں گیا ہوگا یہ بات سُن کر نہ معلوم تم کو کیا دکھ دے اسلئے تم نام کرن میں کچھ دھوم دھام نہ کرو سادھان گھر میں نام دھو لو نند جی انکا کہنا اچھا جانکر انکو گھر کے بھیترے گئے تب گرگ جی نے ہاتھ اور زخم لگن روہنی جی کے بیٹے کی دیکھ کر کہا۔

دو ہا

لام نام ہر اس کو سیکھ نو اس ابھرام | اہلی ہو گیا لوک میں سب کہہ ہیں بکرام

سوا سے اسکے اور نام بھی اسکے سنکر گن اور ریوئی رمن اور بلداؤ اور کاندی پھیدن اور بلدھ اور بلجھد رجمی بھی سنسار میں گننے جائیں گے اور شری کرشن جی کی جنم کنڈی بنا کر گرگ من بولے کہ اے نند جی تمہارا بیٹا جو شیا م رنگ ہے اسکا نام شری کرشن رکھو اور اگلے ہیبت نام ہیں ایک مرتبہ انھوں نے بسدیو جی کے یہاں جنم لیا تھا اس سے اسکا نام باسدیو ہوگا اور ہمارے پجار میں تمہارا لڑکا پرہم پریشو کا اوتار معلوم ہوتا ہے انکا بھید کوئی نہیں جان سکتا ہے اور تینوں لوک میں کسی کو ایسی سار تھ نہیں ہے جو انکو مار سکے اور یہ جیسے جیسے کام سنسار میں کرینگے ویسے ویسے نام اگلے کہ جائینگے اور انھوں نے اپنی اچھا سے جنم لیا ہے کسی وقت تم نے انکی بال لیلکا کا سکھ دیکھنے کے واسطے تپ کیا تھا اسی کے پرتاب سے انکو تم اپنا پیدا کیا ہوا لڑکا مت حالو جو لوگ اگلے نام اتمن کرینگے وہ لوگ دنیا میں اپنی مراد کو پا کر انت سحر مکت پدوسی پاوینگے اور یہ دونوں لڑکے چارون جگ میں ایک ساتھ پیدا ہوتے ہیں یہ بات سنکر نندا و رجنسودا بہت خوش ہوئے اور سونا آدک گرگ آچار ج کو دیکر بنا کیا اور گرگ جی نے مٹھار میں اگر سب حال بسدیو جی سے کہہ دیا ہے راجا پر پچھت جب شیا م اور بدام بہت سندر موہنی مورت گھونگھو والے بال بہر پر بکھڑے اور بہت طرح کا گنا اور کپڑا پہنے اور کھلونے لڑکوں کے ساتھ گھنوں چکر آٹن میں کھیلتے تھے تب جسودا جی اور روہنی جی اور گوہیوں کو وہ چھب دیکھ کر جیسا سکھ ملتا تھا وہ مجھ سے کہا نہیں جا سکتا۔

ڈلکے پگن تے الگوا لیکھ جوت نند کے ہن ظاہر کے جو گن کے جب کے
ران جھن پیدیاں کھیلت ہیں راج بھرے گھوارے گھنوارے سوہن بار چھپ کے
موہن بلیان لیون آو دھور جھاڑ دارون سن بات مات گلے لائن کو پلے
شاردا گیش شیش بدھ سے گئے نہ جات بھگتن کے ہت کے اہمیان کے مپ کے

کبت

چوپائی	
بارو لال کھڑون دھاوے جو دیکھت سکھ پاوت سوئی	جیو جسودا مائے بلاوے تا کے دھاوت ایت چھب ہوتی
دوہا	
ماکھن پر چھب ہمار کے بار بار بل جات	بال پتو د بلوک کے بدت جسودا مات <small>کھن کے ٹھیل دیکھا ۱۲ خوش ۱۱</small>
سورٹھ	
بدت نرک گھنشیام لڑا گود کھلا ہون	نت اٹھ برج کی بام آوین چھت کے سدک <small>استرک ۱۲</small>
دوہا	
سُن رشیام سجان برنتن کے آدھار	اکرت بال نیلا لیت پر م پینیت اوار <small>اندرت پاک ۱۳</small>
سورٹھ	
کلپن سکرنہ گائے شیش کوٹ ساٹھس	کا پڑیر نیوچاے بال چرت ندلال کو

اور لاجا دیکھو جن پر پریم پریشور کی مہا کو بید بھی نہیں جانتا وہ سیکھتا ناخہ بالک روپ سے مندی کے آنگن میں کھیل کر ہر روز نئے نئے سکھ ندیا و جسودا کو دکھلاتے تھے جو سکھ تینوں لوگ بن نہیں بلاتو وہ سکھ شری شام سندر کی کرپا سے برجسا بیٹوں کو گول میں بلاتا تھا جب شام سندر کے دانت نکلے تب ندیا اور جسودا جی نے اچھی ساعت میں کھین اور مہر می سے انکا ان پراسن کیا اور اس دن اور برس گانٹھ کے دن براہمنوں کو بہت دان اور چھندا دے کر اپنے ذات بھائیوں کو بھوجن کرایا اور گائے بھائے کر پڑی خوشی منائی جب کھیلے وقت شام اور بلرام چھوٹے چھوٹے پھروں کی پونچھ پانچ کر کھڑے ہوتے اور گر پڑتے اور پھرتے اور تھلا کر بوتے تھے تب جسودا اور رونی بڑی خوشی سے انکو گود میں اٹھا کر دودھ پلاتی تھیں اور دونوں بھائی بہت سندر تھے اس سے انکے روپ پر سب برجالا موہیت ہو کر ریسے بہانے سے انکو دیکھنے آیا کرتی تھیں انھیں دونوں ایک براہمن مندی کے گھر آیا تب جسودا جی نے دودھ اور چاول اور میٹھا اس کو دیا جب اس براہمن نے کھین بنا کر تھالی میں پرسی اور پریشور کا جھوک لگا کر انکھ بند کر کے دھیان کیا تب شری کرشن جی جا کر اسکی تھالی میں بھوجن کرنے لگے اس براہمن نے انکو کھاتے دیکھ کر وہ تھالی چھوڑ دی اور جسودا جی سے کہا کہ تمھارے بیٹے نے ہماری رسوئیں چھولی جب اسی طرح تین مرتبہ جسودا جی نے اس براہمن سے کھین بنوائی اور جھوک لگاتے وقت ندلال جی وہاں جا کر اسکی تھالی میں کھانے لگے تب جسودا جی نے کرودھ کر کے کہا کہ میں اپنے حوصلہ سے براہمن کو بھوجن کرانے کے واسطے کھین بنوائی ہوں اور تو جو مٹی کڑا تا ہے میں تھکوارو گئی یہ سکھ شری کرشن جی بولے کہ اور نا تو مجھ کو دوش مت لگا جب یہ براہمن بہت ہنسی کر کے بھوجن کرنے کے واسطے میرا نام لے لے کر بلاتا ہے تب میں بسکے پریم کو دیکھ کر کھانے لگتا ہوں یہ بات شری کرشن جی کی سنتے ہی براہمن کو گیان ہو گیا تب وہ بولا کہ اے جسودا تیرا بھاگ دھن ہے اور یہ برج اور گول بھی دھن ہے کہ جس پر تھوی کے اوپر پر پریم پریشور نے تیرے گھر آکر اتنا لیا ہے اور شری کرشن جی سے بولا کہ اسے معراج۔

سورج

بھل جتم پر بھوج آج پر کٹ بھئے سب سگرت پھل

دین بندھو بر جراج دیو در سس مونہہ کر پا کر

اسی پر ہم میں وہ براہمن مند جی کے آنگن میں کھانے لگا اور شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے دیوتا ناٹھ یہ آپرا دھو
میرا چھایا بھیجیے جو میں نے کہا تھا کہ میری رسوئیں جو مٹی کر دی جو کوئی آپ کی شرن میں آتا ہے وہ کرتا رکھتا ہے جاتا ہے آپ اتیر جی میں
مگھوا اپنی شرن میں آیا جان کر دیاں ہو جیہ شیم سندرا س براہمن کا یہ حال دیکھ کر جسودا جی کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے
اور براہمن کو اپنی بھگت دے کر بد کیا اور جسودا آدک نے یہ حال دیکھ کر آچرچ ماہا اسی طرح شیم سندرا بہت سے بال
چرتر کر کے تدا اور جسودا کو سکھ دیتے تھے۔ ایک دن شیم اور بلرام لڑکوں کے ساتھ اپنے آنگن میں کھیلتے تھے اسوقت
شری کرشن جی نے مٹی کھائی تب شری دامانا نام لڑکے نے جسودا جی سے جا کر کہا کہ کھینا نے مٹی کھائی ہے جسودا یہ بات سنتے ہی غصہ
سے چٹھی ہاتھ میں لیکر شیم سندرا کو مارنے دوڑی جب بیکٹھناٹھ نے اپنی ماما کو روک دیا تو وہ میں آتے ہوئے دیکھا تب مارے ڈر کے
مٹھا اپنا پونچھ کر چپ چاپ کھڑے ہو گئے اور جسودا جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ تو نے کسواٹے مٹی کھائی گا نون والے میری
مندا کرینگے کہ یہ اپنے بیٹے کو کچھ کھانے کے واسطے نہیں دیتی ہے اس سے وہ مٹی کھاتا ہے یہ بات سنتے ہی موہن پیارے ڈرتے
ہوئے بولے کہ اے مہیا یہ جو مٹی بات تم سے کہنے کی جو کوئی جھوٹا کلنک لگاوے تو میرا کیا قصور ہے تب جسودا جی نے کہا کہ تیری
داما تیرے ساتھی نے یہ بات مجھ سے کہی ہے جب شیم سندرا نے شری دامانا کو ڈانٹ کر پوچھا کہ ارے میں نے کب مٹی کھائی تھی
تب وہ بولا کہ اے بھائی میں نے تمہاری ماما سے کچھ نہیں کہا ہے جب جسودا جی نے شری کرشن جی کا ہاتھ پکڑ کر چٹھی دکھلا کر دھمکا
تب وہ بولے کہ اری مہیا کہیں آدمی بھی مٹی کھاتا ہے۔

دو با

جھوٹ کت تو سے سب مائی مونہہ نہ سماے

نہیں مانے جو بات تو دکھلاؤن مٹھا باے

اسی کھانے سے منع کرنا اور دھمکا تا جسودا کا شری کرشن جی کو



یہ بات سنکر جسوداجی بولیں کہ میں تیری جھوٹی باتوں کا بشواس نہیں کرتی جو تو سچا ہے تو اپنا منہ کھول کر دکھلا دے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے اپنا منہ کھول کر دکھلایا تو جسوداجی کو اُنکے منہ میں تینوں لوک کی چیزیں جس طرح پیلے دیکھ چڑی تھیں اسی طرح پھر دکھلا دیں تب جسوداجی نے گیان کی راہ سے اپنے من میں کہا کہ دیکھو میرے برابر بھی کوئی مور کھڑا نہ ہو گا جو ترلو کی ناکھ کو اپنا بیٹا جاتی ہوں یہ لڑکا آدمی نہ ہو کر نارین جی کا اوتار معلوم ہوتا ہو کس واسطے کہ میں نے دو مرتبہ اس کے منہ میں تمام دنیا کی چیزیں دیکھی ہیں جب ایسا پیچا کر جسوداجی اُنکی استت کرنے لگیں تب شیم سندر نے سمجھا کہ ابھی مجکو بہت لیلہ کرنی ہیں اپنے کو ظاہر کرنا نہ چاہئے جب یہ پیچا کر شری کرشن جی نے اپنی مایا جسوداجی پر پھیلادی تب جسوداجی نے خند سے کہا کہ میں نے یہ سب چتر ترموں میں پیارے کے منہ میں دیکھا ہے یہ حال سنکر تند جی بولے کہ جو بات گرگ جی کہہ گئے ہیں وہ سچ معلوم ہوتی ہے۔

دو باب

اندکرت سن باوری ہر ات کو نل گات	اسانی دھاوت بر بھاپن پا چھے کھتات
---------------------------------	-----------------------------------

سور کھ

اچرج تیری بات کو جانی دیکھو کہان	کشل رہین دو و بھرات رام شیم مکھیل نہت
----------------------------------	---------------------------------------

یہ بات سنتے ہی جسوداجی نے ندلال جی کو اپنا بیٹا سمجھا کر گود میں اٹھالیا اور پیار کر کے بولی کہ اے پران پیارے، جو ہاتھ میں لے مجھے ساسنی مارنے کو اٹھایا وہ ہاتھ میرا گل جاے اور جن آنکھوں سے جھکوکھو اٹھا وہ آنکھیں بیچوٹ جاہن اری بیٹا تم ہا کھن اور مٹھائی چھوڑ کر مٹی کیوں کھاتے ہو ایسا کہ کر جسوداجی شیم سندر کو گھر کے بھتیختر لے گئیں۔

ایک دن شیم اور بلرام لوکوں کے ساتھ کھیلتے تھے آپس میں کچھ جھگڑا ہوا تب بلرام جی نے شری کرشن جی سے کہا۔

دو باب

بول اٹھے بلرام تب انکے ماسے نہ باب	بارجیت جانین نہیں انکرن لاوت پاپ
------------------------------------	----------------------------------

یہ بات سنتے ہی شیم سندر روتے ہوئے جسوداجی کے پاس جا کر بولے۔

چوپائی

نیا مونہ دا و دکھ دیکھو	موسون کمت مول کو لینھو
پن پن کمت کون تیری ماتا	کو تیر و مات کون تیر و بھرا ماتا
گوڑے ند جسودا گوری	تم تو کلاسے آئے چوری
موسون کمت دیو کی جلتے	لے بسدیو یہاں نس آئے
مول کچھک بسدیوہ دیکھو	تا کے پلے تم کو لینھو
کہا کروں یا رس کے مارے	میں نہیں کھیلن جات دوارے

اے ماتا بلداؤ بھیا کے سکھلانے سے سب لڑکے بھی مجھے یہی بات کہ کر چڑھاتے ہیں تو سچ بتا دے کہ میں کسکا بیٹا ہوں یہ سنتے ہی جسودا گودھن کی قسم کھا کر بولیں کہ اے موسون پیارے میں تیری ماتا اور تو میرا بیٹا ہے۔

دوہا	پاچھے ٹھاٹے سُننت سب تہ شام کی بات	لیٹھو گوڈا اٹھائے ہنس سُنند رسا نول گات
دوہا	رُپ رکھ جاسکے نہیں بدھ ہر اُنت عریاسے	اُراؤ سون ڈراوے تہ جہت رکھت سواسے
دوہا	جائے کن کن اُگم اُنت نکم نہ پاوت اور	سورج ٹھیکیت کوال سنگ بندھے پریم کی ڈور
سورج ٹھ	بھیست بھئی اہنیر غننی طہیرت شام کو	اُوہ دھام سبئیہ سا اُتھہ سحر نہیں ٹھیلے
<p>اگر اجا سب برسا لاشیام اور بکرام کے رُپ پر مہت ہو کر تہ اچھا رکھتی تھین کہ وہ کسی طرح ہمارے گھر آوین تو ہم اُنکا درشن پا کر اپنی تھین ٹھنڈی کیا کرین اسلیے شام سُنند رانتہ جامی سب کی اچھا پوری کہ نبولے گوان ہالون سمیت اُنکے گھر جانے لگے اور گو پیان بڑی خوشی دہی اور ماگھن کھایا اُنکا اور سمنان کرنے لگیں اور جو برجالا طہیر نہیں رہتی تھی اُسکے خال گھر میں بید ٹھک گھسکر دہی اور دودھ اور ماگھن اُنکا گوال بال اور بنڈیوں کو کھلا کر آب بھی کھاتے تھے جب سب کا بیت گورس کھاتے کھاتے بھر جاتا تھا تب دہی آدک پر پختوی پر گر کر ہانڈ اور مٹھی توڑ کر کتے تھے کہ کیسا دہی اور دودھ پڑا جو جسکو کوئی نہیں کھاتا تہ اُپار دودھ دیکھ کر گو پیان بہت منع کرتی تھین تہ پچھی شام سُنند نہیں ملتے تھے تب برجالا ماگھن چور اُنکا نام دھر کر ہنسی سے پکارتی تھین۔</p>		
دوہا	ماگھن پر جھکن ویکھے کے گو پین کیو اُپاسے	دودھ دہی ماگھن مٹی را تھین سور دُوراسے

جب گو پیان دہی آدک چھینے پر کھنے لگیں جہین شہیر شہن جی کا ہاتھ نہ ہونے تب شہیر شہن جی نے یہ تدبیر نکالی کہ پہلے اُوکھلی پر پڑھا کر کھکر اُسکے اوپر ایک لٹکے کو کھڑا کر دیتے تھے اور اُسکے کندھے پر تہ پڑھکر چھیننے پر سے دودھ اور ماگھن اُتار کر کھاتے تھے جب یہ تدبیر کرسے پوری بہت اچھی رہنے سے سب برتن نہیں اُترتے تھے تب مرلی سٹو ہر دُری اور لاجھی سے اُس ہانڈی میں چھید کر کے دہی آدک اُنجلی میں دُک کر کھاتے اور لٹاکے تھے۔

ماگھن جیرا ناسری کر نسن جی کا کوال ہالون سے ساقہ



جب کوئی گولی نیخال نکالے تو ٹھیکر گالیان دیتی ہوئی پاس آتی تب ٹوہنی مورت کو دیکھتے ہی ہنس دیتی تھی اور گوپیان ماگھن دینے کے لالچ سے مالی بجا کر شہیام سندھ کو پچائی تھیں۔

کبیت

شکر سے مہر جا چہین چتران دھیان دھرم بڑھاوین
 نیک ہیہ بین جو آوت ہی رس کھان مہا جڑ موڑو کہاوین
 جا پر سندھ دیو بڑھو نہیں وار ست پزان ابارا گاوین
 تاہا انہیر کی چھو ہریان چھیا بھر چھا چھو بہ نارج پنساوین

دوہا

گورس کو چسکو لگیو دن پرست او سے لال | جسڈہ دین ارا ہنو آوین سب بر جبال

کبھی کبھی گوپیان جسڈو جی کے پاس جا کر کئی تھیں کہ شری کرشن تمہارے بیٹے ہمارا دودھ اور دہی آدک چرا کر کھالیا اور دوسرے ترکون اور بندروں کو کھلا کر ہماری مشکی توڑ ڈال ہم لوگ بہت چھپا چھپا کر اپنا دودھ اور ماگھن رکھتی ہیں تیسپر بھی اسکے ہاتھ سے نہیں بچتا کہان تک تمہارا لحاظ کریں جو آپ کھا جاوے تو ہم کو سنتو کھ ہو پڑوہ تو دوسرے گوال باکون اور بندروں کو کھلا کر لٹا دیتا ہے اور ہماری رسوئیں اور پوجا کا مکان علی اور موتر کے خراب کر دیتا ہے ہم اپنے گھنیا کو منع کر دو تب جسڈو جی سے شری کرشن جی بڑی عربی سے کہتے تھے کہ اے مائیاہہ گویان مجھکو چھوٹھا کلنک لگاتی ہیں نہیں معلوم کون گوال بال انکا دہی اور دودھ کھا گیا ہو گا سیدھا نام میرا ہی انھون نے سیکھ پایا ہے جو ہر روز اگر تم سے میری چنلی کھاتی ہیں بھلا تم یہ پکارو کہ میں نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھون سے کس طرح چھیننے پر کی چیز تمارلی ہوگی۔

دوہا

میں اپنو گھر چھاٹر کے کہوون کہوون نہ جات | آسے سبویہ سندھری بر تھا کرت اٹھ پرات

اے مائیاہہ سب بر جبالا مجھکو جہنا کنارے اور کلی کو چون میں سے اپنے گھر زبردستی پکڑ لیا جاتی ہیں اور انہیں کوئی میرا منھ چومتی ہے اور کوئی میرا پکڑا پھینکتی ہے کوئی میری ٹوپی اتار لیتی ہے کوئی میرے گال میں مٹکا مار کر کہتی ہے کہ تو نارج۔ اے مائیاہہ گوپیان مجھکو بڑا دکھ دیتی ہیں تم گانوں چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ چل کر بسو۔ ایسی بیٹھی بیٹھی باتیں موہن پیارے کی شکر جسڈو جی نے گوپیوں کے کہنے کو سچ نہیں مانا۔

دوہا

ماگھن پر بھٹھاٹھائے کے مات لیو اڑ لاسے | گوپن سون بنتی کری رہن سہو سہر ناسے

اسی طرح سب بر جبالا اڑ ہناتے وقت ندلال جی کی انوکھی باتیں سنکر خوشی خوشی اپنے اپنے گھر چلی آئی تھیں۔ اور موہن پیارے نے نندا اور جسڈو کے سمجھانے پر بھی دہی اور ماگھن کی چوری کرنا نہیں چھوڑا اور اندھیرے گھر میں بھی اپنے چنل گھی پر کاشن سے ماگھن آدک ڈھونڈھ کر کھا جاتے تھے اور جسڈو جی اڑ ہناتے وقت گوپیوں سے کہتی تھیں کہ یہ کا

شیام سندر کا نہیں بڑھلا تھین نیا و کرو کہ اس چھوٹے لڑکے کا ہاتھ اپنے چھینکے پر کس طرح پہنچا ہو گا کسی دوسرے گوال کا یہ کام ہو تم لوگ چھوٹھا کلنک میرے پران پیارے کو لگاتی ہو جتنا تمھارا گورس آدک گیا ہو میرے یہاں سے لیجاؤ۔

دوہا

چھوٹو دوش بندے کے نت اٹھ آوت پر ایت

جو تم لوگ سچی ہو تو چراتے وقت اسکو پکڑ کر میرے پاس لے آو یہ بات سنکر سب برجالا اپنے اپنے گھر چلی گئیں۔

دوہا

گھر گھر پر گئی بات یہ سکھا برتند لے ساتھ

ماکھن چورزی کھات ہین نند سون بر جنا تھ

سورٹھ

سب کے من ا بھلا کھ چوری پکرن پاسیئے

دھریئے ماکھن راکھ می دھیان سب کے ہیئے

اورا جب کوئی برجالا چوری کرتے وقت پہنچ کر نندال جی سے کہتی تھی کہ تم نے میرے سونے گھر میں آکر ماکھن اور دہی کی مشکی میں ہاتھ کیوں ڈالا تب موہن پیارے اسکو جواب دیتے تھے کہ میں دھوکے سے اپنا گھر جان کر یہاں چلا آیا اور دہی میں چینی پڑ گئی تھی اسکو کھاتا ہوں اور جو کوئی برجالا دہی وغیرہ کھاتے وقت آکر کہتی تھی کہ اے ماکھن چور تو ہمارا دہی کیوں کھاتا ہے تب موہن پیارے اس گوالی کو اپنی آنکھ کے اشارے سے پاس بلا کر دہی اور دودھ جو مٹھ میں لیے رہتے تھے اسکے مٹھا اور مٹھوں پر پٹلا کر دیتے تھے جب تک وہ اپنی نگھ اور مٹھ پوچھتی تھی تب تک آپ بھاگ کر اپنے گھر چلے آتے تھے اور جسوداجی انکو ہر روز بھجایا کرتی تھیں کہ اے بیٹا نولا کھ گنو میرے یہاں دودھ دہی دینے والی ہین جتنا دودھ اور ماکھن تمھارا من چاہے کھا یا اور لٹایا کرو کسی دوسرے کے گھر ماکھن اور دہی وغیرہ چرانے مت جاو سب گانوں والے مجھ کو کہتے ہین کہ تو اپنے بیٹے کو کھانا نہیں دیتی، اور اسی سے وہ سب کے گھر ماکھن اور دہی چرا کر کھاتا ہے جب گوکل باسی تم کو ماکھن چور کھارے پکارتے ہین تب مارے شرم کے مجھ سے اپنا مٹھ کسی کو دکھلایا نہیں جاتا جب یہ سب گوالین ہاٹ بازار کی دودھ دہی بیچنے والی ہر روز آکر تمھارا دہنا مجھے دیتی ہین تب میں مارے لاج کے ڈوب جاتی ہوں نند جی یہ حال سنکر تم کو مارینگے۔

سورٹھ

بڑے باپ کے پوت چور نام راٹھو جگت

اچھو پوت سپوت نام دھراوت باپ کو

یہ سنکر موہن پیارے بوئے کہ اے ماکھن اب میں گوالیوں کے گھر بناؤنگا۔ ایسا کہنے پر بھی انھوں نے دہی آدک چرا کر کھانا نہیں چھوڑا تب سب گوالیوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ ایک دن ماکھن چور کو دہی سمیت پکڑ کر جسوداجی کے پاس لیجا نا چاہیے ایک دن موہن پیارے کسی برجالا کے گھر میں جا کر ماکھن آدک چرا کر کھاتے تھے جب کئی گوالیوں نے بلکر انکو پکڑ لیا اور انکے ساتھی گوال بال سب ہانسے بھاگ گئے تب گوالی شیام سندر کو پکڑ کر جسوداجی کے پاس لیجلیں، اسوقت شری کرشن جی نے اپنی مایا سے ایسا چھل کیا کہ جو گوالی ہاتھ پکڑے جاتی تھی اسی کے پرش کا ہاتھ ماکھن مٹھ میں لگا کر اسکو پکڑا دیا اور آپ وہاں سے اتر دھیان ہو کر گوال بالوں میں کھیلنے لگے اور اس گوالی نے کرشن بھگوان کی مایا سے یہ عید نہیں جانا کہ میں اپنے پت کا ہاتھ پکڑے لیے جاتی ہوں اور اسکی ساتھ والی گوالیوں نے بھی اسکو نہیں

پہچانا اور اس برجبالائے گوپتیوں سمیت نندرائی کے پاس جا کر کہا کہ نندلال جی سے برج کو کل کا گورنر نہیں بچتا ہمیشہ ہمارا وہی اور ماگھن چکر رکھا جائے ہیں جب دہی کھاتے وقت انکو کوئی پکڑ لینا ہر تب وہ کہتے ہیں کہ تم نے زبردستی میرے منہ میں دہی لگا دیا ہر اسکے مارے کوئی پچھرا بٹھہارہنے نہیں پاتا کھول دیا کرتے ہیں انہیں بڑے بڑے چتر بھرے ہیں سو اے ماگھن اور دہی چرانے کے ہماری انگلیا بھی پھنڈا ڈالی ہر انکو تم لڑکھاست کچھو ہم لوگوں کو انکا حال کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔

دو ہا	کرت پھرے اتنیات ات سب برت کر گھر دیا ہے
اور جب ہم لوگ اُردھنا سینے کے واسطے آئی ہیں تب تم بھی تبین جھوٹھی بناتی ہو دیکھو آج ہم ماگھن چور لو ماگھن چرانے اور کھاتے پکڑ کر کھارے پاس لائی ہیں جب گوپیان اسی طرح کا بہت سا اُردھنا دے چکے ہیں تب جسودا جی بولیں کہ میرا مومن پیارا کہاں ہر اور ہن تم کسے پکڑ لائی ہر ٹونگ پے چور کا منھ تو دیکھو تب جھوٹھ اور سچ تمھارے آپ کھل جا گیا میرا کھنیا تو کل سے مگر کے باہر بھی نہیں بکلا یہ بات سن کر جیسے اُس گوپنی نے جو ہاتھ پکڑے تھی اپنے سوامی کا منھ دیکھا تب اپنا برت دکھلائی دیا یہ حال دیکھتے ہی اسنے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا اور شرمندہ ہو کر نسنے لگی تب جسودا جی نے سچی ہو کر گوپتیوں سے کہا کہ میرے ارٹے کو تم لوگ جھوٹھ چوری رکھائی ہو میرا کھنیا پانچ برس کا چوری کرنے کے لالچ نہیں ہر تم میرے پرانا پیارے سے مت بولا کرو یہ بات گوپتیوں سے لکر جسودا جی نے مومن پیارے سے کہا کہ اے دہیا تو میرے منع کرنے سے بھی چوری کرنا نہیں چھوڑتا	انت اٹھ کھیلت پھاگ سی کر یاوت نہ بجائے

دو ہا	سن سن لاجن مرت میں تو نہیں مانت بات
یہ بات سن کر مومن پیارے نے تنڈا کر کہا کہ اے ماما تم ان لوگوں کے کہنے کا بشواس مت کرو یہ سب میرے چھپے چھپے پھرا کرتی ہیں کبھی جھگڑو دھو اور دہی کے برتن اور کبھی پھرا پکڑ کر اپنے گھر کا کام مجھ سے کراتی ہیں اور میری جھوٹھی جھنی اگر تم سے کھاتی ہیں یہ بیٹھی بات سن کر سب ہرجبالا شیا م سندر کا منھ دیکھتی ہوئی اپنے اپنے گھر چلی گئیں پھر ایک دن شیا م سندر کسی ہرجبالا کے گھر ماگھن آدک چرانے گئے اسوقت وہ اوپی چار پائی پر سوتی تھی نندلال جی نے اس ہرجبالا کی چوٹی چار پائی سے باندھ دی اور اسکا ماگھن اور دہی گوال بالوں کے ساتھ اُندھ سے لکھایا اور دودھ دہی کے برتن اور ایک ٹک کا طھی کا بنو بہت دنوں کا اسکے گھر میں رکھا تھا تو ڈالا جب وہ اوپی برتنوں کا کھٹکا سن کر چلائی تب اڑوس پڑوس کی گوپتیوں نے ڈوڑ کر نندلال جی کو پکڑ لیا اور جسودا جی کے پاس لکھا کر کہا۔	اب تو ہر ماگھن باندھ کے جاتی تیری کھات ات سب کچھ تیرے دھام پر گھر جائے بلائے کو

دو ہا	دہی اُردھنا مت کو سنت کرن کے کاج
اے راجا سون کوپتیوں نے سچی بکر جسودا جی سے کہا کہ اپنے بیٹے کے گن دیکھو کہ میرے برتن تو اُردھنا لے اور میری چوٹی چار پائی سے باندھ کر سب ماگھن اور دہی چرا کر کھالیا اور ہم لوگوں کا کپڑا کھنچ کر منگی کر دیتا ہر اسکے مارے راستہ چلتے نہیں پاتی ہیں یہ بات سن کر جسودا جی بولیں۔	میں کہہ لائی شیا م کو بانہہ پکڑ کے آج

کبٹ

پیاسہ کی کوسن سن کسلی کیجے مانہہ جیون ہر میرو کا نڈ کہا کر آئیو ہر
 موسون کو کو ٹونگ کچھو کہو نا نہہ بالک سونو کی پو ڈکھ دیکھ کیسے کر بالو ہر
 ماگھن کو ماٹھار دوار سے برتہ پٹھے توں توں نیوری جا کو جتو کھالیو ہر
 اوزس کے کاج گواہی کو دہو پیاسرت ہون گاری ست دہو موگرتنی کو جلاو ہر

جب جسوداجی کو گومون کی بات سچ معلوم ہوئی تب شام سندر پر رو دھکر کے کہا کہ تو نے اچھا چلن چوری کرنے کا سیکھا ہے اور بیٹیا میں نے تجھ کو بار بار سمجھا یا لیکن تو میرا کتنا نہیں مانتا اب میں تجھ کو باندھ کر گھر میں بٹھال رکھوں گی یہ بات سندر شام سندر نے کہا کہ اے میا یہ کوئی جھگڑو برہوتی پکڑ کر اپنے گھر لے آئی اور اسے مجھ سے اپنے گھر کا کام کرایا اب تجھ کو کھانا لگا کر رہا دیتے آئی ہے یہ بات موہن پیدے کی سندر جسوداجی نے سنی لیکن او سب کو بیان اپنے اپنے گھر لے گئیں اور اجا پر بھیت اسی طرح شام سندر نے بھی لیلہ لکڑے ابنی ماما اور چاچا اور بنباریوں کو سکھ دیتے تھے دیکھو جو چچی پت آٹھوں پہر دو دو گے سندر میں رہتے ہیں وہ پریم کے بس ہو کر گومون کا وہی جڑا رکھاتے تھے۔

دوہا	
<p>سودو چوری کرتے ہیں پر ہم بس سکھ دھام جنکو ما کھن چور ہر نہت اٹھ کھڑے کھاسے</p>	<p>پیشو بھرن پوکھن کرن کلپ ترؤ و ر نام دھن بر جیاسی دھن برج دھن برج کی گاسے</p>

دیکھو جو پر ہم پریشور کے چرنو اب کدھیان برہماجی اور مہادیو جی آدک دیوتا آٹھوں پہر اپنے ہر دے میں آکرے ہیں اور جلد ہی انکا درشن نہیں پائے انکو برج کی اہر بیان بانہ پکڑ کر جسوداجی کے پاس لیجاتی تھیں انکی لیلہ اور بھید کو کوئی نہیں جان سکتا اتنی کتھا سندر اجا پر بھیت نے پراہ چچا کہ اے سوامی مند اور جسوداجی نے کون ایسا تپ کیا تھا جسکے پھل سے پر ہم پریشور آئے بیٹے کھالے اور انکو بال لیلہ دکھا کر ایسا سکھو دیا اور یہ باتنا بسدیو اور دیو کی جی کو نہیں نصیب ہوئی شکر دیو جی ہوئے کہ اے اجا پر بھیت کچھلے جنم میں مند جی درون نام بس دیوتا تھے اور جسوداجی دھرانم انکی استری تھیں دونوں نے برہماجی کی آگیا سے پریشور کا تپ بہت دن تک کیا تب ناراین جی نے پرشن ہو کر برہماجی سے کہا کہ تم انکو درشن دے کر جو بردان مانگین دو جب برہماجی نے انکو درشن دے کر کہا کہ تم کو جو کچھ اچھا ہو وہ بردان مانگو تب انھوں نے دھرت کر کے بڑ کیا کہ ہم کو پریشور کی بھگت سے برہماجی ہوئے کہ تم کو ایسی بھگت پریشور کی ہوگی جو دوسرے کو ملنا کھن ہو تم لوگ برج گوکل میں جا کر آدمی کا تن رکھو پر ہم پریشور سکھنا اور لیکر تم کو اپنی بال لیلہ کا سکھ دکھا دینگے اسی بردان کے پرتاب سے درون نے مند جی کا اور دھرا نے جسوداجی کا جنم لیکر پریشور کی بال لیلہ کا سکھ دیکھا تھا۔

<p>اوصیائے نوان باندھنا جسوداجی کا شام سندر کو اوکل سے</p>

شکر دیو جی نے کہا کہ اے اجا پر بھیت ایک دن پرات سچ جسوداجی کو بیون سمیت اپنے گھر میں رہی تھتی تھیں متھانی کی اواز جو باؤل کی طرح گرجتی تھی سندر موہن پیارے نندر سے جاگے اور میا میا کر کے رونے اور پکارنے لگے جب متھانی کی زیادہ آواز ہونے سے انکار و نا کسی نے نہیں مانتا وہ آپ اٹھ کر رونی صورت بنائے ہوئے جسوداجی کے پاس جا کر تپا کر لوئے کہ اے میا تو پکارنے پر بھی جھکو کلیو ادینے نہیں آتی تجھ کو اب تک گھر کے کام سے چھٹی نہیں ملی ایسا کہ مکر نند لال جی نے جسوداجی کی متھانی پکڑی اور شکی میں سے ما کھن نکال نکال کر پھینکنے لگے تب نند لال جی نے جھکا کر ٹولی کہ اے بیٹا تو نے یہ کیا چلن نکالا ہے چل اٹھ مجھے کلیو اوون یہ سندر نند لال جی نے کہا کہ پہلے تو نے کلیو کیوں نہیں دیا اب میری بلا سے کلیو لے جب جسوداجی نے شام سندر کو چھسلا کر گود میں اٹھا لیا اور منہ چوم کر ما کھن روٹی کھاتے کو دیا تب موہن پیارے وش جو کر کھانے لگے اور جسوداجی انجس کی اوٹ کر کے کھلانے لگئیں اور شام سندر اپنی ماما کے جڑاؤ کنے میں منھا پنا دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور جسوداجی بڑے

پریم سے اُنکو لیے پٹھی تھین اُسوقت شری کرشن جی سن اپنی باب سے دودھ جو چوہے پر چڑھا تھا اُبلایا جب جسودا جی شری کرشن جی کو گود سے اُتار کر آپ دودھ پانے چلی گئیں تب شری کرشن جی نے دودھ کو کر کے من میں لیا کہ دیکھو ماسا نے دودھ کو چھینے اچھا جانو مجھ کو زمین پر پٹک کر دودھ کو اُتارنے چلی گئی ایسا بچا کر زندالال جی نے برتن توڑ کر سب دہی اور مٹھا اُرا دیا اور ماگھن بھری شکی ایکرا پ گوال بان میں چلے گئے اور ایک اُوکھلی جو وہاں اُوڈھی پڑی تھی اُسپر چھوڑ گئے تب اُنکے ساتھی اُنکو لے کر گئے کہ تم ہمیشہ ہمارے مٹھ کا ماگھن اور وہی کھایا کرتے تھے آج اپنے مٹھ کا ہمیں بھی تو کھلاؤ یہ بات سن کر شیام سنندھ نے ہنسے اور اسیہ جاردین طون سکاو پٹھا لکر ماگھن بانٹ کر کھانے لگے جب جسودا جی نے اُکرا گئے میں دہی اور مٹھے کی کچھ دیکھی تب پتھری ہاتھ میں ایک پتھان شیام سنندھ لکھن لکھا رہے تھے وہاں جا پہنچی جسودا جی کو گود میں آتے دیکھا شری کرشن جی گوال بان میں سمیٹے بھاگ چلے اور جسودا جی اُسکی پیچھے دوڑے۔

دوہا

آگے سنندھ شیام گھن پاچھے جسنت ماسے	داسن تیون دھڑی پھری ہر نہیں پکڑو جاے
<p>جب شیام سنندھ پکڑا لائی نہیں دیے تب جسودا جی بہت سی گڑبوں کو ساتھ لیکر شیام سنندھ کو پکڑنے کے واسطے دوڑے۔ وہاں سپر بچہ وہاں تھا نہیل نے اورا جاس پر برہم پریشور نے اپنے دو بیک میں چوہوں کوک ناپ لیے تھے کسکو سامتہ ہر کہ اُنکو پکڑ سکے جب جسودا آدک سب برج بالا دوڑتے دوڑتے تھک گئیں اور شیام سنندھ کے بدن تک بھی کسی کا ہاتھ نہ پہنچا تب دینا نا تھ بھگت آدھیل جی نا نا کو کھی دیکھ کر اپنی اچھا سے آپ ماتکے پاس آکر کھڑے ہو گئے تب جسودا جی نے اُنکو پکڑ لیا اور گود میں ہو کر شری کرشن جی کو بانہ دھنے کے واسطے رسی منگا کر کہہ لیا کہ میں تھکوا سمجھاتے سمجھاتے ہار گئی لیکن تو نے ماگھن اور وہی چرا کر کھانا نہیں چھوڑا اب تھکوا اسی اُوکھل سے بانہ دھو گئی جب یہ کہہ کر جسودا جی شیام سنندھ کو رسی سے بانہ دھنے لگیں تب گویا میں نے ندرانی سے ہنس کر کہا کہ ہم لوگوں کا کہنا تم کو کچھ بوجھ معلوم ہوتا تھا آج اپنا نقصان کھیکر تم کو بھی سچ معلوم ہوا یہ بہت اچھی بات ہے جو ماگھن چور کو بانہ دھتی ہے جو جب جسودا جی شری کرشن جی کو بانہ دھ کر رسی میں گرہ دینے لگیں تب کرشن بھگوان کی مایا سے دوانکل رسی چھوٹی ہو گئی اُسوقت جسودا جی نے گویا میں سے رسی لانے کے واسطے کہا یہ بات سن کر سب برج بالا ہنس کر گئے لیکن کہ انھوں نے ماگھن اور وہی بہت چرا کر کھایا ہر اُنکے بانہ دھنے کو رسی ہم لاتی ہیں جب گویا میں اپنے اپنے مٹھ سے رسی لائیں اور جسودا جی سب رسیوں میں گانڈھ دیکر ماگھن چور کو بانہ دھنے لگیں تب بھی کرشن بھگوان کی اچھا سے گانڈھ دیتے وقت وہ رسی بھی چھوٹی ہو گئی پھر شیام سنندھ کی دیکھ کر سب کو اُشچرچ معلوم ہوا جب رسی پوری نہ ہونے سے جسودا آدک سب گویا میں ہار مان گئیں تب شیام سنندھ اپنی اچھا سے ایک چھوٹی رسی میں بندھ گئے تب جسودا جی نے نارے غصہ کے اس رسی میں گانڈھ دیکر اُوکھل سے بانہ دھ دیا اور سب برج بالا کو سواند دھ کر کہا کہ کوئی اسکو متہ ٹھونکا اور اسی طرح بیکٹھ نا تھ کو بندھا جو چھوڑ کر جسودا جی اپنے مٹھ کا کام کاج کرنے لگیں اتنی کہتے سن کر سنندھ یو بی ہوئے کہ اورا جا پر کھیت جس پر برہم پریشور کا دشمن برہما جی اور شو جی کو بھی جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا وہ ایسے بھگت سے بس رہتے ہیں کہ رسی میں بندھ گئے اور ایسی مایا پریشور کی زبردست ہے کہ جسودا جی نے دوسرے اُنکے مٹھ میں تیونوں کوک کا بیو مار دیکھا سپر بھی اُنکو نہ پہچان کر اُوکھل سے بانہ دھ دیا۔</p>	

دوہا

آپ بندھاوت پریم لیں بھگتن چھورت پھن	کنت پید بان بدہت بھگت کھل سنندھ
-------------------------------------	---------------------------------



بانڈھنا جسوداجی کا شیام سندر کو اوکھل سے

۱۵ راجا پہلے جو کہ پان شیام سندر کو بانڈھنے وقت نہستی تھیں جسوداجی کے پیچھے ان سب کو پیون نے ٹوہن پیارے کو جب بندھے ہوئے اور ادا میں دیکھا تب سب برجالا ادا کے پریم میں رو کر اس طرح چکھتے لیکن کہ دیکھو ہم لوگوں نے کسو اسٹے رسی اپنے گھر سے لادی جو ہمارا پران پیار بانڈھ گیا پھر سب کو پیون نے جسوداجی کے پاس جا کر کہا کہ تم نے مالکھن اور دہی کھانے اور لٹائے کے کارن شیام سندر کو بانڈھ دیا ہے ہم سے اپرا دھ جو جو تم کو آکر رہنا دیا اب ہمارے اوپر دیا کر کے انکو کھول دو۔

دوہا	بجرہ سے تیرو تیرو کھن اہو نند بام
<p>یہ بات سنکر جسوداجی نے چھٹلا کر کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اب جھوٹھا پیار دکھلائے آئی ہو ہر روز تھیں لوگ رہنا دینے کو آیا کرتی تھیں جب جسوداجی نے گوپیوں کا کہنا نہیں مانا تب سب برجالا ادا میں ہو کر روتی ہوئی اپنے گھر چلی گئیں اس وقت تک لڑکے نے جا کر بکرام جی سے کہا کہ جسودا اسیا نے شیام سندر کو اوکھل سے بانڈھا ہے اور دہی چڑھے ہوئے ہیں بھدر جی یہ بانڈھ کر دے گئے اور اپنے بھائی کو بندھے دیکھتے ہی رو کر کہا کہ اے بھائی میں تم کو ہر روز سمجھاتا تھا کہ گوپیوں کے گھر مالکھن چرانے مت جایا کرو نہیں تو ماتا مارے گی تم نے ہمارا کہنا نہیں مانا اب میں بھارے چھڑانے کے واسطے جسودا اسیا کے پاس جاتا ہوں ایسا تمکو بلوام جی جسوداجی کے پاس گئے اور ان سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ماتا میرے بھائی کو چھوڑ دے اُسکے بدلے چاہے مجھے بانڈھ رکھ نہ معلوم تیرے کون بچم کے تپ کرنے سے یہ سنسار میں جنم لے کر جسے بال لیللا کا سکھ دکھلائے ہیں اور تو نے انکو نہیں پہچان کر گوزس کے نقصان کے بدلے بانڈھا ہے۔</p>	

چھوٹو تنک جو اور گو آج دیکھو سو	تو جننی کچھ بس نہیں جو کچھ کر سو ہو
---------------------------------	-------------------------------------

یہ بات سنکر جسو دا جی بولین کہ اے بگرام میری بات سنو آج تجھے کنھیا کو اچھی طرح سزا دینے دو میں نے اسکو بہت سمجھا یا سپر پٹی اسنے کو پون کے گھر جا کر ماٹھن اور دہی چرانا نہیں چھوڑا ہر جناریون نے اسکا نام ماٹھن چھوڑ رکھا جو بھلا کھین بتلاؤ کہ میرے گھر اسکو کون چیز کھانے کو نہیں ملتی ہے جو وہ پرلے گھر دہی اور ماٹھن چر کر کھاتا ہے اور میرا کچھ کہنا نہیں مانتا جب گو میان آکر مجھے ارہنا دینی بن تب میں مارے مارے لڑنے کے دوڑ جاتی ہوں اور سب جگہ جا کر دھوم مچاتا ہوں گھر میں ایک ساخت نہیں بیٹھتا اس لیے میں نے آج اسکو دھمکاسنے کے لیے باندھا ہے سپر تم کہتے ہو کہ تجھکو دو دو اور ماٹھن کنھیا سے بہت پیارا ہے یہ بات سنکر بگرام جی نے کہا کہ ایسا مانتا ہے چھوڑ کر کس سے کہو دو سہرا میرے من کار کھنے والا کون ہے اور اے میا گو پیاں چھوڑنا ارہنا تو میں پیارے کا چھوڑتی ہوں سب کو پیاں شیا م سندر سے پر میت رکھ کر انا کو دیکھنے کے واسطے ارہنا دینے کے بہانے سے میرے پاس آتی ہیں۔

دو ہا	دو دو ماٹھن سب کاٹھو کو کاٹھو کی سب گاسے	موتو کو پیل کاٹھو کو تو نہیں جاننا ما سے
-------	--	--

یہ بات سنکر جسو دا جی نے کہا کہ تم دونوں بھائیوں کی ایک صلاح ہے جب بگرام جی کے لئے پر بھی جسو دا میا نے کو من پیارے کو نہیں چھوڑا تب باندھو جی اچھا شیا م سندر کی اسی طرح پر جان کر شری کرشن جی کے پاس آئے اور بندہ سکرانے کہنا کہ آپ کی لیلیا سوا سے آپ کے دو سہرا کون جاسکتا ہے۔

چوپائی	گو تم چھوڑن باندھن ہارا	تم چھوڑت باندھت سنسارا
--------	-------------------------	------------------------

اے بھائی تم جسو دا میا کی بھگت سے اُنکے ہاتھ بک گئے ہو تم دیتوں کے مارنے اور اپنے بھگتوں کے دلو چھڑانے والے پٹی چیت ہو کر ہمیشہ بھگت کے بس رہتے ہو اس کارن تمھارا کچھ بس بھگتوں پر نہیں چلتا۔

چوپائی

بھگتن کے بس رہت سدا	تا ہی تے کچھ ہونہ بسا
---------------------	-----------------------

ایسا کہہ کر بگرام جی وہاں سے چلے آئے تب شیا م سندر نے پچا کیا کہ نل کو براورسن گریو نام دو بیٹے گبیر دیوتا کے ناردمن کے شناپ دینے سے تند جی کے دروازے پر دو درخت انولے کے ہو کر کھڑے ہیں اور یہاں انکا نام بللا اور ارجن مشہور ہے انکو اس شناپ سے پچھرا کر اپنا درشن دینا چاہیے انھین کے ادھار کرنے کے واسطے تو میں نے اپنی بانہ بندھوائی ہے۔

دو ہا

برجبا سی پرچھ بھگت ہرت آپ بندھو اودام	تا ہی دن تے پرگٹ بھو دا مو دراس نام
---------------------------------------	-------------------------------------

اودھیائے وسوان

اُدھار کرنا شیا م سندر کانل کو براورسن گریو کو

راجا پر بچیت نے اتنی کھٹا سنکر شکدیو جی سے کہا کہ اے ہمارا ج آپ پدھ پور بک حال دونوں درختوں کا برن کیجیے کہ کسواسطے نارد جی نے انکو شناپ دیا تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجا پچھلے جنم میں نل کو براورسن گریو دو بیٹے گبیر دیوتا کے شمیری مہادیو جی کی بھگت کرنے سے دو تندر ہو کر کیلاس پہاڑ پر رہتے تھے ایک دن وہ دونوں اپنی اپنی استریوں کو ساتھ لے کر بن بہار کو گئے تھے جب وہاں ندرا پی کر متوالے ہوئے تب استریوں سمیت نلے ہو ہو کر گنگا جی میں جل بہار کرنے لگے اور اس وقت اچانک نارد جی

وہاں آپہونچے تب انکی راستریان ناردمن کو دیکھتے ہی بڑھتے شرمندہ ہو کر اپنا اپنا کپڑے پہنتے لیکن اور وہ دونوں تنواری جوانی کے غور سے اندر سے
 بنا کر اسی طرح کھڑے رہے اور دولت کے غور سے انھوں نے ناردجی کو دندوت بھی نہیں کی اور انکو ناردجی کا اتنا بڑا معلوم ہوا یہ حال دیکھ کر نارد
 من بیٹے اپنے من میں کہا کہ دیکھو انکو دولت کا گھمنڈ ہوا اسلیے کام اور کر دو دھکے پس ہو کر اُسکو اچھا جانتے ہیں اور کسی کو کچھ نہیں سمجھتے اور آدمی دولت
 پاتے سے پرستری گن اور جیو ہنسار کے بنوا لکھتا ہے اور اپنے شہر کو ہمیشہ امر جاننا یہ نہیں سمجھتا کہ ایک دن ضرور اسکا ناش ہو جائیگا اور فرنے
 کے پیچھے اس بدن کو پڑے رہنے سے گتے اور کپڑے کھا جائینگے اور جلالے سے راکھ ہو جاوے گا اس لیے دھن دان آدمی لو اچھے اور مجھے
 کا بچار رکھنا چاہیے اور غریب آدمی کو غور نہیں ہوتا اور گیانی لوگ اس سنساری جھوٹی بابائوہ میں چھنسنکر اپنا بدن اور دھن اور پروار
 میں اور دھن دولت والے سے پرکھن نہیں ہوتا اور گیانی لوگ اس سنساری جھوٹی بابائوہ میں چھنسنکر اپنا بدن اور دھن اور پروار
 کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور گیانی اور ہر بھگت لوگ دھن دان کنکال ہونے میں بھی دکھ اور سکھ کو برابر جانتے ہیں ایسا بچار ان دونوں
 کا گھمنڈ توڑنے کے واسطے ناردجی نے یہ شاپ دیا کہ تم دونوں بجائی انولے کے دھنت ہو کر سنسار میں رہو تب تم کو دولت کا غور
 کرنے اور بڑا اپنے کا سوا ہلے گا جب کسی کو کچھ روک پیدا ہوتا ہے تب وہ اُسکا دکھ اٹھا کر دوسرے کے دکھ کو اسی طرح جانتا ہے جسکے
 پانوں میں کا شاپ تھا جو وہ دوسرے کے کانٹے چھینے اور روہ ہونے کا حال جانتا ہے۔

جوبانی | جا کے پانوں بجا سے ابوانی | سو کا جانے پس پیرانی |

جب تک آدمی دکھ نہیں پاتا تب تک اُسکو دوسرے کا دکھ دیکھ کر دیا نہیں آتی جوانی اور دھن کی شو بھا دھرم اور سیل اور لاج ہر وہ
 تم نے چھوڑ دی اس لیے تم کو تھوڑے دن ڈنڈ بھوگنا پڑیگا جب ان دونوں نے یہ بات سنی تب انکو اپنی دینیہ اور دھن کا غور ٹوٹ
 گیا اور دونوں بجائی ڈوڑ کر ناردجی کے چرٹون پر گئے اور بانٹھ جوڑ کر نیکو کیا کہ اس شاپ سے ہمارا اُدھار کب ہوگا ناردمن نے کہا کہ جب
 شری کرشن پر تھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے تمھاری بی بی خنم لیکر نندا اور خسو داجی کے گھر بال لیا کر نیگے تب تمھارا اُدھار ہوگا۔

دوہا | مودرشن کو گن سرس سمجھے کیوں بہ بچار | کرشن دس تم پاسے کے مویو تب اُدھار |

اور جا پر بچیت اسی شاپ سے وہ دونوں کھل میں آکر بھلا ارجن نام انولے کے دھنت ہوئے تھے اُس وقت تہی کرشن جی اُنکا شاپ
 یاد کر کے اُوکھل کو کھینٹے ہوئے ان دختون کے پاس چلے آئے اور دونوں دختون کے بیچ میں اُوکھل اٹھا کر اپنے اُدھار کا دیا کہ وہ دونوں بڑے
 اگڑ گئے اور ان دختون کے کرنے سے بڑی آواز آئی اور انکی جڑ سے دو پش بھستہ سندرا اور تین جوان پرکٹ ہوئے جب مویو میں پیارے نے اپنے
 پش پش روپ کا دوشن دیا تب دونوں بھائیوں نے اس مویو مورت کو دندوت اور پر کرنا کر کے ہاتھ جوڑ کر بتو کر کہا کہ ادر دینا ناٹھ سو
 آپ کے اور کون ہم ایسے ادھر مویو کی سہ لے آپ جنم اور جن سے رہتا ہو کہ بول ہر بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار
 لیتے ہیں اور سب سنسار آپ کی مایا سے پیدا ہوتا ہے اور برہما آدک دیوتا آپ کے چرٹون کا دھیان اپنے ہر دین رکھتے ہیں ناردجی نے
 ہمارے اوپر بڑی کربا کر کے شاپ دیا تھا جس کا رن آپ کے چرٹون کا دوشن ہو کر سب دکھ ہمارا چھوٹ گیا جس طرح سورج اور چندرا
 کی روشنی سے سب چیز دکھائی دیتی ہے اور اندھیرے میں کچھ نہیں سوچھ پڑتا اسی طرح آپ کا بھجن اور امن کرنے سے گیان کی تکھین
 کھل جاتی ہیں اور جو آدمی آپ سے کلمہ کہے گا وہ اپنا دکھ اٹھا لے گا جیسا کہ یہ سب اشدت سکر کرشن بھگوان بولے کہ ناردمن نے تم کو کون کو
 لوکل میں دھنت بنا دیا تھا جنھن کی کرپا سے تم کو ہمارا دوشن ملا اب جو کچھ تم کو اچھا سمجھو وہ بران مانگو ایسی کرپا اپنے اوپر دیکھنا کہ

اور من گریو نے جو کیا کہ اے ہمارے بھوجب آپ کا درشن لاتے ہم لوگوں کو کسی بات کی چھانین رہی لیکن اتنا بردان کر پا کر کے دیکھیں گے ہمارے
ہر روز میں نودھا بھگت آپ کی سدا جی رہی یہ بات سسکر شیم سند خوش ہوئے اور اچھا پور باب انکو بردان دے کر با کیا تپ و کون
بھائی ہوان پر بھیکر کتیر لوک کو چلے گئے۔

اودھیے گیا رہوان نند جی کا گوکل چھوڑ کر برندان بین لبنا

شکد یوٹی لے کہا کہ اے راجا پر بھیت جب وہ دولون درخت گر پڑے تب درخت گرنے کی آواز سکر جسودا جی بہت گھبراہٹ سے
وڑی تین اور جس جگہ شری کرشن جی کو باندھ گئی تھیں وہاں انکو نہیں دیکھا تب بہت گھبرا کر شیم سند رکا نام لے لیکر پکارنے
لگیں اور نند جی بھی جسودا جی کا چلا ناسکر وہاں وڑے آئے اور جہان دولون درخت گرے تھے وہاں پر کیا دیکھا کہ ان درختوں کے پیچ
بین ندال جی اوکل سے بندھے سرکڑے بیٹھے ہیں تب نند جی نے موہن پیارے کو اوکل سے کھول کر گود میں اٹھا لیا اور چھاتی سے
لگا کر رونے لگے اور جسودا جی پر کڑو دھ کر کے کہنے لگے کہ تو نے میرے بران پیارے کو اوکل سے کیوں باندھا تھا آج پریشور نے اسکا
پران پچا یا مسوقت موہن پیارے جسودا جی کی طرف کنکھیوں سے دیکھا کہ اپنی آنکھ ملتے جاتے تھے تب جسودا جی نے انکو نند جی کی گود
سے لیکر اپنے گلے سے لگا لیا جیسے سانپ اپنا کھویا ہوا من پاوے ویسی خوشی جسودا جی کو ہوئی اور گو پیمان موہن پیارے کا پران بچنے سے
بہت خوش ہوئیں اور نند اور اپنڈا دک وہاں اکٹھا ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ایسا پرا د درخت آندھی آئے بغیر چڑھے کیوں نہ اٹھ گیا اس بات
کا ہر تعجب معلوم ہوتا ہے تب گوال بالوں نے جو سب چر تزدیکھا تھا جیوں کا تیوں کہ سنایا لیکن ان کو کون کی بات کون بشواس نہ کر کے
آپس میں کہنے لگے کہ موہن پیارے سے اتنے بڑے درخت کیوں نہ گرے ہونگے دوسرے نے کہا کہ ایسا جی ہوا ہو گا پریشور کی گت
پریشور جانے دوسرا کون جان سکتا ہے اسی طرح سب کو بی تعجب کی باتیں کرتے ہوئے موہن پیارے کو گھر میں لے آئے اور نند جی نے داہن
اور دھتتا ہر ہمنون اور کنگا لون کو دے کر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے بیٹا تم کو بھی کوئی آدمی درخت میں سے نکلے ہوئے دکھلائی دیا تھا جی
جی نے کہا کہ اے راجا با میں نے کچھ نہیں دیکھا یہ بیٹھی بات سنتے ہی نند جی نے انکو اپنے گلے سے لگا لیا اور اُسکے بدن میں جو دھور لگی
تھی اُسکو پوچھا لاتے نندال جی پوئے۔

سور پٹھ | ماکھن لاری ماست بھوکھ لکی موکو بہت | آج نہٹھایو پرا ت سنتت بچن جسمت ہنس |

یہ بات سنتے ہی جسودا جی نے ماکھن روٹی اور میوا مٹھائی آدک لادیا اور موہن پیارے نے گوال بالوں سمیت بڑے آندھے سے بھوجن کیا۔ جب
شری کرشن جی کی برس کا ٹھہ کا دن آیا تب نند جی نے اپنے ذات بھائیوں اور براہمنوں کو آدر پور بک کھلا کر پڑی خوشی منائی اور اپنڈا دک
گوالوں سے کہا کہ گوکل میں ہمیشہ نت نیا آتما ت اٹھتا ہے اسلئے دوسرے استھان پر جہان گھاس اور پانی کا کسکھ ہو چکا ہے لہذا چاہیے یہ سسکر اپنڈ
نے کہا کہ برندان میں جہان گو بر دھن پر بہت ہر دکان چکر رہو تو بہت آرام پاویں گے جب یہ صلاح سبکو بھلی معلوم ہوئی تب دوسرے دن
اچھی ساعت میں نند جی اپنے ذات بھائی گوکل باسی اور گھر کے اسباب سمیت برندان کو گئے اور سندھیا سحر پہو چکر برندا دہی کا
پو جن کیا اور خوشی سے وہاں رہنے لگے شیم سند رک کی کر پاسے سب برندان پھل اور پھول اور گھاس آدک سے ہر اچھا ہو گیا اور
سب طرح کے سند زنجھی بولتے لگے اور سب لوگ وہاں اپنے واسطے اچھے اچھے مکان بنا کر خوشی سے رہنے لگے اور گوا اور پھڑے آدک
نے وہاں چرے کا بہت سکھ پایا اور سب کو فی فی نی بیلا سیکھو ناٹھ کی دیکھ کر سکھ پاتے تھے۔

دوہا	شکستہ جہمت اور نہ دکو کو کر سکے بھگت ان	اسکل سکھن کی مکھان ہر جہان رہے سکھ مان
<p>اگر راجا جب برجنا تھی پانچ برس کے ہوئے تب انھوں نے نندرا نی سے کہا کہ ادرتیا بین جی پھر اچرا نے جاؤ نکا تو بل داؤ گھیا سے کہدے کہ بن میں جگوا کیلا نہ چھوڑ میں تب جسودا جی پوئین کہ ادرتیا پھر اچرا نے کے تھار سے میراں بہت رشکے نو کرہن میری آنکھوں کے سامنے سے الگ نہویہ سکر نندرا ل جی نے کہا کہ جو تو گھکا پھر اچرا نے اور طینے سے کروا سٹے جنکل بین نہ جانے دے کی نو بین ، مکن روتی نہیں گھاؤ نکا جب جسودا جی گھیا جی کی بٹھ کرنے سے ہار لکین تب اچھی ساعت میں برا ہمنوں کو کچھ دان سے کرب گوال بالوں کو بلا کر شیا م اور بلرام کو سونپ کر ان سے کہا کہ تم لوگ پھر سے پرا نے بہت دور مست جانا اور سا بچہ ہونے سے پہلے ، لون بھائیوں کو گھر لے آنا اور انکو جنکل میں کیلے نہ چھوڑ کر اپنے ساتھ لیے رہنا جب اس طرح تھا کر شری کرشن اور بلرام کو پھر سے چراتے کے واسطے بدھا کیا تب شیا م اور بلرام گوال بالوں سمیت جمانا کر سے پھر سے پرا آراہیں میں گھیننے لگے۔</p>		

دوہا سورٹھ	دیلے پھر بگراے سب چران اپنے رنگ ہار گھنن کی مال سیس مکٹ کٹ پنت پٹ ماکھن روتی اور جل سبتیل جھاک بناے	پھر چروٹ نندست بل گوالن کے سنگ بانو گھنن لال ڈولت گوالن سنگ پرت انجو جہدی گوال سنگ جہمت جہ پھاسے
---------------	---	--

جب کنس نے سنا کہ نندرا دک کوپ کوکل چھوڑ کر برندا بن بیسے من تباہتے بستائمر کو بلا کر بنے کر کے شیا م سندر کے ارے کے واسطے پھیا جب بستائمر پھر اڑوپ بنکر برندا بن میں آیا اور پھر سے شیا م سندر چراتے تھے ان میں وہ بھی بلکر خرنے لگا اور اس کو دیکھتے ہی سب پھر سے ادھر ادھر بھاگ گئے تب شیا م سندر اتر جہا میں نے اسکو پہچان کر آنکھ کے اشار سے سے بلرام جی سے کہا کہ ادر بھائی یہ راجھس کنس کے بھیجنے سے پھر اڑوپ بنکر میرے مارنے کے واسطے آیا ہے جب بستائمر اپنی گھات لگائے ہوئے چرتے چرتے شری کرشن جی کے پاس آپہونچا تب موہن پیارے نے اس کا پھیلایا لون پلا کر گھمایا اور ایک درخت کی ٹبر پرا لیا پڑکا کہ جان اسکی نکل گئی۔

مارنا شری کرشن جی کا بستائمر کو



اس وقت دیوتوں نے شیام سندر پر پھول برسائے اور گوال بال بولے کہ اوندلال جی تم نے بہت اچھا کیا جو اس کیٹ روپ راجپس کو مارڈالائین تو یہ ہم سب کو دکھا جاتا پھر آپس میں سب خوش ہو کر ٹھینے لگے جب راجا کنس نے ہنسنا سر کے ترسے کا حال سنا تب بہت مسخ کر کے ایک سڑا کے بھائی کو بھیجا وہ جلا روپ ہو کر نرندین میں آیا اور ہنارے پہاڑ کی صورت بن کر اس گھات میں بیٹھا کہ شری کرشن اور جن تو پھلی کی طرح اٹکو نکل جاؤں اور شیام سندر نے اُسکو دیکھتے ہی جانا کہ یہ راجپس ہے اور کسی گوال نے نہیں پہچانا جب گوال بالوں نے تو جن پیارے سے کہا کہ اے بھائی ہم نے تو کبھی اتنا بڑا جلا نہیں دیکھا تب شیام سندر بولے کہ تر نوگ دھیرج رکھو ہم سے مارنیے ایسا کہ مکر نندلال جی گوال بالوں ہمکے منع کرنے پر بھی اُس بگلے کے پاس چلے گئے تب وہ شیام سندر کو اٹھا کر نکل گیا اور ننھا پنا بند کر کے خوش ہو کر من میں کہنے لگا کہ آج میں نے بیسا سڑا اپنے بھائی کا بدلا لیا اور یہ حال دیکھتے ہی سب گوال بال بیا نکل ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ تر نوگ جسوٹا جی سے جنھوں نے اپنا بیٹا ہم کو سو نپ دیا تھا کیا کہینا اس وقت بلجھدر جی بھی یہ معلوم کران پیچھے رہ گئے ہیں ایسا کہتے اور رونے ہو رہے گوال بال مارے ڈرکے وہاں سے بھاگے جب تھوڑی دور پر بلجھدر جی نے پھینٹ ہوئی تب اُن لڑکوں نے بلجھدر جی سے کہا کہ ہمارے منع کرنے پر تم وہیں پیارے بگلے کے پاس چلے گئے اور وہ اٹکو نکل گیا بلجھدر جی بولے کہ تم سب دتو نندلال جی اسکو مار کر پھر تم سے آملین گے جب شری کرشن جی نے گوال بالوں کو پوچھی دیکھا تب اپنے بدن میں ایسی جو الاینی گرمی میدا کی کہ اُس بگلے کا پیٹ جلنے لگا جب اُس راجپس نے بیا نکل ہو کر شیام سندر کو اٹھ دیا تب شری کرشن جی نے ایک پلہ اُس کی پی بگلے کی جو پوچ کا پانوں کے نیچے دبا کر اور دوسرا پلہ جو پوچ کا ہاتھ سے پکڑ کر حیر ڈالا تب وہ بگلا مر گیا اس وقت دیوتوں نے بڑی خوشی سے باجن بجائے۔

مارا جانا ایک سڑا چھس کا



دوہا	جگ سڑا سڑا کیو ادھم ا سرتن تیاگ	سڑا ہر گھت بر گھت سمن نکن سوت اترگ
جب تر نے وقت اُس بگلے نے بڑی آواز کی تب بلرام جی نے گوال بالوں سے کہا کہ دیکھو کھنیا نے راجپس کو مار ڈالا چلو ہم لوگ بھی دیکھیں جب سب لڑکے اور بلرام جی وہاں پر گئے تب نندلال جی نے اپنے سکھا لوگوں سے کہا کہ ہم نے جو پوچ بھاڑ کر رکھو مارا یہ بیات سنتے ہی سب گوال بال پریشور کو منا کر کہنے لگے کہ آج نندلال جی کا پران ناراین جی نے پچایا اور تینوں لوگ میں انکا مارنے والا		

کوئی نہیں بوجھ سے یہ پیدا ہوئے تب سے انھوں نے کئی راجھسون کو مار ڈالا ہمارا بھگ سچنا پانچویں جو ہم انکے سکھائے ہیں جب موہن پیارے سا بچہ سب کو ال بائون اور بچڑوں سمیت ہنستے اور کھیلتے ہوئے اپنے گھر آئے تب مرن کی دھن سننے ہی سے جب خوش ہو کر اپنے گھر سے باہر نکلے اور بنواری لال کی چھب دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کین اور گوال بائون نے اپنی اپنی ماما اور سو داہی آدک سے بگاڑ اور تباہی دونوں راجھسون کے مارے جانے کا سب حال جیوں کا تیون کہہ دیا۔

دوہا

موہن لیلاندسون کو این کمی سنا کے
سن گوالن کے لکھن تے بتسا ستر کو گھات
دی دیو مٹاے کے مات لیو اڑلاے
جسمت سب کے پانوں پڑ بار بار چھتات

سورھ

بھئی مہر اتر ہ بچے آج ہر اسرے
میں نہ بگاڑ پو کا دہ بھئے سہا یک آے باہو

اور اچھا اس دن بھی مندی نے بہت دان موہن پیارے کے ہاتھ سے دلوا کر کہا کہ ہم لوگ کو کل چھوڑ کر بنڈا بن آسے سپرچی ہر روز نئے نئے امتیات شری کرشن جی کے پیچھے اٹھا کرتے ہیں اب یہاں سے بھاگ کر کمان جاوین پریدیشور کی کرپا سے ہمارے گل کے دیو مٹا سہا یک ہوئے جو شام سندرا کپران راجھسون کے ہاتھ سے پیا اور سو داہی بہت پھینا کر نندال جی کو سمجھانے لگین کہ اے بیٹا تم بن میں منت جایا کرو تمہارے پیچھے بہت راجھس لگے رہتے ہیں تب موہن پیارے نے کہا کہ اے مہیا جھکو جنجل میں گوال بال اکیلے چھوڑ دیتے ہیں اور میں نے ہاتھ سے بہت دکھ پاتا ہوں اب میری بلا بے پچھراڑے جاسے تو جھکو جگئی بھو نرانگا دے میں کانوں میں کھیل کروں

دوہا

موہ لیو من جنن کو مدھرے پن سناے
بتسا ستر کو سوچ ڈر چھن میں دیو مٹاے

اور اچھا بسور جی نے خوش ہو کر اس وقت انکو جگئی بھو نرانگا دیا تب وہ گوال بائون کے ساتھ اس سے کھیلنے لگے اور گویا مانا شری رادھا جی کا پہلی مرتبہ شری کرشن جی سے بھو نرا جگئی کھیلتے ہوئے



منہ لال بنی کے ساتھ بہت پریت رکھ کر ایک ساعت بنا دیکھے اُنکے نہیں رہتی تھیں اس لیے جب چلکی کھیلنے میں کوئی برجیالا اُنکے پاس آ کر کھڑی ہوتی تب منہ لال جی خوشی کی راہ سے چلکی لکھا کر اُسکے گینے میں جوگے میں پہنچے رہتی تھی پھنسا کر اُسکو چھڑتے تھے اور وہ گویا پان اُنتہ کران سے شوکش رہا کھڑے میں کالیان دیتی تھیں اور جب شمسی کرشن جی کسی سے ہانٹن اور پرنیڑوک پھل مول لیکر جو اناج اُسکو دیتے تھے وہ شمسی کرشن جی کو عمامے موقی اور تن ہونا تھا اس لیے بہت برجیالا بیچنے کے بہانے سے لاپچ کے مارے اُنکے یہاں آتی تھیں اور موہن پیار کے اسی طرح ہر روز نئی لیلیا لڑکے برنڈا بن باسیون کو سکھ دیتے تھے۔

دو پا	دھن دھن برج کی ناز دھن بسدا دھن نند	بورش جٹے سدان میں برہم سچداند
سورٹھ	کہہ کہہ دیو سمدان دھن دھن برنڈا بن	جہان چراوت کا سے رکھل جمن مرگٹ من

اسی لکھ سنا کر شکند یو جی نے کہا کہ اور جا کواں بانوں نے پھیلے جنم میں پرائن کیا تھا اس سبب سے پر برہم پریشور کے ساتھ جن کا ورشن برنہاجی وغیرہ کو بھی دھیان میں ہی جلدی نہیں ملتا تو وہ سب طہیتے تھے۔

ادھیارے بار ہواں۔ مارنا شمسی کرشن جی کا اگھا سردیٹ کو

شکند یو جی نے کہا کہ اور جا ایک دن شمسی کرشن جی جہاں انارے کھیلنے گئے وہاں پریشیام سندھو اور پ بنائے پتیا نمبر کی کھینی کا چھ کر پٹ کٹل کٹل پٹ پٹے اپر ناؤ تھ لکھیا ہاتھ میں لیے ایک سکھ کے ساتھ گندھے پر ہاتھ دھوئے ہوئے کھڑے تھے وہاں شمسی لادھا برکھان دلاری جو کھینی جی کا اور ہار بہت سندھو سات اظہ برس کی تھیں اسنان کر کے گین جب شیشام سندھو اور شمسی لادھا جی کی آنکھیں سامنے ہوئیں تب پھیلے پریت یاد کر کے شمسی کرشن جی انپر مومست ہو گئے اور شیشا لکھ کر پیم جی انپر لگا گیا جب ولو کی پریت اُنتہ کران سے بڑھی تب برنڈا بن ہماری نے ہنس کر پوچھا کہ تمہارا کیا نام اور تم کسکی بیٹی بہت سندھو اور کوری ہوا ج تک ہم نے تم کو کبھی نہیں دیکھا تھا یہ بات پریت بھری ہوئی سن کر شیشا جی بولیں کہ میں برکھان جی کی بیٹی ہوں اور لادھا کا میرا نام ہیں اپنے کھریں سکھیوں کے ساتھ کھیلا کرتی ہوں باہر نہیں نکلتی اس لیے تم نے مجھ کو نہیں دیکھا ہو گا پر میں نے سنا تھا کہ منڈجی کا بیٹا گویہون کا ناکھن چیرا چیرا کرکھا یا کرنا ہوا ج میں نے تم کو دیکھا تھیں زندگیاں ہو یہ سن کر موہن پیار سے نے کہا کہ میں نے تمہارا کیا چیرا یا ہمیرا من تھا رے ساتھ کھیلنے کو چاہتا ہوں تم دو گھڑی آکر میرے ساتھ کھیلا کرو شیشام سندھو کی پیاری پیاری باتیں سن کر شمسی لادھا جی بھی اُنتہ کران سے انپر مومست ہو گئیں لیکن سکھیوں کے ڈر سے پریم ایناٹا ہر نہیں کیا۔

دو پا	کینٹ پریت پرکٹ نہیں دوو ہر دو چھیا سے	منموہن پیاری چلی کھر کو نہیں جلا سے
-------	---------------------------------------	-------------------------------------

اسوقت تو شمسی لادھا جی یہ باتیں کر کے اپنے کھر چلی گئیں پر من اُنکا موہن پیار سے میں لگا رہا شام کے وقت شمسی لادھا جی اپنی ماتا سے دووہ دہانے کا بہانہ کر کے کھرگ میں موہن پیار سے سے بھینٹ کرنے کو چلیں۔

دو پا	دو ماتا سے دوہنی چلی دواون گا سے	من اٹکیو نند لال سون گئی کھرک ستمما سے
سورٹھ	ناگ تک سوچت جاے کٹ کھون ہ سادو	جن من ایو جڑا سے کھرگ مان مو سون کہیو

اسی چیرا چھینتا جب لادھا پیاری اور موہن پیار سے سے کھرگ میں بھینٹ ہوئی تب شیشام سندھو نے اپنی مایا سے گھٹا اور بکلی پرکٹ کہہ کر اسی کھر پریم پور بک اُسے باتیں کہیں جب لادھا پیاری دیر چوڑے سے بڑھ کر اپنے کھر چلیں تب

گم ہوئے پیار سے لے کر ساری آپ اور بھلی اور اپنا پتیا میرا نہیں دیر یا جب موہن پیار سے وہ ساری اڑھے ہوئے اپنے گھر آئے تب جسٹوداجی نے اٹو دیکھا کہ اپنے من میں بچا کر کیا کہ اسنے کسی گوپی سے پریت کر کے اسکی ساری لے لی ہوشی کرشن اتر جامی نے جسٹوداجی کے من میں کہا کہ آج میں جتنا کنار سے گم ہوئے کو پانی پلانے گیا تھا وہاں ایک گوپی اپنی ساری رکھ کر اسٹان کرنے لگی ایک گم ہوئے وہاں سے بھاگی جب میں گم ہوئے گیا تب اس گوپی نے ڈر کے مارے جلدی میں میرا پتیا میر جو جمناجی کے کنار سے رکھا تھا میں لیا اور اپنی ساری چھوڑ کر چلی گئی وہ برجبالا میری بیچانی ہوئی ہر ابھی جا کر اپنا پتیا میر لیے آتا ہوں یہ کہہ کر وہاں سے باہر چلے آئے اور اپنی مایا سے اسی ساری کو پتیا میر بنا لیا اور پھر جسٹوداجی کے پاس جا کر کہا کہ میں اپنا پتیا میر بدل لایا جسٹوداجی اُنکی بات سچ مان کر چسپ ہو رہیں اور رادھا پیاری دودھ ڈہا کر شام سندھ کا پتیا میر پہننے ہوئے اپنے دروازے تک پہنچیں اور گھبرا کر اپنی ماما کو پکارا اُنکی آواز سننے ہی کہتے تانا دوتھی آئیں اور اپنی بیٹی کو گھرائی ہوئی دیکھ کر پوچھا کہ اڑ بیٹی تو اپنے گھر سے ابھی بھلی چنگی گئی تھی تیرا کیا حال ہو گیا تب رادھا پیاری نے کہا کہ ایک لڑکی جسکا نام میں نہیں جانتی میرے ساتھ ساتھ چلی آتی تھی اسکو سانپ نے کاٹا وہ میرے شہس ہو کر گر پڑی تب میں ڈر گئی جب نندکمار کے جھاڑنے سے وہ اچھی ہو گئی تب میں اپنے گھر آئی یہ بات سننے ہی کہتے تانا رادھا پیاری کو گلے سے لگا کر کہا کہ تجھکو پریشور نے موت سے بچا یا میں جگو بار بار منع کرتی ہوں تو میرا کہتا نہیں مانتی ہر کبھی باہر دیکھنے اور کبھی جتنا کنار سے نہاتے اور کبھی گھر میں دودھ ڈہانے جایا کرتی ہر اور کھیلنے وقت آسمان کی طرف دیکھ کر میں ہر اپنا پانوں نہیں دھرتی اب تو کہیں باہر کھیلنے مت جایا کہ یہ بات اپنی ماما سے سنکر رادھا پیاری اپنے من میں کہنے لگیں کہ آج میں نے اپنی ماما سے اچھا چھل کیا اور موہنی صورت کا دھیان ہر دے میں رکھ کر اپنی ماما سے کہا اب میں ہر نجا کر گانوں اور گڑھی میں کھیلنا کرونگی اسی را جا پر کھیت رادھا پیاری کے من میں موہن پیار سے ایسے بس کے تھے کہ بنا انکے دیکھنے رادھا پیاری کو جین نہیں پڑتی تھی اس کارن تیسرے دن پھر رادھا پیاری دودھ ڈہانے کے ہمانے سے شام سندھ کے گھر پر آئیں اور مارے شرم کے بھیتیر میں لیکن دروازے ہی پر سے شام سندھ کو پکارا رادھا پیاری کی آواز سننے ہی موہن پیار سے نے جسٹوداجی سے کہا کہ اڑ میا کل میں جتنا کنار سے رادھا پیاری گیا تھا ایک گوپی میرا ہاتھ پکڑ کے گانوں میں پہنچا گئی تب میں گھر پہنچا نہیں تو نہ معلوم بھول کر کہاں چلا جاتا سو وہی برجبالا میر سے ساتھ کھیلنے آئی ہر پرتیرے ڈر سے یہاں نہیں آتی ہر تو اسے بھیتیر بلا دے یہ کہہ کر شام سندھ نے اپنی ماما سے جسٹوداجی پر ایسی ڈال دی کہ اُن کو بھی رادھا پیاری کی بات ہو گئی تب جسٹوداجی نے شام سندھ سے کہا کہ تو اسکو بھیتیر بلا لے یہ بات سننے ہی موہن پیار سے جب رادھا پیاری کی ہانہ پکڑ کر بھیتیر لے آئے تب جسٹوداجی نے اُن کی سندھ زانی دیکھ کر بڑے پریم سے اپنے پاس بیٹھا کر پوچھا کہ اڑ بیٹی تو کون گانوں میں رہتی ہر میں نے آج تک تجھکو کبھی نہیں دیکھا تیرا اور تیرے ماما پتیا کا کیا نام ہر کل میرا موہن پیار راہ بھول گیا تھا تو نے بہت اچھا کیا کہ اسکو گانوں میں پہنچا دیا شام سندھ نے کہا کہ میرا نام رادھا ہے۔

دوہا	میں بیٹی برکھان کی تم کو جانتا مامے بہت بار ملو بھیتیر جمن کے تھ آئے
یہ سنکر جسٹوداجی نے کہا کہ میں جانتی ہوں کہ تیری ماما بڑی کلوتی اور برکھان تیرا پتا بڑا دیکھ ہر تب رادھا پیاری ہنس کر ٹولی کہ میرے باپ نے تم سے کیا ڈھٹائی کی تھی یہ پریم بھری ہوئی باتیں سننے ہی جسٹوداجی نے رادھا پیاری کو اپنے گلے سے لگا کر	

بہت پیار کیا اور من مہن پیا کیا کہ اس گنہگار کا بواہ موہن پیار سے سے ہوتا تو بہت اچھا تھا پھر جسودا جی نے رادھا پیاری کا مہر لیا اور شہر نگار کیا اور بہت اچھا گت اور کپڑا پہنا کر میوا اور مٹھائی اور تل چاوری اُسکی گود میں ڈال کر کہا کہ تو کھیا کے ساتھ جا کر کھیل یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری خوش ہو کر ندلال جی کے ساتھ کھیلنے لگی اور اجا پر چھپت شیا اور شیا م ایسے سن رہے کہ جنکے روپ کا برن شیشی جی اور گیش جی بھی نہیں کر سکتے دوسرے کی کیا سا مہر ہے جو انکی تعریف کر سکے۔

دو با | کھیلت دوو جھگڑن لئے بہرے پریم آباد | انوکھن اور دامنی کرت پیر شہر باد |

جسودا جی ان دونوں کو کھیلتے ہتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور رادھا پیاری سے کہا کہ ہر روز یہاں اگر میرے موہن پیارے کے ساتھ کھیل کر اور شیا م سندر رادھا پیاری سے ہنس کر بوسے کہ تم لاج چھوڑ کر ہمارے یہاں کھیلنے آیا کرو تمھارے ساتھ کھیلنے سے میرا من بہت پر سن ہوتا ہے رادھا پیاری یہ بات موہن پیارے کی سن کر مسکراتی ہوئی اپنے گھر چلی گئی۔

دو با | پریم ناگری رادھا کا ات ناگر برج چند | کرت اپنی گھات دوو بندھے پریم کے چند |

جب رادھا پیاری شہر نگار کیے ہوئے اپنے گھر پہنچی تب کیرت انکی ماما نے پوچھا کہ تو کہاں گئی تھی اور تیرا یہ شہر نگار کسے کر دیا ہے تب رادھا پیاری بولیں کہ میں جسودا کے گھر گئی تھی انھوں نے تمھارا اور میرے باپ کا نام پوچھ کر مجھ کو بہت پیار کر کے میرا شہر نگار کر دیا۔

دو با | میرے ہر بنی گئی بینی لال بنا سے | پہنائی سچ ہاتھ سے ساری نئی منگائے |

اور ماما تل چاوری اور میوا مٹھائی میری گود میں ڈال کر مجھے بلا کیا اور تم کو ہنسی کی راہ سے گائے بجائے کر گالیان دین یہ بات سن کر کیرت جی بہت خوش ہوئیں اور یہ حال برسانے کانوں کی گو پیوں نے سن کر جسودا جی کو ہنسی کی راہ سے بجائے کر گالیان دین و کیرت نے جسودا جی کے من کا حال جان کر سب گو پیوں سے کہا کہ میری بیٹی بھلی اور موہن پیار شیا م گھٹا کے برابر بہت من بھاونی و نونق اہنہ جو ک میں کیرت جی کو بھی اس بات کی چاہنا ہوئی کہ رادھا کا بواہ ندلال جی سے ہو تو بہت اچھا ہوا ایسا پکار کر انھوں نے یہی بات اپنے پتے پر بھونان جی سے بھی کہی۔

دو با | جھل کشور سو روپ برنڈا بن سکھ کھان | نو دو لہہ ڈامن سدا رادھا شیا م سجان |

پر بھجان جی بھی اپنی استری کی بات سن کر خوش ہوئے اسی طرح رادھا پیاری ہر روز ندلال جی کے گھر آ کر موہن پیارے سے کھیل کر تھی اور شیا م سندر بھی رادھا پیاری کے ساتھ بہت پریت رکھتے تھے اور رادھا پیاری جب کبھی بھی اپنی گون کا دودھ دہانے کے واسطے نہوہن پیارے سے کہتی تھی تب وہ بڑے پریم سے انکی گود دہ دیا کرتے تھے۔

دو با | دھین دھاوت لاڈلی دہنت نند کو لال | سو سکھ کا سون جاے کہہ دیکھت برج کی بال |

ایک دن رادھا پیاری شیا م سندر سے گود دھا کر جب دو دھ لیکر اپنے گھر چلی اس وقت موہن پیارے نے انکی طرف دیکھ کر مسکرا دیا تب رادھا پیاری وہ مسکان دیکھتے ہی موہت ہو گئی جب راہ میں سکھیوں نے اُنسے پوچھا کہ آج تیرے گائے دہنے والے گوال کہاں گئے جو تو نے ندلال جی سے گائے دہائی ہے تب رادھا پیاری شیا م سندر کا نام سنتے ہی ایسی بے ہوش ہو کر گر پڑی کہ دودھ کا برتن اُسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور گرتے وقت سکھیوں سے بولی کہ تمھو کالے سانپ نے کاٹا ہے یہ بات سنتے ہی سب سکھیان رادھا پیاری کو اٹھائے لے گئے آئین اور کیرت رانی سے سانپ کے کاٹنے کا حال کہہ دیا تب کیرت رانی نے بہت گئی بلا کر چھڑ چھوٹ کر آئی لیکن اُسکو تو پریم روپی سانپ نے کاٹا تھا اس سبب سے شہر بستر سے کچھ فائدہ نہوا

جب وہ اسی طرح بڑی زہری تب سہیلیوں نے جو اُسکی پریت کا حال جانتی تھیں کیرت جی سے کہا کہ نندھن کا بیٹا بڑا کئی ہے اُسکو بلا کر دکھاؤ تو اُسکو آرام ہو جائیگی یہ سنکر کیرت جی بولیں کہ ایک دن رادھکالے آگے بھی مجھ سے کہا تھا کہ کوئی لڑکی سانپ کاٹی ہوئی کو نندھن کو شورو نے اچھا کر دیا تھا یہ بات یاد رکھے کیرت جی نے جسو دا جی کے پاس جا کر کہا کہ میری بیٹی کو سانپ نے کاٹا ہے تم موہن پیارے کو میرے ساتھ کر دو کہ وہ منتر پڑھ کر اُسے اچھا کر دے یہ سنکر جسو دا جی بولیں کہ اے موہن میرا نادان لڑکا منتر پختہ کیا جانے کسی گئی کو بلا کر دکھاؤ آج تک میں نے اُسکے منتر پختہ جاننے کا حال نہیں سنا ہے تب کیرت جی نے کہا کہ میں نے رادھکالے سے ایک لڑکی کے سانپ کاٹنے اور کھینچنے کے اچھا کر دینے کا حال سنا تھا تم دیا کی راہ سے جلدی اُسکو بلاؤ تو اتنی اچھا ستا کر شکر ہو جی تے کہا کہ اے رادھا پر کھپت جب کیرت رانی موہن پیارے کو بلائے جا چکی تب لکتا سکھی نے جو اُنکی پریت کا حال جانتی تھی یا ایک بر جبالا کو موہن پیارے کے پاس جہان پر وہ کھیلتے تھے سمجھا کر کھینچا تب اُس کو پی نے نندالال جی سے جا کر کہا۔

دوہا | اہو مہر کے لاڈلے موہن ششیام سبجان | اکت سیکھے یہ گو دہن ہم سے کہو بھکان

اے نندھن آج پرآت سحر جسکی گائے تم نے ڈہی تھی وہ اسوقت بیہوش پڑی ہے کیوں تھا رانا نام لینے سے اچھ کھول دیتی ہے اور اُس نے گرتے وقت یہ کہا تھا کہ مجھکو کالے سانپ نے کاٹا ہے کوئی منتر اور خیر مسکو انہیں کرنا اسیلے تم چلکر اپنی کر پاد شست سے اسکا زہرا تارو اور تمھارا شیا م رنگ دیکھکر میں جانتی ہوں کہ یہ لہر تمھارے مسکان کی اُسے پڑھی ہے جلدی چلکر اُسکو اچھی کر دو اور وہ تمھارے برہ کی آگ میں جل رہی ہے اپنے چند رکھ کی شبیلتانی سے اُس پر ہنی کی آگ بجھا دو جو تم اُسکو نہ جلاؤ گے تو ہم لوگ نندھن کے دروازے پر جا کر تمھارے اوپر اپنی جان دے دیں گی کیرت جی اُسکے دکھ سے بیا کل ہو کر جسو دا جی کے پاس تم کو بلائے گئی ہیں یہ بات سنکر موہن پیارے نے مسکرا کر اُس سے کہا کہ جو رادھا پیاری کو کالے سانپ نے بھی ڈر سا ہو گا تو بھی میں اُسکو اچھی کر دوں گا ایسا امکر اُس سکھی کو پلا کیا اور آپ اپنے گھر چلے آئے تب جسو دا جی نے اُسے ہنس کر پوچھا کہ اے بیٹا تم کچھ سانپ کاٹنے کا منتر جانتے ہو یہ سنکر نندھن نے بولے کہ اے بیٹا تیری سوگند ہو میں ایسا منتر جانتا ہوں کہ جو میں سانپ کے کاٹے ہوئے کو دیکھنے پاؤں تو وہ مرنے نہ پاوے جسو دا جی نے کہا کہ اے بیٹا رادھا کو سانپ نے کاٹا ہے تم کیرت جی کے ساتھ جا کر اُسکو آرام کر دو ششیام سندھن یہ آگیا پاتے ہی خوش ہو کر کیرت جی کے ساتھ گئے جب کیرت جی نندالال سمیت اپنے گھر پہنچیں تب رادھا پیاری کو بہت بیا کل دیکھکر موہن پیارے سے بتی کر کے کہا کہ اے نندھن اچھا اور کھچو اپنے اوپر کھچو اور کھچو رادھا کو اچھی کر دو جیسے رادھا پیاری نے موہن پیارے کے آنے کا حال سنا ویسے اچھا ہر دے ٹھنڈھا ہو کر پریم کے انسو بہنے لگے جب شری کرشن جی نے کچھ پڑھ کر اپنی مرنی شری رادھا جی کے بدن سے چھوادی تب شری رادھا جی نے ہوش میں آ کر اپنا بدن کپڑے سے ڈھانپ لیا اور ششیام سندھن کو دیکھ کر اسی وقت اچھی ہو گئیں اور اپنی ماما سے پوچھا کہ آج کیا ہے جو اتنے آدمی جہان اگھے نہوئے ہیں تب کیرت جی نے کہا کہ اے بیٹا تو سانپ کے کاٹنے سے مرنے کے برابر ہو گئی تھی تجھکو نندالال جی نے اپنے منتر سے جلا یا ہے اُسے تجھکو کیا پردہ کرنا چاہیے کیرت جی نے شری کرشن جی کو گود میں اٹھا لیا۔

دوہا | ار لگائے مکھ چوم کے پن پن پیت بلا سے | دھن کو دکھ جسو ست مہر جہان او تر لو ا سے
کچھ میوا پکوان کہیو کھان گھنشیام سے | پلا کیو دسے پان کیرت ششیام سبجان کو

اور راجا جب شہری کرشن کے بان بڑھنے سے سانس چھینیں اس سانپ کی بند ہو گئی تب جان اسکی بڑھاؤ یعنی سرتور کر نکل گئی اور شہیام سندری سب گوال بال اور بچھرون سمیت جیون کے تیون اس اجگر سے پیٹ سے باہر نکل آئے۔

شہری کرشن جی کا گوال بالوں اور بچھرون سمیت اگھاسر کا سرتور کر



اس وقت دیوتوں نے بہت خوش ہو کر بڑا بین بھاری پرچھول برسائے اور راجش اور دیت لوگ یہ سب شہیام سندری کی دیکھ کر سوچ کر نکلے اور پتھن آگھاسر کا سرتور کر کرشن بھگوان کے منہ میں سما گیا۔

دو ہا | ماگھن پرچھول پرچھول سے ہم باہر ناپ سے جانے | تاپ تاپ کیسے رہے ہے آپ جاہ مگو ماتھ

اور اہا اس طرح اس راجش کی گت دیکھتے ہی دیوتوں نے شہری کرشن جی کو پون بزم جان کر انکی گت کی اور سب گوال بال شہیام سندری سے کہنے لگے کہ تم نے اس راجش کو مار کر ہم لوگوں کو کاپران بچا یا نہیں تو آج ہمارے نرنے میں کچھ باقی نہیں رہا تھا یہ سرتور کر شہری کرشن جی بولے کہ اے بھتی میں نے تمھاری سبک دینا ہے اس راجش کو مارا جو تم لوگ نہ ہوئے تو یہ راجش مجھ سے مارا نہ جا رہا ایسا اگھاسر شہیام سندری گوال بالوں کے ساتھ کھیلنے لگے۔

دو ہا | گات کھیل گت ہمت سب سگھابہر ندیہ ساتھ | بڑا بین کے کچھ بین بڑا بین کے ناگھ

اور بدن اس اجگر سانپ کا سوتھکر مپار کے برابر اس جگر بڑا رہا کبھی گوال بال اس کھال کے پھینتے گھسکر اور کبھی اسکے اوپر چڑھکر کھیل کرتے تھے اور اس راجش نے مرتے وقت دھیان مری منور کا کیا تھا اس سے پرہم بدکو ہو پچا اور راجا پر کھیت تم یہ بات بشواس کر کے جانو کہ جو لوگ مرتے وقت دھیان ناراین جی کا کرتے ہیں انکی گت نہوے میں کچھ سرتور کر نہیں اور شہری کرشن جی نے پانچ برس کی عمر میں اگھاسر کو مارا تھا جس دن کے پچھو اسکے مارے جانے کا حال گوال بالوں نے اپنے اپنے گھر کہا تھا۔

اتنی گھاسر راجا پر کھیت سے پوچھا کہ اے اسی برس میں تم یہ حال نہ کہنے کا کیا سبب تھا۔

اوصیہ سے شیر جوان - شیر لہجہ نا بڑا جی کا گوال بال اور بچھرون کو

شہری کرشن نے کہا کہ اے راجا تو بڑا بھالگن ہے کہ پوچھو گے کہ پریشور کی گھاسر میں جھکو ہر روز زیادہ پوچھتا ہوں جاتی ہے اگھاسر

کے نہنے کے پیچھے پوہن پیار سے لے گوال بائون سے کہا کہ جمنان سے یہ اونچا بدن اچکر کا بہت اچھا پڑا اسکے اور چرچر کر ہم لوگوں کو کھیلنے اور پھڑون کو چرتے ہوئے دیکھنے کا سکھ بہت ہوا اتنی کھٹا سنا کر شکد یوجی بوئے کہ اور اراجاں گوال بائون کے بھاگ کی بڑا کر کے لوگس کی سادہ چہرہ وہ لوگ دن رات کھانا اور پینا برندان بہاری کے ساتھ رکھتے تھے اور سب کوئی درختوں کے سایہ میں بیٹھ کر اپنا اپنا بدن بیٹھنا تھا کہ بدن سے چھوٹے تھے یہ سب پندوی برنہا آدک دیوتوں کو بھی بلنا کٹھن ہوا اور گوال بائون کا سکھ دیکھ کر دیوتا لوگ سہانے تھے جب شری کرشن جی نے اگھا سکر کو مارا تب گوال بائون پھڑون سمیت آگے جا کر جمنان میں اسنان کیا اور لکدم کے نیچے کھڑے ہو کر اور مڑی بجا کر گوال بائون سے کہا کہ اور بھائیو یہ اچھا نرمل استھان ہوا سی جگہ بیٹھ کر کلیوا کر لو یہ بات سنتے ہی سب گوال بال وہاں ٹھہر گئے۔

دوہا	تہاں چھاگ سب گھرن سے آئی بھڑ بھڑ بھار	جسمت پھیبو کا نھ کو جن بہت پر کار
------	---------------------------------------	-----------------------------------

سب گوال بائون نے ڈھاک کے پتے لاکر پیل اور دوونے بنا لے اور اپنا اپنا کلیوا نکال کر پیل آدک میں پر س لیا پچ میں مڑی گھوہر اور بانگے چارون طرف گوال بال کھانے کے واسطے بیٹھے اور بھوجن کرتے وقت شام سندرنے بانسرمی کو مکر میں گھوس کر لکھیا کہ بغل میں د بالیا جب بر جتا تھی لے پہلے آپ کو اور اٹھا کر منھ میں ڈالا تب پیچھے کو سب گوال بال بھوجن کرنے لگے اسوقت مڑی منورہ گائے ساجے پیتا مہر پہنے بنالاکے میں ڈالے لکھیا ڈبا لے بہت طرح کے بھوجن بائین ہا تھو میں رکھے سنتے ہوئے اپنا جو ٹھا داہنے ہاتھ سے سب گوال بائون کو کھیلانے لگے اور گوال بائون کی پیل پر سے اٹکا جو ٹھا اٹھا کر آپ کھائے تھے اور اہلے کٹھے پیٹھے کا سودا آپس میں کم کر لیا آند کر رہے تھے کہ جسکا حال کچھ کہا نہیں جا سکتا۔

دوہا	گوال بال میں بیٹھے کے ماگھن پر پھر بر جتا تھ	ماگھن روئی ہا تھ لے گھات جاتاںک سا تھ
------	--	---------------------------------------

اس منڈلی میں من ہرن ہمارے چند رما کی طرح اور سب گوال بال تارا پ شوبھایمان دکھلائی دیتے تھے اسوقت دیوتا لوگ اسپنا اپنے دیوتاوں پر بیٹھے ہوئے یہ سکھ دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ بڑا بھاگ ان گوال بائون کا ہر جنکو سچا اندر پر برہم اپنا جو ٹھا کھلا کر اٹکا جو ٹھا آپ کھاتے ہیں یہ سکھ ہم لوگوں کو پسنے میں بھی نہیں ملتا اور کسی من اور دیوتا نے برنہا جی سے کہا کہ اور ہمارا ج ہم کو بڑا سندونہ ہر کسوا سٹے کہ ہم لوگ جگت میں بڑی پوتر تھاسے سامان بنا کر پریشور کا بھوک لگاتے ہیں تسیہ بھی بیکنٹھ نا تھ جلدی وہ بھوک قبول نہیں کرتے اور تم شری کرشن جی کہ پر برہم پریشور کا اوتار کتنے ہو سو وہ گوال بائون کا جو ٹھا اٹھا کر کھاتے ہیں اس لیے ہم کو تمھارے کہنے کا بشواس نہیں آتا یہ سنکر پریشور کی مایا سے برنہا جی کو بھی مسند نہ پیدا ہوا تب برنہا جی نے کہا کہ میں بھی گوال بال اور پھڑے ہر کرانگی پر کھپا لیتا ہوں اگر وہ پرہم پریشور کا اوتار ہونگے تو اپنی مایا سے دوسرے پھڑے اور گوال بال بنا لینگے یہ کہہ کر برنہا جی برندان میں آئے اور چرتے ہوئے پھڑون کو چرایجا کر ہاڑکی کندھ میں بند کر دیا جب گوال بائون نے پھڑون کو نہیں دیکھا تب شری کرشن جی سے کہا کہ ہم لوگ تو بیٹھے ہوئے کلیوا کرتے ہیں اور پھڑے دکھلائی نہیں دیتے نہ معلوم چرتے ہوئے کدھر چلے گئے یہ سنکر مڑی منورہ نے کہا کہ اور بھائی تم لوگ بے گھٹکے ہو کر بھوجن کرو میں جا کر پھڑون کو گھیرے لاتا ہوں ایسا کہ مڑوہن پیار سے پھڑے ٹھوٹھنے گئے جب بن میں جا کر پھڑون کو نہیں دیکھا تب پرہم پریشور اتر جامی نے معلوم کیا کہ میری پڑ بھالینے سے واسطے برنہا سب پھڑے ہر لے گیا ہر یہ سکھ

پہلے لکھا

بکینڈہ ناتھہ برہما جی کا سنڈیہہ مٹانے کے واسطے اپنی مایا سے اسی رنگ اور روپ کے اتنے ہی دوسرے پچھڑے بنا کر وہاں لے آئے جب اس کو دم کے نیچے جہاں گوال بالوں کو میوڑ گئے تھے پونچے تب گوال بالوں کو بھی وہاں نہ دیکھا اپنی مہاسے جانا کہ برہما نے انکو بھی برہما جی کے پہاڑ کی کندرا میں چھپا دیا وہ ایسا بھلے کر دیا سنڈیہہ کرشن چندر جی نے اپنے من میں کہا کہ جو سب گوال بال اپنے اپنے گھر بن جاویں گئے تو اُنکے مانا پناہت نہ کہ پاویں گے ایسا بچار کر دیا ساگر شری کرشن چندر جی ترلوکی ناتھ نے اپنی پرہل مایا سے اتنے ہی گوال بال اُس رنگ روپ چال ڈھال اور بولی اور ویسے ہی گئے اور کپڑے کے اور بنا لیے جب شام کے وقت سو بن پیارے سب گوال بال اور پچھڑوں کو جو اپنی مایا سے بنائے تھے ساتھ لیے منتے بوتے لیتے ہوئے برہما بن میں آئے تب سب گوال بال اور پچھڑے اپنے اپنے گھر چلے گئے اور پچھڑے اپنی اپنی مانا کا دودھ پینے لگے اور گوالیوں نے اپنے اپنے لڑکوں کو بڑے پریم سے اپن اور تیل لنگر نکلا یا اور شتیام سنڈیہہ کی مایا سے کسی کو گوال بال اور پچھڑے ہر جانے کا بھید معلوم نہیں ہوا اور سب گوال بالوں کے ساتھ اور پنا اور گوالیوں اپنا اپنا لڑکا اور پچھڑا جانکر بہت بہت پریت اُنکے کرنے لگیں۔

دو ہا	ماگن پر پچھڑ چنار جی تنک جی نہیں رکھیں	رہی پھینس سب دیکھیں پچھڑ پریت شیکھ
-------	--	------------------------------------

اتنی کتھا سنڈیہہ کرشن چندر جی نے کہا کہ اگر اچھا پچھڑ برہما جی برہم لوگ میں جا کر گوال بال اور پچھڑوں کے ہر لائے کا حال بھول گیا وہ بڑا بڑا بہاری ہر روز مایا روپی گوال بال اور پچھڑوں بہت جنگل میں نئی نئی لیل کر تے تھے ایک دن شتیام سنڈیہہ پچھڑوں کو گور و من پہاڑ کے نیچے پڑانے لے گئے اُن پچھڑوں کی مانا گوالیوں جو گور و من پہاڑ پر جرتی تھیں انکو دیکھتے ہی ایسی دوڑیں جیسے سانا بھادوان کی غدی بڑے زور سے ہتی ہو گوالوں نے لاکھی سے دھکا کر گوالوں کو بہت روکا لیکن وہ نہ مانکر اپنے اپنے بچوں کے پاس جانے اور دوسرا پچھڑ پیدا ہونے پر بھی مایا روپی پچھڑوں کو دودھ پلانے لگیں اور گوال لوگ بھی اپنے اپنے لڑکوں کو گور و من اٹھا کر پیار کرنے لگے یہ حال دیکھ کر برہما جی نے جو پچھڑے اور گوال بال ہرنے کے دن شری کرشن جی کے ساتھ نہیں تھے بچار کیا کہ تھے اپنی پریت گوال بالوں اور گوالیوں میں کبھی نہیں دیکھی تھیں پچھڑ پریشوری کی مایا معلوم ہوتی ہے ایسا بچار کر برہما جی نے دھیان کر کے جو دیکھا تو سب گوال بال اور پچھڑے انکو شری کرشن روپ دکھلائی دیے تب انھوں نے شری کرشن جی سے پوچھا کہ ہاں بھیتا پہلے گوال بال اور پچھڑے کیا ہوئے سب گوال بال اور پچھڑے تو بھلے شری کرشن روپ دکھلائی دیتے ہیں یہ بات سُنتے ہی شری کرشن جی سب حال برہما جی کا لکھ بولے کہ اڑ بڈا دھتیا برس دن سے میرا یہی حال ہے اور اچھا جب اسی طرح برس دن مرت لوگ کا بیت گیا تب برہما جی لڑکے اور پچھڑے ہر لائے کا حال یاد کر کے بولے کہ دیکھو میری ابھی ایک ساعت نہیں مٹی ہے اور اڑی کا برس دن بیت گیا اب چل کر دیکھنا چاہیے کہ بالک اور پچھڑے بنا شری کرشن اور برہما بن یا سیوں کی کیا دشا ہوئی ہوگی ایسا بچار کر برہما جی پہلے اُس پہاڑ کی کندرا میں گئے تو گوال بال اور پچھڑوں کو نیز میں بیہوش سوتے دیکھا پھر وہاں سے برہما بن میں آئے تو اسی روپ کے گوال بال اور پچھڑے شری کرشن جی کے ساتھ دکھلائی پڑے تب برہما جی نے پھر ج مان کر من میں کہا کہ کندرا میں سے گوال بال اور پچھڑے یہاں کس طرح آئے یا شری کرشن جی نے اپنی مایا سے نئے پیدا کیے یہ سنڈیہہ پچھڑانے کے واسطے برہما جی پھر کندرا میں گئے تو وہاں گوال بال اور پچھڑوں کو انھوں نے اسی طرح سوتے ہوئے پایا جب پھر وہاں سے برہما بن میں آئے تو کرشن بھگوان کی مایا سے کیا دیکھا کہ جتنے گوال بال شتیام سنڈیہہ کے ساتھ تھے

سب چیز بھیجی۔ وہ بھینٹی مالا اور کریم مکٹ اور میتا مبر اوک پینے لہن بھگوان کے برابر برہما جتنے ہیں اور ایک چیز بھیجی روپ کے سلسلہ برہما جی اور مادہ یوجی اور اندر اوک دیوتا ہاتھ جوڑے استنت کرتے ہوئے دکھلائی دیئے اور آٹھوں سدھ اور گنگا جی وغیرہ تیر تھ اپنا اپنا روپ دھارن کیے اُنکے ساتھ کھڑے ہیں اور اگنیں کوئی برہما آٹھ ہر کے اور کوئی برہما سہ لکھ ہر کے دکھلائی دینا اور لڑنا آپسٹراون کو ناچتے اور گندھربون کو گانا سنانے اُنکے ساتھ دیکھا اور وہاں سب لپٹیں اور نیچی اور برہما جی کو چیز بھیجی کہ وہ روپ دکھلائی دیئے اور وہاں شیر اور بکری وغیرہ جو وُن کو زبردیہ دیکھا اور اجا پر کھینت برہما یا روپی گوال بالون کی دیکھتے ہی برہما جی نے گھبرا کر اپنی آنکھیں بند کر لیں اور تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو رہے اور سارا گیان اور اہمیان اور اگھان بھول گیا اور مارے ڈرنے کا پتہ لگے جب شیا م سندر انتر برہما جی نے جانا کہ برہما اپنی کرنی سے بہت لبت ہو کر ات بیباکل ہوا تب اٹھوں نے مایا روپی گوال بالون کو انتر دھیان کر دیا اور آپ کیلے کرشن روپ سے کھڑے رہے۔

دوہا	مؤدہ بھل آت دیکھ کے سندر شیا م سومان	پرکٹ کیو جن جان نچ بدھ کے آرہین گیان
سورٹھ	ہر دے بھو تبت شد تھو یے یورن اوتار برہم	دھرگ دھرگ میری بدھو ہر دے ہوا یو کرشن روپ

اور اجا جب بیکٹھنا تھو کی کرپا سے برہما جی کے ہر دو میں گیان ہوا تب وہ ہنس پر سے اترے اور اپنے چاروں سر سر کرشن جی کے چرنون پر دھریئے اور سا شیا مگ دُنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

دوہا	یت پرا دھی ہن مت پر یو موہ کے جال	مہ کرت دوست نہا نے تم پر بھو دین دیال
سورٹھ	کہہ جانون تو بھو میں برہما تھو کیو	تم دیون کے دیو اوستانتا ن اجات آج
دوہا	کرنا کر دیو ما کا سکر گن گائے	درگ جیل سے دھوئے منوما گن پر بھو کے پا

اور اجا پر کھیت برہما جی نے رُو کر شری کرشن جی سے کہا کہ او دینا نا تھو آپ نے کرپا کر کے میرا اگھان دور کیا ایسا گیان کسی کو نہیں ہو جو آپ کے چرٹھ اور لیلدا کو جان سکے سب جگت کو آپ کی مایا نے موہ لیا ہو دوسرا کوئی ایسا نہیں ہو جو آپ کو موہ سکا اور آپ کرنا پرشس ہو کر مجھ ایسے برہما ٹھاپنے ایک ایک روہین میں اس طرح بندھے رکھتے ہیں جس طرح گولر کے برچہ میں گولر کے پھل لگے ہوتے ہیں تو پھر میں کون گنتی میں ہوں اور دین دیال میرا ابرا دھو چھاپھیے۔

دوہا	ہون اسادھرات ہن مت تمگت اگم کا دھو	ماگھن پر بھو پر چو لیو کیو مس ابرا دھو
------	------------------------------------	--

جب اسی طرح بہت سی استنت برہما جی نے کی تب برہما تھو جی نے ہنس کر کہا کہ ابرا برہما تم سب جگت کو پیدا کرنے ہو تیر بھی لگا مایا لگی ہو پس نہ کر برہما جی نے یو کیا کہ او مہا پر بھو آپکا بھید کوئی نہیں جان سکتا ہو آپکی مایا ایسی زبردست ہو جسے کسی کو بند پھوڑا یہ دین بچن سنتے ہی شیا م سندر نے برہما جی کا سر اپنے چرنون پر سے اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور اپنے ہاتھ سے برہما جی کے آنسو کو چھ دیئے۔

دوہا	جہڑ لیو اٹھاسے کے ماگھن پر بھو ارا لاسے	آڑی رہیو لجاے کے درگ اور شیش تو اے
جب برہما جی نے شری کرشن جی کی کرپا اپنے اوپر دیکھی تب گوال بال اور پھڑون کو وہاں لا دیا۔		

ادھیاسے چودھواں - اسدنت کرنا برضائی کا شریک شرن جی کی ہذا

شکر دیو جی بولے کہ اے راجا پرکھیت جب برہما جی نے شریک شرن جی کو اپنے اوپر پرستن دیکھا تب اپنا ابراہم جو بھگوان کے واسطے ہاتھ جوڑ کر یہ اسنت کی کہ میں آپ کے شبام گھٹا ایسے روپ کو جو بجلی کے برابر چمکتا ہوا اپنا مہر پہنے اور مورکٹ اور کیونوں کی مالا دھارنے کیے براجمان ہو نہ روت کرنا ہوں اور بالائسری اور لکٹیا لیتے ہو سے سوینی مورت پر بچھا اور ہوتا ہوں آپ سب بگت کے پیب ۱۱ اور پالن اور ناش کرنے والے لیس دیو جی کے بیٹے ہن اور یہ بدن آپ کا پانچ نتو سے نہیں بنا ہوا اپنی اچھا سے یہ روپ آپ سنے دھارن کیا ہے میں برضا ہونے پر بھی آپ کے اس روپ کی نما کو نہیں جانتا تو دوسرے کی کیا سامتہ ہے جو آپ کے اتنت روپ سنگن کا بھید جان سکے بغیر گیان کے ابھان سے آپ کی نما کو کوئی آدمی نہیں جان سکتا جو کوئی منسا باجا کر منسا سے آپ کی شرن میں ہو رہتا ہے وہی کچھ آپ کی بھید کو پہنچ کر کھٹ پڑوی کو پاتا ہے میں آگ کی چنگاری کے برابر ہوں اپنی اگیا نتا سے آپ کے مایا سوا میں لپٹ کر میں نے بالک اور بچھڑے چرایے تھے اور آپ آگن کے کموڈ (ذخیرہ) ہیں میرا ابراہم چھائیچھ چنگاری کو ایسی سا تہ نہیں ہے جو آگ کے ڈھیر سے برابر ہی کر سکا اور آپ سب سے آگ ہن اور سنساری بسنت آپ کی مایا سے پیدا ہوتی ہے اور ادا اور موٹھ اور انت میں آپ کی مایا کا پرکاش رہتا ہے سوا سے آپ کے ونیا کی سب چیزیں مٹ جاتی ہیں میں نے اپنی اگیا نتا سے آپ کی پرکھا لینی چاہی تھی سو بہت سے برضا اور دما دیو آدک دیوتوں کو گوال بالوں کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے دیکھ کر پہنہ ڈوٹو کو پہنچ گیا اب میں آپ کی شرن میں آیا ہوں میرا ابراہم چھائیچھ جسطرح لاکا اپنے باپ کی گود میں بیٹھ کر بہت اچنت کرتا ہے لیکن باپ اُسکا پرکھ کی راہ سے کچھ برائینہن ماننا اور سیٹ میں لات مارنے سے مانا لڑکے سے کچھ ناراض نہیں ہوتی اسی طرح بچھ اگیاں اپنے بالک کا ابراہم آپ چھائیچھ کہ آپ کے براٹ روپ میں چودھواں لوک کا بیو ہا رہتا ہے اور آپ چھوٹے سو روپ سے چنٹی کے بدن میں بھی بیباک رہتے ہیں میں نے اپنے کو بگت کا پیدا کرنے والا بھما تھا اسی کارن بگت ہوا اور سنسار کے سب بیو ہا رہنے کے برابر چھوٹے ہیں کیوں ایک آپ انباشی پریش آندا مورت سدا سنہ رہتے ہیں اور آپ کی مایا آپ کو نہیں بیباقتی ہے اپنے چرنوں کی بگت بھکو دیکھیے اور اس برج کی گائے اور گوالیوں کا دھن بھاگ ہو چکا دو دھرا آپ بالک اور بچھڑا روپ ہو کر میتے ہیں بگت اور ہوم سے آپ کا پٹ نہیں بھرا تھا سو برج کی گائے اور ابراہم یوں نے اپنا دو دھ پلا کر بھرا دیا میری کیا سامتہ ہے جو برجیاسیوں کے بھاگ کی بڑائی کر سکوں -

سورکھ | بھگت کے سکھان بھگت بھگت بھگوان ہر | اناری پریش سماں پریم بھاو کے بس سدا

اے مہا پر بھو آپ ایسے دین دیال ہیں کہ جس نے اپنی اگیا نتا سے آپ کا ابراہم بھی کیا اسپر بھی آپ نے دیال ہو کر گیان روپی دیکھا سکے ہر کوئی روشن کر دیا سنساری جیوں کو آپ کی بھگت اور اسمن کے سوا سے اور کوئی دوسری راہ بھوساگر پارا ترنے کے واسطے اچھی نہیں ہے اسیلے سب کو اچت ہو کہ آپ کے سنگن روپ کا دھیان اور آپ کے نام کا اسمن اور آپ کے اتاروں کی لسیلا اور کتھا پریم سے سنا کرین اور ایک ساعت بھی آپ کو نہ بھلا دین تب انکے ہر کوئی میں گیان کا پرکاش ہو گا لیکن بغیر کربا اور زیا کرنے آپ کے کسی کا چرت آپ کے چرنوں میں نہیں لگتا اسیلے ہمیشہ اپنے سچے من سے آپ کی دیا اور کر پا کا بھروسا رکھنا چاہیے اے پر برہم پریشور برندا بن میں خنے جیو جڑا اور جیش ہن انکی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا آدمی اسوا سطلے تپ اور چپ کرنا ہی

گر جن میں ہم دیوتا بیون اور دیوتوں کی یہ اچھا اٹھون پھر رہتی ہو کہ آپ کے چرنون کی سیوا کریں اور دن رات آپ کا چندر مکھو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو سکھو دین لیکن یہ بات دیوتوں کو نہیں ملتی جو آپ کی کرپا سے برندان باسیون کو شیخ میں ملی ہو اور دیوتوں کی یہ ساتھی نہیں ہو کہ برج باسیون کی برابری کر سکیں آپ کے آد اور آنت کو بید بھی نہیں جانتا اور بڑے بڑے رکھیشور دن اور نیشور دن کو آپ کا درشن دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا اور ہم اور شری مہا دیوی جو ادک دیوتا اور رکھیشور دن رات آپ کے چرنون کا دھیان ہر دو میں رکھ کر یہ اچھا کھا رکھتے ہیں کہ آپ کے چرنون کی دھور ملتی تو اسکو اپنے ماتھے پر لگانے لیکن ہنکو وہ جلدی میں ملتی اور جسو راجی آپ کو دن رات گود میں کھلاتی ہیں اور گوال بالون کے ساتھ آپ بچھڑے چرا کر یہ سب لیلہ بھگتوں اور سب جیون کے بھوساگر پار اترنے کے واسطے کرتے ہیں جو میں جنم بھر برندان باسیون کے بھاگ کی بڑائی گردن تو بھی اسکا برن نہیں ہو سکتا اور سب برج باسی اپنا تن میں دھن آپ پر بچھا دیکھتے ہیں کیوں کہ گت دے کر آپ انکی سیوا سے ارن نہیں ہو سکتے اسواسطے کہ آپ نے دیوتا اور اگھا سواک راچسوں کو جو آپ کا پان لینے کے واسطے اٹے تھے انکو بھی گت دی ہو جو بھکر آپ اپنے برج میں گھاس یا مٹی کا بھی جنم دیتے تو میں آپ کے چرن پڑنے سے کرتا رہتا ہوں جاتا۔

دوہا

کھن پر بھو کیسیلین سدا ات چھب سے نہ ٹھور
پڑو چون پنج بھر بدھ ات پریم اوھیر
جاوا اپنے دھام جن ہمار دوان آب

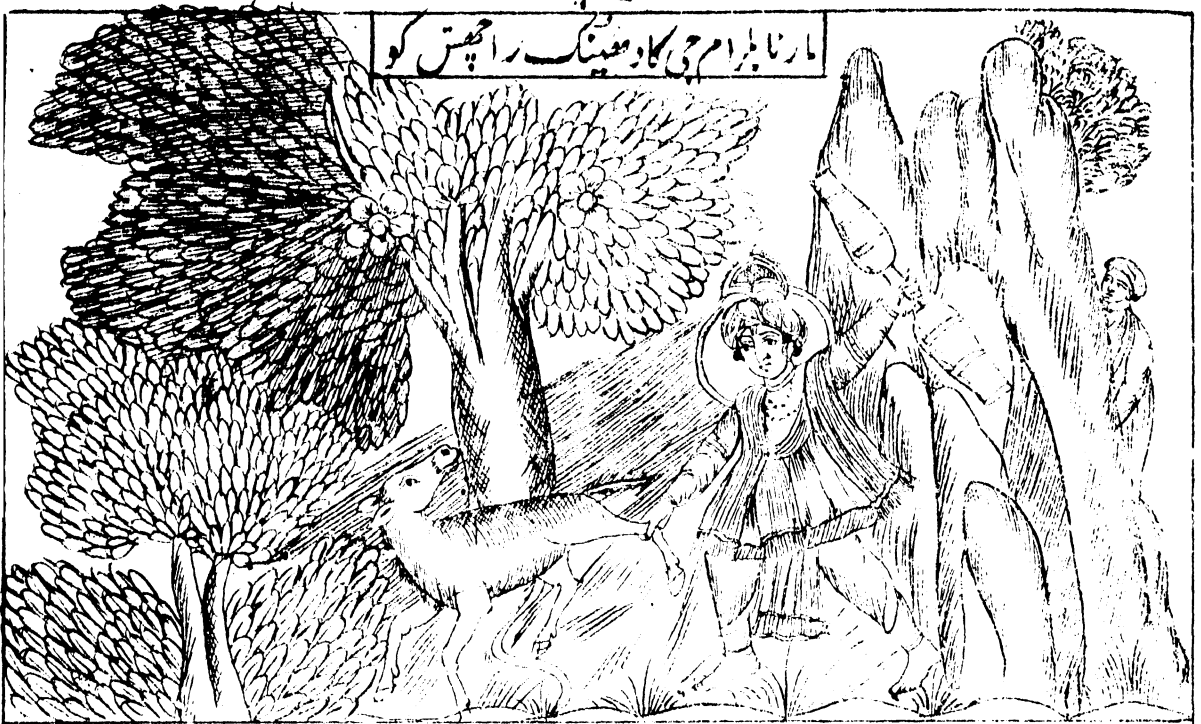
شری برندان ہم نہیں تنون لوک میں اور
کراستت گد گوجن درگ جل پک شری
سورٹھ تب ہنس بولے شام گرب پر ہاری بھگت ہت

اور اجا پر کھیت جب برماہی نے بہت متی کر کے یہ استت شام سندر برندان بہاری کی کی تب شری برجنا تھو نے برماہی کا سر اپنے چرنون پر سے اٹھا یا اور کہا کہ ای برما تھ برج بھوم کی پر کرنا کرتے ہو۔ اپنے لوک کو جاو تب برماہی شام سندر سے بڑا ہو کر چو راسی کو س برج بھوم کو دہنا ورت پر کرنا کر کے برہم لوک کو چلے گئے اور موہن پیار سے پہلے بھرون کو ساتھ لیے ہوئے گوال بالون کی منڈی میں جہان وہ کلیدو کر رہے تھے آپہونچے لیکن ہر جیتا سے برس دن بیتنے پر بھی کسی گوال بال نے اپنے ہر جانے کا بھید نہیں جانا اور وہ لوگ شام سندر کو دیکھتے ہی کہنے لگے کہ او بھائی تم سب بچھڑے ایسی جلدی دھونڈھ کر لے اٹے کہ تنے ابھی اچھی طرح بھوجن بھی نہیں کیا یہ سندر شری کرشن جی بولے کہ او بھائیو سب بچھڑے نزدیک چرتے ہوئے تلنے میں جلدی انکو اٹھا کر کے لے آیا ایسا کہ شام سندر نے گوال بالون کے ساتھ بھوجن کیا جب شام ہوئی تب اٹے کہا کہ اب گھر چلو یہ بات سنتے ہی سب کوئی گھر کو چلے اسوقت برندان بہاری نے ایسی مرلی بجائی کہ سب بڑا دھتین اسکی آواز سندر موہن ہو گئے اور جب برندان کے پاس پہونچے تب سب برجبالا مرلی کی دھن سندر اپنے گھر سے دوڑی ائین اور من ہرن پیارے کا درشن کر کے اپنی اپنی آنکھوں کو سکھو دیا اور دن بھر گو بیون کا یہ نیم تھا کہ جسوقت برندان بہاری بچھڑے چرانے جاتے تھے تب اٹے گنوں کی چرچا اسپین کر کے دن کا متی تعین جب شام کے وقت برندان بہاری بن سے اٹے تھے تب اٹے چندر مکھ کی چک دیکھ کر اپنے برود کی تین بھگاتی تعین۔

	<p>پہلیں برجیاسی سب کو چوں ترکھا بھاسے</p>	<p>دوہا اناکھن پرتھو نو روپ رس پریم سست سکھ پاسے</p>
<p>راجا اسدن گوال بالون نے اگھاسے کے مارے جانے کا حال اپنی ماما اور پتا اور نندا اور جسوداجی سے کہا یہ حال سنستہی وہاں ہوتا کرتے تھیں کہ میرے منہ کو سننے پر بھی کھنڈیا بن کا جانا نہیں چھوڑتا کئی مرتبہ اس کا پرلن راجھسوں کے ہاتھ سے بچا ہر پہر بھی زندہ کرتا ہوں۔</p>	<p>کہا ہوں ہر سے جتن بدعت گت اکھم اگادھ</p>	<p>دوہا جسٹم بھو ہر ستیام کونب سے ہی پایادھ</p>
<p>دن بھی جسوداجی نے بہت سادان اور دھننا موہن پیار سے کے ہاتھ سے دلا کر بڑی خوشی منائی اور اجا جو کوئی شکر شری جی لے بالی پر تر کو جو پانچ برس کی عمر تک کیا ہر بچے من سے کو یا سٹے گا اسکے پاس کہیں کوئی چنتا نہ آویگی اور دنیا میں شکر کا منسا پا کر انت سحر نہ پاویگا اتنی کہتا سنکر اجا پر بھکت نے پوچھا کہ ای سوامی اتنی پریت گوپ اور گو پھون کو ستیام سندری کی جو اپنے بیٹوں سے انکو بہت پیار اجانتے تھے کس سبب سے نئی شکل دی جی بولے کہ اور اجا دنیا میں سبکو بیٹا اور دھن بہت پیار ہوتا ہر لیکن اپنی ان سب سے بھی زیادہ پیار ہوتا ہر جس طرح گھر میں آگ لگتے وقت آدمی اپنے مفد و بھریے اور مال کو بچاتا ہر اور جب اسکو نہیں سکتا تب اپنا پران ایگر بھاگ جاتا ہر اسی طرح ستیام سندری سب جیون کے پران تھے اسی سے سب جیاسی ہر پران کو اپنے پران سے زیادہ پیار اجانتے تھے اور انھوں نے اپنی مایا سے سب کا چٹ موہ لیا تھا۔</p>	<p>سب کے جیون پران ہن کیون میں برتی ہوو</p>	<p>دوہا اناکھن پر بھو بھگ ان ہن گھٹ گھٹ بیایک سوو</p>
<p>ادھیا سے پندرھواں - بلرام جی کا وضعینک راجھس کو مارنا</p>		
<p>شکر دیو جی نے کہا کہ اور اجا پر بھکت سب ستیام سندری کو انھوں برس لگاتے ای دن انھوں نے جسوداجی سے کہا کہ اوتیا دین بن میں گھو پرانے جاؤنگا تو نڈا با سے کہ اسے کہو مجھے جانے دین جسوداجی نے یہ بات سن جی سے کسی تب انھوں نے ساعت پوچھکر دس ہزار گنو دین شری کرشن جی کے ہاتھ سے دان کر میں اور کا تک سندری شمشی کو انھیں گھو چرانے کے ہر بھیتے وقت یہ بات کہی کہ ای بیٹا تم بن میں گوالون کے ساتھ رہنا اور گوالون کو بگاڑ بھاویا کہ او بھایو آن سے ستیام ر بلرام کو جی گھو چرانے کے واسطے اپنے ساتھ لیا یا کر و پر انکو بن میں اکیلا نہ چھوڑنا یہ ککر سندری نے دونوں بھایوں کو کا ٹنگ لگا کر بوا گیا جب ستیام سندری گوال اور گاسے سمیت برندا بن میں پہنچے تب وہاں پر ایک پتھالا لاب نرمل کل سے اہوا بہت شو بھایمان دیکھ کر گھوون کو چرانے کے واسطے چھوڑ دیا اور آپ گوال بالون کے ساتھ آئندے کھینے لگے کبھی گوال ان سے کہتے تھے کہ میں تمھاری سبھیلی پر اپنا ہاتھ مار کر بھاگتا ہوں تم پیچھے دوڑ کر مجھ پکڑو اور کبھی کسی گوال کو ہاتھی اور کسی کو گھوڑا لڑا سپر چھوڑ کر کہتے تھے کہ تم ہاتھی اور گھوڑے کی بولی بولو اور کبھی آپ گھوون کے پاس جاکر شیر کی بولی بول کر انکو ڈراتے تھے اسی طرح بہت سی لیل کر کے سب کو سکھ دیتے تھے اسوقت ہر نا بن بہاری نے شو بھا اس بن کی دیکھ کر شری دامان آدک دن سے کہا کہ تم لوگ جیتن چولا آدمی کا پا کر بلراؤ جی کی بھانہ بن جاتے دیکھو اس سندرا استھان پر درخت بڑے روپ ہو کر بھلے ہوئے بلرام جی کے جو نون کو دندرت کرتے ہیں انکو یہ اچھا ہو کہ جو ہم بڑے روپ سے چھوٹ کر آدمی کا جیتن چولا پاتے بلراؤ جی کی سبھو کر کے کرتا رہتے ہوتے اور ہمیشہ سے دنیا میں یہ دستور ہو کہ جسکے پاس جو چیز اچھی ہوتی ہو وہ اپنے مالک کو بھیجتا ہر</p>		

اسیلے یہ سب درخت پر اچھاری ہو کر اپنا اپنا پھل اور پھول کھا لیا اور کھینٹ دیتے ہیں اور یہ بھونڑ بھونڈ پر گونجتے ہوئے جو دیکھتے ہو وہ بلد اوجی کا بن گاتے ہیں اور مور اپنا اپنا نایح دکھلا کر کھلا آؤک بھی اپنی اپنی نبولی اٹکو سناتے ہیں اور یہ سب درخت اپنے اپنے پھول اور پھل سے راہی اور مسافر دن کی نمائی کرتے ہیں اس واسطے اٹاؤ ہر اٹاؤ اور پراچھاری سمجھا جاسکتا اور تم لوگ جتنے بڑے اور جتنے چوہے بنانا میں دیکھتے ہو یہ سب بلرام جی کے چرنون میں پریت رکھنے سے بلیکنڈ کو جاتے ہیں اور یہ چوہے اس کو سس برن بھوم دھن ہوا سکی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا اور کھنڈار سے چرن اس دھرتی پیڑنے سے بیان سدا بسنت رت بنی رہتی ہوا اور بنڈا بن کے سب چوہے بڑے اور چیتن جیون گنت میں اور ابا جانیسی بڑائی بنڈا بن کی کر کے جتنے یا سدا ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھے اور اپنے چاروں طرف اپنا ناگھا کر کالی پیلی، موری، دھومری نام لے کر گونڈوں کو پکارنے لگے تب سب گونڈوؤں نے ڈرتی اور ہانپتی ہوئی ستیا م سندر کے پاس آئے اور کہیں اس وقت انکی شہ بھالیس معلوم ہوئی تھی جیسے رنگ بلی گھٹا چندرما کے گرد چاروں طرف گھبر آویں پھرن ہرگز پیار سے نے گونڈوں کو بن میں چرنے کے واسطے ہانک دیا اور یہ بلرام جی سمیت کلیڈا کر کے کومری جو ایامین ایک سکھما کی جاگمور پر سہ دھر کے سور ہے جب نیند سے اٹھ کر کئی تب بلرام جی سے کہا کہ اہو بھائی تم اور تم لگ لگ گوال اور گونڈوں کی ٹولی بانڈھ کر آسین پھولوں سے لڑیں بلدیو جی نے کہا کہ تب اتھا تب آوے اور لگ لگ اور گونڈوں و ونون بھائیوں نے بانڈھ لین اور بہت رنگ کے پھول توڑ کر اپنی اپنی جھولی بھونڈنے بھری اور بہت طرح کا ہاتھ اپنے اپنے منڈھ سے بجا کر ایک دوسرے کو پھیل اور پھولوں سے مار کر آسین کھینٹنے لگے پھر ہر ایک اسی طرح کیبل کر اپنی اپنی گونڈوں میں لگ لگ چرانے لگے اتنی کھنڈا کر شکر دیو جی نے کہا کہ اہو اچھاری پر برنم و سیتور کا ورشن برنما جی اور شری ماما دیو جی آؤک دیوتون کو جلدی دھیان میں نہیں مانا وہ بلیکنڈ ناخند سور کے ساتھ نایح کو گوال بالوں کے ساتھ کھینٹتے تھے کسی کو ساہر گھدہ ہو جو انکی لیللا اور مہا برن کر کے جب گونڈوؤں چرانے وقت بلرام جی سب گوال اور گونڈوں سمیت ایک طرف بن میں چلے گئے اور ستیا م سندر دوسرے بن میں جا کھلے اس وقت ایک گوال نے بلرام جی سے کہا کہ اہو بھائی یہاں سے تھوڑی دُور پرتاڑ کا ایسا بن ہر جھین امرت کے برابر بیٹھے بیٹھے پھیل لگے ہیں وہاں پر دھینک نام راجھس گونڈا ہے سے ان پھولوں کی رکھواری کر کے زاپ کھاتا ہوا اور نہ کسی دوسرے کو کھانے دیتا ہر جس طرح سوم کالی کن کے کام نہیں آتا ہر ہم لوگ تمھاری کرپا سے رو پھل کھا یا جاتے ہیں یہ سنکر بلرام جی نے کہا کہ ابھی چلکر خوشی سے رو پھل کھاؤ اور اچھس تمھارا کیا کر سکتا ہو یہ بات سنتے ہی سب گوال بنے ڈر ہو کر بلد اوجی کے ساتھ اس بن میں چلے گئے جب بلد اوجی نے ایک درخت کو پکڑ کر زور سے ہلا دیا اور سب پھل اسکے ٹوٹ کر گر پڑے تب دھینک راجھس پھیل کرنے کی آواز سنا کر چلانا ہوا اور ٹرا اسکے آتے دیکھ کر سب گوال بال مارے ڈر کے بھاگ گئے اکیلے بلرام جی وہاں کھڑے رہے جب گونڈے نے انہی ایک دوتی بلد اوجی کے ماری تب بلد اوجی نے بڑی پھرتی سے اسکی مانگ پکڑ کر زمین پر پٹک دیا جب پھر وہ ٹوٹ کر کھڑا ہو گیا اور زمین سو ٹھکرا کان دہلے ہوئے بلد اوجی کے پھر دوتیان مارنے لگا تب بلد اوجی نے دونوں مانگین اسکی پکڑ کر ایک اونچے درخت پر ایسا پٹکا کہ وہ اسی وقت مر گیا اور وہ درخت ٹوٹ کر گر پڑا اسکے مورا ہوا دیکھتے ہی بہت سے راجھس اسکے ساتھ سنگی بلرام جی کے مارنے کے واسطے آئے اٹکو بھی بلڈر جی نے ساعت بھر میں مار ڈالا اس وقت دیوتون نے بلرام جی

مارنا بلرام جی کا دھینک را چھت کو



پرستوں برسا کر خوشی کے باہتہ جاسے اور جا پر بھیت شری برٹھی اور شری شوقی اور دیونا دھیمان اور یو جیا چھوڑ کر شری کرشن جی کا درکشن کرنے کے واسطے برندا بن بن آیا کہ تے تھے دھینک را چھت کے مرنے کے پیچھے گوال بالون سن من ناسے پھل کھاسے اور گھر لے آئے کے واسطے اپنی اپنی جھوڑی بھڑائی اور اس بن بن نڈر ہو کر گھوڑا پرانے لگے۔

دو باب

پندرہویں کھیر سب مرلی کی من ٹیسٹ

بل موہن گھر کو چلے جان سا بھو کی پیر

اور اجا جب سنیام اور بلرام سٹے سٹے مہلے گویں اور گوالوں کی ت کہ اسے تیب گوالوں سنو دھینک را چھت ہزار بن باسی نام بانٹ کر کہا کہ آج بلرام جی نے بن بن دھینک را چھت سے دھینک را چھت کو دھینک را چھت سب لوگ خوش ہوئے دوسرے دن پھر شام سنو دھینک را چھت کے ساتھ گھوڑا پرانے لگے اور بلرام جی اس وقت گھر سے بن بن گوالوں پر چڑھے پرتے پھیل لیکن جب گوال لوگ شری کرشن جی سے الگ ہو کر گوالوں کو دھینک را چھت لگے اور دھوپ بن بیانی ہو کر بہت پیاسے ہوئے تب وہ گھوڑوں سمیت جھناکنا رے پانی پینے لگے۔

دو باب

سب اکھا کے پیوڑے عمل ٹیسٹ

گولپ گامے اچوت بھٹے کالی ود کو تیر

سورٹھ

گوال بھیر اور گامے بھٹے منو بن پران سب

پڑے سگلی مچھاسے جھان تھان بکھ جھارٹے

اور اجا جب سب گامے اور گوال کالی ناگ کے زہر سے بھو جھانا بن رہنا تھا بیہوش ہو کر گر پڑے اور سنیام سنو دھینک را چھت پاس دیر تک نہیں آئے تب موہن پیارے نے آنکو دھوپ ڈھنے اور پیکار تے ہوئے جھناکنا رے پھونچ کر کیا دیکھا کہ وہ سب کالی کھنڈا

کے کنارے ہرے ہوسے پڑے ہیں یہ حال اٹکا دیکھ کر شام سندر انتر جامی نے پکار کیا کہ کالی وہ کا پانی پینے سے یہ حال ان سب کا ہوا ہرین گھر پر جا کر انکے ماما اور پتا سے کیا کہو لگایا سب کو جلا دینا چاہیے ایسا پکار کر کرشن بھگوان نے جیسے امرت تر و پی دریشٹ سے انکی طرف دیکھا ویسے ہی سب گوال بال گنوں نینت جی اٹھے جس طرح کوئی میند سے جاگ اٹھے اسی طرح وہ لوگ اٹھ کر اپنی آنکھ نٹے گئے اور مرنی منو ہر کو وہاں دیکھتے ہی انکے گلے میں لپٹ گئے تب شریکیشن دیکھتے ہیں نے کہا کہ تم لوگوں نے مجھے ملندہ ہو کر کالی وہ کا پانی پی اسی سے تم بیہوش ہو گئے تھے پر مینتور نے تمہارا پر ان پکا یا یہ سندر گوال بالوں نے کہا کہ جننا مل مینے سے ہماری ریگت ہوئی تھی تم نے آکر جلا دیا ہر بیاسیوں کی رچھا کرنے والے تھیں ہو جب سانجھ سو من ہرن پیار سے گوال اور گنوں کو ساتھ لیے مرنی بجاتے ہوے برنوا بن کے پاس پہنچے تب سب بر جبالا اپنے اپنے گھر کا کام چھوڑ کر اٹھے دشن کے واسطے دوڑی آئیں اور انکی چیب دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کین اور گوال بالوں نے گھر پہنچ کر سندر جی اور جسو داجی سے کہا کہ آج ہم لوگ کالی وہ کا پانی پینے سے گنوں نینت مرن گئے تھے سب شریکیشن جی نے ہجو جلا دیا۔

دو باب

اب ہم کا ہو ڈرت نین ہرین ہن ساسے	بل مومین۔ کہ بل پھوڑ بن بن چارت گاسے
----------------------------------	--------------------------------------

سور مٹھ

پر ن گاڑو جب آئے تب تب بہت سدا ہے ہر	چرچو دو دو بھاسے جھکت یہ تیر و کتور
--------------------------------------	-------------------------------------

جسو داجی امداد دہنی جی اور گو پیان یہ حال سندر بہت خوش ہوئیں اور سندر جی نے کہا کہ جو بات کرگ من کہ گئے تھے وہ انکھوں دکھلائی دیتی ہوشری کرشن کوئی اوتار بن بیے بھاگ سے میرے یہاں جنو لیا ہر جب جسو داجی نے شام سندر کو جینا پر سلا یا تب سندر نے کالی ناگ کو جینا جل سے باہر نکالنا پکار کر جسو داجی سے کہا کہ او مینا میں نے ایسا سپنا دیکھا ہو کہ جیسے کسی نے جھکا جینا جل بن گرا دیا ہر بستے ہی سندر اور جسو داجی نے مومین پیار سے کہے ہاتھ سے کچھ دان گرایا اور پینے کی بات چھوڑ کر جانکر اپنے من کو دھیرج دیا۔

ادھیاے سولہ وان۔ نکالنا شری کرشن جی کا کالی ناگ کو جینا جل سے

شکر یو جی بولے کہ اور اجا شریکیشن جی نے یہ پکارا کہ کالی ناگ کا یہاں رہنا اچھا نہیں ہے کسو اسے کہ آدمی اور پیش اور بچی جو کوئی اس وہ کا پانی پیوے گا وہ ضرور مر جائے گا یہاں کالی ناگ کے رہنے سے جینا کو دوش لگتا ہوا سیلے اسکور یہاں سے نکالنا چاہیے اور اس ناگ کے زہر کی جوالات کالی وہ کا پانی چار گوس نک کو لٹا تھا سیلے کسی جیولیش بچی آؤک کو ایسی سامتھ زخمی کر جو وہاں جا سکے جو کوئی دھوکے سے بھی جاتا تو جھلک اس وہ میں گر پڑتا تھا اور اس جگہ کوئی درخت بھی نہیں رہ سکتا تھا سیول ایک کدھم کا درخت انباشی اس جگہ پر تھا اتنی کتھا سندر را جا پکھپت نے پوچھا کہ او سو امی اسکا کیا کارن ہو کہ اس درخت کا ناش نہیں ہوا شکر یو جی نے کہا کہ او را جا کسی جگہ میں گڑی اس درخت پر اپنے منہ میں امرت بیے ہوے آبیٹے تھے سو انکی چونچ سے ایک بوند امرت کا اس درخت پر گر پڑا تھا اس سے وہ درخت ہر ہر کالی ناگ کا زہر اسپر فرنین کر سکتا تھا جب شام سندر نے کالی ناگ کے نکالنے کا پکار کیا تب انکی اچھا کے موافق نار دین کھن کے پاس

گئے جب کنس نے نارومن کو ڈنڈوت کر کے بڑے اور بھاؤ سے بیٹھالاتب نارومن نے پوچھا کہ اور اجاتم اوس کیون دیکھ پڑنے
 ہو یہ بات سنکر کنس ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اوسارا جی کوگی میں نندجی کے یہاں دوڑ کے بڑے زبردست پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے
 اٹھا سزا دک را چستون کو مار ڈالا اٹھنے بھلکوا اپنے پیران کا کھکا دیکھ پڑتا ہو۔

چوپانی

یہ دوو برجن منندکس را گت جنین بلرام کنھائی اب من تم کچھ کو بجا را من ہر کے گن نیکیے جانے	جان پرت ہن کو او تارا کھلی گت مت جان نہ جانی جہہ بدھ مارون منند کارا من نرپ پچن منہ مسکانے
---	---

دوہا

تب بولے من نرپ سون ست کی تم بات	دے دوو اتار ہن ان گت جان نہ جات
---------------------------------	---------------------------------

سور کھ

ہن دے تھرے کال پر گت بھئے برج اٹکے	نند گوب کے بال تم انکو را کھو نہیں
------------------------------------	------------------------------------

یہ لکھ نارومن بولے کہ اوس من میں ایک اپاے تھے کتنا ہوں کہ تم نندجی کو کالی دہ کے گل کے پھول پھیننے کے واسطے کھلا بھیجو
 جب وہ لڑکے وہاں پھول لینے جاوینگے تب اُنکو کالی ناگ دس لیکھا جب یہ لکھ نارومن چلے گئے تب کنس نے نندجی سے اسی
 ساعت کھلا بھیجا کہ گل کے دن کروڑ پھول گل کے کالی دہ سے منگوا کر ہمارے پاس بھیجو نہیں تو ہم متھرا گھر بار لوٹ کر
 برج سے نکال دینگے اور تمھارے بیٹوں کو قید کرینگے شام سندرا نتر جامی یہ حال جانکر اُس دن گسودین پرانے
 نہیں گئے گا نون میں گوال بانوں کے ساتھ کھیلنے رہے جبکہ ایسا سندھ لیس کنس کا نندراے کے پاس پہونچا اور انھوں نے
 گھبرا کر آپ نندراوک گو پون سے یہ حال کہتا سب برنابن باسی سوچ میں ہو کر اسپسین کہنے لگے کہ ہم لوگوں سے کالی دہ
 کے پھول آنا بہت مشکل ہیں ہکو اپنی جان کا کچھ ڈر نہیں کنس مارے چاہے چھوڑے لیکن بڑا سوچ تو یہ ہو کہ شام اور بلرام
 کو قید کر لیا کوئی ایسا ٹھکانا دیکھ نہیں پڑتا جہاں ان دونوں کو چھپا رکھیں ایک نے کہا کہ چلو کنس کی ہنٹی کریں اور جتنا
 ڈنڈو دہ مانگے اتنا ڈنڈو دین اچنک کنس نے ایسا کر دھ کہی نہیں کیا تھا۔

دوہا

میرے ست دوو زیت ارگٹکت ہن دنرات	آج کیو ایسویچن بل موہن پرگتات
---------------------------------	-------------------------------

سور کھ

پرو موہن پر دھاسے کالھ کنس ات کو پ کر	بسیو مرن اب اسے کو را کو گت جاییے
---------------------------------------	-----------------------------------

اور اجا نندجی سو د دونوں اسی سوچ میں بیٹھے رو رہے تھے جب مری منوہر نتر جامی سے بکو دھی دیکھ کر گھر پر آئے اور نندراہی
 اُنکو گور میں اٹھا کر بہت بلاپ کرنے لگیں تب شام سندرا نے پوچھا کہ اوتیا تو اتنا سوچ کیون کرتی ہو جسو دا جی نے

کہا کہ تو میرے رونے کا حال اپنے باپ سے جا کر پوچھ لے یہ بات سن کر مومن پیار سے مندی کے پاس آئے اور انکو اُداس اور روتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ او با تمہارے کیوں یہ سب ہو چکا ہے اپنے لال کا سنکر مندی بولے کہ او بیٹا جب سے تمہارا جنم ہوا تب سے راجا کنس نے تمہارے مارنے کے واسطے کیسے کیسے راجھسون کو بھیجا ہے ہمارے گل کے دیوتا سہایک ہوئے جو تمہارا پران بچا۔

دو ہا

کالی دہ کے پھول اب پھلے بھوپ منگا سے سب سے یہ گاڑھی پڑی اب کو کرے سہا سے

سور ٹھ

جو نہیں آدین پھول کھینچو کنس موندہ دانٹ کے کر ہون برج نرمول باندر منگا لون توستن

او بیٹا وہاں کا پھول انا بنبت کھن ہوا سی سے جھکو سوچ ہوا یہ سنکر شیا م سندر نے کہا کہ او با با جس دیوتانے پہلے تمہاری سہا تیا کی تھی اسی کا دھیان کرو وہی پھر تمہاری سہا تیا کرے گا جب مومن پیار سے کے بھمانے سے برج باسیون کو دمیرج کچھ ہوا تیا ہے کل دیوتا کا دھیان ہاتھ جوڑ کر کرنے لگے اور شیا م سندر جنما کنارے جا کر گوال بالون سے گیند کھیلنے لگے جب کھیلتے وقت شیا م سندر نے جان بوجھ کر شری داماکا گیند کالی دہ میں پھینک دیا تب اُسے شیا م سندر کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کہا کہ میرا گیند الا دہ بنا گیند لیے لکھونین چھوڑ دگا دوسرا گوال بال جھکو مت سمجھو مومن پیار سے نے شری داماسے کہا کہ میری کمر چھوڑ دے تھوڑی چیز کے واسطے جھکو مت کرتو نے چھوٹے بڑے کا بچا رنکر کے سہی کمر میں ہاتھ ڈال دیا تو میری برابر کرنا تو میرے پر تاپ کو نہیں جانتا میں نے تیرے سامنے پوتنا اور بگاٹھ اوک راجھسون کو مار ڈالا تھا تیر بھی تو مجھے نہیں ڈرتا یہ سنکر شری دامابو لاکہ تم بڑے آدمی کے بیٹے ہونے سے کچھ راجا نہیں ہو گئے کھیل میں ہم اور تم دونوں برابر ہیں بنا گیند دیے میرے اور تمہارے نہیں نیگی اور تم نے راجھسون کو مارا تو کیا ہوا اب راجا کنس نے کالی دہ کے پھول ملنگے ہیں ہونچاؤ گے تو میں جانو گا جب کنس لکھو پکڑے گا اور کچھ نپ سا تمہارے حال معلوم ہوگا۔

سور ٹھ سکل لوک سرتاج یارنیاوت بر سبم شو تانہ گیند کے کاج پھینٹ پکڑ جمع گوت سکھا

اور راجا ایسا کھنچو پھینکے گا کہ گیند نہ تھے نے کہا کہ تو زبان سنبھال کر بات نہیں کرنا کنس کا ڈر جھکو کیا دکھانا تو میں پھول ہی لینے کے واسطے بیان آیا ہوں آج کل کے پھول کنس کو بھیج کر برج باسیون کا سوچ مٹاؤ گا اور تیرے سامنے کنس کے سر کے بال کھینچو لکھو مارو ایسا لکھو مری منو ہرنے کر دھ سے شری داماکو جھکا دیا اور اپنی کمر اس سے چھڑا کر کدم کے درخت پر چڑھ گئے تب گوال بالون نے شری تالی بجا کر کہا کہ شیا م سندر شری داماکے ڈر سے بھاگ کر درخت پر چڑھ گئے اور شری داماکو کہنے لگا کہ میں تمہارے مانا تیا سے گیند پھینک دینے کا حال کتا ہوں تب برجنا تھی لکھا کہ بولے کہ میں تیرے گیند لینے کے واسطے جانا ہوں یہ لکھو مومن پیار سے کالی دہ میں کو د پڑے۔

دو ہا ایت کوئل تن سانورے ساجے شور سراج جل بھیتیر پیٹھے تھان جھان سووت آواراج

اور راجا جب شیا م سندر جینا جی میں میٹھ گئے تب سب گوال بال شری داماکو گالیان دیتے ہوئے جھناکتا رہے پر ہاتھ پھیلا کر روئے اور گنویں چاروں طرف منہ باسے باسے کر چلانے لگیں اور زمین سے دوڑ کے روتے ہوئے گھر کی طرف خبر دینے کے واسطے چلے آئے

اس وقت برزناہن میں بست طرح کے اسکن ہونے سے نندا اور جسود اجمی کو بڑا سوچ ہوا تب وہ کیشو مورت کو ڈھونڈنے نکلا اور جسود اجمی نندجی سے کہا کہ آج کشتیا کے ساتھ بلرام بھی نہیں ہیں پر میٹھور کی کرپا سے میرا موہن پیارا اچھا ہو۔

دوہا	چلی رسو میں کرن میں چھینک کھلی موہ آج	آگے ہوئے بلارین گئی دوسرے بھاج
------	---------------------------------------	--------------------------------

اور اچھا جس وقت نندا اور جسود اجمی سوچ کرتے اور موہن پیارے کو ڈھونڈتے ہوئے چلے جاتے تھے اس وقت ان دونوں گوال بالوں نے روتے ہوئے اگر کہا کہ او جسود امانا نندا لال جی گیند کیلئے کیلئے کدم کے بر جھو پر چڑھ گئے تھے وہاں سے کو دکرا لی وہ میں ڈوب گئے یہ بات سنکر نندا اور جسود اجمی اکل ہو کر گر پڑے اور جسود اجمی نے نندجی سے کہا کہ میرے پران پیارے نے جو سنپنارات کو دیکھا وہ سچا ہوا جب برزناہن میں یہ خبر پہنچی تب روتی جی اور برکھجان اڈک سب گویا اور گوال اپنا اپنا سر اور چھاتی پٹیتے ہوئے نندا اور جسود اجمی بکثرت ڈوڑے ہوئے جتنا کہارے پہنچے اور وہاں موہنی مورت کو نہ دیکھ کر کون سے انکا حال پوچھا جب انھوں نے اچھا کہو جہاں پر کیشو مورت کو ڈوے تھے دکھایا تب نندا اور جسود اجمی اکل ہو کر جینا لال میں کو بندوڑے گویا اور گویوں نے انکو تمام لیا۔

دوہا	سکھڑانی دیکھے بنا بلکھانی ات ماے لوٹت ات بیاکل دھرن جات کرن جل دھکا	رانی ادرانی پرت پانی میں اکلاے کنت شیا م تم دکھ دیو مو کو میں بڑھاے
------	--	--

اور اچھا جسود اروتے روتے بیاکل ہو کر بوڑھوں کی طرح کتی تھی کہ او بیٹا تھنے کمان دیر لگائی تمھارے کھانے کے واسطے ماکن روٹی رکھا ہے جلدی آکر بھوجن کرو۔

چو پانی

تم جینو و میں ییون بلیا	بیٹھو آے سنگ دو دھبت	
-------------------------	----------------------	--

او موہن پیارے میں تیرے بنا کیسے چوڑنگی اور کسے ماکن روٹی کھا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈھا کر دنگی او لال نہ جب تو اپنی سا بولی صورت موہنی مورت دکھلا کر مجھے اپنی میٹھی میٹھی باتیں سنانا تمھانت میں تینوں لوک کا سکھ اسکے برابر نہیں سمجھتی تھی اب میں وہ روپ کس طرح دیکھو گی جب ہم لوگوں کو دکھ پڑتا تھا تب ہماری رچھا کرتے تھے اب ہم لوگ تمھارے برہم سا گر میں ڈوب رہے ہیں کیوں نہیں آکر اس سے باہر نکالتے ایسی ایسی باتیں کہ کر جسود اجمی بلا پ کرتی تھیں۔

چو پانی

تن کی سدھ بڑھ سسوی بھلانی	شوک سدھ بوڑھی نند رانی	
---------------------------	------------------------	--

دوہا	برجنارن سن مہر کے بچن پر م اومیر	اکلانی رووت سبر اٹھی کٹھن ادر پیر
------	----------------------------------	-----------------------------------

اور اچھا اسی طرح سب استری اور پُرش اور بالک اور برودھ برزناہن باسی اپنا اپنا گھر اکیلا چھوڑ کر کالی وہ کنارے کھڑے روتے تھے اور کسی کو اپنے بدن کی سدھ نہ تھی۔

چو پانی

برجیا سب اٹھے چکاری		
مان پتارت ہی دکھ پاوین		

اور سب برن بالا اپنا سر اور چھاتی پیٹ کر کئی تھین کہ او من برن پیار سے تم ہم لوگوں کو اس دُکھ میں چھوڑ کر آپ بل بہا کر نے چلے گئے تھمارے بنا سب برج سونا ہو گیا اب ہمارا وہی اور ماکن چر کر کون کھا بیگا اور ہم سب گویا کسکا آر بہنا رہنے جسو دا پاس جاو بیگی تھمارے برہ میں ہم سب مرنا چاہتی ہیں جلدی باہر نکل کر ہمارا پران بچاؤ جل کے بھیتز بیٹھے کب کرتے ہو اور سندی بلاپ کر کے کتے تھے کہ او بیٹا تو مجھے چھوڑ کر کمان چلا گیا تیرے بنا جھکو سب جگت اندر جبر معلوم ہوتا ہو میں کس طرح جیو دسکا اسی دُکھ کے مارے گوگل چھوڑ کر برن دین میں آجسے تھے یہاں بھی تھمارے پران کا لگات لگاؤ پران پیار سے جس طرح تھے بڑے بڑے راجپوتوں کو مار کر بھکو سکھ دیا تھا اسی طرح آج بھی میرے بڑے اپنے کی شرم رکھ کر جلدی اپنی موہنی سو رت دکھلاؤ نہیں تو اب میں مرا جیانتا ہوں۔

سورہ مٹھ

لوگ اٹھے سب روئے دین یکن مند کے
 اکت بجل سب گو سے ہر تم برج سو نو کیو
 جب جسو دا ہی روہنتے روہنتے بیوش ہو گئین تب بلرام جی نے اُنکے ستم پر پانی کا چھینٹا دیا جب اُنکو کچھ ہوش آیا تب بلرام جی کو دیکھتے ہی رو کر کہا کہ او بیٹا تھمارے بنا کھنیا ایک ساعت اکیلا نہیں رہ سکتا تھا تو نے اُسکو کمان چھوڑ دیا جلدی میرے پران پیارے کو بلا دے وہ بہت بھوکھا ہے ابھی تک آئے کچھ نہیں کھا یا جب یہ بات کہہ جسو دا جی کھنیا کھنیا کھنیا پکارنے لگیں تب بلرام جی نے اُنکو دھیر دھیر دے کر اس طرح بھجا یا کہ او ماتا تم کسو اسطے اتنا سوچ کرتی ہو موہن پیارے تم لوگوں کو او اس دیکھ کر کل کے پھول لانے کو کالی دہ میں گئے ہیں وہ انباشی پرشس تر لو کی نامتھ میں اُنکو جننا جل میں ڈوبنے یا کالی ناگ کے کاٹنے کا کچھ ڈر نہیں پرانگے تم اپنی اٹھکے سے دیکھ چکی ہو کہ پوتنا کو اُنھوں نے ساعت بھر میں مار ڈالا تھا میں تمھاری سوگند کھا کر کتا ہوں کہ کوئی ایسا جیوتینون لوگ میں نہیں ہے جو اُنکو دکھ دے سکے یا مار سکے۔

دوہا

سوہ دُعا کی سندی اب ہیں آوت شبام
 ناگ نامتھ ڈاؤ ہیں تب کیو بلرام
 جب بلتھد ر جی کے بھانے سے سب کو کچھ دھیر ج ہو اتب جسو دا جی نے بلتھد ر جی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُنکو اپنے پاس بیٹھا کر بلا میں بیٹھے لیکن اور سب برج جیسا جی جننا جی کی طنز ٹکٹکی لگائے تھے کہ دیکھیں سوہن پیارے جننا جل سے کب باہر نکلتے ہیں شکھد یو جی سنے کہا کہ او راجا اسدن جیسا سوچ مند اور جسو دا اور سب جیو جڑ اور چیتن برن دین باسیون کو ہوا اسکا حال برن نہیں ہو سکتا اب مند لال جی کا حال سُنو کہ جب وہ اپنا سوہ روپ ساجے ہوئے کالی دہ میں پہنچے تب ناگن اُنکے موہنی روپ کی سندرتانی دیکھ کر اُنپر موہیت ہو کر کہنے لگی کہ او بالک تو ایسا روپ دان اور گوئل تن ہو کر کسو اسطے یہاں آیا ہو جلدی بھاگ جا میں کالی ناگ سو تاہو نہیں تو اسکے جاگتے ہی تیرا سب برن زہر سے جل جائیگا خری کرشن جی یہ بات سُنکر ناگ تین سے بولے کہ تو اپنے پت کو جلدی جگا دے ہکو راجا کنس نے بھیجا کہ روڈ پھول گل کے کالی گند میں سے مانگے ہیں تب ناگن یوہی کہ تو ناگ سے کیا باتیں کرے گا اسکی ایک پٹنکار سے تیرا بدن چلے گا کہ ہو جائے گا جھکو تیرا سندر روپ دیکھ کر دیا آتی ہے وہ سب کنس مر جائے جسے تیری ایسی موہنی سو رت کو یہاں بھیجا اور تو اپنی خری سے مرنے کے واسطے یہاں آیا ہو راجا بھگت

تھسے کتھی ہون تیرے ماتا پتا بڑا دکھ پاؤنگے تو پچارا لگا اپنا پیران لیکر میان سے چلا جاہر سنتے ہی من ہرن پیارے بولے۔		
دو ہا	اڑی باوری سزپ سنون کما ڈراوت سونہ	جیسوین بالاک پزکٹ ابھین دکھاون توہ
سور کھ	کیون نہیں دیت جگاے دیکھون من یکجگہ	ایا پر گل لداے (جیسون یہ ناخسہ برج

اوی ناگن سوئے ہوئے کو مارنا اور محرم ہوا سیلے کھسے جگانے کے واسطے کتا ہون یہ بات مستکر ناگن بولی کہ چھوئے مستر مری بات کنا جھکنا
نچا پیسے یہ کالی ناگ گر مری سے لڑا تھا جسکو تو نانتھے کو کتا ہو میں نے جانا کہ تیری موت تجھکو میان لے آئی، ہر جو تو میرا کنا نہیں ماننا
جو تجھکو کالی ناگ سے لڑنے کی سام تھہر تو اُسے اپ جگانے یہ بات سنتے ہی برنرا بن بہاری نے اسکو جھک کر جیسے اپنے پالتون سے
کالی ناگ کی پونچھ دانی ویسے ہی وہ گر مری کے ڈر سے چونک کر اٹھ کھڑا ہوا جب اُس نے دیکھا کہ ایک لڑکا میرے سامنے کھڑا ہے تب
اشچوچ مانکر کہا کہ دیکھو میرے زہر کی گرمی اپجو بٹ نہیں سوہ سکتا اور کو سنون تک کے پیش اور پھی آؤک اس گرمی میں جھلکاتے ہیں
یہ کون ایسا لڑکا ہو جسے یہاں تک جیتنا پونچھ کر مجھے سوتے سے جگا یا ایسا پچا کر کالی ناگ کو دوسرے پونچھ ٹپکتا ہوا شیمام سندھ
کی طرف دوڑا اور اپنے ایک سوا ایک پھین سے اُنکو کاٹنے لگا اور اجا اُس ناگ کے زہر کی گرمی سے جھنا جل اوصن کی طرح
کھولتا تھا لیکن سیکٹھہ ناخسہ پر وہ زہر کچھ اثر نہیں کر سکتا تھا تب اس ناگ نے من میں کہا کہ یہ لڑکا کوئی بڑا شور پیر ہو کر منتر جانتا ہے
اس سے اسکو زہر اثر نہیں کر تا جب کالی ناگ نے دیکھا کہ میرے کاٹنے سے یہ لڑکا نہیں مرنے ہوتا تب اُسے شری کرشن جی کو
اپنے بدن سے لپیٹ کر کس لیا اسوقت ناگن اپنے من میں بہت بھجتا کر کہنے لگی کہ دیکھو ایسا سندھ لڑکا اپنی خوشی سے موت
کے بس ہو کر میان آیا ہے اب اسکا چھنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور کالی ناگ نے بھی ابھمان کر کے شری کرشن جی سے کہا
کہ تو مجھے نہیں جانتا میں سب سانپون کا راجا ہوں اب یہاں سے جیتنا پچھ کر جائیگا تو دیکھو نگا گرب پر ہاڑی بھگوان نے یہ بات
سنتے ہی اپنا بدن ایسا بڑھایا کہ جوڑ جوڑ کالی ناگ کا ٹوٹنے لگا جب اُسے بہت بیا گل ہو کر شری کرشن جی کو چھوڑ دیا اور الگ
جا کر کھڑا ہو گیا تب شری کرشن جی نے جلدی سے پھن اسکا اپنے پالتون کے نیچے ڈبا کر ناک اسکی چھید ڈالی اور اٹھین دوڑی
ڈال کر اسکے پھن پر پوٹھ گئے۔

ناخسہ شری کرشن جی کا کالی ناگ کو



دوہا	ماکھن پڑھیں گے دیو دیویاں پھیکار	جران گل ماتھے دھرے نرت نری مرار
------	----------------------------------	---------------------------------

جب بڑنارین بہاری تینوں لوگ کا بوجھ اپنے برن میں لیکر کالی ناگ کے سر پر بنی بجاتے ہوئے گود گود کرنا چنے لگے اسوقت دیوتا گندھرب اور ایشوریا برکتراک اپنے اپنے بوائوں پر بیٹھ کر آئندروپی ناچ دیکھنے آئے اور گندھربوں نے بہت طرح کا باجا باجا کر نال سر کے ساتھ نیکٹھ نامتھ کا گان گانے لگے اور ایشوریا مانا چنے لگیں اور دیوتوں نے شیام سندر پر پھول برسائے اور اچھا اسوقت ناچنے اور گانے اور مرنے کی ایسی شریجا اور آئندہ ہورہا تھا جسکا برن زمین ہو سکتا جب کالی ناگ کے منہ سے تر لوکی نامتھ کے بوجھ کے مارے سخن بننے لگا تب وہ مرنے کے قریب ہو کر اپنے زہر کا سب گھنڈ پھول گیا اور اپنا پھن پنک پٹاک کر زبان منہ سے باہر نکال دی اور اپنے چہرے سے ناامیدی ہر کر گھجکا لیا اسوقت کالی ناگ کو بکینٹھ نامتھ کا درشن ملنے اور اٹکا جران ماتھے پر پڑنے سے گیان ہو کر یہ بات سنانی کہ میں نے بڑھائی سے سنا تھا کہ برج لوگ میں کرشن اور نار ہو گا۔

دوہا	یے گوہلی میں اتر سے میں جانید نہ دکھار	یہ اربناستی کھم میں برج کر پڑا اوتار
------	--	--------------------------------------

یہ لوگ وہی اوتار ہیں تو دوسرے کی کیا سار تھ تھی جو میرے زہر سے جیتا جیتا ان تر لوکی نامتھ کی براری کوئی نہیں کر سکتا میں بہت بڑا کام کیا جو پر بڑھ پریشور پر پھن چلا یا بات اپنے من میں سمجھتے ہی کالی ناگ شرن شرن پکار کر لو لاکہ اڑھا پر بھوم میں نے آپ کا روپ نہیں پہانا اب مجھے جیوران دے کہ اپنی شرن میں ایسے ایسے دین پھن کھل کالی ناگ چپ ہو رہا اور اپنی کرنی سے شر ہو کر کچھ اسوقت ذکر سکا شری دینا نامتھ نے یہ دین پھن سن کر سمجھا کہ اب ابھان کالی ناگ کا ٹوٹ گیا تب اُسکو اپنے چہرے پر روپ کا درشن دیا اٹکا روپ دیکھتے ہی کالی ناگ کی استریان بہت بلاپ سے روتی ہوئی وہاں آئیں اور نامتھ جوڑ کر اس طرح بکینٹھ نامتھ کی استت کی کہ اوپر بڑھ پریشور آپ تینوں لوگ اور سب جیورن کے پیدا کرنے والے ہیں اور آپ نے اصری لوگوں کے مارنے اور پرتھوئی کا بوجھ اتارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار نبیا ہر دینا میں جو کوئی آپ کا دھیان اور آپ کی بکینٹھ دشمنی سے بھی کرتا ہر وہ بھی بھوساگ پارا کر لکت ہو جاتا ہر جس طرح امرت کو جان کر یا جان کر درنوں طرح پینے سے آدمی امر ہو کر زمین پر تازہ اسی طرح آپ کے دھیان کا پرنا اب بھی ہر ہمارے پت نے اپنے اگیان اور اجان سے آپ کو نہیں پہچانا وہ اپنے منہ کو پھونچا لیکن آپ کا درشن پا کر کہ تارتھ ہوا اس واسطے کہ جن پر نون کا درشن دان اور بکٹ اور تپ اور چپ کرنے سے بھی جلدی نہیں ملتا وہ درکشن اس ناگ نے سچ میں پایا اور اے دینا نامتھ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اس دیکھ والی کا گھنڈ توڑ ڈالا اور اسے نہ معلوم پورب جنم میں کیسا بہا مری تپ کیا تھا جسکے پھل سے آپ کے جران اسکے سر پر رہتے ہیں نہیں تو ان پر نون کی دھور مٹنے کے واسطے پھن ہی اور بڑھائی آدک دیوتا اور بڑھنے بڑے جوگی اور من چاہنا کہتے ہیں اور انکو بھی وہ دھور بھلدی نہیں ملتی سہو دھور کالی ناگ کے ماتھے پر چڑھی اسکے برابر دوسرے کا بھاگ ہونا کھن ہی اور میں ایسی سار تھ نہیں رکھتی جو اس دھور کا پرنا ب برن کو سکون ناروہی اور سکاوک اس دھور کی بکٹ اپنے ہر کو میں رکھنے سے اندر اس گوتی اور اشٹ سوتھ اور بکٹ پدوی اور تینوں لوگ کا سکھ اسکے ملنے کچھ مال نہیں سمجھتے جسٹے پارس پتھر یا یا وہ سونے کی چاہنا نہیں رکھتا اب یہ ناگ مارے ڈر کے مرنے کے ٹکٹ ہو گیا ہی اور ہر لوگ ڈر سے جو سے کو نہیں مارتے ایسے دیا کر کے اسکا پران چھوڑ دیکھتے نہیں تو اسکے ساتھ ہکو بھی مار ڈالیے کس واسطے کہ ہم پت بڑھائی کر اپنا پران اسکے آدھن جانتی ہیں اور پیدا اور شاستر میں بھی لکھا ہے کہ پت برتا استری اسی کو بھنا پاپیے کہ جو اپنے پت کو روگی اور

کوڑھی اور دروڑی ہونے پر بھی ایشور کے برابر جانے اور اُن سے اپنے چنٹ پر چھو اور بھی اُدھک بنتواس مہا اُدھک کے پرتاب سے
 آپ کا درشن پایا جب اس طرح بہت استنت لاگنون نے کی تب مری سنو ہر کالی ناگ کا اُپر اُدھ چھا کر کے اُسکے مستک پر سے کوڑھی
 تب اُس ناگ نے ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بڑا کیا کہ اُو دینا ماتھ جو کچھ انجان میں مجھے اُپر اُدھ ہوا وہ دیا کر کے چھا کیجے اور
 میں سانب کی ذات زہر سے بھرا ہوا نامسی سو بجا دتھا اسیلے آپ کے اور پر پین پلا یا بر مجا جی اُدک دیو تا بھی اُپکے بھید کو جلدی
 نہیں جان سکتے ہیں سو رکھ آپ کو کس طرح پہچانتا آپ نے مجھے درشن دے کر کہتا رہتا تھا کیا سب پیدا اور پر ان آپ کا گن گاتے ہیں جو آپ
 انصاف کر کے دیکھیں تو اس میں کچھ اُپر اُدھ میرا نہ بھانا چاہیے کس واسطے کہ میری ذات کا یہی سو بھاؤ آپ نے بنا دیا جو کوئی بھگت
 دو دھ بھی پلا دے تو بھی میرے بدن سے زہری پیدا ہوگا اور گنو کو گھاس جھوسا کھلانے سے دو دھ ہی ہوتا ہو میں نے اپنے
 سو بھاؤ کے موافق آپ پر پین پلا یا اب آپ بھلا اپنی شران میں رکھیے اور میرا یہ ماتھا دھن ہو جس پر آپ کے چرن پٹنے سے ہر سہ بہت
 جمنون کے پاپ چھوٹ گئے ہیں چرنون کا دھوون گنگا جی ہو کر تینون لوک کو تار دیتی ہیں وہ چرن آپ کا میرے سر پر برا جا جس
 شیش ناگ کے ایک مستک پر آپ شین کرتے ہیں اُسے اتنی بڑائی پائی اور میرے ایک ماتھے پر آپ نے چرن رکھ کر زن کیا ہوا اس سے
 میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں بنتا اب بھگت کسی کا ڈر نہیں رہا۔

دو ہا	جن پوچھ پرس تے گت پانی رکھیں تیار	میر فرسن پوجت جھین سنن پر ان اُدھار
سور کھ	پھرت جرات کا سے شری برن ان تے چرن	بھگتن کے تگھدا سے بر جیاسی جن دکھ ہرن

یہ استنت ستر شیا م ستر نے کہا کہ اب تو یہاں کار ہنا چھوڑ کر اپنے گل پید اور سمیت کر منک دیپ میں جا کر رہے میں یہاں جل بہا
 کرونگا اور جو کوئی کالی وہ میں اسنان کر کے پتروں کا ترپن کر لیا اُسکے جسم جھانتر کے پاپ چھوٹ جائینگے اور ہم تیرا اُپر اُدھ چھا کر کے
 تجھے بہت خوش ہیں اور تیرا نام دنیا میں مہا پر نامک بنا رہیگا اور دیوتا اور آدمی میری اور تیری گتھا کہیں اور سنیں گے اور اس اُدھیا
 کے کتنے اور کتنے وانون کو کالی ناگ کے کانٹے کا ڈر نہیں ہوگا اور راجا کنش نے کوڑھی بھول گل کے کالی کٹھن سہ مانگے ہیں سو تو
 جلدی اپنے اوپر لا کر برج میں پہنچا دے یہ چن بکینٹھ ماتھ کا سنتے ہی کالی ناگ نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے بڑا کیا کہ اُو مہا پر چھو
 میں گل کے پھول ابھی پہنچا سے دیتا ہوں لیکن روٹناک دیپ میں جانے سے کہ رتی بھگت کھا جائینگے انھیں کے ڈر سے میں یہاں
 بھاگ آیا تھا یہ سنکر میں تمہیں پیار سے بولے۔

دو ہا	چرن گل کی نتھاپ او تیر سے مستک مانہ	اب اس چھاپ پرتاب سے گر بھول چو تانہ
-------	-------------------------------------	-------------------------------------

ایسا کہ کر بکینٹھ ماتھ نے اسی ساعت گر کر کو بلا کر کالی ناگ کا ڈر چھوڑا دیا تب کالی ناگ نے بڑی خوشی سے اپنی استر بواج سمیت شری
 کرشن جی کی بدد پوڑ بک پوجا کی اور بہت سے رتن اور من کے ہار لگو بھینٹ دے دیے اور تین کوڑھی بھول گل کے اپنے اوپر لا
 تب پھر بر جتا تھی اُسکے مستک پر چھوڑا ماتھ پکڑے ہوئے وہاں سے چلے۔

سور کھ	پھر جھنٹ اور مانہ اٹھ لہرات پریم کی	کا نھرا یونا منہ رو سے کت بلرام سونی
--------	-------------------------------------	--------------------------------------

یہ یوں سنکر بلرام جی بولے کہ اویسیا توڑی دیر اور دھیرج دھیر نیر ابران پیارا ابھی آتا ہو بلرام جی کے سمجھانے پر بھی برجیاسی لوگ
 یہاں کتا سے لڑ کر کہنے لگے کہ اوسو بن پیارے تم ہماری محبت چھوڑ کر کمان چلے گئے تمھاری بنا ہماری یہ گت ہوئی ہو دو پہر سے
 جننا جل میں بیٹھے کیا کرتے ہو جلدی کیوں نہیں نکل آتے جس طرح بنا من کا سانپ تڑپتا رہی وہی ملل پھر نند جسٹو دا کا ہو گیا تب جسٹو دا
 رو کر کہنے لگی کہ میرے چینیے کو دھرا رہو کہ موہن پیارا اجنا من ڈوب جاے اور سن جتی رہوں۔

دوہا	گت جسٹو دا نند سون دھرا دھرا بارنبار	اور کیتنگ دن چید گے مرت نہیں موہ مار
سور کٹھ	گر دیکھو من دیساں ایسے دکھ میں مران سکھ	نند بھیجے بران کر چھوڑے تریہ یکن سن

جب نند اسے مر جیت ہو کر گر پڑے تب بلرام جی نے انکو اٹھا کر کہا کہ اوتیا تم کو واسطے اتنا سوچ کر کے اپنا پران دیتے ہویشام نند
 کا مارنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہو وہ اناش پش انھوں پر لپٹی ہو کو ساتھ لیے ہو ہے چیر نند میں رہتے ہیں اُنکے جننا جل میں
 گرنے سے تم لوگ کیوں ڈرتے ہو اس طرح بلرام جی انکو سمجھا رہے تھے کہ اسی ساعت جننا جل سے نکل اٹھنے لگی تب بلرام جی بولے
 کہ دیکھو اب یکھو نا تمھ جل سے باہر آتے ہیں ایسا پین ستے ہی سب برجیاسی جننا کی طنز دیکھنے لگے اسی وقت نند لال ہی کالی
 ناگ کو ناقتے ہوئے یانی کے اوپر پرکٹ ہوئے۔

دوہا	ناکھن رتھ گوبال جی باہر پر گئے آے	دکھ ہرن دانو دن سنن سدا سہاے
اور اجا پر کھیت موہن پیارے کو دیکھتے ہی نند اور جسٹو دا آدک برجیاسی ایسے خوش ہوئے جیسے مردے کے بون میں جان آجا اور کالی ناگ نے تری منو ہر کو جننا کنارے اُتار دیا۔		

سور کٹھ	تھ پر کل دھراے کالی کو آپیس دیو	اگرک دیپ اب جاے باس کر و زہر جو سدا
کالی ناگ شری کرشن جی کی آگیا کے موافق ڈنڈوت کہ کے اپنے نکل پر و ارمیت اسی وقت رمنگ دیپ کو چلا گیا اوریشام نند نے سب برجیاسیوں کو جو براہ کے دکھ ساگر میں ڈوب رہے تھے بلکہ سکھ دیا اسی دن سے وہاں کا جننا جل جو زہر کے برابر تھا اُبرت کی طرح ہو گیا۔		

دوہا		
دھن دھن پر بھو دھن کبہ موت من رساے	گئے دیو یو ج سون ہر دو پر م سکھ پاسے	

اُدھیائے سترھواں۔ کتھا کالی ناگ کے رمنگ دیپ چھوڑنے کی

راجا پر کھیت نے اتنی کتھا سنکر پوچھا کہ اوسوامی رمنگ دیپ ایسا اتم استمان چھوڑ کر کالی ناگ جننا جی میں اگر کیوں رہا اور
 اگر تری کاکون ایرادھ اسنے کیا تھا اسکا حال بدھ یو زہر بک برن کیجیے شکدیو جی بولے۔

دوہا		
گر تری کے تر اس تے باس کیو برج آسے	سولیا بستار سون کون بڑو سمھاسے	

اور اجا سنو کشپ جی بز نماہی کے بیٹھے ہیں انکی بہت استر پان تھیں انھیں سے ایک کا نام کڈر دا اور دوسری کا نام پتا تھا

کڑو کے کالی ناگ اوک بہت سے سانپ پیدا ہوئے اور بتنا کے دوڑ کے ایک گڑھی پریشور کے باہن اور دوسرا ان نام سورج دیکھا
 کا رہتا ہوا گڑھی اور کالی ناگ اوک سانپ کونک دیپ میں رہتے تھے ایک دن کڑو اور بتنا دونوں سوئین مٹی تھیں کڑو نے
 بتنا سے کہا کہ سورج کے رتھ میں کون رنگ کے گھوڑے جتے ہیں بتنا نے سفید رنگ کے اور کڑو نے کالے رنگ کے بتلائے اسی باہن
 دونوں نے آپس میں جھگڑا کر کے یہ قول قرار کیا کہ جس کا منہ جھوٹا ہو وہ سچ کہنے والی کی راہی ہو کر رہے جب یہ حال سانپوں نے سنا تو
 کڑو سے کہا کہ امانا تم نے بنا پوچھے ہم لوگوں کے ایسی پر تکیا کر دی شورت کے رتھ میں تو سفید رنگ کے گھوڑے جتے ہیں
 تم بتنا سے ہار جاؤ گی یہ بات سن کر کڑو بولی کہ او بیٹا اب تو میں بات بار چکی ہوں کوئی تیرا میرا ایسی کر دکھ میں میرا کناچ ہونین تو
 جھکوتا کی واسی ہونا پڑے گا تب سانپوں نے کہا کہ ہم لوگ جا کر ان گھوڑوں کے بدن میں لپٹ جاتے ہیں اس سے وہ کالے
 دکھلائی پڑینگے تب تم حیرت جاؤ گی پھر تو کالے کالے سانپ جا کر ان گھوڑوں کے بدن میں لپٹ گئے اس سے وہ کالے
 کالے دکھلائی دینے لگے اسی وقت کڑو بتنا کو ساتھ لے کر گھوڑے دیکھنے گئی تو سانپوں کے لپٹ رہنے سے وہ کالے
 کالے دیکھ پڑے اسی لیے بتنا ہار گئی۔

دوہا | کڑو و بنتہ جیت کے لوگ ہی گفہ لؤا سے | جاکی ریت اینت ہوتا سون کہا بسا سے |

جب گڑھی نے یہ حال سنا تب کڑو سے جا کر کہا کہ تم نے زفا بازی کر کے میری ماما کو اس بنانے کی اچھا کی ہو ایسا اور عمر کرنا کجا جیت
 نہیں ہوا اب تم اسکے بدلے جو چیز مانگو وہ ہم تمکو لاؤں پر ہماری ماما کو وہی بات سن کر سانپوں نے آپس میں صلاح کر کے
 گڑھی سے کہا کہ تم ہمکو امرت کا کلسا لاؤ تو ہم تمھاری ماما کو وہی بنا دینگے گڑھی نے اسی وقت امرت کا کلسا اپنی سامتھ سے
 لا کر سانپوں کو دے دیا اور اپنی ماما کو ساتھ لیکر چلے آئے یہ حال سن کر دیوتوں نے بجا کر کہا کہ سانپ لوگ امرت پینے سے امر
 ہو کر سب جیو دن کو بہت دکھ دینگے تب کوئی کس طرح جیتا پچھگا ایسا بجا کر سب دیوتوں نے اگر گڑھی سے کہا کہ تم اپنے کہنے کے
 موافق امرت کا کلسا کڑو کو دے کر اپنی ماما کو لوالائے جیسا چھل کر کے اٹھوں نے تمھاری ماما کو وہی بنا یا تھا ایسا چھل تم
 بھی کر جو میں امرت کا کلسا اٹنے لے لو گڑھی نے یہ بات دیوتوں کی مان لی اور جس وقت سانپ لوگ امرت کا کلسا تالاب کنارے
 رکھ کر اس اچھا سے اسنان کرنے لگے کہ پوتر ہو کر امرت پیوینگے اس وقت گڑھی وہاں پہنچ کر کلسا امرت کا اٹھا لے اور دیوتوں
 کو سونپ دیا دیوتا امرت لے کر اپنے لوگ کو چلے گئے جب سانپوں نے اس سبب سے گڑھی سے دشمنی پیدا کی تب ایک دن گڑھی
 نے بیگنہ نامہ اپنے سوامی کی بہت است کر کے اٹنے پر روانہ ہوا کہ کوئی سانپ ہمکو لڑائی میں جمعیت سکے اور ہم سانپوں کو کھا
 لیا کہ میں اٹھنا زہر ہو گا اثر نہ کرے جب پریشور دین دیال نے گڑھی کو سن مانا بردان دیا تب وہ بہت خوش ہو کر سانپوں کو کھانے
 کھانے لگے جب سانپوں نے گڑھی سے جیتے کی سامتھ اپنے میں نہیں دیکھی تب بڑھائی کے پاس جا کر بڑھائی کے کھانے کے کرتا
 آپ نے ہمکو اور گڑھی دونوں کو پیدا کیا اگر گڑھی بردان پانے کے پرتاپ سے ہم لوگوں کو کھاے جاتے ہیں ایسی زبردستی انکو
 اگر ناز چاہیے یہ بات سانپوں کی سن کر بڑھائی نے اس طرح پر دونوں کا میل کر دیا کہ میں نے بھر بعد ایک سانپ کو کھانے پر گڑھی اپنے
 کھانے کے واسطے لیا کہ میں اور سب کو کھانے دیا کہ میں جب گڑھی اس بات پر خوش ہوے تب سانپ لوگ آپس میں باری باری کھانے
 ہر پور نامی کو ایک سانپ پھیل کے درخت پر رکھ آئے لگے اور گڑھی نے بڑھائی کی آگیا کے موافق وہی سانپ کھا کر دوسرا

سایون کو دکھ دینا چھوڑو یا جب کچھ دن اس طرح بیت کر گزرو کہ بیٹے کالی ناگ کی باری آئی تب وہ اپنے زہر کے گھنٹے سے کئے لگا کر ہم اور گزرو دونوں کشتی کے بیٹے ہو کر دونوں کی مائتا آپس میں بنیں جو ہم اس سے ڈر کر اسکو سانپ کھانے کے واسطے دین تو ایمین ہماری بڑی سہنی ہوا بیٹے ہم گزرو سے لڑنے کے پہچار کر کالی ناگ درخت پر کوئی سانپ نہیں رکھ آیا تب گزرو ہی اس کے دروازے پر آئے جب کالی ناگ نے گزرو ہی سے جڑھ کیا تب گزرو ہی نے اسکو اپنے بچے اور چرنج سے مار کر گرا دیا اور اسوقت گزرو ہی کے پڑوں سے سام بیدار اور رگ بیدار اور تھن بیدار اور بچر سپید کے سر نکلتے تھے ایسے وہ آواز سنکر سایون کا رخ گھٹ جانا تھا جب کالی ناگ نے گزرو ہی میں اپنے سے زیادہ زور دیکھا تب وہ ہار مانکر من میں کئے لگا کہ اب بنا بھاگے گزرو کے ہاتھ سے میرا پران نہیں بچیکا ایسے برنڈا میں جہنا کسارے جا کر رہوں تو جینا بچوں کسو اسطے کہ سو بھر رکھیشور کے شاپ دینے سے گزرو ہاں نہیں جاسکتے ایسا بچار کر کالی ناگ اپنی استریوں اور بچوں سمیت رمنک دیپ سے بھاگ کر جینا ہی میں آسکتا اور دوسرے سانپ سو بھر رکھیشور کے شاپ دینے کا حال نہیں جانتے تھے کالی ناگ نے ہی ناز دین سے سنا تھا اپنی کشتی سنکر جا پھپت نے پوچھا کہ اوماران گزرو ہی برنڈا میں جہنا کسارے کیوں نہیں جاسکتے تھے شکد یو جی نے کہا کہ اومرا کسای سو بھر رکھیشور جہنا کسارے بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے وہاں گزرو ہی نے جا کر ایک بڑا گڑھ جینا میں سے کھا لیا یہ حال دیکھ کر سو بھر رکھیشور نے کرودھ کر کے کہا کہ اومرا جس جگہ ہم بیٹھکر پریشور کا بھین کرین وہاں پر کسی کی یہ سامر تھ نہیں ہو کہ کسی جیو کو دکھ دے سکے جو تھکو میرے کئے کا بشو اس ننو تو اپنے سوامی سے جا کر پوچھ لے آج تیرا پرادھر میں نے چھا کیا ایسکن آگے کے واسطے بر شاپ دیتا ہوں کہ جو تو پھر کبھی یہاں آدیکھا تو مر جائے گا۔

دوہا

ماکھن پر بھگ کے پیننہ میں میر سوچ بھاسے
جو آدو میری شرن تاکی کرت سہاسے

اور اجا اسی شاپ کے ڈر سے گزرو ہی وہاں نہیں جاسکتے تھے جب سے کالی ناگ وہاں آکر رہا تھا تب سے اچھک کا نام کالی وہ ہوا اتنی کتھا سنکر شکد یو جی بولے کہ اومرا جب شری کرشن جی نے کالی ناگ کو بد کیا اور آپ لڑکوں کی طرح ڈرتے اور کانپتے دوڑ کر جسو داجی کی گود میں گھس گئے تب نند رانی نے شیام سندر کو بڑی پریت سے گلے لگا لیا اور منہ جو منے لگیں اور روہنی اڈک سب بر جبالا انکو دیکھ کر پریم آندھ ہو گئیں اور جو گنو اور بچو پڑے شیام سندر کے دیکھے بنا در ہے تھے وہ سب خوش ہو کر پاگر کرنے لگے اسوقت بلدیو جی یہ لیلیا شیام سندر کی دیکھ کر بہت ہنستے دیکھ کر کرودھ کر کے بولے کہ یہ بلدیو بسدیو جی کا بیٹا ہمارا ذات بھائی نہیں ہوا اس سے دکھ کے کچھ ہنسی ٹھٹھا کرتا ہے یہ سنکر بلدیو جی نے کہا کہ اومرا میرے ہنسنے کا یہ کارن ہو کہ جب شیام سندر جہنا میں کو دکھ کر ایسے زبردست سانپ کو ناتھ لائے تب نہیں ڈرے اب مائا کی گود میں آکر ڈر سے کانپتے ہیں اومرا ببا شری کرشن کسی کا ڈر کچھ نہیں رکھ سب دکھ دایون کو ڈنڈ دینے والے ہیں یہ سنکر نند جی ہنستے لگے اور انھوں نے موہن پیارے کو گلے لگا کر کہا کہ اومرا بیٹا اب تم کا سے چرانے بجا کر میری آنکھوں کے سامنے رہا کہ ایسا لکر نند جی نے بہت گنو اور سونا اڈک آئے دان کر دیا اور اسدن بر جبا سیون نے شیام سندر کا نیا ہنسم ہوا چلا کہ ایسی خوشی منائی جسکا حال مجھے برن نہیں ہو سکتا اور جسو داجی نے شری کرشن جی سے کہا کہ اومرا میں تھکو ہمیشہ

منع کرتی تھی کہ تو جتنا کنارے مت جا یا کرتو نے میرا کتنا نہیں مانا اور جتنا جیل میں کو کر کم لوگوں کو اتنا دکھ دیا تب سوہن پیار سے بولے کہ او میٹا رات کا سینا ح ہوا۔

دوہا	کھنیت کھنیت کھنیت میں آہو جتنا تیر	سوہ ڈار کا ہو دیو کالی وہ کے نیر
دوہا	بہت غور کنس کو دینی پتر لکھا سے	کیو پیری اور سے تری سون ایسی جا سے
سورٹھ	گنو گل کے کاج کالی وہ سیر و بیون	تم پر تاپ سے راج آپ گنو پونچا سے پرہ

بھیجا نذہی کال کے پھول راجا کنس کے پاس



اور اجاب گواہوں نے گل کے پھول چٹیں سمیت کنس کے پاس پہنچا دیئے تب کنس گل کے پھول دیکھنے اور چٹیں پڑھنے سے بہت ڈرا اور اسکو لہذا اس ہواگوشی کرشن جی پر برہم پریشور کا اوتار بن گئے ہاتھ سے میرا پران نہیں پھینکا ایسا بچار کر سن میں بہت اُداس ہو گیا لیکن مناجی کو خلعت دے کر گواہوں سے جدا کرتے وقت کہا کہ تم نذر اسے سے کہدینا کہ ہم اس کے بیٹوں کو ایک دن بلا کر دیکھیں گے جب گواہوں نے گروہان کا سندر لیا کتاب نذر اسے سب برجیاسی خوش ہوئے۔

دوہا	لکت شیان ہلام سون ہنس ہنس کے یہاں	نرپ ہم تم دیکھیں لیے کیو بلاؤن تات
سورٹھ	یرن جن یرم ہلاس اک سگھ ہراہ تے بے	بیٹو کنس کو تر اس دو جے گل پٹھاے نرپ

جب رات کو سب برہما بن باسی جہناکمار سے سرہری کے بن میں سو رہے تب راجا کنس نے یہ حال سکر دندھک نام راجپس کو بلا کر کہا کہ تم آج جہناکمار سے جا کر سب برجیاسیوں کو شیان اور ہلام سمیت جلاؤ میں تمہارا بڑا احسان مانو ٹھیکہ بان سٹتے ہی دندھک راجپس نے اُدھی رات کے وقت دہان جا کر چارون طرف اگ لگا دی۔

دوہا	ادوا نبل ات کو دھو کر لیو دس دس گھیر	انھی اہل جوالا پربل مانو اچسل سمیرا
------	--------------------------------------	-------------------------------------

جب سب اپن اور پٹھی اس اگ سے جلنے لگے تب نذر اور جہسودا اگ سب برجیاسیوں نے ہنڈ سے چونک کر کیا دیکھا کہ چارون طرف سے اگ دوڑی چلی آتی ہو اور کوئی راہ بھاگنے کی دکھلائی نہیں دیتی یہ حال دیکھتے ہی نذر اور جہسودا جی نے گہرا کڑکڑکیشن جی کہا کہ اگ دکھ بھجن جب ہم لوگوں پر دکھ پڑتا ہو تب تب تم سہاتیا کرتے ہو اب جلدی اس اگ سے بچاؤ نہیں تو سب لوگ جھک کر چاہتے ہیں بھاگنے کی راہ نہیں ہو تمہاری شرن چھوڑ کر کمان جائیں چہ شیان سندر نے اگ کی لپٹ سے سکو بہت یا گل دیکھا تب انکو دھیرج ویکر بولے کہ تم لوگ اپنی اپنی اکھ بند کر لو اگ بجو جائیگی جب سب لوگوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کر لیں تب دکھ بھن خری نڈ نڈن بہت روپ دھر کر سب اگ کو کھا گئے اور دندھک راجپس کو مار ڈالا۔

بہاگل ہونا گوال بالون کا اگ لکنے سے اور اپنی اپنی آنکھیں بند کرنا شرکیشن جی کے کمنے سے



اسی ساعت کرشن بھگوان کی اچھا سے سب آگ بجھ گئی اور تجھے پیش نہیں آدک جو جلتے تھے سب جیون کے یتون سکس ہو گئے جب برندان ہمارا کے کئے سے برندان باسیون نے اپنی اپنی انگلیں کھول دیں تب کسی کو ایک چکاری بھی نہ دکھائی دی یہ پر تر سب لوگ دیکھ کر آپس میں کئے گئے کہ کسی نے پانی سے بھی نہیں بجھایا یہ سب آگ کیا ہوئی تب موہن پیارے نے کہا کہ جھوس کی آگ بہت تیلی ہو پھر اسے بجھتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔

سور ٹھہر | شیاام سنا یک جا و تا کو ہو ڈر کون کو | یہ بڑائی تا و پانچ تہ جکے کئے |
جب سب برجیاسی شیاام سندر کی استت کرنے لگے تب کرشن بھگوان نے اپنی مایا اپنی ایسی پھیلا دی کہ سب کسی نے یہ جانا کہ یہ آگ آپ سے آپ بجھ گئی اور کالی ناگ ناتھنے کا حال بھی انکو سب نے کی طرح معلوم ہوا۔

دو ہا | اما کن پر تھ کے نہ میں کھک کون ڈر نہ ہس | پرات ہوت آتد سے سب آئے مگر ما نہہ |
اس دن سب چھوٹے اور بڑوں نے اپنے اپنے گھر خوشی منائی اور شیاام سندر کو اپنا لڑکا جانکر ہر روز آتے پریت کرنے لگے۔

آدھیاے اٹھا رھوان۔ مار نا بلرام جی کا پر لنب را چھتس کو

شکر یوجی نے کہا کہ اور اجا ج طرح شیاام سندر نے گوال بالون کے ساتھ برندان میں کیل کھیلنا تھا وہ کتا ہون سنو۔ کہ جب گر کیم رت یعنی بیٹھ اسازہ آیاتپ مورج کی دھوپ سے سب سنسار بیا کل ہو گیا لیکن شیاام سندر کی کرپا سے سب برندان میں کسی جیو کو کپہ گرمی نہ معلوم ہو کر بسنت رت کا سکھ بنا رہا ایسے برندان میں پھولوں پر جھنڈ جھنڈ بھونڈے گونج کہ ام کی ڈالیوں پر کو کلا بولتی تھیں اور درختوں کے نیچے ٹھنڈے سایہ میں مورناچ کو کوکتے تھے اور ٹھنڈی اور ملائم اور خوشبودار ہوا ہنس کر گھسا ٹوپ بن کے پاس جمنامی لہریں لے رہی تھیں وہاں پر برندان بہاری بلرام جی اور گوال بالون کے ساتھ گنو دین چسہر اگر بہت طرح کے کیل کھیلتے تھے جب کبھی چرخ کی طرح گھومتے تھے تب انکو زمین اور آسمان گھومتا ہوا دکھائی دیتا تھا اور جب ایک گوال دوسرے لڑکے کے ہاتھ پر تالی مار کر بھاگتا تھا تب وہ اسکو پکڑنے دوڑتا تھا اور کبھی آپس میں آنکھ چھو لا کھیلکر بہت طرح کے راگ گاتے تھے اور اپنے منہ سے بہت طرح کے باجے بجا کر خیر اور گتھ اور لوٹری وغیرہ کی بولی بولتے تھے اور کبھی ٹری منو ہر منی بجا کر اپنا گانا گوال بالون کو سنا کر خوش کرتے تھے۔

دو ہا |
کھون سارس کو کلا مور ہنس کی بھانت | گوال بال بولین سب ما کن پر کھ مسکات |

اور اجا ایسے آتد میں پر کب را چھتس بھیجا ہوا را جاکس کہ شیاام سندر کے مارنے کے واسطے گوال روپ بکر وہاں آیا اور منڈا سے شری کرشن جی کے اور کسی نے اسکو نہیں پہچانا جب اسے بہت گوال بالون کو اٹھا لیا کہ پھاڑی کنڈرا میں چھپا دیا تب شری کرشن جی نے آنکھ کے اشارے سے بلرام جی کو دکھلا کر کہا کہ او بھائی اس گوال کو اپنا ساتھی مت بھویہ پر لنب نام را چھتس کپٹ سے گوال بکر میرے مارنے کے واسطے آیا ہو اسکے مارنے کی کوئی تدبیر کرنا چاہیے یہ جب تک گوال کی صورت میں رہے گا تب تک نہیں مارا جاسکتا اسکو اسے کہ گوال کو پھیرے سگھا اور بھائی بندہ میں یہ یہ را چھتس روپ دھر سے جب اسکو مارنا لانا

اور اہلک لاش کونے سے تین کوس کے درخت دب کر ٹوٹ گئے۔

دو ہا	گوال بال بکرت بھنے دوڑ گئے بل پاس	مہ تک آسرتن دیکھ کے سب کو بھیجو ہلاکت میں
سور کٹھ	دمن دمن بگرام دمن تمھارے مات پت	برو کیویر کام کپٹ روپ مار لو آسرت

اور اجا گوال بالون نے خوش ہو کر انکی بہت بڑائی کی اور دیوتوں نے خوش ہو کر اکاش سے بلرام جی پر بھول برساے اور جن کو الون کو وہ راجپس کڈرا میں جھیا آیا تھا آنکو شام سندر نکال لائے۔

ادھیانے آئیسموان۔ بیاکل ہونا گوالون کامونج کے بن میں آگ لگنے سے

شکوہ یو جی نے کہا کہ اور اجا جب گوال بال اس بو تھ کا تھا شاہ دیکھنے کے تب سب گاہے جرتی ہوئی موج کے بن میں جا گئے جب دوڑتے تھے انکا پتا نہیں پایا تب گوال بال الگ الگ ٹولی بانڈھا کر گوالون کو ڈھونڈنے نکلے اور دختون پر چڑھ کر دیکھ لگا کہ گوالون کا نام لے لیکر پکارنے لگے اسی وقت ایک گوال نے اکر مری منوہر سے کہا کہ اوجھانی سب گوالون موج کے گئے جھل میں جا گئے اور گوال لوگ انکے گوالون بھگتے پھرتے ہیں یہ بات سنتے ہی مری منوہر نے کوم کے درخت پر چڑھ کر ایسی مری بجائی کہ اسکی آواز سنتے ہی سب گوالون اور گوال بال موج کے بن کو چیرتے پھاڑتے اس طرح شام سندر کی طرف بے جسطرح بیسات میں نئی اور نالون کا پانی زور سے بہتا ہوا اسی وقت ایک راجپس راجا گنس کا بھیجا ہوا شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے اسس بن میں آیا اور اُسے اپنی مایا سے ایسی آندھی چلائی کہ چاروں طرف دھول سے اندھارا اچھا گیا تب اُسے بن میں آگ لگا دی جب اُس آگ کی لپٹ سے گوال اور گوالون کا بدن جلتے لگتا تب انھوں نے بیاکل ہو کر شام سندر اور بلرام جی کی شران پکار کر کہا کہ او دینا ماتھم لوگ جلا چاہتے ہیں ہماری جان بچائیے جب جب ہمیر ڈکھو پڑتا تو تب آپ رچھا کرتے ہیں سو اسے آپ کے دوسرا کوئی سہانگ ہمارا نہیں جو جسطرح نارائن سنسار روپی آگ سے اپنے بھگتوں کو بچا کر اُدھار کرتے ہیں اسی طرح آپ بھی ہم لوگوں کو اس آگ سے بچائیے یہ حال اپنے سٹکھا اور گوال بالون کا دیکھ کر شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا۔

دو ہا	شرن گی جن اے کے تات مات لیسراے	ہم اور تم دو دو بھاسے بن انکو کون سہاسے
-------	--------------------------------	---

یہ لیکر شام سندر نے گوال بالون کو پکار کر کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی انگلیں بند کر لو تب اس آگ سے بچو گے جب شری کرشن جی کی آگیا سب گوال بالون نے اپنی اپنی انگلیں بند کر لیں تب شری کرشن جی نے اُس راجپس کو مار ڈالا اسکے مرنے ہی سب آگ بھٹکر آندھی جاتی رہی اور ویسے ہی انگلیں بند کیے ہوئے سب گوال بال گوالون سمیت شام سندر کی مہاسے بھانڈیر بن کے پاس چلے آئے تب شری کرشن جی نے کہا کہ تم لوگ انکھ اپنی کھول دو جو انھوں نے انکھ کھولی تو کیا دیکھا کہ سب آگ اور آندھی جاتی رہی اور ہم لوگ بھانڈیر بن کے پاس چلے آئے ہیں یہ چرتا دیکھ کر سب گوال بالون کو اچھنچھا معلوم ہوا پھر سینے برنڈا بن ہماری کے ساتھ جھانکارے جا کر پانی پیا اور شام ہوتے ہوئے گھر کو چلے بسی کے پاس پہونچکر بن پر ن پارے نے بنسی بجائی تب بنسی کی دمن سنتے ہی سب بر جبالا اپنے اپنے گھر کا کام کاج چھوڑ کر راہ میں آکر کھڑی ہوئیں اور منوہنی صورت کا درشن کر کے اپنی اپنی انگلیں بند کر لیں سب گوالون کا یہ پر ن تھا کہ بنا دیکھے شام سندر کے دن بھر برت کر کے شام کے وقت مری منوہر کا درشن کر کے پارن کر لیں جب شمن پیار سے اپنے گھر گئے تب جسدی نے انکو گوالون اٹھا کر بہت پیار کیا اور گوالون سے پوچھا کہ آج دیر کیوں ہوئی

تب انھوں نے سب حال رچھس کے مارے جانے اور آگ لگنے کا کد یا بسکریا جسکو داجی اور روتھی جی بہت خوش ہوئیں اور یہ حال سنکر سب برنابن باسی شیام اور بلرام جی کو دیکھنے آئے اور انکی برائی کر کے کہنے لگے کہ او شیام سندھو تختاری کو پاسے ہمارے لڑکے بچے نہیں تو آج سب آگ میں جلکر چکے تھے پھر بھون نے اپنے اپنے لڑکوں سے وان اور دچھنا دلوایا اور بڑھیشور کی مایا سے اس بات کا بشواس کسی کو نہیں آیا کہ یہ چتر شیام سندھو نے کیا ہوا اتنی کتنا سنا کر شکلہ یو جی نے کہا کہ اور اجا اسی طرح شریکیشن جی ہر روز نئی نئی لیلار کے سبکو سکھ دیتے تھے اور سب بوجیا لاموہن پیارے پر ایسی موہت تعین کہ بغیر دیکھے سائنوئی صورت کے انکو میں نہیں پڑتا تھا پانی بھرنے اور وہی دو دھریچے کے بہانے جھنا کنارے اور بن میں جا کر شیام سندھو کا دشن کر کے اپنے ہر دو کی تین بھماتی تھیں اور اپنی ساس اور ماتا کا بھانا انکو اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا اور بن ہرن پیارے انتر جانی بھی اپنی چتون اور مسکان سے انکو سکھ دیا کرتے تھے ایک دن شیام سندھو اپنا موڑ روپ دھارے سب سکھوں کو ساتھ لیے جھنا کتا کوم کے نیچے کھڑے ہو کر مڑی بھانے لگے اسی وقت شری رادھا جی اپنی سکھیوں سمیت جل بھرنے کے بہانے سے موہن پیارے کو دیکھنے کے واسطے چلین جب انھوں نے جھنا کے پاس گوالون کی بھیر دیکھی تب کھڑی ہو کر سکھیوں سے بولیں کہ ما کھن پوڑ راہ میں کھڑا رہم لو گون کو مڑو چھیر بگا جب موہن پیارے رادھا پیاری کے دل کا حال جانکر اپنے سکھا سمیت راہ چھوڑ کر دوسرے طرف چلے گئے تب رادھا پیاری نے سکھیوں سمیت جھنا کنارے جا کر پانی بھرا اور اپنا کھڑا سر پر لیکر گھر کو چلین اُس وقت رادھا پیاری سکھیوں کے جھنڈ میں بس روپی چال سے چلی آتی تھیں اسی وقت موہن پیارے نے گویوں کے غول میں اگر رادھا پیاری کی گھڑی میں ایک کنکڑی ماری۔

چھیر نا شیام سندھو کا گویوں کو راہین



اور اپنی مسکان مادھری سے رادھا کو سب سکھیوں کا من ہر لیا تب شیام سکھیوں سے بولی۔

جین دیکھوں تبت شیام پتیر موہ موہیچے نہیں

سور کھ کیو در گن میں دھام سندھو نہا کر سکھ

انہیں جو برج بالا پتر تین اٹھون نے کہا کہ اوسوہن پیارے ہنئے تمہارا کیا بگاڑا ہو جو اپنی مسکان اور چتون سے ہزارا پران اور گیان دونوں ہر لیتے ہو اور تمہارا موہنی روپ دیکھنے اور نیشی کی دھن سننے سے ہمارا چت ٹھکانے نہیں رہتا تمہیں چرانے کا اوم کب سے سبکھا ہے یہ بات پریت بھری ہوئی سنکر شیام سندر بولے کہ سطر حتم لوگوں نے اپنی جھب دکھا کر میرا من پرالیا ہے اسطر حتمک بھی کنتی ہو تب گوپیون نے رکھائی سے کہا کہ تم کسی کا چیر کھینچو دھکا دے کر گرا دیتے ہو کسی کی لگڑی کنگڑی مار کر پھوڑ ڈالتے ہو تمہارے مارے کوئی جمنائل بھگنے نہیں پاتا ہم لوگ جسو دا جی کے پاس جا کر تمکو پھر او کھل سے بندھوا دیگی۔

دو ہا	یہ سن ہر رس کر اٹھے انڈر سی لئی چھنا سے	کہو جاے سب مات سون لیو موہ بندھواے
سورٹھ	موہ کنت ٹھگ چور آپ بھین ساہن سبر	ڈاری لگڑی پھوڑ کنت جاو چھلی کرن

جب شیام سندر نے اسطر کھرا انڈر سی جمنائین بھادی تب گوپیون نے جسو دا جی کے پاس جا کر کہا کہ ہم لوگ کھنیا کے مارے جمنائل بھگنے نہیں باقی ہیں وہ ہم لوگوں کی ایسی ڈر دسا کرتا ہے کہ اسکا حال شرم کے مارے کیا نہیں جاتا یہ سنکر جسو دا جی بولیں کہ جیسا تم کو ویسا میں کروں جب میں نے اسکو او کھل سے بانڈھا تھا تب تعین سب اسکی سفارش کرتی تھیں اب جب کھنیا گھر آویگا تب میں اسے مارونگی تم لوگ میری خاطر سے آج اسکا اپرا دھچھا کرو اسطر حتمکھو جسو دا جی نے گوپیون کو بد کیا جب شیام سندر چپ چاپ ڈرتے ہوئے گھر آئے تب اوٹ میں گھرے ہو کر کیا سنا کہ جسو دا جی گوپیون کے ارٹنے کا حال سنا کر روہنی جی سے یہ کنتی تھیں کہ آج کھنیا گھر آویگا تو میں اسے مارونگی یہ بات سنکر شیام سندر بولے کہ اے مات تم مجھے مارنا چاہتی ہو گوپیون کا چرتر ٹھکانہ نہیں معلوم ہے جو وہ کنتی ہیں وہی سچ مان لیتی ہو گوگیان بھکو کدم کے نیچے سے زبردستی پکڑ لیا میرے گال میں تھکا مارتی ہیں اور جب شک کر چلنے سے لگڑی اٹکی گڑ گڑوٹ جاتی ہے تب جھوٹھی سندا میری تم سے آکر کنتی ہیں یہ میٹھی بات سنکر جیسے جسو دا جی نے موہنی مورٹ کا چنڈر کھ دکھایا ویسے غصہ بھول کر کنتی لگیں۔

دو ہا	کہاں شیام میرو تنک دو سب جو بن جو ر	اب ارمن ڈاؤمین تب پھوون سنٹھ تو ر
سورٹھ	تو کیون ان ڈھگ جات میں برت مانت نہیں	لاؤت جھوٹھی بات وہ سب ڈھیٹھ گو آلنی

ایسا کہ جسو دا جی موہن پیارے کو گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگیں اسطر حتم شیام سندر ہر روز نئی نئی لیلہ کر کے جیسا سوکھو کھو

دو ہا	یہ لیلہ سب کرت ہر ہر جنارن کے ہیئت	اگر سن بھجے جا بھا و جوتا کوش پھل دیت
-------	------------------------------------	---------------------------------------

اور اجارا دھا پیاری پور بجم کے سنسکار سے شیام سندر سے بڑی پریت رکھتی تھیں اسلیے بنا دیکھے موہنی مورٹ کے بیائل ہو کر سکھیون سے بولیں کہ اوہن جمنائینا مارے جل بھرنے کے واسطے پھر چلو جسین موہن پیارے کو دیکھ کر اپنی انگلیں ٹھٹھسی کروں جب میں وہاں جاتی ہوں تب وہ اپنی مسکان اور چتون سے میرا من موہ لیتے ہیں اور اس موہنی مورٹ کے دیکھے بنا مجھ میں نہیں پڑتا اور دنیا کی لاج کے مارے میں کچھ بول نہیں سکتی ہوں باہر نطقی ہوں تو ماتا پاتا کا ڈر لگا ہوتا ہے اور گھر میں بیٹھنے سے بون بیان رہ کر من میرا شیام سندر کے پیچھے پیچھے ڈولتا پھر تاہو میں اپنے چت کو بہت بھگاتی ہوں لیکن اس چت چور کی طرف سے نہیں پھر تاہو۔ کیا آپاے کہ توں کچھ لیس نہیں۔ اور اوسکھی ایک دن کا حال تم سے کنتی ہوئی سنو۔

کیت

ایک سنگھی نمونہ کی نمونہ مسکان دکھائے دی ری
وہ سانولی صورت چین میں سب ہی بنی ہوں چتی ری
سب سنگھین اپنے اپنے گھر کو پھر کھیلت کو دت باٹلی ری
میں پیری برکھمان ملی گھر آوت یور پہاڑ بھٹی ری

اوی اب میں نے اپنے من میں یہ بات ٹھان لی کہ شیام سندھ سے پرکٹ میں پریت کرو ملی امین چاہے کوئی بر
استن کرے اس سانولی صورت کے سامنے مجھے لوک لاج اور کل پر وار کچھ اچھا نہیں لگتا جب میرا پوان اس
میں ٹکھا بیگا تب میں لاج کو لیکر گیا کرونگی ایسے اب میں موہن پیارے کو اپنا پت بنا یا چاہتی ہوں امین تمہاری کیا صلا
سنگھ لانا اوک سنگھین لے کہ وہ بھی شیام سندھ پر موہت تھیں کہا۔

و وہا کہ پیاری کیسے چلین واجت کی اور اگیل نہ چھانڑت سانور ورسیا نند کشر

اور اوجھا پیاری ہم لوگ اپنے من کا حال تھسے کیا کہیں جو حال تمہارا ہو وہی حال ہمارا بھی بھنا چاہیے موہن پیا
چھب دیکھنے سے ہمارا اجت ٹھکانے نہیں رہتا ہوا اور بنی کی دھن ہکو بہت اچھت کہ دیتی ہو نہ معلوم من ہرن پر
ہلو گون پر کیسی موہنی ڈال دی ہو تھسے بہت اچھا بچار اونیامین کون جیو بڑیا چیتن ایسا ہو جو اسکی چھب دیکھنے اور مڑا
موہت منو جائے وہ ہمارے پت ہو کہ ہکو اگیل کار کہ بن نولاج بھاڑ میں پڑے۔

سور ٹھ میٹ لوک کی کان پت برت را کون شیامین یہی بنی اب ان بھلو بڑو کو ڈ گئے

اور اجا پر کیت شری اوجھا ہی اوک سب برجناریون کی یہ دشنامی کو دن اپنا ننگے برہ اور ٹنے کی تہ پیر میں کاٹ کر
وقت انکا درشن کر کے اپنے ہر دو کی تین بھاتی تھیں اور کہنا بھانا اپنے گھر والوں کا انکو اچھا نہیں لگتا تھا۔

ادھیاکے مینوان لغریٹ برعدا بن کی ہلم

شکر یوچی نے کہا کہ اور اجا پر کیت جب بہت گرمی ہونے سے سنساری جیو ڈگھی ہوے تب برسات روپی را
دیا کی راہ سے اپنی فوج دل بادل کو لیکر سب جیو بڑا اور چیتن کے سکھ دینے اور گرمی کے را جا سے ٹٹنے کے واسطے
وصام کے ساتھ چڑھ آیا اسکی فوج میں بادل کا گرجنا مانو مارا باجے جیتے تھے اور بہت طرح کی گٹھا شور پڑا میں معلوم
بھل کا بھگنا سنگی تلوار کے برابر ہو کر کھا گانے والوں کی جگہ مور بولتے تھے اور بوندون کا برہننا بان کے برابر ہو کر
کے کت پڑھنے کی جگہ مینڈھاک بولتے تھے اور سفید سفید بگلوں کا اڑنا پھر ہرے کے برابر معلوم ہوتا تھا ایسی
دیکھتے ہی گرمی کار اجا ہار مانکر بھاگ گیا اور پانی برسنے سے زمین اور درخت سب جیو بڑا اور چیتن نے سکھ پایا
تک جو پانی سورج نے سوکھا تھا وہ سب اس طرح برسا دیا جس طرح راجا لوگ گرمی اور جاڑے میں رعیت سے غصو
میں اٹھ پالٹی کرتے ہیں اور پرتھوی نے اپنے سکھ دینے والے جلی روپی پت کے برہمین اٹھ مینے تک جو دکھ اٹھا
سورج پانی بڑسنے سے چھوٹ گیا اور بہت طرح کے پھل اور پھول ڈرٹون میں لگ گئے۔

دوہا	پہل بدھ لیشی ملت پھول رہی بدھ مرنگ	سوجھتہ کسکس سنگا رجم ناری پیش کے سنگ
زمین پر ہریائی پیدا ہو کر ندی اور نالوں میں پانی زرد سے بننے لگا اور اس کے کنارے بہت طرح کے چھٹی میٹھی میٹھی بولیاں بولنے لگے اور اجا بر ندابن میں ایسی شو بہا معلوم ہوتی تھی جس کا برن نہیں ہو سکتا۔		
دوہا	شو بہا بر ندابن کی برن سکے کب کون	شیش میدن کنیش بدھ پار نہ پاوت تون
سورٹھ	قہما امت اپا شری بر ندابن دھار کی	جہان نت گرت بہا ریر تر ہم بھگوان ہر
اور اجا اس سواؤ نے بن میں گوپی اور گوال لوگ بہت طرح کے گنے کپڑے پہنے ہوئے جھولا جھولتے تھے اور گویاں ملار آدک برسات کے گیت گاتی تھیں اور انہیں شیا م اور بلرام اتھم اتھم گنے اور کپڑے پہنے ہوئے بہت لیلار کے سبکو سکھ دیتے تھے جب اسی طرح اندر سے برسات بیت کر شروت آئی تب ایک دن شیا م سندر نے بلرام جی اور شرید اما آدک گوال بالوں ہمیت بر ندابن میں جا کر گدوں کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور آپ درخت کے نیچے بیٹھ کر گنے لگے کہ ای بلداؤ جی اب شروت کے اچھے دن آئے۔		
دوہا	جل آکاش نرل بھیبہ بر کمارت کے انت	جیسے اجل چت سدا ما کن پر تھ کے سنت
ان دنوں کھانے کی چیزوں میں سواؤ ملتا ہوا اور سب چھوٹوں بڑوں کو بہت طرح کا سکھ ہوتا ہوا اور گریہ متھ آشرم کو اپنے گھر رہنے میں سکھ ملکر اجا لوگ انھیں دنوں میں دشمن پر چڑھائی کرتے ہیں اور سیا پار یوں کو مال لاوئے اور سادھ اور مینو ڈکھ تیرتھ جاترا کرنے میں بہت سکھ ملتا ہوا اور بھائی بھلو بر ندابن کا ایسا سکھ تینوں لوگ میں نہیں ملتا اس واسطے آدمی کاشن دھارن کر کے برج میں رہ کر بر ندابن کو بیٹھ سے بھی آدھک پیار اجاتا ہوں تم یہاں کے درختوں کو کلپ پرچھ سے کم مت بھو سواؤ کہ بر ندابن باسی سب جیوڑ اور جین میری بھگت اور پریت اپنے پران سے زیادہ رکھتے ہیں۔		
دوہا	جا کے بس میں رہت ہوں اپنی پر بھتا تیاگ	پریم بھگت سولت نر بر ندابن انراگ
یہ سنکر بلداؤ جی نے کہا کہ ای دینا ناتھ میں اتنا بڑوان آپ سے مانگتا ہوں کہ جہاں جنم لینا وہاں مجھے بھی اپنی سیوا کے واسطے ساتھ رکھنا یہ سنکر بیٹھ ناتھ نے کہا کہ ای بھائی میں کبھی تمکو اپنے ساتھ سے ایک ساعت بھی نہیں چھوڑوں گا تمھارے واسطے تو میں کرشن دھارن کر کے برج میں لیلار کرتا ہوں۔		
دوہا	بدھ کچن میں شیا م کے سکھا بڑ سکھ پاسے	پریم بھگت تن مدت من رہے سبکو گہ پاسے
سورٹھ		
دھن دھن دھن تم شیا م دھن برج دھن بر ندابن	تمہ سے گن ابھرام ہم سب کچھ جانن نہیں	
اسی طرح بہت استت کر کے گوال بالوں نے شیا م سندر سے کہا کہ ای موہن پیارے اس وقت ہم لوگوں کا من ٹرل سنکر کیوڑ بہت چاہتا ہے یہ بات سنکر ٹرل منور نے لکھنا ماتھ کی دھردی اور ایسے پریم سے ٹرل بھائی کہ جسکی دھن سنتے ہی سب جیو		

جراد چیتن سوہت ہو کر ہرن و بیڑہ انکے چاروں طرف اکر کھڑے ہو گئے اور جتنا جل بننے سے تھم گیا چھپیوں کو اڑنا بھول گیا اور گلوں میں لکھا س چرنا چھوڑ کر لقصویر کی طرح کھڑی ہو گئیں جھرنوں سے پانی کا گونا بند ہو گیا اور موہن پیارے بنی میں چھ راگ اور چھ پتیس راگنی گا کر گوال بالون کا نام اٹھین لینے لگے اور ٹری بجاتے وقت اپنی آنکھ اور بھون سے ایسا بھاؤ بنلا یا کر دیکھنے واسلے سوہت ہو گئے اس وقت دیوتا لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بوان پر میٹھا اکاش میں آئے اور انھوں نے مری ستنے سے بہت خوش ہو کر شام سندر پر پھول برسائے اور کہا کہ دمن بھاگ برجیا سیوں کا ہر جو ایسا سکھ ہر روز دیکھتے ہیں پریشور ہم لوگوں کو برزنا بن میں درخت ہی وغیرہ کا جنم دیتے تو بلینڈ ناتھ کی سیوا کر کے اپنا جنم سوار تھ کرتے۔

استت کرنا گوال بالون کا اور مری بجانا شام سندر کا برزنا بن میں



سو گولن سنگ گا وہین دیکھو بگنت پر بہاؤ
و آرت تن من پران دمن دمن کہ گوال سب
ماکن پر بھ کے درس کو گھر سے نکلیں دعا سے

دوہا کارن کرت اشنت گون گم بھسید نینن پاؤ
سورٹھ سندر شام سچان دیت پر م سکھ سبن کو
دوہا سو دمن ستنے کو پکا لاج کاج لبر اسے

اگر اجا سب برجیا لابی کی دمن ستنے ہی سوہت ہو کر بن کی طرف چلیں اور راہ میں میٹھا پلیمین یہ کہنے لگیں کہ جب برجیا تھ جی کا درشن ملیگا تب ہماری آنکھیں سٹنڈ ہی ہو کر من کی اچھا پوری ہوگی ابھی تو ہمارا چت چور بن میں گوال اور گلوں کے ساتھ ناچنا گاتا ہو گا یہ سنکر دوسری گوبی نے کہا کہ سنو سکھی جب موہن پیارے سندھیا کو بستی بجاتے ہوئے آویں گے تب میں اس سوہنی سوہت کی چھب دیکھکر اپنا ہر دھندھا کر دینی دوسری سکھی بولی کہ سنو پیارو اس بالن میں نہ معلوم ایسا کون کن ہر گز کہ جسکی بانسری کو موہن پیارے جیسے اتم اور سندر میٹھا انھوں پر اپنے منہ اور چھاتی سے لگائے رہتے ہیں اور وہ

بہنی شیام سندھ کے انھوں نے کما کرت پی کر باہل کی طرح گرجتی ہو دو سری برجیا لانے کما کہ میرے سامنے یہ بانس بویا گیا تھا جسکی یہ مڑی ہو اسکا لفسیا چمکا کہ میری سوت ہو کہ کیشو سورت کی چھاتی پردن رات چرمی رہتی ہو جسوقت گو بیان آپس میں یہ چوچا کر رہی تھیں اسید وقت ہر زمان ہمارے گوال اور گکوون کو ساتھ لیے مڑی بجاتے وہاں آپہونچے اس موہنی سورت کی چھب دیکھتے ہی سب برجیا لا آپس میں خوش ہو کر کہنے لگیں۔

کبت گھنا چھری ہلہ

سورن کے کٹ ماسھے ہاتھ میں لکٹ راجے ساجے کچ مال گلے لائت لزن نے سندھ کپول شرت کٹڈل کی جھلک راجے زلف انمول بھرے کو راج کے کن تے گکوون کے آچھے پاجھے کاچھے کاچھنی کے کاچھراگ گوری گادت گوات سکھن تے آندھ کے گند برج لوچن چلو رچند سندھ آوت گو بند برندا بن نے

ایضاً

زیر ارجیر امین چین کی چمک چار ہا رنگتن کے لپا و ن لون پرست کٹڈل کی چمک پیت پیٹ لپٹانے کٹ دیپک کدم دت دامن سی درست نینن کو پیل لوچن پیل کر دیہ چھب ہمارے کو کیون نہ جیو ترست مندھ آوت بجاوت ہن مڑھریں گھن تے آوت رسک روپ رن برت

دوسری سکھی نے کہا کہ دیکھو یہ مڑی شیام سندھ کے اونٹ پر کیسی سندھ معلوم ہوتی ہو جسکی آمرت روپی آواز کانوگی راہ چینے سے مردے ہی اٹھتے ہیں اور اس مڑی کا بانس جس بن میں پیدا ہوا تھا وہاں کے درخت اپنے کو بڑا بھاگوان جانکر کہتے ہیں کہ یہ بانس ہی ہمارا ذات بھائی ہو اس ہنسی کی دمن دیوتون کی استریان اپنے بوانون پر سے سنکر ایسی موہت ہو جاتی ہیں کہ انکی کر کا گھونگم و کھل کر گر پڑتا ہو اور انکو خبر نہیں ہوتی اور گکوون کو چرنا بھول جاتا ہو اور ہرن وغیرہ تصویر کی طرح کھڑے ہو کر اسکی دمن سنتے ہیں اور پھڑے و دودھ پینا بھول جاتے ہیں درختوں سے مدہ بنے لگتا ہو دوسری سکھی بولی کہ او پیاری پہلے اس ہنسی نے بانس کے بن میں جنم لیکر دھوپ اور پانی اور سردی کا دکھ اپنے اوپر اٹھایا اور ایک پانوں سے کھڑی رہ کر پریشور کا تپ کیا پھر اسنے پور پور اپنا کٹوا کر آگ کی گرمی اپنے اوپر اٹھائی تب میڑھی سے سیدھی ہوئی اہیں سے بڑھ کر اور تب پریشور کا کیا کوئی کریگا یہ سنکر دوسری برجیا بولی کہ پریشور میرا جنم بھی بانس میں دیتے تو میں بھی اٹھوں پھر موہنی سورت کے منہ سے لگی رہتی اور اسنے اونٹوں کا آمرت پی کر سکھ پاتی۔ اور اچا پر کھیت جب تک مڑی منڈا ہر بن سے گکوون چھرا کو نہیں آتے تھے تب تک ہر روز یہی حال گو پیون کا رہتا تھا۔

دوہا	جا بن دھین چرا دھین ماگھن پر بھ چیت چور	تہا ن اے تھار می رہیں ہر سنکھ کو جو ر
//	ہنسی دمن سنکے سندھ اسکھ پا دین سب لوگ	ماگھن پر بھ کھ سے لگی کیون نہیں ہر سنکھ جو گ

ادھیائے اکیسواں - گوپیوں کی پریت کا برتن

شکد یوجی نے کہا کہ اور اجا انھین دنوں پھر ایک دن برجناریوں نے جو شتیام سندور سے سجی پریت رکھتی تھیں وہ بانسری سنکر بہت
 اپنا گھر کے کام کاج سے کھینچ لیا اور اس مڑلی کی دمن پر سو بہت ہو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اس جنگل کے جیوڑ کا بڑا بھاگ ہو جو سرد شتیام
 کی چھب دیگلا خوش ہوتے ہیں اور دنیا میں آنکھ پانے کا پھل انھین کو ملا ہو جو لوگ گھوڑوں پر اتے اور بیٹی بجاتے اور بن بہار کرتے
 وقت شتیام سندور کا امرت روپی سو روپ آنکھوں کی راہ پی کر اس سالونی صورت کا دھیان اپنے ہر دو میں رکھتے ہیں اور جو پرنی
 اپنے ہر نون سہیت مڑلی سنکر سوہن پیارے کی چھب ٹانگی لگا کر دیکھتی ہیں انکا بھاگ دیو کنیا سے بھی بڑھکر سمجھنا چاہیے اور بڑا بھاگ
 آن گاسے اور پھر دن کا جو جنکو مڑلی سنکر ہر آپ پریم سے چراتے ہیں اور برنارن کے پھیون کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے جو درختوں پر
 بیٹھے ہوئے سن ہرن پیارے کی چھب دیکھنے اور مڑلی سننے سے اپنا جنم سو ارتھ کر کے آنکو اپنی سہاونی بولیان سناتے ہیں اور بڑا
 بھاگ یہاں کے جنگلی آدمیوں کا ہو جو شری برجناتھ جی کے انگ کا چھوٹا ہوا چندن اور کیسر گھاس پھیلے وقت اپنے مشتک پر چڑھتے
 ہیں اور گو بڑ دمن پہاڑ گھوڑوں پر اتے وقت برنارن بہاری کا دشمن یا کرتا ہو کہ میرے برابر دوسرے کا بھاگ نہو گا کوساٹے کہ کیگٹھ ناتھ
 اپنا چرن میرے اوپر رکھتے ہیں اور وہ پریت کندھوں پھول آدک سے کیگٹھ ناتھ اور گوال بالوں کا اور اور گھاس سے گھوڑوں کا ستان
 کرتا ہو اور دمن بھاگ برنارن کے ندی اور نالوں کا ہو جو بانسری کی دمن سننے ہی بہنا اپنا بھول کر ٹھہر جاتے ہیں اور جنما جی اپنی ہر
 سے سوہن پیارے کا چرن چھو کر کرتا رہتے ہوتی ہیں اور انھین کی سو کی ناتھ نہت بل بہار کرتے ہیں اور کیا اچھا بھاگ ان درختوں کا ہو
 کہ جنکے سایہ میں نندلال جی بیٹھے ہیں اور بڑا بھاگ اسپر نقوی اور گھاس کا سمجھنا چاہیے کہ جسپر کیگٹھ ناتھ اپنا چرن رکھ کر چلتے پھرتے
 ہیں اور ہم لوگوں کا بھی بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے جو سوہن مورت کی پریت ہمارے ہر دو میں اٹھون پھر رہتی ہو اور اجا پھین گو بیان
 اپنے گیان سے شری کرشن جی کو پریشور کا اوتار جانتی تھیں لیکن جب پریشور کی دایا آنکو بیاتی تھی تب آنکو جسو راجی کا بیٹا مہن تھیں
 اسی طرح سب استری اور پریش برنارن باسو شتیام سندور کی پریت رکھ کر دن رات انھین کا جیل گایا کرتے تھے اور اٹھون بہرگی
 چرچا اور دھیان میں مگن رہتے تھے اتنی کتنا سنکر شکد یوجی بولے کہ اور اجا کوئی جیو ایسی سامر تھ نہیں رکھتا جو انکے عید اور مہا کو جاسکے
 جسپر وہ دیا کرتے ہیں وہی کچھ انکی مہا کو جان سکتا ہو۔

ادھیائے بائیسواں - چیسر ہرن لیلا

اتنی کتنا سنکر راجا پھین نے کہا کہ او شکد یوجی سو امی شری کرشن جی نے کس طرح ان سب برجناریوں کی اچھا پوری کی اسکا حال
 اس لیلا کے سننے سے میرا چت بہت پر سن ہو کر سب سوچ چھوٹ جاتا ہو یہ بات سنکر شکد یوجی بولے کہ اور اجا جب آگن اور پوس
 کا مینا آنے سے سردی زیادہ پڑنے لگی تب ایک گوپی نے سب گوپیوں سے کہا کہ میں نے بڑے بوڑھوں سے ایسا سنا تھا کہ آگن کے
 بیٹے میں پرات کو جنما میں انسان کرنے سے بہت جنون کے پاپ چھوٹ کر منو کا سنا ماتی ہو اس سے ہم سب نیم بانرھکر جنما انسان کریں
 تو اسکے پرتاپ سے سوہن پیارے ہمارے پت ہو گئے یہ بات سنکر ادھا آدک گوپیوں نے خوش ہو کر آگن بیدی پر توجا آجینا مانا شروع کیا
 شتی پرات سحر ادھا آدک سب برجبالا اچھا اچھا گنا اور کچھ اپنکر انسان کرنے جاتی تھیں اور منانے کے پیچھے سورج دیوتا کو آگم دیکر
 پار تھی کی مورت مٹی سے بنا کر دھوپ دپ پھیر آدک سے ہر دو پوریک پوجا اور دندوت اور دھیان کر کے ہاتھ جوڑ کر برنارن کے پھین

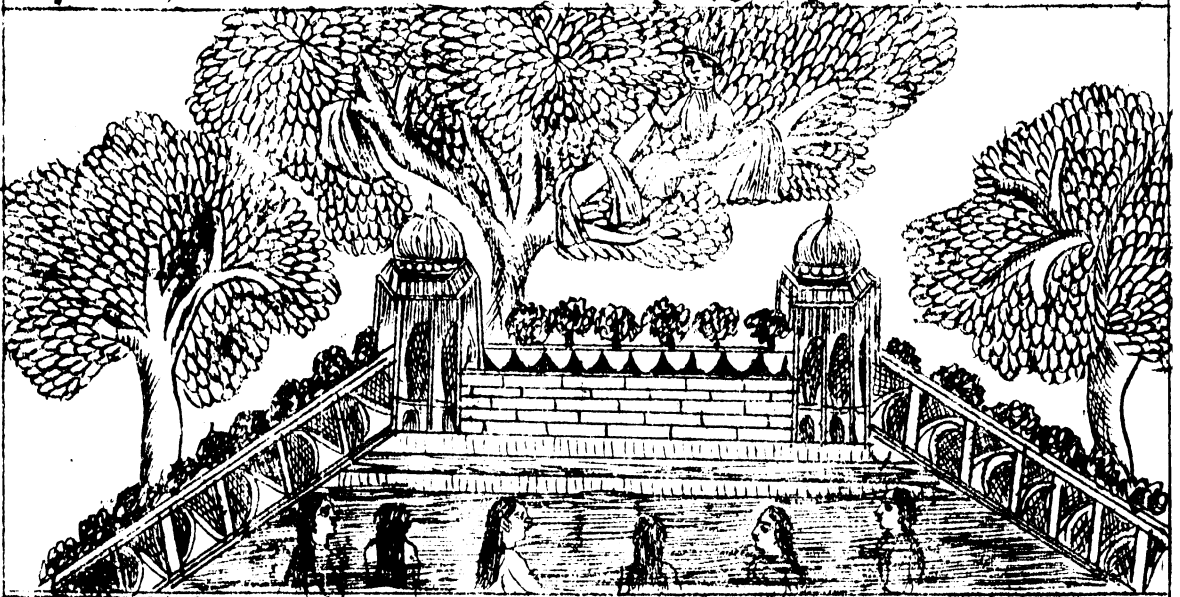
گیت سوویا

گوپ ستاکین گوری گسائین پانڈون پڑون ہتی سن کیے
 دین دیاندرہ داسی کے اوپر نیک سون چت دیانریں کیے
 دیں جو بیاد اچھا ست موہن مات تیا کچھ ہو نہیں کیے
 سندرسا نوردن سنگا رستے ار جو پستو بردیکے

اسی طرح ہر روز پوجا کر کے دن بھر برکت رہ کر شام کے وقت وہی چانول بھوجن کر کے زمین پر سو رہتی تھیں اور سنا باپا کرنا سے
 انکو یہ اچھا رہتی تھی کہ جلدی ہمارا مطلب حاصل ہوا اور اجا جب راز چا پاری نے سولہ ہزار بربجالا نموداری عمر والی کر انہیں چار طرح
 کی تھیں ایک جنگ پور کی استریان دوسرے دنڈک بن کے رکھوئی استریان جو شری رام اور تازمین رگنا تھو بی پر موت ہوتی تھیں
 تیسرے پید کی رچا چوتھے گوٹوک کی استریان جنھوں نے گوپیوں کے تن میں جنم لیا تھا اپنے ساتھیوں کے کریم سے جہنا اسنان
 اور پوجا اور برکت کیا تب شری کرشن اتر جامی اپنر دیال ہوئے۔

دوہا | دیکھ نیم پریم گوگین کو گوپیاں | جیسے پرشن کر بال جت جن مت دین دیال |

گوپیوں کا جہنا جی میں شری کرشن جی کے دھیان میں اسنان کرنا اور دیال ہونا شری کرشن جی کا



اور اجا ایک دن جس وقت سولہ ہزار گوپیاں جہنا جی میں اسنان کر کے شری کرشن جی کی چرچا آپس میں کر رہی تھیں اسی وقت شری کرشن
 جی اپنے سولہ ہزار روپ اور کر جہنا جی میں سب گوپیوں کے پیچھے کھڑے ہو کر پیٹھ منے گئے تب سب گوپیاں انکو دیکھتے ہی بہت خوش
 ہو کر اپنے من میں کہنے لگیں کہ جگہ ملنے کے واسطے ہم دھیان اور پوجا کرتی تھیں انھوں نے دیال ہو کر روشن دیا پھر اپنا اپنا بدن
 پانی میں چھپا کر منہ ہن پیارے سے کہنے لگیں کہ ہکو نگلی دیکھو نکو شرم نہیں اتنی اور شری کرشن جی کی دیا سے کسی گوپی کو دوسری
 گوپی کا حال نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اسکے پیچھے بھی شری کرشن جی ہیں اس سب سے سب گوپیاں اپنے اپنے من میں خوش ہو کر
 دوسری سنگھی سے اپنا حال نہیں کہتی تھیں۔

دو ہا	جو ماکن پر بوجھ کو بچی پریم بھگت کے رنگ	دیا کرین پانچے پھرین جھیا یا ستم تہہ سنگ
اس طرح موہن پیارے جل بہا کر کے باہر نکلے اور گوپیوں کا گنا اور کپڑا جو جتنا کنا رہے رکھا تھا اسکو بچا کر نوڑ کے پھینک دیا جب گوپیوں نے جا کر یہ حال جھو و اہی سے کہا تب سندھ رانی بولیں۔		
دو ہا	تم چاہت ہو لگن تے کہن تریا با م	سو کیسے بر پاؤ گی تم لایک نہیں شام
سورٹھ	مین بوجھی سب بات تم ہوں کہ ہو کہا	بر تھا پھرت اٹھلات مرٹ کورن ہر بگت
گھو ایسی بات کہتے ہوئے لاج نہیں آتی اور میرے اگیان بالک کو پاپ کی آنکھ سے دیکھتی ہو یہ بات سنکر سب بر جبالا خوشی سے اپنے اپنے گھر چل آئیں جب دو سہرے دن پھر سب گوپیاں جتنا نہانے آئیں۔		
دو ہا	دھرے آنا رانا سب نٹ پر بھو لگن چیز	لگن ہوئے اسنان بہت پیٹھین جمنائیز
تب شری کرشن دین دیال نے پکارا کیا کہ میرے مٹنے کے واسطے انھوں نے بڑا دکھ اٹھایا ایسا بچا کر کر شام سندھ رنے اسدن پر لگن سے کہا کہ اوبھائی آج تم گو وین چرانے بن مین لیا و مین کیو الیکر پیچھے سے وہاں آؤنگا جب بدام ہی سب سکھا سمیت گو وین لیکر بن مین جا چکے تب برندا بن بہا ر می نے جتنا کنا رہے چپ چاپ جا کر کیا دیکھا کہ سب بر جبالا اپنا اپنا گنا اور کپڑا کنا رہے رکھ کر جہا می مین نہاتے تم ہماری چر جا کر رہی ہیں تب مہ بن پیار سے یہ پریت انکی چھپے چھپے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اجا جو وقت سب بر جبالا سونج کو ارگہ دیکر آنکھ بند کر کے شری کرشن جی کا دھیان کرنے لگیں اسوقت شام سندھ بھگت ہنسل نے پکارا کہ ان لوگوں کو جہا می مین ننگی نہانے سے پاپ لگتا ہے اسلیے انکا پاپ چھڑانا اور آگے کے واسطے گیان سکھانا ضرور ہو۔		
دو ہا	پریم لگن گو بی سب اور مین دھیان من لاسے	ہر سب بھو لگن بسن ڈچرٹھے کوم بر جاسے
اور سب کپڑوں کی گھڑی بانو دھکر اپنے سامنے رکھ لی اور اسی جگہ خوش ہو کر بیٹھے رہے جب تو بیان اسنان کر کے باہر نکلے اور کون نے کپڑا اور گنا جتنا کنا رہے نہیں دیکھا تب چاروں طرف ڈھونڈھ کر آپس میں کہنے لگیں کہ اسکو یہاں تو کوئی چڑیا بھی نہیں آئی نہ معلوم ہمارا گنا اور کپڑا کون اٹھا لیکیا سو اے ماکن چور کے اور کون ہماری چیز لیا و لیکیا ایسا لکر دین لگن سے پکارا نے لگن کہ کہیں شام سندھ رہوں تو اپنا درشن دین یہ بات سنتے ہی موہن پیار سے نے آہستہ سے بالٹھری ایک مرتبہ جادوی تباہت سکھی نے آواز کی طرف آنکھ اٹھا کر کیا دیکھا کہ مڑی منو ہر گٹ پہنے لکھیا لیے کیسے کا ناک دینے بنا لگے مین پہنے پتیا مسر بانو سے کوم کے درخت پر چھپے ہوئے بیٹھے ہیں یہ حال دیکھتے ہی اس سکھی نے سب بر جبالا سے پکارا کہ کما کہ تک اور تھو دیکھو ماکن چور دھوتیان چرانے ہوئے گھڑی بانو سے کوم پر بیٹھے ہیں یہ بات سنکر جیسے سب گوپیوں نے شام سندھ کو درخت پر بیٹھے دیکھا ویسے ہی شہر مندہ ہو کر گلے بھر پانی مین چلی گئیں اور ہاتھ جوڑ کر کہتی کر کے کہنے لگیں کہ اے دین دیال دکھو مین نشد نندان دھوتیان ہماری دے ڈالو۔		
دو ہا	ماکن پر بوجھ گنشتیام جو تمہیں اہیت یہ ناہندا	ہم داسی بن دام کی سمجو شتم من مانہندا
یہ بات سنکر موہن پیار سے بولے کہ تم لوگ اپنا اپنا گنا اور کپڑا پھینک کر اسنان کرنے لگیں تمہیں مین نے انکی رکھواری کی ہے پھر جو کیواری دیے کپڑا نہیں پاؤ گی گوپیوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو پانی مین جاڑا معلوم دیتا ہو تمکو دیا نہیں آتی۔		

دوہا سورٹھ	تق سن دمن ار پو تھین جو ہو ہرے پاس تب ہنس کیو کنساے جو تن من سو کو و کو	اب انہر دیکھے ہین جان اپنی داس لیوین یہاں آئے جو ما تو میر و کو
---------------	--	--

تم ایک ایک سندرہ پانی سے نکلے پیرے پاس آؤ تب میں تمہارے کپڑے دو ٹکائیں تو باہر نکلے کہ بنا ایسا کئے اپنے کپڑے نہ پاؤ گی یہ ہمیں سوچیں پیارے کا نکلے شری رادھا جی نے کہا کہ ہم جو ان استریاں تمہارے پاس نکلی کہ طرح آدین یہ بنا گیان نکلے سکھایا ہو جو ہکو نگی دیکھنا چاہتے ہو۔

دوہا سورٹھ	چھا نڈو دیو یہ ٹیک ہر بر بھو کم ن تم دیو دوشن ہوت اپار جو تہ انگ دیکھے پیش	شہیت مرت ہم نیزین چیر ہمارے دیو تاتے نڈکارنگی نار نہ دیکھے
---------------	---	---

جب اتنی ہنسی کرنے پر بھی سنیام سندر نے کپڑا نکالنا نہیں دیا تب سب برجبالا لڑکھائی سے بولیں کہ نڈکین کے راجا نہیں ہیں جو انکی دعائی پھر گئی تم کپڑے ہمارے چرا کر سیکو نگی دیکھا چاہتے ہو یہ چلن تمہارا اچھا نہیں لگتا ابھی ہم لوگ اپنے اپنے باپ اور بھائی سے جا کر تمہارا حال کہیں تو وہ لوگ آکر نکلو چوری میں پکڑیں اور نندا اور جھوڈا کے پاس لیا کر تمہارا دنگ اور دین کیٹھو بچن گوپیوں کے ستھے ہی سنیام سندر نے کہا کہ اب تم لوگ بھی اپنی اپنی دھورتیاں پاؤ گی جب اپنے حمایتی کو لے آؤ گی سنیام سندر کو ناراض دیکھتے ہی سب برجبالا ڈرتی اور کانپتی ہوئی بولیں کہ اودین دیال ہماری پت رکھنے والا سو اے تمہارے دوسرا کون ہو جسکو ہم اپنا سہا یک جا نکر بلا دین تمہارے چرن کی داسی ہونے کے واسطے ہلوگ جتنا انسان اور برت اور پوجا کرتی ہیں تم نڈوئی بن چھوڑ کر اپنی داسیوں پر ڈیا کرو اور بستر ہمارے دے ڈالو تم کو کی نا تمہو جو تمہارے اوپر ہمارا کچھ بس نہیں چلتا نہیں معلوم تھے کون سی موہنی ہم پر ڈال دی جو تمہاری سانولی صورت دیکھے بنا ہم لوگوں کو اپنا گم دو اور گل پر اور کچھ اچھا نہیں لگتا ہلوگ بلا آنا تمہو بھکر دیا کر وہ دین بچن شکر شنیام سندر نے کہا کہ جو تم لوگ پتے من سے پیرے ملنے کے واسطے برت اور انسان کرتی ہو تو لاج اور کپٹ کو جتنا مل میں ڈبو کے وہاں سے نکلی میرے پاس آکر دھورتیاں اپنی اپنی لجاؤ بنا انگ دکھلاے کپڑے نہیں پاؤ گی۔ ایسی بات سکتے ہی سب گوپیوں نے آپس میں کہا کہ ایک سوچیں پیارے ہکو نگی دیکھیں۔ اچھی بات ہو یا سب گائون نکلی دیکھے یہ اچھی بات ہو اور یہ ہا اتھو کرن کا سب حال جانتے ہیں اسنے لاج کرنا نہ چاہیے۔

دوہا سورٹھ	گنت پر پیر بل سبے ہر ہم چھا نڈت نا نڈہ چلو پیرے چیر انھین کی ستر را کھ کے	چیر بنا کیسے بڑ کون بھانت گھر جانہ ستھو ہن بل پیر جو کچھ کہیں سو کیسے
---------------	--	--

ایسا لکھ سب گوپیوں ایک ہاتھ سے اپنی جھک اور دوسرے ہاتھ سے اپنی چھاتی کو چھپا کر چنبا بل سے باہر نکلیں اور شنیام سندر کے سامنے جا کر سر نیچے کر کے کھڑی ہو رہیں تب مرنی منو ہرنے کہا کہ ابھی تک نکو جسے کپٹ بنا ہو کپٹی جو ہمارے پاس نہیں ہو سکتی ایک ایک گوپی سامنے کھڑی ہو کر سورج دیوتا کو ہاتھ جوڑو تب میں تمہارے چیر دو ٹکائو اس واسطے کہ تم نے برت میں نکلے انسان کو لے سورج دیوتا کا اپرا ڈھ کر کیا ہو یہ بات سکر گوپیوں نے کہا کہ او نڈلال جی ہلوگ سیدھی جھولی برجبالا سے کیا کپٹ کرتے ہو۔

دوہا	ماگن جو بڑ سے سب کہیں ہم آئیں تم ہیت	ہا تمہارو ساخ ہوا ہوں بستر نہ دیت
------	--------------------------------------	-----------------------------------

ہم لوگ مختار سے اوجھیں ہیں جو کو وہ کرین جب ایسا کہ سب برج بالا چھاتی پر کا ہاتھ اٹھا کر ایک ہاتھ سے سورج دیوتا کو دندوت کرنے لگیں تب نذرندان بولے کہ ایک ہاتھ سے دندوت کرنا دوش ہوتا ہوا دندون ہاتھ سے پر نام کرو۔

دوہا

جو کہ ہو کر ہیں سب ہنس بولین برج بام
ایسین پٹو ہم کھو سنو شیام البحر ام

جب یہ کہ سب گویا مویں پیار سے کے پریمین کن ہو گئیں اور لاج چھوڑ کر دندون ہاتھ سے سورج دیوتا کو نمسکار کیا تب بیکٹھہ ہاتھ نہ کپت بھگت اور پریت انکی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور درخت پر سے اتر کر سب دھوتیان اپنے کندھے پر دھر کر بولے کہ اگویو اب میں نے تختہ را بوجھا اپنے اوپر اٹھا لیا آدمی کے تن میں جنم لینے کا میں چل ہوں کہ دوسرے کا اچکار کر۔

دوہا

بھگت شری رہتا رہتا کے ماگن پر کھیل بہر
پریم پریت رس بس بھٹے دیے سین کے چیر

اور اجا سب برج بالا اپنا اپنا گنا اور کپڑا پہن کر مویں پیار سے کے پریمین ایسی کن ہوئیں کہ انکا من گھر جانے کے واسطے نہیں چاہتا تھا مویں پیار سے نے کہا کہ تم لوگ اس بات میں کچھ دکھ نہ مانو میں نے تمکو آگے کے واسطے گیان سکھا دیا جل میں برن دیوتا رہتے ہیں ایسے ننگے ہو کر پانی میں اسنان کرنے سے سب دھرم اور پین بہہ جاتا ہوا اب تکونگی ہو کر نکلنے سے جتنا اسنان اور برت کرنے کا پھل ملیگا تم لوگ بھگت پیاری ہو گنوار سدی پورنماشی کو میں تختہ را سے ساتھ اس لیا کر کے تم سب کا منو پور اور کرونگا اب اپنے اپنے گھر جا کر برت رکھنا چھوڑ دو یہ بات سنکر سب برج بالا خوش ہو کر اپنے اپنے گھر چل گئیں اور اٹھون پہنر شیام سندر کے دھیان میں لگی رہ کر گنوار سدی پورنماشی کے دن گنتے لگیں۔

دوہا

دیکھ پوت نذرند کے سب بال منت بھور
سدھ بدھ مت کچھ تھرتین گنت ادرا کی اور

گرمی منو ہر وہاں سے منشی بٹ میں اگر گوال بالون کے ساتھ گویو چرانے لگے اتنی کھٹا سکر اجا پر پھپت نے پوچھا کہ او سو امی شری کرشن جی نے پریم ہم کا دتا رہو کر جنکو سب بھگت کا پرہ ڈھانپنا چاہیے اٹھون نے شاستر کے برخلاف پرانی استری کو ننگے کیوں دیکھا پر سندیہ میرا سٹا دیجیے شکر یو جی نے کہا کہ اور اجا استری کو ننگی ہو کر رہنے سے بڑا پاپ ہوتا ہے جب تک اسی طرح جل میں سے ننگی ہو کر دوسرے پرش کے سامنے نہاے تب تک وہ پاپ اسکا نہیں چھوٹتا اس سے کرشن بھگوان نے دیا کر کے شاستر کے موافق ان سبکو ننگی نکھو کر نرک سے بچا لیا وہ اپنے بھگتوں کی چوک کو سنبھال لیتے ہیں۔

دوہا

پرگٹ شیت دکھ پای کے سب مل رہیں لجا سے
انترگت ات سکھ بھو آند ار نہا سے

اور اجا سب شیام سندر بن میں پہنچے تب درختوں کا ٹھنڈا سایہ دیکھ کر شری داما اڈوک گوالون سے کہا کہ دیکھو یہ سب وقت سردی اور گرمی اور برسات کا دکھ اپنے اوپر اٹھا کر ایک پانوں سے کھڑے رہتے ہیں اور اپنی چھایا اور پیل اور پھول سے سبھیوں کو سکھ دیتے ہیں کوئی آدمی اُسے بلکہ نہیں جاتا اور آدمی سکھ پانے پر بھی انکی ڈالی اور پتا توڑ لیتے ہیں

تبہ ہی لیے براہمنین ملتے اور پھل پھول لگے ہونے پر راہی اور کھوپڑی کا نشان کرستہ ہیں جو براہمنین چل پھول نہیں رہتے تب شرم سے سر جھکا کر کہتے ہیں کہ جسے تمھاری کچھ پیدا نہیں ہے اس لیے تم شرمندہ ہیں اور راہی پر بیت ایسا دروغ غریب دونوں سے براہمنوں کے جو گیشور دن کی طرح تپ کرتے ہیں سنسار میں اسی کا جنم لینا پسکل ہے جو اپنے اوپر ڈکھ اٹھا کر دوسروں کا بھلا کرے۔

دوہا | انما ایسے دوسرن کی کا پڑی برنی جاے | پران بڑے داتا ن کے انہین پیٹھے آئے |

اس طرح درختان کی تعریف کرتے ہوئے سوہن پیارے گوالون سمیت اپنے گھر آئے۔

ادھبیاے تیبیبستوان۔ بھوجن مانگنا گوالون کا شتھر کے چوہون سے

شکد یوجی نے کہا کہ اور اجا ایک دن شیام اور بلرام گھوچرانے کے واسطے بن میں جا کر گوالون کے ساتھ آند پور تک گھلیتے تھے اسوقت گوالون نے برجناتھ جی سے کہا کہ اہ ہمارا ج جو کلیو اہم لوگ اپنے اپنے گھر سے لائے تھے وہ کھانے پر بھی بھوکھ ہماری نہیں گئی اس لیے کچھ کھلائیے یہ بات سنکر نند لال جی نے پچا کر کیا کہ شتھر اباسی براہمنوں کی استریاں میرے درشن کو نیکی اچھا کرتی ہیں سو آج انکا منور تھ پورا کرنا چاہیے ایسا پچا کر نند لال جی نے گوال بالون سے کہا کہ دیکھو بن میں جہاں دھوان اٹھتا ہو وہاں شتھر کے چوہے راجا کنس کے ڈر سے چھپا کر جاتے اور ہوم کرتے ہیں تم لوگوں میں سے چار پانچ لڑکے وہاں جاؤ اور دھڑوٹ کر کے میرا نام لیکر آئے بھوجن مانگ لاؤ یہ بات سنتے ہی گوالون نے وہاں جا کر پور تک اُسنے کہا۔

دوہا

ہاتھ جوڑ ٹھاڑھے بٹھے گوال بالک ساتھ | بھوجن مانگت بن کہینو مانگن یڑھ برجناتھ |

اور اجا ان براہمنوں نے جو اپنے اگیان اور کریم کے ابھان سے شیام اور بلرام کی مہانہیں جانتے تھے یہ بات سنکر گوالون سے کہا کہ تم مورکھ لوگ نہیں جانتے کہ یہ بھوجن سب بننے دیوتوں کے نام پر جگت کرنے کے لیے تیار کیا ہے جو جب تک پریشور کا جگ پورا نہوگا تب تک بھوجن نہیں پاؤ گے جگ ہونے کے پیچھے تکو بھی پر سادہ لینگا اور شیام اور بلرام امیروں کے گل میں پیدا ہوئے ہیں انکے ہم براہمن لوگ گل میں اٹم ہیں یہ کھو پھن براہمنوں کے سنکر سب گوال بال نراس ہو چکے تھے ہوئے شری کرشن جی کے پاس جا کر بولے کہ او برجناتھ ہم لوگ اپنا مان چھوڑ کر تمھارے کہنے سے بھیکھ مانگنے لگے تپر بھی بھوجن نہیں پایا اب کیا کریں بھو کہ بہت ستاتی ہو یہ بات سنتے ہی سوہن پیارے نے ہنسکر بلرام جی سے کہا کہ وہ براہمن لوگ ہماری بھگت نہ رکھنے سے یہ بھید نہیں جانتے کہ جگت اور ہوم کا مالک کون ہوا اپنے کرم کے ابھان سے اندھے ہو رہے ہیں بہت اچھا ہے کہ وہ لوگ اسی طرح اپنے اگیان میں پڑے رہیں پھر شیام سنکر نے گوال بالون سے کہا کہ اب تم لوگ انکی استریوں کے پاس جو برسی دھرماتا اور بر بھگت ہیں جا کر کہو کہ شیام اور بلرام نے جو بن میں گھو دین چرانے آئے ہیں بھوکھ ہو کر تم سے بھوجن مانگا ہے وہ استریاں انکو بڑے آدر بھاؤ سے بھوجن دینگیں یہ بات سنتے ہی گوال بالون نے چوہا بنیوں سے جا کر کہا کہ اہ ماتا شری کرشن جی اور بلرام جی نے تم سے بھوجن مانگا ہے تم کیا کہتی ہو۔

دوہا

گوالن کے سن پھن سب ہر کو انہین برج بام | کت ہمارے بھاگ ہمیں بھوجن مانگوشیام |

سورٹھ	
کرت رہی نت دھیان سن سن جنگل گن شرودن	سپنل خنم رخ جان تنکو بھوجن لے چلین
دوہا	
اے بڑ بھاگی جیو جن جنگو برج من باس	ماگن پر بھگہ کے دس تے پاوت پر م ہلاک
<p>ان استریوں کی ہمیشہ منسا ہا جا کر سنا سے یہ اچھا رہتی تھی کہ کوئی ایسا بھی دن ہو گا کہ ہلکو بھگینہ ناتھ کا درشن ملیگا ایسیہ انھوں نے بڑے پریم سے میو اور سٹھانی اور پکوان اور پوری اور پوری اور وودو اور دہی اور ماگن اڈک اتم اتم بھوجن سونے اور چاندی کی تھا لیون میں رکھ کر گوالون کو دیا اور کچھ اپنے ہاتھ میں لیکر جس جگہ پر مرنی منو ہر تھے گوال بالون کے ساتھ وہاں چلن برقت اٹکے پت اڈک نے بہت منع کیا کہ تم لوگ گوالون کے ساتھ مت جاؤ لیکن انھوں نے جو پر م بھگت تھیں کنا کسی کا نہیں مانا۔</p>	
سورٹھ	
جنگل ارنہ لال بسین لکٹ مری لیے	تھیں نہ بھوجم کال کون بھانت روکے رکھن
چوپائی	
تب گوالن سون پوجت بالا	کتیک دوراہن سند لالا
چلو آج ہم درشن دیکھین	چون خنم سپنل کر لیکھین
<p>یہ بات سن کر گوال بولے کہ او مانا تھو مری دورہن جس وقت وہ استریان شری کرشن بی کے پریم کے آئندہ میں گن چلی جاتی تھیں اسی وقت ایک مشہور یا چوہنے اپنی استری کو زبردستی راہ سے پکڑ کر لے آیا تب کہنے لگا کہ بھو شری کرشن جی کا درشن کرنے کے لیے جانے دو اپنے اوپر بدنامی مت لو بھے اُنکے درشن کی بڑی لالسا ہو اور وہ پر برتھم پریشور پر تھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیکر سنساری آدمیوں کی طرح لیلا کرتے ہیں تلوگ بید پر حکم جگت اور ہوم کرتے ہو لیکن اُنکو اپنے اگیان سے نہیں پہچانتے۔</p>	
دوہا	
اگو جن جاؤ بھیدیہ جگت کرت کہنہ کاج	اچو جن مانگت ہین دہی ماگن پر بھو برراج
<p>اوسوامی میرا پران تو سند لال جی سے جا ملا اس جھوٹے بزن کو روک کر کیا کرو گے میرے مہرے کے پیچھے سوا بھ پھپھانے کے لگو اور کچھ نہیں ہاتھ لگیگا جس آدمی کو پریشور کی بھگت نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں ہوتا یہ سب گیان کہنے پر بھی اس مشہور یا چوہنے نے نہ مانکر اپنی استری کو کوٹھری میں بند کر کے نفل لگا دیا تب اسی وقت پران اسکا شری کرشن جی کے دھیان میں بھل کر اس طرح سب استریوں سے پہلے وہاں چاہو پنچا جس طرح پانی جلدی بھکرندی اور سدر میں ملتا ہے۔</p>	
سورٹھ	
کھن پریم کا پتھ جہان نیم کی گت نہیں	گت بید سب گرتھو پریم بھاؤ کے بس ہری
<p>اوسوا صاحب پیچھے سے وہ سب استریاں بڑے پریم سے بھوجن لیے جو ہے جہان پر سون پیا ہے ایک بچہ کی چھایا میں ایک سکھا کے کندھے پر ہاتھ رکھے باگی بیج بنائے گل کا پھول ہاتھ میں لیے کھڑے تھے جا پو پنچن تب چسرن ان کا</p>	

چوم کر مخالفان بھوجن کی سامنے دھرمین اور اسی موہنی صورت کو دیکھتے ہی خوش ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ اوسکس می نند لال جی ہیں
 جکی بڑائی ہم لوگ ہمیشہ شکر و عیان کیا کرتی تھیں اب ہمارے بھاگ جاگے جو ایسا دُشمن پایا اب اس چند رنگ کی ٹنڈھک سے اپنی اپنی
 آنکھیں ٹنڈھی کر دو اور سنسار میں جنم لینے کا پہل لیا اور اجا شری کرشن جی کی کرپا سے اُنکو اسوقت دت و رشت ہو گئی تب انھوں نے
 شری کرشن جی کو پورن مزانم جانکر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دیوانا تھو بغیر کرپا تمھاری کے ابھی اس سانولی صورت موہنی صورت
 کا دُشمن کسی کو نہیں ملتا نہیں معلوم کون جنم کے پُتن ہمارے سما ہے جو آپ کا دُشمن پایا اور برہمت جنم کے پاپ ہمارے
 چھوٹ گئے اور ہم لوگوں کے پت اُڑک اپنے اگیان اور بھمان سے سنساری مایا موہ میں دُوب کر ایسے اُڑے ہو گئے کہ
 جنم نے پریشور سیکتھو نا تھ کو جتنے نام پر سب لوگ جگت کرتے ہیں اُدی بھکر مانگنے پر بھی بھوجن نہیں دیا تھ اور دمن وہی اُتم
 ہوتا ہے جو تمھارے کام آوے جو لوگ اُدی کا بدن پا کر تمھاری بھگت اور سیدو کرتے ہیں انھیں کا جنم لینا سوار تھ ہے اور جگت
 اور تپ اور دھیان وہی اچھا ہے جس میں تمھارا نام آوے۔

دو ہا	اچار پدارت دینت مین پاپ دکھ ہر لیت
-------	------------------------------------

یہ بات بھگت اور پریم کی بھری ہوئی سنتے ہی ستیام سندرا کی کشل پوچھ کر بولے کہ میں نندھن کا بیٹا ہوں اتم لوگ براہمن ہو کر
 بھکو دندوت ست کروا میں بھکو دوش ہو گا جو لوگ براہمن یا اُگی استریوں سے اپنا کام اور شل کرتے ہیں وہ سنسار میں کچھ
 بڑائی نہ پا کر پاپ کے بھاگی ہوتے ہیں تھنے بھکو بھو کا جانکر دیا کی راہ سے بن میں انکو بھوجن دیا ہم اسکے بدلے تھو کیا دیوں برہن
 ہمارا گھر میان سے دُور ہو جو ہم اپنے گھر ہوتے تو جتنا شکست تمھارا اور بھادو کرتے یہاں سے کچھ تمھارا اشتشا چار نہیں بن پڑا
 اسبات کا پھینتا ہمارے سن میں رہ گیا تھ لوگوں کو یہاں آئے بہت دیر ہوئی اب تھم اپنے اپنے گھر جاؤ تمھارے پت لوگ تمھاری راہ
 دیکھتے ہونگے کس واسطے کہ استری اور دھانگی ہوتی ہے بغیر تمھارے گئے دیوتا لوگ جگت اور ہوم براہمنوں کا قبول نہ کریں گے۔

سور گھ	دُج تیرم سبجان بولین سب کر جوڑ کے
--------	-----------------------------------

اویک نندھن نا تھ اب آپ کا دُشمن کرنے اور آپ کے چرن کل کی بھگت اور پریت رکھنے سے سنساری مایا موہ ہمارا چھوٹ گیا اب بھکو
 گھر بار اور گل پر وار کا کچھ موہ نہیں رہا سوا سے اسکے ہم لوگ بنا گیا اپنے پت اُڑک کے آپ کے چرن دیکھنے آئی ہیں جو وہ لوگ بھو نے
 گھر رہنے نہ دیں تو ہم کہاں جاویں گی اس سے یہ بات اُتم ہے کہ ہم سب آپ کے چرنوں کے پاس ہی رہیں اور اپنی سیدو اور شل کر کے
 اپنا پر لوک بنا دیں اور اوسا پریمو ایک استری تمھارے دُشمن کی اچھا سے ہمارے ساتھ آتی تھی اسکا پت اُسکو زبردستی چلو کر راہ
 میں سے پھیر لیگیا نہ معلوم اسکی کیا گت ہوئی یہ بات سنکر شری کرشن جی نے ہنس دیا اور اس استری کی صورت دکھا کر کہا کہ دیکھو
 یہ استری تم لوگوں سے پہلے میرے یہاں آ پہنچی جو کوئی پریشور سے پریت رکھتا ہے اسکا ناش کہیں نہیں ہوتا اور اچھا اس استری
 کو شری کرشن جی کی سیدو میں دیکھ کر سب کو انچرم معلوم ہوا پھر سب استریوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے برہنا تھ آپ
 اگر تھ دھرم کام موکش چارون پدارتھوں کے دینے والے ہیں بھکو اپنے پسر نون سے الگ نہ کیجیے آپ کے چرن
 چھوڑ کر اب ہم نہیں جا سکتی ہیں یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ سنو تم لوگ پریشور کے پریم مگن ہو لیکن گربھتھ کو سب
 کام سید کے موافق کرنا چاہیے بیٹھا ورتنا استر میں ایسا لگتا ہے کہ جو استری اپنے پت کو پریشور کے برابر جانکر اسکا حکم مانتی ہے وہ

دوسرے پُرش کو پاپ کی آنکھ سے نہ دیکھے ایسی پت برتا استری کو جرجی اور سنیٹیا سے اچھی جانا چاہیے ایسی استری جو کچھ بھلا یا بُرا کسی کو اپنے منہ سے کہتی ہو وہی بات سچ ہو جاتی ہو اور اسکو چاروں طرف اترتے اپنے پت سے ملتے ہیں۔

دو ہا یہ برص سے بچ کر سے جو ناری سن مانہ

چار ہزار تھ سو کو یا مین سنسٹر تا منہ

ایسے تم لوگ اپنے اپنے پت کے پاس جاؤ وہ تمہارے کچھ دکھ نہ مانکر خوش ہونگے یہ بات سنکر سب جو بائینوں نے اُترتے روٹی ٹوکھس شری کرشن جی کا آنکھوں کی راہ سے اپنے ہر دو مین پی لیا اور شری کرشن جی سے بھگت بردان لیکر اُنکو دندوت کر کے اپنے ہتھان کو چلین اور جس براہمن نے اپنی استری کو کوٹھری میں بند کر دیا تھا اسے قفل کھول کر دیکھا تو اپنی استری کو مری ہوئی دیکھ کر رونے پھینٹے لگا جسوقت وہ اسکی نقش جہانے کی تصویر کر رہا تھا اسی وقت وہ سب استریاں گھر پر پہنچیں۔

دو ہا ماکن بریج کو دوسرا مین سنگھ سبھان

تھکے درس پر تاب تے پرن پاؤ گیان

اور اجا جاتے وقت براہمن لوگ اپنی استریوں پر کڑو دعت ہوئے تھے جب وہ استریاں شری کرشن جی کا درشن کر کے پھر اہن تب اُنکا ماتھا چمکتا ہوا دیکھ کر براہمن لوگ کہنے لگے کہ جکا درشن برص مہی آؤک دیوتا اور رکھیشورون کو بھی جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہوا اُن پر برہمن پریشور کا درشن ان استریوں نے کر کے اپنا بھگت سچل کیا اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے نہیں پہچانا کہ جگت اور ہوم کا لینے والا مالک کون ہے ہنسنے پید اور پرائون مین ایسا سنا تھا کہ پر برہمن پریشور جگت مین اوتار لیکر بند اور جتو داکو اپنے بال لیلکا کاسکھ دکھا دینگے سو وہی بیکٹھ ناتھ بال لیلکا کرتے ہیں انھوں نے گوال بالون کو بھوجن مانگنے کے واسطے ہمارے پاس بھیجا تھا جسے بڑی چوک ہوئی جو بچہ اند کو بھوجن نہیں دیا اور جگتے خوش ہونے کے واسطے ہم لوگ جگت اور ہوم کرتے ہیں اُنکو آدمی بھگت اُنکے سامنے نہیں گئے اپنے اگیان اور اہمان سے ہمارے من میں دیا بھی نہیں آئی ہمارے جگت اور تپ کرنے پر دھکار ہو کہ جسے پریشور کو نہیں پہچانا ہم لوگوں سے ان استریوں کو اچھا بھنا چاہیے جنھوں نے بنا چپ اور تپ کیے اور کتھا پرائان منے اپنے اگیان سے پریشور کو پوچھا مگر بھوگ لگایا اور اُنکا درشن کر کے اپنی آنکھوں کو سکھ دیا اسی طرح براہمنوں نے بھت پہچانا کہ اپنی استریوں سے بڑی بربک کہ کہ تمہارے برابر دوسروں کا بھاگ منو گا کہ تم کو پر برہمن پریشور کا درشن بلا پھران براہمنوں نے شری کرشن جگتوان کو دھیان میں ہاتھ جوڑ کر پوچھا کہ آؤ دینا نا تھ ہم لوگوں کا اپنا دھم چھما کیجیے اور ہمارے ہر دو مین جو اگیان ستا کا پھل جا ہوا اسکو اگیان روپی آگ سے جلا دیجیے جب اس طرح بہت استت اور بھتی براہمنوں نے کی تب بیکٹھ ناتھ نے اپنا دھم اُنکا اپنے ہر دو سے چھ کر دیا اور سب استریوں نے نقش اُس جو بائوں کی دیکھا اُسکے پت سے کہا کہ بنے تیری استری کو خرب کرشن جی کی سیوا میں دیکھا تھا یہ بات سنتے ہی وہ مستر یا چوبے رو کر بولا کہ مین بھی اپنی استری کو تمہارے ساتھ جانے دیتا تو وہ کیوں مرقی ایسا کر دہ مستر یا چوبے شری کرشن جی کے پاس دوڑا گیا اور اپنی استری کو وہاں چتر بھجی روپ سے دیکھ کر جب شری کرشن جی کے سامنے بہت بلاپ کر کے رونے لگا تب کرشن جگتوان نے دیا کر کے اُس سے کہا کہ اپنی استری کے بھگت کے پر تاپ سے تو بھی چتر بھجی روپ ہو جا دیا یہی ہو گیا تب کرشن جگتوان نے استری اور پُرش دونوں کو بوان پر بھما کر بیکٹھ مین بھید یا اور جو پدارتھ براہمنوں کی استریاں دے گئی تھیں اُسکو بانٹ کر گوال بالون سمیت اُنڈیور بک بھوجن کیا اسوقت شری دامانے کہا کہ اوندلال جی گنو دین جرتی ہوئی دور محل گین اُنکو اٹھا کر نا چاہیے یہ بات سنتے ہی کیشو مورت

<p>نے ایسی مڑی بجائی کہ سب گنودین آپ سے آپ دوڑ کر وہاں چلی آئیں۔</p>	
<p>دوہا</p>	<p>یاد رہے مڑی تیر کے گھیر لین سب گامے</p>
<p>جب شیام سندر رہی بجائے ہو سے برنابن کے پاس پہنچے تب برجبالا انکی چھب دیکھنے سے خوش ہو کر بولیں۔</p>	
<p>دوہا</p>	<p>پریم گن انڈا ات کنت شکل برن بام کنت رت من جوت جن دمن دمن سکھی دہور</p>
<p>اور اجا جس وقت شیام سندر گنودن کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر اپنے پیتا بر سے اُنکا بدن پوچھتے تھے اس وقت سورگ میں کا دھین گن پوچھتا کرتی تھی کہ پریشور میرا بھی خنم برنابن میں دیتے تو سیکھنے نا تھ میرے اور یہی ہاتھ پھیر کر میرا بھی دودھ دیتے۔</p>	
<p>دوہا</p>	<p>دمن دمن برن کی دھین لے چارت بر بھون تھ جھارت پوچھت دنت نرت ہرت کہ اپنے ہاتھ</p>
<p>ادھیا سے جو بیٹھوان۔ شری کرشن جی کا گوبر دھن پہاڑ کی پوجا کرانا</p>	
<p>شکر یو جی نے کہا کہ اور اجا پوچھت جس طرح شری کرشن جی نے گوبر دھن پہاڑ اپنی بائیں چھکنیاں پر اٹھا لیا تھا وہ کتنا گتے ہیں گنوک گوکھ اور برنابن میں برجیاسی لوگ برسویں دن کا تک بدی چتر دشی کو چھتیش پر کار کے یمن بنا کر اراجا اندر کی بدھ پوربک پوجا کیا کرتے تھے جب وہ دن آیت برنابن باسیون نے بہت طرح کے پکوان اور مٹھائی اوک اندر کی پوجا کے واسطے اپنے اپنے گھر بنا یا اور جسٹو واجی بڑی پوترتا سے سب پڑا تھ بنا کر کتنی تمہیں جھین کوئی جو مٹھانہ کر ڈالے۔</p>	
<p>دوہا</p>	<p>سینت سینت ات نیم سے دھرت اچھوتے جات سورٹھ ششک گرت من مانہ سرت پوجا جان جیہ</p>
<p>اور اجا شری کرشن جی نے گھر گھر یہ طیار سی دیکھ کر سن میں ایسا بجا رکھا کہ اندر کی پوجا پھرو اگر گوبر دھن پہاڑ پوجو انا جیسے ایسا بجا کر جسٹو واجی سے پوچھا کہ او مٹیا آج سب برجیاسیون کے گھر پکوان اور مٹھائی طیار سونے کا کیا کارن ہے یہ سنکر جسٹو واجی بولیں کہ او مٹیا اس وقت مجھے بات کرنے کی چھی نہیں ہے تو اپنے باپ سے جا کر پوچھو لے یہ بات سنکر سو من پیار سے بلرام جی سینت نشہ راے جی کے پاس گئے۔</p>	
<p>دوہا</p>	<p>تب ہر بولے نند سون بڑھ سندر سکا سے کرت پوجائی کون کی بابا سوہ ستا سے</p>
<p>او بابا وہ کون دیوتا ہو جسکی پوجا کرنے سے بھگت اور گنت ہتی ہے اسکا نام اور گن بھجے بتاؤ و بڑون کو اچت ہے کہ اپنے کل کی برت چھوٹون کو بتلا دیا کریں کرکپن کی سبکی ہوئی بات یاد رہ کر کہیں نہیں بھولتی یہ سنکر نند جی بولے کہ او مٹیا ابھی تک تھے اسس پوجا کا حال نہیں سننا یہ سب ساگر کی اندر کی پوجا کے واسطے جو سب بیگھون کے راجا ہیں ہتی ہے اُنکے پوجنے سے برسات اچھی ہو کر گھاس اور اناج پیدا ہوتا ہے جسکے پیدا ہونے سے سب جیو سکھ پاتے ہیں اور یہ پوجا ہمارے کل میں بہت دلتون سے ہوتی آئی ہے۔</p>	
<p>دوہا</p>	<p>ماکن پر بچہ بولے جرمات بات سن پیتہ جھان پوجا نہیں ہوت ہے تھان بڑن نہیں</p>
<p>او بابا آجک جو کچھ ہمارے بڑون نے جان یا آجان میں اندر کی پوجا کی وہ اچھا ہو لیکن خنم لوگ جان بوجھ کر دم کی راہ چھوڑ کر گوبر</p>	

سب سامان گاڑی اور سیلون پر لو دالیا اور سب استری اور پریش اور بالک اپنے اپنے گئے اور کپڑے پینکر نذبی اور کپھان
جی آدے ساتھ گاتے جاتے ہوئے گو بردھن پہاڑ کو پوجنے چلے۔

دوہا	مالکن پر بھوات چا دسون بھوکن بشر منگاے	گر گو بردھن کو چلے گو دھن بکو مناے
ر	نذہر آپ نذہر سنیام رم دودہماے	پنوں بچے گو بردھن نکٹ بڑکو شکھر شکہ پاسے
سورٹھ	اترے بہت سماج چھون اور بہن لوگ سب	دھر شو بہت گراج کوٹ کام شو بہما سترس

گو بردھن پہاڑ پوجوانا شری کرشن جی کا برجاسیون سے



جب شری کرشن جی کی آلیا لے اتنا سب کسی نے پوجا گو بردھن پہاڑ کی دھوپ اور دیپ آوک سے بدھ بوز بک کی اور کپھان اور
شٹائی آوک سب پدارتھ تھا لیون میں بھر کر گو بردھن کے سامنے بھوک رکھا اور اتنی شٹائی اور کپھان وہاں اکٹھا ہوا جسکا ڈھیر
دوسرا پہاڑ معلوم ہوتا تھا اور بہت طرح کے پھول اور مال اور کپڑے پڑھانے سے گو بردھن جی کی ایسی شو بہا دیکھ پڑتی تھی جسکا بہن
نہیں ہو سکتا اسوقت شری کرشن جی نے برجاسیون سے کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کر کے گو بردھن جی کا دھیان کر دت
گر راج پڑچھ اپنا درشن دیکر تمہارے سامنے بھو جن کی نیگے جب شری کرشن جی کے کہنے سے نذہر جی آوک سب برجاسی ہاتھ جوڑ کر
کھڑے ہو گئے اور اپنی اپنی آنکھیں بند کر کے گو بردھن پر بت کا دھیان کیا تب شری کرشن جی کی نیگے نا تھا ایک چتر بھی بٹال روپ
بہت سندھ اور تپھوان سے اچھے اچھے گئے اور کپڑے پہنے ہوئے گو بردھن پہاڑ سے پرکٹ ہوئے اسوقت اپنے شری کرشن
روپ سے نذہر آوک برجاسیون کو کہا کہ تمہاری بھکت اور سچی پریت دیکھ کر گو بردھن جی تم لوگوں کو درشن دینے کے واسطے پرکٹ
ہوئے ہیں اچھی طرح درشن کر دیا بات سنتے ہی برجاسیون نے آنکھ کھول کر دیکھا تو اس روپ کے درشن پانے سے بہت خوش
ہوئے اور آنکو دندوت کر کے آپس میں کہنے لگے کہ آج جس طرح گو بردھن جی نے درشن دیا اس طرح اندر کا درشن کہیں نہیں ہوا تھا
نمعلوم ہمارے پرکھا لوگ ایسے پرتیو دیوتائی پوجا چھوڑ کر اندر کو کپھان پوجتے تھے۔

دوہا	کیو کرشن تب نذہر سون بھو جن لینو شکاے	گر آگے سب را کہ کے آرو پو بکو مناے
یہ بات سنتے ہی گوپ اور گوال جلدی سے پرات اور تھالیان بھوک کی اٹھا کر انکے پاس لے گئے تب گو بردھن جی تھ جیلا پھلا کر کہنے لگے		
دوہا	دیکھن کو دھائے بے برج کے تراور ہام	بھیکو دیوتا گر بڑوتا و پچاوت سنیام

	سورگھ	
اگت جو کچھ نڈنڈ کورت شکل سونی تھان		اے نڈنڈ اپنڈنڈ آدک ٹھاڑے سب
	دوہا	
ات پنو دھر جا سنج نرچ سون بھون کھات		اتنے نڈ کو کر گئے گوین سون بستلات
	سورگھ	
بھگتن کے سکھد اے نیت نوکرت پنو دبرج		شری رادھا سکھ پائے دت بلوکٹ شیا حیب
	دوہا	
ہو دی پر سشن ات نڈ سون تب بولے گراسے		پریت ریت کے بھاد سون بھوجن سب کو کھلم
	سورگھ	
مین لین سکھ مان بہت کر می تم بھگت ہم		لیونڈ بر وان اب تم جو ہمسون چہسو
	دوہا	
بار بار گر راج کے چرن پرت ات بیت		نڈ اور اپنڈ سب شری بر کھجان بیت
	سورگھ	
مین کیو گھر جان ہو سے پر ستن گر راج تب		کر سب کو سنان دو پر سادج ہاتھ سون
	دوہا	
پر م پر کھ نرنا ر سب سب کے گھر یہ بات		پرٹ دیت ہین درس گرب کے آکے کھات
	سورگھ	
جسہ پوجت کرتا رشار دبدھ نہیں کہہ سکین		مہا ایت اپا ر شری گو بردھن اچھل کی
<p>اسوقت ملتا سکھنے نے رادھاجی سے کہا کہ یہ سب لیلیا سونہن پیار سے کی ہے جو دوسرا سو روپ اپنا پہاڑ میں پرکٹ کر کے پکوان اور سما چکھے ہیں اور اجا جب گو بردھن ناتھ ہی بھوجن کر کے اٹھ دھیان ہو گئے تب نڈ جی نے وہاں ہوم کر کے اور پر کر مالیکر براہمنون کو بہت سونا اور گنو آدک وان دیا اور پہلے براہمن اور گنو اور کنگالون کو بھوجن کر کے پیچھے آپ برجیا سیون سمیت بھوجن کیا اور شری کرشن جی نے ایک گور اپنے ہاتھ سے اٹھا کر کھا یا تو رتھاجی اور ماد یوجی اور لبشن جی آدسب دیوتا اور تینون لوک کے سب جیو دکا پریت بھر گیا۔</p>		
	دوہا	
مولا کہہ سنیے ہوت ہین ہرے پات پھل پھول		ناکھن پر بھو برج ناتھ ہین سب دیون کے بول
<p>اور اجا پر بھیت اسون سب برجیا سی رات کو اسی جگہ تک کر بڑی خوشی سے رات بھر گاتے بھاتے رہے دوسرے دن اسی طرح خوشی منانے ہوئے گنو اور بھوچرون سمیت اپنے گھر آئے اسی دن سے ان کوٹ کی پوجا سنسار میں پرکٹ ہوئی۔</p>		
	سورگھ	
دشٹن کے ارسال سر نر سمن موہن نر کھ		کھبیل نیت نوکیال بھگت پال نڈلال برج

ادھیائے پچیسواں - شری کرشن جی کا گوبردھن پہاڑ کو اپنی انگلی پر اٹھانا

شکل دیو جی نے کہا کہ اور اجا پر کھپت جب اس سال برجاسیون نے انڈر کی پوجا نہیں کی تب انڈر نے جو شری کرشن جی کی ہنس نہیں جانتا تھا اپنی سہا والے دیوتوں سے پوچھا کہ کل برج میں کسے کون دیوتا کی پوجا کی ہے یہ سنکر کوئی دیوتا بولا کہ برج میں ہر سال تمہاری پوجا کرتے تھے اس سال ننڈن کے بیٹے شری کرشن بالک کے کئے سے برجاسیون نے تمہاری پوجا چھوڑ کر گرجن پہاڑ کی پوجا کی ہے یہ بات سنتے ہی انڈر نے کرودھ کر کے کہا کہ برجاسیون کو دولت بہت ہونے سے غرور پیدا ہوا ہے جو اٹھوٹا ہے ہماری پوجا کرنا چھوڑ دی اسلئے میں انکو کال کے ساتھ میں ڈالکر دروڑی کر دوں گا کہ میں چھوڑا جو ہمارا دشمن ہے اس کے کئے سے برجاسیون نے ہمارا ایمان کیا میں اس چھوڑے کا گھنٹہ توڑے دیتا ہوں آج تک میں برجاسیون کا مالک تھا اب اٹھوٹا نے کرشن کو اپنا مالک سمجھا ہے۔

دوہا | ایسے سُرپت کرودھ کر سن میں گرب بڑھاے | پر ڈاکال کے سیکھ سب لیسے توت بھلاے

جب میگھون کاراجا ڈرتا اور کانپتا ہوا انڈر کے پاس آکر ہاتھ جوڑ کر گھڑا ہوا تب انڈر نے اسکو حکم دیا کہ تم اس وقت سب کیوں کو ساتھ لیکر برج منڈل پر جاؤ اور اتنا پانی اور تپھر برسائو کہ جس میں سب برجاسی گوبردھن پہاڑ سمیت ہنس جاویں۔

دوہا | اور ٹھور سب چانڈ کے برج پر برسو جاے | برجاسی گوبردھن سست جبل سے دیو بھاے

اور انڈر نے انچاسون پون کو بھی میگھون کے ساتھ کر دیا جس میں سردی اور پانی سے کوئی جینا نہ بچو یہ حکم سنتے ہی میگھو راجا اپنا سون پون سمیت بڑے بڑے میگھون کو ساتھ لیکر برج منڈل پر چڑھ آیا اور اس کے آتے ہی اندھی چلنے لگی اور بدلی چھا جانے سے برندا بن میں اندھیا رہو گیا اور گھرے کے برابر بوند برسنے لگے اور بجلی چمکنے لگی سوائے اندھی اور پانی اور بجلی کے اور کچھ وہاں دکھلائی نہیں دیتا تھا تب موہن پیارے نے ہنسکر بلام جی سے کہا کہ دیکھو انڈر اپنی پوجا نہ پانے سے کرودھ کر کے تمہارے کا پانی برساتا ہے یہ کرودھ اسکا ہمارے ساتھ بھگنا چاہیے کسو اسلئے کہ ہمارے کئے سے برجاسیون نے انڈر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کو پوجا تھا اسلئے غرور اسکا توڑنا اچھت ہے اور یہ حال دیکھکر ننڈا اور جینو اور سب برجاسی گھبرا گئے۔

دوہا

دیکھ دیکھ برج کی دشانند سُرپتات | کیونر اور انڈر کو من میں بہت ڈرات

سورکھ

شیام رام دو دُبھاے لیکن سُرپت نہر | بڑے گوپ تھان آس من ہی من سکات ہرا

اور اجا سب برجاسی ایسے پرڈا کے پانی برسنے سے مارے جاڑے کے دکھی ہوئے تب بھگتے اور کانپتے ہوئے شری کرشن جی کی شرن میں آکر پکار پکار کئے گئے کہ او برج اتھ اس پرڈا کے پانی سے ہمارا پران بچاؤ اور تھنے انڈر کی پوجا چھڑا کہ ہم لوگوں نے گوبردھن پہاڑ کو پوجا یا اسی سبب سے انڈر کرودھ کر کے پرڈا کا پانی برساتا ہے اب جلدی گوبردھن پہاڑ کو بلاؤ جو اگر اس پانی برسنے سے ہماری رچھا کرے نہیں تو ایک ساعت میں سب آدمی گھوٹون سمیت ڈوبکر مرا چاہتے ہیں۔

دوہا | جب جاڑھ پڑی نہیں تب تم لیو اپار | یہ اوسراب راکھے موہن شند گمار

سورٹھ

ہر جن کے سکھوان کچھ بھل بیچ لوگ سب تب بولے ہنس کان دھرو دھیر اور ڈر دست
 تم لوگ اپنا اپنا اسباب گنو اور پچھڑے سمیت گو بڑ دمن پہاڑ کے پاس لپلہ دوہ تمھاری رہتا کر کے اندر کا اجمان توڑ دینے جب شیا م سندا
 کی آگیا سے سب برجیاس اپنا اپنا اسباب گنو اور پچھڑے سمیت گو بڑ دمن پہاڑ کے پاس گئے تب شری کرشن جی بھگت ہنکاری نے
 پتیا سبر کی کھنٹی باندھ کر ل کرین کموس لی اور گو بڑ دمن پہاڑ کو اپنے بائیں ہاتھ کی کافی اٹھکی پھپھول کی طرح اٹھا لیا۔
 اٹھا لینا شری کرشن جی کا گو بڑ دمن پہاڑ اپنے بائیں ہاتھ کی چھٹکنیا پر



اور سب برجیاسی اور گنو آؤگ کو اسکے سایہ میں کھڑے کر کے سکھ رہن چکر کو حکم دیا کہ تم چاروں طرف اس پہاڑ کے پھرنے رہو جتنا
 پانی برسے وہ سب اپنے تیج سے سوکتے رہو زمین پر ایک بوند پانی کا نہ گرنے پاؤ سکھ رہن چکر نے دیا یہی کیا اسوقت سب برجیاس
 شری کرشن جی کی پر جھنٹا دیکھ کر افسوس کرنے لگے کہ شری کرشن جی پریشور کا اوتار معلوم دیتے ہیں نہیں تو آدمی کی یہ سامر تم نہیں ہو
 ہم پہاڑ کو پھول کی طرح اٹھلی پر اٹھا سکے اور شری کرشن دیا سندھ پہاڑ اٹھا لے ہوے مدھر مدھر سر سے مڑی بجا کر سب کو خوش
 کرتے تھے جسین کوئی گھبرائے نہیں اور جسو داجی اپنے پیران پیارے کے پریمین گھبر کر سندھ جی سے کتی تھین کتے اپنے
 اگیان سے اندر کی پوجا چھوڑ کر گو بڑ دمن پہاڑ کو پوجا جانتا ابھی کہین پہاڑ موہن پیارے پر گر پڑے تو کیا کر دنگی۔

چوپالی

دابت بھجاسو و اسیت	بار بار کھ لیت بلیت	دیکھ بھار سن ات دکھ پادو	پن پن گو بڑ دمنہ سنا دو
نا تھ اپنو بھار سن بھاری	کر یو کا نھر کی رکھواری	پے پکوان سٹھالی بیوا	بہر پوجیون تگھو دیوا

پھر جسو داجی نے بلام جی سے کہا کہ کھنیا تمھاری سنا تیا کیا کرتا تھا اسوقت تم بھی کچھ اسکی سہا تیا کر واسی طرح جسو داجی اپنے
 کل کے دیوتا اور پریشور کو بار بار دندوت کر کے یہ سنا تیا تھین کہ موہن پیارے کو پہاڑ اٹھانے میں کچھ دکھ نہ ہوئے۔

دوہا

مالکن پوجک کے کارنے جاے وارنی ماسے تاکے من کی کلپنا کیہ بدھ برنی جاے
 جب شیا م سندر نے اپنی ماما اور پتیا کو دکھی دیکھا تب اسکے دھیرج دینے کے واسطے یہ تمبیر کی۔

۱۰

چوپائی	
کیو غنڈسون نکٹ بلائی لاؤ لکٹ راکھ گر لیو گوبردھن گر بھئیو سہائی	تمہوں سب مل کرو سہائی مہت راکھو ارہین سنڈینو آپ کیو موہ لیو لکھائی
دو پا ایہ من جہان تہان گوب سب رہے لکٹ کر لائے سورٹھ اٹھاڑے ڈھگ بلرام دیکھ دیکھ لیا ہنست	کنت شیا م تب نڈسون بھلے لیو اچکھے گوتھک نڈو سکندھ عام کرت چرن متن سکندھ
اسوقت گو بیان ہنسی کی راہ سے موہین پیارے سے کتنی تعین کرتے سانبھ سیرے دو دو اور ماگن آدک ہمارا پسر اکر کھایا تھا اسی کے بل سے اتنا بھاری پہاڑ اٹھایا جو آج وہ دو دو اور ماگن کھانا تھا اسوار تھو ہوا۔	

چوپائی	
شری برکھمان ستانان آئی سنت بول سہن لٹھے مڑاری	گنور کانہ کے ات من بھائی تب میں ڈول کیو گر بھاری
جب برجبالا پہاڑ کرنے کے ڈر سے رادھا پیاری کو پکڑ کر کیرت جی اٹھئی مانتکے پاس لے گئیں تب کیرت جی نے رادھا پیاری پر خفا ہو کر انکو اپنے پاس بیٹھا رکھا اور پھر موہن پیارے کے پاس نہیں جانے دیا۔ شکھ یو جی نے کہا کہ اور اجا پر کھین اور مسر تو شری کرشن جی پہاڑ کو اٹھا کر برجبا سیون کی رچھا کرتے تھے اور اڈو میگھ راجا موہن سلا دھار پانی اور پتھر برساتا تھا اور پہلی چکنے سے سب کی آنکھ بند ہو جاتی تھی اور سڈرشن چکر اس پھرتی سے چاروں طرف گوبوردھن پہاڑ کے گھوم کر سب پانی اپنے تپ سے سوکھ لیتا تھا کہ ایک بونڈ زمین پر نہیں گرنے پاتا تھا راجا اندر یہ حال سنکر آپہنسی میگھ راج کی سناتا کرنے کو چڑھا آیا اور اس طرح سات دن اور سات رات پانی برستار ہا لیکن کسی جیو کو کچھ دکھ نہ ہو کر سب خوشی سے گوبوردھن پہاڑ کے نیچے گھر کی طرح بیٹھے رہے اور شیا م سڈر بر ساعت پریم پور بک گوب اور گوبیون سے پوچھتے تھے کہ ہمارے مانتا پتا اور سکھا لوگ کس طرح ہیں کچھ سوچ نہ کریں وہ لوگ جو اب دیتے تھے کہ سب لوگ تمہاری کربا اور ویسے خوشی رہ کر پانی اور بدلی کا تھنا دیکھتے ہیں سات دن تک سب برجبا سی شری کرشن موہنی مورت کا امرت رو پی کھا رہا ہنڈا انکھوں سے پتے رہے اس سے کسی کو کچھ بھو کہ اور پیاں نہیں لگی جب میگھ راجا کا سب پانی ٹپک گیا تب اُسے یہ حال انور سے کہا اندر یہ بات سنکر بہت شرمندہ ہو کر میگھون کینت اپنے لوگ کو چلا گیا اور دیوتوں سے سب حال کہا تب دیوتا بولے۔	

مہر جانت پر کچھ بھوم جب دکھت پکاری جاے	کیو لینن اوتار تب سونی بھرت برج آے
کیو انڈر پچھتاے میں بھو لیو ص نبو نہیں	کینھی بہت دھٹھاے بھو کر من بیا کل بھینو +
اور اجا دیوتوں کا پجن سنتے اور ایسی ایسی مہا شری کرشن جی کی دیکھنے سے اندر کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پر ہمیشہ راد پرش کا اوتار ہیں نہیں تو دوسرے کی کیا سار تھ تھی جو پہاڑ کو اپنی اٹھل پر اٹھا کر بیوج منڈل کی رچھا کرنا ایسا بھار کر اندر اپنی کرنی سے سوچ کر پچھتانے لگا اور جب میگھون کے چلے جانے سے پانی برستنا بند ہو کر دھوپ نکل آئی تب برجبا سی بولے کہ	

جر سے اگھاڑ ڈالے اور بتنا سڑ اور بگا سڑ اور اگھا سڑ راجپس کو مار کر کالی ناگ کو جتنا بل سے باہر نکال دیا اور دھبیک اور پرنٹب راجپس کو مار کر بر جیاسیون کو آگ میں جلنے سے بچا دیا اور اتنا بھاری گوبر دمن پہاڑ لگروندے کی طرح زمین سے اگھاڑ کر اپنی اٹھلی پر اٹھا لیا اور ہا پر لڑکے پانی سے بر جیاسیون کی رچھا کر کے اندر کا ابھان توڑا اور جتنی پریت ہم لوگوں کو بھوہن پیارے سے رہتی ہو اتنا ہمیں اپنا پران اور بیٹی بیٹیا پیار انہیں پر یہ سب تعجب کی باتیں دیکھنے سے ہم لوگوں کو پیدا ہونا شہری کرشن جی کا متھارے بیج سے نہیں معلوم ہوتا ہو تم سچ بتلاؤ جسو دا جی نے کون دیوتا یا دینت کے بیج سے اُنکو پیدا کیا ہو کہ جو کچھ پرتاپی اور بلوان پر میثور کے برابر ہو کر لیلیا کرتے ہیں نہیں تو ہم لوگ تلو ذات سے باہر کر دیں گے۔

دوہا	مالک تینون لوک کو تمھو پتر نو سے	اجنم من جا کے نہیں ماکن پر پھر جو سو سے
------	----------------------------------	---

یہ بات اپنے ذات بھائیون کی سنتے ہی سندا اور جسو دا نے گہرا کر کہا کہ سندا بھائیو شہری کرشن میزا بھیا ہوا میں کچھ سندرہ صت کر دو لیکن جو بات گرگ جی متھارے آکر کہ گئے ہیں انہیں ایک بات میں نے چھپائی تھی وہ آج کہتا ہوں کہ گرگ من نے شہری کرشن کے نام کرن کے وقت یہ کہا تھا کہ تم اُنکو پیدا کیا ہو امت سمجھو متھارے پہلے جنم کے پپ کرنے سے پر برہم پر میثور اوتار لیکر سیان آئے ہیں ہر روز پر اپنی لیلیا تلو دکھا دینگے سو سب باتیں اب بھلو اُنکھون سے دکھائی دیتی ہیں میں بھی بشوا اس کر کے جانتا ہوں کہ میرا بیٹا پر میثور کا اوتار ہو کیونکہ جو کام شیام سندر نے کیا ہو وہ آدمی نہیں کر سکتا اور اُنھون نے جنم من سے رہت ہو کر کیول پر تھوری کا بوجھ اُتارنے اور ہر بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہو اور تینون لوک کے جیون کا جنم اور مران انہیں کے حکم سے ہوتا ہو اور گرگ من نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک مرتبہ اُنھون نے بسدیو جی کے بیان اوتار لیا ہو اس سے اکل نام باسدیو بھی پر کٹ ہو گا اور بے سوچ اور دکھ گوپ اور گوالون کا دور کرینگے جو کوئی اٹکا درشن کر لگا یا انکے نام اور لیلیا کا چرچا آپس میں رکھ کر انکے چرنون کا دھیان لگا دینگا اُسکو مزور کنت ملیگی۔

دوہا	ماکن پر پھر گھنشیام کو جو چیت دھرہن نام	پر پیم بھکت کے دھام میں نت کہ میں بشرام
------	---	---

پچھلے جگن میں اٹکارنگ سفید اور لنت تھا اس مرتبہ شیام روپ سے اُنھون نے اوتار لیا ہو جب یہ بات سندرہ جیاسیون کے من کا سندیہ مٹ گیا تب اُنھون نے شہری کرشن جی کو اوپر نش بھگوان جانکر بڑی بھکت اور پریت سے اُنکی پوجا کی اور دیکھو ہوا کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور آگے جو جو بات شیام سندر کی لڑکے لوگ کہتے تھے کسی کو بشوا اس نہ آتا تھا اُن باتوں کو سب نے سچ جانا۔

دوہا	جو ماکن پر پھر کی کتا کے سنے دے چیت	پر پیم نیم کو پیلے رہے چیم سے نہت
------	-------------------------------------	-----------------------------------

ادھیائے ستائیسواں۔ ہار مانکر سہری کرشن جی کی شرن میں آنا

شکدیو جی بوئے کہ اور اچا پر پچت اندر نے شہری کرشن جی کے ساتھ دھمائی کرنے سے بہت ہمت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت بڑا کام کیا کہ پر برہم پر میثور کو آدمی بھکر اُنسے ہر ہاند صاحب دہان چکر اُنسے اپنا اپرا دھر چھا کر اُون ہمیں میرا بھلا ہوا ایسا بھلا تھی راجا اندر رکھیشورون کو ساتھ لیکر ایر اوت ہاتھی پر چرٹھا اور اپنا اپرا دھر چھا کر انے کے واسطے لاترھیں گے تو کو اپنے آگے لیے ہو رہے ہر ندان کو چلا جب خیری کرشن اتر جامی نے جو بن میں گاسے چراتے تھے جانا کہ اندھا پنا اپرا دھر چھا کر اُنکی واسطے دیوتون سمیت میرے پاس آتا ہو تب گوال بانوں سے الگ ہو کر ایک اور بن میں جا بیٹھے جب راجا اندر نے دہان آکر شہری کرشن جی کو دیکھا

سے بیٹھے دیکھا تب ہاتھی پر سے اتر پڑا اور دیوتوں کو سنا تھا لیے اور کامدھین گلو کو آگے کیے ننگے پیر ننگے میں ڈوپتہ بانہ سے
وانتوں میں ننگا دابے سنا تھا ننگ و نڈوت کرتا اور کاپنٹا ہوا شری برنداہن ہماری کے چونوں پر جا کر گر پڑا۔

راجا اندر کاشی کرشن جی کے چہرے انوں پر گرنا



اور بڑی آدھینتائی سے رو کر بڑی کیا کہ او دینا نا تھو نر جن نر کا میری ہزاروں دنڈوت آپ کو پہنچیں میں نے اپنی اکیاتا سے آپ کو
آومی سمکھ آپ کی پر پیکالی تھی اب میں اپنے کیے کو پہنچا جس طرح نادان لڑکا آئینہ میں اپنی پر چھائیں دیکھ کر اسکو پکڑنا چاہتا ہے اور پکڑ
نہیں سکتا اسی طرح جو کوئی آپکا بھید جانتا چاہے اسکو نادان لڑکے کے برابر سمجھنا چاہیے وہی حال میرا ہوا جہاں برہما جی اور
مہادیو جی اور دیوتا اور رکھیشور آپ کے بھید اور بڑائی کو نہیں پہنچ سکتے وہاں میری کیا سامت تھی جو آپ کی تمنا کو جان سکوں
میں نے راج اور دھن کے غور سے انصاف ہو کر تمام برہما سیون کا پران ماننے کے واسطے مہا پر لڑکا پانی برج منڈل پر برسایا تھا
آپ نے گور بڑو من پہاڑ اٹھا کر ان لوگوں کی رچھا کی اور میرے غور کو توڑ دیا اب میں اپنی کرنی سے بہت شرمندہ ہو کر اپنا ابراہم
چھہا کرانے کے واسطے کامدھین گلو کے پیچھے پیچھے آپ کی شران میں آیا ہوں اور جانتا تھا گھیاں کا ابراہم دیا کر کے چھہا کیجیے
کھو اسٹھ کے آپ سب کے ایشور اور گرو اور پر ماتما میں سوا سے آپ کے اور کوئی دوسرا مالک تینوں لوک کا نہیں ہے اور جہاں
اور مہادیو جی بھی تمھاری دی ہوئی بڑائی پا کر دن رات تمھارے چونوں کا دھیان اپنے ہر دیو میں رکھتے ہیں آپ سب بھکت
کے پیدا اور پالن کرنے والے ہیں اور لہجی جی آپ کے چونوں کی داسی ہیں اور آپ نے پرتھوی کا بوجھ اٹانے اور ہر بھگوتن
کی رچھا کرنے اور پاپی اور صرمیون کو مارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اتار لیا ہے اور جب جب پرتھوی اور صرمی لوگوں کے
باپ کرنے سے دکھی ہوتی ہے تب تب آپ سگن اتار لیکر پرتھوی کا بوجھ اٹانے ہیں اور میں بھی آپ کی دیا اور کپاسے دیو لوک
کا راجا ہوا ہوں لیکن آپ کے بھید کو نہیں جانتا دوسرے گی کیا سامت تھی جو آپکی مہا جان سکے اور یہ ابراہم بڑا دنڈوت دینے
جگ بگ ہوئیں آپ ایسے دیندیاں ہیں کہ جو آدمی آپکی شران میں آتا وہ کیسا ہی ابراہم کیے ہو چھا کر دیتے ہو اور دوسرے
رکھیشوروں کا ابراہم کرنے والا اپنے دنڈو کو پہنچاتا ہے لہجہ اس ابراہم نے بھی تب اور چپ کا پھل دیا جسکے کارن آپکے
چہرے انوں کا درشن پایا دیا کر کے میرا ابراہم چھہا کیجیے۔

سورٹھ	امت بارہی بار تم گت اگم اگا دھ پر بھسہ	مین بھو لیو سنسار جانو بروج اوتار نہیں
دوہا	ماگن پرتھ شکھ بھیسے سدا سے سکھ ہو سے	جو یا سکھ سے ہین پو مہ دکھ پاو سے سو سے

اور کامدھین گونے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولیا کہ اے مہا پر بھو میں برہما جی کی بھجی ہوئی آپ کے پاس آئی ہوں چھوٹوں کا اپرا دھ بڑے لوگ ہمیشہ چھا کرتے آئے ہیں آپ دین دیال کریا سندھ میں اندر کا اپرا دھ جو آپ کی شرن میں آیا ہے چھا کر دیکھے اور تینوں لوگ میں کسکو ایسی سامتھ ہے جو آپ کے بھید کو مہوچ سکے اور آپ سب گنوں اور جیون کے مالک ہیں جیسے میں نے دودھ سے آپکو اسنان کرانے آئی ہوں اور ایراوت ہاتھی اپنی سونڈ میں آکاش گنگا کا پانی آپکو اسنان کرانے کے واسطے بھر کر لایا ہے اگیا ہوتا اسنان کر اوین جب راجا اندر اور کامدھین نے بڑی ادھینتالی سے یہ امتت گردھ مہاراج کی ادا کی تب شری کرشن کر پاسا کرنے دیال ہو کر کہا کہ اے اندر تو کامدھین گنوں کو اپنے آگے لیکر ہماری شرن آیا ہے اسلیے مجھے تیرا اپرا دھ چھا کیا ہے اور اسن ابھان کرنے سے دھرم چھوٹ کر من میں اگیان آتا ہے اور مور کھنٹائی کرنے کے پیچھے سوا سے دکھ کے سکھ نہیں ملت اور سنساری لوگ تھوڑی بھی حکومت اور دولت پانے سے اپنے کو بھول جاتے ہیں تو تو آکر بکھرب سے زیادہ دولت اور اندر اسن کا راج رکھتا ہے تو نے ایسا کیا تو کون بڑی بات ہے اور میں نے تو دیا کی راہ سے راج اور دھن کا ابھان توڑ نیکی واسطے تیری جگت بند کر کے گو بڑ دھن پہاڑ کو پوجو یا یا تھا جس پر میری کرپا ہوتی ہے اسکا غرور میں توڑ ڈالتا ہوں۔

دوہا	بیا کل دیکھ سڑیش ات دین بندھو جڈرے	ابھو کیو کر ماتھ دھرج گمہ لیو اٹھا سے
سورٹھ	بھنھو ہر دو لگا سے دیکھ دیتا اندر کی	سر نہیں سکنت اٹھا سے بار بار پرین چسرن

جب شری برجناتھ جی نے اندر کا ہر اپنے چر لون سے اٹھا کر اسکو مہبت دھیرج دیات اندر نے بہت خوش ہو کر بولیا۔

دوہا	دھن برائی ناٹھ کی ہون اناٹھ بھرم ساتھ	کل ہاتھ پر بھگہ ماتھ دھر کھینھو موہ سناتھ
------	---------------------------------------	---

پھر کامدھین گونے اپنے دودھ سے اور ایراوت ہاتھی نے لگا جل سے شری کرشن مہاراج کو اسنان کرایا اور راجا اندر نے چران بھو کر چر نامرت لیا اور دھوپ دیپ نبید اڈک سے بدھ پور بک اٹکی پوجا کی اور کامدھین گونے شری کرشن جی کو گوبند نام بھار کر چودھوان بھون کا راجا گوا اسوقت دیوتون نے شام سندھ پر پھول برسائے اور نار دھن وغیرہ رکھیشورون نے خوش ہو کر امتت کی اور البھراؤن نے اپنے اپنے بوالون پر ناچ دکھلا کر گندھ لپون نے گاناستا یا اور سب درختوں میں پھول لگ کر جناب جل خوشی سے لہرانے لگا اسوقت تینوں لوگ میں اسطرح کا آندھو گیا جس طرح شام سندھ کے اوتار لیتے وقت چودھوان لوگ میں خوشی ہوئی تھی اور پوجا کرنے کے پیچھے جب اندر بکینٹھ ماتھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب گردھاری جی مہاراج نے اندر سے کہا کہ تم کامدھین گونے کیست اپنے استھان پر جاؤ پھر کبھی میری لیلیا اور چتر میں اپنا دخل مت کرنا اندر اور کامدھین اور ایراوت ہاتھی اور دیوتا اور رکھیشور اڈک سب شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اپنے اپنے استھان کو گئے۔

دوہا	ماگن پر بھ کے انگ پر دارت کوٹ اشگ	اس من دیکھت چلے کامدھین کے سنگ
------	-----------------------------------	--------------------------------

جب برندا بن بہاری اندر کو بدار کے شام کے وقت گوال بال اور گنوں سمیت مرلی بجاتے ہوئے اور گردھو کو کاتے ہوئے اپنے گونے تب نند اور جھوڈ اور گوپون نے موسیٰ مورت کی بھج دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کیں اور راجا بھو گوبند بھگتیک کی کھٹا سننے سے

اور تھوڑے عرصہ کا تم سواش چارون میں رخصت ہوتے ہیں اور گوال بالون کو اندر کے آنے کا حال کچھ معلوم نہیں ہوا۔

۰ اور جیسا کہ اٹھارہ سو اسی سال میں جانا تھی کرشن جی کا برن لوگ میں

شکر دیوتی نے کہا کہ اور جا کا نام سدی وہی کوندجی سے سخم کر کے اکادشی کا برت کر لیا اور کوندجی اور برن میں بتا کر بات کو جا کر ن کیا دوسرے دن کیوں ایک گھڑی دو اسی تھی اس لیے پارن کرنا برت کا دو اسی ہی میں مزدوری بھجکر پھر رات سے تندجی آئے اور اس وقت اکیلے جنناہل میں بیٹھا اسنان کرنے لگے تب جل کی رکھواری کرنے والوں نے جا کر برن دیوتا سے جو صل کے لیے پوچھا کہ اور مساراج ایک اور اس وقت جنناہل اسنان کر رہا ہے یہ بات سنتے ہی برن دیوتا نے حکم دیا کہ اُسکو جا کر پکڑ لاؤ تب گوتم لوگ تندجی کو جنناہل میں چپ کرنے ہوئے پکڑ کر ناگ پھالسن میں باندھ کر لے گئے اس وقت تندجی نے سشیام اور ہرام کا نام لیکر بہت یکارا لیکر دو نون نے کچھ نہ مانا۔

دو ہا | جل کے نیچے ٹھانواں ہو بہاں برن کو پاس | مالکھن پر پتھر کے تات کو لے رکھو تو تن پاس

جب تندجی برن دیوتا کے پاس پہنچے تب برن اُنکو دیکھ کر ناخاکہ پتا پہچانتے ہی یہ سمجھا بہت خوش ہوا کہ شری کرشن جی انترجامی پتھ پاپ کو لینے کے واسطے ہر دور بہاں آویٹھتے تو اسی بہانے سے اُنکا درشن ٹھاکر ملیگی ایسا بجا کر برن دیوتا نے تندجی کو اپنے محل میں لجا کر پڑے اور بھاد سے بیٹھا اور ایک سنگھما میں بہت اچھا شری کرشن جی کے واسطے بچھا کر اُنکے اُنکی راہ دیکھنے لگا اور برن کی اس سز یوں نے نندرا سے جی کی استت کر کے کہا کہ اور تندجی تمہارا بڑا بھائی ہے جو چند اندر پریشور تمہارے بیٹے کھلا تہ میں اتن تو نندرا سے جی کا اور بھاد دیو کنیا کرتی تھیں اور وہاں جب تندجی اسنان کر کے گھر نہیں آئے تب جسور داجی نے گھبرا کر گو ایوں کو اُنکی خبر لینے کے واسطے جنناہل سے پھیرا جب گو ایوں نے اُنکو وہاں دیکھا تو سوتی اور جھاڑی اُنکی اٹھا لائے تب جسور داجی رو کر کہنے لگیں کہ رات کو مناتے وقت کوئی گھڑیاں آدک نے اُنکو کھالیا ہوگا۔

دو ہا

ات بیٹا کل خیمت بھی اٹھی تھو سے اٹھاسے | سن دھالے برج لوگ سب بندہ کھوجت جاسے

سور کھٹھ

جنناہل میں گوالون نندند شیرت سب | دھونڈ کر پھر سے سب ٹھانواں بیٹے کل برج کجا

اور جا جب گوالون کے پاس گئے پھر پوچھی تندجی کا کچھ پتا کہیں نہیں لگا تب جسور داجی در روہنی آدک بہت باپ سے سوا لگیں اس سے سشیام سندرا سے جسور داجی سے کہے کہ اور مینا تو ات رومین ابھی جا کر نندبا با کو ڈھونڈ سے لانا ہواں جبکہ اُنکے کہنے سے جسور داجک کو پھر دھیرج ہوا اور بیٹھو نا تہا نہ جانی نے جانا کہ تندجی کو برن دیوتا کے دوت پکڑے گئے ہیں اور برن میرے درشن کی اچھا سے تناجی کو بیٹھا ہے ہوسے میں تب شری کرشن جی برن لوگ میں چلے گئے اس وقت ٹھاکر انا ہر اسورج کے بہاں چکاتا تھا جب برن دیوتا نے کرشن جی کو ان کو آئے دیکھا تب دیوتا اور رکیشور یوں سمیت دندوت کرتا ہوا آگے سے اچھو پچا اور راہ میں پتا ہر چھاتا ہوا پڑے اور بھاد سے اپنے گھر لایا اور رتن جنت سے سنگھما میں پر بیٹھا کر چرن اُنکا دھوکہ چرنا مرت لیا اور ہر سے کرشن جی کو ان کی پوجا کی۔

	روہا	
کری آندی پریم سوان گھنٹا شنکھ بجائے	ر	رھبب دیپ سپید کر پکھ پاپشپ چڑھائے
سورجھ		
نم ترمجون کے ناتھ ہاتھ جوڑ است کت		پکھ پد نا یو ماتھ کر پوجین ڈنڈ و ست
<p>ای مہا پکھو آج جہم میرا پھل ہوا کہ آپ نے دیبا کی راہ سے کرپا کر کے اپنے چرنون کا درشن دیا اور اسی لاجھ کے واسطے میں مندی کو یہاں بٹھالے رہا نہیں تو اسی ساعت اٹکو اٹکے استھان پر پہنچا دینا ہم لوگ آپ کو تینوں لوگ کا پنا جان کر آپکا باپ کسی کو نہیں سمجھتے میرے دوت مندی کو ہناتے وقت انجان میں یہاں پکڑ لائے تھے اس سے انھوں نے سزا پانے کے لایق کام کیا تھا لیکن میں نے انکا بہت احسان مانا کہ جس سے مجھکو آپ کا درشن ملا میری ڈنڈ و ست آپ کو اور مندی کو بہت بہت ہو۔</p>		
سورجھ	میں کینھو اپرا دھ سو پکھو اہ نہیں لایے	نم ہو سندھ اگا دھ جھرا کر وجن جان بج
<p>اور بڑن کی استریوں نے ڈنڈ و ست کر کے ہاتھ جوڑ کر مری منور سے کہا کہ نندا اور جسودا اور برج باسیوں کا بڑا بھاگ ہو جتنے یہاں پر برفرم پریشور لیللا کرتے ہیں برج گول کی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا پھر بڑن دیوتا نندا سے کو شیا م سندر کے پاس لے آئے تب مندی شری کرشن جی کو دیکھتے ہی خوش ہو گئے۔</p>		
سورجھ	مگر اٹھے نندا کے دیکھ شیا م کو شیا م	انکھ انکی پر بٹھائے رہے برت مکت ہے
<p>جب مندی نے سوہن پیارے کی مہا اسطرت پر دیکھی کہ دیوتا لوگ اپنا سر اٹکے چرنون پر رکھا استت کرنے میں تب ہ پینس میں کہنے لگے کہ میرا بڑا بھاگ ہو جو جیکھتا ہاتھ نے میرے یہاں اتار لیا جب بڑن دیوتا نے بہت من اور رتن اوک شری کرشن جی اور نندا اسدی کو بھینٹ کر کے اپنا اپرا دھ چھرا کر ایا تب سوہن پیارے مندی تیت اپنے گھ آئے اسوقت جسودا جی اور سب بھاسیوں کی بڑی خوشی ہوئی اور جسودا جی نے نندا سے کہا کہ تم میرے منگ کرنے پر بھی رات کو ہناتے چلے گئے تھے پریشور نے آج تمھارا پورا ن بچا یا نندا سے بولے کہ اری باوری تو کیا چھپاتی ہو میں تو لو کی ہاتھ کا باپ ہوں جھکو کوئی دکھ نہیں دے سکتا پھر مندی نے بہت دان اور دچھنا اوک دیا اور جسودا جی نے اپنے ذات بھاسیوں میں مٹھائی بانٹ کر خوشی منائی جب اپنندا اوک نے بھینٹ کرنے کے واسطے آکر مندی سے پوچھا کہ کھو کون پکڑ لینگیا تھا تب مندی بڑی خوشی سے بولے کہ جھکو بڑن دیوتا کے ذات کو ہناتے وقت پکڑ لے گئے تھے سوہن پیارے سے کہہ پوچھتے ہو سب دیوتاؤں نے اسکا چرنا مرت لیکر انکی پوجا کی میرے بڑے بھاگ ہیں جو پر ہم پریشور نے میرے گھراوتار لیا تو جیکھ پر تاپ سے دیوتاؤں کا درشن پا کر رتن اوک بھینٹ لائے میں نے لی جو بات لوگ منگ لگئے تھے وہ سب انکھوں سے دکھلائی دیتی ہو۔</p>		
دوہا	اندکست بڑنہہ میں ہم بیسین وہ دھسام	جھم مران جھان بھو نہیں رہت سوا بشرام
<p>یہ سب کو بھجیا سیوں نے کہا کہ ای نندا سے ہم لوگ اسی دن شری کرشن جی کو پریشور کا اتار کھتے تھے جس دن انھوں نے گو بر دھن پھاڑا اٹھا کر برج منڈل کی رچھائی تھی پھر اسے پھیلے جھم کے پٹن سہا سے ہوئے جو پچھانند پریشور نے تمھارے یہاں اتار لیا ایسا کہ بڑن ہاں باسی لوگ شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور ہاتھ جوڑ کر پو کیا کہ ای ہاتھ جوڑا جھک</p>		

ہم لوگ اپنی مہمان زجان کو اپنے گیان سے آپ کو ندمہ کا میٹھا جانتے تھے اب بھگوشواس ہوا کہ آپ پر برہم پریشور سب جگت کے پیدا کرنے اور سکھ دینے اور دکھ ہرنے والے نزلو کی ماتھہ بن اسی طرح بہت استنت کر کے اٹھنوں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ جس طرح شری کرشن جی نے اپنے پتا کو بڑن لوک دکھلایا اسی طرح ہم لوگو کو بھی سکینٹھ کا درشن کرادیتے تو بہت اچھا ہوتا کہ شری بھگوان انترجامی نے اس کے من کی بات جان کر رات کو جب سب برجیاسی سو گئے تب اون لوگوں پر ایسی بابا اپنی پھیلا دی کہ ان لوگوں کو دیتہ و درشت ہو کر سپنے میں اس طرح پر سکینٹھ کا درشن ہوا کہ وہ ان کی زمین سر نہ کی ہو اور سب مکان رتنوں سے جڑے ہوئے بنے ہیں اور بہت اچھے اچھے تالاب اور باغ وغیرہ بنے ہیں اور سب استری اور پریش بہت سند رکھنا اور کپڑا اپنے پتھر بھی روپ دکھائی دیے اور ایک بہت بڑے اتم استھان میں رتن بٹت سنگھاسن پر شری کرشن جی کو چتر بھی روپ سے لکھی جی سمیت بیٹھے اور پارکھروں کو چاروں طرف کھڑے اور اسپراؤن کو منکے سامنے ناچتے اور گنگا پون کو گاتے اور میدون کو اپنا اپنا روپ دکھارن کیے اور تیس تیس کروڑ دیوتوں کو اس کے سامنے ہاتھ جوڑے استنت کرتے ہوئے دیکھا یہ سکھ سکینٹھ کا دیکھ کر برجیاسیوں نے چاہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے سنگھاسن کے پاس جا کر اُسے کچھ باتیں کریں لیکن کسی نے انکو دہانٹا کہ جانے نہیں دیا تب برجیاسیوں نے من میں کہا کہ دیکھو اس سکینٹھ سے ہمارا برندا بن بٹت اچھا استھان ہے جہاں دن رات موہن پیارے کے پاس رہ کر اُسے سنتے اور بولتے ہیں یہاں تو کوئی بھگوان کے سنگھاسن تک بھی جانے نہیں دیتا۔

دو ہا	اکلانے درگ سبن کے دیکھن کو تہہ کال
سورٹھ	برجیاسن کو دھیان تھو بھیکھ گوپال کو

اور اجا جیسے برجیاسیوں نے دھیان نورا روپ گوپال کا کیا ویسے ہی انکی انکھ لکھائی تب وہ لوگ اپنے فہر سے اٹھ کر شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور انکے درشن کرنے سے اُنکے ہر دیو میں گیان پیدا ہوا تب برجیاسی لوگ شری کرشن جی کے چرونوں پر گر پڑے اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح انکی استنت کرنے لگے کہ اے سکینٹھ ماتھہ نفا رسی مہا پرہم پارہو ہم لوگ ایسی مہر نہیں رکھتے جو اسکی بڑائی برزن کر سکین لیکن آپکی کرپا سے ہمکو آج اتنا معلوم ہوا کہ آپ پر برہم پریشور ہیں اور پر تقویٰ کا بھلا داتا ہونے کے واسطے آپ نے ہم لیا جو یہ بات سنتے ہی سری کرشن بھگوان نے پیر اپنی بابا اپنی پھیلا دی کہ وہ سب گیان اُنکا بھول گیا اور اس بات کو سپنے کی طرح سمجھا اور سب برجیاسی خوش ہو کر اپنے اپنے گھر آئے۔

دو ہا	
شری سکینٹھ دکھائے کے لکھن پر بھو برج راے	بچ نایا بستار کے دیکھنے لوگ بھلا سے
اور نند جی نے بھی بڑن لوگ مین جانے کا جال سپنے کی طرح سمجھ کر شری کرشن جی کو اپنا بیٹھا جانا اور وہ سب برہم گیان کو بھول گیا	
دو ہا	
کرت چرتھ پتھر پر بھو برجیاسن کے ماتھہ	لکھ لکھ شتو برہما دتھ سن جن تھو سکھانہ
	سورٹھ
ات اندر برج لوگ ہر کے ملت نوجوت لکھ	سب کو سب سکھ جو کہ برجیاسی پر بھو نند ست

اکو راجا پرکھت شری کرشن انترجانی نے گوپیوں کا سچا پریم دیکھ کر شری دامادک اپنے سکھا بان سے کہا کہ سب برجیا لاسولون سنگار کیے
برندان کی راہ ہو کر تھرا میں گورس بیچنے جاتی ہیں بن میں روک کر اُسے دو دھڑی کا دان لینا چاہیے۔

سورٹھ | اب ان سنگ ہمار کر دن دان دو دھڑ لایکے | یہ سن کیو بجیا رہ برج موہن لاد لے
جب یہ صلاح سب گوال بالون نے پسند کی تب سندلال جی شری دامادک پانچ ہزار سکھا سمیت پرانت کچن میں جا کر درختوں کی
اوٹ میں چھپ رہے اور اسی وقت سب برجیا لاسولون سنگار کیے شتھرا کو گورس بیچنے چلیں۔

دوہا | ہنسٹ پر سپر اپ میں چلی جائیں سب بھدر | پائے گھاٹ میں سکھن تب گھیر لی چوں اور
سورٹھ | دیکھ اچانک بھٹھرت رہیں دس چن | سہی کھاک شرتھرت سہ آئے گوال سب

اسوقت سندلال جی نے برجناریوں سے کہا کہ تم لوگ شتھرا کو گورس بیچنے جاتی ہو ہمارا دان دے دو تب جانے پاؤ گی یہ بات سنکر
گوپیوں بولیں کہ ڈنڈ لینا راجون کا دھرم ہر ہم اور تم دونوں راجا کنس کی رعیت ہیں تم کیوں سے ڈنڈ مانگتے ہو سندی تھا کہ باب
نے اُجٹ کہی ایسی بات نہیں کی کل کی بات ہے کہ تم ہمارا گورس چراچرا کر کھاتے تھے اور جب کوئی پکڑ لیتا تھا تب رو کر بھاگ
جاتے تھے آج بن میں استریوں کو گھیر کر راہ لوتے ہو یہ بات اچھی نہیں۔

چوپائی | چوری کر نہیں پیٹ اگھا یو | اب بن میں دو دھڑان لگا یو

یہ سنکر سوہن پیارے نے کہا کہ تم لوگوں نے لاکھن میں جھکو بہت کھایا تھا اب ہم سب نے سوہن بنا ڈنڈ لیے جانے نہیں دینگے

دوہا | تب تو ہم لڑکا بنے سہی بہت انجان | اب سو دھی کہ سمجھ کے چھانڈو یو ابھمان
سورٹھ | ہم مانگت دو دھڑان تم الٹی پٹی گنت | کرت سن دگی ان بنا دیے نہیں جاہو

یہ سنکر گوپیوں نے کہا کہ جو تم دھی اور دو دھڑ کے بھوکے ہو تو تھوڑا تھوڑا ہتھ سے لیکر کھا لو لیکن دان ہم سے نہیں دیا جائیگا چوہے
شٹھ بڑی بات کہنا اچھا نہیں ہونا بھی ہم لوگ راجا کنس کے پاس جا کر یہ حال کہیں تو وہ مکھو پکڑ کر ڈنڈ دے ہم کو کون سا لونگ
الاکھی لادے بن جو مکھو ڈنڈ دین۔

سورٹھ | ایو دھی بلجاؤن جھکو ہوت آبا راب | لیلے دان کو نانوں ایک بو نہ بنیں پائے ہو

یہ سنکر سوہن پیارے بولے کہ تم لوگ جھکو راجا کنس سے کیا ڈراتی ہو میں اسکو کچھ نہیں سمجھتا سیدھی طرح دان دو گی تو اچھا ہے
نہیں تو سب رو دھڑی تھا راجھین لونگا تب روتی ہوئی جسو داماتا کے پاس جاؤ گی بہت دنوں تک تنے چوری سے دان
ہمارا بچا یا ہے آج سب دن کی کسر لے کر نکلو جانے دو نگا۔

دوہا | دان لگت بیان شیانم کو سو بارت چکاے | تب میں دیہوں جان سب مو کو نہ دھاے
سورٹھ | دو دھڑ لجات پر بھات آوت نس بیج کے | دان مانت جات بھلی کرت یہ بات نہیں

یہ سنکر گوپیوں نے کہا کہ جو تمہارے بڑوں نے کبھی نہیں کیا وہ کرنے لگے تو کس طرح یہ مان ہم لوگوں کا رہنا ہو کر بنا ہوں گا

دوہا | | |
بہن گنت ہو چوٹی آپ بیچے ہو ساہ | بڑے بیچے چوٹی کرت اب لوٹت ہو راہ

یہ بات سن کر شیام سندر بولے کہ میں تمہارے دھمکانے سے کچھ نہیں ڈرتا تم برندان چھوڑ کر چلی جاؤ گی تو کیا ہوگا میں اپنا دند
چھوڑ دوں یہ نہیں ہوگا اور سُنو۔

ایسوں کو تھون لوک میں جو میرے بس نام نہ

دوہا گانوں ہمارے دھمکانے کے لیسوں کا پیر نام نہ



ای راجہ اسی طرح کچھ دیر تک وہ سب برجیا لاموہن پیارے سے ظاہر میں جھگڑا کرتی رہیں لیکن دل سے انکی چھب دیکھ کر خوش
ہوتی تھیں جب موہن پیارے نے سب گویوں کا گورنر چھین کر گوال بالوں کو کھلا کر آب کھایا اور بندوں کو کھلا کر باقی زمین
پر گر ادیا اور ملکی نوڑ کر کپڑا بھی اُنکا دھکا دھکی کر کے پھاڑ ڈالا تب سب گویوں نے جو داجی کے پاس جا کر اپنے پٹھے ہوئے کپڑے
دکھلا کر کہا کہ تنے اپنے بیٹے کو اچھا آدم سلکھایا ہو کہ وہ گوال بالوں کو ساتھ لے لے ہوئے بن میں سب گویوں کو روک کر دہی اور دودھ
کا دان مانگتا ہے ہم لوگوں نے نئی بات بھکر دند نہیں دیا اس واسطے سب گورنر ہمارا چھین کیا اور اچھل پکڑ کر کپڑا ہمارا پھاڑ ڈالا
اجتاسہ تمہارے گل میں کوئی ایسا نہیں ہوا تھا کہ جسے دہی دودھ کا دند لیا ہو۔

دوہا سستے گوالن کے پن بولی بھمت مات

بین جانی تم سبن کے ارا انتر کی بات

تم لوگ موہن پیارے کا بیچا نہ چھوڑ کر اسکو پاپ کی آنکھ سے دیکھنی ہو اور اپنے ہاتھ کپڑا پھاڑ کر چھوٹھا کر سنا بھے دینے آئی ہو۔

دھن دھن تم گنت ہو مو کو ا دست لاج

ماکن مالکت رو سے ہر دوش دیت بن کارج

یہ بات سن کر گویوں نے کہا کہ ایسودرانا تمکو ایسا اچت نہیں ہے جو بنا سمجھے بوجھے ہمکو دوش لگاتی ہو دس گوروں زیادہ
رکنے سے تم کچھ بڑی نہیں ہو گئیں ہم تم ذات میں برابر ہیں یہی چلن بیٹا تمہارا کریگا تو ہم یہ گانوں چھوڑ کر نکل جائیں گی اور اپنے
بیٹے کا حال تم نہیں جانتی ہو جب بن میں چلکر دیکھو تب تمکو معلوم ہو۔

اسور کھیا

بن میں ترن ہو پے جان بالک ہوا کرت گمہ

سنو مہ ترن بات ہر سیکھے ٹونا کچھو

جسوداجی نے انکو جواب دیا کہ تم لوگ گانوں چھوڑنے کے لیے بھے کیا دھمکاتی ہو جان تمہارا سن چاہے ویان جا کر بسو
بن تمہارے واسطے اپنا بیٹا نہیں نکال دوں گی۔

دوہا	اٹھا کر دن تم آسے سب کنت آٹ پٹی بات	مٹو کو یہ بھادری نہیں تڑپن میں سہات
یہ بات سنتے ہی سب برج بالا جت ہو کر اپنے اپنے گھر چلی آئیں اور برنوا بن میں گھر گھر یہ چرچا پھیل گئی کہ نند لال جی نے گورکس کا ذمہ گویوں پر لگا یا ہے یہ سنکر سب برجاریوں کو یہ اچھا ہوئی کہ ہم لوگ بھی وہی اور دو دھرتی کے واسطے جائیں تو بن میں نند لال جی کی چھب دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کرین جب دوسرے دن شری رادھا جی آدک سولہ ہزار گویاں گورکس بیٹھے ٹھنڈا کو چلیں تب موہن پیارے نے سکھاؤن سمیت چودرختون پر چڑھے ہوئے چھپے بیٹھے تھے بن میں برجاریوں کو گھر کر کہا کہ آج وان لیکر جاؤ گے	دوہا	اگوشیام سونا نام دھردان دینہ ہم تاس
یہ بات اپنی پیاری کی سنکر نند لال جی بولے کہ آج ہم تمہارے جو بن کا دان لینگے اور اچھا جیسی طرح کچھ دیزنگ سب گویاں موہن پیارے سے جھگڑا کر نے لگیں تب شیا م سندر نے اپنی مایا اسی پھیلا دی کہ سب گویاں کام روپ زمین مثالی ہو گئیں۔	دوہا	اگت کانہ اب شرن ہم بیجے سر بس دان
ایسا کہ سن ماہند دینہ دشا بھولین ہے	دوہا	ایو شیا م کل جا نہ یہ دھن تم سب آپنو
یہ دشا گویوں کی دیکھ کر سیکھ نہ تھ بھکت متکاری نے ان سب کی اچھا پوری کرنے کے واسطے بھٹ رُوپ اپنے جو دوسرے کو دکھائی نردین دھارن کر لیے اور سب گویوں سے دھیان میں بھینٹ کر کے کام روپی روگ اٹھا چھرا دیاتب اٹھون نے ہنکر لہا کہ ای پران پیارے تمہے ہمارے جو بن کا بھی وان لیا اب آگیا دیو تو اپنے گھر جائیں یہ بات سنکر برجنا تھ جی بولے کہ تمہارے جو بن کا دان میں نے پایا دی اور دو دھکا دھکا دو تب اپنے اپنے گھر جاؤ یہ بات سنتے ہی گویوں نے خوش ہو کر دی اور دو دھ اپنا شیا م سندر کو گوال بانوں سمیت کھلا دیا لیکن موہن پیارے کی مایا سے برتن اٹھا جیوں کا بیٹون بھرا رہا جسوقت گویاں شیا م کو گوال بانوں سمیت میٹھا کر دی اور دو دھ کھلائی تھیں اسوقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بوانوں پر سے یہ آند دیکھ کر برجاریوں کی بڑائی کر کے کہتے تھے کہ دھن بھاگ برج کی اسنریوں کا ہر جسے بڑ بڑھم پر مینو تزلو کی ناتھ گورکس مانگ کر کھاتے ہیں اور گویاں سیوا انکی کر کے جنم اپنا سوار تھ کرتی ہیں وہی کھاتے وقت سن ہرن پیارے بولے کہ میں نے سب کے گورکس کا سوا دیا یا لیکن رادھا پیاری کا وہی نہیں چکھا یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری نے ہنکر اپنا دی اپنے ہاتھ سے نذکشور کے منہ میں کھلا دیا۔	دوہا	ایو شیا م کل جا نہ یہ دھن تم سب آپنو
پیارے کو دھکھاے بولے یہ موہن برس	دوہا	ایو شیا م کل جا نہ یہ دھن تم سب آپنو
ای راجا گورکس کھا کر موہن پیارے نے اپنی چتون اور مسکان سے اٹھائیں ہر لیا اور بولے کہ آج اپنا وان لیکر تھ بھرتوش ہوئے اسلیے اب تمہے گھاٹ گھاٹ پر کوئی روک ٹوک نہیں کرے گا اب اپنے اپنے گھر جاؤ یہ ہونے سے تمہارے گھر والے چیتا کرتے ہونگے یہ بات سنکر گویوں نے کہا کہ ای پران پیارے وان مانگتے وقت جتنے تھو گھوڑچن کھا ہر اسکا اپرا دھمھا کر دھار اتھاری موہنی سورت دیکھے بنا گھوڑچن نہیں پڑتا گھر گھر طرح جائیں تمہاری پریت بنا دھن اور پر والے سب ہر تھا ہر یہ سنکر	دوہا	ایو شیا م کل جا نہ یہ دھن تم سب آپنو

شد کشتور بولے کہ میں تمہارا ایسا پریم دیکھ کر ایک ساعت بھی تم سے الگ نہیں رہتا اور تمہارا کھو رہا کچھ برا نہیں معلوم ہوتا ہے تم لوگوں کو خوش کرنے کے واسطے چھیر کر تمہارا در کھین اپنی اچھا سے سنتا ہوں تم نے اپنا سن دیکر مجھے پایا ہے جو جب چت اپنا نھسے پھر لوگی تب میں تم سے الگ ہو جاؤں گا۔

تم کا دن بکینڈہ نچ پر گنت ہوں برج اے
برنڈا بن تمہو وطن یہ نہ لبار یو جاے

یہ لکڑیاں سندر گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوئے دوسری طرف بن میں چلے گئے اور سب برج بالا اپنے گھر میں جا کر بوسہ کی طرح پوچھنے لگیں کہ تم گورس مول لیوگی اور کبھی کبھی دودھ اور وہی کے بدلے موہن پیارے اور شری کرشن اور نند لال کا نام بیچنے کے واسطے پکار کر کہتی تھیں۔

لیجے گورس دان پر تم کہاں رہے چھپاے
ڈرن تمہارا سے جات نہیں تم د کوہلت چھناے

لیو آپنودان تم برس کر اٹھ دھاے ہو
بھین نہ دیہو جان بن میں ہم ٹھارھی سے

سندیام پٹا کو یہ کرے لایو د کو گو دان
تن سُدھ بھولی بتے بانگی مرد مسکان

من بر لینو سندیام تا بن سینہ کون بدھ
ایسے کہ سب بام گھر کو چلن پچارہ بہن

اور ا ج اسی طرح ا لٹی بات کہتی ہوئی گویا اپنے اپنے گھر پہنچیں لیکن رہ پ شیا م سندر کا اکھوں پہ اٹکے ہر دو اور اکھ میں بسا رہتا تھا یہ حال دیکھ کر والے بہت سمجھاتے تھے لیکن کسی کا کنا آنکو اچھا نہیں لگتا تھا۔

پر گئیو پورن سینہ ارجت دیکھین تت شیا م
ایسا سکوت سن مات پت سونہ گرت کچھ کان

الجین کتھ سن مانہ دمگ دمگ اٹکی بدھ کو
جھین شیا م پر یہ نانہہ تھین نر تیا گے بھلے

اور ا جا پر کھت موہن پیارے را دھا پیاری پر تھی جی کا اوتار ہونے سے بہت پریت رکھتے تھے اس لیے را دھا پیاری بھی نہ پریت ہوا ہو کر جب دوسرے دن گانوں میں دہی بیچنے گئی تب منگی سر پر لیے سنجی کے گھر کے چاروں طرف گھوم کر بوسہ ہون کی طرح لوگوں سے پوچھنے لگی کہ میرا چت چرانے والا نکد کالا کمان بستنا ہے میں اسکو بڑی دور سے دھونڈنے آئی ہوں اسکا گھر اس گانوں میں ہی یا نہیں۔

جھین کت موہنہ سندر گھر کمان سڈو دیو تباے
جھان بست وہ سا نور دو موہن گنور کھناے

جب رادھا پیاری لاج چھوڑ کر دی کے بدلے نندکرا اور نندکشور اور شری کرشن اور شیام سندر کا نام لیکر پکارنے لگی تب یہ دشاکلی دیکھا گوپون نے پوچھا کہ رادھا تو یہ کیا پتی ہو رادھا پیاری بولی۔

دوہا | موہنی سورت شیام کی موہن رہی سما سے | جیون سندی کے پات میں لالی لکھی نہ جا کے |

یہ سندر ایک سکھی نے کہ وہ بھی موہن پیار سے کی چاہتا رکھتی تھی کہا رادھا تو بدروان ہو کر دوسروں کو گنیاں سکھلاتی تھی آج کہا دشا ہوئی ایسی بے شرمی کرنا تھکونہ چاہیے ایمن سب گائون والی اشتریاں تجھے گنوا رہی انکو بدنام کرینگی اور تیرے ماتا پتا سندر تجھے مارینگے تو شیام سندر ایسا روپ وان پت پا کر اپنی پریت کیون پرکٹ کرتی ہو۔

اکرشن پریم دھن یا سے کے پرکٹ نہ کیجے بال | اراکھو یون اراکھو سے کے جیون میں لکھت ہاں |

یہ بات سندر رادھا پیاری بولی کہ تو مجھے کیا بھاتی، میرا سن موہنی سورت نے ہر کر میرے پر دوسروں میں اپنا باس کر لیا ہو اس سے وہ مادھری سورت دیکھے بنا مجھ کو چین نہیں پڑتا ہاتھ میرا بس میں نہیں ہو گھونگھٹ کون کاڑھے یہ بات سب برج میں پھیل چکی کہ میں شیام سندر کے ہاتھ تک کر انکی داسی ہو گئی۔

چو پائی | سن مانیو موہن پر سیرو | جبک اپھاس کرے بہتیر مو |

دوہا | بار بار تو کنت کیا میں نہیں سمجھت بات | سوئین میں بس کیو داجمت کو تات |

سورٹھ | ربت نہ میری ان اپنی سی میں کر تھکی | تو تو بڑی سجان کہا دیت سکھی روشنہ |

اوسکھی میں نے اپنا پریم نندکشور سے لگایا اسلئے مجھے کسی کی لاج نہیں رہی اب میرے سن میں یہ بات ٹھن گئی کہ جس طرح دودھ پانی میں ملتا ہے اسی طرح نندلال سے ملکر شیام اور شیاما اپنا نام دھراؤنگی۔

دوہا

پیرو سن ہر سنگ لگیو لوگ لاج کل تیاگ | اور تاہ سو جھت نہیں کیو جھاج کو کاگ |

اوسکھی تو میری بری پیاری ہو جو تجھے ہو سکے تو تو دیا کر کے میرے چت چور کو مجھے ملا دے نہیں تو میرا پران اُسکے برہ میں ٹکلا چاہتا ہے ایسا لکھ رادھا پیاری ہمت بلا کر کے پکارنے لگی کہ اوسو داجی کے لال اپنا درشن دکھلا کر دی کا دان لہجاؤ اب تمھارے پوجک کا دکھ مجھے سنا نہیں جاتا۔

سورٹھ

ایسے سکھن سناے مون گئی یں ناگری | دینہ دشا بسراے گن بھی ریس شیام کے |

جب اوس سکھی نے دیکھا کہ رادھا پیاری کے روم روم میں شیام سو روپ بس گیا ہو میرا کسا اور سمھانا اسکو کچھ فائدہ نہیں کرتا بنا شیام سندر کے ملے اسکا دکھ چھوٹے گا تب اس سکھی نے دیا کی راہ سے شیام سندر سے جا کر کہا کہ اوسو سن پیار ایک سندی چندرکھی گوری نیلی ساری پنہ دی کی شکی سر پدیے تمھارا نام لیکر چاروں طرف پکارتی اور دھونڈتی ہوئی ابھی ہنسی بٹ کو چلی گئی ہو جلدی جا کر اس برصنی کی آگ اپنی اہرت رو پی چٹوں سے ٹھنڈی کر دو نہیں تو وہ تمھارے برہ میں بورا کر مر جاوے تو کچھ اشچرچ نہیں ہو موہن پیار سے نے یہ حال اپنی پیاری کا سنتے ہی نیالک ہو کر تہدی سے اس سکھی کو بدلا کر دیا

اور آپ اسی وقت منی بٹ میں پہنچ کر رادھا پیاری کی اچھا پوری کی۔

دوہا

کچھ ہندین شوکت منوش دھر چبب شنگار

پریم ہرکھ دودے رادھا سندکار

جب شیاما کا چت شیاام سندر کے ملنے سے ٹھکانے ہوا تب رادھا پیاری نے کہا کہ اے پران پیارے جس دن تجھے میری گامے کوک میں دودھی تھی اسی گھڑی سے میرا من ایسا موہ لیا کہ تنھاری سانولی صورت دیکھے بنا ٹھکوا ایک ساعت چین نہیں پڑتا اور گانوان والے مجھے تنھارے ساتھ بڑ نام کرتے ہیں اس سے میرے من میں ایسا آتا ہو کہ مانا پتا آدک اپنے کل اور پردارہ کو چھوڑ کر تنھارے ساتھ پرگٹ پریت کروں۔

سورگھ

تم ہر پنج پریم ہی بات اب را کھ ہون

مین ڈرہو لینمو نیم سندر سکھار

یہ بات سندر موہن پیارے نے ہنسل کر کہا کہ ہماری تنھاری پھلے جنم کی پریت ہو اسکو پرگٹ کرنا چاہیے جس میں تنھاری مانا اور پتا کے ٹکٹ ہماری بدنامی نہ ہو اور سنساری لوگ تکو نام نہ دھریں میں تنھارے ساتھ اکیلے میں بھینٹ کر کے تنھاری اچھا پوری کر دیا کرونگا۔

سورگھ

بھوہیے ات چین پریت پرائن جان جیہ

سننت شیاام کے بن ہرکھ اٹھی سن ناگری

دوہا

پریت پرائن گپت ار کر یو جگ بیو ہار

گنت شیاام اب جاؤ گھر ٹھکو بھئی آبار

سورگھ

جلی ہما سکھ پائے پھر پھر چتوت شیاام تن

پریم پریم ارا لائے گھر پھئی ہر بھادتی

دوہا

گنت سننت بھوہی پرائن رسک جنن کے پرائن

اگرشن رادھا کے پرت ات پوتز برت سکھ کھان

اور ارجا جب رادھا پیاری اپنا سونور تمہ پا کر گھر کو چلی جاتی تھی تب راہ میں وہی سکھی جھننے اسکا حال موہن پیارے سے کہا تھا پھر اسنے شیاما کا منہ خوش دیکھا اپنی بدھ سے جان لیا کہ یہ اپنا سونور تمہ پائی ایسا بچار کر اس سکھی نے رادھا پیاری سے پوچھا۔

دوہا

کہان ملے نننن سو دھن دھن تیرے بھاگ

پھرت ہتی بیا کل ابھی جھکے درشن لاگ

سورگھ

بس کر پاپو تاہ تین کیسے کہ ناگری

منین پاوت میں جاہ جوگی جن جب تپ کیسے

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری ناک اور بھون چڑھا کر بولی کہ تو مجھے میرا تاج نام کرتی ہو جو کوئی ذات بھالی یہ بات سن پاوے تو میرا ٹھکانا نہ لگے۔

چوپائی	کوئٹہ مذکرت توجت کو	ابن گیسون دیکھو نہیں تنکو
یہ بات سادھا پیاری کی سنکر اس سکھی نے جو اب دیا کہ تم اور تمہارے دونوں اسی برت میں رہتی ہیں تمہاری چترائی ہم سے نہیں چھپکی ابھی دو گھڑی ہوئیں کہ تو گلی گلی نند لال جی کا نام لے لے کر روتی پھرتی تھی اب کتنی ہو کر میں اُنکو جانتی نہیں ایسا سیان پن تو نے ابھی سے کہاں سے سیکھ لیا۔		

دوہا	اپن بھی اُنکو ملی وہ سہو گئی بھلا سے	دوت، جو بن کج سے تہ بائین کت بنا سے
سورٹھ	ریجھے شیا م سجاں کتے دین تک کی نپاک	موسون کت سیان سنگ پک ہی سینہ جل
جب رادھا پیاری نے بہت پوچھے پر بھی اس سکھی سے۔۔۔ وہیں پیار سے کی بھینٹ ہونے کا حال نہیں کہا تب وہ برج بالا ہنس کر بولی کہ بہت اچھا تو میرے سامنے کی پید کر ہی ہو کر مجھے چھل کرتی، ہوا اب تو اپنے گھر جا میں تیرا جو ٹھہر چ دکھلا دو گئی یہ بات کہہ کر وہ سکھی اپنے گھر چلی گئی اور شبیا ما اپنے گھر آئی۔		

چوپائی	کج سوت برکھبان دلاوری	گئی سیدان کہ جن ڈر بھاری
رادھا پیاری کو کیرت ہی نے دیکھتے ہی کہا کہ تو توں بھر دی بیچنے کے بہانے کہاں رہتی ہو آج تیرا بھائی کتنا تھا کہ رادھا ماہی کا پریم رکھ کر اُنکے پیچھے پیچھے پھرا کرتی، وہ تمہارے کچھ لاج نہیں آتی سب کا نون واسے تجھے شیا م سندر کے ساتھ بد نام کرتے ہیں ایسی بات مت کر جس میں تیرے مانا پھانسی ہنسی ہو یہ بات سنکر رادھا پیاری بولی۔		

دوہا	کھیلن کو میں جاؤن نہیں کہا کت رہی مات	موسون جات سہی نہیں برب چھوٹھی بات
سورٹھ	گھر گھر کھیلن جات گوئین کی سب لہر کنی	تو مو کو رسیات اُنکے مات پتا نہیں
ایسی ایسی باتیں جو ٹھہ اور سچ لکھ کر ادھانے اپنے مانا اور پتا کو خوش کر لیا اور اپنے سن کا بھید کسی سے نہیں بتایا اور اس سکھی نے جا کر لٹا اوک سب بر جبار یوں سے کہا کہ آج رادھا کا نے شیا م سندر سے بھینٹ کر کے اپنی اچھا پوری کی جب وہ ہنسی بٹ سے اپنا منور تہ پا کر آتی تھی تب میں نے اُسکا منہ خوش دیکھا کہ بھینٹ ہونے کا حال پوچھا تب وہ مسکرا کر بولی۔		

دوہا	تب مو سے لاگی گمن کو ہر کا کو نائون	ڈگور سے کسا نور سے بست کو کج کائون
سورٹھ		
میں تو جانت نام نہ لیت نام تم کون کو	کھیبو ز پینے مانہ سماج کت کی ہنست تم	
یہ بات سنکر لٹا آدک نے کہا کہ ہمارے سامنے رادھا کی سام تم نہیں، ہر جو وہ انکار کر سکے تب وہ سکھی بولی کہ اب ویسی رادھا نہیں ہو جو پہلے تھی بھینٹ کرنے سے حال معلوم ہوگا۔		

دوہا	اڑے گردی پرت پرتھ کا ہر نہیں پنیات	اپکو بات زمان ہو سو سو گند بن کھات
جب لٹا آدک سکھیاں اکھی ہو کر یہی بات پوچھنے کے واسطے رادھا پیاری کے گھر آئیں تب شبیا ما نے کہاں گئی کہ یہاں پہنچنے کی گئی		

	دوہا	
مؤن گئی بولت نہیں بیٹھ رہی مفراسے		اکا ہو کو کینو نہیں ادر کر چتراسے
<p>ادھاپیاری کا یہ حال دیکھ لٹا ادرک اُنکے پاس میں کجیب ادر ادر کی باتیں آپس میں کرنے لگیں تب ایک سنگھی نے رادھاپیاری سے کہا کرتے مؤن برت کب سے رکھا ہو اسکا حال بھلو بھی بتلاؤ کہ کون گرو سے یہ منتر سیکھا ہو ہم بھی یہ برت رکھنا چاہتی ہیں۔</p>		
	دوہا	
ہم ہوں را کھیں مؤن برت کریں تمہیں اولیش		اب تم ہی کو ہم کین گرو دیو اپدیش
	سورگھ	
کہاں سیکھو یہ گیان ایسی بدھ لائی کرن		ہلو کیو جان چتر بھین تم لا ڈلی
<p>یہ بات سنکر رادھاپیاری نے کہا کہ سنو لٹا ہوا ہے اور کھتا ہے سے بیچ میں کچھ بھید نہیں ہو جو میں تھے کوئی بات چھپاتی لیکن بھائی بات مجھے سہی نہیں جاتی کل راہ میں مجھے اس سنگھی نے کہا کہ تیری بھینٹ شام سندر سے ہوئی ہو میں نے آج تک کبھی شام سندر کو پسینہ میں بھی نہیں دیکھا اور یہ برتھا پاپ بھلو لگاتی ہو بھلو یہ ٹھٹھوئی کی بات اچھی نہیں لگتی اس میں میرے واسطے برنامی ہو بغیر دیکھے کوئی بات کسی کو کہہ دینا چاہیے مجھے اسے نڈال سے کب بھینٹ کرتے دیکھا تھا جو ایسی بات کسی ابھی کوئی ذات بھائی سنے تو میرا ٹھکانا نزلے۔</p>		
	دوہا	
تم ہی کہو جو بات یہ تو دکھ ہو سے کہ ناہنہ		اور گئے تو سو نہ کہ نہیں بیاپے من ماہنہ
	سورگھ	
سُن پیاری کی بات رہیں بے مکھ تن چتے		تم پر رس تو نہ گات پاتے ادر نہیں کیو
<p>تب لٹا بولی کہ ادر ادر مجھے اس سنگھی نے کچھ نہیں کہا جو یہ مجھے چوتھی تو میں اس سے کچھ جھگڑا کرتی اور تیری اگونی دیہ میں ہلوگ کیون نہک لگا دین تو بڑی پت برتا ہو تیرے شام کو اسنے کہان دیکھا ہو گا بنا بھاگ اُنکا درشن بلنا بہت مشکل ہو تیرے برابر ہم لوگوں کا بھاگ کہان ہو جو موہن پیارے کا درشن ہلو گئے۔ یہ سنکر رادھاپیاری بولی۔</p>		
	دوہا	
بھلو نہیں اپنا س یہ میں سکوت دن رات		برتھا جوڑو مؤن کوت کہہ جو ٹھی بات
		یہ رکھانی شیا ماکی دیکھ لٹا نے کہا۔
	سورگھ	
تو و گئے بین ہام ہمؤن ہوا بھلا کہ ات		جب اوین اب شام تب ہم تو ہستایین
	دوہا	
آئی بھین ات گز کر چلین سنگھی سب ہا ر		ایسے کہ سب ہنس چلین پیاری بڑن نسا ر

	<p>کعبون تو ہم گھات پرہین دودا سے کے ہر راو عا دودو طین لیس با سیر یہ وصیان سندھ کو تات مستانہر کہ بھان کی</p>	<p>گت پر نسپر جات بندر بھی آب را و عکا سب برن گوپن کے بسی ہی بات سن آن سب سنگھو یہ بات اور کچھو چہر چانہین</p>	<p>سورٹھ دوہا سورٹھ</p>
<p>جب بہت پوچھنے پر بھی راو عا پیاری نے سوہن پیارے کی بھینٹ ہونے کا حال سکھیوں سے نہیں بتلایا تب وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے اپنے گھر آکر اس کو جین لگین کر راو عا پیاری اور سوہن پیارے کو بھینٹ کرتے وقت پکڑنا چاہیے جسین مشیاما کا جو نٹھ بولنا ظاہر ہو جاوے اور شیا ما اور شیا مین ایسی پریت برمی کر ایک ساعت دو دنوں کو بنا دیکھے چین نہیں پڑتا تھا شیا مانے دوسرے دن شیا م کو دیکھنے کی اچھا سے لٹا آدک سکھیوں کے گھر جا کر کہا کہ چلو بہن جانا انسان کر اوہن جب سکھیوں نے بڑے اور بھاؤ سے شری بر کعبان دلاری کو بھالاتب وہ بولی کہ کیا آج مین نئے سر سے تمہارے گھر آئی ہوں جو اتنا آدر کرتی ہو لٹا بولی کہ جیسا تھے اپنے گرو سے منتر پڑھ کر ہمارے جانے سے سو ن سادھ لیا تھا ویسا ہمکو نہیں آتا جیسے سدا ہم سب تمہارا سٹومان آدر بھاؤ کرتی تھیں ویسا آج بھی کیا ہے یہ بات سنتے ہی راو عا پیاری نے ہنس کر کہا کہ اُس دن کا بدلہ آج تم لوگوں نے جسے لیا ہے سب سکھیان ہنسنے لگین۔</p>			
	<p>چلی منان جنانہری شری بر کعبان دلار بھری آسند ہلاس کرشن یہ بیمین ایک چت</p>	<p>یہ بدھ ہانس ہلاس کر سکھن سنگ سکھار سکل روپ کی را اس نونا گر مرگ کو چنی</p>	<p>دوہا سورٹھ</p>
<p>جب شیا ما سکھیوں سین جنانہل سے باہر نکلی تب اُس نے کیا دیکھا کہ شیا م سندھو ر روپ سا بچے کدم کے نیچے کھڑے جی بجائے مین اُس سوہنی روپ کو دیکھتے ہی راو عا پیاری نے سوہت ہو کر لاج چھوڑ دی اور نندکار کو ملنگلی بانڈھ کر دیکھنے لگی۔</p>			
	<p>چتر پوتری سی رہی وہیہ دسا بسرا کے پیاری مکھ و رک لائے مین ہنہین شکت کچھو</p>	<p>شیا مانور روپ کو دیکھت ہی سکھ پائے ات و سے رہے بھماے ناگرنول کشور بر</p>	<p>دوہا سورٹھ</p>
<p>یہ حال دیکھ کر لٹا آدک سکھیوں نے راو عا پیاری سے کہا کہ گل تو سوہن پیارے کی بھینٹ کرنے سے مگر کے کتنی تھی کہ مین نے اُنکو پسینے مین بھی نہیں دیکھا آج یہ کیا دشت تیری ہوئی کہ جو سانہلی صورت کو ملنگلی بانڈھ کر دیکھ رہی ہے اچھی طرح اُنکو دیکھ لے جس مین یہ موہنی سورت بھکڑ بھکڑے تیرے دکھلانے کے لیے شیا م سندھو کو مین نے بلایا ہے۔</p>			
	<p>یے مین من بھادن رہا ہی کے</p>	<p>راکھو چنہد اچھین اب نیلے</p>	<p>چھوپائی</p>
	<p>اب کچھ بھکو دیوگی تمہین سے برج راج</p>	<p>بھلے سنگن آئی میان بھو تمہارا و کاج</p>	<p>دوہا</p>
<p>یہ بات سنتے ہی راو عا پیاری من مین پھتا کر کہنے لگی کہ دیکھو گل مین سکھیوں سے مگر گئی تھی اور آج پران پیارے کی جین دیکھ کر میری یہ دشتا ہو گئی ہے اب میری چوری سکھیوں نے پکڑ لی ان لوگوں سے مین بہت بہت ہوئی ایسا بجا کر راو عا پیاری کا سٹھ اُس ہو گیا تب لٹا سکھی بولی کہ پیاری تم مت پھتاؤ۔</p>			
	<p>چنہد لیو طین بہر یہ کہ سب سکھانٹھ</p>	<p>کیو دس تم شیا م کو گھر چلیو کی نانہ</p>	<p>دوہا</p>

	سورگھ	
تب سکین کے ساتھ چلی سدن کو ناگری		اڑمین دھر بر جیا تھر پریم گن بو لے نہیں
جب رادھا پیاری ٹوڑ روپ موہن پیارے کا اپنے ہر دے میں رکھ کر گھر کو چلی تب سکین نے اُس سے کہا کہ او پیاری تو اپنے من میں چوری کھل جانے کا کچھ سُوح مت کر یہ ٹوڑ روپ اسی طرح کا ہو جسکے دیکھنے سے کسی بر جیا لاکا چٹ ٹھکانے نہیں رہتا چھپنے کے پَن سے تیرا بڑا بھاگ ہو جو تیر لوکی ناتھ جیسے ایسا پیار کرتے ہیں اور تو نے اُنکو اپنے بس کر لیا ہو پر سکر رادھا پیاری اپنے من میں بہت خوش ہوئی لیکن شرم سے کچھ نہیں بولی۔		
	سورگھ	
گیو سکین سکاے کیون پیاری بولت نہیں		کی مہسون رسیاے لیو مون برت آج پُن
ہو بات سکر رادھا پیاری نے ہنس کر کہا کہ شام سندر کا سورو پ کیسا تنھا میں نے تو اچھی طرح نہیں دیکھا اسکا کیا کارن ہو کہ جو کھو دو آنکھ سے سب بدن اٹکا دیکھ پڑا میری نظر تو اُنکی بھونڈ پر گئی تو وہ جب چھوڑ کر دوسرے انگ پر نہ جاسکی کہ جو میں اُس موہنی روپ کا سب بدن دیکھتی۔		
	دوہا	
میں تب تے اپنے منہ ہی رہی پھینتاے		دیکھن کو چھب شیا م کی لچت میں بناے
بن بیچانے کون بدھ کر ون شیا م سے پریت		نہین وہ روپ نہ بجا وہ چمن چمن اور ریت
	سورگھ	
میں جانی یہ بات میں اُنند کے کہاں ہر		پہچانے نہیں جات کہا کر ون دوی کو چنن
یہ سکر گو پیاں بولیں کہ او رادھا تیرے بڑے بھاگ ہیں جو تو ایسی پریت بکینڈھ ناتھ سے رکھتی ہو سنسار میں دوسرے کا بھاگ ایسا منو کا جیسا بھاگ تیرا ہو۔		
	دوہا	
دمن دمن تیرے مات پت دمن بھگت دمن پت		تین پہچانیو شیا م کو ہم سب بال اچیت
	سورگھ	
دمن جو بن دمن روپ من دمن بھاگ سھاگ تہ		تم موہن اڑو پ چرخیو جوڑی اچسل
اسی طرح سب گو پیاں شیا م سے ہنستی اور بولتی ہو میں اپنے اپنے گھر چلی آئیں لیکن اُنکو رادھا پیاری اور موہن پیاری پریت دیکھ کر سو تیا د اوسے اٹھون پہرا نکار روپ اٹھون میں بسا رہتا تھا ایک دن رادھا پیاری موہن پیارے کے برہ میں باکل ہو کر ایل جیل بھرنے کے واسطے جانا کمارے چلی تو راہ میں موہن پیارے کو دیکھتے ہی اٹھا ناتھ پکڑ کر بولی کہ تھے حیرا من کیون چرا لیا ہو سو پھر دتن میرا گھر میں رہنا ہو پرسن چنل تمہارے پیچھے پیچھے دن رات پھرا کر تا ہو پیاری کی یہ بات سننے ہی موہن پیارے نے اُسے گلے لگا کر کہا کہ میں بھی تیرے دیکھنے کے واسطے اٹھون پہرا باکل رہنا ہوں جسوقت شیا م اور شیا م		

پرینت بھری ہوئی باتیں آپس میں کر رہے تھے اسی وقت لانا آؤں سکھیاں وہاں پر آپہنچیں انکو دیکھتے ہی شیاہم سندر اپنے گوانوں کو پکارتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے اور لانا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ آج تو تیری چوری پکڑی گئی تو ہم لوگوں کو جو ٹھہری بنا کر ایک نائٹ میں سکھ اٹھاتی ہو۔

	دوہا	
	تبت کیو جو بھاو ہی لبو بیسر کھو ہ	گت رہی جب تب ہی ہر سنگ دیکھو موہ
	سورجھ	
	اب ہم لہی چھڑاے بیسر دیہو کر نہیں	کی کر سو چھڑاے اور کچھو ہم سون ابھی

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری بخت ہو کر اپنے گھر چلی آئی لیکن من اسکا سوہن پیارے کی بھینٹ کے واسطے بیاہل رہا اسیلئے اسکو ساری رات تارے گتے بیت گئی پر ان سنے اٹھا کر اسنے موتیوں کا ہار اپنے گلے سے اتار کر دھوتی کے ایک کونے میں باندھ لیا اور کیرت اپنی ماما سے کہا کہ کل جہنا کنارے میرا ہار کہیں گر پڑا تھا نہ معلوم کون سکھی نے اٹھا لیا۔

	دوہا	
	نیک نبند نہیں نس پڑی تیری سون سون مات	یابھی ڈرتے اٹھی میں آج بڑے پر بھات
	سن رادھا تیرو نہیں اب پتیا رومو منہ	چو کی ہار میل کچھ میرا ون نہیں نو منہ

یہ سن کر شیاہم اب بولی کہ تم کو رو دھت کیوں ہوتی ہو میں اسے دھونڈھنے جاتی ہوں مجھے دیر لگے تو گھبرا نائٹ ایسا کہہ کر رادھا پیاری اپنے گھر سے باہر نکلی اور نندجی کے مکان کے پھوڑے جا کر جو نہ ٹھہرے لانا سکھی کا نام پکار کر بولی کہ میں منی بٹ کو جاتی ہوں تو بھی جلدی آسوقت سند لال جی نے بھوجن کرنے کے واسطے پیسکر پہلا کور اٹھایا تھا جیسے شیاہم کا بول سنا ویسے اٹھ کھڑے ہوئے جسوداجی نے کہا کہ او بیٹا تو گھبرا کر کہاں جانا، تب آپ بوسے کہ او مینا ایک گوال مجھے کہ گیا تھا کہ بن میں ایک گنو کے پھیا پیدا ہوئی ہو میں وہاں جاتا ہوں یہ کہہ سوہن پیارے منی بٹ کو چلے گئے تب اُنکے سکھاؤں نے جو وہاں پیسکر کھاتے تھے جسوداجی سے کہا کہ بن میں کوئی پھیا نہیں ہوئی ہو وہاں رادھا پیاری گئی ہوگی اسی کارن سوہن پیارے بھی اس سے بھینٹ کرنے کے واسطے بنا بھوجن کیے چلے گئے جسوداجی نے اُنکی بات کا کچھ بشتو اس نہیں کیا لیکن سوہن پیارے کے بھوکے چلے جانے سے پچھتا کر سوچ کرنے لگیں اور شیاہم اور شیاہم نے منی بٹ میں جا کر آندے بھوگا اور بلاس کیا۔

	دوہا	
	نول کج نونا گری نونا گرنند	پریم سندھ مر جاو تچ ملے امنگ آند
	یہ اچسہج کی بات کو مانے کو کہہ سکے	کو پ ستا کے سات رمت برہم درم کج تو

جب شام کے وقت سوہن پیارے نے رادھا پیاری سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ تب رادھا پیاری بولی کہ مجھے تلو جو پور کو گھر جایا نہیں جاتا تمہارے واسطے اپنے ماما اور پتائی گانی اور مارہرہ وزہنتی ہوں سند لال جی نے کہا کہ ہم تمہارے واسطے اپنے

ہاتھ کا کوڑھینک کر چلے آئے اسی طرح دونوں آپس میں پریت بھری باتیں کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر پر گئے اور رادھا پیاری نے موتیوں کا پار اپنی مانا کو دے کر کہا کہ جسکے واسطے تو سوچ کرتی تھی وہ میں جتنا کارے سے دھو نہ لائی اپنا پار لے کر کیرت جی نے من میں سمجھا کہ رادھا نے ششیا م سندر سے بھینٹ کرنے کے واسطے یہ جموٹھا چڑھ کر پار کار چا تھا شری کرشن پر بھیم پریشور کے اوتار ہیں اسلئے رادھا اوک برج لائون کو آئے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا۔ شکدیو جی نے کہا کہ اور اجا پر بھینٹ موہن پیار کو بھی رادھا پیاری سے اتنی پریت بڑھی کہ ہر روز کسی جگہ اس سے ملکر اپنا من خوش کرتے تھے ایک دن ششیا م سندر اچھا اچھا گنا کپڑا اپنے گھری بھر رات گئے رادھا پیاری کے استغمان پر گئے اور رات بھر اسکے ساتھ آند بہا کر کے پر ات گئے اپنے گھر چلے آئے۔

دوہا	بار بار چیدیا ٹاڈی ہی شرح پچھتا ست
گئے ششیا م آلس بھرے تنان سوکرات	
سور گھر	
میں را کھیو ہر گوے اب لگ بڑس سکھن تے	دکھین سکھی ہر گوے ششیا م گئے سوکرات

جب لائون سکھیوں نے جو آنکھوں پھر رادھا کرشن کے پڑنے کی گھات میں رہتی تھیں ششیا م سندر کو رادھا پیاری کے گھر سے نکلتے دیکھا تب انکو بڑا داہ پیدا ہوا ششیا م سندر کے پنے جانے کے پیچھے ششیا مانے بھی اپنے دروازے پر آکر دیکھا تو چاروں طرف نظر لگھیا بان کھڑی ہوئیں دکھلائی دین تب رادھا پیاری کو یقین ہوا کہ انکھوں نے میرے گھر سے نکلتے ہوئے دوہن پیارے کو ضرور دیکھا ہوگا ایسا بچا کر رادھا پیاری کو شرم معلوم ہوئی تب اپنے من میں کہا کہ ابھی تک سوہن پیارے سے میری پریت بھری تھی مگر آج کھل گئی ہر روز میں سکھیوں سے لڑ گیا کرتی تھی آج انکو کیا جواب دوں گی۔

دوہا	ایسے سوچت لاڈلی کھیون پر کھنہ منا۔
کھیون پر کھنہ کو سکھ سمجھ پر بھم گن ہوے جا۔	

اسی وقت لائون سکھیوں رادھا پیاری کے گھر پر گئیں انکو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے چتر آئی سے بنا پوچھے کہا کہ اولتاج پر ات گئے برنابان بہاری میرے دروازے پر سے ہو کر نہ معلوم کدھر جاتے تھے انکو دیکھ کر میں جتنی سے بیا گل ہو رہی ہوں سکھیوں نے یہ بات سنتے ہی آپس میں کہا کہ دیکھو یہ بڑی چتر ہو ہمارے پوچھنے سے پہلے ہی اسے ایسی بات بنا کر کہی کہ جس میں ہم کچھ پوچھ نہ سکیں ایسا کہ سکھیوں بولیں کہ اور رادھا تو بڑی سیانی ہر اپنے من کا بھید ہم لوگوں سے کبھی نہیں کہتی رات بھر موہن پیارے کے ساتھ بہا کر کیا اس وقت ہلکو بہکتی ہو۔

دوہا	کچھ دن تے تیری بہ گوت آری پڑی یہ کون
نہر بھئی موسون رہت جب تب سا دھتھ مون	
سور گھر	
اپنے من کی بات کچھ ہم سون بھاگت نہیں	ایسے کہ مسکات پیاری سون تب ناگری

<p>دوہا سورٹھ</p>	<p>سُن بانی سکھن کی پیاری جیہ انراگ بچن کیو نہیں جاے پریت پرگت چاہت کیو</p>	<p>پلک روم گدگد میو سمجھ اپنو بھساگ نہرا رہے سماے باہر کھت پرکاش نہیں</p>
<p>جب سکھیوں کی بات سنکر رادھا پیاری نے ہنس دیا تب لکھا سکھی سو تیا داہ سے روکھی جو کر بولی۔</p>		
<p>کبت</p>		
<p>تم جانت ہو جو جان بھین کہہ آگے سے اُتر جاوتی ہو ہم کاہ پڑی جو منع کرہین کب بودھو کے دکھ پاوتی ہو یہ سنکر رادھا پیاری نے اسکو جواب دیا۔</p>	<p>بتلاتی کچھو اور کستی کچھو انراگ کی آنکھیں دُراوتی ہو بڑن نامی کی گیل بجائے چلو بڑے باپ کی بی بی کہاوتی ہو</p>	<p>اب تو بڑن نامی بھئی برج میں گڑ لوگن جانے کہا د رہو تم اپنے کام تے کام کرو کوڈا اپنے جان کنوان گر ہو</p>
<p>کبت</p>		
<p>ہنسوں نموں ہنسوں بت ہو جھلی کر کوڈو کہا کر کیوں ٹھا کر لال کے دیکھنے کو برج بھو کو بوسہ پو گھر ہو یہ بات رادھا پیاری کی سنکر گوپیان اپنے اپنے گھر چلی گئیں اور رادھا پیاری کو اپنے سن میں یہ آہنکار پیدا ہوا کہ شیا م سندر جھکو بنت پیار کرتے ہیں اب وہ کسی دوسری سکھی سے کوئین کے تو میں اُسے جھکر لکھو گی جسوقت رادھا پیاری اپنے گھر بیشی ہوئی یہ بچار کر رہی تھی اسیوقت موہن پیارے وہاں پہنچا جہر دکھے میں بسے جھاکنے لگے تب رادھا پیاری نے کہا گھر گھر گھر جھاکنے کی کون ٹیو (عادت) پڑی ہو یہ کچال جھکو اچھی نہیں لگتی یہ ککر رادھا پیاری اپنے ابھمان سے بیٹھی رہی اور موہن پیارے کو اُسے نہیں بلایا تب شری کرشن گرب پر ہاری اسکے سن کی بات جانکر اپنے گھر چلے گئے جب رادھا پیاری نے دیکھا کہ موہن پیارے بھینتر نہیں اُٹے تب اپنے ابھمان کرنے سے لبت ہو کر دروازے تک دوڑی آئی جب موہن پیارے کو وہاں نہیں دیکھا تب اُنکے بڑے ساگر میں ڈر کر بیوش ہو گئی۔</p>	<p>کمان پان بھاوے نہیں سُدھو بدھو تھی شریر رہو سوچ ارجھاے برجیا سنی پر بھ ملن کو</p>	<p>کمان پان بھاوے نہیں سُدھو بدھو تھی شریر رہو سوچ ارجھاے برجیا سنی پر بھ ملن کو</p>
<p>دوہا سورٹھ</p>	<p>بھئی بلکل ات ناگری بڑہ بتھا کی پیسر گھر باہر نہ شہاے سب سکھ دکھ ایک بھییو</p>	<p>کمان پان بھاوے نہیں سُدھو بدھو تھی شریر رہو سوچ ارجھاے برجیا سنی پر بھ ملن کو</p>
<p>جب رادھا پیاری نے دیکھا کہ بنا بھینٹ موہن پیارے کے چت میرا ٹھکانے نہیں ہوگا تب وہ لکھا اُدک سکھیوں کے گھر اس اچھا سے دوڑی گئی کہ جس میں وہ لوگ سا بھا کر شیا م سندر کو میرے پاس بلا لادیں۔ لکھا سکھی نے رادھا پیاری کو اُداس دیکھا پوچھا کہ کو پیاری تم آج کس چنتا میں ہو تب رادھا پیاری مسکرا کر بولی۔</p>		
<p>دوہا سورٹھ</p>	<p>چھت چھپائے کون بدھ سکھی تمسون یہ بات نہین تے چن ٹرت نہیں ٹیکو لکھیو نہ جات ملے مو نہ جب شیا م سندر سکھی تمسون کہوں نہین جانوں ہر کہ کیو مند مند مسکاے تب سے کچھ نہ سہاے کاسون کیے بات یہ</p>	<p>دیکھے بن خندند کے دھیرج دھرت زگات کہا کون تمسون سکھی یہ اچسرت کی بات گر کے ارمین دھام تب سے من میر ہر یو سن بھت ریکبت نہن گمہ کپہ کیو نہ جاسے امل پر یو درگ اُسے دیکھن کو سندر بڈان</p>

اگر وہ بہن پیار سے ٹھکوتہت پیار کرتے تھے آج وہ میرے گھر بھر دکھ سے مجھے جھانکنے لگے لیکن میں نے اپنے اہمان ایتا سے اُنکا ہنیز نہیں بلایا اسی سے وہ بُرا مان کر چلے گئے تم لوگ کوئی ایسی نذیر کرو جس میں ٹھکوا اُنکا درشن ملے نہیں تو میرا پران اُنکے برص میں نکلا جا رہنا ہے یہ بات سنکر لٹا اُڑک سکھوں نے سو تیا ڈاہ سے رادھا جی سے کہا کہ جو موہن پیار سے بنا بھینٹ کیے تجھے چلے گئے تو تو بھی مان کر کے اپنے گھر بیٹھ رہو جو اُنکو تیری چاہ ہوگی تو پھر تیرے گھر آؤ شکے یہ بات سنکر رادھا پیاری نے کہا کہ ایک مرتبہ اہمان کر کے تو میں نے یہ پہل پایا کہ اُنکے برہ میں میری یہ دشا ہوئی اب ٹھکوا مان کرنے کی سارے مر تھ ہی نہیں ہر مان کیونکہ کروں۔

	دوہا	
پن پُن سکھوت تم سکھی مان کر ان کو موہ	سن تو میرے ہاتھ نہیں مان کون بد بھر ہوو	
	سورٹھ	
امنگ ہی دن رات شیا م کون اہلا کھ کر	سن نہیں مانت بات مان کروں کیسے سکھی	
	بست	
بن بجن گھر بجن ناگر نگر بجن ہنسی رام کا ہو پڑ نہ بجنون	وہ نہ بجن گہنہ بجن نہ کو کیسے بجن کج راج کج بیج آسج بجنون	
ہاؤر و بھو ہو لوگ باوری کت مو کو باوری کسے سے بن باور بجنون	کسا بجن سُنیا بجن باپا و بھیا بجن دیا بجن میا و کتیا نا نہ بجنون	
یہ گھر جب رادھا پیاری بلا پ کرنے لگی تب سکھیوں نے اسپر دیا کر کے اُپسین کہا دکھ چھرانا چاہیے نہیں تو پریشیا م سندر کے برہ کی ہانپلی		
	سورٹھ	
لینو سکھین جان بر رنگ راتی لا ڈلی	سندر شیا م سجان روم روم پاکے رے	
ایسا بھکا لٹا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ تو دھیر ج دھر میان بیسی رہ میں تیرے چن چور کو لا کر تجھے ملا دیتی ہوں ایسا		
کھر لٹا سکھی ہنسی بٹ میں چلی گئی اور موہن پیار سے کے پاس پہنچ کر بولی کہ او پران پیارے رادھا نے پریم لیس ہو کر کتسے اہمان کیا تھا		
سو اپر ادھ اسکا چھا کر و اسوقت وہ تمھارے برہ کی آگ میں جل رہی ہو تم جلدی چلا کر اپنے چند رنگھ کی شیتلانی سے اسکا ہر ٹھنڈا کر دو		
	دوہا	
چلو شیا م سندر نول چھیل چھیل لال	تھین ملن کو وہ نول ات بیا کل یہہ کال	
میں آئی تمھوں کن چلو دکھاؤن نین	دیکھ پریم سکھ پاسے ہو جو مانو موہن	
	سورٹھ	
بھر بھر لوچن نیر شیا م شیا م گھہ کر اٹھت	چلو ہر ویر پریم میں آئی لکھ دھاے کے	
یہ بات سنتے ہی موہن پیار سے بیا کل ہو کر اُسے اور لٹا سکھی کے گھر پہنچ کر کیا دیکھا کہ رادھا پیاری اپنے کیسے سے		
بست خرمندہ ہو کر رو رہی ہو یہ دشا اُسکی دیکھتے ہی موہن پیار سے نے جیسے گھونگھٹ اسکا اٹھا کر اپنی موہنی مورت		
اسکو دکھلانی ویسے ہی رادھا پیاری پریم کے مارے اُسے لپٹ گئی۔		

دوہا	دوہ چتوون وہ ہنس ملن وہ سہماؤ سکھ سار
دوہا	ابھلی بیس لانا نرکھ اک مٹک رہی نہار
<p>جب لانا سکھی نے اپنی ساتھی سکھیوں کو بلا کر ان دونوں کا پریم دکھا یا تب وہ لوگ ایسی پریت ششیا م اور ششیا مانی دیکھ کر رادھا پیاری کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگیں اور موہن پیار سے کی چھب دیکھا سبھون نے اپنا اپنا کلیمہ ٹھنڈھا کیا۔ اسوقت موہن پیار سے رادھا پیاری پر ایسے موہت ہو گئے کہ اپنا اپنا کپڑا امرلی بار بار اسپر بچھا دے کر گئے اور اسی پریم میں موہن پیار نے سب گنار رادھا پیاری کا اتار کر آپ پن لیا اور اسکی آنکھوں میں سے انجن نکالا آپ اپنی آنکھوں میں لگا لیا اور اپنے پتیامبزی کی ساری اور کھانتری کی طرح اپنا روپ بنا لیا اور رادھا پیاری کرٹ اور ٹکٹ موہن پیار سے کا پریم کنسیاچی کی طرح آپ بنگلی اور بولی کا اوستیام سندرتھم استری کی طرح مان کر کے میٹھو پتھم بنتی کر کے مناوین جب استری روپ موہن پیار سے روٹھو کر بیٹے تب شری کشن روپ رادھا بار بار اُنکے چرون پر گر کر منانے لگی لیکن ششیا م سندرنے نہ مانکر اسوقت ایسی مایا اپنی رادھا پیاری پھیلادی کہ رادھا پیاری کو اس بات کا گیان نہیں رہا کہ میں استری ہون تب وہ سندھن پیار سے کے چرون پر سر دھ کر رونے لگی یہ حال رادھا پیاری کا دیکھ کر بیکنٹھ نا ٹھنڈھ اپنی مایا پر کر رادھا پیاری سے کہا کہ میں تو تیرے گن سے روٹھ کر بیٹھا تھا نو کسو اسٹے گھر گئی جب رادھا پیاری کا چیت ٹھکانے ہو اور اُسے اپنا منٹھ درپن میں دیکھا تب بولت ہو کر کرٹ اور ٹکٹ اڈک اتار ڈالا اور استری کا گنا اور کپڑا پہن لیا جب ٹھوڑا دن رہا تب ششیا م اور ششیا م دونوں استری روپ سے مینی بٹ کو چلے گئے۔</p>	

دوہا	چلے بڑ کھ بن گنج کو جھل نار کے روپ
دوہا	اک گوری اک سانوری شوبھا پر انوب
<p>جب راہ میں چند راوی سکھی سے بھینٹ ہوئی تب اوستے پہچان کر لیے ششیا م اور ششیا م استری روپ بنا کر مینی بٹ میں بہا کر گئے جاتے ہیں جب چند راوی نے ہنکر ششیا م سے پوچھا کہ کو پیاری یہ نی سکھی سانولی صورت موہنی مورت کہا لئے آئی جو تیرا ہن پر بہا کرنے جاتی ہو تب رادھا پیاری بولی کہ یہ سکھی منٹھ امین رہتی جو میں لٹن کے ساتھ دہان دہی بیٹے گئی تھی میری اور اسکی جان پہچان ہو گئی اسی کارن مجھے بھینٹ کرنے کو بہان آئی ہو اسوقت موہن پیار سے نے یہ سمجھ کر کہ چند راوی کے پہچان لینے سے سب سکھیان میری ہنسی کر نیگی گھوٹ گھٹ سے اپنا منٹھ چھپا لیا تب چند راوی سکھی بولی کہ اے رادھا تو اس سکھی کو بھی منٹھ سے بلا کر اپنے گھر کے پاس مگادے کہ جس میں تو اور یہ دونوں جو بہت سندری اور جوان ہیں ششیا م سندر سے پریت کر کے اُنکو سکھ دیا کہ میں اور یہ استری ایسی موہنی روپ ہو کہ جسکو دوسری استری دیکھ کر موہت ہو جاوے ذرا بھگلو تو اسکا منٹھ اچھی طرح دکھلاؤ جس میں میری بھی آنکھیں ٹھنڈھی ہوں۔</p>	

دوہا	یہ اب لون کھون ناسنی تری یسون تری ششیا
<p>جیسے کہ چند راوی کھیو ششیا م کر جاوے</p>	
<p>پھر چند راوی موہنی مورت کا گھوٹ گھٹ اٹھا کر بولی کہ تم مجھے کیا بتیاتی کرتی ہو میں نکلاؤ گے سے پہچانتی ہوں جب چند راوی استری</p>	

روپ ششام سندھ سے آنکھ لڑا رکھا کال ملنے لگی تب رسیک ہماری نے لجت ہو کر آنکھ نیچی کر لی یہ حال آنکا دیکھا چندراولی بولی کہ او را دھا پیاری جب سے تو نے اس سنگھی سے پریم لگا یا تب سے ہم لوگوں کی پریت چھوڑ دی تم دونوں برندان کے کٹھ میں جا کر بہار کرو تمکو اپنے مطلب کے سواے دوسرے کا سنگھ اچھا نہیں لگتا جب موہن پیارے نے سمجھا کہ یہ مجھکو پہچان گئی ہو اب اس سے پردہ رکھنا بیکار ہو تب بنسکر چندراولی کو گلے سے لگا لیا اور دہنی طرف چندراولی اور بائیں طرف را دھا پیاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے آندھ سے منی بٹ کو چلے گئے اور رات بھر وہاں را دھا پیاری سے بھوگ اور بلاس کیا پرات سکے ششام سندھ پریش روپ بنگر اپنے مکان پر آئے اور را دھا پیاری اور چندراولی اپنے گھر گئیں۔

دوہا

ایت پتر نندمال کی لیلالکت رسال
 جو سنگھ در لبع شو سنگ سلو مت بر جبال
 ایک دن را دھا پیاری سو لھو سنگار کر کے اپنا منہ درین میں دیکھنے لگی تو ششام سندھ کی مایا سے آہن اپنی پرچھائیں دیکھ کر سمجھی کہ
 کوئی دوسری چندرکھی میان آئی ہو جو یہ برج میں رہیگی تو موہن پیارے مجھے چھوڑ کر اس سے پریت کرینگے

دوہا

یہ آئی رکھ لوک تے ہما سندھ ری نار
 برج میں تو ایسی نہیں کوئی گویا گمراہ
 ایسا بچار کر را دھا پیاری نے اپنی پرچھائیں سے کہا کہ اسی تو کون ہو کمان سے آئی ہو ابھی جلدی اپنے گھر چلی جا اس گا کون
 میں مذکشور بڑا ڈھیٹھ رہتا ہے وہ سب بر جاریوں کو ننگی کر دیتا ہے میان رہ کر تو اسکے ہاتھ سے بٹ دکھ پا دیگی۔

دوہا

تیر سے ہمت کی گمت ہون مان چھ مت مان
 برج بس کے دکھ پاسے ہوشن تو سنگھ سجان
 اسیو ڈھیٹھ نہ آن تر بھون من کو دکھ کون
 جیسو برج میں کان من بھائیو سون کرت

دوہا

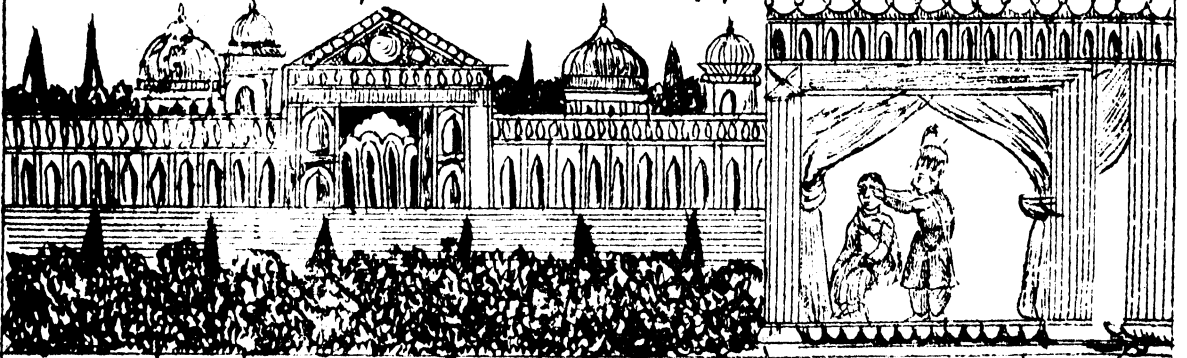
یہ تو بولت ہو نہیں ات کر سیلی بام
 دیکھت ہی پر یجوہن چیل چھیلے ششام
 بھلی موت یہ آسے ہر آب یا کس بے
 سور مران بھو آسے ایجا یو اکر ہرہ دکھ

میں سور را دھا پیاری یہ مانتیں بوجھن کی طرح اپنی پرچھائیں سے کوئی تھی اسی سوسوہن پیارے نے بھی دمان آکر چھوڑنے سے یہ حال آسکا دیکھا اور را دھا پیاری کو آنکا انا معلوم نہیں ہوا۔

سور گھ

دیکھ جھروکے آسے لہے ششام اک ٹک نہ کر
 کت رسیلی بان جیون جیون تریہ پر تہب مون
 آرا اندھن سہاے دیکھت پیاری کی چھیلے
 تیون تیون من ہر کھات برجیاسی پر یجوہن سا نور

جب وہ پرچھائیں رادھا پیاری کی کچھ جواب نہ دے کر وہاں سے نہیں گئی تب رادھا پیاری اُسکو اپنی سون بھنگا جیسا کرنے لگی اور مومن پر
یہ حال شیا ما کا دیکھ کر چپ چاپ اُسکے پیچھے چلے گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے رادھا پیاری کی آنکھیں بند کر کے اورین کو الٹ دیا
رادھا پیاری کا سنگار کر کے اُسینہ دیکھ کر پرچھائیں سے نصیحت کرنا اور مومن پیارے کا پیچھے سے لڑائی نہیں کر لیا



سورٹھ اپنی شکمہ آن پان پکڑ کے لا ڈی
بھلی کری تم کا تمہ میں سکھین دھو کھے رہی
جب درپن الٹ دینے سے وہ استہی رادھا پیاری کو بین دکھلائی دی تب وہ اُسکو پرچھائیں بھنگا خوش ہو گئی اور شیام سندر کے
ساتھ بہار کرنے لگی جب کچھ دیر بعد مومن پیارے اپنے گھر چلے گئے تب لانا اُدک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر پر آئیں جب شیا ما
نے اُنکو بڑے اور بھاؤ سے بیٹھا لاتب لانا سکھی بولی کہ او پیاری کیا تجھے آج شیام سندر ملے ہیں جو اتنا ہمارا اُدک کرتی ہے بات
سندر رادھا پیاری حال اُسے شری کرشن جی اور درپن الٹ دینے کا لکھ بولی کہ او لانا یہ سب سکھ بھنگو تمہاری کرپا سے ملتا ہے سنکر
لانا سکھی شیا ما کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگی جسوقت یہ پریم بھری باتیں رادھا پیاری سکھیوں سے کر رہی تھی اُسی سے پھر مومن
پیارے اپنا سب سنگار کیے ٹور روپ ساجے ہمالا پر ایسے مرنی جاتے ہوئے رادھا پیاری کو دیکھنے اُسے لیکن سکھیوں کا جھٹ
دیکھ کر بھتر نہیں گئے برجبالوں سے آنکھیں لڑا اُسے نہیں ٹکاتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے یہ

دوہا چھب ساگر سکھ کی او دھیر کن سندر رس کہان
سورٹھ مرنی نہ بھرجاے پیاری پیاری نام کہیہ
موتہ لیوسن ترین کورسک کریش سجان
سب کو جت چو اسے گئے سدن آنڈگن
جب سکھیوں کا سن اُنھوں نے اپنی چتون سے موتہ لیا تب وہ سب کا ماتر ہو کر کہنے لگیں کہ یہ سب دوست ہماری اُنھوں کا ہو
جو شیام سندر کی چھب دیکھتے ہی موتہ ہو گئیں اور ہمارا اکل پروار اور لوگ لاج چھڑا کر برج گوگل میں بھگو بدنام کیا اپنے لگی
چھب دیکھ کر سکھ باقی ہیں اور بھگودن رات اُنکے برہ میں سواے دھ کے کچھ سکھ نہیں ملتا۔

دوہا اب یے لوچن شیام کے سکھی ہمارے نانہ
سورٹھ کہا کریں سکھی شیام نہیں ہی کو دوشس یہ
دوہا لاج بس جیون میں مرگ آپ بندھاوت اے
اب ہم تلھت اُن بنا مرت میں افسوس
بے شیام رس روپ یے شیام بے ان مانہ
بھم کر بھئے عت لام نیک مند مسکان پر
روپ لالی نین تیون بھئے شیام بس جاے
پسیا کھوٹا اپنا پرکھت کیا دوس

ایسی ایسی باتیں سب برجبالا آپسین کہتی ہوئی شیام سندر کا ٹور روپ اپنے ہر دی میں رکھ اپنے اپنے گھر چل گئیں لیکن

<p>آتمون پترو روپ مونی سورن کا انکی آتمون میں بسا رہتا تھا۔</p>	
<p>پریم بھرے چت سون بھرے بھرے آندھلاں</p>	<p>جنگل مادھری راس بھر سے برج میں کرت بلاں</p>
<p>کرت اپنک بہار روپ راس گن مدھ جنگل</p>	<p>رادھانند گار بر جباسی جن سکھ کران</p>
<p>ادھیائے آستیسوان - مری بجا ناشر مکریشن جی کا۔</p>	
<p>شکر دیو جی نے کہا کہ اور اجا پر کھیت جس طرح رسک بہاری جی نے کام دیو کا ابھان توڑنے کے واسطے گوپیوں کے ساتھ راس لیلان کی تھی وہ کتھا اپنی بڑھ پر مان کتے ہیں من لگا کر سونو کہ جب سے برندان بہاری نے چہر ہران لیلان کر کے گوپیوں سے سرد پور نامی کو اسٹ کرتے کے واسطے کہا تھا تب سے سب گوپیوں اسی ابھلا گواہین ایک ایک دن برس کے برابر سمجھ کر کتنی تمہیں کہ گنوار کا مہینا جلدی ہووے تو ہم لوگ پران پیارے کے ساتھ راس لیلان کر کے اپنا جھم سوار تھ کرین جب برکھارت بیت کر سردرت آئی تب مومن پیارے نے پکار کیا کہ اپنے بچن پر مان گوپیوں سے راس لیلان کرنا چاہیے ایسا سمجھ کر گنوار کی پور نامی کو تین گھڑی ذات بیٹھے مری منور پرٹ لٹ سا بچے بنالابرا بچے انگ انگ پر جڑاؤ گنا پتے پتیا مہر کی کھینی کا چھے نور روپ بنائے اپنے گھر سے نکل کرین میں جا پونچے تو کیا دیکھا کہ اس کے چند زمان نے ایک کلا اپنی جو شری مہادیو جی کے پاس رہتی ہو وہ بھی لاکر سو لھون کلا سے پرکاش کیا ہوا اور جبال موتی کے برابر نعل ہو کر بند رہا ہوا اور کل پھول رہے ہیں ہر بالی گٹھا ٹوپ درخون کی چاندنی میں بہت شو بھادے رہی ہو کاش میں تارے کھل رہے ہیں اور شیتل منڈ سکندھ ہوا ہنکر مہاجی لہریں لے رہی ہیں۔</p>	
<p>دوہا شری برندان دھام کی شو بھاپر م پینیت</p>	<p>برن سکے کب کون بدھ سن بدھ بچن بسنیت</p>
<p>سورٹھ اور سکل سکندھ عام بیکینٹھ آدک شیا م کے</p>	<p>یہ بہار لیشرام تانے ات سندھ سکھ</p>
<p>اور اجا اس کے مومن پیارے ایسے سندر معلوم ہوتے تھے کہ جٹکے اوپر ہزار دن کام دیو کو پھیا در کر ڈالے ایسی شو بھاپکھیا کہ شری نے ایک اونچے درخت پر بیٹھا جوگ بابا جگت مری پریم سے بجائی اور اوسکی دین میں شری رادھا اور گوپیوں کا نام لے لے کر انکو اپنے پاس بلانے لگے اسوقت ایسی مایا بیکینٹھ ناتھ نے کر دی کہ جن برجبالاؤن نے انکو اپنا پت بنانے کی اچھا سے پوجا اور برت کیا تھا انھیں کو وہ مری سن پڑی اور کسی کو نہیں سن پڑی اور مومن پیارے نے مہنی میں سن ہرنے والا اور کام برٹھانے والا ایسا راگ گایا کہ جسکی آواز سنتے ہی شبیا با آدک سونہ ہرا گویاں کام آتے ہو کر موہت ہو گئیں اور لاج کاج چھوڑ کر اٹاپلٹا شکار کر کے اس طرح برندان کو دوڑین جس طرح سادھ بھاؤن میں ندی اور نالوں کا پانی سڈر کی طرف زور سے بہتا ہو۔</p>	
<p>دوہا ادھر مدھ مری دھ سے مر لید بھر سکھ دین</p>	<p>دھن سن مومن گو پکاتن من پر گئے میں</p>
<p>سورٹھ رہیو دمن میں دھیر باجی باجی کہہ اٹھین</p>	<p>سیا کل مہا شری مری برج کی تران</p>
<p>کبت</p>	
<p>باجی بکر این باجی دیکھے کو دھائیں باجی اکل این سن بی مہی دھری</p>	<p>باجی ناٹھارین چہر باجی نادھریں دھیر باجی کے ٹھی پیرہ ہائل بھری</p>
<p>باجی مہین مہین باجی سنگ لاگ ڈولین باجی کو بھر گئی سڈھ بھر گھر کی</p>	<p>باجی کیمن باجی باجی کیمن کسان باجی باجی کیمن باجی منسی اٹورے سڈھ کی</p>

اور اجا پر کھیت جو گوپئی گاے دھتی تھی اسکے ہاتھ سے دودھ کا برتن گر پڑا اور جو بھون کر تھی اُسے کو چھوڑ کر ہاتھ ہی نہیں بھویا اور جو رسوئین بنائی تھی اور دودھ آگ پر چڑھائے تھی اُسے اسی طرح چرے پر چھوڑ دیا اور جو سرمہ اور گاجل لگائی تھی وہ دوسری آنکھ میں بنا لگائے اٹھ دوڑی اور جو اپنے پت کے پاس تنگی اچیت سوتی تھی وہ اسی طرح تنگی پہلی گئی اور جو لڑکے کو دودھ پلاتی تھی وہ رو تا چھوڑ کر چل نکلی اور جو اپنے پت کو بھون کر تھی وہ بنا کھلائے اٹھ چلی اور جو برجیا لاسوئین پیارے کی چرچا کر رہی تھی وہ اسے چھوڑ کر اٹھ بھاگی اور گھبراہٹ سے ایک نے دوسرے کا حال نہیں پوچھا کہ تو کمان جاتی ہو اور مارے گھبراہٹ کے ہاتھ کاگتا پائون میں اور گلے کاگتا بازو پر باندھ لیا اور لنگے کی جگہ چادر پہنک ساری اور مٹھی اور جلدی کے مارے چولی ہاتھ میں لیے ہوئے اٹھ دوڑی اور اپنے گھر والوں کاگتا کسی نے نہیں مانا۔

دوہا	یریت لگی برجیا تھ سے تن میں کی سدھ نامہ
بھتے بھوکمن ہاتھ کے پہرے جاگمن مانہ	یاد ہو جو جا بدھ ہتی سدھ بد سے بسا
بھاج چلین بر جراج پے لاج کاج دھ دوار	
بن میں مری بجانا شیر کشن جی کا اور ڈوڑا نا سب گویون کا	



جب ایک گوپئی جو اپنے پت کے پاس سوتی تھی اٹھ بھاگ چلی اور اسکے پرش نے اسکو زبردستی پکڑ کر نہیں جاننے دیا تب وہ بھالا شری کرشن جی کے دھیان میں تن اپنا تیاگ کر دیہ روپ سے سب گویون سے پہلے شیر کشن جی کے پاس جا پہنچی شیر کشن جی نے اسکی پریت اور بھگت دیکھ کر اسے مکت پدوی دی۔ اتنی کتنا سنگھار اجا پر کھیت نے پوچھا کہ اوہ ماراج اس گوپئی نے تو شری کرشن جی کو پریشور جا کر پریت نہیں کی تھی بلکہ کا دیو کے بس ہو کر اپنی جان دی تھی پھر کس طرح مکت پائی یہ بات سننے ہی شکد بوجی کر دھت ہو کر بوسے کہ اور اجا میں نے کئی بار بھوکو بھایا لیکن تو سچ نہیں ماننا سن - پریشور نرگن روپ ہو کر سب جیون کے مالک ہیں وہ ہمیشہ ایک طرح پر رہتے ہیں جس طرح پارس پھرے تو ہاجان میں یا اجان میں چھوڑ سونا ہو جاتا ہو اور امرت پینے سے جیونین مرتا اسی طرح پریشور سے من لگانے والا جیون مکت ہوتا ہو دیکھو جس سہیال نے

پریشور کو ایسا برا کہا جو پوتتا اور بنسا سر آدک اُنکا پران مارنے کے واسطے آئے تھے اُنکو پریشور نے کیسی گت دی نارائن جی دشمنی اور دوستی سے کچھ کام نہ رکھ کر کیوں اپنی طرف من لگانے والے سے خوش ہوتے ہیں کام کر دو دو کو بھوکو کسی طرح سے اُنکو یاد کرنا چاہیے اور جو کوئی دھیان اور اسمن مرتے وقت کرتا ہو اُسکی مُکنت ہونے میں کچھ سُندیرہ نہ نہیں ہو۔

دوہا | جو سپال مہا آدم ہر کون سندن ہار | انا ہو کوچ پُر دیو ایسے آدم اُدھتار

جو آدمی ظاہر میں چھا پا اور نلک لکا کر لوگوں کو دکھلانے کے واسطے جب تپ بھجن کرتا ہو اور بھیت سے پریت نہیں کھتا اسکا مُکنت کھن ہے سچے من سے بھگت اور پریت رکھنے والے مُکنت پدوی پر پہنچتے ہیں اور جو لوگ شری کرشن جی کی کرپا سے بھوساگ بار اتر گئے اُنکا حال کچھ تنھوڑا سا کہتے ہیں سُنو کہ نندا اور جُبو دانے اُنکو اپنا بیٹا جانا اور گوپیوں نے اُنکو مہا سُندر دیکھا اپنا پت جانا اور راجا کنس نے اُنکو اپنا دشمن پران لینے والا سمجھا اور گوال بالون نے اُنکو اپنا مَتر جانا اور پانڈو اور جہنشیوں نے اُنکو اپنا نانے دار اور بھائی بُندھ جانا اور جوگیوں اور مَنیشورون نے پریشور بھا و مانا تھا ان سب کو سینٹھ ناٹھ نے کرتا رکھ کر دیا جو کب گوبی اُنسے پریت لگا کر مُکنت ہوئی تو کون اُسچرچ کی بات ہو یہ بات سُنتے ہی راجا پرکھیت نے بنو کیا کہ او مداراج اب میرا سُندیرہ چھوٹ گیا کرپا کے اُگے کھانسیاے شکو یو جی بولے کہ او راجا پرکھیت جب رادھا پیا ری آدک سولہ ہزار ہر جبالا پری اُسنگ سے شری کرشن جی کے پاس جا پہنچیں اسوقت شیام سُندر کیسے شو بھایان معلوم ہوتے تھے جیسے تارون میں چندرمان شو بھایان ہوتا ہو اور سونہی سورت کی چھپ دیکھتے ہی سب گو پیان اُنپر مہرت ہو کر جب اُنکھوں کی راہ سے روپ رس پیئے جلیں تب برندان بہاری نے پہلے اُنکی کشل پوچھ کر پھر رکھائی سے کہا کہ تمھارے آنے سے میں خوش ہوا جو کچھ تم کو وہ میں کروں لیکن رات کے وقت جو بھوت پریت سے ڈر کھا جانے کا وقت ہو تم لوگ جو ان جوان استریان اپنے اپنے کل اور پروار کی پریت چھوڑ کر اٹا پٹا سنگار کیسے پور بہون کی طرح گھرائی ہوئی بہان کیا کرنے آئی ہو۔

دوہا | تم اپنو گھر چھانڑ کے کیوں آئین بن مانہ | رین سکو کل کی بدھو گھر سچ کہون نہ جانہ

تمھارے گھر والے اُنکو ڈھونڈتے ہوئے جو کھو چاندنی رات میں بھوگ اور بلاس کی اچھا ہوئی تھی تو اپنے اپنے پت کے ساتھ کرشن اور جو بھنے پریم کی راہ سے دیکھنے آئی ہوں تو میں بھی اپنے ساتھ پریت کرنے والوں سے پریت کرتا ہوں نیکیل شری کو اپنے پت لی گیا ماننا اور لوک لاج کا ڈر رکھنا چپ اور تپ کے برابر ہوتا ہو بید اور نشا ستر ہیں ایسا لکھتے ہیں کہ جو استری اپنے پت کو اترھا اگانا کبرا لولا لنگڑا کر وہ کشل لپٹ جوا ری روگی دَر دری کو گھی کیسا ہی اُوگنوں سے بھرا ہو پریشور کے برابر کھل پریم پوریک اُسکی سینوا اور مثل کرتی ہو وہ سنسار میں منو کا سنا پا کر اٹھ سکے مُکنت پاتی ہو اور اوسکو سب کوئی کھوئی کتنا ہو اور جو استری اپنے پت کو پریشور کے برابر نہ جانکر اُسکی زند کرتی ہو یا اُسکو بُرا لکرا اُسکی سیوا نہیں کرتی ہو یا دوسرے پرش سے پریت رکھتی ہو اُسکو لوگ سدا کا ڈر لگا رہن با پخت پھل نہیں ملتا ہو اور مرنے کے پیچھے نرک میں جا کر دکھ بھوگتی ہو اور جیسا ہم دور سے تمھاری بھگت اور پریت کرنے میں خوش تھے ویسا یہاں آنے سے خوش نہیں ہوے کسواسطے کہ رات کو یہاں چلے آئے میں تمھارے گھر والے برامان کو سب برجیاسی بھلو اور کھو بد نام کرینگے بھلا جو کچھ تھنے کیا وہ اچھا کیا اب تم چاندنی اور بن اور جنابی کی شو بھا دیکھ جلیں اب گھر جا کر اپنے اپنے پت کی سیوا اور مثل پریم پوریک کر و جی میں تمھارا بھلا ہو۔

<p>دوہا سورٹھ</p>	<p>نچت تچ پرت بھے تریر کلین نہیں ہوے جو تن کو پت دیوکت بیدین بھی کہون</p>	<p>رے نرک جیوت جگت بھلو کے نہیں کوے کر داکھین کی سینو جو تم چاہت سکھ لسن</p>
<p>اور اجا یہ بات گیان روپی سنتے ہی سب برجبالا سوچ میں ہو کر سر نیچے کر کے ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لیکر زمین نامن سے کھودنے لگن اور چپ چاپ تصویر کی طرح ہو کر برہ ساگر میں ڈوب گئین اور انشوبمانے سے سرمہ اور کاجل انگھون بکھر گاون پر چپ لایا اور کسی برجبالا کی بیسٹوٹ کر گری اور پہلے خوشی سے جو مٹھا نکالا ل تھا وہ پیلا تر گیا۔</p>		
<p>دوہا</p>	<p>تھرچن سن شتیام کے جوت اٹھین اکلاے</p>	<p>چکرت بھلین من گن رہین کھ کھیر چین نہ اے</p>
<p>ایہین جو برجبالا برت چترتھین وہ برہ کی آگ میں جل کر یون بولین کہ او شتیام سندر تم بڑے ٹھگ ہو کہ پہلے تو کھنے مری جا کر کسی کا نام لے لیکر اپنے پاس بلایا اور اچانک میں گیان دھیان تن من ہمارا تمھاری سوہنی سورت اور ہنسی کی آواز نے ہر لیا اب تم کھوڑائی سہید اور شاستر بھرا کر ہمارا پران لیا چاہتے ہو او سوہن پیارے جیسے تھے رات کو چین بلایا ہو ویسے ہی جاری چھا بھی پوری کر دو ہم لوگوں کے بلیدر شاستر کی برجا اور لوگ کی لاج اور گل پروان کی پریت کو تیاگ کر تمھارے چرنون سے جنکا دھیان بڑے بڑے دیوتا اور رکھیشور لوگ کرتے ہین پریت لگائی ہو ہم آپڑش کو چھوڑ کر ایسا دم نہیں پکھنیں کہ سنساری مایا جال میں پھنکر خراب ہو دین سنساری مایا میں پھنسے رہتے سے کسی بھلا نہیں ہوتا ہے اور من ہمارا تمھارے پریم میں پھنس رہا ہو اسلئے گریہ سنی کے کام میں نہیں لگتا تمھارے چرن چھوڑ کر ایک قدم بھگوانا مشکل ہوتی دور گھر کس طرح جاوین۔</p>		
<p>دوہا سورٹھ</p>	<p>اب ٹکویر اچت نہیں سنو شتیام سکھ راس پاپ پن کہہ نا تھیر تو ہم جانین نہیں ہ</p>	<p>من ہر دو اپناے کے ہکو کرت نراس بکی تمھارے ہاتھ اور امرت کے لوبھ سے</p>
<p>اور ہمارے جو ہم لوگ ابلا نا تم کچھ جھوٹھ اور کپٹ بنا کر لکھو اپنا پت منسا سے جانتی ہین تمھاری رومسکان نے سب برجبالا دن کو موہ لیا دوسرے تمھاری سنایک مری ایسی ملی ہو کہ جسکی آواز سنتے ہی چت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا اور تمھارے چرنون کی پریت کھنے والا آدمی اپنے کل اور پروان کا پریم چھوڑ کر لوک بنداکا کچھوڑ نہیں رکھتا ہے اور اسکے ساتھ تم بھی پریت رکھتے ہو پرنت اب یہ بات ہکو جھوٹھ معلوم دیتی ہو کسو اسلئے کہ ہم لوگ تمھارے پریم میں اس وقت جنگل میں دوڑی آئین اور تم اپنے پاس سے ہکو کھیرتے ہو اور یہی لوگ کہتے ہین کہ ایک من کا مال دوسرا آدمی جس سے وہ پریت کرے جانتا ہے یہ بھی تھے کھنے کے واسطے بنا دیا ہے نہیں تو ہماری پریت کی درد کو تم خیال کرتے ہو اسلئے بید اور شاستر کے موافق جینک تمھارا چاہنے والا سنساری بابا سے من اپنا برکت نہیں کرتا تب تک تمھارے پاس اسکا پہونچنا کھن ہو اور اسی شاستر کے پرمان سے ہم لوگ بھی اپنے گھروالون کی پریت چھوڑ کر تمھارے من میں آئی ہین جو تم شاستر کو جھوٹھا کر کے ہمارے چاہنے پر بھی ہم لوگوں سے پریت نہیں رکھتے تو ہمارا من جو تھے ہر لیا ہے وہ پھیر دو نہیں تو ہم کو اپنی داسی بنا دو جو پرگٹ میں تم ہکو چھوڑ دو گے تو آئین ہمارا کچھ بس نہیں ہو لیکن ہر دو میں جو تمھارا پاس اٹھون پھر ہستا ہے وہاں سے بھاگ کر کمان جاؤ گے۔</p>		
<p>دوہا کو چھپکائے جات ہوا بل جان کے موٹھ ہر دے سے جب جاؤ گے مرد گنوں کی تو تھ</p>		

بصریح تھارے چرون کی سیوا بھی جی بیکٹھن میں کرتی ہیں اسی طرح ہلکے بھگوان پر تھارے اور تار بند پیارے اور جن پر کون کی دھور مٹنے کیواسطے شری برصما
 جی اور شری مادیو بی اور دیوتا چا سنا کہتے ہیں وہ چون کل ہم کس طرح چھوڑ دین اس موہنی موہرت کی ہم لوگ داسی ہو کر اپنا تین من دمن
 اسپر نچا در کھیتی ہیں تینوں لوگ میں کون ایسا جیو بڑیا بیستن ہو جو تھاری جھب دیکھنے اور بٹھی کی دمن مٹنے سے موہت مندو ہاے اور
 بر جتا تھار نام دین دیال ہوا در بے زیادہ دنیا میں کوئی دین منوگا ایسے دیال ہو کر ہماری اچھا پوری کرو میں تو تھاری بڑوگا میں
 ایسا بون جھا کرتے وقت یہ اچھا کر بیگی کر سو جھنگ تھاری داسی ہو کر سیوا کیا کریں تب ہمارے رنے کا تھو دوش ہوگا۔ ۶

دو ہا بروہیل لکھ گوہین کر پاسندھ بھگوان اسنگ اٹھے درگ بھریے دین کچن سن کان

جب بیکٹھ ناتھ سے بھی پریت گوہیوں کی دیکھی تب بڑے پریم سے سب گوہیوں کو اپنے پاس بھا کر کیا کر جو تھاری ایسی ہی اچھا جو تھاری
 ساتھ راس سندل کر دیات مٹنے ہی سب گوہیان اس طرح خوش ہو گئیں جس طرح چھلی کو گرم بالو سے اٹھا کر کوئی پانی میں ڈال دے پھر
 برنوا بن ہمدی نے جوگ مایا کو بلا کر اگیا دی کر تم ہماری راس لیدا کرنے کے واسطے ایک مکان بنت اچھا جتنا تھارے طیار کر کے بیان
 بنی رہو اور ان برجیا لاؤن کو گنا اور کپڑا اور کس جس چیز کی ضرورت ہو وہ دیو یہ بات مٹنے ہی جوگ مایا نے اسی وقت ایک چھوڑہ گول
 اور بہت بڑا رتن جھٹ طیار کر دیا اور اسکے چاروں طرف کیلے کے کھنڈے گاڑ کر موتیوں اور پھولوں کی جھارا اٹھین لگائی تب موہن
 پیارے نے شری رادھا اور گوہیوں سمیت وہاں جا کر دیکھا تو اس چھوڑے کی شو بھا چاندنی سے بھی چو گئی دکھلائی دی
 اور چاروں طرف جمنابی کی بالو سفید بچھونے کے برابر ہو کر ایک طرف درختوں کی ہر پالی بہت اچھی معلوم ہوتی تھی جب اس چھوڑے
 کے پاس ہر اچھا سے بہت طرح کے گنے اور کپڑے اور باجوں کے ڈھیر لگ گئے تب سب گوہیوں نے جوگ مایا کی اگیا سے وہاں جا کر اپنے
 اپنے من کے موافق گنا اور کپڑا میں لیا اور رسولوں سنگار کر کے بہت طرح کے بابے لیکر شیشام سڈر کے پاس آئیں اور کام نہیں ہو کر
 اس چھوڑے پر گانے بجانے لگیں۔

راس کرنا شری کرشن جی کا گوہیوں کے ساتھ



سنسرتی بھگوان گوت میں یہ بھی لکھا ہے کہ گوہیوں نے کہا اور ہمدیوں جو تھارے ہمدیوں کے موافق پیت کی سیوا کرنے کو کہتے ہو وہ سب ایک بیا بولیں کو صاحب ادنی بہت تو تھاری نے کہا کہ میں کی سیوا کر کے اپنی بہت
 ہمدی ہمدی تہ بیٹھنے ایک موہرت مٹنے کی اپنی بنا کر دیوئی کر تو اسکی سیوا کیا کر نا کچھ دن بعد وہ دنیا پر دیں سے اگیا تو اب اس شری کو مٹی کے پت کی سیوا کرنا چاہیے یا اپنے سلسلے پت کی سیوا کرنا چاہیے یہ سب شری کرشن جی
 کے سلسلے پت کی سیوا کرنا چاہیے تب گوہیوں نے کہا ہمدیوں جھٹ کے پت تو جو تھارے ہمدیوں کے سلسلے پت تو اب ہی ہمدیوں سے لکھا ہے کہ سیوا کرنا چاہیے۔

تب مومن پیارے نے رادھا پیاری کے ساتھ بیچ میں اپنے بیچ روپ سے رکھا اور سب دو دو گوپیوں میں ایک ایک روپ اپنا پرکٹ کر دیا اسوقت مومن پیارے گوپیوں کے بیچ میں ایسے شو بھایمان ہو رہے تھے جیسے کھلی مالا کے دانوں میں تل میں سو بھادی ہو جب شیام سڈرنے گوپیوں کے گلے میں ہاتھ ڈال کر سٹھ چوستے اور گال چھونے کے پیچھے انکو جھاتی سے لگایا اور مینی بجا کر بت راگ اور راگنی انکو سنائی تب گوپیوں کا کلیجا جو بڑھ کی آگ سے جل رہا تھا مومن پیارے کے چند رنگ کے پھو جانے سے ٹھنڈا ہوا گیا جب گھومتے وقت برنڈا بن بہاری گوپیوں کے پیچھے پیچھے پر جھانپن کی طرح پھرتے تھے تب شبیا مادک گوپیوں انکی چھب دیکھا اور سڈرنائی پر مومنت ہو جاتی تھی اور کبھی بانکے بہاری اپنی آنکھ اور کھنڈھنڈا کر انکو خوش کرتے تھے اور کبھی انکا گانا بجانا سن کر آپ خوش ہوتے تھے اور کوئی برجبالا انکی مری چھین کر آپ بجاتی تھی اور کوئی سیر ملا کر گاتی تھی۔

دوہا

ہنسنے جھین سکھ پائے کے چند رنگمن کی اور
پریم پریت بس بس بھگے پریم نول کشور

اور اجا دہان اسوقت الیسا آندھو رہا تھا کہ جسکو دیکھ کر شری برجمہا جی اور شری مادھیو جی آدویوتا یہ کہتے تھے کہ بڑا بھاگ برج کی استریوں کا جو جس پر برجم پریشور کا درشن ہم لوگوں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہے وہ دیکھنے نا تھہ برجبالاؤں کے ساتھ اس اور بلاس کرتے ہیں۔

دوہا

دھن دھن گھبر کھین سن مدت سکل سرنار
دھن مومن دھن رادھا دھن مین گوپ کار

اور اجا پرکھن جب گوپیوں نے ایسی کرپا مومن پیارے کی اپنے اوپر دیکھی تب الجھان سے کہنے لگیں کہ ہمارے برابر سڈرن کوئی دوسری استری نہ ہوگی اسی سے سن برن پیارے ہم لوگوں کے بس میں ہو کر بت پیار کرتے ہیں تو لوکی نا تھہ کو تھنے تالی بجا کر بنا دیا اب بنا آگیا ہمارے لیے کچھ نہیں کر سکتے ہیں الیسا بجا کر کے ایک گوپی بولی کہ او نڈ کشور میرے پائوں نا چتے نا چتے دیکھنے لگے اور کوئی انکا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی اور کوئی گنڈھا تمام کر کھڑی ہو رہی۔

دوہا

یابی بدھ برج سڈرن دیت پریم سکھ شیام
لکھ پت گت ادھین ات بھین گرتا یام

سورٹھ

پریم پریم کی کھان روپ شیل گن آگری
کیون ڈگرین الجھان جھکے کس تر بھون پتی

اتنی گھٹا سنا کر شکر لوجی بولے کہ او پرکھت جب گوپیوں لاج اور دم چھوڑ کر سیکھنے نا تھہ کو پاپ کی نگاہ سے دیکھنے لگیں تب شری سڈرن گرت پر ہاری نے بجا کر کیا کہ یہ سب برجبالا نے اکیان کی راہ سے اپنا بت جانا کہ بدن سے بدن لپٹاتی ہیں اور مجھے اپنے بھگتوں کی سب بات اچھی معلوم ہوتی ہو پر الجھان اچھا نہیں لگتا ایسے میں انکو اکیلا چھوڑ کر آندھو دھیان ہو جاؤں تو غور انکا ٹوٹ جائیگا اور کھنڈھنڈا میرے جانے کے پیچھے لوگ بن میں کیا کرتی ہیں۔

سورٹھ

یہ بچار جیہ جان لے برکھیمان کار سنگ
ہو گئے آندھو دھیان برجیاسی پریم سنگ تے

دوہا

ان جانیو برس کیو لائین سن الجھان
پریم آندھو جانی بھگے چھن مین آندھو دھیان

ادھیائے تیسواں ڈھونڈھنا گوپیوں کا شری کرشن جی کو

راجا پر پھینکتی کھٹا سکر بولے کہ اومہ اراج شریکیشن جی کے انتر دھیان ہونے کے نتیجے گوپیوں کا کیا حال ہوا انشد یو جی بھو کر او
 راجا جب راس منڈل میں شریکیشن دیا اراج شری رادھا مہارانی سمیت انتر دھیان ہو گئے تب سب گوپیوں کا سکھ اور بلا سہنہ کی دولت
 کی طرح جاننا رہا اور سب برج والا اس طرح یہ گل ہو گئیں جس طرح ہرنی اپنے غول سے پھڑکھڑاتی ہے جب جرت کچھ ٹھکانے ہوا تب سپین کتے لگین۔

کبت

بھنی کی آواز سن آئین رخ لوگ لاج سوئی برج اراج سلج سہنہ لگے
 کسے بلدیونج بان سے ماری تان لے کے تم پران لاج جہری رتنے لگے
 سنو سکا سے کے بھٹا من ہا سے ہا سے لو پنی سپار پریم جیون چنے لگے
 اوہہ زلیک کچھ چاہنا ہماری شیا م ہوسن دکھا روپ ہوسن کتے لگے

دوسری گوپی بولی کہ وہ چت چو راسی برندان کی جنون میں کہیں چھو پنا ہو گا یہ بات سنتے ہی سب برج والا شیا م سندر کا نام لے لیکر چارو لطن
 جمنہ کے کنارے اور بن میں پکار پکار کر کتنے لگین کہ ہے پران نا تھہ ہمیں پھوڑ تم کمان چلے گئے جب گوپیوں انکو ڈھونڈھنے ڈھونڈھنے
 لگین اور روتے روتے انکھون میں آنڈھیرا چھا گیا تب انکی وہ دشا ہو گئی جیسے سانپ من کٹھو جانے سے سیال ہوجاتا ہے اور پھلی بغیر پانی کے تر پڑنے لگتی ہے

دو ہا یہ بدھ سب کھو جت پھرین برہ آتر برجیاں
 کھیلین جکل پاوت نہین کت کھو جین سنڈلال

ایسے سدا کہ میں ایک گوپی بولی کہ اوسکھی سنہرن پیارے مجھے چھوڑ کر کمان چلے گئے ابھی تو میرے گلے میں ہاتھ ڈالے کھڑے تھے تم لوگوں
 میں سے کسی نے جاتے دیکھا ہے یہ سنکر دوسری گوپی جو برہ کی آگ میں جل رہی تھی ہا سے مار کر کتنے لگی کہ اری باوری جو میں انکو دیکھتی تھی
 جانے دیجی ہم لوگ تو انکی سیوا منسا با جا کر منسا سے کرتی تھیں نہ معلوم کون ایسا پرا دھ ہوا جو ادھی رات کو اس بن بن جین اسکے لے
 چھوڑ کر چلے گئے اسی طرح سب برج والا اپنا اپنا دکھ ایک دوسرے سے کسکر بہت بلاپ کر کے بولین کہ او برجنا تھہ ہم لوگ بلا نا تھہ
 کو تم اتنا دکھ دیتے ہو جتنے اپنا تن من دون تھہارے او پر کھنا ور کر دیا ہے ایسے ہم لوگوں کو بنا دام کی داسی بھکر جلدی اپنا درشن
 دیو جب بہت بلاپ کرنے اور ڈھونڈھنے پر بھی کہیں کچھ پتا موہن پیارے کا نہیں ملتا تب بڑی آواز سے بولین کہ او پریشور ہم ملنا نا تھہ
 کمان جا کر انھیں ڈھونڈھیں اور کس سے اپنا دکھ کہیں اور کون ایسا آپاے کہین کہ جھین ہمارا چت چور سنڈک شور بلجا سے ہیماں
 ادھی رات کو تو کوئی راہی ہٹو ہی بھی نہیں دکھلائی دیتا جس سے اٹکا پتا پوچھیں جہوقت سب گوپیوں اس طرح بلاپ کر کے
 رو رہی تھیں اسوقت ایک سکھی بولی کہ سنو پیارو اس بن میں جتنے درخت اور پھسے دیکھتے ہو یہ سب پھیلے جنم کے برکھ
 اور من جین انھون نے کرشن لیلکا اسکھ دیکھنے کے واسطے برج میں جنم لیا ہے ان لوگوں نے شیا م سندر کو ضرور دیکھا ہو گا
 ایسے اٹکا حال پوچھو تو معلوم ہو سکتا ہے یہ سنکر سب برج والا بوڑھوں کی طرح جانوروں اور درختوں سے پوچھنے لگین کہ ابھی مونس
 پیارہ ہمارا من چو کر مارے ڈر کے بھاگ گیا ہے تھنے دیکھا ہو تو بتاؤ دوسری سکھی بولی کہ ہے گوڑ پریم برکھ کھرا بیر پا کر نیسم
 مو لسری ہامن آم اعلیٰ کو کم بیل فالسہ اوک کے برچھ ٹم لوگ پر اپکار کرنے کے واسطے من لوگ میں جنم لے کر اپنی چھایا او بیل اور
 پھول سے سبکو سکھ دیتے ہو ہم لوگوں کا سن ہر کر سنڈلال جی انتر دھیان ہو گئے ہیں تھنے دیکھا ہو تو بتاؤ اوسکھی نے کہا کہ ہے کچھارا
 چھپا کے برچھ تھنے کہیں سنڈکار کو دیکھا ہے دوسری نے پوچھا کہ ہے نسکی تم شیا م سندر کو بہت پیاری ہو وہ تھہارے بنا

بھوجن نہیں کرتے ایسا حال تمکو ضرور معلوم ہوگا۔

دوہا | شری تنسی کو دیکھو کے چیری کی کمت سناے | مالکن پر بھج کی پران پر یہ پرتیم دیو بتاے

انتر دھیان ہونا شری کرشن جی کا اور دھونڈھنا گوپیوں کا



دوسری برجبالانے کہا کہ او انار تیرے دانت نکلے رہنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تو نے نندلال جی کو ضرور دیکھا ہوگا دوسری بولی کہ
کیلا تیرے نرم نرم ہتھوں پر مومن پیار سے ہمیشہ بھوجن کیا کرتے تھے دیا کر کے بھگو انکا پتا بتا دے اب انکے برہ کا دکھ مجھے سما نہیں جانا
دوسری کہنے لگی کہ او اشوک کے برچھیر ترانام پریشور نے اسی واسطے اشوک رکھا ہے کہ جین تو دوسروں کا شوک مٹا دے ہم لوگ
شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تو نے انکو دیکھا ہوتا بتلا دے اور ہمارا اشوک چھڑا دے نہیں تو آج سے اپنا نام
اشوک مت رکھو۔ دوسری نے کہا کہ او چندن بھگہ نند گار جی بہت پیار اچانک اپنے بدن میں لگاتے تھے تو انکو جانتا ہو تو
بتلا کر جگت میں جس لے لے۔

دوہا | مالکن پر بھج من در من سون پرست شیا م تہرہر | تینکو بھینٹ گو پیکا میٹ ار کی پیر

دوسری بولی کہ او جو ہی مانتی نواز می جیلی کے پھول تھے اس طرف مومن پیارے ہمارے کو جانتے دیکھا ہے تمہارا روپ دیکھنے سے
بھگو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ پتھر پھیرتے گئے ہیں ایسے تم لوگ خوشی سے پھوے ہوے ہماری ہنسی کرتے ہو دوسری بولی کہ
او کینگی کے پھول تیری سنگنہ لینے کے واسطے دیش دیش کے بھونڑے آتے ہیں ہم دکھوں پر دیال ہو کر اتنے شیا م سندر کا پتا پوچھ کر
ہمیں بتلا دے دوسری نے کہا کہ او پر تھی تیرے اوپر سیکھنا تیرے ہمیشہ کر پارتے آئے ہیں جب بھگو ہر نیا کس دیت پاتال میں لے گیا
تھا تب وہ بارہ روپ دھ کر اپنے دانتوں پر تھے اٹھالائے تھے اور باداں اونار لے کر راجا بل سے بچے دان میں لے لیا تھا
ایسے تیرے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں ہو سکتا بھگو انکا پتا ضرور معلوم ہوگا کیونکہ تیرے اوپر اپنے چرن رکھ گئے ہیں بھگو اپنے
اوپر پچھو اور بھکر جلدی انکا پتا بتا دے۔

دوہا | چرن کل جگدیش کو سدا رہے تم شیش | مالکن ایش بتا دے کے مجھے لیوا شیش

او راجا جب بہت پوچھنے پر بھی کسی نے پتا شیا م سندر کا نہیں بتلایا تب بہت بلا پ کرنے کے چاروں طرف انکو دھونڈھنے لگیں

انکی یہ دشتا دیکھ کر سب پیش اور پیچھے اور برچھ اس بن کے اتنا سوچ کرتے تھے کہ جسکا حال کہا نہیں جانا اسی وقت ایک گوی نے شری کرشن جی کے پانون کا چتھہ دیکھ کر سب گویوں کو دکھلا یا وہ نشان دیکھتے ہی سب گویوں نے وہاں کی دھور اٹھا کر اپنی آنکھوں سے لگائی اور اس پر تقویٰ کو چوم کر کہنے لگیں کہ بھلا اس جت چور کا پتا تو لگا کہ اسی طرف کو گیا ہے پھر تو سب گویاں اس چرن کی چتھہ کو دیکھتی ہوئیں اگے کو چلیں جب تھوڑی دور اور برھیں تب ایک استری کے پانون کا بھی نشان دیکھ پڑا جب اسکو دیکھ کر گویوں کو بہت واہ پیدا ہوا تب بڑے دکھ سے آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو سنیا ما انکو بہت پیاری ہے جو اسکو اپنے ساتھ لے گئے ہیں شیانا نے پھلے جنم میں شری ہما دیو اور پاربتی جی کا بڑا نپ کیا تھا جو اکیلے میں شیام سندر کے ساتھ سکھ اٹھاتی ہے اور ہم لوگ اُنکے برہ میں رات کو بھگتی پھرتی ہیں۔ دوسری سکھی بولی کہ شری کرشن جی کا دھیان اور اسٹرن کرنے والا کت پدوی پاتا ہے لیکن سنیا ما کی برابری وہ بھی نہیں کر سکتا کہ وہ تو سنڈ کمار کا منٹھ جو ہم کو اپنا جنم سوارتھ کرتی ہے۔

دوہا	وہ ایسی بڑ بھاک ہے سندر سکھ سجان	ماٹھن پر بچھ کے سنگ میں آدھ کرے دھریان
------	----------------------------------	--

اسی طرح سب نے سوچ کرتے ہوئے تھوڑی دور آگے جا کر کیا دیکھا کہ وہاں رادھا پیاری کے پانون کا چتھہ نہیں ہو کابل ہوئے پیارے کے پانون کا چتھہ دکھلائی دینا ہے تب آپس میں کہنے لگیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے موہن پیارے اسپنہ سکھیں ہو کر رادھا پیاری کو اپنے کندھے پر چڑھا کر لے گئے ہیں جب تھوڑی دور اور آگے جا کر گھاس جھی ہونے سے پھر نشان پانون کا زمین پر نہیں دیکھ پڑا تب بہت بیابا گل ہو کر وہاں سے پھرنے لگیں تب ایک جگہ نرم نرم پتوں کے بچھونے پر رادھا پیاری کا جڑا اور پین پڑا ہوا پھان کر ایک سکھی نے کہا کہ اس سکھی یہاں میں ہرن پیارے سے نہ بیٹھ کر رادھا پیاری کا سنگار کرے اسکی چوٹی پھولوں سے اپنے ہاتھ گوندھی ہے اسوقت پیچھے بیٹھنے سے موہن پیارے کا منٹھ رادھا پیاری کو نہیں دکھلائی دیا اس سے اُس نے درپن لیکر دیکھا تھا جس میں انکی موہنی سورت بھے دکھلائی دیکر میرا چندر کھم انکو دیکھ پڑے یہ بات سنتے ہی سب برجبالا سوئیٹا واہ سے اور بھی زیادہ بیابا گل ہو کر موہن پیارے کو دھونڈھتی ہوئی تھوڑی دور اور آگے گئیں تو کیا دیکھا کہ رادھا پیاری اکیسی بن میں کھڑی ہوئی ہاتھ پیارے سے ایسا رو رہی ہے جیسے سانپ من کھو جانے سے بھگ ہو جاتا ہے اور سنیا ما کا بلاپ دیکھ کر سب پیش اور پیچھے اور درخت اس بن کے روٹے تھے اور سنیا ما کو دکھتی تھی کہ ہے پرائ پیارے رات کو مجھے اکیلے بن میں چھوڑ کر کہاں چلے گئے اپنی داسی جھک میری سدرھ لیو رادھا پیاری کو دیکھتے ہی سب برجبالا ایسی خوش ہوئیں جیسے کسی کا گیا ہوا مال آدھا ملجائے۔

دوہا	جت تہ تے دھاین بوج برج سندر اکلا سے	بیابا گل نلکد ات لاڈلی ایمنو کٹھ لگا سے
سورٹھ	کہاں گئے گویال بار بار پوچھت سے	موجھ پر ہی منہ کال کھتے پن نہ آدھی

جب لٹا آؤ گویوں کے دیکھنے سے رادھا پیاری کا رونا پھر کم ہوا تب ٹھنڈھی سانس لے کر بولی۔

دوہا	اکا پو چھو سوسون سکھی موہن کی ٹھرا سے	نہیں جانوں وہ کت گئے موہو کو چھٹکا سے
------	---------------------------------------	---------------------------------------

شکر یوجی نے کہا کہ اور جا پوچھت شری رادھا مہارانی کے چھوڑ جانے کا کارن یہ ہے کہ جب شیام سندر نے شری رادھا جی سمیت انتر دھیان ہو کر بہت گنا پھولوں کا بنا کر سنیا ما کو پہنایا اور اس سے بھوک اور بلاس کر کے بہت سکھ دیا تب سنیا مانے ابھان کی راہ سے بجا کر گیا کہ میرے برابر کوئی دوسری استری سندر نہوگی موہن پیارے کو میں نے بس کر لیا۔

انہوں نے کیول میری پرستنتا کے واسطے برجبالاؤن کو بلا کر اس مسئلہ کیا تھا کیونکہ سب کو چھوڑ کر بھی کو اپنے ساتھ لائے ہیں ایسا سمجھ کر ادھا پیاری بولی کہ اوسن موہن پیارے میرے پائون ناچنے اور راہ چلنے سے دکھنے لگے ایسے مجھے پیدل میںن جلا جانا مجھے اپنے کندھے پر چڑھا کر لیمپو دی بات سنتے ہی گریز پر ہاری بھگوان نے جانا کہ اسے میری ممانہ جانا کہ ابھان کیا ایسے کچھ ڈنڈا سکا کر ناچا ہے ایسا بچار کر شنیام سندر نے اپنی پیٹھ جھکا دی اور مسکا کر ادھا جی سے کہا کہ او میرے کندھے پر چڑھو جیسے شنیام نے ایک پیراٹھا کر کندھے پر بیٹھا جانا ویسے آپ انتر دھیان ہو گئے تب شنیام اسی طرح کھڑی رہ گئی۔

دوہا	چکت بھی تب ناگری کہان کے بچ شنیام	سمن ہی سمن پھینات انت کھولی تن سدرہ بام
سورٹھ	میں کینفو ابھان نار بندھ او جھی سسران	وسے پر یہ پر ہم سجان جان لئی سوچت کی
دوہا	ماکھن پر بھو کو برہ دکھ کا سون برنو جہاے	اپنودوشن بچار کے بار بار رکھتاے

اور اجا جب گوپیوں نے دھیرج دے کر ادھا پیاری سے پوچھا تب اسے اپنے ابھان کرنے اور شنیام سندر کے انتر دھیان ہونے کا حال جیون کا بتون کہ سنا یا جب گوپیوں نے شنیام کو بھی اپنی طرح برہ کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھا تب بلاپ کر کے بولیں کہ او برجناتھ تھنھارے بچوگ میں ہنکو ایک ساعت کلپ کے برابر معلوم ہو کر پران نکلا چاہتا ہوں جلدی دیال ہو کر دشن دیو جب بہت ڈھونڈتے پر بھی کہیں پنا انکا نہ پایا تب نراس ہو کر بلاپ کرنے لگیں

گیت

برہ ہال ڈارھی سب ٹھارھی سی گرین بھوم گاڑھی پیر بارھی بچ ہاتھ دھینن مانھ ہی
 موہن کی بہت میں اچیت ہوئے مکارا ٹھین اب سدرہ لیت فابن ہری پران ناٹھ ہی
 کیسی گت کینفر دین سکھ پرین کاٹھ کئے بلدیو میں جیسے بن پانھ ہی
 دوسرہ موہین دودھین سے کھو میں ات پرہ میں بھو میں گوپی رو میں ایک ساتھ ہی

اسوقت ایک گوپی جو بڑی چتر تھی بولی کہ سونو پیارو اس رونے اور دوڑنے سے کچھ کام نہیں نکلتا جب وہی کر پانھان یا کر کے
 درشن دینگے سخی ل سکتے ہیں نہیں تو انکا پنا لگنا کھن ہوا ایسے سب گوپی ایک جگہ بیٹھا انکا دھیان اور انھن کو تو یقین ہو کر وہ
 دیکھتے نندن دیال ہو کر اپنا درشن دینگے یہ بات سنتے ہی سب برجبالا جھانکنا رے جہان شنیام سندر سے الگ ہوئی تھیں
 جا کر انکی چرچا اہلسمین نے لگیں اور اس سکھ کے استھان چھوڑنے کو دیکھ کر بولیں کہ اوسن ہرن پیارے جب سے تہنہ ج میں
 ضم لیا تب سے سدا ہماری رچنا کر کے ہلو سکھ دیا آج کیون اتے تھو را درنودی ہو کر ہلو دکھ کے سدر میں ڈبوتے ہو جھو گھو ہارا
 پران ہی لینا تھا تو پہلے ہی گوگرد میں پہاڑ ہمارے اوپر کیون نگر او یا ایسے جینے سے مرنا چھتا ہوں پھر گوپیوں نے جوگ نیا کو جو بہت ج
 کاروب رکھ لینی تھی اپنے ساتھ لے لیا اور آپس میں شری کرشن جی کی بال لیا کرنے لگیں ایک برجبالا نے آپ شری کرشن
 بنکر جوگ مایا کو پوتنا بنایا اور دودھ پیتے وقت چھاتی کی راہ سے پران اسکا نکال لیا جب دوسری جسور انکر دھی نیننے لگی
 اور کرشن روپ برجبالا نے دھی اور سٹھے کا برتن توڑ کر گوال روپ گوپیوں سمیت ماکھن کھانا شروع کیا تب جسو داس نے
 کرودھ کر کے انکو اوکھل سے بانڈھ دیا اسوقت کرشن روپ گوپی نے جلد اور ارجن دونوں درخت چوگ نیا بنی تھی انکا ڈالا

جب اسی طرح جوگ مایانے بننا سُر اگھا سُر بکاسر اور ترناورت راچیس بنکر کرشن روپی برجبالا کو مارنا چاہتا تب کرشن روپ گوی نے اسکو مارا گریا پھر جوگ مایانے بہت گیدو دین وہاں پرکٹ کر دین تب کرشن روپ گوی اٹکو چرانے لگے جب جوگ مایانے کالی ناگ بنکر بھپکا مارنا شروع کی تب کرشن روپ برجبالا نے اسکو ناتھ ڈالا دوسری گوی نے بہت کپڑا لپیٹ کر گوبڑو دھن پساڑ بنا دیا تب کرشن روپ برجبالا نے اسکو اٹھلی پر اٹھا لیا اور پانی کی جگہ اس پہاڑ پر درختوں کا پتہ برسا یا جب درخت کے پلنے اور پتوں کے گرنے سے آواز ہوتی تھی تب سب برجبالا اسکو سوہن پیارے کے پالون کا ٹھنکا سمجھ کر کتنی تعین کہ او شیا م سندر دیکھو تمھاری یاد اور چیرھا کر کے ہم لوگ اپنے من کو دھیرج دینی ہن اب تم جلدی اپنی موہنی مورت ہکو دکھلاؤ

دوہا | ماکھن پر بھ کے روپ گن دھیان دھو جو کوے | سندر ہوے دکھ سوچ سب بہ سکھ پاو سوے |

اور اچا اسوقت گویوں نے بال چتر شری کرشن جی کا کر کے ایسا من اسین لگا یا کہ اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھا اٹکو بھل گئی۔

ادھیانے اکتیسوان۔ بلاپ کرنا گویوں کا شری کرشن جی کے برہ مین |

شکر یوجی نے کہا کہ اور اچا پر بھت جب پھر گویوں کا چیت کچھ ٹھکانے ہوا تب جتنا کنا رہے بھگہ کہتے لیکن کاوی پتیم جب سے تم برج مین آئے تب سے ہم لوگوں کو ہر روز نئے نئے سکھ دکھلانے جن ہاتھوں سے تم نے لکھی کو وان لیکر اٹکو اپنے چرنون مین پاس دیا ہو وہی ہاتھ اپنی داسیوں کے ماتھے پر رکھیے۔

کبت

جاہی ہاتھ دھنکھ چڑھا یو سینتاپت جاہی ہاتھ راون سنگھار لنگ جاری ہی
جاہی ہاتھ تار یو اور ابا ریو ہاتھ ہاتھی گہ جاہی ہاتھ سندر متھ لپتی نکاری ہی
جاہی ہاتھ گراٹھا سے گور دھاری بھیبو جاہی ہاتھ سندر کراج ناٹھیناگ کاری ہی
ہون تو انا تھ ہاتھ جوڑ کسون دینا نا تھ وہی ہاتھ میرو ہاتھ گبے کی با رہی ہی

جس دن سے ہم لوگوں نے تمھاری موہنی مورت دیکھی ہے اس دن سے ہمارا دھیان اور پران تمھارے چرنون مین رہ کر دنیا کے کاموں مین نہیں لگنا ہمکو بہت دین اور دکھی جانکر اپنا چندر گمہ دکھلاؤ ہماری آنکھیں جو روتے روتے جل رہی ہن اٹکو ٹھنڈی کر دو تمہیں اپنے برہ مین ہم لوگوں کو مارنا ہی تھا تو راچیسوں کے ہاتھ اور داوانل آگ اور کالی ناگ کے زہر اور اندر کے کوچ کیوں بچا یا جو تم نند اور جسودا کے بیٹے ہوتے تو ایسی کھمور تانی نہ کرتے نہ معلوم کسکے جنے ہو تمھارے برہ مین ہمارا ہر دسے جل ہا ہر اس کے دکھی ہر کر یہ کھمور مین تمکو کتنی ہن ہمارے من کا حال تمکو اچھی طرح معلوم ہوگا۔

دوہا | ادھی دو دھ لپیات تھے ماکھن پر بھ بر جراج | ہتون تو برجیو نہیں سپر کرکٹ کہہ کراج |

یہ بات سندر دوسری گوی بولی کہ سنو پیارا یو اٹکو طہنہ مارنے سے کہی نہ پاؤ گی دکھ کیوں مینی کرنے سے پرن ہوتے کیونکہ اٹکا نام دین مال

دوہا | انب ان سب گویں کیوں ناہین اور آیاے | ماکھن پر بھ بیتی کر دتے ملیں گے آے |

یہ بات بھار کر سب برجبالاؤن نے کہا کہ او شیا م سندر تم کیوں نند اور جسودا جی کے بیٹے نہیں ہو تمکو شری برجیا جی اور شری شوچی اور دیوتا پر بھتھی کا بھار اتارنے اور بھگت کے جیون کی رچھا کرنے کے واسطے چھ سا کر سے ہنتی کر کے بلا لائے ہیں اور ان تھ

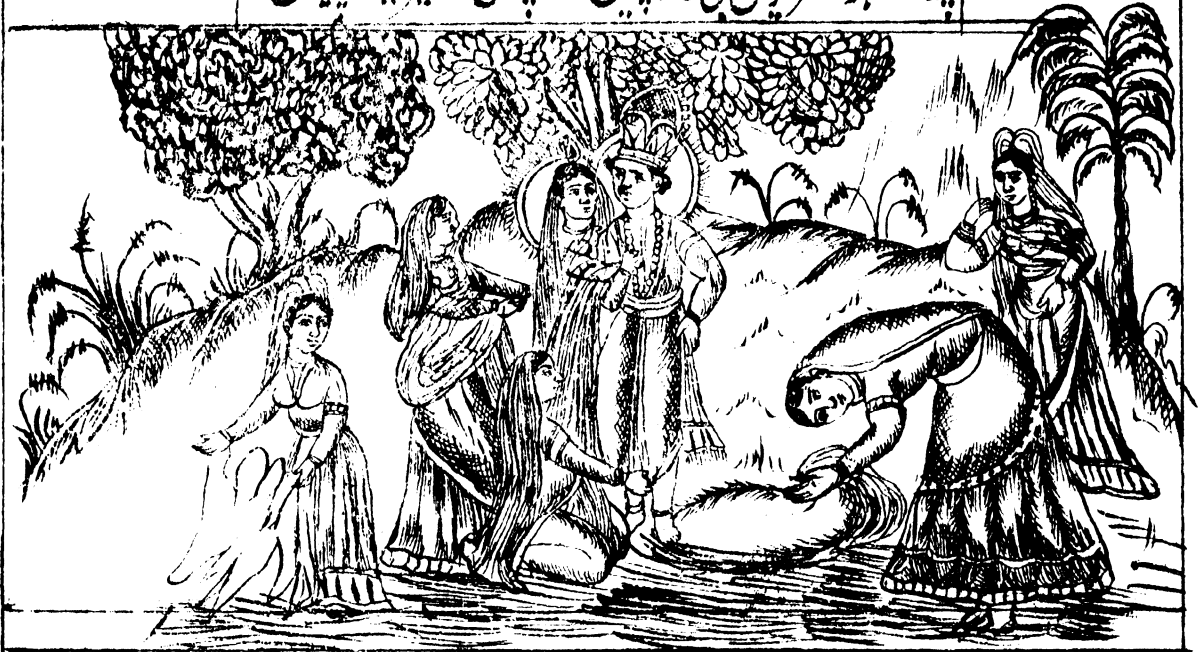
ہم لوگوں کو بڑا شجاع معلوم ہوتا ہے کہ جب تم ہماری بلا اور دکھ باریوں کا پران لیتے ہو تو پھر جیسا کہ اسکی کرو گے ہم اسٹریوٹو کا پران مارنے میں تمہیں شوریہ ترقی دینی اور امن برن پیارے تمہاری مشورہ و مسکان اور ترقی جی جتوں اور مہو نہ کی منگ اور گردن کی لنگ اور باتوں کی چمک اور کھار سندی چمک جب ہم لوگوں کو یاد آتی ہے تب چہت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا جب تم میں گنو چرانے جاتے تھے تب چار پہر دن تمہارے برہ میں ہاؤ چار چمک کے برابر تھینا تھا پھر شام کے وقت تمہارا چند رنگہ دیکھا کہ اپنی آنکھیں بندھی کر کے کتنی تمہیں کہہ رہا ہے بڑے مہر کہہ میں جنوں نے انھوں کے اوپر پلک بنا دی کہ پلک مارنے سے اتنی دیر تک تمہاری موہنی صورت نہیں کھلائی پرتی اور جگت پالک جن چرنون کا دھیان شری بہما جی اور شری ہما دیو جی اوک انھوں پہاچنے ہر دے میں رکھتے ہیں انھیں چرنون کا درشن دے کر ہماری اچھا پوری کر دہ چران کیسے بن کر جنگے دیکھنے اور ڈنڈوت کرنے سے بہت جنوں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور لہجی جی اپنے ہاتھ سے ان چرنون کو دہاتی ہیں اور شیا م سند رجب تمہارے برہ میں ہمارا پران نکھایا گیا تب شیخے سے امرت پلا کر کیا کر و گے اب تک کیوں تمہارے ستنے کی آسا سے اپنے پران رکھے ہیں اپنی چھب دیکھا کہ ہمارا کام روپی دکھ چھوڑا اور ہنسی کی آواز سنا کہ جینا ہمارے مٹا ورات کے وقت اسٹریوٹو کو کوئی اکیلے نہیں چھوڑ دینا ہر جس طرح شری تھی جی کو دن رات چھائی سے نکالے رہتے ہو اسی طرح ہم لوگوں کو بھی اپنے چرنون سے الگ نہ کر دینی چھوڑ کر جلدی اپنا درشن دیو تمہارا نام جگت میں کہہ پنی نا تو پرکٹ ہر اپنے نام ہی پٹیا کر دیا اپنا نام گوپی نا تو مت رکھو تم اپنے شیا م رنگ کی طرح من بھی کالا کر کے اب زردی پن کرنے ہو جو جگہ برہ ساگر سے باہر نہیں نکالتے اور جنھیں ہونڈتے وقت ہمارے پانوں میں کانٹے چھتے ہیں تیر بھی تھکو دیا نہیں آتی ہم لوگوں کو اپنے دکھ پانے کا اتنا سوچ تو نہیں ہر لیکن تمہارے کل ایسے چرنون میں رات کو بھاگتے وقت جو کانٹے چھتے ہو گے وہ ہمارے کلیجے میں سالتے ہیں کسو اسٹریوٹو کہہ رہے چرنون کا باس ہمارے ہر دے میں رہتا ہے اسلیجے تم جلدی یہاں پہلے آؤ تو تمہارے نرم نرم پانوں اور نرم نرم چھائیوں سے لگا کر اپنا کلیجیا ٹھنڈا کر میں یا تم کہیں بیٹھ کر رات بنا دیو جس میں تھکو دکھ نہ ہو تھکو دکھ چھوٹنے سے ہمارا پران نکل جائیگا اپنی جان میں ہم لوگوں نے کچھ اور ادھر تمہارا نہیں کیا پھر کسو اسٹریوٹو دکھ مان کر اتنی کٹھورتائی کرتے ہو جو اسوا اسٹریوٹو ہمارے اوپر کر دے وہ کیسے ہو کہ بنا حکم اپنے چتون کے تم لوگ رات کو میرے پاس کیوں چلی آئیں اس بات میں بھی ہم لوگوں کا دوش نہیں ہر کسو اسٹریوٹو کہہ رہے دیو تا اور رکھیشون کا چت ٹھکانے نہیں رہتا اور اوکلی دمن ستنے سے دیو کنیا سوہت ہو کر اپنے کو سبھال نہیں سگھین ہم لوگوں کی کیا سائز تھو جو جرنی سٹرا چریت نہو جان جو پتھر یہ کہو کہ تمہاری کام روپی اگن اپنے پت سے جھینڈ کرنے میں بچہ جائیگی تو ایسا بھنا نچا ہے کیونکہ اگر ہماری اگن کٹسے بیٹھے جوگ ہوتی تو ہم اپنے پت کو چھوڑ کر تمہارے پاس کیوں آئیں اور دینا نا تھو جو ہم لوگوں کی پریت منسا با چا کر منسا سے تمہارے چرنون میں ہو تو اپنا درشن دے کر ہمارا دکھ ہر دے۔

دو ہا	انگ انگ سب درگ جینو مورتی بھکت
اور اجا جب یہ سب بنتی اور بلا پ کرنے پر بھی شیا م سند رکا درشن نہیں ملا تب سب گوپیوں نے یا کل ہو کر طے کا ہر دیا چھوڑا	ماگھن پر کچھ جی ایلو سند ر مکھ مسکات
اور دھرت ہو کر زمین پر گر پڑیں اور بھت بلا پ سے رو کر کٹے لیکن کہ او ما وھو او مکند او ندلال او موہن پیارے اب ہم لوگ تمہارے برہ میں اپنا پران دیتی ہیں جیسا اچت جالو دیا کر دے۔	

اودھیائے بتیسوان - پرکٹ ہونا شری کرشن جی کا گوپیوں کے بیچ میں

شکر یوگی بولے کہ اور اچھا پھینت جب اسی طرح بہت بلاپ کرتے کرتے سب برج بالا مردے کے برابر ہو گئیں تب انکی سچی پریت نے شیام سندر کے آنتھ کر ن میں اتر کیا جب شری کرشن جی نے دیکھا کہ یہ اب میرے برہمن مرنا چاہتی ہیں تب اچانک اسی جگہ شیام سندر پتیا سبر اور پمپنتی مالا اپنے ہوئے اس طرح پرکٹ ہو کر درشن دیا کہ جس طرح نٹ لوگ اپنے لڑکے سے انتر و میاں ہو کر پرکٹ ہو جاتے ہیں۔

پرکٹ ہونا شری کرشن جی کا گوپیوں کے پاس اور گھیر لیا گوپیوں کا



کبت

راکھینگی نہ پڑاں یہ جان کے گنور کان پر کے سجان بیچ تان بان مارے ہیں
 لکھت ہی گوپین کے پڑ زمین آندر بڑھو مند مسکات برج چند یوں نہارے ہیں
 بھنے بلد یو کہین بانی سدھار سانی سنو سگل سیانی تم بے دکھ بھارے ہیں
 گلے مال ڈارے مکھ پیت پٹ دھارے یاکت پکارے ہم زنیاتھارے ہیں

اور اچا اپنے چت چور کو دیکھتے ہی سب برج بالا پھینت ہو کر اس طرح اٹھ کھڑی ہوئیں کہ جس طرح مردے کے بدن میں جان اچا دے اسوقت جیسی خوشی سب گوپیوں کو سونہن پیارے کا درشن پانے سے ہوئی اسکا حال برتن نہین ہو سکا اس نند کا سکھ دہتی آدمی جانتا ہے جسکا پھڑا ہوا پیار اہم دنوں بعد اٹے گوپیوں کام روپ سانپ کے دس جانے سے کھلا گئی تھیں جس طرح امرت پرنے سے سوکھے درخت ہرے ہو جاتے ہیں اسی طرح سونہنی سورت کی امرت روپی درخت پرنے سے اُنکے برہمن جان گئی جیسے رات کو گل کا پھول کھلا یا ہوا ہر پرات سنے سورج کے پرکاش سے پھول جاتا ہے ویسے ہی گوپیوں جو مر جاتی ہوئی تھیں برہمن ان بہاری کا سورج روپی کھنڈل دیکھتے ہی خوشی سے پھول گئیں جس طرح دوتا ہوا آدمی نھاہ پار خوش ہو جاتا ہے اسی طرح گوپیوں نے جو شری کرشن جی کے برہ ساگر میں غوطہ کھاری تھیں اُنکو دیکھتے ہی کنارے لگ گئیں اور چاروں طرف سے سونہنی روپ کو گھیر لیا۔

دوہا	کام ناپ سے بام اگلی شنیام اتر جاے	جیون چندن کے برہمن میں سر پ بہت لپٹاے
------	-----------------------------------	---------------------------------------

اور اجا اسی طرح کسی برجیا لانے شنیام سندر کے بدن سے لپٹ کر اپنی چھاتی ٹھنڈھی کی اور کسی نے انکا منہ چوم کر اپنے منہ تو تھ کے پہلون سے جھولی بھری اسوقت شنیانا بولی کہ او پران ناتھ تم ہم لوگ تمھارے پریم میں لوگ لاج چھوڑ کر مہان ایلین اور تم بھلو اکیلی جھوڑ کر اتر دھیان ہو گئے یہ کون بناو کی بات جو برنرا بن بہاری نے کہا کہ نگوارات کے سٹھے اپنے گھر سے بن میں چلے آنا اچن نہ تھو تم لوگ ہاں بیسی ہوئی میرا دھیان اور اسٹرن کرتین تو میں بہت خوش ہوتا یہ کہ سو میں پیارے نے را دھا پیاری کو بٹھے سے اٹکایا اور ٹھیٹی ہاں بائین لکھ سب گوپیوں کو خوش کر دیا تب ایک گوپی نے گل کا پھول سو میں پیارے کے ہاتھ سے چھین لیا دوسری برجیا لاکھا ہاتھ پکڑ کر جسے پریم سے بولی کہ اوچت چور اتنی دیر تک تم کمان رہے دوسری گوپی نے اپنا لکھ چنڈر لکھ سے ماکر اٹکھا جو ٹھاپا بن پریم کے مارے کھا لیا دوسری برجیا لاکھو برکی طرح کھڑی ہو کر اٹکھا روپ رس انکھوں کی راہ سے پیشہ لگی دوسری برجیا لانے شنیام سندر کا منہ چومتے وقت اٹکھا اونٹھ اپنے اونٹھوں سے دبا لیا دوسری سکھی بولی کہ تم بہت بھاگ کر چلے جاتے تھے اب میرے ہر دے سے باہر جاؤ گے تو میں جانوں گی کہ تم بڑے زبردست ہو دوسری برجیا لاپنا ہاتھ اٹکے گندھے پر لکھا اٹکی چھوٹ دیکھنے لگی جب یہ دشا گوپیوں کی دیکھ کر گوپی ناتھ اٹکھو جتنا کمارے لے گئے تب ایک گوپی نے بڑے پریم سے اپنی اور رضی بھیا کہ شنیام سندر کو اسپر بیٹھا لادو سب گوپیوں نے اٹکھو اس طرح چارون طرف سے گھیر لیا کہ جس طرح چندرمان کے آس پاس تارے رہتے ہیں اور گوپی بولی کہ تم کپٹ کر کے پر ایا بن اور سن ہر کسی کا گن نہیں مانتے آج ہماری اچھا پوری کرو نہیں تمھارا اور پر اپنا پران دے دینگی جب ایسا لکھ سب برجیا لاون نے اس چاندنی کی شو بھا دیکھنے اور شیتل مند سنگندھ ہوا گئے سے کا مٹر ہو کر شنیام سندر سے بھوگ کی اچھا کی تب بیکندھ ناتھ اتر جانی بھگت بنکاری نے اٹکا کام پورا کر نیسے واسطے جتنی گوپیاں تھیں اُتے روپ آپ نے دھارن کر لیے اسوقت گوپیوں نے اپنی اپنی اور رضی اتار کر باؤ پر بھیا ری اور اس کو مل بھینے پر سو میں پیارے کو بھا کر کام روپی بائین اُتے کرنے لگیں تب شنیام سندر نے پہلے بال لیلکا لاکھ اٹکھو دیکھا کہ پھر شور اوستھا اپنی بنالی اور سب گوپیوں سے الگ الگ گندھ بواہ کر کے اٹکی سٹو کا سنا پوری کی اسوقت بڑے آندھ میں ایک برجیا لاجو تر جھی چتون سے دیکھ رہی تھی بولی کہ او پران ناتھ تم بڑے کپٹی اور زردی ہو اور سب برجیا لاسیڈھی اور بھولی تمھارے چھل میں اگر دھو کھا کھاتی ہیں اور میرا سن تھے بوئے کو نہیں چاہتا لیکن کیا کروں تمھاری سو سنی مورت دیکھ کر بنا بوئے رہا نہیں جاتا ویکھو جب تم اتر دھیان ہو گئے تھے تب ہم لوگوں نے تمھارے برہ میں کتنا دکھ اٹھایا پھر اس طرح پر کٹ ہو گئے جا کو میں نہیں گئے تھے تمھیں سن میں کپٹ رکھنا اور گن کو چھوڑ کر اوگن کی طرف دیکھنا اچن نہیں ہر بات سندر دوسری گوپی بولی کہ او سکھی تم چپ رہو اپنے کینے سے کچھ شہ بھانہ میں ہوتی دیکھو میں شری کرشن جی کے منہ سے ہی اٹکی کھوورتانی کا حال کہلاے دینی ہوں ایسا لکھ اس گوپی دبا چھل نے مسکرا کر پوچھا کہ او سو میں پیارے دنیا میں چار طرح کے آدمی ہوتے ہیں ایک وہ کہ جیسے دو آدمی آپس میں پریت رکھ کر ایک دوسرے کے ساتھ نیکی سکے بڑے نیکی کرے دو سو وہ کہ ایک طرف سے پریم ہو اور دوسرا پریم نہ رکھتا ہو تیسرا وہ کہ برائی کرنے والے کے ساتھ ہی بھلائی کرے چوتھا وہ کہ نیکی کرنے پر بھی جان بوجھ کر اسکے ساتھ برائی کرے بتلاؤ ان چاروں میں سے کسکو اچھا اور کسکو بُرا کہنا چاہیے یہ سنا شنیام سندر بولنے کہ تھنے بہت اچھی بات گیان

برصانے والی پوچھی ہو میں آپ چاہتا تھا کہ سنساری لوگوں کا کچھ حال تھے کون اب اپنے سوال کا جواب نہ لگا اسنو کہ جو آدمی
 اہلس میں نیلی کے بدلے نیلی کرتے ہیں انکو دینا میں اچھا سمجھنا چاہیے جیسے سنساری لوگ جو ہارادک میں ایک دوسرے کے گھر میں
 اور بھاجی دیتے ہیں لیکن پریت ہمیشہ بنی نہیں رہتی دوسرے وہ کہ ایک طرف سے پریت ہو اور دوسرا آدمی اسکے ساتھ پریت
 نہ کہے جیسے مانا پتا بیٹے کو بہت پیار کرتے ہیں لیکن جیسا کہ آئے اتنا پریم نہیں رکھتا تیسرے جو آدمی بغیر اپنے مطلب کے سب کا فخر
 بھلائی کرتا ہے اسکو بادل کی طرح سمجھنا چاہیے جس طرح وہ پانی برس کر سب چھوٹوں اور بڑوں کو شکوہ دیتا ہے اور اسکے بدلے
 کسی سے کچھ نہیں چاہتا یہی حال پریم ہنس اور مانتا لوگوں کا بھی سمجھو کہ وہ لوگ اپنی سامنے ہر دوسرے کا بھلا کر کے اس سے
 کچھ چاہتا نہیں رکھتے جو تھے جو آدمی بھلائی کے بدلے جان بوجھ کر اسکے ساتھ بڑائی کرتا ہے اسکو دشمن سمجھنا چاہیے اور وہ آدمی اگر کون
 احسان فرموش اور زاہر ہی کہلاتا ہے یہ بات سنکر سب بوجھ لاپس میں ایک دوسرے کا شکوہ دیکھ کر ہنسنے لگیں اور ایک گوی نے
 دوسری گوی سے اشارہ سے بتلایا کہ شری کرشن جی جو تھے آدمی کی طرح ہیں تب سوکھن پیار سے بولے کہ تم لوگ ہنسر گئے کیا
 کہتی ہو نرگن روپ اترا رام ان چاروں سے الگ رہ کر کسی کے ساتھ کچھ پریت نہیں رکھتا مجھے جو کوئی جس بات کی چاہتا ہے وہی
 اسکی اچھا پوری کر دیتا ہوں اور ایشو بھنر نام سے سب جو بڑوں کا پالن کر کے ایک ساعت کسی جیو کو نہیں بھولتا اور کسی سے کچھ چاہتا
 نہ رکھتا کیوں سچا پریم اسکا چاہتا ہوں اور اگو پوتم لوگ مجھے پریت رکھتی ہو اسلئے یہ بات کہتا ہوں کہ طرح سنساری آدمی کا
 ہوئے مال کو اٹھوں پھر یاد رکھ کر اسکا حال کسی سے نہیں کہتا اسی طرح جو آدمی جسے گیت پریت رکھتا ہے چرون میں اپنا سن
 نکالے رہتے ہیں انکو میں بہت پیار کرتا ہوں۔

دوہا	ماکھن پڑھ کو پال سون یا بھو را کھو بہیت	جیون نردھن دھن یاس کے بعد نہ کا بو دیت
<p>جو تم لوگ ایسا کہو کہ منسا با جا کر سنا سے ہم لوگ تمہارے پر نون میں دھیان لگائے رہتی ہیں پھر تم ہلکو چھوڑ کر گویوں اترو دھیان ہو گئے تو اسکا یہ کارن ہے کہ ہم نے تمہاری پریت کی پریکھیا کی تھی تم لوگ اس بات کا کچھ بڑا سنا کر میرا کہنا سنا جانو کہ میں پریم بڑھانیکو واسطے تم لوگوں سے اترو دھیان ہو گیا تھا جس طرح جائزے میں دھوپ اچھی معلوم ہوتی ہے اسی طرح اپنے شتر سے اگے ہنسنے میں پریم بہت ہوتا ہے اور گو پوتم لوگ پریم اور دھیان کرنے سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن تم لوگ اپنے گل اور پروار کی لاج چھوڑ کر یہاں رات کے وقت جو چلی آئی ہو یہ بات اچھی نہیں کی ایسا کرنے میں نہ ہم خوش ہوئے نہ دوسرے کو یہ بات اچھی معلوم ہوگی جب تک آدمی جزم لیکر جیتا رہے تب تک کوئی کھوٹا کام دوسروں کے ہنسنے کا نہ کرے جو من اپنا بڑا کام کرنے کے واسطے چاہے تو ہی گین کے انکس سے من کو روکے جس میں کوئی اسکو بڑا نہ کہے اور یہ بھی میں جانتا اور سمجھتا ہوں کہ کام روپی پریم بھجنے سے شرم کی بیڑی ٹوٹ جاتی ہے اور اسکو کسی کا سمجھنا آخر نہیں کرتا تم لوگوں کی پریت اور بلاپ کرنے کا حال میں نے آنکھوں سے کھڑے ہوئے دیکھا تھا تم لوگوں نے یا یاد پی بیڑی سنساری کی جو کبھی پڑانی نہیں ہوتی توڑ کر میرے ساتھ ایسی ہی پریت کی جو جیسے مادہ زردی بہت دولت پادے اسلئے میں تجھے اورن نہیں ہو سکتا۔</p>		

چویالی

جیسے میں میرے کاج	چھوڑ لوگ اور بیڈی کی لاج
-------------------	--------------------------

دوہا	جیون پیرگی چھوڑے گیسہ مین کا تھری کروں بڑائی	من دسے ہر سون کرے سینہ موسے پلٹو دیو نہ مہائی
دوہا	اب تم رہو اداں ست من میں کر دہلا س اُدھیائے مینتیسوان - نہمار اس کرنا تریکشن جی کا گوپیون کے ساتھ	ہمارا اس اب سا ج کے پورن کر ہون آس



شکوہ یوجی نے کہا کہ اراجا پر کھیت جب شیا م سندر نے یہ بچپن پریم بھرا ہوا اکھا گوپیون کو دیکھ کر دیا تب سب پرچا باہری خوشی سے شیا م کا ہاتھ پکڑ کر ناچنے لگیں اتنی کتنا سندر اراجا پر کھیت نے پوچھا کہ اراجا مہاراج اس لیللا میں جس گوپی کا ہاتھ مڑی منو ہر پکڑے تھے اسی کا بدن سوہن پیارے کے بدن سے اسپر ش ہوتا تھا اور سب گوپیون کی کا منا کس طرح پوری ہوئی شکوہ یوجی بولے کہ اراجا پر ہم پیشہ ریکی لیللا کو کوئی نہیں جانتا مڑی منو ہر نے دو دو گوپی کے بیچ میں ایک ایک روپ اپنا پرکٹ کر کے داپنے اور بائیں ہاتھ میں دونوں گوپیوں کا ہاتھ پکڑے ہوئے منڈل بانڈھ کر اس لیللا کی تھی لیکن انکی مایا سے سب گوپیوں بہت روپ دھارن کرنے کا حال نہ جانکر یہ جانتی تھیں کہ اس ہماری ہمارے ہی ساتھ ناچتے ہیں اور اس آندر روپی ناچ میں ہاتھ اور پانوں کی ٹھوکر دیکر بدن سے بدن رگڑنا اور بھونڈا ہنکا کرنا ناچ کرنا اور گردن مڑی کر کے کڈل بلانا جو جو بائیں راس اور بلاس میں چاہیں وہ سب مڑی منو ہر گوپیون کے ساتھ اور گوپیوں مڑی منو ہر کے ساتھ کرتی تھیں اسوقت شوہا شیا م سندر کی کیسی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے سٹہلی دانوں کی مالا میں نیل سن رہنا اور اناچتے تھے شیا م سندر کے کانوں کا کڈل کیسا اچھا لگتا تھا کہ جیسے شیا م گٹا میں کھلی چلتی ہو اسوقت بڑھائی اور مہا دیو جی آدک دیوتا اور دکھیشور ون نے پریشور کا دھبان چھوڑ دیا اور راس لیللا کا سکھ دیکھنے کے واسطے اپنی اپنی استریوں سمیت بوانوں پر بیٹھ کر ہر نواہن میں اسٹے اور کاش سے شیا م سندر اور گوپیوں پر پھول برساکر بربالاؤن کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور گندھ بوانوں نے بہن طرح کا باجا بھا کر ناشر دھ کیا اور دیو کیتا اور اپسیر اور اس لیللا کی شوہا دیکھتے ہی کام روپی بد میں ایسی اچھینٹا اور بہت ہوئیں کہ انکی کمر کا

گھونگھرو لکھلکھر گر پڑا اور زن من کی سدھ جاتی رہی۔

دوہا | دیو راج شو بھت سرس اندرانی کے سنگ | ماگھن پر بھگے کے درس کو سس نین سب انگ

چندر ما اور تارا گن وہ ائند دیکھتے ہی نفسیہ کی طرح کھڑے ہو گئے اور اُمین اگے چلنے کی سادھ تھ نہیں رہی اور چندر مان نے خوش ہو کر اپنی گون سے اس سنڈل پر اُمت برسایا چندر مان کے کھڑے رہنے سے وہ رات چھ مہینے کے برابر ہو گئی لیکن کوشن بھگوان کی مہارت برصے کا حال کسی نے نہیں جانا اس رات کا نام سنسار میں پریم ہرات پرکٹ ہو اور ارجانا چنے کی غنت سے سب گوپیوں کے مٹھ پر سینا نکلا کبیرے سوے بائون میں کبیسرا اچھا لگتا تھا جیسے کالے کالے سانپ اوس کے بونہ چائے آئے ہیں اسوقت شیا م سندر اپنے پیتا مہرے اٹھکاپسینا پوج دیتے تھے اور گوپیان ناچتے ناچتے تھک کر سیک بہاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے زمین پر بیٹھ جاتی تھیں لیکن ناچنا نال ورسر کا نہیں بگڑتا تھا کوئی کوئی گوپی اپنا ہاتھ موہن پیارے کے سر اور کندھے پر رکھ لیتی تھی کہ ناچتے ناچتے میرا پائون دکھنے لگا ذرا سستا کبیر ناچو گئی کوئی برجبالا موہن پیارے کی مالا جو م کر کیتی تھی کہ اوپر ان ہاتھ ہتھارے گئے میں یہ ہار بہت سندر معلوم ہوتا ہے اور کوئی برجبالا گھومتے گھومتے تھک کر شیا م سندر کے گلے میں لپٹ کر کیتی تھی کہ میں ہتھارے سرن آئی ہوں مجھے کبھی اپنے پر نون سے الگ مت کرنا اور کوئی سسکی موہن پیارے کے ہاتھ سے گل کا پھول چھین کر اٹے کیتی تھی کہ میرے گلے پر ہاتھ دھر کر دیکھو کہ کیسا دھرتا ہے اٹھوں پھر تم میرے پردے میں بستے ہو ایسے ڈرتی ہوں کہ کلبھادھرتے سے تلو کھجھو دکھ نہ پونچے۔

دوہا | گھونگھرو سے بھوکھن سبجے راج بھوکھن کے بہت | کان کریت ات چاہ سے نریت ات چھب دینت

اتنی کھٹا سنا کر شند یو جی لوے کہ اور ارجا جی طرح بانٹے بہاری گوپیوں کے ساتھ بہت طرح کا باجا بجا کر چیراگ اور چھبیل گئی الاپ کر اس اور بلاس کرتے تھے اور کبھی بنسی میں بہت طرح کی اُرخ بجا کر سن گوپیوں کا اپنی طرف موہ لیتے تھے اس اندر وہی ناح میں گوپیان کا دیو کے دین ایسا موہت ہو گئیں کہ اٹھواپنے تن اور من کی کچھ سدھ نہیں رہی کبھی گھومتے وقت اہل گوپیوں کا اڑ جاتا تھا تو چھبیتوں کی سندر تانی دیکھ کر دیوتا لوگ موہت ہو جاتے تھے اور کبھی ناچتے وقت شیا م سندر کا گٹ لکھلکھرنے لگتا تھا تب گوپیان اپنے ہاتھ سے اٹھو بانوہ دیتی تھیں اور کبھی موتیوں کا ہار گوپیوں کے گلے سے ٹوٹ کر گر پڑتا تھا اور بنالاشیا م سندر کی لکھلکھر گر پڑتی تھی اُسکے اٹھانے کی خبر کوئی نہیں رکھتا تھا کبھی کوئی سسکی مری سنوہر کے ساتھ کا کر ایسا ستر لاتی تھی کہ اس بہاری اُسکے کانے سے مری بجانا بھول جاتے تھے۔

دوہا | ماگھن پر بھگھن شیا م سنگ سندر ہی کی ہام | داسن جیون شو بھت مہارتت گت اہم سرام

زرتت تھان ہلاس سون ماگھن پر بھگھن سکر ن | اس پاس بنتا ہے سبھاگ سباس نواس

اور ارجا جس طرح لڑکا اپنا شوہر میں دیکھ کر بھول جاتا ہے اسی طرح سب برجبالا راگ اور رنگ کے لئے میں موہت ہو کر اپنا گناہ کبیرا ایک دوسری پر کھیا اور کرتی تھیں اسوقت راگ اور راگی کا ایسا ساندھا تھا کہ جسکو سکر جنبا ہی کا جل بنے سے تھر رہا اور ہوا چلنے سے ٹھہر گئی اور سب پیش اور پشمی اڑک اس بن کے وہ لیلاد دیکھ کر ایسا موہت ہوئے کہ پرنانا اور اڑنا بھول کر نفسیہ کی طرح کھڑے ہو گئے موہن پیارے اور رواد چا پیاری جو بیچ میں ناچتے تھے اُنکی سندر تانی پر سب برجبالا بلائیں لے کر اہمیں خوش ہوتی تھیں اُسوقت ایک گوپی نے آپ سندی بکر دوسری گوپی کو بکھننا بنایا اور شری کرشن جی کا بوہاہ مشری رادھاجی سے کر کے

بھگوت

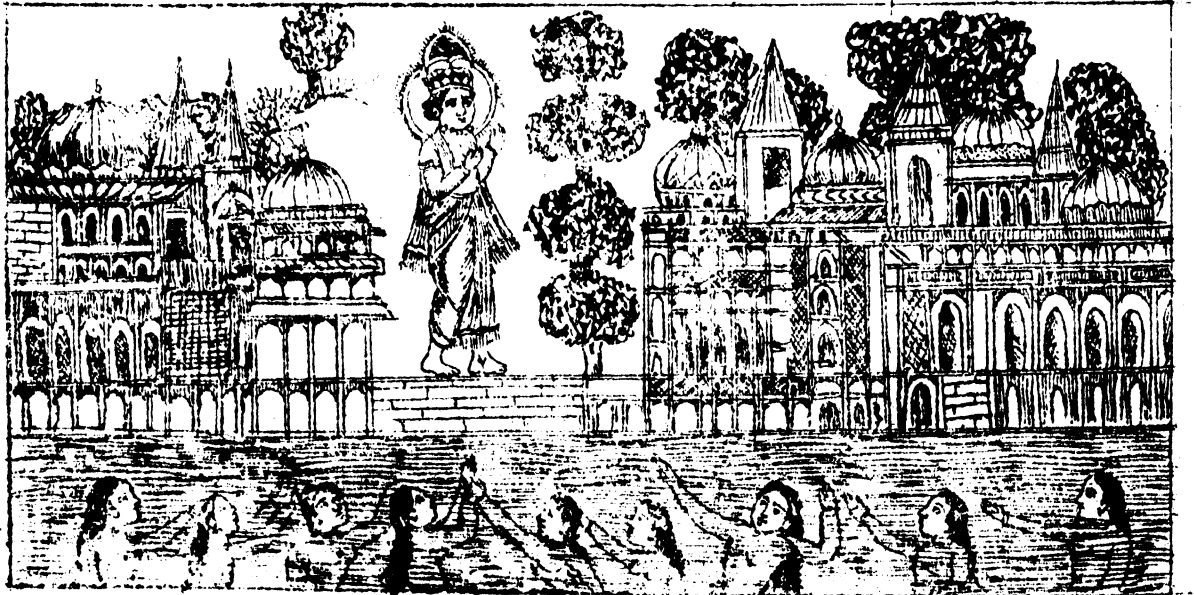
سیدھیوں کی طرح ایشیائی شیشا چار کیا اور شیشا ماکے ہاتھ میں لگن بائیں ہاتھ شیشا مندر سے کہا کہ اسکو کھو لو جبکہ وہ لگن شیشا مندر سے نہیں گھلا تب سب برجا لائے لیکن اور شری رادھا کرشن کی برہ پوز بیک پوجا کے بولیں۔

دو ہا	تھان مندرنڈن لاڈو شری برکھجان گار	دو لکھ دلین راج پین شو بھا امت آپا ر
سور گھر	دو لکھانڈکار دلین شری رادھا کسور	سنتن پیران ادھارا چل رہے جوڑی سدا

اور اچھا چرچر دیکھ کر شری شیشا ماکے بہت خوش ہوتے تھے اور نچتے وقت گوپیوں کے بدن سے جو پھول ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے تھے آپس پر کھینچو اور منیشو لوگ بھڑکے کاروپ رکھ کر اس لیلکا اسکھ دیکھنے کے واسطے گونجتے تھے اور گوپیوں کے گونگھر واد کر دینی اور پارنپ کی آواز سنکر وہ بھڑکے اڑنا بھول گئے اتنی کھٹا سنا کر شکہ یوجی بولے کہ اور اچھا اسکی سامتہ ہو جو گوپیوں کے بھاگ کی بڑائی کر سکے انت سے ان سب گوپیوں نے آپ گنت پاکرتین تین پیرمی اپنے مانا اور پتاکا کی مکت کر دین اور پرتا پرتا پرتش نے اپنے بھگتوں کا مندر تھ پورا کرنے کے واسطے برجا لا روپ جیواتا سے سچی راس لیلکا کے جیسا اسکھ انکو دیا اس اسکھ کا حال کما نہیں جاسکتا جس طرح لڑکا نادان امینہ میں اپنا منہ دیکھ کر اپنی پرچھائیں سے کھینچتا ہے وہی حال شیشا مندر نے کیا جب بدن کے اسپرش سے گوپیوں کے بدن کا چندن اور کیسر مومن پیارے کے بدن اور بیکیتی مالا میں لگ جانا تھا تب مومن پیارے گوپیوں نے کتے تھے کہ میں نے کیسر اور چندن نہیں لگایا ہے یہ سب تمہارے بدن کا میرے بدن میں لگ کر خوشبو دیتا ہے جب گو بیان ناہتی اور کودتی ہوئی گڑتی تھیں تب برنڈا ان بہاری بہت روپ سے اٹھا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کھینچ لیتے تھے وہ پوتا لوگ وہ اسکھ دیکھ کر ڈا کی راہ سے کتے تھے کہ اور کرشن بھگوان ہمارا بھی جسم بڑنڈا ان میں دیتے تو تمہارے ساتھ راس لیلکا کے اپنا جسم پھیل کر دیتے۔

دو ہا	دھن برنڈا ان دھن سکھ دھن شیشا من راس	دھن دھن مومن گو بیانت نو کرت پلاس
-------	--------------------------------------	-----------------------------------

اور اچھا پرچھت راس لیلکا کرتے کرتے مومن پیارے کے من میں کچھ ایسی تزنگ آئی کہ سب گوپیوں کو ساتھ لیکر جانے کی گڑی منڈنے کیوں سے جناہل میں بیٹھ گئے جس طرح متوالا ہاتھی ہتھیوں کو ساتھ لیکر جیل بہا کر نہا ہی سیطرہ الگ الگ وہں لیکر شری رادھا اور کچھ پیو نے جل بہا کر کیا جل بہا کر کرنا شری کرشن جی کا گوپیوں کے ساتھ۔



جب نپتے اور جاگنے کی گرمی اشنان کرنے سے مشاکرہ جمنا جل سے باہر نکلے تب جوگن یا منہ سب برجبالا اور اینکے وہ شیا م سندر کے
پہرے کیواسے اچھا اچھا گنا اور کپڑا وہاں لاکر ڈھیر کر دیا اور سب پینکر اور وعظ اوک سنگندر سب کے بدن میں لگا کر ایک ایک مجرا
سب کے گلے میں ایسا پسنا دیا کہ جسکے پھول کبھی نہ کھلاوین جب برنہ ابن ہماری شیا ماڈک گوپیون کو سنگ لیکر بن بہار کرنے لگے تب تو تن
نے اپنے پھول برسائے اور انکی اناری ہونی گیلی دھونیاں آپس میں پرساد کی طرح ٹکرائے اور باٹ لیا جب بن بہار کر چکے تب شیا م سندر نے
گوپیون سے کہا کہ انسان کرنے سے تمہاری نکلن مٹ گئی اب چار گھنٹی رات باقی ہوا اپنے گھر جاؤ یہ بات سنتے ہی سب برجبالا اور اس
ہو کر پوچھنے کہ او برجنا تھو تمہاری چوڑ کر اپنے گھر کیسے جاوین۔ کینٹھ نا تھنے کہا کہ جس طرح جوگی اور ر کھیشور لوگ میرا دھیان کرتے
اسی طرح تم لوگ بھی اُتھ کر بن میری یاد رکھو تو آٹھون پہر تمہارے پاس میں بنا رہو نگاہ بات سنکر سب برجبالا من کو دھیر دیکر
شیا م سندر سے برا ہوئیں اور اپنے اپنے گھر آئیں اور گھر والوں کو سویا سوا دیکھنے اور اپنی سنو کا سنا پانے سے بہت خوش ہوئیں
اور پریشور کی مایا سے یہ بات اُنکے گھر والوں نے نہیں جانی کہ ہماری استریاں رات کے وقت کمان باہر گئی تھیں اسلیے مومن پیار
سے کسی گوال نے کچھ بُرا نہیں مانا اس طرح شری سندھال جی گوپیون کے ساتھ کبھی راس لیللا اور بن بہار کرتے تھے اتنی کتنا سندر
راجا پر پھپھت نے پوچھا کہ اِس ناتمہ ایک سنہریہ مجھکو ہوا جو وہ مٹا دیکھنے کہ شری کرشن جی نے پریشوری کا بھارا تازہ اور دھرم
بڑھانے کے واسطے اتنا رہا تھا آٹھون نے بید اور شاستر کے خلاف پرانی استریوں کے ساتھ کیوں بہار کیا یہ بات سنکر شکر دیو جی
بولے کہ او راجا میں کتنے پہلے گوپیون کے بنم لینے کا حال کچھکا ہوں کہ وہ سب بید کی رچا تھیں اور شری پتھی ہی نے ششری
راوہا مہارانی کا اتار لے کر شری کرشن مہاراج کے ساتھ سنسار میں لیللا کی تھی اسلیے اُنکو شری کرشن مہاراج سے الگ بھجنا چاہیے
اور جو بہت سے روپ شری کرشن جی کے گوپیون کے پاس تھے اس بات کی مہا کوئی نہیں جان سکتا اور جرم میں مقل کا دخل نہو
اِس بات میں عجیب لگانا نہ چاہیے زہر کھانا شری مادیو جی ہی کا کام ہے دوسرے کو ایسی سادھ نہ تھی جو اُس زہر کی گرمی کو سہکتا پریشور
ترک کر روپ سنساری باتوں سے کچھ کام نہیں کتے اسلیے اُنکو دوش لگانا اُدھرم ہوتا ہوا اور پندہ شاستر کا پین سچ مانکر اسی کے مطابق
کرنا چاہیے اور کینٹھ ناتمہ کی لیللا میں سنہریہ کرنا اُچیت نہیں ہے اور جن پریشور کے نام لینے اور دھیان کرنے سے بڑے بڑے جوگی
اور من لوگ کرتا رہتے ہو جاتے ہیں اُن اوپر ش پریشور کو اُدی ہمکے عیب لگانا بڑا پاپ ہے جس طرح آگ میں ناپاک چیز بھی چلنے سے
پاک ہو جاتی ہے اُسی طرح سندر لوگ کیا نہیں کرتے اور یہ سب لیللا پریشور نے سنساری چیوون کو بھوسا گر پار اتارنے کے واسطے
سنساری میں کی تھی جسکے پڑھنے اور سننے سے کلک ہاسی لوگ گت پاوین اور وہ پرتکر ہم پریشور اپنے سکھ کے واسطے کچھ نہیں کرتے
جو کوئی اُنکا بھن اور اکرمن کر کے جس چیز کی چاہتا رہتا ہوا اُسکا سنو تھ پور کر دیتے ہیں یہ سوجا اُنکا ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور سنساری
یوہا سے رہت ہو کر سب پیسزون میں موجود رہتے ہیں گیان سٹے بنا کسی کو دکھلائی نہیں دیتے اور گوپی ناتمہ کا
جس گانے والے اُدی پریم چو کو پہنچتے ہیں اور شری کرشن جی کی سننے کا پہل سب تیرھون کے انسان کرنے کے برابر
ہوتا ہے اور برجبالا اُن کے جوہت تھے اُنکے بدن میں بھی شری کرشن جی ہی کا پرکاش تھا اسلیے سب گوپیون کا پت شری کرشن
جی ہی کو بھنا چاہیے اور یہ بیچ اُدھیالی کی کتا کتے اور سننے والے چیو سب پاؤن سے چھوٹ کر گت پد اترتے پاتے ہیں پریشور
کی کتا میں کسی بات کا سنہریہ نہ لکھ کر بید اور پڑان کا پین ماننا چاہیے۔

	ماکن پر بھج کی کنٹھامین بھرم مان ہر سوے	دوہا	سوں میں اہرج برہم ساگیانی ہوے
اور پخت آج سے ایسا سڈ پیدہ پخت میں کبھی مست لانا لگیان آدمی کو کیا سام تہ پوج پر پیشور کے کاسون میں اپنی بڑھ ملا سکے۔			
	بھاگ آوے جگ میں وہی جو سن جو کر پریت	ماکن پر بھج کو پال کی لیل پر م پینیت	
ادھیانے جو پینسوان۔ اجگر سانپ کا نندجی کی آدمی ٹانگ مگل جانا			
<p>شکوہی بولے کہ اور اجا جطر شری کرشن جی نے سندرشن نام بڑیا دھر کو سانپ کی جون سے آدھار کیا اور تنگہ چور نام دیت کو مارا اسکی کتھا کہتے ہیں سونو۔ نندجی نے ایک دن سب گوال اور گوپیوں سے کہا کہ بھنے شری کرشن جی کے پیدا ہونے پر یہ ماننا مانی تھی کہ جب موہن پیارا بارہ برس کا ہو گا تب میں اپنے سب ذات بھائیوں اور بھجے کا بچہ سمیت جا کر امبکا وہی کی پوجا کرونگا سو اب ہمار انی کی کرپا سے یہ دن مجھے دیکھنے کو ملا ایلے سب کو چلا آئی پوجا کرنا چاہیے یہ بات سنتے ہی سب خوش ہو گئے تب ایک دن نند اور حبو دا اور کرشن اور بلرام اور گوپی اور سب چھوٹے بڑے ساتھ ملکر بڑی خوشی سے گاتے جاتے چلے اور دو دو وہی سپوا مٹھائی پکوان آدک پوجا کا سامان گاڑی اور بیڈون پر لہو واسٹے ہوے سر سوتی کدھرے پہونچ کر اسنان کیا اور پوروت کو بلا کر بدھ پوروت بک وہی جی کی پوجا کی اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ او امبکا ماما تھاری کرپا سے میری منو کا سنا پوری ہوئی پھر نندجی نے بہت گلو وین بدھ پوروت بک اور سونا آدک دان دے کر ہزار ہرا مینون کو اچھی طرح بھونج کر ایسا دن شری مہادیو جی بھی دیوتون سمیت وہان درشن کرنے کے واسطے آئے تھے جب پوجا اور پر کر مار کرنے اور براہمن کھلانے میں سب دن بیت کر شام ہو گئی تب نندجی آدک سب لوگ برت رکھ کر ان کو وہان سو رہے۔</p>			
	ہار مہا ر پکار تے تب ہون جاگت نامنہ	دوہا	ایسی برو سوئے جسے سندر زہی تن نامنہ
<p>اور اجا اسی پیند میں جب آدمی رات کو ایک بڑا اجگر سانپ اگر نندجی کی آدمی ٹانگ نکل گیا اور آسھون نے جاگ کر اپنے کو سوت کے منڈ میں پھینے دیکھا تب شری کرشن جی کو چچا کے واسطے پکارا نندجی کی آواز سنتے ہی سب گوال بال اور گوپیوں نے اٹھ کر چسرا رخ لا کر دیکھا تب معلوم ہوا کہ ایک اجگر نندجی کی آدمی ٹانگ نکلے ہوے پڑا یہ وہی حال دیکھتے ہی وہ لوگ جلتی ہوئی لکڑیوں سے اس سانپ کو مارنے لگے لیکن اُسے نندجی کا پانوں میں چھوڑا تب سب نے ہارا گھر شری کرشن جی کو بجایا جب کرشن بھگوان نے لڑکوں کی طرح اٹکھ ملتے ہوئے اٹھک جیسے اپنے بائین پانوں کا انگوٹھا اُس سانپ کے چھوڑا دیا ویسے اُس اجگر نے نندجی کا پانوں چھوڑ دیا اور جھمائی لیکر آدمی کی صورت بہت سندر گنا اور کپڑا پینے ہوے راجون کی طرح ہو گیا اور شری کرشن جی کو ٹونڈوت کر کے اُنکے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو کر استن کرنے لگا یہ حال دیکھ کر نندجی آدک سب گوپ اور گوپیوں نے بڑا تعجب مانا تب شام سندر نے اس آدمی سے پوچھا۔</p>			
	سزپ روپ کا ہے دھر یو جسے کہو بجھائے	دوہا	تم سو روپ سندر مھا اپکا کی نہ جاے
<p>یہ بات سنتے ہی وہ ہاتھ جوڑ کر بولا کہ او بکینہہ ناتھ آپ انتر جامی ہیں آپ سے کوئی بات چھی نہیں لیکن آپ کی آگیا سے اپنا حال کتھا ہوں مینے کہ میں سندرشن نام بڑیا دھر سہنس پور کار کھنے والا اپنی دولت اور سندر تائی اور بڑھ کے ابھان سے اپنے سامنے کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتا تھا اور دیوتا لوگ بھی میرا اور بہت کرتے تھے ایک دن میں یوان پر میکر سیر کرنے کو نکلا</p>			

جب راہ میں انگرار کھیشور کا کر دپ جو کڑے تھے دیکھ کر جھکو ہنسی ائی اور میں ہنسی کی راہ سے کئی مرتبہ اپنا بوان اڑانا ہوا اپنی لگائی تھی۔ بوان کی پرچھائیں اپنے اوپر پڑنے سے کر د و صحت ہوا اور جھکو یہ شاپ دیا کہ تو اگلے ساپ ہو جا۔ جب یہ شاپ سنکر میں نے اپنا پرادہ چھاکر آنے کے واسطے بہت بیٹی کی تب انھوں نے کہا کہ میری بات پھر نہیں سکتی ہو کچھ دنوں میں شری کرشن جھکوان کے چران چھو جانے سے جھکو پھر بڑا دھرم کا بدن ملیگا سو بے مہا پرنبو میں بتی سے آپ کے چرنوں کی اچھا رکھنا تھا اس واسطے میں نے آج سندرجی کا پانٹون پکڑا جس میں جھکو آپکا درشن ملے آپ نے دیا کی راہ سے جھکو درشن اپنا دیکر تار تار تھک گیا جن چرن گل کا درشن شری برماہی اور شری مہادیو جی اور انراؤک دیوتاؤں کو بھی دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا ان چرنوں کو انگرار کھیشور کے پرزنا ب سے چھو کر میں کرتا رہتا تھا۔

دوہا	ناہ شاپ کیسے کمون وہ تو کھلی اسپس	جہہ پر تاپ جگدیش کے پگ لاگے نم سسپس
------	-----------------------------------	-------------------------------------

اسی لیے ان رکھیشور کے اچکار سے میں جمع بھرا ان نہیں ہو سکتا کسو واسطے کہ انھوں نے برائی کے برے میرے ساتھ بھلائی کی تھی جو اپنے لوگ ہیں وہ کسی کی برائی نہیں چاہتے یہ استت اور دنوں کر کے وہ بڑا دھرم بوان پر ٹھیکرا اپنے لوگ کو چلا گیا تب برجیاسی لوگوں نے تعجب مانکر یہ یقین کر کے جانا کہ شری کرشن جی پر پرہم پریشور کے اوتار ہیں پر ات تھے ننداؤک گوپ اور گوپیان اسکا دیوی کا درشن کر کے اپنے اپنے گھر آئے اور اجا ایک دن شنیام اور بلرام چانونی رات میں برجیا لاؤن کے ساتھ راس اور بلاس کر کے بانسری بجاتے تھے شنیام سندر نے ٹرائی کی دمن سے برجیا لاؤن کا سن ایسا موہ لیا کہ سب گوپیان بانسری کی آواز پر موہت ہو کر شنیام سندر کے پیچھے پیچھے اس طرح کافی پرتی تھیں کہ بس طرح پرچھائیں ساتھ نہیں چھوڑتی اس وقت گوپیوں کا چرت ایسا اچیت ہو گیا کہ اپنے بدن اور کپڑے کی سوسا نکو کچھ نہیں رہی تھی اسی وقت یکا یک شنگھ چوڑ نام چھ کبیر دیوتا کا سبک بڑا زبردست اور ترنا ورت آؤک دیتوان کا شتر جسکے سر میں بہت تیتی من تھا گھومنا ہوا وہاں آیا اسنے کیا دیکھا کہ شنیام اور بلرام بانسری بجا رہے ہیں اور بیٹی کی دمن پر سب برجیا لا موہت ہو رہی ہیں یہ خوشی اس سے دیکھی نہیں گئی اس لیے کچھ گوپیوں کو اپنے کند میں پھنسا کر اتر طرف لے چلا جب تک بانسری کی دمن گوپیوں کے کان میں پہنچتی رہی تب تک وہ ایسی اچیت تھیں کہ انکو اپنے پھنسنے کی کچھ خبر معلوم نہیں ہوئی جب دور تک کھینچ لیجانے سے انکو ہنسی کی آواز نہیں سن پڑی تب وہ سب چیتن ہو کر آپ کو کند میں پھنسی دیکھتے ہی چپٹانے لگیں۔

چوپائی

پورن بومریت رمن پاگین	کرشن کو شن کرین لاگین	بے بھگوت سنت ہتکاری
-----------------------	-----------------------	---------------------

یہ دین کچن سنتے ہی شنیام اور بلرام نے در درخت اگیا ریلے اور جس طرح سنگھ ہاتھی کے مارنے کے واسطے چپٹتا ہوا اسی طرح دونوں بھائی دڑکے گوپیوں کے پاس جا پہنچے اور بیکار کر کہا کہ اب تم لوگ کچھ چنتا مت کر دو۔

دوہا	تھرے گونا کچن من میں ائیو ہون دھاسے	شنگھ چوڑ سر چوڑ کر نکو ایت چسٹراے
------	-------------------------------------	-----------------------------------

جب انکی لگا رہتے ہی دھچکے گوپیوں کو چھوڑ کر بھاگا تب شنیام سندر نے گوپیوں کی رچھا کے واسطے بلرام جی کو وہاں چھوڑ دیا اور آپ ہوا اور بجلی کی طرح دڑکے شنگھ چوڑ کو ایسا سکا مارا کہ وہ مر گیا تب مرنی مند ہرنے اسکے سر کا سن بھاگا بلرام جی کو دے دیا اور

گوپیوں کو ساتھ لے کر آئندے اپنے گھر آئے اسی طرح شری کرشن جی ہر روز نئی نئی لیلیا کر کے برنداہن باسیوں کو سکھ دیتے تھے۔

ادھیانے پستیسوان - کتھا گوپیوں کے برہ کی

شکھ یو جی بونے کو اور اجا پرچھت ایک دن شری کرشن جی نے گوالون کے سنگ گکو چراتے وقت برنداہن میں بیجا کر لیا اور رانگی گا یا کر سکی دھن سنتے ہی برنما آؤک دیوتا اپنی اپنی اشتریوں سمیت موہت ہو گئے جیسا ارگ اور رانگی منی میں شیا م سندر گاتے تھے دیساہ ناشری برصما جی اور شری صا دیوی اور نارد جی وغیرہ کسی سے نہیں بن پڑتا تھا اور شری راد صاحبی آؤک برصبالا اپنے پرد اور والون کے ڈر سے موہن پیار سے کے پاس بن میں نہ جا کر ہر روز انکے برہ میں بیا کئی رہتی تھی اور گھر میں ایک ست سن اٹکا نہیں لگتا تھا اسلئے اپنا اپنا غول باندر کھڑکے برصبالا راہ میں اور کوئی بھنڈ جھو دا جی کے اور بعض غول کا ٹون تین میٹھا موہن پیار سے کی یاد اور چرچا میں دن اپنا کاٹتی تھیں انہیں کوئی برصبالا سورج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بتی کر کے کنتی تھیں کہ مہاراج تم جلدی ڈوب جاؤ تو شام کے وقت موہن پیار سے گھر پر آؤین تو میں اٹھا روپ رس اٹھوئی راہ سے پی کر اپنے کلیجے کی پتن بھجانوں اور بعض گوپی شیا م سندر کی سندر تانی برن کر کے انکے دھیان میں اچیت ہو جاتی تھیں اور کوئی برصبالا سندر لال جی کا جس کا رمن اپنا خوش کرتی تھیں اور بعضی گوپی موہن پیار سے کے برہ میں گھبرا کر رونے لگتی تھیں تب گیان دان گوپیان اٹھو سوجھا کر کنتی تھیں کہ سنیو یار یو اس گھبرانے اور رونے سے کیا ملیگا اچھی بات یہی ہو کہ ہم لوگ من ہرن پیار سے کے سمن اور چرچا میں دن اپنے کاٹن جب سب برصبالا یہ بات مان کر شری کرشن جی کے بال چوڑکی چوڑا کرنے لگیں تب ایک گوپی بولی کہ اؤ سکیو منی کا بڑا بھاگ بھنا چا بیجہ شیا م سندر کے اونٹوں سے لگی رہتی ہو اور موہن پیار سے اپنا ہاتھ اٹھین لگا کر ایسی اچ بھالتے ہیں کہ جسکی آواز سننے سے کسی جو کا چت ٹھکانے نہیں رہتا چاہے وہ جیو جینت ہو یا جسٹر ہو سب موہت ہو جاتے ہیں۔

دوہا	جا رس کو ہم تب کیو کھٹ رت سب برصجام	سورس مڑی لیت اب بھجے بس کر شیا م
سورٹھ	کا دت بیٹھی تان مڑی سنگ اٹھن دھرے	اب جا کے بس کان او کرن بس وہ کر رہی

دوسری سکھی نے کہا کہ سو اسٹے منی کی ایسی بڑی اٹھو جیسا ہاتھ کیٹنٹھ ناٹھ پکڑیں وہ تینون لوک کا مالک ہو سکتا ہے اؤنی کی کیا ستر ہو جو منی کی دھن سندر اچیتہ منو جاے اسکی آواز پر برصما جی آؤک دیوتا اور رکھیشور لوگ موہت ہو کر یہ اچھا کہتے ہیں کہ جو ہم لوگوں کو بھی پڑیشور برنداہن میں سنگھ کا جنم دیتے تو انٹوں پر شیا م سندر کا درشن کرتے اور مڑی سننے سے خوش ہو کر کرشن بھگوان کے چرتون کی دھو اپنے سر اور اٹھوون میں لگاتے اور اسی طرح دیوتون کی استریان اپنے اپنے پت کے ساتھ رہنے پر بھی اس منی کی دھن پر موہت ہو جاتی تھیں۔

دوہا	ماکن پڑ بھکی بانشری سروون سدا سہاے	جا کے دھن سنکے بے سرن رت بہاے
------	------------------------------------	-------------------------------

دوسری سکھی بولی کہ جو آدمی اور دیوتا گیان دان ہیں وہ بانشری کی دھن پر موہت ہو گئے تو کون بڑی بات ہے اس مڑی کی وارنٹہ پیش اور بھی پڑنا اور یا کر کرنا اور اڑنا بھول کر اس طرح تصویر کی طرح کھڑے رہ جاتے ہیں کہ کسی سے بھرکتے بھی نہیں۔

دوہا	ایک سکھی یا پو دھ کے سر کر کی مت سدر	پش بھی بس ہوت ہیں جنکے سدر نہ پو دھ
------	--------------------------------------	-------------------------------------

دوسری سبھی نے کہا کہ ایسا ریوٹو اس مرنی کی آواز میں ایسا گن ہو کہ کوئی کیسے ہی سوچ میں بیٹھا ہوا اسکا بول سنتے ہی خوش ہو جاتا ہے۔

دوہا	پھر یے پاس کے سنگ لگ لوک لاج گھر تیاگ	جب جب بر جہان با جسے موہن کے گھر لاگ
سورٹھ	کہہو نا نارنگ بر جانت ٹو نا کھو	یا مرنی کے سنگ دیکھو ہر کیسے بھلے

دوسری بر جبالا نے کہا کہ یہ بالشری بڑی چتر گنتی ہو جسوقت شری کرشن ہی کو کسی کی چاہنا ہوتی ہو اسوقت وہ بالشری بجا کر اسے اپنے پاس بلا لیتے ہیں اور جہنا جل مرنی کی آواز سنکر بورا جاتا ہوا سی واسطے لہر کی پٹریاں اُسکے پائون میں پڑی ہیں اور دختوتنگی ڈالیان جو نیچے اوپر پڑی رہتی ہیں وہ بھی ہنسی کی دمن سنکر اچھت ہو گئی ہیں نہیں تو چیخیں آدمی کسی سے نہیں لپٹتا اور کل کا پھول بھی اسی کی آواز پر موہت ہو کر سنتو لوں کی طرح اٹھون پھر اپنا سر ملایا کرنا ہوا اور بادل بھی اسی کی دمن پر موہت ہو کر بر ہی لوگون کی طرح رو کر اٹھون سے پانی برساتا ہے۔

سورٹھ	ہر کوکوس ماٹھ مرنی کوٹ اوکھر کس	ارڈرمانت نا نہ ہم سب تے بولت ٹھو
-------	---------------------------------	----------------------------------

دوسری گوپی بولی کر میں جانتی تھی کہ شیا م سندر کیوں لڑکپن کے گھیل میں بڑے ہو شیا رہیں لیکن اب مجھکو معلوم ہوا کہ گانے اور بجا میں بھی کوئی انگی برابر ہی نہیں کر سکتا دوسری بر جبالا نے کہا کہ شری برضما ہی اور شری ماد یوجی ادک دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشو برون اور گیانیوں کا بھی دھیان ہنسی سنکر اس طرح چھوٹ جاتا ہے جس طرح کوئی اینٹ سے چونک اٹھے دوسری گوپی بولی کہ یہ مرنی ہمارے سوٹ شیا م سندر کو ایسی پیاری ہو کہ دن رات اسکو اپنی چھاتی سے لگائے رہتے ہیں پھلے جنم میں مرنی نے بڑا بھاری تپ کیا تھا جسکے پرتاپ سے موہن پیارے کو اپنے بس کر لیا ہے۔

دوہا	جیسے پینکے بر نگر ہنسی بھی سہاے	اب مرنی اور شیا م کی جوڑی ملی بناے
سورٹھ	میٹ پھلے داگ جو بس کر یا یو سیا	دمن دمن مرنی بھاگ اب گرت او مرن جڑی

دوسری سبھی نے کہا کہ ایسا ریوٹو مرنی کا کیا اپرا دھہ ہو یہ سب کٹھور تائی شند کشور کی سمجھنا چاہیے کہ اٹھون نے پریت ہماری چھوڑ دی اور پنج ذات ہنسی کو اپنی رانی بنا کر دکھا ہوا دوسری بر جبالا بولی کہ مرنی بالنس کے بدن میں جنم پا کر ایک پائون سے کھڑی رہی برساتا اور گوی اور جاڑے کا دکھ اپنے اوپر اٹھا کر پریشور کا تپ کرتی رہی پھر اپنا پور پور کٹھو بایا اور آگ کی گرمی سہا اپنے بدن میں چھید کر ایا اتا دکھ اٹھا پرتاپنہ تر لو کی اتھ کو اپنے بس کر لیا ہوا اسی سے تینون لوک کے جیو اسلی آواز سنکر موہت ہو جاتے ہیں ہم لوگوں کو کہ کیا سامتر ہے جو اسکی برائی بدداری کر سکیں جب اسکے برابر تم لوگ بھی تپ کرو گی تب موہن پیارے ہمارے ساتھ بھی ویسی ہی پریت کرینگے انکا ملنا سچ مت سمجھو دیکھو جب نکھو پیون نے بھی شیا م سندر کے ملنے کے واسطے برت کیا تب اٹھون نے ہمارے واسطے چیر چھا کر ہکو درشن دیا تھا یہ اپنے اپنے بھاگ کا پھانگ

دوہا	مرنی کی سمرت کرو کو ہمارا دوان	دمن دمن واہ بکھیا نے سنن اوکھ گان
سورٹھ	رہی پشو بھر جیت موہن کھگ بانسی	میٹ سکل شرت نیت پریت جلاوت اپنی

دوسری گوپی نے کہا کہ مرنی سے پریت رکھنے میں ہمارے واسطے بھی اچھا ہوا اور اسکے ساتھ پیر کرنے میں کچھ پھل نہیں ملیگا ایسے ہنسی کی داہ کرنا چاہیے ہلوگ موہن پیارے کے ساتھ رکھیں سے پریت رکھتی ہیں اُنکے اٹھن اور دھیان کرنے سے تمھارا کام بھی پورا ہوگا۔

سورٹھ	ہلکو جو یہ آس وہ بین انتر جامی ہسہ	کرہین نین نراس از انتر کی جان کے
<p>دوسری برج بالا بولی کہ منی شیانم سندر کے اونٹون کا کرت پی کر آفر ہو گئی ہو اسی واسطے اپنا بول سنا کر ہم لوگوں کو گیان سکھاتی ہے یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری شری کرشن جی کے بڑے ساگر میں ڈوب کر رونے لگی تب دوسری گوی نے کہا کہ ای پیاری تم آؤ اس مت ہو میں پیار تھا میرے اور ہو بہت ہو کر کھارا نام ہاشمیری میں جانتے ہیں اور تم رانی ہو مرنی تمھاری داسی ہو جاوگ برتھا ہاشمیری کو سوت جان کر اس سے بڑر گھتی میں رُلبو نے مرنی کو سب گن نہ جان جا کر اس سے پریت کی ہو۔</p>		
دوہا	اب مرنی چھوٹے نینن یا کے بس جھنہ شیانم	پرکٹ کیو سب جگت میں مرنی دھرنج نام
<p>دوسری گوی نے کہا کہ اوسکی سندر کشور چت چور برندا میں گواٹون کے کندھے پر ہاتھ رکھے گویا پڑتے پھرتے ہوتے اور منی کی دمن سنکر سب گویا دین اکٹھا ہو گئی ہونگی دوسری سکی بولی کہ نینن پیارے ایسے سندر ہیں جنکے منہ سے ہستے وقت پھول جھرتے ہیں انکا منی تروپ دیکھنے اور منی کی دمن سننے سے ہمارا کامیوں میں نینن رہتا اور منی کی دمن سب جیوں کے پائوں میں ایسی پیڑی ڈال دیتی ہے اگر کسی کو چلنے کی سامتہ نینن رہتی۔</p>		
دوہا	دمن دمن منی بانس کی دمن یا کے مرنو کول	دمن لائے گن جاغ کے بن نے شیانم رسول
<p>اور اجا پر پھت اسی طرح سب گویاں شیانم سندر کی چچا میں اپنا دن کاٹ کر شام کے وقت راہ میں آکر پہنچی تھیں اور شری کرشن انتر جامی گویوں کی پریت جانکر شام کے وقت بلرام جی اور گنوا اور گواٹون کو ساتھ لے ہوئے سندر پیکھ کی ٹوپی سر پر دینے بڑا کٹھنل کانوں میں پنے ہاشمیری جانتے ہوئے اس سندر تائی سے گھراتے تھے کہ انکا دکرشن کرنے سے سب چھوٹے اور بڑوں کا سن پر سن ہو جاتا تھا اور گویاں بڑے پریم سے آگے دوڑ کر شری کرشن جی کے چند رنگ کی شتیلنائی سے اپنے ہر دے کی آگ ٹھنڈی کرتی تھیں اور شیانم سندر کے چرون کی دھور اپنے اپنے اچھل سے جھاڑ کر اور پر کر مار کے اپنے گھراتی تھیں۔</p>		
دوہا	ہر سوروپ کے شندھ میں گوی کو دین دھلے	نینن پیوں دس رس من کی تر کھا بھاسے
<p>جب شیانم اور بلرام اپنے گھر پہنچتے تھے اسوقت جموداجی اور روہنی جی بڑے پریم سے دونوں کے بزن میں اپیل اور پھیل لگا کر سنان کرنے کے پیچھے چھتیس طرح کے بھوجن کھانے کے واسطے دیتی تھیں تب وہ گوال بانوں کے ساتھ خوشی سے کھاتے تھے ہر روز انکا یہ نیم رہتا تھا ایک دن برندا میں ہاشمیری نے ایسا چار کیا کہ بننے راس لیلان میں انتر دھیان ہو کر شیانم آؤک گویوں کو اپنے بڑے کا دکھ مت دیا تھا اسکے بدلے اب ہلکو اچت یہ ہے کہ رادھا پیاری کو جو کچھ جی کا اوتار میں مانگا اؤن اور میں انکے پائوں پر کرانگو خوش کر دن اور سب گویوں کا دہرمن سنکر انکو دکھ دینے کے بدلے سے اؤن ہو جاؤن۔ ایک دن رادھا پیاری سولھون سنگا رکھے اپنے گھر بیٹھی تھی جب وہ میں پیارے نے اپنی اچھا سے رادھا پیاری کے گھر جا کر شیانم گویاں سے لگا لیا اور رانکی سندر تائی کی بکبان لینے لگے تب شری کرشن جی کی مایا سے شری رادھا جی نے اپنے منہ کی چچا میں شیانم سندر کے بڑا گن میں جو وہ اپنے گلے میں پنے تھے دیکھ کر کہا جھا کہ اس دوسری استری سے نڈال جی پریت کر کے اسکو اپنی چھاتی سے لگائے رہتے ہیں اور جھکو دکھانے کے واسطے اے ہیں جبکہ ایسا چار کر شری رادھا جی کو موتیا ڈو پیدا ہوا تب انٹون نے زونی صورت بنا کر کہا کہ اے منو میں پیارے میں نے جانا کہ تم پرکٹ میں میرے ساتھ پریت کر کے انتر گن سے اس دھاشمیری کو ایسا پاتے ہو کہ انٹون پھر اسکو اپنی چھاتی سے لگائے رکھا ایک ساعت لگ نینن کرتے اسکی</p>		

کا بڑا بھاگ ہو جو رات دن ہمتھارے ہر دے سے اپنی رہتی ہو اب تم اسکے ساتھ پریت کرو میں ہمتھارے لائق نہیں رہی یہ بات سننے ہی
 مومن پیارے را دھا پیاری کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ او پران پیاری ہمتھارے سواے اور کون ہو جسکو میں چاہتا ہوں تم میری بات
 کا بشو اس مانگر ایسا تہ پچار و اسی طرح بہت سی منی کر کے شیا م بہاری نے شیا ما کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھا لٹا چا یا لیکن شیا م سوتیا
 ڈاہ سے نہیں بیٹھ کر بولی کہ او شیا م بہاری تم اپنی پیاری سے جسکو ہر دے میں رکھتے ہو بولو اب مجھکو تھے کچھ کام نہیں ہو یہ کہہ کر را دھا پیاری اپنی
 اس پر چھائیں کو کا لیان دینے لگی تب مومن پیارے نے کئی مرتبہ بھجا کر کہا کہ یہ دوسری استری نہیں ہو میرے جڑاؤ گئے میں ہمتھاری پر چھائیں
 دکھائی دیتی ہو لیکن را دھا پیاری کو مارے سوتیا ڈاہ کے مومن پیارے کی بات کا یقین نہیں ہوا اسوقت ایک کھی وہاں آئی اور دونوں
 کو اواس دیکھ کر بولی۔

	دوہا	
دوہرے پوچھت بھلی کہو نہ مومنہ بنا		آج دسا کیسی لگت بیٹھے کہا گنو آ
	سورٹھ	
کیون تن رہیو بھلاے ات بیا گل دکھت بھین		رہیو بدن کھلاے ایسو سوچ کہا پر یو

یہ سنکر مومن پیارے بولے کہ او سکھی میں نے تو کچھ اپرا دھرا دھا پیاری کا نہیں کیا اسنے اپنی پر چھائیں میرے جڑاؤ گئے میں دیکھ کر اسکو
 دوسری استری سمجھا ہوا اسی کارن مجھ سے نہ دھکر نہیں بولتی ہو تو کسی طرح اسکا سند بہہ مشا کر خوش کر دے جب یہ بات لکھ کر مومن پیارے
 نے انکھوں میں آنسو بھر لیے تب اس سکھی نے مڑی منو ہر سے کہا کہ تم برندان میں جلو میں پیاری ہی کو وہاں لیے آتی ہوں جب یہ سنکر
 مومن پیارے برندان کے کنج میں چلے گئے تب اس سکھی نے پیاری ہی کے پاس جا کر کہا کہ تلو گو پی نا تھ نے بلا یا ہو یہ سنکر شیا م بولی کہ
 تو نہیں جانتی کہ نند گار نے دوسری سندی سے پریت کر کے اسکو اپنے ہر دے میں بسایا ہوا اب وہ میری چاہنا نہیں رکھتے میں اسنے
 پاس جا کر کیا کروں تب وہ سکھی پھر بولی کہ او پیاری ہی تم جکی چیز میں لے آئی ہو وہ ہمتھارے بدلے مومن پیارے کو بن میں گیرے کھڑے
 ہیں اور تم چل کر میان آکر بیٹھ رہی ہو ایسا تلو نہ چاہیے شیا مانے کہا کہ میں کسی کی چیز نہیں لائی ہوں جو جو گیرے کھڑے ہیں انکا نام بتا دو
 تب وہ سکھی بولی کہ ہرنی کی انکھ اور پھینے کی کرا اور ہاتھی کی چال اور انار کے دانت تو لے آئی ہو وہی لوگ نند لال ہی سے تقا منار نے میں
 جب یہ بات پریت بھری ہوئی سنکر شیا مانے سہس دیا تب وہ سکھی بولی کہ او پیاری تو بڑی نادان ہو کر مومن پیارے سے برتھاؤ کھ
 مانتی ہو جس طرح آگے تو نے ایک دن درپن دیکھا اپنی پر چھائیں کو سوت سمجھا تھا اسی طرح آج بھی مومن پیارے کے جڑاؤ گئے میں
 اپنی پر چھائیں کو دوسری استری جا کر مومن پیارے سے ڈکھ مانا ہوا سببے وہ تیرے برہ میں بیا گل ہو کر را دھا را دھا پکارتے ہیں
 تو جلدی چلا کر انکا سوچ مٹا دے جب یہ بات سنکر شیا ما کا چن ٹھکانے ہو گیا تب وہ پوچھتا کر کہنے لگی کہ او سکھی تو مومن پیارے
 سے جا کر کہو دے کہ میں سنکار کسے ابھی آئی ہوں جب وہ سکھی شیا م سندی کے پاس یہ سنکر لٹا کہنے لگی تب کیا دیکھا کہ مومن پیارے
 را دھا پیاری کے برہ میں بیا گل ہو کر درخت کے نیچے لوٹ رہے ہیں۔

	سورٹھ	
ایمیت اگوت ادھیر کو دوسرہ پاوت نہیں		برصت برہ کی پر شری را دھا را دھا رت

شری رادھاجی کی یاد میں شری کرشن جی کا درخت کے نیچے بیٹھنا اور پھر

دونوں کی باہم ملاقات ہونا



یہ حال اُنکا دیکھ کر وہ سکھی ہوئی کہ اوپر ان پیارے تم کس واسطے اتنا سوچ کرتے ہو ابھی ایک ساعت میں شیا مایرمان پہنچتی ہی رہ بات سنتی ہی
شیا م سندر اُٹھ بیٹھے اور پھولوں کی بچیا بچھائی اور چاروں طرف چونک چونک کر دیکھنے لگے جب رادھاجی ساری کے پہنچنے میں کچھ دیر
ہوئی تب پھر وہ سکھی پیاری جی کے پاس پہنچ کر بولی کہ اوشیا مائوہن پیارے تیر سے بڑھ میں رورہے ہیں تو کیوں نہیں ملتی۔

سورگھ

انگہ نہیں بولت ہیں ات بیاکل تیر سے بڑھ

بہر بہر دُصارت میں کہا کون انکی دسا

رادھاجی ساری یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر اس سکھی کے ساتھ بن میں جا پہنچی شیا م سندر نے رادھاجی ساری کو دیکھتے ہی خوش ہو کر
اس سکھی کی بڑائی کی اور شیا ماکو اپنے بڑے سے لگا کر مادیو کی آگ بچھائی۔

دوہا

پریم پریم دُڈے ملے شری رادھاجی سندر

مُن اگر ناکرہ گل جھپ ساگر کتہ کتہ

گئے شیا م شیا مائوہن سکھی سست سکھ پاسے

مُن جو ترس کیل کر بجا سب سکھ داسے

اتنی کتھنا کر سکھ لوبھی بوسے کہ اوہر اجا پیکت دیکھو جن پر تہم پریشور کا درشن شری رادھاجی اور شری مادیو جی آد پوتہ اور

رکھیں اور صیان بن بھی جلدی نہیں پاتے وہ پر برتھم پر مشینور برج کی استریوں کے واسطے ایسا سوچ کرتے تھے انکی لیلیا کو جان سکتا ہو

سورج	سورج کرت بہار مرم نہ وا کو پا کر ہیں
سورج	جو پر کجہ گم اپا رید پید پاوت نہیں
سورج	ایک دن شیا م سندر نے برندان کی گلیوں میں لٹا سکی کو آتے ہوے دیکھ کر رو کا تب لٹا سکی بولی کہ تم جھوٹی پریت میرے ساتھ رکھتے ہو کبھی بھ غزینی کے گھر نہیں آتے یہ سکر رسک بہاری نے کہا۔

دوہا	تم کیسے بسیرت پر یا ہنس بولے گھنشیام
سورج	آج آے سکھ لینگے رہن تمہارے دھام
سورج	سُن ہر کھی برجہام علی سدن مسکاے کے
سورج	اور اجا لٹا سکی نے بڑی خوشی سے اپنے گھر آ کر سولہوں سنگار کیے اور مکان اور بھیا کوچ کر موہن پیارے کے ایسی راہ دیکھنی چیکر ادھی رات بیتنے پر بھی موہن پیارے وہاں نہ آکر شیا سکی کے گھر چلے گئے تب لٹا سکی نے اُداس ہو کر کہا۔

دوہا	اکت شیا م آئے نہیں ہوں لگی ادھرات
سورج	گئے اُس دے موہنہ پن کہا ادھی جیہ بات
سورج	وے بٹہ نایک شیا م جائے کھلے انت کون
سورج	مَن مَن سوچت بام کارن کیون آئے نہیں
سورج	جبکہ لٹا سکی کو اسی طرح سوچ اور پچار میں ساری رات جاگتے جاگتے بیت گئی تب صبح ہوتے ہوے ندلال جی اپنی بات یاد کر کے لٹا سکی کے گھر پہنچے۔

دوہا	تب بولی مسکاے پر یہ کہا کام مہر دھام
سورج	تا ہی کے گھر جائے جہاں بے نس شیا م
سورج	پرات دکھاؤن موہ آئے رنگ بناے کے
سورج	میں سکھ پاؤ جو بھلے بنے ہن لال اب
سورج	جبکہ یہ بات سکر شیا م سندر نے مسکرادیا تب لٹا سکی نے انکو انسان کرایا۔

دوہا	رُج بھوجن دے بیچ پر پوڑھائے گھنشیام
سورج	رَس بس کر کو نا گری پھل کیسے مَن کام
سورج	تھوڑی دیر شیا م سندر وہاں رہ کر اور اسکی پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اسی طرح رنیک بہاری کہی را دھا پیاری اور کہی چند راہی اور کہی سکھا اڈک گوپیوں کے مکان پر رہ کر انکی اچھا پوری کرتے تھے جب ایک گھی سے بات ہار کر دوسری سکھی کے گھر چلے جاتے تھے اور وہ سکھی روٹھکر ان کرتی تھی تب آپ بت بتی کر کے اسکو مناتے تھے اسی طرح شری کرشن مہاراج

ایک روپ اپنا سزا و جسودا کے پاس رکھتے تھے اور بہت روپ رکھ کر کبھی کبھی گوپیوں کی سزا کا منا پوری کرتے تھے۔		
دوہا	کبھون گنت ہر اوہین ارمین ہر کھ بڑھاے	کبھون برہ سیا کل جرت ات آتڑا کلاے
سورٹھ	کبھون گنت سکھہ پاسے بہت نار رکھین پیا	بیسے انت کھون جاے مو سے جوٹھی اودھ کر
ایک رات موہن پیارے کسی سکھی کے گھر پر بکر جب صبح ہوتے ہوئے رادھا پیاری کے گھر گئے تب وہ دکھ مانگر روٹھ بیٹھی سیلے سوہن پیارے بہت بنتی کر کے سوگند کھائی کہ او پر ان پیاری اب میں دوسری سکھی کے گھر کبھی نہ جاؤنگا تب رادھا پیاری خوش ہوئی لیکن زلوی ناظر نے جب سکی اچھا پوری کرنے والے میں قسم کھانے پر بھی گوپیوں کے گھر کا جانا نہیں چھوڑا ایک دن شیاام سندر کو سندا سکھی کے گھر پر رات بھر رہے اور پر رات تھے وہاں سے آنے لگے اسی وقت اچانک میں رادھا پیاری کو سندا سکھی کو انسان کر نیلے واسطے بلانے گئی جیسے شیا مانے شیاام سندر کو اس کے گھر سے نکلنے دیکھا ویسے کہ دھرمین ہو کر بغیر نہاے ہوئے اپنے گھر چلی آئی اور شری کرشن جی رادھا پیاری کو دیکھتے ہی ڈر مانگر میں کہنے لگے کہ آج میری چوری رادھا پیاری نے پکڑ لی جب مرنی سندر سے بنا بھینٹ کیے رادھا پیاری کے نہیں رہا گیا تب کئی سکھیوں کو ساتھ لیکر انکو سنانے گئے انکو دیکھتے ہی شیا ما کو دھ کر کے بولی۔		
دوہا	گھر گھر دولت لیں پھرت بولت لگت نہ لاج	اے دکھاوت پر ات گھر لیں باسکر کے ساج
سورٹھ	میں آئی اب باج جت چا ہوت ہی پھر و	تھر وہیاں نہ کاج راج کر و برج میں سدا
جب شیاام سندر کی بنتی کرنے اور سکھیوں کے سمجھانے پر رادھا پیاری نے کہ وہ اپنا چھانہ نہیں کیا تب کئی سکھیوں بولیں کہ او شیا ما چاروں کی زندگی پر ابھان ست کر بردا بن بہاڑی تیرے دکھی ہونے سے آپ دکھی ہو کر اپنا چھانہ کرانے کے واسطے تیرے پاس آئے ہیں اب تو سنیں بول کر انکا سوچ سناوے۔		
دوہا	اور کر بیٹھاے کے پیہ کو گنٹھ لگاے	گھر آئے نہیں کیجیے ایسی بدہ نمٹراے
سورٹھ	تو ہی ناگرہ با م سن میں کیا ایسی بھری	یہ ٹھاڑھے میں ست پام تو گھر سے بولت نہیں
یہ سکر شیا ما بولی کہ جس کے گھر رات بھر شیاام سندر رہتے ہیں وہاں ہی جاؤں میرے گھر انکا کیا کام ہو ابھی چار دن ہوئے کہ انھوں نے مجھ سے سوگند کھائی تھی کہ اب کسی سکھی کے گھر نہ جاؤنگا آج میں نے اپنی آنکھ سے انکو کو سندا سکھی کے گھر سے نکلنے دیکھا ہوا اس سے اب میں انکے لائق نہیں ہوں لپٹ ادی سے پریت کر کے کون خراب ہووے۔		
دوہا	ایسے گن ہر کے سکھی پٹ کپٹ کی کھان	اب ان سون مو سون کبھی نہیں بنے گی جان
سورٹھ	میں ہر کپٹ نہ جان بہتہ نایک سنگ رم رہے	شکو کرت کھان باون ہوے بل کو چھلیو
دوہا	ایسے کہ چپ ہو رہی مڑ بیٹی رس گات	نہ تھیں عین سون کت کت سکھ سون بات
سورٹھ	آنے ہیں کر گھون چتر نار سنگ رس جگے	لے بل ہو کون برہ اگن میں جلن کو
دوہا	سکھی کیو مسکاے نہیں مات میر و کو	شیاام سندا آئے میں جانوں تب مان ہو
جب سکھیوں کے سمجھانے سے رادھا پیاری نے نہیں مانا تب سکھیوں نے شیاام سندر سے کہا کہ پہلوگ سمجھانے سمجھانے ہار گئیں لیکن شیا ما نہیں ماننی اب تم آپ سمجھا کر سنا لو۔		

	دوہا	
نان بچے نہیں لاؤنی تھاکیں بسے سناے		نیک جتن کچھ کیجیے رچے آپ آپاے
چلے بسے ہولال اب اور جتن نہیں کوے		کاچھ کاچھے جون بدھ تاج ناپھے سوے
	سورٹھ	
آپ کاج مہاکاج بڑن کمی ہو بات یہ		تجو شیانم ار لاج کر جینی پریر سو ن ملو
ایسا لکھ سب شکمیان اپنے اپنے گھر چلی گئیں تب سندر گار بھی وہاں سے باہر چلے آئے لیکن من اٹھا نہیں مانا تب استری کا روپ ہٹنے اور شری رادھا جی کے پاس جا کر شری کرشن جی کی طرف سے یہ سند لیا کہا کہ میں اس وقت تمہارے دیکھنے کے واسطے برندا بن کے کچھ میں گئی تھی تمکو اس جگہ نہیں پایا لیکن شیانم سندر تمہارے روٹھ رہنے سے بہت دکھی ہو کر وہاں بلاپ کر رہے ہیں میرے پیروں پر گر کر بہت مٹی کر کے تھکوا بلا یا ہو تم مان چھوڑ کر موہن پیارے کے پاس چلو یہ بات لکھ استری روپ موہن پیارے سنیاماکے چرون پر گر کر مٹی کرنے لگے۔		
	دوہا	
چمن چمن پرست بڑن کر چمن چمن لیت بلاے		کنت پر یا اب مان ج چن چن ہا ہا کھاسے
جبکہ رادھا پیاری اس استری کی مٹی کرنے سے خوش ہو کر چلنے کے واسطے ہاتھ پہنوی تب شیانم سندر نے اپنا ج روپ دھ کر شیانما کو گلے سے لگا لیا تب دونوں نے بڑی خوشی سے ایک تعالیٰ میں بھوجن کیا اور اپنے اپنے کاندیوں کی اگن بھینٹ روپی پانی سے بھجائی۔ اسی طرح موہن پیارے رادھا پیاری آدک گوپیوں کا منور تھ ہمیشہ پورا کیا کرتے تھے۔		
	دوہا	
یہ لیلیا آندے سکل رسن کو سار		بھگتن بہت ہر کرت میں گاسے ترنت سنیا
	سورٹھ	
گھر گھر کرت بہا بروج گوپن کے سنگ ہر		گادت ہن ٹھرت چار بر جیاسی پر بھگ کی کتھا
ادھیائے چھتیسواں۔ مارنا شری کرشن جی کا بڑ کھاسر راجش کو ہا		
شکو بوجی نے کہا کہ اور اہا پر پھیت جب بڑ کھارت آئی تب رادھا پیاری نے موہن پیارے سے کہا کہ تم بندھو لاجھونے کی لیلیا کو ہا سب شکمیان تمہارے ساتھ جھولا جھول کر بڑ کھارت کے گیت کا دین یہ بات سنتے ہی شیانم سندر نے بڑا جھولا کھون میں دلو آدیا تب رادھا پیاری آدک بر جیالا اپنے اپنے گھنے اور طرح طرح کے پڑے پن کر شیانم سندر کے ساتھ جھولے اور گانے گئیں اس وقت برندا بن بہاری نے مڑی بجا کر اور بہت راگ اور راگنی گا کر ان سب کو بہت خوش کر دیا یہ آند دیکھنے کے واسطے بر محامی آدک دیوتا اور گندھرب اپنی اپنی استریوں سمیت بو ان پر چڑھ کر بند این میں آئے اور بڑی خوشی سے شری رادھا کرشن پر پھول برسائے اور بروج کی استریوں کے بھاگ کی پڑائی کرنے لگے اسی طرح برسات بھر شری رادھا آدک گوپیوں کے ہسار		

کر کے انکو سکھ دیا۔

برکھارت میں جھولنا شری کرشن جی کا



جبکہ پھاگن کا مینا آیا تب رادھا پیاری آدک برج گوپیوں نے موہن پیارے سے ہاتھ جوڑ کر بے کیا کر اوہ سراج ہم لوگوں کے ساتھ
 ہوئی کھیلا یہ بات سنکر نندال جی بولے کہ تم لوگ جا کر اپنے اپنے گھر تیار کرو میں بھی اپنے سنگھاؤں کو ساتھ لیکر وہاں ہوں گی کیلئے
 آؤنگا جبکہ سب گوپیوں نے اپنے اپنے گھر جا کر ہوئی کیلئے کی طیاری کی تب شیا م سندر نے گوال بانوں کو بلا کر سب کو پیریا کھرا
 پینایا اور رنگ غیر عطر آدک اپنے اپنے بدن پر ڈال کر خوشبودار چھوٹوں کے گہرے پن لیے اور ڈن اور بانسری اور گھڑی بجاتے
 پھاگو اگاتے اور برجناریوں کو گالیان دیتے غیر اڑاتے اور برجن طرح کے سواٹنگ بنائے اور لڑکوں کو بچاتے ہوئے برج میں ہوئی
 کیلئے نکلے جو گوپی راہ میں دکھلائی دیتی تھی اسپر رنگ کی پیکاریاں مار کر ہستے تھے اور سب برجیالا اپنی اپنی گھڑیوں اور گھوٹوں
 پر سے موہن پیارے اور گوال بانوں پر رنگ اور غیر اور قلمہ آدک ڈال کر گالیان سننے سے خوش ہوتی تھیں جب اس طرح
 برنوا میں ہماری ہوئی کیلئے ہوئے برسانے گانوں میں رادھا پیاری کے گھر پہنچے تب شیا ما اپنی سکھیوں سمیت سولہون سنگار
 کیے رنگ کی پیکاریاں لیے گلی میں جا کر موہن سورت کے سامنے کھڑی ہوئی جبکہ دونوں طرف سے پیکاریاں چکر غیر اڑنے لگاتے
 شیا ما سکھیوں سے ہوئی کہ آج اس چت چوڑ کو پیکر چہرہ ن کا بڑا لینا چاہیے۔

دوہا

میں شری رادھا کو سب گوپین سرتاج

الساؤک برج ناگری سب سندھ کو ساج

سواہر

راجت بھری ہلا سس منوہن من بھاوتی

کرم روپ کی راس گن اگر نوناگری

ہولی کی میلنا شری کرشن جی کا شری رادھاجی سے



دوہا

اگوال بال کے جھنڈ میں شو بھت یون بر جنا تھر
جیون چندا آگاش میں تارا گن لیے ساتھ

جیکر رنگ اور جیر اڑنے سے اندھیا لاجھا گیا تب شیا مانے سنگھیوں سے کہا کہ آج من ہرن پیارے کو کسی طرح سے پکڑو یہ بات سنتے ہی ایک سنگھی نے بلرام جی کی صورت بنا کر دھوکے میں ستیام سنگھ کو پکڑ لیا اور رادھاجی پاری آدک بر جیا یون نے اٹکھ کر کہا کہ تھنے جتنا کنارے ہمارے جیر چپا کر بھلو بہت دکو دیا تھا آج اسدن کا بدلے بنا چھوڑو نگلی یہ لکرا ایک گوی نے ستیام سنگھ کا پتیا چھین لیا اور دوسری نے اٹکی اٹکھوں میں کا بھل دیکر ہاتھ برسیندو اور اور بندی لگا دی اور کسی نے گنا اور کپڑا پھینکا اور ستیام روپ بنا دیا۔

دوہا

گئے بھاگ موہن تبتے سنگھن کو جھٹکا سے
آسے بچ سکھن میں رہین نار پھینا سے

سو رکھ

کر پچیت پچیتات کنت پر شپہر مال سب
بھلی ملی تھی گھات دانوں لین پائی نہیں

دوہا

بھلے بھلے کنت سب تازی دے بر جبال
جو تھم جائے مند کے تھار سے رہو گویا پال

جب ستیام سنگھ کو ستیام سنگھ کو سب گوال بال بھنے لگے تب مرنی منو ہرنے ایک گوال کو سنگھی روپ بنا کر رادھاجی کی ٹول میں بھیجا اور اپنا پتیا مبر کسی تدریر سے منگا لیا اسوقت شیا بابولی کہ او پر ان ناتھ آج تم بھڑائی کر کے بچ گئے پھر پکڑو نگلی تب حال معلوم ہو گا۔

چوپائی

پکڑا دین تمہیں مڑاری
تب کیسے بھلو بر جنا راری

یہ بات سنکر بر جنا تھ ہی نے سنگھیوں سے کہا کہ میں بھوڑا سنگھوچ رادھاجی پاری کا کرتا ہوں نہیں تو اپنے گوالوں کو لگا کر ابھی تمہاری

دُسا دکھلاؤن یہ سنکر گو پیاں سکر اکرو بھین کہ تکونند بابا کی قسم جو ایسا نہ کرو تب موہن پیارے اپنے سکھاؤن سمیت رنگ کی بچپا ریان گو پون پرار کر ابریزا کر پھلو اگا کر انکو گالیان دینے لگے اور شیامانے بھی سکھیون سمیت موہن پیارے آدک سے اچھی طرح ہوئی کھیل وہ آند دیکھنے کے واسطے دیوتا اور گندھرب لوگ اپنی اپنی استرون سمیت بانون پر میکلر دان آئے اور شری رادھا کرشن جی پر پھول برساکر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن بیکٹھ ناتھ کے پرنون کا درشن بزہادک دیوتاؤن کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا وہی پرہم پریشور گوال بال اور گوپون کے ساتھ ہوئی کھیل کر انکو سکھ دیتے ہیں جبک شام تک شری رادھا کرشن جی ہوئی کھیل چکے تب ملتا سکھی نے آکر شری کرشن جی سے کہا کہ کل ہم لوگ بھی تمہارے گانوں میں ہوئی کھیلنے آونگی۔

سورٹھ گھ آئے گھنشیام سکھن سنگ گادوت ہننت | گگی پر پانچ دھام سکھن نہت آند بھری

اسوقت شری رادھا جی سکھیون سے بولیں۔

کہتے

دھائے نند لال اور کلال دُوؤ ایک سنگ بھٹ گویو جو درگ آئن مرٹسے نہیں
دھوے دھوے باری پدما کر ہماری سوئہ اب تو آپاے کوؤ چت پریچتسے نہیں
کما کروں کمان جاؤن کا سون کون کون نے کیجیہ آپاے جا میں درد بڑھے نہیں
اسے ری میری بر جیسے تیسے ان آکھن تے کرٹھ گیو ابر پے ابر تو کاڑھے کرٹھے نہیں

دوسرے دن بڑات سنے شری رادھا جی نے سکھیون سمیت سولھون سنگار کیا اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں رنگ اور ابر اور گلاب اور عطر بھروا کر بڑی خیااری سے ہوئی کھیلنے چلیں جب شیامانے گائی بجاتی رنگ ابریزا تھی ہوئی سند گانوں میں ہو چکر جسوداجی کا گھر گھیر لیا تب شیام اور بھرام بھی اپنے سکھاؤن سمیت پھلو اگاتے ہوئے باہر نکلے اور رنگ اور ابر آدک سے رادھا پیاری کے ساتھ ہوئی کھیلنے لگے۔

ہوئی کھیلنا شری رادھا جی کا شری کرشن جی کے ساتھ



جبکہ رنگ اور ابریزا نے سے چارون طرف لال ہو گیا تب لٹا آدک کئی سکھیان موہن پیارے کو بڑھنے کے واسطے دوڑیں لیکن نند گمار

پھرتی کر کے بھاگ گئے اسیلے وہ بھرام جی کو پکڑے آئین تب شیا مادک نے انکورنگ اور ایر سے نھلا کر انکی آنکھوں میں کاجل اور اتھے پر بندھی لگادی اور اُن سے بنتی کر کے چھوڑا تب بھرام جی کا روپ دیکھ کر شیا مسندر اور سکھا لوگ ہنسنے لگے اُسوقت گوپیوں نے گھات لگا کر موہن پیارے کو بھی پکڑ لیا اور جبکہ انکو اپنے غول میں لگائیں تب چند رادلی بولی کہ اوجیت چور آج حیرن کے بدنے ممکنہ بنا کر کے چھوڑو گی۔

دو ما	لے آئین پیاری نکٹ ہنست کمت بر جبال	کنوالا کیسے پھنسنے بہت کرت رہے گال
-------	------------------------------------	------------------------------------

اُسوقت لاتا سکھی انکی مرنی چھینکر آپ بجانے لگی اور ایک سکھی نے موہن پیارے کو رنگ اور ایر سے نھلا کر آنکھوں میں کاجل اور اتھے پر بندھی لگادی اور دوسری نے انکا پینا بھرچین کر انکو لنگا اور ساری اور انگیا پنہانی اور ایک سکھی تو تینوں سے مانگ گوندھ کر اور استری روپ بنا کر شری رادھاجی کے پاس لاکر بیٹھال دیا تب رادھا پیاری نے بڑی خوشی سے اپنے ہاتھ سے اُنکے گالوں میں عطر اور ایر ملکر انکا منہ چوم لیا۔

دو ما	نرکہ بدن پیاری ہنسی شیا م رہے سکھی ہے	گہر پیاری بیچ ہاتھ سے دینھو پان کھلا سے
-------	---------------------------------------	---

سورٹھ	سکھیاں کرت کول گانھ جوڑا پھل دیسے	برج میں رہے اُمول یہ چوڑی جگ جگ سدا
-------	-----------------------------------	-------------------------------------

جبکہ گوپیوں نے شری رادھا کرشن جی کو گٹھ بندھن کر کے بیچ میں بیٹھا کر رنگ اور ایر سے نھلا دیا اور انکی جب دیکھ کر پریم سے گانے لگیں تب جسوداجی نے لاتا سکھی کو گھر میں بلا کر کہا کہ اب بھوجن کرنے کا سئے آپہونچا جو اسیلے تم سب کو بھیتر بلاؤ جب لاتا سکھی شری رادھاجی آدک سکھیوں کو بھوجن کرنے کے واسطے بھیتر بلائے لگی اور شیا مسندر گوپیوں کے غول سے چھوٹ کر اپنے غول میں چلے آئے تب گوال بالوں نے بھرام جی کو بلا کر اُن کا روپ دکھلایا اور موہن پیارے کو سوندھ کر جب اسی طرح انکا ہاتھ پکڑے ہوئے نندا وجوداجی کے پاس لے گئے تب وہ اپنے لال کو استری روپ دیکھتے ہی بڑی خوشی سے گلے لگا کر بولی کہ اریٹیا تمھارا یہ روپ کسے بنایا نندا لال جی نے کہا کہ اری بابا لاتا آدک سکھیوں نے یہ گنا اور کپڑا بھگو پینا یا ہو پھر جسوداجی نے شری رادھاجی آدک سب برجالاؤں کو چھپین پرکار کے پنجن کھلائے اور پان اور ایلی دیکر اپنے بیان سے اچھا اچھا گنا اور کپڑا رادھا پیاری کو پینا یا۔

سورٹھ	رہیوند گھر چھپے ہوڑی کو آند ات	کنت جسومت ماسے پھگوا اکو سو دیبھی
-------	--------------------------------	-----------------------------------

یہ سنکر برجالاؤں نے کہا کہ اری نند رانی جی ہم لوگ پھگوا کے بدنے موہن پیارے کو دیوینگی تب نندا فرسب برجبا سیوں سمیت ہنسنے لگے اور شیا مسندر نے لنگا آدک اتا کر اپنا کٹ اور پیتا مبرسین لیا اور سب گوال بال اور برجالاؤں کو ساتھ لے کر مینا اسنان کرنے لگے جبکہ شیا مسندر نے بنا کر پھول ڈول لیلایا کی تب دیوتوں نے آکاش سے اُنپر پھول برسائے اسی طرح آند کند برج چندر ہر روز نئی نئی لیلایا کر کے برجبا سیوں کو شکہ دیتے تھے۔ ایک دن راجا کنس نے برکھا شردیت کو بلا کر بنتی کر کے کہا کہ ہم تمکو سب دیوتوں سے ادھک بلوان سمجھ کر اپنا پریم بٹر جاتے ہیں تم نند کے بیٹے کرشن اور بھرام کو مار ڈالو تو ہم تمھارا بڑا اسان مانینگے یہ بات سنتے ہی برکھا شریل روپ بہت بڑا پارٹکے برابر ہو گیا اور دونوں سینگ اپنے بڑے بڑے کنگوڑوں کی طرح بنا کر باڈل کی طرح گرجتا ہوا اور لال لال آنکھیں نکالے پونچھ پھینکارے ہوئے خام کے دقت برندا بن میں آپہونچا اور مارے غصہ کے منہ سے پھینکا کھال کر ایک مرتبہ ایسا چلایا کہ اس کی آواز سنکر استریوں کا گرجہ گرجا اور اپنے گھروں سے زمین کھود کر سینگوں پر پہاڑ اٹھا کر اُٹھنے لگا اور درختوں کو سینگ سے اکھاڑ کر شری کرشن جی کو ڈھونڈتا پھرتا تھا یہ حال دیکھ کر دیگپال اور دیوتا لوگ ڈر گئے اور زمین کانپنے لگی اور گوال لوگ اُسکو اپنا

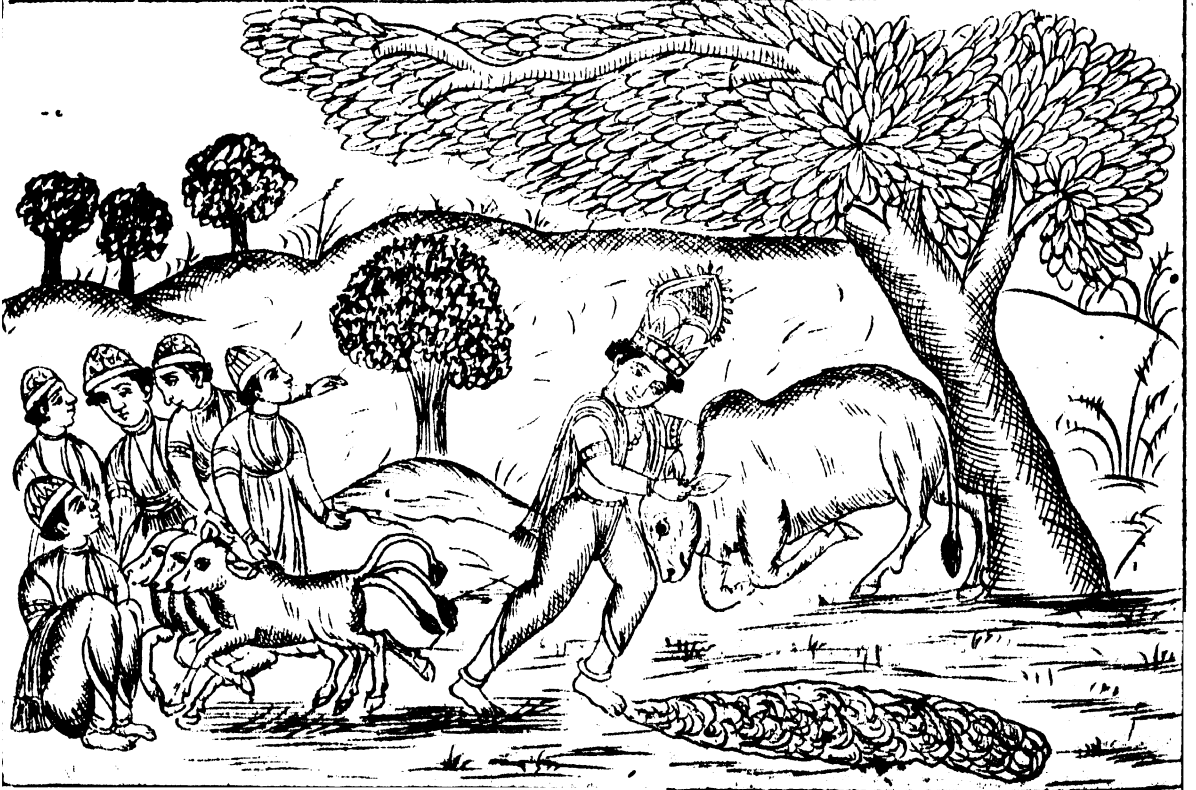
کال سجکر شری کرشن جی کی شرن پٹارنے لگے اور سب نے اپنے اپنے کواڑے بند کر لیے اُس وقت شام اور بھام بھی گوالوں سمیت گویچرا کر رہے گاؤں کے پاس پہنچے ویسے سب گاسے اور بچھڑے مارے ڈر کے بھاگ کر ادھر ادھر چلے گئے اور گوال بال بڑکھا سُر کو دیکھ کر گھبرا کر رونے لگے جب توہن پیارے نے یہ حال گوال بال اور بڑجیا سیوں کا دیکھا تب اُنکو دھی ریح دے کر بولے کہ تم لوگ ڈرو مت میں ابھی اس دکھدانی کو مارے ڈالتا ہوں یہ لکیر بڑکھا سُر کے سامنے چلا گئے اور لگا کر بولے کہ اڑکیٹ روپی دیت تو گوال بالوں کو کسو اسطے ڈرا کر دھکا تاہو ہا سے سامنے آؤ تجھ ایسے بہت سے راجپس بہتے اڑا سے ہیں شری کرشن جی کو دیکھتے ہی بڑکھا سُر نے خوش ہو کر من میں کہا کہ جسکے مارنے کے لیے میں یہاں آیا ہوں اچھا ہوا کہ وہ لڑکا آپ سے آپ میرے پاس چلا آیا ابھی اسکو مار کر راجا کنس کے پاس جاتا ہوں ایسا بچار کر بڑکھا سُر بجلی کی طرح شری کرشن جی پر دوڑا اور اُسے اپنا سینگ زمین میں گڑا کر ایسا جاہا کہ پکینٹو ناتھ کو تینوں لوک سمیت اٹھالوں تب شری کرشن جی نے اُسکا سینگ پکڑ کر اُسکو اٹھا رہ قدم پیچھے بٹا دیا پھر وہ بھی زور کر کے شری کرشن جی کو ہٹانے لگا۔

دوہا

وہ آوے ہر اور کو پڑھ پانچھے بے جانہ
یہ پڑھ جو آئیو گیو شکنت رہی کچھ نانہ

جب اسی طرح وہ دیت زور کرتے کرتے تھک گیا تب مڑی منو ہرنے اُسکو ایک مرتبہ زمین پر پٹک دیا جب پھر اُس نے بڑے غصے سے اٹھ کر توہن پیارے کو اپنے دونوں سینگوں پر اٹھالیا تب مڑی منو ہرنے پھرتی سے نکل کر دونوں سینگوں کو اُس کے پکڑ لیا اور ایسا ڈھکیلا کہ وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اُس وقت شری کرشن جی نے اُسکا سینگ اور پیر پکڑ کر اس طرح بدن اُسکا اٹھایا کہ جس طرح کوئی گیل پکڑا پھڑٹا ہوتا ہے تب اُسکے منہ اور ناک اور مل اور موتر کی راہ سے خون بہ کر وہ دیت مر گیا یہ حال دیکھ کر

مارنا شری کرشن جی کا بڑکھا سُر دیت کو



دیوتون نے آکاش سے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور سب برزناہن باسی بڑی خوشی سے اُنکی آشت کر کے بولے کہ ای موہن پیارے ہم لوگوں نے اس دیت کو بیل سمجھا تھا بہت اچھا ہوا جو یہ مارا گیا۔

سورٹھ | دُشٹ دِلن گوپال مُدیت کمت ترنا رَسب | جھکتن کے رچھپال برج باسی شندرا ڈسے |

اسوقت رادھا پیاری بولی کہ ای پران نامہ بیل روپ دیت کے مارنے سے تمکو پاپ لگا اسیلے تم جا کر سب تیرتھون میں اسنان کرو تب کسی کو چھو نہا یہ بات سننے ہی شری کرشن جی نے دُکند گوبردھن پہاڑ کے پاس کھدوا کر کہا کہ ای رادھا پیاری میں اسی جگہ سب تیرتھون کو بلوائے دیتا ہوں تب تو شری کرشن جی کی اچھا سے اُسی وقت گنگا اور جمننا اور سرسوتی آدک سب تیرتھ اپنے اپنے روپ سے وہاں آئے اور اپنا اپنا نام بتلا کر جب دونوں کند میں پانی ڈال کر چلے گئے تب شیا م سندر نے اُسین اسنان کیا اور بہت گنو اور سونا دے کر وہاں پر براہمنوں کو بھوجن کھلایا اور نند جی اور بکھجان آدک نے بہت دُرب آدک نندکار پر بچھا ور کر کے غریبون کو دیا اور اُنند مچاتے ہوئے اپنے اپنے گھر آئے اُسی دن سے وہ تیرتھ رادھا کندوا اور کرشن کندنام سے پرکٹ ہو کر آج تک برزناہن میں موجود ہی اتنی کتھا سنا کر شکر دیو جی بولے کہ ای راجا جب برکھاسر کے مارے جانے کا حال کنس کو سہو بچا تب اُسے بہت اُداس ہو کر ہٹوا س کر کے جانا کہ میں اس لڑکے کے ہاتھ سے ضرور مارا جاؤنگا۔ شری کرشن جی کی اچھا سے ایک دن نار دمن کنس کے پاس آئے جب اُسے بڑے آذر بھاو سے نار دمن کو بچھا لایا تب نار دمن بولے کہ ای تو رکھ تو نے کچھ جانا کہ بکھاسر آدک بڑے بڑے دیتوں کو کسے مارا ہی تو میری بات یقین کر کے مان کر تو نے جو لڑکی بسدیو جی کی پتھر کی سلا پر شک کر ماری تھی وہ لڑکی نہ تھی جو بک مایا تھی وہی جسودا جی کے یہاں پیدا ہوئی اور شری کرشن جی نے تیری بہن دیو کی کے یہاں قید خانہ میں جنم لیا تھا جنکو بسدیو جی نے اپنا بیٹا جانکر آدھی رات کو نند جی کے گھر پہنچا دیا تھا اور اُسکے بدلے وہی لڑکی اُٹھلائے تھے اور ہرام جی بھی بسدیو جی ہی کے بیٹے ہیں اُنکو جو گ مایا نے دیو کی جی کے پیٹھ سے نکال کر روہنی کے گرجہ میں دھر دیا تھا اور بسدیو جی نے تجھے یہ کہدیا تھا کہ گر بھگ گیا ہی اور بسدیو جی نے تیرے ڈر سے روہنی اپنی استری کو نند جی کے گھر کو کُل میں بھج دیا تھا وہاں ہی ہرام جی پیدا ہوئے تھے اور جب دیو کی کے پہلا لڑکا پیدا ہوا تھا تب ہی میں نے تجھ سے کہ دیا تھا کہ تو بسدیو جی کی اولاد سے ہو شیما رہ رہنا لیکن اُسین تیرا کیا بس ہی قسمت کا لکھا ہوا مٹ نہیں سکتا تین کوس پر تیرا دشمن ہی جو کچھ تجھ سے بن پڑے وہ آگ کے واسطے تدبیر کر یہ بات سننے ہی پہلے کنس مارے ڈر کے کانپنے لگا پھر اُسے کرو دھکر کے اپنے سانسے بسدیو اور دیو کی کو بلوا کر کہا۔

دُوبا | پتھم دیوست لاسے کے من پر تیت بڑھاسے | جیون ٹھگ کچھ دکھلاے کے سہس نے بھگ جاسے |

چوپائی

بھلا سا دھ میں جانا تجھے دھی بہین دکھلانے لایا آج تُو مارون یہ ٹھور کرنے کپٹ سو پاپی بھاری	بلا رہا کپٹی تو مجھے کرشن نند گھر تو پہنچایا من میں کچھ تکہ کے کچھ اور متر سگا سنیوک ہتکاری
---	--

دُوبا | تکھ میٹھا من کچھ بھرا رہے کپٹ کے بہیت | آپ کاج پر دُور وہیائس سے بھلا ہو پر تیت |

جب یہ لکھ کنس بسدیو اور دیو کی کو مارنے کے واسطے ننگی تلوار لیکر دوڑتا تب نار دُمن نے ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور کہا کہ اے راجا جان کو مارنے سے تیرا کام نہیں نکلے گا جسے جھکوا اپنے پران کا ڈر ہے اُنکے مارنے کی تدبیر کر۔ یہ سنکر کنس نے اُنکو جان سے نہیں مارا لیکن بیڑی اور ہتھکڑی ڈال کر پھر اُنکو قید کیا جبکہ نار دُمن وہاں سے چلے آئے تب کنس نے کیشی نام دیت کو جو بڑا بلوان تھا بلا کر بتی کر کے اُس سے کہا کہ اوی کیشی یہ وقت مدد کرنے کا ہے۔

چوپائی

مسابلی تو ساتھی میرا	بڑا بھروسا مجھ کو تیرا	ایکبار تو برج میں جا	رام کرشن بہت مجھے دکھا
----------------------	------------------------	----------------------	------------------------

جب کیشی دیت یہ بات مانکر برندا بن کو چلا تب کنس نے چانور اور رشک اور نٹل اور توش نام بڑے بڑے پہلوانوں کو بلا کر کہا کہ ہم شیام اور بھرام بسدیو کے بیٹوں کو کسی بہانے سے یہاں بلائے ہیں تم لوگ کشتی لڑ کر اُنکو مار ڈالنا تب ہم تمکو بہت سارے دیئے یہ لکھ کنس اپنے مشرتوں سے بولا کہ تم لوگ کوئی تدبیر ایسی کرو جس میں رام اور کرشن دونوں مر جاوین تب اُنھوں نے کہا کہ اے ہمارا ج آپ ایسے پرتاپی اور بلوان راجا ہو کر کیا ڈرتے ہیں ہماری صلاح یہ ہے کہ آپ ایک رنگ بھوم بہت اچھا بنائیے اور دھنکھ جگت کے بہانے سے ننداؤک کو رام کرشن سمیت یہاں بلائیے تو کوئی نہ کوئی پہلوان یا کنبلیا پیر ہاتھی اُن دونوں بھائیوں کو مار ڈالے گا یہ بات کنس نے مانکر کابک سدھی چتر و سوس کو شری ہما دیو جی کے دھنکھ جگت کی ساعت ٹھہرائی اور اپنے نوکر کو حکم دیا کہ تم لوگ بہت جلد ایک استھان بہت اچھا رنگ بھوم کا پہلوانوں کے لڑنے کے واسطے بناؤ اور اُس میں ایک چچان بہت اونچا اور چوڑا میرے بیٹھنے کے واسطے ایسا بناؤ جس میں کسی کا ہاتھ نہ پہنچ سکے اور اسی طرح کا دوسرا چچان میرے متروں اور متر یوں کے بیٹھنے کے واسطے بناؤ کہ وہ لوگ بھی میوے پاس بیٹھیں گے اور پہلی ڈیوڑھی پر شری ہما دیو جی کا دھنکھ رکھو اور بدھ کے ساتھ اسلی پوجا کر کے نگر میں ڈھنڈھو را پٹو اڈو کہ راج مند پر دھنکھ جگت کی پوجا ہو اور جب رام اور کرشن دھنکھ جگت کے پاس پہنچیں تب شور بیزان دونوں لڑکوں سے کہیں کہ بغیر دھنکھ چڑھائے بغیر نہ جانے پاؤ گے جب کہ وہ غور سے دھنکھ چڑھانے کے واسطے اٹھاوین تب میرے شور بیز لڑکے اُن کو مار ڈالیں جو کوئی اُنکو مارے گا اُسکو میں منہ مانگا روپیہ دوں گا اور اُنکے مارے جانے سے جھکوا اپنی موت کا کھٹکا مٹ جائے گا اور دوسری ڈیوڑھی پر کنبلیا پیر ہاتھی کو جو دبش ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے اُن لڑکوں کے مارنے کے واسطے کھڑا کر رکھو جو وہ پہلی ڈیوڑھی سے جیتے چکر بھیتے آئے لیکن تو وہ ہاتھی ایک چھپٹ میں اُنکو پاؤں کے نیچے ڈبا کر لہو ڈالے اور تیسری ڈیوڑھی رنگ بھوم کے مکان پر میرے مشری اور شور بیز لڑکے بہت سے ہتھیار لیے ہوئے ہوشیار بیٹھے رہیں جس میں دونوں لڑکے بھیتے میرے پاس نہ آئے پاوین راجا کنس یہ حکم دے کر سبھ میں آ بیٹھا اور سب کی طرف دیکھ کر بچا کر کرنے لگا کہ رام کرشن کے بلانے کے واسطے کسکو بھوجن جب اُسکو اکر دوسے زیادہ بدھ وان دوسرا کوئی دکھلائی نہیں دیا تب اُسے اکر دکر اکیلے میں لجا کر بہت بڑائی کر کے کہا کہ اے اکر د زمین تکو بڑا بدھ وان اوسا پر ہم متر جا کر اپنے من کی بات تم سے کہتا ہوں کہ جھکوا شیام اور بھرام بسدیو کے بیٹوں سے دن رات اپنے پران کا ڈر لگا رہتا ہے میرا حال تمکو بھی معلوم ہوگا جس طرح لبش بھگوان نے دیوتوں کے واسطے چھل کر کے تین پگ پر تھوی راجا بل سے دان لی اور اُسکو پاتال میں بھیجا اند کی رچھیا کی اسی طرح تم کو بھی ہماری سہایتا کرنا چاہیے اپنے لوگ آپ دکھ اٹھا کر دوسرے کا بھلا کرتے ہیں ایسے تم میرے بھلے کے واسطے برندا بن میں جاؤ اور اکاش بانی ہونے اور نار دُمن کے کہنے سے میں جانتا ہوں کہ دیو کی کا اٹھوان لڑکا جھکوا ضرور مارے گا

لیکن آدمی کو اپنے سامنے بھر دو گ چھوٹنے کے واسطے علاج ضرور کرنا چاہیے۔

دوہا	گنت کنس اکورسون میں جانت من مانہ	تم سماں یا لوک میں اور دوسرے واناہہ
------	----------------------------------	-------------------------------------

اس واسطے تم شیام اور بلرام کو نندا اور اپنند سمیت دھنکھ جگت کے بنانے سے اپنے ساتھ سمھرا میں لڑاؤ میں تمہارا بڑا احسان مانوگا اور تم میرے چڑھنے کے رتھ پر بیٹھ کر جاؤ دھنکھ جگت کے اُسو کا حال مسکروہ لوگ ضرور آویسنگے اور میں نے اُن دونوں لوگوں کے مارنے کے واسطے جو تیر سوچی ہو اُسکو بھی سن نو کہ میرے پاس آتے وقت پہلی ڈیوڑھی میں دھنکھ چڑھاتے تھے میرے شور ہیر لوگوں کے ہاتھ سے مارے جاویسنگے جو بان سے بچ گئے تو دوسری ڈیوڑھی پر کلبلیا پیر تھی اُنکو اپنے پیروں سے روند کر مار ڈالینگا وہاں سے بھی بھیکر اگر رنگ بھوم میں ہو بچے تو چانور اور شٹک کہ دگیاں ہاتھی بھی اُنکی برابری نہیں کر سکتے اُنکو ضرور مار ڈالیسنگے اور جو اُنسے بھی بچ گئے تو میں آپ اپنے ہاتھ سے شیام اور بلرام کو مار کر اپنا کام بناؤنگا اور اُن دونوں کو مار کر پھر بسدیو اور دیوکی کہ وہی نہر کی جڑ میں اُنکو بھی مار ڈالوگا اور اگر میں اپنے باپ کو اور سب جڈنیوں کو بھی مار ڈالوگا اور ہر بھکٹوں کی جڑ دنیا سے اُکھا کر جبرائستندھ اپنے سسٹرا اور باناسر اور دنت بکر آوک راجون سمیت جو میرے بستر میں خوشی سے راج کر دنگا تم تندجی سے کہہ دینا کہ بکر اور بھینسا آوک جگ کرنے کے واسطے بھینٹ لے کر بلدیان چلے آویں اور میں بھی اپنے ایشٹ پتروں کو اسی بہانے سے یہاں بلاتا ہوں یہ باتیں غور بھری سنکر اکرور نے کنس سے کہا کہ اے ہمارا ج آپ غصہ کرنے کے برانہ مانیں تو میں ایک بات کہوں کنسل بولا کہ اچھا کہو ہم بڑا نہ مانیں گے تب اکرور نے کہا کہ اے راجا آپ نے جو حکم دیا وہ میں کرونگا لیکن آپ دیکھیں کہ راون اتنا بڑا پرتاپی کہ جسے موت کو قید کر رکھا تھا اور اندر کبیر نام ہتھیار جو پہاڑوں کو چور چور کر ڈالے رکھتا تھا وہ بھی موت سے نہیں بچا جو کوئی پیدا ہوا ہے وہ ضرور ایک دن مرے گا اور آدمی اپنی بھلائی کے واسطے بہت سی تدبیریں کر کے کچھ بچا رہتا ہے اور پریشور کی اچھا کے موافق کر مون کے پھل سے اُسکے برخلان ہو جاتا ہے تیل بھر گھٹ بڑھ نہیں سکتا جس طرح نادان آدمی یہ سب دیکھنے پر بھی نہیں سمجھتا کہ ہونہار نہ بردست ہے میرا کیا کچھ نہوگا اسی طرح تم نے اگم ہاندھکر جو تیر بچا رہی ہے اس میں نہ معلوم پریشور کئی اچھا تمہارے واسطے کیا ہو جاے جس طرح سب جو مرتے وقت ہاتھ اور پاؤں اپنے سپنگے میں وہی حال تھا راجی مجھکو معلوم ہوتا ہے میں تمہارے حکم سے رام اور کرشن کو بلاؤنگا لیکن اُن دونوں سے دشمنی کرنے میں تمہارا پڑاں نہیں بھیکا۔

دوہا	میں برندا بن جات ہوں تیرو بھل کچھ مانہہ	یہ کہہ آو دھام کو کنس گنو گھر مانہہ
------	---	-------------------------------------

اوتھیائے سینتیسوان۔ مارنا شری کرشن جی کا کیشی اور بھوما ستر دیت کو

شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت جس طرح شیام سندرنے کیشی دیت کو مارا اور ناردجی نے آکر شری کرشن جی کی ایشٹ کی اور بیوما ستر دیت نندال جی کے ہاتھ سے مارا گیا وہ کتھا کہتے ہیں منو کہ جب کیشی دیت کو کنس نے شیام اور بلرام کے مارنے کے واسطے بھیجا تب وہ اپنا روپ گھوڑے کے برابر بنا لیا اور چوڑا بنا کر پرات سے برندا بن کو چلا اور اپنے مالک کی اگیا پالن کرنے کے واسطے بڑی خوشی سے پو پو بھینکا رہے اور اُنکھیں لال لال نکالے ٹاپوں سے زمین کھودتا برندا بن میں آپہونچا اُسکی صورت دیکھتے ہی سب گوی اور گوال بالوں نے بہت ڈر مانکر جانا کہ ہم لوگوں کے واسطے یہ نہا پر لے آئی ہے اس گھوڑے کے ہاتھ سے ہماری جان نہیں بچگی جب یہ حال

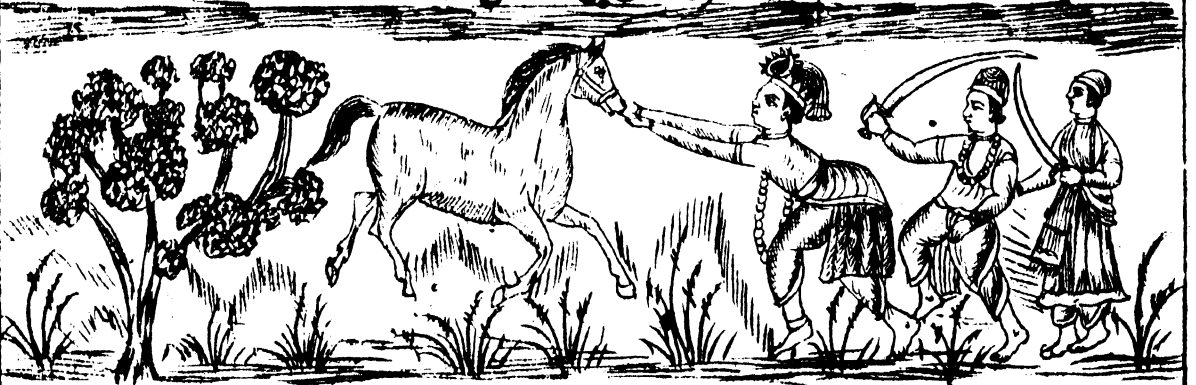
اپنا برج جاسیون نے دیکھا تب شری کرشن جی کے پاس جا کر سب حال کہا۔

دونا | بھج آیو کیشی آسرجان یونند لال | سنمکھ وا کے ہرکھ شون چلے کنس کے کال

شیام سندر نے چلے وقت سب برج بالاؤن سے کہا کہ تم لوگ کچھ سمت ڈرو میں ابھی اسکو مار کر تمہارا سوچ مٹائے دیتا ہوں یہ لگا کر اپنے بہاری نے کا چھاپنا ہاتھ لیا اور کیشی کے سامنے جا کر اسکو ملکا را کہ او کینٹ روپ راجتس جو تو میرے مارنے کے واسطے آیا تو اور زون کو کیوں ڈرا کر دم کا تا ہو مجھ سے آکر لڑ تو میں تیرا زور اور کرتب دیکھوں جس طرح چراغ کے اوپر تپنگے آپ سے اگر جل مرتے ہیں اسی طرح تو بھی بیان بھنے کے واسطے آیا ہو اب میرے ہاتھ سے جیتا بچا کجا بجا گیا یہ بات سننے ہی کیشی دیت کر وہ میں ہو کر شیام سندر کی طرف دوڑا اور جب اُس نے اپنے اگلے دونوں پہر اٹھا کر انکو ٹاپ مارنا چاہا تب مرنی منوہرنے دونوں پہر اُسکے پکڑ لیے اور اس طرح گھا کر پھینکا کہ جس طرح گرڑھی سانپ کو اٹھا کر پھینک دیتے ہیں جب وہ گھوڑا دو سو قدم پر جاگرا اور تھوڑی دیر تک بیہوش رہ کر پھر ہوش میں آیا تب وہ مجھ اپنا پھیلا کر اس ارادے سے شری کرشن جی پر دوڑا کہ انکو نگل جاوے اُس وقت شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ لوہے کے برابر کڑا بنا کر اس طرح اُسکے منہ میں ڈال دیا جس طرح سانپ بل میں گھس جاتا ہے جب بھت کاٹنے پر بھی شری کرشن جی کے ہاتھ میں کچھ گھاؤ نہ لگ کر سب دانٹ اُس گھوڑے کے ٹوٹ گئے تب شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ اُسکے منہ میں ایسا موٹا کیا کہ اُسے سانس لینے کی جگہ نہ رہ کر جان اُسکی نکلنے لگی اُس وقت کیشی نے من میں کہا کہ دیکھو جیسے پھیلی بنسی کو نکل کر جان اپنی کھوتی ہے اسی طرح میں نے نند لال جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جان کھوتی ایسا چا کر کیشی سے شری کرشن جی کا ہاتھ اپنے منہ سے باہر نکالنے کے واسطے بہت چاہا لیکن ہاتھ اُنکا نہیں نکلا آخر کو وہ گھوڑا چلا کر زمین پر گر پڑا جب پیٹ اُسکا پھوٹ کی طرح پھٹ کر جان اُسکی نکل گئی اور خون ندی کی طرح بہنے لگا تب دیوتوں نے اُسکے مارے جانے سے خوش ہو کر شری کرشن ہمارا ج پر پھول برسائے اور برندا بن باسی یہ آئندہ دیکھا کر بولے کہ او نند لال جی تم نے بڑے دُشٹ سے ہم لوگوں کا پُران بچایا اور نند اور جو داجی نے موہن پیارے کو گود میں اٹھا کر اُنکا منہ ٹوم لیا اور بہت دان اور دھچھنا موہن پیارے کے ہاتھ سے دلوایا۔

سورٹھ | بل موہن دو دوجاے چر پنجو جوڑی جگل | دیت ایس مناسے برج جاسی پر بھ کو سے

مارنا شری کرشن جی کا کیشی دیت کو



جب راجا کنس نے کیشی کے مارے جانے کا حال سنا تب وہ مارے سوچ اور ڈر کے اچھیت ہو گیا اور شری کرشن جی اُس کپٹ روپ گھوڑے کو مار کر تھوڑی دور آگے جا کر ایک کدم کے نیچے کھڑے ہو گئے اُس وقت نار دجی نے وہاں آکر اس طرح پرائی

استت کی کہ اتر کوئی ناٹھ بہت اچھا ہوا جو آپ نے کیشی دیت کو کسب دیشون سے زیادہ زبردست تھا مارڈالا ای بھگت اتما پر برہم پریشو
ای جوت روپ بھگوان ای آد پرش زرخن نرا کارچا نور اور شٹک اور شل اور ٹوشل پلوان اور راجا کنس اپنے بھائیوں سمیت اور
دنت بکر آدک اسکے مہتر مجھے مروسے کے برابر دکھلائی دیتے ہیں آپکو میری دندوت قبول ہوا ای دیندیاں بھگت بتسل ای دوشٹ دن
سنتن ہتکاری آپ اپنے گرو ساندینن کے مہ ہونے لڑکے جم پڑی سے پھر لادینگے آپکو میرا منسکار ہی ای بھگتا تھ جگ جیون ای مادھو
گنڈ انباشی ای بیکٹھ ناٹھ لچھی رن جراسندھ اور سپال آدک ادھری راجا اور راجپستون کو آپ مار کر اٹھارہ چھوہنی دل کا
مابھارت میں ناش کراوینگے میری دندوت قبول کیجیے ای کلیان ثورت گردھاری بہاری ای دین دیاں گوپی ناٹھ آپ سمدر میں
دوار کا پڑی بسا کر پانڈون کو لوک اور پرتوک کا سکھ دینگے میرا منسکار لیجیے ای دین دیاں دیت سنگھارن کال جن اور بھو ماسر
آدک کو آپ مارینگے اور سولہ ہزار ایک سو کینا جو اسنے اپنے ساتھ بواہ کرنے کے واسطے اکٹھا کی ہیں انکو آپ بواہینگے اور رکنی جی کی
اچھا پوری کرنے کے واسطے سہسپال آدک راجون کو جیت کر اس سے بواہ کریینگے اور آج کے تیسرے دن راجا کنس کو میں آپ کے ہاتھ سے نرا
دیکھو گا اور اندر پڑی سے آپ پارجات کا درخت لا کر ست بھا اپنی استری کے گھر میں لگا دینگے اور راجا زنگ کو گرگٹ کی جون سے بچھرا کر آپ
گت دینگے اور شینک من اور جانوتی کنیا جانوت ریچہ کے بیان سے لا کر آپ اسکے ساتھ اپنا بواہ کریینگے۔ ای ہا پر بھو کنس کے ادھرم کرنے
سے سب بد بنشی اور گنو اور براہمن کو پرتھوی کے اوپر بڑا دکھ ملتا ہے کہ پارتھوی کا بوجھ اتا رہیے ای سیناپت میں آپکی دیا سے آپکو
پہچان کر آپکی شرن آیا ہوں نہیں تو آپ کی بیلا پریم پارکا چتر کوئی نہیں جان سکتا ہے لیکن میں آپکی دیا سے اتنا جانتا ہوں کہ آپ بھگوان
کو سکھ دینگے اور گنو اور براہمن کی بچھا کرنے اور دیت اور ادھری راجون کو مارنے کے واسطے بار بار دنیا میں سنگن اتارے کر پرتھوی کا
بوجھ اتارے ہیں۔

چوپانی

یا بدھ سون مگو پچالون	نسدن شرن تمھاری جانون	سدا پھرون تمھے رنگ راتا	ہت سے گن گاؤن دن راتا
کر پا کرو میرو بھرم شاردو	بھوساگر سے پار اتارو	بار بار یہ بنتی کینھو	منشکار کر آیس لینھو
دووا	کال روپ سہسپال کے ماکھن پرتھو گوپال	نت نو لاکرت ہن برج میں موہن لال	

جبکہ اس طرح ناردمن تینون کال کا حال جاننے والے نے بہت استت شری کرشن ہمارا ج کی کی اور اسے پدا ہو کر برہم لوک کو چلے گئے
تب برندا بن بہاری گوال بانون کو ساتھ لیے بھانڈیر بٹ کے نیچے بیٹھ کر آپ راجا بنے اور بعض گوال بانون کو منتری اور کسی کو دیوان اور
کسی کو سیناپت اور کسی کو سپاہی بنا کر پھیل بھیا ول کھیلنے لگے اور راجا کنس جب ہوش میں آیا تب بیوماسر کو بلا کر کہا کہ سنو مہتر جھکو
شام اور بلرام سے اپنے پران کا کھٹکا دن رات رہتا ہے میں نے بننے دیت اُنکے مارنے کے واسطے بھیجیے اُن سب کو انھون نے
مار ڈالا اب تمھارے برابر کوئی دوسرا شور بھیکو دکھلائی نہیں دیتا ایسے تم برندا بن میں میرے واسطے جا کر شام اور بلرام کو ماراؤ
تو میں تمھارا بڑا احسان مانو گا یہ سنکر بیوماسر بولا کہ سنو ہمارا ج میں اپنا بدن تمھارے اوپر بچھاؤر سمجھ کر اپنی سامتھ بھر تمھارا حکم
مانو گا جو سیوک اپنے مالک کا حکم مانتا ہے اسکا نوک اور پرتھوگ دونوں بتا ہی یہ لکھ کر بیوماسر کنس سے پدا ہوا اور گوال روپ دھکر
جان شری کرشن جی کھیل رہے تھے وہاں آیا اور اُسے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے کہا کہ ہمارا ج میں بھی تمھارے ساتھ

کھیلنا چاہتا ہوں یہ بات شکر شری کرشن انترجامی نے اُس کپٹ روپی گوال کو پچھا کر کہا کہ تم اپنا سنہ یہ چھوڑ کر جس کھیل کے واسطے کہو وہی کھیل ہم تم سے کھیلین کپٹ روپی گوال بولا کہ جس طرح بھیریا اپنی پیٹیر پڑھتی اٹھا کر بھاگ جاتا ہے اسی طرح ایک لڑکا دوسرے لڑکے کو اپنی پیٹیر پر چڑھا کر دوسرے ہی کھیل کھیلو مرنی منو ہرنے کا کہنت اچھا جبکہ شام سندریو ما سہ کو ساتھ لیکر پھیل بچھا اول اور آنکھ منڈاؤل کھیلنے کے تب وہ کپٹ روپی گوال بہت لڑکون کو جو اسکو نہیں پہچانتے تھے چھپے وقت ایک کو اٹھا کر پھاڑکی گندرا میں رکھ آیا اور اُس گندرا کے دروازے پر پتھر کی سلا دھری جب سب گوالوں کو وہ گندرا میں چھپا آیا اور شری کرشن جی اکیلے رہ گئے تب کپٹ روپی گوال لٹاکر بولا کہ منڈنگا آج تمکو سب جڈ بنیوں اور ججیا بیوں سمیت مار کر راجا کنس کا کام بناؤ بنگا جب بیو ما سہ کو گوال تن چھوڑ کر اپنی اصلی صورت سے شری کرشن جی کو مارنے کے واسطے چھپتا تب شری کرشن جی نے اُسکا گلادبا کر جانور کی طرح لات اور گھوسوں سے اُسکو مار ڈالا اور گوال باؤن کو گندرا میں سے نکال لائے۔

مارنا شری کرشن جی کا بیو ما سہ رویت کو



اُس وقت دیوتا اور بدیا دھرون نے شام سندری پھول برسائے اور بڑی خوشی منائی شام کے وقت مرنی منو ہرنی بجائے خوشی منائے ہوئے اپنے گھر آئے اُسی دن رات کے وقت جسودا جی نے یہ سنا دیکھا کہ آج شام اور بلرام برندا بن میں نہیں ہیں کین چلے گئے یہ سنا دیکھتے ہی پہلے نندا اور جسودا جی نے بڑا سوچ کیا پھر پینے کی بات جھوٹی سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا۔

ادھیائے اتریسوان پہونچنا اکرورجی کا برندا بن میں واسطے لیجانے شام اور بلرام کے

شکر یو جی نے کہا کہ اور اجا پرچیت کا تک بدی دو ادسی کو کیشی اور بیو ما سہ رویت مارنے گئے اور اُسی دن پات سے جب اکرورجی کنس کے رتھ پر چڑھ کر برندا بن کو پہلے تب وہ راہ میں بچار کرنے لگے کہ دیکھو اس جہنم میں مجھ سے کوئی اچھا کام نہیں ہوا آج تک سب دن کنس ادھی کی سنگت میں پتے پھیلے جہنم میں نے نہ معلوم کون ایسا جگت اور تپ کیا تھا جسکے پھل سے اُن چرنون کا درشنن جسکا دھوون گنگا جی ہو کر تین لوک کو تارتی ہیں پاؤنگا جن چرنون کا دھیان برنھا دک دیوتا اور سکا دک رکھیشور اٹھون پہرا اپنے ہر دے میں رکھ کر اُسکی دھو

ملنے کے واسطے دن رات چاہنا رکھتے ہیں وہی دُور آج میں اپنے ماتھے پر چڑھا کر بھوسا گر پار اتر جاؤنگا۔

دو ہا | سلا سراپ توچن کرن ہرن بھکت اُریسرا | آج دیکھ ہون وہ چرن سکل شکھن کے چھیر

جس طرح پانی لوگ ست سنگ کرنے سے کرتا رہتا رہ جاتے ہیں اسی طرح میرا بھاگ بھی جگا جو کس نے بھگو شری کرشن چندرا نند کنڈ کے لینے کے واسطے بیجا اسی بہانہ سے میں بھی موہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی بہت جنم دُن کے پاؤن سے چھوٹ کر آنکھوں کا پھل پاتون گا نہیں تو مجھ ایسے پانی بوجھی سنساری مایا جال میں پھنسے ہوئے کو اُن پر بہنم پر میثور کا درشن کمان بلتا یہ سب سبھوگ اُنھیں بیکٹھ ناتھ کی کپا سے ہو اور جا کس نے میرے اوپر بڑی دیا کی جو بھگو اس کام کے واسطے بھیجا جس آد پریش بھگوان نے کالی ناگ کو ناتھ کر اُس کے ماتھے پر نرت کیا اور نند جی کی گنودین چرا گو پیون کے ساتھ راس منڈل رچا اور دیوتون کے واسطے تین قدم پرتھوی راجاہل سے دان لی اور دیولوک کا راج انڈر آدک دیوتون کو دے ڈالا وہی بیکٹھ ناتھ اپنا بال چرتہ رجباسیون کو دکھلا کر بہت طرح کا سکھ اُن کو دیتے ہیں جن چرنون کے درشن کے واسطے چھٹی جی اور نار دُن اور مار کنڈے اور امبریکھ آدک بڑے بڑے رکھیشو را اور ہاتا چاہنا رکھتے ہیں اُن چرنون کا درشن اور اسپرش سنج ہی میں گوال بائون اور گو پیون کو ملتا ہے اسلئے برنداہن باسیون کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے۔

دو ہا | نرا کار نریپ کو بھید نہ جانے کوے | جو کرتا سب بھکت کے ہاکھن پر بھہ میں سوے

آج بھگو اچھے اچھے سنگن دکھلائی دیتے ہیں ہرن میرے داہنے طرف سے بائیں کو چلے آتے ہیں اسلئے ضرور بھگو بیکٹھ ناتھ کا درشن طیکھا اور مَن وہ آد پریش ابناشی سب سے پہلے تھ اور ماہا پرلے ہونے پر بھی وہی بنے رہینگے جو بھگو اس بات کا سنڈیریم ہو کہ آد چرتہ بھگوان سنے کو واسطے سنسار میں جنم لیا تو کبھی ایسا منت سمجھنا انھوں نے کیول واسطے سکھ دینے اپنے مھکتون اور بھوسا گر پار اتارنے سنساری جیون اور مارنے دیون اور ادم میون اور بھار اتارنے پرتھوی کے اپنی اچھا سے جنم لیا ہو اُنکے بھید اور بھا کو کوئی بھی نہیں جان سکتا ہے وہ اتر جا ہی سب بھلے اور بڑے کے پیدا کرنے والے ہو کر سنساری مایا سے الگ ہیں اُنکو سھوگن اور رجوگن اور توگن نہیں بیا تیاؤ برنداہن کی بھا بیکٹھ سے زیادہ جانکر گوال بائون کو بڑھا اور شو جی سے کم نہ سمجھنا چاہیے۔

کپت

ایک برج زینکا پر چنتاسن دارڈارون ٹوکن کو وارڈارون سیوا گنج کے بہت رپین
 نتن کے پاشن پڑ کلپ برچھ وارڈارون رنا ہو کو دارڈارون گوپن کے ددار پین
 برج کی پھان پڑ شی رچی وارڈارون بیکٹھ کو وارڈارون کاندھری کے دھار پین
 کہت ا بھو رام ایک رادھا جو کو جانت ہون دیون کو وارڈارون نند کے کمار پین

اور دیت لوگون کو بھی بڑا بھاگن سمجھ کر میثور کی دیا انہی جانا چاہیے سو واسطے کہ جب بیکٹھ ناتھ اُنکو اپنے ہاتھ سے مارنے میں تب اُنکو بیکٹھ دسام رہنے کے واسطے دیتے ہیں جہاں ہزاروں برس تک تپسیا کرنے سے بھی آدمی نہیں پہنچتا ہے اور راون اور ہرنیا کش کی کٹھا جو اُنکے ہاتھ سے مارے گئے تھے اس بات کی گواہ ہو کہ سو واسطے کہ شام سندر کے ڈر سے اُنکے ساتھ دشمنی رکھنے والوں کو (یعنی راون وغیرہ کو) دن رات اپنے پران کا ڈر بکر کسی ساعت شام سندر کا سو روپ اُنکے چرت سے نہیں اترتا جی سے

دو لوگ گت ہو گئے دیکھو میرا بڑا بھاگ اُدسے ہوا کہ جس روپ کے دیکھنے کے واسطے بڑے بڑے ہوگی اور ساتا تینون لوک کے چاہنا رکھتے ہیں اسی ہونی روپ کو دیکھ کر میں اپنا ختم سوار تھ کر دنگا اور پہلے گوال بانوں کو جو دن رات سلینٹھ نامتھ کا درشن کرتے ہیں دندوت کرونگا پھر اپنا سر ہر چرنون پر رکھو وہ دھور اپنے ماتھے پر تھکا دنگا جو دھور بڑھا دک دیوتون کو بھی جلدی نہیں مٹی جب وہ دینا نامتھ جلکت کے مکت دینے والے دیا سے اپنا ہاتھ میرے اوپر رکھ کر مھکوا تھا ویٹھ تب میں اپنے برابر کسی تپسی اور گیانی کا بھی بھاگ نہیں سمجھو لگا لیکن میں ایک بات سے بہت ڈرتا ہوں کہ جو مھکوا کفس کا بیجا ہوا بھکر ایسا نہ کریں سو یہ سنندھ یہ کرنا نہ چاہیے جس طرح میں نسا با جا کر نسا سے انکی بھکت رکھ کر انکو اپنا ایشور جانتا ہوں اسطرح وہ اشتر جانی بھی سمجھے اپنا داس جا کر دیا ہی کریٹھ۔

دو با	ہر داسن کو داس ہون من میں کریشور اس	کنس دوت نہیں جانہیں ماکن پر تھ سکھ اس
-------	-------------------------------------	---------------------------------------

جب وہ دینا نامتھ میرا تھ پتر کر گھ میں لجا ویٹھ تب میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھ کر سب حال کنس کا سچا مچھا اُنسے کہدونگا سنساری جو دنوں یا روپی رسی میں بندھے رہنے سے مکت ہونا مکن ہے لیکن وہ دیندیا ل مھکوا اپنا ذات بھانی سمجھ کر ضرور بھو ساگر پار آتا رہیٹھ جسوقت وہ اپنی کرپا سے مھکوا چاچا انکر کچا ریٹھ اسوقت بڑے بڑے ہاتا ہاتا میرے اوپر ڈاہ کریٹھ۔

دو با	ایمن تو منت سوچ کر ان ہی کو ہر لاج	آی گاج سنوار ہین ماکن پر تھ برج راج
-------	------------------------------------	-------------------------------------

جب اکرورجی اسطرح بچا کرتے ہوئے تین کوس راہ دن بھر میں کاٹ کر شام کے وقت برندا ابن کے نزدیک پونچے اور وہاں زمین پر شری کرشن نے کے چرنون کا نشان سمین سنکھ چکر گدا پدم دھو جا کے نشان بنے تھے دیکھا تب اکرورجی نے رتھ سے اتر کر ان چرنون کی دھور اپنے سر اور آنکھوں میں لگائی اور اس جگہ کو دندوت کر کے کہا کہ جان پر تھارے چرنون کا آکار رہتا ہو دبان پر بڑے بڑے رکھیشور اور گیانی لوگ ہمیشہ دندوت کیا کرتے ہیں جب اکرورجی کو اسی بچار میں پریم پیدا ہو کر آنکھوں سے بہت آنسو بنے لگے تب سب گوب اور گوال سچی پریت انکی دیکھ کر اپنے پریم کا گھنٹھ بھول گئے لیکن اپنا بڑا بھاگ سمجھ کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن چرنون کی دھور اکرورجی اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں ان چرنون کی سیوا ہم لوگ دن رات کرتے ہیں اتنی تمھارے کر شکد یوچی تو بے کہ اور جا اسی وقت مرنی منہ بہر پیتا مہر پینے پھونوں کا گجرا گھ میں ڈالے ہرام جی اور گوانون سمیت بن سے گنو پرا کر ہینٹے ہوئے برندا ابن کے پاس پونچے۔

دو با	ماکن پر تھ گھ دیکھ کے روم روم سکھ پاسے	پریم بھاؤ سے گن ہوسے پر یو چرن پردھاسے
-------	--	--

اور اچا پر بھکت اکرورجی نے کبھی شری کرشن جی کے اور کبھی ہرام جی کے چرنون پر سر رکھ کر اسطرح اپنے آنسو دن سے اُنکے چرن دھوئے اسطرح دُنیا کے لوگ رکھیشور اور جاتا کے آنے سے اُنکے چرن دھوئے ہیں جب تھوڑی دیر بعد رونا اکرورجی کا کم ہوا تب اُنھوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ او ہمارا راج میں اکرورجی جنسی تمھارا داس ہوں یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی انکو اپنا بڑا سمجھ کر سر انکا اپنے پیرون پر سے اٹھانے لگے لیکن اکرورجی ایسے پریم میں ڈوبے ہوئے تھے کہ انکو کچھ اپنے قن بدن کی سندھ نہ تھی سر کون اٹھاوے اسلیے شام اور ہرام نے پریت پور تک اپنے ہاتھوں سے سر انکا پکڑ کر اٹھالیا اور چاچا ککر بڑے آدر سے پھینٹے لگے تب سندھ جی اکرورجی کے گلے لے جبکہ مومن پیارے بڑے پریم سے آسن پر بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے انکا چرن دھونے لگے تب اکرورجی شرمندہ ہو کر اپنا پانوں مرنی منہ کی طرف سے کھینچنے لگے لیکن شام سنندھ پانوں انکا نہ چھوڑ کر اپنے کہ اچاچا تم ہمارے باپ کی جگہ ہوا سلیے

تھاری سیداکرنا ہکو اچت ہویہ لکر شری کرشن جی نے اکرورجی کا چرن دعو یا اور اُنکے بدن میں عطر اور چند نلگا کر ٹیسے پر ہم نے چھتیس طرح کے کھانے کھلائے اور ہاتھ دھلا کر زبان اور الایچی دی جبکہ اکرورجی کھاپی کر پنگ پر لیٹے تب شام اور بگرام اُن کے پانوں ڈابنے لگے اور نند اور اپندر آدک نے اکرورجی کے پاس آکر پوچھا کہ کوسد یو جی اور دیو کی کیسے ہیں اور راجا کنس کس طرح پر جا کا پالن کرتا ہے ہمارے جان میں جب تک کنس ادھر ہی جیتا رہیگا تب تک گنو اور براہمن اور پر جا کو اُسکے ہاتھ سے سکھ نہیں ملیگا جہاں کا راجا ادھر ہی اور نرمی ہوتا ہے وہاں کی پر جا سکھ سے نہیں رہتی جس کنس نے پچھ بیٹے اپنی بہن کے بنا اپرا دھ مار ڈالے اُسکو بد بھک سے زیادہ سمجھنا چاہیے یہ سنکر اکرور نے کہا کہ جب سے کنس پیدا ہوا ہے تب سے جد بھئی اور پر جا لوگ دکھ پاتے ہیں جس طرح بکری کے غول میں ایک بھیڑیا رہنے سے اُلکوا اپنی جان کا ڈر لگا رہتا ہے اسی طرح متھرا باسیون کو کنس کے جینے تک سکھ نہیں ملیگا اسکا حال سب تم جانتے ہو ہم کیا کہیں۔

اوصیائے انٹالیسوان۔ جانا شام اور بگرام کا اکرور کے ساتھ متھرا میں

شکر یو جی نے کہا کہ اکرور راجا پر بھیت سب نند اور اپندر اکرورجی سے متھرا کا حال پوچھا اپنے اپنے استھان پر گئے تب شام اور بگرام نے جیسا بچا راہ میں اکرورجی کرتے آئے تھے ویسا ستان اُلکا کر کے پوچھا کہ ای چا چا آپ دیا اور پریت کی راہ سے ہکو دیکھنے کے واسطے آئے بہت اچھا کیا لیکن تمہارے چرنوں پر جو ہم تمہارے لڑکوں کے برابر ہیں کس واسطے گر کر ہکو دوش لگایا ہکو تمہاری سیداکرنا چاہیے بھلا یہ تو بتاؤ کہ متھرا باسیون کا دن کیوں نہ گزرتا ہے اور سد یو اور دیو کی ہمارے ماتا پتا اچھی طرح سے ہیں اور راجا کنس ہمارا ما بڑا پانی پیدا ہوا ہے جو گنو اور براہمن اور جد نبیوں کو دکھ دیکر ناش کیے دیتا ہے اور ہکو سد یو اور دیو کی اپنے ماتا پتا کے قید ہونے کا حال سنکر بڑا سوچ ہوا ہے سچ پوچھو تو وہ لوگ ہمارے واسطے اتنا دکھ پاتے ہیں جو وہ ہکو گوئل میں لاکر نہ چھپاتے تو کیوں اتنا دکھ پاتے جب وہ ہماری یاد کرتے ہوتے تو اُنکو بہت رنج ہوتا ہوگا بڑا شچرچ ہو کہ دیو کی جی کے پھر ٹکے مارنے اور اتنا پاپ بٹورنے پر بھی کنس کا من ادھر مرنے سے نہیں بھرا اور یہ بتلائیے کہ اچھا آیا یہاں کیوں نہ ہوا اور آپ سے راجا کنس نے چلتے وقت کیا کہا یہ بات سنکر اکرورجی نے گھرے ہو کر اور ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ ای بیکٹھہ ناٹھ انتر جامی کنس کے اینت کرنے کا حال آپ کو سب معلوم ہی میں کیا کہوں کنس سد یو اور اکر سین کا پرن لینے کے واسطے ہر روز راہ کرتا ہے لیکن وہ لوگ اپنی کرپا سے آج تک بچے جاتے ہیں اور کنس کا حال جو کچھ آپ نے سنا ہے اسی طرح پر ہی جبکہ رکھنا دیت آپ کے ہاتھ سے مارا گیا تب نار دمن نے اکر کنس سے کہا کہ تیری موت شری کرشن جی کے ہاتھ سے ہے اور وہ نند اور جسوداجی کے بیٹے نہیں ہیں سد یو اور دیو کی کے بیٹے ہیں یہ حال سنکر کنس نے پھر سد یو اور دیو کی کو قید کیا اور اسی دن سے تمہارے پرن مارنے کی مدد میں رہ کر دھنکھ جگت کے ہانے سے تم دونوں بھائیوں کو اور نند جی آد کو بلانے کے واسطے مجھ کو بیان بھیجا ہے یہ بات سنکر شری کرشن جی نے بگرام جی کی طرف دیکھا اور نہیں دیا اور نند جی سے کہا کہ ای بابا اکرورجی جد گل میں بڑے ساتا ہکو کر کنس کی اگیا انسا دھنکھ جگت کا اتساہ دیکھنے کے واسطے ہم لوگوں کو بلانے کے واسطے یہاں آئے ہیں اُنکے ساتھ جانے میں بہت اچھا سوگا تم بھی گوپ اور گوالون سمیت دہی اور ماگھن آدک بھیٹ لے کر چلو۔

گئے سکل مہجے تن بھیے بل تہ کال

ماگھن پر جی کی بات یہ سنکے کوئی گوال

اکرور جی پر بھیت نند جی شری کرشن جی کی بات کی کئی مرتبہ پر پچھائے چکے تھے اسلئے انکی بات کو دیکھنا اچت نہیں جانا اور نند

نے تمہارا کیا ایراد کیا ہے جو ہکو پیٹھ دکھا کر چلے جاتے ہو۔

دوہا ایک سنگھی ایسے کے مین سوچت من مانہ جوشت جسد باند کے ہمین چھانڑہین نانہ

گوپیان اس طرح شری کرشن جی کو ککر پھرا کر درجی سے بولیں کہ اڑی کر در تم ہم لوگوں کا دکھ نجا کر جسکے آدھین ہا سے پزان ہمیں اسی کو اپنے ساتھ لیے جاتے ہو اب ہمارا جینا کیسے ہوگا کیون ایسا کرتے ہو ایسے جینے سے تم ہکو مار ڈالتے تو اچھا تھا اور اگر رو دیا ورت کو کہتے ہیں تم اپنے نام کے برخلاف نزدیکی پن کرتے ہو جیسا دکھ ہم لوگوں کو راجا کس نے دیا اسکا دندڑ موہن پیار سے سے پاویگا دوسری سنگھی بولی کہ دیکھو بزخمابی ہم کو استری کا تن دیکر ہمارے اوپر کچھ دیا نہیں کرتے ہم لوگوں کی بھونڑ رو پی آنکھ ککل رو پی کھا رہند موہن پیار سے کو دیکھنے کے واسطے دن رات چاہتا رکھتی ہیں کہو اب کس طرح ان آنکھوں کو بنا دیکھے سانولی صورت موہنی صورت کے مین ملیگا۔

دوہا ماکن پرچھ کو روپ رس پیت رہے جو نت اب کھاری محل کوپ کو کہ بدھ آدے چیت

اور سنگھی بولی کہ سچ پوچھو تو برضا اور اگر رو کا کیا دوش ہے یہ سب کھوٹائی موہن پیار سے کی سمجھنا چاہیے کہ اچھا چت بھی اُنکے بدن کی طرح کالا ہے ہوگوں نے اپنے کل پر وار کی پریت چھوڑ کر اپنا پریم اُسے لگایا تھا اب یہ ہکو اس دکھ سا گر مین چھوڑ کر چلے جاتے ہیں متھرا پڑی کی استریاں دن رات موہن پیار سے کی بھینٹ ہونے کی اچھا مین رکھ کر پیشور سے بردان مانگتی تھیں اب پریشور نے اُنکی نبی سنی اور سنگھی بولی کہ متھرا کی استریاں روپ اور گن سے بھری ہیں شیا م سندر اُنکی پریت مین پھسکر وہاں ہی رہ جائینگے اور ہم لوگوں کو بھول کر بیان کیوں آدینگے اُن استریوں کا بڑا بھاگ ہے جو مین ہرن پیار سے کے ساتھ سنگھ اٹھا دینگے نہیں معلوم ہمارے تپ مین کیا بھول پڑی کہ ہم سے ہمارا پیارا ٹیچھتا ہے اور گوپی بولی کہ کج متھرا کی استریوں کو اچھے اچھے سنگن ہوتے ہونگے کہ وہ لوگ شیا م سندر کا درشن پا کر اپنی آنکھوں کا پھل پا دینگے اور سنگھی بولی کہ شری کرشن کو متھرا مین کسی نے نہیں بلایا اُنکا مین متھرا کی استریوں کے دیکھنے کے واسطے چاہتا ہے اسی واسطے یہ بہانہ کر کے جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ اس چت چھوڑنے ہم لوگوں کے ساتھ کون بھلائی کی ہے جو وہاں کی استریوں کے ساتھ کرینگے خوبصورت آدمی اپنی خوبصورتی کے گھنڈے کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتے دوسری بربلا بولی کہ برناباں باسیوں کے دن اب بڑے آئے ہیں اور متھرا باسیوں کا نصیب جاگا اسی سے موہن پیار سے وہاں جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ یہ اگر ہمارے واسطے ہم ڈوت بنکر آیا ہے جو طرح کسی بھوکھے کے آگ سے کوئی کوڑا اٹھاتے وقت تھالی بھوجن کی گھنچے لے اسی طرح یہ ہکو شیا م سندر سے الگ کرتا ہے یہ کون نیا وہ کی بات ہے کھیلی کو پانی سے نکال کر گرم ہالوں مین ڈال دے شاید ہم کو دکھ دینے سے اِسکو کچھ ملتا ہوگا ایسے ایسا کرتا ہے۔

دوہا جو دکھ دیوے جیو کو فہا کشٹ سوپاے بووے بیج بول کو تو ام کمان سے کھاسے

اور سنگھی بولی کہ اڑی پران پیاری را مین کسی کو دوش لگانا چاہیے ہمارے کھوٹے دن آنے سے ہمارے پران پیار سے جاتے ہیں ہمارا بھاگ جو اچھا ہوتا تو اگر وہ کیوں آنا جو وقت گوپیان اپنے اپنے بڑہ کا دکھ ایک دوسری سے کہہ رہی تھیں اسی وقت شیا م اور پریم چلنے کے واسطے رتھ پر چڑھے تب گوپیوں نے کہا کہ دیکھتی ہو شری کرشن جی ہمارے رونے اور ہلاپ کرنے پر کچھ دھیان نہ کر کے متھرا جانے کو طیار ہو گئے۔

دوہا ماکن پرچھ آند سون چرٹھ سیتھے رتھ مانہ بہت بھلو ہے سار تھی اب ہون ہانکت نانہ

اور گوپی بولی کہ ہم سب اپنے کل اور پر وار کی لاج چھوڑ چکی ہیں جب رتھ بیان سے چلنے لگے تب شیا م سندر کی کرکڑ کر روک رکھو جس مین ہانے نہ پادین یہ سنکر دوسری گوپی بولی کہ اڑی پیاری سچ کہتی ہو جبکہ میرا پران ہی موہنی صورت نے ہر لیا تب اُنکو کس طرح جاسنے دو گئی

جس لاج کے بارے پر بیشتر سے بڑھ گیا ہو اس لاج کو چھلے بھلاڑین ڈال دیو اسوقت لاج کرنے میں پیچھے سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا دوسری بولی کہ ہم لوگ بوری ہو کر پڑی زمین اور وہ ستر اگی استروں کے ساتھ جا کر سین اڑا دین یہ بات کیسے ہونے پاو گی بھلا لاج سے کچھ کاٹ کر رکھ کر اپنا کام نکالنا چاہیے دوسری گوپی بولی کہ ہم لوگوں کو اس موزنی صورت کے دیکھنے سے شکم ملتا تھا شواب جاتے ہیں بھلا دین بھر تو ہم یہ سمجھتی تھی کہ گو پڑنے بن کو گئے ہیں لیکن شام کو بنا دیکھے ہمارا بڑا ان کیسے بیگنا اور گوپی بولی کہ اسی شکم اُس دن چاندنی رات کی بات سمجھو یاد ہو یا نہیں جب شام سندر نے ہم لوگوں کے ساتھ راس کر کے شکم دیا تھا دوسری گوپی بولی کہ اسی شکم جو کوئی انکی لیا کو بھلا دے اُسکو بانور سمجھنا چاہیے دوسری گوپی بولی کہ جب شام کے وقت برنما بن بہاری بن سے گو پڑا کر گھرتے تھے تب اُنکے گھونگھروالے بانوں پر دھور پڑی ہوئی کیسی شوبھا دیتی تھی کہ ہم لوگ راستے پر بیٹھ کر انکا درشن کرتی تھیں تب انکی چھب دیکھنے اور نبی سننے سے کیسا آند ملتا تھا تا اب وہ شکم کیسے ٹیکھا۔ اسی راجا پر بھیت اسی طرح سب گو پیان بوریوں کی طرح اپنے بڑے کا حال شام اور بگرام اور اکرو کو سنا کر بلاپ کرتی تھیں اور لاج چھوڑ کر بار بار اسی مادھو اگی گنڈا اگی گنڈا اگی گنڈا اگی بیکنٹہ ماتھا اگی گوپی ماتھا اگی شام سندر اگی مری منو ہر اگی من ہرن پیارے اسی برجاتھ اگی دکھ بھجن نند نندن پر بیشتر کے نام پکار کر انکو اپنا دکھ سناتی تھیں اُسوقت اُنکا رونا اور بلاپ کرنا دیکھ کر کون ایسا چیتن جیو دہا ن تھا جسے آنسو کی دھارا اپنی آنکھوں سے نہ بھائی ہو جبکہ جڑ روپ درختوں سے بھی اُنکا دکھ نہیں دیکھا گیا تب جڑ سے ڈالی تک اسے سوچ کے ہنسنے لگے اور اکرو اُن سب کا حال دیکھ کر راجا کنس کی آگیا اور اپنے تن کی سدھ بھول گئے جب گو پیوں کا بلاپ اکرو سے دیکھا نہیں گیا تب رتم پر چڑھ کر یا لکنا چاہا اُسوقت گو پیوں نے دوڑ کر رتھ کو کھڑا کیا اور بڑی عاجزی سے بنے کیا کہ اگی گوپی ماتھا تم کس واسطے ہم لوگ ابلا انا تھ کو اپنے بڑے ساگر میں ڈبو کر پران لیا چاہتے ہو بھوکھی اپنے ساتھ لچھو تو دھنکے مگت کا اُنسو اور راجا کنس کو دیکھ لو میں ہم لوگوں نے اپنا گل اور پردار اور لوک لاج چھوڑ کر تیسے پریت لگائی تھیں تم کیوں ایسے بزدلی ہو کر ہمارا پران لیتے ہو تم اکرو کے ساتھ جو رتھ ساج کر آیا ہو نہ جاو تو کنس تمھارا کیا کرے گا یہ اپنا سٹھ کالا کر کے پھر جائیگا اسی راجا اُسوقت ایک طرف تو گو پیوں کی یہ دساتھی کہ دوسری طرف سے جیو داجی روتی ہوئی آکر لوہین کہ اگی اکرو تم کیوں میرے پران پیارے کو لیے جاتے ہو انکے بنائیں کس طرح جیو دگی۔

<p>دو با سورٹھ</p>	<p>کہا دھنکے لیے دیکھ ہین بالک ایت اگیان مین نہیں دیون جان موزدھن کے شام دھن</p>	<p>کیونکس کچھ کپٹ یہ پرت مونیہ اُس جان رینہ کنس بڑ پران کو جیوے نند نند بن</p>
<p>کبت</p>		
<p>پران کے ادھار سے میرے بارے لیے پڑھارے چاہیں بھوپ کے اکھارے جہاں ہمارے بچے فوہین پیر بڑی ہوشیر بوڑت ہی بڑگ تیر کیسے کیسے دھرون دھیر پریم کے ادھور میں ڈارے بڑ کنس کار اگار میں زنجیر بھراے ری پیر جڑ جاے دھن دھام چور میں جو پڑے کھنیا بل بھیا دوو لال میرے کھیلین کہہ تیا بن نہیں کے حضور میں</p>		
<p>اور روہنی ماتا رو کر کہنے لگی کہ شام اور بگرام برج گوگل کے پران ادھار میں انکے چلے جانے سے ہم لوگ کیسے جوہنکے پھر جسو دہا ماتا بہت بلاپ کر کے بولی کہ اگی موزن پیارے تم میری مٹا چھوڑ کر کیوں جاتے ہو میں تمھارے اوپر پھنڈا ہو کر کستی ہوں کہ اپنی ماتا کو چھوڑ کر کیوں جاتے ہو تمھارے دیکھے بنا مجھ سے ایک ساعت نہیں رہا جائیگا جب جسو دہا ہی کے یہ سب کہنے پر بھی موزن پیارے</p>		

رتم پر سے نہیں اترے تب جسود ابیا مل ہو کر زمین پر گر پڑی اور بہت بلا پ کر کے کہنے لگی کہ ای پران پیار سے تم کھڑے ہو کر میرا پران ہی لیا چاہتے ہو مجھے اگر در مارنے کے واسطے برندا میں آ کر میری بڑھتی سے کی لکٹیا پھینے لے جاتا ہوا بیٹا تم کو کچھ دیا نہیں آتی ہو مجھے اس طرح چھوڑ کر چلے جاتے ہو ای راجا پر پھپھت جب اس طرح جسود اور روہنی اور گوپیان رتم پڑ کر روئے گئیں تب توہن پیار سے ہنستے ہوئے رتم پر سے اتر کر بولے کہ تم چننا مت کرو میں ایک آدمی تمھارے پاس بھیجوں گا اسوقت جسود اسی توہن پیار سے گولے لگا کر بڑی ہنسی کر کے بولیں کہ ای بیٹا تم دھنکے جگت دیکھ کر جلدی چلے آنا وہاں کسی سے پریت لگا کر اپنی ماما کو مت بھول جانا یہ سن کر مری منور ہر نے جسود امانا کو بہت دھیرج دیا اور شری دانا گوال سے بولے کہ تم گوپیون سے کہدو کہ سوچ مت کریں میں پھر لوں گا جب شیا م سندر اس طرح سب کو دھیرج دے کر اور امانا کو دندوت کر کے رتم پر چڑھے تب نند جی نے جسود اور گوپیون سے کہا کہ تم ادا س مت ہو میں شیا م اور برام کو دھنکے جگت دکھا کر جلد ہی اپنے ساتھ لے آؤں گا لیکن اس بات کا ڈر ہو کہ راجا کنس شیا م اور برام سے کچھ دغا نہ کرے یہ بات سن کر ایک بوڑھے آدمی گیان وان نے کہا کہ ای نند جی شیا م سندر پر برہم پریشور کا اوتار میں انھون نے برتھوی کا بھارتا رنے کے واسطے جنم لیا یہی راجا کنس کو کیا سمجھتے ہیں موت کی بھی موت انکے ہاتھ ہی ہے سنکر نند آدک کو دھیرج ہوا اتنی کتھا سن کر راجا پر پھپھت نے پوچھا کہ ای من ناتھ بڑا شیرج ہو کہ اگر در جی نے یہ دسا جسود اور گوپیون کی دیکھ کر کچھ دھیرج انکو نہیں دیا شکد یو جی بولے کہ ای راجا اسوقت اگر در جی نے اتنا پیون سے کہا تھا کہ شیا م سندر بھرتے ملکر سکھ دیئے جب راکور نے سب کو روتا چھوڑ کر شیا م اور برام کا رتم سندر کی طرف بانکا اور نند جی گوال بالون سمیت گاڑی آدک پر بیٹھ کر اگلے ساتھ چلے تب جسود ابیا ملے بلا پ سے بولی۔

چوپائی

توہن ادھر دیکھ تو لیجے یو نہار جنم کو کھیندو یہ کہہ گوال سکھن کو پھیرو ایسے کہ جسمت بلکھائی تلپھت بھلی رام متاری	چھڑت لال بہن کچھ دیکھے بہڑ برج میں ہوت اندھیرو اپنی گائے جاے کے گھیرو کیے جتن بہ پران نہ جانی ات بیا گل سب برج کی ناری
--	--

دوہا

دیکھ دکھت برج لوگ سب اور جسود امانا سے
تسہ ہر یہ کہ سکھ دیو بھرتین گے آے

جب تک رتم کی دھو جا اور دھور اڑتی ہوئی جسود اور گوپیون کو دیکھ پڑتی رہی تب تک ان سب کو امانا ہی رہی کہ اب بھی ہارے پران پیار سے لوٹ آویسے اسلئے وہ سب رتم کی طرف ٹنگی باندھ کر دیکھتی رہیں جب رتم دور نکل جانے سے اسکی دھور بھی نہیں کھائی گئی اور گوپیون کا شن برج میں رہ کر من دھور کی طرح اڑتا ہوا شری کرشن جی کے پیچھے پیچھے چلا گیا تب سب گوپیان اور جسود جی بیوش ہو کر زمین پر گر پڑے تب کچھ ہوش آیا تب روتی پیتی ہوئی گھر کو چلین لیکن انکو شیا م سندر کے برہ سے مدد نہیں سوجھتی تھی تب ایک سکھی جسود امانا سے بولی۔



سورتمہ کہ اگرین برع جاے من ہرے گئے سا فور و یرت نہ آگے اسے باجھے ہی لوچن گمت

جانا شیا م اور بلرام جی کا مترا کو اور کے ساتھ

دو ما سورتمہ یوں ج تیر پختاے سب دیکر سو دا دین سب بچ برم ادا س برہن دکو سمیت سپن سب آئین اپنے گران کلینت بدن لین رہے پران یہ اس شیا م کیوں ملین بکس

گیت

لنگل اکرور کرور پیری کا ہو جنم کو چٹیک سی دار سر لکے برج مور کیو
 بیاکل بجال بانیشی دھ شیا م بن میں سی پلہو نو پریم رس جھور کیو
 چرن اٹھاے پکرت چوت اوچے دھام چڑھ چٹنا من چہن سب جو رگیو
 بار بار گمت بسور جل نین نور دھو نارت آڑاب رتھو دور کیو

۴۱۷

اور اجا اسی طرح سب گویاں اور جسو در جی شیا م سندر کے رہے بن بیاکل رہ کر انکی جرجا میں دن اپنا کائے لکین اور کرور جی نے چلے وقت
 اپنے من میں ادا س ہو کر کہا کہ دیکو میں نے راہ کھن ادر می کے کئے سے بست بر کام کیا کہ شیا م اور بلرام کے مارے جانے کی تہیر
 سننے اور دیکنے پر بھی انکو اپنے ساتھ لے جاتا ہوں میرے برادر دوسرا کوئی پاپی سنسا رٹن ہوگا جب کھن شیا م اور بلرام کو مار ڈالے گا
 تب سب بر جیا لاکھو میں روتے اور بلا پکرتے چھوڑا یا ہوں وہ بہت دکو با دینگی اس ادرم کرنے کے بہتے مجھکو نہ معلوم کون ترک ہوگنا
 پڑے گا سری کرشن انتر جامی نے اُنکے من کا حال جان کر بچا کیا کہ دیکو اور ایسا گیا فی مجھکو دکو سمجھ میرے مارے جانے کا پسچ کر لگا

اس لیے اسکو اپنی نھا دکھا کر یہ سوچ اسکا چھڑا دینا چاہیے جب اگر وہ جتنا کھارتے پونچے اور ترہا اپنا دخت کے نیچے تھیام اور بلا سمیت کھڑا کر کے نہانے گئے تب میں ہیام نے نندہ سے کہا کہ تم گواں با لون کو ساتوے کراگے چلو اگر وہ جی سہان اور پوجا کر لین تو میں ہی آہو چتا ہوں یہ بات سنکر نندہ جی گواں با لون سمیت آگے بڑھے اور اگر وہ جی نیچے پانی میں غوطہ مارا دے سری کرشن جی کو پانی کے معتد رکھا جب آئیں جی مان کر سر اپنا باہر نکالا تب باہر ترہا بڑھے دیکھا دوسری مرتبہ پھر غوطہ مارا تو وہی حال پھر دیکھا جب تیسری مرتبہ غوطہ لگایا تو کیسا دیکھا

درشن دینا سری کرشن جی کا اگر وکوجنا جل میں



کہ سری کرشن جی ساتوںی صورت موہنی صورت بھی سمیت جڑاؤ گنا سب انگ رنگ پر پینے کی لہر و چندن کا لک لکھائے کو ستم من اور چینی مالا اور نہ مالا گلے میں ڈالے پینا مبر اور خیدو کا جوڑا پینے پڑنا شیشی اور چھتری جوڑا پینے سے شکم ہر گد اپدن دھارن کیے شیش ناگ پر برہتے ہیں اور شیش جی سفید رنگ ہو کر اپنے ہنر اور سر پر جڑاؤ کریت مکت باندرے نیلا مبر پینے بہت سو بھایمان دکھلائی دیے اور شیام سندھ گونگھوڑے با لون پر جڑاؤ مکت ساجے مکرارت کتھل پینے سندھ ناسکا منوہر کیوں ترہی چتون بجلی سے دانت چکتے سندھ سندھ سکرانے ات سندھ بھی چوڑی چھاتی گہری نا بھرتلی کر موٹی جانگمو با لون کے ناخن چکتے ہوئے ایسے ہا سندھ دکھلائی دیے کہ جکا نرن نہیں ہو سکتا اور جو اور نکس اور بچر آدک کی رکھا پاٹون کے تلو سے میں دکھلائی دے کر اور کیا دیکھ پڑا کہ سری رحما جی اور سری ہما راجی اور اندر اور برن اور کیر لک دیوتا اور نوجو گیتھور اور نارڈن اور مارکنڈے اور بھگ آدک رکھیشور اور ستکا دک اور گڑھی اور اٹھو بی دیوتا اور موت اور جو بیس تو اور دھڑا اور برہلا آدک بھگت اور بیدیا س اور انچاس پون اور اٹھو دیکھال اور ساتون پپ اور ساتون سمندر اور بارہون سورج اور چندرا اور چاند لکھیا رکھیشور اور گن اور دھرم راج اور کامدھین اور کامدیو اور ساتون برہمی اور تیدیا دھ اور سدا اور گندھرب اور دیہ پیر اور گنگا اور سر سوئی آدک ندیاں دارتھتی اور شیشیہ اور چھو اور اچھس اور کنس اور دیو کینان اور سب برت

اور سب تیر تھو اور کلب بر چھڑا دک اپنا اپنا روپ رکھے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑے کڑے استنت کر رہے ہیں اور اپسراناج دکھلا کر گندھ پ لوگ گانا سنا رہے ہیں اور برہما جی آدک دیوتا استنت کر کے شری کرشن کے تیج کے آگے کھڑے ہونے کی سامتھ نرکھک تصویر کی طرح چپ چاپ کڑے اُنکا ستھو دیکھ رہے ہیں کسی طرف سری کرشن نے اُنکو اٹھا کر دیا کی راہ سے دیکھ دیا وہ خوش ہو کر اُنکا گنا بنا دگانے لگا انہیں سے بعضے سری کرشن جی کے اوپر چڑھاتے تھے بعضے اُنکو دھوپ دیپ کر کے خوشبو دار پھولوں کا گڑا ہناتے تھے اور بعضے اُنکو بہت طرح کی بحینٹ دے کر بار بار دندوٹ کرتے تھے۔

دو ما | ماگن پر بھو بر جتا تم کے سبھی دیوتا سا تم | ہاتھ جوڑ استنت کرین دھرم جرن پر ماتھ |
جب اکر کوک پاسب مہاشیام سندر کی جننا جل میں دیکھ کر شہواں ہوا کہ شری کرشن جی پر بھرم پریشور کے اوتا ہیں تب وہ اپنا سچ اور سند یہ چھوڑ کر چیز بچی روپ کے پاس چلے گئے اور چرنون ریگر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

دو ما | تن من رہو بھولا کے دیکھ روپ ابھرام | ماگن پر بھو گمشام کو لایو کرن پر نام |
اتنی کھانسا کر شکھدیو جی بولے کہ اسی را جہ جو کوئی اس دھیان کو پریت سے گئے اور تھے تو تم جانو کہ اُسکو شیام سندر کے درشن ملے۔

ادھیامے چالیسواں۔ استنت کرنا اکر ورجی کا شکر کرشن جی کے چتر بچی روپ کی جننا جل میں

شکھدیو جی نے کہا کہ اسی را جا پر بھت جب اکر ورجی نے شری کرشن جی کی مہا جننا میں اس طرح دیکھ کر اُنکو پورن برہم جانا تب اسی جگہ اس طرح پر کرشن بھگوان کی استنت کی کہ اسی را تھو نرنجن آب تینون لوک کے مالک ہو کر جنم اور مرن سے رہت ہیں اور کوئی ایسی سامتھ نہیں رکھتا کہ آپ کی لیلیا اور آدانت کا بھید جان سکے میری دندت آپ کو پہنچے یہاں سنکر را جا پر بھت نے پوچھا کہ اسی من ہاتھ جوڑ پر بھرم پریشور کے بھید کو کوئی نہیں پہنچ سکتا تو پھر اُنکی مہا مانسے والا کسکو کھانا چاہیے شکھدیو جی بولے کہ اسی را جہ اُنکی مہا ماننا بہت کٹھن ہے لیکن تم جتنے جو بڑا ورتین دیکھتے ہو سب میں انہیں کے تیج کا پرکاش سمجھو جو کس سنسار میں دندت آتا ہے وہ سب پریشور کی اچھا اور مہا سے پیدا ہو کر انہیں کاروب ہے سنسار میں کوئی کوئی گیانی اور تپسی پریشور کے دھیان اور اسمن کے پرتاب سے کچھ کچھ بھید اُنکا جان سکتے ہیں۔

دو ما |
ماگن پر بھو کرتا رکو جانین یا بدھ لوگ | گھٹ گھٹ میں بیا پاک سد اپن ب کرنے جوگ |

اسی را جا پر بھت اکر ورجی نے سری کرشن جی سے جننا جل کے بھیر تیرے کیا کہ اسی ہمارا ج آپ برہما اور ماد دیو جی آدک دیوتا اور تینون لوک کے مالک ہیں جس طرح ندی اور نالوں کا پانی بھکر سندر میں مل جاتا ہے اسی طرح سنساری آدمی جو پوجا اور دھیان اور دان دوسرے دیو کے نام پر کرتے ہیں وہ سب آپ کو پہنچتا ہے اور جرنے کے سچے سب جو آپ کے روپ میں مل جاتے ہیں آپ اُنکو گوجر میں برہما دک دیوتا آپ کی مہا اور گن کو نہیں پہنچ سکتے دوسرے کی کیا سامتھ جو آپ کی مہا کو جان سکے میری دندت لیجئے اسی اکر ورتین نرا کار چارون بید آپ کے شواںسا ہو کر آپ کے آد اور انت کو نہیں جانتے اور آپ گھٹنے اور بڑھنے سے رہت ہو کر اپنی تعریف کرانے کی سبھی کچھ بچا ہ نہیں رکھتے جیسے گوز کے ٹھنگے اور جل کے جیو اپنا حال نہیں جانتے ویسے سب برہماند کے جیو

ستون اور توگن اور رجون سے پیدا ہو کر مایا کے بس ہو کر نگوینین پہناتے اور تمھارے برات روپ کے ایک ایک روئین میں بہت سے برھماندہ سطر بندھے ہیں کہ جس طرح گورک کے درخت میں پھل لگے ہوتے ہیں میں آپ کے اس برات روپ کو نشکار کرتا ہوں اور پورن برہم نزل روپ آپ جو دھون ہون کے کرتا اور دھرتا ہو کر کیوں گوا اور براہمن اور ہر جگتوں کے ادھار کرنے اور شکو دینے اور ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے سنسار میں اوتار دھار کرتے ہیں۔

چوپائی

ہنس جب دھر کے اوتار ا

نیر چہر تم کرت نیا ر

ای جوت روپ دینا نامہ آپ کے سس روپ دھر کے مہ کو پاتال سے نکالا اور ہر گویا اوتار سے کر مدہ کیشودیت کو مارا اور سہرے اور چودہ رتن نکالنے کے واسطے کچھ اوتار دھر کر مندر اہل پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا اور بارہ اوتار دھر کے ہر نیا کش دیت کو مار کر برہمنی کو پاتال سے نکال لائے اور سنسار روپ دھر کر ہر نیا کش کو مار کر پہلا دانپہ بھکت کی رتھیا کی اور دیوتوں کے بھلے کے واسطے باقی اوتار سے کہتین پگ برہمنی براہمنی سے دان لی اور پر سوم اوتار دھر کر پختہ ہون کو مارا اور شرعی رام چندر اوتار سے ادھرمی راون کو مار کر لنگا کاراج جیمیکن کو دیا اور شرعی گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھون ہو کر تینوں لوگ کے جیون کو تارتی ہیں اور بلجھدر اور پرتھوی اور اوتار دھر تمھارے ہی میں سب تمھارے اوتاروں کو ڈنڈوت کرتا ہوں اتنی کتا شکر راجا پر پھت نے پوچھا کہ اسی ہمارا ج اسوقت تک تو اوتار دھر اور برہمنی پیدا نہیں ہوئے تھے اگر ورجی نے اُنکا نام کس طرح جانا شکھد یوجی نے کہا کہ اسی راجا پر پھت اودھوجی اور اکر ورجی شرعی کرشن جی کے جگتوں میں ہو کر تینوں کان کا حال جانتے تھے کس طرح نار دھن کو تینوں کال یعنی ماضی و حال و استقبال کا حال معلوم رہتا ہے اسی ہر جگت لوگ ہی تینوں کال کا حال جانتے ہیں پھر اکر ورجی نے کہا کہ آپ بودھ اوتار سے کہ دیوتوں کو جگ کرنے سے منع کر نیگے اور کلبیاگ کے انت میں کلنکی اوتار دھر کر تے سر سے ست جگ کا دھرم جاری کر نیگے اور کوئی آدمی آپ کا تپ اور دھیان کرنے سے جو ساگر پار اتر جاتے ہیں وہی کو اپنے سنساری یا جال میں پھنسا کر اٹکا تاشہ اس طرح دیکھتے ہیں کہ کس طرح کوئی آدمی اپنا منہ درہن میں دیکھے بغیر تمھاری کرپا کے اس سنساری یا جال سے چھوٹا بہت کتنے ہر تمھاری پوجا گئی ہو چہ ہوتی ہے بعض آدمی تمھاری موت بنا کر پوجتے ہیں بعض تمھارے روپ اور چرنوں کا دھیان اپنے ہر دے میں رکھتے ہیں بعض تمھارے نام پر جگت اور ہوم کرتے ہیں اور گیانی آدمی تم کو سب جیون میں ایک روپ دیکھتے ہیں اور بعض آدمی برکت ہو کر جگت تمھارے نام پر اور دھیان کرتے ہیں اور بعض گرتی میں رہنے پر بھی من سے تمھارا ہمراہ اور دھیان رکھ کر جو ساگر پار اتر جاتے ہیں اور بعض لوگ سو سے تمھارے دوتار سے پریت نہ رکھ کر بار بار تم کو ڈنڈوت کر کے سنساری یو مار کر اپنے کی طرح سمجھتے ہیں تمھاری پوجا اور ہمراہ اور گون کا برن بڑے بڑے جو گیشور اور گیانی اور گیش جی اور گیش جی اور سار دھن میں کر سکتے مجھ گیانی کی کیا سامت ہو جو تمھاری جھا کو برن کر سکون تمھارا نام دین دیاں ہیں اس لیے مجھ کو دین اور اپنا دس جھکر گیانی اور ایمان کی گائے جو میرے ہر دے میں پڑی ہے اسکو گیانی روپی آگ سے جلا ڈیکھے اور مجھ کو اتھن پر اپنے چرنوں کے پاس رکھو ایسا گیانی اپدیش کیجیے میں آپ کو اپنا پیدا کرنے والا جان کر آپ کی سیوا اور چرامین دن رات لگا رہوں۔

دو ما

ایسی بدھ موندہ دیکھتے تھیں سکون پچان

میں اجان تم سرن ہون ماکن پر بھجگو ان

ادھیائے اکتالیسواں۔ یہو پنچنا کرورجی کا شیام اور بلرام سمیت متھرا میں و دیگر حالات
 شکر دیو جی سے کہا کہ اسی راجا پر محبت جب شری کرشن جی نے جننا مل کے بہتر یہ سب بہت اکرورجی سے سکر فز بھی روپ اپنا دیو
 سمیت اتر دیوان کر لیا تب اکرورجی اس بات کا جنہا جان کر پانی سے باہر آئے اور شیام اور بلرام جی کو رتھ پر بیٹھے دیکھ کر ڈرتے
 اور کہتے ہوئے انکے پاس گئے یہ حال انکا دیکھ کر شری کرشن جی نے پوچھا کہ اسی جا نام سوت گہرائے ہوت کیوں ہوا اور نہاتے
 وقت سر پانی سے باہر بار بار نکال کر ہماری طرف کیوں دیکھتے تھے اور چلنے کا سوچ بھول کر اتنی دیر کیا کرتے رہے تم نے جننا مل میں پھر
 ایشجرج تو نہیں دیکھا یہ بات سننے ہی اکرورجی نے ماتھو جوڑ کر کہنے کیا کہ اکرورجی نے ماتھو اتر جانی جو کچھ پانی کے جھنڈے میں نے تمہاری ہما
 دیکھی وہ برتن نہیں ہو سکتی۔

	چوپالی	
مٹھو نہ جھرو سو بہو تمہارا دو بیگ ماتھو متھرا ایک دھارد		کرشن چرت کو اچرچ ناہین
	دو ما	
اب مٹھو سے پوچھت کہا تم تر بھون کے ماتھو ماکھن پر پھو کڑا کی لیلہ کسی نہ جائے	کرنا ہر جاگت کے شکل تمہارے ماتھو سرب جو سنسار کے جا میں رہے بھلائے	

بہنٹے ہی شری کرشن جی نے ہنس کر کہا کہ اکرورجی نے پہلے سر اپنا انکے چرنوں پر رکھ دیا پھر رتھ پر بیٹھا
 رتھ کو ماسکا اور بندھی آدک گوال چڑا گئے گئے تھے متھرا کے نزدیک ایک باغ میں ڈیرا کر کے شیام اور بلرام کی راہ دیکھنے لگے جب ہی کرشن
 جی بھی وہاں پہنچا رتھ سے اترے تب اکرورجی نے اُسے ماتھو جوڑ کر کہنے کیا کہ اکرورجی نے ماتھو میں چاہتا ہوں کہ آج کی رات میری کٹی اپنے
 چرنوں سے پوتھ کیے جسکے گھر آپ کے چرن جانے ہیں اُسکے پڑکھا شکر لوک کو پوچھتے ہیں جن چرنوں نے گوتم کی استری اہلیا کو سراپ
 سے چڑایا اور اہلی کو ستل لوک کا راج دیا اور جن چرنوں کا دھوون گنگا جی کو راہ بھگتے تھو ترے تپ سے اپنے پرکھون کے
 مارنے کے واسطے مٹ لوک میں لائے اور شری نے اُسکو اپنے سر پر رکھا وہی چرن دھو کر چرنوں کو پینے اور اپنے سر پر چڑھانے
 سے اپنے گل برن سمیت میں کرتا تھو ہوا چاہتا ہوں۔

	چوپالی	
ایسو چرن سُرور تمہارو	تنگو سدا پر نام ہمارو	
	دو ما	
ماکھن پر بھوکے نام کن کے سننے جہ شور	سہرچ تہ شور کی پس دھرن جیون مور	

اکرورجی نے جو میں تمہارا دس بیچن چھوڑ کر کہیں نہ جاؤنگا یہ بات سننے ہی شیام سندر نے اکرورجی کا ماتھو ترے پریم سے پکڑ لیا اور
 الگ لہجا کر دئے کہا کہ اسی چاچا آج رات کو ہم بیان رہینگے کل راہ کھنس کو مارا کچھے سے بلداؤ تمہا سمیت تمہارے گھر آؤینگے
 آج سب کو بیان چھوڑا نا اچت نہیں جب اکرورجی نے یہ سنا تب شری کرشن جی سے براہو کر راہ کھنس کی سجا میں جا پونچے را
 کھنس نے بڑے آدرا دسے اکرورجی کو بیٹھا کر اُسے پوچھا کہ جہاں گئے تھے وہاں کا حال کیا ہو کہو۔

چوپائی	
سُن اکرور کے سمجھائی کھانند کی کروں بڑائی رام کرشن دو وہن آئے	برج کی مہا کی نہ جانی بات تمھاری سیس خر جانی بھینٹ سے برج جاسی لائے

آج وہ بہت گواں بال سنگ رہنے سے شہر کے باہر نکلے ہیں کل راج سہما میں آدینکے پسنکر را جا کنس بہت خوش ہوا اور بولا کہ اے اور جی آج تم نے ہمارا بڑا کام کیا کہ رام اور کرشن کو لے آئے اب اپنے گھر جا کر آرام کرو اور جی یہ کلمہ پانے ہی اپنے گھوڑے اور کنس شیام اور بلرام کے مارنے کی تدبیر چار نے لکھا اتنی کتا سنا کر خشک ہو جی بولے کہ اے اور جا پر بھیت جب سند اوک ڈیرا نے کر سجت ہوے تب شیام اور بلرام نے پوچھا کہ اے اور جا تمھاری اگیا ہو تو ہم تمھاری دیو اور یوں پسنکر نہ جی نے پوچھا سنائی اور پکوان دونوں چائیوں کو کھلا کر کہا کہ بہت اچھا تم جا کر دیکھو اور لیکن دیر نہ لگانا یہ سنتے ہی اسی دن چار گھڑی دن باقی رہے شیام اور بلرام گواں بالوں کو ساتھ لے کر چلے تمھاری پرسی میں قلعہ اور مکان بٹور کے بنے ہوئے بہت اچھے دکھائی دیے اور سننے رتن جٹ دروازوں پر موتیوں کی جھانندھی تھی اور جھر دگھے اور کھر کیوں میں بہت من جڑے ہو کر قلعہ کے چاروں طرف ایسی گہری کھائیں کھدی تھی جس میں بارہوں میں پانی بھرا رہتا تھا اور قلعہ کی دیوار کے طاق اور جھر دگھوں میں کھوترا اور تیر اور گولا آدک بہت طرح کے پتھر رہ کر بیٹھی بولی بولتے تھے اور سب گلی اور کوچے اُس شہر کے گورے اور اوروں وغیرہ سے صاف رہ کر گلاب جل اور رگڑے ہوئے چند دن کا جھر کا دو بان ہو رہا تھا اور حملوں کے دیوار میں ایسی جگہ تھی جس میں کھنڈیں تھیں دکھائی دیتا تھا اور سب مکانوں میں چھوٹے چھوٹے باغیچے اور شہر کے چاروں طرف بڑے بڑے باغ اور زمین اچھے اچھے پھل اور پھول لگے ہو کر اچھے اچھے مکان بیٹھنے کے واسطے وہاں بنے تھے اور درختوں پر بہت طرح کے پتھر بولتے تھے اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی اور کند دن میں سوتی کی طرح صاف پانی بھرا رہ کر کھل پھول رہتے تھے اور ان پھولوں پر بھونرے گنجا کر کے تھے اور تالاب کے کنارے بہت رنگ کے جانور اور پھنجی آپس میں کھول کر رہتے تھے اور پھولوں کی کباربان کو سون تک پھول کر مند گندہ ہو رہی تھی اور پان کی پوار بان لگی ہو کر گنوں اور باؤلیوں پر رہت اور پھٹ پھٹنے تھے اور مالی لوگ بیٹھے بیٹھے سُردن سے گا کر درختوں کو سنیچ رہتے تھے اور شہر کی رتھا کے واسطے چاروں طرف اشٹ دھاٹ کی دیوار تھی اُس میں اور سب استخانوں پر سنیلے جڑاؤ کھسے ایسے بنے تھے کہ جنگلی جھک پڑا کھو سانسے نہیں ٹھرتی تھی اور سب تمھاری سیوں کے دروازوں پر کھلا اور بند لوہا بندھے تھے اور گانا اور بجانا اور سنگلا چار ہو رہا تھا۔

دو ما	سوجا تمھرا نگر کی کا پے برنی جاے	جہان شیام تر پون تپی جنم یو ہر آے
جیکہ شیام اور بلرام ایسی سو جا دیکتے ہوئے تمھاری پرسی میں پوچھے تب اُنکا درشن یا کر تمھارا سی اپنی اپنی انکوں کا پھل بانے لگے۔		
چوپائی		
جو جو چیب دیکھیں مگسا دین	سو سو گونا کر چھتا ہین	اسٹر کنس ہو بڑا قساکی
دو ما		
پڑی دھوم تمھرا گراوت مند کس	سُن دھاتے پر لوگ سب گرہ کو کاج بسارا	

جب شہزاد کی استر لہن نے شام اور بلرام کے آنے کا حال سنا تب زمین بہت سی استریاں شام سندھ کے دیکھنے کے واسطے گھر سے باہر نکل آئیں اور بہت سی استریاں اپنے اپنے گھوڑوں اور کھڑکیوں اور چھڑکیوں پر اٹھیں۔

دونا | ماکھن پر بھارت سے من میں محبوب ہلا سس | مارگ بن خاڑھی بھین ہر درشن کی آس |

اور بہت سی استریاں آپس میں غول باندھ کر شہزاد اور گھوڑوں میں ایک دوسرے سے بہکتی تھیں کہ یہی شام اور بلرام ہیں جسکو اگر دیکھ لیں گے تھے اس صورت کو اتھی طرح دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کر دیں۔

چوپائی

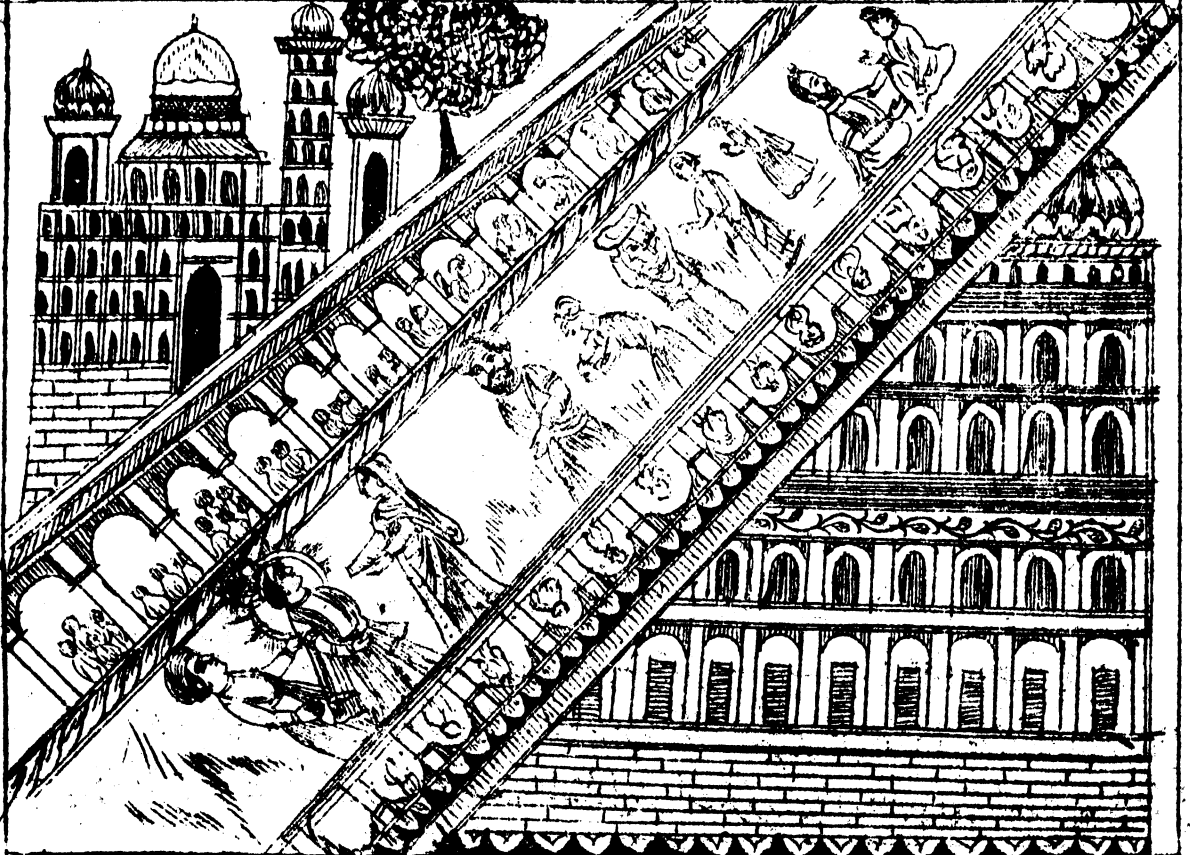
پر بھونجاوین یا توپساری
یتیا ہسہ اورٹھے گھنٹیا ما
دیکھو روپ نین بھرتھکو

یہ بدھ جان نہان کھڑیں ناری
تیل بسن گور سے بلرا ما
شنت ہی پر شارتھ جن کو

یہی دونوں لڑکے راج گنس کے بھائی تھے جنہوں نے نیکیشی آدی سب دیتوں کو مار کر ست لیا لوکل اور برندن میں کی تھی پچھلے جنم میں بہت اچھے کام لوگوں نے کیے تھے جسکے پر تاب سے گینگندہ ناتھ کا درشن پایا جو استری شری کرشن جی کے آنے کی خبر پائی تھی وہ اٹھا پلٹا سنگار کو کہ اپنی گود کا اہکار رہتا جوڑ کر اس طہری سے باہر چلی آئی تھی کہ اسکو اپنے بدن اور کپڑے کی لچھو سہ نہین رہتی تھی۔

دونا | ماکھن پر بھوہ کے درس کو یہ بدھ در درین نار | بیون سترنا ساگر ملن چلت بیک سون مار |

شری کرشن جی کا شہزاد کی بازار میں جانا اور راہ میں گجیا کا چندن لگانا اور شہزاد کی استر لہن کا مکھانوں سے درشن کرنا



جبکہ شری اشتریاں شری کرشن جی کی موہنی موت کا روپ رس آنکھوں کی راہ سے مینے لگین تب وہاں پیارے نے اپنی مرد مسکان اور ترجمی چتون سے آنکھوں میں ہر لیا اور وہ اشتریاں شام سند کو دیکھتے ہی ڈیر موہت ہو گئیں۔

دو ما

اکت سکل بڑجاگ ہین بزندان کی نادر
جو بکھریاوت ہین سدرا ماکنن پر بھر نسا ر

شیکد بوجی نے کہا کہ در جا اسی طرح سب اشتری اور پشتمو باسی موہن پیارے کے درخشن سے خوش ہو کر بہت طرح کا بال جڑ نند لال کا اپ بھین کہتے تھے اور برہن لوگ شام اور بلام کے ماتھے پر ناک لگا کر آگے آئیں یاد دیتے تھے جس گلی کوچے چوراہے میں شام اور بلام جاتے تھے وہاں سب اشتری اور پشتمو انکے درخشن سے اپنا ہنم سوار تو کرنے تھے اور موہنی اور رتن آدک بچھا کر کے اچھت اور لاوا اور بھول آن پر رسلتے تھے اُس نگر کی شو جا اور بہت میٹر دیکھ کر شام سندرنے اپنے ساتھ کے گوال بالوں کے کہا کہ کوئی راہ مت بھول جانا اور جو بھول جانا نو جہان ڈیرا ہو وہاں چلے آنا اُس وقت موہن پیارے نے راہ میں کیا دیکھا کہ راہ جانکس کا دھوبی جو کپڑوں کو بھی رنگتا تھا دریٹے ہوئے اور کٹی لادھی کپڑوں کی لیے ہوئے راہ جانکس کا جس گانا ہوا اسی طرف چلا آتا ہی اُسکو دیکھا شری کرشن جی نے بلام جی سے کہا کہ تو واسکے کپڑے چھین کر ہم دو دم دونوں بھائی اور گوال بال لوگ ہیں ایوں اور جو کپڑے اُسکو دینا دیوں بلام جی نے کہا کہ جو تمھاری اچھا ہو وہ کرو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اُس دھوبی سے جو سب دھوبیوں کا مالک تھا بولے کہ تم کپڑے بھلو ہننے کے واسطے دو تو ہم راہ جانکس سے چھینٹ کر کے پھر سب کپڑے بھلو میرے دیکھو اور جو کچھ بھلو راہ جانکس کے یہاں سے ملے گا اُس میں تمکو بھی دینگے۔

دو ما

ہنسیلو پچھن شام کے کبوتر سب کرہین
بل کو بکرا ہو سے رہیو آہو سے پٹ لین

سورٹھ

راکھی دھری بنا سے ہوت آوہ زب دراکون
تب ایجو پٹ آسے جو جا د سے سو د بھو

یہ کہ کردہ دھوبی موہن پیارے سے بولا کہ تم لوگ گنوار آدمی جنگل کے رہتے و اسے ہمیشہ اسی طرح کے کپڑے تو پہنتے رہتے تھے جو آج مانگتے آئے ہو تم نہیں جانتے کہ یہ سب کپڑے راہ جانکس کے ہیں ایسی بات پھر کو کہے تو راہ جانکس دندے گا۔

جو پالی

بن بن بھرت جرات گیتا | اہر جات کامری اور جیسا | ست کو ہمیس بنا کر آسے | زب امبر پھرن ہن لائے |
جر کے چلے زیت کے پاسا | پیرادن لبے کی آسا | نیک آس جیوں کی بھو | بھوون چیت رھی تم سوڈ

یہ سنکر شری کرشن جی نے کہا کہ ہم تو سیدھی طرح کپڑے مانگتے ہیں تم میڑھی میڑھی باتیں کہتے ہو مانگے کے کپڑے دینے میں کچھ تمھارا نقصان نہو گا سدا تمھارا ہن سنا میں بنا رہے گا یہ سنتے ہی وہ دھوبی کرو در کر کے بولا کہ اگر لڑکے اب تک تو نے راہ جانکس کو نہیں دیکھا اور اُسکے پرتاپ کا حل ہی نہیں سنا گنہار لوگ جس جیو ہا نہیں جانتے تیرا ہنم یہ کپڑے پہنتے جوگ ہی اس بات کی جو سس چھوڑ کر یہ سانسے سے چلا جا نہیں تو ابھی بھلو مار ڈالو نگا جب کہ شام سندرنے یہ کٹھن بھن دھوبی کا سنا تب غصہ میں ہو کر لڑوا نکل اپنے ماتھ کی ترجمی کر کے اُسکے گلے پر مارین کہ سدا سکا بھٹے کی طرح کٹ کر گڑا یہاں دھوبیوں کے مالک کا

دیکھتے ہی اُسکے ساتھی لادی کپڑوں کی چوڑ کر بھاگ گئے اور راجا کنس کے پاس جا کر سب حال کہنا اور شیام سندر نے اپنے اور بلرام جی اور گوال بالوں کے پہرے کے واسطے کپڑے نکال کر باقی سب کپڑے لٹکا دیے گوال بال لوگ وہ کپڑے پہننا نہیں جانتے تھے اس سے پاجا سے مین ماتر اور انگر کے مین یا ٹون ڈانے لگے اور شیام سندر نے بھی اُٹنا پلٹنا کپڑے پہن لیا۔ اتنی کتا سنا کر خشک ہو جی بولے کہ اگر ارجا جو تھے اس بات کا سندیہ ہو کہ سب کو سب چیزوں کا گیان شری کرشن جی کی کرپا سے پیدا ہوتا ہے وہ آپ کپڑے پہننا کیون نہیں جانتے تھے سو اُنکے بھید اور اُنکی لیل کو کوئی نہیں جان سکتا وہ پر پر ہم پریشور سنساری سکو کی اچھا نہیں رکھتے لیکن اُنکے حکمت اور سیوک لوگ پریت سے جو کچھ انکو بھوک لگا کر گنا اور کپڑا آدک پنا دیتے ہیں وہ اُسکو دیا کی راہ سے قبول کر لیتے ہیں ایسے وہ اپنے کو کپڑے پہرنے سے نادان بنا کر چاہتے تھے کہ کوئی بھگت میرا آکر آپ مجھے کپڑا پنا دے اُنکی اچھا سے اُسی وقت باہک نام دزری ہر بھگت آپہونچا اور شری کرشن جی سے ماتر جوڑ کر لولا کہ اسی ہمارا ج بھلو سب کنس کا سیوک کتے میں لیکن میں اپنے من سے آٹھوں ہر ہمارے چرنون کا دھیان رکھتا ہوں بھلو گیا دیجیے تو میں سب کسی کو اچھی طرح کپڑے پنا دوں شری کرشن جی نے اُسکو اپنا بھگت جان کر کہا کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی اُس دزری نے بڑے پریم سے چھوٹے بڑے کپڑوں کو کات چھاٹ کر شیام اور بلرام اور سب گوال بالوں کو پنا دیے اور ماتر جوڑ کر شری کرشن جی کے سامنے کھڑا ہوا تب یکنٹو ماتر بولے کہ اسی باہک ہم تجھ سے بہت خوش ہیں تو ہمیشہ بھگت اور دمن دان رہ کر مرنے کے سچے بھگت پادے گا اور تیرے پنس میں سب ہر بھگت ہو گئے ایسا بڑا برادان دے کر پھر سری کرشن جی نے اُس دزری سے کہا کہ اسی باہک دزری جیسی سیواتو نے ہماری کی ویسا پہل ہم نے تجھ کو نہیں دیا اس لیے ہم تجھ سے شرمندہ ہیں اتنی کتا سنا کر ارجا پر بھیت نے پوچھا کہ اسی سیواتو نے جوڑ کر سیوا کرنے کے بدلے شری کرشن ہمارا ج نے اُسکو ہیا برادان دیا لوگ اور پر لوگ دو لون بنا دیا پھر شرمندہ ہونے کا کیا سبب تھا خشک ہو جی بولے کہ اگر ارجا یکنٹو ماتر نے یہ سچا کہ کپڑے پنا تے وقت اسے سب طن سے اپنا من پہنچ کر میرے کام میں لگایا اور بغیر کسی اچھا کے میری سیوا کی اس لیے میں نے جو کچھ اُسکو دیا ہے وہ اُس سیوا کی برابری نہیں رکھتا ہے اسی راجا پر بھیت دیکھو ایک مرتبہ کپڑا پنا نے کے بدلے وہ دزری اس پر وی کو پوچھا جو لوگ ہمیشہ سری کرشن جی کو گنا اور کپڑا پنا کر اُنکی پوجا اور سیوا کرتے ہیں وہ معلوم کیسے پہل پادینگے جبکہ شیام اور بلرام وہاں سے آگے چلے تب سدا نام مانی ہر بھگت آکر شری کرشن جی کے چرنون پر گر پڑا اور بڑے پریم سے شیام اور بلرام کو گوال بالوں سمیت اپنے گھر لے جا کر بہت اچھے اسن پر بیٹھا اور چرن اُنکے دو کر چرامت لیا اور بدھ کے ساتر اُنکی پوجا کی اور خوشبودار پھولوں کا گچرا پنا کر اس طرح پر اُنکی بہت کی۔

چوپالی

دیا سند حتم دین دیا لا	کر ماوت سب کے پر تپالا
اپے چرن سونج تمھارے	متر شتر جن سب اُدھارے
مور پر کر پا کر سی ہر دیو ا	آیس دیو کروں کچھ سیوا

جب کہ شری کرشن ہمارا ج نے یہ بہت مانی سے سنی تب اُنکی سچی بھگت اور پریت دیکھ کر کہا کہ اسی سدا ما ہم تیرے اور پریت پر سن ہیں جو اچھا ہو وہ برادان مانگ پر سنا کر مانی نے یہ کیا کہ اسی یکنٹو ماتر میں بھی چاہتا ہوں کہ تمھارے چرنون کی بھگت ہمیشہ میرے ہر دے میں رہی رہ کر بھلو گیانی اور کٹھن ورن کا ست سنگ بنا رہے شری کرشن ہمارا ج نے اُسکو ماتر مانگا برادان دے کر کہا کہ تو ہمیشہ سکھ اور

دھن دان رہے گا اور تیرے نس میں سب دھن دان ہو کر میری بھکت کرینگے یہ لکھ سری کرشن ماراج دھان سے اٹھے۔	
دو ما	یہ بدھ دیا جاسے گے مانی کیو سنا تو
آندے آگے چلے ماکھن پر جو بر جانا تو	
ادھیاسے بیالیسواں - شری کرشن جی کا شری ہما دیو جی کا دھنم توڑنا	
شکر دیو جی نے کہا کہ اسی را جا پھیت جب کرشن جگوان سدا مانی کو بردان دے کر شکر کی بازار میں گئے تب کیا دیکھا کہ گجیا مانی کھڑیوں میں چند رنگڑا ہوا بھر کر تھالی میں رکھے ہوئے چلی جاتی ہے شری کرشن جی نے اسکو دیکھا ہنس کی راہ پوچھا کہ تم کسی استری بہت مندری ہو کر یہ چندن کہاں لیے جاتی ہو بھکو دوگی یا نہیں یہ بات سنا کر گہری نے بے کیا کہ اسی موہنی صورت میں گجیا نام را جب کنس کی راہی ہو کر چندن اُسکے لگانے کے واسطے لجاتی ہوں وروہ اس سیاہے خوش ہو کر میرا پالن اچھی طرح کرتا ہے لیکن میں تمھارے چرون کا دھیان ہمیشہ اپنے ہر دے میں رکھتا رہتا ہوں آج تمھارا دشمن پانے سے میرا خیم شعل ہو کر آنگھوں کا پھل ملا را جب کنس کے چندن لگانے سے میرا پر لوک نہیں بنتا اسلئے اب مجھکو یہ اچھا ہے کہ اگر تمھاری اگیا پاؤن تو اپنے ہاتھ سے تمھارے چندن لگا کر تاتھ ہو جاؤن	
دو ما	ماکھن پر بھرے کو بڑی یہ بدھ کہت سنا سے
موہن صورت شیاہ کی سن میں رہی بھاسے	
شری کرشن جی نے گجیا کی بھکت اور سچی پریت دیکھا اُس سے کہا کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی گہری نے بڑے پریم سے شیاہ اور بلرام کے ماتھے اور بدن پر بدھ پوریک چندن لگایا تب شیاہ سندر نے خوش ہو کر بلرام جی سے کہا کہ اس سیاہے بدے اس گہری کا بدن سیدھا کر دینا چاہیے یہ لکھ شری کرشن جی نے اپنا پاؤن گہری کے پاؤن پر رکھ کر دو انگلی اپنے ماتھ کی اُگی ٹھوڑھی میں لگا کر اُسکو اچھا دیا تب گو بر اسکا مت کر وہ سیدھی اور بہت مندری ہو گئی۔	
سور ٹھ	کو کر کے لکھان جہا بنائی آپ ہر
بھئی روپ گن کھان گجیا سن آند ات	
اس را جا پھیت جب گہری نے اپنے کو بہت سندر دیکھا تب وہ انجھلے سے منہ اپنا ڈھانپ کر سکر اتی ہوئی بہت ہنسی کر کے بولی کہ اسی پران پت جس طرح دیاں ہو کر مجھے روپ اور جوانی دی ہے اسی طرح مجھو اسی کے گھر چل کر میری اچھا پوری کیجیے یہ بات سنا کر شیاہ سندر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر پریم کے ساتھ اُس سے کہا کہ تو دھیان رکھو جس طرح تو نے چندن لگا کر ہماری چھاتی ٹھنڈھی کی ہے اسی طرح ہم بھی اگر تیری اچھا پوری کریں گے۔	
دو ما	
کنس زیت کو دیکھ کے ہم ابین تو دھام	یہ لکھ آگے چلے ماکھن پر جو گھنٹ شیاہ
گہری نے یہ بردان پانے ہی خوشی سے اپنے گھر جا کر گیسرا اور چندن کا جو کہ پڑے اور بنا مکان اچھی طرح سے سنوار سنا کر کے وہیں پیار کے آنے کی راہ دیکھنے لگی جب تمھارا سہی سحر بان یہ حال سنا کر اسکے گھر گئیں تب اسکا روپ اور جوانی دیکھ کر بولیں۔	
جو مانی	
دھن دھن گجیا تیرو جگ	جا کو بدھنا دیو سناگ
ایسوکھا گھن تب کینھو	
گوئی ناتھ بھینٹ سچ کینھو	
اس را گجیا مانی جبکہ شیاہ سندر تیرے گھر آئیں تب بھکو بھی اُھا کر سن کر انا اسی طرح تمھارا سہی سحر بان گجیا کے بھال کی پڑائی کرئی تھیں	

اور شیام اور بلرام گوال بالوں سمیت ہوتے چلے جاتے تھے بازار میں جو آدمی جس چیز کا رزگار کرتے تھے وہ لوگ رتن اور کپڑا اور پان اور مٹھائی آدک سونے اور چاندی کی تھالیوں میں رکھ کر انکو بھینٹ دیتے تھے اور شری کرشن جی انکی خیر صلاح پوچھ کر اپنی مٹھی میں شیام بالوں سے انکو خوش کرتے تھے۔

چوالی

مارگ بن جو درخشن پاویں | ارام کرشن کی کشتل بناویں | کام شورویں شیام تن سوہے | شمر کی کامن ہنہ سوہے |
 اور شمر کی استریاں اپنا اپنا کٹنا اور کپڑا شیام سندر پر چھا ور کر کے کشتی میں لے کر آئے جو کہ میں نے معلوم کیا کہ وہاں ہوا ہوا کجا جب اس طرح گھومتے ہوئے شری کرشن جی اور بلدیو جی رنگ بھوم کے پہلے دروازے پر جہاں شری ہما دیو جی کا دھنکمر رکھا تھا پہنچے تب راجہ کنس کے دس ہزار سو بیرون نے جو دھنکمر کی رکھواری کرتے تھے شیام سندر کو دیکھتے ہی دور سے لگا کر کہا کہ یہاں سے آؤ دور گھڑے رہو شری کرشن جی انکے منع کرنے پر بھی نہ مانکر بید حرکت دیاں چلے گئے اور ہما دیو جی کا دھنکمر جو تین ماڑ لبدا اور بہت موٹا اور بجاری آونے چوتھے پر رکھا تھا اسکو بائیں ہاتھ سے اٹھا کر اس طرح سب سے مین دو کمرے کر ڈالا اس طرح ہاتھی آدک کو توڑ ڈالتا ہے جب دھنکمر ٹوٹے گی آواز تینوں لوگ مین پہنچ کر راجہ کنس نے بھی سنا تب وہ شری کرشن جی کو بہت زبردست سمجھ کر انکے در سے کانٹے لگا دیو جب وہ سب شور پیر شری کرشن اور بلدیو جی سے لڑتے آئے تب دونوں بجائیوں نے اسی دھنکمر کے کمرے سے مار مار کر انکو گرایا اس وقت دیوتوں نے خوش ہو کر شری کرشن جی اور شری بلدیو جی پر کاش سے پھول برسائے جب کوئی اُسے لڑنے والا نہیں رہا تب شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا کہ ہم کو ڈیرا چھوڑے ہوئے بڑی دیر ہوئی نہ دبا با پھنٹا کرتے ہو گئے اب چلنا چاہیے یہ کہہ کر شری کرشن جی گوال بالوں سمیت اپنے ڈیرے پر آئے اور شمر باسی لوگ دھنکمر توڑنے اور سو بیرون کے مارے جانے کا حال سن کر اسپین کتے لگے کہ یہ دونوں لڑکے آدمی نہیں ہیں کوئی دیوتا معلوم ہوتے ہیں جو ایسے کام بخون تھے کیسے دیکھو ہونا زبردست ہو کر راجہ کنس نے اپنی موت آپ گھڑیے بلائی ہوا انکے ہاتھ سے وہ جیتا نہیں بچے گا اور زندگی نے شیام اور بلرام آدک کو اچھے اچھے کپڑے پنے دیکھ کر جانا کہ تمہیسا نے یہ سب کپڑے کسی سے چھین لیے ہیں ایسا سمجھ کر بولے کہ اسے بیٹا تم بیان بھی آیتا کرتے ہو یہ بزدلان ہمارا گالفون نہیں ہے کہ گوال نو گون کا دہی چین کر اور جوار کر لھا جاتے تھے جو شمر پڑی مین ایسی آباد کر کے تو اچھا نونگا یہ سن کر شیام سندر بولے کہ ایسا باہم نے مگرین بہت اچھا آند دیکھا اب جو کہ گئی ہے جو جن دو دیہات سننے ہی سنبھلی نے دودھ دی ماکن کیوں مٹھائی آدک کھانے کو نکال دیا۔

دو ما

بیدر بمانت جو تن کیو سب گوان کے ساتھ | رین گوالی مین سے ماکن پر بجر جنسا نھر |
 اتنی کتھا سن کر شکلہ دیو جی بولے کہ اسے جا پھینکتے ہیں جب کنس نے اپنے شور بیرون کے مارے جانے کا حال سنا تب اسے ہوا کہ میں مین کہنے لگا کہ مجھ کو بڑے زبردست دشمن سے کام پڑا ہے اب میرا پران نہیں ہے گا اسی سوچ میں کنس مجھ سے بھتر جل کر ایسا نزل ہو گیا جیسے کاٹر گن لگ جانے سے بھتر کو کھلا ہو کر اوپر چوں کا تیون بنا رہتا ہے اور مارے شرم کے اپنے من کا حال کسی سے نہ لکھ اسے سوچ میں لنگ پر جا کر لٹ رہا جب کوٹ لیتے لیتے بہرات رہے اسکو نیند آگئی تب اسے پنے مین بدن اپنا بغیر سر کے دیکھا اور چند رما دو کمرے دنگلائی دیا اور اپنی پرچائیں چھید چھید معلوم ہوئے اور جی کی روشنی مٹھرو کھون میں دیکھ کر پڑی اور سولی کی طرح درخت دکھائی دیے

اور سرخ چولون کا مارا اپنے گلے میں دیکھا اور اپنے کونگے بدن باٹون نہاتے اور بدن میں تل لگھائے گدھے پر چڑھے ہوئے حرکت میں ہوتے پرتیوں کے ساتھ درے سے گلے ملتے دیکھا اور درختوں میں آگ لگی دکھلائی دی یہ برہسنا دیکھتے ہی کنس گھبرا کر اٹھ بیٹھا تب چھوٹا کونٹا شری کرشن جی کے ڈر سے نیند نہیں آئی تیسری وہ پر ات سے سما میں بیٹھا اپنے سیلو کوں سے بولا کہ رنگ بھوم میں چھوٹا آدک چھوٹا سب راجوں کو جو دھنکے جات دیکھنے آئے میں بلاؤ اور زند آدک برجاسی اور جڈ نیوں کو جتھا جوگ سب کو بیٹھاؤ اور کشتی کا اکھاڑا طیار کرادو میں بھی وہاں آتا ہوں۔

دو ما	جو دھابے بلا سے کے تن سے کیوں سنا سے	اب ہن راجو بنا سے کے رنگ بھوم تم جا سے
-------	--------------------------------------	--

یہ اگیا پاتے ہی ان لوگوں نے رنگ بھوم کی رچا کر کے سب کسی کو بلا بھیجا اور جتھا جوگ استھان پر سب کو بیٹھا لیا دیا اور چاند اور شیش اور نخل اور تو نخل اور کوٹ آدک پہلوان اپنے اپنے چیلوں سمیت آکر اکھاڑے میں جمع ہوئے اور غور سے دھون بجا کر تال ٹوکنے لگے اور اچانک ہی غور کے ساتھ وہاں آکر سمیت اونچے پچان پر جہاں جڑوں سنگھاسن سمجھا تھا بیٹھ گیا اور زند اور پند آدک راجا کنس کو بھینٹ دے کر گواں بالوں سمیت ایک پچان پر بیٹھے اسوقت راجا کنس نے چانور اور شیش آدک پہلوانوں کو بلا کر کہا کہ آج تم لوگ شیشام اور بلرام کو کشتی لدا کر مارڈالو ہم تمکو سمیت روپیہ دینگے پہلوانوں نے بے کیا کہ اسی ہمارا ج ہم لوگ اپنی سام تمکو سمیت لے کر تھی تھی کشتی لدا کر سواری ہوئے کہ اسی راجا پچھت اسوقت شری برہماجی اور شری ماد یوجی اور سب دیوتا شری کرشن کا درشن کرنے اور جیت دیکھنے کے واسطے اپنے بلوانوں پر چڑھ کر آکاش میں آکر جمع ہوئے اور تمہارا باسی سہری اور پریش اتے وہاں جمع ہوئے جنکی گنتی نہیں ہو سکتی۔

دو ما	ما کن پر جو کے دپس کی سب کے من میں جا سے	پر بھکت ٹھاڑے جے رنگ بھوم میں آ سے
-------	--	------------------------------------

ادھیانے تینتا لیسواں۔ گیلیا پیر نام ماتھی کو شیشام اور بلرام کا مارنا

ششکد یوجی نے کہا کہ اسی راجا پچھت جب پر ات سے راجا کنس رنگ بھوم میں جاکر بیٹھا اور سب لوگ وہاں آکر جمع ہوئے تب شری کرشن اور بلدیو جی بھی گواں بالوں سمیت رنگ بھوم کے دروازے پر جہاں گیلیا پیر نام ماتھی بھوم رہا تھا پہنچے۔

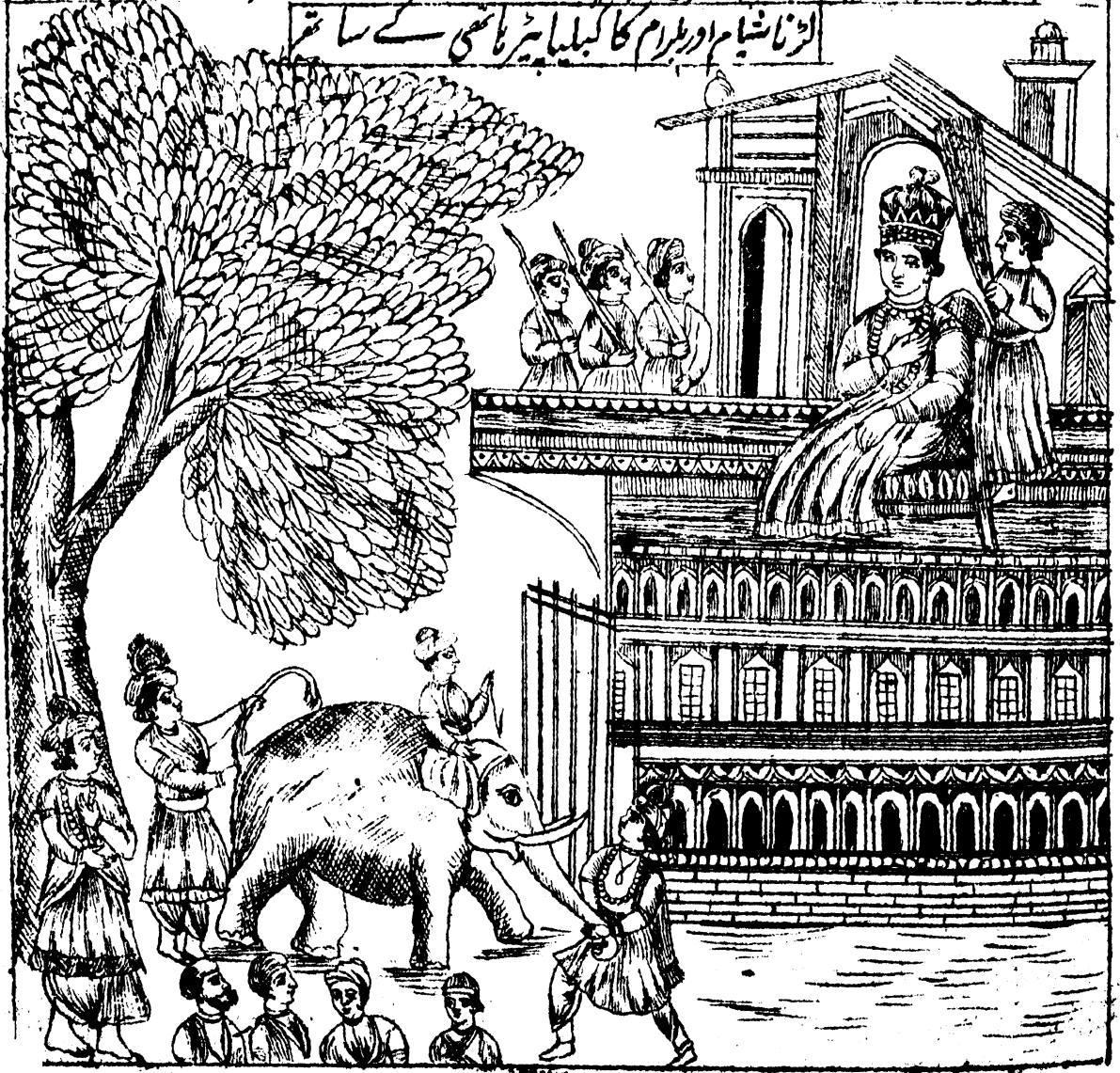
چوپالی	
دیکھو تنگ دو اور ستوارو	گپیا لہہ بلرام پکارو
سنو مہادت بات ہماری	یہہ دو ارتے تم جگہ ہماری

یہ بات ہم تم سے پہلے سے کہتے ہیں کہ اپنا ماتھی دروازے سے ہٹا کر ہلکوارا جاکنس کے پاس جانے دو نہیں تو وہی ماتھی سمیت تم کو مارڈالینگے تم شری کرشن جی کو اور کاسنجان کرتیوں لوک کا مالک سمجھو دشمنوں کو مارنے اور پر تھوی کا جو جو تارنے کے واسطے انہوں نے ہم لیا ہے یہ بات سننے ہی مہادت ہنکر بولا کہ تم کیوں جرانے سے تیوں لوک کے مالک بنکر خوب بیرون کی طرح باتیں کرتے ہو میں جانے ہوں کہ تم کو دشمنوں کے مارنے اور دھنکے توڑنے سے فرور ہو گیا ہے جب تک اس ماتھی سے جو دشمن ہر ماتھی کا زور رکھتا ہے نہ توڑے تب تک راج سما میں نہ جانے پاؤ گے تم ایسے سندھو کر کیوں اپنا پر ان دینے کو بیان آئے ہو کسی شوہر کو ایسی سام تم نہیں آتا جو اس ماتھی کے رینگے دشمنوں کے واسطے راج کنس نے یہ ماتھی پان رکھا ہے آج اس کے ماتھے سے تمہارا پچان پچا کنس ہے یہ باد سننے ہی شری کرشن جی نے بالوں کا جوڑا باندھ کر اپنا شیشی کر کے باندھ لیا۔

دو ما | تھی کوپ ہلدھر کیوں سے موزہ کجا با ت | جگہ سمیت نیکن ابھی سمجھ سبھار کہہ بات

بات سننے ہی جیسے عداوت نے ماتی کو اٹس دے کر بلرام جی کی طرف چلایا ویسے کبلیا پیر ماتی بادل کی طرح گر جتا ہوا بلرام جی پر وہ ڈرا ہوا تھا بلرام جی نے ایک گھونسا ایسا اس ماتی کے مارا کہ وہ سو سو پورسکوڑ کر چلا تا ہوا تھے کو مت گیا بلرام جی کا ایسا زور دیکھتے ہی بڑے بڑے شور مبر لوگ جو وہاں کھڑے تھے اپنے اپنے من میں ہارنا کر کہنے لگے کہ ان دونوں لوگوں کو کون جیت سکتا ہے اور عداوت نے بھی ڈر کر بھاڑ کیا کہ جو یہ لڑے آج ماتی سے نہیں مارتے جائینگے تو راجا کنس مجھ کو جیتا ہے چھوڑ گیا ایسا جھک جاتا ہے ماتی کو بڑے زور سے اٹس مار کر شیا م اور بلرام جی بھینٹا یا جب ماتی نے جھپٹ کر شیا م سندر کو سوڑ میں لپیٹ لیا اور زمین پر پک کر دونوں دونوں سے اٹکو دیا لیا اس وقت دیوتا اور گوال بال اور متھرا باسی یہ حال دیکھا کر شیا م سندر کی کشل منانے لگے تب شری کرشن جی نے چوڑا روپ بن کر دونوں ذہت کے بیچ سے نکل کر اپنے کو بچا لیا اور وہاں سے گود کر سائے کھڑے ہو گئے اور ماں ٹھونک کر ماتی کو لٹکارا یہ پھر شری کرشن جی کی دیکھا کر سب بھوٹے اور بڑے بے ڈر ہو کر کہنے لگے جب ماتی چنگا کر پھوڑا کی ہون ڈورا تب شری کرشن جی اُسکے پیٹ کے نیچے سے نکل کر اچھے چلے گئے اور اٹلی پونچھ پڑا کہ سو دھ تک بھی اس طرح ماتی کو گھینٹا جس طرح گڑھی سانپ کو گھینٹ لے جاتے ہیں جب وہ ماتی شری کرشن کی طرف سے پھرا

لڑنا شیا م اور بلرام کا کبلیا پیر ماتی کے ساتھ



ب بلرام جی نے اسکی پوجہ پکڑ کر کھینچ لیا اسی طرح دونوں بھائی اس ماتھی کو بھی پونجھ اور بھی سوڑ کھینچ کر اورنگ مار کر ایسا کھلانے لگے کہ جیسے تلی چوسے کو کھلا کر رانی ہے جیکہ وہ ماتھی ایک بھائی پر چھپتا تھا تب دوسرا بھائی اسکو ننگا مار کر جنک جاتا تھا شیام اور بلرام کسی اسکے پیچھے اور بھی دونوں دانت کے بیچ میں اور بھی سانسے جا کر ننگا اور ٹانجہ مار کر الگ ہو جاتے تھے اور بھی اسکے دونوں دانت پکڑ کر پیچھے ہٹا دیتے تھے اور بھی پوجہ پکڑ کر کھینچ لیجاتے تھے۔

دو ما

ا) تیرپ دھاوے کو پ کر سوڑ بلاوت جاے | ماکن رہو گو پال سے تیرپ کچھ نہ بساے

جب وہ ماتھی دوڑنے دوڑنے اورنگا اور ٹانجہ کھاتے کھاتے کزور گیا تب شری کرشن جی نے سوڑ اسکی پکڑ کر ایسا جھٹکا مارا کہ وہ ہتھی مور جھا کھا کر زمین پر گر پڑا اسوقت شری کرشن جی نے اسکی پوجہ کر لی اور دونوں دانت اسکے اٹھا دیے اور وہی دانت ایسے آسے ماتھی کے سر پرارے کہ وہ مر گیا تب ایک دانت آپ سے لے لیا اور دوسرا دانت بلرام جی کو دے دیا یہ طالی دیکر جب فیسا بان اور سدا کھنکس کے خوبیر لوگ رٹنے کے واسطے سامنے آئے تب شیام اور بلرام نے زمین دونوں دانتوں سے انکو بھی مار ڈالا اسوقت دیوتوں نے آکاش سے دونوں بھائیوں پر پھول برسائے اور متھرا باسیوں نے خوش ہو کر کہا کہ کنس ادھر جی نے بنا اپرا دھان دونوں دانتوں کے مارنے کے واسطے ماتھی کو کھرا کیا تھا بہت اچھا ہوا کہ ماتھی مار گیا۔

دو ما

ا) جو خوبت فسا کر می سو کچھ ہوے جی نا نہ | پرکٹ کنس کے کال ہین آئے متھرا مانہ

اسوقت ماتھی کے خون کی چھینک شیام اور بلرام کے کپڑوں پر پڑی ہوئی تھی اچھی معلوم ہوئی زمین کہ جیسے برسات میں بیڑ بونی زمین پر اچھی معلوم ہوتی ہیں اور پسینا نکلے نمور ایسا دکھلائی دیتا تھا کہ جس طرح کن کے پھول پر اوس کے لوندر ہتھیں جب شیام اور بلرام ماتھی مارنے کے پیچھے گوال بالوں سمیت جھنڈے ہوئے آہستہ آہستہ رنگ بھوم میں جا کر گھر سے ہوئے تب اس سبھلے لوگوں کو لاکھوں جمع تھے شری کرشن جی کو اپنی اپنی اچھل کے موافق دیکھا۔

چوپالی

ا) جاکی ہتی بھاؤ نا جیسی | ایر بھو مورٹ دیکھی تن سہی

اسرا جا پر چھیت شری کرشن جی نے یکتا میں ارجن سے کہا ہے کہ جو کوئی میرے جس روپ کا دھیان کرتا ہے میں اسکو اسی روپ سے درشن دیتا ہوں چا توڑا کی پہلوانوں کو شیام اور بلرام بڑے سویر دکھلائی دیے اور متھرا کی ہتھروں کو کام روپ بہت سندر دیکھ کر بڑے اور گوال بال انکے ساتھیوں نے اپنا متھرا اور بھائی بند جانا اور نندا کی گوالوں نے انکو اپنا روکا بھجا اور جوہر جا کنس کے متر لوگ دمان پر تھے وہ لوگ شیام اور بلرام کو دشمن روپ دیکھ کر ڈر گئے اور ا جا کنس انکو اپنا کال جان کر مارے ڈر کے کانٹے لگا اور قبڈ نیسوں نے انکو اپنی پٹھیا کرنے والا بھجا اور جوگیوں اور گیانیوں کو پور ہم پریشور دکھلائی دیے اور دوسرے لوگوں نے شری کرشن جی کو دیکھ کر جانا کہ یہ وہی اٹکے ہیں جنہوں نے چھوٹی عمر میں پوتنار اچھی کو مار کر دو دخت جلا ارجن جڑ سے اٹھا ڈراے اور گو بر دھن بھاٹ اپنی اٹھلی پر اٹھا کر اندر کا اجمان توڑا اور اٹھا اور دھینک اور پر لمب اور کیشی آدیتوں کو مار کر کال ناگ کو جمناس سے نکال دیا اور

گوکل اور برنہ این میں ایسے ایسے شکل کام کیے جنکا حال سنکر تعجب معلوم ہوتا ہے کج کو گلیا پیر ماسھی کو لڑکوں کے کھیل کی طرح نار ڈالا اور بعضے اناؤد کا بھکر سوچ کر کے کہنے لگے کہ کنس بڑا دھرمی اور بڑا زردی ہے جو چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو جنکا بدن بہت ملائم ہر بڑے بڑے پہلوانوں سے زبردستی کشتی لڑا کر انکا پران لینا چاہتا ہے یہاں سے اٹھ چلو ایسا دھرم دیکھنا نہ چاہیے۔

دو ما

ریت انیت نہار کے کہیں یر سیر لوگ | اب یہ طور دھرم کی نہیں بیٹھنے جوگ

جب ایسا بچار کھینے کہیں کے اٹھ گئے اور بعضے اپنا اپنا پھل پھیلا پھیلا کر پیشور سے یہ بردان مانگنے لگے کہ جس طرح موہن پار سے شہری ہمارا دھرمی کا دھرم توڑ کر ماسھی کو مارا ہے اسی طرح یہ پہلوان بھی انکے ماتر سے مارے جاوین اتنی کتا اٹسا کرسنکد پوجی نے کہا کہ لڑا جا جس وقت شہری کرسن جی اس رکھاڑے میں جا کر کھڑے ہوئے اس وقت جاٹور اور شنگل آدک پہلوانوں نے بہت طرح کے جانتییا پہن پہن کر چاروں طرف سے آکر انکو گھیر لیا اور جاٹور پہلوان نے شہری کرسن کے پاس لڑ کر کہا کہ آج ہمارے راجا کا چھت آداس جہن بہلا کے واسطے ہم کو تمہارے ساتھ کشتی لڑا کر دیکھا چاہتے ہیں اسی واسطے تمکو یہاں بلایا ہے اور نوکر دن کو اپنے مالک کا حکم ماننا چاہیے اس سے ڈو ہم اور تم دونوں کشتی لڑ کر راجا کو خوش کریں۔

دو ما | ریت دھرم اور ریت کی سب جانٹ من مانہ | سو امی کلج نے جلت میں اور کچھ اٹم نا نہہ

اور ہم نے سنا ہے کہ تم کشتی لڑنا اچھا جانتے ہو میں گوال بالوں کے ساتھ لڑا کر سے تھے آج ہم تمہارے بل اور پر اکرم کی پر چھا لینا چاہتے ہیں تم کسی بات کا ڈر اپنے من میں نہ رکھو یہ سنکر سری کرسن جی نے کہا کہ اسی چاٹور ہم ایسے پرتابی راجہ کو کیا خوش کریں گے لیکن جو تم اپنے مالک کا حکم ماننا چاہتے ہو تو ہم تمہارے ساتھ لڑیں گے۔

چو پائی

جذب تو بل کو ادھکارا | میں اہیر بالک سکھارا | تیرب ایکبار میں لڑ ہوں | ابدہ کھے تو سے نہیں ڈر ہوں

اور تمہارے راجہ نے بڑی دیا کر کے ہلکو بلایا ہے لیکن نیا سے سب کسی کو کرنا چاہیے تمہارا راجا دھرمی اور زردی ہے اور تم اس سے زیادہ زردی معلوم ہوتے ہو سو واسطے کہ ہم ایسے لڑکوں سے تمکو کشتی لڑنا جو جوان اور پہلوان ہر خوشو جانین دیتا ہے میرا در پریت اور ہوا اور کشتی برابر دالے سے کرنا چاہیے لیکن راجا کنس سے کچھ پس ہمارا نہیں چلتا اس لیے تم سے لڑینگے لیکن ہلو پچا کشتی لڑنا زور سے نہ لڑ کر ہمارا ماتہ اور پٹون مت توڑ دانا ایسا کرنا کہ جس میں ہمارا اور تمہارا دھرم نہا رہے اور راجا کنس بھی خوش ہوں یہ بات سنکر جانور بولا کہ دیکھنے میں تم لڑکے معلوم ہوتے ہو لیکن تمہارے کام اور کیرت سننے سے اور گلیا پیر ماسھی کا مارا جانا دیکھنے سے تم کوئی اوتار معلوم ہوتے ہو اس سے بھکو تمہارے ساتھ کشتی لڑنا اچھت نہیں ہے لیکن کیا کروں اپنے مالک کا حکم مانوں تو میرا دھرم جاتا ہے۔

چو پائی

پھر چاٹور کیو ہر کھسا کی | تمہری گت جانی نہیں جانی | تم باک مانکر نہیں دوؤ | کپنے کپت روپ ستر کوؤ

کھیلت دھنک کھنڈ دھکے | مارت تڑت گلیا ترے | تم سے لڑے مان نہیں ہوئی | یہ باتیں جانت سب کوئی

ادھیانے چوالیسواں

مازناشری کرشن جی اور بلدیو جی کا چاٹور اور شنگ پھلو انون اور راجہ کنس کو

شکر بوجی نے کہا کہ اسی راجہ پر بھیت جب ایسی باتیں لکھ کر شری کرشن جی چاٹور پھلو ان سے اور شری بلدیو جی شنگ پھلو ان سے کشتی
 ہونے لگے تب تمہارا بیویوں نے رٹے اور جوں کی کشتی دیکھ کر آپس میں کہا کہ جو ہم راجہ کنس کو اس کشتی لڑانے سے منع کریں تو وہ ادھر ہی آگے
 مار ڈالے گا اور اس جگہ بیٹھے رہنے میں ہمارا دھرم نہیں رہتا اس لیے یہاں سے اٹھ جانا چاہیے۔

دو ما

جو جیسی کرنی کرے وہ پھل پاوے سوے

جو انیت دیکھے نہیں تا کو پاپ نہ ہوے

اسی راجہ جو آدمی شری کرشن جی کو روکا جانتے تھے وہ ایسا بچا کر دمان سے باہر چلے گئے اور جاتے وقت کنس کو سراپ دے کر کہنے لگے کہ ہم
 اپنے ادھم کرنے کا ذمہ فریاد کیا اور شری کرشن جی نے رٹے وقت اپنی مہا سے پناہ بدن ہمیرے کی طرح ایسا کرنا ہنایا کہ جس کو کوئی اختیار
 بھی نہ نکات سکے جبکہ شیا م سندر نے ماتر سے ماتر اور بر سے بر اور چاتی سے چاتی اور تھوڑی سے تھوڑی اور پیرے پیرے چاٹور سے ملایا تب چاٹور
 نے بہت سے دونوں اور چ کر کے شیا م سندر کو بکڑنا چا یا لیکن وہ اسکے ماتر نہیں آئے تب چاٹور نے اُداس ہو کر سن میں کہا کہ دیکھو میں
 بہت پھلو انون کو ایک ہی دونوں اور چ سے مار ڈالنا معلوم اس رٹے کے کتنا زور ہے پیرے پیرے کنس نہیں چاتا اور یہ دیکھا جب جھکو
 ایک انگلی بھی مازا ہر تو میں گھبرانا جاتا ہوں اتنی تھکنا کر شکر بوجی بولے کہ اسی راجہ جس پر ہم پریشور کو شری ہمارا بوجی اور شری
 برہما جی بھی نہیں بکڑ سکتے اور جنھوں نے اپنے دو قدم میں جو دھون لوک ناپ لیے تھے انکو چاٹور پھلو ان سطر پکڑ سکتا ہے چاٹور اور شنگ
 شیا م اور بلرام کی مہا نہیں جانتے تھے لیکن انھوں نے پھلے جنم میں بڑا بپ کیا تھا جسکے پڑناپ سے انکا بدن پکڑنا تھا کہ بدن سے اسپریش
 ہوتا تھا۔ یہ بات برہما داک دیو تو ان کو بھی جلدی نہیں ملتی جب کہ چاٹور اپنے چل اور بل سے شری کرشن جی پر چھپتا تھا تب
 وہ پیچھے کود کر بچا جاتے تھے۔

کشتی لڑنا شیا م اور بلرام کا چاٹور اور شنگ پھلو انون سے



دو ما	اوپر کمر پر سرم جل سو ہے ات لکھداے	جیون پھولن کے بات پر اوس رہے پٹنا سے
-------	------------------------------------	--------------------------------------

جب کہ چاٹو نے پیچھے ہٹ کر ایک مکاشیام سندھ کی چھائی پر برسے زور سے مارا اور اگلے بدن پر پھول برابر چوٹ بھی نہیں لگی تب شری کرشن جی نے دونوں ہاتھ اگلے پکڑ کر اپنے سر کے چاروں طرف گھمایا اور ایسا زمین پر پٹکا کہ بدن اُسکا اکھاڑے کی مٹی میں گھس کر پیرا اُسکا نکل گیا اور جس طرح لڑکا چینی کو پکڑ کر مار ڈالتا ہے اسی طرح بلرام جی نے بھی شنگ پہلوان کو مار ڈالا اور جیتن اتنا دونوں پہلوان کا سینکڑہ نام میں پہنچ گیا جب انکے مارے جانے کے پیچھے نکل اور تو نکل اور کوٹ پہلوان لوگ تلوار لے کر شری کرشن جی سے لڑنے کے واسطے آئے تب شری کرشن جی نے بائیں پیر سے ایک لات مار کر نکل اور تو نکل کو مار ڈالا اور بلرام جی نے بائیں ہاتھ کے ٹکے سے کوٹ پہلوان کو مار ڈالا ان بائیں کے مرتے ہی باقی پہلوان جو انکے ساتھی اور جیسے وہاں تھے اپنا اپنا پران سے کجاگ گئے یہ حال دیکھتے ہی سحر باسی اور ہر بگت لوگ خوش ہو کر اسی میں گھسنے لگے کہ بڑا جاگ اہں پر شوی کا بھنا جا ہے جان ان لڑکوں کے چرن پرتے ہیں اور گوالی بالوں کی بد بیری کوئی نہیں کہہ سکتا جو انکے ساتھ دن رات رہ کر اپنا جہنم سوار کر کے تھے ہیں اور گویا ان دھن ہیں جو آٹھوں پر مونی مورت کا دھیان اپنے ہر دے میں رکھ کر انکے ساتھ پریت رکھتی ہیں اور جو بیورج کو کل میں جنم لے کر شیام سندھ کا کرشن کرنا ہے اُسکو دیوتوں سے اجماعا سمجھنا چاہیے۔

دو ما	اگر جہا سن کے ہاگ کی ہما کی بنیا سے	جنگے جت میں ت بسین ما کن ریو جدر ہے
-------	-------------------------------------	-------------------------------------

راجا نرس نے پاپی ہونے پر بھی ہمارے ساتھ بڑی بھلائی کی جسکے بدلے میں ہم لوگوں نے یہ سینکڑہ نام کا کرشن پاپا نہیں تو انکا کرشن ماننا دیوتوں کو بھی گھسن ہے اور ہمارا آس وقت سحر باسیوں نے اس طرح ہر شیام اور بلرام کی بہت استھ کی اور دیوتوں نے آکاش سے شیام اور بلرام پر پھول برسائے اور سحر بڑی میں یہ حال سن کر سب چھوٹے اور بڑے خوش ہوئے سو سے راجا گھس کے اور جیتنے لوگ رنگ بھوم میں سے خوش ہو کر جو جگہ کار کرنے لگے اور باجے ورے بہت طرح کا باجا جانے لگے اور شیام اور بلرام بڑی خوشی سے گوالی بالوں کو رانویچ تھلا لے لگے اور راجا گھس چاٹو راج پہلوانوں کے ہاتھ سے بہت ادا اس ہوا اور سحر باسیوں سے کہنے لگا کہ تم لوگ شری کرشن جی کی جیت ہونے سے خوش ہو کر باجا بجاتے ہو جب اگلی بات کا کسی نے کچھ جواب نہیں دیا تب اُسے قسم سے چلا کر اپنے ساتھ واسویت اور جو بیورج سے جو مچان پریشے تھے کہنا کہ تم لوگ ان لڑکوں کو باہر لے جا کر تلوار سے مار ڈالو اور باجا بند کر کے گوب اور گوالوں کو ماندہ لو اور بسدیو اور دیو کی اور اڑسین میرے باپ کو مار کر رنگ بھوم کا پھانگ بھتر سے بند کر دو یہ بات سنتے ہی جب اٹھوں نے تلنگی تلوار میں لے کر شیام اور بلرام کو باگ لیر لیا تب دونوں بجائیوں نے ایک ساعت میں بہت سے دیوتوں اور شو بیروں کو لڑ کر مار ڈالا اور باقی دیت اس طرح شری کرشن جی کے تیج اور رکاش سے اپنا پران لے کر بھاگے جس طرح پرات سے سورج نکلنے سے مارے چھپ جاتے ہیں اور جب بسدیو اور دیو کی جی نے شیام اور بلرام کے گھس لڑنے کے واسطے آنے کا حال سنتا تب وہ دونوں بہت کھرا کر پیشور سے ان دونوں کی گھس لٹانے لگے۔

دو ما	مہ تیرن کو ہو جیے پر جھیاں جگدیش	بار بار کرنا کو بن دھون دھون پر شیش
-------	----------------------------------	-------------------------------------

جس شری کرشن نے ماما اور پتا کو دکھی جان کر پچھن گھس کا سناتا ایسا پران کیا کہ آج گھس کو مار کر بسدیو اور دیو کی جی کو

آخر بجائی اپنے اپنے تھیارے کو زندہ لایا بی کو مارنے کے واسطے دوڑے تب بلرام جی نے ہلی اور موس سے آن سب کو ماٹھ لایا تب سب نے
 بڑی آواز سے شیانم اور بلرام کی جڑ جڑ کار کی یہ حال سنکر سب چھوٹے بڑے مٹھا باسی خوش ہو گئے اور دیوتوں نے خوشی کا نفا رہ بجا کر
 نندن باغ کے پھول و فونچ بھائیوں پر برسائے اور نوتے دے ہر جگت راجا لوگ بلکنڈھ ناتھ کو ڈھرت کر کے اپنے اپنے مکان کو گئے
 اور زند اور پند آدک یہ سب چڑھنے کی طرح بھکرا اپنے ڈیرے پر چلے آئے اور کیشو نورت کرودھ کے مات اپنے ماترے کنس کے
 بالی پڑ کر اس طرح آسکی کنش شکر میں ٹھنٹے ہوئے جتنا کتا رہے گئے جس طرح ماتھی کو سنکر مار کر گھبٹ لیا جانا اور کنس نے
 بسد اور دیو کی جی کو قید رکھ کر بہت دکھ دیا تھا اسی کارن شری کرشن جی نے اسکی کنش گھبٹی اور کنش گھبٹیلانے سے وہاں
 کنس کھا زنا د پرگت ہو کر اتناک مٹھا رہا بن بعضے وقت کنس کی کھاں دکھلائی دیتی ہے اور دوسرا سبب کنش گھبٹیلانے کا ہے جو کہ جیسین مٹھا
 کی دھول لٹنے سے اس ادھر جی کا مین مٹھا ہو جاے جتنا کتا رہے پر کنش کو پہنچا کر تھوڑی دیر دیا پھر شری کرشن جی ٹھہرے اپنے
 دہان کا نام بشرام گھاٹ مشہور ہوا جب یہ خبر فو اس میں پہنچی تب کنس کی رانیان اور جو با بیان اور ناتے در استریان روتی پتی
 ہوئی جتنا کتا رہے ہو پھین۔

دو ما	سب دھائیوں نے دھوئے کے اپن جہان نیش	توڑ مار سنگار سب چھوٹے سر کے کنش
-------	-------------------------------------	----------------------------------

اچھا جان استریوں نے اپنے اپنے پت کا مٹھ دیکھ کر آنکا سرا پنی گو دین رکھ لیا اور بہت بلا سے رو کر گئے لکین کتا دے جا کس
 تم اتنے بڑے پر زانی را جا ہونے پر بھی ایسی ڈر دسا میں مرے ہوے پرتھی پر بڑے ہوے ہو جو تم شری کرشن جی سے اور بڑوں سے
 ماتھی کی دشمنی کرتے تو کسو واسطے ایسی تھاری ڈر دسا ہوتی سادھو اور مہاتما لوگوں کو دکھ دینا اچھا نہیں ہوتا ہے سب ماتھی اور
 مٹھوں سے اور مال اپنا چھوڑ کر تم چلے جاتے ہو اور ہمارے مال اور رونے پر کپڑ دھیان نہیں کرتے تمہارے بچک سے ہماری کیا گت
 ہو گئی تمہاریا میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے اب وہ سب تمہارا گھنڈ کیا ہوا جو اس طرح بغیر کنس کے ٹپے ہو تمہارے سونے
 اور مٹھنے کے واسطے جو شیش محل اور رنگ محل کے کوٹھنے ہیں انہیں کون بیٹھے اور سھوے گا تمہارے جڑاؤ سنگاسن پر کون
 بیٹھ کر مٹھا باسیوں کا یاوارے گا۔

دو ما	یہ مند کشندر مہا جگے سم بہین اور	تمہیں ایسوں کون ہے جو بیٹھے یہ مٹھ
-------	----------------------------------	------------------------------------

جب اس طرح بہت ہی باہن ککر سب رانیان اور استریان بہت بلا سے رو کر گئے لکین تب شیانم سندھ دیا سا زانیر کپار کے بوٹے نہ
 اچھا جی جو کچھ جاگ میں گھا ہوتا ہے وہ کسی طرح نہیں مٹ سکتا جو جو با پ راج کنس نے کیے ہیں وہ سب تمہنے دیکھے ہیں پر مشہور
 کی اچھا ہی طرح جان کر دھیرج دھرو میں تمہارے حکم میں رہونگا اب انکا کر یا کر م کنا اچت ہے

دو ما	یو بائی	سدا کوئی جیتا رہے	جمو نا دہ جو اپنا کے
-------	---------	-------------------	----------------------

مائی گھوسو کی نہیں کیجے | مانا جی کو پانی دے |

شری کرشن جی کے سجانے سے سب استریوں نے اپنے اپنے پت کی کنش جلا کر یا کر م کیا اور شری کرشن جی نے کنس کو یا کر م کر سین کر دیا

دو ما	کنس تہن لیلانے سن چت دے جو کوے	ہا کن پر جو کے بنہ میں ما کو بھ نہیں ہوے
-------	--------------------------------	--

ادھیائے پنتیا لیسوان - شری کرشن جی کا اگر سین کو راج گدی پر بٹھالنا	
شکد بوجی نے کہا کہ اسی راج پر بھیت جب گنس وغیرہ کی خوش ملا کر سب اپنے اپنے گرنے تب گدی کرشن جی اور شری بلرام جی اور شری کو ساتھ لیکر قید خانہ میں بسد یو اور دیوکی جی کے پاس آئے جبکہ مانا اور پتا کی شری اور شکر کی کوٹا کر دونوں بجائیوں نے اپنا سڑکے پڑوں پر رکھ دیا تب دیوکی مانا نے کہی کہ اسی راج سے تم بارہوں تک کہاں رہے میں نے تم کو کسی گود میں نہیں کھلایا۔	
دو ماہ اسن جننی کے پین پر بھڑک پاسندہ جڈر سے	جیسے پریم بس دکھت لکو بولے ات سکھیا سے
اسی مانا اور پتا میں کیسا اجماع تھا کہ یہاں سید ہوا کہ میرے واسطے تم لوگوں نے آنا دکھا دیا میں نے کچھ سیرا پر اور نہ بھوکو واسطے کہ جب سے تم بھوکو گل میں مندی کے گھر پہنچا آئے تب سے میں پریم تھا اس سے تمہارے پاس نہ آسکا اور مجھ کو ہمیشہ یہ اچھا بنی تھی تھی کہ جسکے میت میں دس منے رکھوں نہ ضم لیا اسے بال چتر سیرا کچھ نہیں دیکھا اور ہم نے وہ کین میں مانا اور پتا کا شکوہ کچھ نہیں پایا دوسرے کے گھر کر بھرتا اتنے دن گوائے جنھوں نے ہمارے واسطے اتنے دکھا دکھائے انکی کچھ سیرا ہم سے نہیں بن تھی ہاؤ تمہاری سیرا کرنا اور بال چتر کا شکوہ دکھانا اچھ تھا وہ سب شکوہ مند اور جسو در جی کو ملا۔	
دو ماہ جیسے جو سنتان سے شکوہ پاوت دن رین	آجین ہمارے جنم سے بہتے جھو کچین
اسی مانا جس تیرے اسکے مانا اور پتا دکھ پاتے ہیں وہ پتھر ضرور کچھ گتا ہے سسار میں سام تو پیش اسی کو سمجھنا چاہیے جو پتے مانا اور پتا کی محل اور سیرا فسا باچا کر مناسے کرتا ہے آدی کاتن پار جو کوئی اپنے ان اور باپ اور گرد اور بڑے بوڑھوں کی سیرا اور ہستی اور رزکون کا پال نہیں کرنا اسکا لوک اور لوک دونوں بگڑتا ہے۔	
دو ماہ اتات مات سے پران دھن گپٹ کرے جو کہے	انا کو تینون لوک میں کبھی بھلونین ہو سے
اسی مانا جو میں برھما کی عمر پارکھ جسم برھما کی سیرا کر دن تو جی تم سے ارن نہیں ہو سکتا اسلیے تمہارا رینا ہو کر یہ کرتا ہوں کہ سیرا پر اور بھیا اور اوپر دکھ اور شکوہ اپنے کرموں کے پھل سمجھو اسی مانا اب تم سچ چھوڑ کر خوشی مناؤ میں تمہارے حکم پاتے سے سرگلاور پمال جانے سے سہی نہیں ڈرونگا اور آٹھوں مند اور نوندھ تمہاری دسی ہی رہینگی۔	
دو ماہ قہر ہم اوگن بحر سے پر گئے ہما اسادح	تدب نت ہت جان کے چھماک واپر ادھر
جب یہ بات سنکر بسد یو اور دیوکی جی کو گیان برہت ہو تب انھوں نے سمجھا کہ یہ ہمارے تیر نوکر تیروں پت میں انھوں نے پتی دھیا سے برتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے اتارنے کے جو جو کام کیے ہیں وہ آدی سے نہیں ہو سکتے یہ سمجھ کر وہ دونوں شری کرشن جی کی اہمیت کرنے لگے لیکن شری کرشن جی اور پت ہی بیٹا سنسا میں کرنا چاہتے تھے اسلیے انھوں نے وہ برہم گیان اُنکا ہر لیا تب بسد یو اور دیوکی جی انکو اپنا بیٹا بنا کر گود میں بٹھا کر پار کرنے لگے اور اُنکا تھا اور ہر جوم کر ایسا خوش ہوئے کہ بھلا دکھ سب بھول گئے اور شام اور بلرام کو ساتھ کر تری خوشی سے اپنے گھرائے۔	
پریم بلاں میں اربیکھین	انجو جنم شپیل کر لیکھین
ات اندھیو سن ماہین	شوکہ سکت شمار داناہین
اسی راج پر بھیت بسد یو جی نے گھر پہنچا اسی وقت کس ہزار گنوں کا دان جو شام سندھ کے پیدا ہونے پر میں کھلی کیا تھا	

شری کرشن

برہمنوں کو بدھ پورک دیا اور دونوں بجائیوں کو گوان باؤن سمیت چھین پرکار کے بھون کر کے اچھا اچھا گنا اور کٹر اپنا تاب شری کرشن نے بلرام جی سے کہا کہ بنا رہا جا کے پر جاؤ ڈکو ہوگا اور بسدیو جی کو راج گدی پر بیٹھانے سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ راج لینے کے لالچ سے کنس کو مار ڈالا اسلئے اگر سین جی کو جنکار راج کنس نے چھین لیا تھا راج دینا چاہیے ایسا جا کر شیا م سندر بلرام جی اور بسدیو جی ساغری سے کہو کہ اگر سین جی کے پاس گئے اور انکو ڈنڈوت کر کے اور بت دھیج دے کر بولے کہ اونا جی آپ راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پر جا کا پالن کیجئے اور جھکو اپنا دس سچو کر کسی بات کا سند یہ اپنے من میں نہ لائیے سب پر بخوی کے راج لوگ اپنے اپنے دیش کار و پیہ آپ کو دے کے آپ کے آدھین رہیں گے۔

چوپائی

جے جن شری ان نہا میں	جن میں نہیں باندر ہم میں	نرے راج کرو جب ماہین	باب تم کو شے کچھ نہا میں
----------------------	--------------------------	----------------------	--------------------------

یہ بات سنکر اگر سین جی ماتر جوڑ کر بے کورک بولے کہ اری دیو کی نندن تم نے بہت اچھا کیا کہ راج کنس اور اسکے بجائیوں کو کہ وہ سب پائی اور ادھی تھے مار کر جذبہ بیون کا ڈکو خیر یا جس طرح تم نے دیت اور راجس اور ادھی بیون کو مار کر ہر جگتوں کو سکھو دیا اسی طرح راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پر جا کا پالن کرو یہ بات سنکر شری کرشن جی بولے کہ آپ نے سنا ہو گا کہ راجا جات کے سر اپ دینے سے جڑا دی گئے بیون نے راج گدی نہیں پائی تھی اور ہم ہی اسی کل میں پیدا ہوئے ہیں اس واسطے اہو راج سنگھاسن پر بیٹھانہ چاہیے آپ راج سنگھاسن پر بیٹھے رہیے گا کام سب ہم کر دینگے جو جواب حکم دینگے۔

سورٹھ

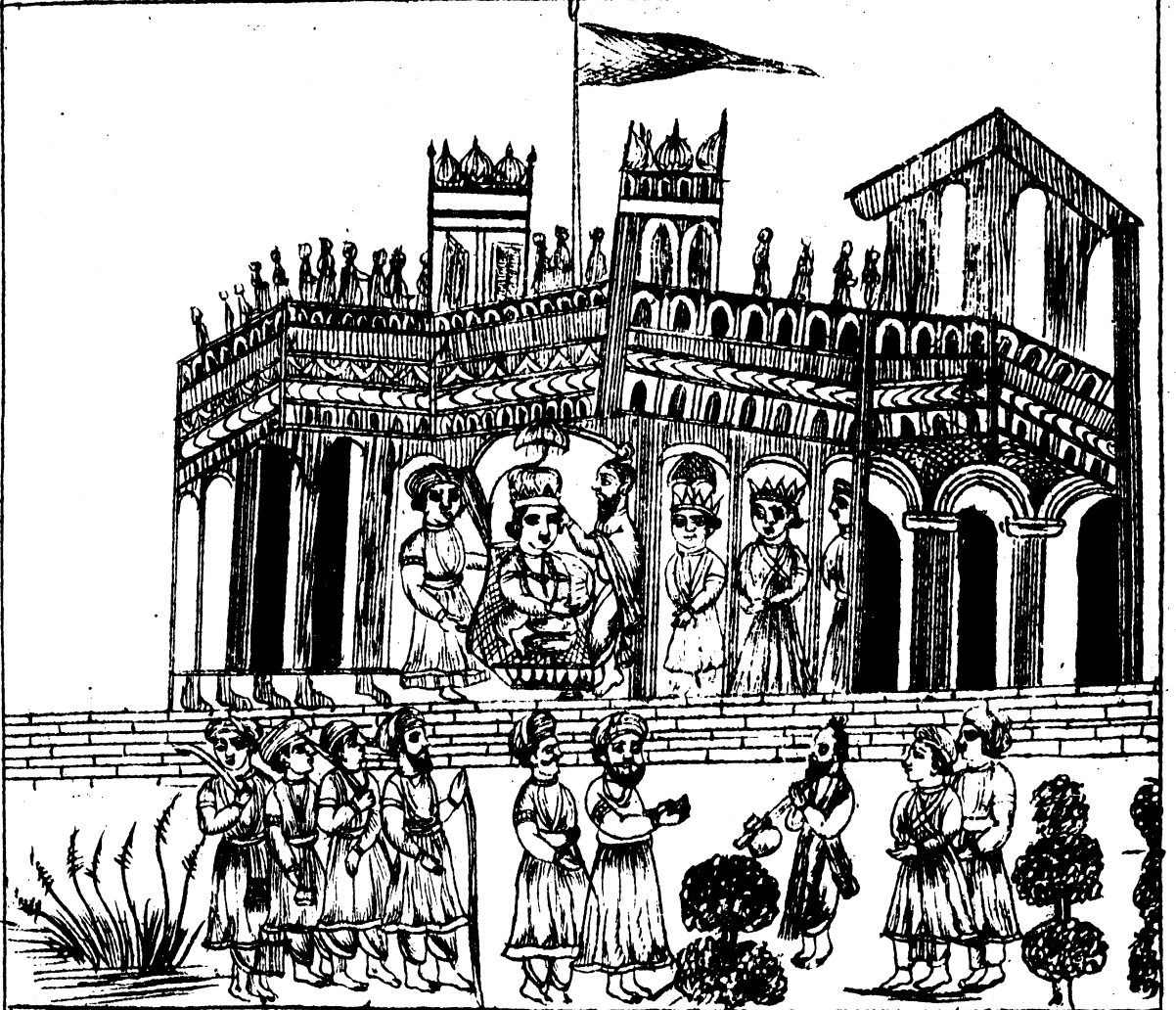
کر دیو بیٹھ تم راج دور کو سند یہ سب	ہم کر میں سب کا ج جو آس دتھے ہمیں
-------------------------------------	-----------------------------------

اونا ناجی آپ راج سنگھاسن پر بیٹھ کر گوا اور براہمن اور ہر جگتوں کو سکھ دیکھے اور جو جذبہ بیون کنس کے ڈر سے متھرا پری اپنی جیم جو ہر جگتوں سے دیش میں جا بے ہیں ان سب کو بلا کر یہاں لائیے اور پر جا سے بہت دھن لینے کا بویوز لکر کسی کو بنا پر ادھ ڈنڈنہ دیکھے جبکہ اگر سین نے شری کرشن جی کا کنا اپنے جاگ کا اوس ہونا سیم کر مان لیا تب شری کرشن جگت ہجکاری نے اگر سین کو راج سنگھاسن پر بیٹھا کر بدھ سے راج گدی کا تگ لکھا با اور شری کرشن جی اور بلرام جی دونوں بجائیوں نے راجہ اگر سین پر چور ہلایا اور سب جھوٹے اور برون نے منگلا چار منایا اور متھرا باسی خوش ہو کر شری کرشن جی کی استت کرنے لگے اور وہ تو ان نے خوش ہو کر تاش سے ان پر پول برسائے راجا اگر سین کے کہلا سینے سے سب جذبہ بیون جو بھاگ گئے تھے وہ پھر متھرا میں آکر بے جب کہ شری کرشن دین دیاں نے ان جذبہ بیون کو مت دکھی اور کنگال دیکھا تب ان سب کو روپیہ اور گنا اور کپڑا اور گائون اور مکان اور باغ وغیرہ جسکو جس چیز کی چاہتا تھی وہی چیز دے کر ایسا خوش کر دیا کہ انکو ہر کسی چیز کی خواہش نہیں رہی اور بسدیو جی اور دیو کی مانگو بھی بہت خوش کر دیا اور جو جذبہ بیون توڑے اور کڑوئے وہ لوگ شری کرشن جی کی امرت روپی نظر پڑنے سے جو ان اور زبردست ہو گئے۔

دونا

اگر سین کے راج میں سکھ کو سداسما ج	سے کاج کینھے جمان مانگن پر بھو جراج
------------------------------------	-------------------------------------

بیشا نانا اگر سین کو راجگدی پر شہری کرشن جی کا



انہی کتھا سنا کر شہری شکندری جی ہمارے بولے کہ ای راجا پر کھپت شہیام سندر نے اسی طرح سب کسی کو شکندری سے بلوام جی سے کہا کہ جس وقت
ماننے ہم دونوں جاتیوں کو بڑی پریت سے پالنے کر کے آتا تھا کیا وہ ہمارے واسطے بہت سوچ کرتی ہوگی اور نند بابا برجاسیوں سمیت
میرے پہلے آنے کی آقا سے جو باغ میں گئے ہیں انکو چل کر بد کرنا چاہیے۔

چوپالی

بدمعہ جانن ہلو سکھ دینھو
آنسے ارن کتھون میں ناہین
اب چل بد اٹھین برج کبجے

بہت ہیٹ آن ہسوں کینھو
سکھت ہون اپنے من ماہین
پلٹو نہیں اٹھین جو دتے

ایسا کہ شہری کرشن جی نے بہت سا روپیہ اور تین دو گنا اور کپڑا اپنے ساتھ لیا اور راجا اگر سین اور سکندری جی کو ساتھ لے کر
جہان نند جی تک برجاسی گئے تھے وہاں کو پہلے جس وقت نند جی اپنے گھر سے پڑھے ہوئے یہ سچا کر رہے تھے کہ کئی دن برنہا بن سے
گئے ہوئے شہیام اور بلوام آوین تو پھلین۔

سورٹھ	اب کیسے برج جانہ بل موہن دروہنا	اب بیا گل آرماتہ کب لون مین ندو کیسے
-------	---------------------------------	--------------------------------------

اسی وقت موہن پیار سے نے وان پونچک زندگی کے جنون پر پیاسا سدھو دیا تب ندجی نے اُنکا سر اٹھا کر چھانی سے لگا لیا اور بسد یو اور راجہ اکرین پریم پور بک ندجی کے گلے مل کر جب سب کوئی دہان بیٹھے اور ندجی نے من میں سبحاکہ اب نیام سندھ ہمارے ساغر بربدان کو چلنگے تب خیری کرشن جی نے سب سامان جو دہان سے گئے تھے ندجی کے سامنے رکھ کر بے کیا کہ ای بابا میں تم سے کسی طرح ارن نہیں ہو سکتا تم نے میرا بہت پالن کیا ہے۔

دو ما	چو یک اٹھے نندرا سے سن تو کیا کت کو پال	سوسون کت کہ آن سون کن کینو پر تپال
-------	---	------------------------------------

یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے کہا کہ ای بابا ہکو کہتے ہوئے سنگھج معلوم ہوتا ہے کہ سنگھج کی روہت کا کنا سنج نہ مان کر محکو اپنے پیشے کی طرح پالن کر کے بڑا سکھ دیا میں کہیں رہوں تمہارا ہی کہلاؤنگا اور ہمارے پیانے روہنی ہماری ماما کو بڑی پت میں تمہارے گھر پہنچایا تھا تم نے سمان پور بک اسکو اپنے بہان رکھا اور میں نے گورس آدک برج باسیون کا کھا کر بہت آیدرو کیا تھا شو ب تم نے دیا کی راہ سے چھا کر دیا اور اچکنس میرے دشمن سے تم لوگوں نے نہیں ڈر کر میرا پالن کیا اور جو دجی نے مجھ کو بیٹا جان کر بلا ہم سکھو اور جو دجی کہ اپنے ماما اور پتا سے زیادہ جان کر تم سے ارن نہیں ہو سکتے لیکن اب ایک بات کہتا ہوں تم کچھ دیکھو نہ مانا اب میں تمہارے ماما سے دن بد بنسی آدک ذات بھائیوں کے ساغر مکر اپنے ماما اور تپا کو سکھ دونگا اور آج تک انھوں نے ہمارے واسطے بڑا دکھ دیا ہے جو وہ مجھ کو تمہارے پاس نہ پہنچاتے تو کیوں اتنا دکھ اٹھانے تھے تم گھر پر جا کر جسودا ماما اور بربدان باسیون کو جو میرے واسطے شو ب کرتے ہوئے دھیرج دو اور جسودا ماما سے کہدینا کہ جس طرح میرے واسطے ہمیشہ ماکن رکھو جوڑا کرتی تھی اسی طرح اب بھی رکھو جوڑا کرے دیکھنے میں میں تم سے ملنہ ہوتا ہوں لیکن اتہ کرن سے میں ہمیشہ تمہارے پاس بنا رہونگا میرے اوپر دیا کر کے مجھے کبھی مت بھولنا۔

چوپالی			
تپا سے پالکن کسینو	ہم سے پریم کر سے تم رہو	ہوگی دکھت جسودا مپسا	سوسون برج تپہ اور سب گیا
باتے بیک گون برج کیجے	جاتے سبن کو دجیو دجے	میری شرت نہ ارسے تاڑو	میں تم سے کسوں نہیں نیارو
دو ما			

شکوہی سن شیا م کے ملے بل ات نندرا	امنک نیز نہیں چلے بڑ گئے ڈکر کے چند
-----------------------------------	-------------------------------------

یہ بات شیا م سندھ کے منہ سے نکلتے ہی نندرا سے اتنا بلا ب کر کے روئے کہ اُنکو چکی لگ گئی اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور گوال باہی سب آداس ہو کر تپس میں کہنے لگے کہ ہماری سمجھ میں موہن پیار سے ہم لوگوں سے کپٹ کر کے بہان رہ جا یا چاہتے ہیں نہیں تو ایسا کٹھور پچن نہ کہتے ایسا بچار کر شری داما کو ان نے کہا کہ ای سمجھ پیار سے اب متھو پڑی میں تمہارا کیا کام ہے جو ایسے زردی ہو کر اپنے بوڑھے باپ رونے ہوئے کو یہاں رکھے آپ بہان رہنا چاہتے ہو اور اچکنس کو تم نے مارا تو اچھا کیا اب بربدان میں بل کر دمان کا دلچ کر دو متھرا کی راہ جد حانی دیکھ کر تو ہرگز نہ چاہیے ماشی اور گھوڑا اور مان اور راج دیکھ کر گیانی لوگ تو ہرگز نہیں ٹھکویز بربدان کا ایسا سکھ جہاں ہمیشہ بسندرت رہتی ہے کہیں نہیں ملے گا ای جہانی تم بربدان چھوڑ کر دوسری جگہ کبھی مت رہو جو زردی ہو کر

بیان رہ جاؤ گے تو شری مدد آدک سٹو لو ہزار گویاں جو دن رات تمہارا چندر گمہ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کرتی تھیں اور پانچ ہزار گوال
 بالی جو تمہارے ساتھ گویاں تھے وقت مرلی کی دمن سنکر اپنا جھم سہل جانتے تھے وہ سب تمہارے بنا کیسے جو نیگے اڑندہ لارے جو تمہارا
 آستانہ مان کر ہم لوگوں کی پریت چھوڑ دو گے تو بیان رہتے ہیں کہ گویا جس نے گاجن اگسین کو تم نے راج دیا جو رات دن اٹلی سیو کالی کرنا
 پڑے گی یہ ایمان تم کے سطح سہا جاسے گا اسیلے ہر روز دن کو چلو۔

چو پانی

راج بن ندی بہا ر پچارو	گاین کو میں نے نہ سارو	نہیں چھوڑن تم کو بر جانا تھا	جلہ میں بسے تمہارے سا تھا
------------------------	------------------------	------------------------------	---------------------------

اسی طرح گوال باون نے بہت سی باتیں شری کرشن جی سے کہیں لیکن انھوں نے نہیں مانا تب کچھ گوال بالی تھیام اور بلرام کے ساتھ
 میں رہنے کے واسطے تیار ہو کر نندرا سے پورے کہ آپ شہت ہو کر گھر پر طے ہم لوگ مجھ سے انکو بھی ساتھ لے کر برندن این پونچھے ہیں
 یہ بات سنتے ہی ندھی رہ سا گویاں دوپ کر تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو کر موہن پارسے کا سٹو دیکھنے لگے اور مارے سوچ کے ایسا
 گھبرائے جس طرح سانپ کے کاٹنے سے آدمی یا گل ہو جاتا ہے۔

دو

برہ بجا کشتت مہا جانت ہے سب کو	پاشون بھرت پرانیت تا کی گت کہ ہے
--------------------------------	----------------------------------

یہ حال اٹکا دیکھ کر بلرام جی نے ندھی سے کہا کہ اسی کا باقم اتنا سوچ کیوں کر ہے تو شری نے دونوں میں ہم لوگ یہاں کا کام کر کے تم سے پھر ملنے لگے۔

چو پانی

ہر پر گئے بھوجا راتارن	کیو گ تم سے سب کارن	مات تا ہا ہرے نہیں کو کو	تم سے تیر کہا دین دو و
------------------------	---------------------	--------------------------	------------------------

اسی بابا برندن کا ایسا سٹک دوسری جگہ ملنا لکھن ہی واسطے تمہارا گھر چھوڑ کر کہیں بجا ونگا میری مانا دوان یا گل ہوتی ہوئی اس واسطے
 میں تمکو یہاں سے بدر کرتا ہوں جیہاں تمہارے جلد سے اٹکو دھیرج ہو یہ بات سنتے ہی ندھی بہت پیال گل ہو کر شری کرشن جی کے
 چرنون پر گر پڑے اور رور کر بولے کہ اسی بیٹا ایک بار تم دونوں بھالی میرے ساتھ چل کر اپنی ماما آدک سب کسی کو دھیرج دے کر چلے آؤ
 میں تمہارا چرن چھوڑ کر برندن نہیں جاسکتا تمہاری ماما تمہارے واسطے ما کھن روٹی بنا کر بیٹھی ہوئی تمہاری راہ دیکھتی ہوئی اس سے
 میں جا کر کیا کہو نگا تم جلدی گھر کو چلو۔

چو پانی

کیوں جیون بن درشن پائے	بیسے شتر کیوں ستھرا آئے
------------------------	-------------------------

اسی بیٹا میں نے بارہ برس تک تمکو پاں کر سیا نا کیا لیکن تمہارے پرتاب اور ہما کو نہیں جانا اب ہم بسد یو جی کے بیٹے بن کر گجی کا بچن
 آج کرتے ہو جب ہم پر ڈکھڑا ناخات تب تم ہماری رچھا کرتے تھے اب وہ دیا کیا ہوئی جو تمکو اپنے بچوگ میں مانا ہی تھا تو اسی دن
 گویا دھن پھاڑ ہم پر کیوں نہ گردیا جسکے نیچے دب کر سب مر جاتے تو آج وہ دسا ہلو کیوں دیکھنی پڑتی۔

دو

دیکھو پرت اتن ندکی بسد یو منہ سہات	پسے رے سب پر ہم ہیں کہ نہ سکت بکرات
------------------------------------	-------------------------------------

جب اس طرح نند آدک سب رونے اور بلاپ کرنے لگے اور موہن پیار نے انکی یہ دسا دکھ کو بجا کیا کہ بے لوگ ہمارے جوگ میں جتنے نہیں چلے تب اپنی مایا جسے سب سنا کر کوجھلا رکھا اور اپنی بھیلادی اور ہنسکر کہا کہ اربا با تم کس واسطے آؤاں ہوتے ہو میں تم سے کہیں دور بھاگ کر تین کوس پر پیمان رہونگا جسودھا میری ماما اور بندہ بن کی سب استری اور پیش میرے واسطے سوچ کرتے ہو گئے ایسے اُنکو دھیرج دینے کے واسطے تلوکودا کرنا ہون جبکہ پریشور کی مایا اپنے سے نند جی کو کچھ دھیرج ہوا تب وہ ماتھو جوڑ کر لوئے کہ اگے جگنا تم تمہرا میں رہنا ہی چاہتے ہو تو میرا کیا بس ہر میں تمہاری اگیا سے بندہ بن کو جاتا ہوں لیکن برجیا سیون کو مت بھول جانا۔

دو ما	سیٹ دیو سنتاپ سب کیوسکرت کی کھان	بھرسا کھی چودہ بھون سترن بید پُرا ن
-------	----------------------------------	-------------------------------------

یہ بات سنتے ہی بسدیوجی بہت سارو یہ اور ترن آدک نند را سے جی کو دے کر بے پورک بولے کہ اگے نند جی جو اپکا م نے میرے ساتھ کیا جو اُس سے میں اُن کی کبھی نہیں ہو سکتا ان دونوں لڑکوں کو اپنا بنا لکر بیان وہاں رہنے میں کچھ بھید مت بھننا اور اجا پر بھمت نند جی نے یہ بات سُنکر شیا م سندر کو ڈنڈوت کی اور پانچ سات گوالوں کو وہاں چھوڑ دیا اور ب کو ساتھ لیکر رو تے تھے نند بن کو چلے لیکن سب لوگ تمہرا کی طرف پیچھے پھر پھر کر دیکھتے جاتے تھے۔

چو پانی

چلے کلک سوچت بھاری	اگے ہوسدھ کا ہو کی ناہین	لٹ پت چرن پرت گاہین
--------------------	--------------------------	---------------------

جب شری کرشن جی نند اول کو بد کر کے راجا اگر سین اور بسدیوجی سمیت راج سندر پر پہنچے تب جدبشی لوگ برجیا سیون کی پرت دیکھا کہ اسپہان اُنکی بڑائی کرنے لگے اور اسے میں نند جی موہن پیار سے کی ہما یاد کر کے برجیا سیون سے کہتے جاتے تھے کہ دیکھو ہم نے بڑا بڑا کیا جو پر ہم پریشور سے اپنی گووین چروا بن اور تھوڑا سا دہی اور ماگن کرنے اور کھلانے کے واسطے جسودھا نے اُنکو اکل سے بانڈھ دیا تھا تپتھی اُنھوں نے اپنی بڑائی نہیں چھوڑی گو بردھن ہاتھ کو اٹھا کر برجیا سیون کی برجیا کی اور میرے لینے کے واسطے بزن لوک میں دوڑے گئے اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے اُنکو نہیں بچا نا جب نند جی ایسی ایسی باتیں اپنے ساتھیوں سے کہتے اور پچھتاتے ہوئے بندہ بن کے نزدیک پہنچے تب موہن پیار سے کہہ رہے ہیں بیوش ہو کر گڑبڑ سے جب جسودھا جی نے جو اُنھوں پر تھرا کی راہ دیکھا کرتی تھی دیکھا کہ گوپ اور گوال بندہ بن کی طرف چلے آتے ہیں تب جسودھا جی بڑی خوشی سے اس طرح دوڑ کر شیا م اور بلرام کو دیکھنے چلین جسطرح پھڑ سے کو دیکھکر گودوڑتی ہے۔

دو ما	دھائی ات ہر گھت جھی سنت روہنی ماے	درس آس دھائین سبے برج تیر ات ہلساے
-------	-----------------------------------	------------------------------------

جب اُنھوں نے نند جی کے پاس پہنچکر شیا م اور بلرام کو نہیں دیکھا تب جسودھا جی نے گیسرا کہ نند جی سے پوچھا کہ اگے کنت تم میرے رام اور کرشن کو کھو کر اُنکے بدلے یہ گناہ اور کپڑا لے آئے جو جسطرح اندھا آدمی پاس تھوڑا پارا کرا اُسکو نہیں جانتا اور جب اُسکو چنیک کر چھپے اُسکا گن سنا ہے تب سوا سے رونے اور پچھانے کے اُسکو کچھ اور ماتھو نہیں آتا اسی طرح تم میرے اُنوں لعل کو اپنے ماتھو سے ٹھوکر یہ سب کا پانچ اٹھالائے ہو اُنکے بنا میں یہ سب ترن دک مال سے کر کیا کرونگی اور مور کو ننت نند جی کے ساعت بعد اگل رہنے سے میری چاتی پختی تھی اب اُنکے بنا میرا دن کیسے کئے گا میرے منع کرنے پر بھی تم اُنکو زبردستی دلائے گئے اب اُنکے بنا ہم لوگ کیسے جیونگی یہ بات جسودھا جی کی سنتی ہی نند جی آکر پہنچے کیے ہوے رو کر بولے کہ اگے برجیا سیون سے یہ سب گناہ اور کپڑا

آدک شری کرشن جی نے مجھ کو دیا تھا لیکن مجھ کو یہ سُدھ جہ نہیں رہی کہ کسے کیا مومن پیار سے کی باتیں تم سے کیا کون انکی کٹھرتائی شکر
 تلوڑاؤ دکھو گا جب وہ کنس کو مار کر میرے پاس آئے تب اپنے کو بسدو کا بیٹا بتلا کر پریت ہرن باتیں کرنے لگے انکی بات شکر جب میں
 چہیسا مانکر ونے لکھتا تب مجھ کو بہت دھیج دسکر دیا کر دیا ای ریامین نے تو سچی گرگن کے کسے سے انکو پریشور جانا لیکن مایا کے
 بس ہو کر انکو اپنا بیٹا سمجھتا رہا اب پتر بجا و چھوڑ کر پریشور کے برابر انکا بھجن کرنا چاہیے جب جسو دھا جی نے یہ سب حال سُدھ جی سے
 سنا تب وہ اور زیادہ مایا مہ میں پڑ کر رونے لگیں اور شیام سندر کو اپنا بیٹا جانکر نندرا سے سے ولین کہ اس کنت تم کو دھکار
 ہو جو انکے منہ سے آدمی بات شکر طے آئے اور شیام اور برام کو سترامین چھوڑ کر یہاں آکر سندر دکھا یا تم رام اور کرشن کے بنا
 جی کر یہاں کون شکر یا ڈو گے۔

چوپائی

مارگ شو جہر پو کہہ جانتی	بد اہوت پھالی نہیں چھاتی
کیسے پران رہے ہیہ بچوت آند کند	سنی نہیں دشر تھ کتھا کون شرون ست مند
ایمن سترامین جاے رہ ہون ہر کی دھا ہے	لیجے ٹونک بجاے اب ایو برج نندہ
اس سور کھتم میرے دونوں بران پیاروں کو کمان چھوڑ آئے میں ابھالی اپنے لال کے ساتھ بجا تم لوگوں کے کسے سے کوئی بھی میں بھی ساتھ جاتی تو کسو اسٹے نگر چھوڑ آئی۔	

چوپائی

جیون بران سکل برج پیارو	جمین کیوبد یو ہارو
سپھاک ست بیر سی پو ہارو	لے کیو جیون مول ہارو
پو چھت بلکہ جسوت بیتا	کونند کہہ کیو کنیتا
تم کو بد برج جب کینو	پہر کچھ ٹونہ سندریا دینھو
تم کچھ ہر سے بنے نہ بھاکھی	کہا شہام من میں بہ را کھی

یہ شکر نند جی بولے۔

دو ما

میں اپنی سی بہہ کیو دی پر بھو تر جوں نام	جو چاہیں سولی کرین کہیں میرے ماتم
کہہ گئے تو نہہر نام بہر شیام ایو کیو	کر کے کچھ شکر کام طہین تم سے کسے برج

اور برام نے یہ کہا کہ میری ماؤ کی منوں نے پاوے تم جا کر اسکو دھیج دینا کچھ دنوں میں تم کو ان سے ملین گے جسو دھا جی

یہ سند یہ اپنے لال کا سنکر سوچ میں ڈوب گئیں اور نندا اور جو دھا آدک سب برجاسی موہن پیارے کا بال جرت زیاد کر کے روتے تھے
 ہوئے اپنے اپنے گھر آئے لیکن شیاہم اور بلرام بنیا انکو بزدان بنا کر معلوم ہوتا تھا اور نندا اور جو دھا کبھی گویا ماتھ کو اپنا بیٹا جان کر لگی
 یاد کر کے روتے تھے اور کبھی ایشور بھادو سمجھ کر انکے چرفون کا دھیان کرتے تھے اور شری کرشن جی کے برہ میں سب پیش اور سچی اور گوال
 بال اور گنو آدک بیٹا کل رہ کر گنچون کے پھل اور پھول بھی کھلا گئے جب شیاہم سندر نے ان گوال بالوں کو جو ستر میں رہ گئے تھے کچھ دنوں
 کے بعد گننا اور کپتر آدک دے کر بد کیا اور ان لوگوں نے بزدان بن میں آکر سب چرت نندا لال جی کا جو انھوں نے گجا آدک کے ساتھ کیا تھا
 برجاسیوں سے کہا تب گوپیوں نے کپتری کا حال سنتے ہی سو تیا داہ سے بڑا سوچ کیا اور یقین کر کے جانا کہ اب نندا لال جی بزدان بن میں
 نہیں آویں گے یہ بات سنتے ہی برجبالا آپس میں اٹھا ہوا ایک دوسرے سے کہنے لگیں کہ دیکھو شیاہم سندر نے ترکوئی ماتھ ہو کر اوسچ پنج
 ذرات کا کچھ بچا رہیں کیا کجا کو سندر روپ دیکھ کر اپنی رانی بنا لیا دوسری بولی کہ گجیا نے موہن پیارے کو ایسا بس میں کر لیا تو
 کہ بنا لیا اسکے کوئی کام نہیں کرتے ہیں اب وہ انکو بیان کیوں آنے دے گی اگر دے کر ہمارے چت پورے کپتری کا سندیا
 کہا ہوگا اسی سے جا کر وہ ستر ایسے ہیں دوسری گوپی نے ایک گوپی سے پوچھا کہ تو نے گجیا کو دیکھا یا نہیں وہ بولی کہ میں وہی
 بیٹھنے کے واسطے ستر میں گئی تھی تب اسکو دیکھا تھا وہ ماہن کی بیٹی ایسی کپتری اور بد صورت تھی کہ اسکو دیکھ کر سب استری اور شری
 ہنسا کرتے تھے شیاہم سندر نے لاج اور دھرم چھوڑ کر اسی کو اپنی رانی بنا لیا یہ بات سنکر ہم لوگوں کو شرم آتی ہے دوسری بولی کہ اگر
 سکھی تم نے یہ بات نہیں سنی کہ اب وہ انکی استری بنی ہے۔

چو باتی

<p>گجاسد شیاہم کو پیاری روپ رتن کو برین را کھیو برج بنتا چھوڑیں اب یا تین</p>	<p>وہ بھنا وہ انکی ناری جیون موتی سپی میں بھا کھیو بوجھی شکل شیاہم کی باتیں</p>
<p>دوسری نے کہا کہ اسکو وہ دن نندا لال جی کو بھول گئے جب راجکس کے ڈر سے بھاگ کر برج میں آئے تھے اور گوال بھیس بنا کر یہاں چھپے تھے اور گھر گھر ماہن چرا کر کھایا کرتے تھے۔</p>	
<p>دیوناوت دن گئے بڑے ہون کی آس جھمت لارڑا سے بار سے تے سیوا کر سی</p>	<p>بڑے تے تب یہ کیو بے کو ری پاس ماہو کو بسرا سے بے دیو کی پتر اب</p>
<p>دوسری نے کہا کہ جیسے کوئی کا اندا کو سیوس اور بچا پیدا ہو کر اپنے ذات بھائیوں میں لجانا ہی ویسے موہن پیارے نندا اور جو دھا اور ہم لوگوں کی یہ دشاکر کے بسد اور دیو کی کے پاس چلے گئے دوسری سکھی بولی کہ اب وہ راجا کر سین کے پاس سنگھاسن پر بیٹھنے میں اس سے انکو برجاسی اور مرئی کا نام لینے اور ہونگہ دیکھنے سے شرم آتی ہے۔</p>	
<p>بھینو بیوا بدج وہ بیوات پت گیبہ بھوسے بن کی بات کچھ گیل برس اس کو</p>	<p>انکی ناری جی ملی نے سکھا بیو نہیں گئے آپنی گھاٹ دن دن سکھو دونوں بیو</p>
<p>دوسری نے کہا کہ اب تم لوگ انکی چرا کیوں کرتی ہو اپنے میں سے چرا کر دیکھو تو وہ ہمارے ذات بھائی نہیں ہیں آگے یہاں بھایام</p>	

گوپنی ماتھ اور زند لال اور تھیادور شری کرشن تمباب ولمان باسد اور دیو کی نندن پرگٹ ہوا توڑے دن کے واسطے انھوں نے
برجبا سونوں سے پرپت کر کے پانی بننے اور ان گھنے سے سب کی رتھا کر دی تھی۔ اور اجا پر پھت جس طرح مچھلی بنا پانی کے تڑپتی ہے اسی طرح
سب برجبالا دن رات سیا کل رہ کر نوہن پیارے کی چچا ایسین رٹھ کر کتی تھیں۔

دو ما

دیکھو نہیں سہات کچھ گھرن بن نندن	برہ تھما جارت یو بھو پت ات چند
کمان لگ کیے اسی سکھی منوہن کے کیل	آن بن یون گوٹل بھو جیون دیپک بن تیل

سورنھ

رہت نین چل چھلے شمر گن شیمام کے	کیے کے سنا ہے جسے پرانے کا خراب
---------------------------------	---------------------------------

دوسری گوپنی بولی کہ کوئی آدنی شمر این جا کر نوہن پیارے سے کہدے کہ سب برجبالا تمہارے برہ ساگر این ڈوب رہی ہیں تم جلدی پوچھو
اتھا۔ جل سے باہر نکالو اور تم زند این میں پتراکر سو تم سے گوچرانے کے واسطے کوئی نہیں کہے گا اور تم کو مانگن اور وہی چرانے سے
بھی منع نہیں کریگی۔

دو ما

انگلت دان نہ برجین اب نہیں کریں مان	آے درس پن زبجے تم بن نکست پُر ان
-------------------------------------	----------------------------------

سورنھ

ایسے کہہ گہ پاپے لاوے پھیرنناے ہر	بسین پھر برج آتے تب نندن سا توڑو
-----------------------------------	----------------------------------

دوسری نے کہا کہ اب نوہن پیارے کو کیا کام ہے جو اسی سکھ اور بلاس چھوڑ کر یہاں گوال کہلاوین اور ماتھی گھوڑا سکھیاں کی
سواری چھوڑ کر یہاں گھوچراوین دوسری نے کہا کہ اسی پیارو وہ موہنی صورت بھکو ایک ساعت نہیں بھولتی۔

دو ما

سپنے ہو میں دیکھے نیند پر ت جو بن	کدینو بہت اپاے من انکم انگلت نہیں چین
-----------------------------------	---------------------------------------

دوسری بولی کہ اسی سکھی شیمام سندربنا بھکو اپنا گھر اور گائون آجاڑ معلوم ہو کر زند این کے گنج دیکھنے سے رونا آتا ہے اور یہاں کے
پہل جو اوت کا سود دیتے تھے اب وہ زہر کے برابر معلوم ہوتے ہیں اور جن پھیون کی بولی سنکر من پرسن ہوتا تھا اُنکا بولنا اب من
میں گانسی کی طرح چھمتا ہے۔

چوپالی

جب سے پھوٹے گھوڑ گھسا کی	تب سے بیسے ڈکھ درا کی
--------------------------	-----------------------

اسی راجا اسی طرح سب برجبالا انھوں پر بوریوں کی طرح سیا کل رہ کر جو ساقر اس بہا سے شمر کو جاتا تھا اسکے پائون پڑکتی تھیں
کہ اسی بڑھی شیمام سندر ہم لوگوں کا من چر کر شمر این جا کر اجا ہوے ہیں اُسے پسند لیا جا رہا کہہ دینا کہ جن برجبالا دن
کا پران تم نے اندر کے پانی پر سانے سے گور دھن ہاڑا شا کر پیا تھا وہ سب تمہارے برہ میں رٹھون پر

اپنی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح برساتی ہیں اور جیسی اسوقت آندھی ہستی تھی ویسی انکی سانس اٹنی چلتی ہے اب سب وہ اسی برہ ساگر میں ڈوب کر مر چاہتی ہیں کیوں تمہارے ملنے کی آسا پر اب تک جیتی ہیں تم انکو دین اور اپنی اور اسی جان کر جلدی چلے آؤ آؤ گوئی بولی کہ اگر پران نا تو ہم ڈکھیا ریوں کو ڈوبنے سے بچا کر ہمارے کلیجے کی آگ اپنی اہرت روپی چتون سے بچاؤ اور جب برہ ساگر میں ہم لوگ ڈوب کر مر جائینگے تو پچھے سے آکر کیا روگے۔

دو ما	ایک بار پھر آسے کے درشن دیجئے شام	تم بن برج ایو لگت جیون دیک بن دھام
-------	-----------------------------------	------------------------------------

دوسری سکھی نے کہا کہ اگر بڑھی تم کو نارین جی کی سوگند ہے جو ایسا نہ کہو اور یہی مومن پیار سے کہہ دینا کہ ادا چا پیاری تمہارے بچوگ میں ایسی ڈہلی اور زہل ہو گئی ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کی سادھ تو زکھ کر پچانی نہیں جاتی ہے دو چار دن میں مر جائے تو عجب نہیں بھلا بھلی پریت بھلا سکا پران تو بچاؤ۔

دو ما	سُدھ بندھ سب تن کی لگی رہو برہ دکھ جھاسے	مرن نکت پہو سچی ابھی بیگ لیو سُدھ آسے
سور ٹھ	ایسے پنج ہیت کت سندیا شام کو	پتھک چلن نہیں دیت بیوت سا نجر تا کو تھان

جیکہ پیدا برنہ دن میں بولتا تھا تب اسکی بولی سنکر وہ سب برہنی کہتی تھیں کہ اریے پیدا ہم لوگ اسی طرح اپنے دکھ میں یا اگل ہیں سپر تو ایسی بولی بول کر ہمارے کلیجے کی ڈہلی آگ کیوں سلگاتا ہے۔

چوپالی

کرت کما اتنی کٹھنائی	ہرین بولت برج میں آئی	اچھا دت برہن اُرات	کا ہے اگلو جنم پکار
ایک کت چانک سے تیری	اسی تھی میں حیرتی سیری	یوڑے ہونہ جہان سکھائی	اُونچے تیر سنا وہ جا کی

دو ما

مانین گے تیرو کیو تیرے ہت گھنٹیا م	نہیہ شجس چا ترک بڑوے آوہ سکھ دھام
------------------------------------	-----------------------------------

جس طرح پیدا سوانی کے بوند کے واسطے یا اگل رہتا ہے اسی طرح سب بر جلالا مومن پیار سے کہنے کے واسطے یا اگل رہتی تھیں۔

دو ما

کو دایسے کہتا ٹھٹ برج میں بولت مور	رہیو جات بنین تیر سن بن شری نند گشور
------------------------------------	--------------------------------------

سور ٹھ

بولت کرت کماں مور سکھی سیری نٹھے	نسے بدیش گویاں یہ بن سے نترے مرے
----------------------------------	----------------------------------

شکد یو جی نے کہا کہ اگر جا اسی طرح سب برنہ دن باسی خیا م سُدھ کے دھیان اور چچا میں اپنا دن کاٹتے تھے۔

چوپالی

دھن جنم جوہر کے داسا	سب بدھ دھن جنم ہر ترسا
----------------------	------------------------

دو ما

نند جیوت گو پکائس با سترہ دھیان	برج باسی پر بھو کس کو آسا لگ رہ پران
---------------------------------	--------------------------------------

سورٹھ	بسرے سب جو ہار اور نہ درجی گت پکھو	اندھ لکت آدھار ایک سترت مند ند کی
-------	------------------------------------	-----------------------------------

اسرا جا مجھ کو اتنی ساتھ نہیں آتی جو بر جیاسیوں کے برہ کا سب حال بزن کر سکون ایسے اب تمہاری بات کہتا ہوں کہ سنو کہ جب شیام اور بلرام نندا دک کو بدار کے اپنے گھر پر آئے تب بسدیو اور دیو کی نے دونوں بھائیوں کو دیکھا ایسا شکو پایا کہ جیسے کوئی تب کرنے والا اپنا منور تو پیا کر خوش ہوا ہے اور شہر پری میں اسی دن سے منگلا چار ہونے لگے اور بسدیو جی نے دیو کی جی سے کہا کہ شیام اور بلرام ہیرو کی سنگت میں رہنے سے اپنی ذات اور گل کا بیو مار نہیں جانتے انکا جنیو آدک کرنا چاہیے دیو کی جی بولیں کہ بہت اچھا جب بسدیو جی نے گرگ پر دہت اور اپنے ذات بھائیوں کو بلا کر سب حال کہا تب گرگ جی بولے کہ املو گاتیری منتر دے کر جھتری بنا نا چاہیے۔

دو ما

یا تے املو پریت کر دتے جلیو پو میت	جانے سیکھیں سکل بدھ جو جدگی کی رت
------------------------------------	-----------------------------------

یہ بات سنتے ہی بسدیو جی نے اپنے انت ستر اور جڈ نیسیوں کو نوٹہ بھیکرا اپنے یہاں بلایا اور سب تیرتھوں کا جل منگا کر شیام اور بلرام کو اسٹان کر آیا اور شاستر کے موافق دونوں بھائیوں کو جنیو ہنا کر پر دہت نے گاتیری منتر پدیش کیا تب بسدیو جی نے بہت گنو بدھ پور باب اور سونا اور تن آدک براہمنوں کو دان دیا اور اپنے ذات بھائی اور براہمنوں کو چھتیس طرح کے کھانے کھلا کر اور بہت بد کیا اور جو منگلا کھی اور کنگال لوگ وہاں آئے تھے سب کو منو مانگا رو پیہ دے کر دولت مند بنا دیا اسوقت دیوتوں نے آکاش سے رام اور کرشن پر پھول برسائے اور استریوں نے منگلا چاکر گت گائے اور شری کرشن جی کی اچھا اور دیا سے تمہارا میں بھی کا باس ہو کر سب جھوٹے اور رڑے دولت مند ہو گئے۔

سورٹھ	انت نہ پاوت شیش بید سانس جا کو سکل	تاہ دیو ایدیش گاتیری کو گرگ من
-------	------------------------------------	--------------------------------

اسرا جا بھیکریت بسدیو جی نے شیام اور بلرام کا جنیو کر کے دونوں بھائیوں کو رتھ پر بیٹھا کر سانیدین نام پنڈت سپورن بدیا نہ جانے کے پاس جو کاشی پری اپنے دیش سے اُجین نگر میں جا بسے تھے بدیا پڑھنے کے واسطے بھجید یا سداہ میں شری کرشن جی نے سداہ نام براہمن کو دیکھا پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو اُس نے کہا کہ بدیا پڑھنے جا تا ہوں تب شیام سندر نے املو بھی رتھ پر بیٹھا لیا اور اُجین بن سانیدین پنڈت کے پاس جا پہنچے اور ناتھ جو رگڑا نے سے بنے کیا۔

چوپالی

ہم پر کر پا کر ور کھو را یا	بدیا دان دیو من لا یا
-----------------------------	-----------------------

جب دونوں بھائیوں نے اسطرح اُدھین ہو کر گڑ سے کہا تب پنڈت جی بڑی کر پا اور دیا سے شیام اور بلرام کو اپنے گھر میں رکھ کر بدیا پڑھانے لگے ایک دن پنڈت تان نے شیام سندر اور سداہ کو چنا کلیو کے واسطے دے کر لکڑی توڑ لانے کے واسطے بن میں بھیجا شری کرشن جی کے حصہ کا بھی کلیو سداہا اپنے پاس ماندھے تھا جب وہ دونوں بن سے لکڑی کا جو جڑے کر آئے لگے تب راہ میں آندھی چلی کر ایسا بانی برساکہ گھر تک نہیں پہنچ سکے رات کو بن ہی میں رہ گئے جب سداہ کو بہت بھوکو معلوم ہوئی تب اُس نے شری کرشن جی کا کلیو بھی اُجین نہ دے کر سب آپ ہی کھا لیا اور جسے کھاتے وقت لکڑی کی آواز سندر شری کرشن جی نے سداہا سے پوچھا کہ تم کہاں کھاتے ہو ہم کو بھی دیو تو ہم بھی اپنی بھوکو سنا دین سداہ نے پلح کی راہ سے پر ہم پر مشورے جو تو تمہارا

میں کچھ نہیں کھاتا سردی کے مارے ذہن بولتے ہیں اسی جو ٹھونسنے کے پاپ سے سدا بہت دردی ہوا تھا اور شام اور برام نے اپنی سیاہی سے گرد کو ایسا خوش کیا کہ چونٹھوں میں چاروں بید اور پھر شاستر اور اٹھارہ پران اور راج نیت اور منتر اور منتر اور منتر اور منتر اور ہیک اور ہیک اور کوک اور بان بدیا آدک سب گن دونوں بجائیوں کو یاد ہو گئے تب ساندین گرو نے اپنے من میں کہا کہ آدمی برس دن میں بھی ایک بدیا کو نہیں چرہ سکتا ان دونوں لڑکوں نے جو کہ کوئی اوتار معلوم ہونے ہیں دوپہنے چاروں میں جو دونوں بدیا اور چونٹھوں کا چرہ لیا۔ اتنی کھاتا سنا کر شکلہ یوچی بولے کہ ای راجہ دیکھو جن پر برہم پریشور کی سانس سے چاروں بید پیدا ہوئے انھوں نے تینوں لوک کے مالک ہو کر سب بدیا گرو سے چرہ تھی انکی لیلیا اور ہما کو کوئی نہیں جان سکتا جب بدیا پڑھ کر شری کرشن جی نے گرو سے ماتو جوڑ کر کہا کہ آپ کی دیا سے میں بدیا پڑھ کر اپنے مطلب کو پہنچا جو میں بہت ختم تک اوتار سے کر آپ کی سیاہی اور دن تو بھی بدیا پڑھا۔ نیم کے بدلے سے ارن نہیں ہو سکتا میری ساتر کے موافق جو پھر آپ لگیا تبھی وہ گرو دھنا میں آپ کے عینت کردن اور آپ کا اشیر بارے کر اپنے گم جاؤں جس میں بدیا پڑھنے کا پھل مجھ کو ملے یہ بات سن کر ساندین گرو نے کہا کہ مجھ کو کچھ اچھا نہیں ہے پر پتھاری گرائن سے پوچھوں اُسکو جس چیز کی چاہنا ہو وہ تم سے مانگوں یہ لکھ ساندین اپنی استری کے پاس جا کر بولے کہ بے رام اور کرشن دونوں لڑکے جنھوں نے چونٹھوں میں سب بدیا مجھ سے پڑھ لی ہے پریشور کا اوتار معلوم ہوتے ہیں ان سے جو گرو دھنا مانگی جاے وہ انکو دینا سچ ہے کیا چیز مانگنا چاہیے تب پنڈتا بن نے ماتو جوڑ کر کہا کہ ای سوامی یہ بالاک جو نارین کا اوتار ہیں تو میرا بیٹا جو سمدر میں ڈوب کر مر گیا ہے اُسکو لاؤں جسکے سوچ سے میں ہمیشہ دکھی رہتی ہوں یہی گرو دھنا سے مانگو۔

دوتا

سمپت لے کیا کیجئے جو گھر میں سُت ناہنہ

سمپت تو تب ہی چلی جو سُت ہو مگر ناہنہ

جبکہ ساندین گرو کو یہی یہ بات چلی معلوم ہوئی تب استری اور پرنش دونوں نے شام اور برام کے پاس جا کر کہا کہ ای سیکھو ماتو ہمارے ایک بیٹے کے سواے دوسرا بیٹا نہیں تھا سو ایک پر بن اُسکو ہم اپنے ساتھ کر سمد کے کنارے انسان کرنے گئے تھے جب کہ ہم لوگ پانی میں بیٹھ کر نہانے گئے تھے تب وہ لڑکا سمد میں ڈوب گیا تب سے ایک ساعت اُسکا سوچ نہیں بھولتا جو تم ہماری اچھا کے ہوا فتح گرو دھنا دیا چاہتے ہو تو وہی بیٹا ہمارا لادو یہ بات سن کر شری کرشن جی اُس لڑکے کو لادینا قبول کر کے اسی وقت دونوں بجائی رتھ پر چڑھے اور ساندین گرو اور گرائن کو دُندوت کر کے جب ایک ساعت میں کرودھ بھرے ہوئے سمد کے کنارے پہنچے تب سمد آدمی کا روپ دھر کر ڈرنا اور کا پتا ہوا پانی سے باہر نکلا اور بت رتن اور بن آدک شری کرشن جی کو بھینٹ دے کر ماتو جوڑ کر کہنے لگا کہ ای برہم پریشور جو دھون لوک کے پیدا کرنے والے آپ کو میری دُندوت پہنچے لنگا جی آپ کے چرون کا دھوون ہو کر تینوں لوک کو پوتر کرتی ہیں اور آپ اپنی دیا اور کرپا سے ہمیشہ را جاہل کے دروازے پر نہ رہ کر پتھوی کا نو جھو اتارنے اور ہر جگتوں کو سکھ دینے کے واسطے سگن اوتار دھارن کرتے ہیں اور آپ شش ناگ کی چھاتی پر ہمیشہ نشین کر کے سب گن اور بدیا کے ندھان ہیں اور شش ناگ اپنی دو ہزار زبان سے دن رات آپ کے گن گا یا کرتے ہیں تپہر بھی آپ کے گنوں کی آواز آت کو نہیں پاتے اور گرو جی آپ کے پاس ہیں اور گیانی اور کھیشو لوگ اور بید بھی آپ کی ہما اور آپ کے مجید کو نہیں پہنچ سکتے میری کیا ساتر ہے جو آپ کی اسشت لڑکوں میرے تپہر سے ہماک میں جو آپ نے دیاں ہو کر اپنا دشمن دیا اور آپ کے چرن دیکھنے سے میں کرار تم ہوا۔

دونا

ایگیا ہو سو کروں میں من چت دے وہ کاج

سب داسن کو دس میں تم راجن کے راج

یہ اشٹ سنکر شری کرشن جی نے خوش ہو کر سدر سے کہا کہ ساندھ میں ہمارے گرد اپنے کنب کے ساتھ یہاں نہاتے تھے تو انہی لہر سے
انکا بیٹا بھائے گیا ہے سو تو اسکو جلد ہی لاوے گرد جی کی ایگیا سے میں اسکو لینے آیا ہوں سدر کا تھر جوڑ کر دو لاکھ دی ہا پر جو انتر جامی وہ لڑکا
میرے پاس نہیں ہے لیکن پنج غنیہ نام دیت بولوان سنکر روپ سے پانی میں رہ کر جو دن کو بہت دکھ دیتا ہے وہ اس لڑکے کو نہاتے وقت
اٹھائے گیا ہو تو میں نہیں جانتا یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی بلرام جی سمیت پانی میں کود پڑے جبکہ سنکھاسٹر کے مارنے پر بھی اس
لڑکے کا پتہ نہ پایا تب پچھتا کر بلرام جی سے کہا کہ دی بجائی ہم نے برتھا اس دیت کو مارا اور اس لڑکے کا پتہ نہ لگایا یہ بات سنکر بلرام جی
بولے کہ دی دنیا نام تو اس بات کی چنتا چھوڑ کر اس دیت کا ادھار کر دیجیے تب کرشن بھگوان نے اسکو نکلت دے کر سنکر روپی بدن
اسکا رنیے بجانے کے لیے اٹھا لیا اور اسی وقت جم پڑی کے دروازے پر جا کر وہ سنکر بجا یا جیسے وہ آواز زک باسیون نے سنی ویسے
وہ لوگ زک سے نکل کر بلیکنٹھ کو چلے گئے اور درمراج دورے ہوئے باہر آکر شری کرشن کے چرنون پر گر پڑے اور بڑے آدر سے شیام
اور بلرام کو اپنے گھر لے جا کر آؤ سنکھاسن پر ٹھالا اور چرن انکا ڈھو کر چرامت لیا اور پھر پور باب انکی پوجا کی اور جو شبو دار جو لون کا
بھرا اور موتی اور رتن آدک کی مالادونون بجائیون کو بنائی اور پر کر مار کے اپنے چہرہ ہلانے لگے اور بڑے پریم سے تھر جوڑ کر اس طرح کرشن
بھگوان کی اشٹ کی کہ اسی پر برہم پریشور آپ ہمیشہ ہنستے اور تاندھوت رہتے ہیں آپ کو کبھی کوئی فکر نہیں ہوتی اور نہ بھی جی
آٹھون پر آپ کی سیوا میں بھی رہتی ہیں اور آپ اپنے بھگتون کی سب اچھا پوری کرتے ہیں اور بلیکنٹھ دھام آپ کا دیولوک سے
بھی اوجھا ہے آپ نے مجھ ایسے بہت سے ادھر میون کو نکلت دے دی ہے آپ کی ناہر سے کل کا پھول نکل کر اس سے برہما جی
پیدا ہوئے اور آپ کی دیا سے برہما جی نے تینون لوک کو پیدا کیا لیکن آپ کے بھید اور آد اور نت کو وہ بھی نہیں جان سکتے اور
آپ نے سب جیون کے پیدا اور پالنے کرنے والے ہو کر اپنی اچھا سے اپنا بال روپ پرکت کیا ہے میری ذندوت آپ کو پہنچے
جہاں شیش اور گنیش اور بیش آپ کی اشٹ نہیں کر سکتے وہاں میری کیا سام تھر ہے جو آپ کے گون کو برن کر سکون جس طرح
پچھلے جنم کے پن اُدے ہونے سے آپ نے دیاں ہو کر محکو اپنا درشن دیا اسی طرح اپنے آنے کا رن برن کیجیے یہ سنکر کرشن بھگوان
بولے کہ اسی دھرمراج ہمارے گرد کا بیٹا جو سمکر میں ڈوب کر مر گیا ہے اسکو پھیر دو جو تم یہ کہو کہ مرہ ہوا جو جم پڑی سے پھر نہیں جاتا
تو یہ مر جا دہی میری ہی باندھی ہے اس لیے تم کو ہماری ایگیا ماننا چاہیے یہ بات سنتے ہی دھرمراج نے ساندھ میں کا بیٹا وہاں
لا کر بے کیا کہ اسی دنیا نام تو محکو پہلے سے معلوم تھا کہ آپ گرد و کا لڑکا لینے کے واسطے یہاں آؤ گئے پہلے اس لڑکے کو میں نے آج تک
بڑے جتن سے رکھ دوسرے بدن میں جنم نہیں دیا یہ بات سنکر کرشن بھگوان پرسن ہو کر دھرمراج کو بھکت بردان دے کر بلرام جی
اور اس لڑکے سمیت وہاں سے انتر دھیان ہو گئے اور گرد کے پاس آکر وہ لڑکا دے کر بولے کہ آپ نے بڑی دیا کر کے ہم کو بتدیا
پڑھائی اور ہم سے کھو سیوا میں نہ پڑی اور جو کچھ لیا کیجیے وہ میں کروں ساندھ میں پنا بیٹا دیکھتے ہی شری کرشن جی کو پر برہم
پریشور کا اوتار سمجھ کر بہت اشٹ کر کے بولے کہ اسی تر لو کی نام تو جس کسی کو تم سا چھلا ملا اسکو کون اچھا لاتی رہے گی۔ اب
میں خوش ہو کر تم کو آشر باد دیتا ہوں کہ تمہاری بدیا ہمیشہ سخی رہ کر سناؤں جس تمہارا بھاپا رہے جب کہ ساندھ میں

اور پنڈتائین نے ضیام اور بلرام کو آئندہ بدایا تباہی دونوں بھائی اُنکو ڈنڈوت کر کے متھرا کو آئے اُنکے آنے کا حال پانے ہی پسندوگیا اور راجہ اگر سین جڈنسیون سمیت آگے سے جا کر گانے بجاتے ہوئے سمان پور تک اُنکو راج مندر پر لے گئے اور سب چھوٹے اور بڑوں نے خوشی منائی۔

دو ما اگر کسی اکیا پاسے کے ماکن پر بھوج چند آئے متھرا نگر میں سب کے آئندہ کند اتنی کتھا سنا کر شکھدیو جی بولے کہ اسی راجا دیکھو گرو کے واسطے شری کرشن جی بلکینتھ ناتھو کریم پُری میں پلے گئے تھے گرو کی اتنی بڑی بدوی سمجنا چاہیے اور سنسار میں تین طرح کے گرو ہوتے ہیں ایک جو منتر بدیش کر کے دوسرا جو بتیا پڑھاوے تیسرا جو دم کی بات سکھاوے ان تینوں کو ایشور کے برابر انکی سیوا کرنا چاہیے۔

ادھیاسے چھالیہ وان

بھینا شری کرشن جی کا او دھوجی کو گویون کے گیان سکھانے کے واسطے

شکھدیو جی نے کہا کہ اسی راجا جس طرح شیام سندر نے نندا اور جسد اور گوپیون کو گیان سکھانے کے واسطے اود دھوجی کو بھیجا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ جب کبھی مری منو نندا اور جسد اور شیاما دک گوپیون کی باتیں اود دھوجی سے کہتے تھے تب اود دھوجی اپنے گیان کے غور اور مترا کی راہ سے اُنکی ہنسی کرتے تھے اس واسطے کہ بھینن نندن نے ایک دن اس لیلہ آدکہ رجا سیون کی چرچا چھڑ کر بلرام جی سے کہا کہ اسی بھائی میں نے اپنے وعدے کے موافق کوئی آدمی بندا بن کو نہیں بھیجا اس لیے وہ لوگ میرے واسطے پختا کرتے ہوئے کسی کو بھیج کر اُنکو دھیرج دینا چاہیے۔

چوپالی

کمان نول برج گوپ گماری کمان برادھا بھجان دلاری

دو ما

کمان جسو داند سے سکھدات اور مات کمان وہ سکوبرج دھام کو نہیں بہرت دن رات

سورنجر

کمان سکمن کو سنگ کمان کیسل برندا بین کمان وہ پریم ترنگ ہنسی بت جمنانگٹ

جب بلرام جی کو بھی یہ بات بجلی معلوم ہوئی تب شیام سندر نے من میں بچار کیا کہ اود دھو کو اپنے گیان کا بڑا غور رہتا ہے اس لیے گوپیون کو گیان سکھانے کے واسطے اُسکو بھیج کر دیکھوں کہ گوپیون کو میری پریت کے سامنے گیان پر دیش کرنا ہی یا نہیں اور دھو کا ایمان بھی دہان جانے سے ٹوٹ جائے گا۔

دو ما ایسے ہر شے کوت اپنے من اُنسان سورنجر آئے گئے تہ کمال اود دھوجی ہر کے نکٹ بہس لے نندال سکھا سکھا کہ انک بہس

اسی وقت شیام سندر نے اود دھوجی سے پریم پور تک کہا کہ اسی مترج میں نے شیاما دک برجاؤن کے ساتھ اس لیلہ کی سوت تھا دیو

آدک دیوتوں کو کامیونے ایسا ستایا تھا کہ ہما دوجی کو پیشور اور چند رکلا نام استری بکیر سے ساتو اس منڈل کیلئے آئے تھے اور اسی طرح بہت سے دیوتوں نے استری کا تر رکھو دیان ٹکھو اٹھایا تھا تا نند اور سودا اور رادھا آدک سب برج بالا میر سے رہ میں بڑا دکھ پاتی ہیں اور یہاں کہہ آیا تھا کہ میں بزدلان میں پڑاؤنگا اسی آتسا سے آج تک انکا پران بچا ہر نہیں تو انکا جینا مشکل تھا۔

دو ما	وہ سب میری برہہ بن اتہن مسالین	اکل نہ پرت چن رین دن ویسے جل بن میں
-------	--------------------------------	-------------------------------------

اسی متر میراں بھی انکی سچی پرت دیکھ کر بیان نہیں لگتا اور برج کا شکر محکو ایک ساعت بھی نہیں بھولتا اس لیے ٹکھو بڑا گیانی اور شناخت سوھا وادنا پنا پرم متر جان کر بزدلان میں بھیجا چاہتا ہوں تم دیان جا کر نند اور سودا اور گوپون کو ایسا گیان سکھاؤ جس میں وہ لوگ میرے جوگ کا سوچ چھوڑ کر دھیرج دھرن اور زونہی تا کو دیان سے اپنے ساتھ لے آؤ یہ شکر اور دوجی نے موہن پیارے کو سمجھایا کہ اس دنیا نامہ سنساری جوئی پر پستہ کی طرح جوئی بھکر پریشور بناشی نہ نکار کا دیان کرنا چاہیے یہ گیان جری ہوئی بات نہ کرنا سہم ہنسکر بولے کہ اسی اور دوجو بات تم نے کہی وہ سچ ہے لیکن کروون گوپیان میر سے برہہ میں بڑا دکھ اٹھا رہی ہیں تم انکو ایسا گیان اُپدیش کرنا کہ جس میں کنت بھاؤ چھوڑ کر پیشور کی طرح میر بھن کرین اور پہلے نند اور سودا جی کو اس طرح سمجھانا کہ وہ پتر بھاؤ چھوڑ کر پیشور۔

دو ما	اک پرین اور سکھاتم تم سے گیانی کون	سو کبھے جو برج بدھو سا دھن سکھین پون
دو ما	جیون سکھ پا دین نار گیان جوگ اُپدیش سے	ڈرین موہنہ بسار برہم گیان بر جو کر بن

یہ بات شکر اور دوجی نے کہہ کہ بہت اچھا میں تمہاری اکیا سے سب کو گیان بھاؤنگا لیکن جو وہ لوگ میر سے کہنے سے نہ مایں تو ہیں لاچار ہوں یہ شکر نثری کرشن جی بولے۔

دو ما	بچن کت ہی سمجھ بن وہ بن پرم پر بن	ہونین ستیل برہہ سے جیون جل پا وین میں
-------	-----------------------------------	---------------------------------------

یہ لکھ کر شیا م اور بلرام نے بہت طرح کے کہنے اور کہنے نند اور جسود اور گوال بال اور نثری رادھا آدک برج کون کو دینے کے لیے اور دوجی کو دیے اور ایک جی میں برون کو ڈنڈوت اور جوٹون کو آس اور گوٹون کو جوگ اور گیان لکھا اور وہ جی اور دوجی کو دے کر بولے کہ تم آپ پر حکرا سکا حال سب کو سنا دینا اور جس طرح بن پڑے انکو دھیرج کر بیان جلد چلے آنا۔

دو ما	آدو حورج میں جاے کے بلب برہہ جیوے	تم بن ہم اکلان کے شیا م کت چراے
دو ما	تم ہو سکھ پر بن بار بار سکھوون کسا	جین جو جل بن میں سوئی متا بچا ریو

پھر نثری کرشن جی نے اپنے پہرے کا گنا اور کپڑا اور دوجی کو پنا کر اور تو پریشور بھاؤنگا بزدلان کو بد کیا اور پتے وقت اسوہم کر بولے کہ اسی اور دوجو تم آنا سنا دینا اور جسودا ناما سے کہہ دینا۔

۱۰۶

	چوپا	
	کچھ دن میں ایسے دو ہفتیا	نیکی رہو جسوت میتا
	دونا	
	نادن تے کو و نین کمت کنیتا مونہ	کما گون جا دوس نے جننی پھریون تو نہ
	سورن	
	اب موکوج تات لب دیو اور دیو کی کمت	کو سندیس نہ جات ات دکو پایوات تم
	کبت	
<p>کما سی لکت مونہ بھولت نہ ایک بل گونگی نہ بسارون جو پڑ لعل اُر دھارے ہیں جاد ن تے چھا گین بھوت گین گون گون کی نادن تے بوجن نہ پادت سکارے ہیں بھے جدنیں یہ نہنیں سون نہسی نہ بسارون جو پڑنیں بستارے ہیں او دھورن جیو میری چوگان گیند ایتو تیا پے کہیو ہم نہسیا تمہارے ہیں</p>		
ایضا		
<p>کون بدھ پاوسے یہ کرم بلوان اوسے چھا چھو جھیا کی برج بھاسن کو بجات ہیں ٹکت ہو پدارتو سودے پکے بلی کو اب دین جننی کو کما پاتے پھتات ہیں بدھ نے بنائی آہ کون بدھ مینن تاہ ایسے کر سوچت رہت دن رات ہیں او دھورن جیو میری تیا تے بھماے کہیو جا پارن بارے سو بدیں شرمات ہیں</p>		
<p>اور بلرام جی رُو کر بولے کہ اسی اور دھو میری طرف سے نندا اور جسود اچی سے ماتھو جوڑ کر کسا کہ برج کا سکرہ بھلو گئی نہیں بولتا اس بے وہاں اکرم سے بھینت کرونگا ہم دونوں بھائیوں کو اپنا بیٹا سمجھ کر کبھی مت بولنا اور جب بسد یو جی نے اودھو کے جانے کا حال سنا بہت سی سوغات نندا اور جسود اڈک کے واسطے دے کر یہ چشمی لکھی کہ تم نے میرے بیٹوں کو پالن کیا ہے اس اُپکار کے بدلے سے میں بہت جہم تک تم سے آرن نہیں ہو سکتا تم شام اور بلرام کے واسطے وہاں کیون چننا کرتے ہو بیان آکر کیون نہیں دیکھ جاتے جو وقت اودھو جی شمر سے بزدان کو چلے اسی وقت گو بیوں نے اپنے زنتہ کرن کی شدت سے جان لیا کہ آج مورہن پیارے کا سندھیہ کر کوئی آدمی آتا ہے یا وہ آپ آویں گے یہ پچارتے ہی ایک کوئی اپنے اٹن کو ابولتا ہوا دیکھ کر کہنے لگی۔</p>		
	دونا	اجور شمر سے طے تو تو اڑے کاک
	اودھو بجات توہ دینگی اور اپیل کی پاک	دوسری کوئی بولی کہ آج بھلو بائیں اکر پھر کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مورہن پیارے پت چور بیان آیا پاتے ہیں تم لوگ اپنا سوچ چھوڑ کر خوشی مناؤ شام شندر کا لکھو چندر دیکھو اپنی اپنی اکھین بندھی کرنا۔
	دونا	کمر سنگن پیار ہیں برج ترین بڑ بھاک
<p>اور جا پھر پخت شام کے وقت اور دھو جی نے بزدان میں پھونکر کیا دیکھا کہ کہنے دے خون پر بہت طرح کے سبھی سہا دی بولی</p>		

ہوں کہ دھوری دھوری کالی پٹی گلو وین چارون طرف گوم رہی ہیں۔

دو ما

برند این شو بجا ہما جتا بل چوں اور اورم بی چلت سدا بولت گو کل مور

سچ ہو جس جگہ پر بلیٹھ ناتھ نے آپ بہا کیا ہو وہاں کیوں نہ ایسی شو بجا رہے اب تک بھی وہ استمان دیکھنے سے جت موہ جاتا ہے اور دھوری نے اُس بن کو شری کرشن بلیٹھ ناتھ کے لیلار کرنے کا استمان بھکر ڈنڈوت کی جگہ وہ سب آند دیکھتے ہوئے اور دھوری کاٹوں کے پاس پہنچے تب نذراے آدک دور سے رتھ اور شری کرشن جی کا ایسا بھیس دیکھ کر انکو مری منوہر بھکر مانے کے واسطے دور سے اور شری کرشن چندر آند کند کو نہ دیکھ کر من میں آدس ہو گئے لیکن اور دھوری کو موہن پیارے کا بھیجا ہوا جان کر بڑے آدر بجاؤ سے اپنے گھرو لائے اور پانوں آنکے دھو کر چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے اور پان الٹھی دے کر اتم سنجیا اُنکے آرام کے واسطے بچھا دی جب کہ اور دھوری توڑی دیر تک سوکرائے تب نندا اور جسو داجی شیا م اور بلرام اور بسدیو اور دیو کی کی کٹل بو جھکر بوئے۔

دو ما

نند گوپ کر جوڑ کر پوچھت سیس نو اسے
کرت ہمار سی سندھ گھسی کہہ اور دھول بیر
ماکھن پر بھگوان کی کو کھتا سمجھا سے
پلک گات گد گد پن پوچھت نندا دھیر

سو مھر

چوک پڑی انجان کہہ پھٹائے آج کے
گھرائے بھگوان جانے تنہیں اہیر کر

اور اور دھوری بسدیو اور دیو کی کا بھاگ بڑا بلوان ہو جو شیا م اور بلرام اُنکے بیٹے بن کر ہلکو بیگناہ سمجھتے ہیں بہت اچھا ہوا جو کس اور دھوری اپنے بھائیوں سمیت مار گیا اور بسدیو اور دیو کی نے قید سے چھٹی پائی بھلا یہ تو بتاؤ کہ کبھی شیا م اور بلرام بھگوان اور جسو د کو یا دکتے ہیں یا نہیں جس دن سے موہن پیارے نے بھگوان کو دیا تب سے میرا کھانا پینا ہنسنا بوناسب شکم جاتا رہا اور اسی دن سے جسو د دن رات اُنھیں کی چرچا اور دھیان میں رہ کر ماکھن اور دیو کی نے اُنکی راہ دیکھا کرتی ہے۔

دو ما

جمہد تہ کیلت ہتے گوان پان کے ساتھ
شوبھون سندھ کرت ہیں ماکھن ری بھر خاتھ

اور اور دھوری میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ ایک دن تمہارا ڈنڈو دیکھ دوں لیکن کیا کروں سن ساری کاٹوں سے چھٹی نہیں ملتی جب بن جا کر موہنی ثورت کے چرن کا چتھر پتھوی پر دیکھتا ہوں تب بھگوان کو یہ سند یہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں گھون میں بھول گئے ہیں جب دھندلے وقت انکو نہیں پاتا تب مار مان کر چلاتا ہوں اور اُنکی ٹہری اور لکھنیا دیکھ کر جو دشامیری ہوتی ہے وہ مجھ سے کہیں نہیں جاتی اور موہن پیارے نے مجھ سے پھر برندان میں آنے کا اقرار کیا تھا سو تم بتلاؤ کہ وہ یہاں آوے گیے یا نہیں دیکھو میرا بھاگ کب آدے ہو کر اُنکا درخشن ملتا ہے اور اور دھوری شیا م سندھ کو اپنا پیٹا جاتا تھا اور وہ بھگوان کہتے تھے لیکن اُنھوں نے بڑی بڑی آفت اور سببت میں برجیا سنیوں کی رچھا کی تھی۔

دوما	سہس نین دوما کے کوپ کیوجہ کال	ہم کارن گر کمو دھرو ماکن یر یو گو پال
دوما	اودھو جی انھون نے ولکین مین پوتنا رچھی اور بتسا ستر آدک بڑے بڑے رچھسون کو مار کر کالی ناگ کو تینا جل سے باہر نکال دیا اور گو پون کا گورس چرا کر انکے ساتورا س لیللا کی اور بہت بال چتر اپنا ہم لوگوں کو دکلا کر بڑا سکھ دیا تھلا وان باتون کی چرچا کھی سیدو اور دیو کی سے کرتے مین یا نہیں۔	
دوما	اودھو تم سے کیا کون تھوہن کی بات	جو لیللا برج مین کھی سو برنی نہیں جاے
دوما	اودھو جی مین گرگ مین کے کنے سے جانتا ہوں کہ وہ پر برہم پریشور مین اور پر تھوی کا بھار اتارنے کے واسطے اپنی اچھا سے انھون نے اوتار لیا ہے۔	
دوما	پاتے یہ نشے کیو ہم اپنے من مانہ	آد پریش بھگوان مین پتر ہمارے مانہ
اور جسو دا جی روکر اودھو جی سے بولین۔		
چوپائی		
کشل ہمارے ست کی کو	جکے ساتھ سدا تم رہو	ان بن ہم دوما پوات بھاری
سہن تے آون کہہ گئے	بھیتی اودھو بہت دن بیٹے	کھنوں وہ سدھرت ہماری
اور اودھو جی جن آد جوت پر برہم پریشور کا دشمن برھما دک دیوتون کو بھی جلدی نہیں ملتا وہ ہمارے گھر آئے اور ہم نے اپنے اگیان سے انکو اپنا بیٹا جانا۔		
چوپائی		
پھاٹ مین بھر کی چھاتی	اب یہ سمجھو ہر دے پھتانی	شیام سندر کو گو دھم لین مین
دوما		
گول سکھا سنگ بھور اب گو دن کو بیجا سے	گو آوے سندھیا سے بن تے گائے چراے	
اور اودھو اب مین انچل سے کسکی دھور جھار کر چھاتی سے لگاؤن اور کسکا سنو چوم کر لیان لون ساعت بھر بھی وہ سانولی سورا بھکو نہیں بھولتی کیسے دھرج دھرون بھلا تم سچ کہو کہ من مومین پیارے وہاں کس طرح سیدے رہتے مین یہاں تو رجا لون کے ساتھ بہت آیا دھرتے تھے وہاں کے ساتھ کھیاتے ہوئے بھلو تو انکے دیکھے بنا ایک ساعت ایک بگ کے برابر بھیتی ہے وہ اتنے دن میرے بنا وہاں کیونکر ہے اور مین گو بردھن انکی لیللا کا استھان دیکھ کر سمجھتی ہوں کہ ابھی آپا چاہتے مین تھلاؤ کب تک یہاں آویٹکے جب اسی طرح تھلاؤ جسو دا بہت باتیں لکھو مین پیارے کے برہ مین روتے روتے بیا لگی ہو گئے تب اودھو جی انکو دھرج دینے کے واسطے بولے کہ تم لوگ اداں مت ہو چھے سے شیام سندر بھی آتے مین جب یہ بات سنتے ہی وہ دونوں خوش ہو گئے تب دھو جی نے شری کرشن جی اور سیدو جی کی بھی ہوئی سوفاٹ انکے سامنے رکھ کر چھی پڑھ سنائی۔		
دوما		
سند گوپ لپت ہما ماکن پر بھو کے بہت	بہ عثمان اودھو تھین یا بھرا تر دیت	

اور نندجی جلے گھر آد پرش بھگو ان نے آکر بال لیلکا کاسکھ دکھلایا انکی استت کون کر سکتا ہر تم پڑے بھگمان ہو جو آٹھون پر تم کو یاد اور پریت بیکٹنر ماتر کی نبی رتی ہے اس لیے وہ بھی تم سے ایک ساعت الگ نہیں ہونے تم کو چون کت سمجھنا چاہیے۔

دو ما | ماکن پر بھگورین دن دجیان کرے جو کوے | پر بھتا تینون لوک کی تا کو پر اپت ہوے |
 جسود جی اس طھی کو پڑے پریم سے سرا و تلھون میں لھکا کر وتی ہونین بولین کہ اے اودھو یہ گیان بھری ہوئی باتین چھوڑ کر سچ بتلاؤ کہ موہن پیارے یہاں کب آونگے بھلا بھلو اپنی دھلے سچو کر ایک بار بھوڑن دے جاتے تو میں اُنکا اُیکار مانتی۔

دو ما | اودھو جپ سب بہن سمجھاوت برج لوک | اٹھت شون تپ زکو ماکن پر بھگور جوگ |
 اے اودھو میں نت برات سے ماکن روئی اپنے کتھما کو کھلاتی تھی وہاں یہ جانے بنا کون اُسکو بھیر سے بھوجن دیتا ہوگا اور وہ حرم کے پاس کسی سے نہ مانگ کر بھوکا ہتا ہوگا اس بات کی بڑی فیتا تھی رہتی ہو کہ وہ کھانے بناؤ کہ پا کر ڈبلا ہو گیا ہوگا یہ بات سنکر اودھو نے کہا کہ تم شری کرشن جی کو آد پرش بھگو ان جان کر میری بات کا بشواس مانو کہ جس طرح آگ لکڑی میں چھپی رہ کر دکھلائی نہیں دیتی اسی طرح اُن زکو روپ کا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر وہ جلت آتا سب جگہ رہتے ہیں لیکن بنا گیان ملے دکھلائی نہیں دیتے اس لیے تم لوگ بھی اُنکو آٹھون پر اپنے پاس جان کر اُنکے واسطے فیتا مت کر دوہ کیوں اپنے بھگتوں کو شکم دینے اور پر تھوی کا جو جہڑا تارنے کے واسطے سنگن اوتارے لکھن ساری لوگوں کو دھرم کا راستہ دکھلانے کے واسطے لیلا کرتے ہیں جیسے بھگلی کو دکھل کر دوسرا کیر اسی رنگ پر ہو جاتا ہے ویسے پریم کے ساتھ پریشور سے دجیان لگانے والے اُنھیں کاروپ ہو جاتے ہیں تم لوگ بھی اُنکو برا بھگت گھٹ بیایا کھج کر اپنے من میں اُنکا دجیان کرو اُنھیں کے برابر تمہارا سو روپ بھی ہو جائے گا اور وہ کسی کے بیٹے نہو کر کوئی مان باپ اُنکا نہیں ہے تمہارے پچھلے جنم کا پتہ سہا سے ہوا جو تم کو اُنکے ساتھ اتنی پریت ہے۔

دو ما | پہلے برہما بیکھو دھرم جت سب سنسار | بشن روپ سے پال کر شو ہوے کرت سنکھارا |
 اس لیے جتنے استری اور پرش اور باپ اور بیٹے آدک سنسار میں تم دیتے ہو سب کو اُنھیں کا پرکاش بھجو۔

دو ما | مت جانوست کر تھین وہ سب کے کرتار | ات مات تنکے نین بھگتن ہت اوتار |

سورٹھ | ہم سب ہیں اگیان پر بھو ہما جانی نہیں | دے پر بھو پرش پُران جنم مرن سے ہیں رہت |
 اے نند جسود تم موہن پیارے انتر جامی کو پریشور جان کر بھجو تو وہ پناہ دینا دشمن دجیان میں نہیں دے کر تمہارا دکھ چھڑا دینگے یہ بات سنکر جسود جی بولین کہ اے اودھو میں اپنے من کو بہت سمجھتی ہوں لیکن میں میرا نہیں مانتا۔

دو ما | نند جسود اگوپ سون ماکن پر بھگلی بات | ایسی بدھ اودھو کت بتی ساری رات |
 جب چار گھنٹی رات رہے اودھو جی نند اے سے پوچھ کر جتنا انسان کرنے لگے تب راہ میں کیا دکھا کہ سب گویا نیند میں باسی رہے

اپنے گھر میں چراغ جلا کر شری کرشن جی کے بال چتر اور گن گاتی ہوئی دہی ستوری ہی میں اُردھوجی جس جس دروازے پر ہو کر چلے جاتے تھے اُس اُس گھر کی استری اور پیش کو شری کرشن جی کی چرچا کرتے تھے کہ بہت خوش ہوتے تھے جبکہ اُردھوجی جتنا کٹارے پہنچ کر انسان کے تہ نیم پو جا کرنے لگے تب پرانہ کلان گو بیان چو کا جھاڑو آدک گڑستی کے کام کاج سے ٹھنسی پا کر جتنا جل بھرنے کے واسطے گھڑا یہ ہو سے جتنا کٹارے جھنڈ کی جھنڈ نکلیں اُسوقت اسپین موہن پیارے کی چرچا اس طرح کرتی ہوئی چلی جاتی تھیں۔

چوپائی	
ایک کے موندھے کھائی	ایک کے وہ چھپے لکائی
تھپے سے پکڑی میری ہانہ	وہ تھارے ہر بت کی چھانہ
کت ایک گود دہت دیکھے	بولی ایک بھورہین پکھے
ایک کہیں وہ دہین جڑوین	شونکان دے من بجاوین
یا مارگ ہم جائیں نہ مائی	دان مانگ ہین کنور کھائی
ایک کت ہر کینھو کاج	بیر سی مار یو لینھو راج
کاسے کو برنہا بن آوین	ران چھوڑ کیوں گاسے جڑوین
چھاڑو سکھی اودھ کی آسا	چیننا چھوٹے بیے نراسا
ایک نار بولی اکلائی	کرشن آس کیوں چھوڑی جائی
ایسے کت چلین بر جباری	کرشن بھوگ بجل تن بھاری

دو کا

دکھ ساگرہ برج بھینو نام ناوندھار

دو بولی برہ بھوگ بجل شیا م کرن کب پار

اسی طرح سب بر جبالا شیا م سندر کی چرچا کرتی ہوئی جتنا کٹارے چلی جاتی تھیں راہ میں سندر جی کے دروازے پر نہ کھڑا دیکھ کر بولیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر در پھر آیا ایک بار تو اُسے ہمارے پران ناتھ اپنے ساتھ لے جا کر کنس کو مہر دیا اب کیا ہماری بوسٹھے جا کر پتہ پارے گا دوسری سکھی بولی کہ جو موہن پیارے نے ہماری خبر لینے کے واسطے کسی کو بھیجا ہو۔

دو کا

تن سے اور سکھی کہیں نہیں کچھ گیان

اب ہسون اور کاغھ سون کا ہے کی بھان

جب اس طرح سب کو بیان اسپین باتیں کرتی ہوئی جتنا کٹارے پہنچیں تب اُردھوجی انکی پریت بھری ہوئی باتیں سنکر من میں کہنے لگے۔

چوپائی	
جنگے پران پران پت پاہین	لاج کاج پت کی سدھناہین
دو کا	
باکھن پرتھو کورہ دکھ کا سون برنوجا سے	جاسون پرتھو پت نا کو کھاسا سے

اودھیا سے سینتالیسواں۔ گیان سکھانا اودھو جی کا گویون کو

شکھ یو جی بولے کہ اسی راجا پر محبت جب اودھو جی یو جا سے چھٹی کر کے مندر جی کے گھرانے کے لیے جب گویون نے جو جل بھرنے کے واسطے جانا کنا سے گئی تھیں اودھو جی کو شیا م سندر کا پینا مہر اور کٹ اور شمالا پنے دیکھ کر اسی میں کہا کہ جانے وقت میں پار سے آدھی بیٹھنے کے واسطے کہ اتنا ہی تمہیں کا صیجا ہو معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ حال پوچھنے کے واسطے گویان ایک درخت کے نیچے کھڑی ہو گئیں تب اباب سلسی بولی کہ یہ آدمی مرنی سنو ہر کا بھیس بنائے ہو سے ہماری طرف دیکھتا آتا ہے دوسرے نے کہا کہ یہ اودھو جی ہیں کل سے میں یہاں آکا سندھیا لاکھنڈرا سے کے گھر کے ہیں یہ بات سنتے ہی جب شری رادھا آدک گویون نے اودھو جی کو شیا م سندر کا صیجا ہوا جان کر رنے آدھو جی سے بیٹھنے کے واسطے کہا اور وہ بھی انکی سچی پریت دیکھ کر بیٹھ گئے تب بربھلا ان کے چاروں طرف بیٹھ کر اور کشل پوچھ کر بولیں کہ اسی اودھو جی ہم کو معلوم ہوا کہ تم شری کرشن جی نے مندا اور جو در جی کے دھیرج دینے کے واسطے صیجا ہے۔

چوپائی

بھلی کری اودھو تم آئے	سما چار ما دھو کے لائے
بھیو مات پتا کے ہیت	اور نہ کا ہو کی سدھ لیت
سر بس دنیو ان کے ماتھ	اڑتے پر ان چرن کے ساتھ

ایک کلمہ نے کہا کہ اسی اودھو جی انکو ہم لوگوں کی یاد کیوں ہو گی جو ہماری سدھ لین جو تم یہ کو کہ تم لوگ انکی چرچا کیوں کرتی ہو اسکا کارن یہ ہے

دوما

ہر کے سمن دھیان میں بہت کل سنسار	یا تے ہوں کرت ہیں دیکھ جگت۔ جو مار
----------------------------------	------------------------------------

جمناجی کے کنا سے گویون سے اودھو جی کی ملاقات ہونا



دوسری گوی بولی کہ اسی اودھو میں پیارا بڑا کپٹی اور زدی ہے جس طرح یہ یعنی پیارا روپیہ لینے سے کام رکھ کسی سے سچی پریت نہیں رکھتی اور چریان پہلے پھولے درخت پر بیٹھ کر سو کے درخت سے کچھ کام نہیں رکھتی ہیں اور مجوزا پھولوں کا رس لے کر اڑ جاتا ہے اور زندی بیٹھ کر دینے کے پاس کھڑا نہیں رہتا اور عیت سے مالک کا حکم مان کر پڑنے مالک کا کچھ نہیں رکھتی

اور چیلہ تباہی پر ح کے گرد کے پاس نہیں رہتا اور جگ کرانے والا برہنہ حجان سے دھچکا لیکر پھر اس سے کام نہیں رکھتا اور برہنہ غیرہ جانور ہر بن میں رہ کر بیٹے ہوئے بن میں نہیں ٹھہرتے اور پُرش بھوک کرنے سے پہلے منی پریت استری سے کرتا ہے اتنی پریت بھوک کر کٹنے کے پیچھے پھر نہیں کرتا اسی طرح شام سندر بھی مدت لوگ بن جنم لینے سے سنساری لوگوں کی طرح جب تک یہاں رہ کر ہمارے ساتھ رہیں اور بلاس کرتے تھے تب تک انکو ہم لوگوں سے پریم تھا اب انکو کیا کام ہے جو ہمارے سندر لینے کیلئے انکی مُرد مسکان اور سچی جنون اور امت روپی بیٹھی بیٹھی باتوں پر کھنچی جی اور دیو کتیا موہ جاتی ہیں ویسے ہم لوگوں کی بھی بھوز روپی انکھیں کل روپی چندر کو موہنی موت کا رس پی کر اسی نشے میں انھوں پر متوالی رہتی ہیں۔

دو ما	ایلا موہن لال کی سدا میں سکھ دین	تاہی سمرن دجیان میں جوت ہین دین رین
-------	----------------------------------	-------------------------------------

اور اجا شام سندر کے چرچا میں گویاں ایسی لین ہو گئیں کہ انکو اپنے بدن اور کپڑے کی بھی سندر نہیں رہی اسی وقت ایک بھوز اشیا م رنگ آرتا ہوا دھان آیا اسکو دیکر ایک گوی بولی کہ اسی کیو جو سندر سیا اودھوے کتھی ہو وہی حال اس بھوز سے ہے جو شری کرشن کی طرح کالا ہے انکو کھلا بھیجا ہے۔ جو جو باتیں گویوں نے بھوز سے کہی تھیں انکو بھوز گیت کہتے ہیں۔

دو ما	ماکھن پر بھوکے رہ میں گویوں کو نہیں چین	بھوز سنا کر کت ہین اودھوے سب میں
-------	---	----------------------------------

اس برجا لالی بات سندر دوسری نے جواب دیا کہ اسی پیاری بھوکو بشواس ہوتا ہے کہ بھوز ہمارا دوت ہو کر میں پیارے کو سندر پھونچا دیکھا میرے نزدیک جتنے شام برن ہیں ان سے اپنے مطلب کی آسانہ رکھتا چاہیے۔

دو ما	کے ایک تہ سن سکھی کار سے سب اک نار	ان سے پریت نہ کبھی کپھن کی نکا ر
سور ٹھ	دیکھو کر اتمان کار سے آہ کار سے جلد	کب جن کرت بکھان بھوز کاگ کو بل کپت

دوسری گوی بولی کہ اسی بھوز سے بھوکو کسی شام رنگ کا بشواس نہیں آتا لیکن کیا کروں اس چپت چور کی باتیں اور سندر روپ یاد دہنے سے میرا چپت ٹھکانے نہیں رہتا۔

دو ما	مرد مسکن کبہ ڈار کے گئے بھجنگ سو بھاگ	نند جسدودا یون تھے جنون کو لست کاگ
-------	---------------------------------------	------------------------------------

جب وہ بھوز اگو پون کے بدن کی خوشبو جو چند دن وکسیرا دھوٹے ہوئے تھیں سو کم کر آئے پاس آیا تب ایک سلمی نے کہا کہ اسی بھوز سے تو ہمارے پاس مت آؤ جو تیری طرح شام برن ہو کر شہر کی استریوں سے بہا کر تاہر دھان جا۔

دو ما	کاسن مترا نگر کی ماکھن پر بھوکے ہیست	ابہد مسکنہ لگا دھن وہ سب اس نہیں لبت
-------	--------------------------------------	--------------------------------------

دوسری گوی بولی کہ اس بھوز سے کی ناک شہر باسی استریوں کے بدن کی خوشبو سے بھگتی ہو اسیلئے بے پردہ ہو کر کہیں نہیں بیٹھتا دوسری نے کہا کہ اسی بھوز سے تو شہر میں جا کر یہ سندر سیا ہمارا ہمارے چپت چور سے کہہ دینا کہ اپنے چاہنے والے کی پریت بھوز کر اٹھو دیکو دینا کون نیا وہو جس طرح ایک ساعت سے زیادہ بھوز کسی بھول پر نہیں بیٹھتا ویسا ہی حال ہمارا بھی سمجھنا چاہیے اور کھی جی ہمارا سو بھاہ سجان کر اپنے اگیان سے تم پر موہت ہو رہی ہیں جو وہ ہمارے کٹھور تالی کو جان نہیں تو کبھی تم سے پریت نہ کرتیں اور شہر کی

استریان ہی تھا رے زردئی بن کا حال نہ جان کر مایا جان میں پھنسی ہیں -

دو ما | نا تو تم سائی کو جو جانت سب کو سے | ماکن پر بھر کے نہہ میں کیسے لاکت سو سے

دوسری نے کہا کہ جو ہمارا پران پیارا اچلا گیا اور پھر کچھ سُدر نہیں لیتا تو ایسے کپٹی کو کیا سُدر لیا بھیجتی ہو دوسری بولی کہ اسی بھوز سے تو ہر ایک
 طرح سے ستھرائی استریوں سے کہہ دینا کہ ابھی تک تلو شیا م سُدر کی کٹھور نائی کا حال نہیں معلوم ہو پڑیشور ستھرائی پریت اور انکا زردئی بن
 دن دن بڑھاوے جس میں ہماری سی گت تمھاری ہی ہو جائے دوسری بولی کہ اسی سکھو شیا م سُدر سب گٹوں سے بھرے ہو کر بھیج سندر نائی
 وہ رکھتے ہیں ویسا سُدر تینوں لوک میں کوئی نہوگا اس لیے سب استریان سو رک لوک اور پاتاں لوک اور پت لوک کی اُنہر موہ جاتی ہیں
 ہم گنوار یوں کی کون گنتی ہو دوسری نے کہا کہ اسی بھوز سے تو نے مادھو کے چرن مکمل کارسں کیا ہے اس سے تیرا نام مدھکر ہوا تو ہون
 پیار سے کپٹی کا مترا و روت ہو کر ہمارے پاس آیا ہے شیا م برن سب کپٹی ہوتے ہیں اس لیے تو ہم کو مت چھو۔ اور گوپی بولی کہ
 اسی بھوز سے تو کجا کے انگ کا کیسرا پے ماتھے پر لگا کے شیا م سُدر کی اگیا سے جو ہم کو لینے آیا ہے تو میں کیوں تیری بنتی کرنے سے
 نہیں جاسکتی جب کہ میں گبرئی داسی کے برابر ہی نہیں ہوں تو وہاں جا کر کیا کروں اس لیے تو ستھرا میں جا کر اُنہیں کے سامنے کرشن
 اور کو بری کا جس کا و جس طرح بھلیا انوزہ بجا کر ہر کو بن میں پکڑ لیتا ہے اسی طرح موہن پیار سے نے فری بجا کر ہم لوگوں کو بھی بچے
 پریم کے جان میں پھنسا لیا۔

دو ما | جو میں ایسا جانتی پریت کرے دکھ ہو سے | انگر دھندھو را پھیرتی پریت کرے نا کو سے

جس وقت وہ گوپی بھوز سے یہ باتیں کر رہی تھی اسی وقت لانتا سکھی بولی کہ کس نو پیار یو شری کرشن جی نے مجھ اسی خیم میں کٹھورن
 نہیں کیا یہ ہمیشہ اسی طرح کپٹ کرتے آئے ہیں شری رام اور ابا میں بال بندر کو بنا اپرا دھ نار ڈالا اور سو پڑنکھارا ون کی بہن جو انہر موہت
 ہوئی تھی اسکی ناک کٹوائی اور باون اوتار سے را جا بل کے پاس جا کر تین پگ پر تھوی دان مانگی جب اُنسے برہن سچلر سنگلپ دیا تب
 آپ نے برات روپ دھر کر دو پگ میں چودھون لوک بیچے اور اوپر کے ناپ لیے اور تیسرے قدم کے بدلے را جا بل ایسے دھراتما کو بانڈ کر
 پاتاں میں بھیج دیا سو اسے اسکے اور جو کام کپٹ کے انھوں نے کیے ہیں وہ حال تم سے کہاں تک کہوں جسکی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی جو تم کو کہ بھر
 ایسے کپٹی آدی سے پریت کر کے کیوں اتنا دکھ اٹھاتی ہو تو سنو کہ میں کون گنتی میں ہوں بڑے بڑے را جا انکی استت اور کتھاشننے سے
 گھر دور اور آج باٹ استری پیر سب کو چھوڑ کر گت ہونے کے واسطے جنگل میں چلے جاتے ہیں اور اُس موہنی مورت کی چھب دیکھ کر دیکھنا تو
 کا چہت ٹھکانے نہیں رہتا یہ سب حال تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو اور گوپی بولی کہ میں نہیں جانتی کہ شیا م سُدر کو اپنے بچوگ میں ہمارا
 پران لینے سے کیا گن نکالے گا جو ایسا کرتے ہیں دوسری نے کہا کہ اسی بھوز سے ہم لوگوں نے موہن پیار سے یہ جان کر پریت لگائی تھی کہ
 کچھ دن تک بنے گی پر وہ اپنی مُردسکان سے من ہم لوگوں کا چرا کر اس طرح الگ ہو گئے جانوں کھی کی بجان ہی نہ تھی جو میں اُنکو ایسا کٹھو
 جانتی تو کبھی پریت نہ کرتی۔ اور گوپی بولی کہ اسی سکھی تو نے نہیں سنا کہ کجا جو دیون کا جو ٹھا کھا کر دہی کھلاتی تھی اُسکو اب شیا م سُدر
 نے پت رانی بنایا ہے یہ بات سنکر ہم لوگوں کو مارے لاج کے کسی کو سُدر دکھلایا نہیں جاتا۔

دو ما

اب کیلنت ڈوڈو لاج تاج بارہ ماسی بھاگ | لوندی کی ٹوندی بھی مانسی اور اراگ

دوسری نے کہا کہ جسکو نارین اور دین دیاں کہتے ہیں وہ دھرم اور دیا کو بھول کر ایسا نزدیکی ہو گیا کہ تین کوس راہ چل کر ہمارا دھرم چھڑانے کے واسطے نہیں آتا کیوں سندھیسا بھیج کر ہم دیکھنا یوں کے گھاؤ پر نہک چھڑکتا ہے۔

	دو	
ایک سکھی یا بد کے پٹی شیا م کی پریت		بہنوں سیکھیں آج تے پیر لکمن کی ریت

دوسری سکھی بولی کہ اسی بھونرے تو ضرور اس جیت چور سے پوچھو بھلا یہ کھوڑا تائی چھوڑ کر کبھی اپنا درشن دینگے یا نہیں دوسری نے پوچھا کہ اسی آؤ دو دھو شیا م اور بلرام بلا پین کی پریت بھل کر کبھی ہم لوگوں کی یاد کرتے ہیں یا نہیں یہ سنکر دوسری گوبی نے اسکو جواب دیا کہ اسی سکھی اب شیا م اور بلرام تمہارا باسی ہما سندھی اور چتر استریوں کے بس ہو کر وہاں بہا کر رہے ہیں ہم گنوار یوں کو کسو اسطے یاد دینگے اگر ہم پہلے سے جانتیں تو کیوں آنکو وہاں جانے دیتیں۔

دو	اچھے دن پاچھے کیو ہر شون کیو نہ ہریت	اب پچھتاے ہوت کا چریان چن گہن کمیت
----	--------------------------------------	------------------------------------

جس طرح آخر میں نے تک پر تھوی اور بن اور پہاڑ میکہ کی آسا پر پنے کا دکھ اپنے اور اٹھا کر تھمے رہتے ہیں اور رات میں میگوراجا پانی برسا کہ آنکو ٹھنڈا حاکر تاہی اسی طرح شیا م سندھی آکر اپنے چند رنگ کی ٹھنڈا حاک سے ہمارے کپڑے کی جلن بچا دینگے دوسری گوبی بولی کہ اسی سکھیو ان برتھا باتوں سے کچھ کام نہیں نکلتا تمکو اودھو جی سے بہان آنے کا کارن پوچھنا چاہیے یہ بات سنکر دوسری بولی کہ اسی اودھو جی تم یہاں کسو اسطے آئے ہو کبھی وہ بھی یہاں آنا چاہتے ہیں یا نہیں دوسری نے کہا کہ یہ کیوں نہیں پوچھتی کہ رام اور کرشن نے گرو کے بہان سوا سے پکت کے کچھ دیا دھرم بھی پڑھا ہے یا نہیں اور گوبی بولی کہ اسی یار یو بسد جو جی نے شیا م اور بلرام کو بہان اہیر و ن کی سنگت میں رہنے سے تیر توجہ سے اسنان کر کے آنکو غیو ہنسا یا ہوا اب وہ کسو اسطے آنکو بہان آنے دینگے دوسری گوبی جو رہا میں ڈوب رہی تھی بھجھا کر بولی کہ جب کہ وہ نزدیکی ہمارے نہیں لیتا تو تم کسو اسطے بار بار اسکا حال پوچھتی ہو یہ کھوڑا چن سنکر دوسری بولی کہ اسی اودھو جی اس گنوارے کے ٹھون آگ لگے جو ایسی بات کہتی ہے تم سچ بتلاؤ کہ وہ کسب یہاں آویں گے۔

	چوپائی	
تا دن ہو میں بھاگ جا رہے		جا دن میں نند ڈلا رہے

دوسری گوبی بولی کہ اسی اودھو جی تم ہمارے پران نامہ کہتے ہیں کہ ہوس سے جہاں تمہارے چرن پڑتے ہیں وہاں کہ اودھو جی لوگوں کو اپنی آنکھوں سے لگانا چاہیے۔ اودھو جی یہ حال گوبیوں کا دیکھ کر اپنے من میں کہنے لگے کہ دیکھو سنسار میں انکے برابر کسی اور کو بھگت اور پریت کیلئے نامہ کی نہوگی ایسا سمجھا اودھو جی اندر وہ نے شری رادھا ہمارا نی کو جوا لگ کھڑی ہوئی یہ باتیں سنتی تھیں ڈنڈوت کی اور زنون کی مالا جو شیا م سندھ نے بھی تھی وہ آنکو دے کر کہا کہ اسی گوبیو تمہارے برابر دوسرے کا بھاگ ہونا بہت کٹھن ہے جو آٹھون پہاڑی پریت شیا م سندھ سے رکھتی ہو پچھلے جنم کے پٹن سے میں نے تمہارا درشن پایا سنساری آدمی بید اور بہان سنکر بگ اور ہوم اور دان اور تیر تیرا اسی امید سے کرتے ہیں جس میں ہر چرنون کی بھگت پیدا ہو لیکن تمہارے برابر وہ پدوسی نہیں پاسکتے اس لیے بھگو ایسا شیر بادو کہ جس میں بھگو بھی تمہارے برابر ہر چرنون

میں پریت ہو۔

دو ما

مما تمہرے بھاگ کی کاسون برنی جا سے | خشکے چت میں نت بسین ما کھن پر مہوہہ ورا

اس کو یون شری کرشن جی نے مجھ بڑی کرپاکی جو مجھ کو بیان بھیجا کہ میں تمہارا درشن پا کر تار تمہرے اب جو چھی اور سندھیا موہن پیارے کا لایا ہوں وہ سن لگا کر سنو۔ جب اوردھوجی نے شیام اور بلرام کی کٹل لکھ کر گویون کو چھی دی تب رادھا پیاری آدک سب برجاؤن نے اُسکو اپنی چھاتی سے لگایا۔

دو ما

ہت ہت پاتی شیام کی سب مل مل لکھ پا سے | اوردھو کو ذیہی ہر دتجے بانخ سنا سے

جب اوردھوجی وہ چھی کھولی کر ڈھنے لگے تب گویون نے دیکھا کہ چھی میں گججا کا نام لکھ ہر تالی سے کاٹ کر دمان گویون کا نام بنا ہوا تھا یہ دیکھ کر گویان بولین کہ دکھو موہن پیارے کا من آٹھوں پر گججا میں لکھا رہتا ہے اسی واسطے اٹھوں نے گویا کی جگہ گججا کا نام لکھ کر ادر سے ہر تالی لگایا مانو اپنا پیتا مہر اُسکو اڑھایا ہے۔ اسے راجا اوردھوجی چھی سنا کر گویون سے کہنے لگے کہ مجھ کو شری کرشن جی نے تمہارے پاس آتم گیان سکھانے کے واسطے بھیج کر یہ کہا ہے کہ تم لوگ مجھ سے بھوک کی آسا چھوڑ کر جوگ سادھو تو ملو جوگ کا ٹوکھو نو کا تم نوگ دن رات جو میرا دھیان کرتی ہو اس سے میں تمہارے برابر دوسرے کو پیار نہیں جانتا۔ اس کو یون لکھو شری کرشن جی ادر پش جو تینوں لوگ کے پیدا اور پالن کرنے واسطے میں اپنا پت سمجھانہ چاہیے سنو۔ یہو ادر آگ اور پانی اور شری اور آکاش ان پانچ تون سے بدن آدمی کا بنکر اُس بدن میں اٹھین کا پرکاش رہنے سے آدمی کو چلنے پھرنے بولنے اچھے برے کم کرنے کی سام تھرتھی ہے لیکن پشور کی مایا سے وہ روپ اُنکا کسی کو دکھلائی نہیں دیتا ہے اس لیے تم لوگ نرگن روپ کا سمن اور دھیان کیا کرو نو وہ اٹھوں پر تمہارے پاس بے رہینگے گیان اور دھیان میں بس بھکر شیام سندر تمہارے بے کے واسطے تمہارا جاکر الگ بے میں تم لوگ شری کرشن جی کا چٹکار سب استری اور پش اور گرتھو اور برہم چاری اور بان پرستھو اور سنیاسی اور گوال اور گٹوون میں برابر جان کر جڑ اور جتن جتنے جو ہیں سب کو اٹھین کا روپ سمجھو جو آدمی اس طرح ادر پش جگوان کو سب جگ میں بیایک جانتا ہے اُسکو پھرنے کا بھڑکھو نہین ہونا۔

چوپالی

جوگ سہا دھر ہر چت لاو سے | پرمانند بھی سکھ پاو سے

دو ما

آتم ہی سے دیکھے شو بھایرم اٹوپ | سب میں پورن یک رس دتھت مہا اٹوپ

اس کو پودہ پیدا ہونے اور نہ اور کھنے اور نہ رہنے رہت رہ کر آکاس کی طرح سب جگہ پر اپنی جھایا رکھتے ہیں جس طرح کسی استری کا پش پر دیں گیا ہوا اور وہ اپنے پت کو سوتے جاتے اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے دھیان میں اپنے پاس دیکھتی رہے تو اُسکو پش سے الگ سمجھانہ چاہیے اسی طرح تم لوگ بھی جو رکھشو ر دن اور جو رکھشو ر دن سے بھی بڑی پدوسی رکھتی ہو اُنکے دھیان

میں لین رہ کر انکو اپنے سے الگ مت سمجھو تو بھولگی کا ڈکھ کچھ تھو نہوگا۔

دو ما

ناہی سمن دھیان میں رہو جسے چت لاسے یا ہی بد حرم سے کیہو ماکن پر بھو سمجھا سے

اور خیری کرشن ہمارا جن نے یہ بھی کہا ہے کہ جب تم لوگوں نے اس لیلہا کر کے وقت پڑھنا بجا و سمجھ کر پاپ کی نگاہ سے بھگو دیکھا تھا تب میں اترا دھیان ہو گیا تھا پھر جب تم نے گیان کی راہ سے بجا و پریشور جان کر میرا دھیان کیا تھا تب میں نے تمہاری بھکت و لیکر تم کو درشن دیا تھا اسی طرح میرے زگن روپ کا دھیان اب بھی کیا کرو تو میں آخرون پھر تمہارے پاس رہوں گا۔

دو ما

اسنتے اودھو کے یکن رہیں سے سزنا سے مانو مانگو سیدھا میں دینو جو گل ماسے

یہ گیان بھری ہوئی باتیں سن کر شیا ما آدک رہ جاؤں نے کہا کہ اسی اودھو میں یہ سب رتن آدک انمول موتوں کی مالا جو م لاسے ہو اور انمول لال ہمارا چت چرانے والا کہاں ہو اس کے بنا تینوں لوگ کی سمپتہ اچھی نہیں لگتی اس لیے یہ سب گناہ کو جا کر پیر دو ہمارے کام کا نہیں ہے ہم تو اس بوہنی موت کا درشن چاہتی ہیں

کبت

دھرم کے سنگماتی ایک باقی نہ کہتے تھے میں خیرانی جو ماتی بہت رام کے جا کے پوت ماتی کرین پریت اجاتی یہ کا ہونہ سہماتی بسن میسے ایسے باہم کے موہن لگاتی کجاتی سنگ جاتی اب سہ سون کمانی وہ ہمارے کون کام کے چھاتی دا جسے کو یہ پاتی لے سدا ہمارے اودھو کمانی کرتی تھو سنگماتی سنگماتی کے

دوسری گوپی بولی کہ اسی اودھو یہ کون نیا وکی بات ہے کہ ہم لوگوں کو جوگ سادھنے کے واسطے لکڑا پ کجا آدک تمہاری ہتھریوں کے جوگ اور جاس کرے میں بھلا یہ تو بتلاؤ کہ کبھی اس آند اور خوشی کی سبھا میں ہمارے بھی چرچا ہوتی ہے یا نہیں۔

دو ما

یہ سب دوش لگے ہیں کرم ریکو کو جان پریم سدا ہمارے سانا کر اب لگے تھووت گیان

دوسری نے کہا کہ ہم لوگ تو ہیں پیارے کے دھیان میں رہ کر سواے روتے کے دوسرا کچھ کام نہیں لگتی ہیں ہیر وہ جوگ اور ہیرا لکھ ہمارے کلیجے کی دہی دہائی آگ شلگاتے ہیں۔

چوپائی

گیان جوگ بدھ میں سکھاؤں	دھیان چھوڑا کاش تباؤں	بخلوں لیلہا میں رہے	تشنکو کو نارین کے
بالک پن سے جن سکھ دیو	سو کیوں لکھو اگوچر بیٹو	جو ت میں پرہ بران ہمارے	سو کیوں سنہین پن تمہارے
ایک سکھی یوں کہے پجاری	اودھو کی کر پے منہاری	انے سکھی کچھ نہیں کیسے	سکھے سخن ہوں ہوسے ہے
ایک کے اپرا دھ نہ یا کو	یہ آتھو پھینو کبجا کو	اب کجا جو جاہ سکھاؤے	سوئی و کو گا بوگا وے

کبھی توئی خنیام کبھی نہیں ایسی	کبھی آسے برج میں ان جیسی	ایسی بات سننے کو مائی	آنحضرت شول سن ہی نہ جانی
گنت جوگ تچ جوگ ارادھو	ایسی کیسے کہہ ہیں مادھو	جب تپ سنجم نیم اچارا	یہ سب بدھو اکو جو نا ر ا
جگ جگ جیوین کنور کنھائی	سیس ہمارے پرشکھہ اکی	ہم کو نیم دھرم برت ایسا	تندندن پدسا اسینہا
	آردھو تھین دوش کو لاوسے	یہ سب کبجا ناج نجاوسے	

دونا

ارہین دیو ایسے ہیں اودھو آس کی تھاہ	پہریم کو پاوین نہیں ٹارین سندھ اتھاہ		
		سورٹھ	
لا یو جوتن جوگ جو جوگن کے جوگ تم	ہم تن بھو یو جوگ بھو ادھک ڈکو شرون سن		

اسی وقت رادھا پیاری ہوئی۔

کبت

جو ہر متھرا جاسے بسے ہمے جیہ پریت ہی رہی سوو	آودھو بڑو شکو انوہ میں اور نیلے رہیں وہ سورت ڈوو		
ہمے ہی نام کی چھاپ پڑی اور اترچ کے نہیں کوو	رادھا کرشن بے تو کہیں اور کبھی کرشن کے نہیں کوو		

ادھو کو پی لولی کہ اسی اودھو اب تک ہم لوگوں کو خنیام سندھ کے آنے کی آسانسی تھی اب تم نے یہ جوگ ادھیہاگ کا سندھیاسنا کر ہکو ترس کر دیا ہم گنواریان اہیرپان سوارے گورن پختے کے جوگ سادھے کا حال کیا جانیں تم دیا کی راہ سے ہکو بلا انا تم بھو کرشیام پران پیارے کے پاس لے چلو۔

دونا

ادھو ارن مرلی دھرے تو جن کل بشال	کیون بسرت اودھو ہمیں موہن مدن گو مال		
----------------------------------	--------------------------------------	--	--

کبت

آودھو تم شکر سکھاوت ہونیکے جوگ ہون توگت چاہت نہ کاشی انباشی کی	برحمائی اندر کی اپیندر کی نہ چاہوں بھوت تو کو نہ دھندیش کی دیش کی نہ پاشی کی		
تن سن نہیں پور ہے پیارے لال بال کہا جان گت شکر ادا سی کی	ناسی لوک لایج بزندارن کے سوا سی سنگ میری مت دہی بھئی کا غور جیاسی کی		

آودھو جی گو یون کے بچن شکر اپنے گیان کا اجمان بھول کر زکو جو ب نہ دے سکے۔

دونا

جوگ تھا جوتن کہی من ہی من پھنٹا	پہریم من تنکے سنت رہ گئے بس نواسے		
---------------------------------	-----------------------------------	--	--

سورنہ	
تب جائی زون مانہ پیب گن ہین شام کے	پیبو ہوج مانہ یا ہی کارن کے پے
<p>اودو حوی نے پیر گیان کی راہ سے کہا کہ اسی کو جو جس طرح پانی پر لکیر کھینچ دینے سے بنی نہیں رہتی اسی طرح سنساری جو ہا اپنے کی طرح جھوٹا ہوتا ہے اس لیے تم لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی انہیں بند کر کے ہر دے میں ایک کل کے پھول پر چتر بھی نوپ نارین جی کا دھبہ من لگا کر دو تو اس پھول کے جج میں نگو پرنیشور کا درشن ملے گا یہ بات سن کر ایک گوی بولی کہ اسی اودو حوی جو نند لال جی روپ اور پکھا میں رکھتے تھے تو جو سو درجی نے انکو کس طرح جان کر پانے میں جھلایا اور کو پندر اوکل سے وہ باندھے گئے اور ہمارا گورن کس طرح چڑا کر لکھا یا تمہارے چھوٹے گیان کو لے کر ڈرہ میں یا پچھا وین تم اپنے گیان سے ہم بلا نامہ کو جوگ اور ہیرا گ سکھلانے ہو تو نگو پکھ لاج نہیں آتی دوسری گوی بولی کہ اسی اودو حوی ایک تو ہم آپ شام سنڈر کے رہ میں یا گل ہو رہی ہیں دوسرے تم اور ایسی ایسی جھوٹی باتیں سکھلا کر ہمارے گھاؤ پر تک چتر کتے ہو موہن پیار سے نے اس طرح ہم لوگوں کو چھوڑ دیا جس طرح سانپ کپیل کو چھوڑ کر پھر اس سے کچھ کام نہیں رکھتا دوسری گوی بولی کہ اسی اودو حوی موہن پیار سے نے داوا لے اور اندر کے کوپ اور دیون کے نامہ سے ہمارا پران پکا بہت لیلالی تھی دیکھو انھوں نے پر رہم پرنیشور کا اوزار ہو کر اجر کنس کی داسی کو اپنی رانی بنا یا یہ بات سن کر ہلکولاج آتی ہے۔</p>	
چوپالی	
اودو کھان کنس کی داسی	پس ہوت سکل برج ہانسی
دوما	
گلاوت سب جگ گیت اب دا چیری کے کلاچ	اودو حوی اچت ہا چیری پت بر جراج
سورنہ	
ہمیں دیت ہیرا گ آہن داسی بس سٹے	چیتو چورت آگ اودو حوی اچراج بڑو
<p>دوسری بولی کہ اسی اودو حوی موہن پیارے کو بڑ بہت پیارا ہوتا ہے لوگ بھی گہری بنکر مترا میں چلین اور اپنی بیڑی چان دکھلا کر انکو پھر یہاں سے اوین جہین گہری اُنسے چھوٹے اسی اودو حوی چرکھی ایسا دن ہوگا کہ موہن پیارے یہاں آکر ہم لوگوں کا دکو دور کرینگے دوسری بولی کہ اب تو مجھ کو بڑناہن کے آنے کی آسا جاتی رہی کیونکہ۔</p>	
دوما	
بہان چراوت تھے سد اندھری گاے	دومان جاے راج بھئے تاکن پر بوجھدراے
<p>دوسری بولی کہ اسی اودو حوی جب موہن پیارے نے ہم لوگوں کو چھوڑ دیا تو اپنا نام گوی نامہ کیون دھرا با اور جب انھوں نے گہری سے پتہ کی تیب پھر جگ دکھانے کے واسطے نہیں اور سندھیا سمیٹ کر ہمارے ہر دے کی دلی دہائی آگ کیوں سکھاتے ہیں۔</p>	
سورنہ	
اودو کھو جاے اہون چیری کو سچین	پہ دکھ سٹو بجائے سوت کھادت گوبری

اسی اور دوحو تم اتنی بات میری وطن سے کجا سے فرور کنا کہ شام سند کی سٹی پر پرف تو موہت ہوئی تو انکی کٹھورتا کی کا حال بھی دراجی لگا کر سن رکھو۔

کبت

جانی کو کہ جاؤ تا کو قید کروا سے آید دھاسے کرماری ناری شمر مارہین
جیتی برجناری تینی ملی بل مارین ازل ہو جو مل ہین تاہ مارہین
سن رسی صی جیری ہین تیری سون کست ہون دے تو ہر سہ ہین کٹھورتا ہین
بڑے ہین خکاری کچیر انہین ناسبتھاری نار مار بے کو کٹھیتا ترور ہین

دوسری گوئی بونی کہ اس اور دوحو جی ہم لوگ اپنا دھوکہ سے کمان تک کہین جو وہ پہلے سے بسدی اور دیو کی کے پاس رہ کر بیان آئے تو ہم لوگوں کو کیوں نہانا دھوکہ اٹھانا پڑتا۔

چوپالی

کر کے ایسی پریت کنھالی
جب سے برج خج گئے ہماری
اب چت دھری ہما تھرائی
جب سے ایسی دشا ہماری

اسی اور دوحو اسی دن سے ہمارا کھانا پینا چھوٹ گیا دن بھر کے آنے کا راستہ دیکھتے اور رات بھرتا سے گنتے بیت کر سوا سے چڑھا اور دھیان اس مہانی صورت کے دوسری بات ہلکا چھی نہیں لگتی ایسے جینے سے ہم سب مر جائیں تو اچھا تھا۔

دوہا

کمان لگ کیسے خج تھا اور ہر کی شمر اسے
نا پرانے جوگ تم اہن کرن سما سے

سورٹھ

کٹھن رہ کی پیر جہ بیاپے شو جان ہو
کیون دھر پے من دھیر شنے بچن بھیان ونے

دوسری گوئی بونی کہ اس اور دوحو پہلے اس اور شام سند کو بیان سے شمر میں سے گیا اڑنے برہ میں ہم لوگوں کی یہ گت ہوئی اب تم سنگن سوپ کی پریت چھڑا کر زنگن کا دھیان کرنا ہلکا اس طرح سکھانے ہو جس طرح کوئی آدمی بھوکے کتے کے سے بھوجن کی تھالی چھین کر اسی سے کئے کہ دھیان میں بھوجن کرو جو شام سند کو گیان ہی سکھانا تھا تو کسو اسٹے آدمی رات کو نبھی بجا کہ ہم لوگوں کو گھر سے آیا کہ اور اس بلاس کر کے ہم لوگوں کا تن من ہر لیا اب شمر میں جا کر گیانی ہو سے ہین جب کہ شمراری اور شام سند کی ایک ملاح ہو تو ہماری ایسی کیوں کہو گے۔

دوہا

من کی من ہی میں رہی کیسے کہا بچار
ہم گناہت نے چہین ات نے آئی دھار

سورٹھ

جانف ہر سب کو سے جیسی ہر ہم سے کری
ہم سہ لینھو سو سے پا دینگے اپنو کیو

دوسری گویا بولی کہ اسی اودھو شاستر کے موافق گروا نے چیلے کے کان میں منتر اپدیش کرتے ہیں دوسرے سے منتر نہیں کہلا سکتے جو انکو ہم لوگوں سے بول کر سدھو مانا ہے تو آپ یہاں آکر بزدان کے گنجان میں گیان کھلاویں۔

دو پا	تب کھلت سوگند دے را کھو کچ نہ بچا سے	اب سیکھو یہ جوگ کمان اودھو جو جا سے
سورنہ	جھونگن گیان جنان سوار تر تمان سنگن ہر	الکھو تھیو زبان چا میں شہد لگا سے کے

دوسری گویا بولی کہ اسی اودھو جن کو یون کے باتون میں شیا م سندر اپنے ہاتھ سے چیل ڈال کر بھولوں سے سرگوندھتے تھے اور بہت اچھا گنا اور کچرا پنا کرانکے بدن میں داخل کرتے تھے انھیں گوپیوں کے بدن میں جسم لگانے اور سر پر جہاز کھنے اور جوگ سادھنے کے واسطے کہلا بھیجا ہے اور جن کا فون میں اپنے ہاتھ سے بڑا ڈکران بھول اور الیاں اور تپہ سونے کے پنا کو خوش ہوتے تھے انھیں کا فون میں اب مائی کے ڈرے ڈالنے کو کہا ہے اور جس بدن پر ہم لوگوں کو گونا گونا گویا لگی ہوئی ساریاں پنا تے تھے اسی بدن پر گہرا کچرا پینے کے واسطے کہا ہے اور جس گتے میں شیا م سندر اپنا ہاتھ ڈال کر گتے دکھاتے تھے اب اسی گتے میں سیلی ڈالنے کی اگیا دی ہے یہ کون نیا کرتے ہیں۔

دو پا	اوی گولک و ہی گنج بن و ہی سکھا و ہی سور	اک اودھو جن راج بن جیسے اور کے اور
-------	---	------------------------------------

کیست
یا ہی گنج گنج برکت بھو نہ میر یا ہی گنج گنج تراب س۔ ڈر حنت ہیں
یا ہی رسنا تے کری رس کی رسیلی باتین یا ہی رسنا تے اب گن گن گنت ہیں
عام ہمار سی بن ہر دے ہو اچیت بیٹے اسے ہودی بہت کست کیسے بنت ہیں
جیسی کا فر بندن نین کے مار سے تیسے کا قہ کان کمانی سنست ہیں

دوسرے کسی نے کہا کہ۔

کیست
پر بے کونٹھا اور جسم مایے کو کان کے گنڈل کی گویاں بنا وینگی
ہاتھ میں گنڈل اور کچر بھرا ہے کو ادیش کر سنیگان بجا دینگی
ردھ دینھی گجا کو سدھو دینھی گوپن کو پرنگی دور دور الکھو کجگا دینگی
ایکیات اودھو جن میں بچار دیکھو اتنی بر جلال مرگ جھانا کمان یا دینگی

دوسری گویا بولی کہ اسی اودھو جو سطح ٹھاک لوگ پہلے مساز کے ساتھ لگ کر تری پریت اور ڈھنٹالی کر کے پچھ سے مال اٹکا لوت بیجاتے ہیں اسی طرح موہن پیارت نے پہلے ہم لوگوں سے پریت لگا کر تن میں ہمارا ہر لیا اب جوگ اور ہراگ کی ٹھری مار کر ہمارا پران لیا جاتے ہیں۔

دو پا	پر ہم سے ایسی کری کیت پریت بستار	الکھو سے کچو نہیں کہہ سکیں سمجھت بار بار
-------	----------------------------------	--

اور گویا بولی کہ اسی اودھو ایک نوشیا م سندر پہلے سے بڑے زردی نے اور اب تم اسے کھو سکھا اٹکو طے تو پھر اسطے وہ ایسا سندھیا نہ بھیجیں اور تم جو ہم لوگوں کو گیان گیان اور جوگ سادھنے کو کہتے ہو سو ہم کو ان باتوں سے کیا کام ہے یہ ہم جو گیون کو

چاہیے اور یہ جو تم نے کہا کہ سب کے بدن میں اُغین کا پرکاش رہتا ہے اس کا رن تم بھی وہی ہو تو جس طرح شہری کرشن جی نے گو ر دھن پہاڑ اپنی انگلی پر اُٹھا لیا تھا اسی طرح تم بھی وہ پہاڑ اُٹھا کر مٹی بجاؤ جبکہ تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر کس طرح تم کو اُنکے برابر جان کر تھارا اُپدیش سچ مانیں اس سے ہم لوگ اچھی طرح جانتی ہیں کہ اُنکے برابر دوسرا کوئی نہیں ہے تم کس لیے جھوٹا لکھ رہے ہو لوگوں کو دھوکا دیتے ہو جو تم سے ہو سکے تو اُس جیت چور کو بیان لو والا دُھارا ہر دے اُس موہنی مورت کے پریم سے بھر رہا ہے دوسری چیز جوگ اور گیان کی دمان نہیں سما سکتی ایسے ہم لوگوں سے جوگ اور پیراگ نہیں سدا جا سکتا یہ جیسی جن سے تم لے آئے ہو اُغین کو جا کر تھیر دو وہی جوگ اور پیراگ سدا دیکر یہ سب کجا رانی کو پڑھاؤ جن جہین اُنکی سو بھا ہو جس طرح اندھ کو آئینہ دیکھنے اور خراکے روگی کو بھون گرنے سے کچھ شک اور گن نہیں ہوتا اسی طرح ہم استریوں کو جوگی سکھانے اور پیراگ اُچھانے سے تمہارا کام کچھ نہیں نکلے گا۔

سورج	
دیکو مورت چت لائے کمان پر ماتھ کمان برہ	راج روگ کت جاہ تاہ گھاوت ہو وہی
اور گولی بولی کہہ کر اُدھو پہلے تم بر جبار یون کی دشا دیکو توب اُنکو جوگ اور پیراگ سکھاؤ جس طرح دیتا ہے اُدھی پانی پر کھا پھینا پکڑنے سے نہیں چ سکتا اسی طرح ہم لوگوں کو جو اُس موہنی مورت کے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تمہارا گیان اُپدیش کچھ کچھ سہا را نہیں دے سکتا۔	

دونا	
ہم برہن برہا جری تم مت جا رو انک	شکو توب ہی پائے ہیں جب ناچین ہر سنگ

کبت

ایو ایو بھو اُدھو اب برج مندل میں راگ میں کراگ رت کہہ سنا یوہر
 جھوٹی جھنڈا ڈنڈا گوری جسم نڈا ماتھ میں کپڑے سوانگ لے دکھاؤ کہ
 منجم نیم دھیان دھارنا در حاد ہور ہم کو پرکاش رس اس درساؤ کہ
 کبری پڑھ آئیو مید کوڑھائے آئیو تھوڑھ آئیو از تھوڑھ لائیو ہر

دوسری سکھی بولی کہہ کر اُدھو جوگ اور گیان کی گھری بانڈھ کر تمہارے جو اپنے سردھ یہاں لائیو ہر شورج باسیون کو جوگ اور گیان لینے کی اچھا نہیں ہے تم یہ گھری کاشی میں لیجا کرو مان کے لوگوں کو جو ملک کی چاہنا بہت رکھتے ہیں دو۔

چوپائی	
کیا ہم کرین ملک سے روکھی	ابلا شیا م سنگ کی بھو کھی
جس طرح پیاسا آدمی جب تک پیٹ بھر پائی نہیں پیتا تب تک اسکی پیاس اُس چائے سے نہیں جاتی اسی طرح بنا دیکھے ہون پیاس کے ہمارے اُنکے کی تپن نہیں ملتی۔	

چوپائی	
پھر وہ روپ پرکٹ جب دیکھیں	بیوں نیم شپیل تب دیکھیں

اے اودھو جبکہ یہ ایک من ہمارا شیام سُندر کے چرنون میں اُنک رہا تب جوگ اور سیراگ کون سادھے میں تھکو موہن پیارے کا بھکت جانتی تھی لیکن تمہارے گیان سکھلانے سے جو تم سُگن رُوپ کی لیلیا چھوڑ کر زُگن رُوپ اور اکاش اور پاتاں کا حال مجھ کو دکھلاتے ہو جان پڑا کہ تھکو شری کرشن جی کی کچھ بھکت اور پریت نہیں ہے۔

چوپاکی	اودھو ہرین ایش ہمارے
سُواب کیسے جات بسارے	دو ما
جوگ دیکھے لے تھین جنکے من دس میں	کت ڈارت زُگن یہاں اودھو ج میں کیسیں
جوگ کتھا اب مت کہو اودھو ہا رہا رہا	بجھے اور نندن تچ واکو ہر دھس کار
جس طرح مائھی کسل کی ڈنڈی میں نہیں بانڈھا جاتا اسی طرح سُندر روپی ہمارا رہا تمہارے چنگاری رُوپ گیان سے سُوگھانیں جاسکتا دیکھو جہاں چھوہینے کی رات اس بلاں میں شیام سُندر کے ساتھ پل بھر معلوم ہوئی تھی وہاں اب بساعت اُنکے جوگ میں چمک کے برابر کشتی ہے ہم سے وہ برندا بن میں پھرانے کو کہ گئے تھے اسی آسا پر جیتی ہیں۔	

چوپاکی	اودھو ہر دے گھوڑ ہمارے
پھٹے نہ پھرت نند ڈلارے	اے اودھو ہم سے چھلیوں کو اچھا سمجھنا چاہیے جو پانی سے الگ ہوتے ہی اپنا پران چھوڑ دیتی ہیں۔
دو ما	کسان لگ کیے اپنی اودھو تم سے چوک
شیام برہن جرت ہر سُنت نہ کوئی کوک	سورٹھ
اودھو کیو جاے موہن دن گوپال سُون	نینن دیکھیں آسے ایکبار برج کی دشا
اسی طرح بہت باتیں کہ کر گویوں نے اپنے اُسوؤں سے اودھو کے چرن دھوئے اور بلاپ کر کے کہنے لگین کہ اے شیام سُندراب تمہارے جوگ کا ڈکھ ہم سے سہا نہیں جاتا اس لیے اپنی موہنی مورت دکھا کر ہمارا ڈکھ ہر د نہیں تو ہم لوگوں کا پران ہی لے کو آسا ڈکھ دئی ہوتی ہے اور زاس ہو جانے سے سُوج مٹ جاتا ہے ایسا کہ لگو پون نے اودھو جی کا ماتھ پکڑ لیا اور سب استھان اس منڈن اور لیلیا کرنے شیام سُندر کے اُنکو دکھا کر بولیں کہ اے اودھو یہ سب استھان دیکھ کر ہلکا ہوا ایک ساعت وہ موہنی مورت نہیں بھولتی تم آنا سندھیا ہمارا بنتی کر کے موہن پیارے سے کہہ دینا کہ تمہارے برہ ساگر کی لہر سے گھر روپی بدن ہمارا گر چاہتا ہے جلدی آکر بچاؤ۔	

دو ما	تم تو ہمارے ہیں ہو کہیں کہا سمجھاے
ماگن پر بھوے بسن کی بنتی کیو جاے	جب یہ سندھیا کشتی ہوتی سب برجالا بھوڑنوں کی طرح بیٹھی ہو گئیں تب اودھو یہ حال دیکھتے ہی اُنکو ڈنڈوت کر کے بولے کہ

ایک گویا کہ تن پانے کا پہل نہیں کو لایا جو آخون پر اس پریشور اور شری کی یاد جس کے پر خون کا دھیان برہما دک دیوتا اپنے ہر دے میں رکھتے ہیں کوئی ہو تمہاری برابر ہی کوئی نہیں کر سکتا ہے بیدار و نشا ستر میں استری کو بڑا کہتے ہیں لیکن تمہارا گیان دیوتوں کے بھی بڑھکر ہے بلکہ نام نہ مثنی پریت تم لوگوں سے رکھتے ہیں اتنی پریت بھی ہی سے ہی نہیں رکھتے۔

دو ما	
جا بدھ شکو تم کو دیو برندان کے ماننا	سپنے ہو میں بھی وہ شکو بادت نامہ

ای کو جو پریشور جگو ایک گویا کا بھی جنم دیتے تو بہت بڑی بات ہوتی ہے کہ میں پرچہ آدک کا جنم لے کر میان رہنا چاہتا ہوں حسین تمہارے پر خون کی دھو سے سہرے پر چا کرے تمہارا پریم دیکھ کر دیوتا کو دہشت ہو جاتے ہیں میری کیا سام تھو جو تمہاری اسنت کر سکوں جس طرح سہری کرشن جی کو پریشور کے برابر جانتا ہوں اسی طرح تم لوگوں کو بھی سمجھ کر اے الگ نہیں سمجھتا جو بدوی برہما دک دیوتا بڑی محنت سے پاتے ہیں وہ تم لوگوں نے سچ میں بانی ہے اس لیے تم کو انھیں کا روپ بنانا چاہیے۔

دو ما	
منا دھن تم کو چکا دھن تمہارا روپیم	ماکن پر بھ گویاں سے باز ہو جن کو نیم

اتنی کتنا شکر نہ کہ یوجی بولے کہ ای را جا پرچھت اس بات میں کہ نہ بہر نہیں ہے کہ جو آدمی سن اپنا پریم پورک پریشور میں لگاتا ہے وہ انھیں کا روپ ہو جاتا ہے دیکھو گویاں براہمن اور چھتری کے گلی میں نہو کر بھی آخون نے بیدار بران نہیں سنا اور کسی تھر کا ہنسان لکھ کے کبھی جب اوتی بھی نہیں کیا کیوں شری کرشن جی کے پر خون میں پریت رکھنے سے اتنی بڑی بدوی کو پہونچیں جس طرح بڑا دھیر آئی اور لکھی کا آگ کی ایک چنگاری سے جل جاتا ہے اسی طرح اودھو جی کا گیان کو یون کے پریم کے آگے سب جاتا رہتا ہے اودھو جی بار بار سراپنا کو یون کے پر خون بڑھ کر کہنے لگے کہ میں تمہارے درشن سے کرتا تھو ہو گیا آدمی ایک ساعت شری کرشن جی کا اسمرن کرنے سے مکت ہو جاتا ہے تم لوگ تو آخون پرانی یاد اور دھیان میں رہتی ہو میں نکو گیان سکھانے آیا تھا سو اب تم سے پریم اور بھکت ایکو چلا جگو اپنا دس سجو کر میری تھر کرتی رہنا۔ ای را جا پرچھت اسوقت اودھو جی پریم میں ڈوب کر برج بھوم پرلوتے لگے اور برندان کے درخون سے گلے بل کر کہنے لگے کہ تم سب دھت اور شری اور چھی آدک کا بڑا بھاگ ہے کہ تم نے یہاں جنم پایا جن پریم پریم کا درشن شری برہما جی اور شری مادیو جی کو ہی جلد ہی دھیان میں بھی نہیں ملتا ان پریشور نے برج بھوم میں آکر تم لوگوں کو بال لیلیا کا سکھ دکھلا کر اپنا درشن دیا اسی طرح اودھو جی کو یون کے ساتھ جہاں جہاں شری کرشن جی نے لیلیا کی تھی دمان دمان پر دودو چار دن ہر چہا میں گن رہے۔

دو ما	
اودھو میں آندات لگو کے پریم بلاس	آیا تھا دن دوسے کو پریت گئے کوٹ ماس
تب پچھو من سوج بجن کرشن کے یادکر	من میں ہو سکو چ شیا م بلا یو بیک مونہ

یہ سکھ کر پڑوں نے کہا کہ ای اودھو جی تم نے ہمارے جلے کے واسطے گیان اپدیش کیا اور ہم لوگوں نے پریم نہیں ہو کر تم کو ڈر بجن کہا

بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ دیا کرتے آئے ہیں اس لیے ہمارا ابراہم چھما کر کے کوئی ایسی تدبیر کرنا کہ جس میں موہن پیار سے ہم کو اپنا دشمن دیکھ لوں
 گا حال تم اپنی آنکھ سے دیکھے جاتے ہو جیسا مناسب جانتا دیکھا کرنا اور یہ بھی موہن پیار سے کہہ دینا کہ ہمارا ابراہم چھما کر گئے ہا نہ گئے
 کی لاج رکھو۔

دو ما | پر بھڑ دین پت دین ہت یہی ہماری آس | کہوں درس دکھا سے کے ہرین بوجن پیاس
 یہ لکھ کر جب شری رادھا آدک گویاں اودھو جی کو ترے پریم سے اپنے گھرے کین تب اودھو جی نے بھی انکا سپا پریم سیکھنا تو میں دیکھ کر اٹکے
 گھر جو جن کیا اس وقت گویاں بولین کہ اودھو جی تم دہان جا کر شیا م سندر سے کہنا کہ آگے تم دیا کی راہ سے ہمارا ماتھ پڑ کر برنڈا بن کی بھون
 میں لیے پھرتے تھے اب راج گدی پا کر گنجا کے گنے سے ہم کو جوگ اور بیراگ لکھو بیجا ہر ہم لوگ آج تک گھر کھو بھی نہیں ہوتی ہیں جوگ
 اور گیان کا حال کیا جانین۔

چوپالی
 اُسے بالا پن کی پرست | جانین کہا جوگ کی ریت | اودھو یوں کیو سمجھاے | پران جات ہن را کھو آسے
 سورٹھ
 ایسے کہہ راج بام بھین برہ سا گر گن | اودھو کر پر نام آسے جسوت مند پے
 پھر اودھو جی نے سندر اور جسود دھاجی سے کہا کہ تم سب بر جاسی دھن ہو کہ تر لو کی ناتھ نے تلو بال لیلکا کا سکھ دکھا با اور میں بھی تم کو لوں کا بڑا
 پریم دیکھ کر اتنے دن یہاں رہا اب مجکو بد اگر تو دہان جا کر تمہارا سندھیا موہن پیار سے کہوں یہ بات سنتے ہی جسود دھاجی نے ماگن اور
 ٹھی اور شٹھائی آدک بہت سا مان شیا م اور لرام کے واسطے دے کر کہا کہ اودھو جی تم دو کی ہن سے کہنا کہ میرے کنبھا اور بل بھیا کو تمہارا
 دہان رکھو نہ چھوڑین جلدی یہاں مسجدین میں اُنکے بنا دیکھے دن رات بیا کل رہتی ہوں اور موہن پیار سے کو بہت بہت آس دے کر یہ
 کہہ دینا کہ تمہارے بنا جسود دھاجی بڑا دکھ پاتی ہے۔

چوپالی
 اتنی دیامات پر کہتے | ایک بار پھر دشمن دتھ | اودھو دیکھو جاے پیاری یہ ات لال کو
 سورٹھ
 ادی جسوت ماسے مرلی لٹت گویاں کی | اودھو دیکھو جاے پیاری یہ ات لال کو
 سنجی نے کہا کہ اودھو جی تم آپ بڑھو ان ہو کر یہاں کا سب حال جانتے ہیں اور بت میں کیا کہوں لیکن میری طرف سے آنا موہن پیار
 انتر جاسی سے کہہ دینا کہ اکیا ر اپنا دشمن دے کر بر جاسیوں کا دکھ ہرین۔

دو ما | مات جسود سندھجی تنک دھرت نہیں دھیر | گت سندھیا شیا م کو بھرت میں میں نیر
 سندھو نہی جبہ دئی کہو نہیں جس نیر | دا اودھو جی کو دودھ ہے جو جھات بل نیر
 جب آنا سندھیا لکھ جسود دا اور سنجی رونے لگے اور اودھو جی اُلو دھیر ج دے کر دہنی جی کو باتھ لے کر وہاں سے چلے تب سب
 گوال بال اور گویوں نے رام اور کرشن کے واسطے بہت طرح کی چیزیں دے کر گیان کی راہ سے کہا کہ اودھو جی ہماری

ہونے سے دونوں بانیوں سے ہاتھ جوڑ کر اتنا سندھیا کہدیا کہ آٹھون پہر پران ہمارا تھا رے چرون میں لگا رہتا ہر دیاں ہو کر ایسا بردان
 اریجے کہ جنم جہا تہرے ہمارے ہر دے سے تمہارا دھیان نہ چھوٹے یہ سنکر اودھو جی بولے کہ یہی برجاسیون تم کو ایسی سچی پریت اور بھکت پڑشور
 کی ہے کہ سنساری لوگ تمہارا نام لینے اور درشن کرنے سے جو ساگر پار اتر جائیگے تمہاری بھکت ہونے میں کچھ سندھیا نہیں ہر دم لوگ جیون
 بھکت ہو جب اسی طرح اودھو جی سب چھوٹے اور برون کو بھجائے بھجائے آسا بھروسہ کر تمہارے میں ہو چکے اور ہونے پیارے کو ذندوت
 کے مرنی وغیرہ سب سامان اُنکے سامنے رکھ دیا تب شام اور پران اُنکو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور بڑے پریم سے گلے مل کر کہا کہ اودھو
 تم نے بزدان میں بہت دن لگائے کہ سب برجاسی خوش ہو کر کبھی تمہاری یاد کرتے ہیں یا نہیں۔

چوپالی

سند بابا اور جنت مائی	کو کون بندھ دیکھو جا کی	بست پران میرے میں جینے	کیسے دن بشتہ میں تینے
کو دشا برج کو پن کیری	جن کو پریت نہ تر میری	اودھو بھکت ہی پریت باتا	بھٹے پریم میں ایکت کاتا

یہ سنتے ہی اودھو جی نے شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اسی کیلئے تمہارا بزدان کی تمہارا اور برجاسیون کا پریم مجھ سے کہا نہیں جانا
 آپ نے بڑی دیا کر کے مجھ کو بزدان میں بھیجا میں اُنکا درشن پا کر کرتا رہتا تھا اور یا سب گوی اور گواں آٹھون پہر پریت ہی تھے چرون کا دھیان اپنے
 ہر دے میں رکھ کر گول اودھو کی آسا پریتے ہیں اسی دنیا تا تم جب میں شام کے وقت بزدان کے پاس پہنچا تب گواں بان دد سے
 میرا ہاتھ دیکھتے ہی آپ کو سمجھ کر یعنی شری کرشن جی کو جان کر میرے پاس دوڑے آئے جب کہ مجھ کو تھوڑے بیٹھے دیکھا تب اُنکو میں آنسو
 بھر کر چپ ہو رہے اور جسودا تمہارے برہمیں آٹھون پہر پریت چھاتی ہے کہ میں نے شام سندھیا کو کی تا تم کو نہیں پہچان کر اُدھل سے بانڈھ
 دیا تھا اب میں ہر دن پیارے بنا سب برج سونا ہو گیا۔

چوپالی

دشتر تہ پران تھے ست لاگی	میں دیکھت ہی رہی ابھائی
--------------------------	-------------------------

دو با

بندپ میں بودھیون بہت تم بن کچھ نہ ٹھہراتے	انکی دنیا بلو کہ مہنہ جگ سم پتی رات
---	-------------------------------------

جب میں پران کان جہنا کمارے اشان کرنے گیا تب رازھا اڈک گو میں نے مجھ کو تمہارا سیوک بھتے ہی بڑے آدرجاؤ سے بھال کر تمہارا
 گنل پوجھی اور میں نے تمہاری چٹھی سنا کر اُنکو گیان اور جوگ جی طرح سمجھایا لیکن اُنھوں نے میرا کنا سچ نہ مان کر گنجا کو سب دوش لگایا
 اور سب برج بالا تمہارے پریم میں ڈوب کر اس طرح بوڑھوں کی طرح ڈرنے لگے کہ سب گیان اور جوگ میرا اُنکے سامنے بھول گیا اور
 میں نے پریم اور بھکت اُنسے پائی۔

دو با

کئی ایک ہی بات اُن سمیت بیدہ نہت	گوپ بھیس مچ سانورے رہیں نشو بھر جیت
نہیں سیکھیں کچھ گیان جو بندھ جانے سکھا ونے	تم ہو بڑے شجان و مان جاؤ تو جان ہو

اس طرح ہر دن اپنے نول سے الگ ہو کر چوکڑی جیوں جاتا ہر اسی طرح اُنکا پریم دیکھ کر میرے گیان کا بھان ٹوٹ گیا میں نے چھوہینے
 رہ کر ومان کا حال دیکھا سب بزدان بانیوں کو تمہارے دھیان اور چچا میں میں پایا و مان جانے سے میں اُنکی طرح ہو کر

ایمان کا اتنا بھول گیا اسی باسدیو ہمارا ج آپ نے سوا سٹے ایسی کھوڑا نانی منسے کی ہر آپ کی مایا کو سوا سے آپ کے دوسرا کوئی نہیں چاہتا

		دو ما		
انلم کت بس بھکت کے پورن سب سکھ سراج			کر سدرشٹ برج دیکھے بانہہ گے کی لاج	
		سورجھ		
بہت دکھت ن چھین بر جیاسی نم برہ بس			تم آن من ہر لین رت چا کلی سم کبے	

اس دھار پر بھو شری را دھاجی کی دشنا آپ سے کیا کمون وہ سب بسکھار چھو کر میلی دھوئی اپنے ہوے دن رات آپ کے برہ میں دیا کرتی ہیں اور ایسی ڈہلی ہو گئی ہیں کہ بیجانی نہیں جاتیں ہیں اور بوجھوں کی طرح کبھی شری کرشن شری کرشن پکار کر زمین ناخن سے کھو اتی ہیں انکے گھروے بہت طرح سے انکو سمجھانے میں لیکن کسی کا کمناسا انکو اثر نہیں کرتا انکے پر ان نکل جانے میں کچھ سندھ نہیں ہر لیکن تم جو کہ آئے ہو کہ ہم پھر آدینگے اسی امید پر اتناک وہ جیتی ہیں۔

		چوپائی		
اچرج ٹونہ بڑویا آوے	پر بھو تم کو یہ کیسے بھاوے		کرنا مے پر بھو اتر جامی	بھگتن بہت دھاریون چوامی
	ایک کر یا کر دشمن دینے		برج جن مت جلا س لیجے	

		دو ما		
ایرلی دے بلکہ کے کیو جو سموت ماسے			دیکھا بہت نند کے درس دکھاؤ آنے	
		سورجھ		
جن گوؤن کو شیا م آپ چراوت پریت کر			بہتر آئین دھام بڑی گنجن میں پھرت	

اس دین دیال میں بہت کمان تک کون آپ اتر جامی ہیں سب کے من کی جاتے ہیں جب یہ بات سنکر شیا م سندر کو بر جیاسیوں کی پریت یاد آئی تب انکھوں سے آنسو بہا کر رونے لگے۔

		دو ما		
بر جیاسن کے پریم میں ما کھن پر بھول سیر			بھرت اُساس اُداس چت موجت نینن نیرا	

میری منور نے مری کو اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور اٹھائیں بند کر کے بر جیاسیوں کے دھیان میں ڈوب گئے پھر برج کا نام لے کر نندھنی سانس لیتے اور پیتا مہر سے آنسو پوچھتے ہوئے کہا اؤ دھو تم جی طرح سب کو گیان سکھا آئے۔

		چوپائی		
من میں پر بھو یون کیو بیجا را	میری مکت بڑی نندھ جوئی		برج بھگتن تم ہر آپ ادھارا	
تا سے جو جا کے من بھاوے	بھکت آدھین سو پلان ہمارے		سوئی ٹونہ کرت بن آوے	سورج جیاسی لیست نہ کوئی
			برج جیاسی موکوات پیارے	

ان اسم اور منہ بہت ناہین	سدا بست یا تے برج ماہین
دو ما	
تن دھ دیون کاج بہت بھلے دوار کا نانا	من کر ہر برج میں رہے مل برجیا سن ساتھ
اسی گتھا سنا کر شکد یوجی بولے کہ اسرار جا پر بھیت اُس وقت برہما جی نے نار دجی سے کہا کہ دیکھو جس پر برہم پریشور کا دشمن شوجی کو بھی دھیان میں ہی جلدی نہیں ملتا وہی ترکی نامہ بر جبار یون کے واسطے روتے ہیں بید کی چاؤن نے آکر گوپیون کا ختم پایا تھا۔	
دو ما	
سو دگت انکی لبین یا میں سنٹے نا نہ	پر سین انکے چرن برج زندا بن کے بانہ
اسرار جاؤن لوگوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے جو لوگ زندا بن کے برج اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں جب برج کا حال سنکر شیام اور بلرام اُداس ہو گئے تب اُدو جوجی شیام سُندر سے بد اہو کر بسد یوجی دیو کی جی کے پاس آئے اور زند اور جسود جی کا سند یسا اُسے لکھا اپنے گھر گئے اور رومی جی شیام اور بلرام جی سے مل کر راج سند میں گئیں اور رام اور کیشن جی نے اُس دودھ اور ماکن دکو چوند اور جسود جی نے بھیجا تھا بڑے پریم سے لکھایا اور اُدو جوجی کو بھی اُس میں سے بھجوا دیا۔	
ادھیاسے اُرتا لیسواں۔ جانا شیام سُندر کا کبجا اور اگر ور کے گھر پر	
شکد یوجی بولے کہ اسرار جا پر بھیت جس دن سے مڑی منوہرنے کبجا کے گھر جانے کا اقرار کیا تھا اُس دن سے وہ ہر روز چوٹوں کی ستمیا بچھا کر موہن پیارنے کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی ایک دن شیام سُندر بھگت تسل اتر جاسی نے اُسکا پریم دیکھ کر پکار کیا کہ ہم نے کبجاسے کہا تھا کہ ہم کنس کو مار کر تیرے گھر آئیگی سو ابھی تک وہ بات پوری نہیں کی اس لیے وہاں جانا ضرور ہے ایسا پجاتے ہی اُدو جوجی کے ساتھ لے کر کبجاسے گھر پر گئے۔	
چوپائی	
جب کبجا جانو ہر آئے	پیتا سہر یا نورے بچھائے
ات آند گئی اُنھ آئے	پورب جنم بن سب جاگے
جب شری کرشن جی سورج سے زیادہ تھوڑا جوان روپ بنا لے ہوئے کبجاسے گھر گئے تب وہ ترن جت مندرا نکلے پرکاش سے جگمگانے لگا اور کبجانے بڑی بھگت اور پریت سے شری کرشن جی کو بڑا چوکی پر بٹھالا اور اُدو جوجی کو بیٹھنے کے واسطے اس دیا اور کبجا کمل روپی چرن موہن پیار سے کا اپنی گود میں لے کر بڑے پریم سے دانے لگی۔	
دو ما	
آس پاس سب ساج کے ہمارا ج کے کاج	آند سے من میں کے دھن بھاگ ہیں آج
پھر کبجانے شری کرشن جی کا چرن اپنے ماتھے سے دھو کر جزاوت لیا اور بہت اچھے گنے اور کپڑے جو نوا کسے تھے وہ اُنکو پینا کر عطر اور چندن اُنکے بدن میں مل دیا اور چٹین پر کار کے بنجن اُنکو کھلا کر آجین کر کے پان اور اپکی سانے رکھا پھر اپنے ترن جت کیش محل میں چوٹوں کی تھی پرتی شری کرشن جی کو لکھا کر بٹھا۔	

دو ما	پھر گججا اسنان کر پھر پوچھیہ سُرناگ	رتن جنت جو کمن سنجے نگو سکھ لوسب انگ
جب وہ سوطون سنگار کر کے بڑے پریم سے شیام سُندر کے پاس آئی تب آنند کنڈ برج چند سب کا منور تر پورا کر پڑوانے نے گججا کا ہاتھ پریت کے ساتھ پکڑ کر اپنی سنجیا پر بیٹھا لا اور اسکی اچھا پوری کر کے لوک اور پر لوک دونوں جگہ کا سُکھ دیا۔		
دو ما	تیرھی سے سیدھی کر ہی دیور وپ ا بھرام	داسی سے رانی بھی پوجے سب من کام
اور اجا دیو جس پر وی کو جوگی اور ریشیور لوگ بڑے تپ اور جپ کرنے سے بھی جلدی نہیں پاسکتے اس پہل کو گججانے ایک دن کے چند ن لگانے سے سچ میں پایا جو لوگ ہمیشہ بد پور بابک نار این جی کا پوجن کرتے ہیں انکو نہ معلوم کیسی پر وی ملے گی اپنا منور تھو پانے کے بعد گججانے شیام سُندر سے ماتھو جوڑ کر کہا کہ اسی تر لوکی ماتھو تمھاری موہنی مورت کے دیکھنیکی آسا مجکو بنی رہتی ہے اسواسطے میں چاہتی ہوں کہ آپ کچھ دن یہاں رہ کر مجھے سُکھ دیکھیے شیام سُندر بولے کہ تو دھیرج دھرج تو ہکھو یاد کرے گی تب ہم تیر سے پاس آیا کرینگے۔		
چوپالی		
پھرتھو اودھو کے ڈھگ آئے	بھیے لاج بس نین نو ائے	
جبکہ موہن پیارے اودھو جی سمیت اپنے گھر پر آئے تب تمھو باسٹون نے یہ حال سُنا گججا کے بھاگ کی بُرائی کی۔		
چوپالی		
دھن دھن گججا ہر کی رانی	دھن دھن کرشن پریت کرمانی	سدا رہے ہر کی یہ رتی
دھن دھن چندن انگ لکھائو	دھن دھن بھون جمان ہر آئو	مانت ایک بھکت سے پرستی
پھر ایک دن شری کرشن جی نے اودھو جی سے کہا کہ تم استری کی بھکت تو دیکھتے اب چلو تمکو ایک پرش کا پریم دکھلا دیں یہ لکھ کر موہن پیارے بلرام جی سے بولے کہ اسی بھائی ہم نے اکر دھجی کے گھر جانے کے واسطے اتھرا کیا تھا سو تج تک نہیں گئے اب وہاں چل کر اکر دھجی کو بتنا پور پھیکارہ جہ شتر آدک اپنے بھائیوں کی خبر منگانا چاہیے یہ کہ کر شری کرشن جی بلد بوجی اور اودھو جی کو ساتھ لے کر اکر دھجی کے گھر گئے انکو دیکھتے ہی اکر دھجی نے آگے سے آکر اپنا ہر شری کرشن جی کے چرنون پر رکھ دیا اور شیام سُندر نے سر نکھا اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگایا پھرا کر دھجی اپنا بھاگ اُد سے بھکڑ بڑی بھکت اور پریم سے شیام اور بلرام اور اودھو کو گھر کے بیترے گئے اور دونوں بھائیوں کو بڑا اوسنگاسن پر بیٹھا کر اُنکے چرن دھوئے اور اپنی استری سمیت اُنکا چنارت لے کر بدھ پور بابک پوجا کی اور گندھ پھیلنے کے واسطے اکر آدک اپنے گھر میں جلایا اور چھتین پر کار کے بنج سونے کی تھائیوں میں لاکر اُنکے سامنے رکھا جب شیام سُندر نے اکر دھجی کی بھکت اور پریت سچی دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آنند پور بابک بھون کیا تب اکر دھجی پان اور ایچی اُنکے سامنے رکھ کر دونوں بھائیوں کے چنور پلانے لگے اُسوقت موہنی مورت کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے سے اکر دھجی کو ایسا پریم پیدا ہوا کہ وہ شری کرشن جی کے چرن پکڑ کر اپنی آنکھوں میں مننے لگے جس طرح مادد ری کو بہت مال مننے سے خوشی ہوتی ہے اسی طرح اکر دھجی کو موہن پیارے کے آنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ پریم کے آنسو بہنے لگے۔		
دو ما	تب اکر دکر جوڑ کے استت کمی سُناے	تم تو پرشس پر دھان ہوا کمن پر بھوجد رے
پھر اکر دھجی نے ماتھو جوڑ کر کہا کہ اسی دینا ماتھو پیدا ہونے اور مرے سے رہت ہو کر تمھارے آد اور انت اور بھی بند اور لیسلا کو		

کوئی نہیں جان سکتا تھو میری ذنوت پہونچے تم رجونگ سے سنسار کی آنت اور تنوگن سے پالن اور تنوگن سے ناش کر کے کچھ اچھا کسی بات کی نہیں رکھتے اور تنوگن کوک کا بیوہ مار اپنی مایا سے پرکٹ کر کے آپ اس سے الگ رہتے ہو اور سنساری مایا تو میں نے مٹنے والا آدمی ہے ہوساگر یا نہیں اتنا اور تمھاری کر پانا ملک ملنا بہت کٹھن ہے نارڈمن اور سنکا دک کھینچو اور دھرو اور پر جلا د اور مہر کیو ادھر جھلت کیوں تمھاری دیا سے اتنی بڑی بدوی کو پہونچے ہیں اور گرجی سب چھیون کے راجا آپ کے باہن میں اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کے ماتھے پر برہتے ہیں اور گنگا جی آپ کے چرون کا دھون ہو کر تنوگن لوک کو تارتی ہیں اور پانچون تو آپ سے پیدا ہو کر چارون پیدا آپ کے سانس میں بغیر آپ کی دیا کے آپ کو کوئی نہیں پہچان سکتا آپ نے کیوں پرشوی کا جاز تارنے کے واسطے اپنی اچھا سے سلگ اوتا لے کر بہت دیت اور پشمون کو مارا اور اب بھی بہت سے دیت اور ادھر می راجون کو فوج سمیت مارو گے میری ذنوت پہونچے ہیں آپ کے پون اور سنت کرنے کی سام تم نہیں رکھتا لیکن اپنے بھاگ پر نچا در ہوتا ہوں کہ آپ نے دیا کی راہ سے اگر محلو درشن دیا اور اس جھوٹری کو اپنے چرون سے پوتر کیا جو کوئی رکت ہو کر آپ کا دھیان اور اسمن پریت کے ساتھ کرنا ہی اسپر آپ دیاں ہو کر آدھو دھرم کام تو کش دیتے ہیں۔

دو

ماگن ریو گو مال سے جو رکھت ہے بہت اپنے چارون ماتر سے چار پیدار تو دیت

میں سے کجا کو روپ دے کر آپ نے اٹھکی اچھا پوری کی ویسے مجھ دیاں ہو کر ایسا گیان تھیے کہ جسم میں آنھون پہر آپ کے چرون کا دھیان کھل کر جنم من سے چھوٹ جاؤں جب یہ سنت کرشن بھگوان نے اکرودی کی سنکر بردان ماننے کے واسطے کہا تب وہ ماتر جوڑ کر بولے کہ اے ہمارا ج میں ہی چاہتا ہوں کہ استری اور پتر کی پریت میرے من سے چھوٹ کر آپ کے چرون میں جھلت پیدا ہو یہ سنکر شری کرشن ہمارا ج نے اکرودی کو اچھا پوریک بردان دے کر کہا کہ سادھ اور جاتا کی سنگت کرنے سے تمھارے سنکر ہو جائے گا پھر کرشن بھگوان اپنی مایا سے اکرودی کا برہم گیان ہر کر بولے کہ اے چاچا تم جہل میں بڑے اور ہمارے باپ کے برابر ہو کر اتنی ہستی ہماری کیوں کرتے ہو تمھاری سیوا اور سنت کرنا جھکو اچھت ہے اور ہم آپ کے درشن کے واسطے آئے ہیں جب یہ مایا روپی کن سنکر اکرودی کا برہم گیان بھول گیا تب آنھون نے شیا م اور بلرام کو بسد بوجی کا بیٹا جان کر برسے پریم سے گو دین اٹھالیا اور بڑی خوشی سے انکو پیار کرنے لگے تب موہنی مورت بولے کہ اے چاچا تمھارے پتن اور تراب سے دیت لوگ مارے گئے لیکن ایک بات کا سوچ بھگورہتا ہے وہ آپ دیا کی راہ سے سنا دیتے ہیں سنتا ہوں کہ جب سے میرے پھوپھا راجا پانڈیکنٹھ کو سدھارے تب سے راجا ڈر جو دھن جدھن شہر آدک میرے بھائیوں اور کنھی میری بوا کو بہت دکھ دیتا ہے اس سے ہمتنا پور جائے اور انکو دھیرج دے کر وہاں کی کشل لے آئے میرا انکے واسطے بہت اُداس رہتا ہے جب اکرودی اٹھی اگیا کے موافق ہمتنا پور کو لگے تب شیا م اور بلرام اُدھیت اپنے گھر آئے۔

ادھیائے اپنا سوان - پہونچنا اکرودی کا ہمتنا پور میں اور خبر لانا پانڈون کی

شکر بوجی نے کہا کہ اے راجا پھر جب شہری کرشن نے بہت سامان تحفہ تحائف کنتی اور جدھ چشم وغیرہ کے واسطے دے کر اکرودی کو بہر کیا تب نہ تو پھر بیٹھ کر کئی دن میں ہمتنا پور پہونچے اور شہر کے باہر تالاب اور باولی اور باغ اور دیو استھان

راجہ پانڈ اور انکے پڑھوں کا بنوایا ہوا دیکھ کر بہت خوش ہوئے جب وہ رات سے اتر کر آجاء درجودھن کی بھانین جہان پر دھر تراشت اور بیستیم تپامہ اور ڈرنا چارج اور خود تھا ما اور بد جی بیٹھے تھے کہ تب سب نے اگر ورجی کو جگہ کل میں بڑا بھکر سنان پور بک بیٹھا لا رشت ڈر جودھن بھانینی نے معنے کی راہ سے اگر ورجی سے پوچھا۔

چوبالی

نیکے سوسین بسدیو	نیکے مین سون بلدیو	اگر سین راجا کے ہیست	اور نہ کا ہو کی سمدھ لیت
بیٹا مار کرت ہی راج	جنھین نہ کا ہو سے ہی لاج		

یہ سنکر اگر ورجی چپ ہو رہے اور اپنے سن میں بجا رکھا کہ ان ادھر میوں کی بھانین مجھ سے ڈر جودھن کا ٹھوڑی کن نہیں سنا جائے گا اس سے یہاں بیٹھنا نہ چاہیے ایسا بجا کر اگر ورجی وہاں سے اٹھ کرے ہوئے اور بد جی کو ساتھ لے کر جہد چشم کے گھر چلے آئے تو کیا دیکھا کہ کنتی راجا پانڈ اپنے پت کے سوچ میں آدا بیٹھی ہے اور ورجی نے کنتی جی کے چرون پر اپنا سر رکھ کر تپام سندر کی بھیجی ہوئی سوغات سانسے رکھ دی اور جہد چشم آدک پانچون بھائیوں کو گود میں اٹھا کر بہت سا پیار کیا اور جب کنتی جی نے آدیور بک اور ورجی کو اپنے پاس بیٹھا لاتب اور ورجی نے کنتی سے کہا کہ اسی کا نام دھاتا سے کسی کا پھر بس نہیں چلتا اور ہمیشہ کوئی جیتا بنا نہیں رہتا سنسا میں جنم لے کر دکھ اور سکھ دونوں اٹھانے پڑتے ہیں اسلئے سوچ کرنے سے بچنا فائدہ نہو کر اور اپنے بدن کو دکھ ہوتا ہی یہ سنکر کنتی جی نے اپنے من کو دھیرج دیا اور بسدیو جی وغیرہ کی کٹل پوچھ کر کہا کہ اسی کو رکھیں تپام اور بارام بھگوا اور جہد چشم آدک اپنے پانچون بھائیوں کو یاد کرتے ہیں یا نہیں میرے بیٹوں کی رچھا جو یہاں دکھ کے سمدھ میں پڑے ہیں کب آکر نیکے۔

دوا

مہ پترن کو تیج کی برت سب سنسا ر	ڈر جودھن سنکے گڑھ ڈرمت او ہم گنوار
---------------------------------	------------------------------------

اسلئے اب مجھ سے اس اندھے دھر تراشت کا دکھ دینا جو کہ ڈر جودھن اپنے بیٹے کی مصلحت سے سب کام کرتا ہے سہا نہیں جاتا اور ڈر جودھن دن رات میرے بیٹوں کے پران لینے کی تدبیر میں رہتا ہے ایک بار اسے عیم سین کو زہر کا نڈہ کھانے کے واسطے بھیجا پورا ٹو لاکھ کے قطعہ میں رکھ کر آگ لگوادی لیکن نارین جی کی کرپا سے دونوں خربہ اٹکا پران بچا جب کہ کورولوگ اس طرح میرے بیٹوں سے دشمنی رکھتے ہیں تب وہ انکے ہاتھ سے کس طرح بچینگے یہی سوچ آٹھون پہر بھگوانا رہتا ہے جس طرح سے بکری بھیریاؤن کے غول میں رہ کر اپنی جان کو ڈرا کرتی ہے اور ہرنی اپنے جھنڈے چھوٹ کر سکھ نہیں پاتی اور ساپ گو میں رہنے سے ڈرنا رہتا ہے وہی دسا میری بیان رہنے سے ہے اور یہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتی شری کرشن جی تری ناتھ نے سب جیوؤن کا دکھ ہرنے کے واسطے سلگن اوتار لیا ہے تو پھر میرے بیٹوں کا دکھ جو بے باپ کے ہیں کیوں نہیں ہرتے آج تک میں اپنے کو بغیر وارث کے سمجھی تھی لیکن اب شپام سندر کے سمدھ لینے سے بھگوان معلوم ہوا کہ میرا بھی کوئی سہا ایک ہے جس طرح شپام سندر نے کنس آدک اور میوں کو مار کر اپنے ماتا اور پتا کو سکھ دیا اسی طرح میری بھی رچھا وہی کرینگے۔ اسی کو دراپنا دکھ کسی سے کنا اچھا نہیں ہوتا لیکن تم کو اپنا جان کر سب حال کنتی ہوں کہ تب طرح گرجن لگتے وقت راہ او کریت سونج اور چندرمان کو گھیر لیتے ہیں اسی طرح میرے بیٹے ڈر جودھن آدک کے گھیر میں پڑے ہیں اسی کو درتم میری طرح سے شری کرشن چندر آندھ کند سے اسیس کے بعد کہہ دینا کہ یہ بڑے سوچ کی

بات ہو کہ تم ایسا جیتجا پا کر پھر میں سنساری دُکھ سے چھٹی نہ پاؤں مجھ کو دکھی اور دین جانکر میرا دُکھ دور کریں۔

دو ما | میری اور مہستن کی آنکھیں کو ہر لاج | اور سرن سونجے نہیں ماکن پر جو بر جراج

اگر راجہ پر کھیت اگر ورجی ہر مہن کے پر تاب سے ہونہار کے جانتے دے یہ بات کہتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر بولے کہ اسی کا نام کسی بات کا سوج مت کرو تمہارے پانچوں بیٹے شری کرشن جی کی دیا سے اپنے دشمنوں کو جیت کر برسے پر تابی راجا ہونگے اور شیام اور پرام نے یہ سنڈیا تم سے کہا ہے کہ پھوٹو کسی بات کی جیتا نہ کوہن میں جلد ہی اُنکے پاس آنا ہوں۔

دو ما | کنتی سے یاد ہو گئیو سوج مت من مانہ | ماکن پر جو جا اور دین تا کو بھو بکھ نا نہ

جب اگر ورجی اس طرح کنتی اور جِد شتر آدک کو دھیرج دے کرو مان سے بد اہوے اور بدرجی کو ساتھ لیے ہوے استنا اور پراپو سے جِد شتر آدک پانچوں بجائیوں کا چلن اور بیو ہا رو پھنے لگے تب سب نے جِد شتر کی تعریف کی اور سب کی یہ صلاح فرمائی کہ راجگدی جِد شتر کو دونا چاہیے پھر اگر ورجی نے بدرجی سمیت دھر ترنت کے پاس جا کر کہا کہ اسی ہمارا ج تم نے کو رُدکل میں برسے ہو کر اپنی بڑائی کیوں ٹھوڈی اور راجا پانڈرا نے بھائی کی گدی لیکر جِد شتر آدک اپنے بھتیجوں کو جو بے باپ ہیں کیوں دُکھ دیتے ہو اور تم گیان دان ہو کر رُد جو دھن آدک اپنے ادھری بیٹوں کی صلاح سے کیوں ایسا پاپ کرتے ہو آدمی اکیلا ہی پیدا ہوتا ہے اور اکیلا ہی جاتا ہے مرنے وقت کوئی اُسکے ساتھ نہیں جاتا جکلے واسطے تم یہ سب پاپ بٹورنے ہو وہ کوئی پر لوگ میں تمہارے کام نہ آویں گے اور میں ادھم کرنے کے بدلے تلو زک بھو گناہ سے گا۔

چو پائی

کوچن گئے نہ سونجے ہے | کل بہ جاے یاب کے کیے

اگر دھر ترنت تم نے نہیں سنا کہ جو راجا اپنی پر جا اور پر دار کو برابر نہ دیکھ کر سب کا پان نہیں کرتا وہ ضرور زک بھو گناہ ہے اور سنساری جو ہا رسنے کی طرح جھوٹے ہوتے ہیں مرنے کے لمحے کیوں بھلائی اور بڑائی رہ جاتی ہے جو لوگ سنساری ہوا جھوٹا بھلا کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتے وہی لوگ سنساری ہیں جس با کر انت سے کلت پاتے ہیں اس لیے تلو اپنے بیٹوں اور بھتیجوں میں کچھ بھید نہ سمجھ کہ جِد شتر آدک کو دُکھ دینا نہ چاہیے نہ تمہارے بیٹے تلو سوگ میں لیجا سینگے اور نہ بھتیجے زک میں ڈالینگے زک اور سوگ اپنی کرنی سے لٹا ہی میں تمہارے بھلے کے واسطے دھم کی بات کہے دیتا ہوں جو اسکے موافق کرو گے تو تمہارا نام ہوگا اور جو ایسا نہ کرو گے تو تلو جیسے سے ضرور پھٹانا پڑے گا۔

دو ما | پاتے تجو ادھم سب چلو دھم کی ریت | جکل نیت نیت ہر انکی ہو سے نہ جیت

یہ سنتے ہی دھر ترنت اگر ورجی کا ہاتھ پکڑ کر ٹوٹے کہ اسی بھائی تم یہ ادھت رُوپی اور نکل گاری بات میرے بھلے کے واسطے بہت اچھی کہتے ہو اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ شری کرشن جی نے پر صوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے جنم لے کر سب بھلا اور بڑا کرنے کی سادھن اپنے اختیار میں رکھی ہے جو وہ چاہینگے وہی ہوگا انکی اچھا ہوا ہوں ہے لیکن میں کیا کروں تمہارا اپدیش میرے ہر دے میں نہیں ٹھہرتا بجلی کی طرح چپک کر نکل جاتا ہے اور رُد جو دھن آدک میرے بیٹے میرا کسانہ مان کر اپنی مرضی کے موافق کام کرتے ہیں اس لیے میں انکی باتوں میں کچھ نہیں بولتا اکیلا بیٹھا ہوا پریشور کا بھن کرتا ہوں تم میری ڈڈت شری کرشن جی سے

کہ دنیا پسند کر دہی نے کہا کہ اسی دھرتی پر مشور کی ماہی بڑی بلوان ہے کہ میرا پیش تمہارے دل میں اتر نہیں کر تا نہیں علوم کلینیکس کا علم
کی کیا چھا ہے یہ لکھ کر دہی دھرتی کو زندہ کر کے اٹھ کھڑے ہوے اور گنتی جی کے گھر پر چلے آئے اور گنتی جی کو بہت
دھیرج دے کر آب رتھو پر سوار ہوے۔

دو ماہ بد بھگت سے بد ہا ہوئے گنتی سے کرجور | یا نڈستن کو دیکھ کر چلے مدھڑی اور |

اگر دہی نے متھرا میں پونچتے ہی راجا اگر سین اور سید بوجی کے سامنے شیاہ اور بلرام سے ماتھو جوڑ کر کہا کہ اچھو یا ماتھو میں نے
ہستنا پور میں جا کر دیکھا تو تمہاری پھوپھو اور جد ہشتھو آدگی پانچون بھائیوں کو دھرتی کے ماتھو سے بہت دُکھی پایا زیادہ میں کہاں تک
کہوں آپ اتر جا میں سب حال جانتے ہیں گورون کا ادھرم کچھ آپ سے چھپا نہیں ہے جب یہ لکھ کر دہی اپنے گھر چلے گئے تب شری کرشن
یکھتھو ماتھو سنساری لوگوں کی طرح پہلے بہت اُداس ہو گئے پھر بلرام جی سے صلح کر کے یہ پرن کیا کہ ہم بھارت کر کے پرتھوی کا بھارا تار دنگا
اتنی کھٹا سنا کر شکہ بوجی ہوئے کہ اسی راجا جو میں نے زندان اور متھرا کی لیلیا تھو سنائی۔ پور بار دھ کھٹا (یعنی پہلا نصف حصہ) کھی
اب دو اور کا ماتھو کی کرپا سے اتر ادر دھ کھٹا (دوسرے نصف) کھونگا۔

ادھیائے پچاسواں۔ جدھ شیاہ سندرا اور جراسندھ سے

شکھ بوجی ہوئے کہ اسی راجا پرتھوی سے صلح کرشن جی نے جراسندھ کی فوج کو مار کر کال جن کا ناش کیا اور راجا چکھند کو بھوسا گوارا مار کر
دو رکا میں جا بیے وہ حال کہتا ہوں سنو کہ راجا اگر سین دھرم کے ساتھ متھرا کا راج کرنے لگے اور شیاہ اور بلرام بھگت بھکاری اُنکا علم
مانتے تھے اور اُس راج میں کوئی دُکھی نہیں تھا لیکن بہت اور پراپت نام دونوں ستھریاں راجا کنس کی اپنے بت کے سوج میں بہت اُداس
رہا کرتی تھیں ایک دن وہ دونوں بہن رُو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اب یہاں ماتھو ہو کر رہنے سے اپنے باب کے گھر مل کر رہنا چھا ہے یہ
بچار کر دونوں بہن رتھو پر چل کر اپنے باب جراسندھ کے گھر چل گئیں اور سطح شیاہ اور بلرام نے راجا کنس کو دیون سمیت مار کر اگر سین
کو دلج دیا تھا وہ سب حال رُو رو کر اپنے باب سے کہا یہ حال سنئے ہی جراسندھ اہمائی بڑا کر دھ کر کے اپنی بسھا اولوں سے بولا
کہ ایسا کون شوہر چھو کل میں پیدا ہوا ہے کہ جسے کنس ایسے زبردست کو دیون سمیت مار ڈالا اب میں یہ پرن کرتا ہوں کہ جو کنس
کے بدلے متھرا بڑی اوجھ بھیسوں سمیت جلا کر اہم اور کرشن کو جلیا باندھ نہ لاؤں تو اپنا نام جراسندھ نہ رکھوں یہ لکھ کر جراسندھ
اہمائی جو شیاہ اور بلرام کی مہمانیہ جانتا تھا بولا کہ جدھ بھیس لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ میں فوج ساتھ لے کر اُسے لڑنے جاؤں
اسی جگہ سے ایک گدا بھینک لڑن سب کو مار ڈالو نگا۔

دو ماہ اہم کرشن کو مار کر کیرس کا لیون | کو رجا دونس کے کل میں رہن نہ دیون |

جراسندھ بردان پانے کے پرتاب سے بدتی بارگہ اس کے پیاروں طرف کھما کر جہاں پھینکتا تھا وہاں آئے جو جن پر لگا جا کر دشمنوں
کو مارتی تھی جب جراسندھ نے اسی گھنڈے سے ہراڑن کی گدا سٹھو بارگھا کر متھرا بڑی پر جو لگدھ دیش سے چار کوس پر تھی پھینکی تب شری
کرشن اتر جا میں نے اپنی گدا بھلا کر اسکی گدا متھرا بڑی کے باہر اڑی جب کہ وہ گدا اپنا کام کیے ہوئے گدھ دیش میں پھرتی تب
جراسندھ نے تعجب مان کر من میں کہا کہ جسے میری گدا کو روک دیا وہ بنا جدھ کیے نہیں جائے گا ایسا بچار کر اُسے سب راجون کو

جو اسکے حکم میں رہتے تھے بلا عیب اور بیکسلی چھوٹی فوج ساتھ لے کر شہر پر ہی پرچہ آیا جبکہ ذل ہزار آٹھ سو ماٹھی اور اسی ہزار ٹھوسو
 شہر تہرا اور چھپا شہر ہزار سوار اور ایک لاکھ نو ہزار ساڑھے تین سو پیدل سپاہی اس طرح سب دو لاکھ آٹھ ہزار تیل آدیوں کی فوج
 اکٹھی ہو تب ایک چھوٹی دلی کھانا ہجر ہند نے اس حساب سے تیس چھوٹی دلی اور بڑے بڑے شہر میں دن کو ساتویں بڑے
 کسی دن میں وہاں ہو چکر شہر پر ہی کو گھیر لیا تب دسوں دیگیاں اور سب دیونا مارے ڈر کے کانپ اٹھے اور یہ تو ہی کا پٹنے لگی اتنی جھانکا
 فوج دیکھتے ہی سب شہر باسی اپنے پران کے ڈر سے گھبرا گئے اور شہری کرشن جی سے کیا کہ ای دنیا تا تو ہر ہند نے اگر چاروں طرف
 سے شہر کو گھیر لیا اب ہم لوگ بھاگ کر کہاں جاویں جس میں جان بچے جب یہ سنکر شہری کرشن جی اپنے من میں کچھ بچارنے لگے تب بلدیو جی
 بولے کہ ای ہمارا ج آپ نے یہ تو ہی کا تو جو اتارنے اور ہر جگہوں کو سکھ دینے کے واسطے اتار لیا ہوا اگن روپ دھڑ سب دیون کو
 جلا دیجئے یہ بات سنکر بگینہر ماتر کو بے لگا کر بھاگی ان لوگوں کا مارنا کچھ مشکل نہیں ہے لیکن حکومت کام زمین کرنے میں اسلئے
 ہر ہند کے مار ڈلنے کا ڈانپے چھپے سے کیا جائے گا یہ کھڑی کرشن بلرام جی سمیت راجا اگر سین کے پاس چلے گئے اور بولے
 کہ ای ہمارا ج جگہ حکم دیجئے تو ہر ہند سے جا کر ڈون اور آپ جہنسیوں کو ساتھ لے کر شہر کی چھپا کیجئے اگر سین نے کہا کہ بہت اچھا
 شام اور بلرام انکی اگیا پاتے ہی شہر کے باہر تھے اسوقت شہری کرشن جی کی اچھا سے دور نگر اور سب اچھے سورج اور چندر ما
 کے برابر چمکنے والے آکاش سے اتر کر شام اور بلرام کے سامنے کھڑے ہو گئے شہری کرشن جی کے یہ تو یہ ہند میں چکر اور سارنگ دھنکھ
 اور کرشن بانوں سے بھر ہوا اور زندک لوار اور گوٹو کی گد رکھا ہوا جھنڈے پر گزرجی کی تصویر بنی تھی اور شیب اور سکر اور میلو شیب
 اور بلاک نام جاگھوڑے بہت چھے اس رتھ میں تھے اور درک نام ساتھ اسی سپر بنجا تھا اور بلدیو جی کے یہ تو یہ ہل اور موٹل رکھا ہوا کہ
 جھنڈے میں ماز کے رخت کا چھوٹا تھا اسکو دیکھتے ہی دونوں بھائی اپنے اپنے رتھ پر چڑھ گئے اور توڑی فوج ساتھ لے کر ہجوم
 میں تھے جیسے شہری کرشن جی نے ہر ہند کی فوج میں مازو باجا بگئے سنکر اپنا پنج جہتیہ نام سنکر بجا یا ویسے یہ تو ہی اور آکاش مارے
 ڈر کے کانپنے لگا اور ہر ہند کے شہریوں کا کلیجہ دھرنے لگا تب ہر ہند رتھ اپناڑھا شہری کرشن جی کے سامنے لے آیا تب
 شام اور بلرام جی اپنا توڑی طہی سے اس کے سامنے لے گئے تب ہر ہند نے اچھا کی راہ سے شہری کرشن جی سے کہا کہ ای مالک
 تو اپنے ماما کو مار کر میرے سامنے لڑنے آیا ہوا اسلئے میں تیرے اوپر تہما نہیں چلاؤنگا تو بیان سے بھاگ جا اسی میں تیرا بھلا ہے۔

جگہوں کی بھلائی کے لئے اور ایک لاکھ نو ہزار ساڑھے تین سو پیدل سپاہی اس طرح سب دو لاکھ آٹھ ہزار تیل آدیوں کی فوج اکٹھی ہو تب ایک چھوٹی دلی کھانا ہجر ہند نے اس حساب سے تیس چھوٹی دلی اور بڑے بڑے شہر میں دن کو ساتویں بڑے کسی دن میں وہاں ہو چکر شہر پر ہی کو گھیر لیا تب دسوں دیگیاں اور سب دیونا مارے ڈر کے کانپ اٹھے اور یہ تو ہی کا پٹنے لگی اتنی جھانکا فوج دیکھتے ہی سب شہر باسی اپنے پران کے ڈر سے گھبرا گئے اور شہری کرشن جی سے کیا کہ ای دنیا تا تو ہر ہند نے اگر چاروں طرف سے شہر کو گھیر لیا اب ہم لوگ بھاگ کر کہاں جاویں جس میں جان بچے جب یہ سنکر شہری کرشن جی اپنے من میں کچھ بچارنے لگے تب بلدیو جی بولے کہ ای ہمارا ج آپ نے یہ تو ہی کا تو جو اتارنے اور ہر جگہوں کو سکھ دینے کے واسطے اتار لیا ہوا اگن روپ دھڑ سب دیون کو جلا دیجئے یہ بات سنکر بگینہر ماتر کو بے لگا کر بھاگی ان لوگوں کا مارنا کچھ مشکل نہیں ہے لیکن حکومت کام زمین کرنے میں اسلئے ہر ہند کے مار ڈلنے کا ڈانپے چھپے سے کیا جائے گا یہ کھڑی کرشن بلرام جی سمیت راجا اگر سین کے پاس چلے گئے اور بولے کہ ای ہمارا ج جگہ حکم دیجئے تو ہر ہند سے جا کر ڈون اور آپ جہنسیوں کو ساتھ لے کر شہر کی چھپا کیجئے اگر سین نے کہا کہ بہت اچھا شام اور بلرام انکی اگیا پاتے ہی شہر کے باہر تھے اسوقت شہری کرشن جی کی اچھا سے دور نگر اور سب اچھے سورج اور چندر ما کے برابر چمکنے والے آکاش سے اتر کر شام اور بلرام کے سامنے کھڑے ہو گئے شہری کرشن جی کے یہ تو یہ ہند میں چکر اور سارنگ دھنکھ اور کرشن بانوں سے بھر ہوا اور زندک لوار اور گوٹو کی گد رکھا ہوا جھنڈے پر گزرجی کی تصویر بنی تھی اور شیب اور سکر اور میلو شیب اور بلاک نام جاگھوڑے بہت چھے اس رتھ میں تھے اور درک نام ساتھ اسی سپر بنجا تھا اور بلدیو جی کے یہ تو یہ ہل اور موٹل رکھا ہوا کہ جھنڈے میں ماز کے رخت کا چھوٹا تھا اسکو دیکھتے ہی دونوں بھائی اپنے اپنے رتھ پر چڑھ گئے اور توڑی فوج ساتھ لے کر ہجوم میں تھے جیسے شہری کرشن جی نے ہر ہند کی فوج میں مازو باجا بگئے سنکر اپنا پنج جہتیہ نام سنکر بجا یا ویسے یہ تو ہی اور آکاش مارے ڈر کے کانپنے لگا اور ہر ہند کے شہریوں کا کلیجہ دھرنے لگا تب ہر ہند رتھ اپناڑھا شہری کرشن جی کے سامنے لے آیا تب شام اور بلرام جی اپنا توڑی طہی سے اس کے سامنے لے گئے تب ہر ہند نے اچھا کی راہ سے شہری کرشن جی سے کہا کہ ای مالک تو اپنے ماما کو مار کر میرے سامنے لڑنے آیا ہوا اسلئے میں تیرے اوپر تہما نہیں چلاؤنگا تو بیان سے بھاگ جا اسی میں تیرا بھلا ہے۔

چوپالی

مادھم پانی جگ ماہین	تیرا منہ دیکھت ہم ناہین	جن اپنے ماما کا مار یو	پاپ پن کچھ نہیں بچا رو
دونا	تاسوں جڈھ کون بدھ کیجے	یا نے ہم بلجھد سون جڈھ کرینگے آج	جاسون نیم دھرم سب تھجے
<p>ہر ہند یہ بات شہری کرشن جی سے کہہ کر بولا کہ ای بلجھد جو جھکو اپنا پران پیارا نہ تو میرے ساتھ زمین ابھی جھکو مارونگا تیرا مارنا میرے آگے کیا بڑی بات ہے تو نہیں جانتا کہ میں ہر ہند ہوں یہ بات سنکر شام ہند بولے کہ ای ہر ہند اگیاں ابھی بڑائی آپ کرنا اچھا نہیں ہوتا شہر لوگ اپنی تعریف آپ نہیں کرتے سب سے جھکے رہ کر وقت پر اپنا زور دکھاتے ہیں جو اپنی بڑائی آپ کرنا ہر ہند کو دنیا میں کوئی اچھا نہیں کتا اس لیے تیری بھائی میں جو کچھ ہل ہو دکھاتا تو نے ابھی تک بلجھد جی کا بل</p>			

نہیں دیکھا جسکی موت نزدیک آتی ہر اسکو پہلی اور بری بات کہنے کا پھر ساری نہیں رہتا اور تو مجھکو جو ما کا مارنے والا کتا ہے سو طرح وہ اپنے ادھم کرنے کے پہل کو پہنچا اسی طرح تیری ہی دسا ہوگی یہ بات کہتے ہی جڑ سندھ ڈرے غصہ سے اپنی فوج چھپت شیام اور بلرام پر دوڑا اور انکو مان مارتا ہوا پکار کر لولا کہ بت دن تک تمہارا پران چار ما اب میرے آگے سے جیتے پھر نہ جانے پاؤ گے جہاں راہ کنس اور سب ریت لوگ گئے ہیں وہاں تمکو بھی بھجنگا یہ بات کہ کر جڑ سندھ اور اسکی فوج دالون نے ایسے بان اور بہت طرح کے تھیما شیام اور بلرام پر چلائے جیسے سادہن جھا ددن کی بونیدیں بستی ہیں اسوقت شری کرشن جی اور شری بلدیو جی کے رنوران تھما د میں اس طرح چھپ گئے جس طرح سورج بدلی میں چھپ جاتا ہے جب تمہانکر کی استریوں نے جو اپنی اپنی اما دیوں پر چڑھکر

لڑائی ہونا جڑ سندھ کی شیام سندھ اور بلرام جی سے



اس لڑائی کا تا نشا دہیتی تعین شیام اور بلرام کا تو نہیں دیکھا تب وہ سوچ کر کے مرنے لگیں۔

دو ما	ماکھن ریو پتر باب نے جیتت ب سنار
نار پور سے جیتو پتے سور کو ادھم گنوار	
<p>جب جڑ سندھ آدک نے مہن پیار سے کی فوج کو مارنا چا تا تب شیام اور بلرام اپنا اپنا تودر اسکی فوج پر ایسے ٹوٹ پڑے جیسے سنگر کا ٹیوں کے غول پر چھپتا ہے جبکہ شیام اور بلرام چاک کی طرح اپنا تودر اسکی لڑنے لگے تب شور بہ لوگ مارا کر پران دینے لگے اور کا دی لوگ مارے ڈر کے پیچھے بھاگ کر گر پڑنے لگے اسوقت چاروں طرف سے فوج کا گیس رہنا لگا اسکی طرح معلوم ہو کر دونوں</p>	

بھائیوں کے کاٹوں کے کٹڈل علی کی طرح چلتے تھے اور دیوتا لوگ یہ ماننا آکاش سے دیکھ کر شری کرشن کی حبت مناتے تھے اتنی کتھا سننا کہ شکر یوچی ہوئے کہ اسی راجا پر چیت جب شری کرشن انترجامی نے متھرا کے لوگوں کو اپنے واسطے پٹنا کرتے دیکھا تب دھنکڑ چھا کر ایک بان ایسا چھوڑا کہ وہ شری کرشن کی مایا سے چھوڑتے وقت لاکھوں بان ہو کر جہندہ کی فوج میں جا کر شوربیرن اور دیوتوں کے لگا اور بلرام جی بڑے کرودھ سے بل اور موسل اپنا اٹھا کر مارنے لگے جبکہ دونوں بھائیوں نے جو اپنی جھونڈ پھرنے سے ایک دم میں یون لوک کا ناش کر دینے میں رتن دھرنے کے کارن اڑھائی گھڑی میں سب فوج جہندہ کی باہنوں سمیت اڑھائی اور سو اے جہندہ کے اور کوئی جیتا نہیں پاتا تب اس رن بھوم میں لہو کی ندی بہ کر تھیموں کے خون بہتا ہوا کیسا معلوم ہوتا تھا جیسے کالے پارے سے جھرنے چھڑنے میں اور رواروں کے مارے جانے سے رتہ اڑے ہوئے گھر معلوم ہو کر ناو کی طرح اس ندی میں بہتے تھے اور کٹے ہوئے سر شوربیرن کے کچھوے کی طرح جیسے تھے اور کٹے ہوئے مائوساں کی طرح دیکھ پڑتے تھے اور تھیموں کا بدن بل کی طرح معلوم ہوتا تھا اور کسے ہوئے دھنکڑ لہر کی طرح دکھائی دے کر توڑے ہوئے جیسے جھونڑ کی طرح معلوم ہوتے تھے اور سینا یون کا رن جنت ایسا چکاتا تھا جیسے ندی کے کنارے باؤ چلتی ہے۔

دو طا | اس یون کی ملل بہنوٹ بڑی تہہ کمیست | وہ سب باہر دیکھے جیوں جل پھیر ریت |

اسوقت شیا م سندر کو اس رن بھوم میں شری شوجی بھوت برت کی سینا اپنے ساتھ لے اور منڈون کی مالا اپنے نوے دیکھ کر پڑے اور کیا دیکھا کہ بھوتیان اور جو گنیاں کھیر بھر کر لٹوئی رہی ہیں اور گدھ اور کدوے اور گنڈ لاشوں پڑھے ہوئے اس کھا کر ایک دوسرے سے جوڑتے ہیں اسوقت کرشن بھوان کی مہا سے ساعت بھر میں ہوانے ان سب کو تھون کو بھور کر ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور آگ نے سب کو جلا کر محسم کڑالا اور سگرنے پانی برسا کر سب را کھا اور پھڑی آدک کو بہا دیا جن پانچ تون سے بدن تیار ہوتا ہے وہ پانچون اپنے اپنے روب میں لگے اس فوج کو آتے سب نے دیکھا پھر کسی نے بنانا کہ کیا ہو گئی جب رن بھوم میں جہندہ کیلارہ کر بلدیوچی سے گدھ بھر کر نے لگاتر بلدیوچی نے اسکے گلے میں ٹھل ڈال کر پکڑ لیا اور اسکو مار ڈالنا بجا کر شری کرشن جی سے پوچھا کہ کیا دیجئے تو اس اور جی کو مار ڈالوں شری کرشن جی نے کہا کہ بھی اسکے مار ڈالنے کا وقت نہیں ہے اسی جھائی میں نے پر تھوی کا بوجھ اتارنے اور دیت اور دھری را جون کے مارنے کے واسطے اتار لیا بہتم جہندہ کو جیتنا چھوڑ دو یہ کسی مرتبہ دیت اور دھری را جون کو بھور کر مہا لڑنے آوے گا تب میں ان سب کو مار کر پھوئی کا بوجھ اتار دوں گا جب کہ یہ بات سنکر بلرام جی نے جہندہ کو جیتنا چھوڑ دیا تب بہت مسخ اور شرح کے مارے اپنے دیس کو چلا گیا اور اسے چانا کہ جگدی چھوڑ کر جنگل میں چلا جاؤں اتنے نشت اور متروں کے مارے جانے کا سوچ کیسے چھوڑے گا تب دوسرے راجا لوگ جو اسکے منہ سے جہندہ کا حال سنکر دمان آئے اور اسکو دھیرج دے کر سمجھایا کہ لٹوئی میں جیت مارا ہنہ سے ہونی چلی آئی ہے اسواسطے شوربیر اور گیا یون کو دونوں باتوں میں خوشی اور رنج کرنا چیت نہو کر دھیرج رکھنا چاہیے اسواسطے کہ پھر فوج اٹھا کر کے دشمن سے دانا پھرنے نہیں ہے پر شور کی دیا سے تسلیم اور بلرام کو جہندہ یون سے مار کر گنس کے پاس مجید نیلے یہ بات سنکر جہندہ دھیرج دھر کر فوج مع کرنے لگا اور شیا م اور بلرام اپنی فوج سمیت کہہ لیں گے لگاؤ یو نہیں لگا تا اتند سے راج مند پر آئے اسوقت دیوتوں نے دونوں بھائیوں پر یوں برسائے۔

دو طا | ماکن پر بھو یا بھانت سون جہندہ کو حبت | آئے متھرا مگر میں سب سنن کے میرت |

جس وقت دیوکی نندن دُکھ بخین شہر میں پہنچے اُس وقت سب شہر بایسوں نے بڑی خوشی سے اپنے اپنے گھر منگلا چار منسایا اور برہمن لوگ بید پڑھنے لگے اور استریان کو رے بزخون میں دہی شکن کے واسطے لیکر اپنے اپنے دروازوں پر تھری ہو گئیں اور بہت استریان اپنی اپنی اناڑیوں پر سے شام اور بلرام پر چول برسائے لگین سطرچ دونوں بھائی سب کو آندتے ہوئے راجا اگر سین کے پاس پہنچے اور ان کے چزنوں پر جاگے اور سب مال لوٹ کا اٹکوٹ کر بھی کیا کہ اسی پر دعویٰ ناتو ہم نے آپ کے پُرن اور تاج کے دشمنوں کو مار کر بھگھا دیا اب آندے راج کر کے پر جا کو سکر دیجیے یہ بات سنکر راجا اگر سین نے سب مال لوٹ کا اپنے خزانہ میں بھجوا دیا اور بڑی خوشی سے راج کرنے لگے دوسرا جب اسی طرح شترہ مرتبہ جو سندھ جو تھی دل ساتھ سے کہ متو این لڑنے کے واسطے آیا اور شام اور بلرام نے اٹھکی دہی گت کی تب جو سندھ نے بہت فکر مند اور شرمندہ ہو کر نین کما کہ اب میں اپنے دیش میں جا کر کیا سمجھ دکھاؤں اتم ہی تذکرہ بن میں جا کر تب کر کے کسی دیو سے ردا ان سے کہ شام اور بلرام سے پھر لڑوں اگر پشپوری کر یا سے ایک مرتبہ بھی کر شش چند مرتبہ سے لڑائی کرتے وقت بھاگ جاؤں تو میں سکو بڑی حیت سمجھوں جبکہ ایسا بجا کر جو سندھ بن کی طرف چلا گیا تب پشپوری اچھا سے نار دمن سے اٹھو راہ میں لکڑی چھانک اسی راجا تم سو اسطے اُداس ہو جو سندھ نے ذنوت کر کے کہا کہ اسی مہاراج میں منرو با شام اور بلرام سے لڑتے وقت بھاگ گیا اسی سے اسے شرم کے جھم سے کسی کو اپنا سمجھ دکھلا یا نہیں جاتا جو ایک مرتبہ بھی وہ میرے سامنے بھاگ جاؤں تو میری بچا پوری ہو جائے یہ بات سنکر نار دجی بولے کہ اسی جو سندھ کا بل بن کال جن نام ملچیرا جا بڑا بلوان رد کر گیا لڑائی کرنے کا خواہم کہ تمہاری تم لڑائی کا کام نہ بند کرو اٹھو اپنی مدد کے واسطے بلاؤ اور اٹھو سا تو لیکر دونوں آدمی ل کر شام اور بلرام سے لڑو تب تمہارا کام نکلے گا یہ بات سنکر جو سندھ نے کہا کہ اسی مہاراج کا بل بھان بڑی ڈور ہو اس سب سے سندھیا بھانے والا آدمی بہت دنوں میں وہاں پہنچے گا اور آپ ایک ساعت میں پہنچ سکتے ہیں اس سے آپ بڑی مہربانی کو کہ اٹھو میری مدد کے واسطے بھان بلائیے میں آپ کا بڑا ادا سان مانو گا یہ دیکھ کر سنکر نار دمن کال جن کے وہاں گئے اور جو سندھ اپنی راجدہی پر فخر کیا کہ اٹھو اٹھو ایک ساعت میں ہاں کینا کی سبھیا میں پہنچے تب اسے ذنوت کر کے نار دمن کو تب آدے اپنے سنگھاسن پر بٹھالا اور مہاراج کو کہہ دیا کہ اسی مہاراج سے آپ نے دیاں ہو کر دشمن دیا اسی طرح کر یا کر کے اپنے نے کا کارن کیسے نار دمن بولے کہ بھگور اچھا سندھ نے تمہارے پاس بیچ کر یہ سندھیا کہا ہے کہ متو این شہری کر شش اور بلرام دونوں بھائی بڑے بڑاں پیدا ہوئے ہیں اور بڑے پڑپائی ہیں میں شترہ بار اٹے جدم کرتے وقت ہاں گیا اب اٹھا ہو میں بار اٹے لڑائی کرنے کے واسطے تمہاری مدد چاہتا ہوں اس بات کا جیسا جواب تم کو دیا میں جا کر اُس سے کہہ دوں اور جگانام شہری کر شش چند ہر وہ میکر بن چند کو کل میں بت سندھ پیتا ہے اور پڑپائی شہری اور ہے ہیں تم بنا مارے اچھا چھا مت چھوڑنا یہ بات سننے ہی کال جن جو جو سندھ کا نام اور بڑا بھیلے جاتا تھا بہت خوش ہو کر نین کما کہ دیکھو اٹے بڑے پڑپائی راجا ہم سے مدد مانگی ہو اسیے اٹھکی مدد کرنا چاہیے ایسا بجا کر کال جن بولا کہ اسی مہاراجی آپ شہری مرن سے جا کر جو سندھ سے کہیں کہ میں بہت جلد ہی اپنی فوج سمیت ادھر سے تمہارا کو پہنچتا ہوں اور ادھر سے وہ اپنی فوج لے کر جلد متو این آدے یہ کہہ کر کال جن اپنی فوج آدے کرنے لگا اور نار دجی وہاں سے چل کر جو سندھ کے پاس آئے اور یہ حال لیکر ہم لوگ کو چلے گئے اور کال جن میں کروور فوج چھوڑ کر جہت موٹے تازے بڑے بڑے دانت اور لال لان اٹھو اٹے ڈر ڈرانی صورت سے لے کر تے پتے ہوئے تھے اپنے سامنے لے کر شہر کو چلا اور تھوڑے دنوں میں وہاں پہنچ کر اپنی فوج سے گھیر لیا اور راجا جو سندھ بھی نہیں آجوا تھی فوج لے کر

تمہارے کو جلا جاتا ہے تمہارا ہی کال جن کی فوج دیکھو مارے ڈر کے کانپنے لگے تب شہری کرشن جی نے دور کا پڑی بسا ابا چار بارہم جی سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے کال جن نے اپنی فوج سے شہر کو گھیر لیا اور چراند جی اپنی فوج سمیت آج کل میں آیا جاتا ہے ایک سے لائی کرتا ہوں تو دوسرا جاتا ہے پڑی کو ٹوٹ کر جا کو بہت دکھ دے گا۔

دو ماہ یا تے ایک ایسے پہ آؤ ہر من مانہ
 انھیں اور کون راکھ کے جتھہ حکرن ہم جانہ

بلرام جی نے کہا کہ جیسا اچھا ہو ویسا کیجیے یہ بات لکھنے سے شہری کرشن جی نے تمہارے کو یاد کیا وہ اگلے باس جلا آیا تب شہری کرشن جی نے تمہارے کو کہہ دیا کہ تم باہر جوں زمین ہی پانی سے خالی کر دو وہاں ہم ایک پڑی بسا دیکھنے اسی وقت کرشن جی کو ان کی اگلیے سو فوجی بارہ جو جن زمین پانی سے خالی کر دی تب لکھنے تمہارے بشو کرنا کو اسی ساعت بلا کر کہہ تمہارے کو باہر پڑی اسی وقت ایک لگا لگا بناؤ کہ جس میں چند بیسی لوگ سب تمہارا ہی کھر سے رہیں یہ اگیا ہے یہی بشو کرنا ہے اسی وقت تمہارے کو باہر میں جا کر ایک قلعہ سونے کا بارہ جو جن کے کھر میں بنایا اور اسکے محیرت سے مکان سونے کے بڑے اتم اتم بنا کر زمین اور جزاؤ کوڑے لگا کر سب دروزوں پر ورتوں کی جھار لگا دی اور قلعہ کے کنگرے بھی جزاؤ بنا دیے اور بازار بہت اچھی لگا دی اور سونہ ہر ایک سو اتم محل بہت عمدہ شہری کرشن جی کی پت رازوں کے واسطے بنا کر زمین ایسے اندوں تن جڑیے کہ جنگی چکر ہر روبرو سے زیادہ دکھلائی جاتی تھی اور سب مکانوں میں باغ بہت طرح کے پھل اور پھول لگے ہوئے بنا کر تالاب اور باولی کو گلاب سے بھر دیا اور سب محلوں میں بڑے بڑے آئین طیار کر کے ہاتھی اور گھوڑے اور گنواں باندھنے اور ترخا اور گاڑی وغیرہ رکھنے کے مکان الگ الگ بنا دیے اور سب مندروں کے دروزوں پر نوبت خانے اور دربانوں کے رہنے کے واسطے الگ مکان بنا کر قلعہ کے چاروں طرف اچھی اچھی چلواری لگا دی اور جتا سا مان گڑھستی میں ہر ماہی وہ سب مکانوں میں رکھ کر چاروں برن کے رہنے کے واسطے الگ الگ محلے بنا دیے اور جا پر کھیت بہت بشو کرنا لکھنے تمہارے کی کپاسے یہ سب ایک ساعت میں تیار کر کے دوڑا پڑی اگیا نام رکھا تب برن دیوانے آکر شام کرن گھوڑا اور پڑیوں نے اچھے اچھے ترخا اور ترخا دل اور اندر نے سدا سدا جھاڈا اور کا پڑی میں پونچا دی اسی طرح بہت سے دیوانوں نے بہت اچھی اچھی چیزیں جنکا نام کہاں تک کہا جاے وہاں لاکر رکھ دیں جب بشو کرنا نے دور کا پڑی جہاں جانے سے کہا کہ وہ کوہ کوہ موہ اثر نہیں کرتا تیار کر کے شہری کرشن جی سے خبر کی تب کرشن جی کو ان نے جوگ مایا کو اسی ساعت بلا کر کہا کہ تو ہی سب بندہ باسیوں کو لگیا اور گھوڑے اور ماتھی وغیرہ سب سا مان سمیت رات تمہارے سے جا کر دوڑا پڑی میں پونچا دیے لیکن کوئی آدمی یہاں سے پونچنے کا مجھ نہ جان پاوے جوگ مایا نے کرشن جی کو ان کی اگلیے اسی ساعت راجا اگر میں اوسیدہ وغیرہ سب بندہ باسیوں کو جو غنڈہ میں بیٹوش ہو کر سو رہے تھے وہاں سے اٹھائے جا کر دوڑا پڑی میں پونچا دیا جب کہ سب بندہ باسی سمندر کی آواز سن کر غنڈہ سے چونک اٹھے تب تعجب ان کے ہمتیں کہنے لگے کہ دیکھو یہاں سمندر کہاں سے آیا جبکہ انہوں نے کبھی طرح بچا کر کہا تھا کہ یہ درمہر شہر ہر جہاں سے سمندر میں نپا بسا ہے اور جب انہوں نے تمہارے مکانوں سے اچھے مکان میں آپ کو دیکھا اور سب سا مان گڑھستی کا وہاں پایا تب سب شہری اور پڑش خوش ہو کر شہری کرشن جی کی تعریف کرنے لگے۔

ادھیائے اگیا وہ کتھا کال جن اور راجا چکند کی

شکوہ جی نے کہا کہ اگر راجا پر کھیت جب شام سدا تمہارا بیسوں کو دوڑا پڑی میں پونچ گئے تب بندہ جی کو تمہارا میں چھوڑ کر آپ برات سے

اکیلے چتر بھجی روپ دھارن کیسے جڑو لگتے سوچ سے زیادہ دیکھتا ہوں اس پر کہ گندل اور پاتا میرے ہیں ہے اور گو کہ تیرا اور زونوں کا کار اور چنتی ملا گئے ہیں ڈالے اور پڑنا شری اور تے اور آنگ انگ پر نین چیت بھو کن (زیور مرتع) سارے اور پارون ہانہ میں سنکر اور جکر اور گما اور پدم لیے اور کیر کا ناگ لگائے اور تاپ ہارنی چوں اور مند مند سکرانے ہو سے کال جن کے سامنے گئے۔

دونا

جاے کرشن درشن دیو دھرے چتر روپ | انک انک بٹہ رنگ چب شو بھت برم اوب |
 جب کال جن نے نار دھن کے کہنے کے موافق سب بھجن امین دیکھے تب شری کرشن جی کو ذرا بلوان بھجرا اپنے من میں کہا کہ اسی آدمی نے راجا کنس اور جرسندھ کی فوج کو مارا تھا اس وقت یہ کچھ نہیں مارنے کے سپید ہی میرے سامنے لڑنے آیا ہے اس سے اسکے ساتھ تھیار لیے رہو چرے ہو سے ہو کر لڑائی کرنا دھم نہیں ہے ایسا بجا کر کال جن نے پورے کو ڈیرا اور اپنی فوج والوں سے بھکار کر کہا کہ کوئی آدمی اس موہنی صورت پر تھیامت چلانا جب یہ بھکار کال جن اب ایسا ہی شام سندھ کے پاس آیا تب بیکندھ اتھ نے ایک تو پلٹھ کا بدن چھو جانا بھت نہ جانا دوسرے انکو دوتاؤن کا بردان سج کرنے کے واسطے راجا بھکندھ کو اپنا درشن دے کر بھوسا گر پار اتارنا تھا اس لیے بھکندھ اتھ کال جن کے سامنے سے بھائے اور کال جن انکو پکڑنے کے واسطے چھے دوڑ کر اسیما کی راہ سے بولا۔

چوپائی

کال جن بون کے بھکاری | کا ہے بھائے جات فراری |
 آسے پڑو اب موسون کام | کھاڑے رہو کر وسنگرام |
 بھگورا جاکنس اور جرسندھ موت بھنسا میں جڈنسیون کا ج دنیا میں نین رکھو نگا چتر شری اور شوریرون کو لڑائی کے میدان سے بھانکارنے کے برابر ہوتا ہے۔

دونا

پ سنگھ نے بھانگو چتران کو ہی لاج | پرگت پنا بسدیو کو دوش لگا بوتا ج |
 اسی شام سندھ میں ٹکڑا شوریر سنگھ اتھ سے ساتھ لڑنے کو آیا ہوں ایک ساعت ٹھہر کر میرے ساتھ لڑائی کرو میں تم کو جان سے نہ ماروں گا شام سندھ اسکی بات کا کچھ جواب نہ دے کر ایک اتھ کے نام سے اس طرح بھاگتے جاتے تھے کہ جس میں وہ نامید ہوا وہ اور پکڑنے بھی نہ پاوے جب کہ کال جن ہی طرح چھپے دوڑتا ہوا بھت دور تک چلا گیا تب شری کرشن جی ہمارا ج گندھ مارن نام پھاڑکی گندرا میں جہان راجا بھکندھ پڑا سور ہا تھا گھس گئے اور وہاں جا کر مینا مہرا پارا جہ بھکندھ کو زہا دیا اور آپ چھپ کر ایک گونے میں کھڑے ہو رہے جب چھے سے کال جن دوڑتا نا پھتا ہوا اسی گندھ میں پہنچا تب اس نے راجا بھکندھ کو مینا مہرا اور سے ہو سے دیکھ کر کیا جانا کہ یہ وہی پڑش جو بھاکا اتھ میرے ڈر سے مینا مہرا اور کھڑا ہوا ہے۔

پہاڑ کی کندرا میں جانا تشری کرشن کا اور پونچنا کال جن کا تلوار لے اور سوتا دیکھنا راہ چمکنے کو



ایسا چار سنی کا جن بڑے فحش سے ایک لاکھ روپے چمکنے کو مار کر لو لکھہ کون بہادری ہو کر دن بوم سے جاگ کر بیان سوراہا اور بڑی چمکنے
 مازدرا لکھتا جب یہ لکھ کر کال جن نے وہ پتیا سوراہا چمکنے کے سر سے کھینچ لیا تب وہ لاکھ لگے اور پتیا سوراہا کے سے جاگ اٹھا۔

دو ٹا اکی دشتیر جھاؤ نے اگن اچی تن مانہ | دیکھتے ہی جڑ کے بیٹو جن جسم جن مانہ

اور جا چمکنے کال جن نے مرنے وقت چمکنے نامہ کارشن پایا تھا اس لیے وہ سب پاؤں سے چھوٹ کر گت پردی پر پونچا اپنی کتا سوراہا پر
 نے پونچا کہ کتا سوراہا چمکنے کون بڑا تہ تیو جان ہو کر سوراہے پہاڑ کی کندرا میں سویا تھا کہ جس کی نگاہ پر سے کال جن ایسا پرتا پانی سا جا چل کر
 رنکر ہو گیا تنگہ بڑی بوٹے کہہ جا چمکنے چمکنے سوراہا چمکنے اور چمکنے کے کل میں چمکنے کا پتیا اور پانہ تھا۔ کتا سوراہا پرتا پانی اور چمکنے
 ورنی را جا ہو کر اپنے رحم اور پ کے ل سے سب رتوں کو جیت کر اپنے بس نے تھا انہیں دنوں دنوں نے دیو تون کو لڑائی میں جیت کر
 رنچ سنگھاسن کتا چمکنے لیا تب اندرا ویرن آدک دیوتا سوراہا کی اور بہادری را جا چمکنے کی شکر ت لوک میں آئے اور را جا چمکنے کے
 بہت دین ہو کر تشری کی کہ اور ہمارے ہم لوگ دیتوں کے ماتھے سے بہت ڈکھ پا کر تمہاری شرن آئے ہیں دیا کر کے دیتوں سے
 ہمارا راج دلو اور بچھے یہ بات چمکنے سے ہوئی آئی ہے کہ جب دیوتا اور دیوین اور کھینشو رنوں کو ڈکھ پڑتا ہے تب چمکنے لوگ انکی رجا
 کرتے ہیں یہ دین جن شنتے ہی را جا چمکنے نے دیو تون کی مدد کر کے دیتوں سے جھڑک لیا اور دیتوں کو جیت کر دیو تون کو راج
 دے دیا جب جب دیت لوگ دیو تون کو دے دیتے تھے تب تب را جا چمکنے دیو تون کی سہایت کر کے دے دیتوں کو

بھگا دیتا تھا ایک بار چاند کو دیتوں سے رتنے ہوئے کسی جگہ بیت گئے تب سوام کار تک جی دیوتوں کی سہا تیا کرنے آئے ہوتے دیوتوں سے
 را جا چکند سے کہا کہ اب ہم دیوتوں کی سہا تیا سوام کار تک جی کر نیکی تم نے ہمارے واسطے تری محنت کی ہر سلیبے سوائے گت کے اور جو بردان مانگو وہ ہم کو

دو ما	ار تھو دھرم اور کا ننا یہ سب ہر مہم با تھ
ایک پدا تھ گت کو دیہین شہری بر جتا تھ	

یہ سنکر را جا چکند نے کہا کہ بہت دن ہوئے کہ میں اپنے گھر و دربارال بچوں سے الگ پڑا ہوں کہ تو انکو جا کر دیکھوں دیوتوں سے کہا کہ کسی جگہ
 بیت جانے سے اب تمہارے نہیں میں کوئی نہیں سب مر گئے یہ بات سنکر را جا چکند بولا کہ اگر یہی حال ہے تو میں بہت دنوں سے نیند بھر سوا
 نہیں ہوں تم لوگ کوئی ایسی ایسا نت جگہ بتاؤ جہاں جا کر میں سوہوں اور کوئی جگہ نہ جگا وے دیوتوں نے خوش ہو کر کہہ مگندہ ما دن نام
 بہاڑ کی کندر میں جا کر سوہو ہم ایک ایسا بردان دیتے ہیں کہ جو کوئی وہاں جا کر ٹکو جگا وے گا وہ اسی ساعت تمہاری نظر پڑنے سے
 جل کر محسوس ہو جائے گا اور ہمارے آشر باد سے ٹکریں ہم پڑھیں اور کادش سے کار را جا چکند تری تا جگ سے یہ بردان پا کر اس کندر میں ہوتا
 شہری کرشن جی اتر جانی یہ سب بعید جاتے تھے ایسے دنوں نے دیوتاؤں کا بردان سح کرنے کے واسطے کال جن کو وہاں جا کر چکند کی نظر سے
 مروا ڈالا اسکے جل جانے کے بعد بردان بہاڑی بھگت تھکاری نے چتر جی روپ سے ٹیکو برن چندر ٹکو کسل میں سنکھو چکر کہ ایدم نے کرین
 ٹکٹ سا جے نما لا بر جے پتیا مہر نے تینوں لوگ کی سندر تائی دھارن کیے ہوئے را جا چکند کو درشن دیا تب اُنکے چندر ٹکھی پر کاش سے
 اُس اندھیرے کندر میں اجیر ہو گیا تب را جا چکند نے اُنکو دیکھ کر سا شٹا نگ دندوت کی۔

دو ما	ناکھن پر جگہ کے درن نے بھیو سرس آند
اجور ما تھ بر جتا تھ سے پو چھت ہر چکند	

اگر دینا تھ آپ کے برابر تینوں لوگ میں کوئی سندر نہ ہو گا جیسے آپ نے دیاں ہو کر درشن دیا ویسے کر مار کے اپنا حال برن کھجے بہری سہو
 میں آپ سوج یا چندر مایا کوئی لوکیاں یا بہاڑی تیش تیش تینوں بڑے دیوتوں میں معلوم ہوتے ہیں کہ آپ کے آنے سے یہ کندر پر کاشت
 ہو گئی اور یہ کوئی جرن آپ کے جو ٹھوٹوں سے بھی زیادہ ملائم ہیں اس پہاڑ اور کاٹوں میں کس طرح بر جے اپنا نام اور گوتربلائیے اور جو آپ
 بچھ سے پوچھیں کہ تو کون ہے تو میں چکند نام بیٹا را جا ماندا تھا تاکا ہوں اور دیتوں سے رتنے وقت محنت کرنے میں دیوتوں نے محکو یہ
 بردان دیا تھا کہ تم شہنت ہو کر سو و ٹکو جگانے والا تمہاری نظر پڑنے سے جل کر مہا بیگا اسی سبب سے یہ آدمی جسے جکو جگایا تھا دیکھنے جل کر
 را کھو گیا یہ سنکر شہری کرشن جی نے کہا کہ اگر چکند میں کونسا اپنا نام جکو بتاؤں میرے ناموں کی کچھ گنتی نہیں ہوں میں نے لاکھوں بار
 جگت میں اوتار لے کر بہت کام کیے ہیں جو کوئی چاہے باکوئی رنیکا اور برسات کی بوندیں گن لیوے لیکن میرے اوتاروں اور کاٹوں
 اور ناموں کی گنتی کر لینا بہت کٹھن ہے ایسے اپنے پچھلے اوتاروں کا حال تجھ سے کہہ نہیں سکتا لیکن اس مرتبہ پر تھوی کا بھارا تارنے کے
 واسطے جد گل میں بسد یو اور دیو کی کے پیمان اتار لیا ہاے ایسے میرا نام باسد بوجی کہتے ہیں اور ہم نے تھرا میں اچکلس کو دیتوں سمیت مار کر
 پر تھوی کا بھارا تارا اور سترہ مرتبہ ٹیکس جھوہنی دل ساتھ لیکر را جا بر سندر تھرا پر چرہ آیا وہ بھی ہم سے مار گیا تھا رھوین مرتبہ اسکی مدد
 کرنے کے واسطے یہ کال جن تین کرور بھجوں کی فوج ساتھ لے کر ہم سے رتنے آیا تھا سو تمہاری نظر پڑنے سے جل کر گیا جو تم کو کہ کال جن کو
 تم نے اپنے ہاتھ سے کیوں نہیں مارا تو اسکا یہ کارن ہے کہ دیوتوں کا بردان سح کرنے کے واسطے مجھے ٹکو اپنا درشن دینا اور جو ساگر
 پار اتا زما تھا ایسے ہم نے کال جن کو تمہاری نگاہ سے جلا کر اپنا درشن ٹکو دیا پچھلے جنم میں تم نے میرا بڑا بھاری تپ کیا تھا اسکا
 پھل آج پاکر تم جنم حرن سے چھوٹ گئے اب ٹکو جو اچھا ہو بردان مانگو ہم دینگے لیکن تھرا تھرا کا درشن ملنے سے را جا چکند کو گبان ہو کر

اسکو با آئی کد لگ گن نے سہری جم تیری دیکھا کما تھا کہ بھگو پریشور کا درشن ملے گا وہ بات آنکھوں سے دکھائی دی۔

دو ما سوئی دینے کے بعد بہت کیوں ہے آج | پرگت آسے درشن دیوانا کن پر بھو بر جراج |

جب راجا بچکند کو یہ بشواس ہوا کہ یہ حقیر بھی رُوب بگوان بن تب اُسے خیا م سندر کے سامنے حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اسی جہا پر جو آپ زنگ زنگا بنا شہی پُرش ہو کر کیوں ہر بگوانوں کو سکھ دینے کے واسطے سُن اور اودھرتے ہیں آپ کے آدو رات اور ایلا کو کوئی نہیں جان سکتا سب سسار آپ کی دیلا میں پست رہا ہے اس لیے کسی کا گمان ٹھکانے نہ کر سب آدمی کام اور گرد و اور کو بجا اور سوہ کے جال میں ایسے پختے رہتے ہیں کہ کسی طرح لیا رونی جال سے بچوٹ نہیں سکتے۔

چو پائی | اکر مکت سب بکھ بکھ کے ہیت۔ | یا تے بھاری ڈکو سہری لیت۔ |

جس طرح کتا سونکی تہری جیتا تے وقت اپنے بھگت کے خون کا سونا سوا دیا کرنا آئی سے وہ غرہ تیزی سے نکلا ہوا گھسٹا ہوا ہی طرح ہستی پرست کرنے وقت اپنے جگ کرنے کا ساعت ہر سگم بگا لیا تاتے جانتا ہے کہ یہ سگم ہستی سے بگوانا ہی جو ایان آدمی جھوٹے سکھ کو چھا جان کر بگا ہر دو کے مرن پر ہستی گن کر کے اپنا بڑو بگا ڈرتے ہیں اور ایسا کام نہیں کرنے کہ حسین آو گون یعنی جم ہرن سے بھوت جاوین انکو گتے سے زیادہ بڑا سمجھنا چاہیے اسی دینا ناغہ نہیں کرنا اور دیا بھاری کے سساری جو دن کا اس بنا پر ہی اندھیت کنوں سے باہر نکلتا بہت کٹھن ہے جو آدمی آپ کی شرن ہو کر آپ کا دھیان اور سرن کرتا ہے وہ ایلا بال سے بھوت کر ہم گت کو پونج سکتا ہے میں آج تک راج اور دھن کٹھن میں آپ کے بھن اور سرن سے بکھ رہا اور جن ہستی اور بیوں کی پریت میں جھنکے مانع اور کو سے اول سساری سکھ کو اپنا جاتا تھا وہ سب ناش ہو کر کیوں یہ بدن میرا جسا اورا جاتے ہیں رہ گیا ہے سو یہ بھی کسی کام کا نہیں ہے کہ سوسٹے کہ بدن مرنے کے بعد سبار وغیرہ کے لھا جانے سے بٹنا ہو جاتا ہے اور پڑے رہنے اور سرن جانے سے کیرے پڑ جاتے ہیں اور جلا دینے سے رکھو ہو جاتا ہے ایسے جو اوگ اپنے بدن اور زور کا غور کرتے ہیں انکو مور کو سمجھنا چاہیے آدمی کا تن پاک سوساے بھن اور سرن پریشور کے سساری پر ہار میں بن اپنا لگا چھانیں ہونا لیکن ایگانی آدمی اچھے کام میں ایک ساعت میں نہیں لگاتے اور آنکھوں پر ہستی اور پڑے کے مایا موہ میں پختے رہ کر سساری جھوٹے میو مار کو سچ جانتے ہیں جو کوئی بغیر کسی اچھا کے مرن آپ کے خوش ہونے کے واسطے آپ کا دھیان اور سرن کرنا ہے اسکو بڑا بھالمان سمجھنا چاہیے لیکن ویسے آدمی سسار میں کم بین مجرا گیان اور بھانی اپنے جو ساگر پارا بڑا بھالمان کا بڑا سوچ لگا تھا میرے پھلے جنم کے پُن سہاے ہے جو کمل ایسے آپ کے جنون نے جنکا دھیان برہما دک دیونا اور پڑے بڑے بڑے بڑی اور پریشور دن رات اپنے ہر دے میں رکھتے ہیں اپنا درشن دسکر بھگو کرنا تھو کیا ایسے سواے بھکت اور دھیان ان جنون کے جو کت دینے والے ہیں دوسری چیز سساری مایا موہ میں بھنسانے والی نہیں چاہتا۔

دو ما | میں جب تب کچھ نہیں کیوں نہیں چھینو ہمارا ج | ایک بھاری کر پاتے درشن با یو آج |

اسی جہا پر جو تم اپنے بگوانوں کو ارتھ درم کام ہو کٹھن چارون پدارتھ دینے والے ہو ایسے یہ اچھا رکھتا ہوں کہ آپ کی کرپا سے بھوساگر پارا بڑا بھالمان میں آپ کی شرن آیا ہوں جب کہ راجا بچکند نے یہ ارث کی تب شری کرشن جی نے ہنس کر لگا کہ بچکند بڑا گیان دھن ہے تو نے سچی بات کہی تو ہمیشہ سے میرا بڑم بھکت ہے کھلے جنم میں تو نے بہت تپ کر کے ہمارا درشن چاہا تھا اسکا پہل آج ل کر تیری گائنا پوری بڑا ہر دو نے بھگو پھانا اور ہم نے تجھے بردان لینے کے واسطے بہت لپچا یا پر تو نے کسی چیز کو قبول نہ کیا کیوں ہمارے

جنم

چرنون کی بھکت مانگی اس طرح کہا گیا کہ ہر کسی کو نہیں ملتا اب تیرے ہوساگر پار اترنے کی تہہ تیرا دیتا ہوں وہ تو کہہ دیکھ تو نے پرتھوی یعنی اسی پر استری گن کرنے میں بہت پاب کیا ہے وہ نہ تیرے لیے نہیں چھوٹے گا اسی لیے تو اترن جا کر میرا سمن اور دھیان کر جب یہ تہ چھوڑ کر چرنون نے گھر جنم لے کر میری بھکت کر کے گات وہ تہ چھوڑ کر میری بھوت میں سما جائے گا۔

دو ما | جا پید ارتھو بھکت کو راجن دتھے ناتھ | اندی ہم تھکو دو جان پریت من مانہ |

یہ بات سنتے ہی راجہ چلکنڈ کرشن بھلاؤ ان کے چرنون پر گر پڑا اور جب اُنکو سا شمانگ ڈنڈوت کر کے کندرا سے باہر نکلتا اُسے آوی اور رنختون کا چھوٹا چھوٹا روپ دیکھ کر جاننا کہ کھلک کا کچھن آ رہو بچا ایسا بچا کر راجا چلکنڈ اسی وقت بدر کا شرم میں تپ دھپ کرنے کو چلا گیا اسی سے من سے پریشور کا تپ کرنے لگا اور گرمی اور سردی اور برسات کو برابر جان کر دیکھا اور اُنکو کو برابر سمجھا جب کہ وہ بدن چھوڑ کر برائن کے گھر میں ہوا تب ہر بھکت کے پرتاب سے مرنے کے بعد پیر برہم پریشور میں ہی گیا کالی جن براہمن کے بیج سے پیدا ہوا تھا اس نے شری کرشن جی نے اُنکو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اتنی کتھا سن کر راجہ پر بھکت نے پوچھا کہ اسی من نامتو کالی جن پوچھو براہمن کے بیج سے کس طرح پیدا ہوا تھا شکہ لوجی سے کہہ دیا کہ دن کو برابر جن گرگ من کے سامنے نے ہنسی سے اُنکو کہا کہ تم نامتو ہو جب یہ بات سن کر جلد ہی لوکی ہنسی کی راہ سے گرگ رگھیشور کو پہنچا کہنے لگے تب اُنھوں نے کہو وہ کر کے تب جہنسیوں کو بچا دکھلانے کے لیے شری ہمارا لوجی کا تپ کرنا شروع کیا تب شری جی ہمارا جی نے خوش ہو کر اُسے راجن مانگنے کے واسطے کہا تب گرگ من نے ماتو چور کر کہا کہ اسی ہمارے چھوٹے بھلاؤ ایک بیٹا دیکھ جس سے سب جہنسی ڈر کر بھاگ جاویں تب شری بھولا ناتھ نے اُنکو ایک پھل دے کر کہا کہ یہ پھل استری کو کھلا دینے سے ایسا بیٹا پیدا ہو گا گرگ من نے وہ پھل لے کر اپنے پاس رکھ چھوڑا اور جب ماں چلکنڈ نام چھتری نے شوکالی میں برابر تپانی راجا جو کرستان نہیں رکھتا تھا راجا کا پیدا ہونے کے واسطے گرگ رگھیشور کی بہت سیوا کی تب رگھیشور ہمارا جی نے اُسکی استری کو ج دان دے کر وہ پھل کھانے کو دیا اُسے ہر جہا سے اپنی سوتون کے ڈر سے جلد ہی میں وہ پھل بنا انسان کے کہا تب گرگ من نے کہا کہ تیرا بیٹا برابر تپانی اور پھولوں کے پھولوں کا کام کرے گا اسی کارن کا جن ماں چلکنڈ چھتری کا بیٹا پھلو ہو گیا تھا یہ حال سن کر راجا پر بھکت کا سند یہ سٹ گیا۔

ادھیانے باؤن۔ جگنا شیا م اور پرام کا جزا سندھ کے سامنے سے اُسکا منور تھو پورا کرنے کے واسطے شکر لوجی نے کہا کہ اسی راجہ پر بھکت شری کرشن جی راجا چلکنڈ کو بد کر کے تھو میں پلے آئے اور پرام جی سے کہا کہ ہم نے راجا چلکنڈ کی نظر سے کان کاناں کر کے راجا چلکنڈ کو بدرسی کیدار میں تپ کرنے کے واسطے بھیجا یا اب چلو کالی جن کی فوج کو مار کر پرتھوی کا ہمارا اتارین یہ کہہ کر شری کرشن جی پرام جی سمیت تھو اسے باہر نکلے اور کالی جن کی فوج میں چلے گئے۔

دو ما | شکر گن کو ساتھ ملے ماگن پر بھو کرتارا | کالی جن کی سین سب ہنسی ایک ہی بار |

جب کہ ساعت بھر میں شیا م اور پرام اہل اور موسل اور بانوں سے لیچوں کو مار کر سب ماں کوٹ کا اپنے استھان پر لے چلے تب جہنڈ نے اپنی فوج سمیت ہونچکر اُنکو گھیر لیا اسوقت بیکٹو ناتھ بھکت میں نے جہنڈ کا منور تھو پورا کرنے کے واسطے سب ماں کوٹ کا بان چھوڑ دیا اور پرام جی سمیت اُسکے سامنے سے پیدل بھاگے تب جہنڈ کے منتری نے کہا کہ اسی ہمارا جی تمھارے پرتاب کے سامنے کون ایسا شہر پیر ہے جو تمھارے دیکھو رام اور کرشن دونوں بھائی مگر بار اور سب ماں اپنا چھوڑ کر تمھارے ڈر سے نکلے پاؤں بھاگے جاتے ہیں جبکہ جہنڈ نے بھی دونوں بھائیوں کو اپنی آنکھوں سے بھاگتے ہوئے دیکھا تب اپنی فوج سمیت اُنکے پیچھے دوڑا اور پکار کر یوں کہا۔

چروپائی

کاپے در کے چار کے بات | افتادہ در و زکرو کجوات | کرت اُخت کیت کون بجاری | آئی ہر دھک مدت تمھاری
اسی تھا کہ کنگڑی بوسہ کر ہی باہر بچت جب شیا م اور بلرام نارنجی کی بات سچ کہنے کیوہے لوک بیواہ دکھا کر کھندہ کے
سائے سے ہانگے تب وہ بڑی خوشی سے اُٹھے تھے دوڑا اور دونوں بھائی بھاگ کر پریشان نام پہاڑ پر جو گیارہ جوشن اونچا تھا اور اُنہیں
سارے ایک رات کے دوران کتہہ تھا چڑھ گئے اور پہاڑ کے اوپر جا کر کھڑے ہوئے۔

دگر بے سندھ کے بیکاری | شکر خیر ہے بھدر مراری چروپائی | اب بے کیسے جان پر دینے | یہ برت کو دوجو رائے
یہ حکم پائے ہی اُسکے سیوکون نے اُس پہاڑ کو جہاں ہمیشہ پانی برتا تھا لڑوں کا ڈھیر چارون طرف سے جمع کر کے اسمیں لگا دی اور
بوراہ پہاڑ چڑھنے کی تھی وہاں پر سندھ آب کھڑا ہو گیا جب تھوڑی دیر میں وہ آگ پہاڑ کی چوٹی تک بل کر بچھ گئی تب وہ اُس آگ میں دونوں
بھائیوں کا دل بڑھا سمجھا کتھہ اُڑی کہ چلا آیا اور وہاں اپنا دھندرو اُڑا دیا اور جتنے مکان راجہ اگر سین اور سید بوجی کے اُس شہر میں تھے
وہ سب گھردار اُس جگہ کے مکان زیادہ اور زیادہ آگ آگندہ وہاں چھوڑ کر آگندہ سے فوج سمیت گدھ دیش میں آیا اور شیا م سندر نے بلرام
سے کہا کہ تیرے شمع پر بات کر کہہ رہا ہے میں نے اسے سے بھی یہ پہاڑ چل جاوے ایسا کہہ کر کینٹھو نا تھنے اُس پہاڑ کو اپنے چروون سے ایسا دیا
کہ رہا تامل کہ چلا گیا اور کون اپنے کتھہ چھوڑ سکوا اُٹھا دیا۔

دوٹا | اناکوں نے گور کے کنگن پر چھوڑ دیا ہے | ارمہ سمت شری دو ایک پیل میں پھونچے آئے |
انکو دیکھتے ہی سب دادر کا باس خوش ہو گئے اور شیا م سندر کی دیا سے سب آند پور بک وہاں رہنے لگے کچھ دنوں کے بعد راجا
ریوت نے بھرا جی کی ایگیا سے ریوتی اپنی لڑکی چندر کھی مرگ کو جنی کو دوار کا پڑی میں لاکر بلرام جی سے بواہ دیا اور شیا م سندر بلرام
سمیت گندن پور میں جا کر راجا بھیشماک کی بیٹی جو کہ تپان کو مانگی گئی تھی بہت راجون کے بیچ سے زبردستی ہر لائے اور اپنے
لاکڑی کے ساتھ بواہ کیا یہ سندر راجا پر بچت ہے پوچھا کہ اسی ہمارا ج شری کرشن چندر ہمارا ج رکنی جی کو بہت راجون میں سے
کس طرح ہر لائے تھے۔

دوٹا | اناکوں پر بچ کے کرم گن شے ہما سکھ ہوے | جو کوئی من سے شے بڑا بھاگ ہر شوے |
یہ بات سن کر شکر بوجی نے کہا کہ اسی راجہ پر بچت بھیشماک نام بڑا پانی راجا بدر دیش کا گندن پور میں رہ کر دم پور بک راج کرتا تھا اور
کرم اگرچہ ایک پانچ بیٹے اُسکے ہوئے جبکہ رکنی نام کینا ہما سندر کی راجا بھیشماک کے یہاں پیدا ہوئی تب اسنے منگلا چارنا کر جوشیوں سے
اسکی خیم گن کا پھل بوجھتا تب چند توں نے کہا کہ ہمارے پچار میں یہ کینا گن اور روپ اور شیل کی سندر ہو کر آدیش جگوان سے بیاہی جائیگی
یہ سندر راجا نے بڑی خوشی سے چند توں کو آدیشماں کے ساتھ بدایا جب وہ کینا ہر روز چندر کلاسی بڑھ کر کچھ سیانی ہو گئی تب ایک دن
ہمارے گندن پور میں گئے اور رکنی کا ہاتھ دیکھ کر اُس سے کہا کہ تیرا بواہ شری کرشن چندر آند گندھ سے ہوگا یہ بات سندر رکنی بہت
خوش ہوئی اور نار دمن نے دوار کا پڑی میں جا کر شری کرشن جی سے کہا کہ اسی کینٹھو نا تھ راجا بھیشماک کی ایک لڑکی رکنی نام
پچھمی جی کی طرح ہما سندر پیدا ہو کر تمھارے بواہنے جوگ ہے یہ بات سندر شیا م سندر انتر جامی کو بھی اسکی چاہ ہوئی اُنہیں دونوں
جا بکوں نے گندن پور میں جا کر شری کرشن جی کا جس اور گن جو جو کام اُنہوں نے گوکل اور نند ابن اور ترہا میں کیے تھے گایا

تب وہاں کے لوگوں کو شیام سندر کے دشمن کی اچھا ہوئی جب اس بات کی جہا ہوتے ہوئے راجا ہمیشک کو خبر ہوئی اور اُسے ہی وہاں جا چکوں کو راج سندر پر بلا کر شیام سندر کا جس کو ایا تبہ اجد اور رانی آدک سب لوگ انکی ایلا سندر بہت خوش ہوئے۔

چوپالی

چڑھی انارکشی سندر سی	اچرچر دھن سندر دن پری	اچرچر کسے بھول من رہے	پھیر چاک کر دیکھن چھپے
سینکے گنور ہی من لاسے	پریم لدا آرا بھی آسے	ات اندھو بھی سندر سی	داکی شدہ بندہ گن ہر ہری

اتنی کتھا سنا کر شکد روجی بولے کہ اچرچر اپنے رکنی نار دھن سے مری منور کا گن سن کی تھی جب اُسے جا چکوں سے انکی بڑائی سنی تب اُسکو انکے ساتھ بواہ کرنے کی بڑی پواہ ہوئی تھی دن کے رکنی کھاتے پیتے سونے جگئے اُٹھتے بیٹتے اٹھوں پیر موہن پیارے کی سانولی موہن کا دھیان پریم سے کرنے لگی اور انکے ملنے کے واسطے ہر روز شری پارتھی جی کو پوج کر یہ بردان مانگتی تھی۔

چوپالی	امور گوری کر پا کر و	جذبہ پت دے م دم دکو ہرو
دوہا	گنل نین کے دھیان میں گن رہے دن رین	کھان پان کی کو کسے لے نہیں چن چین

جب رکنی جی نے دن رات موہن پیارے کا دھیان رکھ کر اپنے من میں یہ پرن کیا کہ سواے شیام سندر کے دوسرے کے ساتھ اپنا بواہ نہ کر دوگی تب اُسکے ماتا پتا بھی یہ حال جان کر اسی بات میں خوش ہوئے تھے جب رکنی موہن پیارے کے برہ میں اُداس ہو کر رونے لگتی تھی تب اُسکی سیلیاں مند لال جی کا بال چر تر سنا کر خوش کر دیتی تھیں۔

دوہا	ایا بدھ ملیا کرشن کی گاؤں سب دن رین	شوشنے شری رکنی لے سد اُسکو چین
------	-------------------------------------	--------------------------------

ایک دن رکنی سیلیوں کے ساتھ کھیلتی ہوئی راجا ہمیشک کے پاس آئی تب راجا نے اُسکو بواہنے جوگ دیکھ کر من میں کہا کہ اب جو میں اسکا بواہ جلد ہی نہیں کرونگا تو سنساری لوگ میری سندا کر نیلے جسکے گھر کماری کینا جو ان ہو جاتی ہے اُسکو دان اور پین اور چپ اور پ اول اچھے کم کرنے کا پھل نہیں ملتا یہ پچارتے ہی راجا نے اپنے پانچون بیٹوں اور سترہ اور شہت شقرون کو بھائی میں بٹھا کر کہا کہ اب رکنی سہیلی ہوئی اسلیے کوئی راجا جو گلین اور سب گٹوں سے بھرا ہو ٹھہرنا چاہیے یہ بات سندر سب بھا دا لون نے بہت راجا راون کے نام بتلا کر انکے روپ اور گن کا بزین کیا لیکن راجا کے من میں کوئی نہیں بھایا تب رگم اگر اُسکے بڑے بیٹے نے کہا کہ اسی برتھوی ناتھ شہر چند ملی میں راجا شسیال گلین اور بلوان ہر رکنی اُسے بواہ کر دنیا میں جس لیے جب راجا اُسکی بات پر بھی نہیں بولا تب رگم کیش اجا کے چھوٹے بیٹے نے کہا

چوپالی	رکنی پتا کرشن کو دے بچے	باسد پوٹون ناتا کیجے
	ہر سن ہمیشک ہر کھی گات	کھی پوت تم اچھی بات
	تو بالک سب سے بڑ گیانی	تیری بات بھلی چھ مانی

دوہا
برن چھوت سے پوچھ کر کچھ من پر تبت

بندہ بیسون میں راجا سور سین بڑے پر تاپی ہو کر اُنکے بیٹے بسد روجی ایسے دھرتا مہین کہ جسے گھر آد پرش جگہ ان نے شری کرشن نام سے اوتار لیا اور راجا کنس آدک اور میون کو مار کر سب جہنمی اور پرا جا کو بڑا اُسکو دیتے ہیں ایسے دھرتا ناتھ کو رکنی سے کر سنسار میں جس لینا اچت ہے یہ بات سنتے ہی تمیزون چھوٹے بیٹے راجا کے اور شری آدک بھا دا لون نے خوش ہو کر کہا کہ اسی ہمارا راج آپ نے بہت چھا

بچا رہا اور ایسا بڑا اور گمراہ دوسرا نہ ملے گا یہ بات سننے ہی رُکم اگرچہ بڑا بیٹا رہا جا کا جسکی صلاح سے رنج کرایا ہوتا تھا سب جھاڑوں پر جھنکار کر بولا۔

چوپائی

سبھونہ بولت ماگنورا	جانت نہیں کرشن جو کارا	بارہ برس نند گھر رہیو	تب اہیر سب کوئی کیو
دوما	جنم جیو جہنس میں بسیوند گھر جاے	کاندر مکر یا لکت کر پھرے چراوت گاے	

اسی تاجی وہ گوان گنوار ہی اسکی ذات پانت کا کیا ٹھکانا ہے اسکو کوئی نند کا بیٹا کتا ہے کوئی بسدیو کا بیٹا کتا ہے آج تک یہ بھید نہیں ٹھکانا کہ کسا بیٹا ہے اور جڈنسی کچھ پرانے راجا نہیں ہیں کیا ہے جو تھوڑے دنوں سے بڑھ گئے ہیں اس سے انکی اتنی تلک دھاری راجون میں نہیں ہو سکتی جو شری کرشن کو بسدیو جا د کا بیٹا سمجھا جاے تو بھی جا دو لوگ ہمارے راجکین نہو کر وہ اپنی بیٹی ہکلو دین تو چت ہے سو اسے اسکے شری کرشن اکر میں کاسیوک کہلاتا ہے اسکو رکنی بیہاہ کر سنا میں کیا جس پاؤگے سیر اور بواہ برابر اسے سے کرنا چاہیے جب شری کرشن کے ساتھ رکنی کا بواہ کرنے میں جکوسب کوئی گوان کا سنا کہینگے تب میں اپنا تھوڑوون کو کیا دکھلاؤنگا۔

چوپائی

یہ بدھراوگن بھرے کٹھالی	تاسون ہم نہیں کرت سگالی
-------------------------	-------------------------

اسلئے شپان تلک دھاری راجا کو جبکے پرنای اور ڈر سے دوسرے راجا تھر تھر کاہتے ہیں رکنی بیہاہ دیکھیے اور پھر کرشن کا نام میرے سامنے یہ بچے جب یہ بات سجاوے نے سنکر اپنے اپنے میں پختا کر جب ہو رہے اور راجا بھیشماک بھی راجا بھیشماک کچھ نہیں بولا تب راجا نے اسی وقت جو تھیوں سے تھی لگن پوچھکر ایک برہمن کے ہاتھ رکنی کے بواہ کا تلک راجا شپان کے پاس بھیجا جبکہ وہ برہمن تلک لے کر شہر چندیلی میں راج مندر پر پہنچا اور شپان نے بڑی خوشی سے تلک لے کر اس برہمن کو اور کھسا تیرا کر دیا تب وہ برہمن گندن پور میں پہنچکر راجا بھیشماک اور رُکم اگرن سے تلک لینے کا حال لکھا بواہ کہ راجا شپان بڑی دھوم دھام سے رات بجا کر لوہنے کو آتے ہیں آپ اپنے یہاں تیاری کھیے یہ بات سنکر پہلے راجا بھیشماک بہت اُداس ہو گیا پھر اپنے من کو دھیرج دے کر رانی سے سب حال کہدیا تب رانی نے ہاتھ دیا استویون کو بولا کر رکنی کے بواہ کا منگلا چا کرنے لگی اور راجا نے اپنے منتر یون کو بواہ کی تیاری کا حکم دیا اور گندن پور میں یہ چرچا مگر کھڑ ہوئے لگی کہ راجا رکنی کا بواہ شری کرشن جی سے کرتے تھے لیکن رُکم اگرن دشت نے نہیں ہونے دیا تب شپان سے اسکا بواہ ہوگا اتنی کتھا سنکر شکر بوجی بولے کہ اے راجا جب راج مندر میں کیلئے کے کبھی گڑگڑونے کا کلاس دھر کو نند و اتیار ہو اور استریان منگلا چا رگیت گا کر اپنے گل کی ریت کرنے لگیں اور راجا نے نیو تہ بھیجا اپنے شہ مترون کو کہلا بھیجا اور زنگ آدک بہت طرح کا منگلا چا دیان ہونے لکھتا دو چار سکھوں نے اکر رکنی سے کہا کہ تیرا بواہ رُکم اگرن نے راجا شپان کے ساتھ ٹھہرایا ہے اب تو رانی ہوگی یہ بات سننے ہی رکنی اپنے من میں بہت اُداس ہو کر بولی کہ اے بیاری میرے سوا می نسا با چا کر سناے شری کرشن بلکہ تھو نا تھو میں انکے سواے دوسرے کسی کو میں اپنا پت بنانا نہیں چاہتی یہ لکھ سوچ کرنے لگی۔

چوپائی

سوجت سارے دکھ جھاری	ملین کون بدھ کرشن مزاری
---------------------	-------------------------

دوما	ماکھن پر پو کے درس دکھ بدھ کرون آیاے	پڑی دوڑ کا دورات کچھ نہیں بنانا آے
------	--------------------------------------	------------------------------------

رکنی نے بہت سوچ اور بچار کر کے یہ بات سن میں ٹھہرائی کہ کسی کو مہوں پیارے کے پاس بھیجا اپنی اچھا لے سے پرگٹ کرنا چاہئے آگے وہ تلک ہیں جب رکنی نے اسکے سواے دوسری تدبیر کوئی اچھی نہیں دیکھی تب ایک برہمن بھیمان کو اپنے ماما اور پست اور

حالا

جانی سے چھپا کر بلایا اور اپنا منور تو کہنے اور چھپی دینے کے بعد ہاتھ جوڑ کر اُس سے کہا کہ اے ہمارا ج آپ کرایا کے جلدی چھپی دور کا میں کیجائیے اور شری کرشن کے ہاتھ میں دس کر میرا سندیا لکھرا لنگو اپنے ساتھ بیان لے آئیے تو میں خیم بھرتاپ کا احسان مان کر یہ سمجھ گئی کہ آپ کی دیا سے میں نے دور کا ہاتھ کو سو امی پایا یہ کچن شستے ہی وہ راہن مذکنی سے بدراہو کر مری منوہر کا دھیان کرتا ہوا دور کا کو بیلا اور شری کرشن جی کی کرایا سے جلدی وہاں پہونچکر دور کا پوری کی سو بجا اس طرح دیکھی کہ وہاں رتن جنت استھان بنے ہو کر گھر گھر منگلا چار اور کتھاپران ہو رہے ہیں جب وہ براہن یہ شو بجا اور آئند دیکھتا ہوا شری کرشن جی کی ڈیوڑھی پر جہان ہزاروں دربان کھڑے تھے جا پہونچا اور مارے ڈر کے بھیتہ نہ جا سکا تب دربانوں نے اُس براہن سے پوچھا۔

چو پانی	گوہن آپ کہاں سے آئے	کون دیش سے پانی لائے
دو ما	اسکل اور ستھا آپنی تن سون کمی جبا سے	گندن پر کو بتر ہوں اہین پو بوجو آ سے

اُس براہن کا حال سنکر ایک دربان بولا کہ ہمارا ج تم کو واسطے یہاں کھڑے ہو ہمارے مالک کی ڈیوڑھی پر سی براہن کو جلنے کی زد کی نہیں ہر تم بے درک بھیتہ چلے جاؤ شری کرشن دور کا ہاتھ سانسنگاسن پر بیٹھے ہیں وہ ہمارا ڈر اور کر نیگے یہ بات سنستے ہی جب وہ براہن شری دور کا ہاتھ کے سامنے جہان وہ جڑاؤ سنگاسن پر پینا مبرہنے بیٹھے تھے چلا گیا تب تر لو کی ہاتھ نے براہن کو دیکھتے ہی سنگاسن آتر کر ڈنڈوت کی اور آدر کر کے اپنے پاس بیٹھا لا اور چرن ڈھو کر حر نامت لیا اور اُسکے بدن پر اہن اور پھیلایا ملو کر اسنان کرایا اور چھتیس پر کار کے بنجھن کھلا کر پان اور الاچی دیا اور خوشبودار ٹھولون کا بڑا پھینایا اور بڑے پریم سے پوچھا کہ ہمارا ج آپ کہاں سے آئے ہیں اور جہان آپ رہتے ہیں وطن کارا جاپنے کرم دھرم سے رہ کر پرجاپان اور براہن کی یہ واچھی طرح کرتا ہو یا نہیں۔

چو پانی	کہن کاج یہاں آؤن بھینو	دس دکھائے ہین سکھو دیو
دو ما	گت بچن فوج راج سون ماکن پر بھو یا بھانت	دکھیت ہر کی دینتا جادو سب مسکاست

زرکنی جی کی چھپی دینا براہن کا شری کرشن جی کو



یہ بیٹھا بن ستنے ہی وہ براہن رکنی جی کی جیسی دے کو لولا کہ ہے کہ پاندھان میرے آنے کا یہ کارن ہے کہ گندن پُرمین راجا ہیشک کی بیٹی
 رکنی آپ کا نام اور گن سنکر دن رات بہ اچھا کھتی ہے کہ آپ کے چرنون کی داسی ہووے اسکا باپ اسکو آپ کے ساتھ سیاہنا جاتا تھا لیکن
 رکنم اگر راجا کے بڑے بیٹے نے یہ بات نہ مان کر سگائی اسکی راجا شہسپال کے ساتھ کی ہے اسیلے وہ بہت مدجون کو ساتھ لے کر بڑی دھوم دھام
 سے گندن پور میں بواہ کرنے آویگا اور رکنی منسا باجا کرنا سے آپ کے چرنون میں پریت رکھلا اسکے ساتھ بواہ کرنا نہیں چاہتی اسی واسطے
 راجا گھاری نے یہ جیسی بھیجکر آپ کو بلایا ہے یہ بات سنتے ہی شری گدھاری جگت ہشکار سی نے بڑی خوشی سے وہ جیسی اسی براہن کو دے کر
 کہا کہ تم اسکو تیرچہ سناؤ براہن وہ جیسی بڑھکر سنانے لگا اسیمن رکنی نے لکھا تھا کہ اسی ترلو کی ماتھرا بنا شہی پُرحو آپ کے برابر کوئی دوسرا
 سند نہیں ہے میری بنتی سنیے اسی پر ہم پریشور میں آپ کی تعریف سنکر منسا باجا کرنا سے اپنے کو آپ کی داسی سمجھتی ہوں اور سو اسے
 آپ کے اور کسی کو نہیں چاہتی آپ بھی دیاں ہو کر جگکو اپنے چرنون کے پاس رکھے جد پ میں آپ کے جوگ نہیں ہوں لیکن آپ کی دسیوں
 میں رہوگی میرا بھائی بڑر دستی جگکو شہسپال سے سیاہنا جاتا ہے لیکن میں یہ بات نہ چاہ کریم پُور تک یہ اچھا کھتی ہوں کہ آپ کی
 سیوار کے اپنا خیم سو اور عمر کرون جو آپ یہ کہیں کہ کھوتی مٹی ایسا کام نہیں کرتی کہ اپنے بواہ کا سند سیاہنا آپ بھیجے تو اسی دین دیاں اسکا
 یہ کارن ہے کہ آپ کی مہا جو سارے جگت میں پرگٹ ہے سنکر میری لاج چھوٹ گئی آپ کے چرنون کی دھورٹنے کے واسطے شری بہا جی
 اور شری تھادیو جی آدک بڑے بڑے دیوتا اور جوگیشور اور مینشور لوگ اچھا کھتے ہیں لیکن وہ دھور انکو جلدی نہیں ملتی میں منسا باجا کرنا
 سے یہ اچھا کھتی ہوں کہ جسمیں مان چرنون کی سیوار کے وہ دھور اپنے ستاک پر لگاؤں جو وہ دھور جگکو نہیں ملے گی تو اُن چرنون میں
 دھیان لگا کر یہ تن اپنا چھوڑ دوں گی۔

چوپائی	
جا کو شوشنکا دک دجا وین	بید پُراں مجید نہیں پاوین
ماہی چرن کل کی اس	من مدھلر ہوے کینو باس
دوہ	
تم چا ہو یا مت چو ما کھن پر بوجہ جدہ اسے	میں چاہت ہوں آپ کو پریم پریت کی بجائے
اے مہا پرشچو ہشہسپال رات ساج کر گندن پُرمین مجھے بواہنے آوے گا تم جلد آکر اور دشمنوں کو جیت کر جگکو مہان سے لچاؤ جو آپ نہیں آویگے	تو میں اپنا پُراں آپ کے چرنون پر بچھاؤ کہ جہان دوسرا خیم پُراؤنگی اسی تن میں آپ کا مہن کر کے آپ کے پاس پہنچوگی۔

چوپائی	
ہوں تمہری چیری کی چیری	تم کو سکل لاج ہے میری
اے دیندیاں ایسا مت کرنا کہ سنکر کا شکار گیند ریجائے جو آپ یہ کہیں کہ ہم راج سندرمین سے بچاؤ کیسے ہر بجائے سو میں اپنے بواہ سے	کر پار و مدو میں جدنا مٹھا
پہلے ایک دن دی جی جی کی پوجا کرنے کے واسطے شہر کے باہر جاؤنگی جب وہاں سے بھر کر گھراؤنگے لگوں تب راہ میں جگکو اپنے ساتھ لے جانا	تھو پر چرچو پر کے ساتھ
سنسار میں آپ کا نام دیندیاں پرگٹ ہے اسیلے جگکو تھادیو جان کر دیاں ہو جے۔	

چوپائی	
جو تم بیک نہ پہنچو آسے	تو مونہ اسر بیاہ سے جائے

دو ما	یاد رہ پاتی شہرون کر ماکن پر بھو کرتا ر	گندن پُر کے چلن کو من میں کیو بجا ر
ادھیائے ترین - شیا م سُندر کا رگنی کو ہر لانا		

شکر دیو جی نے کہا کہ ہر جا پر چھپت شیا م سُندر نے وہ چھٹی سنتے ہی بڑی خوشی سے اُس براہمن کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُس کو اکیلے میں لے جا کر کہا کہ اے براہمن دیوتا جس دن سے میں نے رگنی کے رُوپ اور گُن کا حال ناراجی کے مُنہ سے سُنا ہے اُس دن سے میں بھی اُس کے ملنے کی چاہ رہتا ہوں اور یہ بھی مج کو معلوم ہے کہ رقم اگرچہ میرے ساتھ دشمنی رکھتا ہے مگر وہ مجھ سے ہونے نہیں دیتا تم آج رات کو یہاں ہو کل بن پرات سے تمہارے ساتھ چل کر رگنی کی اچھا پوری کرونگا جس طرح لکڑی سے لکڑی رگنے سے آگ پیدا ہو کر سب جنگل جل جاتا ہے اسی طرح دشمنوں کو فوج سمیت ناش کر کے رگنی کو لے آؤنگا جب یہ بات سُنی تو براہمن دیوتا کو دھیرج ہو اب شیا م سُندر نے دارک سار تھی کو بلا کر کہا کہ کل سیر سے تم تیار کر کے لے آنا جب پراتہ کال دارک سار تھی رہتا تھا سب کے لیے آیا تب شری کرشن چنڈرا نند کُنڈ اُس براہمن سمیت رتھ پر چڑھ کر گندن پُر کو چلے بسب کہ وہ سار تھی رتھ دوڑا کر شہر کے باہر لے گیا تب پراہن ناتھ نے کیا دیکھا کہ داہنے طرف ہرن کا جھنڈ چلا آتا ہے یہ سُن دیکھ کر اُس براہمن نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے ہمارا راج اچھے سلگن ملنے سے میرے بچا رہن یہ آتا ہے کہ جس کام کے واسطے آپ جاتے ہیں وہ کام جلد پورا ہو گا شیا م سُندر نے کہا کہ آپ کی کیا سے میرا کام پورا ہو گا یہ بات لکھ کر رتھ آگے کو بڑھایا جب کہ بلوہر جی نے سُنا کہ قمری منوہر اکیلے گندن پُر کو گئے تب اُنھوں نے جا کر راجہ اگر سین سے کہا کہ ہمارا راج میں نے سُنا ہے کہ راجہ شہسپال جہاں کسندھ آدک بہت سے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لے کر رگنی سے بواہ کرنے کے واسطے گندن پُر میں آتا ہے اور سو براہمن پیارے یہاں سے اکیلے بنا کے وہاں چلے گئے ہیں اس لیے مجھے یقین ہوتا ہے کہ وہاں شیا م سُندر اور اُن لوگوں سے بڑی لڑائی ہوگی آپ حکم دیجیے تو ہم لوگ بھی جا دیں یہ بات سُنتے ہی راجہ اگر سین نے بلرام جی سے کہا کہ تم میری سب فوج ساتھ لے کر ایسی جگہ میں گندن پُر میں جاؤ کہ شری کرشن جی وہاں تک پہنچنے نہ پا دیں براہمن اُن سے مل کر اُن کو اپنے ساتھ لے آؤ یہ بات سُنتے ہی بلرام جی نے دو چھوٹی دلی اور بہت شور بیرون کو ساتھ لے کر گندن پُر کو کوچ کیا اور براہمن شری کرشن جی سے مل کر بولے کہ اگر بھائی تم مجھ کو بھی ساتھ لے کر اکیلے چلے آئے میرا پراہن تک تمہارے اوپر بچاؤ رہو شری کرشن جی بلدیو جی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہوئے اور رگنی جی کی بیٹا کھانا کا حال جان کر ایک مہینے کا رستہ ایک دن اور رات میں چلے اور جسد شہسپال کی برات گندن پُر میں آنے والی تھی اسی دن وہاں جا پہنچے تب کیا دیکھا کہ اُس شہر میں گھر گھر منگلا چا رہو کر گلی اور چوراہوں میں گلاب اور چنڈن کا چھڑکاؤ ہو رہا ہے اور سب چھوٹے اور بڑے گندن پُر باسی اچھا اچھا گنا اور کپڑے اپنے اپنے دروازوں اور چوراہوں پر برات دیکھنے کے واسطے خوش خوش بیٹھے ہیں۔

دو ما	گندن پُر کی چھب ہمارن سکے کب کو ن	جا کی سو جا دیکھ کے شکو پادوت رکھو مون
یہ شو جا وہاں کی دیکھتے ہوئے شیا م سُندر اپنا رتھ راجہ بیٹشاک کے باغ میں لے جا کر کھڑا کیا اور اُس براہمن سے بولے کہ اے ہمارا راج ہم اپنا ڈیرہ یہاں کرتے ہیں تم جا کر ہمارے آنے کا حال رگنی سے کہو جس میں اُسکو دھیرج ہو اور وہاں کا حال پھر ہم سے آکر کہو کہ اُسکی تدبیر کیو جی ہے یہ بات سُکر وہ براہمن راج مند کو چلا اور اسی دن راجہ بیٹشاک برات نزدیک آنے کا حال سُکر اپنی فوج اور بیوتے داسے راجوں کو ساتھ لے کر براتیوں کو آگے سے لینے گیا اور سُمان پُوریاک براتیوں کو اپنے ساتھ لاکر جتا جوگ استھان میں جو اس		

دیا اور جو جن وغیرہ سب سامان جو جسکو ضرورت تھی اُسکے ڈیرہ پر بچھ دیا اور رات آنے کی خبر سنکر راج سندھ میں استریان نگلا جا کر گئے لیکن اور پر دہت نے رکنی سے شونا اور گودان دلو اور موتیوں کا کنگن اُسکے ہاتھ میں بندھوایا اتنی کتھا سنا کر شکند یوچی بولے کہ اترا جا کر کھیت شری رکنشن جی ہمارا راج گندن پڑین پہنچ چکے تھے لیکن جگنسی کو اُنکے آنے کا حال نہیں معلوم تھا اس لیے وہ یہ سب چتر دیکھتے ہی شوچ میں ہو کر اپنے من میں کہنے لگی کہ دیکھو شیا م سندر چھی بھنے سے جگنو زج سمجھ کر ابھی تک نہیں آئے اور اُس براہمن نے بھی پھر کر ابھی تک کچھ سندھیا جگنو نہیں دیا کہ پران ناتھ آئے ہیں یا نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیڈنٹا تھا اترا جا ہی نے مجھے کروپ سمجھ کر کہ پانہین کی یا وہ براہمن راہ بھول کر دو دراکا تک نہیں پہنچا یا رات کے ساتھ جراسندھ کا آنا سنکر نہیں آئے۔

چوپالی

میری کھجک چوک من آئی | یاتے نہیں آئے کھجانی | ارجون نہیں آئے نندلا | آئے موندہ برے سپالا |
 اے ہمارے بھوجے شہسپال کل مجھے براہ کہیے تھے ہاتھ بکڑا لہجے نے کاتب میں ابلا ناتھ کیا کروگی اسوقت میرے جب اوڑپ اور پادری جی کے پوجن نے بھی کچھ سہا تیا نہیں کی کہ اے پشوراب میں کیا کروں کہ مرہاگ جاؤں یا اپنا پران ہی چھوڑ دوں اب تمہارے سوارے کسی کا بھروسہ نہیں رہتی اسی طرح رکنی بہت باتیں اپنے من میں بچا کر کسی کے پاؤں کا کھٹکا سنتی تو اُس براہمن کا اتنا بھوکھا ہون طرف دیکھنے لگتی تھی جیسے چندرما کا پرکاش برات سے ملین ہوتا تھا ویسے ہی رکنی کا چندرما اسی سوچ میں اُداس ہو گیا تھا جس طرح پارا ایک جگہ نہیں ٹھہرتا اسی طرح گھبراہٹ سے کبھی کوٹھے پر اور کبھی دروازے اور کھڑکیوں میں جا کر اُس براہمن کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی اور لاج کے مارے اپنے من کا بھید کسی سے نہیں کہتی تھی۔

دو ما | ماکن پر بھوکے دھیان میں پران کی شدھ نانہ | تب ہی میرے نین منج مدت بھئی من مانہ |

یہ حالی رکنی کا دیکھا ایک سکھی جو سب پتہ جانستی تھی بولی کہ اے پیاری تم اتنا گھبرا کر کیوں اپنا پران دیتی ہو وہ بنا پوچھے اپنے باپ اور بھائی کے کس طرح بیان آدینیکے تب دوسری سکھی بولی کہ وہ دین دیاں اترا جا ہی تمہارے من کا حال جان کر بے آئے نہ رہنے کے تم اپنے من کو دھیرج دے کہ بائکل مت ہو میری سمجھ سے وہ گندن پڑ پہنچ چکے ہیں اسکی بات سنکر رکنی نے کہا کہ اسوقت میری بائین آنکو اور بائین بھجا پھر کتنی جڑ تب وہ سکھی بولی کہ اسکو مت اچھا سلگن سمجھو ابھی کوئی آکر ایسی خبر دے گا کہ شیا م سندر آئے ہیں رکنی یہ چرچا اپنی سکھیوں سے کر رہی تھی کہ اسی وقت براہمن نے پہنچ کر رکنی کو اسیش دے کر کہا کہ شری کرشن ہمارا راج نے ہلرام جی اور سینا سہمت بیان آکر ا جا کے باغ میں ڈیرا لیا ہے۔

دو ما | رکن پیرہ دیکھ کے کیغوبت ہلا س | کہت تمہارے دھرم سے اب پوجی من آس |

اسوقت رکنی کو ایسی خوشی ہوئی کہ جیسے مردے کے بدن میں جان آ جاوے اور پ کرنے والا اپنا منور بیا کر خوش ہووے تب اُس نے ہاتھ جوڑ کر براہمن سے کہا کہ اے راج راج تم نے کیڈنٹا تھا کے آنے کا حال سنکر جگنو جو دران دیا ہے جو اسکے بدے تلوکھتیوں لوک کی دولت دون تو بھی تم سے ارن نہیں ہو سکتی یہ بات کہہ کر جیسے رکنی جی نے اُس براہمن کی طرف دیکھا ویسے اسکے گھر میں کبھی جی کا پاس ہو گیا پھر وہ براہمن اشیر باد دے کر ا جا بھید شک کے پاس چلا گیا اور شیا م سندر کے آنے کا حال جیون کا تیون

راجا بھیشمک سے کہا جب راجا جانے سنا کہ شری کرشن چندر آئندہ گند میرے یہاں پوراہ کرنے کے واسطے آکر باغ میں لگے ہیں تب اسی وقت بڑی خوشی سے بہت رتن آدک ساتھ لے کر اپنے چاروں چھوٹے بیٹوں سمیت باغ میں چلا گیا جبکہ اُسے رام اور کرشن دونوں بھائیوں کو پیٹھے ہوسے دور سے دیکھا تب سواری پر سے اتر کر پیدل آگے پاس چلا گیا اور رتن آدک بھینٹ دے کے بے پُورک اُسے بولا۔

چوپالی میرے سن پنج تم ہو ہری | کہا کہوں جو دشمن کر سی

اسی ہمارے چھوٹے اب نے دیاں ہو کر جھکو اپنا دشمن دیا تب میں کرتا تو ہو کر اپنے منور تو کو پہونچا پوراہ بھیشمک بہت اچھے مکان میں شام اور بلرام کو نکا کر راج مندر پر چلا گیا اور سب سامان بھوجن آدک کا وہاں بھجوا کر کئے لگا لگا کر رگنی شری کرشن جی سے بیاہنے جوگی ہو لیکن کیا کروں میرا کچھ بس نہیں چلتا۔

چوپالی ہر چر تر جانے نہیں کوئی | کیا جانے اب کیسی ہوئی

جب کہ گندن بڑے رہنے والوں نے دونوں بھائیوں کے آگے کا حال سنا تب چھوٹے اور بڑے اچھا اچھا گنا اور کیرا ہیں میں کو گھنڈے کے گھنڈے دشمن کے واسطے وہاں پہونچے اور شری کرشن جی اور شری بلدیو جی کو ڈنڈوت کر کے اپنی اپنی زلمھوں کا پھیل پر پت کیا اور بڑی خوشی سے آپس میں کہنے لگے۔

دو تا | ہیں ات گند شام برکین ریسیر کوگ | پیشپال ہما دم نہیں رگنی جوگ

پیشپور کی دیا سے ہماری اچھا پوری ہو کر رگنی کا بواہ شری کرشن جی کے ساتھ ہوسے اور شام اور بلرام کی جوڑی چھوٹی رہے اور اچھا بچھت جبکہ چار گھڑی دن باقی رہا تب شری کرشن اور بلرام جی رتھ پر بیٹھ کر گندن بڑی شو بجا کئے کونکے جس گلے اور ازا اور چور اہے پرائی سواری بیونتی تھی وہاں کے سب استہری اور پش اپنی کھڑکی اور چوارے اور دروازوں پر سے دونوں بھائیوں پر چھول برسا کر آپس میں یوں کہتے تھے۔

چوپالی

نیلا میرا ڈر ہے بلرام | پیتا میرے گھنڈ شام | گندل چل گت سر دھسے | کل نہیں مادھون ہرے

جب کہ شام اور بلرام شہر کی شو بجا اور اچھسیال آدک کی سینا دیکھتے ہوئے اپنے ڈیرے پر پہونچے تب رگم اگج آئے آئے کا حال سننے ہی بڑے اگر دھسے اپنے باپ کے پاس جا کر بولا کہ تم سچ بتلاؤ کہ شری کرشن ہمارے یہاں بواہ میں کمن کرنے کے واسطے آگے بلانے سے آیا ہے راجا بھیشمک نے کہا کہ میں نے انکو نہیں بلایا تب وہ جنوا سے میں جا کر جہندہ اور شپال سے بولا کہ اب گندن بڑے میں شام اور بلرام جی آئے ہیں تم اپنے سینا پون سے کہدو کہ ہوشیار ہیں ان دونوں بھائیوں کا نام سننے ہی راجا شپال ہمارے ڈر کے تویر کی طرح چپ چاپ کھڑا رہ کر کچھ نہیں بولا لیکن جہندہ نے رگم سے کہا کہ سنو مترا نہیں دونوں بھائیوں نے راجا کس آدک بڑے بڑے شو بھیروں کو سچ میں مار ڈالا تھا یہاں جو آئے ہیں تو فرور کچھ فساد کرنے کے انکو تم دکاست سمجھو بے بڑے پرنالی ہو کر آج تک کسی سے نہیں ہمارے شترہ مرتیہ نیس نیس اچھوہنی دل میرا ان دونوں بھائیوں نے رو کر مار ڈالا جبکہ اٹھارہویں مرتیہ میں پوروج نے کرا پیر چڑھا تب یہ دونوں بھائی بناڑے میرے سامنے سے بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے جبکہ میں نے پہاڑ کے چاروں طرف آنک لگا کر دیکھا یہی تب وہاں سے کو دروازہ کا میں جا بسے۔

جوابی

یا کو کاہو بھیسند پاپو | کرن ایدرو بیان بھی آویا | یہ چر چلی ما چھل کرے | اکاہو کو نہیں جانا پڑے
 اس واسطے اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ جس میں ہم لوگوں کی لاج رہے یہ بات سنکر حکم اگرچہ اجماع سے بولا کہ شیاہ اور برام
 کیا مان بن جن سے تم اتنا درتے ہو میں انکو بھی طرح جانتا ہوں کہ برندن بنین نایح گا کر گنوین چرایا کرتے تھے وہ بالک گنوار لڑائی کا مال
 کیا جانتے ہیں تم کسی بات کی چغتاست کرو کرشن اور برام کو جدہ سببوں سمیت آج ہم اکیلا ہٹا دینگے اور باہر چیت رلم اگرچہ انکو اس
 طرح سمجھا کر گھر چلا آیا اور شہسپاں اور جہسند نے اس میں بہت تدبیریں بکار کر تیری فکر کے ساتھ وہ رات کاٹی پر ات سے وہ دونوں
 اور دھرات نکالنے کی تیاری کرنے لگے اور اُدھر جا بھیٹھا کے وہاں منگلا چار اور بواہ کے کام ہونے لگے اور ذرات
 برادرسی کی عورتوں نے رکنی کو اچھا گنا اور کپڑا پہنا کر دنوں کی طرح بنایا جب چار گھڑی دن رہے بہت برہمی جو اس دن مون پر
 رکھے تھیں رکنی کو ہزار سیلیوں سمیت ساتھ لے کر گاتی بجاتی دیسی جی کی پوجا کرنے کے واسطے چلین تب راجہ شہسپاں نے
 یہ حال سنکر اس ڈر سے کہ شری کرشن چندر رکنی کو زبردستی اٹھانے جاوین چاس ہزار شور میرا سکی رچھا کرنے کے
 واسطے ساتھ کر دیے وہ لوگ بہت طرح کے ہتھیار لے کر اچھا گنا کے ساتھ چلے اس وقت رکنی سیلیوں کے ہتھ میں
 دھیرے دھیرے ہنس رُوپی چال چلتے ہوئے کیسی سنکر معلوم ہوتی تھی جیسے چندر ماتا رُون میں شو بھاوتیا ہوا اور شہسپاں اور
 جہسند کے شور میرا کالے کالے کپڑے پہنے اسکو چاروں طرف گھیرے ہوئے شیاہ گٹھا کی طرح معلوم ہو کر پچ میں رکنی کے
 کان کا جڑاؤ بالابلی کی طرح چمکتا تھا رکنی نے مندر میں پوچھ کر دیسی جی کا چرن دھویا اور بدھ کے ساتھ پوجا کر کے
 ہاتھ جوڑ کر بنے کیا۔

دوہا

بالاپن تے کرت ہوں یہ بدھان سے سیو | جو تم سا بنی گور ہوں مان ت پھل دیو |

یہ بات سنتے ہی دوسری استریوں نے جو رکنی جی کے ساتھ تھیں ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اسی بسکا مانا ایسی کر پارو کہ جس میں راج و لاری کا منور
 پورا ہو جبکہ پوجا اور پرکار کرنے اور براہمن کھلانے کے سچے رکنی چندر رکنی جیسے پرکاش سے اندھیرا جبراً ہو جاتا تھا رومی کی بندسی لگا کر
 مندر سے باہر نکلی اسوقت وہ مرگ دوجنی ایسی سنکر معلوم ہوتی تھی جیسے ہزاروں رت کا دیو کی استری بچاؤ ہو جائیں۔

دوہا

تا دن رکنی پر ات تے دھرے ہتی برت مون | پوجا کر چھب سے چلی برن سکے کب کون |

اسی راجا پر چھب جسوقت وہ دہا سنکر ہی شیاہ سنکر کے ملنے کی آسا لگائے ہوئے رُوپی چال سے دھیرے دھیرے سیلیوں سمیت
 راج مندر کی طرف آنے لگی اسی طرف شری کرشن چندر آندکند بھی تیون لوک کی سنکر تانی دھارن کیے ہوئے اکیلے رتھ پر
 بیٹھے دان آپہنچے۔

دوہا

پون گور چھب سون چلی ایک کت اکل سے | سن پیاری آئے ہری دیکھو دھو جا پر سے |

یہ بات سنتے ہی رکنی جی نے گلوگھٹ اٹھا کر سکرانے ہوئے رتو کی طرف دیکھا ویسے سب شور پیر رکھواری کرنے والے وہ تڑپتی چتون اور ہند
شکان دیکھتے ہی ایسے بیہوش ہو گئے کہ ہتھیار اُنکے ہاتھ سے گر پڑے۔

سورنٹو

بھر گئی دھنکھڑھا ہے چلا آئین بانڈہ سے کے
کوچن بان جلا سے مارے پر جوت رہے

اسی وقت شری کرشن نے اپنا رتو سکیوں کے ٹھنڈین ایجا کر رکنی جی کے پاس کھڑا کر دیا ویسے راجھاری نے جانی ہوئی ہاتھ بڑھا کر موہنا
پیارے سے ملنا چاہا ویسے شام شندر نے بائیں ہاتھ سے رکنی جی کا ہاتھ پکڑا اپنے رتو پر بٹھال لیا اور سنگھ بجا کر رتو اپنا
دہان سے بانگا۔

رتو پر بیٹھا کرے جانا شری کرشن جی کا رکنی جی کو دو ارکا کی طرف



جوبانی

کانپت گات سچ من بیماری | چھارے سے ہر سنگ سدھاری | بیون برائی جوڑے کیہ | کرشن چندر سے کوئے کہیند
اسنی گھنا سنا کر شکہ دیو جی کوئے کہ اور اجا پر بھیت رکنی نے اپنے برت اور پوہا کا پھل پا کر کھلا سب سچی بھول گئی اور راجا جو سکند
شہ پال کے شور پیروں سے پکڑ نہیں بن پڑا شری کرشن جی ان لوگوں کے پیچ میں سے اس طرح رکنی جی کوئے کہ چلے گئے جس میں سنگھ
سیاروں کے طول میں سے اپنا شکار لے کر بے خون چلا جاتا ہے جب کہ دیان سے بارہ کو س پر شری کرشن جی کا رتو جا پہنچا

تب وہ شوریر لوگ ہوش میں آکر اُنکے پیچھے دوڑے۔

دوہا | ایسی بدھ کنیا ہری جیسی پرلٹ پر بات | سب را جا سنکر گڑھے من ہی من پھنات |

جب بلرام جی نے دیکھا کہ شیاام سُندر رُکنی کو رتہ پریشیا کر دوارکا کی طن پلے جانے ہیں تب وہ اپنی فوج سبکر دشمنوں سے لڑنے کے واسطے شری کرشن جی کے پاس جا پہنچے اور شری کرشن جی نے رُکنی جی کو ڈر سے گھبرائی ہوئی دیکھا کہ کہا کہ اسی پران پیاری اب تو کسی بات کا سُوج ست کر دوارکا میں پہنچتے ہی شاستر کے موافق تجھ سے بواہ کر کے تیرا منور تو پورا کر دنگا جب شیاام سُندر نے اس طرح دھیرج دے کر اپنے گلے کی مالا رُکنی کو بناد دی تب اُسکا ڈر چھوٹ گیا۔

ادھیانے چوٹاں۔ جدہ کرناجر اسکندہ اور رُکم اگر ج کا شیاام اور بلرام سے

شکلہ یو جی نے کہا کہ اسی را جا پر بھیت جب شیاام سُندر رُکنی کو اس طرح ہرے گئے اور یہ حال شیاام نے سنا تب جہاں بندہ اور زنت بکراؤک سب برات وائے را جا اپنی اپنی فوج ساتھ لے کر شری کرشن کے پیچھے چڑھ دوڑے اور آپس میں کہنے لگے کہ بُب شرم کی بات ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے شری کرشن جا دو زبردستی رُکنی کو ہر لجا دے جبکہ یہ چچا آپس میں کرتے ہوئے شری کرشن جی کے رتو کے پاس پہنچتے تب لٹکار کر کہا کہ تم دونوں بجائی کہاں بھاگے جاتے ہو کھڑے ہو کر ہمارے ساتھ لڑائی کرو جو چھتری اور شوریر ہیں وہ لڑائی میں پتھر نہیں دکھلائے یہ بات سنتے ہی بلرام جی نے اپنی فوج سمیت پیر کر ان لوگوں سے ایسا جدہ کیا کہ دونوں طن سے تہمتیا چل کر فون کی ندی بننے لگی ایسا بھاری جدہ دیکھا کہ رُکنی گھبرا گئی اور بڑے سُوج سے من میں کہنے لگی کہ دیکھو میرے واسطے شیاام اور بلرام اتنا ڈر پاتے ہیں اسی پریشور یہ سب دشمن کب تک لڑینگے اور اتنی فوج کس طرح ماری جائے گی جب رُکنی اس طرح بہت باتیں بچا کر مارے ڈر کے کاٹنے لگی تب بھکتہ اتوا تر جامی نے اُس سے کہا کہ تو میری مہاجان بوجھ کر آتا کیوں دیتی ہو دھیرج رکھو اسی ایک ساعت میں یہ سب دشمن اس طرح ناش ہو جائینگے کہ اس طرح سُوج کے نکلنے سے ستارے نہیں دکھلائی دیتے جب کہ شیاام سُندر کے سمجھانے پر بھی راج ڈلاری کا ڈر نہیں چھوٹا تب اُنھوں نے آپ لڑنا اچھت بنجان کر تو اپنا رن بھوم سے الگ لے جا کر کھڑا کر دیا اور لڑائی کا تماشہ دیکھنے لگے۔

دوہا

جا دو اُسرن سے لات ہوت ہما سنکر ام | تھارے دیکھت کرشن ہیں جدہ کرت بلرام |

اُسوقت بلرام جی نے کُودھ کر کے ل اور مومل اپنا اٹھا لیا اور بڑے شوریر اور ہاتھی اور گھوڑوں کو اُس سے مارنے لگے جس طرح کسان لوگ کھیت کاٹ ڈالتے ہیں اسی طرح بلرام جی نے ساعت بھر میں بہت فوج دشمنوں کی مار گرائی جب کہ جہاں بندہ آؤک راجون نے یہ حال اپنی فوج کا دیکھا تب رن بھوم سے جھاگ کر شیاام کے پاس چلے آئے اتنی کھٹا کھٹا شکلہ یو جی نے کہا کہ اسی را جا پر بھیت اُسوقت دیونا لوگ اپنے اپنے بوانوں پر بلرام جی پر پھیل برسا کر اُنکی اُشت کرنے لگے جب کہ را جا شعیبان نے یہ ڈر دشا اپنے ساتھ دوائے راجون کی دیکھتی تب مارے سُوج اور شرم کے سُخو ساکاند ہو گیا اور جہاں بندہ سے رو کر کہا کہ اسی ہمارا رُکنی جی کو شری کرشن چندر زبردستی اٹھالے گئے اور لڑائی میں جی ہم لوگوں سے کچھ نہ بن پڑا اس لیے بھوم سے مارے شرم کے کسی کو سُخو دکھا یا نہیں جاتا اے یہ کانگ میرا تمام عمر نہ چھوٹے گا اس سے کہو تو میں بھی لڑ کر مر جاؤں۔

چوہائی	
انات رہون کروں بن باسا	سہون جوگ چھاڑ سب آسا
<p>یہ بات سن کر ہندو نے کہا کہ ہمارا بن آپ ایسے کیانی کو بن کیا سمجھاؤں بدھ مان لوگ مان اور لاہر میں دکھ اور سکون کر کے سب باتوں کو پڑھ کر کے آدھین سمجھنے میں جس طرح کاٹھکی تیلی کو مداری پچا تاہی اسی طرح سب جوہوں کے کرنا دھرتانا۔ این ہی ہو کر جو چاہنے میں سو کرتے ہیں اسلئے دکھ اور سکون کو برابر جان کر سنساری ہو کر اپنے کی طرح سمجھنا چاہیے دیکھو اسی طرح میں بھی سترہ مرتبہ اسے مار گیا لیکن کچھ ادا اس نہیں ہوا اب اٹھارہویں مرتبہ یہ دونوں بھائی میرے سامنے سے بھاگ گئے تب میں نے کچھ خوشی بھی نہیں کی نہ معلوم یہ دونوں کون ایسے بلوان اور پرتاپی اوزار ہیں جن سے کوئی حبت نہیں سکتا۔</p>	
دو ما	
سکھ پاچھے دکھ ہوت ہو ہی جلت کی ریت	کھون رن میں مار ہر کھون رن میں جیت
<p>اس لیے اس وقت ٹال دینا مناسب ہے جس طرح اٹھارہویں مرتبہ میرا منور تھا اسی طرح تم بھی جیتے رہو گے تو ایک دن تمہاری بھی اچھا پوری ہو جائے گی جبکہ اس طرح سمجھانے سے ششپال کو دھیرج ہوا تب وہ اور سب راجاؤں کے ساتھی فوج سمیت جو جیتے اور گھاٹ لکے تھے اپنے اپنے دیش کو چلے گئے اور جڈنسیوں نے سب مال کوٹ کر دیا اور کابین بھج دیا۔</p>	
دو ما	
اجت ہو کر پھیلو ماراں ششپال	سب راجن کو جیت کر کوچ کیون لال
<p>جب کہ رگم گنچ نے ہر ہندو آدمی کے بھاگ آنے کا حال سنا تب بہت کر دھ میں ہو کر اپنی سما میں آ بیٹھا اور سب لوگوں کو جو دمان ہوئے آئے تھے بڑی آواز سے سنا کر کہنے لگا کہ یہ کون نیا دی کی بات ہے کہ میری بہن کو زبردستی کرشن چندرا اٹھائے جاوین جب تک سپرے بہن میں جان ہر تب تک رکھنی کو نہیں ہے جانے دوں گا اب میں بہرین کرنا ہوں کہ اچھی جا کر دوں بھائیوں کو مارنے یا جیتا پکڑنے کے پیچھے رکھنی کو نہ لے آؤں تو اپنا نام رگم نہ رکھ کر گندن پور میں کسی کو اپنا منو نہ دکھلاؤں ایسا لکھ کر ایک اچھوہنی دل ساتو لے کر شیام اور بلرام کے پیچھے چڑھ دوڑا اور وہ میں اپنے سینا پتروں سے کہا کہ تم لوگ جڈنسیوں کو مارو میں اپنا تمہارے کو بڑھا کر کرشن کو جیتا پکڑنے جاتا ہوں یہ بات سنتے ہی اسکی فوج جڈنسیوں سے جو بلرام جی کے ساتھی تھے لڑنے لگی اور رگم نے اپنا تمہارے بڑھا کر شیام سندھ سے لٹکار کر کہا کہ اچھا دو کمان بھاگا جاتا ہے جگو کچھ سامنہ ہو تو ایک ساعت ٹھہر کر میرے ساتھ لڑائی کر جگو ہر ہندو اور ششپال آدمی نہ سمجھنا جس طرح گوگل اور برندا میں اب ہیرن کا گورس چڑھا کر کہا یا کرتا تھا اسی طرح جگو بھی برجاسی اہیر سمجھ کر میری بہن چڑھائے بھاگا جگو اس بات کا کچھ ڈرنہیں ہوا کہ رکھنی مجھ ایسے پرتاپی اور شوہر بیرون کی بہن کو زبردستی اٹھا لے پھر آج تک تو نے راجا جیشمک کا نام ہی نہیں سنا جو ایسی انیت کی بات کی جو لوگ تیرے سامنے سے بھاگ گئے ہیں وہ جیتے نہ تھے اب میرے سامنے سے جگو جیتا پچ کر جانا بہت مشکل ہے۔ جب کہ اسی طرح سے سمت ہی باتیں غور سے بھری ہوئی رگم نے لکھتے سے بان شیام سندھ پر چلائے تب دور کا نامہ نے اپنے بان سے اُسکے بان کاٹ ڈالے پھر شری کرشن جی نے چار بان سے چاروں ٹھوڑے اُسکے رتھ کے مار کر ایک بان سے رتھوان کو بے ہوش کر دیا اور ایک بان سے رتھ کی دھواڑا کر دیا۔</p>	

بان سے دھنکم اسکا کاٹ ڈالا جبکہ رگم نے چھوٹے چھوٹے گدا دارک بہت طرح کے ہتھیار شہام سند پر چلائے اور ان ہتھیار دن کو بھی شہام اور بلرام نے اپنے بانوں سے کاٹ ڈالا اور کوئی ہتھیار اسکا شہری کرشن جی کے نہیں لگتا وہ اس طرح کر دھ کر کے ڈھال اور تلوار لیے ہوئے رعو سے اپنے گورد کر ندان بہاری پھینکا کہ جس طرح پنکا آب جلنے کے واسطے چراغ پر جا کر گزرا ہاڑھیے پورے گا گڈر ماتی پھینکتا ہی تب شہام سندرنے اسکی ڈھال تلوار ہی بان سے کاٹ کر گرا دی۔

دو ما

شہام اور سر کو پتے ماکن پر بھڑ بھڑا تو رگم ہتھ کے کارنے بو کو کنگ خ ما خرا
 جب شہری کرشن چندر نے تلکی تلوار لیے ہوئے رعو سے گورد رگم کا سر کاٹنا چاہا تب رگم نے یہ حال اپنے بھائی کا دیکھ کر ڈرتی اور کا پستی ہوئی ہر جنون پلگڑی اور روتی ہوئی مخر جوڑ کر پئی۔

چوپالی

مادوت، ہتھیار سیر و
 منہن جانے کو ڈھم ڈھنت
 جھانڈو ماتھو تھارو جیسر
 جگت بہت پر گئے بگلو نت
 سدر کو اندھ کہا یہ جانے
 یہ جڑ کا تعین پہ جانے
 چھی پت کو مانگو مانے
 دین دیاں جگ تعین بھانے
 میں دین ہو کر گئی ہوں کہ اے دہنا تھو جس طرح آپ لیسدر جی کو پیارا جاتے ہیں اسی طرح میرا بھائی بھی جھکو پیارا ہے جس طرح کبانی لوگ بالک اور بوٹے اور ٹورے کے برابر چکر دھیران نہیں کرنے ڈر بچن اٹھاتے کے بھونکنے کے برابر سمجھتے ہیں اسی طرح آپ بھی میرے بھائی کو ٹور ٹھو سمجھ کر اسکا پران بچاؤ اور ان دیکھیے جو آپ اسکو مار ڈالینگے تو میرے باپ کو جو تھار بھلتا ہے بڑا دکھ ہو گا اور یہ بات سنسا رہیں پرکھو کہ جہاں تمہارے چرن جاتے ہیں وہاں سب کو شکم لٹا ہے یہ بڑا شہرچ بھنا چاہیے کہ راجا بھینٹک تھا اسے ہو کر تیر کا شوگ اٹھاوے۔

چوپالی

اندھ بھیک پر بھو مو کو دیکھے
 آنا جس جگ میں سے لیجے

دو ما

جو تم باکو مار جو ماکن پر بھڑ بھڑا راج
 تو مو کو سب سرشت میں آگس ہو یہ آج

اور راجا پر بھیت یہ بات سننے اور کہنی کی دسا دیکھنے سے شہام سندرنے پران لینا رگم کا چھوڑ کر جیسے اپنے رعو ان کو اشارے سے بتایا ویسے رگم کی پکڑی اٹا کر ماتھو اسکا بانڈھ دیا اور مو بھڑا اور ڈاڑھی اور سر کے بالی موند کر اور سات چولی رکھ کر اسے اپنے سر تعین بانڈھ لیا اتنی کتھا سننا کر شکر بوجی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت اور شہری کرشن جی نے رگم کی یہ ڈر دنا کی اور دھر بلرام جی فری اسکی مار کر ڈر بھگا کر بڈھنسیوں کو ساتھ لیے ہوئے اس طرح تری توخی سے موہن پیار سے کے پاس جا پونچے جس طرح ایرادت ماضی کل بن کر وندر کو توڑنا چلا آتا ہے جب رگم کو بندھا دیکھ کر سب بڈھنسی ہنسنے لگے تب لیسدر جی نے شہری کرشن جی سے کہا کہ اے بھائی رگم سے تو بھول ہوئی تھی لیکن تم نے بھی اچھا نہیں کیا جو اپنے سائے کا سر بوندہ دیکھو بانڈھ رکھا ہو اس طرح کے بیٹے سے رگم کا مڑا ہی اچھا تھا جو یہ لڑائی میں سنکر مارا جاتا تو اسپر لوگ ماقون ہا تو اے اٹھا کر سوگ میں سے جاتین

اب تمہاری سوچ بھی اسکا پرسنگ خوشی سے نہ کرے گی۔

چوبالی		بانڈیویاہ کری بدھ توڑی	
اب ہم سے کو کرے سنگائی	جڈگل کو تم لیک لکھائی	پوتم کرشن سنگائی توڑی	
دوہا			
اب یا کی گت دیکو کے من میں آوے تر اس		نار آینی ہوے جو سوؤ نہ آوے پاس	

اس لیے جس وقت رُکم تمہارے سامنے لڑنے آیا تھا اسی وقت اسکو سمجھا کر بد کر دینا اچت تھا اٹھ ستر اور نائے درون کو پر ادھ کرنے پر بھی ما زنا اور بانڈیویاہ چاہیے تم نے پر ان لینے سے ہی زیادہ دند اسکو دیا اب اسے زیادہ بانڈیویاہ رکھنے سے کیا فائدہ نکلے گا یہ اپنے بھائی کی شستے ہی شری کرشن جی نے رُکم کو چھوڑ دیا تب بلد یوجی نے اُسے بہت دھیرج دے کر جانے کے واسطے کہا اور کئی جی سے بولے کہ اگر بھگاری تیرے بھائی کی جو یہ گت ہوئی اسمین کچھ دوش نہ یا م سندر کا نہیں ہے یہ سب اسکے پھلے جنم کے کرموں کا بیل تھا چھتریوں کا یہ دھرم ہے کہ پر توئی اور روپیہ اور آستری کے واسطے اس میں جھگڑا کرتے ہیں جب کہ دو آدمی لڑنے کے تب نہیں ایک جیت کر دوسرا ضرور مارے گا کرم کا لکھا ہو کسی طرح نہیں بنتا جو کچھ رُکم کے بھاگ میں لکھا تھا وہ ہوا اور سار میں جسے جنم پایا وہ ضرور ڈکھ اور سکھ اٹھاتا ہے اور جیو اتما ہمیشہ امرہ کرکھی نہیں مرنے یا یہ بدن ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس واسطے بدن کی ڈر دسا ہونے سے جیو اتما کی نند نہیں ہوتی اس لیے رُڈنا اپنا بند کر کے یہ سب ڈکھ رُکم کی پر ادھ سے سمجھو۔ یہ بات سمجھانے سے رُکمنی اپنے من کو دھیرج دے کر چپ ہو رہی اور رُکم نے بد اہوتے وقت اپنا شری کرشن جی کے چرنوں پر لکھنے کہا کہ اگر دینا تمہیں آپ کی مہانتیں جانتا تھا اس لیے مجھ سے پر ادھ ہوا اب دیاں ہو کر اسکو چھانچے جب کہ برہما اور مہا دیو جی آدک دیو تا آپ کو نہیں پہچان سکتے تو میری کیا سام تھو ہے جو آپ کی مہا کو جان سکون اسی طرح بہت بنتی اور استت کر کے رُکم دنان سے بد اہوا۔

دوہا		کے سندی سین میں گئے جیٹھ کی لاج	
اب بلبب کیون کرت ہو مانگور تھو بر جراج			
یہ نسا رُکمنی جی کی بھگلی شری کرشن جی نے رُکم اپنا دورا کی طرف مانگ دیا اور رُکم اپنی پر لیک کے موافق راج مند پر نہیں گیا اور گندن پُر کے پاس بھوج کٹ نام دوسرا شہر بسا کر وہاں رہا اور راج بھیشمک سے من میں دشمنی کر کے اپنی استری اور تیرن کو وہاں بلا بھیجا جبکہ شیا م اور بلرام دورا کا پڑی کے پاس پہنچے تب راجا گر سین اور بسدیو آدک بڑی خوشی سے شہر کے باہر آکر آد پور پک انکو لو لے گئے اور سب دورا کا باسیوں نے اپنے اپنے دروازوں پر سنگلا چار نما کر ڈالی کی۔			

دوہا		پر پاسی پڑ پھلت مٹے آند آرنہ سماے	
پر پاست شری دورا کا جڈ پت پونچے آے		پر پاسی پڑ پھلت مٹے آند آرنہ سماے	
جب کہ دورا کا نامو اسی طرح سب کو سکھ دیتے ہوئے اپنے دروازے پر پہنچے تب دیو کی جی نے بہت استریوں سمیت دنان آکر اپنے گل کی ریت کی اور رُکمنی جی کی سندنائی دیکتے ہی بڑی خوشی سے انکو اور موہن پیار سے کو محل میں نے نہیں اور			

راجا اگرسین اور بسد بوجی نے اسی دن گرگ پر دہت کو بلا کر بواہ کی ساعت بوجھی جبکہ گرگ سن نے اچھی لگن بواہ کی بتلائی تب راجا اگرسین نے اپنے منتر یوں کو بواہ کی تیاری کا حکم دے کر رُدر جو دھن آدک بہت راجون کے یہاں نیوتہ مجید یا جب کہ راجا جینیشاک نے جو اپنی کینا شیا م سندر کو بواہناجا ہتا تھا اور دو رکامین بواہ ہونے کی تیاری سستی تب اُس نے بڑی خوشی سے اپنے من میں کینا دان کا ستم لپ کیا اور بہت سے رتن آدک کینا اور کپڑا اور ماتھی اور گھوڑے اور تھو اور پالکی اور داسی اور داس اپنے پر دہت کے ساتھ دو رکا پڑی میں بسد بوجی کے پاس مجید یہے اور اپنی ہنتی کینا بھیجی جب کہ دو رکامین اُدھر دس دس کے راجا نیوتہ کرنے کے واسطے آکر اکٹھا ہوئے تب ادھر سے یہ پڑوہت سب سامان جینر کالے کرومان جاہو پنچا تو ایسی بھیر اور سوبھا دو رکامین ہوئی کہ جسکا حال برن نہیں ہو سکتا جب کہ بواہ کے دن کیلے کے کیمھے گاڑ کر نخلی چند وارتن جنت با زہا لیا ادا خوشبو دار پھول اور نورتن کی بندن وار بانہد حکم تو یوں سے چوک پُر کر مند و اتیار ہوا تب راجا اگرسین آدک نے موبن پارسے اور رُکنی جی کو اچھا اچھا کینا کپڑا پینا کر جو اُدھو کی پر بیٹھال دیا جبکہ بڑے بڑے جُدھنسی اور ناتے دار راجا لوگ دمان آکر چارون طرفن بیٹھے اور شری بر حما جی اور شری ہما دیو جی اور کپیر آدک سب دیوتا اپنا اپنا روپ بدن کر وہ منگلا چار دیکھنے کے واسطے دمان آکر جمع ہوئے تب گرگ پر دہت نے تاستر کے موافق شری کرشن جی کا بواہ شری رُکنی جی کے راتھ کر دیا اور اُنکو سنا نور پھرایا۔

چوپائی

پندت تمان بید دھن کون	ملکن سنگ پر بھو بھانور پورین	ادھول نفیری بہت بجا وین	ہر کین دیوسن بر ما وین
سدھ سادھ چان گندھرب	اتر دھیان ہوسے دیکھین ہر	چڑھ بوان سب ماتھ جھکا وین	دیو بدھو سب منگل کما وین
پاتھ دھرتے پر بھو بھانور پاری	بائین رنگ رُکنی بیٹھاری	کھولت کنگن کرشن مزاری	ایسے رسم ریت بستاناری
ات آندری جو جگ دیشا	ہر کھو ہر کھو سب دیشہ اشیشا	کرشن رُکنی جوڑی جویں	یہ چرتسن اہت پویں

اسوقت استریان سب منگلا چا گیت گا کر اور اسپر آکاش میں بوانون پر نایح کر خوش ہوئی عیان اور گندھرب لوگ گانا سنا کر دیوتا لوگ بہت شج کے گئے رتن جنت دُولھا اور دُطن کو پینا کر آندھ مچاتے تھے جب بواہ ہو چکا تب راجا اگرسین نے براہمنوں کو بہت دان اور دھندا دے کر سمان پوربک بد کیا اور جاک اور مانگنے والوں کو سنا مانگا درب آدک دے کر اتنا دان دیا کہ اُنکو دوسری جگہ مانگنے کی اچھانین رہی اور سب جُدھنسی اور راجا لوگوں نے رویہ اور شرفی نیوتہ دے کر اچھے اچھے گئے اور کپڑے رُکنی کو پینا دیے اور راجا اگرسین نے سب نیوتہری راجا اور کُندن پُر کے براہمنوں کو جھا جوگ سمان پوربک بد کیا۔ اتنی کتھا سنا کر شکد بوجی بُوئے کہ اسی راجا اُس دن دو رکا پڑی اور تینوں لوگ میں ایسا آندھ سب کو پر اپت ہوا جسکا حال برن نہیں ہو سکتا اور رُکنی جی کے دو رکامین آنے سے سب چھوٹے اور بڑوں کے گھر میں بھی جی کا باس ہو گیا اور سب راجا اُن کے آدھین رہ کر اپنے اپنے دلش کی سوغات شیا م اور بلرام کو بیچنے لگے جو کوئی یہ کتھا رُکنی منگل کی سپے من سے کتا اور سنا ہوا اسکو جگت (نعمت دنیا) اور کت سب تیر تھون کے اسنان کرنے کا پھل ملتا ہے۔

ادھیائے پچیس - کتھا پُردن جی کے جنم کی

اتنی کتھا سنکر اجا پر بھیت نے پوچھا کہ اسی دن ناتھو کا مدیو کو شری ہما دیو جی نے کس طرح جلادیا تھا پتھا برن کچھ شکر دیو جی نے کہا کہ اسی راجا ایک دن شری ہما دیو جی کیلا اس پر پرت پریشور کے دیوان میں بیٹھے تھے اسوقت اچانک کا مدیو نے آکر آنگو ایسا ستایا کہ دیوان اٹکا بھوت گیا تب انھوں نے کرودھ کر کے اپنی نیرسری آنکھوں کو کا مدیو کی طرف اشارہ کیا تب وہ جل کر اٹھو گیا۔

دو ماہ کا مہی جب بشو ہنویو تب رت رحمت نہ دھیر	پت بن ات تلپت پھری بہرے جل سریرا
چوپالی	گنت گنت کہہ پاہت مرے

جب کہ بولا ناتھو نے اسکی یہ دشا دیکھی تب دیا اور کر پارکے کہا کہ اسی وقت تو سوچ مت کر کچھ دنوں کے بعد شری کرشن اوتارین کا مدیو شری رکنی جی کے گرجے سے پیدا ہو کر شمبر دیت کے گھر آوے گا اس سے تو شمبر دیت کے گھر جا کر سوئین بنانے کے واسطے وہاں رہ سوامی وہاں مل کر تجکو سلو دے گا جب یہ سنکر رت کو دھیرج ہوا تب وہ مایا کی بوجھ سے استری کا روپ بنا کر اس دیت کے گھر چلی گئی اور سوئین بنانے کے واسطے لکھا بنا کر اپنے پت کے ملنے کی آسا میں رہنے لگی اور پریشور کی اگیا اٹسا کا مدیو نے شری رکنی جی کے گرجے سے جنم لیا وہ لڑکا شری کرشن کی صورت ایسا سنکر پیدا ہوا کہ جسکو دیکھ کر شوریو دیونا بخت ہو جاتے تھے جب راجا کرشن اور بسدیو جی نے جوشیوں سے اسکی جنم لگن کا حال پوچھا تب پندون نے جنم کٹدی اسکی بنا کر کہا کہ اسی ہمارے پچا میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا سنکر تائی اور بل اور گن میں شری کرشن کی طرح ہوگا اور کچھ دن جل باس کرنے اور دشمن کو مارنے کے پیچھے اپنے مانا اور تباہی آئے گا جب کہ براہن لوگ اس لڑکے کا نام پُردن رکھکر اور دھنٹانے کر اپنے گھر چلے گئے تب بسدیو جی نے اپنے گل کی ریت کر کے منگلا چار منایا تب پریشور کی اچھا سے نارڈن نے شمبر دیت سے جا کر کہا کہ تو نہیں جانتا کہ کا مدیو تیرے دشمن نے پُردن نام سے شری کرشن چنر کے گھر جنم لیا ہے بارہ برس کی عمر میں وہ تجکو مارے گا جب ناہدس یہ لکھ کر ہم لوگ کو چلے گئے تب شمبر دیت نے پچا کہا کہ میں ابھی پُردن کو اٹھا لاکر سمدر میں ڈال دوں تو میرے من کی ختیا بھوت جاے یہ پچا رتے ہی شمبر اتر ہوا کا روپ بن کر دو رکامین آیا اور رکنی جی کے مندر میں جا کر سورا کے بھیت چلا گیا اور پُردن کو جو اٹھا رہ دن کا تھا وہاں سے اٹھا کر لے آکر اسی استری نے جو سو میں بیٹھی تھیں اسے لے جاتے نہیں دیکھا جب رکنی جی اپنا لڑکا سبچا پر نہ دیکھ کر رونے لگیں تب سب استریوں نے اس بات کا تعجب مانا اور شمبر دیت پُردن کو سمدر میں ڈال کر اپنے گھر چلا گیا اور شری کرشن جی کی اچھا سے پُردن کو ایک مچھلی نے نگل کر تین برس تک پیٹ میں رکھا جب ایک کیوٹ اس مچھلی کو جاں میں پھنسا کر شمبر دیت کے یہاں بھینٹ لے گیا تب اس مچھلی کا پیٹ پیرنے سے شیاام زندہ بہت سنکر ایک لڑکا جیسا ہوا نکلا وہ لوگ جب تعجب مان کر اسکو اس مایا روپی استری یعنی رت کے پاس لے گئے تب اس نے بڑی خوشی سے لڑکے کو لے لیا اور شمبر دیت سے چھپا کر اسکو پانے لگی کچھ دن کے بعد شمبر اترنے سے اسکو دیکھا تو اسکی سنکر تائی پر موبت ہو کر مایاوتی سے کہا کہ تو اسکو اچھی طرح پالن کر۔ انھیں دنوں نارڈن اس مایاوتی کے پاس جا کر ٹولے کہ یہ لڑکا کا مدیو نام سے پت ہے اور اسکی مائا رکنی اور باپ شری کرشن جی دو رکامین رہتے ہیں اور شمبر اترنے سے اسکو سورا سے پچا لاکر

سندر میں ڈان دیا تھا شری ماد جو جی کے آئیر باد سے جینارہ کرتیے پاس پہنچا ہی یہ ایسا لڑکپن بیان تھا کہ اور شمبر اسٹر کو مار کر تھے
دو رکامین بوجائے گا یہ بات کہنا رڈن چلے گئے اور رت یہ حال تھے ہی بہت خوش ہو کر بڑے پریم سے اسکو پالنے لگی جیون جیون وہ
لڑکا سیانا تا تھا تین جیون رت اپنے پت کی جا ہنار ہا دلون کسی تھی۔

چوپالی	اسٹوپر بھرسن جوگ بنا یو	مچھلی ماننہ کنت میں یا یو
--------	-------------------------	---------------------------

جب کہ پُر دن پانچ برس کے ہوئے تب بت انکو چھا چھا گنا اور کبڑا پنا کر ڈیکر ڈیکر اپنی آنکھوں کو سکر دینے لگی اور پُر دن اسکو اپنی
ماتا سمجھ کر ڈکون کی طرح تیا تیا کہتے تھے اور ما بونی کے ساتھ پت بھاؤ مان کر ڈلا اور پنا کھاتی تھی۔

دو دن ایسے ہی رالت رہی بہت ذما پت لاسے اچھو ورن سندر جھا شو بھا کئی نہ جاے
جب پُر دن نو برس کے ہو کر سب بھلا اور بڑا کھنے لگے تب انھوں نے ایک دن پایا دنی سے جو سنگار کر کے اُنکے ساتھ گیا جو کئی تھی
کہا کہ تم ہمارے پتا ہو کر ہم کو پت بھاؤ سے کیون دگیتی ہو یہ بات سن کر رت سکر اتی ہوئی ہوئی کہ اس کنت تم یہ کیا بات کہتے ہو
میں تمھاری آستری ہوں۔

دو دن	خیم لیو شری دور کا شمبر لیو جڑ اسے	اور دستھا جو تھی سو سب کئی بھاکے
-------	------------------------------------	----------------------------------

جب کہ پُر دن نے سب حال اپنے ضم اور وار لینے اور سندر میں ڈان لینے اور مچھلی کے نکل جانے کا مایا ونی سے کتاب اسنے رت کو اپنی
استری جان کر شمبر اسٹر کو اپنا دشمن سمجھا اسوقت مایا دنی ہوئی کہ اس کنت شری ماد دوسری کے آئیر باد سے میں اپنے منور کو پہنچی
لیکن شری رکنی جی تمھاری ماما اتا ڈکھ پانی ہو کہ یہ کبھی بچھڑے کے بچھڑ جانے سے لگو کو ڈکھ ہونا ہے اس واسطے اب تمھیں شمبر دیت کو
مار کر اپنے ماما اور پتا کو سکر دینا چاہیے لیکن یہ دیت مایا پتد بہت جانتا ہے اور تم نے اسی نام لڑائی کی کچھ بدیا نہیں پُر جی اس سے
تم وہ بدیا جو سے سیکھ لو۔

دو دن	میں یا کئی بدیا سکل تم کو دیون بتاے	جاتے شمبر اسٹری تم سے جیتو جاے
-------	-------------------------------------	--------------------------------

جب پُر دن نے بارہ برس کی عمر تک سب بان بدیا اور مایا پتد چھڑا دنی کے سیکھ لیا تب اپنے بدن میں لڑائی کی سادہ تھا کہ شمبر
کو ڈر بچنے لگے لگا جس میں اُس سے لڑائی ہو جب ایک دن پُر دن کھاتے ہوئے شمبر اسٹر کی سبھان چلے گئے تب اس دیت نے کسی
دوسرے سے کہا کہ میں نے اس بالک کو اپنا بیٹا کر کے پالا ہے یہ بات سن کر پُر دن ناں ٹھونک کر بڑے کر دھ سے بولے کہ بھلو اپنا
لڑکا ست سمجھو میں تمھارا دشمن ہوں مجھ سے لڑ کر میرا بل دیکھ لو یہ بات سن کر شمبر اسٹر ہنستا ہوا اپنے جسم دلوں سے بولا کہ دیکھو بھائی
بھیسے میں نے دو دھ پلا کر سانپ کو پالا ویسے میرے واسطے یہ پُر دن دوسرا سانپ پیدا ہوا یہ کہل شمبر اسٹر پُر دن سے بولا کہ اس
بیٹا کیا تیری موت آئی ہے جو ایسی کٹھور بائیں مجھ سے کٹا ہے تب پُر دن نے جواب دیا کہ میرا نام پُر دن ہے تم نے تو بھلو سندر
میں چھینک دیا تھا اور پراں لینا چلا تھا لیکن نار این جی کی کر با سے میں جیتا بیچ کر آج تم سے اپنا بدلہ لینے آیا ہوں جس طرح
تم نے اپنی موت کھ میں پالی تھی اسی طرح اب مجھ سے لڑائی کرو کوئی کسی کا باپ اور بیٹا نہیں ہوتا جلّت کی گت ہمیشہ
سے اسی طرح چلی آتی ہے یہ بات سن کر شمبر اسٹر پُر دن سے بولا کہ اسے اسٹی فوج سمیت پُر دن سے ڈرنے کے واسطے
شمبر کے باہر نکلا اور گدا ہا تم میں نے کر پُر دن سے لگا کر کولا کہ دیکھو اب پراں تیرا کون سچا تا ہے جب یہ کہل

شہر دیت نے پُر دمن پگدا چلائی اور پُر دمن نے اپنی گدا مارا اسکی گدا اگر ادی تب شہر اسنے اگن بان پُر دمن پر چھوڑا جبکہ اُسکو بھی پُر دمن نے
 بل بان مارا کھجا دیا تب شہر اسنے مجھلا کہ بہت طرح کے تھیما پُر دمن پر چلائے جب کہ پُر دمن نے وہ سب بھی کات کر گرا دیے تب دوزن
 آپس میں لپٹ کر گشتی لڑنے لگے جبکہ گشتی میں ہی پُر دمن نہیں مارے تب شہر دیت منتر کی بدیاسے اپنی تھیما برسانے لگا جبکہ پُر دمن نے
 اپنے منتر سے تھیما برسانا بھی بند کر دیا تب شہر دیت مایا کے بل سے پُر دمن کو اٹھا کر آکاش کی طرف لے آرا اُسوقت پُر دمن نے گڑو دھ کر کے
 ایک تلوار شہر دیت کے ایسی ماری کہ سر اُسکا بٹھے کی طرح کٹ کر زمین پر گر پڑا اور ساعت بحر میں اُسکی فوج کو بھی کات نکالا تب دیوتوں
 نے خوش ہو کر آکاش سے اپنی تھیماں برسائے اور ساری لوگ جو اسکے ڈر سے ہوم اور جگت وغیرہ دھرم کج نہیں کرنے پاتے تھے
 وہ بھی خوش ہوئے اور پُر دمن کی بت اہنت کر کے بولے کہ شری کرشن پکینتر نامہ کا سامنا کوئی نہیں کر سکتا تھا اب اُسکا بیٹا بھی
 ایسا بلوان پیدا ہوا جسکے برابر کوئی دوسرا شوہر سیرسا میں دکھلائی نہیں دیتا۔

	دو ما	
جو ایسوں دیکھتے نج ست کو بھگوان	کرتے من میں مدت ہوے تون لوک کھوان	

پُر دمن جی نے شہر اس کو مار کر شری کرشن جی کی دُمانی اُس نگر میں پھیر دی تب مایا وانی نے خوش ہو کر اپنا خاص روپ پرت کا بہت سُندار
 بارہ برس کی عمر کا بنا لیا اور اُن کھوئے میں اپنے پت سیت بیٹھ کر دو رکھیں گئی اُسوقت پُر دمن جی شام گھٹا ادرت چندرما کی طرح
 دونوں آپس میں کیسے سُندر معلوم ہوتے تھے جیسے کالی گنا میں بکلی شو بجا دیتی ہو جبکہ وہ دونوں رُکنی جی تھے اگن میں آکر اُن کھوٹے
 سے اتر کر کھڑے ہوئے تب سب استریاں شام سُندر کی جو پُر دمن جی کے ہر نے کے پیے یا ہی گئی تھیں پُر دمن جی کو جو شری کرشن جی
 برابر سُندر تھے دیکھ کر جنک اُٹھیں اور اُنکے من میں یہ خندہ ہوا کہ شری کرشن جی یہ نئی سُندری ادا کہیں سے لائے ہیں تب انھوں نے
 اُسکی سُندرتائی دیکھنے کے واسطے چاروں طرف سے آکر گھیر لیا اور یہ بعید کسی نے نہیں جانا کہ یہ پُر دمن اِن اُسوقت پُر دمن جی نے سب
 استریوں سے پوچھا کہ ہمارے ماما اور تیا کہاں ہیں جب یہ بات سُن کر سب استریوں کو تعجب معلوم ہوا تب انھوں نے پُر دمن جی کی طرف
 آنکھ اٹھا کر اچھی طرح دیکھا تو ہرک لٹا کا چٹوڑا کی چھائی پر نہیں دکھلائی دیا تب انھوں نے سمجھا کہ یہ شری کرشن جی نہیں ہیں کوئی دوسرا
 شخص ہے اور ہر کسی جی نے پُر دمن جی کا سُندر دیکھ کر اپنی سہیلیوں سے کہا کہ بڑا بھاگ اُس استری کا سمجھا جا ہے جسے ایسا سُندر بیٹا پیدا
 کیا اور یہ استری ہ سُندرتائی میں اس بالک کے برابر جو میرا بیٹا بھی جسکو کوئی چورے گیا اسی صورت کا تھا پریشور کی
 دیا اور میرے بھگ سے جو وہ لڑکا بیٹا ہو کر وہی یہ آیا ہو تو تعجب نہیں میرا بیٹا بھی رہتا تو اسی عمر کا ہوتا ایسا بچا کر رُکنی
 جی نے پُر دمن جی سے پوچھا۔

دو یا جنم بھو کہ کا نون میں کہا تمھارو نا ڈن	کون تمھارے مات پت کیوں آئے یہ ٹھانوں
--	--------------------------------------

یہ کہتے ہی رُکنی جی کو پریم پیدا ہوا اور اُنکی چھائی سے دو دھبہ نکلا اور بائیں آنکھ بچر کرنے لگی تب رُکنی جی کو شیوا تس ہوا کہ یہ میرا بیٹا ہے
 یہ بات سمجھتے ہی رُکنی جی نے چا کا کہ میں اُسکو گود میں اٹھا کر یار کروں لیکن بنا گیا اپنے سوا ہی کے ایسا اہت نجا نگر میں من شوچ
 بچا کر رہی تھیں کہ اُنکی وقت بسد یو اور دیو کی اور شری کرشن چندر نے دکان پہنچ کر یہ حال دیکھا جبکہ شری کرشن جی انترہا
 نے سب بعید جانے پر ہی کچھ حال پُر دمن کا کسی سے نہیں کہا تب اُنکی اچھا سے نار دمن نے دکان پہنچ کر سب حال پُر دمن کا

جیون کا بتوں کہ سنا یا اور رکنی جی سے بولے کہ یہ تمہارا بیٹا ہے یہ بات سنتے ہی رکنی جی نے دوڑ کر پُردن جی کو گود میں اٹھالیا اور سر اور منہ اٹکا چوم کر بلائیں لیں لیکن جس طرح پھڑے ہوئے بیٹے کے ملنے سے اما اور پتا کو خوشی ہوتی ہے اسی طرح رکنی جی کو خوشی ہوئی اور رکنی جی نے رت کو بھی اپنی گود میں اٹھا کر بہت پیار کیا۔

دو ما | دیکھو تیر بھلت بھی یا بدھ رکنی ما سے | ہر کھنجا کے چت کی دھکن کہی نہ جا سے

شہری کرشن جی بھی اپنے پتر اور پتوہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے شیاہ سندر انتر جامی سب حال جانتے تھے کہ میرا بیٹا شہیرا کے یہاں ہے لیکن اتنے دنوں تک انھوں نے یہ عہد رکنی جی سے نہیں کہا تھا جبکہ پُردن جی نے سراپنا ماتا اور پتا اور دودا اور دادی کے چرنوں پر رکھ کر اپنے بڑوں کو پھانسا تب سب نے اٹکوا شیش دے کر پیار کیا اور بہت ڈب آدک اُنکے ہاتھ سے دان اور چھنا دلورائی اور دارا کا پٹا سب استری پُرش اپنے اپنے گھر منگوا چار منا کر گئے لگے کہ بس دیونندن کا بڑا بھاگ ہے جو کھویا ہوا بیٹا ایک استری بہت سندر ہے اپنے ساتھ لے کر اُنکے گھر چلا آیا۔

دو ما | از ناری سو ہے سبے دیکھو پُردن روپ | بن دیکھے چمن نارین ایسے روپ اوپ

بس دیو جی نے اچھی لگن میں بڑی دھوم دھام سے پُردن جی کا بواہ رت کے ساتھ کر دیا۔ اتنی کھانسا کر شکد یو جی بولے کہ اے راجا پر بھیت اس طرح کا دیونے پُردن کا جنم لے کر اپنی استری رت کو شکو دیا تھا۔

ادھیائے چھپین - بواہ کرنا شہری کرشن جی کا جاموتی اور بہت بھاماسے

شکد یو جی نے کہا کہ اے راجا پر بھیت جن دنوں پُردن جی شہیرا کے یہاں تھے انہیں دنوں ستر راجت جڈنہی نے پہلے شہری کرشن جی کو سن کی جھوٹی چوری لگائی پھر مجھے سے شرمندہ ہو کر اپنی بیٹی اٹکوا بواہ دی اتنی بات سُنکر راج پر بھیت نے سہی کیا کہ اے راجا پانڈھان ستر راجت نے وہ من کمان سے پائی اور کس طرح شیاہ سندر کو چوری لگائی اور پھر کیوں اپنی لڑکی اٹکوا بواہ دی شکد یو جی بولے کہ ستر راجت تمام جڈنہی دوا کا پُرسی میں رہتا تھا جب کہ اُسے بہت دنوں تک سُورج دیوتا کا تپ اور دھیان سچے سن سے کیا تب سُورج بھگوان نے خوش ہو کر اٹکوا پنا اور پُرشن دیا اور بھنگ نام من اٹکو دے کر بولے کہ تم اس من کو میرے برابر مان کر ہر روز اٹکی پوجا بدر کے موافق کیا کرو تو تم سد اٹکے سے رہو گے اور جس نگر اور گھر میں یہ من رکھی وہاں روک اور دہر کسی کو نہو کر راج کی منگی نہیں پڑیگی اور جو کوئی سچے سن سے اٹکی پوجا اور ستر کرے گا اُسکے گھر دھ اور سدھ ہی رہے گی یہ لکھ سُورج دیوتا نے ستر دھیان ہو گئے اور ستر راجت وہ من اپنے گلے میں باندھ کر اپنے گھر چلا آیا اور خوشی سے اچھی ساعت پوچھ کر اُس من کو بہت اچھے جڑاؤ سنگھاسن پر رکھا اور اپنے نیم اور دھرم سے رہ کر ہر روز بدھ پُرباک اٹکی پوجا کرنے لگا اور پوجاؤ اس من کا ہاتھ جو کوئی شاستر کے موافق اٹکی پوجا کیا کرے اٹکو بیٹس میں سونا ہر روز وہ من دیا کرتی تھی جب کہ ستر راجت اُس من پوجنے کے پرتاب سے تھوڑے دنوں میں بڑا دھن دان ہو گیا تو دولت کے غور سے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھنے لگا ایک دن وہ اجمان کر کے بھنگ نام من اپنے گلے میں پہن کر شہری کرشن جی کی سجا میں پلا جبکہ جڈنہیوں نے جو وہاں بیٹھے تھے اُس من کا پرکاش سُورج کے برابر دیکھا تب وہ لوگ اٹکو سُورج بھکر شہری کرشن جی سے بولے کہ اے دورا کا نام آپ کا پرتاب اور جس سندر سُورج دیوتا آپ کے دُرشن کے واسطے آتے ہیں یہ بات جڈنہیوں سے

کی سنگدہ شری کرشن نے کہا کہ یہ سوچ دیوتا نہیں ہیں سترجت جاو نے سوچ دیوتا کا تپ کر کے سنگدہ بن اُسے پایا اور وہی من اپنے گلے میں پہنے ہوئے چلا آتا ہے جب کہ سترجت سما میں پہنچ کر جہان پر جاو لوگ چوڑ کھیل رہے تھے بیٹھا اور شری کرشن جی اور سب بدبھسی اُس من کی طرف دیکھنے لگے تب وہ اپنے من میں پتھر بھجکرو مان سے اُٹھ کر جلدی اپنے گھر چلا گیا اسی طرح کبھی کبھی سترجت وہ من اپنے گلے میں پہن کر وہاں جایا کرتا تھا ایک دن بدبھسیوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ اور ماراج یہ من سترجت سے لے کر راجا اگر سین کو دیکھیے کیونکہ سترجت کو یہ من سوجھانہیں دیتی یہ بات سنگدہ شری کرشن جی نے کسی وقت سترجت کی پرچھا لینے کے واسطے ہنس کر اُس سے کہا کہ راجا لوگ سب سے بڑے ہوتے ہیں اسلئے جسکے پاس جو چیز اچھی ہو وہ اُسے راجا کو بھینٹ دیدیوے تو ایسا کرنے سے لوگ اور لوگ دونوں بٹتے ہیں اسلئے تم یہ من راجا اگر سین کو چھین ہم بھی اپنا بڑا جانتے ہیں بھینٹ دے کر سنسار میں جس اُٹھاؤ یہ بات سنتے ہی سترجت جاو دلا کج کے بس ہو کر اُداس ہو گیا اور اس بات کا کچھ جواب نہ دے کر چپ ہو رہا اور انکو ڈنڈوت کر کے اپنے گھر چلا آیا کرشن بھگوان کی بچھا سے کہ سورج اور چند ما آدک سب دیوتوں کے مالک وہی ہیں اُسی دن سے جتنا کُن اُس من میں تھا وہ سب جاتا رہا اور سترجت نے گھر جا کر پر سین اپنے بھائی سے کہا کہ شیا م سندر نے یہ من راجا اگر سین کو دے دینے کے واسطے مجھ سے کہا تھا لیکن میں نے نہیں دیا یہ بات سنتے ہی پر سین سور کو نے دور کا ناتو پر گرو دھ کیا اور وہ من سترجت سے لے کر اپنے گلے میں باندھ لیا اور گھوڑے پر چڑھ کر جنگل میں شکار کھیلنے کو چلا گیا وہاں ایک ہرن کے پیچھے جو گھوڑا دوڑایا تو اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر پہاڑ کی کندرا کے پاس جہاں ایک شیر رہتا تھا جا پہنچا جیسے شیر نے گھوڑے کی ٹاپ سنی ویسے باہر نکل کر پر سین کو گھوڑا اور ہرن سمیت مار ڈالا جب وہ شیر پر سین کے گلے سے دو من لے کر اپنی کندرا میں آئے لگاتار جا موت یہ پتھر شری رام چندر جی کے بھگت نے وہاں پہنچ کر اُس شیر کو کندرا کے دروازے پر مار ڈالا اور وہ من لے لیا۔

دو ما	دا کے اک کنیا ہتی جا سنگدہ ری رُوپ	ما کے کھیلن کو دیو وہ من جا ا نوپ
<p>اُس من کی روکشی سے جا موت کا مکان جو اندھیری کندرا میں تھا اُنھوں پر دن کی طرح اُجیرا رہے لگا جب کہ پر سین کے ساتھ دالوں نے اکر سترجت سے کہا کہ تمہارے بھائی نے جنگل میں ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تو پر اسکا تباہت دھونڈھنے پر بھی نہیں ملا اس لیے ہم لوگ لاچار ہو کر چلے آئے یہ بات سنتے ہی سترجت نے بڑا سوچ کر کے اپنے من میں شبہہ کیا کہ شری کرشن جی نے سنگدہ من راجا اگر سین کو دینے کے واسطے مجھ سے کہا تھا سو میں نے انکو نہیں دیا اسلئے اُنھوں نے میرے بھائی کو جنگل میں مار کر وہ من لے لیا ہو گا سترجت اس بات کا سوچ اپنے من میں رکھ کر دن رات اُداس رہنے لگا لیکن شری کرشن جی کے ڈر سے یہ بات کہہ نہیں سکتا تھا ایک دن رات کو سترجت کی استری نے اُسکو اُداس دیکھ کر پوچھا۔</p>		

چوپانی	کہا کنت من سوچت بھاری	موسے بات بناؤ ساری
<p>یہ بات سنگدہ سترجت نے کہا کہ اسی پران پیاری استری کے پیٹ میں کوئی بات نہیں بچتی اور وہ سب حال اپنے گھر کا دوسرے سے کہہ دیتی ہے کچھ اپنا بھلا بڑا نہیں سمجھتی اسلئے اپنے من کا مجید جسمین کھٹکا ہو استری سے کہنا نہ چاہیے یہ بات سنتے ہی وہ جھٹلا کر بولی کہ میں نے کونسی بات تمہاری سنگدہ باہر کہدی تھی جو تم ایسا کہتے ہو کیا سب استری برابر ہوتی ہیں سنگدہ تم اپنے</p>		

اپنے من کا حال بھگو نہ بتاؤ گے تب تک میں آن جل نہ کر ذلی یہ بات سنکر شرجت نے لا چاری سے کہا کہ جھوٹ سچ کا حال پر مشور
 جانے لیکن میرے من میں ایک بات کا شبہ ہے وہ تجھ سے کتنا ہوں تو کسی سے اس بات کی چرچا نہ کرنا جب کہ اُسے کہا ہے اچھا کسی سے
 نہ کہو گی تب شرجت بولا کہ ایک دن شری کرشن جی نے مجھ سے سینک من راجا اگر سین کو دینے کے واسطے کہا تھا میں نے نہیں دیا اس سے
 بھگو ایسا معلوم ہونا ہے کہ انھوں نے پر سین کو جنگل میں مار کر وہ من لے لیا ہر دو سو سے کی سادہ تر نہیں ہے کہ میرے حال کو مار سکے شرجت
 یہ بات اپنی استری سے لکھو سونا لیکن اسکی استری رات بھر سچ بچا رہیں جاگتی رہ کر جب پر ات کا انھی تب اُسے اپنی نسکیوں اور
 داسیوں سے کہا کہ شری کرشن جی نے پر سین کو مار کر سینک من لے لیا ہے یہ بات میرے سواری نے مجھ سے رات کو کہی تھی لیکن تم
 لوگ کسی کے سامنے یہ چرچا نہ کرنا۔ اور اجا پر بھیت استر تو ن کے پت میں کوئی بات نہیں پختی اسلئے جب یہ چرچا ہوتے ہوتے پھیل گئی
 تب شری کرشن جی کے محل میں بھی جا کر کسی استری نے کہا کہ ایسی بات شرجت کی استری کہتی تھی تب یہ جھوٹا کھنگ سنکر شری
 کرشن جی کی استریاں آپس میں یہ چرچا اور سوچ کرنے لگیں تب انہیں سے کسی نے شری کرشن جی سے بھی کہا کہ ہمارا راج آپ کو شرجت
 اور اسکی استری پر سین کے مارنے اور سینک من لینے کا کھنگ لگاتی ہے۔

دونا	چون دس پہلی بات یہ جانت راجا رنگ	سو آیا اب کھیے جا سے سے کلنگ
------	----------------------------------	------------------------------

شبیام سند یہ جھوٹا کھنگ سنکر پہلے اپنے من میں اُداس ہو گئے پھر کچھ سوچ بچا کر راجا اگر سین کے پاس جہاں بسد یو جی اور برام جی
 آدک بیت سے جد ہنسی مٹھے تھے جا کر کہا کہ اسی ہمارا راج سب لوگ بھگو جھوٹا کھنگ لگاتے ہیں کہ شری کرشن نے پر سین کو جنگل میں مار کر
 سینک من لے لیا ہے آپ حکم دیجیے تو میں پر سین اور اُس من کا پتا لگا کر اپنا کھنگ چھڑاؤں جب راجا اگر سین یہ بات سنکر بھو
 نہیں پوسے تب شری کرشن جی دس بارہ جد ہنسی اور پر سین کے سیو کون کو خوشکار کھیتے وقت اس کے ساتھ بھے لیکر اُسے ڈھونڈنے
 نکلے جہاں جہاں پر سین نے ہرن کے پچے گھوڑا دوڑایا تھا وہاں گھوڑے کے ٹم کا نشان دیکھتے ہوئے چلے جب اُس جگہ جہاں پر سین اور
 اس کے گھوڑے کی لاش پڑی تھی پونچے تب وہاں شیر کے پاؤں کا نشان دیکھ کر جانا کہ شیر نے اسکو مار ڈالا لیکن اُس من کا پتا وہاں نہ ملا
 اس لیے موہن پیار سے جد ہنسیوں سمیت شیر کے پاؤں کا نشان دیکھتے ہوئے جب اس کندرا کے دروازے پر جہاں جا مونت
 رچھو رہتا تھا پونچے تب کیا دیکھا کہ شیر ہوا بڑا ہے لیکن من وہاں ہی نہیں دیکھ پڑتی یہ اچھا دیکھو کہ جد ہنسیوں نے شری کرشن جی
 سے کہا کہ ہمارا راج اس جنگل میں ایسا زبردست آدمی یا جانور کہاں سے آیا جو شیر کو مار کر اوزن کو لے کر اس کندرا میں گھس گیا ہم لوگوں
 نے اپنی سادہ تر پر سین کو ڈھونڈنا پر سین کے مارے جانے کا کچھ اس شیر کو لگا اب آپ کا جھوٹا کھنگ جھوٹ گیا
 اس لیے پھر چلیے یہ سنکر شری کرشن جی نے کہا کہ چلو اس کندرا میں گھس کر دیکھیں کہ شیر کو مار کر کون من کو لے گیا جد ہنسی
 آوے کہ ہمارا راج بھگو اس اندھیری کندرا میں جاتے ڈر لگتا ہے اس میں جا کر اپنا پران کون دے ہم آپ سے بھی بنے کرتے ہیں
 کہ اس بیگانگ گھما میں نہ جا کر دروازہ کو پھر چلیے ہم سب وہاں جا کر کہیں گے کہ شیر نے پر سین کو مار کر سینک من سے لیا
 اور اُس شیر کو نہ معلوم کون مار کر وہ من کندرا کے بھترے گیا یہ حال ہم لوگ اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں اس بات کے
 کہنے سے آپ کا کھنگ جھوٹ جاے گا جب مارے ڈر کے کوئی اُس کندرا میں نہیں گیا تب شبیام سند نے اپنے ساتھیوں سے
 کہا کہ میرا من سینک من میں لگایا ہے اسلئے میں کسی کا کچھ ڈر نہ رکھ کر آیا اس کندرا میں جا ہوں تم لوگ بارہ دن اسو وہاں کھری

دیکھنا جو میں بارہ دن تک اندر اسے باہر نکل آیا تو اچھا ہی نہیں تو یہاں کا حال گھر پر جا کر کہہ دینا۔

دو ما

دو ادس دن کی اودھ کر گئے تھان جدر اسے جادو جتنے سنگ تھے رہے دو اور پر چھاپے

اسی راجا شری کرشن جی نے اُس اندھیاری کنڈرا میں تو شری دور جا کر کیا دیکھا کہ ایک مکان اور باغ بہت اچھا جامونت کے ہنسنے کا وہاں بنا ہوا اور جامونتی نام اسکی بیٹی بہت سُندری وہ سن ہاتھوں لیے ہوئے پالنے میں بچھول رہی ہے اور جامونت سُور ہا ہے اور ایک دہسی اُسکے پالنے کے پاس بھی ہوئی ہے جیسے شری کرشن جی نے ہاتھ پڑھا کر سمنٹک میں لینا چاہا ویسے اُس دہسی نے جامونت کو پکارا اور جامونت نیند سے جاگ کر شری کرشن جی کے ساتھ کشتی اڑنے لگا ستائیس دن تک برابر دن رات جامونت نے شری کرشن جی کے ساتھ مل کر کھانے پینے کر کے بہت داؤن اور پیچ اپنے کے جب کوئی داؤن اُسکا دو اکا ناتھ پر نہیں چلا اور اڑتے اڑتے ہمارے ٹھوک اور پیاس کے سب زور اُسکا گھٹ گیا تب شری کرشن جی نے ایک ٹنگا جامونت کے ایسا مارا کہ وہ گھٹنے کے بل بیٹھ گیا سوقت وہ اپنے سن میں چار کونے لگا لکھ سوئے شری رام چندر جی اور گھن جی کے کوئی سنساری آدمی اتنی سامتو نہیں رکھتا جو ستائیس دن یہ سہ ساتھ اور کچھ جیت سکے اسلئے میری جان میں یہ شبام روپ شری رام چندر جی کا اومار معلوم ہوتے ہیں جنکے ساتھ اڑنے سے میری یہ دشنا ہو گئی۔ اتنی گتھا سنا کر تنگ دیو جی بولے کہ اسی راجا پر چھت جب جامونت کے ہر دے میں گیان کا پرکاش ہو کر اُسکو بشواس ہوا کہ یہ شری رام چندر کا اوتار ہیں تب شبام سندر جگت ہتھکاری اتر جامی نے خوش ہو کر اسی وقت شری رگھناتھ جی کا روپ دھر کر دہنکو بان لیے ہو سے جامونت کو درشن دیا جامونت وہ روپ دیکھتے ہی سانسٹانگ ڈنڈوت کر کے ہر چرفون پر گر پڑا اور پر مار کر اُنکے سامنے کھڑا ہو گیا اور بڑے پریم سے اُنکو ہن میں اُنسو پھر کر ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اسی دینا ناتھ سب جگت کی اُپت اور بان کرنے دے اتر جامی آپ نے بڑی دیا کی جو پرتموی کا جارا تارنے کے واسطے اومار لے کر مجکو اپنا درشن دیا مار دین مجھ سے کہہ گئے تھے کہ شری رام چندر جی شری کرشن جی کا اوتار ہے کرتیرے گھر پر آویئے اسلئے تریتا جگ سے یہاں رہ کر آپ کے درشن پانے کی آسا لگائے راہ دیکھتا تاج اپنے نمونہ کو پایا آپ تینوں لوک کی اُپت اور پالن کرنے دے ہو کہ سب سے پہلے تھے اور ہمارے ہونے کے بعد بھی سوا سے آپ نے اور کوئی دوسرا نہیں بنا ہے گا آپ ہمارا جادو شرتو کے بیٹے اور اُجو دھیا پڑی اور سب جگت کے راجا ہیں آپ کا ادا اور انت اور بید بید بھی نہیں جان سکتے اور سنلکھ چکر گدا پدم آپ کے ہتھیار ہیں اور سب طرح کا سنلکھ آپ کی کرپا سے جو دُن کو ملتا ہے اور آپ ہمیشہ اشد مورت رہتے ہیں کسی بات کا سُوح آپ کو نہیں ہوتا اور آپ سب کا منور تو ہوا کرنے دے ہیں تینوں لوک میں کسی کو ایسی سامتو نہیں ہے جو آپ کی مہا اور بید کو جانی سکے اور آپ شری گھن جت ستر ہن جی کے بڑے بھائی ہو کر شری سیتا ہمارا بی کے پت ایسے سُندر ہیں کہ کا دیو بھی آپ کے روپ پر مہت ہو جاتا ہے اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کی چھاتی پر نشین کرتے ہیں اور آپ نے ہمارا ہر شرتو اپنے باپ کی اگیا سے راج چھوڑ کر شری گھن جی اور شری سیتا ہمارا بی ہمت چودہ برس تک بن باس کیا اور بن میں بہت سے راجسون کو مار کر کھینٹورا اور ہر جگتوں کو سنلکھ دیا جب آپ نے سُونپکارا دن کی ہن کی ناک کاٹ کر کھرا اور ترو کھن اور ترسرا اول کو مار ڈالا تب راون جوگی کا بھیس بنا کر پنج بی میں آیا اور شری سیتا جی کو اکیلی دیکھ کر چھل سے ہر لے گیا اور اُسنے اپنے پاؤن میں آپ بسولا مارا جب سکر بھندر جو بان اپنے بھائی کے ڈر سے سیا گل تھا تمہاری شرن آیا تب

آپ نے بالی بندر ادھر می کو مار کر سگر لو کی چھا پوری کی اور شری ہندوان جی کو اپنا جلکت اور سیوک سمجھا انکو جس دیا جب آپ بڑی بھاری فوج ریچھا اور بندرون کی اپنے ساتھ لے کر سدر کنار سے پہنچے تب بھی کس برادن کا بھائی آپ کی نفرن آیا آپ نے اسکو لنگا پت کر دیا جب کہ سدر اگیان اور بھمان کی راہ سے آپ کے پاس نہیں آیا تب آپ کے کروہ کرنے سے سدر کا پانی کھولنے لگا اور سدر کے سب جو بیا گل ہو گئے یہ حال دیکھتے ہی سدر بنے پوریک آپ کے جنون پر اگر گڑا اور اپنا پر ادھ چھا کر انے کے واسطے ہاتھ جوڑ کر دولا کہ ہمارا ج آپ نے دشمن سب مجھے دے کر کرنا تو کیا یہ دین کن سنکر آپ سید دیا ل ہوے پھر آپ سدر میں پل بندھوا کر ریچھا اور بندرون کی فوج سمیت پارتر گئے اور راون کو گل پر ورا اور فوج سمیت مار کر بھیجی کس کو لنگا کارا ج دیا اور ستیا جی کو ساتھ لے کر اچھاپری میں آئے اور گیارہ ہزار برس دہان کارا ج کیا ان دنوں تریا جگ نہا تب سے آج میں تمہارا دشمن جو برہما آدک دیونوں کو جلدی دھیان میں نہیں ملتا یا کر اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا آپ دینا نا تو جس طرح دیا کر کے اپنے چرن ہمان لے آئے اسی طرح دیا ل ہو کر آنے کا کارن بتلائے یہ بات سنکر شیا م سدر نے کہا کہ اسی جامونت ہم تیری استت کرنے سے بہت خوش ہوے جو من تیری کینا نا تو میں لیے کھلتی ہے اسی من کی چوری ستراجت جا دونے مجھے لگائی ہے اسیلے میں اپنا کلناک چھڑانے کے واسطے ہی من لینے آیا ہوں مجھے دے دو یہ بات سنتے ہی جامونت نے نسا با جا کر مناسے خوش ہو کر بے کیا کہ اسی ہمارے جو میرے یہاں ایک سینٹک من اور دوسری جامونتی کینا دو من ہیں یہ دونوں آپ کی بھینٹ کرنا ہوں آپ دیا کر کے قبول کیجیے جس میں ہرا آدھا ہو یہ بات سنکر شیا م سدر بولے کہ بہت اچھا ہم نے تیرا کنا نا ملالیسے یہ بات جامونت نے سنی دیسے خوشی سے اپنی کینا تیری کرشن کو بواہ کروہ من جینو من دے دی - آئی کتھا سنا کر شری کرشن جی بولے کہ اسی پر کھپت اور تو شری کرشن جی ستیا سون دن جامونت سے بدھا ہو کر سینٹک من اور جامونتی کو ساتھ لے کر اپنے گھر چلے اور ادر جڈنیون نے جو میں دن تک انکی راہ دیکھی پھر نا امید ہو کر وہاں سے روتے اور پیتے دورا کا میں آئے جبکہ راجا اگر سین اور بسدیو آدک دورا کا باسیون نے یہ حال سنا تب سب چھوٹے اور بڑے استری پرنش کھانا پانی چھوڑ کر بہت بلا پ کرنے لگے اور سب نے ستراجت کو گالیان دے کر بہت برا کہا اور بہت لوگوں نے ستراجت کو مارنا چاہا لیکن بلرام جی نے انکو مارنے سے منع کر کے سمجھایا کہ تم لوگ چنتا ست کرو وہ اپنا شی پڑکو سینٹک من لیے آتے ہیں عینوں کوک میں کوئی ایسا نہیں ہے جو انکو مار سکے یا ڈکھ دے سکے جب انکے سمجھانے پر بھی کسی کو دھیرج نہیں ہوا تب کئی آدک سب استریان کرشن چندر کی روتے روتے گھبرا کر اپنے محل سے باہر نکلیں اور اس میں اکٹھی ہو کر دورا کا باسیون سمیت موہنی مورت کو ڈھونڈنے چلیں -

دو ما

ماکن ریچھیل ہیرن دھرن نہیں من دھیر	سب مل کر کھو جن چلین بیا گل ہما شریہ
------------------------------------	--------------------------------------

اگر اچا پر کھپت کر کے باہر جو دیو استھان انکو دکھلائی دیتے تھے وہاں ناتا مان کر آگے چلی جاتی تھیں جبکہ شہر کے باہر ایک کوس دیوی جی کے مندر پر پہنچیں تب بدھ پوریک پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بولیں کہ اسی بسکا ماتا تم سب کی اچھا پوری کرتے ہو اسیلے ہم لوگ تم سے یہ بردان مانگتی ہیں کہ جس میں ہمارے پران نا تو جلدی اپنا دشمن دے کر ہم لوگوں کا ڈکھ دور کرین جو وقت دورا کا نا تو کی استریان دیوی جی سے یہ بردان مانگ رہی تھیں اور راجا اگر سین جڈنیون سمیت اپنی سجا میں بیٹھے سوچ کرتے تھے اسی وقت

موہن پیارے سینک اور جانوتی کو اپنے ساتھ لے بیٹھتے ہوئے راجہ اکر سین کی بھانین جا کر ٹرے ہو گئے انکا چند رٹلو دیکھتے ہی لہو آدک نے بہت خوش ہو کر بہت دیر اُنکے ہاتھ سے دان اور دھینچنا دلوائی اور یہ حال سنکر رکتی آدک اتر بان بڑی خوشی سے گاتی بجاتی ہوئی اپنے اپنے مندر میں آئین اور ایک جڈنسی نے ہنسی کی راہ سے موہن پیارے سے کہا۔

دو ما | سن کارن کچر نہیں گئے جانوت کے دھام | سیاہ کرن پونچے دھان ماٹس پر جو کشتیاں

موہن پیارے نے یہ بات سنکر ہنس دیا اور اسی وقت ستر جت کو بلا بھیجا اور سینک من اُسے دے کر کہا کہ تم نے جھوٹا کلنک ہلو من اپنے اور پر سین کے مارنے کا لگایا تھا تمہارے بھائی کو شیر نے مار کر من لے لیا اور اُس شیر کو جانوت بھالو مار کر من لے گیا جانوت نے اپنی بیٹی بواہ کر یہ من جھکو ہنیر میں دیا ہر سو تم یہ من اپنا لیو جبکہ ستر جت نے وہ من دیکھ کر سب حال سنا تب شرمندہ ہو گیا اُس وقت تو وہ شیا م سندر کی اگیا کے موافق من لے کر اپنے گھر چلا گیا لیکن من میں بہت اُداس ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو میں نے بڑا پاپ کیا کہ جھوٹا کلنک بلکہ نہ ناتم کو لگایا اب مجھ کو مناسب ہے کہ ستر بھانا اپنی بیٹی اُنکو بواہ کر یہ من جھنیر میں دے دوں تو میرا ابراہم چھوٹ جائے۔

دو ما | یہ کینا جگ موہنی سندر جھانور پ | اشری جڈت کو دیکھے اسیورن انوپ

جب ایسا بچار کر ستر جت نے اپنی اشری سے پوچھا تب وہ بولی کہ اسی سو امی تم نے بہت اچھا بچار اہر ست بھانا شری کرشن جی کو دے کر جگت میں جس لمحے یہ بات سنتے ہی ستر جت نے اچھی لگن ٹھہرا کر ست بھانا کا تلک اپنے پر وہت کے ہاتھ بید یو جی کے گھر بھیج دیا جب راجہ اکر سین نے وہ تلک بڑی خوشی سے لے لیا اور دھوم دھام سے رات بچ کر شیا م سندر کو بیاہنے آئے تب ستر جت نے سنا ستر کے موافق اپنی بیٹی شری کرشن جی کو بواہ دی اور وہ من اور بہت رتن آدک جھنیر میں دیا شری کرشن جی نے اور سب جھنیر لے لیا لیکن وہ من اُنکو بھیر کر کہا کہ یہ من ہمارے کام کی نہیں ہے کیونکہ ہم سے اسکی پوجا نہیں بن چرگی یہ من تم اپنے یہاں رکھو جب کہ تم نے اپنی بیٹی بھکو بواہ دی تب سب ماں تمہارے گھر کا ہمارا ہوا اور جو تم نے ہلو کلنک لگایا تھا اُس بات کا بھی کچھ اپنے من سوچ مت کرو اب ہم تم سے کچھ دکھ نہیں مانتے جسکا مال کھو جاتا ہے اسکا شبہ بہت آدمیوں پر ہوتا ہے یہ سنتے ہی ستر جت نے جگت ہو کر وہ من لے لیا اور شیا م سندر بہت بھانا کو ساتھ لے کر باجے گاجے سمیت اپنے گھر آئے اتنی کتا سنکر راجہ پر پھپھت نے پوچھا کہ اسی سو امی شری کرشن چندر بلکہ نہ ناتم کو جھوٹا کلنک کس سبب سے لگاتا تھا شکر یو جی بولے کہ مرنی منوہرنے بجا دوں سُدی چوٹھکا چندر ما دیکھا تھا اسلئے اُنکو جھوٹی چوری لگی تھی۔

دو ما | بجا دوں سکلا چوٹھ کو چاندنہارے جو | یہ پرسنگ شرون کرے تو کلنک نہیں ہوے

ادھیائے ستاون۔ ناراجا ستر جت اور ست دھنواکا

شکر یو جی بولے کہ اسی راجا پر پھپھت جس طرح ست دھنوا جا دو نے ستر جت کو مار کر سینک من اُسکالے لیا اور شری کرشن کے ڈر سے دوڑا کچھوڑ کر بھاگا وہ حال کہتے ہیں سنو ایک دن کسی نے دوڑا کا بین اکر شیا م اور بلرام سے یہ سن دیا کہا کہ جد شتر آدک پانچون بھائیوں کو ڈر جو دھن نے لاکھ کے قلم میں رکھ کر ادھی رات کو چاروں طرف سے آگ لگوا دی وہ لوگ اپنی ماہمیت

اپنی مائیت جل گئے۔ یہ حال سنتے ہی دونوں بھائیوں کو ایسا سوچ ہوا کہ اسی وقت رتھ پر چڑھ کر اپنی پوجی اور بھائیوں کی ضرب لینے کے واسطے ہتھ پور کو چلے گئے جب کہ شیاہ اور بلرام راجا در جو دھن کی سجا میں پہنچے تب کیا دیکھا کہ راجا در جو دھن دھڑا آدک سب چھوٹے اور بڑے آداس ٹیھے ہیں اور جھنیم تپامہ اور درونا چارج کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں اور کانڈھاری آدک گورو کی استریان پانچون بھائیوں کو یاد کر کے رورہی ہیں جب یہ حال دیکھ کر شیاہ اور بلرام بھی اٹکے پاس جانیٹھے اور بدھشٹھ کا حال اُنسے پوچھا تو کسی نے کچھ جواب نہ دیا لیکن مہرجی نے شیاہ سندر کے پاس جا کر آہستہ سے کہہ دیا کہ در جو دھن آدک نے پانچون بھائیوں کے پران لینے میں کچھ دھمکا نہیں کیا تھا لیکن گھاری دیلے وہ لوگ سچ گئے ہیں یہ حال سندر شری کرشن جی دمان سے باغ میں اپنے ڈیرے پر چلے آئے۔ اتنی کتھا سنا کر شکلہ بوجی ٹوٹے کہ اکر راجا پر تھمت جب کہ شیاہ اور بلرام ہتھ پور کو چلے گئے تب اُنکے پیچھے دو رکا میں یہ حال ہوا کہ ست دھنوا راجا دو دو رکا یا سی کے یہاں جس سے پہلے ست بھاما کی منگنی ہوئی تھی اکر ورا ورت برانے باکر کا کہ ایک تو ستر اجت نے مجھ اکلنک من چرانے کا دو رکا ناتھ کو لکھا یا دوسرے اپنی بیٹی کی منگنی پہلے تم سے کر کے شری کرشن کو واہ دی اس سے شری نام دھرائی ذرات بھائیوں میں ہوئی ان دنوں شیاہ اور بلرام ہتھ پور کو گئے ہیں تو اسکو مار کر کیوں اپنا بیڑ نہیں لیتا ہمارے نزدیک یہ بات اچھی ہے کہ رات کو ہم تنوں آدمی ستر اجت کے گھر پر چل کر اسکو مار ڈالیں اور اتنے دنوں تک جو اسے سینتک من کے پر تاب سے جمع کیا ہے وہ چھین لین یہ بات مان کر ست دھنوارات کو اکر ورا ورت برانے کے ساتھ ستر اجت کے مکان پر گیا اور اکر ورا ورت برانے کو روز سے پرکھ کر دیا اور آپ اکیلا گھر کے بھیتے جا کر ستر اجت کو جو منہ میں بیہوش ہو گیا تھا مار ڈالا اور جو کچھ سونا اور سینتک من اُسکے گھر میں تھا لے کر باہر چلا آیا جبکہ ستر اجت کو مار کر تینوں آدمی اپنے اپنے گھر چلے آئے تب ست دھنوا اکیلا اپنے گھر ٹھیک سوچ کرنے لگا کہ کیوں میں نے اکر ورا ورت برانے کا کتنا مان کر شری کرشن جی سے میرا کیا اب یہ معلوم وہ میرا حال کیا کریگے۔

اگر تیرا اکر ورا ورت برانے سے	سادہ کہے جو کھپٹ کی تانوں کہا بسا ہے
جب ستر اجت کی استری یہ حال اپنے پت کا دیکھ کر دے اور اپنے لگی اور ست بھامائے یہ حال سنتے ہی دمان جا کر یہ حال اپنے باپ کا دیکھا تب اسے پہلے بڑا بلاپ کیا پھر اپنی مائا کو دھیرج دے کر تو ستر اجت کی تیل میں رکھوا دی اور اسی وقت آپ رتھ پر چڑھ کر دھشت سنگھارن دیو کی نندن کے پاس ہتھ پور کو گئی۔	
دیکھت ہی اُٹھو بولے ہری	گھر ہر گنشل جیم سندر دی
ست بھاما کہے جوڑے ہاتھ	تم بن گنشل کمان جڈنا تھو
اکر وہا پر بھوست دھنوارات کو اکر ورا ورت برانے سے سونے وقت میرے باپ کو مار کر سینتک من لے گیا۔	
دھرے تیل میں ستر تھارے	دور کر دسب سوچ ہمارے
ایسا لکھ کر جب ست بھاما شیاہ اور بلرام کے سامنے بلاپ کرنے لگی تب دو رکا ناتھ نے بھی بلرام جی سمیت آنکھوں میں آنسو بھر کر ست بھامائے کہا کہ تو اپنے من میں دھیرج دھو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب تیرا باپ توجی نہیں سکتا لیکن جس نے	

جنک پور میں ملے ہیں تب وہ جنک پور میں آیا اور بلام جی کے پاس آکر انکوڑے ادرے اپنے گھر لے گیا اور سبے پوربک ہاتھ جوڑ کر لایا کہ
مچکوڑے بھاگ سے آپ کا درشن ملا اب میرے من میں یہ اچھا ہے کہ آپ کو پارکے تھوڑے دن یہاں رہیے اور مچکوڑا اپنا چیلنا بنا کر لگا دیا
سکھائیے یہ بات سننے اور اسکی سچی پریت دیکھنے سے بلدیو جی دُرجو دھن کو چیلنا بنا کر وہاں گدا جڈھہر سکھلانے لگے اور شبام سندر نے
دو دکان میں بیوی بچ کرست بھاما سے کہا کہ ستراجت کے بدلے شت دھنوا کو ہم نے مار ڈالا لیکن وہ من اسکے پاس نہیں نکلی سب بھاما
کو اس بات کا بشواس نہو کر من میں یہ مسند یہ پیدا ہوا کہ موسن پیار سے وہ من بلام جی کو دے کر مجھ سے بھانہ کرتے ہیں ہیں جب کہ
اگر اور کرت برمانے شت دھنوا کے مارے جانے کا حال سنا تب وہ بھی اپنے پران کا ڈرمان کر دو اور کا سے بھاگے کرت برما دھنوا کی
چیل گیا اور اگر دُرجی پر یاگ چھتیر میں چلے گئے اور وہاں اسنان اور دان کر کے گیا جی میں جا کر تیر دن کا شرا دھو کیا اور وہاں سے کاشی
میں آکر رہنے لگے اور اگر وہ ہر روز میں من سونا سینا تک من سے پا کر دان اولک اچھے کم میں خرچ کر ڈالتے تھے اور شری کرشن انترہائی
یہ حال جانتے تھے لیکن انھوں نے یہ بھید کسی سے نہیں کہا کہ اگر وہ سینا تک من لے کر کاشی میں سکا ہی دو اور کا باسی یہ سمجھتے تھے
کہ اگر اور کرت برمانے ستراجت کے مارنے کے واسطے صلاح دی تھی اسی کارن شری کرشن جی کے ڈرے وہ دو دن بھاگ
گئے ہیں جب کہ بلام جی کچھ دنوں بعد دُرجو دھن کو لگا دیا جڈھہر سکھا کر دو اور کا میں آئے تب مرنی نوہر نے جڈھہر سکھوں کو ساتھ لے کر
ستراجت کی ٹوتوتیل سے نکلوائی اور داہ اور کر یا کم اٹھا آپ کیا اتنی کتھا سنا کر شکہ یو جی بولے کہ اگر راجہ پر بھت اور دُرجی
جس دس اور گائوں میں رہتے تھے اس جگہ ہر اچھا سے پر جا کی اچھا کے نوافی پانی برستا تھا اور اناج منگنا نہیں ہوتا تھا اور
وہاں مری وغیرہ کو کی روگ نہو کر سب چھوٹے اور بڑے خوشی سے رہتے تھے جب کہ بلکنہر ماتھ کو یہ اچھا ہوئی کہ اگر وہ کو پھر بلانا چاہیے
تب دو اور کا پڑی میں پانی نہر بننے سے منگی اور روگ پیدا ہونے سے پر جا لوگ دکھ پانے لگے یہ حال اپنا دیکھتے ہی جڈھہر سکھوں نے
گھبر کر شری کرشن جی سے کہا۔

چوپائی

مما کشت اب کا یہ ہے مہین

ہم تو شرن تمھاری رہیں

اور ہمارا نہ معلوم پیشور کی کیا اچھا ہے چوپائی نہیں برستا ہے ہم لوگ آپ کو چھوڑ کر اپنا دکھ کس سے کہیں آپ دیا کر کے کوئی تبریر
ایسی کیجیے جس میں ہم لوگوں کا دکھ چھوٹ جاے یہ آدھین میں سنکر دو اور کا ناتھ نے کہا کہ جس دیش سے سادھو اور ماتھا چلا جاتا ہے وہاں
کے لوگ بہت طرح دکھ پاتے ہیں جب سے اگر دُرجی دو اور کا چھوڑ کر چلے گئے تب سے یہاں اناج کی منگی اور روگ کی بڑھتی ہے یہ بات
سنکر جڈھہر سکھوں نے کہ اگر پرانہ حان آپ نے سچ کہا ہم لوگ بھی یہ بات سمجھتے ہیں لیکن آپ کے ڈرے کہ نہیں سکتے اگر دُرجی جڈھہر سکھوں
میں بڑے ہو کر آپ کے ڈرے بھاگ گئے ہیں جب تک وہ دو اور کا میں رہے تب تک ہم لوگوں نے دکھ نہیں پایا آپ دیا کر کے اگر وہاں
بلائیے جس میں سب لوگ سکھو یا دیں یہ بات سنکر تو میں پیار سے نے کہا کہ بہت اچھا تم لوگ اگر وہ کو ڈھونڈ کر حکم سنان پوربک یہاں آؤ
یہ بات سننے ہی پانچ سات جڈھہر سکھوں نے اگر وہ کو ڈھونڈنے نکلے جب کاشی جی میں پہنچ کر تپا نکا پایا تب انکے پاس جا کر نہر کیا کہ
اگر دُرجی تمھارے بنا دو اور کا باسیوں نے بڑا دکھ پایا شبام کے رہنے پر بھی وہاں پانی نہر بننے سے کال پڑا اسلئے شبام سندر نے تم کو
بلا کر کہا ہے کہ جو تم میری بھکت رکھتے ہو تو بے شک چلے آؤ۔

چوپانی

سادھن کے بس نثری بت رہن | تن سے سب سکھ سمیت لبین

یہ بات سنتے ہی اکرورجی بڑی خوشی سے اسی وقت سینڈنگ من لے کر جڑ لسیوں کے ساتھ دو در کا کو چلے جبکہ اکرورجی شہر کے پاس پہنچے تب شیاہ اور بلرام آگے سے اکرانکو آدرست لے گئے جیسے اکروردوار کا پڑی میں پہنچے ویسے ہر اچھا سے پانی برس اور انانہ سستا ہو کر سب کسی کاروں کی چھوٹ گیا ایک دن نثری کرشن جی نے اکرور کو اکیلے میں بلا کر کہا کہ اسی چاچا تم اُداسی چھوڑ کر خوش رہا کرو ہم نے تمہارا پر ادھ چھما کیا اور تمہارے پاس جو سینڈنگ من ہے اسکو کسی کے سامنے ہمارے پاس لے آؤ جس میں بلرام جی اور ست بھاما کا سندھیہ چھوٹ جاے جسکا مال ہو اسکو دینا چاہیے اور جبکہ مان کا مالک نہ رہے تب اسکے بیٹے کو دینا چاہیے اور بیٹا بھی نہ تو اسکی استری کو دینا چاہیے استری بھی نہ تو اسکی بیٹی کے بیٹے کو دینا چاہیے وہ بھی نہ تو اسکے بھائی کو دیدے بھائی بھی نہ تو اسکے نکل پڑا بین جو کوئی ہو اسکو دیدیوے اور جو اسکے نکل میں بھی کوئی نہ تو اسکے گرد و دیدیوے گرد بھی نہ تو گرد کے بیٹے کو دیدیوے جبکہ وہ بیٹا نہ رہے تب وہ مال برہن کو دیدیوے دوسرے کا مال کسی کو لینا نہ چاہیے ستراجت کا بیٹا نہیں ہے اس سے ست بھاما بیٹا یہ من لے گا یہ بات سنتے ہی اکرورجی نے وہ من راجا اگر میں کی سبھامین جہان پر بلرام جی آدکی سب جلدی بیٹھے تھے لاکر شیاہ سندر کے سامنے رکھ دیا اور ہاتھ جوڑ کر آئے کہ ہمارے بھو یہ من لے کر میرا پر ادھ چھما کیجیے آج تک جتنا سونا اس من نے مجھ کو دیا وہ سب میں نے پیچھے کر م میں خرچ کر ڈالا جب وہ من دیکھ کر بلرام جی اور ست بھاما کا سندھیہ چھوٹ گیا تب وہ دونوں بہت غم مند ہو کر نثری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑے اور بلرام جی نے رو کر کہا کہ اکرورجی ہاتھ مجھ سے بڑا پر ادھ ہے اور جو آپ کے اوپر چھوٹا سندھیہ کیا اس لیے اب میں جنگل میں جا کر م جاؤنگا کیونکہ اب میں اس لائق نہیں رہا کہ آپ کو اپنا سندر دکھلاؤں جب کہ یہ حال بلرام جی کا نثری کرشن جی نے دیکھا تب اُنکو اپنی چھائی سے لگا لیا اور بہت دھیرج دے کر کہا کہ تم کسی بات کی جتنا ست کرو میں نے تمہارے سندھیہ کرنے سے کچھ بڑا نہیں مانا سنسار میں مایا روپی استری اور ب دو لون بہت بڑی ہو کر استری اور پریش اور پتا اور پتر میں پیر کر ادیتی ہیں ایسے گیانی آدمی کو ان دونوں سے بہت پریت کرنا نہ چاہیے جبکہ شیاہ سندر نے اُنکو اسی طرح بہت دھیرج دے کر سینڈنگ من بہت بھاما کو سونپ دیا تب اسکے بھی من کا بیج چھوٹ گیا۔ اتنی کتھا سندر راجا پر چھوٹ نے پوچھا کہ اسی من ہاتھ جب اکرورجی ایسا کُن رکھتے تھے تب ستراجت اُنکے سامنے کیوں مارا گیا اور وہ آپ کو اسلئے بھاگ گئے تھے شکلہ بوجی نے کہا کہ اکرورجی جس دن سے اکرور نے شت دھنوا کو ستراجت کے مارنے کی صلاح دی تھی اُسی دن سے سب کُن اُنکے جاتے رہے تھے یہ بات سندر راجا پر چھیت بولے کہ اکرور تمہارا ج آپ نے بیج کہا بڑی سنگت کرنے میں سواے مان کے کچھ لا بھو نہیں ہوتا اور کا شکر کُن جاتا رہا تو کون تعجب ہے لیکن آپ یہ کہے کہ اکرور میں یہ سب کُن کس طرح پرگٹ ہوئے تھے شکلہ بوجی نے کہا کہ اکرورجی ایک سے کا نثری پڑی میں اکرورجی ہو کر بڑی سنگتی پڑی تھی اور انھیں دنوں پھلک نام جاو بڑا در ہاتا اور ست بادسی اور ہر جگت کسی سجوگ سے فرمان جا پونچا جبکہ اسکے پہنچتے ہی ہر جا سے بڑا پانی برس کر سب لوگوں نے سکھ پایا تب کسی راجا نے خوش ہو کر گاندنی نام اپنی لڑکی اسکو بواہ دی اُسی لڑکی سے اکرور پیدا ہو کر پھلک کا کُن انہیں پرگٹ ہو گیا۔

دو ہا | من لیلا اور بھت ہما کے شے جو کو سے | تاکہ کچھوں جگت میں کچھ کلنگ نہیں ہوے

ادھیائے اٹھاون بواہ کرنا شیام سندر کا کالندی اور ستیا اور بھدر اور کھننا آدک سے

شکر بوجی نے کہا کہ اگر راجہ بھجت شیام سندر سترجبت کا فرما سندر جد ششم آدک کو بنا دیکھتے ہستنا پور سے چلے آئے تھے اس لیے من نکا
جد ششم اور ارجن آدک سے بھینٹ کرنے کو چاہتا تھا اور حال جد ششم آدک کا اس طرح ہے کہ جب راجا درجودھن نے پانچون بھائی
پانڈو اور کنتی انکی ماما کولا کو کے قلعہ میں رکھا آگ لگا دی تب وہ لوگ سڑنگ کی راہ سے جو بوجی نے پہلے سے بنا رکھی تھی باہر نکال
آئے اور سنیاسی کے جیس میں اپنے کو چھپا کر کہیں رہنے لگے اور ایک بھلن اپنے پانچون بیٹوں سمیت جو اسی قلعہ میں جلی کر گئی تھی اسی
بڑھی دیکھنے سے درجودھن کو یقین ہوا کہ جد ششم آدک جل گئے اور بھین دنون راجا درید نے اپنی بیٹی کا سو میر جا دوان پر درجودھن
آدک سب پر غوی کے راجا اٹھا ہوا اور بید یاس اور دھوم رکھیشور کے کہہ جانے سے ارجن آدک پانچون بھائی اپنی ماما کو کسی جگہ
چھوڑ کر سنیاسی کا بھیس بنائے ہوئے اس سو میر میں پہنچے جس وقت درید ہی چندر مکھی سٹوٹون سنگار کیے انگ انگ پر جڑاؤ
گنا اپنے مجھوں کا گرا ماتھ میں لیے جہاں سب راجا جٹھے تھے دہان اکر کھڑی ہوئی اسی سندر تائی دیکھ کر سب چھوٹے چھوٹے
موہت ہو گئے اس وقت دھشت دمن درو پدی کے بھائی نے پکارا کہ کما کہ جو کوئی گراہ میں مچھلی کی پرچھائیں دیکھ کر سر نیچا کیے ہوئے
بھلی کو بیدھے گا اٹھو یہ لڑکی میں بواہ دونگا یہ بات سنتے ہی راجا شنیال نے وہ دھنک جو مچھلی بیدھنے کے واسطے راجہ درید نے
دہان رکھو ایاتھا اٹھا نا چاہا جب وہ دھنک نہیں اٹھا سکتا تب شرمندہ ہو کر پھرتا اور یہی حال راجا جہسندھ کا بھی ہوا تب کرن نے وہ
دھنک چڑھا کر مچھلی کو بیدھنا چاہا اس وقت درو پدی کرن سے بولی کہ تو سوت کا بیٹا ہو کر اسی سامھو نہیں رکھنا کہ مچھلو بواہ لیجاے یہ
بات سنتے ہی کرن نے درو پدی کی طرف دیکھ کر وہ دھنک پر غوی پر دھریا اور اپنی جگہ پر آ بیٹھا جب کہ یہ حالی ان لوگوں کا دیکھ کر
اور دوسرے راجا مچھو بیدھنے سے زراں ہو گئے تب ارجن نے جد ششم اپنے رے بھائی کی اگلاے کر جیسے اُس مجھو کو اپنے بان سے
بیدھ ڈالا ویسے درو پدی نے جہاں ارجن کے گلے میں پنادی یہ حال دیکھتے ہی دوسرے راجوں نے ڈاہ سے اُس میں کہا
کہ بڑے سوچ اور شرم کی بات ہے جو ہم لوگوں کے سامنے یہ سنیاسی راجا کی بیٹی کو لیجاوے جبکہ ایسا بجا رکھو رکھو راجوں نے ارجن
کا سامنا کیا تب پانچون بھائی پانڈو ان کو لڑائی میں جیت کر درو پدی کو اپنی ماما کے پاس لے آئے اور کنتی ماما کی اگلاے ارجن آدک
پانچون بھائیوں نے اٹھو اپنی استری بنا کر کھا جب یہ حال درجودھن کو معلوم ہوا کہ جد ششم آدک پانچون بھائی نہیں چلے اور جیتے
چل گئے ہیں تب بوجی کو بھیج کر انکو بلا بھیجا اور ادھاراج اپنا انکو بانٹ دیا جبکہ جد ششم آدک پانچون بھائیوں نے ادھاراج اپنا پاتاب
وہ ہستنا پور کے پاس اندر پرستھ نام ایک شہر میں اچھا بسا کر آندھ سے راج کرنے لگے اور بہت راجوں کو جیت کر اپنے بس میں کر لیا
یہ حال سندر موہن پیارے کئی جذب بیٹوں کو اپنے ساتھ لے کر اندر پرستھ کو گئے جب کہ دیو کی ندن اُس شہر کے پاس پہنچے اور
جد ششم آدک پانچون بھائی یہ حال سنتے ہی آگے سے آکر انکو سنانا یوربک راج سندر پر لے گئے اور شری کرشن جی نے کنتی کے
پاس جا کر اُنکے چرنوں پر اپنا سر رکھ دیا تب کنتی نے شیام سندر کو گود میں بیٹھا کہ بہت پیار کیا جب کہ درو پدی کنتی کی اگلاے
گھونگھٹ کاڑھے ہوئے ہر چرنوں پر گر پڑی تب شیام سندر نے اُسکے سر پر ہاتھ رکھ کر اشیر باد دیا پھر کنتی نے شری کرشن جی
کو جڑاؤ جو کی پرٹھا کر خوشی سے انکی آرنی کی اور چھین پرکار کے بنج بنا کر کھلائے جب شیام سندر بھوجن کر کے پان

اور ایچی کھانے لئے اسوقت گنتی نے بسدیا اور دیو کی اور سورسین اور بلرام جی آدک کی کشت پوچھ کر اُسے کہا کہ ہمارا ج تھاری پر پا کھلا
 میں کمان تک کون پہلے آؤں تو تم نے میری سُدھ لینے کو بھیجا دوسری مرتبہ آپ آئے۔

دو

جب تم پیارے پر ت کر پھو شری اگر دور | تب ہی من دھیرج بھو کیو کشت سب دور

اسی دنیا ناتھ اسی دن سے میں نے جانا کہ آپ میرے سما یک ہیں جب آپ ایسے تر لو کی ناتھ میری چھا کرنے والے ہیں تو میں کسی کا ڈر
 نہیں رکھتی مجکو اس بات کا بشواس ہے کہ جو کوئی آپ کی شرمن آتا ہے اُسکو دکھ نہیں ہوتا جس طرح آپ اپنے بھکت اوتیزون لوک کا دکھ
 چھڑا دیتے ہیں اسی طرح میرے بیٹوں کو بھی اپنی شرناکت جان کر اٹکی چھا کیجیے۔

اچو پالی

جب جب پت پڑی ہجاری | تب تب چھا کر ہی ہجاری | اہو کرشن تم پر دکھ ہرنا | یاخون بھائی تھری شرنا
 جس طرح ہرنی اپنے جھنڈے الگ ہو کر بھرنے کا ڈر رکھتی ہے اسی طرح میرے پاجون بیٹے ڈر جو دن آدک سے اپنے پران کا ڈر رکھتے ہیں
 جب گنتی یہ کہہ چکی تب جد ہشتر نے شری کرشن جی کے آگے ناتھ جوڑ کر کہے کیا کہ اسی تر لو کی ناتھ میں جانتا ہوں کہ کھلے جنم میں کوئی اچھا
 کرد مجھ سے ہوا تھا جسے پر تاب سے آپ کے چرنون کا درشن جو برہما دک کو جلدی دھیان میں نہیں ملتا بلکہ ملا۔

دو

جن چرن کی رین سے مم گھر کیو پیست | کہہ مکھ سے رن کر دن ماکن پر جو سونیت

اسی جا پر بھو ہم لوگ ناتھ ہو کر سوا سے آپ کی دیا اور کپا کے دوسرے کا ہر دسانین رکھتے مجکو ایسی سادھو نہیں ہے کہ آپ کیلئے ناتھ
 کی استت بزن سکون جس طرح آپ نے مجکو اپنا داس جان کر دیا کی راہ سے یہاں کر پائی اسی طرح چار مینے برسات بھریاں رہ کر اپنے
 داسون کو سکھ دیجیے یہ دین پچن گنتی اور جد ہشتر کا سنتے ہی بربند ان بہاری بھکت ہشکاری نے نہت دھیرج دیا اور چار مینے وہاں
 رہ کر نت سے سکھ اٹھو دینے کے ایک دن شام سُندر اور ارجن راجا جد ہشتر سے اگیا لے کر اور تھو پر بھیکر جگل میں شکار کھیلنے گئے
 ارجن نے کسی شیر اور چیتے اور بچھو اور سوکرا اور ہرن اور سا بر وغیرہ کا شکار مارا اور ہرن اور سا بر کا ماس راج مند پر سجد یا جبکہ بہت
 محنت کرنے سے شام سُندر اور ارجن کو پیاس لگی تب دونوں نے جمناکنار سے جا کر پانی پیا اور ایک درخت کے سایہ میں سو گئے۔

دو

شری جمناشو بھت جا جا میں اُسے ترناک | شیشیل پون بہر سدا پھولے کل سترناک

جبکہ ارجن تھوڑی دیر سو کر بھلتے ہوئے جمناکنار سے گئے تب کیا دکھا کہ جمناجل میں سونے کا جزاؤ مند بنا ہے اور مہین ایک لڑکی بہت سُندر
 بیٹھی ہوئی تپ کرتی ہے یہ چیز دیکھتے ہی ارجن نے اُس لڑکی سے پوچھا کہ تم کس کی بیٹی ہو اور کیا نام ہے اور کس واسطے یہاں اکیلی بیٹھی ہوئی تپ کرتی ہو۔

دو

ایسٹکھو لو نا بھی ہسا منو ہر بام | پتا ہمارے سورج ہیں کالنہ دی مم نام

جن دنوں شری کرشن چند آند کد بربند ان میں بہا کرنے تھے تبھی سے میں اُس بڑھی صورت پر موبہت ہو کر اٹھو اپنا پت بنا نا چاہتی ہوں
 میں نے غسا با جا کر نسا سے یہ پرن کیا ہے کہ سوا سے بکینٹھ ناتھ کے دوسرے سے اپنا براہ نہیں کر ڈی سورج دیوتا نے میری اچھا جان کر یہ مند
 رہنے کے واسطے نوا دیا ہے اپنے پتا کی اگیا سے دن رات یہاں رہ کر ہر چرنون کا دھیان اور بہن کرتی ہوں لیکن میں نے سنا ہے
 کہ شام سُندر پر بہت استریاں مہا سُندر ہی موبہت ہو کر اٹھوں پر اٹکی سیوا میں رہا کرتی ہیں اس لیے مجھ غریب پجاری کو اٹنے پاس

دور کا میں پہنچنا بہت کٹھن ہے جو وہ دیال ہو کر اپنا دشمن دیوین تو میری کانساپوری ہو جاوے۔

چوپالی

وہ سب کے سن کی گت جانین | اداسن کی بنتی نت مانین | جب دینین پوجے مم آسا | تب لو جل میں کروں نور آسا |

ارجن یہ بات سنتے ہی دہان سے ہنستے ہوئے شام سندر کے پاس آکر بولے کہ ہمارا جہنما جل میں ایک مہاسندر ہی تھو اپنا پت بنانے کے واسطے تپ کرئی ہے ایسے جھاگو ان ہو کہ تمہارے سچے بچھے مہاسندر استریاں دور آکر تپین یہ سنتے ہی شام سندر دہان سے اٹھ کر جہنا کنار سے چلے گئے اور ارجن نے پہلے سے جا کر اُس چند رنگھی سے کہا کہ جھکو تم اپنا پت بنا یا چاہتی ہو وہی دور کا نام تو اپنا شہی پرکھو یہاں آتے ہیں جیسے یہ بات کاندھی نے سنی دیسے مارے خوشی کے آگے دڈر کر ہر جنون پر گڑھی اور پر کر مار کے ماتھو جڑ کر سانسے کڑھی ہوئی جبکہ شام سندر نے اسی سچی پریت دیکھ کر ہنستے ہوئے اسکا ماتھو پکڑ لیا تب کاندھی نے ہنسی کر کے کہا کہ اسی پر ان ناموں میں مہاسا جاکر مہاسا سے آپ کی دہی ہو کر آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن سنساری یو مارا اور پیدا اور تاسا ستر کی مہا جادو آپ نے بنا دی ہے اُسکے موافق چلنا چاہیے یہ بات سندر شام سندر نے اسی وقت سوج دیوانا کے پاس جا کر کہا کہ تم اپنی بیٹی ہلکو دو جب سوج دیوانے اسی وقت دہان آکر وہ کینا شہری کرشن جی کو سنکلی ہی تب شام سندر اسکو تو غور فرما کر اندر پرستھو میں سے آئے دہان پر بشو کرانے پہلے سے بلکینتھو نامتھو کی اچھل کے موافق ایک مکان بہت اچھا بنا رکھا تھا اسی میں کاندھی (جمناجی) کو اتار کر ایک رُوب اپنا اسکے پاس رکھا اور دوسرے رُوب سے ارجن کو ساتھ لے ہوئے گنتی کے گھر چلے گئے ایک دن راجا جہنم نے شہری کرشن جی سے کہا کہ اسی ہمارا جہی دیا کیجیے کہ جس میں میرے رہنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا ہو جاوے یہ بات سنتے ہی شہری کرشن جی نے بشو کرنا کو گایا دی تو اسنے دور کا پڑھی ایسے بہت مکان جہنم آدک کے رہنے کے واسطے ملدی بنا دیے جب پانچون بھائی خوشی سے اُٹھیں رہنے لگے تب ایک دن رات کو جہان شہری کرشن جی اور ارجن بیٹھے تھے اگن دیوانے آکر شہری کرشن جی سے بے کیا کہ اسی ہمارا جہنما جھکو اجیرن کاروگ پیدا ہوا ہے وہ کسی طرح نہیں جانا جو میں نندن بن کو جہان بہت سسی جڑھی بوئی اگن وان لگی ہیں جلا دون تو میرا روگ چھوٹ جاوے یہ سندر شہری کرشن جی ہمارا جہنم نے کہا کہ بہت اچھا تم جا کر اسکو جلا دو تب اگن دیوانے ماتھو جڑ کر کہا کہ ہمارا جہنم اس باغ کی رچھا اندر کرنا ہے جو میں اکیلے جاؤں تو اندر پانی برسا کر میری جوا کو نمندھی کر دے گا یہ بات سنکھو کھی پت نے ارجن سے کہا اسی بھائی تم اگن کے ساتھ جا کر نندن بن کو اس سے جلا دو جس میں اسکا روگ چھوٹ جاوے ارجن بلکینتھو نامتھو کی اگیا کے موافق ڈنگم بان اٹھا کر اگن کے ساتھ چلے اور باغ میں پہنچ کر اگن سے کہا کہ تم اپنی اچھل کے موافق اس باغ کو جلا دو میں تمہاری رچھا کرنے کے واسطے کھڑا ہوں جب کہ اگن دیوانا آتم اتلی تیر پا کر تیر تموا جاسن کتنی کچھا رگور وغیرہ سب درخت دہان کے چاروں طرف سے جلانے لگا اور سب پیش اور پیچھی آدک دہان کے اپنا اپنا پران بے کو جہنم ہر بھائے اور مہو ان اسکا اکاش میں پہنچا تب راجا اندر نے میگم پت کو بلا کر حکم دیا کہ تو ابھی جا کر ایسا پانی نندن باغ پر برسا دو جس میں سب آگ بجھ جاوے اور کوئی پیش اور پیچھی جلنے نہ پاوے جب یہ اگیا پا کر میگم راجا نے دل بادل کی فوج ساتھ لے کر نندن باغ پر جا کر پانی برسا نا چاہا تب ارجن نے پون مار کر سب بادل کو اس طرح جہان تھان اڑا دیا جس طرح ہوا سے رُئی کے گالے اڑ جاتے ہیں اور اپنے بانوں سے نندن باغ کے چاروں طرف ایسا پیچھا بنا دیا کہ جس میں کوئی پیش اور پیچھی دہان کا ماہر نہ جا سکے اور پانی بوندی بھی دہان نہ پہنچ سکے جب کہ اگن دیوانا آتم پور بابک

وہ باغ جلاتے ہوئے موزام دانو کے مکان کے پاس پہنچے تب اُس دانو نے ملنے کے ڈر سے ارجن کے پاس آکر بے کیا کہ اے ارجن! مجھ کو اپنی تنہاگت سمجھ کر میرا پران اس اگن کے ماتھے سے چاویہ دین بچن سنئے ہی ارجن نے خوش ہو کر اگن سے کہہ دیا کہ تم مردانوں کا گھر نہ جلاؤ جب اگن دیوانے ارجن کی اگیا سے مردانوں کا مکان چھوڑ کر سب نندن باغ کو جلا دیا تب مردانوں نے ارجن کا احسان مان کر اُسے تنہا کی اور اپنی ماہی سے ایک مکان سما کا بہت اچھا جہ شمشاد کی کے بیٹھنے کے واسطے اندر پرستھو میں بنا دیا جسے دیکھ کر ہم لوگ موہت ہو جاتے تھے اُسے اگن کی جگہ ایسے کندیلور کے صان بنے تھے جسکو دیکھ کر پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا اور کئی جگہ پانی بھرے ہوئے کندیلور لٹے دکھلائی دیتے تھے ایک دن راجا راجو جو دھن اُس مکان کے دیکھنے کو وہاں گیا جب پانی میں بیٹھنے کے شہے اُسے اپنا جامہ اتار دیا تب بصیم سین نے اُسے لگے اس سے راجو دھن بہت شرمندہ ہو کر اپنے گھر چلا آیا اور اسی دن سے راجو دھن نے پانڈون کے ساتھ بہت دشمنی اپنے من میں پیدا کی جب اگن دیوانا کا رُگ ارجن کی سہاتا سے چھوٹ گیا تب اُسے بہت خوش ہو کر کانڈ یونام دھنکھ اور ڈبئیہ کوچ اور ایک رتھ اور چار گھوڑے سفید رنگ کے اور دو ترکش جسکے بان کبھی نہیں گھٹتے تھے اور ایک تلوار اور ڈھال بہت اچھی ارجن کو دی۔

دو ما	کالندی سکھو دین کو پانڈو سنن کے کاج	اگن ہمارا اچھے کے رہے تھان جد راج
-------	-------------------------------------	-----------------------------------

جبکہ شیا م سندر نے چار مہینے اندر پرستھو میں رہ کر اچھا جہ شمشاد سے بدھا ہوا جاتا تب پانچون بھائی پانڈو اور کنتی اور روپدی آدی بہت اہم ہو گئے اسیلے بسد یونندن اُنکو دھن دے کر ارجن اور کالندی کو ساتھ لے کر جب کئی دن میں آند پُور تک دور کا میں پہنچے تب اُنکے درشن سے سب چھوٹے اور بڑوں نے سکھو پایا کئی دن بعد راجا اگسین سے شری کرشن جی نے کہا کہ ہمارا ج کالندی سوچ دیوانا کی مینی جو ہمارے ساتھ آئی ہے اُسکا بواہ میرے ساتھ کر دیجئے یہ بات سنئے ہی راجا اگسین نے اچھی لگن میں شری کرشن جی اور جنما جی کا بواہ بڑی دھوم دھام سے کر دیا اتنی کتھا سنا کر شکد یو جی بولے کہ اے راجا پر بھیت جسطرح مرلی منور متر برندا کو بواہ لائے تھے اُسکا حال سنو کہ شری کرشن کی بواہ راجی نام اُجین کے راجا سے بیاہی گئی تھی جبکہ اُسکی متر برندا نام کینا بہت سندر اور چند کبھی پیدا ہو کر بیاہنے جوگ ہوئی تب راجہ تر سین اُسکے بھائی نے اُسکا سو میر پرکسب جگہ نیرتہ بھیجا بہت دس کے راجا دہان آکر اکتھا ہوئے یہ حال سنکر بسد یونندن اتر جامی بھی خلی چاہنا اور جگت وہ کینا اپنے ہر دے میں رکھتی تھی ارجن سمیت اُجین کو گئے اور جہان پر دس دس کے پرتاپی راجا سو میر میں بیٹھے تھے وہاں جا کر کھڑے ہوئے اسی وقت متر برندانے سولھون سرنگاریہ ماتھو میں جہاں لیے اُس سہان پر آکر جیسے شری کرشن جی کو دیکھا ویسے اُنپر موہت ہو کر وہ مالا اُنکے گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب راجا لوگ اپنے اپنے من میں پھپھانے لگے اور راجا راجو دھن جو اپنے بھائیوں سمیت وہاں گیا تھا من میں ڈاہ پیدا کر کے تر سین اور بند سین راج کینا کے بھائیوں سے بولا کہ سونو بھائیوں کو کرشن تمہارے ماما کا بیٹا راجا کی بیٹی کو بواہ لیجائے گا تو اس میں ساری لوگ تمہاری ہنسی کریں گے اس لیے تم اپنی بہن کو سمجھا دو کہ وہ اُسے اپنا بواہ نہ کرے نہیں تو سب راجوں میں تمہاری ہنسی ہوگی یہ بات سنئے ہی جیسے تر سین نے اپنی بہن کو جا کر سمجھا دیا ویسے وہ شیا م سندر کے پاس سے بہت کرا لگ کر ہنسی ہو گئی تب ارجن نے جھک کر شری کرشن جی کے کان میں کہا کہ جہاں آپ اس وقت جو کسی کا کھا ڈا کرینگے تو بات بگڑ جائے گی جو بگڑ کرنا ہو وہ حلیر کھیے یہ بات سنئے ہی شری کرشن جی نے چپٹ کر سو میر کے چ میں متر برندا کا ماتھو بگڑ لیا اور اُسکو اپنے رتھ پر بیٹھا کر دوار کا چلے یہ حال دیکھ کر دوسرے راجا جو وہاں تھے اپنے اپنے

دوسرے راجہ جو دمان تھے اپنے اپنے رتھ اور گھوڑوں پر چڑھ کر اُنکے پیچھے دوڑے اور بہت طرح کے ہتھیار لیے ہوئے اُنکو چاروں طرف سے گھیر لیا جب دیت سنگھارن نے دیکھا کہ بنا لڑے یہ لوگ پھانہ چھوڑینگے تب اُنھوں نے کئی بان ایسے مارے کہ سب راجا ادھر ادھر بھاگ گئے اور شیام سنگھ نے آند پور تک دوڑا کہ میں یہو تھکر تاشا ستر موافق مہر برندا کے ساتھ اپنا بواہ کیا۔

دوہا انا کے اناک پر سنگ تے مدت مجھے جدر سے
نہاوار کے بھاگ کی کا سون برنی جا سے

اتنی کتھا سن کر سنگھ بوجی بولے کہ اسی راجا پر کھیت اب سطر ایشام سنگھ نے سینا نامہ راجا مہارسی سے بواہ کیا تھا وہ حال سنو کہ مگن جت اچو دیہا پڑی کے راجا نے سینا نامہ اپنی کینا کا سو میر جگر یہ پر ن کیا تھا کہ جو آدمی میر سے اتون بیلوں کی ناتھو ایک مہینہ ناتھو ڈالے گا اسکو میں اپنی بیٹی بواہ دوں گا اسلئے جو راجا سو میر کا حال سنکر وہاں آئے تھے وہ لوگ ان بیلوں کی صورت دیکھ کر کوئی بھی ان بیلوں کی ناک پھیندنا قبول نہیں کرتا تھا یہ حال سنتے ہی شیام سنگھ راجن کو فوج سمیت ساتھ لے کر راج کینا سے بواہ کرنے کے واسطے اچو دیہا پڑی میں آئے جب اُنکے آنے کا حال راجا مگن جت نے سنا تب وہ آگے سے جا کر ہر چرنون پر گڑا اور بہت سا سباب اُنکو بھینٹ دے کر آد پور تک اپنے گھر بلا لایا اور جڑا جوگی پر بیٹھا کر اور چرن دھو کر چرامت لیا اور بدھ پور تک پو جا کر کئے بہت اچھا بھجن اُنکو کھلایا اور موتیوں کا مالا پہنا کر مینا مہار اڑھایا اور سچے من سے ہاتھ جوڑ کر اس طرح بے کیا کہ اسی ہمارے بھو آپ سب گنوں سے بھرے ہو کر کچھ اوگن نہیں رکھتے اور آپ کے چرنوں کی دھور برہما دک دیوتا اور جوگی اور رگھیشور اپنے سنگ پر چرھاتے ہیں جبکہ شیش ناگ جی دو ہزار زبان سے آپ کی استت نہیں کر سکتے تو دوسرے کی کیا سام تو ہے جو آپ کے گن بزن کر سکے کچھی جی دن رات آپ کے چرن درتی ہیں اور بارہ جی اُنھوں پر آپ کے گن گایا کرتے ہیں اسی بکینڈھ ناتھو سب جلت آپ کی چھایا میں رہتا ہے آج میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ کے چرن تینوں لوگ کے تارنے والے میرے گھر آئے اور میں نے ان چرنوں کو اپنے ہاتھ سے دھویا انھیں چرنوں کا دھوون گنگا جی میں خشکی مہار بن نہیں ہو سکتی جس جس جگہ آپ نے اپنا چرن کھل رکھا ہے اس جگہ پر میں بچھاؤ ہوتا ہوں۔

دوہا چرن امج ہر کے چہین شو برنخ سن ایش
اُد سے ہو سے سب آ سے کے آج ہمارا بھاگ
دھن بھاگ جو دھرت ہین ان چرن پریش
ماکن ریجو دشن دیو کیو بہت اڑاگ

جب راجا نے اس طرح بہت استت کر کے اسدن کینتھو ناتھو کو اپنے یہاں نکالیا تب سینا نامہ راجا مہارسی جو پڑی سنگھ اور چند کھنچی تھی وہ بھی پور کو دیکھتے ہی ایشور مہت ہو کر اپنے من میں کہنے لگی کہ اسی پریشور مجھ سے کوئی اچھا کم جو کھیلے جنم میں ہوا تو میں شری کرشن چندر آندھنڈ کو اپنا سوامی بنا کر اپنا جنم سوار تھو کروں ایسا بچا کر اُسے اپنے سکھوں سے کہا کہ اسی پیارو میرا من میں ہونے پورت شیام نے ہر لیا۔

چو پالی

سد اہین بکت من ماہین	استرن کی اچھا کچھناہین	سکل شیو کے انتر جاسی	بڈ پ بے تر بون کے سوار
ماسون پریت کرت سکھالی	ہر جوگی یہ ریت سدا کی	پریم پریت کی پریت لگاوسے	تد پ ان سے جو بن لاوسے
ہر داسن میں نام دھراون		جب میں ہر چرن کو پاؤں	

دوہا خلیے من میں پریت ہے سو سب دیو ایشیش
سری جد پتھو کو پرین سب ایش کے ایش

جب دوسرے دن پرات سے شیام سنگھ اُٹھے تب راجا مگن جت نے بے کیا کہ اکر ما ندھان جنھو سے پھو آپ کی سیوا میں بنی اسیلئے جت ہو

اور جو اگیا دیکھے وہ اپنی سامعہ بھرتاپ کی سیوا کروں شام سندر کو سچا پریم اُس کیتا کا معلوم تھا اسیلے اُنھوں نے ہنس کر کہا کہ اس راہا تھا ہی
تعریف سندر ہمارے ہن تم سے بھینٹ کرنے کے واسطے بہت چاہتا تھا شکو دیکھ کر سندر پاپا چھتری برن کو مانگنا دھرم نہیں ہے لیکن تھا ہی
بھگت اور برت دیکھ کر میں چاہتا ہوں کہ سیتا نام اپنی بیٹی جو شیل اور گن سے بھری ہے وہ ہلکوبواہ دیویہ بات سندر را جانے بڑی خوشی سے
کہا کہ اسے بیکٹھو نا تھو جہاں بھسی جی اُنھوں بھرتاپ کی سیوا میں رہتی ہیں میری بیٹی اُنکے سامنے کیا ماں ہے جسکی آپ چاہنا کریں کیوں
میری بھگت دیکھ کر دیا کی راہ سے آپ ایسا کہتے ہیں میرا بڑا جھاگ ہے جو میری بیٹی آپ کی دسپون میں رہے لیکن میں نے اس بیٹی کے پاس
کیواسطے یہ پر نہ کیا ہے کہ جو کوئی میرے سات بلون کو ایک ہی دفعہ نا تھو دے اُسکو میں اپنی بیٹی بواہ دون بہت راجھا روں نے اسے
اچھا کی لیکن یہ کام کسی سے پورا نہیں ہوا اُنہیں سے کہتے راجھا بر بلون کے سینک سے گھائل ہوا اپنے گھر چلے گئے اور بہت مدھلکا رہا
ابک یہاں گھائل پڑے ہیں آپ سے میرا پر نہ پورن ہو جاے تو یہ لڑکی بواہ لیجائے میرے نزدیک سواے آپ کے دوسرے سے یہاں
نہیں ہوگا یہ سندر شام سندر نے کہا کہ بہت اچھا میں ایک ہی مرتبہ ساتون بلون کی ناک چھید کر اُنکو نا تھو دوں گا یہ بات سنتے ہی جب راجھا
اُن ساتون بلون کو جو با تھی کے برابر بلون تھے اُنکے سامنے لے آیا تب شام سندر نے اٹھ کر اپنی کمر باندھی اور سات رُوب اپنے ہاتھ چیر جو
دوسرے کو دکھائی نہ دین دھارن کے ساتون بلون کی ناک ایک ہی مرتبہ چھید ڈالی اور ساتون کو ایک رسی میں نا تھو کر کھڑا کر دیا۔

دو ما | ماگھن پر بھوگیانی ہما کیسے جرت انویں | سات بیل کے کارنے دھرے سات پنج روپ |

اس را جا پر بھگت دیکھو جنگلی اگیا میں تینوں لوگ کے جو رہتے ہیں اُنکے نزدیک سات بلون کو اگیا زانو لینا کون شکل ہے جب کہ راجھا
لگن جت یہ چتر دیکھ کر بہت خوش ہوا اور راجھا رسی کی اچھا پوری ہوئی تب سب چھوٹے اور بڑے لگن با سیوں نے چتر دیکھ کر تعجب مانا اور
دوار کا نا تھو کی استت کرنے لگے اور راجھا نے اسی وقت اُپر وہت سے اچھی لگن پوچھا اپنے یہاں بواہ کی تیاری کی اور تیار تہ کے موافق
سیتا اپنی لڑکی اُچھی مٹھو کر بواہ دی اور دس ہزار لگن اور تین ہزار اسی بہت سندر گنا اور کچھ بہت اور نو لاکھ کا تھی اور نو لاکھ گورے
اور نو لاکھ رتھو اور نوے ہزار داس اور بے گنتی رتن اور دہیہ آدی جنہر میں شام سندر کو دے کر اپنی بیٹی سمیت بدایا لیکن دوسرے راجھا
جو اس سوہم میں اُٹھے ہوئے تھے کہ وہ اور شرم کے مارے اسپین کہنے لگے کہ اس جا دو کو کیا سام تھو ہے جو ہم ایسے پر تابی را خون کے
سامنے سے اس راجھا رسی کو لیا دے جب وہ لوگ ایسا پکارا اپنی اپنی فوج سمیت چرہ دڑے اور چاروں طرف سے آکر دوار کا نا تھو کر راہ
میں گھیر لیا تب ارجن نے گاندھو دھنک چرھا کر اُن راجوں کو ایسے بان مارے کہ وہ لوگ ہار مان کر جہر تھو جھاگ گئے جبکہ دوار کا نا تھو آئے پورے
دوار کا میں آئے تب راجہ اگسین آدی سب چھوٹے بڑے آگے سے آکر گاتے جاتے اُنکو راج مند پر سے گئے۔

دو ما | انہاں بہت اُنسو بھو کا سون برنوا جاے | زناری ہر کے سبے آند ارنہ سماے |

جبکہ جنہر کا اسباب دیکھ کر سب دوار کا باسی راجہ لگن جت کی بڑائی کرنے لگے تب شام اور بلرام نے اسی وقت وہ جنہر جو کہ اگن جت
سے پایا تھا ارجن کو دے کر سنا میں جس اُٹھایا۔ اتنی اکتھا سا کر شکو بوجی بولے کہ اس را جا پر بھگت جسطرح بسد یونندن بھدرا کو بواہ ہے
اسکا حال سُنو کہ گرانم لگن راجارت سکر نے بھدرا اپنی بیٹی کا سوہم پر جکر بہت راجوں کو اکتھا کیا تب شام سندر بھی ارجن کو سا تھو
لیے ہوئے وہاں جا کر کھڑے ہو گئے جب چند مکھی راج کیتا جیماں نا تھو میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی شام سندر کے پاس آئی
اور اُنے ساتونی صورت پر مٹھت ہو کر اُنکے گلے میں جیماں ڈال دی تب راجارت سکر نے بڑی خوشی سے اپنی بیٹی شہری لکھن کو

بواہ دی اور بیت جینڈرا نکو دے کر اپنی لڑکی سمیت بدایا جب بوہن پیارے بھدر کو لے کر دو رکھا میں آئے تب گھر گھر منگلا چار ہونے لگے اتنی کتھا سنا کر شکردوچی بولے کہ اسی راجا پر چھت جس طرح شری کرشن جی نے پھینا کو بوا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ بھدر دین کے ابا بڑے پرتاپی نے پھینا اپنی بیٹی کا سو مبر پھر بیت راجوں کو بلا بھیجا جبکہ چاروں طرف کے راجا اپنی اپنی فوج ساتھ لے کر بڑے دھوم دھام سے وہاں آ کر اٹھا ہوا ہے اور شری کرشن چندر بھی ارجن کو ساتھ لے کر اُس سو مبر میں پہنچے تب راجا ماری نے سولہ ہرنگار کیے اور جہاں لیے راج سما میں آکر بیٹھے شری کرشن کو دکھا ویسے اپنی موہت ہو کر وہ مالا لنگے گلے میں پینا دی راجا نے یہ حال دیکھتے ہی بڑی خوشی سے اپنی بیٹی انکو بواہ دی اور بیت جینڈر دے کر بیٹی سمیت بدایا اور دوسرے راجا جو اُس سو مبر میں آئے تھے راہ کی راہ سے اپنی فوج ساتھ لیے دو رکھا کی راہ پر جا کر پکڑے ہوئے جب شری کرشن جی پھینا کو ساتھ لے کر ارجن سمیت دو رکھا کو چلے تب اُن راجوں نے اُسے لڑائی کی اُس وقت ارجن دین بسد یونندن اور ارجن نے ایسے بان چلائے کہ سب راجا نارمان کرھا گئے اور شیا م سندر خوشی سے دو رکھا میں پہنچے اور دو رکھا باسیوں نے اپنے اپنے گھر منگلا چار منائے اسی راجا پر چھت اسی طرح شیا م سندر اپنا بواہ کر کے پریم پور بابک اٹھون پٹ راجوں سمیت خوشی سے دو رکھا پر پہنچے گئے اور سب استریاں پریم کے ساتھ آنکی سیوا کرتی تھیں وہ اٹھون جو اہت مایکا اور پٹ رانی کہلاتی تھیں بے ہیں۔ رکتھی جاسوتی شت بھاما کاندھی ترنداشتیا بھدر اچھما۔

دو رکھا ماگن پریمو کی مایکا اٹھون کی شتاے | سورہ سس گمار کا اب کہ ہون سبحاے

ادھیائے اٹھو

مازنا شری کرشن جی کا بھوما سہر دیت کو اور بواہ کرنا اپنا سوہنرا ایک اور اچھت کیاے

شکردوچی نے کہا کہ اسی راجا پر چھت ایک دن نار دین نے کلپ برجمو کا پھول جسکی خوشبو بہت اچھی ہوتی ہے نندن باغ سے لا کر شیا م سندر کو دیا جبکہ شیا م سندر نے وہ پھول رکھنی جی کو دے دیا تب نار دین ست بھاما کے پاس جا کر بولے کہ آج مجکو معلوم ہوا کہ شری کرشن جی تم سے زیادہ رکھنی کو پیار کرتے ہیں کیونکہ اٹھون نے کلپ برجمو کا پھول جو راجا اندر کے باغ میں ہوتا ہے رکھنی کو دیدیا جو انکو تمھاری محبت زیادہ ہوتی تو تمکو دیدیتے جب یہ جھلڑا لگا کر نار دین چلے گئے تب ست بھاما اُداس ہو کر پوجون میں جا بیٹھی جب شری کرشن جی نے ست بھاما کو سنا کہ یہ اترا گیا کہ میں کلپ برجمو کو اندر لوک سے لا کر تیرے اُن میں لگا دوں گا تب ست بھاما خوش ہو کر اُنکے ساتھ ہمارا کرنے لگی۔ اسی راجا ایک سے پرتموی استری رُوپ بن کر تپ کرنے لگی تب شری برجمو جی اور شری ہما دیو جی اور شری بشن جی اُسکو درشن دے کر بولے کہ تو نے اتنا دکھ اٹھا کہ کون نور تو ملنے کے واسطے تپ کیا ہے استری رُوپ پرتموی نے اُن تینوں دیوتوں کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ ہمارا ج دیا کر کے مجکو ایک بیٹا ایسا پرتاپی اور بلوان دیجیے جسکا سنا تینوں لوک میں کوئی نہ کر سکے اور کسی کے ہاتھ سے مارا نہ جائے یہ بات سنتے ہی تینوں دیوتوں نے خوش ہو کر کہا کہ تیرا بیٹا نہ کرنا نام جسکو بھوما سہر بھی لوگ کہیں گے بڑا پرتاپی پیدا ہو گا اور سب پرتموی کے راجوں کو لڑائی میں جیت لیگا اور سورگ میں جا کر سب دیوتوں کو جیت کر اُدت کے کانون کا گنڈل لے کر آپ بیٹے گا اور اندر کا چھتر اپنے بھجا کے بل سے چھین کر اپنے سر پر دھرے گا اور سنساری راجوں کی سولہ ہزار ایک سولہ کی بہت سندر زبردستی لا کر اپنے گھر رکھے گا جب شری کرشن جی سیکھتا تھا اُسکے ساتھ لڑنے آویں گے اور تو اپنے منہ سے کہے گی کہ میرے بیٹے کو مارو تب سیکھتا تھا اُسکو مار کر سب راج کینا دو رکھا پریمو کو لے جا دیں گے یہ بردان دے کر تینوں دیوتا اتر دھیان ہو گئے اور پرتموی نے

بچا کر کیا کہ میں اپنے بیٹے کے مارنے کے واسطے کیوں کوٹلی کہ وہ مارا جائے گا یہ بردان پا کر رنجوی نے تپ کرنا چھوڑ دیا کچھ دن کے بعد اُسکے زکا نام لڑکا بڑا بلوان پیدا ہو کر پراگ خوش برین سات قلعہ کے اندر راج کرنے لگا اور سب پر رنجوی کے راجوں کو حیت کر اپنے بس میں کر لیا اور سولہ ہزار ایک سو بیس راجوں کی بنایا ہی حسین ایک سو ایک بہت مسند نہیں چلتے پھرتے کھاتے تھے زبردستی اٹھالایا اور اپنے یہاں ایک مکان میں رکھ کر یہ برن کیا کہ جب بیس ہزار لڑکی پوری ہوئی تب ایک ساتھ اُسے اپنا بواہ کر دنگا ایک دن سب دیکھا ان میں میں بیٹھ کر رونے لگیں اُسوقت پریشوری اچھا سے نار دُمن نے وہاں جا کر اُسے کہا کہ تم لوگ کچھ خفتا مت کرو شہری کرشن تر لو کی خاطر تم کو یہاں سے چھڑا کر تمہارے ساتھ اپنا بواہ کرینگے یہ بات سنتے ہی سب راجہ کی لڑکیاں خوش ہو کر اُس دن سے ہر چرون کا دیوان کرنے لگیں ایک دن بھوماسر کو دھ کر کے بھوپ بلوان جو لشکا سے لایا تھا اُس پر بیٹھ کر اندر آدک ریوٹوں سے لڑائی کرنے گیا جبکہ سورگ میں جا کر دیوٹوں کو دُکو دینے لگا اور دیونا لوگ اُسکے ہاتھ سے اپنے پران کا بچاؤ نہ دیکھ کر مدھر مدھر بھاگ گئے تب اُسے آدک کے کان کا گنڈا لیا اور اندر کے سر کا چھتر چھین لیا اور اپنے شہر میں آکر کھینچو روں اور ہر جگتوں کو دُکو دینے لگا جب دیوتا اور ہر جگت آدک سب اُسکے ہاتھ سے بہت دُکھی ہوئے تب ایک دن راجہ اندر دورا کا پڑی میں آکر شہری کرشن جی کی سجا میں پہنچ کر ہر چرون پر گڑیا اور پرکار اور استھ کر کے ہاتھ جوڑ کر ٹولا کہ اسی دینا ہاتھ بھوماسر دیت ایسا بلوان پیدا ہوا ہے کہ جس نے میری ماتکے گنڈا لیا اور میرا چھتر چھین کر سب دیوٹوں کو سورگ سے باہر نکال دیا اور ہر جگتوں کو دُکو دیتا ہے اس لیے میں آپ کی شرن آکر چاہتا ہوں کہ آپ اُسکو مار کر دیوتا اور ہر جگتوں کی چھایا بھیجے سوائے آپ کے دوسرے کا بھر دسا نہیں ہے جو اُسکی شرن جاؤں یہ دین بچن سنتے ہی دینا ہاتھ نے اندر کو دھیرج دے کر کہا کہ تم اپنے استھان کو جاؤ میں بھوماسر کو مار کر تمہارا دُکو ہر دنگا جبکہ اندر شہری کرشن ہمارا راج کو ذمہ دت کر کے اپنے استھان پر چلا گیا تب دیت سنگھارن گڑ پر چڑھ کر ست بھاما سے بولے کہ چل تجکو بھوسر مائی لڑائی دکھلاؤں اور اندر سے کلاب برچھو لے کر تیرے آگن میں لگاؤں تو تجکو اُس دخت کے ساتھ نار دُمن کو دیوان کر دیجو پھر گیو اور سونا آدک شاستر کے موافق اُنکو دے کر اُسے بھگتوں کے لیے جو تیرے بس میں رہ کر سب استریوں سے زیادہ تیری پریت کروں گا اسی طرح اندرانی نے اندر کو اور آدک نے کشب جی اپنے پت کو دیان دے کر بھرتوں لے لیا تھا جب یہ بات سنتے ہی ست بھاما بڑی خوشی سے چلنے کو تیار ہو گئی تب نیام سنہ نے اُسکو اپنے پیچھے بیٹھا کر گڑ کو اڑایا۔

دو ما	یا بدحست بھاما ست ماگن پر بوجہ راجے	بھوماسر کے نگر میں جن میں پہنچے جاے
۱۵	<p>اور راجا پر حیت بھوماسر کانگر چھ قلعہ کے بھیتراں تدریبے بنا تھا کہ پہلا قلعہ بہاڑ کا تیار ہو کر اُسکے بھیتر دوسرا قلعہ بہت بھیماروں سے بنایا تھا تیسرا قلعہ پانی سے بھرا ہوا کہ چوتھے قلعہ میں چاروں طرف آگ جلتی تھی یا پخوان قلعہ ہوا کا ہو کر چھتواں قلعہ رُشوں کے جان کا بنا تھا اور ساتویں از دہانی قلعہ میں نہکا سر کے رہنے کا مکان تھا شہری کرشن کی اگیا سے اُنکے سد رشن چکر اور گو مو دی گدا اور گڑ جی نے ساعت بھر میں پہاڑ اور تپرا اور تپھاروں کو توڑ کر پانی کو سنگھا ڈالا اور آگ کو بھگا اور ہوا کو اڑا کر اور رُشوں کے جان کا کٹ کر راستہ بنا دیا جب شہری کرشن جی ساتویں قلعہ کے دروازے پر پہنچے تب لاکھ شور بیر دربان لڑائی کرنے کو اُنکے سامنے آئے گڑ جی نے اُنکو اپنے پنکو اور چونچ سے مار کر گدا دیا اور شہری کرشن جی نے قلعہ کے بھیتراں پانچ خفتیہ نام سنگھ اپنا سجایا۔</p>	
۱۶	بھوماسر کے شرون میں شبید چڑ جب جاے	تب میں سُود سے طیوں میں کت رساے

میں نے تینوں لوگ میں کسی کو ایسا نہیں چھوڑا جو میرے ساتھ لڑنے کی سادھ تو رکھتا ہو۔ کون پُرش اور جسے آج یہاں آ کر نیند سے جگنو جگایا اسکو چل کر دیکھنا چاہے جس وقت مجھو ماٹر ہی پھا کر رہا تھا اسی وقت مزام دیت اسی شری نے دریا فون کا فرما سٹے ہی نرکا سٹے کے پاس جا کر کہا کہ اسی ہمارا ج میرے ہونے آپ کو محنت کرنا لازم نہیں ہے میں جا کر دیکھتا ہوں جو حال ہو گا وہ آپ سے کہوں گا۔

دو ما	انم سے کون مہا بلی تھوں لوگ میں آج	کون کا ج شرم کرت ہو تم راجن کے راج
-------	------------------------------------	------------------------------------

یہ بات لکھ کر دیت وہاں سے ہوا اور ترشول ماتھو میں لے کر شری کرشن جی کے سامنے آیا اور گرو دھ سے لال لال آنکھ نکال کر دیت بیٹھا ہوا بولا کہ دیکھو مجھ سے بڑا بلوان کون ہے جو یہاں لڑنے آیا جب یہ لکھ کر اسے شری کرشن جی پر ترشوں اور گدا آدی بہت تھیاریا اپنے چلائے اور بسدیونڈن نے اسکے سب تھیاریا اپنے سدرشن چکر سے کاٹ ڈالے تب وہ دیت جو پانچ سر کا تھا جھنجھلا کر اپنے پانچون پھیلا کر اس اچھا سے شیا م سندر کی طرف دوڑا کہ اٹھو نگل جاؤن اُس وقت ترشوں پت نے سست بھاگا کر گہرائی ہوئی دیکھ کر سدرشن چکر سے پانچون سر اُسکے کاٹ ڈالے اسی دن کے سنا میں شری کرشن جی کا فرما نام پر گت ہوا جب اُس وقت کے تاہر اڈک سا فون بیٹوں نے اپنے باپ کا فرما سنا تب وہ لوگ بہت طرح کے تھیاریا باندھ کر بہت فوج ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے آئے اور اپنے تھیاریا اپنے چلانے لگے تب دیت سنگھارن بسدیونڈن نے اُن لوگوں کو بھی اٹکی فوج سمیت ایک ساعت میں اپنے سدرشن چکر سے کاٹ کر اس طرح گرا دیا جس طرح کسان لوگ جو ارا کا کھیت کاٹ کر گرا دیتے ہیں جب ہوا ستر نے سنا کہ ہر دیت میرا شری اپنے ساتوں بیٹوں اور فون سمیت مارا گیا تب وہ گرو دھ میں آکر بہت شور برپا اور مہی ساتھ لے کر شری کرشن چندر پر چڑھ دوڑا۔

دو ما	تھی چلو ات گوپ کر اتر مہا بلونت	کچ چنک آگے کر سنے جکلے لے دنت
"	جو دھا بہت ہتے نہاں جو ماٹر کے سنگ	کو د مہی کو ورن پر کو د چڑھے ترنگ

جب ہوا ستر ترشوں پت کے سامنے آکر گدا اور ترشول اور پینڈی آدی بہت طرح کے تھیاریا اپنے چلانے لگا اور دیت سنگھارن اپنے سدرشن چکر سے اسکے تھیاریا کاٹنے لگے تب ہوا ستر نے جھنجھلا کر ایک تاہر اڈک سا فون سے زور سے چلائی اور لکھا کر بولا کہ تج میرے ماتھو سے جتے چکر نہیں جاسکتے جب اسی تلوار نے بھی کچھ کام نہیں کیا اور سب اٹکی فوج ہلنے لگا اور کبری نے ایک ساعت میں مار ڈالی اور اپنے اپنے کو اکیلا دیکھا تب وہ اپنے گھر سے ایک بڑا بھاری ترشول لاکر پینڈی شری کرشن جی پر پھینکا اُس وقت سست بھامانے شیا م سندر سے پکارا کہ کہا کہ اس پانی کو مار ڈالے اتنی بات اُنکے منہ سے نکلتے ہی شری کرشن ہمارا ج نے ہوا ستر کا سدرشن چکر سے کاٹ ڈالا۔

چوپائی

گندل نکت سہت سر پر یو	دھر کے کرت سیس غر غریو	تھوں لوگ میں آنند بھے	دو کو جنتا سب ہی کے گے
تاہ جوت ہر مکھ سمانی	جرجر شبد کرین سر گیانی	چڑھے بو ان شب برساوین	بید بکھان دو جس گاوین

رہتی کتھا سنا کر شکد بوجی بولے کہ اسی را جا پر محبت شری ہما دیو اڈک کا بردان سچ کرنے کے واسطے جبکہ سست بھامانے اپنے منہ سے ہوا ستر کے مارنے کے واسطے کہا تب شری کرشن جی نے سدرشن چکر سے سراسر کاٹ لیا جب ہوا ستر گیا تب پر تقوی اٹکی ماتا پنی چہ اور جگت پوتے کو ساتھ لے کر شری کرشن جی کے پاس آئی اور جھتر اور گندل جو ہوا ستر نے لوگ سے چھین لایا تھا اور بہت رتن آدک آنکھو بھینٹ دے کر سرا پناہر چنوں پر رکھ دیا اور ماتھو جوڑ کر کہا کہ اسی جوت سور وہ جگت ہتھکاری آپ کی ہما دیو لیللا پر پناہ ہوا

۱۰۰۰

آپ کا بھید اور آواز اور انت کوئی نہیں جان سکتا اور آپ اپنا شی پُرش تینون کال کے جانے والے کسی سے کچھ ڈر نہیں رکھتے اور آپ آدمی اور دیوتا اول تینون لوک کے پیدا کرنے والے ہیں اور تارہ اور مدھ اور انت میں کیوں آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے اور آپ ہتر جامی سب میں بیا پاک اور سب سے الگ رہ کر سنساری چیز کی کچھ چاہ نہیں رکھتے اور کچھی جی آپ کی دہی ہو کر آپ کے چرن کل کو خون پر اپنے ہر دم سے لگائے رہتی ہیں اور برہما دک دیوتا اور بڑے بڑے رکھو اور تین آپ کے چرنون کا دھیان دن رات اپنے ہر دم میں رکھ کر آپ ہی کو اپنا مالک اور پالن کرنے والا جانتے ہیں انھیں چرنون کو سیری ڈنڈوت پہنچے جبکہ ہمارے میں اپنے پیش ناگ کی چھاتی پر نشین کرتے ہیں تب آپ کی مابھ سے کل کا پھول نکلا اُس پھول سے برہما جی پیدا ہوا ہے اور برہما جی نے تینون لوک کو پیدا کیا ایسے چودھون بھون کی جڑ آپ ہو کر سب کا منور ہو پورا کر کے اور شی اور ناگ اور پانی اور ہوا اور کاش یا پون تو اور دھون اندری کو پرکٹ کر کے رجوگن سے سنسار کی آہت اور ستوگن سے پالن اور تموگن سے ناش اُسکا کرتے ہیں اور گڑھی آپ کے باہن ہیں اور سب کو مل اور جس آپ کی دیا سے ملتا ہے اور آپ اپنے بھگتوں کی رچھا کرنے کے واسطے سنسار میں منگھ کا اوزار ہے کر سب کو منگھ دیتے ہیں جو ان دنیا کے لوگ اُس رُوب کا دھیان اور پوجا اور نام کا اسمن کرین اور آپ کی لیلکا چرا اسپین رکھ کر پوجو ساگر پار اتر جاوین آپ کا نرگن آپ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا ایسے آپ اُس رُوب سے جو کچھ صورت اور نشان نہیں رکھتا پریت کا پیدا ہونا بہت کٹھن ہے سنساری لوگ اپنے اپنے بن اور دھم کے موافق آپ کی پوجا کئی طرح پر کر کے اپنے مطلب کو پاتے ہیں جہاں آپ کی استت شمار دہی اور شیش جی اور گنیش جی سے نہیں ہو سکتی وہاں پوجا گیاں تھی کی تیلی کو کیا سامت ہے جو آپ کے گنوں کو برن کر سکون لیکن آپ چہر پر پا کو بن وہ ضرور آپ کو پہچان سکتا ہے سیری ڈنڈوت آپ کو قبول ہو۔

چوپائی

جر جو کل نا بوجل سائی	کل نہیں کلا شکر دوائی	نام سُوروپ انت تمھارے	لگا دین نسدان نعت مہارے
دو ما	سب دیون کے دیو تم کو دے نہ بھیو	تم ہی جگ کرتا ہو ما کھن پر پوجو ہر دیو	

اس طرح بہت سی استت کر کے پر تھوی نے بھگت اپنے پوتے کو شری کرشن جی کے چرنون پر گر کر نہی کیا کہ اے دیوتا تم کو ہندہ آپ نے بھگو یہ بردان دیا تھا کہ بنا تیرے کہے جو مائے کو نہ مارو لگا پھر کسو اسطے آج آپ نے اُسکو مار ڈالا یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے ست بھاما کی طرف اشارہ بنا کر کہا کہ یہ پر تھوی کا اوزار ہے اسکے کہنے سے ہم نے بھومائے کو مارا تھا جب پر تھوی نے ست بھاما کو دیکھا بہت مندہ ہو کر کہا کہ اے ماتھو نرگن میرا بیٹا آپ کو پہچان کر ادھم کرنے لگا تھا سو وہ تو اپنے ڈنڈ کو پھونچا اب اس بالاک کو جو آپ کی تھرن میں آیا ہے اچھ کیجیے جب یہ دین کین شکر شری کرشن دینا ماتھو نے اپنا ماتھو بھگت کے بہرا ڈھتھو پھیر کر اُسکو بہت دھیرج دیا تب بھومائے کی استری ماتھو جو ڈر گولی کہ اے بھگت سواری بس طرح آپ نے کر پا کر کے اپنا ڈھن بھگو دیا اسی طرح اپنے چرنون سے میرا گڑ پو تر کیجیے جبکہ بلیکھو ماتھو سچی پریت اُن سب لوگوں کی دیکھ کر راج مند پر گئے تب بھگت اور اُسکی ماتھو نے بڑی خوشی سے پینا بہراہ میں بھجاتے ہوئے شری کرشن جی اور ست بھاما کو اپنے گھر لے جا کر ڈھراؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور چرن دھو کر چھات لے کر بدھو پوریاک کرشن بھگوان کی پوجا کی اور سنگھہ اول کے بدن میں لگا کر چھین پر کار کے بھون کھلائے اور سونے کی جھاڑی سے ماتھو ڈھلا کر پان اور لایچی دیا اور اچھے اچھے گنے اور کپڑے پہنا کر چور ہلائے لگے اور بھگت کی ماتھو نے بڑے پریم سے ماتھو جو ڈر کہا کہ اے

لیکن تم نامہ آپ نے بہت اچھا کیا جو ہوا مائٹھلون کے دکھ دینے والے کو مار ڈالا دیکھے راون اور کونس آدک جس کسی نے پریشور سے
 برودھ کیا اسکا جگت میں ضرور ناش ہو آپ بھگت میرے بیٹے کو اپنا سیوک جائیے اور سولہ ہزار ایک سورج کیتیا جو اسکے باپ نے
 بنا ہوا ہی اکتھا کی ہیں انکو دیا کی راہ سے لیے لیجیے یہ بات سننے ہی شری کرشن جی اُس استمان میں جہان وہ کرشن بھگوان کو اپنا پت
 بنانے کے واسطے اُنکے چرنون کا دھیان کرتی تھیں چلے گئے تب کیا دیکھا کہ سب راج کیتیا میلے کپڑے پہنے ہوئے سوچ میں تھی ہیں
 جیسے سانولی صورت موہنی صورت پر انکی نظر پڑی ویسے خوش ہو کر پران نامہ کے سامنے کھڑی ہو گئیں اور نامہ جوڑ کر نہ کیا کہ اے
 دو اور کا نامہ ہم لوگوں کو یہاں سے چھٹی ملنا بنا تمھاری کرپا کے کٹھن ہر اے ہمارے جو تھو سب طرح آپ انتر جامی پر ہر ہم پریشور نے ہم بلانا
 کا دکھ جان کر بنا درشن دیا اسی طرح ہم دُکھیا رتوں کو ساتھ لے چل کر اپنی دسی بنائے جس میں آپ کی سیوا کرنے سے ہمارے جسم سوز
 ہو یہ دین بچن سننے ہی شری کرشن جی نے انکو بہت دھیج دے کر کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جانا چاہو تو ہم تم کو دمان پونجا دین گھون
 نے کہا کہ ہمارا ج اب ہم لوگوں کو آپ کا چرن کل روپی چھوڑ کر گھر جانا منظور نہیں ہے ہم کو اپنی سیوا ہی میں رکھیے جب کہ موہن پیارے
 نے انکی سچی پریت دیکھ کر سب راج کیتیاؤں کو اپنے ساتھ دو درکا میں لے چلنے کے واسطے اُس مکان سے باہر نکالا اور بھگت کو ہوا مائٹھ کے
 سنگھاسن پر بیٹھا کر اپنے نامہ سے اسکے ماتھے پر راج تک لگا با تہ بھگت نے بہت رتن اور تھو اور گھوڑے اور ساتھ با تھی سفید
 رنگ کے چار دانت دارے جو ایرادت کے نفس میں تھے شری کرشن جی کو بھینٹ دے اور ان سب راج کیتیاؤں کو اُٹھن ملو اور اور
 انسان کر کے اچھے اچھے گتے اور کپڑے پہنائے اور بالکی اور سکھیاں وغیرہ پر چڑھا کر تری منوہر کے ساتھ اپنی فوج سمیت بدالیا سوقت
 موہن پیارے سولہ ہزار ایک سورج کیتیاؤں جو اُٹھن اور بالکی اور سکھیاں اور تھو آدک پر ساتھ لے کر دو درکا چلے اُس وقت ایسی شو بہا موہن پیارے
 کی معلوم ہوتی تھی جیسے نارون میں چندرما شو بہا دیتا ہے دو درکا نامہ نے سب راج کیتیاؤں کو فوج سمیت دو درکا پڑی میں بھیج دیا
 اور آپست بھا ما کو اُٹھن پڑھائے اور وہی چھتر اور گنڈل لیے ہوئے اندر پڑی کو چلے گئے جب کہ اندر نے جو ہوا مائٹھ کے مارے
 جانے کا حال سن کر خوشی کر رہا تھا شری کرشن جی کے آنے کا حال سننا تب اُسے دیوتاؤں سمیت آگے سے جا کر سراپا ہر چرنون
 پر دھر دیا اور لیکن نامہ کو بڑے آد بھا دے اپنے گھر لے جا کر اندر اس پر بیٹھا اور چرن انکا دھو کر چرن آہرت لیا اور
 بدھ کے موافق انکی پوجا کی۔

دو ما	ہا تم جوڑ بنتی کرے دھرے چرن پر نامہ	ہر داس کو داس ہون تم نامہ کے نامہ
<p>اندر کی استھت کرنے سے جہانہ نامہ نے خوش ہو کر اندر کو چھتر اور ادت کو گنڈل دے دیا جب یہ حال سن کر نارڈن اندر پڑی میں نیام سندر کے پاس آئے تب حرن منوہر نے نارڈن کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ ہمارا ج تم جا کر اندر سے کہو کہ ست بھا نامہ سے کلپ بر جھ مانگتی ہے جیسا وہ کہیں دیا اگر ہم کو جواب دو یہ بات سننے ہی نارڈن نے اندر کے پاس جا کر کہا تب اندر انی زد دھ کر کے اپنے پت اندر سے بولی کہ تم کو وہ بات یاد ہے یا نہیں کہ اسی شری کرشن نے برج میں تمھاری پوجا چھرا کر بر جہا سیوں سے گو بردھن پہاڑ جو اُٹھن اور چھل کر کے سب شھائی اور پکوان آپ کھا با اور سات دن رات گو بردھن پہاڑ تو اٹھا کر تمھارا ارجمان توڑا تمھام کو کچھ اس بات کی بھی شرم ہی یا نہیں دیکھو وہ اپنی استری کی اکیا مان کر یہاں کلپ بر چھ لینے آیا ہے اور تم میرا کہنا کچھ نہیں مانتے یہ بات اپنی استری کی سن کر اندر اکیان ناروجی کے پاس آکر بولا کہ ہمارا ج تم شری کرشن جی سے میری طرف سے جا کر کہو کہ کلپ بر چھ نندن باغ چھوڑ کر دوسری جگہ</p>		

نہیں جا سکتا جو لیجاؤ گے تو وہاں کسی طرح نہ رہے گا اور یہ بھی اُسے کہہ دیا کہ برج کی طرح مجموعے بردوح نہ کریں جو وہ زبردستی کلپ برجم
لیجا بیٹے تو میرے اور اُنکے بڑا جرح ہوگا جبکہ نار دین نے اگر یہ سندیا کرشن جگوان سے کہا تب گربنجن بسد پوندن نے اُسی وقت
نندن باغ میں جا کر رکھوارون کو مار کر بھگا دیا اور کلپ برجم جسکو پارجات بھی کہتے ہیں نندن باغ سے اُٹھا دیا اور گرز کی پٹیوں پر کلک دورا کا
کو پٹے آئے جب اندر کلپ برجم لیجانے کا حال سن کر بے کردہ سے ایرادت مانتی پر چڑھ کر ادبرج ما تو میں نے کر دی تو ن سمیت کرشن
جگوان سے لڑنے چلا تب نار دجی نے اندر کے پاس جا کر کہا کہ اسی اندر تو برا مور کھڑی کہ اپنی استری کے گنے سے ملکتی تو اتھ سے لڑنے کو تیار
ہو گیا تھکو کچھ شرم نہیں آتی جو تھکو ایسی ہی سا تر تھی تو بھو ما ستر سے چھتر اور گنڈل کیوں نہ پھر لیا جبکہ شری کرشن پر برجم پر مینور نے
تیر سے بے کرنے سے بھو ما ستر کو مار کر چھتر اور گنڈل تیر الا دیا تب تو اُخین کو اپنا زور دکھلانے چلا وہ دن تجھے بھول گئے جب بزند ابن ہن جا کر
شری کرشن جی کے چرون پر گر کر اپنا پر ادھ اُسے جھا کر آیا تھا یہ بات سنتے ہی اندر شرمندہ ہو کر باقی سے اُتر پڑا اور لڑائی کرنے نہیں گیا
اور شیام سندر نے آند پور تک دور کا پڑی میں پونچھ کر کلپ برجم سے جھگڑا کے اٹکن میں لگا دیا اور اُجا اگر سین سے اگیلے کے سوط
ہزار ایک سورج گنیا سے بدھ پور تک اپنا بواہ کیا اور اُن سب کو الگ الگ محل اور باغ میں چوں شو کرانے تیار کیے تھے رکھا اور آپ
اتنے ہی روپ رکھ کر اُنکے ساتھ رہ کر الگ الگ سنساری سکھ سب کو دینے لگے۔

دو ما	تن سون ہر جو پریت کر ادت میں سنا سے	پریم ریت سمجھا کے دیمھی لاج ٹھہرا سے
وہ لوگ اُنھوں پہر پران ماتھ کو اپنے پاس دیکھ کر ایک دوسری سے ڈاہ نہیں کرتی تھیں اور سب استریوں کے گز میں سیکڑوں وہی تھیں تسپر بھی اُنکا یہ پرن تھا کہ پر ات سے اُنھکر شیام سندر کا چر نو دک لے کر اپنے ماتھ سے سب سیو اور اُنل انکی پریم سے کرتی تھیں جس وقت تو ہن پیارے پھیل لگائے اور اسنان پو جا کرنے کے پیچھے چھین پر کار کے بنجن سونے کی تعالیوں میں بھوجن کرتے تھے اُس وقت سب استریاں نکھا ہلاتی تھیں اور جڑا دگر دے سے ماتھ دھلا کر یاں اور الاچی دتی تھیں اور جب بچیا پر سین کرتے تھے تب اُنکا پاؤں دا تھی تھیں لیکن جڈ ماتھ جو کچھ اچھا اپنے من میں زلھکر سب جلت کو اپنے بس میں رکھتے ہیں کسی استری کے بس میں نہیں ہوتے تھے اور اُن استریوں کی سندر تائی کا حال کوئی نہیں کہہ سکتا وہ ایسی سندر تھیں جنکے سامنے شوج اور چندر ما کا تاج میلا معلوم ہوتا تھا ایک شری ہما دیو جی نے دورا کا پڑی میں جا کر اُن استریوں کا روپ اور سنگار دیکھا تو کا دیو بلا دینے پر بھی موہت ہو گئے۔		

دو ما	ایسی سندر نار سنگ ماکن پر جو جب ماتھ	کام کلون کرین سدا کھان پان اک۔ ساتھ
ادھیائے ساٹھ۔ ہنسی کرنا شری کرشن جی کا رکنی جی کے ساتھ		
تھکر دیو جی نے کہا کہ اسی راجا پر بھیت بلکہ اُن پر کرشن جی رکنی جی کے سندر میں تھے وہ مکان سنلا جڑا و بہت اچھا بنا ہوا اور اُن میں محسلی بھونے کچھ ہوئے تھے اور سب جگہ چند دے بندھے ہو کر روزوں پر توتیوں کی جھالنگ رہی تھی اور کلپ برجم کے چھوٹوں کے گڑے بست جگہ ٹھکانے ہو کر ڈھوپ اور چندن آدک کے چلنے سے خوشبو آتی تھی۔		

دو ما	کلپ برجم کے بھول کی کاسون کیے باس	جا سون بن اپن سے بچھے کساں نو اس
سندر گندھ ٹھنڈھی ہوا بننے سے سب کو سکھ ملتا تھا اور ہر اور جھرنے بلکہ ٹھنڈا پتے تھے ایسے لعل اور زن وہاں خڑے تھے کہ خلی چمک سے اُنھوں پر جیالار پر جراع جلانے کا کام نہیں رہتا تھا اور اُس ستھان میں ایک بھیا ترن جت سامان سمیت بھی تھی اور اسکے چاروں طرف		

میوا اور مٹھائی اور جو گڑا آدک رکھا ہو کر اس جویا پر شام سندھ لپیٹتے آئے گئے اور کپے اور روپ کی حبیب دیکھ کر سب کا من بڑھ جاتا تھا۔
 دو ما سو جاترہ یون نامہ کی گاسے برنی جاے | کام روپ کی حبیب ہما سو ڈرہے بھالے

چوپائی

دہان رگنی سندھ باللا | بے سنگار بے نہ کالا | انک انک بھوکھ بھابھ | مہاندھر ستر نو پڑ با بے
 سو دھن سن سوہ ستر باکا | مانو لگی کام کی بھانسی

دو ما | یا حبیب سے شری رگنی ماگن پر بھگے پاس | یون دلاوے پریم سے من میں بہت ہلاکس

اس وقت پریشور کی مایا سے رگنی کو یہ بھان ہوا کہ شری کرشن جی کی سب استریوں میں بہت سندھ ہوں اس سے تو میں پیارے جھکو بہت چاہتے ہیں لیکن ٹھنڈا تر جاسی نے یہ حال سچا رکھ کر رگنی کو گڑو دھ دھاکھ کر اسکے پریم کی پرچھیالوں کہ اشکو اپنے روپ کا بھان ہی ماری پریت بہت ہے ایسا سچا کر بونے کہ اس رگنی تھے ایسی سندھری اور راجا بھیشمک کی بیٹی ہو کر میرے ساتھ بواہ کرنا اچیت نہیں تھا میرا اور بواہ اور پریت برابر داسے سے کرنا چاہیے میں کسی دلش کاتلک دھاری راجا ہنو کر جہ سندھ کے ڈر سے بھاگا ہوا یہاں سندھ کے پاپو میں بسا ہوں اور جب سے میں نے جنم لیا تب سے کوئی کام اچھا نہیں کیا جو کوئی میرا بھن اور سمن کرتا ہے اسکو برکت اور زر دھن کر دیتا ہوں ایسے میرے بھکت کو سنساری سکھ نہیں ملتا اور میں کسی کے ساتھ پریت نہ رکھ کر سب سے سن اپنا موٹا رکھتا ہوں لڑکپن میں مانگے داون کو کچھ اور ب آدک دیدیا کرتا تھا وہی نام سنگرتوں نے میرے ساتھ بواہ کر کے دھو کا کھا با اور شیشاں چند بلی کے راجا کو جو تلک دھاری اور بلوان ہو کر جہ سندھ آدک بڑے بڑے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لایا تھا قبول نہ کیا۔

دو ما | رگم دیوش پشال کو باندھو گنگن ماتر | آو ساج برات وہ سب راجن کے ساتھ

اس رگنی تھو سے بڑی چوک ہوئی جو تو نے راجا شیشاں کو جسکے ساتھ تری سنگنی رگم ارجن نے کی تھی چھوڑ کر تھو ایسے گنو چرانے واسے کے ساتھ اپنا بواہ کیا اور اچھے بڑے کا کچھ بچا نہ کر کے اپنے گل میں کلنک لگایا۔

چوپائی

کیسے کہا بکدھ تمھاری | بھلی بات من میں بچاری | رگم بھرات کی لاج گنوائی | نامات کو لیک لگھائی
 چھانڈ نرت موسوں بہت کینو | زگن مساجات کو ہینو | یاتے بات ست ہم مانی | آٹھی بڈھ ترین کی جانی
 جو تم کو لکھو بدھ جو کی | کرم پرمان ہوت ہوسوئی

دو ما | ایسی بھوئی بات کو مانے مور کو ہوے | اپنے جس اور چین کو چین کرت سب کو سے

سوائے اسکے جس بات میں لڑکیوں کو خرم ہوتی ہے وہ بھی تو نے کی کہ براہن کو چھی دے کر اپنے بواہ کا سندھیا میرے پاس بھیجا سچ ہے کہ استری زبہدھ ہوتی ہے۔

چوپائی

تم جو کو ہمیں کیوں لائے | کون کاج گنڈن پر آئے | تمہیں بھگائے تمھیں گھڑناہن | تمہوں موہ ہمیں گھڑناہن
 بھنڈ زلیس آئے وہ ٹھائیں | بڑا رگ بھگے من ماہین | تمہے کارن گنڈن پر آئے | تمہیں بھگائے تمھیں ہر آئے

تا تو میں برکت من ماہین	کہوں ہوت مودہ مم ماہین	سدا اُداس رہوں من ماہین	نارن کی اچھا کچھ ناہین
<p>اگر کئی تیرے ملائے تھے سے میں نے دکان جا کر تیرا برن پورا کیا پر شور نے اتنے راجوں کے سامنے میرے لاج رکھی اور بلرام جی نے جیسا پر اکرم کیا وہ تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا میں تجکو اپنی اچھا سے نہیں لایا اسلئے میں تجکو اگیا دیتا ہوں کہ تیرا من اب بھی چاہے تو مجکو چھوڑ کر کسی ملک دھاری راجا کے پاس جو تیرے برابر ظہین ہو جا کر رہ میں کچھ بڑا نہ مانو لگا۔</p>			
چوپالی			
نارن میں سوئی نار سجاگی	جا کو مڑش ہوے بڑ بھاگی	یا کارن تم ڈھونڈ جو سوئی	جا میں کوک تھا جس ہوئی
<p>یہ کئی سوئیں سنکر کئی رونے لگی اور منہ اُسکا پیلا ہو گیا اور شیا م سندر کی باتوں کا کچھ جواب دے کر بہت سچ سے سہرا پنا پنجا کر لیا اور ناخن زمین کھودنے لگی اور چت اُسکا ٹھکانے نہ رہ کر بدن کانپنے لگا۔</p>			
چوپالی			
چو پالی	پنتا بہت بڑھی من ماہین	کا ہو بدہ سمجھے من ماہین	
دو ما	ایسی بدھ اُکلاے پڑی دھرن مڑ چاے	تن کی سُدھ بھوئی بے مرن ٹکٹ بھی آسے	
<p>جب یہ شیا م سندر نے دیکھا کہ بہت سوچ سے پران پیاری مرچا تھی ہر تب اُسکو اٹھا کر اپنی سیج پر بیٹھا لیا اور چتر کھی روپ دھر کر ایک ہاتھ سے جو اُسکے بال کچھ گئے تھے سنوارنے لگے اور دوسرے ہاتھ سے اُسکے اُنسو پوچھ کر تیرے ہاتھ سے پنکھا ہلانے لگے اور چو تھا تا تو اپنا مکمل کی طرح اُسکے ہر دے پر رکھ کر اُسکو گلے سے لگا لیا جب اُنکا پریم دیکھ کر کئی کا چت ٹھکانے ہوا تب موہن پیارے بونے کہہ پڑا۔ ان پیاری گریستہ آدمی کے پاس کچھ پرتھوی آدک ضرور ہنا چاہیے جس سے وہ اُنکو ڈور باک اپنا گنم پائے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے اسلئے تجھ سے ہنسی کی تھی پر تو نے سچ مان کر انا ڈکو اٹھا میں تجھ سے زیادہ کسی کو پیار نہیں کرتا تو اُداس مت ہو تیرا بدن بہت نازک ہے اسلئے گھبرا گئی اور تو نے جانا کہ یہ کچھ جوڑ دینگے اب تو دھیرج رکھ اور خوشی سے ہنس بول۔</p>			
دو ما			
ادرت بین سناے کے ماکن پر بوجہ در اے	لینسی پر یا سناے کے دہمی رس بسر اے		
<p>جب موہن پیارے کی پریم ڈور باک بات سنے سے کئی کا سوچ من گیا تب وہ اپنے کو موہن پیارے کی گود میں بیٹھی دیکھ کر لاج سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور بات جو کر کر بنی کیا کہ اہر بکینٹو تا تو نے کیا پکارا ریا کتھو جن مجھ سے کہا میں غسا با جا کر سناے اپنے کو آپ کی درسی جانتی ہوں آپ مجکو ملک دھاری راجا کے پاس رہنے کو کہتے ہیں آپ سے بڑھ کر تینوں کوک میں دوسرا کون ہے جسکے پاس جا کر رہوں آپ کے برابر کسی نہ دیکھ کر آپ کو تر لو کی تا تو سمجھتی ہوں برہما اور ہما دیو جی آدک دیو تا سدا آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر اُن چرنوں کی رح اپنے ماتھے پر چھلنے میں اور آپ کی دیا سے اُنکو یہ سام تو ہے کہ جسے چاہیں اُسکو بر دان دے کر ملک دھاری راجا بنا دیں۔</p>			
دو ما			
تم چرن کی ریشکا وہ چاہت دن رین	خکے درشن پائے کے سنگھ پادت ہین۔ ہین		
<p>اگر ہمارے بھو آپ کا دھیان اور سمرن کرنے سے راجلدی آدک بہت طرح کے سنگھ ملتے ہیں اور بڑے بڑے راجا سنساری اُسکو اور لاج چھوڑ کر آپ کا بھجن کر کے بھوسا گرا پارت جاتے ہیں اور آپ راجو گن اور بگو گن سے کچھ کام نہ رکھ کر اُنھوں پر چھیر سدر میں سین کرتے ہیں جب کہ دیتوں کے ادرم کرنے سے پرتھوی ڈکھی ہو کر آپ کی شرن جانی ہے اور برہمن اور ہر حکمت لوگ دکھ پاتے ہیں جب آپ</p>			

شکن او مارنے کو چھوڑ کر بھارتاگر گوا اور برما میں کوسکو دیتے ہیں جھکوا سی سامتہ نہیں ہر جو آپ کے گنوں کو کہہ سکوں آپ نے مجھ میں کوئی
 دوش دیکھا ایسی بات کہی ہے ایسے میں چاہتی ہوں کہ آپ دین واپ جلت کے پردہ ڈھاپنے والے میرا دگن چھپا کر چھپا کیے بڑے
 لوگ سداسے جھوٹوں پر دیا کرنے آئے ہیں اور دینا نامہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جراسندھ اور شیشال آدک بڑے بڑے اور جوں
 جو اپنے بل کا گھنڈ رکھتے تھے آپ نے ایک ساعت میں بھگا دیا اس سے میں جانتی ہوں کہ تیغوں لوک میں کوئی دوسرا آپ سے
 زیادہ زبردست نہیں ہے اور جو آپ اپنے جھگتوں کو کنگال رکھتے ہیں اسکا یہ کارن ہے کہ دنیا کے لوگ رویہ اور راج کے خرد میں بندھے
 ہو کر درح اور کرم اپنا اور دھیان اور اسمن آپ کا چھوڑ دیتے ہیں ایسے آپ اپنی کرپا سے انکو کنگال بنا کر اپنا بھجن کرانے میں ہمیں وہ
 جو ساگر پارا تر جا دین اور سنساری سکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اور بھجن کے پر تاب سے ہمارا تانک سکھ ملتا ہے جیسا کہ بھجن خرابی میں بن کر تانک
 ویسا دلتمند ہونے میں نہیں ہو سکتا اسی واسطے سنساری سکھ اور جو ہمارا جھوٹا سمجھ کر امیر کیجھ اور برہلا اور کھو دیو اور پریرت
 اور جڑ بھرت آدک گیانی راجوں نے ساتون دپ کاراج اور پر دور اپنا چھوڑ دیا اور برکت ہو کر آپ کے چرن کا دھیان لگا لیا آج تک
 انکا جس چھارہا ہے اور آپ نے کہا کہ میں کچھ اچھا نہ رکھ کر تیری چاہنا سے جھکو بیان لایا ہوں سو یہ بات سچ ہے جہاں بھی جی آپ کی دسی
 ہو کر دن رات آپ کی سیوا میں رہتی ہیں وہاں میری کون گنتی ہے جو آپ کے لائق ہوں آپ دین دیاں نے مجھے دین جان کر میری دھیان
 پوری کی اور جلت پالاک شیشال چندیلی کارا جاجی آپ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے جو میں آپ کی سیوا چھوڑ کر اسکو قبول کرتی تو آواگون میں
 پھنسی رہتی جس طرح راجا امیر کیو آدک آپ کا بھجن کر کے ملکت ہوے ہیں اسی طرح میں بھی آپ کا چرن دھو کر جو ساگر پارا تر جاؤنگی اور آپ
 کی دیا سے میرا نام ہمیشہ بنا رہے گا۔

دو ما	جیسی بدھ سو بھارچی نگر دورا کا مانہ	دیں چندیلی کو کسے سرگ لوک میں مانہ
اور یکنہ نامہ جو استریان آپ کے بھجن اور کھاسے دور ہو دین انکو شیشال اور دنت بکر آدک بت ملیج طرح ابسانا مٹی کا شیشی لیش کی راجا شالو کو چاہتی تھی اس کارن بھرت برہج راجا نے اسکو چھوڑ دیا اسی طرح آپ نے بھی بجا کر کیا کہ یہ راجا شیشال کو چاہتی ہے اور میں نسا باجا کر نسا سے آپ کی دسی ہو کر اسکو اپنا دشمن جانتی ہوں جو استری نہ کہیت ہو کر اپنے بت کی سیوا کرتی ہے اسکی منو کا منا سنسار میں پوری ہو کر انت سے ملکت ہوتی ہے اور ان نامہ جیسے راجا اندر دین کی لڑکی نے تب کر کے شکندھی کا جنم لیکر ہمیشہ تپا ہے بد لایا تھا ویسا میں نہیں کر سکتی کیونکہ آپ کی بہت جنم کی دسی ہوں اور آپ نے یہ کہا کہ تو نے اٹلے وانوں کے منو سے میری تعریف سکھ دھو کا کھایا سو آپ کی اہنت پیدا اور شاستر میں لکھی ہے اور برہما دک دیو تا اور نار دین آنکھوں پر آپ کا گن گایا کرتے ہیں وہی بڑائی سکھ میں نے براہن کو آپ کے پاس بھجنا تھا آپ دیاں ہو کر اس دسی کو لے آئے اب میں ہی چاہتی ہوں کہ جنم بھارت آپ کی دسی ہو کر میرا پریم اُنساگ آپ کے چرنوں میں بنا رہے۔		

دو ما	پورن پڑ کھ پڑان ہوا لکھ نر بن نام تم تو جانت ہو پیا پریم پریت کی ریت دین دیاں کر پاں ہو بڑے تھارو لال یا ہی بدھ ہا نسی کرین نج نارن کے ساتر	تمہے چرن کو سد اہت سے کروں پر نام انتر جامی ہو سے کے کیوں ٹھانت از ریت نٹھ بھجن کیسے کہو ما کھن پر بھو گو پا ل جیسی تم ہم سے کری ما کھن پر بھو بر جھنا تو
-------	--	--

یہ سنکر موہن پیارے بولے کہ ای بران پیاری تیرا پریم اور شو اس بڑا ہی مین نے ایسا کٹھور بن لکھ کر کیوں تیرے پریت کی پرچھائی تھی تیرا پریم سچا یا یا جس طرح میرے نہ کام طبیعت ہوتے ہیں اسی طرح تجکو بھی دیکھا میرا کٹھور بن بننے سے تیرا رنگ پیلا ہو گیا لیکن مجھ تیرے پریم نہیں چٹھا ای بران پیاری تو اپنی بڑائی اس طرح سمجھ کہ آدمی اہستہ کر کے اپنا جہم سوار تو کرتے ہیں اور مین تیری اہستہ اور گن اس طرح کرتا ہوں جس وقت مین نے تیرے بھائی کا سر منڈوا کر اُسکے ماتو بندھوا لئے تھے اس وقت بھی تو نے سوائے ادھینتائی کے اور کچھ خوبت نہیں کہا پت برتا استریوں کا یہی دھرم ہے کہ اپنے پت کی اگیا انا سار جلیں اور مین تیری سنڈرتائی دیکھ کر گندن پور نہیں گیا تھا بلکہ تیرا سچا پریم دیکھ کر تجھے لے آیا اب تو کچھ چنتا نہ کر کے ہمیشہ خوش رہا کہ جو کوئی اس ادھیائے کو سچے من سے کہے یا جسے کا اسی طرح اٹکی جی پریت استری اور پریش مین ہوگی۔ ای را جا پرچھت یہ بات نیام سنڈر کی سنڈر کنی بڑی خوشی سے اٹکی سیوا کرنے لگی۔

دوما	جیسی یہ لیلاکری ماگن پر بھو بر جانا تھو	یا جی بدھ کر ڈرا کرین سب نارن بے ساغو
------	---	---------------------------------------

ادھیائے اگستھو کتھا شری کرشن جی کے بنس کی

شکلہ یو جی نے کہا کہ ای را جا پرچھت اسی طرح شری کرشن جی ددرا کا پری مین سولہ ہزار ایک سو اٹھواستریوں سے بھوک اور بلاں کر کے گڑھتھو آشرم کا دھرم تناستر کے موافق رکھتے تھے اور سب استریان پت برتا دھرم سے اٹھون ہزار کی سیوا کرتی تھیں اور ہر جگہ سے سب استریوں کے ڈن ڈن بیٹھے شام رنگ کمل نین بڑے بلوان اور ایک ایک لڑکی بہت سنڈر پیدا ہو کر وہ سب اپنے باپ بڑے کا سکھ مانا اور پتا کو دکھلاتے تھے اور اُنکے مانا اور پتا چھے چھے گئے اور کپڑے پہنا کر خوش ہوتے تھے اور سب ایک لاکھ اکیس ہزار لڑکے اور سولہ ہزار ایک سو اٹھ لڑکیاں شری کرشن جی کے پیدا ہوئیں اور پھر اُنکے آگے اتنی سنستان بڑھی کہ اٹکی گنتی نہیں ہو سکتی۔

دوما	چھب اٹھون رنہن کی کاشون برنی جاے	شورج غنٹ کا ڈن دھیت ہین لجاے
------	----------------------------------	------------------------------

ای را جا پرچھت سب استریان شری کرشن جی کو اٹھون ہزار پانچے پاس دیکھ کر بہت خوش تھی جو سنستان ہوئی تھی اُنکے نام کہنے میں سنو کہ پُر دمن آدک رگنی اور جھان آدک ست بھانا اور شا سب آدک جانوتی اور سوت آدک کالندی اور شری مان آدک ستیا اور بر گھو کھو آدک چھننا اور بدک آدک مترنبا اور سنگرام جت آدک بھدر کے بیٹوں کے نام تھے اور نام کیت اور دت مان دولڑکے بلرام جی کے رُوہنی سے ہوئے تھے پُر دمن کے انڑودھ ہو کر انڑودھ سے بجز نابہ پیدا ہوا تھا مگر اگرچہ نے شری کرشن جی کے بیان پُر دمن آدک بیٹے ہونے کا حال سنکر اپنے استری سے کہا کہ رُوہنی میری کینا جو کرت برما کے بیٹے سے مانگی گئی ہے اسکو وہ مان نہ بیاہ کر سو میرا سکا رچونگا تو چھی بھیج کر رگنی میری بہن کو اُسکے بیٹوں سمیت بلا۔ یہ بات سنکر اُسنے چنچ لکھ کر رُوہنی کے ماتھو رگنی جی کے پاس بھیج دی رگنی جی نے یہ حال پاتے ہی شری کرشن جی سے اگیاے کہ پُر دمن سمیت بھوج کتنگر مین گئیں مگر اپنی بہن کو دیکھ کر بہت خوش ہوا لیکن اُسنے پھلی بات یاد کر کے سر پنا پنچا کر لیا اور اٹکی استری نے بیرون پر سر رکھ کر رگنی جی سے کہا کہ جب سے میرا منڈوئی تکا ہونے لیا تب سے آج تمہارا درشن پایا تم میرے اُوپر کر پار کے پُر دمن کا یوہ میری بیٹی سے کر دو یہ سنکر رگنی بولی کہ بھینا کا حال تم کو معلوم ہے پھر جھگڑا کر اُوگی ایسی بات کہنے اور سننے سے جگھو ڈر معلوم

ہذا ہے جبکہ یہ حال رُم نے اپنی استری سے سنا تب وہ رکنی سے بولا کہ اسی بن اب تم کچھت ڈر وید کی اگیا انسا رجانے کو کیتا دیتے ہیں
 ایسے رکوئی کا بواہ پُر دمن کے ساتھ کہ شہری کرشن جی سے نئی نلتے داری کرونگا جسین پہلا بیٹ جاے جبکہ یہ بات لکر رُم گرج اپنی
 سما میں جمان راجا لوگ بہت چھے اچھے گئے او کپڑے پہنے سو مہ کرنے آئے نئے جا بیٹھا تب پُر دمن بھی اپنی ماتا سے اگیلے کہ وہاں جا کر کھڑے
 ہوے جبکہ رکوئی کیتا جیمان کا تو میں لیے سب راجون کو دیکھتی ہوئی پُر دمن کے پاس پہنچی تب اسنے سا فونی صورت پر موہت ہو کر جیمان اُسکے
 گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھتے ہی سب راجون نے اُس میں ملاح کی کہ جب پُر دمن راجا ماری کو لے کر یہاں سے چلے تب ہم راہ میں چھین لین
 اسی اچھا سے سب راہ لوگ راہ میں کھڑے ہوے اور یہاں رُم نے بدھ پور باک رکوئی کو پُر دمن سے بواہ کر بہت رتن اور درپ آدک
 جہیز میں دیا جب رکنی جی اپنے بھائیوں اور بھوجائیوں سے بدراہو کر بیٹھے اور پتوہ سمیت دورا کا کو پلین اور راہ میں اُن سب راجون نے
 آکر گھیر لیا تب پُر دمن نے بان مار کر ساعت بحر میں سب راجون کو بگا دیا جب رکنی جی دوطھا اور دُن کو ساتھ لیے ہوے آئند پور باک
 دورا کا میں پہنچیں تب بسدی اور دیو کی آدک ریت رسم کے دوطھا اور دُن کو راج مند پر لے گئے اور گھر گھر منگلا چار ہونے لگے جب
 کئی برس کے پیچھے پُر دمن کو رکوئی کے پیٹ سے ایک ادکا بہت سُندر اور توجوان پیدا ہوا تب شیا م سُندر نے منگلا چار منسا رُمنو مانگا دان
 اور دچھنا براہن اور مانگنے والوں کو دیا اور جوشیوں کو بلا کر جنم لگن اسی پُر جھی تب براہنوں نے اُس لڑکے کا ازود دھام رکھ کر کہا کہ
 ہمارا ج بہ لڑکا بہت سُندر اور بلوان اور چودھون بدیا ندھان ہوگا یہ بات سُندر بسد یونندن نے جوشیوں کو سنان پور باک بدرا کیا
 اور وہ لڑکا ہر روز خیر رکلا کی طرح بڑھنے لگا جب رُم نے سنا کہ میرے ناتی پیدا ہوا تب اسنے بڑی خوشی سے گنا اور کپڑا بھیکر ایسی
 چھی شہری بسد یونندن کو لکھی کہ میں اپنی پوتی کا بواہ تمہارے پوتے کے ساتھ کرونگا جب رُم نے یہ چھی بھیکر کچھ دونوں کے بعد سامان تاک
 کا دورا کا میں بھیکر یا تب شیا م سُندر نے بڑی خوشی سے وہ تاک ازود دھ کے چڑھایا اور اُس براہن کو درپ آدک دے کر بدرا کیا اور راجا
 اکر سین سے اگیا لے کر شیا م اور بلرام بڑی دھوم دھام سے ازود دھ کو ماہتے گئے جب برات بھوج کٹ نگر کے پاس پہنچی
 تب رُم گرج نیوتہری راجون سمیت آگے سے لینے گیا اور سب براتیوں کو بڑے آڈ بھاؤ سے شہر میں لا کر جنوا سا دیا اور جتھا جوگ
 سب کا آدر سنان کر کے دوطھا کو منڈیے میں لے گئے جب کہ بدھ پور باک پوتی کا کیتا دان دے کر رُم نے بہت درپ جہیز میں
 شیا م سُندر کو دیا جب راجا بھیشمک نے جا کر شہری کرشن جی سے کہا کہ ہمارا ج بواہ ہو چکا اب یہاں رہنا بہت اُچت نہیں ہے
 کسو اطلے کہ رُم نے جن راجون کو اپنے یہاں نیوتے میں بلایا ہے وہ سب آپ سے دشمنی رکھتے ہیں ایسا نہو کہ کوئی جھگڑا فساد
 کرے یہ لکر راجا بھیشمک اپنے گھر چلے گئے اور کیشو موہت نے رکنی سے سب حال سنا کر چلنے کے واسطے کہا تب رکنی رُم سے بولی
 کہ اسی بھائی تمہارے نیوتے والے راجا لوگ میرے پران پپ سے دشمنی رکھتے ہیں ایسے اب ہم کو بدرا کر دو نہیں تو اچھے کام میں جن
 ہوا چاہتا ہے یہ سُندر رُم بولا کہ اسی بن تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں پہلے نیوتے والے راجون کو بدرا کر اڈن پیچھے جو تم کو لگی وہ میں
 کرونگا جب یہ لکر رُم سب راجون کو بدرا کرنے کے واسطے اُنکے ڈیرون پر گیا تب کلنگ دیش کے راجا اور کئی راجون نے رُم سے کہا
 کہ دیکھو تم نے شیا م اور بلرام کو اتنا مال جہیز میں دیا لیکن اُنھوں نے اجمان کی راہ سے اُسکو کچھ نہیں سمجھا ایک تو اس بات کا
 رنج ہم لوگوں کو ہر دوسرے اُس دن کی کسک ہمارے سن سے نہیں بھولتی جو بلرام جی نے رکنی ہرن میں تمہاری گت
 کی تھی ہم لوگ لڑائی میں جد نہیںوں کو جیت نہیں سکتے تم بلرام جی کو ہمارے استھان پر بلا دو تو ہم جو پُر کھیل کر سب مال اُنکا

جیت لین اور نثری کرشن جی سے بگاڑنے کا کچھ کام نہیں ہے جب یہ بات سنکر رُکم کو بھی کھلی بات یاد آئی اور غصہ پیدا ہوا تب وہ دہان سے اٹھ کر کچھ اور بچا رکھتا ہوا بلرام جی کے پاس جا کر بولا کہ ہمارا ج آپ کو سب راجون نے ڈنڈوت کر کے چوڑھلنے کے واسطے بلایا ہے یہ بات سنکر جب بلرام جی رُکم کے ساتھ راجون کی سمجھائیں آئے تب اُنھوں نے آدر پور باب بیٹھا کر اُسے کہا کہ ہم لوگ آپ سے چوڑھلنا جانتے ہیں اتنا لکھ کر اُنھوں نے چوڑھل بچھا دی اور رُکم اور بلرام جی چوڑھلنے لگے جبکہ پہلے رُکم نے دس با زبان بلرام جی سے جیتیں اور وہ بہت روپیہ مار گئے تب رُکم نے ابھان کر کے بلرام جی سے کہا کہ سب روپیہ تو تم مار گئے اب کاہے سے کیلو گے اور کلنگ دیش کا راجا بھی یہ بات لکھنے لگا تب بلرام جی شرمندہ ہو کر دس کرو روپیہ کی بازی لگا کر بولے۔

دو ما

کیسہ ہمارے من کبھی جو نہیں کپٹ کبھاؤ | تو اب کی ہم جیت ہیں تسخ کر یہ دم و

جب وہ بازی جیت کر یوتی رسن روپیہ اٹھانے لگے تب سب راجا ادھرم سے بولے کہ رُکم نے بازی جیتی ہے یہ بات سنکر بلرام جی نے وہ روپیہ رُکم کو دے ڈالا پھر دوسری بازی ایک ارب روپیہ کی لگا کر بلداؤ جی نے پانسائین کا جب وہ بازی بھی بلداؤ جی جیتے تب سب راجا جھوٹ بول کر کہنے لگے کہ رُکم بازی جیتا ہے اور کلنگ دیش کا راجا اُنھیں لگا جبکہ یہ ادھرم سب کا دیکھ کر بلرام جی کو رو دھ پیدا ہوا تب رُکم ابھان سے بولا کہ سنو بلرام جی تم سچ بات کہنے پر کیوں رو دھ کرتے ہو تم نے جنم اپنا گوالون کے ساتھ بنین تیا یا ہے تری کیل چوڑھلنے کا تم کیا جانو جو اکھلینا اور دشمن سے لڑنا راجون کا ادھرم ہے۔

دو ما

بے جاے گزند کے رہے چڑاوت کاہے | ہم راجن کی سبھا کو جانت نہیں سبھاہے

یہ سنکر بلداؤ جی کو ایسا رو دھ ہوا جیسے پورنماشی کو سندر کی لہر بڑھتی ہے لیکن اُنھوں نے رُکشی کے کاغذ سے اپنا رو دھ چھما کیا اور سات ارب کی بازی لگا کر ٹیلے جب وہ بازی بھی بلداؤ جی جیتے اور سب راجا جھوٹ بول کر رُکم کا جیتنا بتلانے لگے تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ بازی بلداؤ جی نے جیتی ہے تم کون جھوٹ بولتے ہو جب آکاش بانی ہونے پر بھی سب لوگ ادھرم سے بلداؤ جی کو جھوٹا بنانے لگے تب بلداؤ جی بڑا غصہ کر کے رُکم سے بولے کہ تو نے ناتے درسی کرنے پر بھی ہم سے دشمنی نہیں چھوڑی اب بھو جانی چاہے امانے چاہے نبھلا میں تجھ کو بنا مارے نہیں چھوڑو نگاہ یہ بات لکھ کر یوتی رسن نے سب راجون کے سامنے اپنے ہل اور سوسل سے رُکم کو مار ڈالا جب کلنگ دیش کا راجا یہ حال دیکھ کر وہاں سے بھاگ چلا تب اُسکو بھی بچھا کر گونسون سے دزت اُسکا توڑ ڈالا اور دوسرے راجا لوگ جو اُس سمجھائیں جھوٹ بول کر بلداؤ جی کو ہنستے تھے اُنہیں سے کسی کا ماتھ اور کسی کا پائون اور کسی کی ناک مارے گونسون کے توڑ ڈالی یہ حال دیکھتے ہی اور سب راجا اپنے پران کے ڈر سے بھاگ گئے جب بلداؤ جی نے شام سندر کے پاس جا کر سب حال وہاں کا کہہ سنایا تب کیشو مورت اتر جامی نے رُکم کا ادھرم سمجھ کر اپنے بھائی کو کچھ نہیں کہا اور وہاں سے ڈوٹھا اور دامن اور رُکشی اور سب براتیوں کو اپنے ساتھ لے کر درکار پڑی کو چلے۔

یا بدھ پو تر بواہ کے ماکن پر بوجہ ناتھ

آندے پہنچے سدن سکل سین بے ساغ

جب اُنکے آنے کا حال دورا کا بیٹوں نے سنا تب سب چھوٹے اور بڑے گاتے بجاتے آگے سے آکر ڈوٹھا اور دامن کو راج مند رہیں لے گئے اور مگر گھر نکلنا چاہنے لگے اور شام اور بلرام نے راجا اگر سین بے ماتھ جوڑ کر کہا کہ ہمارا ج آپ کے پُرن اور پرتاپ سے

انہو دو کو بولہ لائے اور رگم رگ کو جو بڑا ادھر ہی تھا مار ڈالا یہ بات سنکر ابا اگر سین بہت خوش ہوئے۔

ادھیائے بالستھ۔ کتھا انرو دھ اور اولکالی

راجا پریت نے اتنی کتھا سنکر شکد یو جی سے بی کیا کہ اسی ہمارا ج آپ بال مو انر دھ ہرن کی کتھا سنا ہے۔

دوہا | کو پریت سمجھا ہے کے سکل رگن کے راس | شری ماگن پر بھو کی کتھا شرفن سد اسہاے

یہ سنکر شکد یو جی بولے کہ اسی را جا پھیت دور کا ناتھو کی دیا ہے اڈھا اور انر دھ کی کتھا کتھا ہوں سنو کہ برہما جی کے بنش میں کشب جی ہکر اڈکا بیٹا ہرن کشب دیت بڑا بلوان پیدا ہوا جسکے یہاں پر ہلا دھگت نے جنم لیا اور پر ہلا دھکا بیٹا میر وچن ہو کر اسلے یہاں را ج بل ایسا دھرتا تھا ہوا جسکا جس آج تک سنسا ر میں چھا رہا اسی اور را جا بل کے تنو بیٹے پیدا ہو کر انین بانا ستر بڑا بیٹا بہت بلوان دیت با دی اور دھرتا تھا اور شونت پور میں برہم چر ج سے راج کر کے عیشہ کیلا س پر بت پر جا کر شری ہما دیو جی کی پوجا اور تپ پریم پور تک کرتا تھا ایک دن بانا ستر دنگ لے کر بڑے پریم سے شری ہما دیو جی کے سامنے ناپنے اور گلنے لکھا تب بھولا ناتھ نے خوش ہو کر یاریتی جی سمیت اُسکو درشن دے کر کہا کہ اسی بیٹا تیرا پریم دیکھو میں بہت خوش ہوا چھا ہو وہ بردان مانگ بانا ستر نے سا سنا مانگ ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اسی ہما پر بھو آپ نے دیالی ہو مجکو درشن دیا تو پہلے مجکو اکر دیکھے پھر چو دھون لوک کارا ج دے کر ایسا بل دیکھے جس میں کوئی دڈو اڈک بھی مجکو نہ دیت سکے۔

دوہا | بہت جانن تپتی کروں ہوں داسن کو داس | تم تھا کر تھو لوک کے پورت سب کی آس

یہ بات سنتے ہی بھولا ناتھ نے ہزار بجا بانا ستر کو دیکر کہا کہ میں نے تجکو تیری اچھا کے موافق بردان دیا اب تو اچل راج کر تجکو کوئی نہیں دیت سکے گا جب شری شونت کر کے بردان پانے کے سبب سے بانا ستر کے ہزار بجا ہو گئیں تب وہ اسے بدھا ہو کر ہنستا ہوا راج سندھ میں آیا اور اپنی بھجیا کے بل سے سنسا رسی را جا اور سب دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کارا ج کرنے لگا اور عیشہ کیلا س پہاڑ پر جا کر بدھ پور تک شری شوجی کی پوجا کرتا تھا اور سب دیوتا اسکے بس میں رہتے تھے اور شوجی نے بانا ستر سے یہ کہا تھا کہ ہم تیرے نگر کی رتھا کر نیلے اسلے ہما دیو جی کے گن شونت پور میں رتھا کرنے کے واسطے رہتے تھے جب بانا ستر سے کوئی دشمن لڑنے والا نہیں ٹھہرا اور ہزار بجا اُسکی بنا لڑے بھلانے لگین تب وہ بڑے بڑے پہاڑ اٹھا کر دوسرے پہاڑوں پر نیک کر چور چور کرنے لگا تپس بھی اُسکو سنتو کہ نہیں ہوا تب اسے پچا کر کہا کہ بنا لڑو کیے سب ہاتھو مجکو جو جو معلوم ہوتے ہیں اسلے ہما دیو جی کے پاس چل کر اُن سے کسی دشمن کا پتا پوچھو ان ایسا پچا کر کیلا س پہاڑ پر چلا گیا اُو شوجی سے بنے کیا کہ اسی ہما پر بھو تینوں لوک میں کوئی ایسا بلوان نہیں دکھلائی دیتا جو میرے ساتھ لڑ سکے جگہ میں دگیان ہاتھوں سے لڑنے گیا اور وہ لوگ بھی مجھ سے ہار مان گئے تب میں نے بڑے بڑے پہاڑوں کو ٹکھا مار کر چور چور کر ڈالا بنا لڑو کیے سب ہاتھو مجکو جو جو معلوم ہوتے ہیں کوئی لڑنے والا تھلائے جس سے جڈھ کروں۔

چوپالی

جڈپ یہ جانوں سن ماہین | تم سے اور ملی کو ڈوناہین | تہ کارن ترہون کے ناتھا | تم ہین جڈھ کر دم سا تھا

یہ اسکا رکی بات سنکر شری شوجی نے بار کیا کہ میں نے اُسکو بھکت جان کر ایسا بردان دیا تھا یہ اگیان مجھ ہی سے لڑنے آیا ہوا ہے اسکا اجمان توڑنا اچت ہے ایسا پچا کر شوجی ہمارا ج بولے کہ اڈمور کھرا جانی تو مت گھبرا اچھی تو تینوں لوک میں ایسا کوئی بلوان

نہیں ہو جو تیرے ساتھ رکھے لیکن ٹھوڑے دنوں میں شری کرشن جی اوتارے کر تھوڑے ٹریکے یہ بات سنتے ہی بانائے نے خوش ہو کر ہمارا دیو جی سے پوچھا کہ ہمارا ج جگلو کس طرح آئے اوتار لینے کا حال معلوم ہو گا تب بھولا نائے نے ایک دھوا بانائے کو دے کر کہا کہ تو اس دھوا کو لے جا کر اپنے راج مندر پر کھڑی کر دے جس دن دھوا آب سے ٹوٹ کر گرسے اسی دن تو جانو کہ میرا دشمن پیدا ہوا بانائے وہ دھوا جانے کو بڑی خوشی سے اپنے مکان پر چلا آیا اور ہلکوارا ج مندر پر کھڑا کر دیا اور ہمیشہ اُسکو دیکھ کر اپنے دشمن پیدا ہونے کی اچھا رکھتا تھا جبکہ کئی برس کے بعد بانائے کو باناوتی بڑی استری سے ایک لڑکی اُٹھانا نام بہت سُندر پیدا ہوئی تب اسے خوش ہو کر براہِ زون اور محتاجوں کو بہت دان اور دھننا دیا جبکہ اُٹھاناسات برس کی ہوئی تب بانائے نے اُسکو سیلیون سمیت کیلا س پر بت پر شری ہمارا دیو جی اور پاربتی جی کے پاس بدیا پڑھنے کے واسطے بھیجا یا اُٹھانے وہاں پہنچ کر شری ہمارا دیو جی اور پاربتی جی بندوت کر کے بڑھ گیا کہ اسی تریوں کی نائے اس دہی کو تیرا دان دے کر سنسار میں جس لیے تب بھولا نائے اُسکو بدیا پڑھانے لگے کچھ دنوں میں اُٹھانے کی کرپا سے ناسترا دکھا۔ سنے بجانے میں اسی ہوشیار ہو گئی کہ بہت طرح کا بابا جاکر چھو راگ اور چھتیس اگنی گانے لگی ایک دن اُٹھانے میں بجا کر شری پاربتی کے ساتھ سنگیت رانی گاتی تھی اُس وقت شری ہمارا دیو جی نے شری پاربتی جی سے کہا کہ اسی ران پاربتی میں کامیو کو میں نے جلادیا تھا اسے شری کرشن جی کے یہاں پُرس نام سے جنم لیا ہے یہ کلمہ شری ہمارا دیو جی پاربتی جی کو ساتھ لیے ہوئے کنگا کمار سے ملے گئے اور بڑی خوشی سے اُنکے ساتھ ہنسان اور جل با کیا اور شری پاربتی جی کو اپنے ہاتھ سے اچھے اچھے گنے اور کپڑے پنائے جبکہ جگت ماتا میں بجا کر سنگیت رانی اُٹھانے لگی اُس وقت بھولا نائے نے بڑے پریم سے شری پاربتی جی کو گلے سے لگا لیا یہ حال دیکھ کر اُٹھانے کو اس بات کی چاہنا ہوئی کہ میرا بھی بواہ ہوتا تو میں بھی اسی طرح اپنے پت کے ساتھ ہمارا کرتی جیسے رات بنا چند رات کے اچھی نہیں معلوم ہوتی اسی طرح استری بنا پُرس کے اچھی نہیں ہوتی اُسکے من کا حال شری پاربتی جی اتر جی نے جان کر اُسکو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ اسی بیٹی دھیرج رکھ تیرا سوامی تجا تو اکر پنے میں ملے گا تو اُسکو ڈھونڈ کر بھوگ اور بلاس کچھ جو جب یہ کلمہ شری پاربتی جی نے اُسکو بدیا کیا اور اُٹھانے کو بندوت کر کے راج مندر آئی تب بانائے نے ایک مکان رت میں اُسکو سیلیون سمیت رکھا جس طرح چند رات کا پرکاش دیدج سے پورنماشی تک بڑھتا ہے اسی طرح اُٹھانے کو بارہ برس تک بڑھ کر اسی خوبصورت اور جوان ہوئی کہ جسکے سامنے پورنماشی کا چند رات دھون سمان دکھلائی دینے لگا ایک دن اُٹھانے کو ٹوٹھون سنگار کیے اور سیلیون کو ساتھ لیے اپنی ماتا اور پتا کے پاس جا کر بندوت کی تب بانائے نے اُسکو بواہنے جوگ دیکھ کر بجا کر کہا کہ اب یہ یاہنے لائق ہوئی یہ سمجھ کر اسے بہت سے دیت اور اچھون کو اسکے مکان پر نگہبانی کرنے کو بیٹھا دیا جس میں کوئی مرد وہاں نہ جانے پاوے اور اُٹھانے اپنے سوامی کے ملنے کے واسطے اٹھون پہنچو جا اور دھیمان شری پاربتی کا کرنے لگی ایک دن اُٹھانے رات کو بھیا پر ایللی بیٹھی ہوئی یہ بجا کر کہا کہ دیکھو راجا میرا بواہ کب کرینگے جبکہ وہ اسی بجا اور سُوج میں سو گئی تب پنے میں کیا دیکھا کہ ایک آدمی نوجوان شیا م رنگ کلم میں چند رکھو بہت سُندر جڑاؤ گلت سر پر رکھے کرٹ گندا اور پیتا مہر پنے انگ انگ پر جڑاؤ گنا سا جے موتیوں کی مالا گلے میں پائے پیلا پر نائشی اور بھے اکر کھڑا ہوا اُٹھانے کو ہوت دیکھتے ہی بخت ہو گئی جبکہ اُس پُرس نے پریم پوربک باتوں سے لاج اُسکی بھڑا کر اپنے گلے سے لگا لیا تب وہ سُندری اُس مُورت کو اپنی بیٹیا پر بیٹھا کر پریم کی باتیں کرنے لگی جیسے اُٹھانے ہاتھ پھیلا کر اُس کلم میں سے ملنا چاہا ویسے اُنکو اُسکی کھل گئی اور من کی اچھا من ہی میں رہی۔

دوہا	جاگ پڑی شوپت کھڑی میو پر دم دکھتا ہ	کمان گیو وہ پران پت رکھت چھو بندس جاہ
------	-------------------------------------	---------------------------------------

جب اُوکھانے جاگ کر اُس پُرش کو نہیں دیکھا تب بیاگل ہو کر کہنے لگی کہ اب میں اپنے پران پیارے کو کس طرح دیکھوں جو نہ جاگتی تو کس طرح وہ میرا من چُرا کر کھاگ جاتا اب جو بات باقی ہے وہ کیسے کہے گی۔

چوپائی

بن یتیم جیہ پنٹھ اچہ پیر	دیکھے بن ترست ہین مین	کمان سُنو جاہست مین مین	کمان گئے یتیم سگھ دین
	چوسینے مین پیر لگھ لیون	پران ساتھ اُنکے کر دیون	

جب اُوکھا کس طرح ازودھ کو سینے میں دیکھ کر اُس پر بوہت ہو گئی تب اُس رُوپ کا دھیان اپنے ہر دے میں رکھ کر تجھ پر پُری رہی اور اسی سُوچ میں اُسکو نیند نہ آئی جبکہ پیر دن چُرحے تک نہیں اُٹھی تب اُسکی سیلیان اِس میں کہنے لگیں کہ آج کیا کارن ہے جو راج کُنیا سُوکھ نہیں اُٹھی جب وہ سب گُہرا کر اُوکھا کا حال لینے کے واسطے شنیش محل میں گئیں تب اُسکو روتی ہوئی بیاگی دیکھ کر بہت سمجھانے لگیں لیکن وہ برہ کی ماری ہوئی نہیں اُٹھی جب سیلیون سے چتر دیکھا کبھانڈ کی بیٹی نے اُوکھا کا حال سُننا تب اُس نے راج کینا کے پاشن کیا دیکھا کہ اُوکھا چھپرٹ پر لیٹی ہوئی رُو رہی ہے یہ حال اُسکا دیکھتے ہی چتر دیکھانے گُہرا کر پوچھا کہ اسی ماری آج کبھو کیا دُکھ ہوا جو اتنا روتی ہے اپنا معید بچھوے تا تو میں اُسکی تدبیر کروں مجکو تیری دیا سے یہ سام تھو ہے کہ چودھون ٹوک میں جا کر تو کام کسی سے نہو دکر اُن دن برہا جی کے بردان دینے سے شمار دادی اُنھوں پر میرے ساتھ تہی ہن اُنکی کرپا سے میں برہا دک دیون کو بھی اپنے بس کر سکتی ہوں میرا کُن اتنا تجکو نہیں معلوم تھا آج یہ تیری دشا دیکھ کر اپنا حال کہا۔

چوپائی

اب تو کہہ سب اپنی با۔۔۔	کیسے کئی آج کی رات	مجھ سے کپٹ کرومت پاری	یون کر ہون آس تمھاری
دو ما	انگ انگ بیاگل جمانو لگیو ہے پریت	کہو رگٹ سمجھاسے کے کاسون بارھو بہت	

اُوکھا یہ پریم کی بات سُن کر چھپرٹ سے اُتر پُری اور جیاسیت پاس آکر دھیرے سے بولی کہ اِسکھی میں تجکو پریم متر جان کر رات کا حال کہتی ہوں تو یہ بات اپنے من میں رکھ کر جو تدبیر تجھوے بن پُربے وہ کبھو آج رات کو ایک پُرش شام برن کل میں نہت سندر میری تجھ پر سپنے میں آئیگا جبکہ اُس نے پریم کی باتیں لکھ کر میرا من ہر لیا تب میں نے بھی لاج چھوڑ کر اُسکو گلے لگانے کے واسطے اپنا ہاتھ پھیلا یا تب جاگی اُٹھنے سے پیر اُسکو نہیں دیکھا لیکن وہ موہنی رُوپ اُنھوں میں اِس رہا ہے اُسکا نام اور گھر میں نہیں جانتی۔

چوپائی

واکی چھب برنی نہیں جاے	میر و من لے گیو چو اے	من لاگوتنہ صورت ماہین	اک چین کہون بھولت ناہین
جب میں کیلاس پریت پر بدیا پُرحتی غمی تب مجھ سے شری پارتی جی نے کہا تھا کہ تیرا سوامی تجکو سپنے میں آکر ملے گا تو اُسکو دُھونڈو لچھو			

وہی بت آج مجکو سپنے میں ملا تھا لیکن میں اُسکو کمان دُھونڈھکر باؤں۔

دو ما

پُری نیند نہیں نہیں دھرے نہیں جت میں	وہ مورت سگھ دھام کی دُھونڈھت ہون دن رینا		
جب اُوکھا یہ حال لکھ اُٹھدھی سانس لینے لگی تب چتر دیکھانے کہا کہ اسی ماری اب تم کسی بات کی حقیتا مت کرو میں تمھارے			

چت چور کو جمان ہوگا دمان سے لاکر لا دوں گی تم جگلو گیا دو تو میں تینوں لوک میں جسے سندریش میں بسکی تصویر کھینچ کر دکھاؤں تم کو
اپنے چت چور کو پہچان کر مجھ سے بنا دو پھر اسکا لانا میرا کام ہے یہ بات سننے ہی اُوکھا خوش ہو کر بُوئی کہ بہت اچھا میں اپنے چت چور کو پہچان
لوں گی یہ بات سننے ہی چتر رکھا گنیش جی اور تشار دیا یہی کونسا کہ تصویر کھینچنے لگی اور دینا اور کسز آدک کی کر دون تصور میں کھینچ کر اُوکھا کھینچ
جب اُوکھانے اپنے چت چور کو اُنہیں نہیں پایا تب اسنے شری کرشن جی اور رُدن جی کی تصویر کھینچ کر اُوکھا کو دکھلائی جب وہ تصویر
دیکھتے ہی اُوکھا اس طرح بخت ہو گئی جس طرح اسٹری اپنے سسر آدک کو دیکھ کر بخت ہو جاتی ہے وہ چتر رکھا سے بُوئی کہ میرا چت چور
انہیں کے من میں ہو گا یہ بات سننے ہی جیسے چتر رکھا سے زودہ کی تصویر کھینچ کر اوج ڈلاری کو دکھلائی وہ اُوکھا بیوش ہو گئی
جب چت اُسکا ٹھکانے ہوا تب چتر رکھا سے بُوئی کہ پسینے میں یہی پریش میرا ہے چرا ہے گیا ہوا اب اسی نیر کرنا چاہیے کہ جس میں چکر
مے نہیں تو میرا پران اسکے برہ میں نکلا چاہتا ہے یہ بات سن کر چتر رکھا بُوئی کہ اسی پران سپاری اب یہ پریش پرے ہاتھ سے سج کر نہیں
جاسکتا یہ جذبہ سی گل میں شری کرشن جی کا بُوٹا اور رُدن کا بیٹا ازودہ نامرود اور پکا پڑی میں رہتا ہے اور سدرشن چکر کی رچھا
کرنے سے کوئی آدمی یا دیت یا رچھس بغیر علم شری کرشن جی کے دمان نہیں جاسکتا یہ بات سننے ہی اُوکھا اُداس ہو کر بُوئی کہ جو
دمان ہو چننا ایسا کھن ہے تو میرے پران تو کو کس طرح سے اُوکھے کی چتر رکھانے کہا کہ تو چھتا نہ کر میں تیرے واسطے ایک مرتبہ تدبیر کرنی ہوں
جب یہ لکھ چتر رکھا چیلو بن کر دمان سے اُڑتی ہوئی دور کا پڑی کے پاس پہنچی تب اسنے کیا دیکھا کہ سدرشن چکر چار دن طرٹھم کر اُس پڑی
کی رچھا کر رہا ہے اور بغیر اسکے علم کے کوئی دور کا پڑی میں نہیں جاسکتا جب کہ یہ حال دیکھ کر وہ کھڑی ہو رہی تب پریشور کی اچھاسے مارنے
نے دمان آکر چتر رکھا سے پوچھا کہ تو یہاں کس واسطے آئی ہے جب چتر رکھا نے نار دُن کو زندہ کر کے اپنے آنے کا حال سب اُن سے
کہد یا تب نار دُن نے اُسکو ایک منتر بتا کر کہا کہ تو سا دھوکا بھیس بنا کر دور کا میں جاسد رشن چکر جگلو نہیں روکے گا اور زودہ کو
بانا سر سے لڑنے وقت میرا سمن کرنا چاہیے جب ایسا لکھ نار دُن چلے گئے تب چتر رکھانے اسی وقت میشنو کا رُپ تمام دکھان بنا لیا
اور اندھیا رسی رات میں شیا م گھٹا کے ساتھ بجلی کی طرح چمکتی ہوئی دور کا پڑی میں چلی گئی اور سدرشن چکر نے میشنو بھکر نہیں دیکھا
تب ڈھونڈتے ہی ہوئی ازودہ کے محل میں جمان وہ سجیا پر اکیلا سو یا ہوا پسینے میں اُوکھا کے ساتھ بھلے کر ہاتھا جا پہنچی اور اُسکو
دمان سے سجیا سمیت اُٹھا کر لے اُڑی اور ایک ساعت میں اُسکا پلنگ اُوکھا کے محل میں حاکر کو دیا اور اُوکھا سے بُوئی کہ میں نے
تھارے چت چور کو بیان لاکر پہنچا دیا اب تم اسکے ساتھ رہا کر دو اُوکھا یہ حال دیکھ کر چتر رکھا کے پاؤں پر گر پڑی اور ہاتھ جوڑ کر
کہنے لگی کہ تو دھن ہے جو تو نے میرے چت چور کو ساعت بھر میں بیان لاکر اپنا اقرار پورا کیا اب عمر بھر تیرا احسان نہ بھولوں گی پسندر
چتر رکھا بُوئی کہ سنسا میں پر بکار بے برابر کوئی اچھی بات نہیں ہے اب تم اپنے پران بت کو جگا کر اپنی اچھا پڑی کرو یہ لکھ چتر رکھا
اپنے گھر چلی گئی اور اُوکھا ڈر اور شرم سے اپنے من میں کہنے لگی کہ کس طرح اسکو جگا کر منور تو اپنا پورا کر دن پھر کچھ سوچ بچا کر
جب رچھا رسی بیٹھے سڑوں سے من بجانے لگی تب ازودہ نے جاگ کر چار دن طرٹھم دیکھا اور اپنے کو دوسرے مکان میں پا کر
من میں کہا کہ جگلو یہاں پلنگ سمیت کون سے آیا۔

دوا	
پہلے شری پر دن کی سنی ہی اُن بات	تا ہی بدھ کو بھو جا نو پور اُپتاست

ازدودہ تو ہی سوچ اور بچا کر رہے تھے اور اُدکھا اپنے پران نامہ کو جاگتے دیکھ کر رُوبِ سر اُنکا اُلمون کی راہ میں لگی تب ازدودہ نے اس سندھی کو دیکھ کر کہا کہ اسی پران پیاری تم کون ہو اور مجھ کو سہلے یہاں اُٹھا لائی جب اُدکھا اس بات کا بھروسہ نہ کر شرم سے گونے میں سمٹ گئی تب ازدودہ نے اُسکا نامہ لیکر اپنی سچیا پر بیٹھا لیا اور پیم بھری باتیں لیکر اُسکی شرم بھرا دی جبکہ دونوں نے اسے گندھ بپ بواہ کر کے اپنے من کی اچھا پوری کی تب ازدودہ نے ہنس کر اُدکھا سے پوچھا کہ اسی پران پیاری تو نے مجھے کس طرح دیکھ کر پران لگایا یہ سن کر اُدکھا بولی کہ میں تم کو سینے میں دیکھ کر بہت موہت ہو گئی تیر لکھا مجھ کو تمہارے برہ میں یا کل دیکھ کر نہ معلوم تم کو یہاں کس طرح پر لے آئی یہ بات سن کر ازدودہ بولے کہ اسی پران پیاری آج میں ہی تجھ کو اپنے میں دیکھ کر تیرے ساتھ اپنا بواہ کر رہا تھا نہ معلوم کون مجھ کو یہاں اُٹھا لایا جب میں میں کی اور سن کر جاگتا تب مجھ کو دیکھا جب اسی طرح شکوہ اور بلاس کرتے ہوئے بسیرا ہو گیا تو اُدکھا نے ازدودہ کو اپنی سسکی اور سیلیوں سے چھپا کر کہیں الگ رکھا اور اُسکی سیدو آپ کرنے لگی جب کئی دن کے بعد ازدودہ کا حال سب سسکی اور سیلیوں سے ظاہر ہو گیا تب اُدکھا چھتیس نچن لکھلا کر اچھا اچھا کپڑا اور گنا پھانے لگی۔

دو ما	میں پیر شکوہ دین کو پیم گئے دن رین	کام کھول کر سے سدا بولت اہرت میں
-------	------------------------------------	----------------------------------

ایک دن اُدکھا اور ازدودہ آپس میں چوڑھ لکھل رہے تھے اُسوقت اُدکھا کی تانا اپنی بیٹی کو دیکھنے آئی تو ازدودہ کی سندھائی دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر بے پائوں ہر گئی اور اُدکھا اور ازدودہ یہ حال بنا کر جیون کے تیوں کھلتے رہے چار مہینے ازدودہ کا حال چہارہ کر بھر کھل گیا کہ ایک دن اُدکھا نے ازدودہ کو سوتا ہوا دیکھ کر یہ بچار کیا کہ میرے باہر نہ جانے سے سب لوگ سندھیا کر گئے اس بچار کو اُدکھا نے زنگ محل کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور ساعت بھر میں پھیند کر کے بیتر چلی گئی اور ازدودہ کے ساتھ بہا کرنے لگی یہ دیکھ کر اُس محل کے چوکیدار دن نے آپس میں کہا کہ کیوں بھائی آج کیا کارن ہے جو راجا کی بیٹی اتنے دنوں بعد باہر نکل کر پھر اُسے پائوں محل میں چلی گئی یہ بات سن کر ازدودہ پران بولا کہ میں اُدکھا کا محل آٹھون پر بند دیکھ کر وہاں کسی مرد کے ہونے کی آواز سنتا ہوں یہ سن کر دوسرے نے کہا کہ جو یہ بات سچ ہے تو بانا ستر سے کہدینا چاہیے دوسرے نے کہا کہ راجہ کی بیٹی کی خچلی کھانا نہ چاہیے چپ چاپ بیٹھے رہو ہونے والی بات آپ محل جائی جیوقت دربان لوگ آپس میں یہ چچا کر رہے تھے اسی سے اجا بانا ستر بہت خبریرون سمیت ٹھٹھا ہوا وہاں اُنکلا اور شہری ہما دیو جی کی دی ہوئی دُجو با محل نہ دیکھ کر چوکیدار دن سے اُسکا حال پوچھا تب اُنھوں نے کہا کہ ہمارا ج بہت دن ہوئے کہ وہ دُجو جا آپ سے آپ ٹوٹ کر گری ہے یہ بات سنتے ہی بانا ستر خوش ہو کر اور شہری ہما دیو سوا جی کا بردارن یاد کر کے بولا کہ دُجو جا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا دشمن لڑنے والا پیدا ہوا یہ بات بانا ستر کے منہ سے نکلنے ہی ایک چوکیدار نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اسی پر تھوئی نامہ راج کھیا کے محل میں کئی دن سے ایک پُرش کہہ مننے ہونے کی آواز سنتا ہوں لیکن یہ نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور کس راہ سے آیا ہے یہ سنتے ہی بانا ستر کر دودھ میں لہر تھماریے ہوئے پائوں اُدکھا کے محل میں چلا گیا تو کیا دیکھا کہ ایک پُرش شیام رنگ بہت سندھ اُدکھا کے پاس پلنگ پر سوتا ہے اُسکا رُوب دیکھتے ہی بانا ستر نے خوش ہو کر کہا کہ یہ اُدکھا سے بواہ کرنے کے لائق ہے لیکن اس بات کی شرم بھکر محل سے باہر چلا آیا اور اپنے ساتھیوں سے بولا کہ میرا دشمن ابھی سوتا ہے اور سوتے ہوئے کو مارنا نہ چاہیے اسلئے تم لوگ اس محل کو گھیرے کھڑے رہو جس میں وہ بھاگنے نہ پاو۔ جب شوکر اُنھے تب مجھ سے اکرگنا یہ حکم دے کر بانا ستر اپنی سبھا میں چلا گیا اور بہت نوج اُنکا مکان گھیرنے کے واسطے بھکر اُن سے کہا کہ تھوگ دان چوہین بھی وہاں پہنچتا ہوں اُنکا حکم پاتے ہی جب ہزار دن پہلوانوں نے

اُوکھا کارنگ عمل گھیر لیا اور از رو دکھا اچانک جاگ کر تپین چڑھ گئے لگتے تب ایک جو کیدار نے جا کر باناشر سے کہا کہ آپ کا دشمن
 نیند سے جاگا ہے یہ حال سنتے ہی اسنے تلوار اور ترشوں سے ہوسے اُوکھائے دروازے پر آکر لکارا کہ تو کون چور راج چندر میں ہنسنا ہے حلقہ
 نکل میرے سامنے آ تو میں تجکو ڈنڈ دوں اب تو یہاں سے پکر جیتا اپنے گھر نہیں جاسکتا جب اُوکھانے باناشر کی اوار سخی تپدی
 اور کانپتی ہوئی از رو دکھ سے بولی کہ اے پران ناتو میرا باپ بہت دبت ساتھ لے کر تھارے پکڑنے کے واسطے چڑھ آیا ہے اب تم اسکے
 ماتھے سے کیونکر چوگے یہ بات سنتے ہی از رو دکھا اُوکھا اُوکھا دھیرج دے کر بولے کہ اے پران پیاری تم دیکھتی رہو میں ایک ساعت میں
 دیتوں کو مار ڈالوں گا یہ کہہ کر چلے از رو دکھ نے کچھ منتر پڑھا وہ سے ایک سوساٹھوا تھو کا پتھر نکلا کہتے ہیں انکے پاس آپہنچا جب
 از رو دکھ جی نے وہ شلا ماتھوں سے لکر باناشر کو لکارا تب وہ اپنے شوریروں سے بہت سطح از رو دکھ جی پھینکا سطح شہد کی کھینچا چھینا
 اُجاڑنے والے پھیندے کا جھنڈ ٹوٹی ہیں۔

دو ما	تپین دیکھو گو پے تپھی مہا ملی از رو دکھ	اسے اور جو دکھان سے بھیدو ریسیر جدر
-------	---	-------------------------------------

جب باناشر کی اگیا پا کر سب دیت اپنے اپنے ہتھیار از رو دکھ جی پر چلانے لگے تب انھوں نے از رو دکھ کے اسی تھلاکے دیوں کو مارا
 شروع کیا جسکی چوٹ سے بہت دیت گر گئے اور کچھ گھائل ہو کر پڑے اور باقی اپنا پران لے کر بھاگ گئے جب باناشر نے دیکھا کہ شخص
 بڑا زبردست ہے جسے سب فوج میری مار کر تھادی تب اسنے ناگ پھانس جو شری ہمدرد جی نے دی پھینک کر از رو دکھ کو آسمان
 پھینسا لیا اور اسی طرح بانڈے ہوسے از رو دکھ کو اپنی سجھان میں لجا کر کہا کہ اے بالک اب میں تیرا پران تو نگا جو تیرا ہمایک ہو
 اپنی رچھا کر کے واسطے بلا۔ از رو دکھ جی نے اپنے من میں پکارا کہ کیا کہ جو میں اپنے بل سے ناگ پھانس کو توڑ کر نکل جاؤں تو شری شوجی
 ماراں کا پمان ہوگا اسلئے مجکو دکھو تو کچھ چھینا نہیں لیکن شری ہمدرد جی کا پھن جو مانا کرنا چاہیے جو اچھا پشور کی ہوگی وہ ہوگا یہاں از رو دکھ جی
 پڑے ہوسے بہت طرح کا سوچ اور پکار کر رہے تھے اور اُوکھا اُوکھا حال سنتے ہی یا کل ہو کر پھر دیکھا ہے بولی کہ اے سکھی ایسے جینے پردھ کارا ہر جو
 میرا پران پیارا اُوکھ پاوے اور میں شکو سے ہوں ایسے جینے سے میرا پران نکل جائے تو اچھا ہے جب یہ لکھ اُوکھا بہت بلا پ کرنے لگی تب
 پتھر لکھا اُسکو دھیرج دے کر بولی کہ تو کچھ چھینا کر تیرے پت کا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ابھی شیاام اور پلرام چند شیوں کو ساتھ لیکر نہوت میں
 پہنچنے ہیں اور ب دیوں کو مار کر تھے از رو دکھ سمیت دوار کا پری کو لجا دینگے اور وہ جس راج لکھا اُسکو سندری سنتے ہیں اُسکو بناے گئے
 نہیں رہتے از رو دکھ انھیں شری کرشن جی کا پوتا ہے جو گندن پڑے شیشیاں اور جھنڈا اُدک بڑے بڑے پر تاپی راجوں کو جیت کر
 اُرکشی راجا جھنڈک کی بیٹی کو ہر لائے تھے یہ بات پھر لکھا کی سنکر اُوکھا بولی کہ اے سکھی اپنے پران ماتھ کو ناگ پھانس میں بندھے سنکر
 میرا کلیجا اچلا جا تا ہے اور مجکو کھانا پینا سونا پھینکا کچھ چھانین لگتا باناشر چاہے مجکو بھی از رو دکھ کے ساتھ مار ڈالے تو اچھا ہے لیکن ایسے
 بڑے دکھ میں مجھ سے اسکا ساتھ جوڑا نہیں جاتا ایسا لکھ اُوکھا عمل سے باہر چلی گئی اور لاج جوڑ کر راج سجھان میں از رو دکھ کے پاس جا بھی چال
 سنتے ہی باناشر نے اسکندہ اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ تم اپنی بہن کو یہاں سے لے جا کر گھر میں بیٹھا رکھو اور پھر اُسکو باہر نکلنے نہ دے یہ بات سنتے ہی
 اسکندہ نے اُوکھا کے پاس جا کر از رو دکھ سے کہا کہ تونے لوک لاج جوڑ کر اپنے تانا اور تپا کا نام ڈیو یا میں تجکو بھی مار ڈالنا لیکن پاپ ہونے سے
 ڈرنا ہوں اُوکھا نے جواب دیا کہ اے بھائی جو چاہو سو کو اور کرو میں نے تو شری پاربتی جی کے برداں سے یہ پت پایا ہے اب جو اسکو جوڑ کر
 دوسرے سے بوا کروں تو سنسار میں اپنے کو کلنگ لگاؤں برماجی نے جو میرے بھاگ میں لکھو دیا تھا وہ مجکو ملا اسکے ساتھ چاہے

میرا بھلا ہو یا بڑا اسکے سوا سے میں دوسرے کو نہیں چاہتی جب اسکند نے اولکھا کی بہ بات سنی تب زبردستی اُسکا ہاتھ پکڑ کر محل میں لے گیا اور اُسپر جو کی پہو رکھ کر پھر اُسکو اردھ کے پاس نہ جانے دیا اور اردھ کو وہاں سے دوسرے مکان میں لے جا کر تھکری اور بڑی ڈال کر قید رکھا اور نوا اردھ جی اُدکھا کے برہ میں یا کل رہنے لگے اور اُدھ اور کھانے بھی اُنکے برہ ساگر میں ڈوب کر کھانا پینا چھوڑ دیا جب کہ کسی دن بھی اردھ نے قہر دیکھا گا کنا یا در کے نار دُن کا دھیان کیا تب نار دُن نے اُسی وقت پہو پکڑ کر اردھ جی سے کہا کہ اسی بیٹیا تم کسی بات کی چنتا مت کرو شری کرشن چندر آنند کنڈ بلرام جی اور جڈنیون سمیت یہاں آکر تمکو چھڑالینگے اردھ کو کوسر ح دھیرج دے کر نار دُن نے باناسرے جا کر کہا کہ اسی جاتم نے کھلو باندر کر یہاں قید کر رکھا ہے وہ اردھ نام پُردن کا بیٹا اور شری کرشن جی کا پوتا ہے تم جڈنیون کا پرنا ب چھی طرح جانتے ہو جیسا مناسب ہو ویسا کرو میں تمہارے بھلے کے واسطے یہ کہنے آیا ہوں باناسرہ بات سنکر دھیمان سے بولا کہ اسی ناتم میں سب کو جانتا ہوں تمہارے اُشیر بادے اُنکو بھی دیکھ لو نگا نار دُن اس بات کا کچھ جواب نہ دے کر چپ چاپ چلے گئے۔

ادھیانے ترشٹھ۔ جڈھ ہونا باناسر اور شیا م سندر سے

شنگد یو جی نے کہا کہ اسی راجا پر پخت جب اردھ کو چار مہینے سے زیادہ ہوے اور پنا اُنکا نہ ملا تب یکن پُردن دیکر جڈنی شیا م و بلرام کے پاس بیٹھ کر بڑی اُداسی سے اردھ کی چرچا کرنے لگے لیکن شری کرشن انتر جانے سے بے حال جانے پر بھی کچھ حال اسکا اپنے بیٹے اور ترہ سے نہیں بتلایا لیکن اُنکی اچھا سے اُسی وقت نار دُن وہاں آپونچے اُنکو دیکھتے ہی سب چھوٹے برون نے ڈنڈوت کر کے ادر کے ساتھ ٹھاننا تب نار دُن نے پُردن دیکر اُداسی دیکھ کر پوچھا کہ آج تم لوگ اُداسی دکھلائی دیتے ہو یہ بات سننے ہی شری کرشن جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اسی میں ناخرا آپ چاروں طرف گھومتے پھرتے ہیں کچھ حال اردھ کا معلوم ہو تو بتلائے جس میں ہم لوگوں کا سوچ چھوٹ جانے جب سے کوئی اُسکو پلنگ سمیت اٹھا لے گیا تب سے کچھ تاہم اسکا نہیں لگایا یہ بات سنکر نار دُن بولے کہ تم لوگ چنتا مت کرو اردھ جی شونت پُردن جیتے ہیں وہاں جا کر باناسر کی مٹی سے جوگ کیا تھا اس سبب سے باناسر نے ناگ چنانسے اُنکو باندر کر اپنے یہاں قید کیا ہے وہ بغیر لڑائی کے اردھ کو نہیں چھوڑے گا اُنکا ٹھکانا ہم نے تم سے بتا دیا ہے جیسا جانو ویسا کرو جب یہ لکڑ نار دُن برہم لوک کو چلے گئے تب شیا م و بلرام نے راجا اگر سین کے پاس جا کر جو حال نار دُن سے سنا تھا وہ سب کہہ کر بتا دیا جانے کہا کہ تم ہماری سب فوج ساتھ لے کر اسی شونت پُردن چلے جاؤ اور خیر سراج بن پڑے اُس طرح اردھ کو میرے پاس لے آؤ یہ اگیا پاتے ہی شیا م سندر پُردن سمیت گڑ پڑ پٹھکر شونت پُردن کو چلے اور بلرام جی بارہ اچھوہنی فوج ساتھ لے کر شونت پُردن چرہ دورے اُسوقت اسی شو بھا اُنکی معلوم ہوتی تھی کہ تم سے کہاں تک کہوں اور لہا فوجی راہ میں سب قلعے اور خہر باناسر کے توڑتے اور لہتے ہوے شونت پُردن پہونچے اور شیا م سندر اور پُردن جی بھی آئے اے تب باناسر کے سید کوں نے دین سنگھ مارن کی فوج دیکھے ہی اپنے مالک کے پاس جا کر کہا کہ ہمارا ج شیا م و بلرام تمہارا شہر لوٹتے اور آجاتے ہوے بڑی ہماری فوج لے کر چرہ آئے ہیں اور شونت پُردن کو اُنوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا اب آپ کا کیا حکم ہو تا ہے یہ بات سننے ہی باناسر نے اپنے سینا پون کو بلا کر حکم دیا کہ تم لوگ اپنے شو بھیر دن کو ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے جا کر کھڑے ہو میں بھی پیچھے سے آتا ہوں یہ بات سننے ہی باناسر کا شتری بارہ اچھوہنی فوج دیوں اور

راجمون کی ساتلے کر شہرے باہر نکلا اور بہت تھیمارون سمیت جذبیسون کے سامنے آیا اور بانا شری شری شری کی پوجا اور دھیان کر کے اپنی فوج میں آٹلا بانا شہر کے دھیان کرنے میں مجھ لانا تھو کو معلوم ہوا کہ اس وقت یہاں جہت پر کچھ ڈکھ پڑا ہے ایسے دھان چل کر اسکی سمایا کرنا چاہیے ایسا سچا کر بھولا تھو نے پانہ جی کو کیلا اس پر بت پر کیلے چھوڑ دیا اور آپ جبا بانہ کر اور بھوت لگا کر جانگ اور جھنڈا لگا کر سفید ناگوں کا جینوا اور مندوں کی مالاسن کر باگھر اور حکم ترشول اور دھنکو بان اور کھیرا تھو میں نے کرنڈی پیل رسوا تھو بھوت پر بت اور پشاج آدک کو ساتلے شہوت پڑ کو طے جب کہ بھولا تھو کانوں میں گھنگتا اور رڈرا پنے اور ماتھے پر چندر ملا اور سر پر گنگا جی دھارن کیے اور لال لال انکھین نکالے گانے بجاتے اپنی سینا کو بجاتے ہوے بانا شہر کے پاس ساعت بھر میں اپہونچے تب انکو دیکھتے ہی بانا شہر انکے چرون پر گر پڑا اور تھو جوڑ کر نہی کیا کہ اوکر یا نہ جان آپ کے سوا اسے اس تھو کو کون میری شہدے آپ کے تھاب کے سامنے جا دو لوگ میرا کیا کر سکتے ہیں یہ بات شوجی سے لکھ بانا شہر نے شام اور پیرام کی فوج میں کھلا سجا کہ ہمارے اور تمہارے اکیلی اکیلا دھرم تھو ہو یہ بات سلینڈر تھو نے مان کر اس طرح پر ایک ایک آدمی کی لڑائی دونوں طرف سے شہر کی یعنی شام سندھ اور بھولا تھو اور ساتلی اور بانا شہر سے جھد ہونے لگا۔

دو ما

سوام کار تک ات ملی جیکو جاگ میں نام	آن سون اور پڑ دن سون ہون لگو سنگرام
-------------------------------------	-------------------------------------

جب بلرام جی اور کبھانڈ شری اور اسکنڈ بانا شہر کا بیٹا اور چار دیشن شری کرشن جی کے بیٹے اور کبھو کرن دوسرے شہری اور شامب سے لڑائی ہونے لگی تب اس طرح سب شہر پر اپنے اپنے جوڑے بہت تھیمارے کرڑنے لگے اور دونوں فوج میں مار دیا جائے لگا اور برھما دک دیوتا اپنے اپنے بونوں پر ٹیکر یہ لڑائی دیکھنے کے واسطے آئے تب شوجی نے جیسے پناک دھنکو پر برجم بان رکھ کر چلایا ویسے دور کا تھو نے تھارنگ دھنکو سے بان مار کر انکا بان کاٹ دیا جبکہ ماد پوجی نے بان چلا کر تھری آندھی پر گت کی تب شری کرشن جی نے اپنی مہاسے اس آندھی کو مٹا دیا پھر کیلا س پت نے جذبیسون کی فوج میں ان بان چلایا تب شام سندھ نے پانی برساکر اس بان کی آگ بجھا دی اور ایک بان اپنا ان بان کی طرح ایسا چھوڑا کہ ماد پوجی کی فوج میں سب کا بدن ڈاڑھی موچھ سمیت جلنے لگا تب بھولا تھو نے اپنی مہاسے پانی برساکر طے اور دھ جے بھوت پرتون کو ٹھنڈا کیا اور کرودھ میں انکا رین بان چلانے کے واسطے ترکش سے باہر نکالا اور پھر کچھ شوج پچا کر رکھ دیا اس وقت شام سندھ نے اس بان چھوڑ کر دشمن کی فوج کو اس طرح کاٹنے لگے جیسے کسان لوگ جو ار کاہیت کاٹتے ہیں یہ حال دیکھ کر جب ماد پوجی نے تین بان شام سندھ پر چلائے تب شام سندھ نے ان بانوں کو بھی کاٹ کر ایک بان ایسا مارا جسکے لگنے سے شوجی گر پڑے اور چھمائی لینے لگے۔

دو ما

بانا شہر کے کاج تھو کی شہوت آیا سے	ماکھن پر پھر بھگوان سے کہہ بدھ جیتو جاے
------------------------------------	---

جب سوام کار تک ماد پوجی کے بیٹے پڑ دن (شری کرشن جی کے بیٹے) سے لڑائی ملی تب پڑ دن جی نے تین بان اس مور کو جسپر سوام کار تک چڑھے تھے ایسے مار سکے وہ مورم تھون چھوڑ کر آکاش میں اڑ گیا جب سوام کار تک آکاش سے جذبیسون کو تھپسہ ہارنے لگے تب پڑ دن جی نے شری کرشن جی سے اگلائے کر مارے تیر دن کو اس مور کو سوام کار تک سمیت زمین پر گر کر پھوٹس کر دیا اور بلرام جی اور شامب نے دونوں شہری بانا شہر کے مار ڈالے یہ حال دیکھتے ہی بانا شہر ساتلی سے لڑنا چھوڑ کر شری کرشن جی کے

ساہنے آیا اور پانچ سو کمان جو اپنے ہاتھوں میں لیے تھا دو دو تیر ایک کمان پر رکھ کر ساون بھادون کی طرح تیر دن کا اینٹو شہام سندر پر برسائے لگا اس وقت یکینٹہ ناتھ نے اپنے تیر دن سے سب تیر اسکے کاٹ کر ایک تیر ایسا مارا کہ پانچ سو کمانیں باناسری کی کٹ کر زمین پر گر پڑیں اور اسکا تھوان گھوڑوں سمیت مر گیا یہ حال دیکھتے ہی جب باناسرن مجوم چھوڑ کر میدی بھاگا اور شری کرشن جی نے اپنا تھو اسکے پیچھے دوڑا کہ پانچ غنیہ شتلمو جیت کا بجایا تب کوڑا نام باناسری کا تانا اپنے بیٹے کے بھاگنے کا حال سنکر اسکے بچانے کے واسطے راج مندر سے ننگے بدن دوڑتی ہوئی دن مجوم میں آئی۔

دو ما | تیرت آسے تھار جی بھئی ماکن پڑھو کے تیر | تیر بہت سیا کل مہا کینٹھے نکلن سریر

دیکھنا ننگی استری کا رخ ہی دھرم تھاستر میں ایسا لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پرانی استری کو ننگی دیکھ کر جب تک تین مرتبہ کر ڈیے تیل سے انکھو نہ خود کو تب تک دوش اُسکا نہیں ہٹاتا ایسے شری کرشن جی نے گوڑا کو ننگی دیکھنا اچھت بنان کر سر اپنا نیجا کر کے انھیں بند کر لیں تب باناسر بھاگ کر شہر میں چلا آیا اور پھر ایک اچھوڑی فوج ساتھ لے کر بسد یونندن کے سامنے لڑنے آیا جب کوڑا اپنے بیٹے کو فوج سمیت دیکھ کر راج مندر چل گیا اور شری کرشن جی نے وہ فوج بھی باناسری کی ایک ساعت میں مار ڈالی تب باناسر بھاگ کر شوچی کے شرن میں گیا جب بھولانا تھو نے اپنے بھگت کو بہت سیا کل اور دکھی دیکھا تب کہو دھ کر کے کھوم چر کالانگ جسکے تین سر او تین آنکھ اور تین پیر اور چھو ما تھو تھے شہام سندر کی فوج میں چھوڑا جب کہ وہ جرمینی بنار بڑے زور سے دوڑا کا ناتھ کی فوج میں آکر سب کو جلانے لگا تب پیر دن اور سا کی آدک جلدی لوگ اُسکے ڈر سے تھر تھر کانپتے اور جلتے ہوئے شری کرشن جی کے پاس جا کر ٹوٹے کہ ہمارا راج شوچی کے بنار نے ہم لوگوں کو جلا کر مڑے کے برابر کر دیا اسکے ہاتھ سے جلدی پران بچائے نہیں تو ایک ساعت میں سب مر چاہتے ہیں یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی نے شیشیل جڑ کو اگن جڑ کے سامنے جیسے چھوڑ دیا ویسے دونوں جرمینی بنار اسی میں لڑنے لگے جب شیشیل جڑ کو اگن جرمین اٹھا سکا تب اپنے پران کے ڈر سے بھاگا ہوا ہمارا دو جی کے پاس جا کر لولا کہ اسی دینا ناتھو جکو اپنی شرن میں رکھے نہیں تو شیشیل جڑ میرا پران لیا جاتا کہ یہ سنکر بھولانا تھو نے کہا کہ سوائے شہام سندر کے کوئی دوسرا ایسا تینوں لوک میں نہیں ہے جو اس جڑ سے تیرا پران بچا سکے اس لیے تو انھیں کے شرن میں جا وہی بھگت ہتھکاری دیاں ہو کر تجکو بچا وینگے یہ بات سنتے ہی اگن جڑ دوڑتا ہوا شری کرشن ہمارا راج جی کے چرفون پر جا کر گر پڑا اور آدھننتائی سے نہی کیا کہ اگر پاسند جیت پاؤں میرا پیرا دھ چھا کر کے اپنے جڑ کے ہاتھ سے میرا پران بچائے آپکا آد اور نت کوئی نہیں جان سکتا اور آپ کا ناش کبھی نہیں ہوتا اور آپ نے برہما اور ہمارا دو جی آدک سب دیوتوں کے ایشور ہو کر اپنی اچھاسے ہر بھگتوں کو شکم دینے اور ادھر میوں کو مارنے اور پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے اتار لیا ہے اور بنا چھاو اور اسمرن نام اور لبلآپ کے جو اچھو آدمی اپنے منہ سے نکالتے ہیں وہ برتھا ہے رختشور اور جوگی لوگ آپ کے اسمرن اور دھیان کے پرتاپ سے جو کچھ بھلا بڑا کسی کو کہتے ہیں وہ اسی وقت ہوا جاتا ہے لیکن وہ لوگ بھی آپ کا بھید نہیں جانتے اور آپ سب لیلکسنساری جو دن کو بھوسا گبار اتارنے کے واسطے کرتے ہیں اور آپ کچھ پت اور سب سے اتم ہو کر تینوں لوک کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں۔

دو ما | ماکن پڑھو گویاں کی استت کھی نہ جاے | سرب روپ سرب اتما سب گھٹ رہے ہماے

اسی دینا ناتھ آپ جس طرح شرن آئے ہوے پر دیال ہو کر پیرا دھ اُسکا جھا کرتے ہیں اسی طرح بھگو بھی بڑا دکھی اور دین جان کر

نشیتل جڑ کے ماتھر سے میرا پران چائے تیون لوک میں سوا سے پ کے اور کوئی دوسرا جگواہی چھا کرنے والا دکھائی نہیں دیتا۔	
دو ما انا کن بر جو کرتا رکھی ہماست اپا ر	ایت سیت بیایے تھان جھان نہ نام تھار
یہ دین چن سنکر شری کرشن جی نے کہا کہ اب میرے شرن میں آنے سے تیرا پران بچا اور تیرا پردھ میں نے چھا کیا لیکن آج سے میرے سیوک اور ہر جگتوں کو کبھی دکھ نہ دیکھو اور جو کوئی یہ کتھا میری اور تیری اپنے سچے من سے کہے اور نہ لگا اٹکو کسی طرح کا جڑ یعنی بخار جو تو چھوٹ جائیگا اب تو شری ماد دیو جی کے پاس چلا جا یہ بات سنتے ہی ان گن جڑ شری کرشن جی سے بداد ہو کر شری شو جی کے پاس چلا گیا تب جلد نبی لوگ اچھے ہو گئے اور باناسر جو بھاگا تھا پھر بہت سے نیمار اپنے ہزار ہا تھو میں لے کر شام سندھ کے سامنے آیا اور لٹکار کر گئے لگا کہ ابھی تک میرا سن لڑائی کرنے سے نہیں بھرتا ہو شیار ہو کر میرے ساتھ لڑو جبکہ وہ آسمانی ایسا لکھ شری بسیدو نندن پرتھویا جلانے لگا تب دیت سنگھارن دیو کی نندن نے کرو دیو میں ہو کر سندھن جگر کو حکم دیا کہ چار ما تو باناسر کے چھوڑ کر اور سب ماتھو کاٹ ڈال یہ حکم پاتے سندھن جگر باناسر کے ماتھو کاٹ کر سطح گرانے لگا جس طرح کوئی آدمی ساعت بحر میں تیلی تیلی ڈالیان درخت کی کاٹ ڈالتا ہے جب باناسر کا یہ حال ہو کر خون اُسکے بدن سے ندی کی طرح بہنے لگا تب اُسے تخت چھوڑ کر شو جی ہاراج سے بڑھ گیا کہ آدمی جو لانا تھو میں نے اپنے اچھا کرنے کا ڈنڈا پایا اب سوا سے آپ کے اور کوئی دوسرا میرا پران بچا نہیں سکتا یہ دین چن سنکر شری ماد دیو جی نے بچا کر کیا کہ اب غور اسکا ٹوٹ گیا اس لیے اپنے جگت کا پران بچا نا چاہیے ایسا بچا نہ ہی جو لانا تھو باناسر کو ساتھ لے کر بیداشت پڑھتے ہوئے شری کرشن چندر کے پاس گئے اور باناسر کو اُنکے چرون پر گرادیا۔	
دو ما انا تھو جڑ تھارے جئے ہر کے سنگھو جاے	ایا باناسر کے کاج شوہشت کرین شناسے
اسی دنیا ماتھو تر لوکی ماتھو آپ چیتن اور چسب جیوون کے مالک ہو کر انکی آپت اور پالن اور اس کرنے ہیں اور آپ کی ایلا اور آپ کے کاموں کی کوئی گنتی نہیں کر سکتا آپ کیوں پرتھوی کا بھار اُتارنے اور ہر جگتوں کو سنگھو دینے اور ادھر میوں کو مارنے کے واسطے اپنی اچھا سے سکن اڈتا ہے پتے ہیں نہیں تو آپ کے برٹا روپ میں چودھون لوک کا بیو مار رہتا ہے میں آپ کے اس روپ کو ڈنڈوت کرتا ہوں۔	
دو ما انا شری شکت انت ہر انت نہ یا یو جاے	ایرکٹ کیت دھیت سداں یو نشو بھر جھاسے
جسے سنسار میں آدمی کا تن پا کر آپ کا اسمن نہیں کیا اُسے اہت چھوڑ کر نہ پتیا جس طرح شو ج بدلی میں پچھرتے ہیں اسی طرح آپ اپنے کو سنسار میں چھپا کر آدمی کی طرح لیللا کرتے ہیں جو آدمی آپ کا دھیان چھوڑ کر سنساری جاں میں چھنستا ہے اسکو بڑا مور کو بھننا چاہیے ہم اور برہما دک دیوتا آپ کے داس ہو کر آپ کا بھید نہیں جان سکتے سنساری آدمی کو کیا سامت ہے جو آپ کو پہچان سکے جس پر آپ دیلا ہو کر اپنے دھیان اور یو جا کی راہ دکھاتے ہیں وہ آپ کو کچھ جان کر ست سنگ کرنے سے جو سا ر پار اتر جاتا ہے۔	
دو ما جیسے ٹوت جلی کجے کیس نکانے کو سے	سانس لیت ہی ایک چن نہا میں سنگھو سے
اسی ہمار جو جس طرح ڈوتا ہے آدمی سانس لینے سے سنگھو پاتا ہے اس سے بڑھ کر سنگھو ہر چن میں ہوتا ہے لیکن ہر چن میں چت لگنا بہت کٹھن ہے سنساری لوگ جھوٹی مایا موہ میں ایسے چھتے ہیں کہ اُنکاسن آپ کی طرف ایک ساعت نہیں لگتا انہیں سے جو کوئی آدمی سنساری سنگھو ملنے کے واسطے آپ کا بھجن اور دھیان کرتا ہے اسکو ہم اور برہما جی بردان دیتے ہیں لیکن اُسکا منور تھو پورا ہونا اور ہاری بات سچ کرنا آپ ہی کے اختیار میں رہتا ہے اس کو پاسندھ کسی کو ایسی سامت نہیں ہے جو آپ کی ابرہما ر جھا لگن برن کر سکے باناسر گیان کی راہ	

سے مجکو پریشور جان کر سیری پوجا کرتا تھا اب یہ آپ سے میرے مجکو اپنی سفارش کرنے کے واسطے آپ کے پاس لے آیا ہر مجھیر دیاں ہو کر اسکا اپرا در ح مجا کیجیے اور اسکو پر ہلا دینے جگت کے گل میں جان کر اچھردان دیجیے۔

دوما ایگیا دیجے جگر کو ماگن یر بھر بر جسا تھر اور مجا سب کاٹ کے راکھے چارون ہاتھ

جب نثری بھولا نامہ نے اس طرح نیر کور بک نثری کرشن جی کی است کی تب تر لو کی ناتھ ہر سکو لو نے کہ اسی بھولا ناتھ ہم میں اور ہم میں سمجھنے والا آدمی ضرور نکھو گے گا اور تمہارا دھیان کرنے والا آت بھی مجکو پاو بگا اور تمہارے کئے سے ہم نے بانائس کو چتر جی روپ بنا دیا جسکو تم نے بردان دیا اسکا بناہ میں نے کیا۔

دوما آس دنیو طیر کو اسی بد ہر نا تھر اور مجا سب کاٹ کے راکھو چارون ہاتھ

اور کیلاس پٹ میں نے پر ہلا دھکت بانائس کے پر لاد اسے یہ اتر کیا تھا کہ تیرے بس کو اچھردان دیا اسلیے جو تم نے کہتے تھے تو بھی اسکا پران ملتا لیکن بانائس ترا بھجان کر کے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا تھا اسواسطے میں نے سب ہاتھ اسکے کاٹ کر اسکو چتر جی روپ بنا دیا اور سب اپرا در ح اسکا چھا کر کے تمہارا پار کھد اسکو کیا یہ بات سنتے ہی بھولا ناتھ خوش ہو کر کیلاس پر ت کو چلے گئے تب بانائس نے نیر کیا کہ اسی بھولا نامہ جس طرح آپ نے کہا کہ اپنے چاروشن دیا اسی طرح اپنے چیزوں سے میرا گھر پور کیجیے اور از در ح کو ا دکھا سے بواہ کر اپنے ساتھ لیجائیے بات سنکر جب بر ندان جگت ہتھاری پر دین سمیت بانائس کے گھر چلے تب اسنے بڑی خوشی سے پتیا سیرا دین بچاتا ہوا دور کا ناتھ کو راج مندر پر سے جا کر جزاؤ سنگا سن پر پٹھا لا اور چرن کل انکا ڈھو کر چر نامت لیا اور ہاتھ جوڑ کر بے کیا کہ اسی دینا ناتھ جن چیزوں کا درشن راج مادی تو ا اور سنگا کی رخصت شور دن کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا ان چیزوں کو ڈھو کر آج میں اپنے گل پر اور سمیت کرتا تو ہوا اسی ہمارے چھوٹے میں چیزوں کو ڈھو کر برماجی نے وہ جل اپنے کندل میں رکھا اور نثری ہما دیو جی نے وہی جل اپنے ہاتھ پر چڑھایا اور وہی جل جلیقہ تو نے بڑی تپسیا سے اپنے پڑھوں کے تارنے کے واسطے حرت لوک میں لا کر سنساری جوڑن کا ا دکھا کیا اور وہی جل سنسار میں گنجا جی پوک پر کٹ ہوا جبکا درشن اور سنان کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر دنیا کے لوگ گت پاتے ہیں یہ استت لکر بانائس نے ا دکھا کو راج مندر سے بلا بھیجا اور از در ح کی نثری اور پھلڑی کاٹ کر انکو سنان کرایا اور اچھے اچھے گنے اور کپڑے پنا کر بدھ پور بک ا دکھا کو از در ح سے بواہ دیا اور بہت رتن اور سونا اور چاندی اور کپڑا اور گہنا اور گنو اور تھ اور ہاتھی اور گھوڑے جنگلی چو گنتی نہیں ہو سکتی جیتے ہیں دے کر دور کا ناتھ کو ا دکھا اور از در ح سمیت بد ا کیا تب نثری کرشن جی نے بانائس کو اپنی طرت سے راج گدھی پر پٹھا لایا اور ڈولھا اور ڈولھا کو ساتھ لے کر آندے دور کا کو چلے اُنکے آنے کا حال سنتے ہی جلدیسی لوگ آگے سے آکر منگلا چار مناتے ہوئے راج مندر پر آئے اور کہنی جی اپنے گل کے موافق ربت رسم کر کے از در ح جی کو ڈھن سمیت محل میں لے گئیں اور سب دور کا باسیوں نے گھر گھر منگلا چار منایا۔ اتنی کتھا سنانا کر شکد یو جی جو لے کہ اراجا جو کوئی ہر روز سیرے اس ادھیان کا دھیان اور سمرن کیا کرے گا وہ لڑائی میں بہت دشمنوں سے بھی نہ ہارے گا۔

دوما

لے سد اسکو سمید ا جڑ کی تھانہ ہو

یہ لیلاد و جت دہا کے نئے جو کو سے

ادھیائے چوتیسویں کتھارا جازنگ کی

شکر یوجی نے کہا کہ اسی راجا پرچھیت ناگ کل میں نرگ نام راجا تبرا پرتابی اور دھرتا سیدرا ہوا تھا جو بے انتہا گنوں میں بدھ پوریاک پرچھونہ کو دان دیتا تھا اگر کوئی چاہے تو گنگا جی کی رینکا اور برسات کی دونوں اور دکاش کے تار سے گن لے لیکن اُسکے کیے ہوئے گنوں کو دان کی گنتی کرنا بہت مشکل ہے ایسا دھرتا ہمارا جاتھوڑا پاپ انجان میں کرنے سے ڈرتے ہو گیا تھا اسکو شری کرشن جی نے اپنا درشن دیکر اُدھار کیا اتنی کتھا سنکر راجا پرچھیت نے پوچھا کہ اسی من ناٹھو ایسا دھرتا ہمارا جاکون ایسا دھرتے سے اس حال کو پہونچا اُسکی کتھا کیسے شکر یوجی پوچھے کہ اسی راجا پرچھیت راجا نرگ ہائے شیم کر کے ہر روز ہزاروں گنوں میں برتاؤں کر بدھ کے مرن دن کر کے سمجھو جن کو تا تھا ایک ۱۰۰۰ ان اسی دان دی ہوئی گنو اگر بنا دان دی ہوئی گنوؤں میں مل گئی راجا نے بے جانے اُس گنو کو دوسرے براہمن کو دان کر دی اور وہ براہمن گنو لے کر اپنے گھر چلا اور پہلے دان لینے والے براہمن نے اپنی گنو سچان کر سکا اور اسی دن کو کاتب دونوں پھین جھگڑا کرتے ہوئے گنو سیت راجا نرگ کے پاس آئے راجا نرگ نے دونوں براہمنوں سے پتھر جوڑ کر کہا۔

چویالیسویں کولاکورویہ لیو | گنا ایک کا ہو کو دیرا

یہ بات سننے ہی وہ براہمن کو درد کر کے راجا سے بولا کہ جو گنو سوسٹ لکر ہم نے دان لی ہلو کر دیرویہ بانے یہی نہ دنگے پکو ہمارے پران کے ساتھ ہے یہ بات سنکر راجا نے ہنسی کر کے اُسے کہا کہ اسی ہمارے باج۔ بات انجان میں ہوئی ہر دم ایک گنو کے بدلے لاکھ گنو لیکر کر دھ اپنا چھارو جبکہ لاکھ روپیہ اور لاکھ گنو دینے پر بھی دونوں براہمنوں نے نہیں مانا اور وہ گنو چھوڑ کر اپنے گھر چلے گئے تب راجا نے اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو انجان میں مجھ سے یہ پاپ ہو گیا سو کیسے چھوٹے گا ایسا بچا کر راجا نے اس پاپ سے چھوٹنے کے واسطے اور بہت سادان براہمنوں کو دیا پر اُسکا سندھ نہ چھوٹا جب کچھ دن بعد راجا جام گیا اور خیم ذرت اسکو جمران کے پاس لے گئے تب جمران نے راجا کو بڑے آد سے اپنے پاس سلگھا سن پریشیا کر کہا کہ اسی راجا تمہارا بہت بڑا ہو کر تھوڑا پاپ بھی ہے اس سے تم پہلے اپنے بچن کا سلگھو جو گوگے یا پاپ کا ڈکھو جو گوگے یہ بات سنکر راجا بولا کہ اسی ہمارا ج پہلے اپنے پاپ کا ڈکھو جوگ کر چھپے سے بچن کا سلگھو جوگ گیا یہ بات سنکر جمران نے کہا کہ تم نے انجان میں جو دان کی ہوئی گنو پھر دوسرے براہمن کو دان کر دی تھی اس پاپ سے تلوگرگت ہو کر کچھ دنوں تک اندھیا رہے کنوین میں رہنا پڑے گا جب دودھ کے انت میں پرہم پریشور شری کرشن نام سے اوتارے کر تلو اپنا درشن دینگے تب تمہاری مکت ہوگی یہ بات جمران جی کے منہ سے نکلتے ہی راجا گرگت ہو کر گر پڑا اور سندر کے کنارے ایک اندھیرے کنوین میں رہنے لگا جن دنوں شری کرشن جی بانا سہ کو جیت کر دوار کا میں پونچے اُنھیں دنوں میں دن اور شام آدک بدھنسی اُس کنوین کی طرف نٹکار کھینچنے لگے تب ایک لڑکا پایا سا ہو کر اسی کنوین پر پانی بھرنے گیا تو کہا دیکھا کہ ایک گرگت سے کنوین بھرا ہے یہ اشجرج دیکھ کر اُس ڈکے نے اپنے ساتھ دوائے لڑکوں کو بلا کر وہ گرگت دکھایا۔

دو | دیا دان سب تیر پر کئیو ہی بجا ر | ابا گرگت کو کوپ تے ہم کا ر حین اکبار

جب کہ لڑکوں کے بہت تدبیر کرنے سے بھی وہ گرگت کنوین سے نہیں نکلا تب اُنھوں نے اکر یہ حال شری کرشن جی سے لکھ کر کہا کہ ہمارا ج آپ دیا کی راہ سے چل کر اُس گرگت کو نکالے خیا م سندر انتر جاسی نے یہ بات سننے ہی اُس کنوین پر جا کر جیسے اپنا چرن اُس گرگت کو چھو دیا ویسے وہ گرگت آدمی کی صورت سندر گنا اور کپڑا اپنے راجون کی طرح ہو گیا۔

دو ما کے ماتھے ٹکٹ کی سوجھا کسی نہ جا سے | انو آجا سورج کی رہی چوندس چھا سے

اور وہ گون سے نکلی کر چرنون پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر تو لاکہ اور کینچھ نامو آب نے جھکوڑے دکھن دیکر ادا کیا سوا سے آپ کے
 بھو ایسے ادھر می کو سکر دینے والا تینون لوک میں کوئی نہیں ہے جب اسی طرح راجازنگ کرشن جھکو ان کی بت است کرنے لگا تب پُرسن
 آدک روکون نے یہ نجیب دیکھ کر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اسی ہمارے ٹھوہ کون ہے اور کس ایباد سے گرگت ہوا تھا اسکا بھید کیجئے میں ہمارا
 سند یہ چھوٹ جا سے جب یہ بات شنیا مہندر نے سنی تب آپ نے انجان کی طرح راجازنگ سے پوچھا کہ تم کوئی دیوتا ہو یا کسی دیوش کے
 راجا ہو کون ہے اور کس واسطے گرگت کئے ہیں پر سے راجازنگ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اسی اتر جامی آپ سے کچھ چھانین ہی لیکن آپ کی اگیا
 سے اپنا حال کہتا ہوں شنی کے میں اگھے جنم میں راجا چھو اک کا پناہنگ نام پڑا پانی راجا ہو کر دس ہزار گنو کر ہستہ اور بید پاشی برہمن کو
 بدھ پوریک دان دیتا تھا اور سوا سے گنو دان کے بہت مکان بنا کر سب سامان بہت دان کرتا تھا اور برہمنوں کی روکون کا بودا ہ بھی
 کر دیتا تھا اور بڑے بڑے ڈھیر مانج اور شمائی کے برہمنوں کو دان دے کر بہت سے دیو استھان اور تالاب وغیرہ بنا کر ہی چودن کے
 پانی پینے کے واسطے بنوا دیے تھے جلک میں میرے دان اور چھو کم کرنے کا جس ایسا پھیلا تھا کہ جسکا برن نہیں کر سکتا ایک دن ایسا
 سنجوگ ہوا کہ میری دان دی ہوئی ایک گنو برہمن کے گھر سے بھاگ آئی اور جو گنو دین میں نے دوسرے دن دان دینے کے واسطے
 منگلا کی تین تین لگئی جب رات سے انجان میں وہ گنو دوسرے برہمن کو دان کر دی اور پہلے دان لینے والے برہمن نے رات میں اس
 گنو کو پھاننا تب دونوں برہمن جھگڑا کرتے ہوئے گنو بہت سے پاس آئے میں نے اُسے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھے لا کورویہ بلا لکو گنو
 ہسکے بد سے لے کر اپنا جھگڑا چھوڑ دو لیکن انھوں نے نہیں مانا اور گنو جوڑ کر اپنے گھر چلے گئے اور جاتے وقت جھکو شباب دیا کہ تو گرگت کی طرح
 سر ہلا تا ہی اسلئے تو گرگت ہو جا جب کچھ دنوں کے بعد میں مریکیت ہی شباب سے جھرا ج نے جھکو گرگت کا تن دیکر اس گون میں
 ڈال دیا اور بہت بے کرنے پر یہ کہا کہ شری کرشن جی کے درشن پانے سے تیری ٹکٹ ہو گی اسی دن سے آپ کے درشن کی اجلا کھو کھٹا
 آج آپ نے اپنے کل روپی چرنون کا درشن دے کر میرا ادا کار کیا ہے س طرح آپ نے مجھ ایسے ادھر می کو اپنا درشن دے کر کرنا رہا تو کیا
 اسی طرح دیاں ہو کر ایسا بردان دیجیے جس میں آپ کے چرنون کی بھکت جھکو بنی رہے جب شری کرشن جی نے راجازنگ کو اچھا پوریک
 بردان دے کر بدایا اور وہ اچھے ہوان پر پٹھکر دیو لوک چلا گیا تب شری کرشن جی نے اپنے سنستان اور بید نیون سے جو وہان
 کھڑے تھے کہا کہ دیکھو برہمن کی اتنی بڑی ہما ہے کہ بنا پر ادھر ہی برہمن کسی پر کرودہ کرے تو اسکے واسطے اچھا نہیں ہوتا گیانی کو چاہیے
 کہ کسی برہمن کا مال نہ بے جس طرح آگ کھانے سے بھول جاتا ہے اسی طرح برہمن کے انس لینے والے کا حال جھنا چاہیے نہر کھانے سے
 ایک آدمی غرابی اور برہمن کا انس جو لیتا ہے اسکے کلی پر واکا پنا نہیں لگتا نہر کھانے والا غلاب سے اچھا ہوتا ہے لیکن برہمن انس لینے
 والے کا دکھ چھوڑنے کے واسطے کوئی ابا سے کام نہیں کرتا جو آدمی اعلیٰ میں ہی برہمن کا مال زبردستی چھین لیتا ہے اسکے ڈس پڑکھانا
 اور پتا کے نرگ بھو گتے ہیں اور جو لوگ دان دیا ہوا اپنا برہمن سے پھیر لیتے ہیں انکو ساٹھ ہزار برس تک نرگ کا کیرا ہو کر پھینچ ذات
 میں جنم لیتا ہے لیکن اگر بھروسہ کسی مرتبہ کر کہ جب پیدا ہوتا ہے تب کنگال اور روگی ہو کر جنم اُسکا آخر ہونا ہے راجازنگ کی دشمنی سے
 انجان میں ادھر ہوا تھا دیکھ کر یہ بات سچ سمجھنا چاہیے۔

دو ما | دان دیتا نچ ہراج کو نہیں کرے جو کو سے | سو ہووے ات پانگی نرگ باس تمہ ہو سے

جو براہین تلوار کھینچ کر مارنے آوے تو سر پنا اسکے چرنون پر رکھ دینا اُچت ہے اور سو سے آدھینتا کی کے اسکو گھومو جن کسنا چاہیے میرے اور براہین گرو دھ کرے یا برسی بات کے تو میں کچھ بڑا نہ مان کر اور اُنکی سیوا کرتا ہوں تم لوگوں نے سنا ہو گا کہ جہگ رکیا شور نے بنا ابراہم سونے وقت میری چھاتی میں لات ماری تھی تب میں یا نون اسکا یہ سمجھ کر دینے لگا کہ میری چھاتی کی چوٹ اُنکے ننگی ہو یہ سمجھ کر براہین کا سنا کرنا اُچت ہے اور براہین کے خوش ہونے سے گوک اور پرکوک دونوں شتے ہیں اور براہین سے جھوٹ بولنا اور سود لینا چاہیے جو لوگ براہین کو میرے برابر نہ جان کر اُسین کچھ مجید سمجھتے ہیں اُنکو ضرور لکھو گناہ پڑتا ہے اور براہین کے ماننے والے میرے چرنون کی بھلت پاکر ہم بدکو پہنچتے ہیں اسلئے تم لوگ میرے کتنے کے موافق کیا کرو۔

دو ما	ایسی بدھ سمجھا کے ماکن پر بھو جہد رے	جد نہیں کو ساتھ لے مندر بیو تھے آے
جب شام سندر نے راجا اگر سین سے یہ سب حال کہا تب اُنھوں نے براہین کو تم جان کر ڈنڈوت کی اتنی کتھا سنا کر راجا نے بوجھا کہ میں تم راجا زنگ ایسے دھرماتھانے انجان میں تھوڑا پاپ کرنے سے کیوں آنا ڈنڈا یا اسکو یو جی بولے کہ اگر راجا پر بھنت راجا زنگ کو اپنے دان اور دھرم کرنے کا بھمان رہتا تھا اس سے اسکا یہ حال ہوا تھا دان اور دھرم کے غور کرنا نہ چاہیے۔		

ادھیما سے سینسٹور۔ جانا بلرام جی کا برندا ابن میں
شکد یو جی نے کہا کہ اگر راجا پر بھنت ایک دن شام اور بلرام دونوں بھائی راج مندر میں بیٹھے تھے اسوقت بلرام جی نے برندا ابن اور گوگل کا شکم اور آندا اور جسو د جی کا پریم برن کے شری کرشن جی سے کہا کہ برندا ابن سے آتے وقت ہم دونوں بھائیوں نے جسو د جی اور گوپیوں سے یہ آواز کیا تھا کہ بھرا کر تم سے لینے سو دہان جانے کا اتفاق نہیں ہوا اور ہم لوگ دو رکا میں رہتے ہیں سب بر جاسی ہمارا برہ میں چنتا کرتے ہونگے آپ اگیا دیکھتے تو ہم وہاں جا کر سب کو دھیرج دے آدین شری کرشن جی بولے کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی بلرام جی شری کرشن جی اور اپنی ماما اور پتا سے بدھ ہو کر بل اور سوسل اپنا ہتھیار لے کر تھوڑا سواری ہو کر برندا ابن کو چلے جس جس دیس اور مگر میں بلدیو جی پہنچتے تھے وہاں کے راجا آگے سے آکر سناں پور تک اُنکو اپنے گھر لے جاتے تھے اور جینیس پرکار کے جنجن کھلا کہ بہت طرح کے اسباب اُنکو بھینٹ دیتے تھے اُسی طرح ریونی رسن سب راجوں سے بھینٹ کرتے اور سکھ دیتے ہوئے آجین میں ساندھ میں اپنے گرو کے استھان پر پہنچتے تب گرو ناراین اور اُنکی استری کو سانسٹانگ ڈنڈوت کر کے اُنکا آئیریا لیا جب دس دن وہاں رہنے کے بعد برندا ابن میں آئے تو کیا دیکھا کہ جن گھوڑوں کو گویاں جی آپ چرایا کرتے تھے وہ سب گھوڑوں شام سندر کا دھیان کر کے بن میں چاروں طرف برزی پھرتی ہیں اور منمو بائے ہوئے سو سے چلانے کے کھاس چرنے پر کچھ چاہ نہیں رکھتیں اور اُنکے چھپے چھپے سب گواں بال شری کرشن جی کا جس گانے اور پریم رنگ راتے چلے جاتے ہیں اور تھوڑا سو براہین لوگ موزن پیارے کا بال چرتے آسپہن کہہ سکر اُسی چچا میں اپنا جنم کاتے ہیں جب بلرام جی نے یہ حال دیکھتے ہی اُنھوں میں آنسو پھرا پنا رتھ کھڑا کیا تب نندا اور جسو د اور بھ گویاں اور گواں اُنکے آنے کا حال سکر بڑے پریم سے ٹٹنے کے واسطے دوڑے اور بلرام جی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

دو ما	اندھات دیکھے جھی اور جسو د ماے	بلد اوت پریم سے کرے چرن پردھا۔
نندا اور جسو د جی نے بلدیو جی کو اپنے چرنون پر سے اٹھا کر جھاتی سے لگایا اور منمو جوم کر یار کیا جب بلرام جی نے گواں باکوں سے		

گلے کی کڑائی کشل پوجی تب رجباسی لوگون نے شام اور بلرام کا بال چتر یاد کر کے آنکھوں میں پریم کے آنسو پھر لیے پھر نندا اور جسودا نے
 برسے پریم سے بلرام جی کو گھر لے جا کر کہا کہ اسی بیٹا ہم لوگون کو تمہارے برہ میں پل بھریک برس کے برابر گزرتا ہے تم اپنا حال کہو کہ اتنے دن
 وہاں کیوں کر رہے تم دمن ہو جواتے دن پر بیان آکر ہماری سُندھری اور اپنا چند کھو دکھا کر ہماری اتما سُندھری کی کہو مہن پیارے
 اور راجہ اگر گین اور بسد یوجی آدک جدبسی کبھی ہماری یاد کرتے ہیں یا نہیں بلرام جی بولے کہ اسی بابا تمہاری کرپا سے مرلی منوہر اور
 جدبسی خوش ہا کہ دن رات تمہارا جس گاتے ہیں یہ سُندر جسودا جی بولیں کہ اسی بلرام جی جب سے مہن پیارے ہم لوگون کی سُندھ
 چھوڑ کر تمہارے چلے گئے تب سے ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیا رہا چھایا رہا کہ آنکھوں پہر اُنھیں کی یاد اور چرچا میں گذرتے ہیں تو پورا
 میں رہتے تو کبھی کبھی اُنکو دیکھو آتی تھی دور دورا کا میں نہیں جاسکتی۔

چوپائی

کیسے کہا کرشن کی بانا	جن کو ہم چاہیں دن رات	وہی حکو کھو چاہت ناہیں	ایسے ٹھہرے من ماہیں
اگر بلرام جی وہ ایسے نرموہی ہیں	کہ کبھی ایسا سندھیا بھی نہیں	جیسے سچ پوجو تو وہ اب دورا کا پڑی کے	راجا ہو کر ہم غریبوں کو کیوں یاد کرتے
دوہا	اب تو ہمارا دھنی ہے سب راجن کے راج	گو ان کی سُندھرت ہی اُنکو آدے لاج	

اسی بلرام جی یہ تو بتاؤ کہ گھنیا کبھی میری اور رادھا آدک گو یوں کی سُندھرتا ہے یا نہیں میری سچو میں وہ بیان سے وہاں بہت سُکم پاتا ہے
 لیکن ہم لوگون کو اُسکے دیکھے بنا چہن نہیں چرتا دیکھو دھنی نے بھی میری پریت چھوڑ کر شام سُندر کو ایسا بس میں کر لیا کہ اُس نے کبھی اپنا
 درشن نہیں دیا جبکہ جسودا اسی طرح بہت باتیں کہہ کر رونے لگی تب بلرام جی نے اُسکو سمجھا کر دھیرج دیا جبکہ بلرام جی شام کے وقت برندا بن
 گا فون میں نکلے تو کیا دیکھا کہ رادھا آدک سب رجبیا لاہت دہلی اور میں میں جا رہے تھے پھرتی ہیں اور سو سے ذکر اور چرچا بال چتر مہن
 پیارے کے دوسرا کھو کام اُنکو نہیں ہے جیسے رادھا آدک گو یوں نے بلرام جی کو اکیلا دیکھا ویسے ہی جھنڈ کی جھنڈ اُنکے پاس آکر ڈنڈوت
 کر کے پوجنے لگیں کہ گو بلرام جی تم کب آئے ہمارے پران نا تھو کبھی ہم لوگون کی یاد کرتے ہیں یا نہیں جب سے حکو برندا بن میں چھوڑ کر آپ
 متھرا گئے تب سے ایک قریب اُدھو کے ماتھو جوگ سا دھنے کا سندھیا سا حکو پھرتا ہے سُندھرت نہیں لی اب سُنا ہے کہ سُندر کے نا پو میں
 دورا کا پڑی بسا کہ وہاں رہتے ہیں اب ہم غریبوں کو کیوں یاد کرتے ہیں سُندر دوسری سکھی بولی کہ اسی پیاری اب اُنھیں کیا کام
 ہے جو راجلگی چھوڑ کر بیان آویں۔

چوپائی

وہ کا پڑے ناہیں میت	مات پنا کی چھوڑی پریت	رادھا بن نہیں رہت گھری	سودہ ہے برسا نے پڑی
دوہا	ایک سکھی یا بدھ کھو سُندر کرشن کے ہما سے	جب لون تم برج میں ہے رہے جرات کا سے	

دوسری رجبا نے کہا کہ اسی پیاری ہم لوگون نے نوک لاج اور کئی پردا چھوڑ کر اُس سے پریت لگا کر کیا سُکم پایا اُس سے کوئی بھلائی
 کی آسا نہ کھو دوسری بولی کہ دورا کا کی استریان اُسکا بشواس کس طرح کرتی ہو گی اور گوئی بولی کہ میں ایسا سُنتی ہوں کہ مہن پیارے
 نے دورا کا پڑی میں جا کر سولہ ہزار ایک سورج گنیا ہما سُندر سی سے اپنا واہ کیا ہے اور اُنکے ساتھ اُنھوں پہر پریت رکھتے ہیں اب
 اُنھیں چھوڑ کر ہم گنوار یوں کے پاس کیوں آویں گے۔

دوسری گویا بولی کہ اسکی اب شیا م سندر کا پتھا اور زنا اچت نہیں ہے اور جو او دھو جی زنگن روپ بتا گئے ہیں اسی پر شو اس رکھ دھیرج دھردھو	دوسرا سوکھ سس گمار کا سندر روپ نہ سان	دو ما اس دس ست تنگے بھئے شری جد نامتو سان
گویی ٹھنڈی سانس لے کر گوی کہ اسکی وہ سافلی صورت اور بولی کی دمن نہیں بھولتی دھیرج کس طرح دھرون۔	دو ما انا جانوی سکھی شیا م کو کون دیش کی ریت	اما نو کبھون نا ہتی بر جاسن سون پریت
دوسری گویا برہ کی ماری گوی کہ اسی بلدا اوجی دیکھو موہن پیار سے نے اتنے دن بیتنے پر ہی یہ نہیں بچارا کہ ہمارے رہ میں گویا کا کیا حال ہے گا سنا رہیں جو کوئی پیش اور پچی پالتا ہوا سکھی اس طرح نہیں بھول جاتا یہ کھوڑ تائی انکی دیکھ کر میں نے جانا کہ اٹکا اتہہ کرن بھی انھیں کی طرح کا لاہر نہیں تو وہ دین دیال اور گویا ناتھ کھلا کر ایسا کھوپن نہ کرے جبکہ گویا ان اس طرح بہت کچھ کھڑوتے روتے ہوش ہو گئیں تب بلدا اوجی نے انکو بہت دھیرج دسکر کہا کہ تم کیوں اتنا روتی ہو شیا م سندر تمھاری بہت پریت رکھو انھوں پر تلویا دیا کرتے ہیں یہ بات سنتے ہی سب گویاں چپن ہو کر اٹھیں سے ایک گویا بولی کہ اسی پیار پور ونا بند کر کے جو میں کون وہ تم کرو۔		
چوبالی		
بلدا اوجی کے پر سوپا کون سن شکر کھن اتر دیو	سدا رہو انھیں کی چھاؤن تمھے بہت گن ہم کیو رہ دو ماں کر نیلے اس	یے ہیں گور شیا م نہیں گاتا آدن ہم تم سے کہ گئے پر و نیلے سب تمھری آس
<p>جب بلدا اوجی گویاں سے پریم کی باتیں کھرن اٹکا بھلانے لگے تب ایک برجیالانے کہا کہ اسی بلدا اوجی تمھارا بھالی بڑا کھوڑ ہے جو ہم لوگ پہلے سے ایسا جانتے تھے اس سے پریت نہ کرتے دوسری سکھی بولی کہ اسی بلدا اوجی وہ چت چوریان سو سے گائے چرانے اور مان اور وہی چرا کر کھانے کے دوسرا کام نہیں کرتا تھا اب وہاں دو رکا پڑی کارا جا ہو کر ہم غریبوں کی یاد دیکھ کر سے گا ہمارا نام لینے سے شرم آتی ہوگی دوسری سکھی جو رہ میں بیا کل تھی بھلا کر بولی کہ اب میں نے بھی اپنا جی کرشن جی کے برابر کھوڑ کر لیا انکو دولت اور استری ہون دن بہت ملیں میں اپنے اسی ڈھسار میں گن ہوں اور گویا بولی کہ میں سنتی ہوں کہ پرن شیا م سندر کا بیٹا اپنے باپ کے برابر سندر اور بلوان ہوا ہے سو پھر ایک سو اٹھ استریان انکی اور سب سنتیان چنچور رہیں دوسری نے کہا کہ اگر روز دی جو بیان آکر ہمارے پران ناتھ کو لے گیا اور او دھو جو ہم سے جوگ سدھو نے آیا تھا وہ دونوں اسی طرح ہیں دوسری بولی کہ اسی بلدا اوجی تمھاری باتوں کو ہنسی نہ مان کر سچ بولا کہ شیا م سندر کی استریان انکی بات کا بشواس کرتی ہیں یا نہیں دوسری بولی انھی کہ انہیں جو بدتھان ہوگی وہ کبھی انکی بات کا بشواس نہ کرے گی دوسری گویا بولی کہ اسی بلدا اوجی موہن پیار سے ان استریوں کے سامنے ہماری بھی یاد اور چر چا کرتے ہیں یا نہیں بھلا تمہیں نیا وکر دیکھنے کے واسطے ہم لوگ لاج چھوڑ کر آنا ڈھکری ہیں اُسے ہلکو اس طرح چھوڑ دیا جس طرح سانپ کچھل کو چھوڑ کر اُس سے بچو واسطہ نہیں رکھتا ہر اسکی بات کہتے ہوے میری چھائی مٹی جاتی ہے جب اس طرح سب برجیالا بہت باتیں کھکر ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لینے لگیں تب بلدا اوجی نے انکو دھیرج دسکر کہا کہ آج پور ناشی کی چاندنی رات میں تم لوگ اپنا اپنا سنگار کر آؤ تو ہم تمھارے ساتھ اس بلدا کوں یہ بات سنتے ہی سب برجیالا نے اپنے اپنے گھر جا کر سنگار کیا جب شام کو بلدا اوجی اچھا اچھا گندا دیکھ کر پندر پندر ان کی انھوں میں گئے تب رادھا آدک گویاں بھی دمان ہوئیں۔</p>		

چوپائی		بلد حریچپ برنی نہیں جاے	کنک برن نیلا مبر دھرے	شش مکمل نین من ہرے
		انگ انگ سب ہو کن جاے	دلکیت کا دیوات لاسے	

ریوتی من کی حجب دیکھتے ہی سب برجناریوں نے اُنکے چرون پر گر کر نہی کیا کہ اسی دنیا تا تو اپنے جن بران اس سلا کیجیے یہ جن سنتے ہی یہی بلرام جی نے ہون کیا ویسے اس لیلکا استھان جتنا کنارے تیار ہو کر شیل مند سنگند ہو اپنے لگی اور بہت طرح کا باجا اور گنا اور کڑا آدک وہاں پر گت ہو گیا تب سب برجناریوں نے لاج چھوڑ کر دمگ اور کرناں آدک باجا اٹھایا اور گت نلیج کر اپنے گانے اور بجاتانے سے بلد یوجی کو جھانے لگیں جب ریوتی من اٹھا سچا پریم دیکھ کر اُنکے سامنے ناچنے اور گانے لگے تب بڑن دیوتانے بہت اچھی بارنی اُنکے پیئے کے واسطے عید ہی بلد اوجی گوپون سمیت پی کر آند چانے لگے اسوقت دیوتالوگ اپنے اپنے بوالون پر آکر آکاش سے بلد اوجی پر پھول رسانے لگے اور چند زمانے تاراگن سمیت راس منڈل کا شکوہ دیکھ کر اُپنروت کی برکھا کی اور جتنے جو بڑا اور جتنے وہاں پر تھے وہ سب پریم آند دیکھ کر بہت خوش ہوے اور اس لیلکا دیکھنے کے واسطے جتنا جل بنسے تم گیا اور ہوا کا چلنا بند ہو گیا اسی آند میں بلد یوجی نے جل بہار کرنا بجا کر جمناجی کو چکار کر کہا کہ تم ہمارے پاس آکر ہلو اسنان کر اور جب جمناجی نے اُنکی اگیا نہیں ہانی تب بلرام جی نے کرودھ کر کے ہل اپنا جمناجی بن ڈال کر پانی اُسکا اپنے پاس کھینچ لیا اور اس میں جل بہار کر کے جاگنے کی مانگی سٹائی اسوقت جمناجی نے استری رُوپ بن کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی بلد حر کے پاس آکر بنے کیا کہ اسی ہمارا بھو میں نے آپ کو نہیں پہچانا کہ آپ شیش جی کا اوتار ہیں میرا پر ادھ آپ جھما کر کے ابھو دان دیکھیے جب اس طرح جمناجی نے بلد اوجی کی بہت استت کی تب وہ پر ادھ اُسکا جھما کر کے گوپون سمیت اس طرح جمناجی میں بہار کرتے رہے جس طرح ماتھی آتھنیوں کے ساتھ رہا کر خوش ہوتا ہے۔

دوما	کہنوں جمناجی کیسے کہنوں جمناسیہ	گوپن سنگ کر ڈا کوپن شری بلرام مندھیر
------	---------------------------------	--------------------------------------

جب ریوتی من جل بہار کر کے گوپون سمیت باہر تے تب بڑن آدک دیوتوں نے اچھا اچھا گنا اور کپڑا اور موتیوں کے مالا وہاں لاکر ڈھیر لگا دیا اور بلرام جی اور گوپون نے من مانا گنا اور کپڑا پہن لیا اور گلے میں پھولوں کے گڑے ڈال کر بن بہار کیا اسی دن سے جمناجی وہاں پر ٹیڑھا ہوتا ہے جب اس طرح بلد اوجی نے دو مینیہ جیت اور بیسا کھو برندا بن میں رہ کر ہر ذر پر جیالون کے ساتھ اس بلکا گیا اور جل بہار کر کے اٹکو سکھ دیا اور دن بہرند اور جسو دا آدک کو شری کرشن جی کی چرچا سے شکوہ دے کر دورا کا جانے کی اچھا کی تب بندہ آدک نے بہت طرح کی چیزیں شیا م سندر کے واسطے دے کر ریوتی من کو بد لیا اسوقت گوپیان رو کر کہتے لیکن کہ اسی بلد یوجی جھکو بھی اپنے ساتھ چلو ریوتی من ان سب کو دھیرج دے کر دورا کو چلے اور تھوڑے دنوں میں آند سے دورا کا میں پہونچ کر سب حال وہاں کا شری کرشن جی سے کہہ دیا۔

ادھیماے چھیما سٹھو۔	مازنا شری کرشن جی کا پنڈریک جھوٹے باسد یو کو
---------------------	--

شکر یوجی نے کہا کہ اسی را جا پر پھیت اُنہیں دنوں پنڈریک نام کننت کارا جا بڑا پتاپائی ہو کر کاشی پری میں رہتا تھا اسکو وہ اچھا ہوتی کہ میں اپنے کو باسد یو نام چھتو مٹی روپ بنا کر سنسار میں چھو دن سے اپنی پوجا کروں تب اسے دو ہاتھ کاٹو کے اپنے بدن میں لگائے

اور پتیا میرا و ملک اور جینتی مانا اور کنڈل اور نبالا شری کرشن جی کی طرح پین لیا اور شکو چکر گد ایدم تھیما ربا ندھکر کا جو گر چڑھنے کے واسطے بنوایا اور اراجا اور پراجا پنڈریک کا ڈرمان کر اسکو باسدیو کے برابر پو جتے تھے ایزدہ خوش ہوتا تھا اور جو اپنا دھرم بنا کر اسکی پوجا نہیں کرتے تھے انکو وہ دکھ دیتا تھا یہ حال دیکھ کر سنساری لوگ آپس میں یہ چرچا کرتے تھے کہ دیکھو ایک باسدیو تو شری کرشن نام جڈھ کل میں اوتارے کر دور کا پڑی میں برہتے ہیں دوسرے راجا اپنے کو باسدیو روپ بنا کر پوجونا چاہتا ہے ان دونوں میں ہم لوگ اسکو سچ سمجھیں اور اسکو جھوٹا جب راجا پنڈریک کو اپنی پوجا کرانے سے اجمان پیدا ہوا تب ایک دن اپنی سہا میں بیٹھکر بولا کہ شری کرشن جی نام کون دور کا میں رہتا ہے جسکو لوگ باسدیو کہتے ہیں دیکھو میں پر تھوی کا پوجو کرتا رہنے کے واسطے اذکار لیکر لیا کرتا ہوں اور باسدیو جا دو کا پتیا میرا بھیس بنا کر سنساری جیروں سے اپنی پوجا کرتا ہے اسلیے اسکے ساتھ لڑنا چاہیے ایسا لکھرا جا پنڈریک نے ایک برہمن کو بولا کہ کہا تم دور کا میں جا کر شری کرشن سے کہ دو کہ میرا بھیس چھوڑ کر میرا حکم مانیں نہیں تو میرے ساتھ آکر قہر کرین جب یہ سند لیا لکھرا وہ برہمن دور کا میں پوچھا اور راجا گریس کے ساتھ جا کر کھڑا ہوا تب دور کا مانو نے اس برہمن کو ڈنڈت کر کے پوجا کو ڈھونڈنا کہاں سے آئے اپنا حال بتاؤ یہ بات سنتے ہی اس برہمن نے ماتھو جوڑ کر کہا کہ اسی ہمارے پوجیوں میں راجا پنڈریک کا پوجو سند لکھنے کے واسطے کاشی سے آیا ہوں لیکن کتے ہوئے شرم آتی ہے اور دوت کو سند لکھنا چاہیے اسلیے اپنے پران کی رچھا پاؤن تو کون شیا م سندر بولے کہ تم بے عقلے کو اس میں کچھ تھا راجا برادھ نہیں ہے یہ سنکر برہمن بولا کہ اسی دینا تا تو راجا پنڈریک نے یہ سند لکھا ہے کھیا ہے کھیا ہے کھیا ہے لوک کا مالک اور سب دنیا کا پیدار کرنے والا میں ہو کر آٹھوٹ رہیوں سے جوگ اور بلاس کرتا ہوں اور پر تھوی کا بھارتا رہنے کے واسطے میں نے اوتار لیا ہے اور شکو چکر گد ایدم میرے پاس رہ کر گڑ بڑ چڑھتا ہوں تم میرا بھیس بنا لے رہ کر اپنے کو باسدیو کیوں پڑت کرتے ہو اور جو تم تینوں لوک کے مالک ہو تے تو جہ سندھ کے ڈرے بھاگ کر دور کا میں کیوں رہتے اب تمکو نخت ہے کہ شکو چکر گد ایدم آدک پتھیما ربا ندھنا اور باسدیو نام اپنا لکھنا چھوڑ کر میرے حکم میں رہو نہیں تو جڈھ بیٹوں سمیت تمکو مار کر پر تھوی کا پوجو اتار ڈھکاتے تم جانو گے کہ کون سچا باسدیو ہے اور کون جھوٹا بھیس بنا لے ہے آج تک تم نہیں جانتے کہ لکھرا گور تر لوکی تا تو زجن روپ میں ہوں سب رکھو اور میں میرے نام پر جاگ اور دان اور چپ اور پ کے بڑا کی پاتے ہیں اور میں برہما روپ ہو کر ایت اور شس روپ ہو کر پال اور ماد پو روپ ہو کر ملک کا ناش کرتا ہوں اور میں نے پتھو روپ ہو کر مید کو سندر سے نکالا اور چپ روپ سے مندر اعلیٰ پاتھو اپنی پتھیما ربا ندھنا اور بارہ روپ دھ کر پر تھوی کو پاتال سے نکال لایا اور شکو چکر گد ایدم سے کھیر پتھو روپ دھ کر راجا بل سے دان لیا اور شری ارم اوتارے کر اون کو مارا میرا ہی کام ہے کہ جب جب دیتا درادھ می راجا ہر جگتوں کو ڈھک دیتے ہیں تب میں اوتارے کر پر تھوی کا بھارتا تا ہوں ہی واسطے اب بھی اوتار لیا ہے شری کرشن چند آند گد بڑی خوشی سے اسکا سند لکھتے تھے لیکن دوسرے جڈھ بیسی یہ جھوٹ بات سنکر اس برہمن کو ہنسنے لگے اور ایک جڈھ بیسی کو رو دھ میں آکر بولا کہ اسی برہمن دیوتا تم کیا جھوٹ کہتے ہو دوسرا کوئی یہ جھوٹی بات کہتا تو اسکو ہانا مارے پھوڑتے یہ سنکر شری کرشن جی نے جڈھ بیسیوں سے کہا کہ سٹھو بھائی دوت پر کرودھ کرنا چاہیے۔

دو ما	
راجا بسما میں پتھو کے کہوں میںے نانہ	یہ سماں اور گن زمین لکھو بران ما سہ
جڈھ بیسیوں سے یہ لکھ شری کرشن جی کے کہوں میںے نانہ	یہ سماں اور گن زمین لکھو بران ما سہ

بہت خوش ہوے وہ اپنے یہاں لڑائی کی تیاری کرین مین وہاں آکر اپنا بھیس چھوڑ دینا یا اسکا مانس کو دن اور کتوں کو کھلا دنگاہ با
 سنکر براہمن نے کاشی مین آکر سب حال راجہ پنڈریک سے کہا کچھ دن کے تجھے شری کرشن جی نے بندہ بیون سمیت کاشی پری کے پاس
 پہونکر پنج بندہ سنکو اپنا بجایا تیرا راجہ پنڈریک وہ آواز سنتے ہی دوڑ چوتھی دل ساتھ لیکر شری کرشن جی کے سامنے آیا جب پار سنگرہ ہونا
 کے بجائی اور شری کاشی زینش نے جو پریاگ مین راجا تھا یہ حال سنتا وہ بھی تین چھوڑی دل ساتھ لیکر اسکی مدد کرنے کے واسطے پہونچا
 جسوقت دونوں دل مین مار دیا جارج کر تیرا ذلوار ادک بہت طرح کے ہتھیار ملنے لگے اسوقت شوہر مار مار لکھرا اپنا پران دیتے اور
 کا در لوگ بھیجے کہ جاگ کر گرتے تھے جبکہ رن ہوم مین راجہ پنڈریک نے چتر بھی روپ بنائے ہوئے شیا م سندر کے سامنے آکر انکو لکھارا
 نب بیکٹھو نامہ نے ہتے ہوئے اسکا گلٹ اُتار کر کہا کہ اب تم سچ بناؤ کہ کسا پا کھنڈی روپ ہے اور راجا جو سندھیا تم نے ہلو کھوچا تھا
 وہ تمکو یاد ہوگا اسی کے موافق تم تمہارے پاس آئے ہین اب بھی تم جہا رہا ہین اپنے بدن سے اُتار کر یہ بات کہو کہ ہم سے قصور ہوا
 جو ایسا سندھیا بھیجا تو ہم تمہارا پران چھوڑ دینگے نہیں تو تمہارا سر کاٹ لینگے جب اس اگیان راجا نے شیا م سندر کا کہنا سنین مانا
 تب کٹت سنکھارن نے سدرشن چکر سے کہا کہ تم ابھی جا کر اپنی جو الہ سے سب ماتھی گھوڑے رتھ اور سپیدل آدک جو دونوں راجا کی
 فوج مین ہین جلا دیو یہ حکم سنتے ہی سدرشن چکر نے دونوں راجا کی فوج مین جا کر اسطرح اپنی آگ سے سب آدمی اور ماتھی آدک کو
 جلا دیا جسطرح پر دکال کی آگ سب دنیا کو جلا دیتی ہے جبکہ کیول پنڈریک اور ہوما ستر کا بھائی دونوں راجا رہ گئے تب بندہ سیدھی
 کہا کہ اسی دور کا نامہ پنڈریک کو اس روپ سے ہم لوگ نہیں مار سکتے یہ بات سنکر شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو یہ ابھی اپنے
 ڈنڈ کو پہونچنا ہے جب یہ لکھر بسد یونندن نے سدرشن چکر کو اُن دونوں راجوں کا سر کاٹنے کے واسطے حکم دیا تب سدرشن چکر نے
 جا کر پہلے دونوں ماتھ کاٹ کر کے چونڈریک لگائے مٹا کھا ڈراے یہ حال دیکھ کر جیسے پنڈریک اپنا پران لے کر بھاگا دیسے
 سدرشن چکر نے دونوں راجوں کا سر کاٹ لیا شری کرشن تر لوکی نامہ کی اچھا کے موافق کاشی زینش کا سر شہر کے دروازے
 پر جاگرا اور جیتن آتا نے ملک پائی۔

دوما	بیر کیو جڈ نامہ سون رہیو سداجت لاسے	دینی تہہ سا جوج گت دیا سندھ جڈ راسے
جب نگر باسیون نے راجہ پنڈریک کا سر بچان کر راج مند مین جا کر یہ حال کہا تب رانیان بہت بلاپ سے رو کر کہنے لگیں کہ تم تو اپنے کو امر جرتے تھے ساعت بھر مین تمہارا پران کسطرح نکل گیا جب سب رانیان اُس سر کے ساتھ سستی ہو گئیں تب سدرشن پنڈریک کا بیٹا کڑو دھ مین آکر ٹولا کہ جسے میرے باپ کو مارنا لاہرا سکو بنا مارے نہ چھوڑو گا اسی اچھا سے وہ راجہ شری ماد دیو جی کا تب کرنے لگا اور شیا م سندر جیت کر جڈ بیون سمیت آندسے دو دراکو چلے آئے اتنی کتھا سنا کر شکد دیو جی بولے کہ اسی راجہ پر پھیت جب سدرشن نے کچھ دنوں تک شری ماد دیو جی کا تب اور دجیان پریم پور بک کیا تب بھولا نامہ اسکو دشن دے کر بولے کہ تو کیا چاہتا ہے راجہ نے شری شو جی کو ڈنڈ دت کر کے بڑ کیا کہ اسی دنیا نامہ مین اپنے باپ کے مارنے واسے بد لایا چاہتا ہوں پس شری ماد دیو بولے کہ جو تو پنڈریک کا بدلہ لیا چاہتا ہے تو بید کے منتر آئے پڑھ کر دھنا گن مین ہوم کر اسن اگن کٹدے ایک راجہ نکل کر تیا حکم مانے گی لیکن جو لوگ پریشور اور براہمن کے ہکت نہیں رکھتے اپنی تیرا زور دے لگا اور ہر ملک مانتا سے برودھ کرنے سے تیرا پران جاتا رہے گا جب یہ لکھر شری ماد دیو جی آتے دجیان ہو گئے تب سدرشن جگ کر آئے		

جب کہ جاگ اُسکا سکی اگیا اُتار پورا ہوتا ہے کر تیا نام رچھسی کالے کالے اور بڑے بڑے دانت والی تریشول ہا تو میں لے ڈروانی صورت بنائے اونٹو چا تھی ہوئی اگن کتھ سے نکل کر ٹولی کہ اسی سُدھن تیرا دشمن کمان ہو بتا یہ سنکر اچھل کر نکلے کما کہ میرا دشمن باسد نو نام دور کا پڑی میں ہر تو وہی جا کر اگوا مار ڈال یہ بات سنتے ہی کر تیا اسی ساعت چل کر راہ میں شہر اور چھل کو جلاتی ہوئی دور کا پوختی تپ وہ اپنے تپ سے دور کا پڑی کو جلا نے لگی تپ دور کا باسیون نے گھبرا کر بسد یونندن کے پاس جو چوڑ کیل رہے تھے جا کر خبر کیا کہ اسی دیکھ سنگھارن ایک رچھسی نہ معلوم کہاں سے اکر شہر کو جلاتی ہے اس کے ہاتھ سے ہمارا پران بچائے یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ مت گھبراؤ ابھی رچھسی کو جو کاشی پڑی سے آئی ہے نکالے دیتا ہوں اس طرح دھیر جا دے کر شری کرشن جی نے سدھن چکر سے لکھا کہ تم کو تیا کو مار کر یہاں سے بھاگنا اور کاشی پڑی کو جلا کر چلے آؤ یہ بات سنتے ہی جب سدھن چکر نے کروڑوں کے برابر اپنا تپ بڑھا کر اُس رچھسی کو کھدیرا تپ کر تیا وہاں سے بھاگی اور اسے کاشی پڑی میں آکر سدھن کو سب برابر ہون سمیت جو جگ کر تے تھے بار ڈالا اور اپنے تپ سے کاشی پڑی کو جلا دیا اسوقت سب پر جا دکھی ہو کر سدھن کو گالیان دینے لگے اور سدھن چکر اپنی جو لاسن کر نکال کتھ میں چھتھی کر کے دور کا پڑی کو جلا آیا اور سب حال وہاں کا بیکٹھتا تو سے کہدیا۔

دو ما	یہ پرسنگ چت لاسے کے لئے جو کو	رہے سدھن میں سے لہر نہیں دکھ ہوے
-------	-------------------------------	----------------------------------

ادھیاسے سر سٹھم۔ مارنا بلرام جی کا دو بد بندر کو

راجا پر بھیت نے اتنی کتھا سنکر کما کہ اسی ہمارا ج کچھ لیللا بلرام جی کی بزنی کبھی شکلہ پوچی بولے کہ اسی راجا بلدیو جی نے دو بد بندر کو مارا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ دو بد نام بندر سکر بوکا تھ کر کشاندھا پرمین رہ کر دس ہزار ماٹھی کا بل رکھتا تھا جب اسے ٹھوما سرائے تھ کے مارے جانے کا حال پایا تپ اسکا بدل لینے کے واسطے بڑے کڑو دھ سے دور کا پڑی کو جلا جو شہر اور گاؤں اٹھوڑا سے میں ملتے تھے اگوا جاتا ہوا اور استریوں سے بزر دستی بھوک رتا ہوا اور پہاڑ اور درختوں کو اگھا کر بستی آدک پر پھینکتا ہوا چلا جاتا تھا اور کبھی اپنے منتر اور مایا سے آگ اور پانی اور تپ بڑا سا کہ بہت طرح کا دکھ دیتا تھا اور کبھی چھوٹے چھوٹے لوگوں کو پہاڑ کی کندرا میں چھپا کر بھاری تپ سے اٹھوڑا سے اٹھاتا تھا اور کبھی درختوں کو اٹھا کر اُسے سنساری جیوں کو مار ڈالتا تھا اور کبھی لوگوں کو اٹھا کر سدھن میں ڈال دیتا تھا اور جہاں ہر بھکت اور رکھ لوگوں کو بیٹھا دیکھتا تھا وہاں مل موتر لٹو پیپ بڑا سا اٹھوڑا تھا۔

چوپالی

کا ہونارن کوئے آوے	آن پڑن کے سنگ سووے	کبھوں لے پھرات بھاری	دھرے لاسے کے دور بھجاری
--------------------	--------------------	----------------------	-------------------------

دو ما	کبھوں پٹھنڈر میں ڈارے جل جھبکھو ر	اڈوب جات تہ نیر سون بہت لوگ چوں اور
-------	-----------------------------------	-------------------------------------

جب وہ اس طرح لوگوں کو دکھ دیتا ہوا دور کا میں پہونچا اور چھوٹا روپ بنا کر شیا م سندر کے محل پر جا بیٹھا تپ اسے ڈر سے سب رانیان مری منوہر کی اپنا اپنا دروازہ بند کر کے بھیت چھپ گئیں اُن دنوں بلرام جی ریوت پہاڑ پر گندھرب اور گندھرمیوں سے کیل اور بہار کرنے گئے تھے دو بد بندر نے یہ حال سنکر بچا کر کیا کہ پہلے ہلدھ کو مار کر چھ سے شری کرشن جی کا پران لوٹکا ایسا بچا کر اُسے ریوت پہاڑ پر جا کر کیا دیکھا کہ بلدا اوجی گندھرمیوں کے ساتھ مدھ پنی کر ایک تالاب میں جل بہا اور گان بدیا کر ہے ہیں دو بد بندر چھوٹا روپ بنا کر ایک درخت پر جو تالاب کے کنارے تھا چڑھ گیا اور کلکار یاں مار کر ایک ڈالی سے دوسری ڈالی پر گودنے لگا اور مل موتر سے

گندہ زمینوں کے کپڑے جو تالاب کے کنارے رکھتے تھے خراب کر ڈائے۔

دوہا | کپڑوں کا ٹکڑا جو تالاب کے کنارے رکھتے تھے خراب کر ڈائے۔ | کپڑوں کا ٹکڑا جو تالاب کے کنارے رکھتے تھے خراب کر ڈائے۔

جب اُس بندرنے پتھر مار کر مارا گیا تو وہ جان بچا تھا تو زور ڈالا تب استریوں نے پتھر مار کر سب حال اُسکا بلرام جی سے کہا یہ بات سنتے ہی یونی جن نے تالاب سے نکل کر ایک ڈھیلا اُس بندر پر چلا یا تپ اُسے ایک درخت کے نیچے اکر سب استریوں کے کپڑے چھاڑ ڈائے اور مدد سے چینیک دیے یہ حال دیکھتے ہی بلدیو جی نے ڈور کا اُس بندر کو ہاتھ میں پکڑ لیا تب وہ چھوٹا روپ بنکر ہاتھ سے باہر نکل گیا اور پھر ہمارے کے برابر روپ دھر کر بلدیو جی سے لڑنے کے واسطے سامنے آیا اور بڑے بڑے پہاڑ اور درخت زمین سے اٹھا کر ڈالکر مارنے لگا جب ریونی جن بڑے کو رو دھ سے ہل اور موصل اپنا اٹھا کر ہلکے مارنے دوڑے تب دوبد نے ایک درخت بہت بڑے سے اٹھا کر بلدیو جی پر چلا یا تپ بلدیو جی نے چوٹ پھا کر ایک موصل اُس بندر کے سر پر ایسا مارا کہ اُسکا سر پھٹ کر اس طرح خون بہنے لگا جس طرح برسات میں گیسو کے پہاڑ سے لال پانی بہتا ہے لیکن اُس بندر نے سر پھٹنے پر بھی ڈوسرا درخت اٹھا کر بلدیو جی پر مارا تب ریونی جن نے اپنا موصل مارا کہ وہ درخت توڑ ڈالا جب اس طرح لڑتے لڑتے کوئی درخت اور پتھر وہاں نہیں رہا تب دونوں ایسے سیدھوک ہو کر اسی میں کشتی اور کھانڈنے لگے کہ دیکھنے دے ڈر گئے جبکہ بہت دیر تک دو بد بندرنے بلرام جی سے جھگڑ کر کے چار گئے اُنکے بارے تب بلدیو جی نے استریوں کو اُداس اور گھرائی ہوئی دیکھ کر دو بد کے گلے کاٹسوا ایسا دبا دیا کہ اُسکی ناک اور نگو اور کان سے خون بہ کر وہ د گیا جب اُسکی کنش کرنے سے زمین کانپنے لگی تب دیوتوں نے بلرام جی پر پھول برسائے اور اُنکی استت کرتے ہوئے اپنے اپنے لوک کر چلے گئے۔

دوہا

آند سے شری دوہا کا ہلکھ پوہیے آئے | میری باسی چکلت تھے جیوں زرد جن دمن یانے |

اتنی کتنا کٹر شکر یو جی بولے کہ اچھا پھر چیت دو بد بندر تیا ایک سے کشنڈ جا میں رہتا تھا بلدیو جی نے مار کر اُسکا اُدھا کر کیا۔

ادھیائے ارستھو۔ بواہ ہونا سامب کا چھٹنا سے

شکر یو جی بولے کہ اچھا پھر چیت جس طرح سامب بیٹا شری کرشن جی کا راجا اور جو دمن کی بیٹی چھٹنا نام کو ہستنا پور سے بواہ لایا تھا وہ کتنا کہتے ہیں سنو کہ چھٹنا نام راجا اور جو دمن کی بیٹی جب بواہ کے لائق ہوئی تب اور جو دمن نے اُسکا سویمیر چکر بہت راجوں کو اپنے بیان میں کیا جب شری کرشن جی کا بیٹا سامب بھی ہستنا پور میں گیا تو وہاں اپنا دیکھا کہ بہت راجا لوگ اچھے اچھے تھے اور کپڑے پہنے اور ہتھیار لیے راجا اور جو دمن کی سما میں بیٹھے ہیں اور بہت طرح کا منگلا چار وہاں ہو رہا ہے اسی وقت راجا کی بیٹی بہت سنڈر اور چندر کلکی رتن جیت گنا اور کپڑے پہنے چمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی ہنس رہی چال سے سامب کے پاس پہنچی تب اُسکا روپ دیکھتے ہی سامب نے موہت ہو کر پکار کیا کہ ایشور جانے یہ لڑکی کسے گلے میں جیال ڈال دے تو پھر اُسکا ہاتھ انا منگل ہوگا اسلئے زردستی اُسکو پھر بیٹھا کر دریا میں لے چلنا چاہیے ایسا بجاتے ہی سامب نے شرم اور ڈر چور کر چھٹنا کا ہاتھ پکڑ لیا اور جلدی سے اُسکو پھر بیٹھا کر دریا کو چلا یہ حال دیکھ کر سب راجا جو سویمیر میں آئے تھے شرمندہ ہو گئے اور اور جو دمن اور درخت آدک کو یہ شرمندہ ہو کر بڑے کر دھ سے اُس میں کہنے لگے کہ دیکھو سامب نے ہم لوگوں کا کچھوڑنا مان کر ایسا اندھیر کیا کہ اچھا کی بیٹی کو سویمیر میں سے زردستی لے گیا جو ان ملک دھاری راجوں میں سے کوئی ایسا کرنا تو کچھ سنڈیہ نہ تھا جا دو لوگ

۱۰

ہریشہ سے اپنی بیٹی ہمارے گھرانے میں دیتے آئے ہیں یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ اُنکا بیٹا جو بجاوہر (جاموہر) کا نام ہے ہم لوگوں کے سامنے راج ڈلاری کو اٹھایا جاوے یہ بدنامی ہمارے کسی نہ چھوٹے گی اور ہمارے جان میں شری کرشن جی اپنے بیٹے کا قصور سمجھ کر اُسکی سہایتا نہیں کرینگے اور جو ادم کی راہ سے لڑنے بھی آئے تو اس طرح ہار جائینگے جس طرح کامی آدمی رُڈگ پیدا ہونے سے جلدی ہرجانا کرے جبکہ ہم لوگ لڑتے وقت شہام سندر کو پکارتے تھے تب دوسرے جلدی ہی ہم لوگوں کا کیا کر سکتے ہیں یہ بات سنکر کرن بولا کہ مہیشیوں کا ہیشہ سے یہ چلن ہے کہ دوسری جگہ اچھے کام میں جا کر کھین کرتے ہیں۔

چو پالی	ازات ہیں اب میں یہ بڑے	راج باسے ماتے پر چڑھے
<p>جب دھر ترپٹ نے یہ بات سنکر بڑے غصے سے ڈر جو دھن کو سامب کے پکڑ لانے کے واسطے لکاتب وہ کرن اور کرن اور لڑل اور پھر شرو اور جگ کیت وہاں شور بیرون کو فوج سمیت ساتھ لیکر چڑھو ڈر اور پس میں کہنے لگا کہ دیکھو وہ کیسا بلی ہے جو ہمیں حیت کر راج کیتا کو لیجائے گا جبکہ ڈر جو دھن آدک نے اپنا اپنا زور دیا اور ساربا کہ چاروں طرف سے گھیر لیا تب سامب اپنا زور کھرا کر کے دھنکے بان لیکر ڈر جو دھن اور کرن سے بولا کہ تم لوگ میری ماتا کے کل پر جھکو ذات ہیں مت سمجھو میں شری کرشن پکینتھو ناتھو کیے ج سے پیدا ہوا ہوں اسلئے لڑائی میں تم سے نہیں ہارونگا چاہو تم لوگ اکیلی اکیلا بھجے لڑو چاہو سب کوئی مل کر لڑو۔</p>		

دو ما	جدید ٹھو راج بل پر کت بھو جگ مانہ	اندب ہم کو یا سہی پکڑ سکو کے نانہ
<p>یہ بات سنتے ہی کرن نے سامب کے سامنے جا کر کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تو جلدی ہم سے نہیں مارے گا لیکن ہم لوگوں سے حیت کر کھلو دور کا جانا مشکل ہے ہوشیار رہو ہم تجھے بان مارتے ہیں جبکہ ایسا کہہ کر کرن سامب پر بان چلانے لگا تب سامب نے اُسکا اور بچا کر اپنے بانوں سے چاروں گھوڑے اور سارخی کرن کے رتھ کے مارڈاے اور ڈس ڈس بان ڈر جو دھن آدک سینا بیٹوں کے مارے وہ لوگ اپنی بدیا سے اُسکا بان بچا کر سامب کی بڑائی کرنے لگے جب ڈر جو دھن آدک نے دیکھا کہ سامب اکیلی اکیلا ہم لوگوں سے نہیں مارا جائے گا تب چھوٹو شور بیر ایک ساتھ سامب پر اپنے اپنے ہتھیار چلانے لگے اسوقت سامب نے شری کرشن جی کے چرون کا دھیان دھر کر ایسے بان چلانے کہ چھوٹو سارخی کو گھبرا دیا اور اُنکے گھوڑے سارخی سمیت مارڈاے جب ڈر جو دھن آدک نے اپنا یہ حال دیکھا تب چھوٹو ہمارخی نے ایک ہی جذبہ ادم کی راہ سے بان مار کر ایک نے چاروں گھوڑے دوسرے نے سامب کے سارخی کو مارڈا اور تیسرے نے دھنکے کاٹ کر چوٹے نے دھو جا کر پور سے گرا دی جبکہ سارخی اور گھوڑوں کے مارے جانے سے سامب رتھ پر سے کود کر پیدل لڑنے لگے تب کرن نے پونچکر سامب کو پکڑ لیا اور اپنے رتھ پر بیٹھا کہ ہتھنیاؤ کر کے آتا تب ڈر جو دھن نے سامب کو اپنی سبھا میں کھرا کر کے کہا کہ اسی جاوہر پر اکرم کیا ہوا جس ٹھنڈ سے تو راج کیتا کو زبردستی اُٹھائے گیا تھا جب یہ سنکر سامب شرم سے چپ ہو رہے تب بھیشم تپا نے ڈر جو دھن سے کہا کہ اُسکا بواہ پھمنا کے کہے بدکر دینا چاہیے جب ڈر جو دھن نے بھیشم تپا سے کہا کہ انمان کر سامب کو قید کیا تب نارمن نے ہتھنیاؤ میں آکر ڈر جو دھن اور کرن آدک سے کہا کہ سامب دور کا نامہ کے بیٹے سے تو جوک ہوئی تھی لیکن تم لوگوں کو اسے قید کرنا اچت نہ تھا اسکا مال سنکر لڑم جی یہاں آدنگے تم لوگ اپنا اپنا ہتھ سانسے برگٹ کرنا جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا لیکن سامب کو کسی بات کا ڈکونہ دینا نارمن کے کہنے پر ہی ڈر جو دھن نے سامب کو نہیں چھوڑا تب ناروجی دور کا میں گئے اور سامب کا حال لکھرا جا اگر سین سے بوسے کہ در جو دھن کو در سامب کو اپنے بہان قید</p>		

رکھ سبت دکھ دیتا ہو جلدی جاگرتکی خبر لو نہیں تو سامب کا پران بچنا کٹھن ہو۔

اچھریالی

گرب بمیو گورو کو بجاری | اراج سکوح نہ کرے تمھاری | لیا لگ کو ان بانڈھیو ایسے | شترن کو بانڈھ کوئی صیے

یہ بات سنتے ہی راجا اگر سین نے شیا م سندر اور جڈ سیون کو بلا کر کہا کہ تم لوگ ابھی میری فوج لیکر استنا پور کے اوپر چڑھ جاؤ اور
 کورون کو مار کر سامب کو چھڑاؤ جبکہ راجا اگر سین کی ایگیا سے شیا م سندر سینا سمیت استنا پور جانے کو تیار ہوے تب بلرام جی نے
 جو ڈر جو دھن کے ساتھ مترا کھتے تھے مرنی منوہر سے نہی کیا کہ اسی ہمارے بھو کو رو ہمارے پرانے سمبندھی ہین تمھوڑی بات کے واسطے
 فوج لیجا کر اسے برو دھ کرنا چاہیے محکو علم دیکھے تو میں جا کر سبھ میں سامب کو چھڑاؤن جو وہ لوگ میرے سمجانے سے نہ مانینگے تو میں
 اکیلا انکو زند دینے بھر کو بہت ہوں جب شری کرشن جی نے یہ بات مان کر بلد یو جی کو جانے کی ایگیا دی تب بلد یو جی اور حو اور اور
 آدک کئی جڈھی اور برہمن اور گیانیوں کو اپنے ساتھ لے کر دوڑا کہ اسے چلے کچھ دن بعد استنا پور کے پاس پہونچکر ایک باغ میں ڈیر لیا اور
 اپنے آنے کا حال اکرو کی زبانی ڈر جو دھن آدک سے کہلا بھیجا جب اکرو جی نے راجا دھر ترشٹ کی سجا میں جا کر بلد یو جی کے آنے کا
 حال کہا تب ڈر جو دھن جو بلرام جی کا اھیلا تھا بڑی خوشی سے گلیم تیا مہ اور درو فیا جارج اور دھر ترشٹ اور جڈھ شتر آدک کو ساتھ لے کر
 اپنے مندر پر لانے کے واسطے باغ میں گیا اور روتی رہن کے چرون پر گر کر نہی کیا کہ اسی ہمارے بھو جی نے آپ نے دیاں ہو کر درشن دیا
 اسی طرح آنے کا کارن کہل کر اپنے چرون سے میرا گھر پو تریکھے یہ شکر بلد یو جی ہوے کہ میں راجا اگر سین کا سندھیا کتے یہاں آیا ہوں
 مشنو کہ جب سامب کے قید کرنے کا حال دور کا بڑی میں پہونچا تب ہمارا ج اگر سین کے علم سے شری کرشن بلکنٹو نامہ نے فوج سمیت
 تمھارے اوپر چڑھائی کی تیاری کی میں نے یہ حال شکر شری کرشن جی سے کہا کہ اسی ہمارا ج کو رو لوگ ہمارے پرانے سمبندھی ہین اسلے
 انسے ابھی ڈرنے کے واسطے جانا مناسب نہیں ہو میں اکیلا جا کر سامب کو چھڑائے لانا ہوں اسی ڈر جو دھن در دھر ترشٹ اور جڈھ شتر تیا مہ
 ہمارا ج اگر سین نے تم لوگوں کو یہ سندھیا بھیجا ہے کہ جس بالک کو چھو ہما شنی نے مل کر ادرم کی راہ سے پکڑ لیا جبکہ اس اکیلے
 کونرے چھوٹا دیون کو ڈرائی میں گھبرا دیا تب تم نے یہ سمجھا کہ اسلے سب گھرواے پہونچکر ہمارا کیا حال کرینگے اسی دھر ترشٹ جڈھ
 اس بالک گیان سے یہ پرادھ ہوا کہ راج کینا کو سوی میر میں سے اٹھائے گیا لیکن تم لوگوں کو سمبندھی ہو کر اسے قید کرنا اچت نہھا
 کو اپنی ناتے درای میں دینا چاہیے اس سے کیا اچھا ہو جو پرانے سمبندھیوں کو دیکھا سے اب تکو ہی اچت ہے کہ سامب کو قید سے چھوڑ کر کھننا
 کا بواہ اسلے ساتھ کر دیا۔

دو ما | جڈھ اس گیان نے کینھو کاج اسادھ | تدرپ تم پر کھاہتے کرتے نہیں آیا دھ

یہ بات بلرام جی کی سنتے ہی ڈر جو دھن سب کو رو کی صلاح سے کر ڈو دھ کر کے بولا کہ اسی بلرام جی آپ چپ رہیے بہت بڑائی اگر سین کی نہ
 کچھیں ہم لوگوں سے یہ نہیں سنا جاتا ابھی چار دن کی بات ہے کہ اگر سین کو سنسار میں کوئی نہیں جانتا تھا جب سے اسے ہمارے ساتھ
 ناتے درای کی تب سے پدوی اسکی بڑھی دیکھو اگر سین نے ہمارے آدھین ہونے پر بھی ایمان سے اسطرح کا سندھیا ہم سے کہلا بھیجا
 بسطرح کوئی راجا اپنے پر جا پر علم کرے بڑا شرج ہے کہ ہانوں کی جوتی سر پر چھ جڈھیوں کو ہم نے چورا اور چتر دے کر راجا بنا یا تھا
 انکو ایسی بات کہتے ہوئے شرم نہیں آتی دوڑا کا کارن پا کر کھیلی بات اپنی بھول گئے کہ شتر میں گوال اور اہیر دن کے ساتھ

چرنون کی دُھور اندر آدک دیونا اپنے سر چڑھانے سے اپنی بڑائی سمجھتے ہیں۔

دو ما	جنکا دھیان دھرن سد اشو برنخ جت لائے	جرن کل سیوت رہن شری کلما سکھ یاے
-------	-------------------------------------	----------------------------------

اگر دُجو دھن تو یہ تہلا کہ یہ پردوی تیرے گل میں کنگولی ہو جو تو نے اجمان بھری باتین کسین ایسا ککر بلدیو جی نے کرودھ کر کے اپنا ہل زمین بنا کاڑ دیا اور ہستنا پور کو زمین سمیت ہل سے اٹھا کر جیسے جمنابل میں ڈبو نایا جاوے ایسا کو ناز میں کا اٹھا ہوا دیکھا کر بھیشم تپامہ اور دھرم پرا اور برہمن اور کھیشو رادک جو اس سجا میں بیٹھے تھے کھڑے ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر شری بلدیو جی سے جو کر کے کہا کہ اسی دنیا تا تو آپ ایشو ر روپ دھرم کے بڑھانے والے ہو کر اپنا کرودھ چھما کیجیے اور دُجو دھن اگمان ایک آدمی کے دُرجین کہنے پر ہستنا پور کو ڈبو کر بنا ابرا دھ کر ورون جو دنگا بران نیلجیے آج سے ہم لوگ ہمیشہ راجا اگر سین کا حکم مانینگے۔

دو ما	آن سب بڑھانت سے بنتی کری سناے	دیا و نت بلرام جی دنجی رس بسراے
-------	-------------------------------	---------------------------------

جب بلدیو جی نے بھیشم تپامہ آدک کے بن کر کرنے سے کرودھ اپنا چھما کر کے اپنا ہل جو ہستنا پور لٹنے کے واسطے زمین بھسایا تھا نکال لیا تب دُجو دھن بہت اچھا لگنا اور کپڑا سب کو پناہ اپنی بیٹی سمیت بلرام جی کے پاس لے آیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔

چوپالی

تم ہوا لکھ شیش اوتا را	دھرت سیس دھرتی کو جارا	ہم اسادھ ات ہین اگمانی	تھری گت اگا دھ بنین جانی
انو ڈنڈ جو ہم کو دینھا	سوم بہت انگرہ کینھا	ہم داسن کے داس ہین تم نامنن کے نامن	

اسی طرح دُجو دھن نے بہت استہت کر کے منگلا چار منایا اور بدھ کو بربک چھنا کا بواہ سامب کے ساتھ کر دیا اور بارہ ہزار ما تھی اور دس ہزار گھوڑے اور چھ ہزار اور تو اور ہزار دسی بہت گئے اور کپڑے سمیت اور بہت اسباب جہیز بن دے کر جب ڈوٹھا اور دُطن کو بد کیا تب بلرام جی سامب کو چھنا سمیت اپنے ساتھ لے کر خوشی سے دوڑا کہ میں پہنچے اور سب حال دبان کارا جوا اگر سین بلدیو شری کرشن جی سے کہہ دیا اور کُرون کے فرورٹوٹے کا حال مشکل سب خوش ہوئے اتنی گنتا سنا کر شکد یو جی بولے کہ اسی راجا پر پھت تم دیکھو لو کہ ابھی تک ہستنا پور دکن طرف اُونچا اور اتر طرف نیچا دکھلائی دیتا ہے۔

ادھیائے استھم۔ سند یہ کرنا نار دُمن کا شری کرشن جی کے سب محلون میں ہنے کا

شکد یو جی نے کہا کہ اسی راجا پر پھت ایک دن نار دُمن نے امر ادتی میں کیا دیکھا کہ راجا اندر کی دونوں استریان اسپین جھکڑا کر ہی ہنیں تب آنخون نے بچا کر کیا کہ دوست ہونے میں تو یہ حال ہے اور شری کرشن جی کے سولہ ہزار ایک سو اٹھ استریان ہین کینن کے طرح بنتی ہو گئی معلوم شری کرشن جی اُن سے ایک ہی مرتبہ بولتے ہین یا باری باندھ کر لگے پاس جاتے ہین یہ حال دیکھنا چاہیے ایسا بچا کر نار دُرجی دور کا میں گئے تو کیا دیکھا کہ دمان تھے تھے باغ اور تھے تھے پھول اور پھل لگے ہو کر زمین بہت چھبی بول رہے ہین اور بے انتہا تالاب اور بادلوں میں گل پھولے ہو کر پیر بھو رون کا گو جناب بہت شو بھادے رہا ہے اور سونے کے قلعے کے چاروں طرف سمد رہم ہن مار رہا ہے اور مالی لوگ بیٹھے بیٹھے سرون سے لگاتے ہوئے کیا ریان سپن رہے ہین اور نلکھت پر چھنڈ کی چھنڈ بہت استریان اچھا اچھا پڑا ہنیں دکھلائی دین جب نار دُمن یہ سب شو بھادے ہوتے شہر میں گئے تو کیا دیکھا کہ محل اور مکان سب رتن جھٹ بنے ہین اور پیر بہت

طرح کی کلیان لگی جرتی ہن۔

دو ما	تن میں سندرتندر کی خوش بھاگنی نہ جاے	ما نورتن جزا وین مانک دھر یو بناے
اور سب دکان اور شرک اس شہر کی اچھی ہو کر گھر گھر چرا اور کتھا ہو رہی ہے اور جدیسی لوگ سمیت جگہ، اجا اندر کی طرح اسپین پتے ہوئے شعیام سندر کا جس گانے ہن اور سب چھوٹے بڑوں کے دروزوں پر عنبر اور ارجا پتے کی خوش بو آ رہی ہے اور دور کا باسی اپنے اپنے گھر ہوم اور جگ آدک اچھا اچھا کم کر کے پتے پتے پدا رتھڑے پر پے بر آہنوں کو کھلا ہے ہن جب نار دمن یہ آند دیکھتے ہوئے رکنی جی کے محل میں گئے تو وہاں ابارتن جنت استخان دیکھا کہ جسکے سامنے آنکھ نہیں ٹھہر سکتی تھی اور اس محل میں تاش کی دھو جا لگی ہو کر تھوون پر کبوتر آدک پھینکوں کا رُپ ایسا بنا ہوا تھا جسکے پاس جنگلی سچھی آکر بیٹھتے تھے اور ارجا اور عنبر کے ڈھون کو مٹور لوگ با دل سمجھ کر بڑی خوشی سے ناچتے تھے اور توتیوں کی جھار دروزوں پر لٹکائی ہو کر پار جاتا کہ بھول کی خوشبو چاروں طرف اڑتی تھی۔		

چوپالی

سندر باگ کھیلت دوسن	مدھ منو ہر بانی بولین	رُپ دنت داسی من ہرین	سچ سوامی کی سیوا کر۔ ہن
دو ما	یہ خوش بھاگ دیکھ کے بھول گئے سب گیان	داسی اور بھگرا ہینین سکے پہچان	
نار دمن نے وہاں دیکھا کہ شری کرشن ہمارا ج جزا و ملک پنے پیتا مہر باندھ رہی ہے اپنا ڈرے گونگر دانی زمین چھوڑے ماتھے پر کیر کا مال دیے جزا و گندل کا نوں میں دے بنالا اور جیننی مالا اور مٹوتیوں کی مالا اپنے تورا رُپ بنائے اتم سمیا پر تھے ہوتے ہن اور ہزاروں در سون کے رہنے پر بھی رکنی جی آپ بکھڑی ہوئی نکلتا نکلتی ہن جیسے ہی شری کرشن ہمارا ج نے نار دمن کو آتے ہوئے دیکھا ویسے اٹھ کر اُنکو ڈنڈوت کر کے جزا و سنگھاس پر بیٹھا لا اور اپنے ماتھے پر جرن اُنکے ڈھو کر چرندک لے کر بدھ کے ساتھ اُنکی پوجا کی اور ماتھو جوڑ کر ڈوسے کہ اس میں ماتھو آپ نے دیا ہر کر بھگو درشن دیا نہیں تو ہم سنساری لوگوں کو آپ کا درشن ملنا ڈر لیمہ ہی ہم کیا آپ کی سیوا کریں جس میں ہمارا بھلا ہو۔			

چوپالی	جا گھر چرن سادھ کے جاوین	ادہ زسکھ سمیت سب پاوین
یہ کچھ سنکر نار دمن نے نہ کیا کہ اترا دریش بھگوان میں آپ کا درشن کرنے آیا ہوں بنا آپ کی دیا اور کر پائے سنساری لوگ جو ساگر پار نہیں آتے تھے گنگا جی آپ کے چرنوں کا ڈھون ہر سب جیوؤں کو سکھ دیتی ہن میں گنگال براہمن کس گنتی میں ہوں جو آپ کی استت کر سکوں بھیر دیا ہوں جو کر ایسا بردان دیکھے جس میں آپ کا امرن اور دھیان مجھ سے نہ چھوٹے۔		

چوپالی

میں سیوک تم سب کے ارجا	مومنہ پر نام کیو کہہ کا جا	جاک میں لیونج اوتارا	یا نے کرت لوک ہو مارا
ماتو تم چرن کی رینا	شور پچ چاہن دن رینا	میں اُنکی پدوی کمان پاؤن	درسن میں اک دوس کماؤن
تمہو نام ہے جن کوئی	جا پر کر پاتھاری ہوئی	یہ تمہرے من میں جن آدے	نار دھم سے پاؤن دھو اڈے
جیسے پتر مات کو بھاوے	دھوے گات نہ کنتھ کھاوے	یا ہی بدھ ہم تیر تمہارے	کر پا دنت تم تات ہمارے
	جا پر کر پاتھاری ہوئی	اندھ کوپ سے نکرے سوئی	

دو ماہ | بھاگوت کے ڈکھیرن کو دھرن اتارن بھار | الینوتم اذنا رہو ما کن پر بھو کر تا را |
 جب اس طرح سنت کر کے نار دھن دھان سے بداد ہو کر ست بھاما کے گھر گئے تو کیا دیکھا کہ اُدھو جی وہاں شری کرشن جی سے جو بڑے میل رہے ہیں۔

چوپائی

رکھو کو دیکھو اٹھے گھنٹیا ما	واہی بھانت کری پرنا ما	کہیو دھن ہین بھاگ ہمارے	جو ہ سے رکھو راج بدھارے
	کر بارو دوج راج گھنٹیا	کینک روس رہو یہ بھانین	

یہ بات سنتے ہی نار دھن دھان سے بھی شیا م سندر کو آ شیر باد سے کر جا مونی کے گھر گئے تب شری کرشن جی کو بدن ہین اُپن اور پھیل لگوانے دیکھ کر بنا بھینٹ کیے پھرتے کسو اسٹے کہ شنا ستر ہین تل لگانے وقت دُندوت کرنا اور تیشر باد دینا منع ہو پھر نار دھجی کالندی کے محل میں گئے وہاں شیا م سندر کو پلنگ پر سوتے دیکھا جب کالندی نے نار دھن دیکھتے ہی شری کرشن جی کا چرن دبا کر جگا دیا تب تریبون پت دُندوت کر کے بولے کہ اسی من ناتھ تیر تھوڑی سا دھوؤں کے چرن آنے سے سنساری جیوون کا گھر پوتر ہو جانا ہوا آپ نے دیا کر کے اپنے کرشن سے مجھ کو اتار کر کیا جب نار دھجی وہاں سے آ شیر باد سے کر متہ بند کے گھر گئے تب کیا دیکھا کہ شری کرشن جی برہمنوں کے بھوجن کراتے ہیں نار دھن کو دیکھتے ہی ماتھو جوڑ کر بولے کہ اسی راج آپ نے بڑی دیا کی جو سوت آئے آپ بھی بھوجن کر کے اپنی جوشن مجھے دیکھتے تو اُسے کھا کر پوتر ہو جاؤں نار دھن نے کہا کہ اسی ہمارے بھو آپ برہمنوں کو کھلائے ہیں پھر کر بسا دیا ونگا یہ کہ کر نار دھن سنا کے محل میں گئے تو کیا دیکھا کہ برہنہ بن بہاری بھکت ہتھکاری آند پور بک بہا کر رہے ہیں یہ تماشا دیکھتے ہی وہاں سے اُٹے پائون بھدر کے محل میں آئے تو دور کا ناتھو کو بھوجن کرتے بابا وہاں سے بھجنائے گھر جا کر بھکتی ناتھو کو اسنان کرنے دیکھا اسی طرح نار دھن بہت محلون میں شری کرشن جی کی پرچھا لسنے کے واسطے گئے تو انکو کہیں پوجا اور دھیان کرتے اور کہیں جگ اور پوم کرتے اور کہیں استریوں کے ساتھ بھول برساکر کھیلنے اور کسی جگہ تالاب آدک میں استریوں کے ساتھ نہانے اور کہیں گھوڑے اور رتھ پر سو اور اور کسی محل میں کتھا اور پُراں سنتے اور کہیں گھوڑا ہن کو دان دیتے اور کسی جگہ ماتھیوں کی لڑائی دیکھتے اور کہیں روپیہ وغیرہ گنواتے اور کسی محل میں سنستان کے بواہ کی چرچا کرنے اور کہیں بلرام جی کے پاس بیٹھے ہوئے ادرھیوں کے مارنے کی صلاح کرتے اور کسی جگہ باولی اور تالاب وغیرہ گونڈنے کے واسطے روپیہ دیتے اور کسی جگہ بسید بوجی اور دیو کی جی کے پاس بیٹھے ہوئے بھوجن کرنے کے واسطے اکیا پوچھتے اور کہیں لڑکیوں کو سسرال کو بدار کرنے اور کسی محل میں بھائون کے کبت سنتے اور کہیں شکار کھیلنے کے واسطے جاتے دیکھا۔

چوپائی

کہون نارو کو تک دیکھیں	کہون نارون میں کلمہ کراوین	کہون نارون سون کرت ٹھوٹی	کہون نارون سون کرت ٹھوٹی
		کہون انسی نارنا دین	
دو ماہ	کہون تیر کو بیاہ کے لائے بھوسیمت	تھان کرت آسو بہت گونگن کو دھن دیت	
	یا بدھ جس جس محل میں نار دھونچے جاے	پر یا سست دیکھے تھان ما کن پر بھو جڈورے	
چوپائی	نار کے سنتے سن ماہین	شیا م بنا کو ڈو گرہ ناہین	

جس گھر جاؤں تنان بہاری ایسی بر بھو لیلہ استاری

نار دجی نے یہ مہاشیام سندر کی دیتے ہی لبت ہو کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو ترجموں پت نے میرا چرن دھو کر حزامت لیا اور میں نے اپنے اگیان سے اُنکے پر چھاپنے کی اچھائی مجھ سے بڑا پر ادھر ہوا جب ایسا بچار کرنا ر دُن ڈر سے کا پنے لگے شب شہری کرشن باختر ہا کی ہنس کر بولے کہ اسی من ناتھ آج تمہارا کیا حال ہے جیسے یہ بات نار دجی نے سُنی ویسے کرشن بھگوان کے چرنوں پر گر پڑے اور ناتھ جو ڈر کر بی کیا کہ اسی دینا ناتھ میں اپنی اگیان سے آپ کی پر چھاپنا چاہتا تھا سو بخت ہو کر اُسکا پھل یا یا اب مجھ دین پر دیاں ہو کر میرا پر ادھر چھاپے۔

چوپالی

تھر و نام ہے جو کوئی	برم دھام پاوت ہے سوئی	کر یا کر د میر و جہم تارو	تھر ی مایا سب جاگ جانی	تہ سون میری مت بھرمانی
----------------------	-----------------------	---------------------------	------------------------	------------------------

یہ استت سکار بیکٹھ ناتھ بولے کہ اسی من ناتھ تم کو پسندیدہ اپنے من میں نہ لا کر میری نایا کو بہت بلوان سمجھو جب وہ مایا سب بھکت کو منوہ کر مجھے ہی نہیں چھوڑتی تو دوسرے کی کیا سام تھو ہی جو سنار میں پیدا ہو کر اُسکے بس نہوا اسی نار دُن میرے عید اور کاموں کو پہونچنا بہت کٹھن ہے اور کوئی جگہ مجھ سے خالی نہیں رہتی سب جو دن کو پیدا اور پائے کرنے والا اور چار دن برن اور شرم کا دھرم رکھنے والا میں ہوں اور سگن اذکار لینا میرا قبول ہوا ہے، وہ کہ سید سساری جو بھگدو بھاکرم کرتے دیکھو اسی طرح آپ بھی اچھا کرم کیا کرین اور تم میرے عید اور کاموں کی پر چھانہ لے کر ہر گن کیا کرو۔

دونا	کہ کارن بھرم میں پڑو کر دو آ پنوکا ج	لوگن کے پانک ہر و د رشن سے ہاراج
------	--------------------------------------	----------------------------------

یہ سنتے ہی نار دُن کرشن بھگوان سے اپنا پر ادھر بھاکر اُسکے بولے کہ اسی ہا پر جو آپ دیاں ہو کر ایسا بردان مجھے دیکھے سہیں اپنے چرنوں کی بھکت ہمیشہ ہی رہ کر سناری مایا میرے اوپر نہ بیلا جب بیکٹھ ناتھ نے نار دُن کو اچھا چور بک بردان دے کر بد کیا تب وہ ڈنڈوت کر کے بین بجاتے ہر گن گاتے ہوئے ست بھانکے پاس جا کر بولے کہ اسی پر تھوی کا اوتار شہری کرشن ہمارا گننی کو تم سے زیادہ پیار کرتے ہیں اسلئے شیام سندر کو مجھے دان دے کر منوں لے لو تو وہ تمہارے آدھین رہینگے یہ بات سنتے ہی ست بھانے پر ان ناتھ سے اگیانے کر اُنکو پار جانا سمیت نار دُن کو سنکھاپ کر دیا جب نار دُن شیام سندر کو اپنے ساتھ لے چلے تب ست بھاما اُنکے برابر سونا دینے لگی نار دجی نے سونے کے بد تے تلسی دل لے کر شیام سندر کو پھیر دیا اور آپ آند سے رہم ٹولی کو چلے گئے اور شہری کرشن چندر آند کنڈاس دن سے ست بھاما سے شہری پریت کرنے لگے۔

چوپالی

شہری بھگوان ہما سکر کاری	اچھا اُنکی پوری کرین	یہ لیلہ اُد بخت سکھدائی	رہیں سدا جیسے گرہ چاری	اور کٹھب کمان لگ گابین
رچھا کر سب کو دکھ ہرین	یہ لیلہ اُد بخت سکھدائی	سکل پیر در اسب تھالین	کرشن نار یان بنین جابین	موسون بت پریت ہر مانین

دونا لے ہما سکھ سپیدا دکھ پاوسے کچھو نانہ

نزل جس پر گئے سدا رہے جس جگ مانہ

<p>ادھیائے ستر۔ کتھا شری کرشن جی کی کہ سو وقت کون کام کرتے تھے</p>		
<p>شکلہ یوچی بولے کہ ادر اجا پر محبت شری کرشن ہمارا ج سنساری جیوں کو راہ دکھلانے کے واسطے جس وقت جو کام کرتے تھے اگلا حال کتا ہوں سنو۔ کہ جب دو گھنٹی رات رہے تھی بولنے لگتے تھے سو وقت بسد پوندن سب محلوں کے اٹھ کر سا پھرنے اور اتون کرنے اور انسان کرنے کے سچے سنساری لوگوں کی طرح اپنی آتما کا دھیان کرتے تھے۔</p>		
<p>دوما</p>	<p>بے اٹھین ہر سچ نے ہونہہ بکل سب نار</p>	<p>پچھن دو شش ہجاری کے دینہ سے مل کا ر</p>
<p>جب سوچ نکلنے کے سچے بسد پوندن سب محلوں میں جا کر جڑاؤ جو کی پر پیٹھے تھے اور اُنکے بدن میں سب استریان پھیل اور اٹھین مل کر گرم پانی سے نہلاتی تھیں تب وہ تلسی چوراکے پاس بیٹھ کر سندھیا اور ترین کر کے گاتیری مینتے تھے جب چار گھنٹی دن چڑھتا تھا تب ہر روز ایک ایک محل میں جو وہ جو وہ گود دودھ دینے والی برہمنوں کو بد چور بک دان دیکر اور اُنکا شیر باد لیکر بھوجن کرتے تھے۔</p>		
<p>دوما</p>	<p>کمان پان شوکن بسن بدھ سنگدھ سنگا</p>	<p>پہلے برن ارب کے آپ لیت جدر اسے</p>
<p>جب شیا م سندر بہت روپوں سے ایک روپ ہو کر اچھا اچھا گنا اور کثیر اینکر دروازے پر آتے اور بندھی گون سے کشت سکر اگلو سمنان پور بک بد کرتے تھے تب دارک رتھوان دروازے پر جڑاؤ رتھ لے جا کر کھڑا کر دیتا تھا۔</p>		
<p>دوما</p>	<p>دس یا سے ہر مین سے تے جھکا ون ماتر</p>	<p>کر یا رتھ تن پر کرین ما کن یر بھو جنا تھ</p>
<p>جب دو رکا ناتھ اس رتھ پر بیٹھ کر اُدھو سمیت گونے جاتے تھے تب سائلی مادو سچے بیٹھ کر کھچا اور خور موہنی موہت پر ہلاتا تھا جب شیا م سندر کا رتھ دھیرے دھیرے راجسی بھوسے چلتا تھا تب اُنکی استریان اپنے اپنے محل کی کھڑکیوں سے اُنکی چھب دیکھ کر اپنے اپنے جھاگ کی بڑائی کرتی تھیں جب تھوری دیر کے سچے شری کرشن چندر آندکند سدھر ماسبھا میں آتے تھے سو وقت سب جدبسی کھڑے ہو کر آدھو بک اُنکو رتن سنگھاسن پر بیٹھانے تھے کچھ دیر کیشو موہت راجا اگر سین کے پاس بیٹھ کر کتھا اور پُرا ن سنتے تھے اور بھانمتی آدل کا تھاشا دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور کرشن بھگوان کی کرپاسے دو رکا پڑی میں کوئی روک اور کال کسی کو نہیں ہوتا تھا اس سے سب چھوٹے اور بڑے بہت خوش رہتے تھے جب شری کرشن ہمارا ج سدھر بھاسے اٹھ کر بہت روپ دھارن کر کے سب محلوں میں جاتے تھے تب چھتیس پرکار کے بن بھوجن کرنے تھے اور اٹھین سے اچھے اچھے پدارتھ اُدھو اور اکرور اڈک ہر بھگتوں کو بھی ملتے تھے۔ اپنی کتھا سنا کر شکلہ یوچی بولے کہ ادر اجا پر محبت دیکھو شیا م سندر تر بھوجن پت گرہستہ آشرم ہونے پر بھی برکت دیکھ سنساری جیوں کو راہ دکھلانے کے واسطے ہر سب کام کرتے تھے ایک دن بیکندھر ناتھ سدھر ماسبھا میں رتن سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے جدبسیوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے سو وقت ایک ہر مین دو رکا پڑی میں آیا اور ڈھوڑھنی بانوں سے کہا کہ تم جا کر شری کرشن ہمارا ج سے کہہ دو کہ ایک ہر مین تمہارے درشن کی اچھا سے دروازے پر کھڑا ہو حکم ہو تو بھیترا کر اپنا منور تھو پورا کرے جیسے دو رکا ناتھ نے پسند کیا اور پارلک سے سکر اس براہمن کو بلا بھیجا اور وہ براہمن اُنکے سامنے گیا ویسے تر بھوجن پت نے نیچے اتر کر اس براہمن کو ڈنڈوت کی اور اپنے پاس سنگھاسن پر بیٹھا کر گول پین سے پوچھا کہ ہمارا ج آپ کہاں سے کس واسطے بیان آئے ہیں یہ نہ کہہ سکتے ہی وہ براہمن ماتھو جوڑ کر ٹولا کہ ادر ہا پر بھور اجا کر سندھو جو اپنے بی اور پرتاب کا گنڈھ رکھتا ہے</p>		

وکیچے کے واسطے نکلا تھا جن راجون نے اسکا حکم ناما نکا دلش اُسے چھوڑ دیا اور جو راجا اپنے اہمان سے اسکے پاس نہیں آئے انکو لڑائی میں جیت کر اپنے یہاں قید کیا ہر بیس ہزار اٹھ سو راجا جو اسکے یہاں قید ہیں انکا سندھیالے کر آیا ہوں خیا م سندر بولے کہ کہوتب اُس براہمن نے کہا کہ ہمارا ج ان سب سدا جون نے ڈنڈوت کر کے یہ بڑی کیا ہے کہ اسی کیلئے ناتو ہمیشہ سے آپ کا یہ پر ن ہے کہ جب جب دیت اور ادھر می راجا ہر جگتوں کو ڈک دیتے ہیں تب آپ سگن ادنار سے ادھر میون کو مار کر اپنے جگتوں کی رچھا کرتے ہیں جس طرح آپ نے ہر نیہ کشب کو مار کر پر ہلا دکا پر ان سچایا اور گراہ سے گجندر کو چھڑایا اسی طرح ہم لوگوں کو بھی بہت ڈکھی اور دین جان کر ہمارا ڈکھ چھڑائیے جیسے کرم رو پی پھاسی میں سب سنسا ر بندھا رہ کر خراب ہوتا ہے ویسے جراسندہ کی قید میں ہم لوگ جنس کر بڑا دکھ پاتے ہیں اسلئے دن رات آپ کے درشنون کی اچھا بنی رہتی ہے۔

چوپالی

دکشت دلن جو نام تمھارو	تم ہی سب کو کشت نو اورو	ہم پر پڑیو ہما ڈکھ بھاری	بیک آسے سدا لیو ہاری
	جیسے کر یا جن پر کر و	تیسے کشت ہمار و ہرو	

دو ما رین دوس ہین بند میں پڑے نہیں کچھ چین ہم کو آسے چھڑائیے ماٹھن پر بھو سکھد۔ ن

اسی جا پر بھورا جاجرا سندھ اگیان اپنے راج کے گھنڈ میں ایسا متوالا اور اندھا ہور ہا ہو کہ سترہ مرتبہ آپ کے سامنے سے بھاگنے پر بھی کچھ شرمندہ نہیں ہوا اور آپ ایک مرتبہ جو اسکا منور تھوڑا کر نے کے واسطے بھاگے تھے اس سے وہ بڑا ہنکار کر کے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا ہے آپ نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے ادنا ر لیا ہے اسلئے اسکا گھنڈ توڑ کر ہم لوگوں کا ڈکھ چھڑانا چاہیے کیونکہ ہم لوگ سوائے آپ کے دوسرے کا بھروسا نہیں رکھتے۔

دو ما اتھ کارن ہم سبن کی ہر تم ہی کو لاج تم بن گور چھا کرے ماٹھن پر بھو جدر راج

چوپالی

ہم جو ہما ادھم اگیانی	دھرم کرم کی بات نہ جانی	دیا سندھ ہر نام تمھارو	ہم دینن کی اور نسا رو
جب کون تمھری کر پانوی	تب لون گیان نہ پاد کوئی	بشر بھوگ لوگن ات بھاو	تمہیں چھوڑ اُنسے من لاوے
سنگت آن پڑے جہد کالا	تمھرو نام بچے نہ دلا لا	جب تن میں کچھ تبا جاناو	مات مات کی سدا تب اوے
تا ہی بدھ ہم تم کو جانین	سب کے مات پھیچانین	دین بندھ بنتی سن بیچے	جیو دان دینن کو دتے

دو ما اجد پ سندر بدن کو درشن پا یو نا نہ ند پ جرن سرج کو دھیان دھرت سن مانہ

یہ دین کپن سنتے ہی دینا ناتو نے دیا کہ اُس براہمن سے کہا کہ تم دھیرج دھرو میں سب راجون کا ڈکھ چھڑا دنگا۔

چوپالی

دھیرج بن کارج نہیں ہوئی یہ نصحے جانوسب کوئی

یہ بات سنتے ہی دوبراہمن شری کرشن مہراج کو خوش ہو کر آشیر باد دینے لگا اسی وقت نارومن میں بجاتے ہر گن گاتے دودھ کا سین پونچے تب خیا م سندر نے ڈنڈوت کر کے انکو بڑے آد بھاؤ سے اپنے پاس پر بٹھا کر پوچھا کہ اسی من ناتو کوئی نئی بات ہو تو

سنائیے اور راجا جہنشم آدک پاندو چہارے ہمایون کا کچھ حال معلوم ہو تو کیسے اور ان دنوں وہ لوگ کیا کرتے ہیں بہت دنوں سے ہم نے انکا حال نہیں پایا یہ بات سنکر ناراجی ہوئے کہ اگر ہمارے بھو اتر جامی آپ سب جگت کا حال جان کر دیا کی راہ سے مجھ سے پوچھتے ہیں تو سنیے میں ابھی پاندو کے پاس سے چلا آتا ہوں راجا جہنشم آدک پانچون بھالی رات دن آپ کی یاد اور دھیان میں رہ کر ان دنوں راجسوی جگ کرنے کی اچھا رکھتے ہیں لیکن انکا پورا ہونا آپ کے آدھین سمجھ کر آٹھون پہر انکو یہ اجلا کھا بنی رہتی ہے کہ دو رکانا تو دیاں ہو کر آویں تو ہمارا منور تو پورا ہو۔

دو ما | ایتے بلب نہ کیجئے بہین ہو جو جا سے | بھگتن کو کارج کر واکھن پر بھو جڈر اسے

اسی دن راجا جہنشم کی چھی نیوتے کی اس مضمون کی شیا م سندر کے پاس پہنچی کہ اگر ہمارے بھو اتر جامی نے مجھ سے راجسوی جگ کا سنکاپ تو کر دیا لیکن بنا آئے آپ کے میرا منور تو پورا نہیں ہو سکتا میری لاج آپ کے ماتھو ہے جب شیا م سندر نے پاندو کو گاندیا نار دمن سے سنکر انکی چھی پڑھی تب جڈھیون سے جو دمان مٹھے تھے پوچھا کہ سنو بھائیو جڑ سندھ کے قیدی راجون نے اپنے چھرانے کا سندھیا میرے پاس بھیجا ہے اور ناراجی پاندو کے پاس جانے کو کہتے ہیں ان دونوں باتوں میں کیا کرنا چاہیے اس میں ایک جڈھیون نے بولا کہ ہمارا ج پہلے راجون کی بندی چھڑانا چیت ہے دوسرے نے کہا کہ پہلے پاندو کے مکان پر جا کر انکا جگ پورا کر دینا چاہیے یہ سنکر بسدیون نے اودھو جی سے کہا۔

چوپائی

اودھو تم ہو سکھا ہمارے	من آنکھن سے نہیں نیارے	دو واور کی بھاری بھید	پہلے کمان طین کتہ پیر
ات راجاسکت میں بھاری	دو کھیادوت ہیں اس بھاری	ات پاندو دل جگت رجا پو	ایسے ہی پر بھو چھن سنائو

یہ بات سنتے ہی اودھو نے شیا م سندر سے ماتھو جوڑ کر کہا کہ اگر ہمارے بھو اتر جامی ہو کر دیا کی راہ سے مجھ سے پوچھتے ہیں نہیں تو آپ کیا نہیں جانتے۔

ادھیماے اگتر۔ جانا شری کرشن جی کا پاندو وون کے مکان پر

شکر یو جی نے کہا کہ اگر راجا پر چیت اودھو جگت تینوں کال کے جانے دے تو لے کہ اگر دینا ماتھو میرے نزدیک پہلے پاندو وون کے پاس چل کر انکو دھیرج دینا چاہیے پھر ومان سے بھیم سین اور ارجن کو ساتھ لے کر جڑ سندھ کے مارنے کے واسطے جانا چاہیے سو واسطے کہ جڑ سندھ دیش ہزار ماتی کا زور رکھتا ہے اس سے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا بھیم سین جڑ سندھ کے ساتھ گشتی ہو کر آپ کی کرپاسے اسکو مار ڈالے گا میری بھج سے جڑ سندھ کی موت بھیم سین کے ماتھو ہے۔

جڑ سندھ کو مار کے راجن کیو چھڑا سے | پاندو ستن کی جگت کو دو جو نہیں آیا سے

اسی مکیٹھو ماتھو جب قیدی راجون کے خڑکے رُو کر اپنے باپ کو یاد کرتے ہیں تب انکی ماتا انکو دھیرج دے کر یہ کہتی ہیں کہ تمہارے دو شری کرشن جی آد پڑش بھگوان نے پرتموی کا بوجھ اتارنے کے واسطے ادنا رلیا ہے جس طرح انھوں نے شری رام ادنا رے لے کر شری جانکی ماتا کو رادون ادھمی کے یہاں سے چھڑایا تھا اسی طرح جڑ سندھ پاپی کو مار کر تمہارے باپ کو بھی چھڑا دینگے یہ وہی مکیٹھو ماتھو ہیں جنھوں نے گیندر ماتی کو گراہ بجا با تھا اور شکم جو ر دیت سے گو بیون کو چھڑا لیا تھا۔

چوپائی	
کنس پھوپ اغین بن مارو	امات مات کو کشت نوار یو
وہی پر پھوپ بن کے شکوہ کاری	انہین کو جو لاج ہمارے
دو ما	کشت رکل سنار کو دور کرت چمن مانہ
چوپائی	
جو تم کو ایسی بدو دیوین	رین دوس نمرد گن گاؤن
دو ما	اچھیاں سب جہلت کے تم ہی ہو گویاں
تن پر کر یا بیگ پر بھو کیجے	تھان جائے انکی سدھ نیجے
بین بھی عمری شرن ہون ماگن پر بھو نندال	
<p>اگر دین دیاں ان سب راجون کو جو رسندھ کی قبیر سے چھڑانا چاہیے لیکن راجا جہد حشر نے کیوں آپ کے بھروسے پر راجسوسہ جگ کرنے کی اچھا کی ہے نہیں تو وہ پہلے اپنے پر اکرم سے سب راجون کو اپنے آدھین کر لیتے تب ایسی کٹھن جگ کا سنگلپ کرتے۔</p>	
چوپائی	
تدپ انپر کر پاتھاری	دہی ہین پر م جہلت ہنکاری
دو ما	پاتے بیگ سدھار کے کیجے انکو کاج
تم ہی کو سب لاج ہر ماگن پر بھو ہر جراج	
<p>جب تک جو رسندھ مارا نجاوے یا مارا نہ مانے تب تک راجسوسہ جگ نہیں ہو سکتی اسکے مارے جانے میں دو کام سمجھے ایک تو راجا جہد حشر کی جگ اچھی طرح پوری ہوگی دوسرے میں ہزار اٹھ سو راجا قید سے چھوٹ کر آپ کی کرپا سے شکوہ پاؤنگے یہ دونوں کام ہو جانے سے آپ کا نام سنار میں بنا رہے گا اور راجسوسہ جگ میں سب کام سوساے راجون کے دوسرا نہیں کر سکتا وہی راجا لوگ چھوٹ کر بڑے پریم سے جگ کا کام کرینگے اتنے راجا کٹھا دوسری جگہ ملنا بہت کٹھن ہے اور کوئی آدمی جو لوگ رسودشا کے راجون کو جیت آوے تو بھی اتنے راجا لوگ کٹھا نہیں ہو سکتے اسلئے پہلے اندر پرستھو میں چلیے اور پانڈوون سے صحبت کر کے جیسا جانیے ویسا کیجیے جو رسندھ گواہ اور براہمن کا جہلت اور ایسا دانا ہے کہ کوئی اسکے دروازے پر سے خالی نہیں پھرتا اور جو بات کہتا ہے اسکو چھوڑنا نہیں۔</p>	
چوپائی	
یا کارن تم بیگ سدھارو	شعبو کارج میں بلب نہ ڈارو
دو ما	جو رسندھ یہ جان ہے اپنے من میں بھاسے
پانڈو ست کے کاج کو آئے شری جہد راسے	
<p>جب یہ صلاح آوے جو جی کی سنکر شیا م سنندھ اور نار دجی اور جہد بیٹوں نے پسند کی تب شری کرشن جی نے نارڈن سے کہا کہ ہمارا ج تم ہمارے طرف سے جا کر پانڈوون سے کہدینا کہ ہم جلدی تمہارے یہاں آتے ہیں اور اس براہمن کو بد کرتے وقت کہا کہ تم سب راجون سے جا کر کہدو کہ وہ لوگ دھیرج دھیرج ہم جلدی دیاں پہونچکر سب کو قید سے چھڑائینگے۔</p>	
دو ما	
ایسے اہت بین سن سن میں بیو ہلا سس	آیسے تب ہی چلیو ہج راجن کے پاس
<p>جب اس براہمن نے سب راجون کے پاس پہونچکر شری کرشن ہمارا ج کا سنندھ یا کہد یا تب وہ خوش ہو کر ہر چرون کا دھیان کرنے لگے اور نار دجی نے اندر پرستھو میں جا کر شری کرشن ہمارا ج کا سنندھ یا کہد اور یہاں شری کرشن ہمارا ج نے ہر اہا اگر سین کے پاس جا کر پانڈوون کے یہاں جانے کی اُن سے اگتیا لی اور دروہ کا کی رچھا کے بے بلرم جی کو دیاں چھوڑ دیا اور</p>	

آپ بہت شور بیز جڈنسی اور فوج ساتھ لے کر اندر پرستھ کو چلے پہلے اُنھوں نے رزوں کو چینی اچھی نالی اور چھپان پر جھا کر اور کئی ہزار ہاتھی جڑاؤ ہو دے اور عماری کے ہو سے ساتھ لے لیے اور آپ درکار کا ناغہ کر ڈاؤ تو ہر جسمین بہت اچھے گھوڑے تھے ہوئے تھے بیٹھ کر چلے۔ اسی راجا پر بھت اُسوقت کئی ہزار گھوڑے جڑاؤ ساز بنے اور بہت سنگھاسن اور جڑاؤ تو گولی اُنکے ساتھ چلے جاتے تھے اُنکی شو بھا کہان تک بزن کروں راہ میں جہاں وہ ٹکتے تھے وہاں بہت چھا بانڈا اُنکے ساتھ لگ جاتا تھا اور اُس دیش کے راجا اور پرجا گوتھی موت کا درشن ملنے سے اپنی اپنی آنکھوں کا پھل باتے تھے جب وہ لوگ بہت طرح کا مال شری کرشن ہمارا ج کو بھینٹ دیتے تھے تب شیا م سندر اُن لوگوں کو سنان پور تک بد کرتے تھے جبکہ اسی طرح شیا م سندر سب جھوٹوں اور بڑوں کو سلوک دیتے ہوئے بندر اور سووت کی راہ سے تیسرے دن راجہ جڈھشتر کے سوانے میں پہنچے تب کسی نے جا کر راجہ جڈھشتر سے کہا کہ ہمارا ج کوئی فوج لیکر تمہارے اوپر چڑھ آیا ہے یہ بات سنی ہی راجہ جڈھشتر نے نکل اور سہ دیو اپنے بھائیوں کو حال لانے کے واسطے بھیجا جب نکل اور سہ دیو کو شری کرشن جی کے آنے کا حال معلوم ہوا اور اُنھوں نے بڑی خوشی سے پھر کر یہ حال راجہ جڈھشتر سے کہا تب وہ بڑی خوشی سے ارجن اور بھیم سین آدک اپنے چاروں بھائی اور بیویاں براہمن اور کھاشورا اور بہت اسباب بھینٹ دینے کے واسطے ساتھ لے کر میثوائی کو گئے۔

چوپالی

شری لکھ دیکھو جا سکر یا یو	تمہ سلوک سے سب ڈکو بسر ایو	ہر درشن کی شیتلانی	ناسون سن کی پن جھانی
دو ما	رُوم رُوم ہر گھت بھئے گنت جڈھشتر راج	سچل بھو سنسار میں جنم ہمارو آج	

جیسے راجہ جڈھشتر نے پاس پہنچ کر شری کرشن جی کے چرون پر گرا جانا ویسے دورا کا ناتھ نے گناو اپنے گلے لگا لیا اور شیا م سندر راجہ جڈھشتر کو بڑا جان کر اُنکے چرون پر آپ گریسے ایسی کرنا تر بھون پت کی دیکھتے ہی راجہ جڈھشتر بڑے پریم سے موہن پیارے کو گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگے اور بڑی خوشی سے بدھ پور تک اُنکی پوجا کی۔

دو ما	رُوب انویم دیکھ کے مدت بھئے سن مانہ	نین نگلہ لاگے نین تن کی شدھ پکھو مانہ	
-------	-------------------------------------	---------------------------------------	--

اور سہ دیو نندن نے بھیم سین اور ارجن سے گلے لے کر اُنکو سلوک دیا اور نکل اور سہ دیو جو شری کرشن جی کے چرون پر گئے تھے اُنکو اٹھا کر جھانی سے لگایا۔

چوپالی

پن برن کو مانعہ نو ایو	انشل پوجھ کر ہر کم بڑھایو		
------------------------	---------------------------	--	--

اور دوسرے پختری آدک جو راجہ جڈھشتر کے ساتھ ہستنا پور سے شری کرشن جی کے دیکھنے کو آئے تھے اُن سب کا بھی اور سنان جتنا جوگ کیا جبکہ راجہ جڈھشتر پناہ بن چھاتے اور ضدن اور گلاب جھمکاتے اور سونے اور چاندی کے بھول لٹانے اور بہت طرح کے باجے بجاتے ہوئے بڑی خوشی سے شیا م سندر کو شہر میں لائے تب سب استری اور پرنس وہاں کے رہنے والے اپنے اپنے دروازوں اور کھڑکیوں اور کونوں پر بیٹھے ہوئے شیا م سندر کے درشن کی ابھلا کھارکتے تھے اُنھوں نے موہنی موت کی چھب دیکھ کر اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پایا اور خوشبودار بھول اور زن آدک دورا کا ناتھ پر بھجا در کر کے ایک استری دوسری سے کہنے لگی کہ دیکھو بڑا جھاگ شیا م سندر کی استریوں کا ہے جو رات دن اُنکے ساتھ بھوگ اور بلاس کر کے اپنا جنم سوار تو کرتی ہیں

اور برہمنوں نے جنیو کے ساتھ آشیر باد دے کر دوسرے نگر بایسوں نے اپنے مقدور کے موافق رتن آدک اُنکو عینت دیا اور بسد یونندان نے جتھا جوگ سب کا سمان کیا جب ترچون پت سب چھوٹے اور بڑوں کو آند دیتے ہوئے راجا جہ شتر کے رتن جنت محل میں گئے تب گنتی بڑے پریم سے اُنکو دیکھنے دوڑی اور وہی صورت کا چندر نکو دیکھتے ہی خوش ہو گئی تب شیا م سندر نے اپنا سر گنتی کے چرنون پر رکھ کر ڈنڈوت کی تب گنتی نے اُنکا سر اٹھا کر چھاتی سے لگایا اور اُنکو گودین بیٹھا کر پریم کے آنسو بہانے لگی جب روپدی نے آکر دور کا ناتو کے چرنون پر سر رکھا تب شیا م سندر نے اپنا ماتو اس کے سر پر رکھ کر شکو اور سجدہ را اپنی بہن کو آئیش دی جب گنتی آدک آٹھون پٹ رانیوں نے گنتی کے چرنون پر اپنا سر رکھ دیا تب گنتی مانگنے اُنکو چڑی پریت سے چھاتی سے لگا کر اپنے پاس بیٹھا۔

چوبالی

بڑی دیویوں عینت رہے وہ اٹھائے کے کٹھن لگاؤ	بہت نیرنین سے بے روم روم بہت آند پاوے ہر جو عینن نو ایو بسیا	بار بار دھون جگدیشا ڈرون کر یا چارج گی ناری ہوے پرسن اُن دنی اسیا	گنتی کے چرنون پر سیسا پریم نیت ہما شکما ری
--	--	---	--

جب سب کوئی شیا م سندر اور گنتی آدک سے عینت کر چکے تب گنتی نے درویدی اور سجدہ اسے گنا گم لوگ آد بہت ہر روز آٹھون پٹ رانیوں کا سنا چا کر کیا کر دو اور راجا جہ شتر آدک پانچون بجائی جو بھتر سے شری کرشن جی کی بھکت رکھتے تھے بڑے پریم سے اُنکا سمان کرنے لگے اور اُن پانچون میں سے ارجن بڑی پریت اور ہتر تاشری کرشن جی سے رکھ کر ہمیشہ اُنکے ساتھ ایک رتھ پر سوار ہو کر شکار کھیلنے جایا کرتے تھے۔ اسی راجا پر بھت اندر پرستو میں شری کرشن جی کے آنے سے ایسا شکو اور آند دیاں کے لوگوں کو ہوا جسکا حال مجھ سے برن نہیں ہو سکتا جس طرح چندر مائی روشنی راجا اور چا دونوں کے گھر میں برابر رہتی ہے اسی طرح اندر پرستو میں شری کرشن ہمارا ج کی کر یا سے سب چھوٹے اور بڑوں کے گھر روز نئے نئے شکو اور آند ہونے لگے۔

دو ما	یادہ پریم ہلاس سے کینو تمان نو اس	پانڈ ستن کے کاج کو ماگن پر جو شکو رس
ادھیما سے بہتر۔ جانا شری کرشن جی کا واسطے مارنے بھر ہندھ کے		

شکد یو جی بولے کہ اسی راجا پر بھت جب اسی طرح عینت شیا م سندر کو دیاں بیت گئے اور کچھ چا جگ کی ننولی تب ایک دن راجا جہ شتر نے اپنی سبھا میں جہان بہت سے چھتری اور برہمن اور رکیشور لوگ بیٹھے تھے اُنکے شیا م سندر کے سامنے کھڑے ہو کر ماتو جوڑ کر بنی کوربک اُنکے کہا کہ اسی ترچون پت برہما اور ہما دیو آدک سب دیوتوں کے مالک آپ کے چرنون کا درشن بڑے بڑے جوئی اور رکیشور پتن کو بھی جلدی دیاں میں ہی نہیں ملتا آپ نے جگوا پنا داس جان کر گھر بیٹھے درشن دیا۔

چوبالی

تم ایسی پر جو لیللا کرو	گھاہو سے نہیں جا نو پڑو	مایا میں جھولا سنسا ر	تم سے کرت کوک جو مار
جو نگو سمرت جگدیشا	اُسکو جافون اپنا ایشا		

اسی دینا ماتو آپ کی دیاسے بھکت میں سب اچھا میری پوری ہوئی لیکن میں ایک اور بلا لگا رہتا ہوں ایسا ہو تو نہ کروں

شری کرشن مہاراج بولے کہ اسی راجا جو تم کو اچھا ہو وہ کو پوری ہو جائیگی یہ بات سنتے ہی راجا جہد شتر خوش ہو کر بولے کہ اسی مہاراج میں
 جس سے جگ کرنے کی اچھا رکھتا ہوں اور سب رکھتے ہوں اور منیشورون اور منیشورون کو بھی اس میں خوشی ہے لیکن بنا کر پا آپ کی یہ شخص جگ
 پوری نہیں ہو سکتی جس طرح آپ نے کئی مرتبہ بڑی بہت میں میری خبر لے کر میرا منور تو پورا کیا اسی طرح اب بھی دبا سے یہ جگ اچھی
 طرح پوری کر دیجیے کہ اسکا پیل آپ کو اور بن کر کے جو ساگر پار آتر جاؤں کس واسطے کہ سنسار میں ہم پانچوں بھائی آپ کے دوس
 کھلاتے ہیں اس سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ شری کرشن مہاراج کی دیا اور کر پاتے پانڈون نے راجسوی جگ کی تھی اور یہ بھی
 آپ کے چرنون کا پرتاب ہے جو ایسی اچھا جگ ہوئی میں اس بات کا بشواس رکھتا ہوں کہ جو آپ کی شرن میں آیا اسکا کوئی منور تو
 پورا ہونے سے باقی نہیں رہتا۔

چوپائی	جابدھر منتر دیو جدر ا جا	ایس مان کروں سوئی کا جا
دو ما	تم ہی سب کا جن کبے جگلو ہوت سہلے	اور ہمارے کون ہی ماگن پر بھو جدر اے

ایسے آدھین جن سنگ پشمی پت نے ہنسلر کہا کہ اسی راجا تمہارا کتا بننے مان لیا یہ بات اچھی ہے سب دیوتا اور پتر اور رگیشور اور
 تم سے جگ کرانے کی تمہارے ہیں جس میں اپنا اپنا حصہ پاویں جب تم نے اپنے پریم سے جگلو میں کر لیا تب تک اور جس سے جگ یا اس سے
 بھی کوئی ترا کام کر لینا کون شکل ہے جسکے بس میں ہوں اسکی کوئی اچھا بانی نہیں رہتی ار جن آدک تمہارے چاروں بھائی ایسے
 بردست ہیں کہ جن سے کوئی دوسرا راجا لڑائی نہیں کر سکتا اور لو کیا کون کو بھی ایسی سات تو نہیں جو میرے سامنے اُسے ٹر سکین تم اپنے بھائی
 کو حکم دو کہ چاروں دشما میں جا کر اور سب راجوں کو جیت کر بہت سارے پیر لادیں تب تم خوشی سے جگ کرو یہ بات سنتے ہی راجا جہد شتر
 نے بہت سی فوج ساتھ لے کر ارجن کو اتر طرف اور بھیم سین کو پورب طرف اور سہید کو دھن طرف اور نکل کو کچھم کی طرف جانے کو حکم دیا
 اور وہ لوگ اُنکے حکم کے موافق چاروں طرف گئے جب چاروں بھائی کچھ دنوں میں سیکنٹر ناتھ کے پرتاب سے ساتوں دیپ اور نووں کھنڈ
 اور دسوں دشا کے راجوں کو جیت کر بہت سارے پیر لے آئے تب راجا جہد شتر نے ماتو جو رگیشوری کرشن جی سے فرمایا کہ اسی مہاراج
 یہ کام تو آپ کی کر پاتے پورا ہو اب کیا حکم ہوتا ہے یہ بات سنکر اودھو بھگت نے راجا جہد شتر سے کہا کہ مہاراج سب دیش کے راجوں
 کو تمہارے بھائی میت آئے لیکن جتناک راجا جہد سندھ ملکہ دیش کا تمہارے آدھین بنو گا تب تک تمہاری جگ پوری نہیں ہو سکتی
 اور وہ ایسا بزرگست در پیر والا ہے کہ اسکو دنیا میں کوئی نہیں جیت سکتا۔

چوپائی		
جو تم جہد کروں ناہین	دسوں جیت سکو گے ناہین	ایک بات اپنے من لاؤں
بیر بھیس دھر کے ہر جاہین	ارجن بھیم سنگ تہہ باہین	جہد سندھ دانات بھاری
و اسے جو کچھ مانگو بچھا	دیت وہی جو من کی اچھا	جہد پسیس ہو مانگے کوئی
	تیرے روبرو جب در پیر زمین	جہد وہ ان ماہی چن پیرین

دو ما	
راجن پانسار میں استر ہے کچھ نا نہ	تدپ دانا پرخس کو نام رہے جگ مانہ

جب یہ بات سنکر راجہ جہد شہر اُداس ہو گئے تب تر جوں پت اُنکو دھیرج دے کر لوئے کہ اسی راجہ نام کسی بات کی یقینا مت کرواؤ دھوکے
 کہنے کے موافق تم مجھ میں اور ارجن اپنے دونوں بھائیوں کو ہمارے ساتھ کر دو کسی طرح چیل اور بل سے ہم لوگ جو اسندھ کو ماراؤ نیلے جب یہ
 بات سنکر راجہ جہد شہر نے مجھ میں اور ارجن کو شہری کرشن جی کے ساتھ جانے کو حکم دیا تب کبھی پت اُن دونوں کو ساتھ لے کر براہن کا
 بھیس بنا کر گدھ دیش کو گئے وہ تینوں براہمن رُوپ بہت سُندر اور ایسے تھوڑے جوان معلوم ہوتے تھے ماکو ستو گُن اور جو گُن اور تو گُن اپنا
 تین دھارن کے ہیں جب کئی دن میں وہ لوگ دوپہر کے وقت براہمن رُوپ سے جو اتھو کو بھوجن کرانے کا وقت ہی راجہ جہد اسندھ گئے
 دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے تب ایک دواریا لک نے اُنکو دیکھتے ہی راجا کے پاس جا کر کہا کہ اسی ہمارا ج تین براہمن بڑے تہمان
 آپ سے بھینٹ کرنے کے واسطے آکر دروازے پر کھڑے ہیں حکم ہونو بھیرا دین یہ بات سنتے ہی جہد اسندھ اسوقت جو بھوجن کرنے
 کے واسطے جا بجا ہناتا تھا بہت خوش ہو کر آپ دروازے پر چلے آیا اور شہام سُند تاک بڑی دپ کو ڈنڈوت کو بے بھیت لے گیا اور ارد کے
 ساتھ اپنے سنگھاسن پر بیٹھا کر اُسے کہا کہ ہمارا ج جس طرح آپ نے دیا کی راہ سے یہاں آکر چلو کہ تار تم کیا اسی طرح چل کر بھوجن کیجے
 تو آپ کے چرن دھو کر اپنا پر کوک بناؤں۔

چوپاکی | اپرن کی سیوا جو کرے | جو ساگر سے جلدی ترے

یہ بات جہد اسندھ کی سنکر شہام سُند رُوپے کہ اسی راجہ جہد لوگ بہت دُور سے تمہارا نام سنکر یہاں آئے ہیں جو ہلکا اچھا ہے وہ دو کسوٹے
 کہ شور بیرون کو اپنا سرد اور دینوں کو اپنا پاران تک دے ڈرنے میں کچھ بلیغ نہیں رہتا ایک کبوتر ایک بھیلے کے واسطے اس طرح اپنا پاران لیکر
 تر گیا تھا کہ ایک بھیلیا گم جینے میں چیرمان لکڑے کے واسطے جنکل میں گیا پانی برسے اور اندھی چلنے سے کوئی چڑیا اُسکو نہیں ملی جب وہ
 سردی اور بھوک سے بہت مائل ہو کر اپنے گھرانے لگتا اب اسے ایک کبوتری کو جو سردی سے بیوش ہو کر زمین پر پڑی تھی اُٹھایا اور اس
 ہو جانے سے ایک برگد کے درخت کے نیچے بیٹھ رہا جب آدمی رات کو اُس کبوتری کا پت جو اسی درخت پر رہتا تھا اپنی استری کو یاد کر کے
 پکارنے لگتا اب اس کبوتری نے ہوش میں آکر کہا کہ اوسو امی اب تمکو میٹے واسطے شیخ کو مانہ چاہیے بلکہ اس اتھو (ساز و ممان) کا
 ڈکھ جو سردی اور بھوک سے مائل ہے وہ دم کی راہ سے چھڑانا چاہیے جب یہ بات سنکر کبوتر کو گلیان ہو اب وہ کہیں سے آگ اپنی چوخی
 میں داب کرے آیا اور اپنے بھونج کی لکڑی گر کر وہاں آگ جلا دی تب اُس بھیلے کی سردی بھوت لگی پھر وہ کبوتر اپنی خوشی سے آگ میں
 گر پڑا اور بھیلے نے اُسکو کھا لیا تب وہ کبوتری بھیلے سے بولی کہ اب تو مجھ کو بھی بھونجوں کو کھالے بنا پرش کے استری کا جینا اچھا نہیں دانا
 جب بھیلے نے کبوتری کو بھی کھا کر اپنی بھوک مٹائی تب پریشور نے اُن دونوں پھیموں کا ایسا دھرم دیکھ کر اُنکو بلیکنٹو میں بٹھانے
 کے واسطے بوان بجاتا وہ دونوں چھی بار کھدوں سے بنتی کر کے اُس بھیلے کو بھی اپنے ساتھ بوان پریشور کا بلیکنٹو دھام کو لے گئے۔
 سوا سے اسکے تم نے سنا ہو گا کہ راجہ جہد سُندر ایسا دھرماتا ہوا جسے سب راج اور مال اپنا پریشور کے نام پر براہمن گودے دیا تھا آج تک
 جس ہنگام سنسار میں جہاں ہر بستان کے ساتھ ہنگامی کتھا کہتے ہیں سُندو۔

ایک وقت راجہ جہد سُندر کے شہر میں کان پڑنے سے پر جا لوگ بھوکے رہنے لگے تب اُسے گنا اور کھرا وغیرہ سب مال اپنا بیکر پر جا گیا
 اچھین دونوں میں ایک دن راجہ جہد سُندر شہام کے وقت اپنی استری بھیت بھوکے بیٹھے تھے اسی وقت بشوا متر کھینٹو سے راجا کے
 دھرم کی پڑھائی کے واسطے وہاں آکر کہا کہ اسی راجہ جہد میری اچھا کے موافق روپیہ دے کر کنیا دان کا پھل لےو یہ بات سنکر

راجا ہرچندر نے گھر میں جا کر ڈھونڈنا تو جو کچھ کھنا اور کپڑا آدک اُسکی استری اور بیٹے کا تھا وہ لاکر کھینشور کو دے دیا اُسکو دیکھ کر بشوا متر بولے کہ ہمارا ج اتنے میں میرا کام نہ ہو گا یہ سنکر راجا اپنی داسی اور داس جو کچھ تھے اُنکو بھی بیکر جب روپیہ اُنکا بھی بشوا متر کے پاس لے آئے اور کپول ایک ایک دھونی اپنی استری اور تیر کے پاس رہنے دی تب پھر بشوا متر بولے کہ اسی راجا اتنے روپیہ سے بھی میرا کام ہو گا اور جو تیر سے برابر کوئی دوسرا دحر ماتا سنسار میں دکھلائی نہیں دینا جسکے پاس جا کر اب مانگن ایک ڈوم روپیہ والا ہے کہو تو اُس سے جا کر مانگن لیکن وہ مان جانے مجھ کو شرم معلوم ہوتی ہے کہ تم ایسے دانی راجا کو چور کر مین اُس سے مانگنے جاؤن یہ بات سنتے ہی راجا ہرچندر نے بشوا متر کو اپنے ساتھ لویا اور اُس ڈوم چاندل کے گھر جا کر کہا کہ اسی جانی تم اپنے یہاں مجھ کو رو کر لو اور ان کھینشور صاہب ج کو انکی اچھا کے موافق روپیہ دو یہ سنکر وہ ڈوم بولا۔

چوکی

کیسے نسل ہماری کر ہو	میرا جس نامس من سے ہر ہو	تم ہو تیرت بیج بل دھاری	انماج ہے نسل ہماری
----------------------	--------------------------	-------------------------	--------------------

اسی راجا حکوم گھٹ میں رہ کر مردہ جلائے داون سے پیسے کرے مارے گھر پہنچانا ہو گا اور ہمارے مکان کی چوکیداری کرنا پڑے گی جو تم سے یہ دونوں کام ہو سکیں تو ہم اس براہن کو منہ مانگا روپیہ دے کر تلو گور کو لین یہ بات سنتے ہی راجا ہرچندر نے کہا کہ بہت اچھا ہم برس دن تک یہ دونوں کام تمہارے کر دینگے یہ بات سنتے ہی اُس ڈوم نے اچھا بول کر بشوا متر کو روپیہ دے کر کہا اکیا تب راجا ہرچندر وہاں رہ کر دونوں کام اُسکے کرنے لگا اور اُسکی رانی پتر سمیت اسی تہر میں کسی گڑھتہ کے یہاں رہ کر سیوکائی سے اپنے دن کاٹنے لگی پھینشور کی اچھا سے کچھ دن کے بعد راجا ہرچندر کا بیٹا مگیا اور رانی نے اُسکی لاش لے جا کر گنگا کنارے جلانے کی اچھا کی تب راجا ہرچندر نے اکر اپنی استری سے کہا کہ تم پہلے اس مرد سے کا پیسہ دے دو تب اُسکی لاش جلاؤ یہ بات سنتے ہی رانی رو کر بولی کہ اسی ہمارا ج یہ تمہارے بیٹے کی لاش ہے جلانے کے واسطے لائی ہوں اور میرے پاس سوا سے ایک دھونی کے اور کچھ نہیں ہے یہ بات سنکر راجا ہرچندر بولا کہ اسی رانی جو میں پیسا نہ کون دہنت میں جلانے دون تو میرا دھرم جاتا ہے گا اسیلے اپنے بیٹے کو بھی نعیر پیسا سے جلانے دینگا یہ دھرم کی بات سنتے ہی جیسے رانی نے اپنا اخیل بھاڑ کر پیسے کے بدلے دینا چاہا ویسے نارین جی کرماندھان نے ایسا دھرم اور ست رہا کا دیکھ کر ایک بوان اچھا جزا اُسکے واسطے دکان پر بھیجا یا اور پچھے سے آب بھی دکان آئے اور اجا کو درشن دیکر اڑوہتا شو نام اُسکے بیٹے کو اپنی جھال سے جلا دیا اور راجا ہرچندر کو اُسکی رانی سمیت بوان پر بھیجا کہ کہا کہ بکینٹھ میں چلو تب راجا ہرچندر نے تریبون پت سے ماتر جو نہ کہا کہ اتر ہمارے تھو پت پاؤن جس طرح آپ نے مجھ کو اپنا دھرم جانکر درشن دیا ہے اسی طرح میرے سوری ڈوم کو بھی بکینٹھ میں لے چلے تو میرا سنو تو ہوا ہوا ہوا بات اپنے جگت کی سنتے ہی کچھ پیٹ اُس چاندل ڈوم کو بھی پر داسیت اسی بوان پر بھیجا کہ نہ سنکر یہ بکینٹھ میں لے گئے اور راجا ہرچندر کو مہر دی دی۔

اور راجا نٹ ویو ایسا دھر ماتا ہوا جسے اڑتا لیسویں دن کچھ اناج تھو جن کرنے کے واسطے پایا تھا وہ بھی براہن کو کھلا کر آپ بھوکا رہ گیا اسی دھرم سے گھٹ پدوی پر پہنچا۔

اور جب راجا بلی شری باون جی کو سب روج اور دھن اپنا دے کر تن بھی دینے کے واسطے تیار ہوا تب اُسے ستل لوک کا راجا پایا اسی نام دنیا میں آج تک روشن ہے۔

آورد اور اجا شورنے کو تر کے بدلے اپنے بدن کا ماس کاٹ کر دے ڈالا۔

آورد اداک رکھیشور نے جو چھوٹے مہینے بھوجن کرتے تھے آپ نہ کھلا وہ بھوجن اتھو کو کھلا دیا اور آپ بھوکے رہ گئے اُس دن کے پرناب سے بوان پریشکر بلیکنو دھام کو پہنچے۔

آورد وھیج رکھیشور نے اپنے بدن کی ہڈی اندر دکھ دیا تو اُن کو دے ڈالی تھی۔

اچھیاہی

ایسے دن آئے یا ر جنکا جس گھاوت سنسار

اسی راجا سوا سے ان لوگوں کے اور بہت سے دانی ایسے ہوئے ہیں جنھوں نے اپنا پیمان اور مال دینے میں کچھ لاپس نہیں کیا اُنکا حال کہاں تک تم سے کون جس طرح پھلے جگن میں وہ لوگ دھرتا ہوتے آئے ہیں اسی طرح تم بھی اس جگ میں دانی پیدا ہوئے جو ہمساری اچھا پوری کرو گے تو سنسار میں تمہارے ہی بنا رہ گیا یہ بات سننے اور اُنکا چند لکھو دیکھنے سے جڑ کسندھ سمجھا کہ نیے لوگ برہمن بن کر کوئی راج کتور معلوم ہوتے ہیں ایسے جو بے پیمان بھی مانگیں تو دینا چاہیے جس میں میرا دھرم بنا رہے دیکھو یہ اہل نے تنکر اور دہمت کے منع کرنے پر بھی باون جی کو تینوں لوگ کا راج دے دیا سو آج تک اُنکا جس چھارہ ہی اپنا ہی تن پالنے سے کچھ بڑائی نہ ملکر پرا بکار کرنے سے جس ملتا ہے ایسا بچا کر جڑ کسندھ شیا م سندر سے بولا کہ اسی دُراج پہلے تم نہ کیٹ ہو کہ اپنا نام بتلا کہ بھر جس چیز پر اچھا ہو وہ مانگو میں اپنا پیمان بھی دینے میں لاپس نہیں کرونگا یہ بات سنکر شری کرشن جی بولے کہ اسی راجا تم سے سچ پوچھتے ہو تو میں کرشن چندر بندہ نہیں ہوں اور یہ دونوں بھیم سین اور ارجن ہمارے بوائے بیٹے ہیں اور ہمارے ہمارے پہلے بھی تمہارا میں ملاقات ہوئی تھی تم ہلکو پہناتے ہو گے ہم تمہارے یہاں بھی لینے نہیں آئے بلکہ کیلی اکیلا اُچدھ دان مانگتے آئے ہیں سوا سے اسکے اور کچھ نہیں چاہتے یہ سننے ہی راجا جڑ کسندھ خوش ہو کر بولا کہ بہت اچھا میں نے تمہارا کمان لیا لیکن تم میرے سامنے سے بھاگ کر دو اور گامین جا بنے اس سے تم سے لڑتے ہوئے جگنو شرم آئی ہے اور ارجن عمر میں چھوٹا ہی اور بڑا بس دن تک بھرا بنکر راجا برات کے یہاں رہا تھا اس سے کیا دونوں مان بھیم سین کے ساتھ جو میرے برابر ہی لڑونگا پہلے تم لوگ میرے یہاں بھوجن کر لو پچھے دھرم اُچدھ کرو جب کہ شیا م سندر نے بھیم سین اور ارجن سے راجا جڑ کسندھ کے یہاں چھتیس پرکار کے بھجن بھوجن کیے تب جڑ کسندھ نے دو گدا لوہے کی منگوا لین اور بھیم سین کا رہن جیس جھڑا کر ایک گدا اُنکو دی اور ایک آپ لی جب دونوں شور بھر جو دس دس دس ہزار گامی کا بل رکھتے تھے شہر کے باہر جا کر اٹھارے میں کھڑے ہوئے تب جڑ کسندھ نے کہا کہ اسی بھیم سین تم میرے مکان پر براہن روپ سے آئے تھے اس لیے پہلے اپنی گدا تم چلاؤ یہ سنکر بھیم سین بولے کہ اسی راجا اب دھرم اُچدھ میں گیاں چرچا اُچت بنو کہو چاہے وہ پہلے گدا چلاوے جب یہ لکھر دونوں بے آپ ہیں گدا اُچدھ کرنے لگتے تب ایک دوسرے کا دار گدا روک کر اپنا بدن بچا لیتا تھا اور لڑنے وقت بھیم سین کی سانس بون کے پتر ہونے سے نہیں بھولتی تھی لیکن جڑ کسندھ بھیم سین سے گدا اُچدھ اچھی جان کر بھرتی رکھتا تھا جب اسی طرح لڑائی کرتے کرتے ختم ہو گئی اور کوئی نہیں ہار تب دونوں شور بھیر راج مندر پر چلے آئے اور ایک ساتھ بھوجن کر کے شور ہے اور پرات سے اٹھ کر اسی طرح گدا اُچدھ کیا جب لڑتے لڑتے دونوں گدا ٹوٹ ٹوٹ کر چور ہو جاتی تھیں تب دوسری گدا منگا کر آپس میں لڑتے تھے۔

اور دھیان میں رہ کر سو ساگر پار اتر جاؤں یہ سنکر پلینٹھ ناتھ نے کہا کہ سب بید اور تڑپا ستر کا لکیر گیا ان یہ ہے کہ کسی ساعت، مجھ کو نہ بھول کر میری گفتگو اور لیلیا کو سننا کرو اور سناری یہ ہوا اپنے کئے بہا بڑھ کر میرے نام پر جگ اور جرم کیا کرو اور پر جاپا لہن اور براہین اور سادھ اور ہاتھوں کی سیوا کیا کرو اور جھوٹ مست بولو اور کام رو رو رو تو ہر توہ کو اپنے پاس رکھ کر کام نہ کر دو تو تم لوگوں کو راج کرنے پر بھی کسی طرح کا ڈکھو کر ت سے پلینٹھ دھام ملے گا۔

چوپائی	ایک بین بڑھان ہر سولی	جاگو تو ہر موہ نہ سین ہوئی
دوہا	گیانی جن نیارہ رہے اسی بڑھ جگ مانہا	جیون ایچ مل میں بس جمل کو پرست نا نہا

اب تم لوگ اپنے اپنے گھر جا کر یاں بچوں کا شکرو دیکھو۔ ساجا بڑھ شتر نے راجو سے جگ کر کے تم لوگوں کو نو تہ دیا ہے، تار سے پود پختے سے پہلے تم لوگ ہستنا پور میں جاؤ جب شیا م سندر کی الٹکے موافق سب دجا لوگ اپنے اپنے گھر جانے کو تیار ہوئے تب شری کرشن بہاری بھکت ہنکاری نے رتھ اور گھوڑے اور ڈربے اور سیوک وغیرہ اپنے یہاں سے اٹے ساتھ کر دیے اور سب کے گلے میں ایک ایک ہار توڑوں کا اپنے ماتھے پہنایا جب وہ سب راجا بڑی خوشی سے شری کرشن ہمارا جگ جس گاتے ہوئے اپنے دیس کو گئے اور سہد پونے تر بھون تپ اور محیم سین اور راجن کی بدھ پور تک پوجا کی تب تر بھون پت سہد پور کو ساتھ کر گدھ دیش سے اندر پرستھ کو طے جب ہستنا پور کے پاس پہنچ کر شری سہد پونند نے پنج جلیتھ اور محیم سین نے پندرہ ایک اور راجن نے دیوت نام شکر اپنا اپنا بجایا تب اس شکر کی آواز سنتے ہی راجا بڑھ شتر بڑی خوشی سے نکل اور سہد پور اپنے جھائی اور سینا پٹن سمیت آگے سے آکر گھچی پت کو آڈر پور تک اپنے گھروا سے گئے لیکن راجا بڑھ جگ من شکر کی آواز سنکر بہت اُداس ہو گیا جب سہد پونند اور راجن اور محیم سین راجا بڑھ شتر کے چرنوں پر گر پڑے تب انھوں نے انکو اپنی چھاتی سے لگا کر پریم کے آنسو بہائے اور جڑا سندھ کے مارے جانے کا حال شکر بہت خوش ہوئے۔

۲ ادھیائے چوتھ۔ اناسب راجون کارا جاجدھ شتر کی جگ میں

شکر دیو جی نے کہا کہ اسی راجا پر بھکت راجا بڑھ شتر نے گیان کی راہ سے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر پوچھا کہ اسی تر بھون پت آپ نے شری برہما جی اور شری ہما دیو جی آدک سب دیوتوں کے مالک ہو کر میرے واسطے براہین رُپ دھر کر بھیکہ مانگنا قبول کیا اس لیے میں اپنے بہا کسی دوسرے کا بھاگ نہیں بھجھا دیکھیے جن چرنوں کا درشن بڑے بڑے جوگی اور گھیشور اور دیوتوں کو جب اڑپ کرنے سے بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا انھیں چرنوں سے آپ نے بھکو اپنا بھکت جان کر میرا گھر پوز کیا جنکے چرنوں کا دھون گنگا جی ہو کر تینوں لوگ کو تارتی ہیں وہی پر برہم پریشور تم ہو کر میری اگیا مانتے ہو یہ سب تمہاری دیا بھکت تسلتا کی راہ سے ہی نہیں تو برہما اور ہما دیو آدک ایسی سام تو نہیں رکھتے جو تمہارے اوپر اگیا پلا دیں۔ دیکھیے سناری آدمی راج اور دھن پانے سے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے اور آپ تینوں لوگ کے مالک ہو کر میرے یہاں کوئی کام چھوٹا یا بڑا کرنے میں کچھ بھان نہیں رکھتے۔

دوہا	اتھرے شمرن دھیان سے پاؤں ہوت سر پر	پانے شمرت ہون سدا ما کن پر بھول سیر
<p>اور گنتی نے جڑا سندھ کا نام سنکر شیا م سندر سے کہا کہ اسی ہما پر بھو اب تمہاری کپا سے راجو سے جگ اپنی طرح پوری ہو گی بہا سنتے ہی محیم سین ہنکر بولے کہ جو نام بھون شیا م سندر کی کیا کرتی ہو جڑا سندھ کو تو میں نے مارا ہے۔</p>		

چوپالی	
یہ بات سنکر اسی تک کسی نے جواب نہیں دیا تھا کہ سہدیو اسندھ کے بیٹے نے اٹھکر اجا جہد شتر سے خبر کیا کہ اسی ہمارا ج آپ جان بوجھ کر کیا پوچھتے ہیں سو اسے شری کرشن ترہون پت کے دوسرا کون پوچھے جو کہ جسکی پوجہ کرو گے نیام سندھ نے سب جگ کی اُتیت اور پان اور ناش کرنے والے ہو کر پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ادھر سیوں کے مارنے کے واسطے اپنی اچھلے اُتار لیا ہے اسلئے انھیں کو ان پو اور جگ پُرش جانا چاہیے جس طرح ذرت کی زمین پانی دینے سے سب ڈالی اور پتوں کو وہ پانی گن کر تا ہے اسی طرح شری کرشن چندر کی پوجا کرنے سے سب دیوتا تڑپ ہونگے انکا بھید کوئی نہیں جانتا جتنی چیزیں دنیا میں دیکھتے ہو سب انھیں کی پیدا کی ہوئی ہیں اور گنگا جی انکے چروں کا دھون ہو کر تینوں لوک کو مارتی ہیں اور انکا اسمرن اور دھیان کرنے اور کھانسنے سے سب پاپ بھوت نکلت ملتی ہے جس جگہ آپ ساکنات پر برہم پریشور رہتے ہیں وہاں دوسرے کی پوجا نہیں ہو سکتی اور یہ سب پریشور کی مایا ہے جو ہم لوگ انکو اپنا جانی پندہ اور جد بنسی جانتے ہیں۔	

چوپالی	
سب سنسار سر پر سمانا	پر ان رُوب ہیں یہ بھکوانا
دوما	ہر پوجی پوجا کرے من چت دے جو کو سے
سب آتسا ان کو جانا	پورن شانت رُوب ہی پانا
مانو پوجے دیو سب سپہل کا بنا ہو سے	
<p>یہ بات سہدیو کی سنکر شری کرشن جی اشار سے منع کرنے لگے کہ تم کیریت کہو لیکن مٹنے دیوتا اور کھینور اور گیانی راجا اس جگ میں بیٹھے تھے یہ بات سنکر مٹوں اٹھے کہ اسی سہدیو تیری بدھ اور تری مانا اور پتا اور گرو کو دھن ہو کہ جنھوں نے تجھ کو اپنا گیان سکھایا تھا اس پر کھا بھی ایسے ہی گیانی اور دھرتا ہوتے تھے ہیں جب راجا جہد شتر نے یہ بات سہدیو اور گیانی راجا کی اپنی اچھا کے سوا کسی تپ بڑی خوشی سے جڑاؤ سنگھاسن منگو کر شری کرشن جی کو کہنی آدک اٹھوں پت رانیوں سمیت اسپر پتھالا اور چرن اُتھا دھو کر چرناترت لیا اور وہ جل اپنے پر اور سمیت سر اور انکوں میں لگایا اور سب دیوتا اور راجوں نے وہ چرناترت پا کر اپنا اپنا جنم سوار تو کیا اور راجا جہد شتر نے بیکتھو نام کو پیتا مبر پنا یا اور کیسر اور چندن کا مالک لگا کر شیشی پائرنارٹھا یا اور رتن چیت اچھا اچھا گنا بد ن میں پٹا کو جڑاؤ کر پت نکلت سر پر باندھا اور رتن اور موتیوں کا مارا اور جو شہو دار پھولوں کا مار گلے میں پہنایا اور بدھ پورک پوجا کر کے بہت رتن اور رُوب آدک اُنکے آگے بھینٹ رکھ کر خبر کیا کہ اسی بھی پت آپ تینوں لوک اور سب چیز کے مالک ہیں اسلئے کوئی چیز آپ کو بھینٹ دیتے ہو سے مجھے خرم معلوم ہوتی ہے یہ آند دیکھتے ہی دیوتوں نے شری کرشن جی کو ڈنڈت کر کے اپن پوجا برسا اور اُنکی استت کرنے لگے۔</p>	
دوما	ایسی بدھ پوجے جسی ماکن پر پوجا لیس
	بھئے لوک آند سب راجہ دیت اسیس

اسوقت دو راجا کا نام ایسے سندھ معلوم ہوتے تھے کہ جسکی اُپما کسی نہیں جانی اور کوئی راجا اچھی طرح انکو اُتھا کہ اس سبب سے اُنکی رتن نہیں دیکھتا تھا حسین انکو نظر نہ لگ جاے۔ اتنی کھانسا کر شکل دیو جی بوسے کہ اسی راجا پر بھت شری کرشن جی کی پوجا ہے

کرنے سے مٹنے چھوٹے اور بڑے دمان پر تھے سب خوش ہوئے لیکن کشپال خدیلی کے راجا کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی اس لیے وہ تھوڑی بری
 نہیں بولا پھر کچھ سوچ بچار کر اپنی موت نزدیک پہنچنے سے اٹھ کھڑا ہوا اور درود سے سہما میں ماتہ اٹھا کر بولا کہ اے راجا جہد شتر اور
 دھرتی شت اور پھینٹم تپا سہ اور درود جن آدمی تم لوگ بڑے بڑے گیانی اور دھرتا ہوا کر ایسے نادان ہو گئے کہ ایک لڑکے کے کہنے سے
 شری کرشن کی پوجا اس طرح پر کی بس طرح کوئی آدمی جاگ اور زہم کرنے کی کھیر کو سے کو کھلا دے تم لوگ نہیں جانتے کہ تپا یونڈن نے
 بہت دن تک جنگل میں گھوم کر اہیرون کے ساتھ روٹی کھائی اور برائی استریوں کے ساتھ اس لیلار کے بھوک اور اس گیا
 جب سے آج تک یہ بات اچھی طرح نہیں معلوم ہوئی کہ شری کرشن جی بسد یو جا دو کے بیٹے ہیں یا نند گوپ کے بیٹے ہیں تو پھر انکو
 کون رن اور کسا بیٹا کہا جاوے یہ بڑا تعجب ہے کہ نم لوگ ایسے آدمی کو جسکے بان اور باپ کا ٹھکانا نہیں لگتا انکو گوجر پریشور کہتے ہو
 انھیں شری کرشن جی نے راجا اندر کی پوجا پڑا کر گوبر دھن پہاڑ بچو ابا تھا یہ شاستر کے موافق نہ چل کر جو کچھ نکلے من میں آتا ہے
 وہی کرتے ہیں سو اسے دودھ دہی آدک چرانے اور ادھم کرنے کے کوئی آجھا کام انھوں نے نہیں کیا دیکھو یہ دشمن کے ڈر سے
 اپنی جنم بھوم تھوڑ کر سدر کے ٹاپو میں جا بسے ہیں اسلئے بر جہا سیوں کو انکے رہ میں بہت دکھ ہوتا ہے پیر بھی یہ کچھ دھیان نہیں
 کرتے اور بندان میں رہ کر انھوں نے گو بیوں کے کپڑے چرانے تھے اور جہد نبی لوگ راجا جات کے شاپ دینے سے تاک دھاری
 راجا ہنو کر تھوڑے دنوں سے بڑھ گئے ہیں پھر تم لوگوں نے کیا سمجھا انکی پوجا کی میں پریشور کی سو گند کھا کر کتا ہوں کہ یہ سب بات
 کہنے سے مجھے کچھ اپنی پوجا کرنے کی آجھا نہیں ہے جو بات سچ تھی وہ کہہ دہی دیکھو جہاں پر پیدا سیاس اور نار دھن اور پارا شتر آدک
 بڑے بڑے رکھیشور اور شری برہما جی اور شری ہما دیو جی اور اندر آدک بڑے بڑے دیوتا بیٹھے ہیں دمان پر شری کرشن کی پوجا کرنا
 ایسا ہر جیسے کوئی بھوم کی ساگری گئے کو کھلا دے اور راجا جہد شتر جو شری کرشن جی کی بڑائی کرنے ہیں اسکا یہ سب ہے کہ
 جس طرح گنتی نے اپنے پت کو چھوڑ کر دوسرے کے بیج سے جہد شتر آدک کو پیدا کیا اسی طرح شری کرشن کے باپ کا بھی ٹھکانا
 نہیں لگتا اپنے برابر اولوں کی سب چاہنا کرتے ہیں شری کرشن ہمارا جہد شت پال کی باقون کا کچھ جواب نہ دے کر ایک ایک
 بڑی بات کہنے پر لاکھنچتے جاتے تھے۔

دو ما	شتر گیا پراک سچ گویا اور ہی دلش	کھاری ملی ادریسو کیو ٹھکان کو بھیس
دو ما	بھیم سین اور درونا چارج اور ارجن نے درود کر کے شت پال سے کہا کہ اے نورو کھ امانی تو ہمارے سامنے ترہون پت کی ندا کرتا ہو جب رہ نہیں تو ابھی تجکو مار ڈالینگے جب یہ کلک بھیم سین شت پال کے مارنے کے واسطے دوڑے تب شت پال بھی اٹکے سامنے جا کر ایسا للکارا کہ سچا دے ڈر گئے اسوقت شری کرشن جی نے سنگھاسن پر سے اتر کر بھیم سین کی کوبھیا یا کہ تم کوئی آدمی شت پال پر ہتھیار مت چلاؤ اور ابرا کہنے سے منع مت کرو جو یہ چاہے وہ کہے دیکھو ساعت بھر میں یہ آپ مارا جائے گا۔	
دو ما	بھیم سین سے بھیم سین نے شت پال کو نہیں مارا تب راجا جہد شتر سوچ میں ہو کر بولے کہ دیکھو شت پال میری سچا میں بھگوان کو ایسی بڑی بات کتا ہے کہ کیا کروں بغیر علم ترہون پت کے کچھ نہیں کر سکتا جب اس طرح شت پال نے ایک لٹو ایک	بھیم سین سے بھیم سین نے شت پال کو نہیں مارا تب راجا جہد شتر سوچ میں ہو کر بولے کہ دیکھو شت پال میری سچا میں بھگوان کو ایسی بڑی بات کتا ہے کہ کیا کروں بغیر علم ترہون پت کے کچھ نہیں کر سکتا جب اس طرح شت پال نے ایک لٹو ایک

شہر میں شری کرشن جی کو کہے اور بعد شہر آئے جلکت کو بھی بڑا کتا ب بسد یونڈن نگر و دھکر کے پوجا کی تھالی کو اپنے شتر سے سدرشن
 پلر بنا کر شیشپال کا سر کاٹ ڈالا تب اُسکے دھرسے ایک جوت نکلی کر پہلے آکاش میں جا کر پھر شری کرشن بلیکنہ ناتھ کے شتر میں سما گئی
 یہ چتر دیکھ کر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور رکھیشور لوگ انکی استت کرنے لگے اور دوسرے راجوں نے شیشپال ایسے
 اور دھری کی مکت دیکھ کر تعجب مانا اتنی کتا شکر راجہ پر بھیت نے پوچھا کہ ایسے ناتھ شری کرشن جی نے شیشپال کو ایسا کٹھور پھین
 کئے پر کس طرح مکت دی اور ایک سو ایک لکیر کھینچ کر اُسے مارنے کا کیا کارن تھا شکد یو جی بولے کہ ایسا راجا یہ حال اسطرح ہر کہ
 جو اور بچر نے سنکا دک کے شاب دینے سے تین بار سنسار میں جنم لیا اور تین مرتبہ پریشور سے دشمنی کر کے مکت پائی جب پہلے ان
 دو لون نے نہر ن کشب اور ہر نیاکش ہو کر دیوتوں کو ڈر دیا تب نارین جی نے بارہ اور سنسار کو اتار لے کر انکو مارا دوسری مرتبہ
 جب راون اور کبھو کرن ہو کر گنو اور براہمن کو ڈر دیا تب لگے تب بلیکنہ ناتھ نے شری رام چندر نام اونارے کر ان
 دو لون کو مار ڈالا۔

دو ما اب یہ نیچے جنم میں سیو ایک شیشپال دنت بکر ہر دو سہ و اسرن کو بھویال

ایسا راجا پر بھیت شیشپال اور دنت بکر شری کرشن جی کو اپنا دشمن جان کر دن رات انکا دھیان کرتے تھے اسی سبب سے شری کرشن
 پر برہما اتارنے سے مراد کی مدت پوری ہونے پر شیشپال اور دنت بکر کا سر سدرشن چکر سے کاٹ کر انکو مکت دی اور سو لکیر میں کھینچنے کا
 یہ کارن ہر کہ ہمارا جی نام بسد یو جی کی بہن دم گو گو نام چندیلی کے راجا کو یہاں ہی گئی تھی جب اُسکے پیٹ سے شیشپال جسکے تین لکھن
 اور چار ماتھے پیدا ہوا اور راجا نے جو شیون کو بلا کر اُسکی جنم کنڈی کا پیل پوچھا تب برہمنوں نے پکار کر کہا کہ ایسا ہمارا جی یہ لڑکا بڑا
 بلوان اور پرتالی ہو کر اُس آدمی کے ہاتھ سے مارا جائے گا جسکے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اُسکے جانے رہینگے دوسرا کوئی سنسا
 میں اسکو نہیں مار سکے گا جب یہ بات جو شیون کی ہمارا جی نے سنی تب وہ اس بات کی پر بھیا لینے کے واسطے شیشپال اپنے بیٹے کو
 سب کی گود میں دس کر گلے لگانے لگی ایک مرتبہ ہمارا جی شیشپال سمیت دوار کا میں سورسین اپنے باپ کے گھر جا کر تھوڑے دن رہی
 جب اُسکو جو شیون کی بات یاد آئی اور اپنے بیٹے کو مدہ شیون کے ساتھ گلے ملوایا تب شری کرشن جی سے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور
 دو ہاتھ اُسکے جاتے رہے یہ حال دیکھتے ہی ہمارا جی نے بنتی کر کے کہا کہ ایسا دوار کا ناتھ میں تم سے یہ عیبک مانگتی ہوں کہ شیشپال کو
 اپنی بوا کا بیٹا اپنا بھائی سمجھ کر کسی نہ مارنا یہ بات شکر تر جھون پت بولے کہ ایسا بوا میں تیرے بیٹے کے تنو تصور معان کرونگا
 اس سے زیادہ تصور کرے گا تو ہمارا سنہ چھوڑونگا اس بات کا اور ہمارا جی بھی پت سے لے کر اپنے گھر چلی گئی اور اُسے یہ پکار
 اپنے سن کو دھیرج دیا کہ میرا لڑکا سو اسطے تنو تصور شری کرشن جی کے کرے گا جو مارا جائے گا اسی سبب سے تنو کٹھور پھین
 شیشپال کے سہ کر تب اسکو شری کرشن جی نے مارا اور یہی کہت بات دوار کا ناتھ نے راجہ سے جگ میں لکھ کر سب
 راجوں کا سنہ یہ چھڑا یا تھا یہ شکر راجا پر بھیت نے کہا کہ ایسے ناتھ اب آگے کتا سنہ یہ نہ کہ یو جی بولے کہ ایسا راجا پر بھیت
 جب راجا چھ شہر کی جگ چھی طرح پوری ہوئی تب انھوں نے بنو شری راجوں کو انکی استریوں سمیت جتھا جوگ اچھا اچھا گنا
 اور کپڑا سے کر بدایا اور وہ لوگ خوشی سے اپنے اپنے گھر پہنچے اور جتنے چھوٹے بڑے اُس جگ میں آئے تھے وہ سب راجا
 بعد شہر سے ایسے خوش ہوئے کہ کسی کا سن گھر جانے کے واسطے نہیں چاہتا تھا لیکن راجا دھن کو دھرم تیرینی راجا

جدہ شہر کی بڑائی سننے اور انکا پرتاب دیکھنے سے ایسا ڈراہ پیدا ہوا کہ گرو دھ کے مارے اپنے گھر چلا گیا۔

ادھیما کے چھتر۔ راجا جدہ شہر کے استھان کی شو بھاکا برتن

راجا پر بھت اتنی کتنا شکر بولے کہ اسی من نا تو جان سب راجا اُس جگ کرنے سے خوش ہوئے تھے وہاں در جو دھن نے کیوں دکھانا اور بیک کا کام کس طرح سب کو بانٹا گیا یہ کتنا کہے شکر بوجی بولے کہ اسی راجا پر بھت تم دھن ہو جو ہر کتنا سننے سے آسودہ نہیں ہوتے سنو کہ ارجن آدک چارون بھائی راجا جدہ شہر کا علم خوشی سے مان کر کسی چھوٹے بڑے کام کرنے میں کچھ شرم نہیں کرتے تھے لیکن سب بانوں کے مالک شہری کرشن جی ہی تھے ایسے انھوں نے جتنا جوگ سب کام راجون کو بانٹ دیا تھا۔ ہمیں سب کو بھوجن کرانے کا کام سونپ کر بانٹ دینا اسکا دھرت دھن کے اختیار کیا تھا اور خزانہ وغیرہ راجا در جو دھن کو سونپ کر فرج اسکا کرانے کے ذمے کیا تھا جسکا دان آج تک سنسار میں ظاہر ہوا اور آدر سنان کرنا اور خبر نیا نوتے دے راجون کا ارجن کو سونپ کر آرتہ کرنا سبھا کے مکان کا بندرجی کے حوالہ کیا تھا اور دیوتا اور رکھیشور اور برہمنوں کی پوجا اور سیوا اور ناسیدیو کو سونپ کر جمع کرنا درج آدک سب سامان کا نکل کے ذمے کیا تھا اور شہری کرشن جی نے برہمنوں کے پانون دھونا اور انکی جوئی تیل اٹھانا اپنے ذمے دیا تھا اور درویدی جی رکنی آدک استریوں کا شہنشاہ چارنتہ کرانے سے کرتی تھیں اسی طرح پر راجا جدہ شہر نے شہری کرشن جی کی اگیا کے موافق جو کام جگ کا جس راجا کو سونپ دیا تھا وہ لوگ اُس کام کو بڑے پریم سے کرتے تھے لیکن راجا در جو دھن کپٹ کی راہ سے ایک روپیہ دینے کی جگہ دس روپیہ راجا جدہ شہر کا اس لیے لوگوں کو دے ڈالتا تھا کہ جہاں روپیہ گھٹ جاے تو راجا جدہ شہر کی سستی ہو سیکندہ نا تھ کی کرپا سے اس طرح بہت دینے میں بڑا نام اور دھرم راجا جدہ شہر کا ہوتا تھا اور در جو دھن کے ہاتھ میں چکر رکھا ہونے سے ایسا پر بھاؤ تھا کہ جس مُنڈار سے ایک روپیہ خرچ کرے اُنہیں ذل گنا بڑ جاے اسی سبب سے شہری کرشن اتر جانی نے اُسکو روپیہ وغیرہ کا خزانہ سونپا تھا لیکن در جو دھن کو یہ ہمارا اپنے چکر کی معلوم نہ تھی۔ اسی راجا پر بھت جب اچھی طرح راجا جدہ شہر کی جگ ٹپے جس کے ساتھ پوری ہوئی تب دھرم راج نے بے گنتی روپیہ اور ترن اور گنا اور کپرا جگ کرانے دے برہمن اور رکھیشور اور انکی استریوں کو اچھا پوریک دے کر خوش کیا اور سب چھوٹے اور بڑوں کو ساتھ لیے ہوئے گنگا کنارے جا کر وہاں درویدی ہیئت بدھ پوریک اسنان کیا اسوقت برہمن اور رکھیشوروں نے مید پڑھا اور دیوتوں نے راجا جدہ شہر پر پھول برسائے اور کہا کہ دھن بھاگ دھرم راج کا ہونے ایسی کٹھن جگ پوری کی اور اسپراون نے اپنے اپنے بوالوں پر پاج کر گنہ جروں نے گانا سنایا۔

چوپالی

دیکھو جگ بدھ بھئے ہلاسی

یا بدھ سکل سور کے باسی

بھلی کرما سدرنت سے بھیکو جگ کو کاج

دوہا
زناری چھوٹے بڑے کت دھن جدراج

اسوقت سب ہستنا پور باسی اچھے اچھے گئے اور کپڑے پہنے ہوئے شو بھا دیکھنے کے واسطے اپنے اپنے کوٹھوں اور گھر کیونہ چکر راجا جدہ شہر کے بھاگ کی بڑائی کرتے تھے انکا رُوب اور نگر کی شو بھا دیکھا سب جذبہ سی اسپین کرنے لگے کہ ہم وہ جلتے تھے کہ وہاں کپڑے کے برابر دوسرا شہر سنسار میں ہو گا ہستنا پور اُس سے بھی اچھا دکھائی دیا جب راجا جدہ شہر اسنان کرے اپنے مکان پر لے تب جتنے برہمن اور جاک اور بھکاری وہاں آگھا ہوئے تھے انکو منہ مانگا دان اور دھن دے کر آند پور یک بدھ ایا جب

ایسی فیاضی راجا جہد شتر کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُنکا جس گانے لگے تب دُر جو دھن کو جہد شتر کی بڑی سنسنے اور سب راجوں کو اُنکے سامنے ڈنڈوت کرنے دیکھنے سے بڑا ڈراہ پیدا ہوا۔

دو ما | جب کتا شتیاں بدھ گئے تھے جو کوے | یاوت پھل وہ جب کوئے کھلت پھل سوتے

ششام سند اپنی پٹا رینوں کو ہر روز چھایا کرتے تھے کہ تم لوگ گنتی اور رویدی کی سیوا اچھی طرح کرنا جسین وہ کسی بات کا ذکر نہ پائیں اور پٹا رینوں کی سند تانی اور گنے اور کپڑے کی تیاری دیکھنے اور گونگہرو کی آواز سننے سے دیوتوں کا چیت ٹھکانے نہیں رہتا تھا آدمی کون گنتی میں ہر جب راجا جہد شتر اپنے خاص مکان میں جو مردانوں نے بنا دیا تھا جزاؤں سنگھما سن پر رویدی سمیت بیٹھے تب دورا کا ناتھ کی اچھا کے موافق ایسا اور گندھرب لوگوں نے دیولوک سے آکر وہاں پانچواں اور گانا شروع کیا اُسوقت کیسی شوبھا راج جہد شتر کی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے اندر امر اوئی پُرسی میں اپنی استری کو ساتھ لے کر اندر اسن پر بیٹھے لیکن راجا جہد شتر ایسے سنگھم اور جس ملنے پر کچھ اجماع نہ لاکر یہ سمجھتے تھے کہ ششام سند کے زبان سے میری جگہ پُرسی ہو کر یہ جس ملتا ہر جہد شتر راجا جہد شتر اندر کے برابر راج سبھا میں بیٹھے ہوئے ایسا اور تان کا نایح دیکھتے تھے اسی وقت راجا دُر جو دھن بہت فوج ساتھ لے کر اجماع پُرسی وہاں آکر مکان دیکھنے چلا آئیں پُرسی اور تان آکر جڑے ہو کر کسی جگہ ایسے گنڈ پُرسی کے تھے جس میں پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا اور کئی جگہ پانی بھرے ہوئے گنڈوں کے دکھلائی دیتے تھے جب دُر جو دھن نے شوکے اٹھن میں پانی بھرا کر اناجا ماہ اٹھایا اور دوسری جگہ سوکھا مکان جان کر پانی میں کپڑے بہت چلا گیا تب رگنسی اور رویدی آکر استریان کھڑکیوں سے یہ حال دیکھ کر ہنسنے لگیں اور جمیم سین کھل کھلا کر بولے کہ اگر دھر تر شت نے بیٹھے آگے بلو یہ حال دُر جو دھن کا دیکھ کر راجا جہد شتر نے جمیم سین کو ہنسنے سے بہت منع کیا لیکن وہ اُنکے منع کرنے پر بھی کھل کھلا کرتے رہے تب دُر جو دھن بہت جت ہو کر سن میں گئے لگا کہ دیکھو یہ لوگ مجھے اندھا بنا کر میری ٹہنی کرتے ہیں جب ایسا ہی ارڈر دُر جو دھن کر دھر میں ہو کر بنا دیکھے مکان اسی جگہ سے اپنے گھر پھر گیا تب راجا جہد شتر بہت سوچ کرنے لگے لیکن جمیم سین اور ششام سند بہت خوش ہوئے اور دُر جو دھن اپنی سبھا میں بیٹھ کر شتر پُرسی سے بولا کہ دیکھو شری کرشن کا بل پا کر جہد شتر کو ایسا اجماع ہو گیا کہ آج سبھا میں جمیم سین نے میری ٹہنی کی اس بات کا بدلا اُن سے نہ لوں تو آج سے اپنا نام دُر جو دھن نہ رکھوں۔ اتنی کتا شتا کر شکر بوجی بولے کہ اگر راجا پریچیت دُر جو دھن کی دشمنی زیادہ ہونے کا یہی سبب تھا اسی دن سے دُر جو دھن نے جہد شتر آدی کے پیچھے پُر کر اٹھوں باس دیا بستا پُرسی کا حال اسکا ہا ہا ہا میں لکھا ہر شری کرشن پر برہم پریشور ہا ہا ہا ہا کر کے بڑے بڑے شوہر بیرون کا ناش کرنا چاہتے تھے اسی سبب سے اُنکی اچھا کے موافق کور وون اور یانڈوون سے دشمنی ہوئی تھی۔

دو ما

جویر گئے سنسار میں بھائنا مارن کا ج | بھارت چاہتے ہیں کرن باطن ریو جہد راج

ادھیما سے چھتر۔ جڈھ کرنا راجا شال کا دوڑا کا میں

شکر بوجی نے کہا کہ اسی پریچیت جسدن راجا شال شتیاں کی برات میں گندن پور جا کر ششام اور بلرام سے ہار مان کر بھاگ آیا تھا اسی دن سے اُن سے یہ پزیر گیا تھی کہ میں جڈھ سیون کا نہیں سنسار میں جیتا چھوڑ دوں تو آج سے چھتری نہ کھلاؤں۔

دو ما	مار یوجہ ششپال کو ماکن پر جو گو پال	شال زپت ات د کو جو سنت مترو کوال
-------	-------------------------------------	----------------------------------

ششپال کا فرانتے ہی راجا شال نے سجا کر کیا کہ جد بیسوں کو جوڑے زبردستہین بنا بردان پائے کسی دیوتا کے جیتنا مشکل اور جب ایسا سجا کر راجا شال ششپال کا بدل لینے کے واسطے شری مہادیو جی کا تپ اور دیوانہ پن سے کرنے لگا اور پندرہ دن تک براہ رتھی بھرا کھ شام کے وقت کھا کر ماتب بھولانا تھنے پس ہو کر اپنا دشمن اُسکو دیا اور کہا کہ تجھکو جو اچھا ہو وہ بردان مانگ۔

دو ما	مہادت کر جوڑ کر بولیوشال ز ریش	شتر جیر موندہ دیجیے بھولانا تمہیش
-------	--------------------------------	-----------------------------------

اور ہمارے جو بھگوا ایسا بوان آکاش میں اڑنے والا دیکھے جسکو دیکھ کر جد بیسوں لوگ ڈر جاوین اور کوئی ہتھیار کسی دیوتا یا دیت کا اُس بوان پر نہ لگے یہ بات سنتے ہی شری شوجی نے مزام دانو کو بلا کر کہا کہ تو ایک بوان بہت بڑا اور چوڑا راجا شال کے واسطے ایسا بنا دے جس میں کوئی ہتھیار نہ لگے اور جہاں چاہے وہاں اڑتا ہوا ساعت بحرین بجاسے جب مڑوانے شری مہادیو جی کی آگیا کے موافق ایک بوان بہت دھاتی بہت لمبا اور چوڑا اپنی مایا سے تیار کر دیا تب راجا شال اپنے شوہر اور بیٹوں کو ہتھیار سمیت اُس بوان میں بیٹھا کر دوڑا کئی طن کیا اُن دنوں شام سندر پُردن آدک کو جاگ ہو جانے کے بعد دوڑا کا میکلر آپا جا جد حشر کے پیچ سے بلرام جی سمیت اندر پرستو میں رہ گئے تھے جب اُنکے پیچھے راجا شال نے پہنچ کر دوڑا کا پڑسی کو چارون طن سے گھیر لیا اور وہاں کے دخت اور مکا لون کو چڑ سے اُکھاڑ کر گرانے لگا اور اُسکی مایا سے دوڑا کا پڑسی میں پرے کال کی آندھی چل کر آگ اور تھوہرنے لگے تب دوڑا کا باسیون نے گھبرا کر یہ حال راجہ اُگر سین سے کہا راجا نے پُردن اور سامب کو بلا کر حکم دیا کہ شام اور بلرام کا نہ رہنا سنکر راجا شال ہم لوگوں کو ڈکھ دینے آیا ہوا ہے تم دونوں بھائی ہمارے سب فوج ساتھ سے کر اُس سے زویہ بات سنتے ہی جب پُردن جی نے دوڑا کا باسیون کو دھیرج دیا اور سامب اور املی اور کرت برما آدی شوہر اور بہت فوج اپنے ساتھ لے کر شہر کے باہر اڑنے آئے تب راجا شال نے پُردن جی کو دیکھ کر ایسے بان چلائے کہ چارون طن گھٹاڑو بی زندھیا را اچھا گیا اُسوقت پُردن جی نے دُت ورت نام شستر اپنا پیسے چھوڑا ویسے اسطرح اُجیا لا ہو گیا جس طرح سُوج کے نکلنے سے گھرانہیں رہتا جب راجا شال کا تھو پُردن جی کے سامنے آیا تب پُردن جی نے ایک بان سے رتھ کی دُجو جا کاٹ کر دوسرے بان سے ساتھی کو مار ڈالا اور پیسے بان سے رتھ کے گھوڑے کو مار کر گرا دیا اور اُسکے ساتھ کے بہت شوہر و بیوں کو اپنے بانوں سے گھائل کر ڈالا جب راجا شال ایسی بہادری پُردن جی کی دیکھ کر گھبرا گیا تب سامنے اڑنے کی سام تھوہر رکھ کر مایا بھدھوڑے کبھی بڑا روپ بنکر سامنے آنا اور کبھی چھوٹا روپ بنکر آکاش سے آگ اور تھوہر برساتا۔

دو ما	ایسی بدھ مایا بہت کری تھوہرن مانہ	شری پُردن پرتاب نے دُروہوت چن مانہ
-------	-----------------------------------	------------------------------------

اور تھوہر راجا شال اپنی مایا بھدھ سے جد بیسوں کو دُکو دے رہا تھا اور دیوانہ اُسکے منتری نے پُردن جی پر بان چلا ناشر و گیا اُسوقت کام روپ نے اپنے بانوں سے اُسکا بان کاٹ کر ایک بان ایسا مارا کہ دیوانہ بیوش ہو گیا جب تھوڑی دیر میں دیوانہ کا چت ٹھکانے ہوا تب اُسنے کرودھ کے ایسے زور سے ایک گد پُردن جی کے سر پہناری کہ وہ ٹوٹ چکا کہ اگر تھوہرین اگر تب دیوانہ چلا کر ٹولا کہ میں نے کام روپ کو مار ڈالا جب یہ بات سنکر جد بیس گھبر گئے اور دراک ساتھی کے بیٹے دھرم پت چھوڑنے

کرشن گمار کو بہت بیہوش دیکھا تب وہ رتھر اٹکارن مجوم سے لپٹ کر الگ لے گیا جب تھوڑی دیر کے بعد پُر دین جی چتین ہوئے تب وہ رتھر اپنا رن مجوم میں نہ دیکھ کر بڑے کڑو دھ سے سار تھی سے بولے کہ تو نے بہت بڑا کیا جو مجکو رن مجوم سے الگ لے آیا۔

چوپالی

ایسویں اُچت ہی تو نہہا | ا جان اچیت بھگا یو مونہہ | جد کل میں ایسا نہیں کوئی | ا کھیت چھوڑ جو بھاگا ہوئی |
 اسی دھرم پت تو نے بھگو کبھی لڑائی سے بھاگتے دیکھا تھا جو آج رن مجوم سے بھاگ کر میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگایا اب میں شری شام سندھ اور بلرام جی کو اپنا منہ کیا دکھاؤنگا سندھاری لوگ میری ہنسی کر کے بھائی لوگ بھگوانہر دھینگے اور کھنی ماتا میرے پیدا ہونے کا دکھ مان کر سب بھوجا یان بخت کرینگے تو نے یہ کام کر کے اپنا باب کا نام دھرایا اور جگ میں میری ہنسی کرائی۔

چوپالی

ارن میں مرے پر م پد پاوسے | جیت ہوئے تو شور کہا دے |
 دوہا | ا رام کرشن سنہین جیسے چھتے ہین سن مانہہ | کہہ ہین پر گئیو پُر دین ہما کپوتن مانہہ |

جب دھرم پت نے یہ بات پُر دین جی کی کہنی تب رتھر سے اتر کر اور رتھر جوڑ کر نہی کیا کہ اسی دیندیاں آپ سے کچھ حال راج نیت کا چھپسا نہیں ہو میرے گرو نے ایسا بتایا ہے کہ جب ہمار تھی لڑنے وقت بیہوش ہوا ہے تب اسکے سار تھی کو چاہیے کہ رتھر اٹکارن مجوم سے الگ لے جا کر کھڑا رکھے اور جو سار تھی گھائل ہوا ہے تو ہمار تھی کو اُسکی رچھا کرنا اُچت ہے اسلیے جب آپ گدا لگنے سے بیہوش ہو گئے تب میں نے آپ کا رتھر ن مجوم سے الگ لاکر کھڑا کر دیا۔

دوہا | اگر کی ا گیا جان کر میں کینھو یہ کاج | مونہہ دوش لاگے نہیں جد کل کے سرتاج |

اسی دھار پُر جو رتھر دور اتے وقت میرا بچے رہ جاتا یا ہنسی یا پتھیا اُسکا ٹوٹ جاتا تو میں قصور مند ہوتا ہے قصور سیوک پر غصہ کرنا نہ چاہیے تھوڑی دیر آرام کر چکے اب جل کر لڑائی کیجیے یہ بات سنکر پُر دین جی نے کہا کہ اسی دھرم پت تم نے تو اپنے گڑولی اگیا کے موافق یہ کام کیا لیکن آسپن میری نام دھرائی ہوئی اسلیے تم قسم کھاؤ کہ یہ حال ہم کسی سے نہ کہینگے جب دھرم پت نے سو گند کھا کر پُر دین جی کا شوبھ چھڑایا تب اُنھوں نے ہاتھ منہ دھو کر دھنکھ بان اٹھا لیا اور رتھر ن مجوم میں لے گئے۔

ادھیائے ستتر - انا شری کرشن جی کا دو ارکا میں اور مارنارا جانشال کو

شکھ یو جی نے کہا کہ اسی راجا پر بھیت جو بدہنسی لوگ پُر دین جی کو بیہوش دیکھ کر اُداس ہو گئے تھے وہ لوگ پُر دین جی کا رتھر دیکھتے ہی ایسے غوٹس ہو گئے جیسے مُردے کے بدن میں جان آ جاوے اُسوقت پُر دین جی نے اپنے ساتھیوں کو دھیرج دے کر دھرم پت سے کہا کہ تم جلدی رتھر میرا دیوان کے پاس جہان وہ جد بنیوں کو مارنا ہے چلو جب یہ بات سنکر سار تھی نے رتھر پُر دین جی کا دیوان سنتری کے سامنے پہنچا دیا تب کرشن گمار نے لکار کر اُس سے کہا کہ تو اُدھر اُدھر غریبوں کو کیا مارتا ہے ہم سے اکر جدھر کر یہ بات سنتے ہی دیوان جد بنیوں سے لڑنا چھوڑ کر پُر دین جی پر بان چلانے لگا تب پُر دین جی نے چار تیرون سے چاروں گھوڑے اُسکے رتھر کے مار کر ایک تیر سے سار تھی کو مار ڈالا اور دوتیر سے دھو جا اور چھتر اور ایک تیر سے دھنکھ کاٹ کر تین تیرون سے دیوان کو مارا گیا اُسوقت ساہب جی بھی اس طرح نشان کی فوج کو مار کر گرانے لگے جس طرح کسان لوگ جو ارکا کھیت کاٹ گرانے ہیں ایسا جدھر ساہب اور پُر دین جی کا دیکھ کر بہت سار تھی راجا نشان کے بھاگ چلے تب بہت آدمی بھاگتے وقت سُندھ میں ڈوب کر

مر گئے جب اسی طرح ستائیس دن برابر اجاشال بُردن آدک سے لڑتا رہا تب جذبیون نے ایسی سام تھوڑو شور تانا اُسکی دیکو کر پسین
 کما کہ یہ کوئی بُرا شور ہو رہا جو اتنے دن ہمارے سامنے لڑائی میں ٹھہرا نہیں تو شری کرشن ہمارا راج کی کربا سے آج تک کوئی شور پیر
 پانچ دن سے زیادہ ہمارے سامنے نہیں لڑا ہے۔ اسی راج پر کھبت جب اسی طرح راجاشال مایا جتھہ کر کے جذبیون کو دُکھ دینے لگا
 تب اندر پرستھو میں شری کرشن جی نے کیا سُپنا دیکھا کہ دو راجا پڑی کو کسی نے جلا کر سُدر میں ڈبو دیا اور جذبی لوگ رن بھوم میں
 مرے پڑے ہیں تب اُنھوں نے راجا جتھہ شتر سے کہا کہ ہمارا راج بُرا سپنا دیکھنے سے مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کشیشال کے ساغھی دیت
 دو راجا پڑی میں جذبیون کو مار کر ناش کیا جاتے ہیں اگیا دو تو وہاں جا کر اُنکی درتھا کر دن راجا جتھہ شتر نے ہاتھ جوڑ کر نہ کیا کہ اسی
 ہمارے بھو مجھ کو آپ کا گناہا لانا نہیں ہے یہ بات کہتے ہی جب شیام اور بارہم رتھ پر بیٹھ کر دو راجا کو چلے تب شہر کے باہر آکر کیا دیکھا کہ ایک
 ہرنی بائیں طرف سے نکل گئی اور گناہا سامنے کھڑا ہوا سہرا پنا جھاڑتا ہے یہ دونوں اسگن دیکھتے ہی شری کرشن انتر جامی سب حال
 دو راجا کا جان کر سار تھی سے بولے کہ رتھ بلدی لے چلو۔

دو وا

ادارک رتھ مایو جی ہر کی اگیا یا سے | بان رُوپ دو جے دوس رن میں ہو چھے جھے

شیام سُدر نے جتھہ راجاشال کا دیکھ کر بھلاؤ جی سے کہ اسی بجائی تم دو راجا میں جا کر اجا اکر سین اور پر جا کی رتھا کر وین شال کو
 مار کر وہاں آؤنگا جب ریوتی رن یہ اگیا پار دو راجا کو گئے تب دیت سنگھارن بسد یونندن نے دارک سے کہا کہ جلدی میرا رتھ شال
 کے سامنے لے چل جیسے دارک ساغھی رتھ شیام سُدر کا دو راجاشال کے سامنے پہنچا ویسے راجاشال نے یکٹھہ ناتھ کے رتھ کی
 آدھو جا پہچان کر ایک سانگ دارک رتھوان پر چلائی تب کھچی پت نے ایک بان سے اُسکی سانگ کاٹ کر سُولہ بان ایسے مارے کہ بان
 راجاشال کا گھار کے چاک کی طرح گھومنے لگا اُسوقت شال نے ایک بھلا بڑے زور سے شیام سُدر پر چلایا تب دو راجا کا تھو اُسکو
 بھی اپنے بان سے کاٹ کر اس طرح بان مارنے لگے کہ راجاشال گھبرا گیا لیکن اُسے بھرتی کر کے ایسا بان شیام سُدر کے بائیں ہاتھ
 میں مارا کہ سانگ دھکھو اُنکے ہاتھ سے گر پڑا جب کہ اُسکے گرنے کی آواز تینوں لوگ میں ہو چھی تب دیونا اور جذبی لوگ ڈر ڈر اُداس
 ہو گئے اور راجاشال اگیا نے اپنی حیت سمجھ کر چلا کر کہا کہ اسی کرشن چندر تم رکنی کو جسکی سنگھی کشیشال میرے مترے ہوئی تھی
 زبردستی اٹھائے گئے اور راجا جتھہ شتر کی جگ میں تم نے کشیشال کو مار ڈالا جو تم دو گڑھی میرے سامنے کھڑے رہ کر بھال نہ جاؤ گے
 تو میں آج اپنے متر کا بدلاتم سے لونگا مجھ کو بھو ما ستر اور شنگھما ستر آدک دیت جنکو بل اور چل سے تم نے مار ڈالا تھا ست سبھنا یہ
 بات سنکر دیت سنگھارن بولے کہ اسی شال شور پیر لوگ اپنی بڑائی آپ نہیں کرتے سنسا میں اپنے جس گانے والے کو کوئی
 نہیں اچھا کہتا اسلئے جو کچھ بل رکھتے ہو وہ دکھلاؤ جسکی موت نزدیک آہو پختی ہو اُسکو بلی اور بڑی بات کہنے کا سچا نہیں
 رہتا جس طرح کشیشال مارا گیا اسی طرح تو بھی ایک ساعت میں مارا جائے گا ایسا کہ شیام سُدر نے ایک گد اشال
 کے سر پر اس زور سے ماری کہ خون اُسکے منہ سے گر کر بدن اُسکا کانپ اٹھا لیکن وہ انتر دھیان ہو کر مایا جتھہ کر کے
 آگ برسانے لگا تب بسد یونندن نے ایسے بان مارے کہ سب مایا جھوٹ کر راجاشال بوان سمیت پرستھو ہی پر گر پڑا جب
 پھر اُٹھ کر اُسے ایک گد اشیام سُدر پر چلائی تب کھچی پت نے وہ گد اکاٹ کر ایک گد اُسکے ایسی ماری کہ وہ بیوش ہو گیا

جب توڑی درین وہ ہوش میں آتا تب نتر کئے دوسے وہ اپنے کو دوت بنا کر سرد و زخمین دھول پیٹے پسینا بہتا ہوا شام سندر کے پاس آیا اور دو کو لولا کہ اسی ترچھون پت جگہ دیو کی تمھاری مائے بیچکر کہا ہے کہ راجاشال بسد یو تمھارے باپ کو مارنے کے واسطے پکڑ لے گیا ہے تم انکی خبر کیوں نہیں لیتے یہ بات دوت کی سنکر ایک ساعت بسد یونڈن نے شوج کر کے پھر بچا کر کیا کہ بلرام جی کے ساتھ جگہ کوئی دیوتا بھی نہیں جیت سکتا راجاشال بسد یو جی کو کس طرح پکڑے گیا ہوگا جسوقت شام سندر اس طرح کا شوج اور بچار کر رہے تھے اسی وقت راجاشال مایا روپی بسد یو بنا کر انکے ہاں پکڑے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے لے آئے تب مایا روپی بسد یو ترچھتا ہوا شام سندر سے رو کر لولا کہ اسی بیٹا ہم تکو پیدا اور پالیا اور چھانڈنے والا سنسار کا جانتے ہیں راجاشال تمھارے سامنے مجھے لاکر میرا پران لینا چاہتا ہے اسکے ماتھے جلد ہی چھڑاؤ یہ بڑے شرم کی بات سمجھنا چاہیے کہ جو میں تم ایسا ترچھون پت بیٹا رکھتا ہوں گا تو میں جسوقت مایا روپی بسد یو اس طرح بلا پ کر رہا تھا اسی وقت شال نے لاکھا کر شام سندر سے کہا کہ دیکھو ہم تمھارے سامنے بسد یو کو پکڑ لاکر آ رہے ہیں تکو بل ہو تو چھڑاؤ ایسا لاکھا راجاشال نے مایا روپی بسد یو کا ستر تلوایسے کاٹ کر چھٹی کی نوک پر رکھا ایسا اور سب لوگوں کو دکھا کر لولا کہ اسی شری کرشن تم نے دیکھا جس طرح میں نے تمھارے باپ کو مار ڈالا اسی طرح سب جلد بیٹوں کو مار کر سندر میں ڈال دوں گا یہ حال دیکھ کر شام سندر کو ایک ساعت سوچنا آگئی پھر ٹھون نے دھیان دھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ مایا روپی بسد یو جو اتنی کتھا سن کر شکلہ یو جی بڑے کہ اسی راجا جسوقت مایا روپی دوت نے اکر دیو کی جی کا سندھیا کہا اور شال نے مایا روپی بسد یو کا سر کاٹ لیا اسوقت کچھی پت کو کچھ سندھیا ہوا تھا یہ حال سنکر کھینشور اور گیانی لوگ ایسا کہتے ہیں کہ جن پریشور کا نام لینے سے سندھیا چھوٹ کر سن شد ہو جاتا ہے انکے کا سون میں سندھیا کرنا نہ چاہیے۔

چوپالی

جو پرچھو کیوں برجم کہا دین	کہہ کارن اتو بھرم پا دین	جگ میں سنگم دیہہ دھرائے	تہہ کارن اتو بھرم پائے
دوہا	ماکھن پرچھو جگہ وان کو کہہ ہون کچھ بھرم نانہ	تدپ یہ لیللا کر سی جان لیو سن مانہ	

جب شام سندر نے سمجھا کہ شال نے مایا روپی بسد یو بنا کر سکر کا ماہر تپنج فنیہ سنگم اپنا بجا کر بڑے کرودھتے اپنا توڑے کیلئے سچے دوڑایا اور ایک گدا ایسی ماری کہ ہوان راجاشال کا سونکڑے ہو کر سندر میں گر پڑا اسوقت شال نے ہوان پر سے گود کر ایک گدا بسد یونڈن پر چلائی تب دیت سنگھارن نے اپنی گدا سے اسکی گدا توڑ ڈالی۔

چوپالی

سوئی گدا بھرم بھاری	کیتک بارشال پر ماری		
دوہا			
وا کو بل کیسے کہا جگہ کہ سے ات گھور	شری ماکھن پرچھو کی گدا چھین میں ڈالی توڑ		

جب اسی طرح راجاشال دیر تک دوڑا کا نام سے گدا بھرم کرنا مانتا تب بزدل بہاری نے بان سے گدا توڑ اسکے کاٹ کر گدا سمیت گرا دیے اور سدرشن چکر مار کر اس طرح سر کاٹ لیا جس طرح زندر نے برتر اشریت کو مارا تھا جب شال کے دھرتے ایک جوت نکل کر شری کرشن کے بلکٹے ماتھے کے ٹھون میں ساگئی تب دیوتوں نے مزار راجاشال کا دیکھ کر خوشی کا نفاہہ بجا یا اور شری کرشن جی پر پھول برسائے۔

ادھیائے اختر
 آثار اجانت بکرا اور بدورتھو دونوں بھائیوں کا شری کرشن جی سے رُنے کے واسطے

تھیکہ یو جی نے کہا کہ اگر آجا پر بھت جس طرح ذت بکرا اور بدورتھو دونوں بھائی ششپالی کے مارے گئے تھے وہ حال کہتے ہیں کہ سنو کہ جس دن راجا ششپالی راجا جہ شہر کی جگہ میں مارا گیا اسی دن وہ دونوں بھائی شری کرشن جی سے ششپالی اپنے بھائی کا بدلہ لینے کے واسطے آجا کرتے تھے جب کہ انھوں نے سنا کہ راجا ششپالی ہمارے بھائی کا ستر دو را کا میں جا کر ڈرنا کرتا ہے تو ان دونوں نے بھی بہت فوج ساتھ لے کر دو را کا پڑی پڑھنے کے واسطے چڑھائی کی۔

دو ما | کج تعمیریدل ترنگ کی سین لیے پنج ساتر | طے دو را کا اور کو سب اسرن کے ناتھ

شہ یام شندر راجا ششپالی کو مار کر اسی تک دو را کا پڑی میں نہیں پہنچے تھے کہ اسی وقت ذت بکرا اور بدورتھو دونوں بھائی اپنی فوج سمیت وہاں پہنچے اور مرنی منور کو گیر لیا جب اُنکو دیکھا سب جڈبسی گھبرا گئے تب ذت بکرا سدیو کے سامنے جا کر اجمان سے بولا کہ تمہارے میرے بھائی اور ستر کو مارا ہے اس لیے آج تمکو جڈبسیوں سمیت جم پڑی میں بھجلا کر اُنکا بدلہ لانا چاہیے تم اپنا تھیاریا میرے اور چلاؤ مجھے سے میں تمکو ماروں گا جس میں تمکو یہ اہلا کمانہ رہ جائے کہ میں نے ذت بکرا پر تھیاریا نہیں چلا یا تم نے بڑے بڑے شہر پر جڈبسیوں میں مارے ہیں لیکن آج میرے ماتھے سے جینے بھجکر تمکو گر جانا مشکل ہے۔

اچھالی

گنت سنو موہن گویالا	دھن بھرتا میروششپالا	جہ کے بیر کاج بیان ایون	درشن ہمار ج کے پایون
جا کو درس ہمارو ہونی	بھو ساگر سے اترے سونی	اب موکو پنڈتا کچھ ناہین	دوہون بھانت زچہ سہاہین
	جو میں مروں ہمارے ماتھا	ہو بیون سرگ لوک کونا ماتھا	

دو ما | اور جو تمکو مار کر جیت رہوں جگ مانہ | تو را جن کو راج ہون یا میں سستے نانہ

جب اس طرح بہت باتیں لکھ کر ذت بکرا نے ایک گدا شری کرشن جی پر چلائی تب دیت سنگھارن اپنی گدا سے اُسکی گدا اُڑا کر بولے کہ اے ذت بکرا جتنا زور تیرے بدن میں تھا وہ سب تو نے گدا چلا کر پورا کیا اب ہوشیار ہو میری باری ہے یہ لکھ کر دو را کا ناتھ نے کو موہنی نام گدا اپنی اس جلدی سے ذت بکرا کی چھاتی پر ماری کہ وہ خون نہو سے ڈال کر اسی وقت مر گیا۔

دو ما | پر ان جوت ورا کی نکس چرمی سورگ کی چھا | پیر سمان آدے کے ماکن پر بھو مکھ مانہ

یہ حال دیکھ کر بدورتھو ذت بکرا بھائی دھالی تلوار لیے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے آیا تب بھی پتہ نہ آسکا سر سدرشن چوکے کاٹ کر گٹ اور گندل سمیت زمین پر گر دیا جب کہ اُن دونوں کے مرنے ہی سب فوج اُنکی بھاگ گئی تب تیونوں لوک میں خوشی ہو کر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور دُند بھی بجا کر سب دیوتا اور کھلیشور استن کر کے کہے کہ بولے کہ اے دیوتا ناتھ آپ کی لیلہ اپرم پار ہو کوئی اسکا حمید جان نہیں سکتا ہے جو اور بھی آپ کے دو را پالک سنگا دک کے شاپ دینے سے پہلے ہر نیایش اور ہر کشتب اور دوسری مرتبہ راون اور کبھو کرن ہوئے اور تیسری جنم میں ششپالی اور ذت بکرا ہوئے اور شتر بھاؤ سے آپ کا جنم اور اسرن کرتے تھے آپ نے اُنکا ڈھار کرنے کے واسطے تین مرتبہ سرگن اور مار لیا اور اپنے ماتھے سے اُنکو مار کر کھسکا۔

لیکن میں مجید یا ایسا دین دیاں اور اپنے بھکت کی رچا کرنے والا دوسرا کون ہو گا جب سب دیوتا یہ اہنت کر کے شری کرشن جی کو ڈنڈوت کرنے کے بعد اپنے اپنے لوک کو چلے گئے تب بربندن بہاری بھکت ہتکاری بنے جیسے گھائل اور مرے ہوئے جذبہ بیون کو امرت رُوپی دہشت سے دیکھا ویسے مرے ہوئے جی کر گھائل لوگ اچھے ہو گئے جب یہ ہما بلیکنٹا نامہ کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُنکا جس گانے لگے تب بھی پت سب جذبہ بیون کو ساتھ لے کر آند پُور تک ذند بھی بجاتے ہوئے دو در کا میں آئے اور راجا شان ویر کا جو مال کوٹ لائے تھے وہ سب اُگر سین کو دیا اُنکو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑوں نے خوش ہو کر اپنے اپنے گھر ننگلا چار منیا اور بلیکنٹا نامہ کی اگیا سے بشو کر مانے اُن سب سکانون کو جو دیتوں نے توڑ ڈراے تھے ساعت بھر میں جیون کے تیون بنا دیے اور شری کرشن جی نے اسی دن سے چھڑھ کرنا چھوڑ کر یہ پرتگیا کی کہ اب میں ہتھیار نہ پکڑوں گا اتنی کتاہنا کر شکد بوجی ہوئے کہ اسی راجا محبوب جب پکڑن بعد راجا چھہ شتر آدک پانڈوون اور رُجو دھن آدک کو روون سے مہا بھارت کی تیاری ہوئی تب شیام سُندر راجا اُگر سین سے یہ حال نکر بلراج جی سے بولے کہ اسی بجائی اس مہا بھارت میں مجھ کو کیا کرنا چاہیے یہ بات سُندر بلراج جی نے من میں بچا کر کیا۔ کہ شیام سُندر پانڈوون کی اچھا پُورن کرنے کے واسطے مہا بھارت کرنا چاہتے ہیں میں دہان رہ کر رُجو دھن اپنے چیلے کی سہا بتا کر ونگا تو شیام سُندر رُمانینگے اور شیام سُندر کا حکم ماننے میں رُجو دھن بُرانے گا اسلئے ہستنا پُورنجا تیر تو جاتا کرنے چلا جاؤنگا آگے جو اچھا بلیکنٹا نامہ کی ہوگی وہ کرنیگے یہ بات بچا کر ریوتی رس نے شری کرشن جی سے خبر کیا کہ اسی ہمارا ج آپ ہستنا پُور جا کر بھیا اُچت ہو دیا کیجیے میں بھی تیر تو جاتا کرتے ہوئے دہان آہو پونچونگا یہ بات سُندر شری کرشن جی نے مہا بھارت کرنے کی اچھا سے بلراج جی کو روکنا اُچت نہیں جانا جب بسد پونڈن کر چھتیر میں جہان اٹھا رہا اچھو ہنی دل مہا بھارت کرنے کے واسطے اکٹھا ہوا تھا گئے تب بلراج جی بھی پر جاس چھتیر اور جہنا آدک بہت تیر تھون میں اسنان اور دان اور جہا تر کرتے ہوئے نیم کھار شتر کو میں پھونچے دہان پر انھوں نے کیا دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے رکھیشور اور منیشور اکٹھا ہو کر جگ کر رہے ہیں اور دوسری جگہ روم ہر کین سُوت پور انک چیلہ بیدیا س جی کا سنگھاسن پر بیٹھا ہوا سونکا دیکھ رکھیشورون کو کتاہنا سار نا ہر بلراج جی کو دیکھتے ہی سونکا دیکھ سب رکھیشور اور سہمان کرنے کے واسطے اُٹھ کھڑے ہوئے لیکن روم ہر کین بیدیا کے اچھان سے نہیں اُٹھا تب ریوتی رس نے گُردھ کر کے بولے کہ اس سُور کو کس نے بیاس گدی دی ہے ہر کتاہنا پانچے کے واسطے ایسا بھکت اور گہمانی چاہیے جسکو تو برا اورا ہنکارنا تو آپ رکھیشور لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ پور انک بیدیا پنے پر جی ہتیا تر کے موافق نہ چل کر اچھان کے نشہ میں اندھا ہو رہا ہے جس طرح کلجگ کے رہا ہیں دوسروں کو اپدیش دے کر آپ مہا جاد کے موافق نہیں چلتے اسی طرح یہ کام اور گُردھ اور کو ہوا اور وہ کے بس ہو کر چھوٹے بڑوں کو نہیں پہچانتا اور ہمارا اوتار کیوں ادھری کپالیوں کے مارنے کے واسطے ہوا ہے اسلئے جو کوئی ہمارے سامنے کمارگ پر چلتا ہے اُسکا پر ادھ ہم جہا نہیں کر سکتے ایسا کھل کر شیش اوتار نے ایک گنا منتر پڑھ کر رو دھ سے اُس پور انک کی طرف پھینکا تب اُس گنا کے لگتے ہی اُسکا سر کٹ کر گر پڑا یہ حال دیکھتے ہی سونک آدک رکھیشورون نے چلا کر بلیجھد جی سے کہا کہ ہمارا ج یہ سُوت ہر چر تر سنا کر اپنے اور سننے والوں کو تار تھو کتاہنا اُسکو بیاس گدی پر پٹھے ہوئے آپ نے مار ڈالا اچھا نہیں کیا ہم لوگ جانتے ہیں کہ آپ نے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے لیکن اُسکو جو رہا ہیں اور پش سے پیدا ہوا ہے اور ہمارا ہی اگیا سے بیاس گدی پر بیٹھا تھا

آپ نے جو مار ڈالا اس سے آپ کو برہم ہتھیالگی اب آپ کو پریشیت کرنا چاہیے جو آپ ایسا کر نیکی تو دوسرا کوئی برہم ہتھیاسے کسوتے
 ڈرے گا اور شاستر میں جو ادیش جھکوان کی سانس ہر برہمنوں کو بہت اتم لکھا ہے دیکھیے جبکہ شیام سندر آپ کے چوتھے بھائی
 پر برہم پریشور کو جو رکھیشور نے بنا دیا وہ لات ماری تھی تب انھوں نے رکھیشور کا پاتھون اپنے ہاتھ سے دبا کر کہا تھا کہ میرے کھور
 ہر دے سے آپ کے گول حروف میں جو تھی ہوگی اس سے براہمن کی بدوی بڑی سمجھنا چاہیے یہ گیان ربوئی بات سنکر بلرام جی کا روم
 نشانت ہوا تب انھوں نے رکھیشوروں سے کہا کہ ہمارا ج آپ لوگ سمجھتے ہیں مجھ سے ایراد ہوا جو میں نے کر دیا پس ہو کر براہمن کو
 مار ڈالا آپ کوئی پریشیت اسکا تلبائے تھیان میرا بدن شدہ ہو جاے اور اگر کوئی عیا اس سوت کے ہو تو تلبائے میں اسکو
 بیاس گدی بڑھیاں دوں۔

دوما	ہم ہون کو دو کھن لگے جو کھیر کرین انیت	اور ن کو کیسے کہا کھن کرم کی ریت	
<p>یہ سنکر رکھیشور بولے کہ تیرخون کے انسان کرنے سے تمہارا پاپ چھوٹ جائے گا جب سونک آدک نے اکثر ناما نام روم ہر کھن کے بیسے کو دمان بھیجا تب بلدیو جی نے اسکو اسکے باب کی جگہ بیاس گدی پر بیٹھا کہ یہ بردان دیا کہ تجھ کو بنا پڑھے سب بتدیا یا دہو جائے یہ بات ربوئی زن کے منہ سے نکلی ویسے سوت کے شبے کو چھوٹا سترا اور شمار جو پڑان بنا پڑھے یا دہو گئے تب وہ بیاس گدی پر بیٹھا کہتا پانچنے لکھا یہ ہمارا بلرام جی کی دیکھتے ہی سب رکھیشور خوش ہو کر بولے کہ ہمارا ج آپ کی دیا سے سوت کے مرنے کا سوج تو چھوٹ گیا لیکن بول دیت بندر روپ سے جو پڑنا سی اور اناوس اور داداشی کو آکر ہمارے جگ اور ہوم میں پیپ اور لٹو اور پٹی عینک تیار کر اس سے ہم لوگ بڑا دکھ پاتے ہیں اب تیر بھائیوں پر دیاں ہو کر اس بندر کو مار ڈالیے تو ہم لوگ بڑی ہو کر جگ اور ہوم کیا رین یہ بات سنکر بلرام جی بولے کہ بہت اچھا ہم اسکو مار کر تمہارا دکھ خیرا دینگے۔</p>			

ادھیاسے اناسی۔ مارنا بلرام جی کا بلوئی نام دیت بندر روپ کو

شکر دیو جی بولے کہ اور ابا چھت ریوئی زن لے رکھیشوروں کے کھنے سے بلوں دیت کو مارنے کے واسطے کئی دن تک نیلکھا ترسٹرا
 میں تو اس کیا جب پورناشی کے دن بڑی اندھی چل کر پانی اور لٹو اور پیپ برسنے لگا اسوقت رکھیشوروں نے بلرام جی سے کہا کہ
 اور ہمارا ج یہ سب تجھن اس بندر کے آنے کے ہیں یہ بات سنکر بلدیو جی نے تل اور واصل اپنے ہتھیار کو یاد کیا ویسے سے دو لوانے
 پاس آہوئے تب وہ بندر روپ دیت کا لارنگ پہاڑ ایسا لہسا اور جو تیرت تیرت دیت لال الی امین ڈراونی صورت بنائے
 ترشوں ہاتھ میں لیے بادل کی طرح گرجتا ہوا دمان آیا تب بلدیو جی اپنا تل اور واصل لے کر اسکی طرف چلے۔

دوما	آن ہون راہد دیکر کے جان بیوسن مانند	ان سان جو دھالی تھون لوک میں ناتہ	
<p>جب اس بندر نے بلرام جی کو اپنے سے زیادہ زبردست دیکھا تب وہ منتر کے زور سے انتر دھیان ہو کر تل اور واصل برسانے لگا یہ حال دیکھتے ہی ربوئی زن نے اس بندر کو تل کی نوک سے اٹھا کر زمین پر ٹپک دیا اور ایک موشل اسکے سر پر ایسا مارا کہ پران اسکا تل گیا اس دیت کا فرنا دیکر سب رکھیشور اس طرح خوش ہو گئے کہ جس طرح برتر ہر دیت کے مرنے سے دیوتا خوش ہوتے تھے اور اسی وقت رکھیشوروں نے ربوئی زن کو اشیر باد سے کر ایسے خوشی دار مہولوں کی مالا گلے میں پنا دی جسکے چھول کبھی نہ کھلا دین اور دیوتوں نے بلدیو جی پر چھول برساکر ڈند بھی سجائی۔</p>			

بھائی تم نے کبھی اپنی مایا پھیلائی جو تے آدمی مہا بھارت میں تمہارے سامنے مارے گئے اور دُسا سن کی بھجائو گھاڑ کر ڈر جو دن کی جاگم توڑ ڈالی یہ دھرم جدھر کی بات نہیں ہے کہ کوئی زبردست آدمی کسی کا ہاتھ لگا کر ڈالے اور کھینچے گد اچلا دے دھرم جدھر میں ایک ایک آدمی اپنے برابر دالے کو لگا کر ڈالنا ہے یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ اسی بھائی تم نہیں جانتے کہ کور دلوگ بڑے اچھے اور پانی میں اُنکا حال کچھ کہا نہیں جاتا دیکھو پہلے ڈر جو دن نے دُسا سن اور شکنی کے کہنے سے کپت کا جو اکیل کر سب مال اور دیش راجا جدھر شتر آدک کا جیت لیا اور انکو تھو برس بن باس دیا پھر دُسا سن نے سر کے بال بکڑ کر دروید ہی کو راج سبھامین لاکر سنگی کرنا جانا جسوقت ڈر جو دن نے دروید ہی اسی پت بڑا کو اپنی جاگم پڑھنے کے واسطے کہا تھا اسی وقت محیم سین نے سوگند لکھا کہ یہ بڑیگیالی تھی کہ دُسا سن کی بھجائو گھاڑ کر ڈر جو دن کی جاگم اپنی گد اسے ٹوڑو نکا وہی بڑیگیالی اپنی محیم سین نے پوری کی اسکے سوا سے اور جو جو پاپ اور دھرم کو روون نے جدھر شتر آدک سے کئے ہیں اُسکا حال کہاں تک تم سے کون یہ مہا بھارت کی آگ جو جل رہی ہے کسی طرح نہیں بچ سکتی تم اس بات کا سوچ کچھ مت کرو جب بلد اوجی نے یہ بات شری کرشن جی کے منہ سے سُنی تب اچھا اُنکی اسی طرح جان کر گھمیر سے دوڑا کاپری میں چلے آئے اور وہاں سے ریونی اپنی استری اور کئی جدبھیون کو ساتھ لے کر پھر ہینکمار شتر کو میں اس اچھا سے گئے کہ جس میں برہم ہینیا کا پاپ بد تیر تم اسنان کرنے سے چھوٹ گیا تھا وہ رکھیشور دن آدک کو دکھلا آدین جیسے سونک آدک رکھیشور دن نے بلد اوجی کو دیکھا ویسے بہت خوشی سے اشیر باد سے کہ کہا کہ تمہاری برہم ہینیا چھوٹ گئی جب یہ بات بلد اوجی نے سُنی تب بڑی خوشی سے وہاں اسنان اور دان اور جگ آدک شتر کو کم کیا اور رکھیشور دن کو گیان پیش دے کر جدبھیون سمیت دوڑا کاپری میں چلے آئے اور اپنے ذات بھائیون کا سنان کیا۔

دو ما

ارام کتھا پادون سدا کے سنے جو کو ہے تاکو شری بھگوان سُون پریم پریت ات ہے

ادھیائے اسی۔ کتھا سدا ما براہمن کی

راجا پر بھیت نے اتنی کتھا سنکر شکر بوجی سے بڑی کیا کہ اے ہمارا ج آپ مجھے بولے کہ پریشور کی کتھا اور لیلہ سنکر اسکو سنتو کہو ہوا ہوگا لیکن میرا سن ابھی تک ہر کتھا سننے سے نہیں بھراس سنگ بنا بھاگ کے نہیں ملتا اس سے میں جانتا ہوں کہ میرے پھیلے جنم کا جن سما ہے جو جو میں نے انت سے لنگا کنارے آکر آپ کا دشمن پایا جس جگہ پریشور کی کتھا ہو کر ست سنگ رہتا ہے وہاں پر دیوتا لوگ سُورگ سے آتے ہیں دیکھیے جو نار دُن دن رات پرتے ہر کہیں نہیں ٹھہرتے وہ بھی ست سنگ میں آکر بیٹھے ہیں میرے پتروں نے اپنے کرم کے انسا رکھینے سے بھی اچھا استمان پایا ہوگا لیکن آپ کے نکمار بند سے جو میں نے شری مدعا گوت سُنی ہے اس سے میرے پتر لوگ اچھے سے اچھا استمان اپنے رہنے کے واسطے پاؤنگے جس آدمی کے منہ سے پریشور کا نام نہیں نکلتا اُسکو جانور سے بھی بدتر سمجھا جاوے جو کان کتھا اور سنت بھگوان کی نہیں سُنتا وہ کان بھجو اور سانپ کے بل کے برابر ہے جو سر ہر مند اور دیوا استمان اور سادھ اور براہمن کے سامنے ڈنڈوت نہیں کرتا وہ سر بدن پر بوجھ کے برابر ہے اور جو انکو شیا م سندر کا دشمن پرکٹ یا دھیان میں نہیں کرتی وہ انکو مور پکھ کے برابر ہے جو کہ ہستو بکینڈھنا تھا کا پریم رکھکر اپنے برن کا دھرم کرتے ہیں اُنکو جوگی اور سنیا سی اور پر مہنس سے اتم جانتا جا ہے اس لیے آدمی کو اچیت ہے

کہ آدمی کا تہ پا کر ہرگز نہیں اور سب سنگ میں اپنا جہم بناوے اور شکہ بوجی مہراج آپ کے اوپر بھگوان کی بڑی کرپاہی اسیلے چاہتا ہوں کہ بھگو کچھ اور ہرچہڑ سنائیے شکہ بوجی بڑے کہ اور اجا تیری بددھن ہی جو تو ہر کتھانے سے اتنی پریت رکھتا ہے۔

دو ما

اجو یا بددھت دے سنے ہرگی کتھانہ ان

اور اجا پر بھیت اب ہم کتھانہ اما براہین کی جسکا در در شری کرشن دور کا نام تو نے چھڑا کر اسکو کبیر دیوتا کے برابر درجہ دیا جاندر کے سمان سکھ دیا تھا کتھے ہیں سنو کہ دکن طرف در در دیش میں بدر بوز نام ایک شہر تھا وہاں کے راجا اور رجا اپنے کرم اور دھم سے رہ رہ سادہ اور براہین کی سیوا کیا کرتے تھے اسی شہر میں سدا نام براہین پیدا اور سنا ستر پڑھا ہوا شری کرشن جی کا گرجائی رہ کر اس غریبی سے اپنا جہم کاٹتا تھا کہ اسکو تہ بھر کبیرا اور پت بھر بھون نہ لے کبھی کبھی اپاس ہو جاتا تھا تپ سبھی وہ من اپنا بکت رکھ کر آتھوں پہ خوش رہتا تھا اور سنیلا اسکی استری جی بھون اور کپڑے کا ڈکھ پانے پر بھی پریم پوریک اپنے پت کی سیوا کرتی تھی اور وہ دونوں استری پش سنساری سکھ پانے کے برابر بھگوان دن رات اسمرن اور دھیان پیشہور کا کیا کرتے تھے اور بنا مانے جو کچھ ملتا تھا اسکو کھا کر خوش رہتے تھے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ سدا اما براہین کو اسکی استری اور چاروں بیون سمیت دوا پاس ہو گئے جب تیسرے دن دوڑ کے بھوک سے بہت بیا کھل ہو کر رونے لگے اور سنیلا سے بیون کا ڈکھ نہیں دیکھا گیا تب اسنے ڈرتی اور کھلتی ہوئی اپنے سوامی سے ماتھو جڑ کر کہا کہ مہراج میں نے سنا ہے کہ غری کرشن جی کبھی پت تمہارے مترا اور گرجھائی ہیں اور انھوں نے کیوں براہینوں کی رتھا کرنے اور بھگوان کا ڈکھ چھڑانے کے لیے اوار لیا ہے تم انکے پاس کیوں نہیں جاتے جس میں تمہارا سب ڈکھ اور در در چھوٹ جائے نگو کہ ہمتو براہین سمکھو وہ اتنا روپیہ دینگے کہ چھڑو کچھ سنساری اچھا نہ رہے گی یہ سنکر سدا مانے کہا کہ اسی پیاری تیرا گیان کہان جاتا رہا جو بھگوان اتنی ترشنا یعنی ہوس پیدا ہوئی براہینوں کو لای کر آنا اچھا نہو کہ ترشنا رکھنے میں برہم تیج جاتا رہتا ہے جس طرح تین پن میں سے بیت گئے اسی طرح جو تمہا پن ہی پیشہور کی دیا سمیت جائے گا اگر اسوقت لای کر کے وہاں جاؤں اور کہیں راہ میں بڑھاپے کے مارے گر پڑوں تو سنساری لوگ کہینگے کہ سدا مانے بڑھوتی سے لای میں آکر اپنا ہاتھ پانوں توڑا یہ بات سنکر سنیلا بولی کہ اسی ہمارے بھون میں آپ کو لای کی راہ سے وہاں جانے کو نہیں کہتی بلکہ اسواسطے کہتی ہوں کہ مہاتما اور بڑے لوگوں کا درشن کرنے سے سب ڈکھ چھوٹ کر سکھ ملتا ہے شری کرشن ترلوکی ماتھو براہینوں پر بڑی دیا رکھتے ہیں وہاں جانے سے تمکو اسواسطے سکھ کے ڈکھ نہوگا۔

دو ما

تمہ کارن پتی کرت پت دے سنے کنت

ان پر کیوں نہیں جات ہو چکی کرانت

یہ سنکر سدا مانے کہا کہ اسی پران پیاری سح ہر کہ میں شری کرشن جی سے مترا اور جان پہچان رکھ کر اپنے کو انکا سیوک سمجھتا ہوں لیکن جب میں انکے پاس بھیت کرنے کے واسطے جاؤنگا تب وہ بھگو کنگال جان کر درب آدک سنساری سکھ کرنے کے واسطے دینگے اسیلے میرے نزدیک ان تر بھون پت سے جو آرمو دھم کام تم کو کش چاروں پدارتھ کے دینے والے ہیں درب آدک جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا لینا اچت نہیں ہے کہ اسواسطے کہ جب انکی دیا سے مجھے روپیہ ملے گا تب مجھ سے دھیان اور اسمرن انکا جیسا غریبی میں بن بڑا ہے ویسا روپیہ پانے سے نہیں ہو سکے گا اور سنساری سکھ میں پت جانے سے پر لوک کا سوچ بھول جا سے گا

کاجا نکالا اور انکا چرن دھونے کے واسطے رکھی جی سے پانی مانگا اور سدانا سے ٹولے۔

کبوت

کاسہ بیال بوائے سے یک کٹناک جال کرے جن جوئے
 دیکر سدانا کی دین دسا کرنا کرے کر نامی روئے
 ہائے سکھاؤ کو پائے ہاتھ لگے اور نئے دن ٹھوٹے
 پانی پر ات کو ہاتھ چھو نہیں نین کے بل سے یک دھوئے

پانوں دھونے وقت سدانا مارے شرم کے جیون جیون پانوں اپنا سمیت لیتے تھے تیون تیون بلکتے ہاتھ سر بہت دیاں ہو کر ہے
 ہاتھ سے جرن دھونے تھے یہ بات دیکھ کر کئی آدمی اٹھوں پٹ رانیان چاہتی تھیں کہ سدانا کی سیوا ہم لوگ اپنے ہاتھ سے کریں
 جس میں ہمارے پران پت کو محنت نہ پڑے لیکن ترہیوں بہت تھے یہ بات نہ مان کر اپنے ہاتھ سے سدانا کے بدن پر چند لٹکایا
 اور دیوتا کے برابر ہر پور باب اسکی پوجا کی اور چھتیس پرکار کے جن کھلا کر پان اور لاجی دست کر کے لٹکا کر پھولوں کا گڑا لٹکوا پنا یا
 اور رکھی آدمی اٹھوں پٹ رانیوں سے کہا کہ تم لوگ جتنی سیوا نہ ادا ہمارے متری پریم سے کرو گی اتنا ہم تم لوگوں سے خوش ہونگے جتنی
 رکھی جی سدانا پر خور ہلا نہ لیکن اس وقت دیوتاؤں نے ایسے بوائوں پر یہ حال دیکھ کر سدانا کے بھاگ کی ڈرائی کرنے لگے۔

دو ما | یاد ہر پور پوج کے ماگن پر پھو جدراسے | کشل حصیم پوجین لگے ادرت بین سنا سے

اتنی کتھا سنا کر شیکہ پوجی کہے کہ اسی را جا پر جیت یہ پروردہ تھے ہی رکھی اور پت بجا آدمی سب ہسریان دور کا ہاتھ کی اور سب
 جلد ہی جو وہاں رہتے تھے سب مان کر گئے لگے کہ دیکھو روپ ورنے اور وہی ورنے کا سب کوئی آدر کرنا ہی اس دردی پورھے ہر جہن نے
 پچھلے جنم میں یہ معلوم کون کیا بھاری تب کیا تھا اور کیا گن بہین ہر اسی کہ جس سے ترہیوں بت اپنے ہاتھ سے آتی سیوا اسکی کرتے ہیں۔

چوبالی | یاہ کرشن پوجت ہیں بیسے | سچ مریٹن مات ہیں بیسے

دو ما | یہ برج سنکا وہین بارٹھ نار د آہ | یا شو گوری ماتھ ہیں ہر پوجت ہیں جاہ

اس وقت سب بھاما جو بڑی بونے والی تھی دوسری استریوں سے کہنے لگی کہ شیا م سندر ہم لوگوں کے ساتھ بھان بھری بائین کیا
 کرتے تھے اب انکے متروک دیکھو کہ جسے تمام عمر نہا کیر اپنے بن بھی نہیں دیکھا پرنے کا کیا ڈر ہے نہ معلوم یہ برہمن دیوتا کس دیس میں
 رہتے ہیں جیسا کہ در د چھار ہا ہی لیکن اسکو ڈرا بھالمان سمجھا جا ہے جسے بلکتے ہاتھ کو ایسا بس میں کر لیا ہے پہلے میں نے سنا اور تیرو
 انکی ماما اور تیا کے گویا پرنے کا حال سنا تھا اور آپ وہی اور ماگن جڑا کر کھایا کرتے تھے اب انکے متروک دیکھو کسے لٹھوں ہوا
 کہ وہ سب بائین سح ہیں جب سدانا نے ایسی کرپا شیا م سندر کی اپنے اوپر دیکھی تب اسنے اپنے من میں سمجھا کہ شری کرشن جی
 نے مجھ کو نہیں پہچانا کسی دوسرے کے دھوکے سے میری ٹہل اور سو کرتے ہیں میں اس لائق نہیں ہوں شری کرشن
 اشرطہ می نے ترت یہ حال جان کر سدانا کے من کا سند یہ ڈر کرنے کے واسطے کہا کہ اسی متروک کو یاد ہو گا کہ جب ہم ادرت
 دونوں آدمی ایک ساتھ سائید ہیں گرو کے یہاں پڑھتے تھے اور انھیں دنوں تمہارا بواہ ہوا تھا بتلاؤ ہماری پوجا جانی
 اچھی طرح ہو اور تم راہ میں خیر صلاح سے بیان آئے ہو کہ تمہارے دیکھنے کی بڑی لالسا لگی تھی تم نے بڑی دیا کی جو اپنے
 چرنوں سے ہمارا گھ پوڑ کر کے درشن دیا ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم ان دنوں ہی اپنا من برکت رکھتے تھے اب بتاؤ
 کس طرح بیستی ہو دیکھو جس طرح سولہ ہزار ایک سو اٹھ ہسریان رہنے پر بھی میں کسی کے ادھین نہیں رہتا اسی طرح گیانی لوگ

سنسار میں رہ کر ایسا من برکت رکھتے ہیں۔

دوہا | شکل نسبت سنسار کی کہوں استغنا نہ | اتہ کارن گیانی پریش چیت نہ دعت دن مانہ
 اس سدا جیسی پریت اور دیا سے سائز میں گروہا نما پریش نے سب بدیا ہکو پر جانی ہی آہین سے ایک اچھڑھنے کے بدیم خام
 اسے ارن نہیں ہو سکتے جو کوئی گرو کو پریشور کے برابر جان کر سیوا کرتا ہو جتنا ہم اس سے خوش ہوتے ہیں اتنا جگ اور پ اور دان
 کرنے والوں سے خوش نہیں ہوتے۔

دوہا | اگر سیوا اور لہو مہایت دے کر ہے جو کو ہے | جو من میں آجھا کرے سو سب یون ہو ہے
 اس سدا ماتم نے ہی پڑھنے لکھنے میں ہماری بہت سہا پنا کی تھی اور ہمارے بدلے گرو کی سیوا کرتے تھے اور یہ بات تکو یاں ہوئی
 جب ایک دن گرو کی استری نے ہمیں اور تھین جنگل میں لکڑی لانے کے واسطے بھیجا تھا تب تم نے ہمارے بدلے ہی لکڑی توڑ کر لیا تھا
 کہ تمہارے ماتم کو مل ہیں لکڑی توڑنے میں دکھ ہو گا جب لکڑی کا بوجھ سر پر رکھ کر دو دن آدمی گھر کو چلے تب رسی آندھی مل کر پانی
 برسے گا کہ دس قدم راہ چلنا مشکل تھا۔

دوہا | یون جھک کر ہے بیگ سون سیت بھو دکھ رہے | کاٹھو بھار سنگ دھرے ہکو لیو چھپاے
 بہت بھانت رہھا کر ہی آپ رہے دکھ مانو | تھری پریت انت ہر ارن ہوت ہم نامہ

جب ہم اور تم آندھی چلنے پانی برسنے سے گرنک نہیں ہو چکر اب کو جنگل میں رہ گئے تب گرو جی اپنی استری پر بہت گرو دھ کر کے
 پرات سے ہم دونوں کو جنگل میں دھونڈھنے آئے اور یہاں کل ہو کر ہمارا اور تمہارا نام پکار کر کہنے لگے کہ تم لوگ جمان ہو دو اب سے تو جو زمین ہکو
 دھیرج ہو نہیں تو تمہارے سوچ میں میرا ران کلا جا ہتا ہو جبکہ گرو جی روتے اور چلتے ہوئے ہمارے پاس پہنچے اور ہکو سردی سے کہتے
 دیکھا تب دوڑ کر ہم سے اٹھا لیا اور سرد اور سرد ہمارا چوم کر پوئے کہ تم لوگوں نے اپنی سیوا سے ہکو خوش کیا اسلئے ہم تمکو آشیر باد دیتے ہیں کہ
 سب بدیا تکو یاں ہو کر کہیں نہ روتے اور گرو کے چروان میں نہ کیت پریت ہی رہے اس سدا ما جب سے بدیا نہ ہکر ہم تم اگے ہوتے تب سے
 تمکو توج دیکھا اسی خوشی ہکو ہوئی کہ گویا ہم نے سائز میں گرو کو جن پیا یا جب یہ ستر سدا کا سدا بہت چوت گیا تب اسے ما جری سے
 ما تو جوڑ کر کہا کہ اسو می آپ تینوں لوگ کے مالک ہو کر جھکو کیوں اتنا شرمندہ کرتے ہیں جمان چاروں میں اب کے سونا ہو کر تینوں
 لوگ کے چو آپ کی پوجا کرتے ہیں وہ ان آپ نے کیوں سنساری جو دن کو راہ دکھلانے کے واسطے بدیا پڑھی ہے اور آپ کے آدا اور نت
 اور عید کو کوئی نہیں پہنچ سکتا آپ بہ جلت کے اتا اور تیا بنا ششی پریش ہور سنساری جو ہار اپنی آچھا سکتے ہیں اور
 آپ کا ناش بھی نہیں ہونا جو لوگ پریم پور باب آپ کا نام جب کہ آپ کی کتا اور کیرن سننے ہیں انکو سنسار میں جس مل کر انت سے
 مکت ملتی ہے جبکہ شیش ناگ ہزار ستم سے دن رات آپ کا جس گانے پر بھی آپ کے عید کو نہیں پہنچ سکتے تب دیونا اور سنساری
 جیوون کی کیا سامت ہو جو آپ کے آد اور نت کو جان سلکین آپ ہلک مارنے میں جو دھون بھون کی آہیت اور ناش کی سامت ہکر
 سب جیوون کی پالن کرتے ہیں اور آپ ہمیشہ ایک رس رکھ کر گھٹنے بڑھنے سے کچھ کام نہیں رکھتے اور آپ کا چھٹکار سب جیوون میں
 ہو کر آپ اپنے تیج سے پرکاشت رہتے ہیں اور آپ اپنی آچھا سے آدمی کاتن دھر کر جو کام آدمی کو کرنا چاہیے وہ کام سنساری جیوون
 کو راہ دکھلانے کے واسطے کرتے ہیں نہیں تو آپ جیوون من سے رہت ہیں آپ کے کام اور اواروں کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا

اس دنیا تا جس چیز بھی موت سے آپ پتیا سہرا اور جینتی ملا اپنے شکوہ چکر گد ایدم و حارن کیے گڑ پر سورہن اس رُوب کو مین ہزارون ڈنڈوت کرتا ہون اور آپ سب چھوٹے بڑون کو اپنا بالک سمجھ کر غریبون پرست دیا کرتے ہن اور تینون لوک مین کسی کا ذرہ رکھ کر اجمانون کا اہنکار توڑ دیتے ہن شیا م برن بدن آپ کا ایسا سند را در کول ہر کہتے ہوتے نہور گل سی نکھین ایسی شو بجا دیتی ہن کہ جسکا برن بمح سے نہیں ہو سکتا میرے پُوب جنم کا پُن سہاے ہوا جو آپ کے چرنون کا دشمن پایا یار مین کچھ اچھا نہ رکھ کر یہی چاہتا ہون کہ انھون پر آپ کے دھیان اور اسمرن مین لین رہ کر سنساری یو ہا رہنے کے برابر سمھون۔

ادھیائے اکیاسی۔ بد اہونا سدا براہمن کا شری کرشن جی سے

شکد یو جی نے کہا کہ اسی راجا پر بھکت جب سدا مانے اسی طرح بہت بہت شری کرشن جی کی پریم گورک کی تب دور کا ناتھ تر جانی نے ہنس کر کہا کہ اسی متر ہم تمھاری اوت روپی باتون سے بہت خوش ہوے اب جو سوغات ہماری جو جانی نے بھیجی ہے وہ دیویہ بات سنتے ہی سدا مانے پھتا کر مین مین کہا کہ دیکھو بڑے سوچ کی بات ہے کہ مین سنی پھر چانول تر جیون پت کو بھینٹ دوں جب ایسا بچار کر سدا مانا شرم کے مارے چا دل کی پوٹلی نعل مین چھپانے لگے اور سنا نکا ملیں ہو گیا تب سدا یونندن نے مین مین کہا کہ دیکھو ایک مرتبہ ہمارا دیکھو اچھا کر سدا مانا ڈرتا کو پہونچا تیر سی وہی بات کرتا ہے تب دور کا ناتھ نے وہ پوٹلی سنی نعل سے کھینچ کر گھول ڈالی اور بڑے پریم سے تجھو سی ملے ہوے چاول دوشھی کھا کر لوے کہ اسی سدا مانا پت سے ایک پھول اولسی دل چڑھانے سے مین خوش ہوتا ہون اتنا بغیر پریم اور بھکت کے لاکھون مں شکاری اور بڑا ڈگنٹے سے خوش نہیں ہوتا۔

چوبالی

دو جو دھن بھد پاک بناؤ	پریت بھسو کو نہیں بجاؤ	بدر بھکت کی ریت جو جانی	باسی ساگ بہت پُوج مانی
بیدر بھانت مشٹان جولاؤ	بنار پت کچھ کام نہ آدوے	جو کچھ تم لائے ہم پائین	تھوڑومت جانوسن ماہین
دوہا	ساگ پات بھی پریت سے بھگوتے جو کوے	تہ سمان سب ترشت مین کچھ سو اد نہیں ہوے	سُر زین تھون لوک کے تریت بٹے ہن آج

پوٹلی گھولتے وقت تھوڑے چاول زمین پر گر پڑے تھے انکو شیا م سندر اپنے ہاتھ سے اٹھانے لگے اور کہنی آدک انھون پٹ رینون سے کہا کہ ایک ایک دانہ چاول کا پُن کھجور اٹھا دو جس مین کوئی دانہ پائون کے نیچے نہ پڑے اور چاول کھاتے وقت دور کا ناتھ بولے کہ جیسا سو د اس چاول مین ملتا ہے ویسا بھون آج تک جسو د اور دیو کی مانانے بھگو نہیں کھلایا تھا یہ کہہ کر جیسے شیا م سندر نے تیسری شھی چاول کی اٹھا کر کھانا چاہا ویسے کہنی جی اُنکا ہاتھ پکڑ کے بولین کہ ہمارا آج بس کیجیے ہم لوگ بھی آپ کے چرن کے ادھیان مین کچھ ہمارے کھانے کے واسطے بھی رکھیے گا یا نہیں۔

بکت

ما تھ گئے پر بھو کو کلا کے ناتھ کھاتھ نے جت دھاری	تندن کھائے شھی ڈوسی دین کیو تم نے ڈوسی لوک بہاری
کھائے شھی تیسری اب ناتھ کمان سچ باس کی آس بھاری	رنکہہ آپ سمان کیو تم چاہت آہہ ہون بھکھا رسی

یہ شکر شری کرشن جی بولے۔

کیبت

کیون رس میں کبیر بام کبیر اب اور نہ کھان دیواک پنکھا
 بھاسن موندہ جزا سے بھلی بدھ کون رہیو جگ میں نرنکا
 پترہ لوگ ترینگ دیت کری تم کیون اپنی چست سنکا
 لوگ کہیں ہر شکر دھکی ہم سے نہ سہیو یہ جات کلنکا
 یہ شکر کنسی جی بولین۔

کیبت

بھارگو ہو سے تم جیت دھراوے پرن کو ات ہی شکر مانو
 سندھ ہٹا سے کیو تم شور و جیم سبھا ڈ بھلی بدھ مانو
 پرن کاڑھ دیو تمکو لشس تادن کو بسر دکھیا نو
 سو تم دیت دجن سب لوگ کیو تم نے اب کون ٹھکا نو
 یہ شکر شری کرشن جی نے جواب دیا۔

کیبت

بھاسن دیو ڈجے سب لوگ تجو ہتم مور سے ہی من بھائی
 جاے بسون اُنکے گرہ ماہین کر ہون دج سمیت کی سوکائی
 لوگ چتر دس کی شکر سمیت لاکت پرینا دکھائی
 تو من مانہ رُپے نہ رُپے سو رُپے ہکو یہ شور سہائی
 یہ شکر کنسی جی بولین۔

کیبت

نیاک نہ کان کریں دُج بے نرگ سے زپ کو زئی کر ڈاریو
 پرن پھیرن جے کو تم دگیت کھور کجوں میں ڈاریو
 شاپ دیو پین شکر کو اب لون مگرتے شو بھاگ بساریو
 سو تم جان سے گن دوشس کر دپھر ہون دُج کو پیسا رُد
 یہ شکر شری کرشن جی نے کہا۔

کیبت

پرن کے مگرتے شرجوت پر رچے شرت ریت سہائی
 پیرہ موندہ رُچے لشس باسر پرن ہی م شاک چلائی
 پرن تے نہیں اُرن کبھون ہٹھو چھوڑ پریا کر بیر بھلائی
 پرن بجاگ اندھ پشون پر نہیں گن دوشس لکھائی
 یہ شکر کنسی جی بولین۔

کیبت

ناتے چھار کلنک بھرانے ناتھ ہیموار لات پر ہاری
 براہن ہو سے تم ہون بل پڑ پیر جات سجا ڈ دیا پر ہاری
 سالت سو جھون اُرمین ہم سنگ کیت سدا دُج پاری
 سو تم جان سے گن دوشس پُرو دُج ماتھن شیا م ہاری
 یہ شکر شری کرشن جی نے جواب دیا۔

کیبت

بھاسن کیون بسری اب ہین پنج بیاہ سے دُج کی ہت آئی
 سوچ لیجو دُج کی کرنی جا کے کرسون پیسا پھو آئی

میرا سہ ماہی بیوہ تہ اور کو دوج کے سہ ہی شکد ائی | جوگ نہیں اردھنگن یہ تم کو دوج ہیست ائی تہ سہ ائی
 جبکہ تریوں پت نے دیکھا کہ تیسری تھی کہ انے سے رکھنی ادا اس ہو جائے گی تب وہ تیسری تھی نہ کھا کر رکھنی جی سے بولے کہ اسی بران
 بیاری یہ براہین میرا ترا متہر اور یہ سنسارین دکھا کر کہ کو برابر جانتا ہے اور آٹھون پر میرے آسمن اور دھیان میں رہ کر سنساری
 شکم کی چاہ نہیں رکھنا جب شیا م سندر نے اسی طرح بہت باتیں سمجھا کر رکھنی جی کا بودہ کیا تب بسد بو اور دیو کی اور اوڑھو آ کر
 بدبھی جو وہاں بیٹھے تھے یہ حال دیکھ کر آپس میں ہنسی سے کہنے لگے کہ دیکھو اس براہین کے برابر دوسرا کنگال کہین دنیا میں نہوگا
 کہ اتنی دور سے تھی بھر چاول سوغات لایا ہے اور کرشن چندر کو براہین سے بھی زیادہ کنگال سمجھنا چاہیے جو اکیلے اس چاول کو
 کھا کر اسکی بڑائی کرتے ہیں اور دوسرے کو نہیں دیتے انکی بات سندر شری کرشن نے جواب دیا کہ تم لوگ اس چاول کا فہرہ کیا جانو
 تمہارا جاگ اڑی ہو اور اس براہین کے چرون کا درشن پایا۔

دو ماہ | ان تہ دل کے سواد کو جانے ہی نہیں کوے | ہم بن ایسو کون ہی جا کو پراپت ہوے
 جب پر رات پیئے دار کا ناتو نے سدا کو عمل میں لجا کر اپنے پلنگ کے پاس دوسرے پلنگ پر سلا یا نپ بلیکٹو ناتو کی آیا اسے کڑی
 نے سدا کا پا فون دبا اور شیا م سندر اسی رات تک اپنے متہر سدا سے دلکین کی باتیں کرتے رہے جب سدا اٹھو گئے تب شری
 کرشن آتہر جامی نے بچارا کہ یہ براہین روپیہ کی پرواہ نہیں رکھتا لیکن اسکی ستہری نے سنساری شکم اور کچی ٹانے کی اچھا سے ہلکو بڑستی
 سہ سے پاس بیجا ہر اسلے سدا کو اتنا روپیہ دینا چاہیے جو دیوناؤن کو بھی نہ ملے ایسا بچارا کر لیکن ناتو نے بھوکہ کر ما کو اس وقت
 بگاڑو کم دیا کہ ابھی سدا پاڑی میں جا کر سدا کے رہنے کے واسطے ایسا رن جنٹ مکان بنا دو کہ جسکے برابر چودھون لوگ میں
 دوسرا مکان بنو اور آٹھون سدا اور نوؤن ندھ وہاں ہی رہیں جین کوئی کا نسا سدا ما کی باقی نہ رہے۔

دو ماہ | بسو کر ماتب ہی چلیو پر بھو کی ا گیا پاسے | سندر رن بڑا و کو چین میں دیو بنکے
 جب سدا ایندین ایک کوٹ سے دوسری کوٹ لیتے تھے تب بسد بوندن پریم سے اٹلے بدن پر ماتہر صیر کر بڑائی کرتے تھے جب
 تیسرے دن سدا اپرات سے نت نیم کے شری کرشن جی سے بد ہونے لگے تب شری کرشن جی نے ڈیڑھی تک سدا کے ساتھ جا
 آسو بھر کر کہا کہ اسی حالتی تم نے بڑی دیا کی جو اپنا درشن دیا میں سے یہی مانگتا ہوں کہ مجکو بھولت جا نا جب سدا شری کرشن جی
 کو ڈنڈوت کر کے گھر کو چلے تب وہ اپنی آنکھوں کی راہ سے شیا م سندر کا موہنی روپ اپنے ہر دے میں رکھ کر کہنے لگے کہ دیکھو شری کرشن
 جی نے میرے اوپر اتنی دیا کی جسکا بدلا میں کئی جتم تک نہیں دے سکتا لیکن کچھ درب نہیں دیا جس سے میرا درد ٹھوٹ جانا اس طرح
 کنگال صورت اپنے گھر آیا تھا اسی صورت سے خالی ہاتھ بھر چلا۔

چو پائی
 پھر وہ دوج سنکے سن ماہین | بسن انیک ہوت دمن ماہین
 دو ماہ
 یا ہی کارن کر کر پاتر آ پوجا ن | موونہ درب دیو نہیں ماگن پر بھر بھلو ان
 میرے واسطے یہ غریب بہت اچھی سمجھنا چاہیے جہین پر مشور کا بھن آتہ سے بن پڑتا ہے روپیہ واسے ہمیشہ

لگنے میں رہتے ہیں اس سے بڑھ کر کیا دمن ہو گا کہ زہونیت کا درشن چکھو ملا میں نے بہت اچھی بات کی کہ درکار کا نام ہے کونین مانگا مانگنے سے دمن تو ملتا لیکن وہ مجھ کو لاگتی سمجھتے اب میں اسے گھر جا کر رہی کو سمجھا تو نگا جب سدا ماہی طرح سوچ بجا رکھتے ہوئے اسے گاؤں کے پاس پہنچے تب وہاں انہی جوڑی کا تانا بکا کر کیا دیکھا کہ اس جگہ ایک سونے کا عمل جو ہرات سے جڑا ہوا بنا ہوا اور لگے چاروں طرف باغون میں بہت طرح کے پھل پھول لگے ہو کر دختون پر پڑے اور کوکلا اور نورادک سندھ پر بھی بیٹھے ہوئے بیٹھی بیٹھی بولی بول رہے ہیں اور پھو کون پر بھوزے اس چونے کے واسطے گونج رہے ہیں اور محل کے دروازے پر چوبدار ادب پارسی لوگ بیٹھے ہیں اور بہت سے داسی اور داس اپنا اپنا کام سب کمرہ میں سدا ماہی شجر دیکھتے ہی سوچ کر کے کہنے لگے کہ ایڑی شہور توڑے ہی دنوں میں اب اس عہدہ بڑا مکان بیان کئے بنا یا میں راہ حوں کر کہیں دوسری جگہ چلا آیا اور ٹھکویہ حال پر پھو جاتے میں دیکھ پڑنا ہی پاسنے میں دیکھ پڑنا ہی نہ معلوم میری پڑائی جوڑی کیا ہوئی اور وہ میری پت برتا استری کیا ہوئی کہاں ملی گئی بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے لایح میں آکر باہر نکل کر اپنے گھر اور استری کو بھی مانتو سے کھویا ازار میں اب میں کیا کروں کہاں جاؤں ایک تو غریبی کے دکھ میں پڑا تھا دوسرے استری دھونڈنے کا سوچ اور زیادہ ہوا اب میں اُسکو جا کر کہاں دھونڈوں جس وقت سدا ماہی سوچ بجا رہیں وہاں کھڑے تھے اُسی وقت سٹیلا انکی استری اپنے سوامی کو دیکھنے کے واسطے کونے پر چڑھی جیسے اُسے سدا ماہی کو دروازے پر کھڑا دیکھا ویسے داسیوں کو حکم دیا کہ ہمارے پت جو دروازے پر کھڑے ہیں اُنکو آدر کے ساتھ بھیت پر لولا و جب دو دریا لاک اور داسیوں نے یہ حکم پاتے ہی سدا ماہی کے پاس جا کر ڈنڈوت کر کے اُنکو بھیت پر لٹنے کے واسطے کہا اور کوئی بدن کی دُھور جھاڑ کر کوئی نیکھا ہلانے لگا تب سدا ماہی نے آدر بھاڑ کرنے سے گھبرا کر بولے کہ مجھ غریب براہن کو راجوں کے محل میں کیوں لیے جاتے ہو یہ سنکر دو دریا لاکوں نے کہا کہ ادر ہمارا ج یہ مکان آپ ہی کا ہے بے کھٹکے بھیت پر لٹے جب سدا ماہی بات کا بشواس نہ مان کر ڈر سے کانپنے لگے تب سٹیلا سورا حوں سنگار کے سہیلوں کو ساتھ لیے آتی کرنے کے واسطے دروازے پر آئی اور سدا ماہی کے چہرے پر گر کر رما کی اور آرتی کر کے ماتو جوڑ کر کہا۔

چوالی

مھاڑھے کیوں منہ بان ہار | من سے سوچ کر وتم نیا رو | تم پاپھے بسو کر ما آئے | ان مندریل مانہہ بنا سائے |
گنا اور کپڑا پہرے سے سٹیلا کا روپ بدل گیا تھا اس سے پھر دیر بعد سدا ماہی اُسکو پہچان کر دیمان میں شری کرشن بہاری بھکت ہتکار ہی کو ڈنڈوت کی اور سٹیلا کے ساتھ بھیت پر لٹا دیکھا کہ مٹھی پر دے موتیوں کی جھاڑ لگا کر سب دروازوں میں سکاتے ہیں اور رتن جنت چوکی اور بیجا بھی ہو کر سب استھاؤں میں اگر ادر چندن آدک جلنے سے خوش ہوا بڑھی ہو اور ایسے سن اور رتن آدک وہاں رکھے تھے کہ جنگلی روشنی سے رات کو اوجھلا رہ کر چراغ جلانے کا کچھ کام نہیں پڑتا تھا۔

دو ما

رتن جنت گھر دیکھو کے چکرت بیٹوں مانہہ | جہہ سمان تہوں لوک میں اور شور کون مانہہ |
یہ سب راجسی سالان دیکھو جب سدا ماہی کا منو ملین ہو گیا تب سٹیلا نے شجر مان کو چھا کہ اسی سوامی دمن دولت ملنے سے لوگ خوش ہوتے ہیں آپ یہ اندر پڑی کا سنگھ اور انا دمن پا کر کیوں اُداس ہو گئے اسکا بھید بتلائیے یہ سنکر سدا ماہی نے کہ اسی

پران پیاری یہ دھن پریشور کی مژر کو بی مایا بہت زبردست ہو کر سب جگت موہنتی ہو اس سے جیسا غریبی میں مجھ سے ہر مہن بن
 پڑتا تھا ویسا دھن دولت اور سکھ پانے سے نمونے کا یہ جھکر منو میرا اوس ہو گیا دیکھو شری کرشن ہمارا ج نے بنا مانگے اتنا دھن مجھ کو
 دیا لیکن تھوڑا جھکر منو سے کچھ نہیں کہا اسیلے میں یہ سب سامان ملنے کا حال کچھ نہ جان کر اپنی ٹوٹی جھوڑی کے واسطے چھتا مانتا تھا سحر
 پڑے لوگ جو کچھ کسی کو دیتے ہیں تو اپنے منو سے نہیں کہتے بلکہ اس بات کا بڑا مسوح ہو کہ اتنے دنوں تک تر جھون پت کا درشن نہ
 کر کے مہر اپنی بیفائدہ کوئی ایسی پر یا تم اس دھن کو اپنا سجان کر آجھوں پھر یہ سمجھتی رہنا کہ سب سکھ اور دھن مجھ کو دو رکنا تھا کی کر پا
 سے ملا جو حسین تنکو اجمان پیدا ہوا اور میں تر جھون پت سے دن رات یہی مانگتا ہوں کہ جنم جنما تر انکا داس اور سیوک ہو کر اعلیٰ
 سیوا اور نسل میں لگا رہوں۔

دونا	جب لون سمیری ناہری جو سنن کے بہت	وہ دن گنتی میں نہیں گئے برتھاسب بیت
<p>یہ بات سننے سے شکر اپنے من میں کہا کہ دیکھو شری کرشن انہر جامی نے بنا مانگے میری اچھا پوری کی پیر وہ بولی کہ ایسوی تم شینت ہو کر مہن کیا کرو ایسا سمجھ کر نیشلانے سدا کو اچھا اچھا گنا اور کثیر ایسا یا اور جو شیو وغیرہ انکے بدن میں لگا کر مہن سہت انکے ساتھ سنساری لگو جو گئے لگی اور ن چوڑنے کے بعد دونوں یکنو میں جا کر گھنی نار این کے دس در ہی ہوئے اتنی کتھا سنا کر شکد بوجی نے کہا کہ ایسا چاہت ہے دیکھو چارٹھی چاول پریشور کو دینے سے سدا ایسی اتم گت کو پہنچے اور جو لوگ ہمیشہ پریم کے ساتھ چھتیس پرکار کے جن پریشور کو بھوک لگاتے ہیں انکو نہ معلوم کیسا سکھ ملے گا اور سدا کا مکان بشو کر مانے ایسا سندر نیا تھا کہ جیکو دیکھا سب دونوں اندر ادک موہ جاتے تھے۔</p>		

دونا	یہ چیز ادر جت کتھا کے گئے جو کسے	رہے سدا اچھوچھن سے انت کتھ پہل جو
------	----------------------------------	-----------------------------------

ادھیابے باسی
جانا شری کرشن جی کا سوچ گرہن ہنان کرنے کے واسطے کر چھتیر میں

شکد بوجی نے کہا کہ ایسا چاہت ہے اب ہم شری کرشن جی کے کر چھتیر جانے کی کتھتے ہیں سنو کہ ایسا سوچ کرہن لکنے سے شیمام سندر اور
 بلرام جی نے راجا اگر سین سے کہا کہ ہمارا کر چھتیر میں سوچ کرہن ہنان کا بڑا پھل ہونا ہے جو پھر وہاں دن کرے اسکا ہزار گنا ملتا ہے یہ
 سنکر جڈنیون نے پوچھا کہ ایسا ہوا ایسا ماہتم وہاں کا کس طرح ہوا۔ شری کرشن جی نے کہا کہ وہ استھان بہت پُرانا اور پور
 ہو کر پہلے اسکا نام منٹک چھتیر تھا جب سے پر شرام جی نے وہاں چھتیروں کو مار کر خون کی ندی بہائی اور اسی خون سے وہاں تیرون
 کا تیرن کیا اور کھینشور دن نے اس استھان پر تپ اور وہاں پریشور کا کیا تب سے وہاں کا نام کر چھتیر ہوا وہاں سوچ کرہن ہنانے
 کا بڑا پھل ہے یہ بات سنتے ہی جب راجا اگر سین اور جڈنیسی لوگ خوش ہو کر وہاں چلنے کے واسطے تیار ہوئے تب بسد پر زندن نے اپنے
 مانا تپا اور رکنی آدک سب استریوں کو ساتھ لیا اور بے سامان سے راجا اگر سین اور جڈنیون سمیت کر چھتیر کو گوج کیا اور
 ازودھ اپنا پوتے اور کرت برما جڈنیسی کو دو رکا پڑی میں چھوڑ دیا جب کہ جڈنیسی لوگ بہت ہانسی اور گھوڑے اور رتھوں پر بیٹھ
 چلے اور رتھوں کے پیڈوں اور مالکی آدک شہر سے باہر نکلے اسوقت شو بھاشری شیمام سندر نے اپنی روپ کی ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے
 تاروں میں چند راتھو بہا ہاں ہوتے ہیں۔

دو	چلے گنگ سب ساج کے ماکن پر جو جدرج	بید حرمانت بابے بے شکو کو بھیو سراج
<p>جب شیام سندر جد بیسوں بہت کر چھتر کے پاس پہنچے اور تیر تھو وہاں سے دکھلائی دیتا، لگا تب پھولے بڑے سوار یوں سے آئے اُن کے پیدل چلے کو اسے کہ بید اور شا ستر میں ایسا لکھا ہے کہ تیر تھو جانے وقت اُس سب استہ پیدل نہ چل سکے تو جہان سے تیر تھو کا استعان دکھلائی دے وہاں سے ضرور پیدل چلنا چاہیے اسلئے وہاں کا نام نے سب کو ساتھ لیے ہوئے پہلے رسم کُند میں جہن سے بید نکلا تھا جا کر انسان کیا پھر بہر پور بک گئو اور سنیہا اور درب اور ماعنی گھوڑے بہت طرح کا سامان تیر تھو باسی براہ ہنڈن کو دیا دیا اور چھے اچھے ڈیر دن میں تک کراپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم لوگ یہاں تیر تھو میں براہ ہنڈن کا سامان کر کے کسی کو بُرا نہ کہنا اور شیام سندر نے جہان جہان رکھیشورون اور مہا پرشون کے آنے اور رہنے کی خبر پائی وہاں وہاں آپ جا کر اُنکا درشن کیا اور اپنے بیسوں کو یہ حکم دیا کہ۔</p>		
دو	ات ہمارے سنجی اور جو دورا ماسے	انلی سُد جو کچھ ملے جسون گینو آسے
<p>جب دُر جو دمن آدک بہت دیش کے راجا لوگوں نے جو انہن انسان کر کے وہاں آئے تھے شری کرشن جی کے پاس آکر اور اُنکا درشن کر کے اپنا جہم سپہل جانا تب دھر تر شٹ آدک بڑے بڑے راجا اور بھیشم تپا مہ نے راجا اُگرسین کی بہت استت کر کے اُن سے کہا کہ مہاراج آپ کا بُرا بھاگ ہو دیکھیے جن پر برہم پریشور کا درشن شری برہما جی اور شری مہا دیو جی اور دیوتا لوگوں کو بھی جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا وہی تر چوں پت دن رات آپ کی اگیا میں رہ کر بنا جو مجھے کوئی کام نہیں کرتے اور سب کے مالک ہو کر آپ کو ڈنڈا کرتے ہیں ایسی بدوی کسی دیوتا کو بھی نہیں مل سکتی یہ بات سُنکر جب راجا اُگرسین نے سنا کہ اُنکو بد کیا تب راجا بھیشم تک اور راجا ملن جت وغیرہ شری کرشن جی کے سسر اور سالون کا حال جو انسان کرنے وہاں آئے تھے سُنکر شری کرشن جی کی ستر ان اُن سے بھینٹ کرنے کے واسطے گئیں تب وہ لوگ اُنہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اُنہوں نے بہت سامان اپنے اپنے دیس کا شیام سندر کو بھینٹ دے کر اُنکا درشن پریم پور بک کیا اور گنتی نے شری کرشن جی سے کہا کہ میں جانتی تھی کہ میرے بیٹوں پر تم دیا کرتے ہو تمہارے بھائیوں نے دُر جو دمن کے ہاتھ سے اتنا ڈکھ اٹھا یا لیکن تم نے کچھ خبر نہیں لی اس واسطے بجاوڑا پچھتاؤ یہ بات سُنکر بھی پت نے کہا کہ اسی کو اُگرسین کچھ میرا قصور نہو کر سب ڈکھو اور شکو اپنی قسمت سے ملتا ہے جس طرح آندھی چلنے سے کوئی تنکا بنا آڑے نہیں رہ سکتا اسی طرح سب جو پریشور کے آدھین رہ کر اپنے اپنے کرموں کا پھل بھوگتے ہیں تل بھر گشتا بڑھنا نہیں سکتا یہ سُنکر گنتی نے بس دیو جی سے کہا کہ اسی بھائی جب سے تم نے میرا بواہ کر دیا تب سے کچھ میری خبر نہیں لی اور میں نے جیسا ڈکھ دُر جو دمن کے ہاتھ سے پایا اُسکا حال پریشور جانتا ہے دیکھو شیام اور بلرام نے بھی ہر بھگتوں کا ڈکھ چھڑانے کے واسطے سنسار میں اوتار لے کر میرے اوپر کچھ دیا نہیں کی اس میں کچھ تمہارا بھی آدوش نہو کہ بات سچ ہے کہ جب کونے دن آنے سے پریشور بھی دیا نہیں کرتے تب باپ اور بھائی آدک کسی کی سہا پتا کچھ کام نہیں کرتی ہے سُنکر بس دیو جی نے رُو کر کہا کہ اسی میں ہر اچھا بلواں ہو کر کرم کی گت کچھ جانی نہیں جانی جس وقت دُر جو دمن نے تم کو ڈکھ دیا تھا اُنہیں دنوں کنسن نے جکو قید رکھ کر میرے بیٹوں کے مارنے کے واسطے جو جو بدیرین کی نہیں وہ</p>		

تم نے سنی ہوئی جیکہ پریشور کی دیسے دو فون لڑکے کسی طرح بچے تب چہ ہندو آکر ایسا لڑا کہ جسکے ڈرے اپنا پیش جوڑ کر سمندر کے ناپو میں جا بیسے اسی سبب سے تمہاری کچھ خبر نہ لے سکے اسی طرح کی بہت سی باتیں لکھ کر بسید جی نے کتنی کاہودہ کیا جب ہندو اور جیسودا آدک نے کہ وہ بھی گرہن آسمان کرنے کے واسطے وہاں جا کر شیاہ ہندو کے ڈرے سے تین کو س پرنگے تھے یہ حال سنا کہ موہن پیارے اپنے کٹمب سمیت یہاں آئے ہیں تب وہ لوگ اُسے معینت کرنے کے واسطے یا گل ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ اب موہن پیارے سب راجوں کے سرتاج ہوئے ہیں اسیلئے اُنکو ہماری طرف دیکھتے شرم معلوم ہوگی جہاں بہت سے دیور جی بان رہنے سے راجوں کا پونچھا مشکل ہے وہاں ہم گنواروں کو کون جانے دے گا۔

دو ما

جس جاگہ زہت دھنی ٹھہریں یا دت نامہ ہم سب گوال گنوار جن کیسے اب تہاں جانہ

جب ہندو اور جیسودا آدک برہما سیوں سے بناوٹے موہن پیارے کے نہیں رہا گیا تب وہ لوگ گھبرا کر شیاہ ہندو کا ڈرہا پوتے ہوئے وہاں سے دوڑے اسی وقت کسی نے اکثر شری کرشن جی سے کہا کہ ہندو اور جیسودا آدک بھی گڑھن نہانے کے واسطے یہاں آکر گئے ہیں یہ بات سنتے ہی موہن پیارے اُنکے پریمے رُونے لگے یہ حال اُنکا دیکھ کر دیو کی ماما گھبرا گئی اور اپنے دلچل سے اُسو پو جھکڑوئی کہ اگر لالہن جہاں تمہارا نام لینے سے جگت کا ڈکو جھوٹ جاتا ہے وہاں تلو کون ایسا دکھو اور جوتا روئے ہو یہ سنکر زہر جوں پت نے کہا کہ اسی ماما جب سے ہندو اور جیسودا جی کے آنے کا حال سنا ہے تب سے میرا من اُنکے چرن دیکھنے کے واسطے یا گل ہو کر کچھ اچھا نہیں لگتا تم جلد ہی سے رتھ آدک بھیج کر اُنکو یہاں بلاؤ تو جھکو اُنکے درشن ملنے سے دھیرج ہو ہم بہت اچھی ساعت میں دو در کا سے چلے تھے جو تیر تھو آسمان کرنے کا پل پا کر برہما سیوں سے معینت ہوئی یہ بات سنتے ہی بسید جی نے رتھ اور بالکی اور نا بالکی اور تھی اور گھوڑے آدک سواری برہما سیوں کے لانے کے واسطے بھیج کر کہا کہ اسی ماما آج تری خوشی کا دن ہے اسیلئے کچھ تم سے لے کر ہندو اور جیسودا کو تمہارے پاس آنے دینگے یہ سنکر موہن پیارے نے کہا کہ اسی ماما میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جو میں تمہاری معینت کروں میرا بدن تمہارے اوپر چھا دے۔

دو ما

یہ سنکے بسید جی مدت کت شکو یا سے تم سے توت سپوت کی ہما گھی نہ جا سے

جب ایک سکھی نے موہن پیارے کو رُونے دیکھ کر کئی آدک پٹ رینوں سے جا کر کتاب وہ سب گھبرا کر سلیٹھو ناتھ کے پاس چلی آئیں اور ستر ڈھانپ کر دیو کی جی سے اُنکے رُونے کا سبب پوچھنے لگیں۔

چوپالی

پرسن کت دیو کی ماما شری ہذا تھر برہمی یا تا ہندو اور جی نے آئے جن یا کو بہن لاڑ لڑا سنے
یا تے اُنکی یہ گت بھی سد بدہر کل بھول تن گئی

دو ما

گنس گئی کے تر اس تے پاس کیو جن پاس تلو گن نہیں کہہ سکیں جو کھوہو جن کچا پاس

یہ بات سنکر کئی آدک پٹ ریمان نہیں کر آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو آج ہمارے پران ناتھ اور دا جا آدک کو چوں سے معینت کر کے اپنا کھیا ہندو ہا کر نیگے اور بالہن کی پریت بھو کر برج کو چوں کو بھی بہت شکو ملے گا اور ہم لوگ رادھا پیاری کی

دیکھ کر میں کہا کہ ایسی مہاسند رستری میرے پران پیارے سے کس طرح چھوڑی گئی جب رگینی آدک استریوں نے جسود اچی کے پاس بنے کے واسطے آکر شری را دھا ہارانی کا روپ دیکھا تب اپنی اپنی سنتائی کا ابھان سب بھول گئیں اسوقت رگینی نے موہن پیارے سے کہا کہ ای بر جتا تھاری اگیا پاؤن تو آج را دھا پیاری کو اپنے یہاں لیجا کر اور سٹمان کر دن۔

دوہا	ماکھن پرتھ اگیا دیو بے جاؤنچ دھام	را دھا کتور جنوا سے کے پورن کیجیے کام
------	-----------------------------------	---------------------------------------

یہ بات سنتے ہی رگینی جی نے را دھا پیاری کے پاس آکر اسکا ہاتھ کپڑا لیا اور بڑے پریم سے اپنے یہاں لیجا کر چھینیس پر کار کے پنجمن کھلائے اور اپنے یہاں سے اچھا اچھا گنا اور کپڑا پہنا کر سولھون سنگار کر کے انکو بیٹھا دیا تب ست بھاما آدک استریوں ششام سندر کی شیا ما کا روپ جو چندرا سے بہت سندرتھا دیکھ کر موہت ہو گئیں اور سب نے شرم کے مارے اپنی اپنی آنکھ پٹی کر لی اسوقت برنابن بہاری نے وہاں جا کر برکھجان دلا ری کی سو بھا دیکھی تب رگینی آدک سے کہا۔

دوہا	جو جا ہے موہنہ بس کرن تہوں لوک میں کو سے	سری برکھجان کمار کو بہت سے سیوے سوے
------	--	-------------------------------------

یہ بات موہن پیارے کی سنکر را دھا پیاری مسکرائے لگی اور رگینی آدک نے سمجھا کہ موہن پیارے را دھا پیاری کو ہم سے زیادہ پیار کرتے ہیں جسوقت موہن پیارے نے نندا اور جسود آدک سب بر جبا سیوں کو ایک طرف بیٹھا کر بڑے پریم سے سونے کی تھالیوں میں چھینیس پر کا لکے پنجمن آنکے سامنے پڑوس دیے اور دوسری طرف آپ جید بیسیوں سمیت بیٹھ کر بھوجن کرنے لگے اس وقت سب چھوٹے اور بڑے وہ آئند دیکھ کر خوش ہو گئے۔ اتنی کھانسا کر شکر یوجی ہوئے کہ اسی را جا پر پھت ششام سندر جتنا پریم بر جبا سیوں کے ساتھ رکھتے تھے اسکا حال مجھ سے کہا نہیں جاتا جب سب کوئی بھوجن کر کے سچت ہوئے تب ششام سندر نے بر جبا سیوں کو بان اور الاچی اور عطر دے کر مندی سے کہا کہ ای بابا میری بھگت کرنے والے بھوساگر بار اتر جا۔ زمین تم لوگوں نے اپنا تن منن دھن میرے اوپر بچھاؤر کے مجھ سے پریت لگائی اسلئے تمھاری برابر کوئی دوسرا بھاگمان نہیں ہو دیکھو جان برھا واک دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشور میرا درشن دھیان میں بھی جلدی نہیں پاتے وہاں میں تم لوگوں کی بھگت اور پریت دیکھ کر دن رات تمھارے پاس بنا رہتا ہوں اسلئے میرا پرکاش گھٹ گھٹ میں بچا پک سمجھو حکمو میرے بچھڑنے کا شوج کرنا پچا ہے جب شری کرشن چندر آئند کندے اسی طرح نندا اور جسود اچی آدک کو بہت بچھا کر دھیرج دیا تب وہ لوگ آپس میں بیٹھ کر بال چسپتر اور جسود پیارے کا کتنے لگے پھر مڑی منو ہر سب گو پیوں کو جو اپنے بہت پریت رکھی تھیں ایک انت میں بیٹھا کر جب پریم کی باتیں اُسنے کرنے لگے تب سب گو پیوں نے ششام سندر کی سندر چھب دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کئیں اسوقت ایک گوپی بالاپن کی پریت سمجھ کر بے ڈر ہو کر بولی کہ ای مڑی منو ہر تنے اتنا دھن اور سب سامان کہاں سے پایا اور یہ سب ہاتھی اور گھوڑے کسی سے مانگ لائے ہو یا تمھارے ہیں تھو یہ بات یاد ہوگی کہ ہم سب بر جبالا تمھارے ایک بواہ ہونے کے واسطے ہنسی کرتی تھیں اب تم سولہ ہزار ایک سواٹھ استریوں سے اپنا بواہ کر کے آنکے ساتھ بھوگ اور بلا سس کرتے ہو بھلا یہ تو تھلاؤ کہ تھکو ہمارا دودھ دہی چرا کر کھانا اور اُدکل سے اپنا باندھ سے جانا اور بن میں گم پیوں کو روک کر دودھ دان لینا یاد ہی بانہیں ہم لوگوں کو تمھارے بھوگ میں دیکھو دن ایک برس کے برابر گذرتا ہو جسے اتنے دن ہمارے بنا کی طرح کاٹے جیسی کھونالی تھے ہمارے ساتھ کی ایسا زموئی سنسا میں کوئی نہو گا جب موہن پیارے نے ایسی ایسی بہت باتیں گو پیوں کی پیشین نب

اور

اُدھینتائی سے اُسے بولے کہ اے پران پاریو جو شکہ اور بلا س میں نے تمہارے ساتھ کیا وہ آندھب طرح کا سامان رہنے پر
بھی نہیں ملتا جو کوئی پریم کے ساتھ میرا دھیان اور آشنی کرنا ہو اُس سے میں ساعت بھر بھی الگ نہیں ہوتا میں گرہن انسان
کرنے کے بنانے سے کیوں تم لوگوں سے ملنے کے واسطے یہاں آیا ہوں۔

چھاپائی

ہمکو تم سب کو من ماہین	ابھون سدا رہن تم باہین	سزب آتا ہم کو جانو	سب چیون کے جو بکھانو
آتم ہی سے آتم دیکھو	یہ اُدھیان تم گیان بشیکھو	راجن ایسی بدودہ ٹھانین	ہرچ سب گوہین سمجھانین
	سچل جنم تا کو جگ ماہین	جا کو من ہر جرن باہین	

یہ سنکر گوہین نے کہا کہ اے تمہا پر بھو گیان آپدیش کرتے وقت ہم لوگوں کو اُدھو کا گنا اچھا نہیں معلوم ہوا تھا لیکن اب اُس
گیان کا گن جانکر ہم لوگ اپنے کو تھے الگ نہیں سمجھتے تمہارا دھیان رکھنے سے ارتھ و عہم کام موکش چارون پارنہ
مل کر جو شکہ ہلکا ہوا وہ شکہ بڑے بڑے جو گیشور دن کو بھی جلدی نہیں مل سکتا اور ہم لوگوں کا آنا تمہارے دشمنوں کی
اچھا سے یہاں ہوا ہر دیال ہو کر ایسا بردان دیو کہ جس میں دن رات تمہارے گل رونی چرٹون کا دھیان ہمارے ہر دے
میں تیار ہر روز تم سے پریت بڑھتی جاے شام سندرا نکو اچھا پوزیک بردان دے کر بہت دیر تک اُسے لڑا کہین کی باہین کرتے
رہے پھر وہاں سے اٹھ کر اُدھیا پاری کے پاس چلے گئے۔

دوبا شری پر بھجان مکار سنگ لاکے کن بلا سس بھول گئے برن اُس سب اکھن پر پوٹیکہ راس

ایک دن کرنی آدک پٹ رانیان اہسین بیٹھ کر بھجان سے کہنے لگیں کہ جتنی پریت شام سندرا کی ہم لوگ کرتی ہیں اتنا پریم گوہین کو ہونا
کھن ہر شری کرن انتر جامی نے یہ بات جانکر اُنکا غور توڑنے کے واسطے اپنی استریوں اور گوہینوں کو ایک جگہ بیٹھا کر کہا کہ
تم لوگوں میں سے جسکو میری پریت بہت ہوگی اُسکے ہر دے میں میرا باس ضرور ہوگا یہ بات سنتے ہی سب برجالا اور استریوں نے
اپنا اپنا اچل اٹھا کر دیکھا تو کرنی آدک کو اپنے بدن میں کچھ چٹھہ نہیں دکھلائی دیا اور گوہینوں کے ہر دے میں شام رنگ چٹھہ ناسا
نٹھو پھیس تر بھون پت کا دیکھ پڑا یہ نما برج گوہینوں کی دیکھتے ہی وہ لوگ اپنے اپنے پریم کا گھنڈ بھول کر من میں کہنے لگیں کہ جتنی پریت
گوہیان شام سندرا کی رکھتی ہیں اتنا پریم ہونا ہلوگوں کو بڑا ڈر ہے۔

گوپ رُوپ بھکوان کو دیکھت ات سکھاپے ہر جرن پر گر پان من میں بہت لجاے

جب دو دار کا ناتھ لوکا چار کرنے کے واسطے دوسرے راجون کے ڈیرے پر جو وہاں ملے تھے گئے تب اُنھوں نے آگے سے آکر شری
کرشن ہمارا ج کو سا شانگ دنڈوت کی اور بڑے آدرسمان سے لجا کر چڑھاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور بہت طرح کا سامان بھینٹ
دے کر بنو کیا کہ اے مہا پر بھو ہم لوگ آپکی تعریف سنکر ہمیشہ دشمنوں کی اچھا رکھتے تھے اب آپ کا چرن دیکھنے سے اپنے
براہر کسی کا بھاگ نہیں سمجھتے جس طرح آپ نے دیال ہو کر ہلو کر تارہ کیا اسی طرح کر کے ایسا بردان دیکھیے کہ جس میں آپکے چرٹون
کی بھکت اور پریت ہمارے ہر دے میں ہمیشہ چلی رہے سنکر شری برنباہن بہاری بھکت ہنکاری اُنکو بردان اور دھیج
دے کر اپنے استھان پہ چلے آئے۔

ادھیائے تراسی
بات چیت کرنا دروپدی اور رگینی آدک کا آپسین

شکر یوچی نے کہا کہ اور اجا پر چیت جس طرح دروپدی اور رگینی آدک نے آپسین اپنے اپنے بواہ کی بات چیت کی تھی وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ ایک دن جڈ بھٹھر آدک پانچون بھائی اور کوزہ لوگ بہت سا جون سمیت شری دورا کا ناتھ کی سبھا میں بیٹھے ہوئے اس طرح انکی استن کرنے لگے۔

جوابی

پدم ہنس ہونام تھارو	اتھے پرکٹ بید ہن جا رو	پیر دھین رچھا کے کا جا	تم اوتار لیو جب ڈرا جا
آذانت تم یورن کا ما	تھکو ہیت سے کردن پر نا ما		

دوہا | اسی بوجہ استنت کری سب راجن شکرہ پاسے | پانک حج پاؤن بھئے پرست پر بید کے پاسے

اسی دن کنتی اور دروپدی جکی تھاب جکت جانتا ہو رگینی آدک پٹ را پٹون کے پاس بیٹھکر ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگیں جب کنتی نے رگینی سے ہنسکر کہا کہ تم نے ابھی تک اپنے بواہ کا نیک بھکون نہیں دیا اب دینا چاہیے رگینی ماتھ جڑ کر بولی کہ اے ماما میرا تھن اور ذمن سب تھمارے پھینٹ ہو پھر دروپدی بولی کہ اے رگینی بہن جس طرح شیا م سندر تم لوگوں کو بواہ لائے تھے وہ حال سننے کی بھکون بڑی ابھا کھا ہو دیا کہ اے اپنے بواہ ہونے کی کتھا سناؤ یہ بات سنکر رگینی بولی۔

جوابی

جو تھ ہنسو نہیں گن گیا ما	نہ ہم کہیں بیاہ کی باتا	دیش چندلی سب جگ جانو	تہان شیشپال زیش بھانوا
پہلے تہ سے بھٹی سنگائی		سکل بیاہ کی ساج سنگائی	

دوہا | سو زیش آئیو بھئی بہتہ راجا رساتھ | ریت بھانت کل کی کری لنگن بانو صیو ماتھ

بھکون نہ ما ہا جا کر منا سے یہ چاہتا تھی کہ میں دورا کا ناتھ کی واسی ہو کر رہوں اسلیے تر بھون پت انتر جا می کتھن پور میں آئے اور سب راجن کو جیت کر بھکون ہر لائے تب سے انکی سبھا میں رہ کر اپنا جنم سوار تھ کرتی ہوں۔ پھر سب بھانے اپنے بواہ ہونے کا حال برن کیا اور جا موتی نے اپنے بواہ کا حال کہہ سنایا۔

جوابی

پھر بولی کالندی رانی	جت دہرستو در پدی سیانی	میں دھر ہر چرن کی آسا	بہن دن جل میں کیو نو سا
دوہا ایک دوس ار جن سمیت آئے شری بھکوان		ماتھ پکڑا مو تھہ لاسے کے دینھو پوز بان	

اسکے بعد پتر بند نے کہا کہ اے دروپدی رانی شری شیا م سندر کی تعریف سنکر بھکون بھلا کھا ہوئی کہ سوا سے بھکون ماتھ کے دوسرے سے اپنا بواہ نہ کرو گی میرے بھائیوں نے یہ حال جانکر میرا بواہ تر بھون پت کے ساتھ کر دیا اب بھکون دن رات یہی اچھا رہی ہو کہ جنم جنانتر بھکون ماتھ ہی کی واسی ہو کر رہوں۔ پھر سبھا میں اپنا حال جس طرح دورا کا ناتھ اسکو بیان لائے تھے کہہ دیا۔

چوپائی		
بھدر اکت سنو تم رانی	ایک آسنت شام کھانی	تباتے نیم کیو من ماہین
ایاتے پنا کرشن کو دینچی	م اچھا سب پوری کینچی	آن بن اور بھون من ناہین
دوبا	اچرن گل شری کرشن کے جو سیو چیت لائے	شہک بھاگ تہ نار کو کاسون برتو جاے

چوپائی		
بولی بہر چھست رانی	بچ بواہ کی کھب کھانی	میرے پتا سو میر کینھو
تہان آسے موہن سکھائی	پان گرہن کر دیا جتانی	تباتے بھئی کرشن کی دہی
	اب تم سو کو دیو اشیشا	جنم جنم سیو ون جگدیشا

جب آٹھون پٹ رانیان اپنے اپنے بواہ کا حال کہہ چکین تب سو لہہ ہزار ایک تنور اچ کرنا بولین کہ اور وہ بدی جی ہلو کو کو بھو اسر دیت زبردستی اٹھا لاکر اپنا بواہ کرنے کے واسطے ایک مکان میں رکھ کر وقت کا منتظر تھا۔

چوپائی

جب ہم شرن کرشن کی آئین	بختی بھت کری ان باہین	ہر اتر جامی شکہ دائی
دوبا	ترت آسے پورے تہان ماگھن بر بچہ داس	بھو ماگر کو مار کے لینھو ہمیں چھڑاے

اسی دن سے ہم لوگ بیکٹھنا تھ کی سیوا میں رہ کر اپنے کو پٹ رانیوں کی داسی سمجھتی ہیں اور وہ پدی تم بھو ایسا اسیرا دیو کہ جین ہم سدا دار کا تھ کی سیوا میں رہی رہیں جب تورو پدی اور گاندھاری اور کنتی اور جو داسی آدک نے شام سندر کے سب بواہوں کا حال ستا تب خوشی سے انکو آشیر باد دے کر کنتی آدک کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگیں۔

چوپائی

پھر سے بھا ما پو چھن لاگی	سنو در و پدی پر م بھاگی	ہم اپنی سب کھنا سنائی
گدوبا	پانچ من سے کون بدھ تھسہر و بھینو بواہ	او بھت لیلا سنن کو من میں بہت آچھاہ

یہ بات سن کر وہ پدی بولی کہ اسی بیا دیو میرے پتے میرا سو میر بچہ یہ پرن کیا تھا کہ جو کوئی تیل کے کڑاہ میں پر جھائیں دیکھ کر اپنے بان سے مچھلی کو بید سے گا اسی کو میں اپنی کینا بواہ دو نکا جب در جو حن اور جسرا سند آدک بہت راجے آکر مچھلی نہ بیدہ سکے سے خرمندہ ہو گئے اور ارجن نے وہ مچھلی بندھ کر میرے پتا کا پرن پورا کیا تب جن نے اُنکے گے میں جبال ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب چھوٹے بڑے خوش ہوئے لیکن در جو حن آدک اور حرنی راجن نے خرمندہ ہو کر ان پانچوں بھائیوں سے عہدہ کیا آخر کو ہار کر بھاگ گئے جب ارجن نے جھکو گھر بھاگ کر اپنی ماما سے کہا کہ ہم ایک سوغات لائے ہیں تب اُنکی ماما کنتی کھانے کی چیز سمجھ کر بولی کہ پانچوں بھائی آپس میں ہانٹ لیو۔

دوبا	یاسے پانچو پانڈون لینھو مو نہ بواہ	پرگٹ دیہہ سے پانچ ہین جیواک ہی آہ
------	------------------------------------	-----------------------------------

یہ بات سن کر کنتی آدک وہ پدی جی کی بڑائی کرنے لگیں۔ اتنی کھنا سنا کر شکہ لیدتی ہوئے کہ اور وہ بچت ایک دن شری کرشن

ہمارا ج کی سہا میں راجا جڈ ہشتم آدک پانڈو اور سب جڈنسی اور بہت سے راجا لوگ بیٹھے ہوئے تھے اسوقت نازد من اور
بید بیاس اور بیجا متر اور دیول اور چیون اور سنا نند اور بھار دواج اور گوتم اور بششٹھ اور بھگ اور اتر اور مارکنڈے
اور اگست اور باد یو اور پاراشرا اور پرشرام آدک بہت سے رکھیشور بیکٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے وہاں آئے ان کو
دیکھتے ہی شام سندرنے سب راجوں سمیت کھڑے ہو کر اور سنان کر کے سب رکھیشور دن کو آسن پر بیٹھالا اور انکے چرن چکر
چرن مہرت لیا اور بدھ پور بک آنگی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر یہ استنت کی۔

چوپائی

رکھ درشن ڈر لہجہ جگ ماہین	دیون ہو کر پراپت ناہین	آج سچیل ہو جنم ہمارو	جو ہم پاؤدور سس تھاؤدو
دو یا	ہر بھگتن کے درس کی تمہا کھی نہ جاے	جنم جنم کے پاپ سب بھن میں جات منساے	

ادھتھیاے چوراسی۔ جگ کرنا بس۔ یوجی۔ کا

شکد یوجی نے کہا کہ اے راجا پریکھت جب شام سندرن رکھیشور دن کی پوجا اور استنت کر کے تپ انھوں نے کر دیا اور پانڈو آدک
راجوں سے جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم لوگوں کا بڑا بھاک سمجھنا چاہیے کہ ان رکھیشور دن نے دیال ہو کر گھر بیٹھے اپنا درشن دیا سادھوں
کے درشن سے گنگا اسنان کا بھل مل کر مرنے کے پیچھے اچھا استھان رہنے کے واسطے لیتا ہو کہ جہاں پر بڑے بڑے جوگی اور گیانی
نہیں پہنچ سکتے اسلئے رکھیشور دن کا ست سنگ لٹنا سب تیرتھ نہاے اور دیو استھان کے درس کرنے سے تم جان کر انکی
پوجا پر پیشور سمان جانا چاہیے جو لوگ رکھیشور دن کو نہیں مانتے انکو گدھوں اور بیلوں کے برابر سمجھنا چاہیے۔

وہا	چرن ساؤدھ کے پریت کر پوجت ہو جو کوے	سنساری سکھ بھوگ کے انت گت پد ہوے
-----	-------------------------------------	----------------------------------

جب رکھیشور لوگ یہ بات تر بھون بت کی سنا کر گت ہو گئے تب نازد من دو اور کا ناتھ سے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہسا پر بھو ہم لوگ اس
قابل نہیں ہیں جیسا آپ نے اپنے منہ سے کہا آپ نے کیوں سنساری جیو دن کے آپدیش کے واسطے اتنی بڑائی ہماری کی جس میں وہ
لوگ براہمنوں کو بڑا جاکر انکا سنام کرین نہیں تو ہم لوگ کون گنتی میں ہیں ہمارا کھیاں اسی میں ہو کہ آپ کے چرن دن کا دھیان
کسی وقت ہکو نہ بھو لو دیکھیے جڈنسی لوگ جس کل میں آپ نے اوتار لیا ہے وہی لوگ آپ کو نہ پہچان کر اپنا اتے دار سمجھتے ہیں
جب دوسرے کو کیا سار تھ ہے جو آپ کے بھید کو پہنچ سکے آپ کیوں اپنے بھگتوں کو سکھ دینے اور دشمنوں کو مارنے کے واسطے
بار بار اوتار لیتے ہیں نہیں تو جنم زن سے آپ رہت ہیں۔

چوپائی

تم جگ جیون جگت نوا سا	ہم تمہے داسن کے داسا	تم جو استنت کری ہماری	ہکو بھرم بہت ہے ہمارا
جگت کرو جگدیش گسائیں	تمہے برشت ہوت سب ٹھائیں	تم ہی سب دیون کے دیوا	تمہو ہم جانین نہیں بھینوا
تمہری مایا سب جگ جھائی	لوگن کی شدھ بدھ بسرائی	تاتے بدھ بھانت بھرم مانے	تمہو بھید کرن پردہ جاتے

دو یا

تمہری ادبنت شکت ہو گھٹ گھٹ رہی تھے	پھر سب نے تیارے رہو ماگن پر بھجڈر اسے
------------------------------------	---------------------------------------

چوپائی		
گوکہ سکر چہرہ تمھارے جلگن ہت پر گئے جدر اجا گوکہ جن نہیں ہوت نہ اس	تم ہی سب کے پان ہارے دھرتی بھار اتارن کا جا تمھری بھگت سکل سکھہ راسا تمکو ہم سب کرت پرنا ما	گوکہ پتر بھاؤ من آسنے تہہ پر تاب جاسنے یہہ بانا تمھری گت ان ہونہیں جانی تم دیال پر پھ پورن کا ما
دوہا		تم تو پورن برہم ہو سکل دھرم کے دھام
<p>ای بیکٹھ نانتھ تمھاری کر پاتے ہم لوگ یہ چاہنا رکھتے ہیں کہ انھوں پر تمھارے چرنون کا دھیان ہمارے ہر دھرم میں بسا رہو اور ہر کھٹھا سننے میں کبھی پریت نہ گھٹی جبکہ رکھیشور لوگ یہ اسنت کر کے اپنی اپنی گئی کو جانے لگے تب بسد یوچی سننے ہسٹکے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای مہاراج کوئی تدبیر ایسی بتلائیے کہ جس میں آواگون سے چھوٹ کر جو ساگر پار اتر جاؤن یہ بات شکر بنیے سب رکھیشورون نے ناراجی کی طرف دیکھا ویسے نارڈن ہنس کر ٹوٹے کہ ای رکھیشور ویکٹھ نانتھ کی مایا ایسی زبردست ہے کہ جس نے سب سنسار کو موہ کر اپنے بس کر لیا جس طرح گنگا کنارے کے رہنے والے گنگا جی کا ماہا تم نہ جان کر کنوئین سے اسٹان کرتے ہیں اسی طرح بسد یوچی سنساری نا میں لیٹنے سے شیام سندرتریبون پر جگت کرنا کو اپنا بیٹا جان کر مکت ہونے کی راہ ہلوگون سے پوچھتے ہیں وہی گت سب شہسورون کی ہو کر اپنے اگیان سے کوئی انکو نہیں پہچانتا یہ بات رکھیشورون سے کہ کر نارڈن ہولے۔</p>		

چوپائی

گت سنو بسد یو سجا نا	تمھرے گھر میں شری بھگوانا	انھیں جھاڑتے گن گیا نا	ہتے کہہ یو چھت ہو با تا
<p>ای بسد یوچی ابھی تمھارے سامنے سب رکھیشورون نے شری کرشن ترلوکی نانتھ کی اسنت کی تہہ بھی تم نے انکو نہیں پہچانا اس بات کا ہلو بڑا شچرج معلوم ہوتا ہے کہ تم ایسا گیانی ہو کر پریشور کو نہ پہچانے لیکن اس میں کچھ تمھارا دوش نہیں ہے یہ بات سچ سمجھنا چاہیے کہ بنا کر پار پریشور کے دیوتا آوک بھی انکو نہیں پہچان سکتے سنساری آدمی کون گنتی میں ہو جو اُنکے بھید کو پہنچ سکے۔</p>			

دوہا	گوکہ جن جانی نہیں ماگھن پر بھ کے بھیرا	ان گت اگم آپا ہر سب دیون کے دیو
<p>ایلیے بید کے موافق ایک بات کہتا ہوں کہ تم کچھ پتر میں بدھ پور بک جگ کر کے اسکا پھل خیری کرشن جی کو اپن کر دو تو تمھارے ہر دے سے اگم تاسکی کا تلھ چھوٹ کر گت لیگی۔</p>		

چوپائی

پاپ ناش بن دھرم نہوئی	یہ جانے نتیجے سب کوئی	جو ہر سبوا میں جت دھرسا	من میں کچھ اچھا نہیں کرے
تیکو پاپ کٹے جھن ماہن		مکت ہوے کچھ سننے ناہن	
دوہا			
شری ماگھن پر بھ ہج کے پھل چاہو جو کوے		تکو کر م کچھ نہیں مکت کون بدھ ہوے	

چوبانی	
برکے کاج کرم مشبو کیجیے	ناکو پھل ان ہی کو دیکھیے
جو تم کو ہم گره چساری	جو گ ریت کے نہیں ادھکاری
جو کچھ بن دان تم کرو	نیم دھرم برت میں من دھرو
	وہ ہر تھسے نیا روناہین
بھوسا گرتے اتر سے سوتی	یادہ کرم کر سے جو کوئی
گرم جوگ کی راہ بتاؤن	تو تم کو اک باس جنان
من میں کچھ اچھا نہیں کیجیے	ناکو پھل ہر جو کو دیکھے
	سدا بسی تھسے گہراہین

دوہا | یادہ تارو کو بچن سنکے شری بسدیو | مہائیت من میں بھیجے جب جانو یہ بھیجو |

یہ بات سنتے ہی بسدیو جی نے نارواؤں کو رکھیشور دن سے ہاتھ چڑ کر کہا کہ اے ہمارا ج آپ لوگ دیال ہو کر ایسی جگہ کرادیجئے کہ کسی میں میرا منور تھ پورا ہو یہ سنکر نارو جی بولے کہ بہت اچھا تم طیاری کرو ہلوگ تھو سوم جگہ کرادیجئے یہ بات سنتے ہی بسدیو جی سے سب سامان منگو کر جو استھان کر چھتیر میں بہت پور تھا وہاں جگہ کی طیاری کی جبکہ جگہ شالامین سب رکھیشور اور جگہ نمسی اور راجا لوگ آکر کٹھا ہوئے تب بسدیو جی اچھی ساعت میں برہم چرچ سے مرگ چھلا پھین کر دیو کی آدک اٹھا رھون پٹ را نیون سمیت جگہ کرنے کے واسطے جا بیٹھے اُسوقت بہت راجا اور جگہ نمسی لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بڑے پریم سے جگہ کی شکل کرنے لگے جبکہ بسدیو جی نے نارو من آدک رکھیشور دن کو بزن دے کر ان گنڈ میں آہت ڈالنا شروع کیا تب سر کرشن جی ہمارا ج کی اچھا سے دیوتا لوگ ان گنڈ سے پرتھ لکل کر اپنا اپنا بھاگ لینے لگے اُسوقت اُرشی آدک اپسراؤن نے وہاں آکر اپنا اپنا ناچ دکھلایا اور گنڈ ہرون نے گانا سنایا اور نفا رہ بجا کر آکا شس سے بھول برسائے اور سب بھوٹے بڑے جو وہاں پر تھے انھوں نے نکلے جاسے کہ منگلا چارنایا اور براہمنوں نے بید پڑھا اور بھاٹوں نے کبت سنائے۔ اتنی کتھا سنکر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرتھت اُسوقت میسا آند وہاں پر ہاتھا وہ مجھ سے برن نہیں ہو سکتا جب بکینٹھ ناتھ کی دیا سے وہ جگہ اچھی طرح پوری ہو گئی تب بسدیو جی نے اُسکا پھل شری کرشن جی کو سنکپ دے کر بدھ پور بک اُٹھا پوجن کیا اور جگہ کرانے واسطے رکھیشور دن کو پیتا سراور سونا اور گنوا اور رتن آدک دان دھچھا دیا اور سوا سے رکھیشور دن کے اور جتنے براہمن اور مانگنے والے وہاں پر تھے سب کو منٹھ مانگا اور بایک اتنا دیا کہ پھر انکو کچھ چاہنا نہ رہی جب رکھیشور اور براہمن لوگ بسدیو جی کو اشیر باد کر اپنے اپنے استھان کو چلے گئے تب شام سندھ نے کورد اور پانڈو اور دوسرے راجن کو جتھا جوگ گننا اور کپڑا دے کر سنان پور بک بنا کیا اُسوقت بسدیو جی نے رو کر نذر اے جی سے کہا کہ اے بھائی تھے شام اور بلرام کو پال کر اُنکی رچھاکی ہر اسلیے میں جنم بھرتسے اُن نہیں ہو سکتا اور مجھ سے آج تک کوئی سیوا تمھاری نہیں بن پڑی کہ اُس سے اُرن ہو جاتا اسلیے میں چاہتا ہوں کہ تمھوڑے دن تم یہاں ہر جیسا سیون سمیت رہتے تو میں بھی تمھاری سیوا اور ٹھل کر کے اُرن ہو جاتا جب نذر اے یہ سُکر پڑی تو شی چار مہینے ہر جیسا سیون سمیت کر چھتیر میں ملے رہے تب بسدیو جی نے ہر روز انکا نیا نیا شستا چار اور شام اور بلرام نے اُنکی سیوا پریم پور بک کی۔

دوہا | نہا تر بھون ناتھ کی کاسون برنی جاے | ہر جیسا رن آب سکھ دیو آتھ رنہماے |

جب چار مہینے کر چھتیر میں رہ کر راجا کرشن نے دوار کا پری چلنے کی طیاری کی جب تو میں پارسے ملے تھ اور جو داسے ڈوکر کہا کہ

مجھ سے تمہارا چرن چھوڑا نہیں جاتا لیکن لا چاری سے کہتا ہوں کہ آپ بھی بزدل بن جا کر گنوؤن کی خبر لیجیے یہ بات سنتے ہی نندا اور جسودا بیباک ہو کر پرتھوی پر گر پڑے اور گوال بال اور گنو پوین نے رگڑ کر کہا کہ اوی پیارے ہم لوگ تمہارا چرن چھوڑ کر برہما بن کو بخاؤ نیگے ہلکے ہلکے بھی اپنے ساتھ دو اور کا پڑی میں لیچو جیسی کٹھورتائی تھنے پہلے متھرا میں رگڑ کر تھی اب بھی کیا چاہتے ہو پھر جسودا جی بہت بلا پکے بولیں کہ اوی دلو کی بہن تم مجھکو توہین پیارے کی دودھ پلانے والی سمجھ کر اپنے ساتھ لیچو میں سوا سے درشن کرنے سوہنی عورت سا زنی صورت کے تھے کمانا لپڑا آدک کچھ نہ مانو گئی

دوہا	میرے گھر کو دھن بہت جو جا ہو سولیدو	منموہن کو میں بھر پرت ون دیکھیں دیو
------	-------------------------------------	-------------------------------------

جب رادھا پیاری نے سنا کہ شیام سندر ہلکے گون کو بدرا کے آب دوار کا گویا چاہتے ہیں تب وہ بہت بلا پکے کر کے مرئی منومہر سے بولی کہ اوی بڑا ناخدا ایک مرتبہ تم مجھکو بزدل بن میں چھوڑ کر چلے گئے تھے سو میری یہ دشا ہوئی اب پھر اسی طرح میرا بڑا ناخدا چاہتے ہو اس سے اب میں تمہارا چرن نہ چھوڑو گی دودھ کا جلا چھانچھو نک کر بتیا ہر جس طرح سو پھل ہزار ایک سو آٹھ استریاں تمہاری سیوا میں رہتی ہیں اسی طرح مجھکو بھی اپنی داسی سمجھ کر اپنی سیوا ٹھل میں رکھو جب ترہیون پت سنے یہ حال برجاسیوں کا دیکھ کر سمجھا کر بے لگ کر میرا بیچا نہ چھوڑ کر دوار کا جلا چاہتے ہیں تب اپنی مایا پھیلا کر ان لوگوں کا من اس طرح پھیر دیا کہ سمجھانے بیچانے سے بزدل بن جانے کے واسطے سب راضی ہو گئے تب شیام سندر نے نندا جسودا آدک سب چھوٹے بڑوں کو بہت طرح کا گنا اور رتن آدک دے کر بدالیا۔

چوہانی

شری بسدیو مہا سگر گیانی	برجاسن سے بولت بانی	تم تو پران سمان ہمارے	تھے کیسے ہو دین نیارے
دوہا	برجاسی برج کو چلے سب گودھن کے ساتھ	گھر آئے آنندسون ما کھن پر چھو جہد ناخدا	یاد دہ کہت پریم کی باتا

اتنی کھٹا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اوی پرچیت بدابونے وقت جیسا بلا پ نندا اور جسودا اور شری رادھا آدک گنو پون نے کیا تھا وہ مجھ سے کمانہیں جانا جب شیام سندر دوار کا پڑی میں پہنچے تب سب چھوٹوں اور بڑوں نے خوش ہو کر منگلا چار منایا اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے دوار کا پڑی پر پھول برسائے۔

آدھیائے پچاسی اشنت کرنا بسدیو جی کا شیام سندر کی

شکدیو جی نے کہا کہ اوی راجا پرچیت جس طرح شیام اور بلرام اپنے مرے ہوئے بھائیوں کو بوالا لے گئے وہ کھتا ہم کہتے ہیں سنو کہ ایک دن شیام اور بلرام دونوں بھائی پرانہ کال اٹھ کر جیسے اپنے ماتا اور پتا کے چرنون کو دندوت لے گئے ویسے ہی بسدیو جی نے اپنا خرمن شیام سندر کے چرنون پر دھردیا یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی بولے کہ اوی پتا جی آپ میرے چرنون پر گڑ کے کیون مجھکو دوش لگاتے ہیں تب بسدیو جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اوی کرشن تم پر برہم پریشور کا اتار ہو کر جنم اور مرن سے لچھ واسطے نہیں رکھتے اور تمہارے آد اور انت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا میں آج تک تمہاری مہ نہیں جانتا تھا اب دیکھو شورون کے کئے سے مجھکو بشواس ہو کہ آپ ترلو کی ناخدا ہیں اور سب جیوتوں میں آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے دیکھیے سورج دیوتا آپ کے

تج سے پرکاشت رہ کر سب جگت میں اُجیالا کرتے ہیں اور جس پانی سے جڑ اور چیتن سب جیوون کا پالن ہوتا ہے اسکو بھی آپ ہی کا روپ سمجھنا چاہیے اور چند رما جو اپنی کرن سے اُمرت برسا کر سنساری جیو اور درختوں کو شکھ دیتا ہے اور ہوا چلنے سے جیوون کو آرام لٹا ہے اور پہاڑ اپنے بوجھ سے زمین کو دبائے رہ کر ہلنے نہیں دیتے اور گنگا اور سندھ اور ک سندھ ابھرے رہ کر کبھی نہیں سوکتے ان سب کو بھی کیوں آپ ہی کی کرپاسے یہ سامرہ رہتی ہے اور جتنے جیو جڑ اور چیتن سنسار میں دکھائی دیتے ہیں اُن سب کو آپ کی آگیا اور اچھا سے برہما جی نے پیدا کیا ہے اور لیٹن بھگوان پالن کر کے شری مہا دیو جی سب کا ناش مہا پرلہ میں کرتے ہیں اور آپ آد پرش بھگوان کا اوتار ہو کر برہما اور لیٹن اور مہا دیو جی سے بھی بڑے ہیں اور آپ کی مایا ایسی ہوان ہے کہ جسے سب جگت کو موہ لیا ہے اسلئے آپ کو کوئی نہیں پہچان سکتا بنا تمہاری شرن آئے آدمی کو سنساری مایا جال سے چھوٹا بہت کٹھن ہے جس طرح باجا بجائے والا اپنا من انا راگ اور راگنی اُسنین سے نکالتا ہے اسی طرح آپ سنساری جیوون کی بڈھا اپنے آدھین رکھ کر جیسا چاہتے ہیں ویسا کرم اُسنے کر لیتے ہیں اور آپ کے ایک ایک روہین میں ہزاروں برہما نڈ بندھے رہ کر آپ کا بھید کوئی نہیں جانتا آج تک میں نے اپنی آگیا ننا سے آپ کو اپنا بیٹا سمجھا تھا اب نادر دن کے کہنے سے بشواس ہوا کہ آپ کسی کے بیٹے اور باپ اور بھائی اور مہتر نہیں ہیں کیوں برتھوی کا بوجھ اتانے اور دیت اور آدمی راجون کو مارے اور ہر بھگتون کو شکھ دینے کے واسطے جد کل میں اوتار لیا ہے سو مجھ کو ایسا گیان دیجیے کہ آپ کو اپنا بیٹا بنا کر آد پرش بھگوان سمجھوں اور جس طرح آپ نے اجال ایسے مہا پائیوں کو تار کر گت دی ہے اسی طرح مجھ پر بھی وہاں ہو کر بھوسا کرنا تار دیجیے اور جب تک سنسار میں جیتا رہتا ہوں تب تک سوا سے اسمرن اور دھیان آپ کے مایا جال میں نہ چھنسون۔

چوپائی

مہا ہی سب کے برجن ہارے | باج تہو ہن انش ہتھارے

دوہا | جنم کما جانیو ہتو برہم روپ من انہم | سو مایا کے موہ میں گیان رہیو پھر نا نہ

جب شری کرشن ترلوکی ناکھنے یہ استت اپنی سنی تب ہنس کر بولے کہ او بسدیو جی تگو جو بات جانتا چاہیے تھادہ تھے جانکر کہا آپ اپنے کہنے پر استھیر ہر میرا پرکاش سب جیوون میں برابر سمجھا کر تو میری مایا حکو نہیں بیا لگی یہ بات سنکر بسدیو جی کو ایسا گیان پیدا ہوا کہ اسی دن شام اور بلرام کو اپنا چتر سمجھا کر ایشور روپ بھنے لگے اور ہر جزون کے دھیان میں لین ہو کر جیون گت ہو گئے پھر ایک دن شری کرشن جی نے دیوکی جی سے کہا کہ امانا تمہارا رن میرے اوپر بڑا ہے اسلئے جو کچھ تم مانگو وہ ہم سکو دیوین یہ بات سننے ہی دیوکی نے رو کر کہا کہ اے بیٹا تم پر برہم پریشور کا اوتار ہو جس طرح تم نے اپنے گرو کا فرما ہوا بیٹالا دیا تھا اسی طرح میرے چھپو بالک جو گنس آدمی نے مار ڈالے ہیں لا دو تو میرا سوچ چھوٹ جائے۔

دوہا | تہہ کارن جانیو تھین اپنے من بشواس | کرتا ہو س مرشٹ کے ماگھن پر بھ سکھ راس

چوپائی

یہ سن بولے کرشن مراری | سنو ات تم بات ہماری | جو اچھا تمہری من ماہین | پر بھ بون کرہن چھین ماہین
یہ لکھ شام اور بلرام سٹل لوک میں چلے گئے انکو دیکھنے ہی راجا بل گے سے آکر دونوں بھائیوں کے جزون پر گر پڑا اور پرتا ہر
راہ میں بچاتا ہوا بڑے آد رجاؤ سے اپنے گھر لیا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور دونوں بھائیوں کا چرن دھو کر جزا مارت

لیا اور وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگا کر بگھڑا اور بچھڑک دیا۔

دوا | راجا بلی چاہت ہتھو ہر حسین کی رین | اشرفی ماگھن پر بھہ دوس تے تن من باو چین

راجا بلی نے بدھ پور تک شہام اور بلہام کی پوجا کر کے سکندھ آوک اسکے بدن پر لگا یا اور چھوٹوں کا گھرا اور موتیوں کا ہار گلے میں پہنا کر چھتیس پرکار کے بجن بھوجن کرانے اور بڑی خوشی سے شہام اور بلہام پر چنور ہلائے لگا اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح سنت کی کہ اسی دینا ہاتھ جن چڑوں کا درشن برہما دک دیوتا اور بڑے بڑے جوگی اور رکھیشور دن کو جلدی دھیان میں بھی نہیں مانتا سو آپ نے دیال ہو کر افضن چڑوں سے مجھ عزیز کی چھوٹری پوتر کی اس سے بن اپنے برابر دوسرے کا جگ نہیں سمجھتا جبکہ پر ہلا دمیرا دودا اور شیش ناگ جی آپ کے بھید کو نہیں پہنچ سکتے تب مجھ اگیان کو کیا سامر تھہ جو آپ کی مہمان اور اسنت برتن کر سکون جس طرح آپ نے دیال ہو کر گھر بیٹھے اپنے چڑوں کا درشن دیا اسی طرح میری استری اور لڑکے ابون کو گھر اور دھن سمیت جو میں بھیٹا کرتا ہوں لیجئے اور مجھے اپنا واس سمجھ کر اپنے آنے کا کارن برتن کیجئے یہ آدھین بن سنار کرشن بھگوان بوسے کہ امر راجا بلی ایک دن مریج رکھیشور کے چھوٹوں نے جوانی کے غرور سے برصماجی کی ہنسی کی تھی تب برصماجی نے کہہ کر وہہ کر کے اُنکو یہ شتاب دیا تھا کہ تم لوگ دیت جون میں جنم لیو اسی سبب سے اُن چھوٹوں نے پہلے ہرنیاکش اور ہرن کشب کے یہاں پیدا ہو کر پھر ہماری ماما کے پیٹ سے جنم پایا جب راجا کنس نے اُن چھوٹوں کو مار ڈالا تب وہ تمھارے گھر پیدا ہوئے اب دیو کی ماما ہمارے بھائیوں کے واسطے بہت سوج کرنی ہر اسلیے میں اُنکو لینے آیا ہوں۔ یہ بات سنتے ہی رابل نے بڑی خوشی سے اُن چھوٹوں کو لولا دیا تب تر بھون ناعہ اُنکو اپنے ساتھ لے کر دوار کا میں چلے آئے جب دیو کی ماما نے اپنے چھوٹوں کو دیکھا تب بڑی خوشی سے اُنھار کو دودھ پلائے لی۔

چوبائی | ابار بار بچ کٹھ گادے | رام کرشن کو ہنسی آدے

اسوقت بسد یو اور دیو کی جی کو نشواں ہوا کہ شہام اور بلہام پر مشور کا اوتار ہیں یہ سمجھ کر اُنکو بڑی خوشی ہوئی اور شہام سندھ کی اچھا سے اُن چھوٹوں کو ن کو گیان پیدا ہو کر اپنے پورب جنم کی سدھ آئی تب وہ اپنی ماما اور شہام اور بلہام کو دندوت کر کے اسی وقت دیو لوک کو چلے گئے یہ حال دیکھ کر دیو کی ماما کو بڑا سوچ ہوا لیکن شہام بلہام کے سمجھانے سے سنساری بیو ہار جھوٹا سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا اور ہر چڑوں میں دھیان لگا کر اپنا من سنساری ماما سے برکت لیا۔

دوا | یہ چر حرت لاسے کہو سن جو کو سے | اشرفی ماگھن پر بھہ چرن سے کھون بلک ہوئے

آدھیائے جھیامی۔ اٹھالیجھانا ار جن کا سبھدر اکوز بردستی سے

شکھ پوجی نے کہا کہ اسی راجا پر پھت جس طرح ار جن کا براہ شہام سندھ کی بہن سبھدر سے ہوا تھا وہ کھتا کہتے ہیں سنو کہ جب درویدی کنتی ماما کی آگیا سے جڈھشٹھ آوک باچون بھائیوں کی استری ہو کر رہنے لگی تب نار دمن نے اکر راجا جڈھشٹھ آوک سے کہا کہ استری اور دھن کے واسطے باپ اور بیٹے اور بھائی بھائی میں ہمیشہ سے جھگڑا ہوتا آیا ہے اسلیے میں ایک تدبیر بتائے دیتا ہوں اُنکے گرنے سے تم باچون بھائیوں میں درویدی کے واسطے کچھ جھگڑا ہوگا یہ سنکر جڈھشٹھ آوک نے کہا کہ اسی من ناعہ جو آپ کہیں وہ ہم کریں یہ سنکر نار دمن بوسے کہ ایک برس کے تین سو ساٹھ دن ہونے ہیں تم باچون بھائی

بہتر بسترون کی باری باندھ کر اس پن سے درو پدی کو اپنے پاس رکھا کر کہ جب ایک بھائی کی باری میں دوسرا بھائی درو پدی کے محل میں جاسے تو جائے و لا بارہ برس تک میں باس کرے یہ بات نارو من کی پانچون بھائی مان کر اسی طرح درو پدی کو اپنے پاس رکھنے لگے ایک دن ایسا سنجگ ہوا کہ درو پدی آدھی رات کو راجا جادو ہشتہر کے مندر میں تھی اور اس دن دھنکھ بان ارجن کا راجا جادو ہشتہر کے محل میں رکھا تھا اسی وقت ایک براہمن نے اگر ارجن سے کہا کہ میری گنوجو چڑھا کر لیے جانا ہو و لا دیکھے یہ سنکر ارجن نے بجا رکھا کہ اس وقت راجا جادو ہشتہر کے محل میں اگر اپنا دھنکھ بان لینے جاتا ہوں تو بارہ برس تک بن میں رہنا پڑیگا اور جو چوڑ کو مار کر گنوں میں لا دینا تو چھتری کا دھرم نہیں رہتا اسیلئے دھرم چھوڑنے سے بن میں رہنا اتم ہو یہ بجا کر ارجن اسی وقت راجا جادو ہشتہر کے محل میں جا کر اپنا دھنکھ بان لے آئے اور چوڑ کو مار کر براہمن کی گنوں و لا دی اور بہت سحر اپنے بچن کے موافق سیناسی روپ دھکر جنگل میں چلے گئے اور تیرتہ جاتا کرتے ہوئے دو در کا میں پہنچ کر کیا سنا کہ سجدہ رابسدیو جی کی بیٹی مہاسندری جو بواہنے جوگ ہوئی ہو اسکا بواہ بدیو جی دُجو دھن کے ساتھ کیا جاتے ہیں اور ششیام سندری کی اچھا ہے دینے کے واسطے جو یہ سنکر ارجن نے جاہا کہ میرا بواہ اُسکے ساتھ ہوتا تو بہت اچھی بات تھی جبکہ ارجن نے اسی اچھا سے چار مہینے بہت بھرا اپنے کو سیناسی بھیس میں چھپا کر راج مندر کے پاس مرگ چھالا بچھا کر بیٹھے تب دو در کا باسی انکو مہا پُرش جا کر اپنے گھر بھوجن کھلانے کے واسطے لیجانے لگے یہ سنکر بلام جی نے ایک دن انکو اپنے راج مندر میں بلایا بھیجا اور جن دھو کر بڑے پریم سے تھیسینے کار کے جن کھلانے جیسے ارجن نے سجدہ راج مندر کو دیکھا ویسے اُس چند رنگھی پر موبت ہو کر اُسکے لئے واسطے دیوتا اور پُرش منانے لگے اور سجدہ راجی ارجن کے روپ پر موبت ہو کر جن میں کہنے لگی کہ یہ سیناسی نہیں ہو کر کوئی راجا معلوم ہوتا ہو پُرش پُرش اسکو میرا بت بنانا تو اچھا تھا۔

دو ہا	ارجن بھوجن کر چلیو من تو رہو لیجھا	کنور سجدہ راجن کو لا گیو کرن ایا سے
<p>ششیام سندری نے ارجن کو اپنے بھگت اور سجدہ راجی بہن کے من کا حال معلوم ہو کر یہ اچھا تھی کہ ہماری بہن سجدہ راجن کو بواہی جاتے لیکن انھوں نے بلداؤ جی کے ڈور سے یہ بات ظاہر کرنا مناسب نہیں جانا جب ایک دن کتھا سننے کے بہانے سے ارجن کے پاس گئے تب ارجن نے ترہیون پت کو بڑے آدرجاؤ سے بیٹھا کر بولا کہ اے دینا نا تھو جھکو سجدہ راج سے بواہ کر نیکی بڑی چاہتا ہوں جس طرح آپ سب منور تھ میرے پورے کرتے آئے ہیں اسی طرح ذیال ہو کر یہ کامنا بھی پوری کیجیے یہ سنکر دو در کا ناتھ نے کہا کہ اے ارجن تم تھوڑے دن یہاں گھوڑو رات کو سب چھوڑے بڑے دو در کا باسی سجدہ راج سمیت ریوت پہاڑ پر شری مہادیو جی کی پوجا کرنے جاؤ گے اس دن تم بھی میرے رتھ پر بیٹھ کر وہاں جانا جب اوسر رتھ سجدہ راج کو اٹھا کر اپنے رتھ پر بیٹھا لینا اور رتھ دوڑا کر ہستنا پور چلے جانا جو کوئی سامنا کرے تو تم بھی اُسکے ساتھ لڑنا اسی میں کچھ میرے بڑا ماننے کا ڈر کرنا یہ سنکر ارجن خوش ہو کر وہاں گئے وہاں تک کہ جب شورا رتھ کو سب استری پُرش دو در کا باسی سجدہ راج سمیت ریوت پہاڑ پر پوجا کرنے گئے تب سیناسی روپ ارجن بھی مڑی مڑی منور ہر کے رتھ پر بیٹھ کر وہاں چلے گئے اور دھنکھ بان لے کر راستے پر کھڑے ہوئے جیسے سجدہ راج کو جا کر کہہ اپنی سہیلیوں کو ساتھ لیے ہوئے پھری ویسے ارجن نے لاج اور سنگوچ چھوڑ کر سجدہ راج کا ہاتھ بولا لیا اور رتھ پر بیٹھا ہستنا پور کو چلے جب یہ بات سہیلیوں نے سنی اور روپنی دھن سے کہا تب بلام جی کو دودھ میں اگر ٹولے۔</p>		

۵۷۱

چجیائی

ابھی جا سے پر لڑ میں کر ہوں

بھوم اٹھا سے بیس پر دم ہوں

میری بہن سبھدرا پیاری

انکو کیسے ہرے بھگساری

ہماوند آر جن کو دیوں

کنور سبھدرا کو لے آئیوں

انکو کیسے ہرے بھگساری

جبکہ بلوہم جی گروہ کر کے بہت سے جد نبیوں کو ساتھ لیکر آر جن کے پیچھے جانے کے واسطے طیار ہوئے تب شیاہ سندر نے بلوہم جی کے پاس جا کر کہا کہ سنبھائی آر جن ہماری بوا کا بیٹا پر ہم مترزات اور کل میں اتم ہو کر بان بدیا اچھی جانتا ہے اور بعد نبیوں میں دوسرا کوئی ایسا نہیں دکھلائی دیتا جو اسکا سامنا کر کے بیچ ہو کر آر جن نے انجیت کیا لیکن ہکو اُنکے ساتھ لڑنا اُجیت نہیں ہو سکا واسطے کہ بیٹی اپنے ذات بھائی کو دینا چاہیے اس سے کیا اتم ہو کر آر جن پڑانے داکو دیا ہے اس سے آپ دیال ہو کر گروہ اپنا چھائیگی اور اب اس بات کا بوا دکرنا اُجیت نہ کر سامان جینکا ہستنا پو پھوینا چاہیے۔ یہ سنکر بلوہم جی نے جھجھلا کر مال اور موسل اپنا زمین پر ٹپک دیا اور بعد نبیوں سے کہا کہ یہ سب کام مڑی منوہر کا ہی جو آگ لگا کر بلوہم جی کو دوڑتے ہیں انکو اپنے بھگتوں کی خوشی کے واسطے کچھ ٹوک لاج کا بچا رہنیں رہتا انھوں نے سکھلا دیا ہو گا تب آر جن سبھدرا کو آٹھا لیکیا نہیں تو اُسکی کیا سافرتہ تھی جو ایسی اُجیت بات کرتا میں اپنے بھائی کی آگیا نہیں ہال سکتا اسلیے جیسا کہتے ہیں ویسا کرو یہ لکھ بلوہم جی نے بہت گھنا اور کپڑا وغیرہ اسباب اور ہاتھی اور گھوڑا اور تھوڑے اور داسی اور داس آدک سنکپ کر کے ہستنا پور کو بھیجا یا اور آر جن اپنے گھر ہو چکر بید کے موافق سبھدرا سے بواہ کر کے سنساری سکھ اٹھانے لگے اتنی کھاسا کر شکد یو جی نے کہا کہ ای راجا چھیت دیکھو نارین جی اپنے بھگتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں اتنی چھاسنساری آدمی بھی نہیں کر سکتا اب میں دوسری کھانگی مہا کی کھتا ہوں سنو۔ متھلا نگری میں ایک بھلا شو نام راجا پریم بھگت رہ کر نسا باچا کر منا سے اپنے کو چھپی بت کا داس سمجھتا تھا اور اُسی نگر میں شرت دیو نام براہمن رہ بھگت رہ کر انھوں پر پریشور کے اسمرن اور دھیان میں گن رہتا تھا اور بنا مانگے جو کچھ ملتا اُسی میں سنتو کہ رکھ کر کسی سے کچھ نہیں مانگتا تھا ہر روز رات کو دونوں پریم بھگت آپس میں بیٹھ کر یہ بچار کیا کرتے تھے کہ کل بکینٹھ نانتھ کے درشن کے واسطے دو ار کا جو چکر اپنا جنم سوارتھ کرینگے پڑات سمی ہونے پڑ ہاں نجا کر کتے تھے کہ شیاہ سندر انتر جامی دین دیال آپ یہاں آکر درشن دیتے تو بہت اچھا ہوتا جبکہ اُن دونوں کی سچی بھگت تر بھون بت نے دیکھی تب وہ مجھے اور نار دین اور بید بیاس اور بشتن شاہ اگست اور دیول اور باد یو اور اترا اور بر شرام ہی آدک رکھیشوڑون کو اپنے رتھ پر بیٹھا کر متھلا نگری کو پلے راہ میں جویش اور نگر ملتا تھا وہاں کارا جا آگے سے آکر بہت طرح کی عمدہ عمدہ چیزیں سوغات لاکر بھینٹ دیتا تھا اور اُنکے درشن سے اپنا جنم سوارتھ کرتا تھا۔

دوہا ماڈو ار بچان ہوسے ماگن پر بھجدر اے ہیوئے اُت آند سنون متھلا نگری جاے

شب شیاہ سندر کے آنے کا حال راجا بھلا شو اور شرت دیو براہمن نے سنا تب آگے سے جا کر انکو دندوت کی جس جس جگہ پر شری کرشن ہمارا ج کا چرن پڑتا تھا وہاں کی دھور اٹھا کر وہ دونوں پریم بھگت اپنے سر اور آنکھوں میں لگاتے تھے اور راجا چھیت اُس دن شری کرشن چندر آند کند کا درشن پا کر متھلا پور کے سب چھوٹے بڑوں کو ایسا سنکھ ملا جسکا حال مجھ سے کہنا نہیں جاتا پھر راجا اور براہمن نے شری کرشن ہمارا ج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای مہا پریمو جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا

اسی طرح اپنے جرنون سے ہمارا گھر پھر کیجیے یہ سفکر برندان بہاری بھگت ہتکاری نے بچار کیا کہ راجا اور براہمن دونوں میرے بھگت ہیں اور انھین کی خوشی کے واسطے یہاں آیا ہوں اسیلئے دونوں کے گھر جا کر انکا مان رکھنا چاہیے پہلے راجا کے گھر جانے سے براہمن کیسکا کہ مجھکو کنگال جاتا کر میرے گھر نہیں آئے راجا دھن دولت دالے کو مجھے اچھا جانا اور جو براہمن کے گھر پہلے جاتا ہوں تو جا جا کر امان کر کیسکا کہ شام سندرمیرا اہان کر کے پہلے براہمن کے گھر چلے گئے اسیلئے وہ بات کرنا چاہیے جسین دونوں خوش رہیں ایسا بچا سکتے ہی کرشن بھگوان دوسوروپ اپنے رتھ اور رکھیشورون سمیت بنا کر راجا اور براہمن دونوں کے استھان پر چلے گئے اور کرشن بھگوان کی مایا سے راجا ہٹا ستھو نے سمجھا کہ دو اور کانا تھ کیوں میرے ہی گھر آئے ہیں اور براہمن نے جانا کہ شری دو اور کانا تھ راجا کے گھر جا کر میرے ہی گھر آئے ہیں جب شری بیکنٹھ ناتھ راج مندرمین پوئے تے تب راجا نے شری کرشن ہماراج کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھا کر ہر پارت لے کر وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگایا اور اپنے گھر والوں پر چھڑک دیا اور سب رکھیشور و کونو الگ الگ سنگھاسن پر بیٹھا کر بدھ پوربک شام سندرا اور سب رکھیشورون کی پوجا کی اور بہت رتن آدک لچھی بت کو بھینٹ دیکر پریم سے اُنکے چرن دانیے لگا اور بڑی خوشی سے بولا کہ آج میں نے اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھا دیکھو جن چرنوں کا درشن شری مہا دیو جی آدک بڑے بڑے دیوتا اور جوگی اور رکھیشورون کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا وہی چرن آج میری گود میں براتے ہیں اور بیکنٹھ ناتھ نے مجھے اپنا داس سمجھا اپنے چرنوں سے میرا گھر پھر کیا اسی طرح بہت اسنت کر کے راجا ہٹا ستھو نے شام سندرا اور رکھیشورون کو بھینٹس پر کار کے سخن کھلائے اور بیکنٹھ ناتھ کو اتم اتم گنا اور کبڑا ہنکار جنور ہلاتے وقت اُٹھنے پڑ گیا۔

چوپائی	تو نہ سنا تھ کیوں جڑا تھا	درشن دیورکھن کے ساتھ
دوہا	تم تو جگت نواس ہوا کھن پر بھ سکھ راس	سچ داسن کے گھر بکھی کچھ دن کرو نواس
<p>یہ دین جن سنگرتھوں بت اپنے بھگت کا منور تھ پورا کرنے کے واسطے ایس دن وہاں رہے اور اُسکو برہم گیان آپیش کیا جب شام سندرا اُس کنگال براہمن کے گھر گئے تب شرت دیو براہمن نے کٹسا کے آسن پر انکو چھایا بھجا کر دو اور کانا تھ کو بیٹھایا اور اپنی ہتری سمیت اُنکے پریم میں ڈوب کر بڑی خوشی سے ناچنے لگا اور بیکنٹھ ناتھ کا چرن دھو کر چنا پرت لیا اور گنگا جی کی مٹی کا تلمک بسدیونندن کے لگا کر تلسی دل آپر چڑھایا اور اعلیٰ اور بڑھراہ را نولا وغیرہ کھٹے میٹھے پھل اور موٹے چاول کھیت کے بنے ہوئے اور ساگ پات لاکر بڑے پریم سے تر بھون پت اور رکھیشورون کے سامنے رکھ دیا اور خن کی مٹی سے گنگا جل سنگدھت بنا کر پینے کو لے آیا تب بیکنٹھ ناتھ نے رکھیشورون سمیت آند پوربک بھوجن کیا۔ جب شرت دیو ہاتھ اور منہ برندان بہت ساری اور رکھیشورون کے دھلا سچت ہوا تب مڑی مندہر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر پو کیا کہ اے مہا پر بھو جب سے میں بال اوستھا بھوگ کر سیانا ہوا تب سے سواے اشمن اور دھیان آپ کے جرنون کے دوسرا کوئی آدم نہیں رکھتا آج آپ نے اپنے کل رپوی چرنون کا درشن دے کر مجھ کنگال کی اچھا پوری کی جو لوگ سنساری جال میں پھنسے رہ کر اپنے دھن اور پرور کا ابھان رکھتے ہیں اُنکو آپ کے چرنون کا درشن سپنے میں بھی نہیں ملتا اور جو آپ کے اشمن اور دھیان اور پوجا اور رکھتا سننے میں پریت رکھتے ہیں وہ لوگ سنساری کا منا اپنی پا کر ات سچ گت ہوتے ہیں اسلئے میں اُنکو ہزاروں دندوت کرنا ہوں۔</p>		

دوہا	ہاتھ جوڑتی کروں دھرون جڑن پر ماتھ	مواناتھ کو درس دے کیمنھو ناتھ سنا تھ
ایسی بھگت اور پریت اس براہمن کی دیکھ کر شیم سندر نے کہا کہ ای فوج راج ہم ٹکوا پنا بھگت اور تر جا کر بھگت پیارا سمجھتے ہیں اور جو آدمی بید اور شا ستر پڑھے ہوئے براہمنوں کی پوجا کرتا ہے اسکا منور تھ ہم جلدی پورا کر دیتے ہیں سب رکھیشور تم پر دیال ہو کر اپنا درشن دیتے یہاں آئے ہیں جس طرح تیر تھ استان کرنے اور دیوا استھان کے درشن کرنے سے آدمی پوچر ہو جاتا ہے اسی طرح ان رکھیشور دن کا چرن دیکھنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا تم انکی سیوا اچھی طرح کرو میں اپنے تن سے بھی براہمن کو بہت پیارا جانتا ہوں جو آدمی براہمن کی سیوا نہیں کرتا اسکو مور کھ سمجھنا چاہیے گیانی لوگ براہمن کو پریشور کے برابر جانتے ہیں اور آدمی کے تن میں جو اچھا کام بن پڑے اسی کو تم سمجھنا چاہیے نہیں تو یہ بدن ایک دن ناس ہو کر کچھ کام نہیں آتا اسلیے ٹکونید کے موافق ہمارے ہرن اور پوجن میں رہنا چاہیے شری برندا بن بہاری بھگت ہتکاری اکیس دن سرت دیو براہمن کے گھر بھی رکھیشور دن سمیت رکھ گیان سمجھانے کے چھ دیوار کا بڑی کوچھے اور راہ میں رکھیشور دن کو بد کر دیا۔		
دوہا	بچ گرہ ہوئے آسے کے ماگھن پر بھو جد جد	پر باسی پھلت جھے درس پرین سکھ پاسے
ادھیائے ستاسی۔ استت تر بھون پست کی		
راجا پر بھیت نے اتنی کھتا سنکر پوچھا کہ ای شکھ پوسوامی دوار ناتھ نے شترھا دیو براہمن سے کہا کہ تم شاستر کے موافق میرا دھیان اور پوجن کیا کرو سو مجھکو یہ بڑا سند یہ ہے کہ پر ہم نزلکار کی استت جو کچھ روپ اور رکھا نہیں رکھو دیکھنے میں نہیں آتے بیسنے کس طرح کی ہوگی بستار پور بک لکھو براہمن بہ چھڑا دیکھیے یہ بات سنکر شکھ بوجی بولے کہ ای راجا پر بھیت بید میں استت بلکنہ ناتھ کی بہت کمسی ہے میں اتنی سامرتہ نہیں رکھتا جو سب گن انکا برن کر سکوں لیکن تھوڑا سا حال جو مجھکو معلوم ہے وہ میں کہتا ہوں سنھو کہ جس آد جوت نزلکار نے بدھ اور اندری اور پیران اور دھرم اور ارتھ اور کام اور موکش کو بنا یا ہے وہ ہمارے بھو سدا نر گن روپ رہ کر بڑھانڈر چتے وقت بڑا ٹروپ دھارن کر کے شیش ناگ پرشین کرنے میں انکی کھتا اس طرح برہو کہ سنک اور سنندن اور سناتن اور سنت کمار چاروں بھائی پریشور کا آوار سرشٹ ہونے سے پہلے برھمان جی کی اچھا کے موافق پیدا ہوئے ہیں انکے بھھاو میں راجس اور تانس کا پریش نوکر ہمیشہ سنوگن روپ رہتے ہیں اور انہیں سے ایک بھائی ہمیشہ لیلا اور کھتا پریشور کی کہا کرتا ہے اور میں بھائی سنا کرتے ہیں جو کچھ استت آد جوت بھگوان کی انھوں نے کی ہے وہی بات نر نارائین نے ناز دمن سے سنت جگ میں کی تھی وہی کھتا ہم تھے کہتے ہیں سنو کہ جس طرح کڑھی اپنے منھ سے جالا نکال کر پھر اسکو کھا جاتی ہے اسی طرح سب جو بڑا اور چیتن تینوں لوک کے پریشور کی اچھا سے پلک مارنے میں پیدا ہو کر پھر انھیں کے روپ میں سما جاتے ہیں اسوقت ہمارے ہونے سے چاروں طرف پانی دکھائی دیکر کیوں آد جوت بھگوان رہ جاتے ہیں جب انکو سنسار چنے کی پھر اچھا ہوتی ہے تب انکی سانس سے چارے وید پیدا ہو کر جیسے پرات مہی بندی گن راجون کی استت کر کے جگاتے ہیں اسی طرح وہ پید ویش روپ سے پتر بھی روپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر جگانے کے واسطے بڑھ کرتے ہیں۔		
دوہا	تیا گو بدھا جوگ کی جاگو ہری ہرار	بچ مایا بستار کے سر جو بن سنسار

پہلے پیریم اپناشی پُریش تم جنم لینے اور نرنے اور ٹھونے اور جاگنے سے رہمت اور نردوش دیکر آٹھون پہر جیتن بنے رہتے ہو اور
چوہون لوک تمھاری مایا سے پیدا ہو کر وہ مایا کو نہیں بیانی ہو تمھارا پرکاش آد اور تیرتہ اور آشت میں رہ کر تمھاری تمھاکو کوئی نہیں
جان سکتا اور تینون لوک میں تمھارے برابر کوئی سہ نہیں ہو اور تم سدا آندو پ رہتے ہو اور سب جوہون کی اچھٹ اور بان اور
ناش تمھاری اچھا سے ہوتا ہو اور جتنی دیا تم اپنے بھگتوں پر رکھتے ہو اتنی دیا اور رتھا کوئی دیوتا اپنے بھگت کی نہیں کر سکتا اور تم
سب میں لیے ہوئے اور سب سے الگ رہ کر ہو گون اور تم جو گن اور سہ گن سے کچھ کام نہیں رکھتے کیوں تمھارے اسمرن اور
دھیان کرنے سے سنساری جو کت پدوی پر ہو چکے ہیں اور تمھارا نام جینے کے برابر جگ اور تیرتہ اور دان اور تپ اور جپ
اور اچار کوئی دھرم نہیں اور برتھا اور مہادیو آدک سب دیوتا تمھارے کل روپی حرکتوں کے دھیان میں آٹھون پہرین رہتے ہیں
اسی سے آٹھون نے ایسی پدوی بائی ہو چوہون لوک میں تمھارے برابر کوئی نہیں ہو اور تمھاری کرپا کے بشیر کوئی سنساری
مایا جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب بڑے بڑے جوگی اور رکھیشور سب اندریوں کو اپنے بس رکھ کر تمھارا اسمرن اور دھیان سچے من
سے کرتے ہیں تب تمھاری دیا سے انگلی گنت ہوتی ہو۔

دوہ	آد ائتہ سب جگت کے تم ہی پُریش ننت	سدا ایک رتس رہت ہو ماگھن پر پوجھ گونت
<p>اور دینا ناتہ شہسپال اور گنس اور راون اور ہرنیہ کشپ آدک بہت جوہون نے تمھارے ساتھ دشمنی کی تھی وہ لوگ بھی اپنے پران اور سے تمھارا دھیان کرنے میں جو ساگر پار تیر گئے اور بہت جود تمھاری تمھارا اور کیرتن کا چرچا آپسین رکھ کے اپنا جنم سوار تہ کرتے ہیں انین آتم جگ اسی کا سمجھنا چاہیے جو آٹھون پہر تمھارے چرن کل کا دھیان رکھ کر سنساری مایا سے برکت رہتا ہو اور مہا بھگت گنت کی بھی اچھا نہیں رکھتے اور ست سنگ کے برابر دوسری چیز بھی نہیں سمجھتے اور سادھو اور بیشنوں کی سیدا اور ست سنگ پریم کے ساتھ کرتے ہیں وہ آدمی تمھاری مایا کا کچھ ڈرنہ ماکر سید سے بکیتھ میں جان سورج اور چند مہا کا پرکاش نہیں ہوتا بوان پر بھگت طے جاتے ہیں۔</p>		

دوہ	وہ جن پریم چیت ہو پاوت پد نربان	اقت کال تکولت ماگھن پر پوجھ بھگوان
<p>اور بکیتھ ناتہ جو آدمی اپنے گیان سے تمھارا اسمرن اور دھیان چھوڑ کر دوسرے دیوتا کو پوجتا ہو وہ آواگون میں پختہ نہ کر پت پدوی نہیں پاتا اور تمھارے رومین رومین میں ہزاروں برتھا بندھ سے رہ کر کسی جو کا حال سمجھے چھا نہیں رہتا جس طرح سوتے کا گنا بنانے سے الگ الگ نام ہو کر سب گنا گلا نے پر کیوں شونا ہوتا ہو اسی طرح تمھارا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر دیوتا آدک کو پوجتے ہیں وہ پوجا بھی آپ ہی کو پوجتی ہو اسیلے جو لوگ گیان کی ورشت سے جڑا اور جیتن میں تمھارا روپ برابر دیکھ کر سنساری چرشنا چھوڑ دیتے ہیں انھیں کاکلیان ہوتا ہو۔</p>		

دوہ	جپ گیان پرکاش نے نہ بندہ کرے کھان	بھگت بنا پاو کی نہیں کیہون پد نربان
<p>اور دینا ناتہ برہما جی بھی بنا سکت اور اگیا تمھاری کے سنسار چنے کی سافرتہ نہیں رکھتے جگت کا سب جوہا چھوٹھا ہو کر کیوں تمھارا نام سچا جس طرح آگ کا ڈھیر ایک جگہ رہ کر اس میں سے چنگاریاں اُرتی ہیں اسی طرح اگن روپی ڈھیر آپ ہو کر سب جوہون کو چنگاری کے برابر سمجھنا چاہیے جیسے آگ کی چنگاری سلگانے سے بہت آگ ہو جاتی ہو ویسے چنگاری روپی جوہون</p>		

آپ کی بھگت کرنے سے آپ کے برابر ہو جاتا ہے۔

چوپائی

جو گیشور جو تکو دھا وین	سوانس روکے سھاڑ پھاوین	ہر دی کل میں تکو دیکھین	اوجھت روپ انو پیم سکھین
بھگت تھارے پڑھت پڑانا	اوہ تکو پاوس بھگو انا	تھری بھگت دھرنن ناہین	چار پدارتھ چاہت ناہین

دوہ

ہنس تھارے دھیان میں روم روم ہر کھاسے
دیکھ دسا سنسار کی رُون کزت بھگتاسے

چوپائی

جو تم کو سنت ہتکاری	ہم نے اُتت بھی تھاری	تم ہکو کیسی بدہ جانو	جو استت یہ بھانت بکھان
اہونا تھ یہ کر پا تھاری	تا تو کینک بدہ ہماری	ہم ہو جدت بید کھاوین	ہدت تھرو بھید نہ پادین
تھرو روپ نہ دیکھو جاے	ہنڈ تھارو دیت بتاسے	گیان بھگت براگ جو ہوئی	تب تکو پہچانت کوئی
	جو جن بشر بھوگ پر ہری	گیان جوگ جن میں دھری	

دوہ

تم جرن کے دھیان میں کن رہو دن رین
تھری اُترت کھتاس لیسکا اسکھ چین

ای بھگت نا تھ جو آدمی سنسار میں منکھ کا تن پا کر اندریون کے بس رہتا ہے اور اسری اور پتر کے پریم میں لپٹ کر تھاری بھگت میں
کرتا اسکھ ابھائی اور مردے کے برابر بھنا چاہیے وہ آدمی جو راسی لاکھ جوں میں جنم پا کر ڈکھ پاتا ہے اور سب جیو پڑانے ہو کر اپنے
گرم کے موافق بہت جوں میں جنم پا کر ڈکھ اور سکھ بھوگتے ہیں جس طرح تالاب کا پانی ہر روز کم ہوتا جاتا ہے اسی طرح گرمستی کرنے
والے کی بدھ اور سامر تھ ہر روز گھٹتی جاتی ہے۔

دوہ

ابا ہی بدہ پرائی سسر بوڑھٹا یا ماہنہ
ناہین تو وہ آپ سے کا ہو بیات ناہنہ

چوپائی

منکھ جنم ڈر بہ جگ اہین	دیون ہو کو پراپت ناہین	سکل دیو یہ منسا کرین	نانکھ ہو سے بھوسا کرتین
زسریر نوکا شمش جانو	پید پڑان ڈانڈ ہے مانو	کیوٹ روپ گروہی شوئی	نو کا پار لگاوت جوئی
	ببتک بھگت کری نہیں کوئی	بھوسا گر سے پار نہ ہوئی	

دوہ

ہاتھن پڑتھ کر نار سون جب لون اچر پریت
 ہاتھن پڑتھ کر نار سون جب لون اچر پریت |

دوہ

اشٹ سدھ کو دیکھ کے توجھ کرے جو کرے
 اشٹ سدھ کو دیکھ کے توجھ کرے جو کرے |

دوہ

یہ استت بیدن کھی اپنی بدہ پڑان
 یہ استت بیدن کھی اپنی بدہ پڑان |

اتنی کھتاسنا کر شکہ یو جی نے کہا کہ اور اچار پھیت ہی استت لکھ جا روں بید جہ بھی روپ بھگوان کو سرشٹ رچنے کے واسطے
بھگتے ہیں اور سنکا دک آٹھون پھر یہ چرچا آپس میں رکھتے ہیں اور یہی بات نرنار این نے نار دوجی سے کہی تھی اور نار دوجی نے

بید بیاس ہمارے باپ سے کہی اور انھوں نے بستار پور تک مجھکو پڑھائی اور میں نے وہی کتھا جو سب بیدا اور شاستر کا سا ہے
گھوسنائی اور یہی گیان کشیام سندرنے راجا ہلہ شو اور شرت دیو براہمن کو بتلایا تھا۔

دوہا | یہ اسنت جو رین ون کو سننے چت لاسے | تاکو پاپے ہنہین بشن ٹوک کو جا کے

ادھیائے اٹھاسی۔ کتھا جھنسا سردیت کی

راجا پرچیت نے اتنی کتھا سنا کر شکر شکر لوجی سے کہا کہ ارمی نامتہ مجھکو سنسار میں یہ بات بسٹ الٹی دکھائی دیتی ہے کہ ناراین بکینٹھ ساتھ
چشمی بت ہو کر اپنے بھگتوں کو ایسا کنگال رکھتے ہیں کہ انکو اچھی طرح کھانا اور کپڑا بھی نہیں ملتا اور شری مہا دیو جی او گھڑون کی طرح
اپنا بھیس رکھ کر سانپوں کی سبیلی اور منڈون کی ملاگلے میں پہنے رہتے ہیں اور انکے بھگت اور سیوک دھن وان ہو کر پڑ سے
آنند سے اپنا جرم تاتے ہیں اسکا کیا کارن ہے یہ سنذیہ میرا چھڑا دیکھیے۔ یہ بات سنکر شکر لوجی نے کہا کہ ای راجا پرچیت تھے بہت
اچھی بات پوچھی اسکا حال ہم کہتے ہیں سنو۔

دوہا | سدا تین گن بست ہین شوی ثورت مانہہ | سکل کا مٹا دیت ہین ایک ٹکت کو نانہہ

ای راجا پرچیت پر مشورہ تر بھون پت سنساری سکھ سے الگ رہ کر کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اسی سے انکے بھگت لوگ بھی ناشر ہو گئے
سنساری چور کو نہیں چاہتے اور پوچھی بت بھگوان ایسی اچھا نہیں کرتے کہ ہمارے بھگت سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہووین تھے سنا ہوگا کہ
کئی آدمی شری شوجی کے بھگتوں نے اُسے بردان پا کر اُنھیں کے ساتھ دشمنی کی تھی اسی کارن پر برہم پر مشورہ مایا روپی دھن بسکے نشے میں
آوی اندھا ہو کر بہت کرم کرتا ہوا اپنے بھگتوں کو نہیں دیتے ہیں ای راجا جو بات تھے ہے پوچھی یہی بات ایک مرتبہ راجا جہد مشر تھار سے
دادا نے شری کرشن مہاراج سے پوچھی تھی تب شری کرشن مہاراج نے کہا تھا کہ ای راجا جہد مشر مایا روپی لکھی اپنے سے جس میں بہت ہی بڑائی
بھری ہیں آدمی سنساری سکھ میں لپٹ جاتے ہیں اور جب تک مجھکو یاد نہیں کرتے تب تک آوگوں سے نہیں چھوڑتے اسلئے میں اپنے
بھگتوں کو دھن دولت نہیں دیتا جس میں وہ لوگ سنساری سکھ میں لپٹ کر پڑوگے کا سنج بھول نہ جاو میں ہوا اسلئے جو آدمی میری
شرن پڑتا ہے اسکا دھن اور بھان کر پالی راہ سے میں ہر لینا ہوں جبکہ نزدھن ہونے سے استری اور پڑ اور بھائی آدک ب پرورد
اسکا زور کرتے ہیں تب وہ انکا پریم چھوڑ کر آنند سے سادھ اور میشن کا ست سنگ کرتا ہے جبکہ ہمارے شون کے ست سنگ سے گیان
پا کر میوے بجن اور اشمن اور دھیان میں چت لگا تا ہے تب میں اسکو ٹ پدوی دیتا ہوں اور برہا دک دوسرے دیوتوں کی
پوجا کرنے سے جو لوگ سوگ آدک میں جاتے ہیں وہ سکھ سدا استھ نہیں رہتا اور میری بھگت اور پوجا کرنے والے بھگتین اور
آرجن اور سگریو اور پرہلا اور اشبرکہ آدک سنساری سکھ بھوگ اڑل بدوی کو پاتے ہیں۔ اتنی کتھا سنا کر شکر لوجی نے کہا کہ ای راجا
پرچیت شری مہا دیو جی آدک دوسرے دیوتا اپنی پوجا پانے سے خوش ہو کر چھوڑ دینے میں دکھ مانتے ہیں اور بکینٹھ نامتہ سدا سے سادھو کی
سبھا اور ہر کسی کو شاب نہیں دیتے۔

دوہا | بہہ اشرن کو زور جی دیوزرت بردان | تن سنن سنون آپ ہی پاؤ کشت ندان

ای راجا پرچیت بانا سرتی کتھا ہم سن چکے ہو جو شری شوجی سے بردان پا کر اُنھیں کے ساتھ لانے آیا تھا اب ہم دوسرے دیت
کا حال کہتے ہیں سنو کہ ایک دن برکاسر دیت ہما مور کہ شکنی کا بیٹا تب کرنے کی اچھا کر کے گھر سے باہر نکلا جب اُسے راہ میں

ناراین

نارون کو آتے دیکھا تب اندوت کر کے پوچھا کہ ارمین ناناہ مجھکو تب کر سنے کی اچھا ہر تم دیال ہو کر بتلاؤ برہما اور بشن اور ماد یوجی نینون دو تاؤن مین کوئن جلدی خوش ہو کر بردان دینا جو کہ مین اسی کتاب کرون یہ بات سکر نازو مین بوسے کہ ارمی برکا سرنان تینون دیوتون مین شری ماد یو بوسے ناناہ جلدی خوش ہو کر بردان دیتے مین اور تھوڑا سا اپرا دھ کر سنے مین اپنا کر دودھ چھما کرتے ہین دیکھو انھون نے شہسرا مین کو تب کرنے سے خوش ہو کر ہزار ہاتھ دیتے تھے اسلیے تم شری ماد یوجی کتاب کرو تو جلدی پھل لیگا جب نارون مین یہ بات لکھ چلے گئے تب برکا سرنان سیموت کیداریشور کی طرف چلا گیا۔

دوہا	شہسور ست استھاپ کر اگن کند کے تیر	بٹھو آسن مار کر مومن لگیو شری
------	-----------------------------------	-------------------------------

جب سات دن رات مین اُسے اپنے بدن کا سب مانس چھری سے کاٹ کاٹ کر چوم کر دیا اور آٹھو مین دن اسنان کر کے اپنا سر کاٹنا چاہا تب بھلا ناناہ نے اگن کندت نکل کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے کندل کا جل اسپر چھڑک دیا جب کہ اُسکے پر تاپ سے برکا سرنان کا بدن دبیر روپ ہو کر کندن کی طرح چٹنے لگا تب شری ماد یوجی بوسے کہ ارمی برکا سرنان تیری پوجا سے تم خوش ہوئے اب مجھ کو اچھا ہو بردان مانگ یہ بات سنتے ہی برکا سرنان ہاتھ جوڑ کر نیکو کیا کہ ارمی ہمارے پوچھو مجھکو ایسا بردان دیجیے کہ جسکے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دوں وہ اسی وقت جل کر راکھ ہو جائے یہ سنکر شری ماد یوجی نے پکار کیا کہ یہ ادھری دیت ایسا بردان مانگ کر سنساری جو یوں کو دکھ دنیا چاہتا ہے لیکن کیا کروں بچن دے چکا یہ سمجھ کر شری ماد یوجی بوسے کہ اچھا ہنٹھ مٹھ مانگا بردان چھکو دیا جب وہ دیت یہ بردان پا کر خوش ہوا تب اُس ادھری نے شری پاربتی جی کی سندرتانی دیکھ کر پکار کیا کہ اس سے اتم دوسری بات نہیں ہو کر مین اپنا ہاتھ ماد یوجی کے سر پر رکھ کر انکو جلاؤں اور پاربتی کو اپنے گھر لیجاؤں جبکہ وہ پاپی ایسا پکار کر شری ماد یوجی کے مستک پر ہاتھ رکھنے کے واسطے چلاتی شری شوانتر جامی وہاں سے بھاگ کر سب لوگ اور دوسو شاہین بھاگتے پھرے لیکن اُمی دیت نے اُنکا پیچھا نہیں چھوڑا برہما جی اُدک کوئی دیوتا اُنکی رچھانہ کر سکے تب وہ بیابل ہو کر بکینٹھ ناناہ کے سامنے ٹھہرے چلے گئے اور ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر نیکو کیا کہ ارمی ترہون پت مین سنے یہ دکھ اپنے اوپر آپ اٹھایا ہے جس مین اس دیت پاپی کے ہاتھ سے میرا نرن بچے وہ آپ سے کیجیے یہ دین بچن سنتے ہی ناراین جی بھگت ہنکارے مین شری ماد یوجی سے کہا کہ تم دھرج رکھو مین و سکی تدبیر کرتا ہوں ایسا لکھ بکینٹھ ناناہ نے اسی وقت اپنے کو براہمن بنا لیا اور رکھیشوڑون کی طرح کندل اور مرگ چھالا لیے ہوئے جمان بکاسر دوڑا جلا آتا تھا وہاں جا کر اُس سے کہا کہ ارمی برکا سرنان تو اتنا کھیرا ہوا کہاں بھاگا جاتا ہے اپنا حال تو ہمسے بناؤ جبکہ اُس دیت نے بردان پاسے اور اپنی اچھا کا حال شری بکینٹھ ناناہ سے کہا تب بکینٹھ ناناہ رکھیشوڑو پ بوسے کہ تو بڑا اگیان ہے جو ماد یوجی کی بات جو ہر اور دعتورا کھائے اور بھوتون کو ساتھ لیے ننگے پھرا کرتے ہین اور مندوں کی مالا اور ساہنوں کا ہار گلے مین پہنکر شاستر کے موافق نہیں چلنے اور سنان پر بیٹھے ہوئے پور ہون کی طرح ہنٹے اور ناچتے ہین بیچ مانکر اتنا دکھ اٹھاتا ہے جب سے دھچ پر جا پت نے ماد یوجی کو سنا پ دیا تب سے سب بات اُنکی سچ نہیں ہوتی اسلیے تو اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر پہلے اس بردان کی پرچھا کرے جبکہ تیرے نزدیک اُنکی بات سچ ٹھہر جائے تب جو چاہتا سوا اُنکے ساتھ کرنا یہ سنتے ہی برکا سرنان پریشور کی مایا سے یہ بات سچ ہو کر جیسے اپنے سر پر ہاتھ رکھا ویسے وہاں چل کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا یہ چرتر دیکھتے ہی بھولا ناناہ جی خوش ہو کر ناچنے لگے اور دیوتون نے آکاش سے جربھون پت پر پھول برسائے اور اپسراؤن نے ناچ کر کندھرتون نے گانا سناؤ اسوقت

آؤ پرش بھگوان نے مہادیو جی سے کہا کہ ایسے اوجھی دیت کو اسطرح کا بردان دینا چاہیے جگت گرد کا اپردہ کر لے سے وہ دوت پانچے دن کو پہنچا یہ بات سنکر شری نے فرمایا کہ ارمہا پر جھوٹم ہمارے رچھا کرے دالے بنے ہوا سلیے جسے اپردہ بھی ہو جاتا ہے جبکہ بھولانا تھہ بہت استت بکنٹھہ ناتھ کی کرچکے تب تر جھون پت نے اُنکو دھیرج دے کر بد کیا اتنی کتھا سنا کر شکد یو جی بولے۔

چوپائی

رُدر موش لیلہ سکھ دانی	جوجن کے سننچت لائی
رہے سدا سکھ جن سے دکھ پاوی وہ نانہ	سب پاپن سے جھوٹے کت ہوے جن مانہ

ادھیائے نواسی۔ لاس مارنا بھرگ رکھیشور کا چھمی پت کی چھاتی پرا

شکد یو جی نے کہا کہ ارمہا پر پھت ایک سم بھرگ آدک ساتون رکھیشور سر سوئی کنارے بیٹھے ہوئے آپسین گیان چر جا کر رہے تھے اسوقت کئی رکھیشورون نے بھرگ جی سے پوچھا کہ برہما اور بشن اور مہادیو جی تینون دیوتاؤن میں کون بڑا ہے جسکے یہ بات سنکر کسی نے مہادیو جی کو اور کسی نے بشن جی کو اور کسی نے برہما جی کو بڑا بتلایا تب بھرگ رکھیشور نے کہا کہ ان تینون دیوتاؤن میں جو دیوتا کرو دھ اپنا چھا کر کے بڑائی کے بے بھلائی کرے اُسی کو اتم بھنا چاہیے میں جا کر سب کی پرچھا لیتا ہوں یہ لکر بھرگ رکھیشور وہاں سے اٹھ کر برہما جی کی سبھا میں چلے گئے اور بنا دندوت کیے اُنکے سامنے جا بیٹھے یہ دیکھ کر سب رکھیشور اور برہمنون نے جو وہاں بیٹھے تھے اچھیا مانا اور برہما جی نے کرو دھ میں بھرگ جی کی طرف دیکھ کر شاپ دینا چاہا لیکن اپنا بیٹھا سمجھ کر نہیں بولے

دوہا

میر اپنوجان کے بھنے کو پنے شانت	پر پھم پر چھاپتا کی ست لینھی یہ بھانت
---------------------------------	---------------------------------------

جب بھرگ رکھیشور نے برہما جی کو جو گن کے بس اپنے اُپر کرو دھ کرتے دیکھا تب وہاں سے اٹھ کر کیلا س پر پت پر جہاں شری گوری شکر براجے تھے گئے جیسے بھولانا تھہ نے بھرگ رکھیشور کو آتے دیکھا ویسے کھڑے ہو گئے اور ہاتھ پھیلا کر گلے ملنا چاہا تب رکھیشور نے شوجی سے کہا کہ تم اپنا کر م و مرم جھوڑ کر مسان میں بیٹھے رہتے ہوا سلیے محکومت جھوڑو یہ ابھان کی بات سننے ہی گوری پت نے کرو دھ سے ترشول اٹھا کر بھرگ رکھیشور کو مارنا چاہا تب شری پار تی جی نے ہاتھ جوڑ کر مہادیو جی سے فرمایا کہ ارمہا راج یہ رکھیشور تمھارا چھوٹا بھائی ہے اسکا اپردہ چھا کیجیے جب شری پار تی جی کے کہنے سے بھرگ رکھیشور کا پزان بچا تب وہ بھولانا تھہ کو جو گن کے بس دیکھ کر وہاں سے بشن بھگوان کی پرچھا لینے کے واسطے بکنٹھہ کو گئے وہ بکنٹھہ کیسا ہے جہاں سورج اور چندرما کا پرکاش نہونے پر بھی دنرات برابر اچھا لانا رہتا ہے اور وہاں کی سب زمین سونے کی رتھون سے جڑی ہوئی ہے اور بارہون مینے اتم اتم پھل اور خوشبودار پھول اور تلسی کے برچھ لگے رہتے ہیں اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی آدک بنے ہو کر اُسکے کنارے بہت طرح کے پھلی بولتے ہیں جب بھرگ رکھیشور نے پیدھوک عمل میں جہاں بشن بھگوان جڑاؤ پلنگ پر سو رہے تھے اور چھمی جی اُنکے پاؤن داب رہی تھیں جا کر ایک لات بشن بھگوان کے بائیں طرف چھاتی میں ماری تب بکنٹھہ ناتھ چونک کر رکھیشور کو دیکھتے ہی اُنکا پاؤن دابنے لگے اور چرنون پر گر کر جوڑو رک بولے کہ ارمہا راج میرا اپردہ چھا کیجیے میری چھاتی بڑی کڑی ہے اس سے آپ کے کوئل چرن میں ضرور دکھ پہنچا ہوگا بھگوان آپ کے آئے کاحال

جو معلوم ہوتا ہے تو آگے سے پہنچنا اور آپ نے دیا کی راہ سے میرا نوک پوتر کر کے یہ جولاں ماری، اس چرن کا جھنڈا میں انہی جھاتی پر بنا رہنے دو لگا اس میں مجھ کو کچھ لاج نہیں ہے، جب بھرگ رکھیں شور نے ایسی جھاڑیوں بت کی دیکھی اور میٹھا بجن سناتا بخت ہو کر انکی سنت کرنے لگے اور کبھی جی سے لات مارنے وقت میں من کر وہ کیا تھا لیکن بیکٹھنا تھ کے ڈر سے رکھیں شور کو کچھ شاب نہیں دیا جب کہ تیرہوں بت نے بھرگ رکھیں شور کا پوجن کر کے انکو بد کیا تب انھوں نے سرسوتی کنارے جا کر تینوں دیوتوں کا حال اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا یہ حال سنکر سب رکھیں شور دوسرے دیوتوں کا پوجن چھوڑ کر بسن بھگوان کا اسمرن اور دھیان سچے من سے کرنے لگے اتنی کتھا سننا کر شکد یو جی بولے کہ ای راجا پر بھکت ایک دوسری تمہا شری کرشن مہاراج کی کہتے ہیں سنو۔ دوار کا چری میں ایک براہمن ہنت شیلوان اپنے دھرم کرم سے رہتا تھا جبکہ اس براہمن کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہو کر مر گیا تب وہ براہمن اپنے بیٹے کی لاش راجا اگر سین کے پاس لیا کر کہنے لگا کہ تمہارے اذھرم کرنے سے میرا بیٹا باپ کے سامنے مر گیا اور پر جا لوگ دکھ پاتے ہیں دوا پر جگ میں کج کے لچھن راجا کے باپ سے ہوتے ہیں اسی طرح بہت ڈر بجن لکڑہ براہمن مراہو اپٹار راجا اگر سین کے دروازے پر رکھا اپنے گھر چلا گیا اسی طرح سات لڑکے اور اس براہمن کے گھر پیدا ہو کر مر گئے وہ براہمن انکی لاش بھی اس طرح راجا اگر سین کے دروازے پر رکھ گیا جب نوین مرتبہ اسکی استری کے گھر رہا تب اس براہمن نے راج سبھامین جا کر شیام اور بلرام کے سامنے ہنت بلاپ کر کے کہا کہ ای دینا نا تھ پہلے راجا اگر سین باپ کو دھر کا رہی جسکے راج میں پڑ جاؤ دکھ پاتی ہے دوسرے ان لوگن کو دھر کا رہی جو اس ادھری کی سبھو میں رہتے ہیں تیسرے مجھے دھر کا رہی جو ایسے پاپیوں کے دلش میں رہتا ہوں جیکے اذھم سے سیر سے بیٹے نہیں جیتے اور تم چھتری ہو کر براہمن کا دکھ نہیں چھڑاتے جب اس براہمن نے راج سبھامین کھڑے ہو کر بہت باتوں اسی طرح پرکھیں اور شیام اور بلرام اور پر دمن آدک کسی جڈھنسی نے اسکا جواب نہیں دیا تب ارجن جو اسوقت وہاں بیٹھے تھے بان بدیا کا لکھن ڈر کھکھ غور سے بولے کہ بڑے شرم کی بات ہے جو اگر سین راجا ہمارا جا کہا کر براہمن کا دکھ دور نہیں کر سکتے جس راجا کے راج میں گنو اور براہمن دکھ پاتے ہیں اسکا جس اور دھرم نہیں رہتا یہ کہا کہ ارجن اس براہمن سے بولے کہ ای دوج راج تم کسوا سٹے اتنا دکھ اٹھاتے ہو آج کل کے راجا آپ سوار تھی ہو کر گنو اور براہمن کی رچھا نہیں کرتے۔

چوپائی	تمہرے تیر جنتے مزین	پڑ کے لوگ جتن نہیں کریں
دوہا	جڈھ پ بہن جو دھسا بسین نکر دوار کا مانہ	ندپ بدیا دھنکھ کی کو دوجانت ناہنہ
<p>ای براہمن دیوتا اب تم دھریج دھر کر اپنے گھر بیٹھو جب تمہاری استری کے لڑکا پیدا ہونے کا سحر اوی تب تم جسے آکر کہہ دینا ہم ہانک کی رچھا کرینگے یہ سنکر اس براہمن نے ارجن سے کہا کہ جمان شیام اور بلرام اور پر دمن ایسے شور بری بیٹھے ہو کر کچھ نہیں بولتے وہاں تم ایسی غور کی بات کہتے ہو تمہاری سامر تھ ہے جو تم میرے بالک کو مرنے سے بچاؤ گے یہ بات سنکر ارجن بولے کہ مجھ کو شری کرشن اور بھدر اور پر دمن مت سمجھنا میں ارجن کا ندیو دھنکھ کا باندھنے والا ہوں میرے سامنے موت کی یہ طاقت نہیں ہے کہ تیرے بیٹے کو مار سکے</p>		
چوپائی		
شور سے جڈھ کیواک باری	مہا پرش بھیے تر پڑاری	میرو بجن ساچ تم جانو
	تمہرے ست کی رچھا کرہوں	ناقد اگن مانہ میں چرہوں

یہ بات سُکر براہمن اپنے گھر چلا گیا جب اُس براہمن کی استری کے لڑکا پیدا ہونے کا وقت نزدیک آیا اور اُس نے ارجن کے پاس جا کر یہ حال کہا تب ارجن شری مہادیو جی کو مُسکار کر کے دُھنکے بان لیکر اُس براہمن کے گھر پہنچے اور بانوں کا قلعہ چاروں طرف لایا سنا دیا کہ جسین ہوا بھی براہمن کے گھر میں نہ جا سکے اور آپ دُھنکے بان لیکر اُس لڑکے کا پُران بچانے کے واسطے چاروں طرف پھرنے لگے جس براہمن کے گھر لڑکا پیدا ہو کر بغیر روئے نہ معلوم کہاں غائب ہو گیا تب اُسکی استری اپنے سوامی سے بولی کہ مہاراج تم نے ارجن کی بہت تعریف کی تھی کہ وہ بالک کی رچھا کر نیگے شو اُسکا یہ حال ہوا کہ پہلے تو تین ساعت دو ساعت لڑکے کو روئے بھی دیکھتی تھی اب تیرتو میں نے اُسکو اچھی طرح آنکھوں سے دیکھا بھی نہیں نہ معلوم کہاں لاش تک اُسکی غائب ہو گئی یہ بات اپنی استری کی سنتے ہی اُس براہمن نے ارجن کے پاس جا کر ایسا دُرجین ارجن کو کہا کہ وہ بہت شرمندہ ہو کر راجا اگر سین کی سبھا میں چلے گئے اور ارجن کے پیچھے پیچھے براہمن نے بھی وہاں پہنچ کر سبھا واٹوں کے سامنے کہا کہ ارجن تو نے میرے پتر بچانے کا پُران کیا تھا سو وہ ابھان تیرا کیا ہوا جو تو سرے بالک کا پُران نہ بچا سکا اسیلئے تجھکو دھرکار ہی جو کچھ شرم وغیرت رکھتا ہو تو چلو بھر پانی میں ڈوب مر اور کسی کو اپنا مُٹھ نہ دکھا اور آج سے دُھنکے بان رکھنا اور جھوٹے بولنا چھوڑ کر بن میں چلا جا تو نے راجا براٹھ کے یہاں پُجرا بنکر برسن بان اپنے دن کاٹے تجھے کیا شورتائی ہوگی جب اسی طرح اُس براہمن نے بہت سے دُرجین راج سبھا میں ارجن کو کہتے تب ارجن بہت شرمندہ ہو کر بولے کہ اویج راج تم یہ سب بات سچ کہتے ہو اب میں تم سے یہ بگ لیا کرتا ہوں کہ تینوں لوگ میں سے تمہارے مرے ہونے بالک دُھوٹھ مھکرا دوونگا نہیں تو دُھنکے بان سمیت اگ میں جھکر جاؤنگا یہ بات براہمن سے لکر ارجن نے اسنان کیا اور دُھنکے بان اٹھا کر اُن لڑکوں کو دُھوٹھنے کیواسطے سو رگ لوگ اور پانال لوگ میں گئے جب چودھون لوگ اور جم پڑی اور دھرم راج کا اٹھا اور اٹھون لوگ پال کے یہاں دُھوٹھنے پر بھی اُن لڑکوں کا پتا نہیں پایا تب سُوج کرتے ہوئے دوار کا پڑی میں آکر اپنے سیدوں سے بولے

اچو پانی

اگر ہون لگاے دیو چو گھائین	بہت کاٹھ لاؤ یہ ٹھائین
اگر ہون لگاے دیو چو گھائین	اگر ہون لگاے دیو چو گھائین
بچن ہار سنسار میں پت دھرم ہون کہ بہت	اگر ہون لگاے دیو چو گھائین

جب ارجن جتنا تاکراگ میں کو دُھونے لگے تب شری برندا بن بہاری گرب پر بہاری بھگت ہنکاری نے ارجن کے پاس جا کر کہا کہ اوی بھائی تمہاری بہادری میں کچھ شبہ نہیں ہو ابھی تم کیسوا سٹے چلتے ہو تم ہمارے ساتھ چلو جہاں براہمن کے لڑکے ہو گئے وہاں سے دُھوٹھ لاکر تمہاری پرتگیا پوری کرونگا یہ لکر شری کرشنن مہاراج ارجن سمیت اپنے رتھ پر چڑھے اور پورب طرف ساتون دیپ اور ساتون سمیڈیا اور لوکا لوک پربت جو دینا کے سرے پر ہوئے اُس پار جا کر ایسی جگہ پہنچے جہاں سواے اندھیرے کے کچھ دکھلائی نہیں دیتا تھا تب سری کرشنن جی نے سُدرشن جگر کو لگیا دی کہ تم اپنے پرکاش سے راستہ دکھلاتے چلو یہ بات سنتے ہی سُدرشن جگر ہزار سُورج سے زیادہ اپنا جج بڑھا کر آگے چلا۔

دوہا

سُدرشن جگر کو رہیو چھوڑ دس جیہاے	ارجن دیکھ سکے نہیں را کھیو من جیہاے
----------------------------------	-------------------------------------

جب اسی طرح بہت دور تک وہ رتھ چلا گیا تب وہاں پر اس زور سے پانی لہراتا ہوا دکھلائی دیا کہ جس طرح دوہارا پین لڑنے ہوں

جب شری کرشن جی نے اپنا رتھ پانی میں ڈال دیا تب ارجن نے اپنی آنکھ کھولی تو آنکھوں میں ایک مندر رتنوں سے جڑا ہوا ہتھکڑا لبا اور چوڑا چمکتا ہوا دکھائی دیا جبکہ رتھ سے اتر کر دونوں بھیتے گئے تب اُس مکان میں گیا دیکھا کہ شیش ناگ جی اپنے کوئل انگ پر نیلا مہر پہنے اور ہزار کٹ اور دو ہزار کنڈل جڑاؤ دھارن کیسے ہوئے لیٹے ہیں اور سوا سے لینے نئے نئے نام پر مشیور کے دونوں ہزار زبان سے دوسری کچھ بات نہیں کرتے اور شیش ناگ کی چھاتی پر نشین بھگوان موہنی مورس کل نین اشٹ بھی رُوپ سے کٹ اور کنڈل اور جڑاؤ گنا انگ انگ پر ساجے جینو کا جڑاؤ یعنی مالا اور کو سبتھ من گلے میں ڈالے پتا مہر پہنے اپنا رتھی اور سے اس سندر تائی سے بڑھتے ہیں کہ جنکا رُوپ دیکھ کر ایک ایک انگ مہا سندر پر تینوں لوک کے جیو موہت ہو جاتا ہے اور شیشک چکر گدا پدم چارون ہتھیارا پنا اپنا رُوپ دھارن کیسے نند اور سستند اور پین اور شیش اور سیش اور سیش اور گڑ اور سینٹ اور سنا بھ نو دنتری اُنکے چارون طرف بیٹھے ہیں اور برہما جی اور مہا دیو جی آدک دیوتا سامنے کھڑے ہوئے استت کرتے ہیں جبکہ ارجن یہ چہرہ دیکھ کر سب ابھان اپنا بھول گئے تب شری کرشن جی نے ارجن سمیت اشٹ بھی رُوپ کے سامنے جا کر سطح آنکھوں سے لگا کر کیا کہ جس طرح کوئی اپنی پر بھانین کو دندوٹ کرے اُس رُوپ نے شری کرشن جی کو دیکھتے ہی ہنس کر کہا کہ تجھے ایک مٹو پچیس برس مر ت لوک میں رہ کر پرتھوی کا بوجھ اتار اور میری شکست سے اتار لے کر بہت دیر اور آدمیوں کو مارا اور دوتا اور براہمن اور ہر بھگتوں کو سکھ دے کر بھلو خوش کیا ان دنوں میرا من تجھ سے دیکھنے کو بہت چاہتا تھا اسلئے میں نے براہمن کے لڑکے یہاں منگا کر ارجن سے ابھان کی بات کہلا دی کہ اُسکی پر گیا رکھنے کے واسطے تم ضرور یہاں آؤ گے وہ سب بالک یہاں پر ہیں انکو بجاویہ لکھ کر جب اشٹ بھی رُوپ بھگوان نے شری کرشن جی کو باکیا تب وہ آپس میں ہنس کر کہا کہ اور براہمن کے لڑکوں کو لیکر ارجن سمیت دوار کا پڑی میں آئے اور ارجن نے وہ سب لڑکے اُس براہمن کو دے کر اپنی شرمندگی مٹائی اور اپنا سر شری کرشن جی کے چہرے پر رکھ کر سمجھا کہ انھیں کی دیا سے میں نے ہمارے کیا تھا نہیں تو مجھ کو کیا سارے تھی جو کرن اور ہمیشہ پتا مہ آدک بیرون کو جیت سکتا تھی کتنا سنا کر شکہ یو جی نے کہا۔

چوپائی	جو یہ کتنا سننے دعو دھیان	تا کے پتر رہن گلپان
اُدھیائے نوئے - کتھا شری کرشن جی کے سندتان کی		
<p>شکہ یو جی نے کہا کہ اور اجا پر پھت کوئی ایسی سارے نہیں لکھتا جو شری کرشن بکینڈہ ناتھ کا سب گن برن کر کے لیکن میں اُن جوت سو رُوپ کو ہزاروں دندوٹ کرنا ہوں جبکی ویاسے ہم اور تم اس امرت روپی کتھا کہنے اور سننے سے گت پدوی پادین گے اسلئے تھوڑی سی مہا اُنکی اور کتنا ہوں سٹو کہ بکینڈہ ناتھ نے کیول پر تھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے جڈ کل میں سگن اتار لیکر یہ سب لیلایا تھی اور اُنکی اچھا سے سونے کی دوار کا پڑی میں سب مکان جڑاؤ ہو کر باغون میں بہت طرح کے خوشبودار پھول اور پھل بارہون بیٹے لگے رہتے تھے اور تالاب اور باولی کے کنارے بہت طرح کے پھول میٹھی میٹھی بولہون میں دوار کا ناتھ کی استت کرتے تھے اور کئی ہزار باغی دروازے پر بندھے ہو کر بہت سے پہلوان چاروڑ اور مشک ایسے مل جہد کر کے واسطے ہمیشہ وہاں بنے رہتے تھے اور سب سڑک اور گلی اور چوراہوں پر چندن اور گلاب کا چھڑکا دھو کر بہت دیش کے بیا پاری سب طرح کا اسباب وہاں بیچنے کے واسطے لے آتے تھے اور جڈ مہیوں کے گھر میں رود اور سڈ مہی رہ کر اُنکی</p>		

استریان جزاؤ گنا اور اچھا کپڑا پہنے عطر اور بھیل لگائے ہوئے ہمیشہ خوشی سے رہا کرتی تھیں اور سب چھوٹے بڑے دو ار کا باسی بھر کھتا سنتے اور سادھو اور برہمن کی سیوا کرنے میں بریت رکھ کر اپنے دھرم کرم سے رہتے تھے۔

دوہا	تہا نار جادون کی ات سندر سنگار	جنکو روپ نہار کے شکجا نین سرنار
------	--------------------------------	---------------------------------

اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریان ششام سندر کی اپنے اپنے جزاؤ محل اور باغون میں الگ الگ تربھون بت کے ساتھ ہو کر اور بڑے کر کے اپنا اپنا جنم سوار تھ کرتی تھیں اور اندر پڑی سے اسپر لوگ اپنا ناچ دکھلائیے واسطے دو ار کا میں اگر گن دھریوگ گانا سناتے تھے اور ششام سندر اپنے سو ہزار ایک سو آٹھ روپ سے سب استریوں کے پاس رکھ کر انکی اچھا پوری کرتے تھے اور وہ استریان آٹھون پھر دو ار کا ناٹھ کی سیوا میں رکھ کر ایسا اُپر مومت تھیں کہ ایک ساعت اُکو بنا دیکھے ششام سندر کے چین نہیں پڑتا تھا کسی وقت موہن پیارے کے رہنے پر بھی بیامل ہو کر بھیبھون سے پوچھتی تھیں کہ ہمارے پڑان ناٹھ کسان چلے گئے پھر چین ہو کر اُنکے درشن سے اپنے بل پر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتی تھیں ایک دن موہن پیارے نے سب استریوں کے ساتھ جل بہا کر نا بجا کر جیسے سندر کو اگیا دی وہ بے گھٹے بھریانی وہاں رہ گیا۔

دوہا	پورن ناسی رات کو سب نارن کے ساتھ	اجل بہا رلا کے کرن ماگھن پر بھو جڈ ناٹھ
------	----------------------------------	---

جس وقت ششام سندر نے چاندنی رات میں سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کے ساتھ الگ الگ روپ دھر کر جل بہا کیا اس وقت سندر میں ایسی شو بھا معلوم ہوتی تھی جسکا حال بڑن نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

تھر ٹھہری بولی بانی	تھاسون کہن لگی اک رانی	کارن کون شبد تو کرے	ہر سنجوگ جوج من دھرے
چکئی بول اٹھی تہہ کالا	ایسی بدھ بولی اک بالا	چیرو بھيو جان ہم لینھا	بت جوج تے ات دکھ کھینھا
کیون ہر کاج شبد تو کرے	سگری دین چین نہیں پرے	پھران سنی سندھہ کی بانی	تہہ او سر بولی اک رانی
کئی ایک سری کرشن ہاری	سین کرت ہن سندھہ بھاری	تہی کاج شبدات کرے	شری براج پرت اُردھہ
پھران دیکھ چندر کی کانت	سکھی ایک بولی یہ بھانت	توندہ کرشن کو دشن بھيو	تیر دھھی روگ سب گھيو
ریوت گر دیکھا تہہ کالا	یادہ بول اٹھی اک بالا	تو دین زین تسیا کرے	بن میں دھبان کرشن کو دھ
	راجن ایسی بدھ سب بالا	کھین منو ہر بجن رسالہ	

دوہا	اشت نایکا آدو سب نارن کے ساتھ	ایسی بدھ کر پیرا کر بن ماگھن پر بھو جڈ ناٹھ
------	-------------------------------	---

شر کرشن جی کی اتنی ستان بڑھی تھی کہ تین کروڑ ٹانالیس ہزار تین سو براہمن اُن لوگوں کے بڑیا پڑھائیے واسطے رہتے تھے ایسے جڈ بنوئی گئی نہیں ہو سکتی دیکھو جو ششام سندر اپنے من کی رچھا کیواسطے اتسکھہ درب اور گنوں براہمنوں کو دان دیا کرتے تھے وہی تربھون بت اتنا پریم رکھنے پر بھی ڈوبا سا کھیشو کے شاپ سے سب جڈ بنوئی کا ناش کر کے بکینٹھہ کو چلے گئے سر کرشن جی کے من میں کبول بھجنا بوندھہ کا بیٹا جیتا جانا وہ تھرا اور اندر پڑتھا راجا ہوا اسکے گل میں برت باہو اور ست سین آوک راجا بڑے پرناپی اور بر بھکت اور دھرماتا ہونے اتنی کھتا سا کر شکر بوجی سیکھا اور پچھت جو آدمی دشمن سکندھہ کی کھتا سچے من سے کہتا اور ستنا زوا سکو بڑا بھالگان سمجھنا چاہیے وہ آدمی سنار میں کا منا پارا کانت سکر تہتا فقط

۱۱۱۱۱۱

گیارہواں اسکندھ

گیان سمجھانا ناردین کا بسند بوجی کو

ادھیاسے پہلا

آنا اور ماسا آدک رکھیشورون کا دوار کا مین

راہ پر چھت سے دشمن اسکندھ کی کتھا سنکر شکد بوجی سے پوچھا کہ ایمن نا تھہ بد بستی لوگ دھرماتھا اور سہر بھگت سے آنکو در باس
 رکھیشور نے کس واسطے شاپ دیا تھا یہ سنکر شکد بوجی بولے کہ ای راجا اسکا حال اسطرح پر ہو کہ ایک دن شپام سندرنے اپنے من میں
 بچار کیا کہ جنے پر بھتوی کا بوجہ اتارنے اور دشٹون کے ارٹنے کے واسطے اوزار لیا تھا جس میں سنساری لوگ ہماری لیللا اور کتھا
 کہ سنکر بھوساگر بار اتر جا دین اور بڑے بڑے دیت کنس اور بھرا سندھ آدک ادھرمی راجون کو مارا اور کو روتون اور پانڈون
 سے مہا بھارت کرا کے پر بھتوی کا بھار اتار لیا لیکن چھین کر ڈر جڈنسی جو بڑے زبردست اور دولتمند ہیں انکا بھسار ابھی بنا ہی
 اور یہ سب میرے سنتان اور بھائی بندھ ہو کر مجھے پان ہوئے ہیں اسواسطے انکو اپنے ہاتھ سے مارنے میں پاپ ہو گا کسی
 براہمن سے شاپ دیا کہ مر و اڈا لانا چاہیے ایسا بچار تے ہی انکی اچھا سے ڈر باسا اور بششٹھ آدک بہت سے رکھیشور
 تیرہ جاڑا کرتے ہر نے دوار کا پری میں آئے تب بگت ابشور نے انکا بوجن اور آد بجا ڈ کر کے ہاتھ جوڑ کر بنو کیا کہ جس طرح
 آپ لوگوں نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا اسی طرح تھوڑے دن یہاں رہ کر میری اچھا پوری کیجیے یہ بات سنکر رکھیشورون
 نے کہا کہ اچھا مہاراج یہاں ہمارا پ اور جپ بدھ کے موافق نہیں بن پڑا ہو شیری کرشن جی بولے کہ تم لوگ پنڈارک چھیت
 میں جو یہاں سے نزدیک ہو رہا سمرن اور دھیان کر دیے بات مان کر سب رکھیشور پنڈارک چھیت میں چلے گئے اور بدھ پوربک
 پر مشور کا تپ کرنے لگے ایک دن کرشن بھگوان کی مایا سے پڑ دمن اور ساسب آدک اسی طرف شکار کھیلنے کے واسطے گئے
 تب آنھوں نے رکھیشورون کو تپ اور اسمرن کرتے ہوئے دیکھا آپس میں کہا کہ یہ سب براہمن سنساری لوگوں کو ٹھکنے
 کے واسطے جھوٹی سادھ لگائے بیٹھے ہیں جو یہ لوگ سچے مہا پرش ہوئے تو انکو بھوت بھوشندہ برتھان یعنی ماضی دھال
 مستقبل مینون کال کا حال معلوم ہو گا یہ بات سنکر ساسب نے پڑ دمن آدک اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم مجھکو جو موچھ
 اور داڑھی نہیں رکھتا ہوں استریوں کا کپڑا پہنا کر کچھ کپڑا بیٹھ میں باندھ دیو اور مجھکو ان رکھیشورون کے پاس بس بچار
 پوچھو کہ اس گربھہ دنی استری کے بیٹا پیدا ہو گا یا بیٹی دیکھو یہ لوگ کیا کہتے ہیں جبکہ ہونہار کے بس ہو کر پڑ دمن آدک
 نے اسی طرح رکھیشورون سے پوچھا تب آنھوں نے کہا کہ تم لوگوں کو شپام سندھ کے بیٹے اور پوتے ہو کر براہمنوں سے
 ٹھٹھا کرنا چاہیے جبکہ ان لوگوں نے رکھیشورون کے منع کرنے پر بھی اس بات کے جواب دینے کے واسطے بہت ہٹھ کی
 تب ہر اچھا سے ڈر باسا رکھیشور نے گرو دھ کر کے یہ شاپ دیا کہ اسکے پیٹ سے ایک نوسل پیدا ہو کر سوا سے شپام اور
 براہمن کے ہتھارے سب کل کی ناش کر لگا یہ بات سنتے ہی پڑ دمن آدک ادا اس ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو ہلوگوں نے

بخت بڑا کام کیا جو براہمنوں کو ڈکھ دیکر انکا شاپ اپنے اوپر لیا جب یہ لکھ کر دمن نے سامب کے بیٹ سے جو کچھ انا باندھا تھا کھولا تب اس پرے کے اندر سے ایک موٹل لوسہ کا چھڑا سا نکلا یہ اچھا دیکھنے ہی وہ سب گھڑ کر چلے آئے اور راجا اگر سین کی سبھامین جہان شیان اور بڑا ام اور جڈنسی لوگ بیٹھے تھے گئے اور وہ موٹل دکھلا کر شاپ ہونے کا سب حال کہہ دیا یہ بات سنتے ہی راجا اگر سین نے سب جڈنسیوں سمیت شیح کر کے آپسین یہ صلاح کی کہ بر موٹل لوہار سے سوہن گرا کے اسکی چوڑی سوہن ڈال دینا چاہیے جسین اس شاپ کی جڑ نہ رہے یہ بات ٹھہرا کر راجا اگر سین نے شیان سوہن سے پوچھا کہ اسین تم کیا کہتے ہو جگت پت آگم جانی نے شاپ کا حال سنتے ہی من من خوش ہو کر کس کو بہت اچھا جیسا جڈنسی لوگ کہتے ہیں ویسا کیجیے۔ تہی کھانا شکر شکدیو جی ہونے کہ ای راجا پر بخت شری کرشن جڑوں کی نانتہ کو وہ شاپ چھڑا دینا کچھ کٹھن نہ تھا لیکن انکی اچھا سے یہ بات ہوئی تھی اسلئے انھوں نے کچھ تدبیر سلکی انین کی اور جڈنسیوں نے اس موٹل کو سوہن کے کنارے لجا کر سوہن سے رتہ رتہ کر چوڑا اسکی سوہن ڈال دی اور ایک ٹکڑا جو سوہن کرتے وقت چھڑا سا بچ گیا تھا اسکو بھی سوہن میں بھینک کر اپنے گھر چلے آئے اور شری کرشن جی کی اچھا سے وہ ٹکڑا ایک مچھلی لکل گئی اور اس مچھلی کو ایک کیوٹ نے جال میں بھنسا کر جب اسکا پیٹ چیرتے وقت وہ ٹکڑا با تپ آئے اسکو تیری گانسی بنا کر اپنے پاس رکھا اور جس جگہ اس موٹل کو لوہار نے سوہن کیا تھا وہاں پر سوہن کے کنارے ایک گھاس سرت جسکی چٹائی بناتے ہیں پیدا ہوئی۔

ادھیاسے دوسرا۔ گیان سکھانا نار دمن کا بسدیو جی کو۔

شکدیو جی نے کہا کہ ای راجا پر بخت جب ڈر باسا رکھیشور کے شاپ دینے سے وارا کا بڑی میں بہت اسکن ہونے لگے تب شری کرشن جی نے بجا کر کیا کہ یہ سب جڈنسی ڈر باسا رکھیشور کے شاپ دینے سے تھوڑے دن میں مارے جائینگے اسلئے اچت ہر کہ بسدیو اور دیو کی اپنے پتا اور ناتا کو گیان سمجھا کر کت کروں لیکن وہ لوگ جھکوا پنا بیٹا جا کر میرے کہنے پر بشواس نہیں کرینگے نار دمنی آکر اپدیش کرتے تو انکے واسطے اچھا ہوتا جب ایسا پکار کر تر جھون پت سے نار دمن کو یاد کیا اور وہ اسی وقت اُنکے پاس تپ وارا کا نانتہ نے وڈوت کر کے کہا کہ ای من نانتہ تم تھوڑے دن یہاں رہتے تو بہت اچھا تھا نار دمن نے کہا کہ ای و دینا نانتہ آپکو معلوم ہو کہ دچھ پر چاپت کے شاپ دینے سے میں دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتا یہ شکر شری کرشن جی نے کہا کہ تم وارا کا میں نے کھنکے ہو کر رہو یہاں شاپ نہیں بیا پگا یہ بردان پاکر نار دمنی بڑی خوشی سے وہاں رہے جب ایک دن نار دمن میں بجائے ہر گن گانے بسدیو جی کو دیکھنے کے واسطے گئے تب بسدیو جی نے آدر کر کے اُنکو بیٹھالا اور بید کے موافق پوچھا کہ ہاتھ جوڑ کر بنو کیا کہ ای من نانتہ میرا بڑا بھاگ ہے جو آپ کے چرن یہاں آئے اور ہم لوگ سنساری آدمی مایا زو پی اندھیار سے کٹھن استری لڑکون میں پڑے رہتے ہیں سواے ٹنے گیان زو پی رستی کے اس کٹھن سے باہر نکلا کٹھن ہے جو آپ یہ کہیں کہ تم بڑے بھاگمان ہو کہ بڑے بڑے ہریشور نے تمہارے گھراؤ نار لیا ہے سو نار دمن مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو میں نے پورب جنم میں تپ کرتے وقت پریشور کا درشن پا کر اُس نے یہ بردان مانگا کہ تم میرے بیٹے ہو جھکوا اپنی کت مانگنا اچت تھا اسلئے اب میں چاہتا ہوں کہ آپ کے منہ سے بھاگوت و دھرم شکر بھوسا کر پار اتر جاؤں یہ سنکر نار دمن نے کہا کہ ای بسدیو جی جو بھاگوت و دھرم زو جی گیشورون نے راجا جنک کو سنا یا تھا وہی پڑانا تھا اس میں کہتے ہیں سو

اور کچھ دیو کے سو بیٹے جینتی نام استری سے پیدا ہو کر انہیں سے نو بیٹے نکھنڈ کے راجا ہوئے اور انکی اسی بیٹوں سے جمبید اور ناسا ستر پیدا
 بغیر نام بڑا بیٹا انکا اپنے باپ کی جگہ راج سنگھاسن پر بیٹھا اور نو بیٹے انکے جو جو گیشور کہلائے ہیں پریم گیبانی اور بال جتی اور
 مہاتا ہوئے جہاں انکا من چاہتا تھا وہاں چھڑا کرتے تھے اور ہر بچوں کے برتاب سے انکراہی سامرہ تھی کہ جہاں حسیا ہن وہاں
 ساعت بھر میں چلے جا دیں ایک دن وہ نوؤں جو گیشور گھومتے ہوئے راجا جنگ کی سمجھا میں جہاں پر بہت سے پنڈت اور گیبانی لوگ
 بیٹھے تھے گئے انکے کھار بند کا پرکاش جو سورج سے زیادہ چمکتا تھا دیکھتے ہی راجا جنگ نے سمجھا وہ انوں سمیت اٹھ کر ایک
 ساتھ نوؤں جو گیشور وکو وندوت کی اور پر کر مار کے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ لوگ بکنٹھ سے آئے ہیں اسلئے میں آپکو پیش بھگوان
 کا پارکھ سمجھتا ہوں میرے پورب جنم کے بن سہاے ہوئے جو آپ کا درشن پایا اور سنساری آدمی کی زندگانی کا اعتبار میں ہوتا
 یہی بھگوان ہے آپ کو ایک ساتھ وندوت کی جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنے جزون سے میرا گھر پور کر کیا ہے اسی طرح
 جو بات میں پوچھوں اُسکا جواب دیکر میرا سند یہ پتھر اویجیہ یہ سنکر وہ جو گیشور بولے کہ ای راجا جو کچھ تمہاری اچھا ہو وہ پوچھو تب
 راجا جنگ نے کہا کہ مہاراج سنسار میں کون ایسی نسبت ہے جو سدا استھ رہ کر اُسکا بچوگ کبھی نہیں ہوتا۔ جو یہ کہا جاوے کہ جو
 کوئی اپنے گھر میں بہت دھن دولت اور استری اور پتھر اگیار کی رکھتا ہے اُسکو کچھ دکھ نہیں ہوتا میری جان میں اُسکو
 بھی وہ سکھ سدا بنانا نہیں رہتا کس واسلے کہ جب وہ دھن جاتا رہتا ہے اور استری اور پتھر بھی مر جاتے ہیں تب وہ بہت دکھ پاتا ہے
 شکھ اُسکو کہنا چاہیے جو ہمیشہ بنا سہی اور ہر روز زیادہ ہو کر کبھی گھر نہیں۔ آپ لوگ بتلائیے کہ وہ کون بسبت ہے جسکا ناش کبھی
 نہیں ہوتا یہ سنکر ان نوؤں جو گیشور وں میں سے کسپ نام بڑے بھائی نے کہا کہ ای راجا وہ سکھ انہیں کو ملتا ہے جو آٹھون پھر
 من اپنا اور پش بھگوان کے دھیان اور آسمن میں لگائے رہتے ہیں اور دھن اور استری اور پتھر آدک ناشس ہوئے والی
 چیز سے کچھ پریت نہیں لیکن سنساری جیون کا یہ سمجھا ہے کہ دھن ملنے اور استری اور پتھر اگیار کی ہونے سے یہ سمجھتے ہیں
 کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا سکھی ہوگا اور جب انکا دھن ناش ہو جاتا ہے یا گھر کا کوئی آدمی مر جاتا ہے تب اُسکے سوچ میں اسیسے
 بیا کھل ہو جاتے ہیں کہ انکا جت ٹھکانے نہیں رہتا اسلئے سنساری آدمی سے جو کوئی پوچھے کہ تم سکھ سے ہو یا نہیں تو ان ڈونگو
 شور کہ سمجھنا چاہیے کسواسلے کہ جو سکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اُسکا ہونا اور نونا وونون برابر ہیں ای راجا تم اس بات کا بشتواش
 مانو کہ جو آدمی پریشور سے بکھڑا ہے اپنے پر لوک کا سوچ نہیں کرتا اُسکو کبھی شکھ نہیں ملتا اور دھرم وہی سمجھنا چاہیے جو
 شری کرشن جی نے اپنے کھار بند سے گیتیا میں ارجن سے کہا ہے اُس گیبان کا سارا نش یہ ہے کہ آدمی آٹھون پھر من اپنا نارائن جی
 کے آسمن اور دھیان میں لگائے رہے اور کسی کام کو ایسا نہ سمجھے کہ یہ میں نے کیا اور دن رات یہ جاٹا رہے کہ سب کا پریشور
 کی اچھا سے ہونا ہے اور پریشور بغیر تب اور آسمن اور بچن کے جسکو بھگت کہتے ہیں نہیں مل سکتے اسلئے انکی بھگت اور پریم
 پیدا ہونے کے لیے پہلی راہ جو سچ بناتے ہیں سنو جین سنساری جیو اسی راہ پر چلکر اپنے سکھ کے استھان پر پہنچ جا دیں جس طرح
 پر برہم پریشور نے کرشنا اڈا لیکر کہ بر دھن پناڑ اپنی اٹھلی پر اٹھایا اور کس اور جڑا سندھ آدک آدمی راجن کو ملا اور
 ہیج کو پین کو ماس لیلاکو کے سکھ دیا اور شری رام چندر اور باؤن آدک بہت سے اوتار لیکر جو لیلانسنار میں کی ہیں
 وہ کھاتے ہیں من سے کہہ اور سکھ اس بات کا بھان نہ رکھے کہ ایک بار وہ کھاسن چکھ میں پھر نکر لیا کہینگے وہ آدمی ہر پتھر کے

کئے اور سننے کے برتاپ سے بڑکت ہو کر انتہی پر مشور کے چرنون میں پہنچتا ہے اور گیانی کو چاہیے کہ سب استھان میں پریشور کو برابر بنا
 دیکھ کر یہ سمجھتا رہے کہ آد پریش بھگوان کیوں اسی واسطے اوتار لیتے ہیں کہ جس سے سنساری آدمی انکی لیلادکتھا سکر ہو سکا پار
 آتر جاوین اسلئے آدمی کا تن پاکرانکے دھیان اور اسمرن سے ایک ساعت بھی بکھر رہنا چاہیے جو جن پخل آدمی کا ایک مرتبہ پریشور کے
 چرنون میں نلگے تو تھوڑا تھوڑا پریم اٹنے ہر روز بڑھاوے جس طرح سنساری آدمی کسی نگر اور دلش کے جاننے کی اچھا رکھ کر ہر روز
 ایک ایک قدم بھی اُس راہ پر چلتا رہے تو کچھ دنوں میں اُس استھان پر پہنچ ہی جائیگا اسی طرح سونج روپی ہر چرنون کا دھیان اور پریم
 دھیرے دھیرے بڑھانے سے اُسکے ہر دیوین گیان کا دیکر روشن ہو کر گیان کا اندھیلا چھوٹ جاتا ہے اور جو کوئی اپنے گھر سے
 نہیں چلتا اُسکو دوسرے استھان پر پہنچانا بہت کٹھن ہے جس طرح تین دن کے بھوکے آدمی کو بھو جن دیکھنے سے دھیرج ہو کر جیون
 جیون وہ لقمہ اٹھا کر کھاتا ہے جیون اُسکو سا مرقہ ہوتی جاتی ہے اسی طرح پریشور کا دھیان اور اسمرن کرنے کے آدھی کے
 من سے ہر روز سنساری مایا چھوٹ کر ہر چرنون میں آدھک پریم بڑھتا جاتا ہے۔

جب وہ جو گیشور یہ سب گیان کہہ چکے تب راجا جنک اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وندت کر کے اُسے پوچھا کہ اے مہاراج جو آدمی بھاگوت
 دھرم سے ربر اسی طرح سب کر کے ہن انکار روپ کسطح کا ہوتا ہے اور کون کھن سے اُنکو بچانا چاہیے یہ سنکر ہر نام دوسرے
 بھائی نے کہا کہ اے مہاراجا پریم دھرم رکھنے والے آدمی کبھی ہنسکر دوسرے ہن اُنکے سننے کا یہ کارن ہے کہ کسی وقت خوش ہو کر کہتے ہن
 کہ اے پریشور تمھارا ننگار روپ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اسلئے تم اپنے بھکتوں پر دیاں ہو کر سنگن اوتار دھارن کرتے ہو جن میں
 سنساری جیو تمھارا اسمرن اور دھیان کر کے گت پدوی پاوین اور یہ بات سمجھ کر دوسرے ہن کہ اتنی عمر ہماری بتا جاو اور
 جب پریشور کے سب کام بیت گئی اور بھگت نارابن جی کے تین طرح پرہین۔ اتم۔ مدھم۔ نکرشٹ۔ اتم بھگت کا یہ بھجن ہے کہ وہ
 جڑ اور جیتن سب جیو دن میں پریشور کی شکت برابر سمجھ کر کسی سے دشمنی یا دوستی نہیں رکھتے اور اُنھوں پر ہر چرنون کے
 دھیان اور اسمرن میں لین اور گن رہتے ہن اور جس طرح نشہ پیے ہوئے آدمی بیہوش ہو کر اپنے بدن اور کپڑے کی سدھ
 نہیں رکھتے اسی طرح اتم بھگت رکھنے والے اپنے بدن کی سدھ نہ رکھ کر پریشور کے دھیان میں گن رہتے ہن اور پریشور
 کے بڑا روپ میں سب سنساری جیو دیکو ہمیشہ برابر دیکھ کر ہر بھگت اور مہاتا لوگوں سے پریت رکھتے ہن اور اپنے اور
 دوسرے میں کچھ عیب نہ جانکر استری اور چہر اور دھن آدک سنساری سکھ سے کچھ پریت نہیں رکھتے اور تین لوگ کاراج ست سنگ
 اور بھگت کے برابر نہیں سمجھتے

اور مدھم بھگت کا یہ بھجن ہے کہ وہ لوگ سادہ اور مہاتا سے پریت رکھ کر بڑی سنگت میں نہیں بیٹھتے اور کسی کا بڑا بچا کر سب سنساری
 جیو دن پر دیا رکھتے ہن لیکن گیانی ہونے سے پریشور کی شکت سب جیو دن میں برابر سمجھتے ہن۔

اور نکرشٹ بھگت کا بھجن یہ ہے کہ وہ لوگ سنساری مایا موہ میں پھنسے ربر کسی وقت پوجا اور جب پریشور کا بھی کرتے
 ہن جب تک آدمی کا من سنساری ترشناد یعنی دنیاوی ہو سس، کو نہیں چھوڑتا ہے تب تک اُسکا من سنساری مایا سے کٹ
 (یعنی الگ) نہیں ہوتا ہے۔

ادھیائے تیسرا۔ گیان ابدیش کرنا تین جو گیشورون کارا جاجنگ کو

شکد یوجی بوسہ کہ ای راجا پر پچھت راجا جنگ نے تینون طرح کی بھگت کا حال سنکر ان جو گیشورون سے پوچھا کہ ای ہمارا ج
 مایا پر میشور سے الگ ہی یا پر میشور میں ملی ہوئی ہو سو برن کیجیے یہ سنکر انترکش نام تیسرے بھائی نے کہا کہ ای راجا پیدا ہونا
 اور مرنا سب جیوونکا پر میشور کی مایا سے ہونا ہی اور اُس مایا کو ہر اچھا سمجھنا چاہیے اور مایا کے تین گُن ساتوک اور راجس اور تاس
 سے اچیت اور پالن اور ناش سنساری جیوون کا ہو کر اپنے کرم کے موافق سب جیو بھل پاتے ہن اور سنساری آدمی مایا کے بس
 ہو کر ہمیشہ کام کر دودھ تو بھرموہ میں بھنسا رہتا ہی اور پر میشور کا اسمرن اور دھیان نہیں کرتا جسین آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر
 پار اتر جاوے بنا دیا اور کر پانا راجن جی کے کوئی آدمی مایا روپی جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب آد پر ش بھگوان
 کو ہا پر ہونے کے پیچھے پھر سنسار رہنے کی اچھا ہوتی ہو تب وہ مایا کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہن اسی وقت مایا سے مہاتو
 پرگٹ ہو کر ایسا مٹو سلا دھار پانی برستا ہو کہ سواے پانی کے زمین پر اور کچھ نہیں ہونا سلیے گیانی آدمی کو جگت کا پیدا اور ناش
 ہونا مایا روپی کھلونا سمجھا اٹھون پیر اپنے بھوساگر پار اترنے کی تدبیر کرنا چاہیے یہ سنکر راجا جنگ نے پوچھا کہ جب آپ لوگ
 مایا کو پر میشور کی اچھا بتاتے ہن تب سنساری آدمی اُس مایا جال سے کس طرح چھوٹ سکتا ہو کوئی تدبیر اسکی بتائیے یہ بات سنکر
 پر بدھ نام چرچے جو گیشور نے کہا کہ ای راجا جب اس بات کا بشواس ہو کہ مایا پر میشور کی اچھا ہی اور بنا گیا پر میشور کے
 کوئی کام پورا نہیں ہوتا تب آدمی کو اچیت ہو کہ سب کام میں پر میشور کو کرتا اور دھرتا جانکر اپنے کو اُس مایا کا کھلونا سمجھے
 اور جو کام شروع کرے اُسکو پر میشور کی اچھا پر چھوڑ کر من میں یہ بشواس رکھے کہ سیکنڈھ ناتھ جہا ہن گے تو یہ کام پورا ہو گا اپنے
 کو وہ کام کرنے والا نہ جائے اور کسی کے گالی دینے سے بڑا نہ مانکر بنا پر یو جن بہت نہ بولے اور سب جیو جڑا رچیتن میں پر میشور
 کا چنتکار برابر سمجھا اُنپر دیار رکھے اور کسی جیو کو دکھ نہ دے اور دوسرے کی استری ماما کے برابر جانکر تھوڑا یا بہت جو کچھ اپنے
 بھاگ سے ملے اُسپر سنو کھ رکھو بہت ملنے کی چاہنا نہ کرے اور اکیلے میں بیٹھ کر ہر جیوون کا اسمرن اور دھیان کرتا رہے اور جب
 دوسرے کے پاس بیٹھے تب سواے چرچا اور گفتا پر میشور کے بر تھا بات نہ کرے اسطرح ابھیاس رکھنے سے سنساری مایا چھوڑ
 من اُسکا ہر جیوون میں لگ جاتا ہی جو کوئی یہ کہے کہ بہت آدمی تدبیر اور ادم کرنے واسلے اپنی کامنا کو پونج کر ہمیشہ خوش
 رہتے ہن سواے راجا تم اس بات کا بشواس ماتر کہ بنا اچھا پر میشور کے کسی کا منور تھ نہیں ملتا ہی اور سب طرح کی بان
 اور لاپہر پر میشور کی اچھا سے ہوتی ہی دیکھو جو سنسار میں پیدا ہوا ہو وہ ایک دن ضرور مر لگا مرتے وقت کوئی اسن سے یہ بات
 نہیں کہیں گے کہ تم استری اور چچر اور ہاتھی اور گھوڑے وغیرہ کا نام لیو سب اشٹ اور متر ہی کہیں گے کہ اسوقت پر میشور کا نام
 لیکر اُنکا اسمرن کرو جسین تمہارا پڑ لوک بنو پھر کس واسطے پہلے سے اُس پر میشور کو یاد نہیں کرتا کہ انت سحر اسی سے کام پڑتا
 ہی اور دوسرا کوئی سہا تیا نہیں کر سکتا جو تم ایسا کہو کہ اب تو سنساری سنگھ اٹھالین مرنے وقت پر میشور کو یاد کر لینگے تو تم
 بشواس کر کے جانو کہ جب من تمہارا پہلے سے استری اور چچر اور درب آدک کے پریم میں لگا رہیگا تب مرتے وقت پر میشور
 میں لگنا بہت کٹھن ہی اسلیے آدمی کا تن باکر پہلے سے اُنکے اسمرن اور دھیان میں جت لگنا چاہیے جو انت سحر کام آدے
 جس طرح درب گاڑ رکھنے سے اٹھون پیر اُس جگہ کا دھیان من میں بنا رہتا ہی اور چوڑا داک کے ڈر سے کبھی کبھی جاگڑن منتھان کو

دیکھ آتا ہے اور کسی دوسرے سے در بگاڑنے کا حال نہیں کہتا اسی طرح بکلیڈ ناکھ کو دن رات یاد رکھ کر اٹھنے پر ہم رکھنے کا حال کسی سے کہنا چاہیے۔ گیان سنگھ راجا جنک نے جو کیا کہ آپ نے جو کہا کہ پریشور کی لیلیا اور کتھا سننے اور دھیان کرنے سے سنساری آیا تھوٹ جانی ہوا سلیے تھوڑی استت ناراین جی کی سناچا ہتا ہوں دیال ہو کر کیسے یہ سنگھ پیلاین نام پانچوین بھائی کے کہا کہ اور راجا پیرا اور پالن اور ناش کرنے والے تینوں لوک کے وہی بکلیڈ ناکھ ہن اور انھیں کا پرکاش چوڑا اسی لاکھ جون میں رہتا ہے لیکن کسی جیو کے نسنے سے انکا ناش نہیں ہوتا اور کسی جیو کے پیدا ہونے سے وہ پیدا بھی نہیں ہوتے وہ انباشی پُرش پانچوین سے پرکاشت پرکاشت ایک طرح پر سب بسنت میں بے اور سب سے الگ رہتے ہن اور سب جیو دن میں چلنے اور چہرنے کی سامتہ اور آدمی کو پہلی اور بڑی بات کا گیان انھیں کی شکست سے ہوتا ہے اور انکا پرکاش کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اور ہاتھ سے بھی بڑا ہی نہیں دیتا اور اسطرح ہر دو میں چھپا رہتا ہے جسطرح تھوڑا اور لکڑی میں آگ جھپی رہ کر دکھلائی نہیں دیتی جسطرح مدسیر کر کے تھوڑا اور لکڑی میں سے آگ نکالتے ہن اسیطرح گیان کی راہ سے انکی شکست کو بھی شری میں دیکھنا چاہیے جسطرح گور کے درخت میں ہزاروں پھل لگے ہو کر انکے بھیتر چھپ کر رہتے ہن اسی طرح کڑوڑوں بڑھانڈ پریشور کے روئین روئین میں بسنت رہتے ہن اور سب جیو دن کا پالن وہی کرنے ہن ایسے تر بھون بستا کا پھاننا بسنت مشغل ہے اور جب انکی بھگت اور پریت سچے من سے کرے تب انکی مہا کو جان سکنا ہے اور آدمی کی دشمنیا اور طرح پر ہی جاگرت سوشن سکھیت جرتیا۔ جاگرت جاگنے اور سوین سوچنے کو کہتے ہن اور سکھیت اسکو سمجھنا چاہیے جسطرح کسی وقت آدمی نیند سے اٹھ کر کہتا ہے کہ ہم ایسا سونے کے نہ جلتے تھے نہ نیند میں بیہوش ہو کر سوتے تھے اور تریسا اسکو کہتے ہن بسنت کوئی پریشور کے دھیان میں لین ہو کر بیٹھا رہے اور اپنے تن اور بستر کی کچھ سدھ نہ رکھے اور چاروں اوستھا میں پریشور کا پرکاش شری میں رہتا ہے اور انھیں کی شکست سے سب اچھے برے کام آدمی کرتا ہے اور یہ بات اسطرح سمجھنا چاہیے کہ جب پریشور اپنا پرکاش بدن سے کھینچ لیتے ہن تب وہ مر جاتا ہے اور اس سے کوئی کام نہیں ہو سکتا اور جو کوئی یہ سکے کہ پریشور سب جگہ موجود ہن تو دکھائی گیان نہیں دیتا اسکو جو اب دینا چاہیے کہ جو رکھ کر دکھلائی نہیں دیتا اور گیانی سے وہ چھپا نہیں رہتا۔

ادھیانے چو تھا۔ کتھا اوتا روون کی

ناروئن۔ سنہا اڑی ہر یو جی اتھی کتھا سنگھ راجا جنک بولے کہ ای رکھ راج جن دون دن دن تھان دنون کو۔ عرتہ سنگا دک میرے پتا کہ پاس آسنے سے تب میں نے ناکھ جوڑ کر اٹھنے پوچھا کہ ای مہاراج پریشور کی بھگت اور تریسا اسطرح کرنا چاہیے تب انھوں نے کچھ جواب نہ دیا اور بھگت وہ گیان سننے کے لائن نہیں سمجھا یہ بات۔ راجا جنک کی سنگھ آپ پریشور نام چھٹھوین جویشور نے کہا کہ ای راجا تم گیان سننے کے جوگ ہو لیکن ان دنون تم گیان بالک سے اس سے سنت لمار آدک سنے کچھ گیان تم سے نہیں جلا یا اب ہم کہتے ہن سنگھ کرم تین طرح کا ہوتا ہے کرم بزم کرم۔ کرم اسکو کہنا چاہیے کہ براہمن اور جھتری اور میش اور شوہ چاروں بران اپنے اپنے دھرم پر جیسا اٹکے واسطے جیو اور شری میں لکھا ہے استھو ہن اور بزم وہ ہر ایک کرم کا دھرم ہے اور کرم اسکو سمجھنا چاہیے کہ جان بوجھ کر جوڑی آدک برے کرم کے سنساری جیو دن کو دکھ دیوے اسطرح آدمی کو اپست ہی کرتے پوجا اور دھیان شری رام چندر جی یا شری نرسنگھ جی آدک کسی ادتار کا اپنے گرو کے آپدیش کے

موانع کرے اور اسمرن اور دھیان کرنا پر مشورہ کا کیوں ایک ہی اوتار پر منحصر نہیں ہے جو میں اوتاروں میں سے جس پر میں اُسکا چاہے اسی روپ کی پوجا اور بھگت کیا کرے یہ سنکر راجا جنگ نے کہا کہ مہاراج جس طرح آپ نے دیا کر کے پوجا کرنے کے واسطے کہا اسی طرح دیوال ہو کر اوتاروں کی کتھا کیے یہ سنکر درمل نام ساتویں جو گیشو نے کہا کہ اوتاروں کی ایسی سامرتہ نہیں رکھنا جو پریشور کے سب اوتاروں کا حال کہہ سکے اور جو کوئی ایسا بجا کرے اُسکو مورکھ سمجھنا چاہئے تو آکاش کے تارے اور بالوں کے کتھکا اور پانی برستے کی بوندیں گن لے لیکن سیکھنا تھا کہ اوتاروں کو نہیں گن سکتا پر پتھوی اور آکاش اور شویچ اور چندرما اور دوسون و شوا اور چودھون ہون اور چوراسی لاکھ جون آدک پریشور کے براٹ روپ میں ہو کر سب سنساری بسنت کے مالک اور پیدا کرنے والے وہی ہیں جب براٹ روپ کی تاجھ سے مکمل کا پھول نکلتا ہے تب اُس پھول سے برہما جی پیدا ہو کر تینوں لوگ پیدا کرتے ہیں اور پریشور نزارا میں کا اوتار لیکر بدری کیدار میں بیٹھے ہوئے کیوں اس واسطے پتیا کرتے ہیں جیمن سنساری لوگ گو دیکھ کر پریشور کا اسمرن اور دھیان کر کے جو ساگر پار اتر جا رہے ہیں جب راجا اندر کو تر پھین بت کی مہا جانتے سے یہ ڈر پیدا ہوا کہ یہ میرا اندر اسن لینے کے واسطے تپسیا کرتے ہیں تب اُس نے اُنکا تپ بھنگ کرنے کی اچھا سے کام دیا اور بسنت رت اور مند سنگندہ ہوا اور اُس المیہ کو دہان بھیجا جیسے وہ سب نزارا میں تپسیا کرنے کے استھان میں پہنچے ویسے بسنت رت نے ایک باغی بہت اچھے اچھے پھل اور پھول اور بھوک بلاس کے سب سامان سمیت دہان پر لٹ کر دیا اور مند سنگندہ شتیل پون چل کر اُس باغ میں اسیہرانا چنے لگیں اور کامیو کو کلار روپ بن کر ایک درخت پر بیٹھ کر جب کام بڑھانے والی بولی بولنے لگا تب نزارا میں نے جھکا کھار بند مسورج سے زیادہ چکاتا تھا جیسے اُنکا اُن لوگوں کی طرف دیکھا ویسے کامیو آدک مارے ڈر کے سولہ گئے اور میں میں کہنے لگے کہ ایسا نہو کہ یہ مہا تپیش ہک پشاپ کر بھسم کر ڈالیں یہ حال اُنکا دیکھتے ہی تر پھین بت انترجامی نے ہنس کر کامیو آدک سے کہا کہ تم لوگ مت ڈرو اس میں تمھارا کچھ لپڑا وہ نہو کر اندر نے تلکوا اپنا راج چھوٹنے کے ڈر سے یہاں بھیجا ہے سو میں اندر لوگ کی کچھ چاہنا نہیں رکھتا یہ سنکر کامیو اور بسنت رت آدک نے نزارا میں جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر نبی کیا کہ اسی سیکھنا تھا کہ سنساری جیو کوئی ایسی سامرتہ نہیں رکھتا ہے جو ہمارے پھندے میں نہ پھینسے لیکن ہلوگ آپ کو جو آدک پریش بھگوان کا اوتار ہیں کچھ دھوکھا نہیں دے سکے جب آپکا بھین اور اسمرن کر نیوالے اپنے بل سے ہمارے سر پر لات دھر کے سیدھے بکلیڈ کو چلے جاتے ہیں تب آپا پر کسکا نہیں چل سکتا ہے سنسار میں بہت آدمی بھوکھ اور پیاس اور کامیو آدک کو اپنے بس رکھ کر سنساری سنگھ کی چاہ نہیں کرتے لیکن کرو دھو ایسا بلوان ہر لہ سکے بس میں ہو کر وہ لوگ بھی اپنے شجھ کرم اور تپسیا کا پھل ساعت بھر میں کھو دیتے ہیں آپ میں کرو دھو کا لگا ونو کر آدک بھگت اور پریش کر نے والے بھی کام اور کرو دھو کے بس میں نہیں ہوتے اسیلئے آپ کہ ہماری ہزاروں دندوت پھونپنے یہ بات سنتے ہی نزارا میں نے اپنی مایا سے اسی وقت ہزار ہند رستریاں جگے سامنے رکھا آدک اسیہر کچھ مال نہیں بن اور کو سون نک اُسکے بدن کی خوشبو مارتی تھی دہان پر لٹ کر دہان اور وہ سب لچھی بت کی سوا کرنے کے واسطے ہاتھ جوڑ کر چاروں طرف کھڑی ہو گئیں اُنکا روپ دیکھتے ہی کامیو آدک لبت ہو کر اپنا اپنا اہمان بھول گئے اور اُن استریوں بر موہت ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگوں نے ایسی روپ والی استری کبھی اندر لوگ میں بھی نہیں دیکھی تھیں یہ سنکر تر پھین بت نے کامیو آدک سے کہا کہ تم لوگ ان سب استریوں کو اندر پھوی میں لپکا اُنکا کامیو نے کہا کہ مہاراج اُنکو یہاں ہی رہنے دیجیے نہیں تو دہان لیجا سنے میں

سب دیوتا آپس میں راگڑ جائینگے یہ بات سنکر شری نزارا میں نے کہا کہ ان سب میں تمہارے نزدیک جو بد صورت ہو اسکو لہجا ڈوب کا مدیو آؤک اربسی نام استری کو شری نزارا میں جی کی اگیا سے اپنے ساتھ لے کر وہاں سے بد اہوئے اور اٹھون نے اندر لوگ میں پہنچکر سب مہاشری نزارا میں جی کی کہی تب اندر انکو پورن برہم جانکر انکی اسٹھ کرنے لگا اور اربسی کارنگ اور رُوب دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر اُسکو سب اسپراؤن کا مالک بنایا۔ پھر برہمیشور نے ہنس رُوبی پنجھی کا اوتار لیکر سنت کمار کو اتار دیا۔ اور ہی گریو اوتار دھڑکے مدھو کیٹھ دیت کا بدھ کیا اور پاتال سے بد لاکر برہما جی کو دیا۔ اور متس اوتار لے کر راجاست برت کو گیان سکھایا۔ اور کچھپ اوتار لے کر مندر اجل پہاڑ اپنی پیٹھ پر اٹھایا۔ اور موہنی اوتار لے کر دیوتوں کو اُمرت پلا یا۔ اور بار آہ اوتار دھڑک کر پتھوی کو پانال سے نکال لائے اور باؤن اوتار دھڑک کر راجا بل سے پر تھوی کا وان لیا۔ اور کپل دیو اوتار دھڑک کر دیو ہوتی نام اپنی ماما کو ساکھیہ جوگ کا گیان اُپدیش کیا۔ اور پرشرام اوتار ہو کر سسر باہ آؤک بہت چھتر یوں کو مار ڈالا۔ اور شری رام چندر اوتار لے کر نکاپت راون کو مارا۔ اور نرسنگھ اوتار ہو کر برہلا دھکت کی چچاکی۔ اور شری کرشن اوتار دھڑک کر کنس آؤک راجا اور ادھری دیوتوں کو مار ڈالا اور کورو اور پانڈو سے مہابھارت کرا کے پر تھوی کا بوجھ اتارا۔ اور بودھ اوتار دھڑک کر دیوتوں کو جگ کرنے سے منع کیا۔ اور جب کلپوگ کے انت میں کچھ دھرم نہیں رہیگا تب کلنگی اوتار لے کر ست جگ کا دھرم اور کرم چلا دینگے ان اوتاروں میں سے جس اوتار پر من چاہے اسی سے رُوب کا پوجن اور دھیان کرنے سے منو کا منال کرانت ہی کت ملتی ہے۔

آدھیائے پانچوان۔ گیان کتا آٹھویں اور نویں جوگیشور کا

راجا جنک نے اتنی کٹھا سنکر بوجھا کہ ای مہاراج جوگ پریشور کے اسمرن اور دھیان سے بلکہ رہتے ہیں انکا حال مزیکے پیچھے کیا ہونا ہی پر سنکر جس نام آٹھویں جوگیشور نے کہا کہ ای راجا چوراسی لاکھ طرح کے جو جڑ اور جیتن سب پریشور کی اچھا سے پیدا ہو کر مرنے کے پیچھے جیواتا سب کسی کا پھر پریشور کے رُوب میں لجاتا ہی اور سب جیو دنکا پالن کرنے اور سکھ دینے والے وہی آد پرش جگوان ہیں جو کوئی انکو تینوں لوگ کا پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا جان کر دن رات اُنکے اسمرن اور دھیان میں لین رہ کر کتا ہی کہ ای بکنٹھ ناٹھ شری مہا دیو جی اور شری برہما جی آؤک دیوتا تمہارے بھجن اور اسمرن کے پٹاپ سے جو کچھ آشیر باد یا شاپ کسی کو دیتے ہیں وہ سچ ہو کر ہر جگتوں کا دکھ آپ کی دیا سے جھوٹ جاتا ہی اسلیے سنسار رُوبی سنڈر پار اترنے کے واسطے آپ کے چرنوں کا دھیان جاز کے برابر سمجھنا چاہیے ای راجا اسطرح کا گیان اور دھیان رکھنے واسطے آدمی کت پدوی پر پوجتے ہیں اور جو لوگ آدمی کا تن پاکر چاروں بڑن اور چاروں اشرم میں پریشور کا بھجن اور اسمرن نہیں کرتے اور کتھاننے میں پریت نہ رکھکر سنساری مایا میں پھنسے رہتے ہیں اور دھرم کی کمائی سے اپنا کٹھب اور شریر پالن کر کے پریشور کا چنکار سب جیووں میں برابر نہیں سمجھتے اور بنا مطلب دوسروں کے ساتھ دشمنی کرنے ہیں اور پڑالی استری اور برایا دھن لینے کی اچھا رکھکر جیووں کو مار ڈالتے ہیں انکا کبھی بھلا نہیں ہوتا وہ آدمی بہت دنوں تک نرک بھوگ کر چوراسی لاکھ جوں میں جنم پاکر بہت طرح کا دکھ پاتا ہی اور جو آدمی اپنے پیدا اور

تاش کرنے والے کو نہیں جانتا ہوا اسکو ادھر می جانتا جا ہیے جس طرح لعل اور مورت پٹ سے الگ ہو جانے پر آندہ ہوتا ہوا اسطرح
پریشور سے الگ رہنے والے آدمی بھی آندہ ہو کر نرک میں جاتے ہیں اور جو براہمن اپنے فائدے کے واسطے دوسروں کو بھسی کرنا
اور مارنا اور چاٹن بنا کر کٹ ہونے کی راہ نہیں سکھائے انکو باکھنڈی اور ادھر می سمجھنا اچت ہو اور جو لوگ سنت اور مہانتا اور
ہر بھگتوں کو چمچہ جانا سب جیون میں پریشور کا روپ برابر نہیں دیکھتے اور بید کے موافق نہ چل کر قبول اپنا سوار تھہ سمجھتے ہیں اور
دھن پاکر دھرم نہیں کرتے انکو ابھائی اور پاپی سمجھنا چاہیے کسو اسطے کہ دھرم کرنے سے گیان پر اپت ہو کر ترشنا چھوٹ جاتی ہو
اور برکت ہونے سے کٹت بدوی پاتے ہیں دیکھو جب مرتے وقت اپنا شریر اور استری اور پتیر اور سیوک آدک کوئی رچھانیں کر سکتا
تب انکے پریم میں پھنسا کر خراب ہونا بیفائدہ ہو جسطرح آدمی اپنا بدن بالنے کے واسطے پس اور پچھی آدک کو مار کر کھاتا ہوا اسطرح
وہ پیش اور پچھی بھی دوسرے جنم میں اسکو مار کر اپنا بدل لیتے ہیں اور ندر اپنے والے اور سادھ اور براہمن اور پریشور سے
بکھے رہنے والوں کو جسم دوست نہ بردستی نرک میں ڈال کر بڑا دکھ دیتے ہیں اتنی کتھا سنکر راجا جنک نے پوچھا کہ ای ہمارا ج سب کون
میں آدک میں بھگوان کا اوتار کسطرح برتھا یہ سنکر کھاجن نام توین جو گیشور نے کہا کہ سنت جگ میں اوتار پریشور کا چتر بھی روپ
چندرما کے برابر سفید ہو کر اس جگ میں سب آدمی دھرتا اور سچے اور ہر بھگت تھتے اور دھرم کے چارون پیر نے رکھت سمی
سبکو سائتھ دعام ملتا تھا اور تریتا جگ میں اوتار پریشور کا آگ کی طرح لال ہو کر جلن اپنا برہم جاری کے برابر رکھتے تھے اور دھرم
کے تین پیر پھر باسدی نام کا چر چار ہتا تھا اور دو ابرجگ میں پریشور کا اوتار شیام رنگ نیل من کے برابر چمکتا ہو کر دھرم کے دو بانوں
تھے اور کٹ جڑاؤ سر پر رکھے ہوئے پریشور کی پوجا ہوتی تھی اور کجگ میں اوتار پریشور کا شیام رنگ سوچ کے برابر چمکتا ہو کر
دھرم کا ایک ہی چرن رچھاتا ہوا اور کجگ کے آدمی نزدھن رہتے ہیں اور دھن وان آدمی بھی شوم ہو کر صیساوان اور دھرم کرنا چاہیے
ویسا نہیں کرتے اسواسطے کجگ کے آدمی کیول پریشور کا نام چینیے اور ہر چرنون میں دھیان لگانے اور انکی کتھا اور لیلہ سننے سے
بھوساگر پار اتر جاتے ہیں اور پریشور کی شرن جاننے والے کسی دیوتا کا ڈر نہ کھو دیون اور تیرن اور رکھن سے چھوٹ
جاتے ہیں اور ہر بھگتوں پر پریشور کی چھایا رہنے سے کوئی انکو کچھ دکھ نہیں دے سکتا اور نارائن جی اپنے بھگتوں پر دیوال
ہو کر انکو کلام کرنے سے بچائے رہتے ہیں اور ای راجا کجگ میں جو کوئی یہ اشوک پڑھ کر پریشور کو دندوت کر لگا اسکو ناراین جی
بانجھت پھل ویکرانت ستم اوتھار کر نیگے اور ار تھ اس اشوک کا یہ ہم کہ ای شری ناراین جی ہمارا ج میں تھائے کل روپی چرنون
کا دھیان جو پھول سے بھی زیادہ کول ہو اپنے ہر دی میں رکھتا ہوں آپ کا چرن چھوڑ کر دوسرا کوئی دھیان کرنے جوگ نہیں ہو جو
کوئی ان چرنون کا اسمن کرنا ہو وہ بھاگمان ہو کر اسکو کسی دیوتا اور دیت اور منکر اور پش آدک کا کچھ ڈنہیں رہتا اور آکے چرنون
کا دھیان کرنے کے پرتاب سے میرا من کام کرودہ تو بھرموہ میں کہ یہ سب ادھرم کی جڑ ہیں نہیں چھنتا جسوقت میں آکے
کل روپی چرنون کا دھیان کرنا ہوں اسوقت میرا سب منور تھ پورا ہو کر کوئی اچھا نہیں رہتی اور گنگا اور جمنا اور نرپدا اور سوسنی
آدک سب تر تھ آکے چرنون میں رکھو وہ چرن آپ کا سب دکھ اپنے بھگتوں کا دور کرتا ہو میں آپ کو پیدا اور پالن اور تاش
کرنے والا تینون لوک کا جانکر دندوت کرنا ہوں یہ سنکر نوین جو گیشور نے کہا کہ ای راجا ست جگ میں دس ہزار برس تک
تپ کرنے سے پریشور خوش ہوتے تھے اور تریتا جگ میں ہزار برس تپ کرنے سے آدمی پھل پاتا تھا اور کجگ میں ایک دن رت

پرمیشور کو سچے من سے ایک چت ہو کر اگرا باد اور دھیان کرے تو پرمیشور پر سن ہو کر اسکی اچھا پوری کر دیتے ہیں اسلیے سب جوگی اور من
 تپ اور جب کرنے والوں کو یہ اچھا رہتی ہو کہ ایک مرتبہ ہمارا جنم بھی کلجاک میں بھرت کھنڈ میں ہونا تو فقوڑی محنت کرنے سے ہم پریشور
 کا درشن پاتے اور اچھا سبات کا بڑا بچتا ہو کہ کلجاک کے آدمی ایسے سچ میں ملنے والے پرمیشور کو یاد نہیں کرتے اور کینٹھ ناتھ نے
 گیتا میں اپنے کھار بند سے کہا ہو کہ جو کوئی منسا با جا کر منسا سے اپنے کو مجھے سونپ دے اُسکو جگت میں کسی طرح کا دکھ اور ڈونہیں ہوتا
 اتنی کھٹا سنا کر اور من نے کہا کہ اویسہ یو جی جو گیشور دن سے یہ سب گیان را جا جنک سے کہا تھا را جگت سے یہ پورک بک لوجا اور پر کران
 جو گیشور دن کی کر کے اُنکو بد کیا اور اپنے من سے راج اور پر جا اور پر وار اور دھن کی پریت جھوڑ کر اسی گیان کے پر تاپ سے سدی
 بکینٹھ میں گئے سو تم بھی اسی گیان پریشور اس کر کے ہر چرٹون کا دھیان کر دتھاری نکت ہو جاگی اویسہ یو جی جب بکینٹھ ناتھ نے کھار
 گھر تیر ہو کر اتار لیا اور تم اُنکی اپنے پران سے زیادہ چاہتے ہو تو تمہارے بھوسا گر بار اتر سے میں کیا سند یہہ ہر لیکن اُنکو اپنا بیٹا
 جانا تھا چھوڑ کر اوپریش جگوان سمجھو انھوں نے کیوں پر فقوی کا بھار اُتارنے اور بگتوں کو شکہ دینے کے واسطے سنسار میں اتار
 لیا ہو اور میں انھیں کا درشن کرنے کے لیے سدا یہاں آتا ہوں جبکہ یہ گیان نار دمن سے سنکر لیدر یو اور دیو کی جی کو لیشور اس ہوا
 کہ شری کرشن جی پر ہم پریشور کا اوتار ہیں تب دونوں آدمی اُنکے چرٹون پر گر پڑے اور تیر بجا وچھوڑ کر پریشور کے برابر
 اُنکو سمجھنے لگے اور نار دمن بکینٹھ ناتھ سے بد ا ہو کر برہم لوک کو چلے گئے۔ شکہ یو جی بولے اویسہ راجا پر بھت جو کوئی اس ادھیاسے
 کو بدیہ پورک کر اور سننے گا وہ سب پالوں سے چھوڑ کر انت کو گت پدوی پر ہو پنے گا۔

ادھیاسے چھٹھوان۔ آنا برہما جی آدک دیوتن کا شری کرشن جی کے پاس

شکہ یو جی نے کہا کہ اویسہ راجا پر بھت نار دمن کے جاننے کے پیچھے ایک دن شری کرشن ہمارا جگت سے سنا سنا سہا میں بیٹھے تھے اُسوقت
 شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور اندرا اور برن اور کبیر اور دھج پر جابت آدک دیوتا اور رکھیشور لوگ شری کرشن جی
 بکینٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے آکاش مارگ سے دوار کا چڑی میں آئے اور نندن باغ کے پھول شری کرشن ہمارا ج
 پر برسائے اور دنڈوت کے کے ہاتھ جوڑ کر نہ کیا اویسہ ہمارا بھوجن چرٹون کا دھیان ترے بڑے بڑے جو گیشور اور رکھیشور لوگ
 اُنھوں پہرا نے ہر دیو میں رکھ کر گت پدوی پاتے ہیں انھیں تیرتھ رومی چرٹون سے درشن کرنے کے واسطے ہم لوگ
 یہاں آکر بھوسا گر بار اترنا چاہتے ہیں اویسہ نرنکار آب سب جگت کے پیدا اور پالن اور ناس کرنے والے ہیں اور
 سنساری لوگ جگ اور تپ اور دھیان اور تیرتھ کرنے پر بھی ہر چرٹون کی بگت جانا سنسار اور پر لوگ کا سکھ نہیں پاتے
 اور جب تم آپ کی دیا سے پورب جنم کا ہن سہا سے نہیں ہوتا تب تک آپکے چرٹون میں پریت ہنو کر کتھا میں جت نہیں لگتا
 اور ہم لوگوں کے جو کرتے سے آپ نے مر ت لوک میں سکھ اوتار لے کر پر فقوی کا بھار اُتار اور ایلستوتین برس تک
 سنسار میں رکھ سادھو اور مینتھو و نکو سکھ دیا اور ادھری اور دگھدائی لاجون کو مار کر دھرم کی رچھا کی اویسہ انھوں بت
 اب دُر باسا رکھیشو کے شاپ سے چھین کر دھنسی اس طرح جل رہے ہیں جس طرح درخت سو کھل بھیتر سے
 کھو کھلا ہو جاتا ہے آپ سب جیون کے مالک ہیں جیسا اُچت ہو تیا کھیے یہ سنکر شری کرشن جگت بت بولے کہ اوی

برہمان بن نے تمھاری اچھا جان کی کنس اور جہاں سندھ اور کال جین آدھی راجا اور دیون کو مار کر کوڑو اور بانڈو سے مہا بھارت کر کے پرتھوی کا بھار اتار چکا ہوں کیوں جید بنسیوں کا ناش کرنا باقی ہی تھوڑے دن میں انکا بھی ناش کر کے بکینڈھ میں آپہنچتا ہوں تم لوگ اپنے اپنے استھان پر چلو یہ سنکر برہماوک دیوتا بدبو کر اپنے اپنے لوگ کو چلے گئے اور ترہنوں پت سے گوٹوک کا جانا بچار کر ایک دن راجا اگر نہیں کی سبھا میں جید بنسیوں سے کہا کہ ان دنوں براہمن کے شاپ دینے سے دوڑا کا پڑی میں ہر روز نئے نئے اسگن ہوتے ہیں اسلئے سب کسی کو پر بھاس چھیتے ہیں بلکہ اسنان اور دان اور جگ اور ہوم وہاں پر کر کے یہ دوش مٹانا چاہیے جس طرح سدر میں رہنے سے چند راکا چھٹی ٹروگ چھوٹ گیا تھا اسی طرح پر بھاس چھیتے ہیں نہانے اور دان کر سنے سے تمھارا دوش بھی چھوٹ جائیگا جبکہ راجا اگر سیں آوک سب جید بنسی شیا م سندر کی آگیا سے پر بھاس چھیتے ہیں جانے کے واسطے طیاری کرنے لگے تب آو دو مہلگت نے جو لوگ ہیں سے ندلال جی کے متر اور سیدوک تھے دنڈوت اور پڑ کر مار کے آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر ترہنوں پت سے کہا کہ ای ما پر جو جید بنسیوں کو پر بھاس چھیتے ہیں بھیجنے سے میں جانتا ہوں کہ آپ انکا ناش وہاں کر کے بکینڈھ کو بدھار نہیں تو آپ کے تیر تھرو پی جرنون کا دھیان کرنے سے ہزاروں شاپ چھوٹ جاتے ہیں انکو وہاں بھیجنے کا کیا کام ہے جس طرح لڑا کپن سے آبتک میں آپ کی سیوا میں رہا اسی طرح اب مجھ کو اپنے جرنون سے الگ نہ کر کے اپنے ساتھ لیجئے اور ایسا بردان دیجیے کہ اگر کسی جون میں میرا جنم ہو تو وہاں بھی آپ کے کمل روپی جرنون کی بھگت اور پریرت میرے ہر دم میں نبی رہے۔

ادھیائے ساتواں - گیان کہنا شیا م سندر کا آو دو ہوجی سے

شکر ہوجی نے کہا کہ ای راجا جب آو دو ہوجی نے شری کرشن مہاراج کے ساتھ چلنے کے واسطے بہت منجی کی تب جگت پت نے انکو اپنا بھگت اور متر جانکر کہا کہ ای آو دو ہوجی ہی جید بنسی لوگ اور باسار کھیشور کے ساپ سے جل رہے ہیں آج کے ساتویں دن سب جید بنسیوں کا ناش ہو کر دوڑا کا سدر میں ڈوب جائیگی اور برہماوک دیوتا مجھے بلائے آئے تھے اسلئے میں بھی جوگ بھیاس کے ساتھ میں اپنا تیاگ کر بکینڈھ کو چلا جاؤنگا اسلئے تمکو بھی آجت ہے کہ پہلے سے برکت ہو کر میرے جرنون میں دھیان لگاؤ میں نے براہمن کے شاپ سے تمکو چھڑا دیا اور ای آو دو ہوجی میرے چلے جانے کے بعد دھرم سنسار سے اٹھ جائیگا یہ بات سننے ہی آو دو ٹرو کر بولے کہ ای ترہنوں پت میں نے بنا گیان پائے سنساری موہ چھوڑ دیا تو برکت ہونے سے کیا فائدہ ہوگا اسلئے وہاں ہو کر ایسا گیان آپیش کیجیے جو مرتے وقت نہ بھولے یہ بات سنکر دوڑا کا ناتھ نے کہا کہ ای آو دو ہوجی میں جو کچھ تم دیکھتے اور سنتے ہو سبکو چھوٹھا بیوہاں بھجھا پنا من ہمارے جرنون میں لگاؤ جب تم سنساری چیز ناش ہونے والی سے پریم توڑ کر میرے اپناشی روپ کا دھیان کیجئے من سے کروگے تب تمکو میری مایا نہیں بیانی کی اور تم مجھکو آٹھون پر اپنے پاس دیکھو گے جس طرح پوساے پر بہت آدمی اکٹھا ہو کر اور بانی پیکر الگ ہو جاتے ہیں اسی طرح اتا اور پتا اور استری اور پتر تھوڑے دن ساتھ رہ کر انت سحر چار قدم بھی مرنے والے کے ساتھ نہیں جاتے اپنے مطلب اور دنیا کے لوگوں کو دکھلانے

کے واسطے چار دن روہینے میں اسلئے اُنکا پریم سنے کے برابر جھونٹھا سمجھنا چاہیے کیونکہ گیان اور برہم اور پاپ اور پُن اپنے ساتھ جا کر اسی سے دکھ اور سکھ ملتا ہے اسلئے آدمی کو چاہیے کہ اپنا مرنا اٹھون پہر یاد رکھ کر بڑے کمون سے بچا رہے اور سب جڑ اور جبین میں میلا پرکاش برابر سمجھ کر کسی جیو کو دکھ نہ دے جس طرح دِزات بدلا کرتے ہیں اسی طرح سنسار میں پیدا ہونے اور مرنے کی گت ہو کر یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ میرے مرنے کے پیچھے کون کون میں میرا جنم ہو گا یہ گیان سنکر اُدھونے بن کر کیا کامی ہو سکتا ہے تاہم اگر تری استری اور شہکار موہ چھوڑ کر برکت ہونا بہت کٹھن ہے مگر گیان پر دیال ہو کر کوئی سچ تدبیر ایسی بنا دیکھے کہ جس میں سنساری مایا چھوٹ کر آپکے چرنون میں بھگت پیدا ہو اور سمجھو گیان رُوپی ناو پر بیٹھا کر بھوساگر پار اُتار دیکھے یہ سنکر سری کرشن مہاراج بولے کہ اُو اُو دھو جس طرح ہو کسی چیز سے بلاؤ نہ رکھو انک رہتی ہو اسی طرح تم بھی سب چیز بھلی اور بُری کو اس بدن سے الگ سمجھ کر سنساری مایا کو چھوڑ دو دیکھو جس طرح چند مائی کلا ہر روز کھٹتی بڑھتی ہو اسی طرح یہ بدن لو کہیں اور جوانی اور بڑھاپا جو تک کر ہمیشہ ایک طرح پر نہیں رہتا جس طرح سورج دیوتا اپنا پرکاش زمین اور پہاڑ اور پانی پر برابر رکھ کر کسی کے ساتھ کچھ پریم نہیں رکھتے اسی طرح پریم بھی سبکی پریت چھوڑ کر من اپنا برکت کر لیں جیسے کبوتر اور کبوتری اپنے بچوں کی پریت میں ہنس کر خراب ہوئے تھے ویسے ہی سنساری آدمی بھی استری اور شہکار پریم رکھنے سے دکھ اُٹھاتے ہیں یہ سنکر اُدھو جی نے کہا کہ مہاراج اُن دونوں کبوتروں کی کہتا ہنسا کے ساتھ کیسے شری کرشن مہاراج نے کہا کہ اُو اُدھو ایک کبوتر اپنی مادہ اور بچوں سمیت ایک درخت پر رہ کر جس طرح راجا اندر اندر رانی کے ساتھ بھوک بلاس کرتا ہے اسی طرح وہ بھی اپنی مادہ سے گھوسلے میں بھوک کر کے سکھ اُٹھاتا تھا جبکہ ایک دن وہ کبوتر اپنے بچے اکیلے چھوڑ کر مادہ سمیت چار لینے کے واسطے چلا گیا تب ایک ہیلے نے وہاں آکر ان بچوں کو جال میں پھنسا لیا جب وہ کبوتر اور کبوتری یہ حال اپنے بچوں کا دیکھ کر مارے پریم کے آپ بھی اُس جال میں کود پڑے تب وہ ہیلے سب کو پھنسا کر اپنے گھر لے گیا دیکھو جس طرح اُن دونوں بچوں نے اپنے بچوں کی پریت سے جال میں کود کر اپنا پران دیا اور بچوں نے کچھ اُنکی سہا تیا نہیں کی اسید طرح سنساری لوگ بھی استری اور شہکار کے موہ میں پھنسا کر بھو گتے ہیں تب ان پر کوئی اُنکی سہا تیا نہیں کرتا اسلئے اُن لوگوں کے واسطے جو دکھ میں کمی کچھ کام نہیں آتے دکھ اُٹھانا اور اپنا پریم لوگ بگاڑنا اچت نہیں ہے اُو اُدھو پچھلے جاگ میں جڈ نام را جا گیان سکھنے کی اچھلا کھا رکھ کر بہت سے جگی اور رہیشو بدوں کے ہاں اسی اچھا سے جایا کرتا تھا ایک دن اسی چاہنا میں گوداوری کنارے چلا گیا وہاں پر دتا برے نام براہمن ات یجوان رُوپ کو بیٹھے دیکھ کر شکھال پر سے اتر پڑا اور دندوت اور پرکار کے ہاتھ جوڑ کر بن کر گیا کہ اُو مہا پُرش ایثور کو پھونچے ہوئے اس جمانی میں اتنی بڑی تھے کہ ان بائی تمھارا تاج دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بڑے گیانی ہو کر گن کو چھپائے ہوئے ہو اور سنسار میں رہتے پر بھی کچھ چیز اپنے پاس نہ رکھو اس طرح سنسار سے برکت دکھلائی دیتے ہو جس طرح گن کا پھول پانی میں پیدا ہو کر پانی سے الگ رہتا ہے اور سنساری آدمیوں کو میں دیکھتا ہوں کہ کام کر دھو تو بھوہ موہ کی آگ میں چل کر ایک ساعت سکھ سے نہیں رہتے اور تم اس طرح آئند صورت دکھلائی دیتے ہو جس طرح ہاتھی جیٹھ کے معینے کی دُھوپ کا مارا لہو پانی میں جا کر ٹھنڈا ہوا اور گن ہو جاتا ہے اسیلئے میں تھے بن کر تا ہوں کہ جو کچھ گیان اور رہیشو کی تمھانکو معلوم ہو دیال ہو کر مجھکو بتاؤ یہ بات سننے ہی دتا ترے جی نے اُسکی طرف دیکھا اور ہنس کر کہا کہ اُو راجا میں نے جو میں گروا نے سمجھ کر جو گیان ہے

سیکھا ہو وہ کہتا ہوں سنو اور پچیسواں گرو میلا یہ بدن ہو جب میں نے اپنے تن کو بجا کر دیکھا تب معلوم ہوا کہ اس من میں کل اور
 موتر اور کمو اور مانس اشدہ بست بھری ہو کر سوا سے پریشور کے نام لینے اور اچھے کرم کرنے کے دوسری اچھی چیزیں ہیں
 کسوا سے سنساری مایا میں بھنسا کر اپنا جنم برحقا کھوؤں جب میں یہ سمجھ کر پریشور کا بھجن اور اسمن کرنے کے واسطے اکیلا اپنے
 گھر سے باہر نکلا اور بورہون کی طرح چاروں طرف پھرنے لگا تب لوگوں نے مجھکو بورہا سمجھ کر پیچھے پیچھے پھرنا اور بتھمارنا
 اور گالی دینا شروع کیا اور سوا سے جو میں گڑو کے ایک گڑو جسے مجھکو گائتری منتر پدیش کیا تھا وہ الگ ہو پہلا گڑو میرا
 پر بھوی ہو اس سے من بائیں میں نے سیکھی ہیں ایک تو میں نے پہاڑ کو دیکھا کہ وہ زمین سے بہت اونچا پر بہت سے آدمی
 اور پیش اور بھئی آدک جیوونکو اپنے اوپر رہنے اور آندھی چلنے اور پانی برسنے سے وہ اپنے استھان سے نہیں ہلتا تب میں نے
 بجا کر کیا کہ گیانی کو بھی سنساری مایا اور چاہنا میں جو ہو اور پانی کی طرح ہو پٹ کر اپنی جگہ سے ہٹنا چاہیے کس واسطے کہ آدمی
 کا تن مٹی بھرٹی سے بنکر عمر ہو کی طرح گذرتی چلی جاتی ہو دوسرے میں نے درختوں کو دیکھا کہ وہ زمین میں پیدا ہو کر اپنی
 چھایا اور پھل اور پھول سے سب جیوون کو سکھ دیتے ہیں اور ایک پیر سے کھڑے رہ کر برسات اور گرمی اور سردی کا دکھ ٹھاکر
 اپنے استھان سے نہیں ہٹتے ایک دن میں نے گھر سے نکل کر دیکھا کہ بہت سے آدمی ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے جب ٹھنڈے
 ہو کر وہاں سے چلنے لگے تب کسی نے اُسکی ڈالی اور کسی نے پتے اور کسی نے پھل توڑ لیے لیکن وہ درخت کچھ نہیں بولا یہ حال
 اسکا دیکھ کر میں نے اپنے من سے کہا کہ اسی طرح گیانی آدمی کو اپنا تن اور دھن سب پر اپکار کے واسطے سمجھ کر اپنا پران تک دینے
 میں انکار کرنا چاہیے کسوا سے کہ یہ بدن مٹی کا تپلا ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس سے کیا اتم ہو جو دوسرے کے کام آوے
 تیسرے میں نے پر بھوی کو دیکھا کہ سنساری لوگ اُسکی حیاتی برات رکھتے ہیں اور موتر کرتے ہیں لیکن وہ کسی کو کچھ بھلا بڑا نہیں
 کہتی میں نے بجا کر کیا کہ گیانی آدمی کو بھی کسی کے تعریف کرنے سے خوش ہونا اور بری بات کہنے سے برا ماننا چاہیے۔ دوسرا
 گرو میرا ہوا ہے کہ میں نے ہوا کو خوشبودار پھول اور لہسن وغیرہ بدبو کی چیزوں میں بہتے ہوئے دیکھا کہ اپنے من سے کہا کہ گیانی آدمی
 کو بھی جو کچھ پیٹھا یا کرا دارم کے موافق ہوا اسکو خوشی سے کھا کر پریشور کا اسمن اور دھیان کیا کرے اور کسی کی استت اور
 خدا نکرے۔ تیسرا گرو میرا آکاش ہے جس طرح گول کا پھل بھیت سے کھو کھلا ہو کر اُس میں چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے
 اسی طرح پر بھوی اور آکاش گول ہو کر اُسکے بھیت سب جیوون اور جتن رہا کرتے ہیں میں نے اس برہانڈ میں کیا دیکھا کہ سورج
 کا پرکاش چاندی اور سونے اور مٹی کے پانی بھرے ہوئے برتنوں میں برابر پڑا اسکو کسی سے لگاؤ نہیں رہتا اور برتن
 ٹوٹنے اور پانی گر جانے سے وہ پرکاش پھر سورج میں ملتا ہے اور برتنوں میں چھایا پڑنے سے کچھ تیج سورج کا گھٹ نہیں جانا
 یہ حال دیکھ کر میں نے جانا کہ پرانا پرش کو خلی شکت جو راسی لاکھ جون میں رہتی ہے آکاش کے سمان سمجھنا چاہیے اسلیے
 جیوون کے مرے سے اُنکی کچھ بان نہو کہ وہ اپنے تیج سے ایک جگہ پر کاشت رہتے ہیں اور اُنکی شکت سب جیوون میں رہنے
 سے کچھ انکا تیج کم نہیں ہو جاتا۔ چوتھا گرو میرا پانی ہے کہ وہ سونے کی طرح اُجل ہو کر کسی جگہ جو میلا دکھائی دیتا ہے وہ کارنٹی
 اور راکھ آدک لٹنے کا سمجھنا چاہیے نہیں تو وہ اُجل اور پوتر ہو کر سب جگت کو شدد کر دیتا ہے اسکو دیکھ کر میں نے کہا کہ گیانی کو
 بھی پانی کی طرح شدد ہو کر اپنے پاس بیٹھنے والے کو گیانی اُپدیش کے پوتر کر دینا چاہیے جس میں سب چھوٹے اور بڑے ہوں

اچھا کہین۔ باچوان گرو میرا کن ہو کہ جسین سب چیز ڈالنے سے چل جاتی ہو اور دوسرے دن کے واسطے کچھ نہیں رہتی اور جو لوگ
 اکن میں جاگ اور ہوم کرتے ہیں انکا پاپ جل کر جھوٹ جاتا ہو اسی طرح گیانی کو بھی چاہیے کہ جو کچھ اُسکو ملے اسی دن سب
 خرچ کر ڈالے دوسرے دن کے واسطے کچھ نہ رکھے اور جو کوئی اُسکو کھلا دے وہ کھا کر اپنے آشیر باد سے کھلائے والے کا پاپ
 بھڑا دے۔ چھٹھوان گرو میرا چندر ماہر جس طرح چندر ماسد ایک روپ رکھ سوچ کے پاس اور دور ہوسنے سے اُس کا بیج گھٹتا
 اور بڑھتا ہو اسی طرح جنم لینا اور مرنا سنسار میں ہو کہ وہ پرانا پڑش جسکا پرکاش چور اسی لاکھ جون میں رہتا ہو سب
 سے الگ اور سدا ایک رس رہتے ہیں ایسے ہمنے اپنا گرو پرانا کو بھی سمجھا۔ سا توان گرو اپنا سوچ کو مانکر آئسے دو چہ سون
 میں نے پائین ایک تو یہ کہ جس طرح آٹھ جیسے تاک سوچ دیوتا سدا اور ندی آدک کا پانی سوکھ کر چار مہینے برکھارت میں وہ پانی
 برستے ہیں اسی طرح گیانی کو چاہیے کہ جو کچھ ملے اُسکا لالچ نہ کر کے کسی کو دے ڈالے دوسرے یہ کہ بہت سے برتن پانی بھر کر وہ پ
 میں رکھ دو تو سوچ روپی پر چاہیں اُن برتنوں میں دکھائی دیتی ہو لیکن بہت سوچ دکھائی دینے سے سوچ دیوتا بہت
 نہیں ہو جاتے اس سے میں نے جانا کہ پرانا پڑش ایک ہو کر کیوں اُنکی چھایا سب جیون میں رہتی ہو اٹھوان گرو میرا کہو
 ہو جبکہ وہ اپنے بچوں کے پالنے کے واسطے جال میں دانہ چکنے گیا اور بہیلیا وہ جال اٹھا کر اپنے گھر چلا آیا تب میں نے اپنے
 من میں کہا کہ دیکھو جس طرح اپنے بچوں کے واسطے جال میں پھنسنے خراب ہو اسی طرح گیانی آدمی دنیا کی محبت رکھنے
 سے دکھ پاویگا جیسا دکھ اس سچھی نے سنسار میں پایا اتنا سکھ ہزار برس میں بھی اُسکو نہیں ملتا ایسے میں استری اور ستر کا
 پریم چھوڑ کر اکیلا ہی بہت خوش رہتا ہوں۔

ادھیساے اٹھوان۔ گیان کہنا داتا ترے جی کارا جا جڈ سے

داتا ترے جی سنے کہا کہ ارا جا جانوان گرو میرا جگر سر پہ ہو کہ جب سے اُسنے جنم پایا تب سے اسی جگہ رہ کر کہین جھو جن ڈھوٹھنے
 نہیں گیا جبکہ ہرن اوک پش اپنا سنگ اُسکے بدن میں چھپوتے تھے تب وہ ایک دو کو اٹھا کر نکل جاتا تھا اسی طرح نت نشنگوان
 اُسکا پالن کرتے تھے اور وہ اڑدھا کسی دن بھوکھے رہ جاتے پر بھی سنتو کہ رکھتا تھا اُسکو دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی کو بھی گڑھستھان
 کے دروازے پر آگئے جانا چاہیے اسی دن سے میں کسی کے گھسے پر بھوجن مانگنے کے واسطے نہیں جاتا جو کچھ پریشور بنا مانگے
 بھیجتے ہیں اسی کو کھا کر خوش رہتا ہوں اور اچھے برے کھانے کا مزہ زبان ہی تک بہر بیٹ میں جانے سے سب غلیظ ہی
 ہو جاتا ہو۔ دسوان گرو میرا سدا ہو جو برسات میں بہت ندیوں کا پانی ملنے سے کچھ نہیں بڑھتا ہو اور نہ گرمی اور جاڑے میں
 سوکھ ہی جاتا ہو ہمیشہ ایک طرح پر رہا اُسکے آد اور آنت کو کوئی نہیں دیکھتا اُسکو اس طرح دیکھ کر میں نے بچارا کہ گیانی کو
 بھی ستر کی طرح بیفکر رہنا اچت ہو لایہ اور بان ہونے میں شکہ دکھ کر نا چاہیے۔ گیا رھوان گرو میرا پتنگا ہو جس طرح
 وہ دیکھ پر شو بہت ہو کر اُس سے ملنے کے واسطے بیدھڑک جل مڑتا ہو اسی طرح سنساری جو اپنی استری اور ستر اڈک
 کے موہ میں چند گزانت ہو کر بھو گئے ہیں ایسے گیانی کو استری سے پریت نہ کھرتنگے کی طرح پریشور سے پریم کو کے
 اپنا پزان دینا چاہیے جسین مکت پار تھ لے جب استری سے پریت کرتے ہیں دونوں پنکھ گیان اور پیراگ کے چل جاتے ہیں
 تب وہ لنگا ہوا ہو جانے سے بلکنہ میں نہیں ہونے سکتا نرک میں پڑ کر بہت دکھ پاتا ہو اسواسطے مایارو پی استری سے چلندہ

رہے گی اس کے پاس اکیلے میں بیٹھنا چاہیے استری اور دھن سے سکھ جانے والے لوگ چنگے کی طرح جل کر خراب ہو جاتے ہیں اور استری کے پاس بیٹھنے سے گیانی آدمی بھی ایسے اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں کہ انکو اپنا بھلا اور برائے سوچ کر کسی کی لاج نہیں رہتی ہی بات سمجھ کر میں نے استری کی سنگت چھوڑ دی۔ بارھوان گرو میرا شہد کی کھتیا میں ایک مرتبہ میں نے کہا دیکھا کہ کھتوں نے بڑی محنت کر کے جو شہد چھتے میں اکٹھا کیا اور مارے کجھوسی کے آپ نہ کھا کر کسی دوسرے کو بھی نہیں دیا وہ شہد ایک آدمی سب کھتوں کو ہلا کر چھتے سے نکال لے گیا یہ حال دیکھ کر میں نے پکار کر کہا کہ روپیہ جمع کرنے وان کی بھی یہی دشنام ہوتی ہے اس دن سے دوسرے روز کے واسطے کچھ نہ رکھ کر سب نرح کر ڈالتا ہوں گیانی آدمی کو اپنے کھانے بھر کو مانگ کر زیادہ لینا چاہیے روپیہ جمع کرنے سے کھتوں کی طرح دکھ پاتا ہے۔ تیرھوان گرو میرا ہتھی ہو میں نے دیکھا کہ ہتھی پھنسا نے والوں نے جنگل میں گڑھا کھود کر اسکو ہری گھاس سے پاٹ کر کالے کاغذ کا ہتھی اور ہتھی بنا کر اسکو کپڑا کر دیا جب ایک جنگلی ہتھی اسکو سچی متھنی سمجھ کر کام کے بس ہو کر دوڑا ہوا جا کر اسی گڑھے میں گر پڑا ہتھی پھنسا نے والوں نے اسکو رمون سے باندھ کر کپڑا لیا یہ حال ہتھی کا دیکھ کر میں نے پکار کر کہا کہ گیانی آدمی استری کی چاہنا کرنا اُجھت ہو کر کھتے تیلی سے بھی پریت رکھنا چاہیے جس طرح ہتھی نے ہتھنی کے واسطے گڑھے میں گر کر دکھ اٹھایا تھا اسی طرح پر استری ملنے کرے اسے نرک میں پڑ کر بہت دکھ پاتے ہیں جو دھوان گرو میرا دھوا لکھی کے چھتے سے شہد نکالنے والا ہے جو شہد بھونزے بہت دنوں میں اکٹھا کرتے ہیں اسکو وہ ایک مرتبہ نکال لیا تاہو اسکو دیکھ کر میں نے پکارا کہ جو بھونزے اس شہد کو کھا جائے تو وہ کس طرح لینے پاتا جمع کرنے والوں کو سوا سے دکھ کے سکھ نہیں ہونا اسلئے گیانی کو چاہیے کہ جس گڑھے شہد نے بہت لمبے لمبے رکھا اپنے ہاں روپیہ جمع کیا ہو اسلئے یہاں سے اپنے مطلب بھر کو مانگ کر بھون کر لے چھوٹی باندھ کر بچھنے سے راہ میں کوئی چھین لیگا۔ پندرہ ہوان گرو میرا ہرن ہے جس طرح وہ راگ شننے کے واسطے جا کر ان گھنے سے گھائل ہو جاتا ہے اس طرح سنساری آدمی ملایا روپی استری کا گانا اور بچن سنکر اسلئے بس ہو جاتا ہے اسلئے گیانی کو اپنے استھان سے اٹھ کر دوسری جگہ جانا اور استری کا گانا سننا اُجھت نہیں ہے۔ سوہوان گرو میرا مچھلی ہے اسکو اسلئے کہ تھوڑے مانس آدمی کی لالچ سے جو کٹیا میں لگا کر شکار کھیلتے ہیں اپنا پڑاں لٹھوٹی ہے ایک مچھلی کو کٹیا میں پھنسی ہوئی دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی آدمی کو بھی اچھا بھون ڈھونڈنا اُجھت ہو کر جو کچھ بھلا یا بڑا پریشور کی اچھا سے لجاے اسی کو کھا کر بھوت آتا اور اپنی زبان کو قابو میں رکھے جس میں اسکو بڑائی ملے۔ سترھوان گرو میرا پنگلا نام طوائف ہے ایک دن میں نے راجا جنگ کے شہر میں جا کر کیا دیکھا کہ پنگلا نام پتر یا سو لھون سنگار کر کے شام سے کسی تماش بین کے آنے کے انتظار میں آدمی رات تک اپنے دروازے پر بیٹھی رہی لیکن کوئی چاہنے والا اسکا نہیں آتا وہ بہت آدمی ہو کر اپنے بھیترا جا کر پلنگ پر لیٹ رہی لیکن کام روپی مد میں اسکو رات بھر نیند نہ آ کر ایسا گیان پیدا ہوا کہ جیسا کسی کو دس ہزار برس تک تپ اور دھیان کرنے سے بھی نہیں ملتا اس طوائف نے اپنے من میں یہ کہا کہ بڑے سوج کی بات ہے کہ میں نے اپنا جنم برتھا کھو کر آسمن اور دھیان تر بھون پت جگت پالک کا نہیں کیا اور پر پاتا پڑش سے متر کا پریم چھوڑ کر سنساری آدمی جھونٹے چاہنے والوں سے پریت لگائی میرے برابر کوئی دوسرا ٹور گھنہو گا جیسا میں نے اپنے ساتھ کیا ویسا کوئی اندھا بھی نہیں کرتا اپنے مالک کو جو بدن میں موجود ہے بھول کر بھی نہیں دیکھا جس طرح یہ بدن ہوا اور پانی اور مٹی اور بڑی اور مانس سے بن کر نس روپی رستوں سے بندھا ہے اسی طرح کا ٹھہ کا جسٹرا

دوڑی سے بندھا رکھتا ہے جیسے مکان میں بہت دروازے ہوتے ہیں ویسے بدن میں بھی نو دروازے ناک کان آدک ہو کر ہر ایک دروازے سے اشدہ بست نکلتی ہے میں چاہتا تھا کہ اس گھر میں خوش رہوں لیکن اب میں نے جاننا کہ اس چھوٹے سنسار میں سوائے دکھ کے کچھ شکر نہیں ملتا اور کیوں پریشور کا دھیان اور اسمن کرنے اور کتھا سننے سے لوک اور پر لوک بنتا ہے جتنا میں روپیہ لینے کے واسطے جو کہ مرنے کے بعد کچھ کام نہیں آتا اپنے تماش میں کو رجھانی تھی اتنا سنگار کر کے ترہیون پت کو لٹھائی تو میرا پر لوک بنتا دیکھو جو لوگ مایا روپیہ تھی سے بندھے ہو کر اپنے دکھ میں آپ بیاکل ہیں اُنھے مور کھنٹی کی راہ سے اپنا سکھ چاہ کر گیان اور سیراگ سنساری بندھن کاٹنے والوں سے پریت نہیں لگائی اسیلے آج میں نے سنساری مایا چھوڑ کر یہ برن کیا کہ آد پرش بھگوان سے جو بیکٹھ کا سکھ دینے والے ہیں پریت لگا کر اُنکے ساتھ بہار کروں اور سنساری آدمی کی طرف جو دکھ میں کام نہیں آتے اُنکے اٹھا کر نہ دیکھوں اور سوائے پریشور کے اور کسی سے کچھ چیز نہ مانگوں کسوا سٹے کہ ہا تاملوگون نے ایسا کہا ہے کہ آدمی جس چیز کی اچھا رکھتا ہو پریشور سے مانگے دوسرے کسی سے کچھ نہ چاہے پریشور اپنے پاس سب چیز رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ کوئی مجھے کچھ مانگے اور سنساری آدمی ایسی سامتہ نہیں رکھتے جو سب کی اچھا پوری کر سکیں جو میں ایسا کہوں کہ کوئی تماش میں نہ آے اور روپیہ نہ ملے سے یہ گیان بھگوان مانتا اس طرح کئی مرتبہ میرے گھر پر تماش میں نہ آنے سے بھگوان آپاس ہو گیا تھا نہ معلوم کون جنم کا بن سہا سے ہونے سے آج یہ گیان میرے من میں پیدا ہوا اور اسی طرح وہ دیشیا رنڈی) تین پہرات گئے تک گیان کی باتیں بجا کرتی ہوئی پنگ پر سور ہی اور اسی دن سے اپنا آدم چھوڑ کر ہر چرون کا اسمن اور دھیان کرنے لگی۔ اتنی کتھا سن کر شگد یو جی نے کہا کہ امی راجا پر پھت یہ سب گیان اُس طوائف کو دتا ترے جی کے درشن ملنے سے پیدا ہوا تھا لیکن وہ یہ بات نہیں جانتی تھی۔ دنا ترے جی نے کہا کہ امی راجا بہ حال اُس نیگلا تریا کا دیکھتے ہی میں بھی اسی دن سے سنساری مایا چھوڑ کر پریشور کے دھیان اور اسمن میں مگن رہتا ہوں سنساری چیز کی جا ہنار کھنے سے بڑا دکھ ملتا ہے اور ترشنا چھوڑ دینے اور ہر مچھن کرنے سے ایسا سکھ اور نکلت پدارتھ ملتا ہے کہ جیسے وہ بیشیا یعنی بڑیا اپنے تماش میں کی پریت چھوڑ کر بھوساگر بارا تر گئی۔

آدھیائے نوان۔ گیان کہنا دنا ترے جی کا راجا جاد سے

دنا ترے جی نے کہا کہ اٹھارہواں گرو میرا چلیہ ہر ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک چلیہ مانس کا ٹکڑا اپنے چنگل میں لیے اڑی جاتی ہے جب اور چلیہیں وہ مانس کا ٹکڑا چھین لینے کے واسطے اُسکو چوچ اور چنگل سے مارنے لگیں تب اُس چلیہ نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو بھگوان چلیہوں سے کچھ دشمنی نہیں ہے کیوں مانس کے ٹکڑے کے واسطے یہ سب بھگوان مارتی ہیں جب یہ سمجھا اُس نے وہ ٹکڑا مانس کا گرا دیا تب دوسری چلیہیں جو مارتی تھیں چلی گئیں اور وہ چلیہے کہنے سے ایک برچھ پر بیٹھی رہی اُسکو دیکھ کر میں نے بجا رکھا کہ دھن رکھنے سے پروا دار والے اور چورا اور ٹھگ میرے ساتھ شتر تارنگے اسیلے کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھ کر آند سے پریشور کا بھجن کرار ہوں اور اُنھیوں گرو میرا گیان پاک ہے جو کام کرو دہ تو بھ توہ کے بس میں نہو کر اتنا برکت رہتا ہے کہ جو وہ من بھی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہوا اور کوئی آدمی

سو اور مٹھائی کے بدلے اُس سے وہ رتن مانگے تو وہ دے ڈالتا ہو اور سو سے کھینچنے کے دوسرا کام نہیں رکھتا اور اپنے گھر بار سے
 کچھ پریت نہ رکھ کر گیا یون کی طرح برکت رہتا ہو اُسکو دیکھ کر میں نے بچارا کہ گیا ہی کو بھی اُسی طرح نہ لو کہ رہ کر کچھ فرشتہ نہ رکھنا
 چاہیے سنسار میں ڈوہی آدمی ایک اگیان بالک اور دوسرا برہم گیا ہی خوش رہتے ہیں اور سب کوئی ڈکھ اور شکمہ میں
 پھنسے رہتے ہیں بیسوان گرد میری کٹیا ہو ایک دن میں نے ایک گڑستہ براہمن کے گھر بھیکہ مانگنے کے واسطے
 جا کر کیا دیکھا کہ اکیلی ایک کٹیا وہاں ہو کر اور سب گھر والے کہیں باہر گئے تھے اُسوقت تین آدمی دوسرے شہر سے
 اُسکے بواہ کا سندھ لیا لے کر وہاں آئے اُس لڑکی نے سب کو بڑے آد سے بیٹھالا اور چاول طیار نہ رہنے سے آپ کو ٹھری
 میں جا کر مہانوں کے واسطے دھان کو مٹھنے لگی جب دھان کو مٹھنے سے اُسکے ہاتھ کی چوڑیاں بولنے لگیں تب اُس نے بچارا کہ
 یہ لوگ چوڑیوں کا بولنا سن کر کہیں گے کہ انکے گھر ایک دن کے کھانے کے واسطے بھی چاول نہیں ہیں اس بات کی شرم
 سمجھ کر اُس نے دو دو چوڑیاں ہاتھ میں رکھ لیں اور سب چوڑیاں ایک ایک کر کے توڑ ڈالیں تپسوی بھی اُنکا ٹوٹنا بند نہوا جب
 اُس نے ایک ایک اور توڑ کر اکیلی چوڑی رہنے دی تب بولنا چوڑیوں کا بند ہونے سے دھان کوٹ کر مہانوں کو بھوجن
 کرایا یہ حال دیکھ کر میں نے سمجھا کہ بہت لوگوں کی سنگت کرنے سے آپس میں جھگڑا ہوتا ہو دو آدمی ساتھ رہنے سے بھی بہت پائ
 ہو کر ہر بھجن نہیں بن پڑتا اس لیے گیا ہی کو کسی سے سنگت اور پریت کرنا اجت نہو کر اکیلے ہی ہر بھجن کرنا چاہیے اکیسوان گڑو میرا
 تیر بنائے والا ہر ایک دن میں نے بازار میں تیر بنائے والے کی دوکان پر کھڑے ہو کر کیا دیکھا کہ وہ تیر بنا رہا ہو اُسی وقت راجا
 کی سواری ٹھری دھوم سے اُس دوکان کے سامنے ہو کر دوسری طرف چلی گئی تھوڑی دیر کے بعد راجا کے ایک نوکر نے
 جو پیچھے رہ گیا تھا اُس تیر والے سے پوچھا کہ راجا کی سواری کدھر گئی ہو اُس نے جواب دیا کہ میں نے راجا کی سواری نہیں دیکھی
 یہ بات سن کر میں نے تیر بنائے والے سے کہا کہ ابھی سواری راجا کی بڑے دھوم دھام سے تمھارے سامنے ہو کر چلی گئی ہو
 تم کیون جھونٹھ بولتے ہو تب وہ بولا کہ میں تیر بنائے میں لگا تھا اس سے کچھ دھیان سواری کا نہیں کیا اُسوقت میں نے
 اپنے من سے کہا کہ اے من جھک بھی سب اندریوں کو بس رکھ کر اسی طرح پریشور کا دھیان کرنا چاہیے۔ بانیسوان گڑو میرا
 سانپ ہو جو اپنے رہنے کے واسطے گھرنے بنا کر چوہوں کے بل میں رہتا ہو اُسکو دیکھ کر میں نے بچارا کہ گیا ہی سادھو
 کو بھی گھر بنانا اُجب نہو کر جہاں رات ہو جاے وہاں ہی اپنا گھر سمجھنا چاہیے۔ تیسوان گڑو میرا کڑی ہو جو سوت
 کی طرح نار اپنے منہ سے نکال کر پھر اُسکو کھا جاتی ہو اُسکو دیکھ کر میں نے بچارا کہ گیا ہی پریشور کو بھی اُسی طرح جاننا چاہیے کہ
 جو راسی لاکھ طرح کے حیوانتے پیدا اور پائے ہو کر انت ہی سب کا جیو اتا اُنکے روپ میں سما جاتا ہو اس لیے گیا ہی کو منسا
 پاچا کر منسا گھٹ گھٹ بیا پک بھکوان کے اسمرن اور دھیان میں لین رہنا اُجت ہو۔ چوبیسوان گڑو میرا بھرنگی
 کیرا ہو جسکے ڈر سے دوسرے کیرے بھی اُسی کارو پ ہو جاتے ہیں اُسکو دیکھ کر میں نے بچارا کہ گیا ہی کو بھی چاہیے کہ
 اُسی طرح پریشور میں من لگا دے جسمین اُنھیں کارو پ ہو جاوے یہ سب گیا ہی کدھ دتا ترے جی بوسے کہ اے راجا
 جو کچھ گیا ہی نے ان چوبیسوں گڑو سے سیکھا تھا وہ نکو سنا دیا اسی گیا ہی کھتم سمجھ کر پریشور کا اسمرن اور دھیان
 کیا کر دھاری مکت ہو جاگی اے راجا چو راسی لاکھ جون میں جنم باکرمت سوچ اور دکھ اٹھا کر بڑی مشکل سے آدمی کا

تن پاکر سنساری مایاموہ میں پھنسا اُچت نہیں ہو کیوں کہ پریشور کا تب اور دھیان کرنے کے واسطے آدمی کا تن ملتا ہے سو اسے اس
 چولے کے دوسری جون میں پریشور نہیں مل سکتے جو کوئی آدمی کا تن پاکر نہیں نہیں کرتا وہ پھر جو راسی لاکھ جون میں جنم پاکر بڑا
 دکھ اٹھاتا ہے جب اس جیو نے آدمی کا تن پاتا تو یہ سمجھنا اُچت ہے کہ وہ ایک پیرا پنا بھوساگر پار اترنے کی تاؤ پر رکھ چکا جسے اس خیر
 میں شبعہ کرم کیا وہ دوسرا پانوں بھی اُس ناؤ پر رکھ بھوساگر پار اتر گیا نہیں تو اس ناؤ سے پھر جو راسی لاکھ جون میں گر کر دکھ
 بہت سا پادیکا یہ بدن کبھی دہلا رہ کر کبھی ٹوٹا ہو جاتا ہے اسلئے اس ماش ہو جانے والے بدن کا موہ کرنا چاہیے جو لوگ
 استری اور تیر اور درب اور ہاتھی اور گھوڑا آدک کو اپنا جا کر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب انت سمی مہری سہایتا کرینگے اُنکو ضرور نرک
 بھوگنا پڑتا ہے جن جنجلی جو اپنے بس رہتا اسکو ضرور اپنے قابو میں رکھنا چاہیے نہیں تو جو صلیح چھ چوکروں سے ایک رتن چکر کر صہ
 ننگے سے آپس میں جھکرا کر کے پھانسی بانی اسی طرح سب اندریاں اپنا پاسکھ بھوگنے کے واسطے من کو اپنی طرٹ کھینچا اُسے نرک
 میں ڈال دیتی ہیں اور اگیان آدمی اُنکے بس میں آکر صحت دکھ پاتا ہے جو صلیح سنسار میں کئی استری رکھنے والے آدمی خراب
 ہوتے ہیں اسی طرح یہ جن جنجلی ناک اور کان اور زبان اور لنگ آدک اندریوں کے بس ہو کر دکھ پاتا ہے پہلے پریشور سے پنش
 اور تھپی اور برچھ آدک کو پیدا کرنے سے خوش ہو کر جب آدمی کا تن بنا تا تب خوش ہو کر کہا کہ اس بدن میں گیان پرت ہوئے یہ
 جیوکت پدی کو پادیکا اسلئے آدمی کا تن کیوں بھگوت بھجن کرنے کے واسطے ہو آدمی کو سنساری مایاموہ میں لپٹنا چاہیے پیٹ
 بھرنا اور بھوگ کرنا دوسری جون میں بھی ملتا ہے پہلے سے بانی بھرا ہوا لگ بھلائے کے کام آتا ہے اور آگ لگتے وقت کون کھو دینے
 اور بانی بھرتے سے وہ آگ نہیں بچ سکتی اور راجا میں پریشور کا چھٹکار سب جیوون میں برابر سمجھ کر خوش رہتا ہوں نکو اور
 سنساری جیو نو نکو اس تن میں کت ملنے کے واسطے ہم سیر کرنا چاہیے نہیں تو چھپے سوا سے پھینانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں
 لگیا گا۔ اور وہو دتا تیرے یہ سب گیان راجا جڈ سے لکر تیرھ ہانڈا کر کے چلے گئے اور راجا جڈ اسی گیان کے پرتاب سے
 کت پدی پر چوچا اس سے تم بھی یہی گیان اسی من میں ڈرھو رکھ کر سنساری مایاموہ کو چھوڑ دو۔

بہت دکھ پادیکا

ادھیاسے دسران۔ گیان اپدیش کرنا شریکیشن جی کا اُدھو جی کو

شری کرشن جی نے کہا کہ ای او دھو سنساری آدمی کو چاہیے کہ اپنے بزن اور اشرم کا دھرم شاستر کے موافق رکھ کر کسی بات
 کی چاہ نہ رکھے جگ اور شرادھ آدک دیو کرم اور ہتر کرم کر کے گرو کی سشوا میں بریت رکھ کر گرو کی بات سچ ملنے جب تم من اپنا
 سنساری مایا سے الگ کر کے ایک چت ہو جاؤ گے تب گرو کا اپدیش تمھارے ہر دی میں پریش کر لگا یہ بدن شبعہ اور شبعہ
 کرم کے بہت جنم پاتا ہے اسلئے مانکھ تن میں آتا کو بدن سے الگ سمجھ کر سنساری سکھ اور سواہ کو چھوٹھا سمجھنا چاہیے بنا بھگت
 کیے اور آتا کو بدن سے الگ جانے کت نہیں مل سکتی لڑکپن اور جوانی اور بڑھاپا تینوں حالتوں میں اس بدن پر گذرتی ہیں
 اگر اتنا سہ ایک روپ رہتا ہے اور آدمی اپنے اگیان سے دکھ مانکر سکھ ملنے کی تدبیر نہیں کرتا جگ اور تیرھ آدک اچھے کرم
 کرنے کے چل سے سنساری جیو دیو لوک میں جا کر سکھ بھوگتے ہیں مگر بہت پوری ہو جانے کے بعد پھر مروت لوک میں جنم
 پا کر دھرم کرنے کے بدلے نرک بھوگنا پڑتا ہے جب تک کت نہیں ملتی ہے تب تک یہ جیو آواگون میں پھنسا رہتا ہے مروت طسج

کا دکھ پاتا ہے اسلیے بھوساگر پار اترنے کے واسطے سوا سے ہر بجن اور ست سنگ کے دوسرا پاسے اتم نہیں ہی اور جو تم کہتے ہو کہ ہکرا اپنے ساتھ لیچو جسین تم سے الگ نہون سوا اور دھو گیان پر ایت ہونے سے جوگ کا دکھ نہیں ہوتا اور تم سنسار میں جتنے جیوؤں کو دیکھتے ہو وہ سب برہما سے لے کر جینٹی تک موت کا لقمہ ہیں اور میں جنم مرن سے رہت ہو کر جب پر تھوی کا بھار اتار سنے کے واسطے ادنا رہتا ہوں تب مجھ کو بھی سگن روپ چھوڑنا پڑتا ہے اسلیے تو چاہیے کہ سدائن اپنا میرے بجن اور آشرن میں لگائے رکھ کر میرے ہر نون کے دھیان میں لین رہو تو جوگ (جدائی) کا دکھ بھلا سے ہر دی میں نہ رہیگا اور دھو جگت میں گیان اور گیان دو باتیں پرکٹ ہیں جو لوگ گیانی ہیں وہ اس بدن کو درخت کے برابر جاکر اس پر دو چھٹی بیٹھے ہونے سمجھتے ہیں انہیں ایک چھٹی کھوڑا بھو جن کر کے سامر کھتے بہت رکھتا ہے اسکو پرنا تا سمجھنا چاہیے جو کام کرو وہ تو بھوہ اور اندریوں کے سکھ سے کچھ کام نہیں رکھتا اور سسر انجھی بہت کھانے پر بھی ڈبلا کر سنساری سکھ میں خوش رہتا ہے اسکو جیو اتا سمجھنا چاہیے اور یہ استری اور درب اور سکھ ملنے سے خوش ہو کر اسکے جوگ میں دکھ پاتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ بان اور لالہ اور سکھ پر مشورگی اچھا ہے ہوتا ہے اس میں دوسرے کا کچھ بس نہیں چلتا اور دھو سنساری آدمیوں کے بھوساگر پار اترنے کے واسطے جو تدبیر کرنا چاہیے وہ ہم کہتے ہیں سنو من میں کسی بات کا ابھان رکھنا اور ڈوبن کھنا اور دوسرے کو دھن دن دیکھ کر ڈا کرنا اور بغیر مطلب بہت کرنا اور استری اور بیٹوں سے بہت پریت کرنا اچت نہو کر پرانا تاکر بدن سے الگ سمجھنا چاہیے جس طرح کا لقمہ میں اگر چھٹی پرکٹ ہوتی ہے اور کاٹھ جلا دینے میں وہ آگ اس سے الگ ہو کر پھر اسکے ساتھ نہیں رہتی اسی طرح پر مشورے کا پرکاش سب جیوؤں میں رکھو جب وہ اپنی شکست بدن سے کھینچ لیتے ہیں تب مر جاتا ہے وہ تو بھوہ جلا دینے سے آتا کو کچھ دکھ نہیں ہوتا اور پرانا تاکر پرکاش سب جیوؤں کے بدن میں برابر دیکھنے سے کچھ ڈر نہو کر بھید سمجھنے میں بہت طرح کا ڈر لگا رہتا ہے اسلیے آتا کو سب جگہ برابر جاکر سنساری مایا سے چھوٹے کیواسطے آٹھون پھر تدبیر کرنا چاہیے اور دھو اس طرح کا گیان رکھنے والا آدمی ضرور مکت ہوتا ہے۔

ادھیاسے گیا رھوان۔ گیان سکھانا شام سندرا کا اودھو جی کو

شری کرشن ہمارا ج نے کہا کہ ای اودھو سنسار میں دکھ اور سکھ مایا کے گنوں سے ہوتا ہے اور وہ مایا مجھ کو نہیں بیاتی جس طرح سپنے میں کوئی آدمی بہت طرح کا دکھ اور سکھ دیکھ کر جاگنے کے پیچھے بھونٹھا سمجھتا ہے اسی طرح سنساری جو بار بھونٹھا ہو کر پر مشورگی مایا سے سچ معلوم ہوتا ہے اور جیو اتا سب کے بدن میں میری شکست ہو کر جب تک وہ جو بھو نہیں پہچانتا تب تک مجھ سے الگ رہتا ہے اور میرا بھید جاننے والے اس طرح میرے سو روپ میں لجاتے ہیں جس طرح دربن میں اپنی برہما کر دکھائی دے کر اسکو اٹھنے سے پھر وہ روپ نہیں دیکھ پڑتا اور مورکھ آدمی دربن گیان سے لقمہ میں رکھ کر اپنے کو فحش سے الگ سمجھتے ہیں اور گیانی لوگ گرسٹہ آشرم رکھنے اور سب جگت کا کام کرنے پر بھی من اپنا برکت رکھ کر سنساری جال میں نہیں پھنستے گیان اور برہاگ دونوں مکت دینے والے ہیں گیان آدمی کو سواے دکھ کے سکھ نہیں ملتا پر مشورگی کی شرن میں جاتے سے گیان پر ایت ہوتا ہے اور اٹھنے بکھ رہنے والے گیان نہیں پاتے جس طرح ہوا سنگندہ اور درگندہ

دو وزن طح کی چیزوں میں ہو کر ہستی ہو لیکن دونوں سے الگ رہ کر کچھ سنگدھ اور ڈرگندھ کا پرولیش اُسہین نہیں ہوتا اس طرح
کیانی کو بھی کسی کے بڑائی کرنے سے خوش ہونا اور بڑا کہنے سے کچھ ڈکھ ماننا چاہیے جو لوگ اپنی استری اور بیٹے اور باقی اور
گھوڑا آدک کا ڈوگ دیکھ کر میری مایا پلٹنے سے سوچ کرتے ہیں انکو مورکھ سمجھنا چاہیے کیونکہ اُنکے سوچ کرنے سے کچھ فائدہ
نہیں نکلتا سب کو اپنے کرم کے موافق ڈکھ اور سکھ ملتا ہے اسلئے گیانی کو چاہیے کہ ہان اور لا بھ اور ڈکھ اور سکھ پر مشور
کی اچھا پر جان کر اپنے کو کسی بات میں اگوا نہ سمجھے جو کوئی سید اور ساستر پڑھ کر ناراین جی کی بھکت نہیں رکھتا اُسکا پڑھنا
بیکار ہے پورھی اور بانجھ گنو کار کھنا اور کرکسا استری اور ادھرمی سننان کا پالن کرنا دھرم کی راہ ہے کس واسطے کہ اُس سے
کچھ سکھ نہیں ملتا اور جو لوگ دھن پاکردان اور دھرم آدک اچھے کرم میں خرچ نہیں کرتے اور اُسکو اپنا سمجھ کر دکھ چھوڑتے
ہیں اس دولت کا ہونا اور نوناد و وزن برابر ہو کر انکو کچھ سکھ نہیں ملتا اسلئے گیانی آدمی کو دھن پاکر جگ اور تیرتھ اور
دان اور دھرم میں خرچ کر کے اُسکا پھل پر مشور کو اربن کر دینا چاہیے جس میں لوک اور پر لوک دو وزن بنجاوین اتنا گیان
سنکر اودھو سننے پر کیا کر اور مہاراج آپ نے تر بھون بت ہو کر کیول ہر بھگتوں کو بھوساگر بار اُتارنے کے واسطے نرتن
دھارن کیا ہے دیال ہو کر کت ہونے کی تدبیر بتلائیے یہ بات سنکر بکینٹھ نامتھ نے کہا کہ ای او دھو جو گرسٹھ آدمی سنساری
کام کرنے پر بھی من اپنا میری طرف سے لگائے رہ کر جھکوا پنا مالک اور پیدا کرنے والا سمجھے اور کسی کا بڑا بچاہ کر بت ترشنا
نہ رکھے اور اپنے بدن کے برابر جھکویا ما جان کر گرو کا بتا یا ہوا منتر جی اور ڈکھ اور سکھ کو برابر سمجھ کر کام کر دے تو وہ تو بھو
بھو کہ پیاس کے بس میں نہ ہو دی اور سوا سے ہر بھکت کے دوسری چاہنا نہ رکھ کر ٹھاکر پوجا اور ہر بھجن میں پر بت رکھ
اور کسی کے گالی دینے سے بڑا نہ مان کر میری شکست سب جیوؤں میں برابر سمجھو اور اپنی سامر تھ بھر پکا کر کے پر مشور
کی لیلاد رکھنا سننے میں خوش رہو اور سوا سے اسمن اور دھیان سنگن بانرگن روپ میرے کے دوسرا کچھ آدم نرکھے
اور دیو استھان اتم بنا کر ٹھاکر کے پھول چڑھا نے کے واسطے باغی لگاوے اور جو کچھ روپہ گھر میں ہو اُسکو پر مشور کا جان کر
اپنا نہ کہو اور جو کچھ اچھی چیز کھانے کے واسطے بلادہ پہلے ٹھاکر کو بھوک لگا دی پھر اُسہین سے براہمن آدک چارون بڑا اور
اپنے گل پر دار والون کو تھوڑا تھوڑا دے کر آپ کھائے اور ہر روز سورج کو دندوت اور اگن میں ہوم کر کے براہمن کو
اچھا بھون کھلا دی اور اپنی سامر تھ بھوان اور دھینا دیا کر دی اور گنو کی سیوا آپ کر کے سب جگہ جل اور پر بھوی اور لکاش
میں چتر بھجی سوڑو پیرادھیان میں دیکھو اور ہر روز دیوتوں کے نام ہوم اور پتروں کے نام ترپن کر کے تالابا و رابولی
اور کنوان اور دھرم شالا آدک جیوؤں کے سکھ پانے کے واسطے بنا دے اور غریب آدمی اور بڑا ہمنون کو مکان بنا کر
اُنکے بواہنے کے واسطے آب روپیدے اور ساڈھ اور مہاتالی سدھ کھانے اور پرنے سے لے کر اس بات کا ایمان ہے
من میں نہ لادو کہ یہ اچھا کام ہننے کیا اور دوسروں کے سامنے بھی اچھی چرچا اور اپنی بڑائی مگر سے جو لوگ اچھا کام کر کے
اپنے منہ سے کہتے ہیں تو اُنکا بن اسوہ سے کہ زبان میں اگن دیوتا رہتے ہیں جھلتا ہے اسے اودھو اس طرح کا دھرم اور کرم
رکھنے والے آدمی سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن بنا سہ سنگ کیے یہ سب گیان نہیں ملتا ساڈھ اور مہاتالی سنگت
کرنے اور میرادھیان دھرنے سے آدمی گیان پاکر بھوساگر بار اُتر جاتا ہے۔

ادھیائے بارھواں

ست سنگ کا ماہا تم کستا بکنڈھ ناٹھ کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اسی اودھو میں نے جگ اور تپ اور دان اور دھرم اور گیان اور نیراگ آدمی کا حال ٹھکانا یا اب ست سنگ کی مہاجس سے بھگت پیدا ہوتی ہے کستا ہون سٹو جیسا بھگت سنگ پیارا ہو کر بھگت کرنے سے بن جلدی پڑتا ہوتا ہوں ویسا بید پڑھنے اور بڑگ ابھی اس سادھنے اور برت آدمی رکھنے والوں سے خوش نہیں ہوتا کیوں ست سنگ کرنے سے میرے چہرے میں بھگت پیدا ہو کر سنساری جو بھگت پہنچاتے ہیں اور وہ بھگت میں اپنی منو کا منا پا کر انت سحر واگون سے چھوٹ جاتے ہیں دیکھو راجا بیل اور بانا ستر اور شکر پو اور ہنومان اور جامونت اور جٹا پو اور کچا اور برجیاسی آدمی بہت جیو میری بھگت اور درشن کرنے سے بھوساگر پار اتر گئے اور سیوری اور نکھا آدمی بھگت جیو پنچ اور اونچ ذات بھگت کرنے سے لکت پدی پر پونچے اور گو بیون نے کچھ بید اور شاستر پڑھنے اور تیرتھ اور برت نہ کرنے اور میری مہا نجانے پر بھی بھگت پت بھاؤ مانکر ایسی پریت میرے ساتھ کی کہ میرے بھگت میں آنکو ایک ساعت ایک کلپ کے برابر معلوم ہو کر میرے ساتھ راس لیل کر کے وقت چھ مہینے کی رات ایک بیل کے برابر جان پڑی تھی انھوں نے اسی پریت اور بھگت کے پڑنا پے سے پختمی روپ ہو کر بکنڈھ باس پایا جس طرح کوئی آدمی جان با انجان میں امرت پینے سے امر ہو کر اتم او کھد کھانے سے سدا جوان بنا رہتا ہے اسی طرح جانے اور بنا جانے میری بھگت اور پریت رکھنے والے آدمی سنسار میں سکھ پا کر جنم اور مرن سے چھوٹ جاتے ہیں جیسے تاکے میں دانے کاٹھ اور روراکش اور سونا آدمی کے پڑوکر مالا نمبی ہے اسی طرح سنساری جو میرے سو روپ میں رہتے ہیں لیکن یہ بات بنا تھلاے گو و اور سننے کھا اور کرنے ست سنگ کے معلوم میں ہوتی اسلئے سنساری آدمی کو گو رو کی سیوا اور بھگت کرنا اور گیان روپی تلوار سے مایا روپی سند بہ کاٹ کر سب جو یوں میں پریشور کی شکست برابر سمجھنا چاہیے یہ سب گیان سُکر اودھو نے جو گیا کہ اسی دینا ناٹھ جبکہ بھگت کی اتنی بڑی پدی ہے تو پھر آپ نے جگ اور تپ آدمی بہت طرح کے دھرم کیوں بنائے ہیں۔ شام سندر نے کہا کہ اسی اودھو جگ اور تپ آدمی کرم کرنے سے بھی گن نکلتا ہے جہیں ہر چہرے کی بھگت پیدا ہو جسے بھگت پدارتھ پایا اسکو دوسرا دھرم کرم کرنا نہ چاہیے۔

ادھیائے تیرھواں۔ گیان کستا شام سندر کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اسی اودھو ساوک اور راجس اور تانس بن گن مایا کے ہو کر پرماتما ان مینون سے الگ رہتے ہیں جسوقت ساتوک بدن میں زیادہ ہو جاتا ہے اسوقت دھرم اور شبتھ کرم کی طرف مین آدمی کا لگتا ہے اور ساتوک بھاؤ والے کو سنسار میں سب لوگ اچھا کہتے ہیں۔ جو آدمی کو دھم بہت رکھ کر کچھ کرم کیا کرنا ہے اسکو تانسسی سمجھنا چاہیے اور جسکے بدن میں راجس بہت ہوتا ہے وہ سکھ کی چاہ بہت رکھتا ہے اسلئے گیانی آدمی کو اچت ہے کہ انھوں پرمین اپنا ساتوک

کی طرف لگائے رکھا ایسا کرم اور دھرم کرتا رہو جس میں میری یاد اُسکو نہ بھولو یہ سنکر اودھوئے بنی کما کہ ای مہا پر بھو جب آدمی نے جانا کہ یہ کرم بڑا ہی اور اُسکے کرنے سے مجھکو دکھ ملیگا تو پھر جان بوجھکر وہ دکھ دینے والا کرم کر کے رکھو اور نرگ میں بڑے کرسدا دکھ کیوں اٹھاتا ہو ایسا کرم کیوں نہیں کرنا جس میں جنم اور مرگ سے چھوٹ جائے کون آدمی گیان اُسکا شکار اُسکو بر سے کرم کی طرف اگا دیتا ہو یہ سنکر تر بقون بت بولے کہ ای اودھو اُسکی بدھ کو لگا ڈوینے والی دو چیزیں ہیں ایک ترشنا یعنی ہوس دوسرے کرودھ یعنی غصہ۔ جب آدمی کو کسی چیز کے لینے کی ہوس ہوئی اور دوسرا کوئی اس میں بادھک یعنی غلغلہ انداز ہو تب کرودھ پیدا ہوتا ہے اور یہی دونوں یعنی ترشنا اور کرودھ سب جیون سے بڑا کام کرانے ہیں اور یہ مجھ سے بگڑ رکھا اُسکا کراؤ بننے نہیں دیتے جس طرح چور اور لپٹ دَرَب لینے اور پراستری گمن کرنے کے واسطے دوسرے کے گھر جا کر لپٹے جاتے ہیں اسی طرح آدمی جب تک مکت بدوی پر نہیں ہو چننا تب تک ترشنا اور کرودھ کے لئے میں رہ کر جنم اور مرگ کا دکھ اٹھاتا ہے جسے کام کرودھ کو جیت کر مجھکو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانا اُسکو گیانی اور میرا بھگت سمجھنا چاہیے۔ یہ سنکر اودھوئے پوچھا کہ ہمارا ج آپ نے سب جذبہ سٹیون کو کس واسطے مکت نہیں دی ایک پر دیا کرنا اور دوسرے کو ابھائی چھوڑنا کیا کارن ہے شام سندرنے کما کہ ای اودھو میں تم سے پہلے کہ چکا ہوں کہ گیان اور گیان دوارگ ہیں جو ایک ہی مارگ ہوتا کسی کو کچھ شوج اور ڈر پوجا اور سہجمن اور اچھے بڑے کرم اور نرگ اور سورگ کا نہ ہتا ای اودھو سنسار میں دو طرح کے آدمی ہیں ایک آتارام دوسری دیارام۔ آتارام اُسکو کہنا چاہیے جو آٹھون پہر پر مشور کے آسمن اور دھیان میں لین رکھو دھن اور سنساری سکھ لینے میں خوشی اور اُسکے نقصان سے دکھ نہیں کرنا اور دیارام اُسکو کہنا چاہیے جو سنسار میں روپیہ اور سنسار ستری اور تبرا گیا کاری ملنے سے خوش رہ کر ان سب کے چھوٹ جانے میں دکھ اٹھاتے ہیں اسلیے گیانی آدمی کو چاہیے کہ اپنے برن اور آسٹرم کے دھرم کے موافق چلن رکھ کر اپنی کربا کبھی نہ چھوڑے اپنے دھرم سے بھرنے میں بڑہم ہتیا کے بڑہر باب ہوتا ہے ای اودھو ایک مرتبہ سنت گمار آدک نے گیان کا ابھان اپنے ہر دمی میں رکھ کر برصا سے یہ بات پوچھی کہ سنساری آدمی کا من بچ بھوت آتا سے کیونکر الگ ہوتا ہے ہم نے سب تیر تمون کا اسنان کیا اور آٹھون پہر پر مشور کی کھتا اور لیلنا آپس میں کتے اور سنتے رہتے تھے پھر بھی من ہمارا آج تک سنساری چاہنا سے الگ نہیں ہوا اسکا کیا کارن ہے جب برصا جو اب اسکا نہ دیکھ کر دوسرے دیوتا کو جو وہاں بیٹھے تھے برہما کو ہنسنے لگے تب برصا نے نر مندہ ہو کر مجھکو یاد کیا تب میں اُنکی بات رکھنے کی واسطے وہاں چلا گیا اور سنساری بھی سفید رنگ برصا کے باہن کے بدن میں جو سبھا کے باہر بیٹھا تھا پر ویش کر کے سنکا دک کے پاس چلا گیا اور ان لوگوں کا ابھان توڑنے کے واسطے بولا کہ تم کیا پوچھتے ہو یہ بات سنکر سنت گمار نے کما کہ تم کون ہو تب میں نے جواب دیا کہ ہم اور تم الگ نہو کہ بدن کے الگ رہنے پر بھی بچ بھوت اتما جسکو پزان کہتے ہیں ہمارے اور تمہارے بدن میں ایک ہی واسطے پوچھنا تمہارا برصا ہے جبکہ تم گیان بالک کی طرح پوچھتے ہو تب برصا جی تبون لوک کے پیدا کرنے والے تکو کیا جواب دین ای سنت گمار جس طرح گیان آدمی اپنے من میں منصوبہ کر کے سنسار کے سب سکھ بھوگ لیتے ہیں لیکن یہ سکھ اُنکو نہیں ملتا اسی طرح سنساری جو ہمارا در یہ بدن چھوٹھا ہو کر پر مشور کی بابا سے چارون کے واسطے سچ معلوم ہوتا ہے جیسے اندھیرے میں پڑی ہوئی رسی دیکھ کر سانس کا سہیہ ہو جاتا ہے ویسے بہت سے تن ناس ہونے والے الگ الگ دکھائی دے کر جو راسی لاکھ جن کے جیو آتا میں میرا پرکاش رہتا ہے

اسی لیے بدن کو رشی رو پی جھوٹا سمجھ کر اس ناش ہونے والے بدن سے پریت رکھنا چاہیے میری شکست نکل جانے سے بدن کچھ کام نہیں آتا جس طرح بادل سندر کا پانی سوکھ کر برساتے ہیں تو پھر وہ پانی ندی اور نالے کی راہ بہر سندر میں مل جاتا ہے اسی طرح جتنے چیزیں اور جیتن سنسار میں دکھلائی دیتے ہیں وہ سب میری اچھا سے پیدا ہو کر مرنے کے پچھے جو آتا سب کا پھر میرے رُوب میں سما جاتا ہے جو لوگ سنساری ہو مگر جھوٹا سمجھ کر یا رو پی جال میں پھنستے اور برکت رکھ کر ہر جرتون میں سچی پریت کرتے ہیں انکو جلدی اور درشن ملکر سیکینڈ کا سنگہ ملتا ہے جس طرح مدد کے نشے میں آدمی متوالا ہو کر اپنے بدن اور کپڑے کی سدھ نہیں رکھتا اسی طرح ہر شکست لوگ بھی میرے دھیان میں لین رہ کر اپنے بدن کی خبر نہیں رکھتے اور میں جگ اور تپ آدک شبہ کرم کا پھل دینے والا ہو کر سب کسی کو اسیکے کرم کے موافق جنم بھر کھانا اور کپڑا دیتا ہوں اور سنت کما برتن آدمی کا کبھی چاہنا سے الگ نہیں ہوتا اس واسطے جن قس اور دھاران کر کے راجاست برت کو گیان آپدیش کیا تھا جس میں سنساری آدمی میری کتھا اور لیلہ سنکر اسی گیان کے موافق اسمرن اور دھیان کریں اور سنساری تیرش ناچھوڑ کر ہر جرتون میں پریت لگا دیں اور جس طرح سنسار میں پورب اور پچھوڑا دک چارون طرف جانے کی راہ بنی ہے اسی طرح جگ اور تپ اور دان اور دم اور تیرتھ اور برت اور سنت سنگ اور بھکت آدک میرے پاس پہنچنے کے واسطے راستے خبر میں آدمی جس راہ پر چاہے اُس راہ پر چلے من سے چلے تو میرے پاس پہنچ جائیگا سنت کما آدک یہ گیان سنت ہی بنت لجت ہو کر اپنا بھان بھول گئے اور اپنے من کا سنو یہ جھوڑ کر بنس رو پی بھگوان کو ڈنڈت کر کے بہت استنت کی اور اُنسے برا ہو کر اپنے استھان پر چلے گئے اور ہم انکا بھان توڑ کر سیکینڈ میں چلے آئے۔

اُدھیائے چو دھوان - پوچھنا اودھوجی کا حال بید اور شاستر کا شرکیرشن جی سے

اودھوجی نے اتنی کتھا سنکر شری کرشن ترلوکی ناتھ سے خبر کیا کہ اری سیکینڈ ناتھ دین دیال بہت سے من اور جو گیشورون نے بید اور شاستر میں آپ کے ملنے کے واسطے جگ اور تپ آدک بہت سی راہیں لکھی ہیں سو آپلے پاس پہنچنے کا جو راستہ سمج ہو وہ بتلائیے شری کرشن جی نے کہا کہ اری اودھوجی برصائل کے بھول سے بید ہوئے تب اُنھوں نے بید چو میری سوانشاہن میری اچھا سے پاک بھگ رکھیشو۔ آدک اپنے پانچون بیٹوں کو بڑھایا اور رکھیشورون نے ارقہ اُسکا دیوتا اور دیت اور گنہوب اور بید اور چھ اور گنہ آدک کو سکھلایا انہیں جسکو جتنا گیان تھا اُنسے اتنا سمجھ کر دنیا میں پھیلا یا لیکن اُس بید کے اصل مطلب کو کوئی نہیں پہنچا بعضے آدمی کام اور کرو دھ اور استری اور تپ اور بعضے جگ اور تپ اور بعضی تیرتھ اور برت اور کوئی دان اور دم کو اچھا جانتے ہیں لیکن ان سب کرموں سے آدمی بھو ساگر پار نہیں اتر سکتا اور جتنی چیزیں دنیا میں دکھلائی دیتی ہیں ایک دن ان سب کا ناش ضرور ہو گا جو لوگ پریشور کا اسمرن اور دھیان اتم سمجھ کر اسی میں اپنا من لگائے رہتے ہیں وہ سنساری چیز کی کچھ چاہنا نہ رکھ کر اندر نوک آدک کا بھی سنگھ کچھ مال نہیں سمجھتے اور سو اسے بھکت ہر جرتون کے لکت پدارتھ بھی نہیں چاہتے جو آدمی بغیر کسی اچھا کے میری بھکت اور سیدا کرتے ہیں اور سب کو اپنا متر جان کر کسی کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتے اُن بھکتوں کے چھن ہم کہتے ہیں سنو۔ وہ لوگ آٹھون سدھ ملنے پر بھی انکی طرف نہ دیکھ کر آٹھون پر من اپنا میری طرف لگائے رہتے ہیں اور میں اُنکو ساتون دیپ اور تینون کارج اور لکت پدارتھ دیتا ہوں وہ بھی نہیں لیتے

اسلیے میں اُسے شرمندہ رکھنا چاہتا ہوں کہ کون چیز اُنکو دے کر انکی سیوا سے اُن ہوجاؤں جس جگہ وہ بھگت چرن اپنا رکھتے ہیں وہاں کی دُھوڑاٹھا کر اس کارن اپنے بدن پر مل لیتا ہوں کہ جسمین کورون برصاٹھ کے جو جو میرے بدن میں رہتے ہیں اُسکے گلنے سے پوتر ہوجاویں اور دھوؤں بھگتوں کے برابر میں اپنے بدن اور کچھمی جی اور مہادیوجی کو بھی پیارا بنانا کہ سب سے اتم اُنکو سمجھتا ہوں جب میرا کوئی بھگت سنساری یا یا میں لپٹ کر خراب ہونا چاہتا ہے تب میں اسکے ہڈی میں گیان کا پرکاش کر کے لگڑم کرنے سے بچا لیتا ہوں اور جو ہر بھگت کتھا بار تانتے وقت میرے پریم میں ڈوب کر رو دیتے ہیں اُنکا پاپ انسوؤنکی راہ بہکرا ننتہ کرن سدھ ہوجاتا ہے پھر اُدک انجان میں مرجانے کا پاپ اُنکو نہیں لگتا جیسا بھگت کرنے سے میں جلد ملتا ہوں ویسی دوسری سچ راہ میرے پاس ہو چکے کے واسطے نہیں ہر جس طرح آگ میں ڈال دینے سے سونے کا سبیل چھوٹ جاتا ہے اسی طرح بھگت کرنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا لیکن یہ سب بات جنت کے آدمین ہو کر ہی میں سنساری یا یا ہونا لپٹ کر خراب ہوجاتا ہے اور میری طرف دھیان لگانے اور آدھی سنسار میں اپنی منو کا منا پا کر اتم سمیکٹھ پاس جاتے ہیں اسلیے آدمی کو استری اور لپٹ پڑش کی بھگت سے الگ رکھ کر میری طرف من لگانا چاہیے جیسا انکی سنگت کرنے میں آدمی کا گیان جسد چھوٹ جاتا ہے ویسا دوسری طرح نہیں کہتا اب ہم تکو پریشور کی طرف من لگانے کی راہ بتلا دیتے ہیں سنسار کی لپٹ بھگت سے من اپنا ایک طرف کر کے پھر اپنے کل بدوی ہر ذمہ میں میرے چتر بھجی روپ کا دھیان لگاؤ سے جس طرح آدم کی لپٹ بھجی ہوتے ہیں تو اُسکو بھگتا اور کوری اُدک کے کھا جائیگا اور لگا رہتا ہے جبکہ حفاظت کرنے سے وہ دخت طیار ہوجاتا ہے تب واقعی بھی اُسکو نہیں لکھنا سکتا اسی طرح جب ہر روز میرا سمن اور دھیان کرنے سے سنساری یا یا چھوٹ کر جب ہر چوڑی بھگت ہر ذمہ میں جڑ پکڑ لیتی ہے تب بھگتوں میں ہوتی اور جوگ ابھی اس سادھنے اور اندر یوں کو بس کرنے سے اشد سدھ بنی رہتی ہیں اور دھوؤں ہر بھگتوں کی بڑی بدوی سمجھ کر میری بھگت سچے من سے کیا کرو تمہارا منور تھ پورا ہو جائیگا۔

ادھیان سے پندرھواں - کہنا شری کرشن جی کا حال اشد سدھ کا اور دھووی سے

انتی کتھا سنکر اور دھووی سے شری کرشن مہاراج سے ہی کیا کہی ہمارے بھوآپ نے کہا کہ جوگ سادھنے اور اندر یوں کو بس کرنے سے اشد سدھ بنی رہتی ہیں سدا نہیں کیا گن ہی شری کرشن جی بولے کہ ای اور دھوآٹھ سدھ بڑی اور دلش سدھ چھوٹی ہیں انہیں ایک سدھ ایسا گن رکھتی ہے کہ بوزھا آدمی چاہے تو آپ کو لڑکا بنا لے اور دوسری سدھ چھوٹے بدن کو بڑا بنا سکتی ہے اور تیسری سدھ یہ سامر تہ رکھتی ہے کہ اپنا بدن رولی کی طرح ہلکا بنا کر جہاں چاہیے وہاں اڑتا ہوا چلا جاوے جو کھم سدھ ہلکے سے بھاری بنا کی سامر تہ رکھتی ہے پانچویں سدھ میں یہ گن ہے کہ ہزاروں کوس کا حال بیٹھا ہوا دیکھ لیوے چھٹویں سدھ سے ہزاروں کوس کی بات سن سکتا ہے ساتویں سدھ میں یہ گن ہے کہ جو چیز جہاں سے چاہے منگا لیوے آٹھویں سدھ سے سب دیوتا میں من ہو جاتے ہیں یہ سامر تہ آٹھویں بڑی سدھ میں ہے۔ نویں سدھ سے بدن پر بڑھا پانہیں آتا دسویں سدھ میں یہ سامر تہ ہے کہ جس جگہ سن ڈڑا دے وہاں چھن بھر میں پہنچ جاوے گیا آٹھویں سدھ سے دوسرے کا روپ آپ بن سکتا ہے بارہویں سدھ سے اپنے پران کو دوسرے کے بدن میں داخل کر سکتا ہے۔ تیرھویں سدھ سے جب چاہے تب مرے۔ چودھویں

سندھ میں یہ سامرقتہ ہے کہ جسکے ساتھ جہان جانے کے واسطے من چاہے وہاں جا کر اسکے ساتھ بہار کرے پندرہویں صدھ میں یہ گن ہو کہ جس چیز کی چاہنا من میں پیدا ہو وہ اسی وقت آکر لجاے اور سوٹھویں صدھ سے جسکو جو اگیا دے وہ مان لے اور بھوت بھوتشہ برتھان تینوں کال کا حال جان لے اور سترھویں صدھ سے دوسرے کے من کی بات جان کر کچھ گرمی اور سردی اُسکو نہ اثر کرے اٹھارہویں صدھ سے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک کر جسکو چاہے اُسکو زہر کی گرمی نہ اثر کرنے دے۔ سو اے ان اٹھارہ صدھوں کے چار اور بھی جوگ سا دھننے سے مل سکتی ہیں ایک جنم صدھ دوسری اوکھدہ تیسری تپ صدھ چوتھی متسر صدھ ہر جنم صدھ والا جہان چاہے وہاں جنم لیوے اور آدکھدہ صدھ والا جسکو جو دوا دے وہ امرت کے برابر کام کرے اور متسر صدھ والا متسر پڑھکر جو کچھ کہے وہ سچ ہو جا دے اور تپ صدھ والے کا تپ کوئی بگاڑ نہیں سکتا اگر آدھویہ سب صدھیاں ایک ایک گن رکھتی ہیں اور میں سب صدھوں کا پھل دینے والا ہوں اور ان صدھوں کے بس کرنے کا یہ اُپا ہے ہر سٹو کہ آگ میں گرمی اور پانی میں سردی اور زمین میں سختی اور ہوا میں آسپرس اور آکاش میں شہد یہ پانچوں باتیں میری کر پائے ہیں جو کوئی ان پانچوں چیزوں میں میرا دھیان لگا کر سچے من سے میری ہمتا سمجھے اُسکو پہلی صدھ ملتی ہے اور پانچوں بھوت آتما اور آکاش اور اگن آدک کا جو دھیان دھرے وہ دوسری صدھ پاوی اور میرے برٹ روپ کا دھیان کرنے سے تیسری صدھ ملتی ہے اور چتر بھی چھوٹے روپ کا دھیان رکھنے سے چوتھی صدھ اور نہا تھو روپ کا دھیان کرنے سے پانچویں صدھ اور ہنکار روپ کا دھیان کرنے سے چھٹھویں صدھ اور بٹھن روپ کا دھیان لگانے سے ساتویں صدھ اور باسدی روپ کا دھیان دھرنے سے آٹھویں صدھ ملتی ہے اور نڈکار روپ کا دھیان کرنے والے سنساری چاہنا چھوڑ کر نرم آندھ سے رہتے ہیں اور پریشور کا سفید روپ دھیان کرنے سے کبھی بڑھتا نہیں ہوتا اور اپنے بدن میں پرانا تاکا دھیان کرنے سے دوسری بات سنائی دیتی ہے اور سورج روپ پریشور میں دھیان لگانے سے ہزاروں کوس کی چیز دکھلائی دیتی ہے اور ہوا روپ پریشور کا دھیان کرنے سے جہان چاہے وہاں ایک ساعت میں چلا جائے اور جوگ ابھیا س کر کے اگن میں من لگا دی تو اپنا روپ جیسا چاہے وہیسا بنا لیوے اور اپنے ہر دم میں آتما کا دھیان رکھنے سے دوسرے بدن میں اپنا جیو پڑولیش کر نیکی سامرقتہ ہو جاتی ہے اور سٹو گن کا دھیان کرنے سے جسکے ساتھ چاہے اُسکے ساتھ بہار کرنا پھرے جو آدمی آٹھوں پہراپنے من میں یہ چار کرتا ہے کہ سب بات پریشور کی اگیا سے ہوتی ہے اُسکو سب چھوٹے اور بڑے مانتے ہیں اور جوگ ابھیا س کے ساتھ اپنی سوانسا برھمانڈ میں چڑھانے سے بھوت بھوتشہ برتھان تینوں کال کی باتیں معلوم ہوتی ہیں اگن اور جبل آدک پانچوں تہ کے دھیان کرنے والے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتے ہوئے پانی کو روک سکتے ہیں اور جو آدمی اندریوں کو اپنے بس دکھ کر سچے من سے میرے چرنوں کا دھیان کرتا ہے اُسکے سامنے اٹھارہویں صدھ ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی ہیں لیکن ان صدھوں کے سکھ کو میں بھنسنے والا آدمی خراب ہو کر جھکو نہیں پاتا اور جو لوگ میرے چرنوں میں دھیان لگائے رہ کر اُس سکھ کو کچھ مال نہیں سمجھتے وہ سنسار میں اپنی منو کا دنا باکرا انت سمر چتر بھی روپ سے کیلنٹھ میں باس کرتے ہیں فقط

ادھیارے سوٹھوان
 آگنا شری کرشن جی کا مکھ گیان بھگوت گیتا کا اودھو سے

اودھو نے اٹھارھون سدھیون کا حال سنکر ترہیون بت سے پوچھا کہ اودھو دنیا ناٹھ آپ دیوتا اور برہمچ آدک میں کمان کمان
 براجتے ہن شری کرشن جی نے کہا کہ اودھو جس وقت مہا بھارت ہونے کے واسطے اٹھارہ اٹھوہنی ڈل کر چھتر میں اٹھا ہوا
 اور ارجن نے دونا چارج اور بھیشم پتاہ آدک اپنے گرو اور پروار والوں کو دودھ جو دھن کی طرف دیکھ کر جدہ کرنا قبول نہیں کیا
 اس وقت میں نے فقوڑی سی مہا اپنی ارجن سے لکر بڑاٹ روپ اپنا اُسکو دکھایا اور اُسکو ٹوہ چھہڑا کر مہا بھارت کرایا تھا وہی حال
 نئے کہتا ہوں سفوج آدمی اگیان کے بس ہو کر سب جیون میں میرا پرکاش نہ دیکھ سکے تو ان جگہوں میں جنکا نام ہم سناتے ہیں
 ضرور میرا چنکار بھج سب جیون میں آتا بولتا پرتش میں ہو کر آد اور انت اور مدھ سب کا بھی کو جانتا جاہیے سورج دیوتا
 کی بارہ کلا ہو کر ہر نیے میں وہ اپنے نئے روپ سے پرکاش کرتے ہیں ان میں بشن نام سوچ اور انچاس پون میں مرج نام
 پون اور تارا گنوں میں چندر ما اور چارون بیدوں میں شام بید اور دیوتوں میں برہما اور اندرا اور برہن اور کبیر اور سوام کا تک
 اور جراج اور گیادھون رُود میں شکر نام مہا دیو اور پانچون تنو میں اگن اور پہاڑوں میں سسیر اور گنوں میں کاٹھین
 اور دیوہ جرون میں ارجانام تیر اور پرجا پتوں میں دھپر جاپت اور چار برن میں براہمن اور چارون اشرم میں سنیا سی
 اور دیوں میں گنگا اور راگن میں دیپک اور دھاتوں میں سونا اور ہاتھیوں میں ایراوت ہاتھی اور گھوڑوں میں اجیہ شروا
 نام گھوڑا اور جلیوں میں گیان جگیہ اور چروہتوں میں بششٹھ اور استریوں میں ست روپا اور راج رکھیوں میں سوا بھجوں
 اور جگوں میں ست جگ اور سیدو کون میں ہنومان اور کھنبا چنے والوں میں بید بیاس اور دانیوں میں راجا بل اور نیوں
 میں کوسبتھ من اور گھاٹوں میں کشتا اور پچ گبتیہ میں گھی اور دسون اندریوں میں گیادھوان من اور لوگر ہون میں برہسیت
 اور رکھیشورون میں بھرگ اور منترن میں اولکار اور درختوں میں پیل اور دیو رکھیشورون میں نارٹوں اور سنت کمار اور
 بیشنوں میں کپل دیو اور ساتوں سمدر میں چہر ساگر اور آدمیوں میں راجا اور سانچوں میں باسک اور ناگون میں شیش ناگ اور
 دیوں میں پرہلا د بھگت اور پشوں میں سنگیہ اور پھیوں میں گرگڑ اور شدر بیرون میں پرشرام اور بید اور شاستر میں گاتیری
 اور بارھون مہینوں میں اگن اور رتون میں بسنت رت اور پھوٹوں میں گلاب اور سچ بولنے والوں میں سچائی اور گندھروں
 میں بشواہنس نام گندھرپ اور اسپروں میں پورب جتی نام ایشرا اور پانچون پانڈووں میں ارجن اور بدیا جاسنے والوں
 میں شکر اچارج اور جڈھنیوں میں باسدیوں میں ہون اور وہ کام جہین آدمی اولاد پیدا ہونے کے واسطے ارادہ کر کے اپنی
 استری سے بھوک کرتا ہو مجھکو سمجھنا چاہیے ہو جو لوگ اپنی بڑائی کی چاہنا رکھ گیان سے اچھا کر کے ہیں وہ اچھا اور گیان
 میں ہوں اور جتنی باتیں بھل کی ہیں انہیں سب سے بڑھ کر جو اور ایاز دی پھی میں ہوں اور سب جیون کی جڑ میں ہی ہوں
 میری شکت کے بغیر کوئی جیو چلنے اور بھنے کی سامتہ نہیں رکھتا جو کوئی چاہے تو بانو کی رنیکا اور آکاش کے تار سے اور برسات
 کی بوندیں گن لہو سے لیکن میرے روپ کی گنتی نہیں کر سکتا اودھو سنسار کی اُبت اور پالن اور ناش میری بھوت
 ہوتا ہے اور تم جتنی چیزیں دنیا میں دیکھتے ہو سب میں میں ہوں اس لیے میرے تھید اور مہا کو پو پوچنا بہت کٹھن ہے دیکھو سنساری

آدمی بہت اناج اور گھی آدک جو آگ میں ہوم اور جگ کرتے ہیں اسکو کرتے سے یہ تم ہو کر اپنی چاہنا کو جو کام کرادو تو بوجہ توبہ کے بس ہو کر بڑے کرموں کی طرف دوڑتی ہو گی ان میں جلا دھو اور گیانی اسکو کہنا چاہیے جو اپنے گن کو آد اور پوربک ایک جگہ لیے بیٹھا رہو اور در بدر پھر کر اپنی بیعت نہ کرادو اور بہت رو پیہ رکھنے والوں کو دو تہندہ بنا کر جو میری بھگت اور پریت رکھتا ہو اسکو دھن والوں جانتا اچیت ہو اور جو لوگ استری کو آد میں رکھتے ہیں انکو لہجیا وان بنا کر لگرم سے بچے رہنے والوں کو احتیاط سمجھنا چاہیے اور ہر آدمی رن بھوم میں بان اور تلوا آدک کا گھاؤ اٹھا کر بہت جدہ کرتے ہیں انکو شور سے سمجھنا برقاہ کو بون ہے اسے جانتا چاہیے جو اپنے کام کرادو تو بوجہ توبہ اور اندری اور من پڑے زبردست دشمنوں کو جیت کر اسکے بس نہو دے اور اودھو میں نے نکو اپنا بھگت جانکر تھوڑا سا حال سنا دیا تم اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھو میرا دھیان کیا کرو اٹھا رہوں سدھہ تمھارے پاس نبی رہینگی۔

اودھیائے سترھوان - کہنا شریکیشن جی کا حال چارون جگوں کا اودھو سے

اودھو نے یہ سب مہاتر بھون پت کی سنکر پوچھا کہ ای دینا نا تھ چارون جگوں میں کون دھرم بڑا ہو کر کس طرح لوگ تھے تھے اشیا م سندر بولے کہ ای اودھو ست جگ میں سفید رنگ اور ایک بید تھا اور براہمن چھتری بیش شودر چارون برن ہی رہا کا دھیان اور بید کے موافق سب کام کرتے تھے اور تر تباہک میں جگ اونار کا دھیان لگا کر جگ ہوتا تھا اور ایک بید سے چار بید یعنی ترگ بنی جھیر بید اقر بن بید سام بید طیار ہوئے رگ بید اور تجرب بید اور سام بید کی کر یا کے موافق جگ کرتے تھے اور اقر بن بید کیوں نتر اور شستر بریا جاننے کے واسطے ہو اور برہما نے اپنے ہنہ سے براہمن اور بھنجا سے چھتری اور جانگہ سے بیش اور بونوں سے شودر چارون برنوں کو پیدا کیا ہو اور سیتاسی میرا سر اور برہم چاری ہر دے اور بان پرستہ پسیلی اور گرہستہ جانگہ سے پیدا ہوا ہو براہمن کا یہ دھرم ہو کہ اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر آجاری سے شدہ رہو اور تھوڑا بابت جو کچھ دھرم کی کمائی سے ملو اسپر سنو کھ رکھو میرا تپ اور دھیان کیا کرے اور جی کے بڑکنے سے دکھ نہ مانکر بہت ترشنا ترکھو اور نہر بھگت ہو کر جھوٹو نہ بوز جس میں اتنے لچھن ہوں اسکو اپنے کم پر استھ سمجھنا چاہیے اور چھتری کے لچھن یہ ہیں کہ منہ اسکا تجوان اور آبن بلوان ہو کر من میں دھیرج رکھو اور شور تانی ایسی رکھتا ہو کہ گھاؤ لگنے سے گھبرا جائے اور چاگری اور زمینداری سے اپنا کٹمب پال کر اپنے مقدور بھردان اور دھننادے اور ساڈھ اور براہمن کی بھگت رکھ کر سچے من سے انکی سیوا اور ٹیل کو سے اور بیش کا دھرم یہ ہو کہ بیا پار اور کھیتی اور حاجتی کر کے اپنا پروار پار اور روپیہ پیدا کر سنے کی جا ہننا اٹھون پھر اپنے من میں رکھو اور سام کھ بھردان اور دھننادے کے ساڈھ اور براہمن کی سیوا کیا کرے اور شودر کا دھرم یہ ہو کہ براہمن اور چھتری اور بیش قینوں برنوں کی سیوا کرنے سے جو کچھ ملے ہس میں اپنے دن کاٹ کر بہت ترشنا نہ بڑھاؤ جانوں برنوں کو اچیت ہو کہ کسی جو کو مار ڈالنے اور چوری اور لگرم آدک سے بچے ہو جھوٹے بولین اور کام کرادو تو بوجہ توبہ کو اپنے بس رکھو ایسا کام کریں کہ جس میں سنساری جو اپنے خوش رہیں اور کوئی انکو جرانہ نہی اور چارون اشرم کا یہ دھرم ہے کہ برہم چاری کو چاہیے کہ گرو کے گھر کرکھنا باجا کر مناسنے انکی سیوا اور انکیا میں ہو اور گرو کو آدمی بنا کر پریشور بھتاؤ

سمجھ اور استری کا بدن نہ چھو نہ اس کے پاس پہنچ اور نہ حجامت ہو اور جو کچھ بھی کھ مانگ کر لاوے سب گرو کے سامنے رکھا لگا دیا ہوا کھادی جو گڑ بھوج نہ دیوین تو مانگنا اچت نہیں ہر اور کا مدد کو ایسا اپنے بس میں رکھ کر بیج نہ کرنے پاوی اور جو کبھی پسینے میں بیج کر جائے تو اسنان کر کے دس ہزار گائتری منتر چھو اور اپنا تن من دھن گرو پر چھا در سمجھ اور کوئی اشد چیز نہ کھاوے بدیا پڑھنے اور گڑ چھنا دینے کے پیچھے گرو سے بد اہو ہو اور جو گڑ ہستھی کرنا چاہے تو اپنے سے چھوٹی عمر والی لڑکی سے بواہ کرے اور جب وہ نہیں کے پیچھے استری دھرم (یعنی حیض) سے ہو رہی تب جو تھے دن ایک مرتبہ اس سے استری پر سنگ کرے اور گڑ ہستھ دھرم رکھا اسکے دروازے پر جو ابھی گت اور سیناسی آوی اسکو کچھ بھوجن اور کپڑا دے کر خوش کرے خالی پھیر دینا چھانین ہوتا اب گڑ ہستھ آشرم میں براہمن کا اتم دھرم سنو کہ جو دانہ اناج کا کاتنے کے پیچھے کھیت میں پڑا چھاننا ہی اسی کو چن کر بھوجن کرے یا وہ دھبھی یعنی جو کوئی خوشی سے دے اسکو مانگ لاکر اپنا کتب پار اور مدھم دھرم یہ ہر کہ بدیا پڑھائے اور کھتا چھنے اور جگت کرانے سے اپنی جیو کار کھو اور جب اسپر کچھ پت پڑی تب لا چاری سے کھیتی اور سیا پار ہا اور چپا کری کر کے اپنا کتب پار اور پڑھن کو اپنے سے چھوٹے برن کی سیوا کرنا چھایے۔ اور برہم چاری کو بدیا پڑھنے کے پیچھے گڑ ہستھی کی چاہنا نہ تو بن میں جا کر پڑھو کر تپ اور یجن کرے جو چھتری یا بیش میرے پران رُو پی غریب براہمن کو کھانا اور کپڑا دے کر سچے من سے انکی سیوا کرتے میں اپنر میں بہت پر سن ہو کر ٹھماگی دولت اور سننان دیتا ہوں اور چھتری را جا اپنی پر جا کو تر کبیطح پالن کرنے اور لکا دکھ دور کرنے سے سنسار میں جس پاکر مرنے کے پیچھے بھوساگر پار اتر جاتے ہیں جب چھتری پر بہت پڑی تب وہ سیا پار کر کے باجگل و منج کار کھیل کر اپنی اوقات بسر کرے اور لا چاری کو بھی کھ مانگ کر اپنا بیٹ پار اور بیش برن بہت پڑنے پر شو در کا کام کرے اور شو در کو بہت پڑی تو چٹائی آدک بنا کر اپنے دن کاٹی۔ براہمن کو بید کے سوا فن اپنے دھرم سے رہ کر ہر روز سندھی اور ترپن اور ٹھا کر ہی کی پر چھا اور شہزادہ کرنا اور اتھ اور سیناسی کو کھانا اور کپڑا دینا اچت ہے اور استری اور پتھرون سے بہت پریت نہ رکھے اور میرے چرنون کا دھیان کرتا ہو اسطرح کہم اور دھرم رکھنے والے چارون برن اور چارون اشرم کو میں دھار کر دیتا ہوں اور جو لوگ سنساری یا یا میں لپٹ کر دھرم اور ادھرم کا پچا نہیں کرتے انکو ضرور نرک بھوگنا پڑنا ہو۔

ادھیائے اٹھارھوان

کہنا شری کرشن جی کا دھرم بان پرستہ آدک کا اودھو سے

سشیام سندر نے کہا کہ امی اودھو بان پرستہ کا دھرم یہ ہے کہ جب چاس برس سے زیادہ عمر ہو کر من اسکا بڑا رکھنے کیو اسطہ چاہی تو اپنی استری سمیت یا ایکیل بن میں جا کر پریشور کا یجن اور اسمرن کرے اور سر پر جٹا بڑھا کر کیلے کے پتے کی کو بین (دلگوٹ) پہنے اور صبح اور دوپہر اور شام تینوں وقت اسنان کو کے زمین پر شو دی اور گرمی میں پنج انگن تاپ اور جاڑے میں گلے بھر پانی میں کھڑا ہے اور برسات میں میدان میں بیٹھ کر تپ کرے اور زمین کا ٹوٹا ہوا اناج نہ کھاوے جب اس طسح تپ کرنے سے بدن ڈبلا ہو کر بڑھا پا آجاوے تب سیناس لے کر سواے دند اور کنڈل اور کو پین کے اور کچھ اپنے پاس نہ رکھے اور سات گھر سے اپنے کھانے بھر کو بھوجن مانگ لاوے اور راہ چلنے وقت زمین کو دیکھتا رہے جس میں چینی آدک کوئی چھوٹا چو پاؤن کے نیچے ڈب پچا سے اور اپنے من اور اندریون کو بس میں رکھ کر پت اپنا کسی استری اور اچھی

جیز کی طرف نہ دوڑاوی اور سواد والے بھوجن کی جاہ نہ رکھ کر جان سے اچھا بھوجن ڈاوان پھر جاوے اور کبھی جو ٹھنڈے برہاوی اور سناساری
 شکہ کو پینے کے برابر جو ٹھنڈا سمجھ اور آٹھون پھرا کیلے میں پرانا تاکا دھیان کرتا رہے اور ایک جگہ زیادہ تر پھر ٹھنڈون میں پھرا کرے
 اور پالھنڈی آدمی کی سنگت نہ رکھ کسی کا ڈر نہ ماسے اور سدا برس جت رہی اور اپنے شکہ کے واسطے کسی کے ساتھ دوستی اور دشمنی
 نہ رکھ اور اپنا سو بھاؤ نرم بنائے رکھ کر ایسا میٹھا بن بڑا کہ جس میں کوئی دوسرا اس سے نہ ڈری اور ہان اور لاجھ ہونے میں کچھ ڈکھ
 اور شکہ نہ کر کیوں بھیجا لینے کے واسطے گا نون او دشہر میں جاے اور بستی سے باہر ہر کہ بسطح گروٹے بنا یا ہو اسی طسج
 آٹھون پھر پر مشور کا اسمرن اور دھیان کرتا رہی جب تک میرے نرگن روپ کا دھیان اُسکے ہر دی میں نہ آوے تب تک روپ
 کی اُپاسنا کیا کرے جب نرگن روپ دھیان میں آجاوے تب سنگن روپ کا اسمرن چھوڑ کر سب جیون میں میرا پرکاش برابر سمجھ
 اسطح کے دھرم اور کرم رکھنے والے کو سیناسی جانتا چاہیے کیوں دنڈ اور کنڈال دھارن کرنے سے سیناسی دھرم کا پھل
 نہیں ملتا ہی ہر بھجن کرنے میں اندر آدک دیونا بھجن کرنے میں اسلیے تپ اور جپ کرنے وقت بن کو استھر رکھنا اُچت ہے جو لوگ دھرم
 اور کرم سے رہتے ہیں انکو نہ سند یہ کمت ملتی ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے والے کو چور اور ٹھگ کی طرح نرک میں ڈنڈ ملتا ہی
 اسلیے میری بھگت چارون آشرم کو کرنا چاہیے۔

ادھیانے اُپسوان

کنا شری کرشن جی کا چار طرح کی بھگت کی کتاھ او دھو سے

او دھوئے اتنا گیان شکہ پوچھا کہ ایو دینا تاہہ بسطح سنساری آدمی کال روپی سانپ کے منڈھ میں پڑے رکھ کر ہر روز اپنا
 شکہ جاتے ہیں اسی طرح جھکو بھی سمجھ کوئی سچ راہ بھوساگر بار اترنے کے واسطے برن کیجیے یہ سنک شام سندھ نے کنا لادھو
 جو گیان بھیشم پتامن نے راجا جڈھ مشٹر سے کہا تھا وہی ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ سنساری آدمی کو چار طرح پر ایک تھا برن سننے
 اور دوسرے لوگوں کا نرنا دیکھ کر اپنی موت بچارنے اور تیسرے سادھو اور مہاتا لوگ برکت پڑھون کی سنگت کرنے اور چوتھے
 سنساری بیوہا رکھو ٹھا سمجھنے سے گیان پراپت ہوتا ہی لیکن کتاھ کو بریم پوربک سنک اسمن بشواض رکھنا چاہیے ایو دھو سے
 نرگن روپ کے دھیان کرنے والوں کو جیون کمت سمجھو اور انکا لچھن سنو کہ وہ لوگ جس دھرم کرنے سے جھکو پاتے ہیں اُس
 کرم کا پھل مجھ دے کر کچھ چاہنا نہیں رکھتے اور سنسار میں چار طرح کے بھگت ہوتے ہیں ایک بسپا پڑنے باڑگی ہونے سے
 میری بھگت کرتا ہی اور دوسرے گیان ملنے اور بھوساگر بار اترنے کی اچھا رکھو اور تیسرے ڈرب اور سنتان اور سنساری سنکھ
 ملنے کے واسطے میرا دھیان کرنے میں چوتھے گیانی جو جھکو پر مشور جان کر بھگت کرتا ہی اور اُسکے بدیے کچھ اچھا نہیں کتاھ
 میں ان تینوں سے بت پیا جانتا ہوں ایو دھو جگ اور تپ اور دان اور دھرم اور جرتھ اور برت آدک شہہ کرم
 اچھے ہوتے ہیں لیکن بھگت اور گیان کے برابر جس سے مجھے پیدا کرنے والا اور مالک جانتا ہی جگ آدک نہیں ہوتے تم بھی
 گیان کی راہ سے سنساری چاہنا چھوڑ کر میری بھگت رکھتے ہو اسلیے اپنی کمت ہونے میں کچھ سند یہ بت سمجھو سواے اچھے تھوڑا سا
 گیان کہہ اور کہتے ہیں سنو۔ آدمی کو اپنی بڑائی کرنا اُچت نہو کر بنا کر چھوڑ دینا چاہیے دیکھو تاک اور کان اور زبان اور آنکھ

اور کھال باج گیان اندری اور ہاتھ اور پاؤں اور باکس اور لنگ اور گدا پانچ کرم اندری اور گیارھوان من ہو کر آدمی
 انکو سنساری سکھ کی طرف لگاتا ہے اسکو اگیان سمجھنا چاہیے اور گیانی کو اُچت ہے کہ اپنے من اور اندریوں کو سنساری مایا سے برکت رکھ کر
 میری طرف اور ٹھاکر پوجنے میں لگا دی اور سنسار کے آد اور مدد اور نانت میں پریشور کا چتر بنا کر میری کتھا اور یلا پریم سے سنی اور جو چیز
 کھائے یا پینے کے واسطے کسی طرح کی ڈا اسکو چلے میرے نام پر اپن کر کے پیچھے آپ کھائے اور پینے اور جو نالاب اور باولی اور کونان
 اور باغ وغیرہ دھرم کی راہ پر بنا دی سب کا بھل مجھکو دے کر اپنے من میں اس بات کا ابھان کرے کہ یہ سب شجھ کرم میں سے
 کیا ہے۔ اتنی کتھا سنکر اُدھوئے پوجھا کہ امی بکینٹھ ناتھ نے اور دان اور نیم اور سچم کا حال برتن کیجیے اور گیانی کیسکو کہتے ہیں اور
 منہ کہ کون کھلاتا ہے اور شجھ اور شجھ کرم کرنے والے اور سوگ اور رنگ جانے والے اور دھن دان اور کنگال اور وانا اور
 سوم کا حال بتلائیے یہ سنکر شری کرشن بکینٹھ ناتھ بولے کہ ای اُدھو جو ہنسا اور چوری آدک برے کرموں سے بچے رکھیے اپنا
 اور گرد اور بھگوان میں پریت رکھ کر بید اور سناستری کی بات سچ ماننا اور بغیر مطلب کے بہت نہ بولنا اور سب جیوون پر دیا رکھنا
 یہ سچم ہی اور ہاتھ اور بانوں مٹی سے مل کر دھونا اور اسنان اور سندھیا اور پوجا اور جگ اور تپ اور شرادھ اور تیرتھ اور
 برت کرنا یہ سب کھلاتا ہے اور دان اسکا کرنا ہے کہ برکت آدمی کرم چھوڑ کر منسا باچا کر منسا سے کسی کا بڑا بچا ہے اور گمستہ آدمی کھانا اور
 کپڑا اور زمین اور سونا آدک چیز براہمنوں کو دان کرے اور تپ یہ ہے کہ استری بھوگ کا شکھ چھوڑ دے اور گیانی وہ ہے کہ جو سناستری
 کے موافق راہ چل کر اپنی گت کا سوچ رکھے اور جو کوئی پریشور کو بھول کر اپنا تن پالن کرتا ہے اسکو سو کہ سمجھنا چاہیے اور
 میرے پن کے موافق سب کام کرنا تم راہ ہو کر اسکے برخلاف چلنا لگا رگ جانو اور جو آدمی سنسار میں کسی چیز کی چاہ نہ رکھو
 جرموں کا دھیان پریم کے ساتھ کرتے ہیں انکو سوگ میں پہنچنے والے سمجھو اور سنساری پریت رکھنے والے اور ٹو بھی اور
 جھوٹے آدمی کو ترک کا جانے والا سمجھو اور جو لوگ گیانی ہو کر میری بھگت سچے من سے کرتے ہیں انکو دھن وان اور جسکو
 سنتو کہ ہوا اسکو دوری جانتا چاہیے اور جو کوئی مورکھ آدمی کو اپدیش کر کے اسکے بھوساگر بار اترے کا سوچ رکھتا ہے اسکو وانا
 سمجھو اور جو لوگ اپنے من اور اندریوں کو نہیں جیت کر اُنکے بس ہو رہے ہیں انکو سوم سمجھنا چاہیے ای اُدھو جو جو بات سننے
 پوجھی اسکا جواب ہننے کہہ دیا جو کوئی ہارا بچن سچ مانکر اسی کا پران کر لیا اسکے واسطے سنسار اور پرٹوک دونوں جگ میں اچھا ہے

ادھیائے مہیوان
 کہنا شری کرشن جی کا مایا چھوٹنے کی تدبیر اودھو سے

اُدھوئے نہ کیا کہ اجد ناتھ میں نے آپ سے سب گیان سنکر اسکا ارتھ یہ سمجھا کہ سنساری مایا میں پھنسا رہا ہو کر برکت رہنا تم پر
 اچھے آج کوئی تدبیر ایسی بتلائیے کہ جس میں آدمی سنساری مایا میں ٹر پھنسا رہے اسے سننے ہی بکینٹھ ناتھ نے کہا کہ اُدھو پھنسنے میں
 کی راہ سنساری جیوون کے بھوساگر بار اُتھتے کے واسطے تلو تھلائی یعنی ایک گیان دوسرا کرم تیسری بھگت جسکو گیان
 بلادہ سنساری مایا موہ میں نہیں پھلتا اور جو سنسار کی پریت میں پھنسا ہے اسکو شجھ کرم کرنا چاہیے اور جو لوگ من پانگیاں کی طرح
 کچھ لگائے رکھ کر سنساری مایا میں پھنستے ہیں انکو بھگت کرنا اُچت ہے جب تک میری کتھا سننے میں پریت نہ کر من اسکا سنساری مایا سے

الگ ہو کر تب تک شاستر کے موافق کرم کرتا رہی اور جو دھرم کرم سو رنگ جانے کے واسطے شاستر میں لکھے ہیں وہ کرم کرتا رہی اور سنساری
 سکھ اور سو رنگ جانے کی کچھ اچھا نہ کھو اس کرم کرتے سے بنا اچھا بھی وہ سکھ لیکھا اسلئے آدمی کو چاہیے کہ آٹھون پہر پریشور کا دھیان
 رکھ کر شبہ کرم پہلے سے کرتا رہی جب تک ہاتھ اور پانوں اور ناک اور کان لگھ آدک سب اندریوں میں سامرقت رہتی ہو تب تک
 سب کرم اچھی طرح بن پڑتے ہیں اور بڑھاپے میں اندریوں کی طاقت گھٹ جانے سے کوئی کرم بدھ کے موافق بن نہیں لگتا اسلئے
 کبھی ایسا بچار کرنا چاہیے کہ اچھی جوانی میں دنیا کے سکھ کر لین بڑھاپے میں پر لوک کا سوچ کر لینے اس واسطے کہ بدن آدمی کا
 درخت کی طرح ہو اور کال رُو پی لوہار وہ درخت کاٹنے کے واسطے دن رات اُس پر کھٹا چلاتا ہو نہ معلوم کس وقت یہ درخت رُو پی بن
 کر پڑیکا اسلئے آدمی کو دنیا کی محنت سے الگ رہ کر دن رات اپنی موت کو یاد رکھتا اور میرے چرنوں کا دھیان کرنا چاہئے جو زمین اُسکی
 مکت ہو اب دو سرا گیان سنو کہ ایک درخت پر دو بچی جھونچھ لگا کر رہتے تھے جب اُس درخت کو لوہار کاٹنے لگا تب ایک بچی نے کہا کہ
 یہاں سے اڑ چلو دو سرا بچی بولا کہ بیٹھے رہو جس طرح اڑ جانے والا بچی جیتا بچ کر بیٹھے رہنے سے دکھ پاتا ہے اسی طرح آدمی سنساری
 جھوڑ دینے سے مکت اور اُسکے ساتھ بیٹھے رہنے سے آدگوں سے نہیں چھوڑتا۔ تیسرا گیان یہ ہے کہ آدمی کا تن ناور رُو پی جان کر رُو کو ملاح
 کے برابر سمجھنا چاہیے وہ ناو سمندر میں بڑی ہو کر ہوا رُو پی میرے چرنوں کا دھیان اُسکو کنارے پہنچانے والا ہے جو کوئی ناور رُو پی
 آدمی کا تن پا کر بھوسا کر بار اترنے کی تیسر نہیں کرتا اُسکو بڑا موڑ کہ اور اتم گھاتی جانا چاہیے جب تک آدمی گیان کی راہ سے
 اپنے من کو کنارگ چلتے سے نہیں روکتا تب تک اُسکو بہت طرح کے دکھ ملتے ہیں اسلئے من بچل کو لگ کر کرتے سے دھرب دھیان
 رُو کو تو کچھ دن ایسا سادھن کرنے سے چت اُسکا برکت ہو جاتا ہے جب من آدمی کا برکت ہو کر میری طرف لگتا ہے تو پہرے سنساری
 مایا میں نہیں پٹتا اور ہر رُو اُسکو میری بھگت زیادہ ہوتی جاتی ہے جو کوئی اپنے برن اور آشرم کا دھرم اور میرے چرنوں
 میں پریت رکھ کر من میں اس بات کا بشواس رکھتا ہے کہ ہر چرنوں کا دھیان دھرنے کے پر تاب سے سنساری مایا چھوٹ
 جاگی وہ آدمی ضرور مکت پاتا ہے۔ اسی اور دھو بھوسا کر بار اترنے کے واسطے بھگت کے برابر دوسری تہہ بھیرا تم نہیں ہے اور دھیر
 بھگت مکت کی بھی چاہ نہیں رکھتے اور چاروں طرح کی مکت مجھ سے نہ لیکر بھگت کو اُس سے اچھا جانتے ہیں جس پر من کر
 کرنا ہوں اسی کو بھگت مٹی ہے اور برہما دک دیوتا اُسکے درشن کی جا ہنار لکھتے ہیں۔

ادھیانے اکیسوان

بھگت پیدا ہونے کا گیان کہنا شیام سندر کا اودھو سے

شیام سندر نے کہا کہ اسی اودھو جو آدمی یہ شمارگ بھگت اور گیان کا جو چہنہ تھے کہا ہے چھوڑ کر دوسری طرف من
 اپنا لگاتے ہیں وہ لگام کرنے سے جو ساسی لاکھ جون اور نرک میں بہت دکھ پا کر آدگوں سے نہیں چھوڑتے جو لوگ آدمی کا تن
 پا کر پریشور کا بھجن اور اسٹرن نہیں کرتے انکو بڑا موڑ کہ اور ابھائی سمجھنا چاہیے اور جو آدمی آٹھون پہر اپنا مریا اور کھس
 شاستر کے موافق اپنے برن کا دھرم رکھتے ہیں سنسار میں اٹھن کا جنم لینا سہل ہے اور اپنا دھرم چھوڑنے سے کھرا
 دو سرا پاپ اوٹک نہیں ہے جیسا دھرم چاروں برن اور چاروں آشرم کے واسطے سب دھرم لکھا ہے ویسا کرم

کہہ کے اپنے آچار اور جلن سے رہی تو ہر روز گیان اور دھرم بڑھ کر اسکو میرے لئے کی راہ دکھائی دیتی ہے اور ہر رسم اور
 آچار دھنی اور کنگال دونوں سے بچ سکتا ہے مقدور والال اور موثر کر کے دوسری دھوتی میں لے اور کنگال آدمی جسکے پاس
 وہ سہا کپڑا نمودہ گیلی دھوتی پنکر اپنا نیم رکھ اور سوکھا آناج ہوا لگنے سے پوتر رہتا ہے چاٹال کے چھوٹے سے بھی اشدہ
 نہیں ہوتا اور موٹی کپڑا دھوٹے سے پوتر ہو کر ریشمی کپڑے کو جب تک ہنکر دسا پھرتے نجا سے اور بھو جن کرتے وقت
 اور شو تک میں نہ پہنرتے تک وہ اشدہ رہتا ہے اسکو دھوٹے کی ضرورت نہیں اور تانبے اور منیل کا برتن کھٹائی اور لکھ کے
 مانجنے اور جامدی دھوٹے اور سونا ہوا لگنے سے پوتر ہوتا ہے جو کسی برتن یا کپڑے میں تل اور موثر لگ جئے تو جب تک سکی درگندہ اور
 رنگ نہ چھوڑتے تک وہ پوتر نہیں ہوتا اور بدن آدمی کا ہر روز اسنان اور سندھیا اور تر بن اور ہوم کرنے سے اشدہ رہتا ہے اور
 گیانی آدمی کو سب چیز ٹھاکر جی کو بھوگ لگا کر بھو جن کرنا چاہیے بغیر بھوگ لگانے کوئی چیز کھانا اپنے مانس کے برابر ہوتا ہے اور آدمی کو بھو
 بنانے وقت اپنا نام لینا اچت نہ کر یہ بات کہنا چاہیے کہ ٹھاکر جی کے بھوگ لگانے کیواسطے رسوین طیار کرو اسطرح کا اقباس کھنے
 سے سب پا پون کی جڑا ہنکار چھوٹ جاتا ہے اور گیان بالک کو نیم اور آچار کھنا اچت ہو کر پانچ برس کی عمر تک کچھ پا پور بن ہی پات
 کا اسکو نہیں لگتا اور چھوین برس سے لیکر بارہ برس کی عمر تک کچھ ہتیا ہو جئے تو اسکا پڑیشجیت ماما اور بنا کرنا چاہیے اسکے بعد جو
 پا پور کرے تو اسکا پڑیشجیت آپ کرنا چاہیے اور پت پڑنے سے کوئی آدھم کر کے بھی اپنا پیٹ با لہ تو دوش نہیں لگتا اور سادھو رکھ کر
 آدھم چھوڑ دینے میں پا پور ہونا ہی اسطرح سب آدھم من کا پچار کھنا براہمن اور چھتری اور میٹرا تم برن کو اچت ہو کر خ ذات کو اسط
 کچھ آچار اور بچار نہیں رہتا اسطرح کوٹھے پر سوٹنے والے آدمی کو بچے کرنے کا ڈر ہو کر زمین پر ٹھونے والا کرنے سے نہیں ڈرتا
 اسلئے جہاں تک ہو سکے کہ آدھم کرنے سے بچائے رہی جتنا پا پور کر لیا اتنا اسکے واسطے ہر روز اچھا ہوگا جو لوگ سندا ستری
 دیکھنے اور عطر وغیرہ سوٹکھنے اور اچھا بھو جن کھانے اور کوئل جیا پر سوٹنے سے خوش ہو کر سب طح کا سکھ جاتے ہیں انکو سوا
 دکھ کے کچھ سکھ نہیں ملتا اور سنساری جا ہنا جو سب دکھوں کی جڑا ہی چھوڑ دینے والے بہت خوش ہتے ہیں جسطرح سنسارین
 جا ہنا سب کو دکھ دیتی ہے اسطرح سوگ میں بھی تین چیزیں دکھ دینے والی ہیں ایک تو یہ کہ دوسروں کو اپنے سے اونچے سنگھار
 پر بیٹھے دیکھ کر ڈاہ پیدا ہوتا ہے دوسرے اپنے برابر بیٹھنے والے سے جھگڑا ہوتا ہے تیسرے نیچے بیٹھنے والوں کو ابھان کی راہ
 چھوٹا سمجھنا۔ اسلئے سوگ کی بھی اچھا کھنا نہ چاہیے جو آدمی سنساری سکھ اور سوگ کی جاہ نہ رکھ کر جزون میں دھیان لگا
 رہتے ہیں وہ ہمارا تک میرے بکنٹھ استھان میں سکھ بھوگ کرو سراجنم نہیں پاتے ای او دھو جو لوگ مجھکو پر مشور جانکر ایک
 مرتبہ ملی سچمن سے میرا سمن اور دھیان کرتے ہیں انکو میں نہیں بھوٹا اسلئے آدمی کو اچت ہے کہ ناستر کے موافق اپنا دھرم
 رکھ کر میرے جزون میں پریت لگائے رہے۔ اور بروقت اپنی موت کو یاد دیکھے اور من سنساری ماما ہی پرکت

<p>دھم کر سب کرم کرتا رہے</p>	<p>ادھیانے با میوان</p>	<p>نری کرشن جی کا تنون کا سال بر بن کرنا</p>
<p>اودھوٹے اتنی کتھا سنگر کر گیا کہ او بکنٹھ ناتھ میں نے جو میں تنون کا حال سنا لیکن بعضی رکھیشور میں اور کوئی چھ اور بعضی تو اور کوئی گیارہ تو کہتے ہیں اسکا بھید بر بن کیجیے جس میں میرا سند یہ چھوٹ جاے ہشام سعد نے کہا</p>		

کہ اسی اودھو سنساری مایا سے جوگی اور رکھیشور کوئی نہیں بچکر جو بات کہتے ہیں وہ سچ مانو میری مایا یا اپنے سے جوگی اور رکھیشور کو بھی بہت راہ دکھلائی دیکر جب تک وہ میرے بھید کو نہیں پہنچتے تب تک من اُنکا ایک بات پر استہر نہیں رہتا جسے گیان کی راہ سے مجھکو پہچانا اُسکے من سے سب بھید جھوٹ جاتے ہیں جب تک میری مایا کے تین گن ستوگن اور جوگن اور توگن برابر رہتے ہیں تب تک سنساری رچنا نہیں ہوتی ان تینوں کے کھٹنے اور بڑھنے سے جگت کی اہت ہوتی ہی اور تو جو گننے سے تھے اُنکے نام یہ ہیں پریش ہمت تتوا ہنکار آکاش بابو اگن جل پر بھوی آیا اور گیارہ تو جو گننے ہیں اُنکو کھال آنکہ تاکان زبان پانچ گیان اندری اور باتون اور ہاتھ اور لنگ اور گڈا اور باک پانچ کرم اندری اور گیارہ صوان من سمجھنا چاہیے بدن کی کھال سے ٹھنڈھا اور گرم اور سخت اور نرم معلوم کرنا اور اکھون سے دیکھنا اور ناک سے سوگھنا اور کان سے سننا اور زبان سے کھٹے میٹھے کامزہ پانا اور ہاتھ سے شہہ اشہہ کرم کرنا اور باؤن سے چلنا اور لنگ سے استری کا سکہ بھوگنا اور گڈا سے تل کا لکنا اور باک سے بولنا اور من کی اچھائے سے سب کام ہوتے ہیں۔ اسی اودھو صوب اندریوں اور اہنکار اور ہمت تتو سے سنساری پیدا ہوتا ہے۔ اور چھ تتو جو کہتے ہیں انہیں پر بھوی جل اگن بابو آکاش پانچ بھوت اتا اور چھوان پر ماتا پرش کو جانو جب تک آدمی میری مایا میں پھنسا ہے تب تک اُسکو لاکھوں طرح کے بھرم لگے رہتے ہیں اور جب اُسے میری مایا سے الگ ہوکر مجھکو اپنا مالک جان لیا تب پھر من اُسکا دوسری طرف نہیں لگتا وہ سب جیوون میں میرا پرکاش برابر دیکھتا ہے یہ سب بکھیڑا من کا ہوکر آدمی سنساری مایا میں لپٹنے سے مجھکو نہیں پہچانتا اور اپنے من کو میری طرف لگانے سے بھوساگر بار اُتر جاتا ہے اسی اودھو آدمی مرتے وقت جس طرف من اپنا لگتا ہے مرنے کے پیچھے وہی من اُسکو ملتا ہے اور ہر چرچو لنگا دھوان کرنے سے انتہ کرن شدہ ہوکر سکینٹھ میں پہنچتا ہے جو لوگ اپنا بدن موٹا کرنے کی واسطے جیوون کو مارکر کھاتے ہیں اُنکو ضرور نرک باس ہوکر چوراسی لاکھ جون بھوگنا پڑتا ہے دیکھو سو وقت بدن ایک جگہ پٹا رہکر من کئی جگہ گھومنے سے بہت طرح کا سپنا دیکھتا ہے اور جاگنے میں بھی من ہزاروں کوس دوڑ جاتا ہے اسلئے من کو بدن سے الگ سمجھنا چاہیے جسے مایا روپی برھانڈ بنا یا ہوا سمجھ کر اپنا من بس میں کر لیا اُسے اندری آدک سب کو جیت لیا اور اپنے من کے بس میں رہنے والے آدمی سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہوتے ہیں اور اتا میں میرا پرکاش شدہ رہکر کچھ نہیں کرتا لیکن اُسکو بھی مایا کے ساتھ پھنسا کر سنساری پیدا کرنا پڑتا ہے اور میں ستوگن سے تل کر رکھیشور اور دیوتا اور جوگن سے تل کر دیوتا اور آدمی اور توگن کے ساتھ تل کر بھوت پریت اور لپش آدک کو پیدا کرتا ہوں جس طرح مگر ہی اپنے من سے جانا لگا کھا لیتی ہے اسی طرح میں بھی اپنی شکست سب جیوون میں رکھ کر مرنے کے پیچھے کھینچ لیتا ہوں جیسے بہتی ہوئی ناؤ پر چڑھنے سے کنارے کے درخت چلتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں اور گھومتے وقت پر بھوی اور آکاش گھومتا ہوا معلوم پڑتا ہے ویسے سب کرم شہہ اور اشہہ سنسار کے میری مایا اور اچھائے ہوکر آدمی ایسا جانتے اور کہتے ہیں کہ یہ کام ہم نے کیا اسلئے گیانی آدمی کو اپنا پر لوک بنانے کے واسطے کام اور کرودھ اور من آدک کو اپنے بس رکھ کر کسی کے گالی دینے سے بڑا متناہ چاہیے فقط

ادھیائے تیسواں

بزن کرنا شری کرشن جی کا اتھاس ایک براہمن کا اودھو سے

اودھو نے یہ سب گیان شنکر شری کرشن جی سے کہا کہ اڑی مہا پر بھو یہ بات بہت کٹھن ہے کہ گالی اور کٹھور بن سنکر چھا کر یہ شری کرشن جی بیٹے کہا کہ اڑی اودھو تم سچ کہتے ہو تیرا در تلوار کا گھاؤ مرہم لگانے سے اچھا ہو جاتا ہے لیکن کٹھور بات کہنے سے جو گھاؤ کلیجے میں پڑ جاتا ہے وہ کسی طرح نہیں مٹتا لیکن یہ سب بات من کے کارن سے ہونی ہے جس نے اپنے من اور ہنکار کو بس میں کر لیا اُسکو ان باتوں کا دکھ نہیں ہوتا وہ سب جیون میں پریشور کا جنتکار برابر دیکھ کر سب باتوں کو پریشور کی اچھا پر سمجھتا ہے اور جو لوگ اپنی اندری اور من کے بس ہو رہے ہیں اُنکو درجن کہنے سے کہ وہ وہ پیدا ہوتا ہے اس بات پر ایک اتھاس کہتے ہیں تن گاکر سنو اہمن شہر میں ایک براہمن بڑا دھن والا بیا پار کرنے والا رہتا تھا وہ ایسا سوم اور ٹو بھی اور کامی اور کروہی تھا کہ اُس نے کبھی اپنے ذات بھائی اور ساوہ اور براہمن آدک کو اپنے منہ سے بھوجن کرنے کے واسطے نہیں کہا اور ایک کوڑی کے واسطے دوست کا بھی دشمن ہو جاتا تھا اور اپنے کھانے اور پہرے میں بھی سوم بن رکھتا تھا اسیلئے اُس نے بہت روپیہ جمع کیا لیکن سوم ہونے سے سب پر دار واسے اور استری اور پتر بھی اُس سے دشمنی رکھتے تھے سنساری آدمی کے پاس روپیہ ہونے سے آٹا اور پڑا اور دیوتا اور پتر اور اتھ کو سکھ ملتا ہے یہ پانچوں اُس براہمن کے دشمن تھے جبہ ٹوڑھا ہو گیا اور بیا پار کرنے کی سامر تھ اس میں نہ رہی تب انھیں پانچوں کے شاپ سے آگ لگنے اور چور کے مچل جانے اور راجا کے ٹوٹنے اور قضا رون کے ہضم کر لینے سے سب مال اُسکا جاتا رہا اور جو دولت زمین میں گاڑی تھی وہ بھی ٹل گئی جب وہ براہمن سب دھن اپنا کھو کر بنا بھوجن کے دکھی ہوا اور ذات بھائی واسے لوگ اُسکو بے در کرنے لگے تب یکن بیٹھے بیٹھے اُس نے اپنے من میں بجا کیا کہ دیکھو میں نے اتنا روپیہ اکٹھا کر کے کوئی دھرم اور کم پر ٹوک بنانے کے واسطے نہیں کیا اور نہ خرچ کر کے سنساری سکھ اٹھا یا سوم کا مال اسی طرح اکارتھ جاتا ہے اور ترش تار کھنے سے سب گن آدمی کا ناش ہو کر جس نہیں رہتا جس طرح خوبصورت آدمی کے منہ پر کوڑھ کا داغ ہونے سے سب خوبصورتی اُسکی خراب ہو جاتی ہے اسی طرح لو بھی آدمی تیج سے رہت ہو کر پتی اُسکو اچھا نہیں کہتا دیکھو جس دھن کو لوگ اچھا جانتے ہیں وہ ایسا برا ہوتا ہے کہ پہلے بیا پار کرتے وقت اپنے اور بیگانے کے ساتھ دشمنی کرنے اور جھوٹے بولنے سے ملتا ہے اور رات اور دن اُسکی رجھا کرتے میں چور اور ڈاکو اور راجا اور ذات بھائی کا ڈر لگا رہنے سے اچھی طرح نیند نہیں آتی جس میں کوئی لے نہ جاوی اور روپیہ ملنے سے بیٹیا گن یعنی تماش بینی اور جو اور جو ہنسنا اور ذات بھائیوں سے ابھان پیدا ہو کر بہت طرح کے پاپ کرتے ہیں آتے ہیں جس کا دن دنیا میں بدنامی اٹھا کر مرنے کے پیچھے نرک بھوگنا پڑتا ہے پریشور نے بہت اچھا کیا جو میرا سب دھن جاتا رہا جس دولت میں اتنے لوگ کھ رہے ہیں اُسکو پارا کھجے کام میں خرچ کر ڈالنا چاہیے روپیہ اکٹھا کرنے سے سوائے دکھ کے سکھ نہیں ملتا ہے چارون کی زندگی میں مایا رومی درب اور استری کے واسطے بہت آدمیوں سے دشمنی کرنا چاہیے جو لوگ بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پار اور استری اور پتر ران کی پریت میں بھنکر خراب ہونے میں اُنکا سنسار میں جنم لینا بیکار ہے اور اُنکو بڑا مور کھ سمجھا جاتا ہے

دیوتا لوگ یہ اچھا رکھتے ہیں کہ بھرت کھنڈ میں ہمارا جنم آدمی کے تن میں ہوتا تو اس بدن سے جتنی بڑی بددوی کو چاہتے ہیں وہ بوج جلتے اور اب بڑھا پائے اور اندریوں کی طاقت کھٹ جاتے سے میں کچھ شبہ کرم نہیں کر سکتا اس لیے اب جتنے دن میرے جینے میں باقی ہیں اتنے دن اپنی آتا کو کچھ دکھ دیکر پریشو کے اسمن اور دھیان میں خوش رہوں ایسا بچا رہے ہی اسنے برکت ہو کر سنیا س لے لیا اور ایک جا بھیک پر مشہور کاٹھن اور اسمن نے لگا جب وہ براہمن شہر میں بھیک مانگنے جاتا تھا تب شہر کے لوگ اسکو بچا کر کھلی بات یاد کر کے بہت دکھ دیتے تھے کوئی گالی دیکر اسپر تھوکتا تھا اور کوئی دنگ کھنڈ چھین کر اور اسکو رسی سے باندھ کر کھتا تھا کہ یہ بڑا سوم اور کپٹی ہو کر اب لگا بھکت بنا ہے۔ ای او دھو اسی طرح وہ براہمن بہت دکھ بانے پر بھی کسی سے کچھ بڑا مانا کر اپنے من میں سمجھتا تھا کہ مجھے کوئی دیوتا اور آدمی اور لوگرہ اور جاڑ اور گرمی اور برسات کچھ دکھ نہیں دیتے سب دکھ اپنی قسمت اور اپنے من سے ہوتا ہے جیسے سنساری آدمی اپنا من چلا پاتا ہونے سے اچھا اور بڑا کر دیتے ہیں ویسا دکھ اور سکھ انکو بھوگنا پڑتا ہے جتنے اپنا من بس میں کر لیا اسکو کوئی دکھ نہیں ہوتا اور جگ اور تپ آوک کرنے کا کام نہیں رہتا لیکن یہ من جنہی زبردست دشمن جلدی بس میں نہیں آتا من کے کارن ہوتے دوست اور دشمن ہونے آئے ہیں اور من کے روک لینے سے کوئی دوستی اور دشمنی نہیں رکھتا من کا بچارا ہوتا ہے اور بدن کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا کیسوا سنے کہ آدمی اپنی استری کو بدن سے لپٹا تا ہے اور اپنی بیٹی کو بھی گلے لگانا ہے لیکن من کے کارن استری کو لپٹانے وقت کا بد ہوتا ہے اور اپنی بیٹی کے گلے لگانے وقت کا بد ہوتا ہے جانتا جسے اپنا من بس میں نہیں کیا اسکا دھرم اور کرم کرنا رہتا ہے اسنے من کو سنساری مایات روک کر ہر چیزوں میں لگانا اچت ہے۔

دو

من کے بارے میں ہر جن کے جیسے محبت	پر تجربہ کر پائے من ہی کی پر نیت
-----------------------------------	----------------------------------

ای او دھو وہ براہمن اپنے من کو روک کر ایسا کیا ہی ہو گیا کہ دوست اور دشمن کو برابر سمجھ کر کسی کے گالی دینے اور بار پٹ کرنے سے گروہ نہیں کرتا تھا اسی طرح کا گیان من میں رکھ کر من کے پیچھے مکت بددوی پر ہونے چاہئے اس دھیان سے کہ سچے من سے کہتے اور سننے والے اپنے من اور کام اور گروہ آوک کے بس جو کر بھوسا کر پارا تر جا دینے

ادھیان سے چوبیسواں کناسہ کرشن جی کا حال آدمی پر شش اور مایا کا
--

شری کرشن جی نے کہا کہ ای او دھو اتا پرش اور مایا کا حال الگ کر کے کہتا ہوں سنو۔ جان آتا پر شش نر کا روپ ہے وہاں بانی اور من پتو پنچنے کی سامرہ نہیں رکھتے جب اس پرش کو سنسار پیدا کرنے کی اچھا ہوتی ہے تب وہ بطنی مایا کو جسکو پرکت بھی کہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اسی مایا سے سائوک اور تانس اور تانس تین گن پرکت ہوتے ہیں جب تک تینوں گن برابر رہتے ہیں تب تک کوئی جیو پیدا نہیں ہوتا اور انکے گھٹنے اور بڑھنے سے سنسار کی رجنا ہوتی ہے اور میرا پرکش ایامین ملارہنے سے مانتو پرکت ہو کر اس سے اہنکا پیدا ہوتا ہے اور اہنکا سے بیکار کہ اور تانس اور تانس پرکت ہوتے ہیں بیکار کہ سے پنج بھوت اور تانس سے گیارہ اندری اور تانس سے گیارہ دیوتا اندریوں کے مالک پیدا ہو کر جب تک یہ سب

اگ رہتے ہیں تب تک برہمانڈ پرش پرکٹ نہیں ہوتا جبکہ میری شکست سے یہ سب چیزیں اکٹھا ہو جاتی ہیں تب برہمانڈ پرشس پیدا ہو کر بہت مدت تک پانی میں شیش ناگ پرشین کرتے ہیں اور وہ برہمانڈ روپ میرا ہو کر اس روپ کی تابعدار سے ایک پھول کمل کا نکلتا ہے اس پھول کی ڈار سے برہما پیدا ہو کر تب کر کے رجوگن سے سب جو پیدا کر کے تینوں لوگ کی رچنا کرتے ہیں دیوتا لوگ سوگ لوگ اور دیت اور داناؤ آدک پاتال لوگ اور منکھ آدک مرٹ لوگ میں رہ کر اپنے کرم کے موافق شوگ اور نرک کا ڈکھ اور سکھ بھوگتے ہیں اور برہما کے ایک سو میں چودہ اندر بدل جاتے ہیں جب برہما کا دن کے آخر ہو جانے پر شام کے وقت سٹو جاتے ہیں تب کوئی لوگ نہیں رہتا جب برہما صبح کے وقت اُٹھ کر رچنا کرتے ہیں تب پھر سب لوگ اور سنسار پرکٹ ہو جاتا ہے اور برہما کے مرنے کے پیچھے سوا سے پانی کے اور کچھ نہیں رہتا پرتھوی پانی میں اور پانی اگن میں اور اگن بائو میں اور بائو آکاش میں اور آکاش اہنکار میں اور اہنکار مہمت تو میں اور مہمت متو یا یا میں مل کر وہ سب میرے نرک اور روپ میں مل جاتے ہیں۔

ادھیائے پچیسواں
رجوگن اور ستوگن اور تموگن کا لچھن پرش کرنا شری کرشن جی کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو اب ہم ستوگن اور رجوگن اور تموگن کا لچھن گتے ہیں ستوگن جو آدمی من میں ویا رکھ کر اپنی اندریوں کے بس میں نمودی اور اچھا اور بڑا کرم کرنے کا بچار کیا کرے اور کسی کے گالی دینے سے بڑا ناگوار پریشور کا اسمرن اور دھیان کرتا رہے اور سچ بول کر سٹھاؤ میں دھیج رکھے اور سب باتوں کو یاد اور من میں ستوگن رکھ کر کسی چیز کی چاہنا کرے اور ٹھاکر ہو جاو اور سیوا میں من لگائے رہے یہ لچھن ستوگن کے ہیں۔ اور جو کوئی سندرا ستری اور اچھا گھنا اور کپڑا اور مکان اور باغ وغیرہ سنساری سکھ کی چاہنا رکھ کر اچھا سے کسی کا گھنا کرے اور جو اچھا کرم کرے اس میں اپنا نام چاہے اور ہمیشہ طاقت اور دولت بڑھانے کی تدبیر کرتا رہے اور سکور رجوگن سمجھنا چاہیے اور جو آدمی کرودھ اور تو بہ بہت رکھے اور جھوٹے بولا کرے اور جو ہنس کرے اور کرم کرنے اور مانگنے میں بے شرم ہو کر لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرنا رہے اور لاکھوں پیر آس میں بھرا رہے بہت سوویہ لچھن تموگن کے ہیں اور سب چیز کو اپنی سمجھنا اور میرا تیرا پچارنا اور اپنے کو جانتا یہ بات تینوں گن ملنے سے ہوتی ہے لیکن میرا لچھن اور دھیان کرنے والے کو ستوگن کے پرتاپ سے کچھ چاہنا نہیں رہتی اور تینوں گن آٹھوں پیر برابر ہر گھٹا بڑھا کرتے ہیں ستوگن بہت ہونے سے من میں خوشی اور گیان پیدا ہوتا ہے اور رجوگن بڑھنے سے سنساری سکھ کی چاہنا ہوتی ہے اور تموگن بہت ہونے سے چلنا اور کرودھ اور نیند اور آس بڑھ کر جیو ہنسا اور اصرم کرنے کو من چاہتا ہے جاگنا ستوگن اور سونا اور سپنا دیکھنا رجوگن اور اوس ہو کر چنتا میں بیٹھے رہنا تموگن کے لچھن میں تھوڑا کھانا سنا تو کی اور اچھا پوارتہ ہو کر کرنے کے واسطے ڈنڈھنارا جسی اور بھوکہ سے بہت کھانا جسمیں اجیرن ہو جائے تا سسی جاننا چاہیے اور آتا تینوں گنوں سے ملنا اور سب سے الگ رہتا ہے اور ستوگن سو بھاؤ والے شوگ کا سکھ بھوگتے ہیں اور رجوگنی آدمی اپنے کرم کے موافق ڈکھ اور سکھ ہو کر جنم اور مرن سے نہیں چھوٹتے اور تموگنی لوگ پش آدک چوراسی لاکھ جن میں پیدا ہو کر اپنے کرم کے موافق نرک میں جڑا ڈکھ پاتے ہیں اور سنسار سے برکت ہونے اور میرے سپر تون کا دھیان اور بھگت کرنے والے

ہمارے پاس بکینٹھ میں پہنچتے ہیں اور گر مستحق چھوڑ کر بن میں رہنا سٹوگن اور شہر اور گر ہستی میں رہ کر سنساری سنگہ کی چاہ رکھنا
 رجوگن اور دراپینا اور جو اکیلنا اور پراسٹری گن کرنا اور بری سنگت میں بیٹھنا تو گن اور دو استھان پوج کر تیرتھ جاڑا
 میں رہنا زگن کے لچھن ہن اور گیان چر چار کھنا سا تو کی اور شرادھ آدک سنساری کرم کرنا اجسی اور جیو ہنسا اور پاپ
 آدک کرنا تا مسی اور میری پوجا اور چپ میں لگے رہنا زگن دھرم سمجھنا چاہیے اور دھرم اسی طرح سب باتوں میں سٹوگن اور
 رجوگن اور توگن کے لچھن ہو کر کوئی حیوان تینوں گنوں سے باہر نہیں ہوا ان تینوں سے الگ ہو کر میری پوجا اور زگن
 بھگت کرنے والے میرے پاس پہنچتے ہیں

ادھیائے چھیسواں

کہنا شری کرشن جی کا وہ گیان اودھو سے جو راجا پرورد کو گندھرب لوک میں ہوا تھا

شہاد سندرنے کہا کہ اودھو جسکو میوے لٹنے کی چاہ ہو وہ آدمی کبھی لپٹ اور لوبھی اور جوری اور سنساری پریت رکھنے
 والے اور اپنا بدن پلٹنے والے اور اودھو میں کی سنگت اور پریت نہ رکھے ایسے لوگوں کی سنگت کرنے سے بھی نرک بھوگنا پڑتا ہی
 ایسے سادھ اور مہاتا لوگوں کا ست سنگ کرنا چاہیے جس سے ہر جہنم میں پریت پیدا ہو جس طرح راجا پرورد اور اسی لپٹ کی پریت
 میں چھسکر خراب ہوا تھا اسی طرح سنساری لوگ استری اور لپٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا پر لوگ بگاڑتے ہیں اور اودھو تم ان
 لوگوں کی سنگت کبھی مت کرنا اتنی کھنا سنکر اودھو نے پوچھا کہ ای تو بھون پت راجا پرورد کا حال کس طرح برہو یہ جن سنکر
 مری منوہر نے کہا کہ اودھو جس طرح راجا پرورد والا نام استری سے پیدا ہو کر اسی لپٹ کے واسطے گندھرب لوگ
 میں جا بسا تھا وہ سب کھانا تو میں اسکندہ میں لکھی ہے اب اسکے گیان لٹنے کا حال سنو کہ جب راجا پرورد اسے گندھرب
 لوک میں رہ کر ہزاروں برس اسی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا اور میں اسکا نہیں بھرا تب میری اچھا سے ایک دن اسنے
 گیان کی ماہ سے اپنے من میں بچار کیا کہ اتنے دن کا بدیو کے بس ہو کر میں نے سنساری سنگہ اٹھا یا لیکن میری اندرون کی اچھا
 پوری نہوئی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے آگ کی لپٹ بڑھتی جاتی ہے اسی طرح اندرون کو جتنا بہت سکھ دیو اتنی چاہنا
 بڑھ کر کبھی سنتو کہ نہیں ہوتا دیکھو میں بدھ کا بیٹا ایسا گیانی اور پرتانی راجا ہو کر اسی کے جانے وقت اسکے پیچھے
 اس طرح تنکا اٹھو ڈرا جس طرح گدھا کام کے بس ہو کر گدھی کو کھدیرے جاتا ہے اور اسنے مجھکو ایسا بس میں کر لیا کہ جیسے
 نٹ لوگ بندر کو اپنے بس کر لیتے ہیں اور میں اسکے بھوگ اور بلاس میں لپٹ کر ایسا اندھا ہو گیا کہ مجھکو کسی جھوٹے بڑے
 کی شرم نہ کہوں رات گزرنے کی بھی کچھ خبر نہ رہی اور ساتوں دیپ کے ہزاروں راجا جو میرے آدھین تھے اس میرے
 گیان پر ہنسنے لگے سچ ہو کامی پڑش استری کے بس ہو جاتے ہیں انکو اپنا بھلا اور بڑا دکھلائی نہ دیکر الکا تچ اور مل
 اور گیان اور دھرم کچھ نہیں رہتا دیکھو انس کی تیل پر جس میں تل اور توترا اور لٹو آدک بھرا ہر سب دروازوں سے
 شدہ بست نکلتی ہے میں ایسا دیوانہ ہو گیا کہ جہاں اندر آدک دیوتا میرے ساتھ لڑنے کی سامرتہ نہیں رکھے تھے وہاں
 ایک استری نے جبت کر میرا بھان توڑ دیا اور میں اسکی پریت میں چھسکر ایسا اپنے کو بھول گیا کہ اسی کے سمجھانے پڑی

مجھکو کچھ گیان نہوا دیکھو جس بدن کو مانا اور پتا اور استری اور بھوجن دینے والا مالک اور کال چاکر موت اپنا سمجھتے ہیں وہ بدن مرنے کے پیچھے کچھ کام نہیں آتا اور پھر اُسکو کوئی ایک دن گھسور من نہیں رکھتا اسلیے آدمی کو چاہیے کہ پہلے سے سنساری مایا چھوڑ کر ہر جزو من دھیان لگا کر کت پڑوی پاؤ اور آدمی کو دھواستری مین من لگائے رہنے سے جگ اور تپ اور تیرتھ اور برت اور دان اور دھرم وغیرہ کا کڑا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور بغیر ست سنگ کے گیان نہیں ملتا اور جو لوگ اپنے گیان سے سنسار رُوپی سمندر مین غوطہ کھا رہے ہیں اُنکو بھوساگر پار اُترنے کے واسطے ست سنگ ناؤ رُوپی بھجنا چاہیے گیانی اندھے کو ست سنگ نیکے کے برابر ہر جسطح مانا پتا اپنے بیٹے کا بھلا جانتے ہیں اسی طرح سنساری آدمی کے بھلے کے واسطے ست سنگ ہوتا ہے جب ست سنگ کرنے سے آدمی کو گیان پراپت ہو کر اپنے بدن اور استری آدک کی پریت چھوٹ جاتی ہے تب وہ برکت ہو کر ہر جزو من دھیان لگائے سے مکت ہوتا ہے جب تک مایا رُوپی درب اور استری کی ترشنا نہیں چھوڑتی تب تک سپنے مین بھی گیان نہیں ملتا سنساری آدمی کو ڈوکھ سے چھڑانے والی کیوں میری بھگت اور میری شرن ہے اس سے اتم دوسری تہ میر نہیں ہے اسلیے دھرم چاہنے والے کو دھرم کرنا اُچت ہے اور جو ترک جائے سے ڈرتا ہو وہ ست سنگ مین بیٹھے تو اُسکو گیان مل کر کت ملیگی برکت پُرش اور سنت مہاتا کو میرا ہی رُوپ بھجنا چاہیے۔

اُدھیائے ستائیسوان - کہنا شرمی کرشن جی کا اودھو سے بدھ پوجا آدک کی

اودھونے اتنی کتھا سنکر نہو کیا کر دینا تا تھ برہم چاری اور بان پرستھ کا دھرم اور جوگ اور تپ آدک بہت کٹھن ہے اور بنا تمھاری پوجا کے بدن پوتر نہیں ہوتا اور برہما اور نار داور برہسپت اور پیاس جی نے پیدا و ترنا ستر مین بہت ہی تدبیر مین لکھی ہیں سُو دیا کر کے اپنی پوجا کی بدھ جسکے کرنے سے سنساری لوگ بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں برن کیجیے یہ سنکر شرمی کرشن مہالچ جوئے کر اور دھومیری پوجا کا انت نہیں ہے لیکن مین تھوڑا سا حال اُسکا کہتا ہوں سنکر کہ ایک بدھ میری پوجا کی بدھ مین اور دوسری ترنا ستر مین لکھی ہے آدمی کو چاہیے کہ پرات سواٹھک میرے اور اپنے گرو کے جزو من کا دھیان کرے پھر اُسکو دسا اور داتون اور انسان اور سندھیا اور ترپن اور چپ کرنے سے سچت ہو کر میرا سنگن رُوپ پوجنا چاہیے اور میری اٹھ مورت اسطرح سے کہ ایک تھوڑو دوسری کاٹھ اور تیسری سونا اور چوتھی چاندی اور پانچویں بتیل اور چھٹھویں نانا اور ساتویں زمین پر چوتھوہ غبرہ اور آٹھویں مٹی کا سُو رُوپ بنا کر پوجا اور دھیان کرے اور سواے اسکے رتن اور کاغذ اور دیوار شیشہ پر تصویر کھینچ کر جسطح ہوگا میری پوجا کرنا اُچت ہے اور دو طرح کی مورت میری ہوتی ہے ایک چل مورت اور دوسری اجل مورت۔ ٹھاکر جی کی مورت جو سنگھاسن پر سے اٹھا کر اسنان کر کے پھر سنگھاسن پر بیٹھال کے پوجتے ہیں اُسکو چل مورت سمجھنا چاہیے اور جو مورت ٹھاکر دارے اور شوال آدک مندرون مین استھاپن کر دیتے ہیں اور پھر وہ اٹھ نہیں سکتی اُسکو چل مورت سمجھنا چاہیے چل اور اجل دونوں مورت کو اسنان کر کے اور چندن لگانے کے پیچھے گھنا اور کپڑا پہنا کر دھوپ دیپ پھول مالا اور تلسی دل اور نیید سے پوجا کر کے عطر لگانا اور درپن دکھلانا چاہیے اور تصویر کی مورت کو اسنان کرنا اُچت نہو کر کپڑے سے پوجھکر پوجن کرنا اُچت ہے اور پرتھوی پرتھوہ آدک بنا کر آسمین پہلے میرا دھیان کر کے بدھ پوڑ بک پوجنا چاہیے اور جو کوئی مانسی پوجا کیا چاہو وہ اپنے من مین میرے رُوپ کا دھیان کر کے جسطح مورت کو پوجتے ہیں اسی طرح دھوپ دیپ نیید آدک سے دھیان مین پوجا کر کے اور میری

پوجا کرتے وقت دھیان سُدرشن چکر اور گدا اور پدم اور پنج جذبہ نشکے اور کھڑک و درہنگہ اور بان اور ہل اور موصل میرے ہتھیار اور چیمبتی مالا اور نندا اور سند اور پن اور شیل اور سنشیل اور گڑا اور بشک اور سین اور سنا پھ نود پار کھد اور مد گا دی اور گیش اور بید بیاس اور اندر آدک دیو تانوں کا کرنا چاہیے اور جتنی چیزیں بھوجن کی اپنے کو بہت پیاری ہوں انکو بنوا کر ٹھاکھی کا بھوگ لگا دی جو ہر روز سب طرح کا بھوجن طیار نہوسکی تو ان کوٹ وغیرہ پڑب کے دن ضرور چھتیس پنجن ٹھاکھی کے بھوگ کو واسطے بنانا اچست ہے اور جو آدمی ہر روز مٹی کی مورت بنا کر پوجا کرے اسکو آباہن اور بسرجن کا منتر ضرور پڑھنا چاہیے اور ٹھاکھی بوجنے والے کو آباہن اور بسرجن کا منتر پڑھنا چاہیے اور ہوم کرنے والے کو آگن میں میرا دھیان لگانا اور جل اور سوچ کو بھی سزا دے سمجھنا اچست ہے اور پوجا کرتے وقت میرے چرتون میں من لگائے رہی اور پوجا کر کے سانشانگ دندوت کر کے ٹھاکھی سے باغہ جوڑ کر کہہ کر ہمارے بھوجن تمھاری سرن پڑتا ہوں مجھکو اپنا داس جا کر اودھار کیجیے اس طرح ہر روز پوجا کر کے چرنامرت لیکر سزا دے ٹھاکھی کا بھوجن کری اور سرن منتر کا پانچ کر کے میری تمھارا لیلیا سنی اور بھجن اور اسمن کرنے میں دن رات لیں رہی جسکو پریشور و پیدہ دے وہ ٹھاکھندر کے خرچ کے واسطے گاؤن اور جاگیر دے کر باغ لگا دے جس میں اچھی طرح ٹھاکھی پوجا ہو کر رہی اور بہت طرح کے خوشبو دار پھول انکو چڑھانا کریں لیکن اس باغ اور گاؤن کے بچنے یا پوت یا کرایہ لینے کی اچھا نہ کھی ای اودھو میں بھگت اور پریت کی راہ سے جتنا کیوں پانی چڑھانے سے خوش ہوتا ہوں اتنا بنا بھگت کر ورن رو پیہ ہر مند میں لگانے اور دان لینے سے خوش نہیں ہوتا جو آدمی سچے من سے ہر روز اس طرح میری پوجا اور سنیو کرتا ہے اسلے سانسٹا اٹھارہ ہوں سدھ نبی رہتی ہیں اور جتنا بھل پوجا کرتے اور دلو سمجھنا بنانے والوں کو ہوتا ہے اتنا پسن انکو بھی سمجھنا چاہیے جو لوگ پوجا کرنے اور دیو استھان بنانے کی صلاح دے کر اس کام میں ساتھ دیتے ہیں اور جو لوگ اپنی یاد دوسرے کی دان دی ہوئی پر تقویٰ براہمن سے یاد دیو استھان آدک کا چڑھایا ہو گا تو ان زبردستی چھین لیتے ہیں ایسی صلاح دینے والوں کو ساٹھ ہزار برس تک کیڑا ہو کر رہنا یعنی غلیظ میں رہنا پڑتا ہے۔

اودھیاسے اٹھائیسواں۔ کہنا شری کرشن جی کا گیان برکت ہونے کا اودھو سے۔

شیام سُدرسنہ کہنا کہ ای اودھو گیانی کو کسی کی استت اور نندا کرنا اچست نہو کر ب جوؤن میں پریشور کا چنگار برابر سمجھنا چاہیے دوسرے کی نندا کرنے والے ضرور نرک بھوگتے ہیں اسلیے آدمی کو اچست ہے من اپنا ایک طرف لگائے رہ کر ٹھاکھی کی پوجا کرتے وقت دوسری طرف دھیان نہ لگا دی اور بدن میں ایک آماج شدہ ہو اسکا دھیان آٹھون پہر کرتا ہے اور یہ بات اپنے من میں بشواس کر کے جانتے رہی کہ پریشور مایا کے گنوں کو ساتھ لیکر سب سنسار کو پیدا اور پالن اور ناش کرتے ہیں جب آدمی ایسا بچار کر ایک پریشور کو سچا اور سنساری بیو بار کو جھوٹھا سمجھتا ہے تب من اسکا برکت ہو کر میری طرف لگ جاتا ہے اور جب آتامن اور اندرتون کے ساتھ لگایا تا ہے تب وہ سنساری پریت میں پھنس کر مایا جال سے نہیں چھوٹتا جس طرح آدمی سچنے میں بہت چیزیں دیکھ کر جاگنے پڑا انکو جھوٹھا سمجھتا ہے اسی طرح سنساری بیو بار کو جھوٹھا ہو کر کیول پریشور کا نام سچا جانا چاہیے خوشی اور رنج اور سوچ اور ڈر اور غصہ اور لالچ اور غرور اور دوسنی اور دشمنی اور جنم اور مرن یہ سب گن مایا کے ہو کر آتما من سے الگ رہتا ہے اور یہ سنسار من اور بھان من کے کھیل کے برابر جھوٹھا ہو کر آدہن تھا نہ مایا پر میں رہیگا اسلیے آدمی کو گیان و ملی تون

سے سنساری پریت اور من اور اندریون کی ترشنا کاٹ ڈالنا چاہیے جب آدمی نے سنساری مایا چھوٹ کر اپنے من اور اندریون کو بس میں کر لیا تب اُسکو گھر اور بن کار ہنا دونوں برابر ہیں جس طرح سونے کا بہت گنا بنا نے سے نام اُنکا الگ الگ ہوتا ہے اور وہ سب گنا گلا ڈالو تو کیوں سونا کھلتا ہے اسی طرح سنسار کے آد اور انت میں سونا روپی ناراین ہی رہتے ہیں اور انکی اچھا سے بہت جیو پیدا ہو کر الگ الگ نام اُنکا ہوتا ہے اور مہا پر (ہونے میں سب جگت کا ناش ہو کر جو آتا سب جڑ اور چیتن کا پریشور کے روپ میں سما جاتا ہے جیسے شرک میں سب کا ٹکڑا جامدی کی طرح چکلتا ہے اور دیکھ کر کوئی لوبھی اُٹھالے اور اُٹھاتے وقت سب تھکر شرمندہ ہو جائے ویسے سنسار کی گت جھوٹھی سمجھنا چاہیے جیسے اُڑتے ہوئے بادل سے آکاش کچھ ملاوٹ نہیں رکھتا اسی طرح آتما جو را سی لاکھ جن میں بیابک رہنے پر بھی سب سے الگ رہتا ہے اسلیے آدمی کو چاہیے کہ من اپنا مایا کے گون سے برکت رکھ کر ایسا دھیان ہر چہ نون میں لگا دو کہ سنساری چیز کی کچھ چاہنا اور پریت نہ رہی جس طرح علاج کھانے سے بدن میں روگ نہیں رہتا اسی طرح من اور اندریون کو بس میں رکھنے سے سنساری ترشنا اور پریت جھوٹ جاتی ہے جس نے من اور اندریون کو اپنے بس میں کیا اُسکا تب اور جب کرنا بر تھا ہے جبکہ من آدمی کا بیج دھیان جن پریشور کے لین ہو جاتا ہے تب اُسکو اپنے بدن اور سنسار کی پریت نہیں رہتی اسلیے آدمی چلتے پھرتے سوتے جاگتے کھاتے پیتے من اپنا اٹھون پہناراین جی کی طرف لگائے رہے جس طرح سورج نکلنے سے رات کا اندھیال نہیں رہتا اسی طرح میری بھگت رکھنے سے اگیان نہیں رہتا جوگ اور تب بھنگ ہو جانے سے جلد ہی گت نہیں ہوتی اور میرے بھگت سے جو ا پراد بھی ہو جاتا ہے تو میں دوسرے جنم میں اُسکا اودھار کر دیتا ہوں اور آتا ہے کہ بدن میں رہتے سب اندریون کو چلنے اور پھرنے اور بولنے کی سامر تہ رہتی ہے اور جتنے دیوتا اپنا پرکاش اندریون میں رکھتے ہیں ان سب دیوتوں کو بھی آتما ہی سامر تہ دیکر آپ اُسے الگ رہتا ہے اسوا سٹے گیانی اور جو گیون کو چاہیے کہ اتا کی طرف دھیان لگا کر سنساری مایا اور موہ میں نہ پھنسیں ایسے آدمی پر پچھلے جنم کے اودھرم کرنے سے کوئی دکھ بھی پڑ جاتا ہے تو میں اُنکا دکھ دور کر دیتا ہوں یہ بات میری سچ مانکر ناش ہونے والے بدن سے پریت رکھنا اور اندریون کو سکھ دینا اُچت نہیں ہے۔

ادھیالے اُختیسوان

من کے روکنے کا گیان کنا شرک برشن جی کا اودھو سے

اودھو سے اتنی کھانسنکر کہا کہ ای دینا تا تمہ آپ نے کہا کہ من کو روکنا چاہیے سو ہوا سے بھی زیادہ تیزی رکھنے والے من کو روکنا بہت کٹھن ہے کہ کئی ایسی تدبیر تھائیے جس میں من روکا جائے اور ہر چہ نون میں پریت پیدا ہو سو اسے آپ کے کوئی دوسرا اسکی تدبیر نہیں بنا سکتا اور آپ کی مایا سے سنساری جیوؤں کو ایسا بھلا رکھا ہے کہ بغیر آپ کی کرپا اور دیا کے کوئی اس مایا روپی جہل سے نہیں چھوٹ سکتا جہاں برہادک دیوتوں کو آپ کا بھید جانتا کٹھن ہے وہاں سنساری آدمی ہر چہ تر سمجھنے کی کمان سامر تہ رکھتا ہے یہ بات سنکر شبام سندرس نے کہا کہ ای اودھو جو کوئی سنسار میں جنم لے کر میرے چرنوں کا دھیان اور اسمن کرتا ہے تو اُسکو دھیرے دھیرے سنساری پریت چھوٹ کر ہر روز ہر چہ نون میں پریم بڑھتا ہے جہاں تیر تہ پر میرے بھگت اور گیانی لوگ رہتے ہیں وہاں انکی سنگت میں رہ کر میرا

بجن اور اسمن کیا کرے اور سب جو تون پر دیار کھلے چورسی لاکھ جون میں میرا پرکاش برابر سمجھ اور کسی جو کو دکھ زدے کر
 جہان تک بین پڑے وہاں تک منسا با چاکر منا سے دوسرے کا اٹکار کوے اور اپنے من میں یہ اگمان نہ رکھے کہ میں اتم ذات
 اور بڑا آدمی ہو کر نکال اور شودر کو کس طرح پانی بلاؤں اور اس کو چھو کر کھانا کھلاؤں جب تک آدمی پر میثور کا پرکاش
 براہمن اور چاندل کے تن میں برابر نہیں سمجھتا تب تک وہ اگمان ہو اور جسے دیوتا اور دیت اور آدمی اور پیش اور
 پنجھی آدک چورسی لاکھ جون میں پر میثور کا روپ برابر جانا اسکو کوئی دکھ دینے کی سامرتہ نہیں رکھنا وہ ضرور کٹ
 ہوتا ہے اور وہ صوبہ سب گبت گیان ہو آج تک کسی سے نہیں کہا تھا تو سنا یا اسکو یاد رکھنے سے تمھاری کٹ ہو جائیگی
 اور تم بھی یہ گیان ہر بھگت اور سادھو اور مہاتما لوگوں کو سنا نا اور جو آدمی جو ر اور لپٹ اور پاکھنڈی اور لومی اور
 جواری اور مدنا پنے واسے اور جھوٹھے ہون اور جو ہنسا یعنی جان کشی کر کے پرایا اٹکار نہیں مانتے ہوں ایسے لوگوں
 سے مت کہنا جس طرح امرت پینے واسے کو پھر کسی دوا کے کھانے کا کام نہیں رہتا اسی طرح یہ گیان سمجھنے واسے کو پینے
 جھوساگر بار اترنے کے واسطے دوسری کوئی تدبیر کرنا چاہیے جو کوئی ہر کتھا اور جگ گیان سب سے من سے سنکر دوسرے کو
 آپدیش کر لیا اسکو ہم جواج کی پھانسی سے چھڑا کر پریم بد دینگے اتنی کتھا سنکر شکد یو جی بولے کہ ای راجا پر بھت اودھو نے
 یہ سب گیان سنکر آنکھوں میں آنسو بھر لیے اور سری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر نہ کیا کہ ای مہا پر بھو آپ نے دیا کی راہ
 سے گیان کا دیپک میرے ہر دی میں روشن کر کے اسطرح نیا رومی اندھیا لا چھڑا دیا کہ جس طرح شوریج نکلنے سے لہرا
 نہیں رہتا اور آپکی کرپا سے من میرا برکت ہو کر استری اور شبر کا پریم چھوٹ گیا انکی دیا کا بدلا اگر کوئی دبا چاہے تو کس طرح ارن
 نہیں ہو سکتا ایسے آپ کے کل رومی چرنوں کو بار بار دندوت کر کے یہ بردان مانگتا ہوں کہ آپکا چرن چھوڑ کر دوسری
 طرح من میرا بخاوی یہ بات سنکر شری کرشن بکینڈہ ناتھ نے اپنی کھڑاؤن دے کر کہا کہ ای اودھو تم یہاں سے بدری کسدا
 جا کر ہر روز اسنان کیا کرو اور گندمول بھل آدک کھا کر میرے چرنوں کا دھیان لگاؤ تمھاری کٹ ہو جائیگی اور میں بھی جگ
 کے لوگوں کے اودھار ہونے کے واسطے بھاگوت رومی مورت اپنی سنسار میں چھوڑ کر گوٹوک کو جاؤں گا اس کتھا کے پڑھنے
 اور سننے سے سنساری آدمی بھوساگر پاراوتر جائینگے اودھو جی یہ بات سنتے ہی خری کرشن مہاراج کا جوگ سمجھ کر بہت دکھی
 ہو گئے لیکن انکی آگیا نانا اچت بنا کر کھڑاؤن کی جوڑی اپنے سر پر رکھ لی اور ڈنڈوت اور پرکار کے موہنی مورٹ کا سوڈا
 آنکھوں کی راہ سے اپنے ہر دی میں رکھا اٹھے بڑا ہوئے اور بدر کا شرم میں جا کر تر بھون بت کی آگیا کے موافق اسنان اور
 دھیان کرنے لگے اسی گیان کے پرناپ سے کچھ دن کے پیچھے تن اپنا جوگ ابھیا س کے ساتھ چھوڑ کر کٹ بدوی پہنچے
 اتنی کتھا سنکر شکد یو جی نے شری کرشن تر لوکی ناتھ کو دھیان میں دندوت کی اور راجا پر بھت سے بولے کہ اے راجا
 دیکھو تر بھون بت سے سب بیدون کا سارا امرت رومی گیان اور بھگت نکال کر گیارھوین اسکند مد میں اودھو کو پلویا
 جس طرح دیوتا اور دیتوں نے سندرمتمن کر کے چودہ رتن نکالے تھے اسی طرح بیدنیاس جی نے سب بید اور شامتر
 دیکھ کر اسکا سدھو شری مہاگوت بنا یا ہے۔

ادھیائے نیسوان

ناش ہونا سب جد نسیوں کا آپس میں لڑا اور بان مارنا جہاں نام کیوٹ کا شریک شری جن جی کے پانوں میں
 راجا پر پھیت نے اتنی گتھا سنکر پوچھا کہ ایسے ناکہ شری کرشن ترہوں بت کو شاپ چھڑا دینے کی سارے تھی پھر سوا سٹے
 انھوں نے جد نسی لوگوں کے اوپر دیا نہیں کی شکہ پوجی بولے کہ ایسا راجا پر پھیت بسد یونندن پر ہم پیشور کے اتار کو چھنسا
 مایا سے رحمت تھے جد نسیوں کا ناش کرنا منظور تھا لیکن آپ نے ان لوگوں کا پالن کیا تھا اسلئے اپنے ہاتھ سے مارنا اُچت
 جان کر برا ہمنوں سے شاپ دلوایا جبکہ اودھو جی بدری کیدار کی طرف چلے گئے تب شریک شری جن جی نے بچارا کہ دو ار کا چری میں
 شاپ نہیں بیا بیگا اسوجہ سے سب جد نسیوں کو پر بھاس چھتر چلنے کے واسطے کہا تب شری کرشن جی کی آگیا سے
 سواے راجا اگر سین اور بسد پوجی کے سب جد نسی ہاتھی اور گھوڑے اور رتھوں پر چڑھ کر پر بھاس چھتر میں بیوی بچے
 اور استان دان کر کے اُسدن رتھ برت رکھ کر وہاں تک رہے دوسرے دن پریشور کی اچھاس سے سب جد نسی بدرابی کر
 متوالے ہو گئے اور سڈر کنارے بیٹھ کر اپنی اپنی بڑائی کر سنے لگے اور اسی بات پر استان کرنے وقت پہلے پانی کے چھینوں
 سے لڑنے لگے پھر آپس میں تیرا تلو اور درگرا آدگ بہت ہتھیار چلنے لگے جس طرح اُدھرم کرنے والے بیدار شاستر کا بجن جھوٹھا
 جا کر اپنے من مانا پاپ کرتے ہیں اسی طرح براہمن کے شاپ سے جد نسی لوگ شام اور بلرام کا سمجھانا نا کر جب بلہ پوجی سے
 لڑنے کی واسطے دوڑے تب دونوں بھائی الگ بیٹھ کر انکا تاشا دیکھنے لگے جب لڑنے لڑتے ہتھیار کے ٹوٹ گئے اور ہاتھی گھوڑے
 مارے گئے تب اسی پتار کو جو موسل کی چور سے سڈر کنارے جمی تھی اُکھاڑ کر ایک دوسرے کو مارنے لگے دُرباسا رکھیشور
 کے شاپ سے اُس پتار سے ماہنے وقت تلواری کی طرح گھاؤ ہو کر سب جد نسی مرنے لگے جیسے کل دتی استری دوسرے
 پرش کو دیکھ کر چپ جاتی ہو دیتے کہ وہ پیدا ہونے سے سب جد نسیوں کا ستوگن اور گیان شری سے جاتا رہا جس طرح
 بانس کا بن آگ لگنے سے جل جاتا ہے اسی طرح دُربہ پیدا ہونے سے سب باپ بیٹا اور بھائی بھائی آپس میں لڑ کر چھین کر ڈھجد نسی
 ناش ہو گئے جب سواے شام اور بلرام کے اور کوئی زندہ نہیں بچا تب شام سندر نے بلجھدر جی سے کہا کہ اب پر تھی کا بھلا
 اُتر گیا اسلئے ہم اور تم دونوں بھائیوں کو بھی سکنٹھ میں چلنا چاہیے یہ بات سنتے ہی بلجھدر جی نے اپنے سب کپڑے اتار ڈالے
 اور کوہین باندھ کر سڈر کے کنارے بیٹھ کر جوگ ابھیاں کے ساتھ اُتر دھیان ہو گئے تب شام سندر چتر جی روتھ حاران
 کر کے سکنٹھ چکر گدا پدم سمیت سڈر کے کنارے ایک پیل کے درخت کے نیچے جا بیٹھے جس وقت ترہوں بت درخت سے
 اُٹھنے ہو کر دھنا پانوں اپنا بائیں گھٹنے پر رکھ کر سکنٹھ جانے کی اچھار کھتے تھے اسی وقت بسد یونندن کی اچھاسے جہاں نام
 کیوٹ جو بال بندر کا اتار تھا دھنک بان لیکر وہاں آہو بچا اور اتنے دُور سے غری منوہر کا چلنا ہوا پانوں دیکھ کر ہرن
 کے دھونکے سے ایک بان مارا تو وہ بان یعنی تر جھین مچلی کے پیٹ سے نکلے ہوئے ٹوہے کا پیل لگا تھا ترہوں بت
 کے چرن پڑا لگا جب وہ کیوٹ اپنا تیرا ٹھانے کے واسطے نزدیک آیا تب شام سندر کے پانوں میں گھاؤ دیکھ کر زرد ہو گیا
 اور ڈر کے مارے کا پتتا ہوا ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ایسا دینا نا تھ میرے برابر دُور کوئی اپرا دھی نام جگت میں نہو گا جسے کبھی بت نہ

ما کر ڈو کہ دیا اس پاپ کرنے سے میرا دھار کسی طرح نہیں ہو سکتا اعلیٰ آپ مجھ کو اپنے ہاتھ سے مار ڈا جیسے زمین میرے سر پر اسے کا حال سکر کوئی دوسرا سنت اور مہاتا کا اپرا دھو کر اور ای مہا پر بھوج آپ کی مایا کو بر بھادک دیوتا نہیں جان سکتے تب نجد ادھری اور گیان کو کیا سامنتہ ہی جو آپ کی مہا کو پہنچ سکون جب وہ کیوٹ بہت بلا پ کر کے مڑی منوہر کے چرنون پر ٹوٹنے لگا تب شبام سندرنے ہنس کر کہا کہ تو کچھ ادا اس سے ہو میری اچھا کے موافق تجھ سے اجان میں یہ اپرا دھ ہو ای نہیں براہمن کا شاب جھونٹھا منو تو دھیرج رکھ تیرے واسطے بکینٹہ سے ہوا ان آتا ہی یہ بات شبام سندرنے کے منہ سے نکلے ہی ہوا ان جڑاؤ وہاں پر اپو پنجا بکینٹہ ناتھ کی گیا سے وہ کیوٹ روپ ہو کر اور ہوا ان پر بیٹھ کر بکینٹہ میں چلا گیا۔ اتنی کتھا سنا کر شگد یو جی نے کہا کہ ورا جا پر بھجت دیکھو جو کوئی ایسے دین دبال پر مشور کی پشون چھوڑ کر دوسرے کا بھڑو سا کرنا ہی اسکو بڑا موڑ کھ بھجنا چاہیے اس کیوٹ کے چل جانے کے پیچھے دارک نام سار تھی نے وہاں پہنچ کر جیسے مڑی منوہر کو دندوت کی ویسے تر بھون پت کی اچھا سے وہ رتھ گھوڑوں سمیت اڑ کر آکاش میں چلا گیا اور شر بکرشن جی نے دارک نام سار تھی سے کہا کہ تم دو ار کا میں جا کر بسد یو آدک سے جد نبیوں کا حال لکھو انکو سمجھا دو کہ اب دو ار کا پڑی سمدر میں ڈوب جائیگی اسلئے سب لوگ اپنے اپنے مال سمیت ارجن کے ساتھ ہستنا پور کو چلے جاویں اور ہماری طرف سے اُٹنے کہ دینا کہ ہمارے بکینٹہ جانے کا کچھ سوچ نہ مانکر سب استریوں اور بوڑھوں اور لڑکوں کو اپنے ساتھ لیجاویں اور جو گیان ہمنے گیتا میں انکو سمجھا یا ہو وہی بات سچ مانکر ہمارے چرنون کا دھیان کرتے رہیں اور ای دارک میرا بھجن اور امرن کرنے اور اپنا دھرم رکھنے سے تیری بھی کت ہو جائیگی یہ بات سنتے ہی دارک سار تھی اُٹنے بدھو کر ڈو ما پٹینا ہوا اور کائی طرف چلا۔

ادھیائے اکتیسواں

جانا شبام سندرنے کا بکینٹہ دھام کو اور فرنا بسد یو آدک کا اُنکے سوچ میں

شگد یو جی نے کہا کہ ورا جا پر بھجت جب دیوتوں نے اُس کیوٹ کو ہوا ان پر چڑھے بکینٹہ کی طرف جاتے دیکھا تب برہما اور رند اور کبیر اور برن اور گندھرب اور بدیا دھرا اور چارن اور کنز آدک سب دیوتا اسپر اوتن کو ساتھ لیکر اپنے اپنے ہوا انون پر گاسے اور بجاتے اور پھول برساتے ہوئے جہاں شری کرشن بکینٹہ ناتھ بیٹھے تھے وہاں آکاش میں آکر اس اچھا سے اکٹھا ہوئے کہ اب تر بھون پت بکینٹہ میں آتے ہیں چکر موہنی مورت کی چھب دیکھ لیوین نہیں تو پھر اس ادبھت روپ کا درشن کہان بائگا ہم لوگ بھی اُنکو اپنے استھان پر لیجا کر دو چار دن اُنکی سیدھا کر نیلے ایسا پجا کر وہ لوگ شری کرشن جی کے چڑھنے کے واسطے اپنے اپنے لوگ سے ہما اتم ہوا ان لے لئے تھے جب شبام سندرنے دیوتوں کو آکاش میں دیکھا تب اپنے بدن میں اپنی آتما کا دھیان لگا کر اُنکے بند کر لی اور اُسی بدن سے بجلی کی طرح چکر اسطرح بکینٹہ کو چلے گئے کہ برہما دک دیوتوں کو بھی اچھی طرح اُنکا سو روپ دکھائی نہیں دیا۔ اتنی کتھا سنا کر شگد یو جی نے کہا کہ ورا جا پر بھجت بکینٹہ ناتھ کی ہما اور بھید کو پہنچنا بہت کٹھن ہی لیکن سب کوئی اپنی سامنتہ بھرا نکا گن گاتے ہیں دیکھو جو آد پرش بھگوان کیسے کیسے بیرون کو مار کر ڈو کے سے ہوئے لڑا کے نجم پڑی سے لے آئے وہی تر بھون پت آدمی کاتن دھرنے کے کارن جہاں نام کیوٹ کے بان مارنے سے بکینٹہ کو

چلے گئے جبکہ شری کرشن جی کا نفس سنسار میں نہیں رہا تب سنسار میں جنم پا کر کوئی جینتا نہ ہوگا۔ اتنی کتھا سناسکرت جی نے سناسکرت
 رکھیشور دن سے کہا کہ جب دارک سارتنی نے دو اراک میں پہونچ کر سب جد نبیوں کے مرنے اور شام اور بلام کے بکینٹھ دھام
 چلے جانے کا حال بسدیا اور اکر سین سے کہا تب سب لوگ چھوٹے اور بڑے جو وہاں پر تھے روتے روتے باہل ہو کر پھانچ پھرتے
 کہ دوڑے جبکہ انھوں نے زن بھوم میں پہونچ کر سندر کے کنارے سب جد نبیوں کی لاش بڑی ہوئی دیکھی اور شام اور بلام کا
 روشن نہا یا تب بسدیا اور دیو کی اور راجا اکر سین ہاے مارا کسی جگہ گئے اور رکنی اور ست بھاما آدک انھوں پت رانیان مری منوہر اور روتی
 بلام جی کی استری چتا بنا کر کل مرین اور پردمن آدک سب بیرون کی استریان اپنے اپنے پت کے ساتھ سنی ہو گئیں جب سوقت ارجن نے
 بھی وہاں پہونچ کر یہ حال دیکھا اور دارک کے متھ سے شام سندر کا آپدیش سناتا تب ارجن نے ایسا سوچ کر کیا کہ جسکا حال برزن نہیں
 ہو سکتا لیکن شام سندر نے جو گیان گیتا میں کہا تھا وہ سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا اور سب کسی نے اپنے اپنے گھر واؤن کی کو تھ جلا کر اتر
 کے موافق کر یا کر کیا اور جسکے کل میں کوئی نہیں بچا تھا انکو ارجن نے واہ دیا جبکہ تین راتیں وہاں ہو چکیں تب ارجن بھرا بھرا تھ
 کے بیٹھے اور استریوں اور بوڑھے اور لڑکوں کو جو بچ گئے تھے اپنے ساتھ لے کر ہستنا پور کو چلے آسوقت سواے رہنے مکان
 شری کرشن جی کے اور سب دو اراک سندر میں ڈوب گئی اب تک کبھی کبھی مندر شری کرشن جی کا بجلی کی طرح چمکتا ہوا دکھائی
 دیتے جاتا ہے جب ارجن نے ہستنا پور پہونچ کر یہ سب حال کہا تب جد مصتھم آدک پانچون بھائیوں نے راجگی ہی ہستنا پور کی پچھت کر
 اور اندر پرستہ اور متھرا کا راج بھرا بھرا کو جو شری کرشن جی کے کل میں بچا تھا دے دیا اور آپ پانچون بھائی برکت ہو کر اتر و نشا
 میں چلے گئے اور ہمال میں گلگت پد پد پہونچے۔ اتنی کتھا سناسکرت شکر یو جی نے کہا کہ ارا جا جس دن شری کرشن جی بکینٹھ کو پد پد
 اسی دن سے ست اور دھرم سنسار سے اٹھ کر انکے ساتھ جلا گیا لیکن جو کوئی اس اسکندہ کو من لگا کر پڑھو اور سنے گا وہ بہت
 جنم کے پاؤن سے چھوٹ کر گت پاویگا۔

بارھوان اسکندہ

حال کلہاگ کے آدمیوں اور راجون کا اور کاٹنا بچھک سانپ کا راجا
 پر پچھت کو اور کتھا مارکن ٹے رکھیشور کی

آدھیائے پہلا

بزن کرنا شکد یو جی کا راجا پر پچھت سے حال کلہاگ کے راجون کا

راجا پر پچھت نے اتنی کتھا سنکر تو کیا کہ ارمی ناتھ آپ نے کہا کہ جس دن شری کرشن جی بکینٹھ کو گئے اسی دن سے ست اور دھرم
 سنسار سے اٹھ گیا کیا انکے پیچھے کوئی راجا ایسا دھرم اتا نہیں ہوا جو دھرم کو قائم رکھتا اب یہ بزن کیجئے کہ پھر کے نفس میں
 راجگی رہی تھی شکد یو جی نے کہا کہ ارا پر پچھت شام سندر کے بہنے تک دو ارا بچک تا انکے پیچھے کلہاگ میں جو راجا ہوئے انھوں نے
 سچائی اور دھرم کو چھوڑ دیا اور تھوڑی عمر رہنے سے کچھ اچھا کر بھی نہیں کر سکتے تھے جب شری کرشن ہمارا ج اپنے بکینٹھ دھام کو گئے

تب بانڈون کے منہ میں تم چکورتی راجا ہوئے اور تمھارے پیچھے بھرنابھ اور حنیچ چکورتی راجا ہو گئے اور جواسندھ کا بیٹا جہادیو تھا اُسکے منہ میں برکت نام راجا ہوگا اُسکو سو تک منتری مار کر پر دوت اپنے بیٹے کو راج دیکھا اُسکے منہ میں تین سو اتریس برس تک راجگی رہی پھر شش نام راجا ہوگا اُسکے کل میں کا کورن اور جھیم وغیرہ پیدا ہو کر تین سو ساٹھ برس تک راج کریں گے پھر مہاندی نام راجا کے بند نام بیٹا شودری سے پیدا ہو کر زبردستی سے سب چھتر یوں کا دھرم لگا ڈولیکا اور اُسکے پڑے سب کلین چھتری بھاگ کر پنجاب میں جا بسیں گے اور پورب کے رہنے والے چھتری شودر دھرم رکھیں گے اور راجا بند کے آٹھ بیٹے راج کریں گے اور ان آٹھوں کو چند گیت نام داس مار کر آپ راجگی پر بیٹھ جائیگا اور اُسکے منہ میں باری جری اور دیو ہونی آگ پیدا ہو کر ہزار برس تک ہ راجا بیٹے پھر کونو نام منتری دیو ہونی کا اپنے راجا کو استری کے سکھ میں پھنسنے رہنے سے مار کر آپ راج کرے گا اسی کل میں بسدیو اور ہتر اور ناراین نام وغیرہ پیدا ہو کر اُسکے منہ میں تین سو پچاس برس تک راج رہیں گے پھر کسل نام شودر ناراین نام اپنے راجا کو مار کر آپ راجگی پر بیٹھ جائیگا اُسکے منہ میں کرشن اور پورناس آگ پیدا ہو کر تیس پڑھی ساڑھے آٹھ سو برس تک راج کریں گے پھر آجھرتی شہر کے رہنے والے سات امیر راجا ہو کر اور انکو مار کر کاکون کا راج ہوگا اور اُنکے پیچھے چودہ پڑھی تک مسلمان راجا ہو کر بادشاہ کہلاوینگے اور ایک ہزار ننانوے برس تک مسلمان کا راج رہیگا اور مسلمانوں کو جیت کر دس پڑھی تک گوراندھ راج کریں گے اُنکے پیچھے گیارہ پڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہوگا۔

اتنے لوگ کلجک میں نامی راجا ہو کر پھرا میر اور شودر اور بیچہ راجا ہونگے اور کلجک کے راجا اپنا دھرم کرم چھوڑ کر استری اور ملک اور گنو کا بدھ کریں گے اور دوسرے کی دولت اور عورت اور زمین زبردستی چھین کر کام اور کرودھ اور ٹوبہ بہت رکھیں گے اُنکا حال دیکھ کر پر جا لوگ بھی اپنے دھرم اور کرم سے نہ ہر بہت پاپ کریں گے۔

ادھیاسے دوسرا۔ کہنا شکر یوجی کا لچن کلجک کے آدمیوں کا

شکر یوجی نے کہا کہ راجا برہمیت کلجک میں سنساری آدمی ہر روز دیا اور سچائی چھوڑ دینے سے کم طاقت ہو جائیں گے۔ اور عمر تھوڑی ہونے سے کچھ اچھا کرم اُٹھنے نہیں بن پڑیگا اور راجا لوگ پر جا کو دکھ دیکر جا رن حصہ لے لیونگے اور برسات تھوڑی ہو کر آناج کم پیدا ہوگا اور منگی پڑنے سے پر جا لوگ بھوجن بنا دکھ پا کر اپنے اپنے برن اور آشرم کا دھرم چھوڑ دینگے اور کلجک میں عمر آدمی کی ایک سو بیس برس کی لکھی ہو لیکن ادھرم کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہنچا سکے بھیر ہی مر جائیں گے اور کلجک کے آجرتیوں کا دھرم کرنے کے سبب سے بیش یا بائیس برس سے زیادہ کوئی نہ جیوگا اور ایسا چکورتی اور پرتاپی راجا بھی کوئی نہوگا جسکا حکم ساتون دیپ کے راجا مین جٹکے پاس تھوڑا بھی راج اور دیش ہوگا وہ اپنے کو بڑا پرتاپی سمجھیں گے اور تھوڑی عمر ہوئے زہمی پتوی اور دھن لینے کے واسطے آپس میں جھگڑا کریں گے اور اپنا دھرم اور نیا دھرم کر جو آدمی اُن کو روپیہ دیکھا اُسکی حمایت کریں گے اور پاپ اور بن کا بچار نہ کریں گے اور چوری اور لگوم کرنے اور جھوٹے بولنے میں اپنی عمر گزار کر دمڑی کی کوڑی کے واسطے دشمن ہو جائیں گے اور گنوں کا دودھ بکری کے برابر تھوڑا ہو جائیگا اور برا ہمنوں میں کوئی ایسا لچن نہیں رہیگا جسے دیکھ کر آدمی بچان سکے کہ یہ براہمن ہو پوچھنے سے اُنکی ذات معلوم ہوگی اور دو لہندہ کی خدمت سب لوگ کریں گے کچھ اور بیخ ذات کا

پچار نہ ہوگا اور بیبا پار میں چھل بہت ہوگا اور استری اور بڑش کا جٹ ملنے سے اونچ نیچ ذات آپس میں بھوک اور بلاس کرینگے اور ہرگز
لوگ اپنا دھرم کرم چھوڑ دینگے صرف جینیو پیرنے سے براہمن کہلاوینگے اور برہم چاری اور بان پرستہ صرف جٹاس پر پھیلینگے
اور اچار اور پچار اپنے آشرم کا چھوڑ دینگے اور کنگال اتم ذات سے دھن دان نیچ ذات کو اچھا سمجھیں گے اور مورکھ آدمی جھوٹھی
بات بتانے والا سچا اور گمانی کہلاوے گا اور تینوں برن کے آدمی جب اور تپ اور سندھیا اور ترپن کرنا چھوڑ کر صرف
نہا کر بھجن کرینگے اور کینول اسنان کرنا بڑا آچار بھکروہ بات کرینگے جس میں سنسار میں جس ہو اور اپنی خوبصورتی کے واسطے
سریر بال رکھ کر پروک کا کچھ سوچ نہ کرینگے اور چوڑ اور ڈاکو بہت پیدا ہو کر سب کو دکھ دینگے اور راجا لوگ چوڑ اور ڈاکو سے
مل کر بجا کا دھن چرائینگے اور دس برس کی لڑکی کے لڑکا پیدا ہوگا اور کلین استریان دوسرے برس کی چاہ کھینگی اور
اپنا کٹمب پالنے والے کو سب لوگ اچھا جان کر کینول اپنے بیٹ بھر نے سے سب چھوٹے بڑے خوش رہینگے اور بہت لوگ لالچ
اور بڑے کا دکھ اٹھاوینگے اور درخت چھوٹے ہو جائینگے اور دو اون میں اثر نہ رہینگا اور شودر کے برابر چاروں برن کا دھرم
ہو کر راجا لوگ تھوڑی سامتہ رکھنے پر بھی زمین لینے کے واسطے اچھا رکھینگے اور گرہستہ لوگ اپنے ماتا اور پتا کو چھوڑ کر سسر
اور سائے اور استری کی اگیا میں رہینگے اور نزدیک کے تیرھتوں پر بستواس نہ رکھ کر دوسرے کے تیرھتوں پر جاوینگے لیکن تیرہ
نہانے اور درشن کرنے سے جو چھل گتے ہیں اسپر انکو یقین نہوگا اور جگ اور ہوم آدک سنسار میں کم ہو کر گرہستہ لوگ
دو چار براہمن کہلا دینے ہی کو بڑا دھرم سمجھیں گے اور سب لوگ دنیا اور دھرم چھوڑ کر ایسے سوم ہو جائینگے کہ ان سے اتھ کوئی کھانا
اور کپڑا نہیں دیا جائیگا اور سیناسی لوگ اپنا کرم اور دھرم چھوڑ کر گرہدا کپڑا پہن لینے ہی سے ڈوٹھی کہلاوینگے۔ اتنی اتھا
سنسار کھنکھو جی سنے کہا کہ ای راجا پر بھکت جب اخیر کجک میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پریشور دھرم کی رجھا کرے گی واسطے
سنسجھل دیش میں گوڑ براہمن کے گھر کلنکی اوتارینگے اور نیٹا گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجا اور ادھری اور پائیوں کو
تھوڑے سے مار ڈالینگے جب انکے درشن ملنے سے بچے ہوئے آدمیوں کو گیان لجاینگے تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم
سے چلن گئے انکے اسٹھ سو برس بعد ست جگ ہو کر سب چھوٹے اور بڑے اپنا دھرم کرینگے ای راجا اسی طرح سب براہمن
اور چھتری اور بیش اور شودر چاروں کا نبش برابر چلا آتا ہوست جگ کے شروع میں راجا پو اپنی چندر بنشی جو بدر کا اشرم
میں اور راجا مرسورج بنشی جو مندر راجل پریت پر بیٹھے ہوئے تب کر رہے ہیں چندر بنشی اور سورج بنشی کل کو پیدا کرینگے اور
ست جگ کے آنے سے کجک کا دھرم جاتا رہیگا دیکھو اسنے بڑے بڑے راجا پر تھوی پہ ہو کر مٹی میں مل گئے اور سواے
بھلائی اور برائی کے کچھ انکے ساتھ نہیں گیا اور یہ بدن مرنے کے چھپے کچھ کام نہ آکر پڑا رہنے سے راکھ ہو جاتا ہی جو لوگ اس
ناش ہو جاتے والے بدن کو موٹا کرنے کے واسطے پرایا جو مارنے ہیں انکو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیے جبکہ ایسے برتانی راجا ناش
ہو کر کینول جس اور جس انکار گیا تب یہ بدن لاکھوں تدبیر کرنے پر بھی کسی طرح قائم نہیں رہتا اسلیے آدمی کو چاہیے کہ اپنے
بدن اور سنسار کی پریت اور اہنکار کو چھوڑ کر ہر چرٹون میں دھیان لگاوے اور پریشور کا مچن اور اسمرن کر کے جو ساگر
آجھائے آدمی کا تن باٹے کا ہی چھل ہی نہیں لڑیجھے سے چھتاوے گا اسے راجا پر بھکت تم بڑے بھاگن ہو
جو انت سمر پریشور کی کتھا اور لیلہ سننے میں تھلا من لگا ہی۔

ادھیائے تیسرا کناشکد یوجی کا حال پھیلے راجون کا پرکھیت سے

شکد یوجی نے کہا کہ اے پرکھیت جو راجا دوسرے کا راج اور دھن لیتے کیواسی اچھا رکھ کر پتا اور پتر اور بھائی بھائی میں اطمینان
ہیں ایسے راجون کو پرکھوی ہنس کر کہتی ہو کہ دیکھو یہ سب موت کے کلیوا ہو کر میرے مالک ہو اچا ہتے ہیں اور اپنے باپ دادا سے
کا مرنا دیکھنے پر بھی سنساری ترشتا نہیں چھوڑتے اور جتنی محنت دوسرے کی پرکھوی اور درب اور استری لینے کے واسطے
اٹھا کر اپنے اور بیگانے کو ہار ڈالتے ہیں اتنی تدبیر کام اور کروہ اور لوبھ اور موہ زبردست دشمنوں کو جیتنے اور اپنا پرٹوک
بنانے کے واسطے نہیں کرتے جبکہ راجا پرکھ اور پڑورا اور گادہ اور نکلہ اور سنہسار جن اور ماندھاتا اور سکر اور کھٹوانگ
اور دھندھارا اور رگھ اور ترن بند اور حجات اور سر حجات اور کلبیا شلور بل اور نرگ اور ہرن کشپ اور ہرنیا کش اور
برتراسر اور راون اور بھو ماسر آدک ایسے ایسے برتاپی اور شور بیرا جاست گن اور جوگ ابھاس جاسنے والے میرے اوپر
رکھ کر کھوکھو اپنا کہتے کہتے مر گئے لیکن میں کسی کے ساتھ نہیں گئی اب کیوں ان لوگوں کی کہانی رہ گئی تب کلجک کے چھوٹے چھوٹے راجا
جو کچھ دھرم کرم نہیں رکھتے رتھا کھوکھو اپنا جانکر ابھین اطمینان میں اسلئے آدمی کا تن باکر یہ جاسیے کہ اپنا من سنسار سے برکت
رکھ کر پریشور کی لیل اور رکھتا سننے اور ہر چرنون میں پریت پیدا کرے۔ ای راجا کلجک اگر کچھ سنساری چاہتا کہ کئی ہوتوں راجون
کی گت سمجھ کر برکت ہو جاوے اور ہر چرنون میں دھیان لگاوے اور سنساری ہو ہار چھوٹھا ہو کر سوا سے پھل ہر بھوج کے اور کچھ ساتھ
نہیں جاتا اتنی کتھا سنکر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ ای من ناٹھ چار جگ کے کون کون دھرم ہیں اور کلجک میں کون تدبیر کرنے سے
ہر چرنون میں پریت پیدا ہوتی ہے شکد یوجی نے کہا کہ ای راجا جاست جگ میں دھرم کے چارون بانون ست اور دیا اور تپ اور
دان بنے تھے اور سب چھوٹے اور بڑے اپنے اپنے دھرم اور کرم سے رہتے تھے اور سب لوگ آپس میں محبت رکھ کر کوئی کسی سے
دشمنی نہیں رکھتا تھا اور تریتا میں براہمن اور چھتری اور بیش اور شودرا اپنا اپنا دھرم رکھ کر جگ آدک کرتے تھے لیکن برائی استری
کے ساتھ بھوک کرنے سے دھرم کا ایک بانون ٹوٹ گیا تھا اور دو پرین سنساری آدمی اپنا جسٹے کیواسیے جگ اور پوجا کرتے تھے
لیکن وہ دوسرے کا دھن لینے اور پر استری گن کرنے سے دھرم کے دو چرن ٹوٹ گئے تھے۔ اور کلجک میں تین حصہ پایا اور ایک
حصہ پن ہونے سے دھرم کا ایک چرن رہ کر تین پیر ٹوٹ جاتے ہیں اور کلجک کے آدمی کیوں تھوڑا دان دینا اور کچھ سہانی رکھ کر
اخیر کلجک میں وہ بھی چھوڑ دینگے اسلئے کلجک میں سنساری لوگ لوبھی اور کروپ اور ابھائی بہت پیدا ہو کر ایک دور پہ
کے واسطے آدمی کی جان مار ڈالین گے اور کلین استریان اپنے پت کی پریت چھوڑ کر دوسرے پرش سے پریم کھینگی اور جب تک
استری کے پت کے پاس دولت رہیگی تب تک استری اپنے پت کی اگیا میں رہے گی اور بہت پڑنے سے دوسرے
پرش کے پاس چلی جاگی اور سب لوگ اچھے بھوجن اور سنڈر استری کی چاہ رکھیں گے اور سیناسی وغیرہ گھسنتہ
ہو جاوینگے اور بہت پڑنے سے سیوک اپنے سوانی کو چھوڑ کر دوسری جگ جا کر ہی کو بے گا اور سب لوگ اپنے
مطلب کی دوستی رکھ کر پڑھا پے کے وقت راجا لوگ اپنے نوکر دن کو چھڑا دینگے اور بہت آدمی دولت اور سنتان کی بہت

چھینا رکھ بھوت اور پرتیوں کو پوجین گے اور دھن لینے کے واسطے بیٹا مان اور باپ کو دکھ دیکھا ماتا اور پتا بھی کھانے کے
 لالچ سے اپنا بیٹا بیچ ڈالین گے اور شور و لوگ برائی اور سینا سی آدک کا بھیس بنا کر دان لیکر براہمنوں کو منتر پڑھ کر ننگے
 اور آب کھتا بائنے کے واسطے اونچے سنگھاسن پر بیٹھ کر براہمنوں کو نیچے بیٹھا لینگے اور اسطرح بہت باپ سنسار میں ہو کر سزجمن اور
 اسمرن کم ہو جائیگا اور چاروں جگ کا پھل ہر روز آدمی کے بدن میں پرکٹ ہوتا ہے جسوقت من جب اور گیان اور دھرم کی
 طرف لگے اسوقت ست جگ کا دھرم جانا چاہیے اور جسوقت لوبھ اور ترشٹان میں بہت پیدا ہو تب تریتا جگ کا دھرم
 جاننا اور جسوقت ابھان اور کاہو اور پریم من میں پرکٹ ہو اسوقت دو اور جگ کا دھرم جاننا اور جب جھوٹھ اور جیو سنسار اور
 گرد دھن میں بہت پیدا ہو اسوقت کلجک کا دھرم جاننا۔ راجا پر بھکت نے کلجک کا لچھن سنتے ہی بہت ڈر کر پوچھا کہ اسے
 من نانتہ جبکہ کلجک کا ایسا دھرم ہو تو سنساری جو کسسطح ادھار ہونگے۔ رشکد یوجی نے کہا کہ راجا کلجک میں جگ اور تپ
 اور جوگ انبھاس آدک کچھ نہیں بن پڑتا لیکن ایک بات بہت اچھی ہے کہ دوسرے جگ میں سنساری آدمی سچے اور دھرم اتا اور
 دیا دان ہونے پر بھی بہت دنوں تک جگ اور تپ اور پریشور کی پوجا اور تیرتھ اشٹان کرنے سے مکت ہوتے تھے سو کلجک
 میں کیوں پریشور کا نام جینے اور انکی لیللا اور کتھا سننے اور گنگا جی کے اسنان کرنے سے بھوساگر پار اتر جاتے ہیں جس طرح
 اجایل براہمن بڑا باپا مرنے وقت ناراین نام اپنے بیٹے کو پکارنے سے سیکنٹھ میں چلا گیا تھا اسی طرح کلجک کے آدمی پریشور
 کا نام لیتے ہی سب پاؤں سے چھوٹ کر پوز ہو جاتے ہیں دوسرے جگ میں ادھرم کم تھا جب کسی سے کچھ باپ ہو جاتا تھا
 تب وہ لوگ پریشمیت اسکا کر ڈالتے تھے کلجک میں بہت ادھرم ہونے سے کوئی پریشمیت نہیں کر سکتا اسلئے دین دیاں کھوان
 کا نام لینے والے کو سب پاؤں سے چھڑا کر سچ میں مکت کر دیتے ہیں تپ بھی کلجک کے گیان آدمی دن رات سنساری شکھ
 میں لیٹے رہ کر ایک ساعت پریشور کو یاد نہیں کرتے اور زبان سے بیہودہ بکا کرتے ہیں مگر پریشور کا نام نہیں لیتے کلجک میں کیوں
 پریشور کا نام لینے اور پوجا اور دھیان اور ہر بھجن کرنے اور انکی کتھا اور لیللا سننے اور ہر بھکت رکھنے سے سنساری
 لوگوں کا سب دکھا اور باپ اور گیان چھوٹ جاتا ہے اور جب انکے ہر وہی میں ناراین جی کی کر با سے گیان رُو پی ویکس
 روشن ہوتا ہے وہ بابا رُو پی اندھیار سے باہر نکل کر مکت پاتے ہیں اور آدمی ست جگ میں تپ اور تریتا میں جگ
 اور دو اور میں پوجا اور کلجک میں بھجن اور اسمرن کرنے سے کرتار تھ ہوتا ہے اور راجا تم بھی شہری کرشن جی کی سائولی صورت
 کا دھیان اپنے ہر دے میں لگاؤ تو پتر بھی رُو پ ہو جاو گے اور تنے کلجک کے لوگوں کے ادھار ہونے کا جو دھرم پوچھا
 تھا وہ یہ ہو کہ سنسار رُو پی سندر سے پار اترنے کے واسطے پریشور کی لیللا اور کتھا سننا اور پڑھنا جانا سنجھنا چاہیے
 اس سے تم کوئی دوسری تدبیر نہیں ہو اور یہ شہری مدھاکوت پڑان جو برصا جی سے نادر دھن نے شکر بدیاس جی
 کو بتلایا اور میں نے اُسے پڑھ کر تکوٹنا یا جبکہ میں کتھا سوت جی نیم سار شکر کہ میں سونک آدک آٹھاسی ہزار
 یکھیشودن کو سننا دین گے تب یہ امرت رُو پی کتھا کلجک میں پرکٹ ہو کر سنساری لوگوں کو بھوساگر پار
 اتارے گی۔

ادھیائے چوتھا

برن کرنا شکدیو جی کا حال اگن اور جل اور بایو آدک کارا جا پر بھیت سے

شکدیو جی نے کہا کہ اویا جا پر بھیت برصہاجی کے ایک دن بن چودہ اندر راج کرتے ہیں سندھیاسی پرے ہونے سے تینوں لوگ کے سب جیو دن کا ناش ہو جاتا ہے اور اسی دن کے پہلے برصہاجی کی رات بھی ہوتی ہے رات کے وقت برصہاجی سو بہتے ہیں اور جب برصہاجی کی عمر پوری ہوتے پر ہمالے ہوتی ہے تب سیکڑون برس پہلے سے ابرکھن یعنی سوکھا پڑتا ہے اور راج نہ پیدا ہونے سے سب جیو مارے بھوکھ کے مر جاتے ہیں اور پاتال میں شیش ناگ جی زہر اگل کر آکاش میں سوچ دیوتا اپنا تاج پرکٹ کر کے چودھون لوگ کو جلا دیتے ہیں پھر بیکہر جا کے پانی برسائے سے زمین پر سوا سے پانی کے اور کچھ دکھلائی نہیں دیتا اور جل اگن میں اور اگن بایو میں اور بایو آکاش میں اور آکاش شبدر میں اور بے پانچون تنوا ہنکار میں اور ہنکار مست تومین اور مت تومیا میں اور مایا پریشور کے روپ میں سما جاتی ہے کیول ناراین اپناشی پرکھ جنکا آد اور انت کوئی نہیں جانتا ہے اور اگلے پاس من اور شبدر اور ستوگن اور رجوگن اور توموگن آدک نہیں پہنچ سکتے باقی رہ جاتے ہیں یہ لچھن مہا پرہ کے ہیں اور جاگنا اور سونا اور سیکھت اور سنساری اُپت مایا کے گنوں سے جانتا جا ہے اور آد پرش بھگوان کو گیان روپی آنکھ سے دیکھنے سے مایا کوئی سنسار جھونٹھا معلوم ہوتا ہے جس طرح کپڑے میں سوت کے تار ہوتے ہیں اسی طرح سب جیو دن میں پریشور کی شکست موجود ہوتی ہے جس سے یہ سورج روپی گیان سمجھا اسکے ہر سے میں کام اور کر دودھ اور لوبھ کا اندھیارا نہیں رہتا اور وہ دیوتا اور دیت اور آدمی اور پیش آدک جو اسی لاکھ جون کو برہ بر بھکھ کسی کے ساتھ دشمنی اور دوستی نہیں رکھتا جس طرح تہی جلنے سے چراغ کا تیل کم ہو کر تیل جک جانے پر چراغ بجھ جاتا ہے اور تیل کا جلنا کچھ معلوم نہیں ہوتا اسی طرح کال پریش ہر روز رنج اور بل اور عمر گھٹانے گھٹانے موت پہنچنے سے سب جیو ونگو مار ڈالتا ہے اور اگیان آدمی اپنا مرنا یاد نہیں رکھتا اسلئے جو کوئی کال روپی مقہ سے چھوٹا جاتا ہے وہ ہر بھجن اور اسمن کر کے بھوساگر پار اتر جاتے۔

ادھیائے پانچواں

برن کرنا شکدیو جی کا استت پریشور کی راجا پر بھیت سے

شکدیو جی نے کہا کہ اویا جا پر بھیت شری مدبھاگوت میں سب لیللا اور چتر پریشور کے لکھے ہیں اور شری مدبھاگوت پران کو ان پر برہم پریشور کا روپ سمجھنا چاہیے جنکی نا بھ سے کل کا پھول نکلنے سے برصہاجی پیدا ہونے اور انھوں نے شری مہادیو جی کو پیدا کیا تھا تم چھک سانپ کے کاٹنے اور اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھو سب جگ پر پاتا پرش کو موجود دیکھو اور آد اور مدہ اور انت میں کیول پر برہم اپناشی پریش کو جو پیدا ہونے اور مرنے سے رہت ہیں سچ جانو اور سب جو ہار سنسار کا جھونٹھا سمجھو تب تکو معلوم ہو گا کہ کون کسی کو کاٹتا ہے اپنے اگیان اور پریشور کی مایا سے سنساری لوگ پیدا ہونا اور مرنا آدمی کا معلوم کرتے ہیں سچ پوچھو تو آتا سدا امر بکھھی نہیں مرنا اور یہ تن مایا کے گنوں سے بنتا اور

بڑا نارہتا ہو جس طرح پانی بھرے ہوئے برتن میں چھایا پڑنے سے دوسرے سوچ دکھلائی دیتے ہیں اور برتن ٹوٹ جانے سے سوچ کا ناش نہیں ہوتا اسی طرح تن پیدا ہونے سے پیدا ہوتا اور اسکے ناش ہونے سے مرنا کھا جانا ہوا سلیے پر ماتا کو سوچ روپی جا کر بدن برتن کی طرح سمجھنا چاہیے اور یہ بدن پانچ کرم اندری اور پانچ گیان اندری اور پانچ تنو اور سوچ من اور بدہ ستروہ مل کر طیار ہوتا ہے بدہ کو رتھ روپی اور من کو اس رتھ کا گھوڑا جانتا چاہیے اور ایمن میں پر بوم پر مشور کا پرکاش لینے سے بدن کو چلنے پھرنے بولنے کھانے پینے کی سادھ ہوتی ہے جبکہ وہ پرکاش بدن سے نکل کر الگ ہو جاتا ہے تب بدن مردہ ہو کر سوائے گلنے اور سڑ جانے کے کچھ کام نہیں آتا اور پورا سی لاکھ جون میں ناراین جی کی شکست ہو کر باہر بھی وہی پیشو کال روپی سے رہتے ہیں سو تم اپنا بدن مایا کا بنا ہوا سمجھ کر ماتا کو بدن سے الگ جانو براہمن کے شاپ کے موافق چھک سانپ کے کاٹنے سے آج تمہارے بدن کا ناش ہو جائیگا اور جو آتا جہ بدن سے الگ رہتا ہے وہ نہیں مرے گا اور اب تمہارے مرنے کا وقت نزدیک آ رہا ہے پانچ پر مشور کے چرنون کے دھیان اور اسمن میں من لگا کر اس بات کا بشواس جانو کہ بہت جنمون کے پاپ ناراین نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اور بھاگوت پڑان سننے سے اب تمہاری گت ہونے میں سند یہ نہیں رہا جب تم شام سندر کا دھیان مکی کتھا پئے تلو سٹائی ہو کر دگے تب انکی جوت میں لین ہو جانے سے اس تن چھوٹنے کا گیان تکو یاد نہیں رہے گا ایسا مول منتر چرمن سب گن پر مشور کے لکھے ہیں ہمنے تلو سٹایا اس سے زیادہ اتم کون بست چاہتے ہو اس امرت روپی کتھا کو سچے من سے پڑھنے اور سننے والے ضرور گت پدی پر ہو پیتے ہیں۔

ادھیائے چھٹھوان
کاٹنا چھک سانپ کاراجا پر بھت کو

سوت جی نے سو تک آدک رکھی شورون سے کہا کہ جب شری مدبھاگوت سات دن میں سنکر راجا پر بھت کا اگیان جاتا رہا اور پر ماتا کو بدن سے الگ اور سب جگہ موجود دیکھنے میں بدن کی پریت چھوٹ گئی تب راجا نے شکد یوجی کی پوجا بدہ پورک کر کے اور چرنون پر گر کر اور ہاتھ جوڑ کر نہو کیا کہ اوم من نانتہ آپ نے میرا سند یہ اور سوچ چھڑا کر مجھے ادھار کیا تھا تمہارا اور آپکاری لوگ سدا سے اگیان آدمی کو جو بیج اندھیار سے کنوین مایا موہ استری اور لاکون کے پڑا رہتا ہے گیان روپی تھی سے نکال کر بھوساگر بار اتار دیتے ہیں اور یہ بھاگوت پڑان جسکے آد اور مدھ انت میں شری کرشن جی کا ماما تم لکھا ہے سنکر میرا من ہر چرنون میں لین ہو گیا سلیے اب مجھ کو چھک سانپ کے کاٹنے کا اور اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہیں رہا آج ساتوین دن چھک سانپ کے کاٹنے سے میں یہ تن چھوڑ دوں گا آپ اگیاد یوین تو میں بولنا چھوڑ کر شام سندر کے سوروب کا دھیان لگاؤن شکد یوجی نے کہا کہ اس وقت تک ہر چرنون کا دھیان کرنا ضرور چاہیے جب یہ بات سنکر راجا پر بھت آنکھ بند کر کے شری کرشن جی کا دھیان کرنے لگے اور شکد یوجی اور سب رکھی شور و بان سے اٹھ کر اپنے اپنے استھان پر چلے گئے تب چھک سانپ نہروں رہے اپنے استھان سے براہمن روپ دھر کر پر بھت کو کاٹنے چلا اسی وقت کشپ جی کی اگیان دھنوتز سید فو مٹی آدک سب اوکھد جمولی میں لے کر راجا پر بھت کو اچھا کرنے کے واسطے گھر سے نکلے جب ماہ میں

براہمن زوہ پتھک سے دھنوتر بید کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو تب دھنوتر بید نے جواب دیا کہ آج ہستنا پور میں پتھک نائب
 راجا پر پچھت کو کاٹنے کا اسیلے میں اسکا زہر اتارنے جاتا ہوں یہ بات سنکر مایا روپ براہمن نے کہا کہ تم پتھک سانپ کے کاٹنے سے بچو
 کو اچھا کر سکتے ہو دھنوتر بید پوئے کہ پتھک کیا مال ہو کسی طرح کا سانپ کاٹے تو میں اچھا کر سکتا ہوں یہ بات سنکر اس نے کہا کہ پتھک
 سانپ میں ہوں میں یہاں ایک درخت کو کاٹتا ہوں تم اسکو پھر سر کر دو تو میں جانوں کہ تم پر پچھت کا زہر اتار سکوں گے دھنوتر
 نے کہا کہ بہت اچھا جیسے پتھک نے اسی جگہ ایک برگد کے درخت میں کاٹا ویسے وہ درخت ایک لوہار سمیت جو اُس پر چڑھا ہوا لکڑی
 کا ٹٹا تھا پتھک کے زہر سے جل کر راکھ ہو گیا دھنوتر بید نے آپمن کر کے اور سنبھونی منتر پڑھ کر جیسے راکھ پر پانی کا چھینا مارا ویسے
 راکھ سے ڈالی اور پتے نکل کر دکھڑی میں پھر وہ درخت جیون کا تیون طیار ہو گیا اور لوہار لکڑی کاٹنے والا بھی جی اٹھا یہ حال
 دیکھتے ہی پتھک سانپ گھبرا کر دھنوتر سے بولا کہ اے مہاراج تم کس چیز کی چاہ رہے ہو پتھک کا زہر اتارنے کے واسطے جاتے ہو
 دھنوتر نے جواب دیا کہ ایسے دھراتا راجا کو جس سے بہت لوگوں کا جھلا ہوتا ہو ہلا کر منہ انکا در ب پارو شیگے پتھک بولا کہ اے
 مہاراج تم صرف زہر اتارنے ہی کا منتر جانتے ہو یا اور بھی کچھ گمان رکھتے ہو تب دھنوتر نے کہا کہ میں ماضی و حال واسطے قہار
 تینوں وقت کی بات جان سکتا ہوں یہ بات سنکر پتھک نے کہا کہ اے مہاراج پہلے تم یہ بجا رو کہ راجا پر پچھت کی عمر پوری ہو چکی
 یا اور بھی کچھ باقی ہو دھنوتر نے اپنی بیباک سے بجا کر کہا کہ پچھت کی عمر پوری ہو کر اب تھوڑی دیر اسکے مرنے میں رہ گئی ہے یہ بات
 سنکر پتھک بولا کہ اے مہاراج جب ایسا ہو تب تمہارا منتر اسکو فائدہ نہیں کریگا لگتا اسکی عمر کچھ اور ہوتی تو تم اسکو منتر و جلا دیتے
 اور جو تمکو در ب کی چاہ ہو تو مجھ سے لے کر اپنے گھر چلے جاؤ دھنوتر نے کہا کہ بہت اچھا تب پتھک نے ایک درخت کے نیچے
 گرامی ہوئی در ب دکھا دی دھنوتر اسکو کھو کر جتنا اُس سے اُٹھ سکا اتنا روپیہ لے کر وہاں سے اپنے گھر کو چلا گیا اور پتھک
 ہستنا پور میں ایک کپڑے کا روپ بن کر ایک بھول میں بیٹھ رہا جبکہ براہمنوں نے وہ بھول اُٹھا کر راجا پر پچھت کو دیا تب
 کپڑا روپی پتھک نے بھول سے نکل کر جیسے پر پچھت کو کاٹا ویسے بدن راجا پر پچھت کا جل کر راکھ ہو گیا اور جتنے آتا وہی وہاں پر
 بیٹھ کر بیکٹھ میں بیٹھتا اور پتھک سانپ وہاں سے اُڑ کر اندر لوک چلا گیا یہ حال دیکھ کر جتنے لوگ اُس جگہ بیٹھے تھے رُونے لگے
 اور شہر کے سب استری اور بڑش یہ حال سنکر بڑا سوچ کرنے لگے اور جنم جنم نے پر پچھت اپنے باپ کو داہ دسہ کرنا منتر کے
 موافق اسکا کر یا کر کیا اور منتر یوں کی اچھا سے راج سنگھاسن پر بیٹھا اور جو لوہار درخت کے ساتھ جل کر پھر سرجی اُٹھا تھا
 اُسے ہستنا پور میں اگر جو باتیں پتھک سانپ اور دھنوتر بید سے ہوئی تھیں جیون کی تیون سب لوگوں سے کہہ دیں
 یہ حال پر پچھت کے منتر یوں نے سنکر پتھک سانپ سے بہت بڑا مانا جبکہ جنم کو بارہ برس گدی پر بیٹھے ہو چکے تھے اُس نے بھی
 منتر یوں سے حال مرے اپنے باپ اور بھینٹ ہونے پتھک اور دھنوتر کا سنکر بہت کرودہ کیا اور کہا کہ دیکھو پتھک نے
 شرنگی رکھ کے شاب دینے سے میرے باپ کو کاٹا ڈاسکا قصور نہیں تھا لیکن اُس نے دھنوتر بید کو راہ میں در ب دیکر ہستنا پور
 آنے سے منع کیا اسیلے میں اسکو اپنا دشمن جان کر اس طرح سب سانپوں کو اپنے باپ کے بدلے جلا دوں گا کہ جس میں سانپوں کا
 بیج دنیا میں نہ رہے یہ بات بجا رتے ہی جنم نے براہمن اور رکھیشور دن کو بلا کر کہا کہ آپ لوگ کوئی ایسی جگہ کرائیے جہاں
 سب سانپ جل کر مر جاویں براہمنوں نے کہا بہت اچھا سر پر ختر جگ کرنے سے سب سانپ آپ سے آپ اگر جل جاتے ہیں

وہی کرو جنہی نے سار سوت براہمن کو اچاچ بنا کر وہ جگ کرانا شروع کیا تب منتر کے پربھاؤ سے ہزاروں سانپ اپنی جگہ بیٹھ کر دوڑے ہوئے وہاں چلے آئے اور اپنی اچھا سے شر دامن میٹھ کر آہٹ دینے وقت اگن کندھ میں کھڑے اور جلتے لگے جبکہ اسی طرح کر ڈوڑوں سانپ اُس جگہ میں جل کر مگئے اور چھک اپنے پران کے ڈر سے راجا اندر کی شر ن میں جا چھپا اسیلے جگ شالا میں نہیں پہنچا تب جنیم نے براہمنوں سے پوچھا کہ ہمارا ج سب سانپ جن کر رہے جاتے ہیں لیکن چھک میرا دشمن ابھی تک کیوں نہیں آیا براہمنوں نے جواب دیا کہ چھک سانپ راجا اندر کی رچھا کرے سے اب تک یہاں اگر نہیں جلا۔ یہ بات سن کر جنیم نے جگ کرانے والے براہمنوں سے کہا کہ اے ہمارا ج ہمارے دشمن کی رچھا کر لے سے اندر بھی ہمارا دشمن ٹھہرا تھا رانترا ایسی سامر تھ نہیں کھتا ہے چھک اندر سمیت اگر جلاوے رکھیشورون نے جواب دیا کہ پریشور کی دیا سے منتر میں سب سامر تھ ہوا اب ہلوگ تمہارے کہنے سے ایسا ہی منتر پڑھینگے جیسے براہمنوں نے وہی منتر پڑھ کر اگن کندھ میں آہٹ ڈالی ویسے سنگھاسن راجا اندر کا جسکے نیچے وہ سانپ چھپا تھا چھک سمیت اٹھا یہ حال دیکھ کر بانگ ناگ کے نانی آستیک نے برہمپت پر دہست سے کہا کہ جو اسوقت آپ کچھ سہا تیا اندر اور چھک کی نہیں کرینگے تو وہ دونوں اگن کندھ میں جل کر جاوینگے تب برہمپت گڑو نے آستیک کو ساتھ لیے ہوئے جگ شالا میں جا کر اُنکے س گوتری براہمن جگ کرانے والے سے جو اُنکے کل میں تھا کہا کہ تم لوگ آہٹ دینے میں تھوڑی دیر لگا کر یہی دھتیا پورن آہٹ کی جنیم سے مانگ لیو جنہیں اندر اور چھک کا پیران پوچھو منتر کے پربھاؤ سے اندر کا سنگھاسن چھک سانپ سمیت اُڑتا ہوا جگ شالا میں آہو پچا تب برہمپت اور آستیک نے بہت استت کر جنیم سے کہا کہ اے راجا جنیم راجا پوچھت کہ براہمن کے شاپ سے مرنا لکھا تھا اس میں چھک کا کچھ مقصود نہیں ہے اور چھک سب سانپوں کا راجا ہوا کہ امرت پینے سے وہ نہیں مر سکتا اور تم جو یہ سمجھتے ہو کہ چھک کے کاٹنے سے ہمارا باپ مراسویہ بات گیان کے باہر ہو کر مرنا اور جینا اور دکھ اور سکھ اور ہان اور لاپہر پریشور کی اچھا اور اپنے نصیب سے ہوتا ہے دیکھو جس طرح سنساری لوگ آگ سے چلنے اور پانی میں ڈوبنے اور ہتھیار سے مارنے اور سانپ کے کاٹنے اور گھاؤ کے لگنے اور مکان کے گرنے اور زہر کے دینے اور بہت طرح کا ڈرگ آؤک سے جیسا جسکے نصیب میں لکھا ہوتا ہے مر جاتے ہیں لیکن ایک بہانہ ہو کر موت کا نام کوئی نہیں لیتا اسی طرح تمہارا باپ بھی اپنی پرار بدھ کے موافق چھک سانپ کے کاٹنے سے مر کرکت پڑوی پربھو پچا اور تھنے ایک چھک کے بدلے کر ڈوں سانپ بنا پرادھ جلا کر مار ڈالے گیانی اور دھرم تاکو ایسا پچا ہے اب کرودھ اپنا چھا کر کے یہ جگ مت کرو اور پوچھت کا مرنا اپنی پرار بدھ سے سمجھ کر اور سانپوں کو نہ جلاؤ کسی کے مارنے سے کوئی نہیں مرنا اور اُن پریشور کو دیکھو کہ کتنا چاہیے جنگی مابا سے لوگوں کو یہ ابھان پیدا ہوتا ہے کہ ہمنے اپنے دشمن کو مار کر جیت لیا نالاین جی کیوں یہ بات کہنے کے واسطے بنا کر مارنا اور جلانا سب کا اپنے آدمین رکھتے ہیں دوسرے کو یہ سامر تھ نہیں ہے کہ اُس میں دم مار سکے جب یہ بات برہمپت گڑو اور آستیک ناگ سے سن کر راجا جنیم کو گیان پیدا ہوا تب اُس نے براہمنوں سے کہا کہ پورن آہٹ اگن میں مت ڈالو اسوقت چھک نے یہ بردان راجا جنیم کو دیا کہ جو کوئی ہمارا اور تمہارا نام اسمن کرے گا اُسکو کوئی سانپ نہ کاٹے گا جب جنیم نے رکھیشورون اور براہمنوں کو جھنا دے کر بد کیا تب برہمپت گڑو جنگی دیا سے اندر اور چھک کا پران پچا تھا اُنکو اپنے ساتھ لے کر چلے گئے۔

اتنی کتھا سنکر سوت جی نے شبام سندر کو دھیان میں دندوت کر کے سونک ادک رکھیشورون سے کہا کہ تھنے اہرت روتی
بھاگوت پڑان تم لوگوں کو سنایا جسکے پرتاب سے سب پاپون سے چھوٹ کر تھاری مکٹ ہو جاگی

ادھیائے ساتوان

کہنا سوت جی کا سونکا دک رکھیشورون سے پھل شبمہ اور اشبھ کونون کا

سوت جی نے سونکا دک رکھیشورون سے کہا کہ اندر آدک دیوتون کو پریشور کی براگیا ہے کہ جو آدمی جیسا پن اور جگت اور تپ
آدک کرے ویسا اسکو سورگ دیا کر اور پاپ کرنے وانون کو دھرم راج آنکے کرم کے موافق نرک میں بھیجا کرے۔ پن جو لوگ
کیوں پریشور کا بھجن اور اسمرن کرتے ہیں انکو اندر بڑی سے اوپر برہم لوک میں جگہ ملتی ہے اور پریشور کی نرگن جو جہ اور بھجن
کرتے والے بکینٹھ میں جا کر تھما برے تک وہاں کا سنگھ اٹھاتے ہیں راجا پر بھجت بھی بھاگوت پڑان سنے سے شبام سندر کے
پریم میں گن ہو کر بکینٹھ کو چلے گئے جتنا جاگ اور تپ اور بھجن اور اسمرن سناری لوگ کرتے ہیں اسی میں ایک تو کسی مشور تھ
پورا ہونے کے واسطے ہوتا ہے اور دوسرا بغیر کسی اچھا کے ہوتا ہے تھنے دونوں طرح کا حال تھو اس بھاگوت میں سنا دیا
اٹھارھون پڑانوں میں شری مدھاگوت پڑان سب سے زیادہ اہم ہے یہ بات سنگھ سونکا دک رکھیشورون نے نام اٹھارھون
پڑانوں کا پوجت سوت جی نے کہا کہ اٹھارہ پڑان سہے ہیں۔ برہم پڑان۔ پدم۔ نیشن پڑان۔ شتو پڑان۔ لنگ پڑان
گر پڑان۔ نار پڑان۔ آگن پڑان۔ اسکند پڑان۔ بھوشم پڑان۔ برہم میورت پڑان۔ مارکنڈے پڑان۔ باراہ پڑان
نشن پڑان۔ کورم پڑان۔ برہمانڈ پڑان۔ نرسنگھ پڑان۔ بھاگوت پڑان۔ ان سب پڑانوں میں پریشور کا گن اور چتر
برزن کیا ہے اور کسی پڑان میں سنا تو کی اور کسی میں راجسی اور کسی میں بیسی دھرم لکھا ہے اور شری مدھاگوت میں کیول
ساتو کی دھرم اور بھاگوت گن بید بیاس جی نے برزن کیا ہے سوسب ہننے تھو سنا یا اب اور کیا سنا چاہتے ہو۔

ادھیائے آٹھوان

کہنا سوت جی کا اُتپت مارکنڈے رکھیشور کی

سونکا دک رکھیشورون نے اتنی کتھا سنکر پوجھا کہ اے سوت جی آپ نے پریشور کا گن اور چتر ہلوگوں کو سنا کر گنار تھ
کیا آپ بہت دن تک جیتے رہیں۔ اب ہلوگ یہ سنا چاہتے ہیں کہ ہمارے کل میں مارکنڈے رکھیشور نے پریشور کی
بایا کسطح دیکھ کر بکینٹھ نا تھ کا درشنن پایا اور بیاس جی نے سب بیدون کو گسن طرح الگ برزن کیا سوت پورا تک
نے کہا کہ جب برہما جی نے دیکھا کہ کلجگ کے آدمی تھوڑی عمر ہونے سے سب بید نہیں پڑھ سکیں گے تب برہما جی کے ہر کوئے
سے ناما میں جی نے بید بیاس کا اوتار دھارن کر کے بیدون کا سار نکال لیا اور اسکا نام الگ الگ رکھ کر وہ سب
اپنے چیلون کو بڑھایا اور جو پڑان بیدون میں سے نکالا تھو اسکا نام مارکنڈے پڑان رکھا ہے سنگھ رکھیشورون نے پونچھا

کہ پہلے یہ بتائیے کہ مارکنڈے جی نے اتنی بڑی عمر کس طرح بائی تھی سو تب ہی نے کہا کہ مرکنڈ نام ایک رکھیشور تھے اُسکے کوئی
 بیٹا نہ تھا تب مرکنڈ رکھیشور نے سستان پیدا ہونے کے واسطے دیوتوں کے نام پر بہت تپ اور ہوم کیا تب دیوتوں
 نے درشن دیکر کہا کہ ایسے رکھیشور میرے بھاگ میں بیٹا نہیں لکھا ہے لیکن تپ اور ہوم کرنے کے پر تپ سے تیرے ایک
 بیٹا ہو کر بارہ برس کی عمر میں مر جائے گا یہ سنکر رکھیشور نے غم کیا کہ میں سستان پیدا ہونے کی اچھا رکھتا ہوں بارہ
 برس کا ہو کر مر جائیگا تو میں صبر کرونگا جب دیوتوں کے آخیر باد سے مرکنڈ کے بیٹا پیدا ہوا تب مرکنڈ رکھیشور نے اُسکا نام
 مارکنڈے رکھ کر بڑی خوشی منائی جب وہ لڑکا بارہ برس کا ہوا تب اُسکے ماما پتاروں نے لگے مارکنڈے نے انکو روئے
 ہوئے دیکھ کر بوجھا کہ تم لوگ کس واسطے اتنا بلا پ کرتے ہو انھوں نے کہا کہ ای بیٹا اب تمہارے مرنے کا دن نزدیک آہو پوچھا
 یہی سمجھا ہم لوگ روتے ہیں یہ سنکر مارکنڈے بولنے لگے کہ سنسار میں کوئی ایسا آپا ہے بھی ہو جسکے کرنے سے ہم جینے رہیں اسکے
 ماما اور پتائے کہا کہ ای بیٹا نارین جی کی دبا سے سب کام آدمی کے پورے ہوتے ہیں یہ بات سنتے ہی مارکنڈے بن میں
 جا کر پیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے جب انکو چھ منوتر تپ کرنے کے میت گئے تب راجا اندر نے ڈر کر بچارا کہ یہ براہمن
 تپ کر کے میرا اندر اسن جھین لگا ایسا بچا رہتے ہی اندر نے کا دیو اور بسنت رت اور گندھربا ورا سپراؤن کو مارکنڈے
 کی تپا بھنگ کرنے کے واسطے بھیجا انھوں نے پھل پھاڑ پر سے اتر کی طرف بھدر اندی کے کنارے جہان مارکنڈے
 شبلا پر بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے پوچھا کیا دیکھا کہ وہاں گھنے گھنے درختوں کی جھایا ہو کر بہت طرح کے خوشبو دار پھول
 اور پھل لگے ہوئے ہیں اور کوکلا اور مور آدک بہت خجھی وہاں بیٹھے ہوئے اپنی سہاونی بولیاں بول رہے ہیں یہ سب دیکھ کر
 موہت ہو گئے جب پر راتہ کال مارکنڈے اگن ہو کر کے وہاں پر بیٹھے اسی وقت سب اسپراؤنکے سامنے ناچ کر بجاؤ ستا
 نے لگیں اور گندھربے بہت باجا بجا کر چھراگ اور چھتیس راگنی گائے اور کا دیو نے کوکلا روپ بن کر کام روپی بان چلایا
 اور بسنت رت کی تماسے اچھے اچھے باغ وہاں طیار ہو کر شیتل مند سنگندہ ہوا بننے لگی جب ناچتے وقت ایک اسپرا
 کا پڑا ہوا سے اڑ گیا تب وہ ننگے بدن گنبد اچھالتی ہوئی مارکنڈے کے پاس چلی آئی لیکن مارکنڈے کا چت کچھ
 چلا ہاں نہیں ہوا جب بہت تدبیر کرنے پر بھی کا دیو اور اسپرا آدک کا کچھ روز انپر نہیں چلا تب وہ لوگ شبلا نے
 کے ڈر سے بھاگ کر کا پتے ہوئے اندر کے پاس پھر آئے اور بہت شرمندہ ہو کر کہا کہ مہاراج ہمارا کچھ زور مارکنڈے
 پر نہیں چلا یہ سنکر اندر آدک دیوتوں نے بہت تعجب مانا اور دیوتا لوگ مارکنڈے جی کے درشن کے واسطے آپ ہاں
 جا کر انکی استہت کر کے چلے آئے جب اسی طرح کچھ دن اور مارکنڈے جی کو تپ کرتے جیتے تب نارین جی آپ گڑ
 پر سوار ہو کر وہاں گئے اور اپنے چتر بھجی روپ کا درشن مارکنڈے جی کو دے کر کہا کہ جو کچھ تمہاری اچھا ہو سو بردان مانگو
 مارکنڈے جی نے بیکٹھ ناٹھ کو دیکھتے ہی دندوت کی اور پڑ کر اور استہت کرنے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر بولے
 کہ اے دینا ناٹھ میں اپنی عمر بڑی چاہتا ہوں تر بھون بت نے کہا کہ تم ایک کلب تک جینے رہو گے یہ کہہ کر
 ہلکھی بہت بیکٹھہ کو چلے گئے۔

ادھیائے نوان

عما پر لڑکا تا شاد کھلانا ناراین جی کا مارکنڈے رکھیشور کو

سوت جی نے سو ناک آویک رکھیشورون سے کہا کہ جب مارکنڈے جی برہما جی کے ایک دن کے برابر عمر ہو جائے تو بھی اسے طبع تپ اور دھیان کرتے رہے تب کچھ دن کے پیچھے ناراین جی نے مارکنڈے جی کو پھر درشن دے کر کہا کہ اب تم کو یہ پاستہ ہے مارکنڈے جی ہاتھ جوڑ کر بوسے کہ اے عمار بھو اب مجھ کو کسی چیز کی چاہ نہیں ہے لیکن آپ کی مایا کا تھوڑا سا تاشا دیکھنا چاہتا ہوں جس مایا سے آپ سب جیون کو پیدا کر کے پھر ناس کر دیتے ہیں سیکنڈہ ناتھ نے کہا کہ بہت اچھا آج کے ساتویں دن ہم نکو اپنی مایا دکھلا دیں گے لیکن تم ہوشیار رہ کر حکومت بھول جانا بھولنے سے تمہارا پتا نہیں لگے گا۔ مارکنڈے جی نے کہا کہ اتر بھون پت میں آپ کو کبھی نہیں بھولوں گا جب یہ بات سنکر ناراین جی سیکنڈہ کو چلے گئے تب مارکنڈے جی بھی وہاں سے اپنے استھان پر چلے آئے جب ساتویں دن مارکنڈے جی نے ندی کے کنارے بیٹھ کر تپ کرتے وقت عمار لڑکا تاشا دیکھنا پاپا تب کیا دکھائی دیا کہ ایک طرف سے بڑی آندھی اٹھ کر مارے وٹھول کے اندھیلا چھا گیا بہ حال دیکھ کر مارکنڈے جی نے اپنے من میں کہا کہ میں نے آج تک ایسی آندھی کبھی نہیں دیکھی تھی پھر جارون طرف سے پانی اُسنڈتا ہوا آ کر جہاں وہ بیٹھے تھے وہاں اتھاہ پانی ہو گیا اور وہ اُس پانی میں غوطہ کھانے لگے کبھی غوٹھا کر پانی میں ڈوب جاتے تھے کبھی پانی کے زور سے اُوپر نکل آتے تھے اور کبھی کھرہ بال وغیرہ پانی کے جانور اُنکو نکل جاتے تھے اور کبھی اپنے منہ سے اُنکو اگل دینے لگتے تھے جبکہ مارکنڈے جی کی سمجھ میں ہزاروں برس تک اُنکا یہی حال رہا تب وہ اپنے من میں بہت شرمندہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو ایسا بردان مانگ کر اس حال کو پہونچا اب پریشور سے یہ اچھا رکھتا ہوں کہ وہ دیا کر کے مجھ کو اس پانی سے جینا باہر نکالیں مارکنڈے جی کو بھگوان کا دھیان کرتے ہی جب اُس مایا رُو پی جہل میں ایک ٹاپو اور برگد کا درخت دکھائی دیا تب اُنھوں نے خوش ہو کر من میں کہا کہ اے پریشور مجھ کو کسی طرح اس ٹاپو تک پہونچا دو تو میں برگد کی ٹوالی پکڑ کر اپنا پُران پچائوں جب مارکنڈے جی بھگوان کی دیا سے اُس درخت کے پاس پہونچ گئے تب اُنھوں نے کیا دیکھا کہ ایک پنا برگد کا ڈونے کی طرح بنا ہو کر اُس میں ایک لڑکا بارہ تیرہ دن کی عمر کا شبام رنگ جہر رنگہ کمل من بہت سندر لیتا ہوا اپنے پاؤں کا انگوٹھا ہاتھ سے پکڑے منہ میں ڈالے چوس رہا ہر جب کہ مارکنڈے جی پاس پہونچا اُس لڑکے کی تمب دیکھنے لگے تب بالک رُوپ بھگوان نے سانس کھینچی تب مارکنڈے جی مجھ کی طرح اُنکی ناک میں ٹھس گئے اور وہاں پر ٹھوی اور آکاشس اور سورج اور چندر ما اور ساتون دیپ اور نو کھنڈ اور دسودسا اور اٹھون لوکیال اور تالاب اور درخت اور شہر اور گاؤں اور سمندر اور پہاڑ اور چاندی اور سونے کی کھان اور رکھیشورون اور مینشورون کی گئی اور اپنا استھان وغیرہ دنیا بھر کی چیزیں اُس رُوپ میں دیکھ کر اشچرچ مانا جب سانس چھوڑتے وقت ناک کے باہر نکل آئے تب مارکنڈے نے اُس لڑکے کو

اسی طرح دیکھ کر جاہک اسکو گود میں اٹھا کر پیار کرین ایسا بچار کر مار کنڈے جی نے جیسے اُس را کے کو اٹھانا چاہو ایسے بالک روپ بھگوان اور مایا روپ پانی اور درخت سب انتر دھیان ہو گئے اور مار کنڈے اپنی سمجھ میں کرورون برس تک مایا کا تاشاد دیکھ کر جب چین ہوئے تب اُنھوں نے اپنے کو جیون کا تیون نندی کے کنارے بیٹھے پایا اور بچارا تو دو گھڑی سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا۔

ادھیائے دسوان

آناشری پاربتی اور مہادیو جی کا مار کنڈے جی کے پاس

شبت جی نے سونک ایک رکھیشورون سے کہا کہ مار کنڈے جی نے مایا روپی مہا پرکاشا تاشاد دیکھ کر دھیان میں ناراین جی سے بنو گیا کہ امی تر بھون بت مجھ سے ابراہن ہو جو آپ کی مایا دیکھنے کے واسطے بردان مانگا بہان آپ کی مایا کو برصھا دک دپوتا بنا کر بڑے بڑے رکھیشور اور مینشور اور گیانی لوگ اس مایا میں پھنسے رہتے ہیں وہاں میری کیا سامر تھہ ہو جو آپ کی مایا کا بھید جان سکون جس طرح مجھ پر ہاڑا اٹھا سنے کی اچھا کھکھو وہ کام نہیں کر سکتا اسی طرح میں یہ بردان مانگا کر لبت ہوا مجھ کو اپنی شرنانگ بنا کر میرا ابراہن جھا گئیے مار کنڈے جی یہ کہ کر پیشور کے دھیان میں ہو گئے۔ انہی کتھا سنا کر سوت جی بولے کہ اسے رکھیشور و پریشور کی مہا جنت کے واسطے سب چھوٹے بڑے اپنی سامر تھہ بھرت کرتے ہیں لیکن اُنکے بھید کو نہیں پہنچ سکتے جسے اُنکا بھید جاننے کے واسطے غوطہ مارا آج تک اُسنا پتا نہیں لگا اب ہم مار کنڈے رکھیشور کا ایک حال اور کہتے ہیں سونو کہ ایک دن شرئی مہا دیو اور پاربتی جی بیل پر چڑھے ہوئے بہت گون کو ساتھ لیے ہوئے چلے جاتے تھے راہ میں شرئی پاربتی جی نے مار کنڈے جی کو اس طرح پیشور کے دھیان میں لین دیکھا کہ جس طرح سندر کا پانی ہوا نہ چلنے سے چپ چاپ رہ کر ہٹاؤ لٹا نہیں ہر تب شرئی پاربتی جی نے شرئی مہا دیو سوامی سے ہاتھ جوڑ کر بنو گیا کہ اسے مہا پر بھوا میں رکھیشور کو جیسا کا بھیل کچھ دیکھے شرئی مہا دیو جی نے کہا کہ اسکو کسی چیز کی چاہ نہیں ہو ہم اسکو کیا دین سوائے بھگت اور دھیان ہر چرون کے جھکو بھی کچھ مال نہیں سمجھتا لیکن تمھارے کہنے سے میں چل کر اس سے دو باتیں کرتا ہوں سادہ اور مہاتما کی سنگت کرنے میں بڑا فائدہ ہوتا ہے جب شرئی مہا دیو جی شرئی پاربتی جی سمیت مار کنڈے جی کے پاس گئے تب اُنکو پریشور کے دھیان میں ایسا لین دیکھا کہ اُنکے آنے کا حال بھی کچھ مار کنڈے جی کو معلوم نہوا اسلیئے شرئی شوی نے مار کنڈے جی کے ہر دم میں پردیس کر کے جس چیز بھجی سورت سنیام سندر کا دھیان وہ کر رہے تھے اُس روپ کو وہاں سے انتر دھیان کر کے اپنا پر کاوش اُس جگہ پر گھس کر گیا جبکہ مار کنڈے جی کو اپنے ہر دم میں چنچن بھی روپ دکھلائی نہ دے کر ایک پُرش سفید رنگ دنل بھجا اور تین آنکھ والا شیر کی کھال اور منڈال پہنے اور ترسول اور ڈھرو ہاتھ میں لیے ہوئے دھیان میں دیکھ پڑا تب مار کنڈے جی نے گھبرا کر آنکھ اپنی کھول دی اسوقت شرئی مہا دیو جی کو اسی روپ سے شرئی پاربتی جی سمیت بہت گن ساتھ لیے ہوئے جیسے اپنے سامنے کھڑے دیکھا ویسے اُنکے کھڑے ہوئے اور ڈنڈوت اور پڑا کر کے اُنکو بڑے آور بھاؤ سے آسن پر بٹھالا

اور بدھ کے ساتھ اُنکی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بڑھو کیا کر اور دینا تاہم آپ سب دیوتوں کے مالک ہو کر سب گنوں سے بھرے ہیں
 میں ایسی سامرتہ نہیں رکھتا جو آپ کی استت کر سکوں جس طرح آپ نے دیال ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا اسی طرح میری ہزلوں
 و نڈوت لیجیے اور اپنے آنے کا کارن بتلائیے یہ بات سنتے ہی شری بھولانا بھتے ہنس کر کہا کہ اسے رکھیشور جس مہا پرے میں
 جو دھون لوک ناش ہو کر کوئی جیو نہیں رہتا اس مہا پرے کو تھنے دیکھا اسیلے میں تمہارا درشن کرنے آیا ہوں اور جتنے بل ہمیں اد
 بھگت اور سادھو مجھ کو پیار سے ہیں اتنی اندر آؤ کہ دیوتوں سے بریت نہیں رکھتا جس طرح مجھ کو اپنا بھگت پیار معلوم ہوتا
 ہوا اسی طرح ناراین جی کے سوا کو بھی جانتا ہوں گیانی آدمی کو ہمارے اور بشن بھگوان کے بیچ میں کچھ بید نہ سمجھنا چاہیے مننا تم
 ایسے ہر بھگتوں کا درشن پاکر سنساری آدمی متحد ہو جاتے ہیں اتنا تیرا سنان کر سنے اور دیون کے درشن سے پرت نہیں
 ہوتے تھو جو کچھ اچھا ہو وہ بردان ہم سے مانگ لو ہمارا درشن نہ بھل نہیں ہوتا یہ بات سنکر مارکنڈے رکھیشور نے
 شری مہا دیو اور پاربتی جی کو دندوت کر کے بڑھو کیا کر اور مہا پوجا آپ شاکشات ایشور ہو کر مجھ گیان کو اتنی بڑائی دیتے ہیں
 جس طرح کلپ برجھ کے نیچے جا کر آدمی کا سب منور تھ پورا ہو جاتا ہے اسی طرح آپکا درشن پاتے سے کچھ اچھا نہ کر کیوں ہی
 بردان مانگتا ہوں کہ کیکنہ تاہم اور آپ کے پرتوں میں میری بھگت ہمیشہ بنی رہی یہ بات سنکر شری شوجی نے کہا کہ تم ایک
 کلپ تک چرخیو بڑھو کبھی بڑھے ہو گے اور تھو سدا میری اور ناراین جی کی بھگت بنی رہیگی اور اٹھارھون پرتوں میں سے
 ایک پرتان تمہارے نام سے پرکٹ ہو گا یہ بردان دے کر شوجی مہاراج وہاں سے اتر دھیمان ہو کر کیلا س پرت پر چلے گئے
 اور سب حال پیدا ہوئے اور پتیا کرتے اور بردان پاسے مارکنڈے رکھیشور کا شری پاربتی جی سے برتن کیا اتنی کھانسا کر
 سوت جی نے سونکا دکھ رکھیشورون سے کہا کہ تھنے مارکنڈے رکھیشور کا جو حال پوجھا تھا وہ ہننے تھو سدا یا۔

ادھیائے گیارھواں

پوجھنا سونکا دکھ رکھیشورون کا حال شکھ جگر گدا پدم ادک کا سوت جی سے

سونکا دکھ رکھیشورون نے اتنی کھانسا کر پوجھا کہ اس سوت جی پریشور کی پوجا کرنے کی بدھ کیا ہو سٹو کیسے اور یہ بھی کیسے کہ شکھ
 اور چھ اور گدا اور پدم شستر اور جینتی مالا اور پتیا مبرجہ اٹھون پھر ناراین جی دھارن کیسے رہتے ہیں یہ سب کون چیزیں
 ہیں سوت جی نے کہا کہ تم لوگ بڑی گپت بات پوجھتے ہو اسیلے میں بید بیاس اپنے گرو کو دندوت کر کے گستاہوں منور
 کہ یہ برھانڈ بھگوان کا رُپ ہے پرتھوی پاؤن آکاشس سر سوتج آکھین باوناک دستون دساکان ٹوکھاں بھجاچہ رامن
 بھراج دانت درخت بدن کے روئین بول سر کے بال پھاڑ بدن کی بڑی تھم رپٹ ندیان بدن کی نسین ہو کر سب جو ہا
 سنسار کا اسی براٹ رُپ میں سمجھنا چاہیے جو آدمی اس براٹ رُپ کا دھیمان لگا کر سب جیون میں پرتھو کی شکت
 برابر دیکھتے ہیں وہ کام کرو دھو لو بھ اور تھو آدک کے بس تھو کسی سے دشمنی یا دوستی نہیں رکھتے اور کو سبتہ من ناراین جی
 کی جوت اور جینتی مالا مایا اور پتیا مبرجہ چارون بید اور جینڈو کا جوڑا اور دکھارا دکھاروں کے کنڈل سا نکھبہ شاستر اور جوگ شاستر

اور کٹ برہم ٹوک اور شیش ناگ اُنکے بٹھنے کا سنگھاسن اور پدم ستوگن اور گدا پر اکرم اور سنگھ محل ستو اور سردار سن پنا
 اگن تنو اور کھڑاک آکاش تنو اور سارنگ و سنگھ کال رُوپ ہو کر پرمیشور کے ترکش میں سب جیوؤں کا کرم بھرا رہتا ہے اور
 سیکھ پرمیشور کا چتر اور گڑ بید روپ اور ٹھپی جی شکت اور نند سند آوک پار کھڈا کی بھوت میں اسلئے نارائن جی اپنے بھکتوں
 پر خوش ہو کر اپنا گنا اور کپڑا لیے ہوئے درشن دیتے ہیں اور اُنکا جزو کوئی نہیں جان سکتا ہے گرو کی کرپا سے یہ سب
 گنا تلو سنائی جو آدمی پر اتہ کا اٹھنا نارین جی کا دھیان سنگھ چکر گدا آوک سمیت کرتا ہے تو وہ جلدی اُس پر خوش ہو کر
 اُسکو کر اتہ کر دیتے ہیں اتنی گنا سنکر رکھیشورون نے پوچھا کہ بارھون جینے میں سورج بھگوان تھے نئے روپ الگ الگ
 نام سے جو پرکاش کرتے ہیں اسکا کیا کارن ہے شوت جی بولے کہ سورج دیوتا بھی ایک سورپ بھگوان کا ہر ساعت اور
 گھڑی اور پھر پچاننے کا گیان اُنکے پرکاش سے معلوم ہوتا ہے۔

پیت کے جینے میں سورج دھانا نام سے پرکاشت ہیں اور کستھلی نام اُسپر اُنکے آگے ناچ کر تمبر نام گندھرب اُنکو گانا سنا تے ہیں
 اور بھوتی نام راجس اُنکا رتھ بچھے سے ڈھکیلتا ہے اور باسک ناگ اُس رتھ میں سانپوں کی رسی باندھنے اور کرت چھاسکی
 مرمت کرنے کے واسطے بنے رہتے ہیں اور پست نام رکھیشور اُنکے ساتھ رہ کر استت کرتے جاتے ہیں۔
 بیسا کہ میں سورج کا نام ارجا ہو کر لپہ نام رکھیشور اور ارجا نام چچہ اور برہمتی نام راجس اور منچ کستھلی نام اُسپر اور نار و گندھرب
 اور کچھ نیر نام ناگ۔

اور جینے میں سورج کا نام مہر ہو کر اترا نام رکھیشور اور پورکھے نام راجس اور پھنگ ناگ اور نیکا اُسپر اور اہا نام
 گندھرب اور رتھو نام چچہ۔

اور آساڑھ میں برن نام سورج کا ہو کر بشٹھ رکھیشور اور ریبھا نام اُسپر اور رتھو نام گندھرب اور سببہ نام چچہ اور
 سر بگیہ نام ناگ اور چتر سین نام راجس
 اور ساؤن میں اندر نام سورج کا ہو کر بشوا بس گندھرب پر م لوجا اُسپر اشر و تاج چچہ برج نام راجس
 اور بھا دون میں بوسوان نام سورج کا ہو کر اگر سین گندھرب اور بیا گھر نام راجس اور ساہان نام چچہ اور بھوک نام
 رکھیشور اور نم لوجا نام اُسپر اور سنگھ کھال ناگ۔

اور گنوار میں تو شن نام سورج کا ہو کر ہمدگن رکھیشور اور کامل ناگ اور تلو نا اُسپر اور دھرتا شتر گندھرب اور برہمتی
 نام راجس اور ست جت نام چچہ۔

اور کانک میں لیشن نام سورج کا ہو کر سوتر نام ناگ اور ریبھا اُسپر اور شر بر جا گندھرب اور ست جت نام چچہ اور بشوا
 رکھیشور اور گھرتاپی نام راجس۔

اور اگن میں انش مان نام سورج کا ہو کر کشپ نام رکھیشور اور تار چھ نام چچہ اور رت سین نام گندھرب اور اربھی
 نام اُسپر اور بند اچھتر نام راجس اور ما سنگھ نام ناگ۔

اور پوس میں بگ نام سورج کا ہو کر سبرج نام راجس اور آر شٹ نیم گندھرب اور برن چچہ نام رکھیشور اور

اگر کوٹک نام ناگ اور پورب جتی نام اسپرا۔
 اور ماگھ میں پرشس نام سورج کا ہو کر دھنجر نام ناگ اور بات نام راجپس اور شکھین نام گندھرب اور سچ نام بچھ اور
 گھر تاجی نام اسپرا اور گوتم رکھیشور۔
 اور بھاگن میں پرچینہ نام سورج کا ہو کر کت نام بچھ اور سبیر چانام راجپس اور لیشو گندھرب اور ایرادت ناگ اور سین جتا
 اسپرا سورج کے ساتھ رہ کر سب مہینوں میں اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔
 اتنی کتھا سن کر سوئے جی نے کہا کہ ای رکھیشور جو آدمی پراتہ کال اور سندھیا سم سورج بھگوان کا اسمن کر کے ان سب
 رکھیشور آدک کا نام لیتا ہے وہ بہت جنھون کے پاپوں سے چھوٹ کر نرم ہو کر پکوتا ہے۔

اوصیائے بارہوان

کہنا سوت جی کا سمپورن کتھا شری مدبھاگو تکی

سوت جی نے سونک آدک رکھیشورون سے کہا کہ جو کتھا شری مدبھاگو ت امرت روپی ہمنے تھو سنانی اُسمین آد سے
 آنت تک سب لیلیا اور پرت پریشور کا لکھا ہے پہلے بیاس جی اور ناروجی کا سمباد پھر راجا پر بھت کی کتھا جس طرح انکو شرنگی رکھ
 نے شاپ دیا تھا اور حال آنے شکر یوجی کا راجا پر بھت کے پاس اور پرات جیت ہونا نارومن اور برہما جی سے اور
 کتھا اوتارون کی اور بھینٹ ہونا بد راجی اور اودھو جی سے اور کتھ گیان سنانا میتری جی کا بدر جی کو اور برن کرنا
 اُپت برہمانڈ کی اور پریشور کا بارہ اوتار و دھکر مارنا ہرن کش کا اور کپل دیوا اوتار لے کر سا نکھید گیان جوگ سکھانا
 دیو ہوتی اپنی ماتا کو اور حال تن تیاگ کرنے ستی جی کا اور جگ بدھو نس ہونا دچھ پر جابت کا اور کتھا دھرو اور پر تھ اور
 پراجین برکھ اور پرنجن اور پر یہ برت کی اور حال ساتون ویپ اور ساتون سمدر اور نوون کھنڈ کا اور مرنا برتر اُمدیت
 کا اور نرسنگھ اوتار لے پر ہلاو بھگت کی رچھا کرنا اور کتھا گجیند رموکش کی اور کچھب اوتار لے کر نکالنا چودہ رتن کا سمدر
 متھنے سے اور کتھا راجا بل اور باون اوتار کی اور حال راجا پرورد اور اربسی اسپرا اور سورج نبشی اور چند نبشی راجون
 کا اور کتھا پرشرام اور شبری رام چند راتار اور راجا دکھینت اور رانی شکتلا اور راجا ججات اور دیو جانی اور راجا جت
 کی جکے نبش میں شری شیا م سندر تر بھون پت نے بسدیو جی کے گھر اوتار لیا اور جانا شیا م سندر کا گوکل میں اور
 بہت لیلیا کر کے شکہ دینا نند اور جسودا آدک سب برجا سیون کو اور پھر مٹھا میں اگر مارا راجا کنس کو اور بھد کرنا
 جہا سندھ آدک سے اور بسا نادر کا بڑی کا اور حال بواہنے رکھنی آدک آٹھ پٹ رانیون کا اور بھو ماسر کو مار کر
 سولہ ہزار ایک سورا ج کنیا دھان سے لاکر اُنکے ساتھ اپنا بواہ کرنا اور راجا بڑے بڑے دیت اور ادھرمی راجون کو
 اور کوروا اور پانڈو سے مہا بھارت کر کے بھار اوتار نا پر بھوی کا اور ناشس گنا چھین کر ورتھ ندیون کا اور با سار کم
 کے شاپ سے اور چلے جانا بیکنٹھ دھام میں۔ ای رکھیشور وہ ہمنے سب کتھا شری مدبھاگو ت اور سورج بھگوان اور مارکنڈے

رکھیشور کی نگو سٹانی سنساری آدمی کو اہت ہو کر زبان سے آنٹون پیر پر مشورہ کا نام لے کر کا نون سے آئی کتھا اور لیلانٹے اور ناراین جی کے گن اور مہا کی چڑجا آجسین رکھتھوڑا یا بہت جہان تک بن پڑے ہر جرنون میں دھیان لگا دے اور سب جیون پر دیا رکھ کر اپنے معدور بھر منسا باجا کر منا سے آپکار کرنا ہے آدمی کے تن پائے کا یہی پھل سمجھنا چاہیے جیسا شری مدبھاگوت پڑان میں بیاس جی سے پر مشورہ کا نزل جس لکھا ہے ویسا دوسرے پڑان میں نہیں لکھا جن شکر دیو جی مہاراج کی دیا سے جینے امرت رو پی کتھا تمکو سٹانی آنکو میں بار بار دندوت کرنا ہون جتنا پھل براہمن کو چارون بید پڑھنے سے ملتا ہے اتنا ہی پھل شری مدبھاگوت کے پڑھنے اور سننے میں جانتا جا ہیے جھتری کو اسکے پڑھنے اور سننے سے بڑا اور بیش کو بیا پار میں لاجھ ہو کر مرنے کے پیچھے مکت پڑوی ملتی ہے اور شودر سب پاپون سے چھوٹ جاتے ہیں۔

ادھیان سے پیرھوان

حال اٹھارھون پڑانوں کا

سوس جی نے سونک آدک رکھیشورون سے کہا کہ جن بھگوان کج جرنون کا دھیان شری برہما جی اور شری مہا دیو جی اور دیوتا اور انجاس امرت گن یعنی پون اور کبر آدک دیوتا اور رکھیشور اور جوگی اور من لوگ اپنے ہر دیو میں رکھ کر دن رات انکا اسمن اور بھجن کرتے ہیں اور انکے آد اور انت کو کسی نے نہیں پایا انکو بار بار منسکار کرنا ہون۔ جنھونے واسطے رجھا کر نے دیوتا اور نکالنے امرت آدک چودہ رتن کے کچھب روپ دھارن کیا تھا انکو میری ہزارون دندوت پونچے اری رکھیشور و اٹھارھون پڑانوں میں جتنے جتنے اسلوک لکھے ہیں انکا حال سنو۔

پدم پڑان پچیس ہزار اشلوک (۵۵۰۰۰)

برہم پڑان دس ہزار اشلوک (۱۰۰۰۰)

شو پڑان چوبیس ہزار اشلوک (۲۴۰۰۰)

بشن پڑان تیس ہزار اشلوک (۳۰۰۰۰)

نار د پڑان پچیس ہزار اشلوک (۲۵۰۰۰)

شری مدبھاگوت اٹھارہ ہزار اشلوک (۱۸۰۰۰)

اگن پڑان پندرہ ہزار چار سوا اشلوک (۱۵۴۰۰)

نار کنڈے پڑان نو ہزار اشلوک (۹۰۰۰)

برہم بیورے پڑان اٹھارہ ہزار اشلوک (۱۸۰۰۰)

بھوشنی پڑان چودہ ہزار پانسوا اشلوک (۱۴۵۰۰)

باراہ پڑان چوبیس ہزار اشلوک (۲۴۰۰۰)

نگ پڑان گیارہ ہزار اشلوک (۱۱۰۰۰)

بامن پڑان دس ہزار اشلوک (۱۰۰۰۰)

اسکنڈ پڑان اکھاسی ہزار ایکسواٹھ اشلوک (۱۱۱۰۰)

تس پڑان چودہ ہزار اشلوک (۱۴۰۰۰)

کو ر م پڑان سترہ ہزار اشلوک (۱۷۰۰۰)

برہانڈ پڑان بارہ ہزار اشلوک (۱۲۰۰۰)

گڑ پڑان انیس ہزار اشلوک (۱۹۰۰۰)

اور شری مدبھاگوت کا سار چار اشلوک ناراین جی سے برہما جی سے کہے اور برہما جی نے اسے نارو جی کو سکھایا اور

ناروی نے بیاس جی کو اپدیش کیا اور بید بیاس نے اٹھارہ ہزار اشلوک میں وہ سب حال بستار پوریک لکھ کر شری مدبھاگوت پُران نام اُسکا رکھا اس پُران کے آد اور بڈھ اور انت میں سب ناراین جی کا چتر تر برن کیا ہے جو لوگ اس پُران کو بھادون شری پورنامشی کے دن سننے لنگھاسن پر لکھ بید اور پُران جانتے والے براہمن کو دان کرنے ہیں اُن کو پریم بد پلٹا ہے شری مدبھاگوت مہا پُران شتر ہو پر انون سے اتم ہو کر چارون بیدون کا سارا سمن لکھا ہے جس طرح ندیوں میں گنگا اور دیوتون میں نارائن جی اور تپتیا کرنے والوں میں شری ماد یوجی بڑے ہیں اسی طرح سب پُرانوں میں بھاگوت پُران اتم ہے اس پُران کے پڑھنے اور سننے سے ہماری اور تمہاری دونوں کی نکت ہو جائیگی جنکے نام لینے اور دندوت کرنے سے سب پاپ اور دکھ چھوٹ جاتے ہیں اُن پریشور اور بید بیاس اور شکد یوجی مہاراج کو میں دندوت کرتا ہوں جس طرح دیوتا لوگ سورگ میں رکھ کر امرت پینے سے بنین مرتے اسی طرح سنسار میں جو لوگ اہرت روپی بھاگوت پُران کو پتے میں پڑھ اور منکر اسپریشو اس کرینگے انکو سنساری روگ ادک کا دکھ نہوگا اور بھوت اور پربت ادک کا ڈر چھوٹ کر بنے گرمون کا پھل اُسکو نہوگا

	دوہا	
	گو براہمن ہر چرن رت ما کھن لال اوار	چو ہا مل ست بل منت گجنت لال کر
	سورٹھ	
	سنت کو بھو جلال انت سم ہر پربسین بال بڈھ گیتان بید شاستر جانون بنین	برچو ما کھن لال شری مدبھاگوت جر جن پر م سجان بھو لیو لیو سدھا ر م

است شری چھتری بنش آتیش کاشی ہاسی شری کرشن داس

ما کھن لال کر ت شری مدبھاگوت بھاگوت ساگرے

دوادش اسکتھ سماپت

پہلے ترجمہ اس پوتھی کا سمبت ۱۹۱۱ میں شری کرشن داس کپتن لال نے کاشی پُری میں بنا کر چھو پاپا لیکن اُس ترجمے میں فارسی الفاظ بہت لکھے گئے تھے اس سبب سے سادھ اور مہاتما لوگ اُسکو اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے تھے اسلئے پھر سے اس پوتھی کو پنڈت جو کھورام رہنے والے دربانسی اور جگتا تھ پر ساد کھتری رہنے والے کاشی پُری نے فارسی الفاظ نکال کر اس ویش کی بولی میں جو سب سمجھتے ہیں لکھی۔

چند دودھ و چوپانی از منشی رگھو دیال صاحب مترجم شری مدھاکوت بخط اردو

دودھ

ناراین شری پت ہری پورن برہم پرگاش
بشن سکل گن دھام جو پرہیکٹھ نو اس

چوپانی

گمان بھکت بیکنٹھ نسینی شری بھاکوت مہاشکھدانی راج اشلوک سس اتھارا بیاس شیکھ جوشوت کمانی چند برنبد سورکھا دوہا	گوشن چرت پاون ات پاون پاسے سحر برہامون بھاکھ بہر بیاس ناروسون پانی کیو پرچیت سون بستاری ہرچش کا یو بھکت بھکانا	عما نترتری تاب نساون گپت چرت کچھ دن اراکھ برہمانارو گاسے سنائی شری شیکھ یو بھکت ہتکاری ماس آس دھر کہ من گیانا
--	--	---

دودھ

بدھ جن ستمت کر چو ما کھن لال ادار
شکھ ساگر بھاکھا رچر کاشی پری بھسار

چوپانی

پرم بیکی چتر سجانا چہ جس چھاس بیو سنسارا اردو بھاکھا لکھو بچاری چہ جا میں سب بگت ناری شری رام جہان نیت بہارا	من نچ کرم بھکت ہتکاری رگھو شرن تاس رچ جانی بھیک ٹھیک بولی بگت جانا اووہ پری دھام نیت چوئی لکھن پری تہہ چھم دوارا	گمان بھکت گن روپ ندھانا منشی نول کشور ادارا پاون جس شری گوشن مراری اکم سکھ کر اترہ بچاری چدن برہم منج اوتارا
--	--	--

دودھ

بدھ بن بدیا میں مت جوات مند گنوار
بھو بار دھ دسترا گم بوڑ رہو سنسار
اردو میں ہر جس لکھو بدھ جن کیو سنسار
نپ چندر ما پرکاش بن سوچو نہ ہاتھ لیسار

سورکھ

اک ہر ڈرم بشواس رام کر پاچون چو
اپنی اور بہار پیران پیارے سانورے
جو رنیکرہ پان شیش نو اوین ماتھ دھر
بن شرم بھو دکھ ناس محل ٹھیل سیوالون
لیجے مونہہ آبار ناسے شری منھلا نگر
چون یہی بردان من دھکر شری پدے بکر

پرا تھنا

یعنی التماس ضروری

دھن ہر وہ پرترہم پریشو سپداندگھن نرگن نراکارگن ساکارو پ کر جھنے اپنی کر پاورشٹ سے واسطے جو ساگر پارا نرنے اور پر م کلپان سنساری جو وون کے کیسے کیسے پیدا ورش ستر روپی پل اس و نیامین بنائے پن کہ جکی راہ سے تھوری محنت کرنے سے بھی انبک جو مایا روپی جال سے چھوٹ کر پر م بد کو پو پو پنے پن اور پو پنے جاتے پن اور مساتا اور سجن لوگون کے ہر دے میں بدھ روپی سورج پر کاشت کیا کہ انھوں نے اپنے انھو سے جگت کی بھلائی کے واسطے کیسے کیسے دھرم ہازگ پر گٹ کر کے کیسے کیسے سچ اور اتم اپاے نکلے پن کہ جسکے کارن سب چھوٹے بڑوں کو اپنی مکت اور بھگت کی راہ سوچھ پڑتی ہر اینہن سے ایک پر م دھرم اپکاری شری لالہ مکھن لال کاشی نو اسی نے شری مدھاکوت کا سارا نس بلکہ پورا پورا منشاء سنسکرت سے دیشی بھاشا میں لٹھا کیا اور انکے پر م اپکار کر م کا پھل ہوا کہ بخط دیوناگری سکھ ساگر نام بیا کھیات پنک کی رچنا کی جسکی قدر دانی ہر بھگت جنون نے ایسی کی کہ کئی مرتبہ میں ہزاروں پنک طبع ہوئیں اور برابر اسکار پر جا رہو رہا ہر اس امرت روپی سکھ ساگر آند دانا کو بھگت جنون کے لاجہ پدارتھ کے واسطے پر م پر اپکاری جگت ہنکاری شری مٹی نول کشور صاحب مالک مطیع اودھ اخبار نے پراپکار کی ورشٹ سے یہ بات بچار کی کہ پوتھی سکھ ساگر امرت روپی جو چارون پیدا ور جنون شاستر اور اٹھارھون پرائون کا سازا نس ہر اور بھگتون کا تو سہ نس دھن ہر اسکا لاجہ ان سنساری جو وون کو جو ناگری حروف بنین جانتے اور فارسی خط میں پڑھنے لکھنے کی مہارت رکھتے پن پو پنا ناگو یا جنم کے اندسے کو سیدھی راہ بتانا ہر اور ماموہ روپی نیند میں سوتے ہو سے کو جگانا ہر اور بہت دنون کے بھوکے کو کھٹ رس بھوجن کھلاتا ہر اور جنم دکھی کو امرت پلانا ہر اور جڑی وون کو اجر امر پو پنا نا ہر دیوا جھڑھونے سے سب چھوٹے بڑوں کی سمجھ میں بنین آسکتی اور یہ پرائن جہین انبک دھرم اور کر م برن اور آشرم کے موافق اور شری گرن دک او تارون کی لیلچو وون کے ادھار کے لیے لکھی ہن ایسے حروف میں ترجمہ ہو کر چھا پا کر جو ناگری نہ جانتے والون کی سمجھ میں جلد آجاسے ایسے جڈ اسان اس رکھبر دیال ولد نشی بشن سنگھ ابن راسے جو گل کشور ساکن لکھنؤ ملک شری اودھ سے ترجمہ ماہ پرائن بھگت گیان اگر سکھ ساگر شری مدھاکوت بارھون اسکندھ کا خط فارسی میں طیار کر کے بھرف کثیر اپنے مطیع فیض منبع میں چھو کر لوک اور پر لوک میں جس اٹھایا اب ہر بھگت اور برہمی لوگون سے یہ آشا ہر کہ بھول چوک چھا کر کے اسکے پڑھنے اور سننے سے من با نچھت پھل پاکر پہلے جناب منشی صاحب محشم الیہ مالک مطیع اودھ اخبار اسکے پیچے کتر بن مترجم کو دھارے خیر سے یاد فرمائیں۔

العمر
خانگسار رکھبر دیال کا ایسٹھ شری واسٹو ساکن لکھنؤ

فہرست	نام کتاب	فہرست	نام کتاب	فہرست	نام کتاب
۱	امان پت دیجے - از منشی لالی مل	۹۶	کتھا نرسنگھ اوتار و چین گھنٹی پوتار	۹۶	او بھت رامائن - منظوم مولفہ منشی جگناتھ خوشتر -
۲	سوانح عمری سر می پنڈت لمان پت	۹۷	پر صلا و چرتر - سسی بہ رس پنج اوجیا	۱۰	پر جیلاس - بچھا فارسی زبان بھاکھا مولفہ برجیاسی لال -
۳	تیواری اجدھیانواسی -	۹۷	مترجہ لالہ منشی دھر مطبوعہ غیر -	۱۱	آکا پوجن - از منشی میوالال تخلص
۴	مجموعہ بدھان - یعنی مدن کھنڈیا	۹۷	جانکی بچے منظوم - از منشی شکر دیال	۱۱	پر عاجز سب انبکٹر پولیس -
۵	شامل بھوجن کرن - گرد کرن - شکر م	۹۷	فرحت -	۱۲	مترجہ بھوجن گنیت - از سور ساگر زبان
۶	بھرتی شک و غیرہ از منشی لالی صاحب	۹۷	سینا سوکیر منظوم از بوبو گرد زان	۱۳	بھاشا مترجہ منشی تھوالال صاحب بھارگو
۷	دیوی چرتر - مع فصائد رصیہ جانکی چرتر	۹۷	کتھاست نارائن - سسی بہ منوی	۱۴	کاغذ خانی -
۸	دیپر صلا و چرتر از لالہ مہالی پرشاد	۹۷	دافع عذاب - از منشی جوالاشنکر	۱۵	رامائن سور کرت - مترجہ منشی
۹	گیامہاتم - مترجہ منشی لالی	۹۷	تخلص امیر -	۱۶	تھوالال بھارگو -
۱۰	پوتھی نوکش گیان - از جیو پالی	۹۷	کتھاست نارائن منظوم - مولفہ	۱۷	مخزن بر جھ گیان - سسی بہ آئینہ
۱۱	ہنومان چالیسا - منظوم مصنفہ	۹۷	جگناتھ سہاے -	۱۸	ذہب ہنود از لالہ جید دیال سنگھ -
۱۲	بابورام پرشاد صاحب -	۹۷	گیان چوسر - عجیب و غریب کھیل	۱۹	ست نام بہار بند رابن - مولفہ
۱۳	ہنومان چالیسا - از منشی رام سہا	۹۷	گیان مین - کاغذ خانی - تختہ مسطح -	۲۰	راے بند رابن جی -
۱۴	رام لیلا - منظوم از منشی رام سہا	۹۷	اور خریار فی صدی کے لیے -	۲۱	پوتھی جانکا بھرن - مترجہ لالہ
۱۵	بشن لیلا - منظوم بالقوہ رصیہ مراد علی	۹۷	کیرت ساگر - مولفہ لالی کالیتم -	۲۲	جرگو پال عرضی نوپس -
۱۶	خضالات نامادین - جنین خیال لالی	۹۷	افنت کتھا - بالقوہ از منشی رام مل	۲۳	گیاساتم پیش چوتھ - از منشی
۱۷	بھو گیان عجیب و غریب مرقوم ہین	۹۷	تخلص مبارک -	۲۴	رام سہاے تنہا -
۱۸	مصنفہ لالہ نامادین -	۹۷	پر صلا و چرتر - منظوم مترجہ	۲۵	مہا بھارت منظوم - از منشی طوطارام
۱۹	لاؤنی بنارسی - از کاشی گرنبارسی	۹۷	لالہ گردھاری لال کھتری -	۲۶	شایان - قابل دیدہ -
۲۰	پریم ہنس جی -	۹۷	ترجہ سودا مان چرتر - منظوم سسی	۲۷	گو میواہ منظوم - از منشی رام سہا
۲۱	سائین کے سو خیال - معروف بہ	۹۷	پر منظوم فرخ از منشی گردھاری لال	۲۸	تنہا لکھنوی -
۲۲	چنستان خیالات گو بہ مجموعہ خیال لالہ	۹۷	گیندر موکش - منظوم از منشی	۲۹	سد امان چرتر منظوم - فارسی ابدو
۲۳	دوٹھری وغیرہ از منشی گیندن لال جلال	۹۷	جگناتھ خوشتر -	۳۰	بلقوہ از منشی جگناتھ سہاے -
۲۴	ایضا - حصہ دوم حسب مراتب بالا -	۹۷	ست نام بھاشا - از منشی جیکرن	۳۱	رام گیتا منظوم - از منشی میوالال صاحب
۲۵	سائین کے سو خیال حصہ اول دوم	۹۷	شکت چالیسی - از منشی شکر دیال	۳۲	
۲۶	بجالی حسب مراتب مذکورہ بالا -	۹۷			

ایمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	ایمت	نام کتاب
۱	مجموعہ صفات انسانی - از منشی لالی	۱۲	بارہ کھڑی بجا کلامہ رامائن - اردو	۱	بیشتر پر ب پندت کالی چرنی
۲	کلمات دین - بر محمد سماج -	۱۲	تلم از منشی چھدی لال صاحب -	۲	۸- درون پر ب
۳	طریقت عبادت - بر محمد سماج -	۱۲	جانکلی بچے - اردو نظم مصنفہ منشی	۳	۹- سکن پر ب
۴	کالیست دھرم درپن - در اظہار	۱۲	چھدی لال صاحب -	۴	۱۰- نسل مع گدا -
۵	بران و فرائض ذاتی کالیستان مترجم	۱۲	سرون کتھا - اردو نظم مصنفہ منشی	۵	۱۱- سوچک داستری مع یونگ و
۶	منشی لالچی کاکوروی -	۱۲	چھدی لال صاحب -	۶	۱۲- بشوک پر ب
۷	اکاشف و قائل مذہب ہنود -	۱۲	سورچ پوران - بزبان بھاشا بھٹ	۷	۱۳- انوساشن پر ب
۸	علم مکھن لال -	۱۲	اردو قابل دیدیز -	۸	۱۴- نشانت پر ب مع راج دھرم و
۹	لنگ پوران - بھاشا ہرن برف	۱۲	بجزنگ سائیکا - از منشی رام سہا	۹	۱۵- آپد دھرم و موچھ دھرم کامل بھائی
۱۰	ترجمان گری بھارتی مترجمہ منشی	۱۲	گنگا ساگر - منظوم ترجمہ بھگت مال	۱۰	۱۶- اشومیدھو پر ب
۱۱	سوامی دیال -	۱۲	ترجمہ منشی دی پی پرشاد -	۱۱	۱۷- آسرم باسک موئل سہا پستان
۱۲	بھگت مال - مع فرہنگ از منشی	۱۲	خلاصہ ترجمہ بھگوت پوران -	۱۲	۱۸- سورگار دھن پر ب
۱۳	تلسی رام صاحب -	۱۲	از منشی سکھ لال -	۱۳	۱۹- ہرنس پر ب پندت دلی دت جی
۱۴	پوگ رنچ - مصنفہ سری مننت	۱۲	وچھوسی مہاتم - از پنڈت مہا پرشاد	۱۴	۲۰- رامائن تلسی کرت مول علی نام مصنفہ
۱۵	ست گورن داس جی -	۱۲	کتب بھارت دیوناگری بزبان بھاشا	۱۵	۲۱- سوامی تلسی داس جی باقہویر ساکون
۱۶	پوچھی گیان پرکاش - اردو مصنفہ	۱۲	و سنسکرت آتماش بھاشا	۱۶	۲۲- کانڈ چھاپٹپ کاغذ سفید گندہ -
۱۷	منشی گلزاری لال صاحب سابق	۱۲	بھاشا بھارت بارنگ بھاشا - منشی پو	۱۷	۲۳- ایضا - مع آٹھوان کانڈ -
۱۸	دی پی کلکھٹک روہیکھنڈ -	۱۲	ترجمہ کامل شمارہ پر ب مع ہرنس	۱۸	۲۴- رامائن تلسی کرت - حسب مراتب
۱۹	ارکشی منگل - اردو منظوم مصنفہ منشی	۱۲	چھاپٹپ -	۱۹	۲۵- عبادت کورہ بالا کاغذ سفید مولی خانی -
۲۰	چھدی لال -	۱۲	اور اسکے متفرق پر ب جی حسب ذیل	۲۰	۲۶- ایضا - مع آٹھوان کانڈ -
۲۱	ترسی لیللا - اردو نظم از منشی چھدی لال	۱۲	فروخت ہوتے ہن -	۲۱	۲۷- رامائن تلسی کرت مول - یا تھو
۲۲	بارہ کھڑی بہت اپدیش اردو نظم	۱۲	۱- دی پر ب مصنفہ کنج بہاری لال جی	۲۲	۲۸- سوامی تلسی داس جی متوسطہ علم -
۲۳	مصنفہ منشی چھدی لال -	۱۲	۲- سبھا پر ب -	۲۳	۲۹- ساتون کانڈ مع راماسید آٹھوان
۲۴	بارہ کھڑی بر وزن بارہ کھڑی	۱۲	۳- بن پر ب مصنفہ کنج بہاری لال جی	۲۴	۳۰- کانڈ چھاپٹپ کاغذ خانی بھگت مولی -
۲۵	ازدت لالچی صاحب اردو نظم مصنفہ	۱۲	۴- برات پر ب -	۲۵	۳۱- رامائن دھرم تلم منشی باقہویر انون جی
۲۶	منشی چھدی لال صاحب -	۱۲	۵- اولوگ پر ب پندت ہینس دیو جی	۲۶	

